فہرست ابواب و فصول تحفۃ الاخیار ترجمہ مشارق الانوار

فهرست بعضی از فوائد و مطالب تحفة الاخیار ترجمه مشارق الانوار

تمت

رب السموات والارض وما بينهما ورب المشارق
تحفة الاخيار
ترجمہ
مشارق الانوار
مطبع منشی نولکشور واقع لکھنؤ میں طبع ہوا

بہت کتابیں ہیں لیکن چھہ کتابیں نہایت مشہور ہیں جنکو صحاح ستہ کہتے ہیں اول صحیح بخاری دوسرے صحیح مسلم تیسرے ابو داؤد
چوتھے ترمذی پانچوین نسائی چھٹے ابن ماجہ سوا بخاری اور مسلم کے باقی چار کتابون مین ہر قسم کی حدیث ہی صحیح بھی اور حسن بھی اور
ضعیف بھی چنانچہ انکے مصنفون نے بیان کر دیا ہی صحیح حسن ضعیف کا دریافت کرنا ہر کسیکا کام نہین خدا نے
محدثین کو عقل اور شعور ایسا دیا ہی کہ وہی انکو خوب پہچان جاتے ہین جیسے صراف کھوٹا یا کھرا روپیہ اشرفی پرکھ لیتے
ہین بدون انکے بتلائے ہر شخص نہین جان سکتا ہر چند اصطلاحات حدیث کی تفصیل بہت سی ہے لیکن عوام کی فہم
مین نہین آسکتی اسواسطے اسی قدر اجمال پر کفایت کی کہ اتنا ہی یہ ترجمہ دریافت کرنے کو کافی ہی فصل صحیح بخاری
اور صحیح مسلم کے ذکر مین ان دونون کتابونکو صحیحین کہتے ہیں علم حدیث کی سب کتابون سے صحیحین منتخب ہین انکی صحت پر اتفاق ہے
امت کا خصوصاً صحیح بخاری کہ بعد قرآن کے اصح الکتب ہی ان دونون کتابون مین سوائے صحیح حدیث کے حسن حدیث
بھی نہین ضعیف کا تو کیا ذکر ہی امام بخاری اور مسلم استاد کامل ہوئے علم حدیث مین کہ یہ رتبہ کسی کو حاصل نہین ہوا
یہ دونون بزرگ آسمان تحقیق کے آفتاب اور ماہتاب ہین اور حق تعالی نے انکے فضائل اور کمالات کو اور انکی کتابون کو
ایسی شہرت دی کہ کچھ بیان کی حاجت نہین لیکن کچھہ مجمل انکا حال برکت کیواسطے مذکور ہوتا ہے تا ناواقف انکو آگاہی حاصل ہو
فائدہ نام اور نسب امام بخاری کا ابو عبد اللہ محمد بن اسمعیل بن ابراہیم بن المغیرہ ہے ایکسو چورانوے ۱۹۴ ہجری مین پیدا ہوئے طفلی
مین اندھے ہو گئے تھے انکی ماں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو خواب مین دیکھا کہ فرماتے ہین کہ خوش ہو کہ حق تعالی
نے تیری دعا اور زاری سے تیرے بیٹے کی آنکھون مین روشنی عنایت کی صبح کو دیکھا تو بینا پایا دس برس کی عمر سے
بخارا مین حدیث یاد کرنا شروع کیا جب سولہ برس کے ہوئے عبد اللہ بن مبارک اور وکیع کی تصنیفات یاد کر چکے
پھر حج کے واسطے گئے اور عرب مین علم تحصیل کرنے لگے جب اٹھارہ برس کے ہوئے فضائل اصحاب اور تابعین مین تصنیف
شروع کی اور اوسی سب مجموعی کی مدینے مین حضرت صلعم کی قبر مبارک کے پاس تاریخ بخاری بنائی حامد بن اسمعیل محدث سے
روایت ہی کہ مین اور بخاری استادونسے ساتھ ہی علم حدیث تحصیل کرتے تھے ایک روز مین نے بخاری سے کہا کہ تمہارے
پاس دوات وقلم نہین تم احادیث کو نہین لکہتے یاد رہنا مشکل ہی تمکو ایسی تحصیل سے کیا فائدہ ہوگا سولہ روز کے
بعد بخاری نے کہا کہ تم نے مجھکو بہت تنگ کیا لاؤ اپنی تحریر کو میری یادداشت سے مقابلہ کرو اور مین اس مدت تک پندرہ

ہزار حدیث لکھہ چکا تھا اتنی سب حدیثون کو بخاری نے مجکو زبانی سنا دیا اور ایسا خوب یاد تھا کہ مینے اپنی حدیثون کو اون سے صحیح
کرلیا پھر بخاری نے کہا کہ تم جانتے ہو کہ میری یہ محنت اور سرگردانی محض بیفائدہ ہی او سی روز مین جان چکا تھا کہ یہ شخص شدنی ہی
اسکے برابر کوئی نہوسکیگا اور صحیح بخاری تصنیف کرنے کا یہ سبب ہی کہ ایکدن اسحق بن راہویہ کی مجلس مین ذکر ہوا
کہ اگر کوئی صرف صحیح حدیثون کو علحدہ جمع کرے تو خوب فائدہ ہو کہ بے دغدغہ لوگ اوسپر عمل کرین بخاری کے
دل مین یہ بات اثر کر گئی چھہ لاکھہ حدیثین اونکے پاس تھین اونکا انتخاب شروع کیا جس حدیث کی صحت کامل
مرتبے مین ثابت تھی اوسکو لکھتے اور باقی کو ترک کرتے اور معمول یہ کیا تھا کہ ہر حدیث کی تحریر کے واسطے
غسل کرتے اور دو رکعت نماز پڑھتے اور دعا اور استخارہ کرتے کہ الٰہی مجھسے خطا نہو آخرش کو اسی طرح سولہ[16] برس
کی محنت سے مدینے مین حضرت کی مسجد کے اندر منبر اور حضرت کی قبر مبارک کے درمیان صحیح بخاری تمام ہوئی صرف
صحیح حدیثون کو ایک کتاب مین جمع کرنا اول بخاری سے شروع ہوا سب حدیثین صحیح بخاری کی سات ہزار
دو سو پچھتر ہین اور اگر مکرر کو حذف کیجیے تو چار ہزار ہین اونکی خوش نیتی کے سبب سے یہ کتاب ایسی مقبول ہوئی کہ اونکی حیات
مین ستر ہزار آدمی نے بلا واسطہ اون سے یہ کتاب سند کی امام بخاری سے روایت ہی کہ فرماتے تھے کہ مجکو امید ہی کہ قیامت
مین مجھسے غیبت کا سوال نہوگا اس واسطے کہ مینے کبھی کسی کی غیبت نہین کی اسی کلام سے اونکے تقوے اور پرہیزگاری کو خیال کیا
چاہیے جب بخاری بخارا مین آئے تو وہان کے حاکم نے کہا کہ تم اپنی تصنیفات میرے مکان مین آکر میرے بیٹے کو پڑھاؤ بخاری نے کہا کہ یہ حدیث
کا علم ہی اسکو مین ذلیل نہین کرتا اگر تجکو غرض ہو اپنے بیٹے کو میرے مکان مین بھیجا کر جیسے اور لوگ سیکھتے ہین وہ بھی سیکھا کرے حاکم نے
کہا تو جب میرا بیٹا آوے تو اور کوئی طالب علم تمھارے پاس نرہا کرے ہمارے چوبدار دروازے پر کھڑے رہینگے کسی کو آنے نہوینگے
ہم نہین چاہتے کہ عوام خلقت ہمارے بیٹے کے برابر بیٹھے بخاری نے یہ بات نمانی اور کہا کہ حدیث کا علم پیغمبر کی میراث ہی سمین تمام امت
تمھاری شریک ہے اسمین کسیکی خصوصیت نہین ہوسکتی حاکم نہایت ناخوش ہوا اور بعضے دنیادار خوش آمدی عالمون نے بخاری پر طعن تشنیع
شروع کرکے حاکم کو فساد پر مستعد کیا آخرش کو امام بخاری بخارا سے تنگ ہوکر نکلے اول نیشاپور مین گئے وہان کے حاکم سے
بھی ناموافقت ہوئی پھر وہان سے سمرقند گئے اور دعا کی کہ الٰہی مین باوجود کشادگی کے مجھپر تنگ ہوگئی اب مجکو زندگی سے نجات
دے پھر دو سو چھپن ہجری مین وفات پائی رحمۃ اللہ علیہ تاریخ بہ احوال بخاری ضبط کردم از ثقات[12] صدق تاریخ
۲۵۶ ۱۹۴

تولد تورتاریخ وفات ۶ عبدالواحد طوسی اوس زمانے مین بڑی ولی کامل تھے اونھون نے خواب مین دیکھا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
معہ چند اصحاب کے راہ مین منتظر کھڑے ہین عرض کی یا رسول اللہ آپ کسکے انتظار مین ہین فرمایا کہ محمد بن اسمعیل کا مین منتظر ہون پھر تحقیق ہوا تو اوسی وقت
بخاری کا انتقال ہوا تھا اور بہت بزرگون نے خواب مین دیکھا کہ حضرت نے صحیح بخاری کو اپنی طرف نسبت کیا چنانچہ محمد بن احمد مروزی نے بیت اللہ کے
پاس خواب مین دیکھا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ای ابوزید تو کب تک شافعی کی کتاب کا درس کہا کریگا ہماری کتاب کو تو کیون نہین
پڑھاتا مینے کہا کہ یا رسول اللہ آپ کی کون کتاب ہے فرمایا کہ جامع محمد بن اسمعیل یعنی صحیح بخاری اور اسیطرح امام الحرمین کا بھی خواب مشہور ہی شدت
اور خوف اور سختی مرض اور قحط وغیرہ مصائب مین صحیح بخاری کا ختم تریاق مجرب ہے چنانچہ حرمین شریفین مین اب تک معمول ہی کہ
جب روم کے بادشاہ پر سخت جنگ درپیش ہوتی ہی وہان کے علما بخاری شروع کرتے ہین حق تعالی فتح نصیب کرتا ہی فائدہ
امام ابو الحسین مسلم بن الحجاج بن مسلم قشیری نیشاپوری دوسو چار ہجری مین پیدا ہوئے اور دوسو اکسٹھ ہجری مین انتقال ہوا
تمام اہل حدیث اونکی بزرگی اور کمال کے قائل ہین اور بڑے عمدہ محدثین اونکے شاگرد ہین جیسے ابو حاتم رازی اور ترمذی
علم حدیث مین بہت کتابین اون سے تصنیف ہین خصوصا صحیح مسلم مین عجائب رنگارنگ علم حدیث کے دقائق ہین کہ اہل حدیث
اونکو جانتے ہین تین لاکھ حدیث سے اس کتاب کو منتخب کیا ہی اور اوس مین کمال ہوشیاری اور احتیاط کی ہی سب احادیث
اس کتاب کی بارہ ہزار ہین امام مسلم نے کبھی کسیکی غیبت نہین کی اور کسیکو مارا اور نہ کسیکو گالی دی ابو حاتم رازی نے مسلم کو خواب مین
دیکھا اونکا حال پوچھا کہ خدا نے تمھارے ساتھ کیا سلوک کیا مسلم نے کہا کہ حق تعالی نے بہشت کو میرے واسطے مباح کر دیا ہی
جہان چاہتا ہون رہتا ہون ابو علی ایک بزرگ تھے جب وے مر گئے تو کسی نے اونکو خواب مین دیکھا تو پوچھا کہ خدا نے
تمھاری کس سبب سے نجات کی اونھون نے کہا کہ ان جزون کی برکت سے اور وے جزو صحیح مسلم کے تھے فائدہ کتاب
مشارق الانوار اور اوسکے مصنف کے ذکر مین اس کتاب کے مصنف کا نام رضی الدین حسن بن حسن صغانی ہی چغانیا ورا النہر
کی ولایت مین ایک شہر کا نام ہی وہان پیدا ہوئے بغداد اور مکے مین علم تحصیل کیا اپنے وقت یعنی سات سو ہجری مین تمام علوم
دینی خصوصا علم حدیث اور لغت مین استاد بے نظیر تھے تصنیفات اونکی بہت ہین ازانجملہ کتاب مصباح الدجی من
صحاح احادیث المصطفی اور کتاب شمس المنیرہ من الصحاح الماثورہ اور کتاب مشارق الانوار النبویہ من صحاح الاخبار
المصطفویہ اور کتاب عقلۃ العجلان اور کتاب وفیات صحابہ اور کتاب زبدۃ المناسک اور کتاب

فرائض اور کتاب درجات العلم والعلما اور کتاب التکملہ لغت مین کہ جو صحاح جوہری مین غلطی تھی اوسکی اصلاح کی اور جو لغات
کہ اوسمین نتھے اونکو داخل کیا اور کتاب مجمع البحرین لغت مین کہ نہایت کلان کتاب ہی کہ تمام لغت عرب کو شامل ہی
انکے سوا اور تصنیفات بھی ہین کہ مصنف کے کمال علم پر دلیل ہی فائدہ مشارق الانوار مین مصنف نے عجیب اور
غریب نکات اور لطائف کی رعایت کی ہی اوّل یہ کہ صحیحین کی احادیث سے صرف قولی حدیثون پر کفایت کی ہی حدیث
فعلی اور حدیث تقریری کو مطلق نہین لایا اور دونون کتابون مین طرفہ خوض اور تلاش کی ہی کہ اونکی اصول حدیث
کو لایا شواہد اور متابعات اور روایات بالمعنی کو ترک کیا اور یہ نہین کہ بے سبب بعضی حدیث کو لایا اور بعضی
کو چھوڑا اس دریافت اور تمیز کو کمال فہم اور بڑا علم چاہیے ہر عالم کا یہ کام نہین اسی سبب سے مصنف نے دیباچہ کتاب
مین کہا ہی کہ یہ کتاب صحت اور متانت مین میرے اور خدا کے درمیان حجت ہی وہی خوب جانتا ہی کہ کس قدر محنت مینے
اسمین اوٹھائی ہی اور اس کتاب کی خوبی اور بزرگی ہر شخص نہین دریافت کرسکتا اسکو علما جانتے ہین اور علما سے بھی وہی
عالم جانتے ہین جنکو علم حدیث مین بڑا ملکہ اور کمال مہارت ہی دوسرے یہ کہ مصنف نے اس کتاب کو بارہ باب
کیا ہی لیکن بابون اور فصلون مین بطور اور کتابون کے اتحاد مضمون کی رعایت نہین کی کہ مثلاً صلوۃ کی احادیث یکجا
ہون اور صوم و حج کی یکجا بلکہ الفاظ اور حروف پر مرتب کیا ہی مثلاً جن حدیثون کے سرے پر مَن ہی اول باب مین لایا اور اِنّ کی
حدیثون کو دوسرے باب مین اور جن پر لا ہی اونکو تیسرے باب مین اور باوجود اسکے پھر حروف تہجی کی رعایت کی ہی جیسے لغت کی
کتابون مین ہوتی ہی خلاصہ یہ کہ اسمین ترتیب معنوی نہین ترتیب لفظی ہی عجیب محنت اور اوستادی کی ہی کہ احادیث کو رنگارنگ
ترتیب سے مرتب کیا ہی جو اوسکو غور سے دیکھے وہ اسکا لطف پاوے ہر چند معنوی ترتیب مین بڑا فائدہ ہی کہ جس مضمون کی حدیثین
کو چاہا اونکے باب اور فصل سے دیکھ لیا لیکن لفظی ترتیب مین بھی عجیب لطف ہی کہ جس حدیث کا سرا معلوم ہو بے تکلف
اوسکو نکال لیا علاوہ اسکے قرآن کی طرح رنگ برنگ کے مضمون ہر وقت دریافت ہونا کمال نشاط انگیز ہوتا ہی گویا یہ کتاب گلدستہ
ہی جسکے ہر تحریر دیگر رنگ ہو اور خوشبو ہر قسم کی تیسرے یہ کہ مصنف بعضی حدیث کو ٹکڑے کرکے اپنی ترتیب کے موافق چند مقام پر
لایا ہی اور یہ کام عالم عارف کو درست ہی بشرطے کہ معنی مین خلل نہ پڑے چنانچہ مصنف نے ایسا ہی کیا چوتھے یہ کہ بقول شارح گازرونی کے سب احادیث
مشارق الانوار مین دو ہزار دو سو چھیالیس ہین فائدہ معلوم کیا چاہیے کہ اس کتاب کے ترجمے مین چند امور کی رعایت کی ہی اوّل یہ کہ مصنف نے اختصار

کے واسطے احادیث کے اسناد یعنی راویون کے نام کو حذف کیا فقط صحابی کا نام جو اوس حدیث کا اول راوی ہی مذکور کیا اس
طرح کہ ہر حدیث مین اول کتاب کا اشارہ کیا پھر صحابی کا نام لیا پھر حدیث کو بیان کیا اور اختصار کے واسطے ہر حدیث پر
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہین کہا لیکن مترجم نے ہر حدیث کے ترجمے مین کہدیا ہی کہ حضرت نے یون فرمایا اور کتاب
کا نام ہر حدیث مین لے دیا ہی تاکہ عوام کو شبہہ نہ پڑے دوسرے یہ کہ حدیث کا ترجمہ تحت لفظ نہین کیا اس واسطے کہ عرب کا محاورہ
ہند کے محاورے سے اکثر مطابق نہین بلکہ محاورہ مقدم رکھا ہی مرادی مطلب جابجا لکھا اور باوجود اسکے حتی المقدور تحت لفظ ترجمے کی
بھی رعایت کی ہی تیسرے یہ کہ اصلی غرض اس سے یہ ہی کہ اہل اسلام کو فائدہ عام ہو یہان تک کہ حرف شناس اور عوام بھی محروم
نرہین اس واسطے نہایت مشکل مطالب نہین لکھے چوتھے یہ کہ اس کتاب کے خطبے کا ترجمہ نہین کیا کہ عوام کو اوس سے کچھہ فائدہ نتھا
خطبے کا خلاصہ مطلب یہ ہی کہ مصنف نے کہا کہ جب زمانہ بگڑا اور اہل علم مر گئے اور کم علم نافہم جنکو صحیح اور ضعیف کی تمیز نہین عالم اور پیشوا
مشہور ہوئے تو مینے اس کتاب مشارق الانوار مین اپنی تصنیف دو کتاب مصباح الدجی اور شمس منیرہ کی صحیح احادیث جمع کی اور کتاب النجم اقلیشی اور
کتاب الشہاب قضاعی سے جو صحیح روایت تھی وہ بھی اسمین ملائی تاکہ صحیح احادیث مختصر کتاب مین یکجا ہووین صحیح بخاری کی علامت
خ اور صحیح مسلم کی م اور جو دونون مین متفق ہو اوسکی علامت ق مقرر کی یعنی مصنف نے اس کتاب مین صرف صحیحین کی احادیث لکھی مگر جابجا
اقلیشی اور قضاعی کی کوئی لفظ بھی لایا ہی چنانچہ وہان اطلاع بھی کر دی ہی اور وہ لفظ بھی صحاح ستہ سے خالی نہین پانچوین یہ کہ مصنف نے
کمال اختصار سے ہر جگہہ قصہ حدیث کا نہین بیان کیا کہ حضرت نے یہ حدیث کس وقت اور کس تقریب سے فرمائی تو اسکا مطلب بخوبی نہین معلوم
ہوتا اس واسطے حدیث کے ترجمے کے بعد فائدے مین اوسکا پورا قصہ لکھہ دیا اور جہان مطلب مجمل اور مشکل تہا اوسکو مفصل کر دیا اور
چارون امامون کے مذہب جابجا مناسب مقامون مین بے تعصب لکھے شیعہ اور اہل بدعت کے شبہات جابجا مجملاً دفع کیے غرض کہ
بحمد اللہ یہ کتاب اہل اسلام کے واسطے عجیب تحفہ ہی اکثر مطالب دینی کو شامل ہی جسکے دریافت سے جاہل عالم بنے اور عالم تازہ لطف
اوٹھائے حضرت مولانا عبد القادر دہلوی کی ہندی تفسیر اور یہ کتاب طالب خدا کے واسطے کافی ہین دیندار کے حق مین
یے دونون کتابین گویا دو آنکھین ہین جن سے دونو جہان کا انجام نظر پڑے یا دو پر ہین جن سے عرش تک اڑسکے مثنوی

کیا تجھے کہون حدیث کیا ہی ... دردانۂ درج مصطفی ہی
صوفی عالم حکیم دینی ... کرتے رہے اسکی خوشہ چینی
بابا کے یہان سے کون لایا ... جسنے پایا یہین سے پایا
یہ شاہرہ محمدی ہی ... گنجینۂ راز احمدی ہی

مشعل فروز راہ سنت	بر ہم زن بیخ و شاخ بدعت	ہوتے ہوئے مصطفیٰ کی گفتار	سنت دیکھے کسیکا قول و کردار
جب اصل لغی تو نقل کیا ہی	یان ہم وخطا کا دخل کیا ہی	اب زیادہ تو مجھسے کر نہ کل کل	خورشید کے آگے کیا ہی مشعل
بالفرض فلان تھا مرد کامل	اوسنے تھا کیا کہان سے حاصل	وہ بھی اسی در کا اک گدا تھا	گو غوث و امام مقتدا تھا
ملفوظ بہت ہین تو نے دیکھے	ملفوظ محمدی کو اب لے	ناحق تجھے اور کچھ ہوس ہی	قرآن و حدیث تجکو بس ہی
حق ہو گا یہ حدیث خوان سے خرم	اور شاہ رسول فخر عالم	تھا علم حدیث سخت مشکل	اور ہند کے لوگ وس سے غافل
چاہا کہ رہین نہ یہ بھی محروم	ہوا ترجمہ اس سبب سے مرقوم	مقبول ہو یہ کتاب یارب	مشتاق ہون سکے اہل دین سب

اَلْبَابُ الْاَوَّلُ

پہلے باب مین وے حدیثین ہین جنکے سرے پر مَن ہی خ اَبُوھُرَیْرَۃَ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ وَاَقَامَ الصَّلٰوۃَ وَ صَامَ رَمَضَانَ کَانَ حَقًّا عَلَی اللّٰہِ اَنْ یُّدْخِلَہُ الْجَنَّۃَ ھَاجَرَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَوْجَلَسَ فِیْ اَرْضِہِ الَّتِیْ وُلِدَ فِیْھَا صحیح بخاری مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے سچے دل سے خدا کو اور اوسکے پیغمبر کو مانا اور نماز کو ٹھیک ادا کیا اور رمضان کا روزہ رکھا کرم اور فضل کی راہ سے ضرور ہو گیا خدا پر اوسکا بہشت مین لیجانا خواہ اپنا وطن اوسنے خدا کی راہ مین جہاد کے واسطے چھوڑا ہو یا اوسی مین مین ٹھہر رہا ہو جس مین پیدا ہوا **فائدہ** اس حدیث کی پوری روایت بخاری مین یون ہی کہ اصحاب نے عرض کیا کہ اگر حکم ہو تو ہم لوگون کو خوشخبری سنا دیوین کہ بہشت جہاد اور ہجرت پر موقوف نہین حضرت نے فرمایا کہ بہشت مین سو بلند درجے ہین کہ خدا نے غازیون کے واسطے مقرر کیے ہین ہر ایک درجے مین اتنا فرق ہی جتنا آسمان اور زمین مین سو جب تم خدا سے مانگو تو فردوس مانگو کہ فردوس سب بہشتون کے درمیان مین ہی اور سب سے اونچی اور اوسکے اوپر خدا کا عرش ہی اور اوسی سے بہشت کی سب نہرین نکلی ہین یعنی ہر چند جہاد پر بہشت موقوف نہین صرف نجات کے واسطے ایمان اور نماز روزہ کفایت کرتا ہی لیکن تم ہمت کو پست نکرو کہ صرف نجات پر قناعت کرو بلکہ ہمت بلند رکھو جہاد کرو تا کہ فردوس پاؤ جسکے آگے سب بہشتین پست ہین اس حدیث مین فرشتون اور خدا کی کتاب کا اور تقدیر اور قیامت کا ایمان لانا بیان نہین فرمایا اس واسطے کہ جب آدمی رسول کا ایمان لایا تو انکا بھی ضرور ایمان لاویگا کہ تمام قرآن اور حدیث مین او نکا بیان موجود ہی اور نماز روزے کے ساتھ زکوۃ اور حج کا ذکر نہین فرمایا اس واسطے کہ زکوۃ اور حج صرف مالدار پر فرض ہی محتاج پر نہین اور نماز روزہ سب پر فرض ہی مالدار ہو یا محتاج خلاصہ یہ ہی یہان حکم عام بیان فرمانا منظور ہوا جو سب مسلمانون کو شامل ہو مصنف نے

ایمان روزہ نماز

ایمان کی حدیث مقدم کی اس واسطے کہ ایمان سب عبادات اور نیکیون کی جڑ ہی بدون ایمان کے کوئی عبادت اور نیکی درست نہین

۳ زید بن خالد الجہنی مَنْ اٰوٰی ضَالَّۃً فَھُوَ ضَالٌّ مَالَمْ یُعَرِّفْھَا صحیح مسلم مین زید بن خالد سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے بھٹکے جانور کو رکھ لیا وہ خود دین کی راہ سے بھٹکا ہی جب تک اوسکو نہ پہنچوا وے ف بھولے بھٹکے جانور کو بدون مشہور کیے اپنے گھر مین باندھ رکھنا درست نہین اکثر مشارق کی کتابون مین اس حدیث پر قاف کی علامت ہی یعنی بخاری اور مسلم دونون مین یہ حدیث بالاتفاق ہی حالانکہ یہ صاف خطا ہی اس واسطے کہ صاحب جامع الاصول اور شارح گازرونی نے لکھا ہی کہ یہ حدیث صرف مسلم مین ہی بخاری مین نہین اور اس عاجز نے بھی صحیح بخاری مین دیکھا زید بن خالد سے وہ مین اس مضمون کی حدیث نہین پائی معلوم ہوا کہ کاتب کی غلطی ہی

جانور

۳ ق اِبْنُ عَبَّاسٍ مَنِ ابْتَاعَ طَعَامًا فَلَا یَبِعْہُ حَتّٰی یَسْتَوْفِیَہٗ صحیح بخاری اور صحیح مسلم مین عبد اللہ بن عباس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو کھانے کا غلہ مول لیوے تو اوسکو نہ بیچے جب تک اوسکو تول کر قبضے مین نہ لاوے ف چارون امامون کا یہی مذہب ہی کہ غلہ بیچنا مول لینے والے کو بدون اپنا قبضہ کیے درست نہین اور امام شافعی کے نزدیک کوئی چیز غلہ ہو یا زمین اور باغ بدون قبضہ بیچنا درست نہین اور امام اعظم کے مذہب مین زمین اور باغ اور گھر مین قبضہ ہونا شرط نہین باقی سب منقولات مین قبضہ شرط ہی منقول وہ مال ہی جو ایک جگہ سے دوسرے جگہ جا سکے اور غیر منقول جیسے زمین اور باغ

غلہ

۴ ق اِبْنُ عُمَرَ مَنِ ابْتَاعَ نَخْلًا بَعْدَ اَنْ تُؤَبَّرَ فَثَمَرُھَا لِلَّذِیْ بَاعَھَا اِلَّا اَنْ یَّشْتَرِطَھَا الْمُبْتَاعُ وَمَنِ ابْتَاعَ عَبْدًا فَمَالُہٗ لِلَّذِیْ بَاعَہٗ اِلَّا اَنْ یَّشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ صحیح بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو مول لیوے کھجور کے درخت کو گابھا پیوند کرنے کے بعد تو اوسکے پھل کا مالک وہی ہی جسنے بیچا مگر یہ کہ مول لینے والا پھل کی بھی شرط کر لیوے اور جو غلام کو مول لیوے تو اوسکے پاس کے مال کا وہی مالک ہی جسنے اوسکو بیچا مگر یہ کہ مول لینے والے نے اوس مال کی بھی شرط کر لی ہو ف کھجور کا درخت نر اور مادہ ہوتا ہی مادہ کی بالی چیر کے نر کی بالی اوس مین پیوند کرتے ہین تو بہت پھلتا ہی امام شافعی اور مالک اور احمد کا یہی مذہب ہی کہ بعد پیوند کے پھل کا مالک درخت کا بیچنے والا ہی اور اگر شرط کر لی ہو تو مول لینے والا مالک ہی اور امام اعظم کے مذہب مین جب درخت کا پھل نمود ہو گیا تو درخت کے بکنے سے پھل نہین بک جاتا خواہ پیوند ہوا ہو یا نہ ہوا ہو یہ حدیث بخاری اور مسلم دونون مین ہی اکثر نسخون مین اس حدیث پر میم یعنی صرف مسلم کی علامت ہی سو غلط ہی

۵ ق عَائِشَۃُ مَنِ

اُبْتُلِيَ مِنْ هٰذِهِ الْبَنَاتِ بِشَيْءٍ فَاَحْسَنَ اِلَيْهِنَّ كُنَّ لَهُ سِتْرًا مِنَ النَّارِ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو جانچا جاوے بیٹیون سے کتنی چیز مین پھر اون کے ساتھ بھلائی کرے تو بیٹیان قیامت مین اوسکے آڑے آجاوین گی اوسکو دوزخ سے بچاوینگی **ف** حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہی کہ ایک عورت دو بیٹیان لیے میرے پاس سوال کرتی آئی اوس وقت کچھ موجود نتھا مینے ایک کھجور دی اونے آپ نکھائی دو ٹکڑے کرکے اپنی دونون بیٹیون کو دی اور چلی گئی یہ حال مینے حضرت سے عرض کیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی بیٹیان خدا کی آزمائش ہین جسنے ان سے بھلائی کی وہ دوزخ سے بچا بھلائی یہ کہ اونکی بخوبی پرورش کرے اونکو دینداری سکھاوے اونکا برادری مین نیک بخت آدمی سے نکاح کردیوے

٦

ه اَبُوْهُرَيْرَةَ مَنْ اَبْطَاَ بِهِ عَمَلُهُ لَمْ يُسْرِعْ بِهِ نَسَبُهُ مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسکے ساتھ اوسکے عمل نے دیر لگائی اوسکا نسب شتابی کچھ نکرسکیگا **ف** یعنی بدون نیک عمل کے ذات کچھ کام نہ آویگی ؎ بندگی باید پیمبرزادگی منظور نیست

٧

ه اَنَسٌ مَنْ اَثْنَيْتُمْ عَلَيْهِ خَيْرًا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ وَمَنْ اَثْنَيْتُمْ عَلَيْهِ شَرًّا وَجَبَتْ لَهُ النَّارُ اَنْتُمْ شُهَدَآءُ اللّٰهِ فِي الْاَرْضِ اَنْتُمْ شُهَدَآءُ اللّٰهِ فِي الْاَرْضِ اَنْتُمْ شُهَدَآءُ اللّٰهِ فِي الْاَرْضِ صحیح مسلم مین انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسکو تمنے بھلا کہا اوسکو بہشت واجب ہوئی اور جسکو تمنے برا کہا دوزخ اوسکو واجب ہوئی تم خدا کے گواہ ہو زمین مین تم خدا کے گواہ ہو زمین مین تم خدا کے گواہ ہو زمین مین **ف** مصابیح مین روایت ہی کہ ایک جنازہ نکلا اصحاب نے اوسکی تعریف کی دوسرا جنازہ نکلا اصحاب نے اوسکو بد کہا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور اسی مضمون کی حدیث صحیح بخاری مین بھی ہی کچھ ایک دو لفظ کا فرق ہی معلوم ہوا کہ اصحاب بلکہ ہر وقت کے دیندار خدا کے گواہ ہین اونکی تعریف کرنے اور بد کہنے کو بڑا دخل ہی اور دنیا دار اور فاسق کی تعریف اور برا کہنے کا کچھ اعتبار نہین اس حدیث سے ظاہر ہوا کہ اصحاب اور مجتہدون کا اجماع اور اتفاق حجت ہی اور کامل سند ہی اور بزار کی کتاب مین عامر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی بندہ مرگیا اور خدا اوسکی بدی جانتا ہی اور لوگ تعریف کرین تو خدا اپنے فرشتون سے فرماتا ہی کہ مینے اپنے بندون کی گواہی قبول کی اور اوسکے گناہ دیدہ و دانستہ معاف کیے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ وہ مثل مشہور ٹھیک ہی کہ زبان خلق نقارہ خدا

٨

ق اَنَسٌ مَنْ اَحَبَّ اَنْ يَسْئَلَ عَنْ شَيْءٍ فَلْيَسْئَلْ فَلَا تَسْئَلُوْنِيْ عَنْ شَيْءٍ اِلَّا اَخْبَرْتُكُمْ مَادُمْتُ فِيْ مَقَامِيْ هٰذَا صحیح بخاری اور مسلم مین انس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو کچھ کوئی پوچھا چاہے سو پوچھے سو مجھسے جو

پوچھوگے بتادونگا جب تک مین ہون اس مقام مین ہون یعنی منبر پر ف بخاری اور مسلم مین پوری روایت یون ہی کہ ایک روز حضرت
نے بعد نماز ظہر کے منبر پر خطبہ پڑھا اور قیامت کو یاد کیا اور فرمایا کہ قیامت سے پہلے بڑی بڑی مصیبتین ہونے والی ہین اصحاب بے اختیار
خوف قیامت سے رونے لگے پھر حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی جسکو پوچھنا ہو سو پوچھے عبد اللہ بن حذافہ نے پوچھا کہ میرا باپ
کون ہی فرمایا کہ حذافہ ہی اور حضرت اوس وقت بہت غصے مین تھے عمر فاروق رضہ نے گھٹنون کے بل کھڑے ہوکر کہا کہ ہم بدل راضی
ہین خدا کی خدائی سے اور اسلام کے دین سے اور حضرت کی پیغمبری سے یہ سنکر حضرت کا غصہ بجھا بعضے علما نے کہا کہ منافقون نے
کہا تھا کہ پیغمبر ہمارے سوال کے جواب مین عاجز ہی اسواسطے حضرت غصے سے بار بار فرماتے تھے اونکی طرف اشارہ کرکے کہ
پوچھے جسکا جی چاہے عبد اللہ بن حذافہ اس مطلب کو نہ سمجھے عمر فاروق رضہ کی بات بوجھ گئے کہ یہ کلام حضرت کا اصحاب سے
نہین منافقون سے ہی تب وہ بات عرض کی جس سے حضرت کا غصہ گیا اس حدیث سے بڑی بزرگی اور نہایت تیز فہمی عمر
فاروق رضہ کی ثابت ہوئی معلوم ہوا کہ بدون حاجت بی فائدہ سوال عالم سے کرنا نہایت مکروہ ہی خ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ مَنْ اَحَبَّ

۹ حرام موت

اَنْ يَّنْظُرَ اِلٰى رَجُلٍ مِّنْ اَهْلِ النَّارِ فَلْيَنْظُرْ اِلٰى هٰذَا يَعْنِيْ رَجُلًا كَانَ يُقَاتِلُ الْمُشْرِكِيْنَ وَقَتَلَ فِي الْاٰخِرِ
نَفْسَهٗ صحیح بخاری مین سہل بن سعد رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو دوزخی مرد کو دیکھا چاہے تو اسکو دیکھے یعنی ایک شخص
تھا کہ کافرون سے لڑتا تھا آخرش اوسنے اپنی جان کو آپ مارا ف جنگ خیبر مین ایک شخص کافرون سے خوب لڑا حضرت نے
اوسکو دوزخی کہا اصحاب نے عرض کی کہ اگر ایسا جان نثار دوزخی ہی تو بہشتی کون ہوگا ایک شخص اوسکا حال دریافت کرنے
کو اوسکے پیچھے لگا جب زخمون نے اوسکو بہت چور کیا تو علحدہ ہوکر اوسنے اپنا پیٹ مارا اور حرام موت مرگیا تب سبکو صاف
معلوم ہوا کہ حضرت نے سچ فرمایا تھا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اول کی عبادت اور بندگی کا کچھ اعتبار نہین جب تک
خاتمہ بخیر نہو روایت ہی کہ یہ شخص جو حرام موت مرا قزمان اوسکا نام تھا منافق تھا طمع دنیا سے لڑتا تھا کہ لوٹ مین حصہ پاوے
اسواسطے اسکا خاتمہ بخیر نہوا مـ اَبُوْ مُوْسٰى وَعَائِشَةُ مَنْ اَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ اَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهٗ وَمَنْ كَرِهَ

۱۰ موت

لِقَاءَ اللّٰهِ كَرِهَ اللّٰهُ لِقَاءَهٗ مسلم مین ابو موسیٰ رضہ اور حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو خدا کا ملنا یعنی موت
اور آخرت چاہتا ہی خدا اوسکے ملنے کو چاہتا ہی اور جو برا جانے خدا کا ملنا خدا اوسکے ملنے کو برا جانتا ہی ف حضرت
عائشہ رضہ یا کسی اور بی بی نے یہ حدیث سنکے کہا کہ موت تو سبکو بری معلوم ہوتی ہی حضرت نے فرمایا یہ اسکا مطلب نہین بلکہ جب ایمان دار

مرتا ہی تو اسوقت فرشتے اوسکو خدا کی رضامندی اور کرم کی خوشی سنا دیتے ہین تو وہ موت کو بدل چاہتا ہی اور خدا کا نہایت
مشتاق ہوتا ہی تو خدا بھی اوسکا ملنا چاہتا ہی اور کافر کو مرتے وقت عذاب الٰہی نظر آتا ہی تو وہ موت کو اور خدا کے ملنے کو برا
جانتا ہی تو خدا بھی اوسکا ملنا برا جانتا ہی یعنی زندگی مین جو موت بُری اور مکروہ معلوم ہوتی ہی اسکا کچھہ مضایقہ نہین مرتے وقت کا اعتبار
ہی سو اوس وقت ایماندار مشتاق ہوتا ہی اور کافر گھبراتا ہی اور یہ حدیث صحیح بخاری مین بھی ہی علامت صرف صحیح مسلم کی خطا ہی ١١
ابو هريرة من احتبس فرسا في سبيل الله ايمانا بالله وتصديقا بوعده فان شبعه وريه وروثه
وبوله في ميزانه يوم القيمة بخاری مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو خدا کی راہ مین یعنی جہاد کی نیت سے
گھوڑا روک رکھے خدا کو مان کر اور اوسکا وعدہ سچا جان کر تو البتہ اوسکے چارے اور پانی پینے کے اور اوسکی لید اور پیشاب کے برابر
ثواب اوسکی ترازو مین ہوگا قیامت کے دن ف یعنی جب خدا ہی کے واسطے خالص جہاد کی نیت سے گھوڑا پالے نام اور شہرت منظور نہو تو
ثواب پاوے م معمر بن عبد الله بن نافع من احتكر فهو خاطئ مسلم مین معمر بن عبد اللہ بن نافع رضہ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے ١٢
فرمایا کہ جو قحط مین غلہ بند کر رکھے اور زیادہ گرانی کی راہ دیکھے وہ گنہگار ہی ف ابن ماجہ مین عمر فاروق رضہ سے روایت ہی کہ جو کوئی
مین غلہ بند کریگا خدا اوسکو کوڑھی اور محتاج کر ڈالیگا اور عبد اللہ بن عمر سے روایت ہی کہ جسنے چالیس دن قحط مین غلہ بند کیا وہ خدا سے جدا
ہوا اور خدا اوس سے جدا ہوا قحط مین اناج بند رکھنا اور زیادہ گرانی کا انتظار کرنا چار وجہ سے نہایت حرام ہی اس واسطے کہ خلق کی
بدخواہی ہی اور جسنے غلہ اپنے گھر کے خرچ کے واسطے بند کیا ہو اور سوداگری کی نیت نہو تو درست ہی اناج کی سوداگری کرنا منع نہین
جیسا کہ عوام مین مشہور ہی بلکہ قحط اور گرانی مین غلہ بند کر رکھنا اور زیادہ گرانی کی راہ دیکھنا منع ہی سوای اناج اور چارے کے اور چیز
کا بند کرنا منع نہین ق عائشة من احدث في امرنا هذا ما ليس فيه فهو رد بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہؓ ١٣
سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو شخص نئی بات نکالے ہمارے اس کام یعنی ہمارے دین اور شریعت مین جو اسمین نہین سو وہ نئی بات
یا اوسکا نکالنے والا مردود ہی ف یعنی جو دین مین وہ نئی چیز نکالے جسکی شرع مین کچھہ اصل نہین نہ کھلی نہ چھپی سو وہ نہایت گمراہی
اور اسیکا نام بدعت ہی دین مین چار چیزین اصل ہین ایک تو قرآن دوسرے حدیث تیسرے اجماع اور اتفاق امت چوتھے قیاس شرعی جسکی بحث
اصول فقہ مین ہی سو جو باتان چارون اصلون مین نہین وہی بدعت ہی جتنی بدعتین لوگون نے خلاف شرع نکالی ہین اس حدیث سے
سب رد ہوگئین تفصیل کی کچھہ حاجت نہین مثلاً قبر پکی کرنا گنبد بنانا قبرون پر روشنی کرنا تعزیہ بنانا بزرگون کا میلہ کرنا اولیا کی منت

بدعت

نا جہدے نشان کھڑے کرنا سراسر دین کے خلاف ہین قرآن اور حدیث اور اجماع اور قیاس شرعی مین انکی کچھہ اصل نہین بلکہ بعضے کام صریح احادیث مین منع ہین اسیطرح اور بدعتون کو خیال کرے اگر کوئی کہے کہ قیاس کرنا جب درست ہو تو ہمارے قیاس مین یہ چیزین درست معلوم ہوتی ہین تو اوسکا جواب یہ ہی کہ یہ بخبر ہی حلوا خوردن را روئی باید قیاس کی بہت شرطین ہین سوائے مجتہد کے کسیکا قیاس حجت نہین غرض کہ اس حدیث مین عجب قاعدۂ کلیہ حضرت نے فرمایا کہ سب بدعتون کی بیخ کنی ہوگئی اگر دانا آدمی اسکو خوب سمجھہ لیوے سب بدعتون کی برائی خود بوجھہ جاوے زیادہ دلیلون کی کچھہ حاجت نہین اس واسطے کہ علمائے حدیث نے کہا ہی کہ اس حدیث پر مدار اسلام ہی ہزارون بدعتین صرف اس حدیث سے رد ہوتی ہین نظم سنی ہوکر تو بدعتی ست بن کیونکہ بدعت ہی دین کی بر ہمزن چھوڑ بدعت محمدی بن جا شاہون تجھسے تا رسول خدا

۱۴ ق ابن مسعود مَنْ اَحْسَنَ فِي الْاِسْلَامِ فَلَا يُؤَاخَذُ بِمَا عَمِلَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَمَنْ اَسَاءَ فِي الْاِسْلَامِ اُخِذَ بِالْاَوَّلِ وَالْاٰخِرِ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن مسعود رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اچھی طرح اسلام مین آیا تو جو کفر مین گیا اوسپر پکڑا نجاویگا اور جسنے اسلام مین برائی کی تو اگلے پچھلے دونون گناہون پر اوسکے پکڑ ہوگی ف جو اچھی طرح اسلام لایا یعنی ظاہر اور باطن سے مسلمان ہوا مرتے دم تک اوسپر قائم رہا تو اوسپر کفر کے گناہونکا مواخذہ نہین اور جو ظاہر مین اسلام لایا اور باطن سے نہین یا مسلمان ہوکر مرتد ہوگیا اوسکے اگلے پچھلے سب گناہون پر مواخذہ ہی

گناہ مسلمان (حاشیہ)

۱۵ خ ابو ہریرہ مَنْ اَخَذَ اَمْوَالَ النَّاسِ يُرِيْدُ اَدَاءَهَا اَدَّى اللّٰهُ عَنْهُ وَمَنْ اَخَذَهَا يُرِيْدُ اِتْلَافَهَا اَتْلَفَهُ اللّٰهُ بخاری مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو لوگون کے مال لیوے بطور قرض یا عاریت ادا کرنیکے ارادے پر تو خدا اوس سے ادا کروا دیگا یعنی ادا کرنیکا سامان کر دیگا دنیا مین یا آخرت مین اور جو اون مالونکو برباد کرنیکے ارادے پر لیوے تو خدا اوسکو برباد کر ڈالیگا ف یعنی جس مسلمان کو کچھہ ضرورت ہو اور وہ بہ نیت ادا قرض لیوے اور اوسکے ادا کرنے مین کوشش کرے تو خدا اوسکا مددگار رہی اور جو مال مردم خوری کی نیت سے لیگا تو خود برباد ہوگا خواہ دنیا مین خواہ آخرت مین مسلمان اور کافر کا قرض برابر ہی کافر کا بھی مال دبانا درست نہین اس واسطے کہ اس حدیث مین مسلمان کی کچھہ خصوصیت نہین ابن ماجہ مین عبداللہ بن جعفر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا قرضدار کے ساتھہ ہی یہان تک کہ قرض ادا کرے بشرطیکہ نیت بری نکرے اسی واسطے عبداللہ بن جعفر بے حاجت بھی قرض لیتے تھے تا کہ خدا ہمارے ساتھہ رہے اور اسیطرح حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہی کہ قرض لیتی تھین کسی نے کہا کہ آپ کو تو قرض کی کچھہ حاجت نہین تو کہتی تھین کہ حضرت نے فرمایا کہ جسکی نیت قرض ادا کرنیکی ہوتی ہی خدا کی طرف سے اوسپر ایک حافظ

قرضدار کا مددگار (حاشیہ)

اور بد ذگار رہتا ہی اور اکثر بزرگ قرض سے حیا کرتے تھے اس واسطے کہ مال کی محبت آدمی کے دل مین بہت ہی شاید نیت بدل جاوے ثواب کہان پھر عذاب گلے پڑے ق سَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ مَنْ أَخَذَ شِبْرًا مِنَ الْأَرْضِ ظُلْمًا طُوِّقَهُ إِلَى سَبْعِ أَرَضِينَ بخاری ۱۶
اور مسلم مین سعید بن زید رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو چھین لیگا بالشت بھر زمین ظلم سے تو اوسکی گردن مین اوسی زمین کا طوق ڈالا جاویگا زمین کے ساتون طبق تک ف طبرانی اور احمد نے یعلی سے روایت کی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو بالشت بھر زمین کسی کی ظلم سے چھین لیگا خدا اوسی پر ضرور حکم کریگا کہ اوس زمین کو سات طبق تک کھودے پھر اوسکے گلے مین قیامت کے دن اوسکا طوق ڈالا جاویگا یہان تک کہ حساب سے فراغت ہو تو اس حدیث سے معلوم ہوا کہ زمین کھد کر اوسکے گلے مین مثل طوق پڑیگی تاکہ وہ ظالم سب لوگون کے روبرو فضیحت ہووے اور دوسرے طوق ہونیکی یہ صورت ہی کہ ظالم زمین مین دھسایا جائیگا تو زمین مثل طوق ہو جاویگی چنانچہ اگلی حدیث مین صاف اسکا بیان ہی معلوم ہوا کہ زمین کا غصب کرنا نہایت سخت گناہ ہی خ ابْنُ عُمَرَ مَنْ أَخَذَ مِنَ الْأَرْضِ شِبْرًا بِغَيْرِ حَقِّهِ خُسِفَ بِهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ إِلَى سَبْعِ أَرَضِينَ بخاری مین عبد اللہ بن عمر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا ۱۷
کہ جو بالشت بھر زمین ناحق لیگا وہ زمین مین ساتون طبق تک دھسایا جاویگا ق أَبُو هُرَيْرَةَ مَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً مِنَ الصَّلٰوةِ فَقَدْ أَدْرَكَ الصَّلٰوةَ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے نماز کی ایک رکعت پائی تو اوسنے البتہ سب نماز پائی ف اس حدیث کے دو مطلب ایک یہ کہ جسنے ایک رکعت جماعت مین پائی تو اوسنے جماعت کی نماز کا ثواب پایا اور دوسرے یہ جسنے ایک رکعت کی بقدر نماز کا وقت پایا تو اوسکی باقی نماز ادا ہی قضا نہین جیسے کہ صبح کی نماز مین ایک رکعت کے بعد آفتاب طلوع ہوا یا عصر کے وقت ایک رکعت کے بعد آفتاب غروب ہوا تو نماز ہوگئی اور یہی مذہب ہی امام شافعی کا لیکن امام اعظم کے مذہب مین اس صورت مین عصر کی نماز تو ہوگئی لیکن فجر کی نماز آفتاب نکلنے سے باطل ہوئی ق أَبُو هُرَيْرَةَ مَنْ أَدْرَكَ مَالَهُ بِعَيْنِهِ عِنْدَ رَجُلٍ أَفْلَسَ أَوْ إِنْسَانٍ قَدْ أَفْلَسَ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ مِنْ غَيْرِهِ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضہ روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو پاوے اپنا ہو بہو مال کسی مفلس مرد پاس یا آدمی مفلس کے پاس تو اوس مال کا وہی زیادہ تر لائق ہی اور قرضدارونکی نسبت ف یعنی جسنے اپنا مال کسی کے ہاتھ بیچا اور مول لینے والا مفلس اور قرضدار ہوگیا قیمت نہین دے سکتا تو وہ اپنے مال کو اگر ہو بہو پاوے تو لیلیوے اور بیع کو باطل کر دیوے اور قرضدارونکا اوسمین حق نہین اور یہی مذہب ہے امام شافعی کا اور امام اعظم رحمہ کے نزدیک اوس مال کا بیچنے والا اور سب قرضدارون کے برابر ہی اوس مال کو بیچ کر سب قرضدار برابر بانٹ لیوین ق سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ مَنِ ادَّعٰى إِلَى غَيْرِ أَبِيهِ وَهُوَ ۲۰

نسوم

يَعلَم اَنَّہٗ غَيرُ اَبِيهِ فَالجَنَّةُ عَلَيهِ حَرَامٌ بخاری اور مسلم مین سعد ابی وقاص رضہ سے روایت ہے کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ جو اپنے باپ کو چھوڑ کسی اور سے ناتا رشتہ لگاوے اور وہ جانتا بھی ہو کہ وہ اسکا باپ نہین ہے تو اوسپر بہشت حرام ہے ف یعنی جو جان بوجھہ کر اپنا باپ چھوڑ دوسرے کو باپ بتلاوے تو وہ شخص بہشت سے بے نصیب ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو بعض شیخ یا مغل آپکو سید بتلاتے ہین بہت برا کرتے ہین کہ بہشت چھوڑ دوزخ کی تیاری کرتے ہین

۲۱ ق اَبُو هُرَيرَةَ مَن اَرَادَ اَهلَ المَدِينَةِ بِسُوءٍ اَذَابَهُ اللّٰهُ كَمَا يَذُوبُ المِلحُ فِي المَاءِ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ جو مدینے کے رہنے والون سے برائی کا قصد کریگا خدا اوسکو گلا ڈالیگا جیسے نمک پانی مین گلتا ہے ف یزید پلید نے بعد قتل امام حسین علیہ السلام کے مدینے پر لشکر بھیجا تھا ہزارہا لوگ قتل کیے اور بہت ظلم ہونے سو خدا نے بموجب مضمون اس حدیث کے ایسا اوسکو جلد مٹا ڈالا کہ کچھ اوسکا نام و نشان باقی نرہا

۲۲ ق عَدِيُّ بنُ حَاتِمٍ مَنِ استَطَاعَ مِنكُم اَن يَستَتِرَ مِنَ النَّارِ وَلَو بِشِقِّ تَمرَةٍ فَليَفعَل بخاری اور مسلم مین عدی بن حاتم طائی کے بیٹے سے روایت ہے کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ تم لوگون مین جس سے ہوسکے دوزخ سے چھپنا یعنی بچے رہنا کھجور کی پھانک ہی دیکر سہی تو اوسکو کیا چاہیے ف یعنی خیرات کرنا دوزخ کی آگ سے بچاتا ہے تھوڑے بہت کا خیال نچاہیے یہانتک کہ کھجور کی پھانک برابر بھی دینا دوزخ سے روکیگا خدا نیت خالص کو دیکھتا ہے چنانچہ دوسری حدیث مین آیا ہے کہ ایک عورت بدکار نے پیاسے کتے کو پانی پلایا اسی سبب سے بخشی گئی

۲۳ م جَابِرٌ مَنِ استَطَاعَ مِنكُم اَن يَنفَعَ اَخَاهُ فَليَفعَل مسلم مین جابر رضہ سے روایت ہے کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ تم لوگون مین جس سے ہوسکے اپنے بھائی مسلمان کو فائدہ پونہچانا تو کیا چاہیے ف جابر رضہ سے روایت ہے کہ حضرت صلعم نے منتر کرنا منع فرمایا میرے بھائی کو بچھو کا منتر آتا تھا اوسنے کہا کہ یا رسول اللہ آپنے منتر منع کیا اور مجھکو بچھو کا منتر آتا ہے حضرت صلعم نے فرمایا کہ اوس منتر کو میرے آگے تو پڑھ اوسنے پڑھا حضرت صلعم نے اوسکو اجازت دی اور یہ حدیث فرمائی اور فرمایا کہ جس منتر مین شرک اور کفر کا مطلب نہو تو وہ منتر درست ہے شرک یہ کہ خدا کے سوا کسی اور کو حاضر ناظر جانے اور اوس سے مدد مانگے جس طرح اکثر منترون مین ہوتا ہے چنانچہ لونا چماری اور گگو اپیر کی دہائی کہ ایسے منتر صاف کفر ہین انکا کرنا ہرگز ہرگز درست نہین اس حدیث سے معلوم ہوا کہ دوا علاج کرنا اور جھاڑ پھونک کرنا بشرطیکہ خلاف شرع نہو تو درست ہے

۲۴ م عَدِيُّ بنُ عَمِيرَةَ مَنِ استَعمَلنَاهُ مِنكُم عَلَى عَمَلٍ فَكَتَمَنَا مِخيَطًا فَمَا فَوقَهُ كَانَ غُلُولًا يَاتِي بِهِ يَومَ القِيٰمَةِ مسلم مین عدی بن عمیرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ جسکو ہم عامل کرین اور کچھہ کام لین پھر وہ چھپا رکھے ہمسے ایک سوئی یا اس سے

مدینہ کے بدخواہ

خیرات

جھاڑ پھونک

نوکری

زیادہ کوئی اور چیز تو یہ بھی چوری مین داخل ہی قیامت کے دن اوسکو لے آویگا یعنی قیامت مین اوسکی چوری ظاہر ہوگی وسکو
فضیحت کریگی **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ تحصیل دار یا کسی کارخانے کے داروغہ کو مالک کے بدون مرضی سوئی برابر بھی چیز
اپنے خرچ مین لانا درست نہین کہ صاف چوری ہی جسکو قیامت مین خدا اور رسول کو مونہہ دکھلانا ہو وہ بگانی چیز سے بچانا
اسکو آسان سمجھے

٢٥ **خ** اِبْنُ عَبَّاسٍ مَنِ اسْتَمَعَ اِلٰی حَدِیْثِ قَوْمٍ وَهُمْ لَهٗ کَارِهُوْنَ اَوْ یَفِرُّوْنَ مِنْهُ صُبَّ فِیْ اُذُنَیْهِ الْاٰنُكُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ بخاری مین عبداللہ بن عباس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو کان لگاوے کسی
قوم کی بات سننے کے واسطے اور اوسکا سننا اونکو برا لگتا ہو یا وہ اوس سے بھاگتے پھرتے ہون تو اوسکے دونون کانون مین
پگھلا شیشہ پلایا جاویگا قیامت کے دن **ف** یہ عذاب اس واسطے ہوا کہ اوسنے کان سے لوگون کو رنج دیا

٢٦ **ق** اِبْنُ عَبَّاسٍ مَنْ اَسْلَمَ فِیْ تَمْرٍ فَلْیُسْلِمْ فِیْ کَیْلٍ مَعْلُوْمٍ وَوَزْنٍ مَعْلُوْمٍ اِلٰی اَجَلٍ مَعْلُوْمٍ بخاری مین عبداللہ بن عباس رض سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو بیع سلم کرے کھجور مین یعنی قیمت آگے سے دے رکھے اور مال ایک مدت کے بعد لیوے تو
چاہیے کہ پیمانہ ٹھہرا ہوا اور تول ٹھہرائی ہو ایک مدت معین تک **ف** جب حضرت مکے سے مدینے مین تشریف لائے تو
دیکھا کہ وہان کے لوگ بیع سلم کرتے تھے تول اور مدت مین جھگڑا ہوتا تھا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی ہرچند حدیث مین
کھجور کا ذکر ہی اس واسطے کہ مدینے مین کھجور بہت پیدا ہوتی ہی لیکن بیع سلم کرنا اکثر چیزون مین درست ہی بشرطیکہ تول اور ماپ
اور مدت مقرر ہوگئی ہو اس طرح کہ تیس سیر گیہون یا چالیس سیر ایک مہینے کے بعد یا دو مہینے کے بعد فقہ مین اسکی سب
شرطین مذکور ہین امام اعظم کے نزدیک کمتر مدت مہینا بھر ہی اور جو بعضی جگہہ معمول ہی کہ قیمت آگے سے دیکر کہتے ہین کہ جو
فصل مین زیادہ بھاؤ ہوگا وہی ہم لیوینگے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ درست نہین اس واسطے کہ اسمین تول مقرر کر لینا
ضرور ہی زیادہ بھاؤ کچھہ معین چیز نہین کبھی مثلا تیس سیر بھاؤ ہوا کبھی چالیس سیر ہندوستان مین بیع سلم کو بعضے ملک مین
بدنی اور کہوتی کہتے ہین اس کتاب مشارق مین اس حدیث کی روایت حضرت عایشہ رض سے لکھی ہی سو خطا ہی اس واسطے کہ
بخاری اور مسلم مین اس حدیث کی عبداللہ بن عباس سے روایت ہی حضرت عایشہ سے نہین

٢٧ **خ** اَبُوْ هُرَیْرَةَ مَنْ اَشَارَ اِلٰی اَخِیْهِ بِحَدِیْدَةٍ فَاِنَّ الْمَلٰئِکَةَ تَلْعَنُهٗ وَاِنْ کَانَ اَخَاهُ لِاَبِیْهِ وَاُمِّهٖ بخاری مین ابو ہریرہ رض سے روایت
ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اپنے بھائی مسلمان کی طرف لوہے سے اشارہ کرے یعنی تلوار یا برچھی سے تو مقرر فرشتے اوسکو لعنت

کرتے ہین اگرچہ اوسکا سگا بھائی ہو ف اشارہ کرنا یعنی ہتھیار سے دھمکانا مسلمان کو درست نہین کہ شاید زیادہ غصے سے نوبت
قتل کی پہونچے اور سگے بھائی کے ساتھ ہرچند ظاہر مین احتمال قتل کی نہین تو بھی اوسکی طرف ہتھیار سے اشارہ کرنا حلال نہین اور جب
کہ صرف ہتھیار کے اشارہ کرنے سے فرشتے اوسپر لعنت کرتے ہین تو خیال کیا چاہیے کہ ناحق خون کا کتنا بڑا عذاب ہوگا م ابو ہریرہ

۴۸ — غلہ

مَنِ اشْتَرٰى طَعَامًا فَلَا يَبِعْهُ حَتّٰى يَكْتَالَهُ مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اناج مول لیوے تو اوسکو بیچے
جب تک اوسکو نہ تولے اور قبضہ نکرے ف مروان اپنی حکومت مین سپاہیون کو تنخواہ مین چٹھیان لکھ دیتا کہ اتنا اناج فلانے پرگنے
فلانے گانون سے لیلو سپاہی لوگ بدون اناج لیے لوگون کے ہاتھہ دے چٹھیان بیچ ڈالتے تب ابوہریرہ نے مروان سے کہا کہ تو نے
بیاج حلال کر دیا کہ بدون قبضہ ہوئے لوگ اناج کی چٹھیان بیچ ڈالتے ہین مینے حضرت سے یہ حدیث سنی کہ بدون قبضہ ہوئے اناج

۴۹ — جانور دودھ والا

بیچنا درست نہین پھر مروان نے منع کر دیا ق ابن مسعود مَنِ اشْتَرٰى مُحَفَّلَةً فَرَدَّهَا فَلْيَرُدَّ مَعَهَا صَاعًا
بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن مسعود رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے گائے یا بکری مول لی جسکا دودھ اوسکے مالک نے
کئی دن نہین دوہا تھا کہ بہت دودھار معلوم ہووے پھر مول لینے والا اوسکو پھیرا چاہے تو اوسکے ساتھ ایک صاع غلہ یا کھجور بھی دیوے
یعنی دودھ کے بدلے ف صاع لکھنؤ کے حساب سے ایک چھٹانک تین سیر ہوتا ہی امام شافعی اور احمد اور مالک کا یہی مذہب ہی کہ
جب فریب ثابت ہو تو پھیر دیوے اور ایک صاع دودھ کے بدلے ادا کرے امام اعظم کے نزدیک تھنون مین دودھ سکھا کے
بیچنا ایسا عیب نہین جس سے گائے بکری کا پھیر دینا پہونچے بلکہ بقدر تفاوت دودھ کی قیمت کو کم کر ڈالنا چاہیے حنفی کہتے
ہین کہ یہ حدیث اور احادیث اور کلیات شرع کے مخالف ہی تو تاویل کے لائق ہی واللہ اعلم م ابو ہریرہ مَنْ اَطَاعَنِیْ فَقَدْ

۵۰ — اطاعت رسول صلعم

اَطَاعَ اللّٰهَ وَمَنْ عَصَانِیْ فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ وَمَنْ اَطَاعَ اَمِیْرِیْ فَقَدْ اَطَاعَنِیْ وَمَنْ عَصٰی اَمِیْرِیْ فَقَدْ عَصَانِیْ
مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے میری اطاعت کی تو مقرر اوسنے خدا کی اطاعت کی اور جسنے میرا خلاف کیا
اور کہنا نہ مانا اوسنے بے شک خدا کا کہنا نہ مانا اور جسنے میرے حاکم کا کہنا مانا اوسنے بے شبہہ میرا کہنا مانا اور جسنے میرے حاکم کا
کہنا نہ مانا اوسنے مقرر میرا کہنا نہ مانا ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اطاعت خدا کی بدون حضرت کی اطاعت ممکن نہین اس
واسطے کہ خدا کی مرضی اور نامرضی ہمکو حضرت سے معلوم ہوئی بعضے لوگ جو کہتے ہین کہ خدا ہی جانے کہ خدا کس بات مین راضی ہی سو یہ لوگ
یا تو احمق اور جاہل ہین یا پیغمبر کے منکر ہین اس واسطے کہ تمام قرآن اور حدیث سے یہ بات خوب ثابت ہی کہ خدا کی رضامندی اور خدا

خدا کی اطاعت بدون اطاعت شریعت محمدی کے ممکن نہین سو جو شخص خدا کی محبت اور خدا کی تابعداری کا دعوی کرے اور شریعت محمدی پر نہ چلے وہ شیطان ہی بصورت انسان اور چونکہ دین کا غلبہ بدون اجماع اور حاکم کے ممکن نہین اس واسطے حاکم عادل کی اطاعت واجب ہوئی لیکن حضرت کی اطاعت ہر قول و فعل مین واجب ہی اور حاکم کی اطاعت خلاف شرع کام مین واجب نہین اس واسطے کہ حضرت خطا سے معصوم ہین اور حاکم معصوم نہین

۳۱ ھ ابو ہریرۃ مَنِ اطَّلَعَ فِي بَيْتِ قَوْمٍ بِغَيْرِ اِذْنِهِمْ فَقَدْ حَلَّ لَهُمْ اَنْ يَّفْقَؤُا عَيْنَهُ مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو شخص کسی قوم کے گھر مین جھانکے بدون اونکی اجازت کے تو البتہ اونکو حلال ہی کہ اوسکی آنکھ پھوڑ ڈالین ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بدون اجازت کسیکے گھر مین جھانکنا حرام ہی اور گھر والے کو اوسکا منع کرنا اور اینٹ پتھر مارنا درست ہی اگر اوسکی آنکھ پھوٹ جاوے تو امام شافعی رح کے نزدیک خون بہا نہین لیکن امام اعظم رحمہ کے نزدیک خون بہا ہی اونکے نزدیک حدیث کا یہ مطلب کہ جھانکنے والا اس لائق ہی کہ اگر نہ مانے تو اوسکی آنکھ پھوڑ دالیے اور یہ نہین کہ اگر آنکھ پھوڑے تو خون بہا نہ دیوے

۳۲ ق ابو ہریرۃ مَنْ اَعْتَقَ رَقَبَةً مُّؤْمِنَةً اَعْتَقَ اللّٰهُ بِكُلِّ اِرْبٍ مِّنْهَا اِرْبًا مِّنْهُ مِنَ النَّارِ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو لونڈی غلام مسلمان کی گردن آزاد کریگا تو حق تعالی بدلے ہر جوڑ جوڑ غلام کے جوڑ جوڑ آزاد کرنے والیکا دوزخ سے آزاد کریگا ف لونڈی غلام کا آزاد کرنا عمدہ عبادت ہی اور اتنا ثواب ہی کہ آزاد کرنے والا دوزخ سے آزاد ہوتا ہی اس حدیث سے معلوم ہوتا ہی کہ غلام اندھا یا لنگڑا لولا نچاہیے صحیح سالم ہو تا کہ جوڑ جوڑ آزاد کرنے والیکا آزاد ہووے

۳۳ ق ابو ہریرۃ مَنْ اَعْتَقَ شِقْصًا مِّنْ مَّمْلُوْكٍ فَعَلَيْهِ خَلَاصُهُ فِي مَالِهٖ فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهُ مَالٌ قُوِّمَ الْمَمْلُوْكُ قِيْمَةَ عَدْلٍ ثُمَّ اسْتُسْعِيَ غَيْرَ مَشْقُوْقٍ عَلَيْهِ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اپنا حصہ ساجھے کے غلام سے آزاد کرے تو اوسپر ضرور ہی اپنے مال سے اوسکو بالکل خلاص کروا دینا یعنی اور شریکون کے حصے اپنے مال سے ادا کرے اور اگر آزاد کرنے والا مالدار نہو تو اوس غلام کی واجبی قیمت ٹھہرائی جاوے پھر بقدر حصے اور شریکون کے غلام سے نوکری اور مزدوری کروا لیں مگر اوسپر جبر نہ کیا جاوے ف یعنی اگر ایک غلام کے کئی مالک ہون اونمین سے ایک شخص اپنا حصہ آزاد کرے اگر وہ مالدار ہو تو غلام اوسی وقت بالکل آزاد ہو گیا اور شریکون کے حصے اپنے مال سے ادا کرے اور یہی مذہب امام شافعی رح اور امام احمد اور ابی یوسف اور محمد رح کا ہی اور امام اعظم رح کے نزدیک اور شریک مختار ہین چاہین اپنے حصے کے موافق اوس غلام سے محنت کروا لین

اور چاہین آزاد کرنے والے سے قیمت کا دعوی کرین اور چاہین اپنے حصے کو آزاد کر دین اور اگر آزاد کرنے والا محتاج اور مفلس ہو تو شافعی اور احمدؒ کا یہ مذہب ہی کہ اوسکے بقدر حصہ آزاد ہوا باقی حصون کے قدر غلام ہی اور شریکون کو نہین پہونچتا کہ اوس سے محنت کروالین یا آزاد کرنے والے سے قیمت کا دعوی کرین لیکن یہ مذہب ظاہر اس حدیث کے خلاف ہی اور امام اعظمؒ اور ابی یوسفؒ اور محمدؒ کا یہ مذہب ہی کہ اور شریک بقدر اپنے حصون کے غلام سے محنت مزدوری کروا کے اپنی قیمت بھر لیوین چنانچہ یہ حدیث اونکے مذہب کی صاف دلیل ہی اور یہ جو فرمایا کہ غلام پر جبر نکرین یعنی شاقی نکرین اور اوس کی حق سے زیادہ نہ مانگین

۳۴ ق ابن عمرؓ مَنْ اَعْتَقَ عَبْدًا بَيْنَهُ وَبَيْنَ اٰخَرَ قُوِّمَ عَلَيْهِ فِي مَالِهِ قِيْمَةَ عَدْلٍ لَا وَكْسَ وَلَا شَطَطَ ثُمَّ عَتَقَ عَلَيْهِ اِنْ كَانَ مُوْسِرًا بخاری اور مسلم مین روایت ہی عبد اللہ بن عمرؓ سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو ساجھے کے غلام کو آزاد کرے تو اوسکے مال سے دوسرے شریک کے حصے کے موافق منصفی سے قیمت ٹھہرائی جاوے گی نہ گھٹا کر نہ بڑھا کر بشرطیکہ وہ مالدار ہو پھر وہ غلام اسی کی طرف سے آزاد ہوگا یعنی غلام آزاد کے مرنیکے بعد اوسکے مال کا آزاد کرنے والا مالک ہی

۳۵ ق جابرؓ مَنْ اُعْمِرَ رَجُلًا عُمْرٰى لَهُ وَلِعَقِبِهِ فَقَدْ قَطَعَ قَوْلُهُ حَقَّهُ فِيْهَا وَهِيَ لِمَنْ اُعْمِرَ لَهُ وَلِعَقِبِهِ بخاری اور مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے کسیکو گھر دے ڈالا عمر بھر کو تو وہ شخص اور اوسکے وارث اوس گھر کے مالک ہوگئے سو دینے والے کی اس بات نے اوسکے حق کو کاٹ دیا اور وہ گھر اوسیکا ہوگیا جسکو دیا اور اوسکے وارثونکا ف یعنی جسنے عمر بھر کو کسیکو گھر دیا تو وہ گھر اوسکا ہوگیا اوسکے مرنیکے بعد اوسکے وارث پاوینگے دینے والا نہین پاسکتا

۳۶ ح ابو عبسؓ عبد الرحمن بن جبرؓ مَنِ اغْبَرَّتْ قَدَمَاهُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ حَرَّمَهُ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ بخاری مین روایت ہی عبد الرحمن بن جبرؓ سے کہ حضرت نے فرمایا کہ راہ خدا مین جسکے پیر گرد مین بھرے خدا نے اوسپر دوزخ حرام کی ف راہ خدا مین یعنی جہاد یا حج مین یا سب عبادتون مین لیکن فی سبیل اللہ جہاد مین زیادہ تر مستعمل ہی

۳۷ م ابو ہریرہؓ مَنِ اغْتَسَلَ ثُمَّ اَتَى الْجُمُعَةَ فَصَلّٰى مَا قُدِّرَ لَهُ ثُمَّ اَنْصَتَ حَتّٰى يَفْرُغَ مِنْ خُطْبَتِهِ ثُمَّ يُصَلِّيْ مَعَهُ غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الْاُخْرٰى وَفَضْلُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ مسلم مین روایت ہی ابو ہریرہؓ سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو نہایا پھر نماز جمعے کے واسطے مسجد مین آیا پھر اوسنے سنتین پڑھین جتنی اوسکی قسمت مین تھین پھر چپکا بیٹھا رہا یہانتک کہ

غلام

گھر دینے کا بیان

مجاہد راہ خدا

جمعہ

امام خطبہ پڑھ چکا پھر امام کے ساتھہ نماز فرض پڑھی اوسکی مغفرت ہوئی اوس وقت سے دوسرے جمعے تک اور تین دن اور بھی ف یعنی جسنے یہ سب کام کیے اوسکے دس روز کے گناہ معاف ہوئے اس واسطے کہ ایک نیکی کا دس گنا ثواب ہی

٣٨ جمعے کا غسل سنت ہی اور خطبے کے وقت چپ رہنا فرض ہی ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ مَنِ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ غُسْلَ الْجَنَابَةِ ثُمَّ رَاحَ فَكَاَنَّمَا قَرَّبَ بَدَنَةً وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الثَّانِيَةِ فَكَاَنَّمَا قَرَّبَ بَقَرَةً وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الثَّالِثَةِ فَكَاَنَّمَا قَرَّبَ كَبْشًا اَقْرَنَ وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الرَّابِعَةِ فَكَاَنَّمَا قَرَّبَ دَجَاجَةً وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الْخَامِسَةِ فَكَاَنَّمَا قَرَّبَ بَيْضَةً فَاِذَا خَرَجَ الْاِمَامُ حَضَرَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ يَسْتَمِعُوْنَ الذِّكْرَ بخاری اور مسلم مین روایت ہی ابو ہریرہ رضی سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو نہایا جمعے کے دن جیسے ناپاکی کے واسطے نہاتے ہین یعنی خوب نہایا اور ہر جگہہ پانی پونہچایا پھر دوپہر ڈھلتے اول وقت مسجد مین آیا تو جیسے اوسنے اونٹ قربانی کیا اور جو دوسری گھڑی آیا تو اوسنے جیسے گائے بیل قربانی کیا اور جو تیسری گھڑی آیا تو اوسنے جیسے سینگ والا دنبہ قربانی کیا اور جو چوتھی گھڑی آیا تو اوسنے جیسے مرغی قربانی کی اور جو پانچوین گھڑی آیا تو اوسنے جیسے ایک انڈا خدا کی راہ مین دیا پھر جب امام خطبہ پڑھنے کے واسطے نکلا تو فرشتے خطبے اور نماز کے سننے کو دروازہ چھوڑ مسجد مین آجاتے ہین ف فرشتے جمعے کے دن مسجدون کے دروازون پر لکھتے جاتے ہین کہ کون آگے آیا اور کون پیچھے اور خطبے کے وقت مسجد مین آجاتے ہین مسلمانون کو لازم ہی کہ جمعے کو جلد مسجد مین حاضر ہوا کرین جتنا جلد جاوینگے اوتنا بہت ثواب پاوینگے

٣٩ خ سَلْمَانُ مَنِ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَتَطَهَّرَ بِمَا اسْتَطَاعَ مِنْ طُهْرٍ ثُمَّ ادَّهَنَ اَوْ مَسَّ مِنْ طِيْبٍ ثُمَّ رَاحَ فَلَمْ يُفَرِّقْ بَيْنَ اثْنَيْنِ فَصَلّٰى مَا كُتِبَ لَهٗ ثُمَّ اِذَا خَرَجَ الْاِمَامُ اَنْصَتَ غُفِرَ لَهٗ مَا بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الْاُخْرٰى بخاری مین سلمان سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو نہایا جمعے کے دن اور پاک صاف ہوا جتنی صفائی اوس سے ہوسکی یعنی حجامت بنوائی اور سفید کپڑے پہنے پھر تیل لگایا یا خوشبو پھر دوپہر ڈھلے مسجد مین گیا سو دو بیٹھے ہوؤنکو اوسنے نہ چھیڑا پھر نماز پڑھی جتنی اوسکی قسمت مین تھی یعنی تحیۃ المسجد اور سنتین پھر جب امام منبر پر آیا تو وہ چپکا خطبہ سنتا رہا تو اوس شخص کی مغفرت ہوگئی اوس وقت سے پچھلے جمعے تک ف بعضے لوگون کی عادت ہی کہ جمعے کے دن دیر کر آتے ہین اور صفین چیرتے لوگون کو تکلیف دیتے اول صف مین جا بیٹھتے ہین اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صف چیرنا درست نہین یا پہلے اول صف مین بیٹھ رہے یا پھر جہان جگہہ پاوے وہین بیٹھ جاوے

٤٠ م وَائِلُ بْنُ حُجْرٍ مَنِ اقْتَطَعَ اَرْضًا ظَالِمًا لَقِيَ اللّٰهَ وَهُوَ عَلَيْهِ

غَضْبَانُ مسلم مین روایت ہی وائل بن حجر رضی سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو چھین لیگا کسیکی زمین ظالم بنکر ملیگا اللہ سے قیامت مین اور خدا اوسپر نہایت غضبناک ہوگا م

۴۱ أَبُو أُمَامَةَ إِيَاسُ بْنُ ثَعْلَبَةَ الْحَارِثِيُّ مَنِ اقْتَطَعَ حَقَّ امْرِءٍ مُسْلِمٍ بِيَمِينِهِ فَقَدْ أَوْجَبَ اللّٰهُ لَهُ النَّارَ وَحَرَّمَ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ وَإِنْ كَانَ شَيْئًا يَسِيرًا يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ وَإِنْ كَانَ قَضِيبًا مِنْ أَرَاكٍ مسلم مین روایت ہی ایاس بن ثعلبہ رضی سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو چھین لیگا حق کسی مسلمان کا جھوٹھی قسم کھاکر سو اللہ نے بیشک اوسکے لیے دوزخ ٹھہرا رکھی اور بہشت اوسپر حرام کی تو ایک آدمی نے کہا یا رسول اللہ بھلا وہ تھوڑی چیز ہو تو بھی حضرت نے فرمایا کہ ہان اگرچہ پیلو کی ٹہنی ہو ق

۴۲ سُفْيَانُ بْنُ أَبِي زُهَيْرٍ مَنِ اقْتَنَى كَلْبًا لَا يُغْنِي عَنْهُ زَرْعًا وَلَا ضَرْعًا نَقَصَ مِنْ عَمَلِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطٌ بخاری اور مسلم مین روایت ہی سفیان بن ابی زہیر رضی سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو کُتا رکھے اور اوسکا کھیت بچاوے نہ بھیڑ بکری کو کھاوے تو گھٹتے جاوینگے ہر روز اوسکے نیک کام پانچ پانچ جو کے برابر ف یعنی کُتا پالنا تین کام کے لیے درست ہی ایک تو کھیت رکھانے کو دوسرے بھیڑ بکری بچانے کو تیسرے شکار کے واسطے چنانچہ یہ مطلب اور حدیث مین آیا ہی ان تین کامون کے سوا کُتا پالنا نہین درست کہ نیک عمل گھٹتے جاتے ہین ھ

۴۳ جَابِرٌ مَنْ أَكَلَ الْبَصَلَ وَالثُّومَ وَالْكُرَّاثَ فَلَا يَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَتَأَذَّى مِمَّا يَتَأَذَّى مِنْهُ بَنُو آدَمَ م مسلم مین جابر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو پیاز اور لہسن اور گندنا کھاوے سو ہماری مسجد کے نزدیک ہرگز نہ آوے اس واسطے کہ فرشتون کو اوس چیز سے یعنی بو سے تکلیف ہوتی ہی جس سے آدمیون کو تکلیف ہوتی ہی ق

۴۴ جَابِرٌ مَنْ أَكَلَ ثُومًا أَوْ بَصَلًا فَلْيَعْتَزِلْنَا أَوْ لِيَعْتَزِلْ مَسْجِدَنَا وَلْيَقْعُدْ فِي بَيْتِهِ بخاری اور مسلم مین روایت ہی جابر رضی سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو لہسن یا پیاز کھاوے وہ ہمسے الگ رہے یا ہماری مسجد سے الگ رہے اور اپنے گھر مین بیٹھ رہے ف پیاز لہسن کا کچا کھانا مکروہ ہی اور اسکو کھاکر مسجد مین جانا اور بھی بُرا امام نووی نے شرح صحیح مسلم مین لکھا ہی کہ مولی بھی پیاز لہسن کے برابر ہی کہ اوسکی ڈکار مین بھی بدبو آتی ہی اگر پیاز لہسن کو پکاوے یا سرکے مین ڈالکے بو دور کرے تو کھانا درست ہی م

۴۵ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ مَنْ أَكَلَ سَبْعَ تَمَرَاتٍ مِمَّا بَيْنَ لَابَتَيْهَا حِينَ يُصْبِحُ لَمْ يَضُرَّهُ سُمٌّ حَتَّى يُمْسِيَ مسلم مین روایت ہی سعد بن ابی وقاص رضی سے کہ جو سات کھجور صبح کو کھاوے اون درختونکی جو دونون طرف مدینے کے پتھریلی زمین مین ہین تو شام تک اوسکو کوئی زہر ضرر نکرے ف یہ حضرت کی دعا کی برکت ہی ق

۴۶ أَنَسٌ وَأَبُو هُرَيْرَةَ مَنْ أَكَلَ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ فَلَا يَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا بخاری اور مسلم مین روایت ہی انس اور ابو ہریرہ رضی سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اس درخت یعنی لہسن سے کھاوے وہ ہماری مسجد مین نہ آوے

۴۷ ق ابو هريرة مَنْ اَمْسَكَ كَلْبًا فَاِنَّهٗ يَنْقُصُ كُلَّ يَوْمٍ مِنْ عَمَلِهٖ قِيْرَاطٌ اِلَّا كَلْبَ حَرْثٍ اَوْ مَاشِيَةٍ بخاری اور مسلم مین
روایت ہی ابو ہریرہ رضہ سے جو رکھیگا کتے کو اوسکے نیک کام پانچ پانچ جو کے برابر گھٹتے جاوینگے لیکن کھیت اور گابکری کے رکھانیکے لیے
کتا رکھنا درست ہی چنانچہ اسکا بیان اگلی حدیث مین ہوچکا

۴۸ م ابو هريرة مَنْ اَنْظَرَ مُعْسِرًا اَوْ وَضَعَ لَهٗ اَظَلَّهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ
ظِلِّ عَرْشِهٖ يَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّهٗ مسلم مین روایت ہی ابو ہریرہ رضہ سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو محتاج قرضدار کو فرصت دے
تنگ نہ پکڑے یعنی کہے جب میسر ہو تو دینا یا قرض مین سے کچھ چھوڑدے تو اوسکو خدا اپنے عرش کے سایے کے نیچے رکھیگا جس دن
کہین سایہ نرہیگا سوا اوسکے سایے کے یعنی قیامت کے دن

۴۹ ق ابو هريرة مَنْ اَنْفَقَ زَوْجَيْنِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ
دَعَاهُ خَزَنَةُ الْجَنَّةِ كُلُّ خَزَنَةِ بَابٍ تَقُوْلُ اَيْ فُلُ هَلُمَّ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
ذَاكَ الَّذِيْ لَا تَوٰى عَلَيْهِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ لَاَرْجُوْ اَنْ تَكُوْنَ مِنْهُمْ بخاری
اور مسلم مین روایت ہی ابو ہریرہ رضہ سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو شخص جوڑا دیگا خدا کی راہ مین بلا وینگے اوسکو بہشت کے چوکیدار جو
بہشت کے دروازون کے کہینگے او میان فلانے ادہر آیئے تو ابو بکر صدیق نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ اس شخص کو تو کسی طرح ٹوٹا نہین
فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ البتہ مجکو امید ہی کہ تو اونھین لوگون مین ہی جنکو سب بہشت کے فرشتے خوشی سے بلاوینگے
ف جوڑا خرچ کرے یعنی دو اشرفی دے یا دو روپے یا دو پیسے یا دو گھوڑے یا دو کپڑے یا دو روٹیان اسی طرح ہر چیز کا جوڑا اس
حدیث سے بڑی فضیلت ابی بکر صدیق کی اور بہشتی ہونا اونکا ثابت ہوا

۵۰ خ ابن عباس مَنْ بَدَّلَ دِيْنَهٗ فَاقْتُلُوْهُ بخاری
مین روایت ہی عبد اللہ بن عباس رضہ سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو مسلمان اپنا دین بدل ڈالے یعنی مرتد ہوجاوے تو اوسکو مار ڈالو ف
امام شافعی رحہ کے نزدیک مرتد مرد ہو یا عورت بموجب اس حدیث کے واجب القتل ہی اور امام اعظم رحہ کے نزدیک مرتد عورت کو قتل کرنا
نہین درست اس واسطے کہ اور حدیث مین عورت کا قتل منع ہی

۵۱ ق عثمان مَنْ بَنٰى لِلّٰهِ مَسْجِدًا يَبْتَغِيْ بِهٖ وَجْهَ اللّٰهِ
بَنَى اللّٰهُ لَهٗ مِثْلَهٗ فِي الْجَنَّةِ بخاری اور مسلم مین روایت ہی عثمان رضہ سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اللہ کے واسطے مسجد بناوے اور
اوس سے صرف اللہ کی رضامندی چاہے نام غرض نہو تو اللہ اوسکے لیے ویسا گھر بہشت مین بناویگا

۵۲ م ابو هريرة مَنْ تَابَ
قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ مسلم مین روایت ہی ابو ہریرہ رضہ سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو توبہ کرے پچھم
سے سورج نکلنے کے پہلے تو خدا اوسکی توبہ قبول کرتا ہی ف قیامت سے پہلے سورج مغرب کی طرف سے نکلیگا تو قیامت کا ظہور

سب پر کھل جائیگا پھر توبہ کا دروازہ بند ہوگا ھ ابن عباس من تحلم بحلم لم یرہ کلف ان یعقد بین شعیرتین ولن یفعل

۵۳ خواب جھوٹ کہنا

سلم مین روایت ہے عبداللہ بن عباس رضہ سے کہ حضرت نے فرمایا جو بے دیکھے اپنی طرف سے بناکر خواب بیان کرے اوسپر حکم ہوگا کہ دو جو کو گرہ دیکر
جوڑے اور یہ کبھی نہوسکیگا ف یعنی دو جو مین گرہ پڑ سکے گی نہ اوس سے عذاب موقوف ہوگا ق ابو ہریرۃ من تردی من جبل

۵۴ حرام موت

فقتل نفسه فهو في نار جهنم يتردى فيها خالدا مخلدا فيها ابدا ومن تحسى سما فقتل
نفسه فسمه في يده يتحساه في نار جهنم خالدا مخلدا فيها ابدا ومن قتل نفسه بحديدة
فحديدته في يده يتوجا بها في بطنه في نار جهنم خالدا مخلدا فيها ابدا بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ
رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے اپکو پہاڑ سے گراکر مار ڈالا تو وہ دوزخ کی آگ مین اونچے مکانون سے ہمیشہ گراکریگا پڑا رہیگا
اوسمین سدا اور جو زہر پیکر اپنی جان ماریگا تو اوسکے ہاتھ مین زہر رہیگا دوزخ کی آگ مین ہمیشہ اوسکو پیا کریگا مدام اور جو اپنی جان کو لوہے کے
ہتھیار سے ماریگا تو وہ ہتھیار اوسکے ہاتھ مین ہوگا دوزخ کی آگ مین سدا اپنے پیٹ مین اوسکو بھونکا کریگا ہمیشہ ف یعنی جس چیز
سے اپنی جان ماریگا دوزخ مین اوسپر اوسی چیز کا عذاب ہوا کریگا اگر جان مارنیکو وہ شخص حلال جانتا تھا تو سچ مچ ہمیشہ دوزخ مین رہیگا اور اگر
حلال نہین جانتا تھا تو وہ ہمیشہ دوزخ مین نرہیگا یعنی مدت کو بھی سدا بولتے ہین ق بريدة بن الحصيب من ترك صلوة العصر

۵۵ تاکید نماز عصر

فقد حبط عمله بخاری اور مسلم مین بریدہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے عصر کی نماز چھوڑی اوسکا کیا اکارت ہوا ف
قرآن اور حدیث مین نماز عصر کی نہایت تاکید ہے اس واسطے کہ یہ وقت غفلت کا ہے لوگ اس وقت بازار مین مشغول ہوتے ہین سیر کو
نکلتے ہین نماز اکثر قضا ہو جاتی ہے تو مسلمان کو لازم ہے کہ نماز عصر کا زیادہ تر خیال رکھے ایسا نہو کہ عمل اکارت ہو اس واسطے کہ ہر روز
فرشتے عصر کے وقت نامہ اعمال آسمان پر لیجاتے ہین ق سعد بن ابي وقاص من تصبح بسبع تمرات عجوة لم يضره

۵۶ مدینہ کی کھجور

ذلك اليوم سم ولا سحر بخاری اور مسلم مین سعد بن ابی وقاص رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو صبح کو سات کھجور عجوہ کھائے
تو اوس دن اوسکو کوئی زہر اور جادو ضرر نکریگا ف عجوہ ایک عمدہ قسم کھجور کی ہے مدینے مین خ ابو ہريرة من تصدق بعدل

۵۷ صدقہ با حلال

تمرة من كسب طيب ولا يقبل الله الا الطيب فان الله يتقبلها بيمينه ثم يربيها لصاحبها كما يربي
احدكم فلوه حتى تكون مثل الجبل بخاری مین روایت ہے ابو ہریرہ رضہ سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو صدقہ دیگا کھجور کے برابر حلال
روزی سے اور اللہ قبول ہی نہین کرتا سوا سے حلال کے سو اوسکو خدا قبول فرماتا ہے رحمت کے دہنے ہاتھ سے پھر اوسکو پالا کرتا ہے دینے والے

واسطے جیسے تم اپنے بچھیڑے کو پالتے ہو یہان تک کہ وس تھوڑی چیز کو بڑھاتا ہے کہ وہ پہاڑ کے برابر ہو جاتی ہی ف یعنی اگر حلال مال تھوڑا
بھی راہ خدا مین دے تو اوسکا ثواب بیحساب ہے اس حدیث سے کئی فائدے معلوم ہوئے اول یہ کہ حرام مال سے اگر لاکھون روپے خرچ کرے خدا
اوسکو ہرگز قبول نہین کرتا دوسرے یہ کہ حلال مال سے ایک کوڑی دینا لاکھ روپے کے برابر ہے بلکہ اوس سے بھی زیادہ تیسرے یہ کہ مسلمان بیدخرچ جنے
مین حلال مال کا دھیان رکھے تھوڑے بہت کا خیال نکرے

۵۸ م اَبُوْهُرَيْرَةَ مَنْ تَطَهَّرَ فِيْ بَيْتِهٖ ثُمَّ مَضٰى فِيْ بَيْتٍ مِّنْ بُيُوْتِ اللّٰهِ لِيَقْضِيَ فَرِيْضَةً مِّنْ فَرَائِضِ اللّٰهِ كَانَتْ خَطْوَاتَاهُ اِحْدٰهُمَا تَحُطُّ خَطِيْئَةً وَّالْاُخْرٰى تَرْفَعُ دَرَجَةً مسلم مین روایت
ہی ابوہریرہ سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو غسل یا وضو کرکے اپنے گھر مین پاک ہوا پھر کسی مسجد مین گیا نماز فرض پڑھنے کو تو دو دو ڈگ کا یہ حال ہوگا
کہ ایک ڈگ سے گناہ مٹے گا دوسرے ڈگ سے درجہ بلند ہوگا

۵۹ خ عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ مَنْ تَعَارَّ مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ
لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا
بِاللّٰهِ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَدَعَا اُسْتُجِيْبَ لَهٗ فَاِنْ تَوَضَّأَ وَصَلّٰى قُبِلَتْ صَلٰوتُهٗ بخاری مین روایت ہی عبادہ بن
صامت سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو رات کو سوتے سے جاگا اور اوسنے لا الہ الا اللہ سے اللھم اغفرلی تک پڑھا اور کوئی دعا کی تو قبول ہوگی اور
اگر وضو کرکے نماز تہجد بھی پڑھی تو نماز بھی اوس وقت کی نہایت قبول ہوگی لا الہ الا اللہ سے آخر تک کے یہ معنی ہین کہ سوا اللہ کے کوئی لائق بندگی
نہین وہ اکیلا ہی جسکا کوئی شریک نہین اوسی کا سب ملک ہی اور اوسی کو سب تعریفین ہین اور وہ سب چیز کر سکتا ہی سب خوبیان اللہ کو ہین
سب عیبون سے اور سب سے بڑا ہے اور بدون اوسکی مدد نہ گناہ سے بچاؤ ہی نہ بندگی پر طاقت اسکے بعد یون کہے ای میرے اللہ مجکو بخش دے

۶۰ م اَبُوْهُرَيْرَةَ
مَنْ تَوَضَّأَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ اَتَى الْجُمُعَةَ فَاسْتَمَعَ وَاَنْصَتَ غُفِرَ لَهٗ مَا بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ وَزِيَادَةُ
ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ وَّمَنْ مَسَّ الْحَصٰى فَقَدْ لَغَا مسلم مین روایت ہی ابوہریرہ سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے اچھی طرح سے وضو کیا یعنی
وضو کے فرض سنت مستحب سب بجالایا پھر مسجد مین آیا پھر خطبہ سنا کیا اور چپکا بیٹھا رہا تو اوسکے گناہ بخشے گئے اوس وقت سے پچھلے جمعے تک
اور تین روز اور بھی زیادہ اور جو خطبے کے وقت کنکریان ہلاکیا تو اوسنے بیہودہ کام کیا

۶۱ م اَبُوْهُرَيْرَةَ مَنْ تَوَضَّأَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ
خَرَجَتْ خَطَايَاهُ مِنْ جَسَدِهٖ حَتّٰى تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ اَظْفَارِهٖ مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے بہت
اچھی طرح وضو کیا تو اوسکے تمام بدن کے گناہ نکل جاتے ہین یہان تک کہ ناخونون کے نیچے سے نکل جاتے ہین

۶۲ خ اَبُوْهُرَيْرَةَ مَنْ تَوَضَّأَ فَلْيَسْتَنْثِرْ
وَمَنِ اسْتَجْمَرَ فَلْيُوْتِرْ بخاری مین روایت ہی ابوہریرہ سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو وضو کرے تو چاہیے کہ پانی ڈال کر ناک کو صاف کرے اور جو

ڈھیلے لے تو چاہیے کہ طاق لے یعنی تین لے یا پانچ یا سات ق عُثْمَانُ مَنْ تَوَضَّأَ نَحْوَ وُضُوْئِيْ هٰذَا ثُمَّ قَامَ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ لَا يُحَدِّثُ فِيْهِمَا نَفْسَهُ غُفِرَ لَهُ ٦٣

مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ قَالَ حِيْنَ تَوَضَّأَ ثَلٰثًا بخاری اور مسلم میں روایت ہی حضرت عثمانؓ سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو میری طرح وضو کرے جیسے میں نے وضو کیا ہی پھر کھڑے ہوکر دو رکعت حضور دل سے نماز پڑھے دل میں اپنی تمامی خیال نکرے تو اوسکے اگلے گناہ معاف ہو جاوینگے یہ حدیث اوس وقت حضرت نے فرمائی جب تین تین بار وضو کیا ف حضرت نے ایک دن ایک ایک بار وضو کیا اور فرمایا کہ اسکے بدون حقتعالی نماز نہیں قبول کرتا پھر دو دو بار وضو کیا اور فرمایا کہ اس وضو سے دونا ثواب ملتا ہے پھر تین تین بار وضو کیا اور فرمایا کہ یہ میرے وضو کا طریقہ ہی اور اگلے پیغمبروں کا

خ سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ مَنْ تَوَكَّلَ لِيْ مَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ وَمَا بَيْنَ لَحْيَيْهِ تَوَكَّلْتُ لَهُ بِالْجَنَّةِ ٦٤ بخاری میں روایت ہی سہل بن سعدؓ سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو مجھسے ضامن ہو اوسکا جو اوسکے دونوں پیروں میں ہی یعنی حرام کاری نکرے اور جو ضامن ہو اوسکا جو دونوں جبڑوں میں ہی یعنی زبان سے جھوٹھ نہ بولے غیبت نکرے حرام مال نکھاوے تو میں اوسکے واسطے بہشت کا ضامن ہوتا ہوں ف اکثر گناہ انھیں دونوں مقام سے ہوتے ہیں جنسے انکو روکا بہشت کو پایا

ق ابْنُ عُمَرَ مَنْ جَاءَ مِنْكُمُ الْجُمُعَةَ فَلْيَغْتَسِلْ ٦٥ بخاری اور مسلم میں روایت ہی عبداللہ بن عمرؓ سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو جمعہ پاوے وہ نہاوے

خ عُثْمَانُ مَنْ جَهَّزَ جَيْشَ الْعُسْرَةِ فَلَهُ الْجَنَّةُ ٦٦ بخاری میں روایت ہی حضرت عثمانؓ سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو تنگی کے لشکر کا سامان درست کردیگا تو اوسکے لیے بہشت ہی ف تبوک ایک مقام تھا شام کے ملک میں مدینے سے سولہ ۱۶ دن کی راہ حضرت نے وہاں کی لڑائی کا ارادہ کیا ستر ہزار لشکر جمع ہوا سامان کچھ نتھا تنگی اور تکلیف بہت تھی تب حضرت نے اس لشکر کے سامان کرنے والے کو بہشت کا وعدہ کیا تو حضرت عثمانؓ نے آدھے لشکر کا سامان کردیا چار سو اونٹ اور دو ہزار اشرفیاں راہ خدا میں حاضر کیں حضرت بہت راضی ہوئے اشرفیونکو اپنے دامن میں اوچھالتے تھے اور فرماتے تھے کہ عثمان کو اب کوئی کام ضرر نکر سکیگا

ق زَيْدُ بْنُ خَالِدٍ الْجُهَنِيُّ مَنْ جَهَّزَ غَازِيًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَقَدْ غَزَا وَمَنْ خَلَفَ غَازِيًا فِيْ اَهْلِهِ بِخَيْرٍ فَقَدْ غَزَا ٦٧ بخاری اور مسلم میں زید بن خالدؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا جو راہ خدا میں لڑنے والیکا سامان درست کردے تو بیشک وہ بھی غازی ہوا اور جو غازی کے پیچھے اوسکے گھر کی اچھی طرح خبر لیا گیا تو وہ بھی مقرر غازی ہوا یعنی غازی کے برابر ثواب پاویگا

خ اَبُوْ هُرَيْرَةَ مَنْ حَجَّ لِلّٰهِ فَلَمْ يَرْفُثْ وَلَمْ يَفْسُقْ رَجَعَ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ اُمُّهُ ٦٨ بخاری میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے اللہ کے واسطے حج کیا پھر نہ عورت سے صحبت کی صحبت کی بات کی اور نہ گناہ کیا نہ راہ میں کسی سے جھگڑا تو گناہوں سے پاک ہوکر اپنے گھر ایسا پھر آتا ہی کہ جس دن ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا تھا ف حاجی کو لازم ہی کہ حج کی راہ میں گناہوں سے بچے ساتھیوں کے ساتھ نہ لڑے تب گناہوں سے پاک ہو

م سَمُرَةُ بْنُ جُنْدَبٍ ٦٩

وَالْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ مَنْ حَدَّثَ عَنِّي بِحَدِيثٍ وَهُوَ يُرَى أَنَّهُ كَذِبٌ فَهُوَ اَحَدُ الْكَاذِبِيْنِ مسلم مین روایت ہی سمرہ بن جندب اور مغیرہ بن شعبہ رضہ سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو میری طرف سے حدیث کی روایت کرے اور وہ جانتا ہو کہ وہ جھوٹھی حدیث ہی تو وہ دو جھوٹھون مین سے ایک جھوٹا ہی **ف** دو جھوٹھے یعنی مسیلمہ کذاب اور مختار یا اسود عنسی جنھون نے پیغمبری کا جھوٹا دعوی کیا تھا یا یہ مطلب کہ ایک جھوٹا وہ جس نا پاک نے حضرت پر جھوٹھہ باندھا دوسرا جھوٹا یہ کہ اوس جھوٹھی حدیث کو روایت کرتا ہی جان بوجھہ کے اکثر لوگ جو علم حدیث سے نا واقف ہین واہی تباہی حدیثین نقل کیا کرتے ہین جنکی کچھہ اصل نہین مسلمان کو لازم ہی کہ حدیث مین بہت احتیاط کیا کرے ہر ایک کتاب کی حدیث سے کو سچا نجانے جو حدیث کی معتبر کتابون مین ہو اوسکو مانے جیسے کہ یہ کتاب مشارق الانوار ہی کہ سب علمای اہل سنت اسکو بہت صحیح جانتے ہین **م** عُثْمَانُ مَنْ حَفَرَ بِئْرَ رُومَةَ فَلَهُ الْجَنَّةُ مسلم مین روایت ہی حضرت عثمان رضہ سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو رومہ کا کوان کھود اکر درست کر دے اوسکے لیے بہشت ہی **ف** رومہ ایک کوان تھا مدینے مین حضرت جب مدینے مین آئے تو وہان میٹھا پانی سوای اوس کوین کے نہ تھا اور وہ کوان بگڑ گیا تھا تو حضرت نے اوسکے درست کرا دینے والے کو بہشت کا وعدہ کیا حضرت عثمان نے اوسکو بنوا دیا **م** اَبُو الدَّرْدَاءِ مَنْ حَفِظَ عَشْرَ اٰيَاتٍ مِنْ اَوَّلِ سُوْرَةِ الْكَهْفِ عُصِمَ مِنَ الدَّجَّالِ مسلم مین ابو درداء رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو یاد کرے دس آیتین سورۂ کہف کے سرے کی سو وہ دجال کے فتنے سے بچا **ق** ثَابِتُ بْنُ الضَّحَّاكِ مَنْ حَلَفَ بِمِلَّةٍ غَيْرِ الْاِسْلَامِ كَاذِبًا فَهُوَ كَمَا قَالَ بخاری اور مسلم مین روایت ہی ثابت بن ضحاک سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اسلام کے سوے کسی اور دین کی جھوٹھی قسم کھاوے تو وہ ویسا ہی ہو گیا جیسا اوسنے کہا **ف** یعنی جو جھوٹھی قسم اس طرح کھاوے کہ اگر ایسا کیا ہو یا کرون تو وہ شخص نصرانی ہی یا یہودی یا ہندو تو جیسے اوسنے قسم کھائی ویسا ہی ہو گیا **ق** اِبْنُ مَسْعُوْدٍ مَنْ حَلَفَ عَلٰى مَالِ امْرِئٍ مُسْلِمٍ بِغَيْرِ حَقِّهٖ لَقِيَ اللّٰهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ ثُمَّ قَرَأَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِصْدَاقَهٗ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَاَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيْلًا اُولٰٓئِكَ لَا خَلَاقَ لَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ وَلَا يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ بخاری اور مسلم مین روایت ہی عبد اللہ بن مسعود رضہ سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو مسلمان کا مال ناحق قسم کھا کر لیلیویگا خدا سے ملیگا اور وہ اوسپر نہایت غضبناک ہوگا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی اس بات کا ٹھکانا قرآن شریف سے پڑھ کر بتلایا یعنی جو لوگ اللہ کو درمیان دیکر اور جھوٹھی قسمین کھا کر تھوڑا سا مال دنیا لیتے ہین اون لوگونکو آخرت مین کچھہ حصہ نہین اور خدا اون سے بات نکریگا اور رحمت سے اونکی طرف نہ دیکھیگا اور

۶۹ ح — در دو نسخہ قدیمہ — ۷۱ — ۷۲ — الخ الآیۃ در سہ نسخہ قدیمہ

۴۴ قیامت کے اور اوسکو گناہون سے پاک نکریگا اور اوسکو دُکھ کی مار ہے **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنٍ فَرَاٰى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا فَلْيُكَفِّرْ عَنْ يَمِيْنِهٖ ثُمَّ لْيَفْعَلِ الَّذِيْ هُوَ خَيْرٌ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا جو قسم کھاتا ہے کسی بات پر پھر اوسکو اوس بات کے سوا اور کوئی بات بہتر معلوم ہوئی تو چاہیے کہ اپنی قسم کا کفارہ دے پھر کرے اوسکو جو بہتر ہی

ف حضرت کی بی بی ام سلمہ نے قسم کھائی کہ مین اپنے غلام کو آزاد نکرونگی پھر اس قسم کھانے سے پچتائین حضرت سے کہا کہ یا رسول اللہ کچھہ اس قسم کی بھی تدبیر ہو سکتی ہی تب حضرت نے فرمایا کہ جو قسم کھا کر پچتاوے وہ پہلے کفارہ دے پھر اوس بات کو کرے اور یہی مذہب ہے امام شافعی کا اور امام اعظم کے نزدیک کفارہ دینا قسم توڑنے کے بعد چاہیے

۴۵ **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ مَنْ حَلَفَ فَقَالَ فِيْ حَلْفِهٖ بِاللَّاتِ وَالْعُزّٰى فَلْيَقُلْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو بھول کر لات اور عزی کی قسم کھاوے تو چاہیے کہ اوسکے بعد لا الٰہ الا اللہ کہہ لے **ف** لات اور عزی عرب مین دو بت تھے کہ کافر اونکی قسمین کھاتے تھے جب لوگ مسلمان ہوئے تو بموجب عادت کے بعضے لوگ بھول کر بتون کی قسم کھا جاتے تو حضرت نے اوسکا علاج یہ بتلایا کہ کلمہ پڑھ لیا کرین تو کفر کا شبہہ دور ہو جاے

۴۶ **ق** اِبْنُ عُمَرَ وَاَبُوْ هُرَيْرَةَ مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السِّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمرؓ اور ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا جو ہمارے اوپر ہتھیار اوٹھاوے وہ ہم مین نہین **ف** یعنی جو مسلمانون سے لڑے وہ کامل مسلمان نہین

۴۷ **م** جَابِرٌ مَنْ خَافَ اَنْ لَّا يَقُوْمَ مِنْ اٰخِرِ اللَّيْلِ فَلْيُوْتِرْ اَوَّلَهٗ وَمَنْ طَمِعَ اَنْ يَّقُوْمَ اٰخِرَهٗ فَلْيُوْتِرْ اٰخِرَ اللَّيْلِ فَاِنَّ صَلٰوةَ اٰخِرِ اللَّيْلِ مَشْهُوْدَةٌ وَذٰلِكَ اَفْضَلُ مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو ڈرے کہ مین پچھلی رات کو نہ اوٹھہ سکونگا تو اوسکو چاہیے کہ اول رات عشا کے ساتھہ وتر پڑھ لے اور جسکو پچھلی رات اوٹھنے کا گمان ہو تو وتر کو پچھلی رات پڑھے اس واسطے کہ پچھلی رات کی نماز مین فرشتے حاضر ہوتے ہین اور پچھلی رات کی نماز بہت بہتر ہی

۴۸ **م** اَبُوْ هُرَيْرَةَ مَنْ خَرَجَ مِنَ الطَّاعَةِ وَفَارَقَ الْجَمَاعَةَ ثُمَّ مَاتَ مَاتَ مِيْتَةً جَاهِلِيَّةً وَمَنْ قَاتَلَ تَحْتَ رَايَةٍ عِمِّيَّةٍ يَغْضَبُ لِعَصَبَةٍ اَوْ يَدْعُوْ اِلٰى عَصَبَةٍ اَوْ يَنْصُرُ عَصَبَةً فَقُتِلَ فَقِتْلَتُهٗ جَاهِلِيَّةٌ وَمَنْ خَرَجَ عَلٰى اُمَّتِيْ يَضْرِبُ بَرَّهَا وَفَاجِرَهَا وَلَا يَتَحَاشٰى مِنْ مُّؤْمِنِهَا وَلَا يَفِيْ لِذِيْ عَهْدِهَا فَلَيْسَ مِنِّيْ وَلَسْتُ مِنْهُ مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو امام کی تابعداری سے نکل گیا اور جسنے مسلمانون کی جماعت کو چھوڑا پھر وہ مرگیا تو کفر کی موت موا اور جو لڑا اندھا دھند جھنڈے کے تلے غصے ہوا تو برادری کے واسطے نہ خدا کے لیے لوگون کو پکار بلایا تو برادری کے واسطے مدد کی تو برادری کی راہ سے نہ خدا کے واسطے پھر وہ اس حالت مین مارا گیا تو اوسکا قتل بطور کفر ہوا اور جو میری امت کے ستانے پر کمر باندھ کر نکلا مارنے لگا نیک اور بد کو نہ ایماندار کو چھوڑا نہ قول والون سے یعنی مطیع الاسلام لوگون سے قول پورا کیا نہ تو وہ میری راہ مین اور نہ مین اوسکا

کفارہ قسم

قسم بت

خبث از سلاح

نماز وتر

امام و جماعت

غضب بنے برادری

دعا

۷۹ ابو سفیان

ق ابو ہریرۃ من دخل دار ابی سفیان فھو امن ومن القی السلاح فھو امن ومن اغلق بابہ فھو امن قالہ یوم فتح مکۃ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا جس دن مکہ فتح ہوا کہ جو ابو سفیان کے گھر مین گھس جاوے وہ پناہ مین ہی اور جسنے ہتھیار پھینک دیے وہ پناہ مین ہی اور جسنے اپنا دروازہ بند کرلیا وہ پناہ مین ہی ف جب حضرت دس ہزار کا لشکر لیکر مکہ فتح کرنیکو چڑھ گئے تو ایک روز فتح ہونے سے پہلے حضرت عباس کے وسیلے سے ابو سفیان آن مین مسلمان ہوئے حضرت عباس نے عرض کیا یا رسول اللہ ابو سفیان اپنی نام آوری کو بہت چاہتا ہی کچھ ایسا کیجیے کہ مکے مین اسکا نام ہو جائے تب حضرت نے مکے مین یہ فرمایا کہ جو ابو سفیان کے گھر مین ہی وہ پناہ مین آیا

۸۰ ثمرہ ترغیب

م ابو ہریرۃ من دعا الی الھدی کان لہ من الاجر مثل اجور من تبعہ لاینقص ذلک من اجورھم شیئا ومن دعا الی ضلالۃ کان علیہ من الاثم مثل آثام من تبعہ لاینقص ذلک من آثامھم شیئا مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو خلق کو نیک کام کی طرف بلاویگا تو اوسکو ثواب ملیگا برابر اونکے ثواب کے جو نیک کام مین اوسکے تابع ہونگے اور بتانے والیکا ثواب کرنے والونکے ثواب کو نہ گھٹاویگا یعنی دونون کو پورا ثواب ملیگا یہ نہوگا کہ کچھ بتانے والے کو ملے کچھ کرنے والونکو اور جو گمراہی کی طرف لوگونکو بلاوے تو اوسپر اوتنا گناہ ہوگا جتنا اوسکے کہنا ماننے والون پر ہوگا گمراہ کرنے والیکا گناہ کرنے والونکے گناہ کو نہین گھٹاویگا یعنی دونونکو برابر پورا گناہ ہوگا

۸۱

م ابو مسعود عقبۃ بن عمرو الانصاری من دل علی خیر فلہ مثل اجر فاعلہ مسلم مین ابو مسعود انصاری رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو نیک بات کسیکو بتلاویگا تو اوسکو کرنے والے کے برابر ثواب ملیگا ف مثلا ایک شخص نے کسیکو نماز سکھائی تو جب تک وہ نماز پڑھے جائیگا جتنا ثواب پڑھنے والے کو ہوگا اوتنا بتانے والے کو ہوگا یا کسی محتاج کو کوئی سفارش کرکے کچھ کہین سے دلاوے تو جتنا ثواب دینے والے کو ہوگا اوتنا سفارش کرنے والے کو اسی طرح سب نیک کام

۸۲ اطاعت

ق ابن عباس من رای من امیرہ شیئا یکرھہ فلیصبر علیہ فانہ من فارق الجماعۃ فمات فمیتتہ جاھلیۃ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عباس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اپنے سردار سے کوئی بری بات دیکھے تو اوسپر صبر کرے سو بیشک یہ بات ہی کہ جو جماعت کو چھوڑیگا اور مریگا تو اوسکی موت بطور کفر ہی ف یعنی جس سردار کے ساتھ امامت کی بیعت کی ہو تو اوسکے ظلم اور بری باتون پر صبر کرنا چاہیے اسلام کی ترقی اسیکے اوپر موقوف ہی آپس مین پھوٹ ڈالنا کافرون کا کام ہی مسلمانون کو ہرگز درست نہین

۸۳ تعبیر خواب

ق ابن عباس من رای منکم رؤیا فلیقصھا اعبرھا لہ کان یقول لاصحابہ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عباس رضی سے روایت ہی کہ حضرت اپنے اصحاب سے فرماتے تھے کہ تم لوگون مین جسنے خواب دیکھا ہو سو بیان کرے مین اوسکی تعبیر کہون

۸۴

م ابو سعید من رای منکم

مُنْكَرًا فَلْيُغَيِّرْهُ بِيَدِهٖ فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهٖ فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهٖ وَذٰلِكَ أَضْعَفُ الْإِيْمَانِ مسلم مین ابو سعید رضی سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ جو تم لوگون مین سے بری بات خلاف شرع کو دیکھی تو چاہیی کہ اوسکو اپنے ہاتھہ سے بگاڑدے اور جو ہاتھہ سے بگاڑنے کی طاقت نرکھتا ہو تو زبان سے
اوسکی برائی لوگون سے روبرو بیان کرے اور جو زبان سے بھی نہ کہہ سکے تو اوسکو دل مین برا جانے اور دل مین برا جاننا بہت بودا ایمان ہی یعنی خلاف شرع کام کو اگر دل مین
بھی برا نجانے تو اوسمین کچھہ بھی ایمان نہین ف ایکبار مروان نے اپنی حکومت مین خطبہ عید کی نماز سے پہلے پڑھا تو ایک شخص نے اوس سے کہا کہ تو بدعت کیا
خطبے کو نماز سے پہلے پڑھا ہی اوسنے کہا کہ اب جو ہوا سو ہوا آگے نکرونگا تو ابو سعید صحابی نے کہا کہ اسنے اوس حدیث پر عمل کیا جو مینے حضرت سے سنی تھی جو
خلاف شرع بات کو دیکھے تو اوسکو منع کردے اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ سب مسلمانون پر بقدر قدرت فرض ہی کہ خلاف شرع باتون سے
لوگون کو منع کرین خواہ ہاتھہ سے خواہ زبان سے خواہ دل سے بعضے علماء نے کہا ہی کہ ہاتھہ سے روکنا حاکمون کا کام ہی اور زبان سے عالمون کا اور دل
سے عوام خلقت کا ش أَبُوْ سَعِيْدٍ وَأَبُوْ قَتَادَةَ الْحَارِثُ بْنُ رِبْعِيٍّ مَنْ رَاٰنِيْ فَقَدْ رَأَى الْحَقَّ بخاری مین ابو سعید اور ابو قتادہ رضی سے روایت ہی
حضرت نے فرمایا کہ جسنے مجکو خواب مین دیکھا اوسنے سچ مچ دیکھا ف یعنی اوسکو وہی خیال نہ سمجھے اسواسطے کہ شیطان میری صورت نہین بن سکتا ق أَبُوْ هُرَيْرَةَ
مَنْ رَاٰنِيْ فِي الْمَنَامِ فَسَيَرَانِيْ فِي الْيَقْظَةِ أَوْ لَكَأَنَّمَا رَاٰنِيْ فِي الْيَقْظَةِ لَا يَتَمَثَّلُ الشَّيْطَانُ بِيْ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے مجکو خواب مین دیکھا تو وہ مجکو جاگتے دیکھیگا یا اوسنے مجکو جیسے جاگتے دیکھا شیطان میری صورت نہین بن سکتا
ف اس حدیث کے راوی کو اسمین شک ہی کہ حضرت نے یہ فرمایا کہ مجکو جاگتے مین دیکھیگا یا یہ فرمایا کہ جیسے اوسنے جاگتے دیکھا جاگتے مین دیکھنے کے
دو معنی ایک یہ کہ قیامت مین دیکھے گا دوسرے یہ کہ یہ بات حضرت کی زندگی تک تھی اب نہین ق أَبُوْ هُرَيْرَةَ مَنْ رَاٰنِيْ فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَاٰنِيْ
فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتَمَثَّلُ بِيْ صح لَا يَتَمَثَّلُ فِيْ صُوْرَتِيْ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے مجکو خواب مین دیکھا
تو بیشک اوسنے دیکھا اس واسطے کہ شیطان مجسا نہین بن سکتا اور صرف بخاری مین یون ہی کہ شیطان میری صورت نہین بن سکتا ف حضرت کو خواب مین
دیکھنا اسطرح اور پیغمبرونکا سچ ہی اسمین کچھہ شبہہ نہین م سَهْلُ بْنُ حُنَيْفٍ مَنْ سَأَلَ اللّٰهَ الشَّهَادَةَ بِصِدْقٍ بَلَّغَهُ اللّٰهُ مَنَازِلَ
الشُّهَدَاءِ وَإِنْ مَاتَ عَلٰى فِرَاشِهٖ مسلم مین روایت ہی سہل بن حنیف رضی سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اللہ سے شہادت مانگے سچے دل سے
تو اللہ تعالی اوسکو شہیدون کے مرتبون پر پہونچا دیگا اگرچہ وہ اپنے بستر پر مرا ہو ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ہر کام مین سچی نیت کو دخل ہی م أَبُوْ هُرَيْرَةَ
مَنْ سَأَلَ النَّاسَ أَمْوَالَهُمْ تَكَثُّرًا فَإِنَّمَا يَسْأَلُ جَمْرًا فَلْيَسْتَقِلَّ مِنْهُ أَوْ لِيَسْتَكْثِرْ مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو
لوگون سے مال مانگے جمع کرنے کے لیے یا زیادہ ہونے کے واسطے تو وہ مال اوسکے حق مین چنگاریاں مین دوزخ کی چاہے چنگاریاں کم کرے چاہے بہت ف

بقدر طاقت منع شرع سے کام کو منع کرے

٨٥ بیخ خواب دیدار رسول

٨٦ ایضاً

٨٧ ایضاً

٨٨ نیت
نیت بسبب دولت

٨٩ بے ضرورت مانگنا

۹۰ نجومی
۹۱
۹۲ برادر
۹۳ قرض
۹۴ ایمان روزہ زکوۃ
۹۵

ملتے ہیں سوال کرنا درست ہے جمع کرنے کے واسطے نہیں ھ صَفِیَّۃُ بِنْتُ اَبِی عُبَیْدٍ مَنْ سَاَلَ عَرَّافًا لَمْ تُقْبَلْ لَہٗ صَلٰوۃُ اَرْبَعِیْنَ لَیْلَۃً مسلم میں
روایت ہے صفیہ ابی عبید کی بیٹی سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو نجومی یا فال دیکھنے والے سے کچھ بات پوچھے تو اوسکی نماز چالیس رات تک قبول نہوگی ف غیب کی بات خدا کے
سوا کوئی نہیں جانتا ہے نجومی یا رمال اٹکل سے یا فال والے سے کچھ پوچھنا اسکو ایمان میں خلل ہے م اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ مَنْ سَبَّحَ اللّٰہَ فِیْ دُبُرِ کُلِّ صَلٰوۃٍ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِیْنَ وَحَمِدَ اللّٰہَ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِیْنَ وَکَبَّرَ اللّٰہَ ثَلٰثًا
وَّثَلٰثِیْنَ فَتِلْکَ تِسْعَۃٌ وَّتِسْعُوْنَ وَقَالَ تَمَامَ الْمِائَۃِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ
غُفِرَتْ لَہٗ خَطَایَاہُ وَاِنْ کَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو ہر نماز کے بعد تینتیس بار سبحان اللہ کہے اور تینتیس بار الحمد للہ کہے
اور تینتیس بار اللہ اکبر کہے تو یہ ننانوے بار ہوئی اور یہ کہکے پورے سو کرے کہ لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیء قدیر تو اوسکے گناہ
بخشے جاوینگے اگرچہ سمندر کے پھینے برابر ہوں ھ اَنَسٌ مَنْ سَرَّہٗ اَنْ یُّبْسَطَ لَہٗ فِیْ رِزْقِہٖ وَیُنْسَاَ فِیْ اَثَرِہٖ فَلْیَصِلْ رَحِمَہٗ مسلم میں انس سے روایت ہے کہ
حضرت نے فرمایا جسکو خوش لگے یہ بات کہ اوسکی روزی کشادہ ہو اور زندگی اوسکی بڑھائی جائے تو اپنے قرابتی لوگوں کی خبرگیری کرے ف طول عمر کا
مطلب یہ ہے کہ وہ نیک نام مدت تک رہے یا اوسکی نیک اولاد ہو کہ اوسکے واسطے دعا مغفرت کرے اوسکی روح کو ثواب پہنچاوے برادر پروری فرض ہے اوسکے
دو طریقے ہیں یعنی اگر محتاج ہیں تو اونکے کھانے کپڑے کی خبر لے اور اگر محتاج نہیں تو اور طرح سلوک کرتا رہے تحفے دیا کرے محبت سے ملے م اَبُوْ قَتَادَۃَ
اَلْحَارِثُ بْنُ رِبْعِیٍّ مَنْ سَرَّہٗ اَنْ یُّنْجِیَہُ اللّٰہُ مِنْ کُرَبِ یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ فَلْیُنَفِّسْ عَنْ مُّعْسِرٍ اَوْ یَضَعْ عَنْہُ مسلم میں ابو قتادہ سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا جسکو بھلا معلوم ہو کہ خدا اوسکو قیامت کی سختیوں سے نجات دے تو چاہیے کہ محتاج قرضدار کو فرصت دے قرض مانگنے میں جلدی
نکرے یا قرض معاف کر دے سب یا تھوڑا ق اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ مَنْ سَرَّہٗ اَنْ یَّنْظُرَ اِلٰی رَجُلٍ مِّنْ اَھْلِ الْجَنَّۃِ فَلْیَنْظُرْ اِلٰی ھٰذَا اَنَّ رَجُلًا
قَالَ دُلَّنِیْ عَلٰی عَمَلٍ اِذَا عَمِلْتُہٗ دَخَلْتُ الْجَنَّۃَ قَالَ تَعْبُدُ اللّٰہَ لَا تُشْرِکُ بِہٖ شَیْئًا وَّتُقِیْمُ الصَّلٰوۃَ الْمَکْتُوْبَۃَ وَتُؤَدِّی الزَّکٰوۃَ
الْمَفْرُوْضَۃَ وَتَصُوْمُ رَمَضَانَ فَقَالَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَآ اَزِیْدُ عَلٰی ھٰذَا شَیْئًا اَبَدًا وَّلَآ اَنْقُصُ مِنْہُ بخاری ومسلم میں ابوہریرہ سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا جو خوشی سے چاہے بہشتی مرد کو دیکھنا تو اسکو دیکھے یہ بات حضرت نے اوس مرد کے حق میں فرمائی جسنے کہا تھا یا رسول اللہ مجکو وہ
کام بتلائیے جسکے کرنے سے میں بہشت میں جاؤں حضرت نے فرمایا کہ تو اللہ کی بندگی کر کسیکو اوسکا شریک مت ٹھہرا اور نماز فرض پڑھا کر اور فرض زکوۃ دیا کر اور رمضان
کے روزے رکھا کر پھر اوس مرد نے کہا اوس پاک ذات کی قسم جسکے قابو میں میری جان ہے کہ اپنی طرف سے فرض جانکر نہ اسپر کچھ بڑھاؤنگا نہ گھٹاؤنگا ف اس حدیث میں حج کا
ذکر نہیں فرمایا تو اس شخص پر حج فرض نہوگا یا یہ سبب ہے کہ حج عمر بھر میں ایک بار فرض ہوتا ہے نماز روزہ اور زکوۃ ہمیشہ فرض ہے ح اَبُوْ ذَرٍّ وَّ اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ مَنْ سَلَکَ
طَرِیْقًا یَّلْتَمِسُ فِیْہِ عِلْمًا سَھَّلَ اللّٰہُ لَہٗ بِہٖ طَرِیْقًا اِلَی الْجَنَّۃِ بخاری میں ابوذر اور ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا جو راہ چلا علم دین سیکھنے کو

خدا اسکی برکت سے اوسے بہشت کی راہ آسان کردیگا ف یہ بشارت ہی طالب علم اور دیندار عالموں کے حق مین علم دین تفسیر حدیث فقہ ہی اور
علم کہ تفسیر اور حدیث مین کام آوے جیسے علم صرف نحو فصاحت بلاغت وہ بھی علم دین مین داخل ہی جو نیت خالص ہو

۹۶ م سَلَمَةُ بْنُ الْاَكْوَعِ مَنْ سَلَّ عَلَيْنَا السَّيْفَ فَلَيْسَ مِنَّا مسلم مین سلمہ بن اکوع سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو باغی ہو کر ہمپر تلوار کھینچے یعنی مسلمانوں پر تو وہ ہمارے طریقے پر نہین

۹۷ م ابو هريرة مَنْ سَمِعَ رَجُلًا يَنْشُدُ ضَالَّةً فِي الْمَسْجِدِ فَلْيَقُلْ لَا رَدَّهَا اللهُ إِلَيْكَ فَإِنَّ الْمَسَاجِدَ لَمْ تُبْنَ لِهٰذَا مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا جو سے کسیکو کہ گم ہوئی چیز مسجد مین تلاش کرتا ہی تو اوسے یون کہے کہ خدا کرے تیری چیز تجکو نہ ملے مسجدین اس واسطے نہین بنین کہ گم گئی چیز کو اوسمین تلاش کیجیے ف یعنی مسجدین عبادت کے واسطے ہین دنیا کے کامون کے لیے نہین

۹۸ م جَرِيرٌ مَنْ سَنَّ فِي الْاِسْلَامِ سُنَّةً حَسَنَةً فَلَهُ اَجْرُهَا وَاَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ بَعْدِهِ مِنْ غَيْرِ اَنْ يَنْقُصَ مِنْ اُجُوْرِهِمْ شَيْءٌ وَمَنْ سَنَّ فِي الْاِسْلَامِ سُنَّةً سَيِّئَةً كَانَ عَلَيْهِ وِزْرُهَا وَوِزْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ بَعْدِهِ مِنْ غَيْرِ اَنْ يَنْقُصَ مِنْ اَوْزَارِهِمْ شَيْءٌ مسلم مین جریر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو راہ نکالے اسلام مین اچھے طریقے کی تو اوسکو اوسکا ثواب ملیگا اور جو اوسکے بعد اوس طریقے کو کیے جاوینگے اونکا ثواب بھی اوسکو ملیگا بدون اس بات کے کہ اونکا ثواب کچھ گھٹے یعنی دونون کو علحدہ علحدہ پورا ثواب ملیگا اور جو اسلام مین راہ نکالیگا برے طریقے کی تو اوسکو اوسکا گناہ ہوگا اور جو اوسکے بعد اوس بری راہ پر چلینگے اونکا بھی گناہ اوسکی گردن پر ہوگا بدون اس بات کے کہ کچھ اونکے گناہوں سے گھٹے یعنی دونون کو علحدہ علحدہ پورا عذاب ہوگا ف حضرت مسجد مین بیٹھے تھے کچھ محتاج لوگ آئے حضرت نے لوگون سے کچھ اونکے دینے کو فرمایا تو پہلے حضرت عمر اوٹھے یا ایک انصاری صحابی اوٹھے اور مٹھی بھر درم اونکے واسطے لائے جب لوگون نے اونکو لاتے دیکھا تو کوئی کپڑا لایا کوئی کھجور کوئی اناج غرض محتاجون کا اچھی طرح کام ہو گیا تب حضرت نے فرمایا کہ جو نیک راہ نکالے اوسکو دوہرا ثواب ہی پانے کرنیکا اور رواج دینے کا خلاصہ مطلب اس حدیث کا یہ کہ جس چیز کی شرع مین خوبی ثابت ہی اوسکو جو کوئی رواج دیگا تو اوسکو نہایت ثواب ہی جیسے خیرات کرنے کی خوبی حضرت کے فرمانے سے معلوم ہوئی اور حضرت عمر سے اوس وقت راہ نکلی اور مطلب یہ نہین کہ جسکی شرع مین کچھ اصل ثابت نہو اوسکو لوگ اپنے دلمین اچھا سمجھکر رواج دین اور اس حدیث کو اپنی نکالی بدعت پر دلیل پکڑین

۹۹ م عَائِشَةُ مَنْ شَاءَ فَلْيَصُمْهُ وَمَنْ شَاءَ فَلْيُفْطِرْهُ يَعْنِي يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ مسلم مین عائشہ صدیقہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ عاشورے کا یعنی محرم کی دسوین تاریخ کو جو چاہے روزہ رکھے اور جو چاہے نہ رکھے ف اول عاشورے کا روزہ فرض تھا جب رمضان کا روزہ فرض ہوا تو عاشورے کا رکھنا مستحب ہی حدیث مین آیا ہی کہ اوسکے روزے سے ایک سال کے گناہ معاف ہوتے ہین

۱۰۰ خ م ابْنُ عُمَرَ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِي الدُّنْيَا ثُمَّ لَمْ يَتُبْ مِنْهَا حُرِمَهَا فِي الْآخِرَةِ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو دنیا مین شراب پیے گا اور بدون توبہ کیے مر جائیگا وہ آخرت مین بہشت کی شراب سے بے نصیب رہیگا

۱۰۱ م ...

روزہ عاشورہ

شراب

مَنْ شَرِبَ النَّبِيْذَ مِنْكُمْ فَلْيَشْرَبْهُ زَبِيْبًا فَرْدًا اَوْ تَمْرًا فَرْدًا اَوْ بُسْرًا فَرْدًا مسلم مین ابو سعیدؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو تم لوگون مین کوئی شیرہ پیے تو چاہیے اکیلی چیز کا پیے خواہ صرف منقی کا خواہ صرف پکی کھجور کا خواہ فقط گدر کھجور کا ف عرب کا دستور تھا کہ کھجور کو چور کرکے بھگو رکھتے اوسکا شیرہ پیتے اسی کا نام نبیذ ہی سو حضرتؐ نے دو دو چیز کے ملانے سے منع کیا اس واسطے کہ دو کے ملنے سے نشہ جلد ہو جاتا ہی بعضے علما کے نزدیک مکروہ ہی اور امام اعظم کے نزدیک حلال اور اگر نشہ کرے تو حرام هـ

١٠٢ اُمِّ سَلَمَةَ مَنْ شَرِبَ فِي اِنَاءٍ مِنْ ذَهَبٍ اَوْ فِضَّةٍ فَاِنَّمَا يُجَرْجِرُ فِيْ بَطْنِهٖ نَارًا مِنْ جَهَنَّمَ مسلم مین حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جسنے سونے چاندی کے برتن مین پیا اوسنے اپنے پیٹ مین غٹ غٹ کرکے دوزخ کی آگ بھر لی ف چاندی سونے کا زیور عورت کو درست ہی مرد کو نہین اگرچہ لڑکا ہو پر چاندی سونے کے برتن مین کھانا پینا عورت مرد دونون پر حرام ہی ق

١٠٣ اَبُوْ هُرَيْرَةَ مَنْ شَهِدَ الْجَنَازَةَ حَتّٰى يُصَلِّيَ عَلَيْهَا فَلَهٗ قِيْرَاطٌ وَمَنْ شَهِدَهَا حَتّٰى تُدْفَنَ فَلَهٗ قِيْرَاطَانِ قِيْلَ وَمَا الْقِيْرَاطَانِ قَالَ مِثْلُ الْجَبَلَيْنِ الْعَظِيْمَيْنِ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو جنازے پر آیا یہان تک کہ نماز اوسپر پڑھی تو اوسکو قیراط بھر ثواب ہی اور جو حاضر رہا یہان تک کہ دفن ہو چکا تو اوسکو دو قیراط بھر ثواب ہی لوگون نے پوچھا یا حضرتؐ دو قیراط کتنے بڑے فرمایا کہ دو بڑے پہاڑ کے برابر هـ

١٠٤ عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ مَنْ شَهِدَ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ النَّارَ مسلم مین عبادہ بن صامتؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو گواہی دے اس بات کی کہ سوا خدا کے کوئی بندگی کے لائق نہین اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیغمبر ہی اللہ کا تو اللہ نے اوسپر دوزخ حرام کی ق

١٠٥ عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ مَنْ شَهِدَ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَاَنَّ عِيْسٰى عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ وَكَلِمَتُهٗ اَلْقَاهَا اِلٰى مَرْيَمَ وَرُوْحٌ مِّنْهُ وَالْجَنَّةَ حَقٌّ وَالنَّارَ حَقٌّ اَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ عَلٰى مَا كَانَ مِنَ الْعَمَلِ بخاری اور مسلم مین عبادہ بن صامتؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو گواہی دے اس بات کی کہ سوا اللہ کے کوئی لائق بندگی کے نہین اکیلا ہی کوئی اوسکا شریک نہین اور گواہی دے کہ محمدؐ اوسکا بندہ ہی اور اوسکا پیغمبر اور گواہی دے کہ عیسی اللہ کا بندہ ہی اور اوسکا پیغمبر اور اللہ کی بات سے بنا ہی جو مریم کی طرف ڈالی تھی یعنی صرف حکم خدا سے بنا اوسکا کوئی باپ نہین اور عیسی اللہ کی بنائی روح ہی اور گواہی دے کہ بہشت اور دوزخ سچ مچ ہی خدا اوسکو بہشت مین لیجاویگا کیسے ہی اوسکے کام ہون ف یعنی جس مسلمان کے عقیدے قرآن اور حدیث کے موافق درست ہو وہ مقرر بہشتی ہی نیک کام اوسکے ہون یا بد خواہ حق تعالی اپنے کرم سے یا حضرت کی شفاعت سے اوسکے سب گناہ معاف کر دے خواہ بقدر گناہ دوزخ مین پڑ کے بہشت مین جاوے مسلمان ہمیشہ دوزخ مین نہ رہیگا آخر اوسکو نجات ہی کلمے کی برکت سے هـ

١٠٦ اَبُوْ هُرَيْرَةَ وَاَبُوْ اَيُّوْبَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ ثُمَّ اَتْبَعَهٗ سِتًّا مِّنْ شَوَّالٍ كَانَ كَصِيَامِ الدَّهْرِ مسلم مین ابو ہریرہ اور ابو ایوبؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جسنے رمضان کے روزے رکھے پھر عید کے بعد چھ روزے شوال کے رکھے جسکو شش عید کہتے ہین تو ویسے

گویا برس روز کے روزے رکھے ف سبب اسکا یہ کہ برس کے تین سو ساٹھ دن ہوتے ہین اور شرع مین ایک نیکی کا ثواب دس گنا ہی تو چھتیس دن کا دس گنا تین سو ساٹھ ہوتے ہین

۱۰۷ ق اَبُو سَعِيدٍ مَنْ صَامَ يَوْمًا فِي سَبِيلِ اللهِ بَعَّدَ اللهُ وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ سَبْعِينَ خَرِيفًا بخاری و مسلم مین ابو سعید سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اسد کی راہ یعنی جہاد و حج مین ایک روزہ رکھیگا خدا اوسکو دوزخ سے ستر برس کی راہ دور ڈالیگا

۱۰۸ ق اَبُو مُوسٰى مَنْ صَلَّى الْبَرْدَيْنِ دَخَلَ الْجَنَّةَ بخاری اور مسلم مین ابو موسی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو دو رخی ٹھنڈے وقت یعنی فجر اور عصر کی نماز پڑھے گا وہ بہشت مین جائیگا ف فجر کو نیند غالب ہوتی ہی عصر کو خرید فروخت اور دنیا کے بہت کام آگے آتے ہین تو اس واسطے ان نمازونکا زیادہ تر ثواب ہی اس حدیث سے یہ نہین نکلتا کہ انکے سوا اور نماز کی حاجت نہین اس واسطے کہ جب آدمی نے ایسے سخت وقت کی نماز پڑھی تو آسان وقتون کی خواہ مخواہ پڑھیگا

۱۰۹ م عُثْمَانُ مَنْ صَلَّى الْعِشَاءَ فِي جَمَاعَةٍ فَكَأَنَّمَا قَامَ نِصْفَ اللَّيْلِ وَمَنْ صَلَّى الصُّبْحَ فِي جَمَاعَةٍ فَكَأَنَّمَا صَلَّى اللَّيْلَ كُلَّهُ مسلم مین حضرت عثمان سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے عشا کی نماز جماعت سے پڑھی تو اوسنے جیسے آدھی رات تہجد کی نماز پڑھی اور جسنے صبح کی نماز جماعت مین پڑھی تو اوسنے جیسے تمام رات تہجد کی نماز پڑھی ف روایت ہی کہ حضرت الحبار شب بیداری اور نماز تہجد کی خوبیان فرماتے تھے آپس مین بعضے لوگون نے کہا کہ یا رسول اسد صلعم محنتی لوگ ہین دن بھر محنت مزدوری کرتے ہین ہمسے نہین ہو سکتا کہ ہم شب بیداری کرین تو حضرت نے اونکے حق مین یہ حدیث فرمائی

۱۱۰ م جُنْدُبُ بْنُ عَبْدِ اللهِ مَنْ صَلَّى صَلَاةَ الصُّبْحِ فَهُوَ فِي ذِمَّةِ اللهِ فَلَا يَطْلُبَنَّكُمُ اللهُ مِنْ ذِمَّتِهِ بِشَيْءٍ فَإِنَّهُ مَنْ يَطْلُبْهُ مِنْ ذِمَّتِهِ بِشَيْءٍ يُدْرِكْهُ ثُمَّ يَكُبَّهُ عَلَى وَجْهِهِ فِي نَارِ جَهَنَّمَ مسلم مین جندب بن عبد اسد سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے صبح کی نماز پڑھی وہ خدا کی امان مین آگیا سو کہین ایسا نہو کہ خدا تمکو ڈھونڈھے کسی بات مین اپنی امان کے سبب سے یعنی صبح کے نمازیکو کسی طرح نہ چھیڑو وہ خدا کی امان مین ہی سو بیشک خدا جسکو اپنی پناہ دینے کے سبب سے ڈھونڈھتا ہی پکڑ لیتا ہی یعنی اوسکا گنہگار کسی طرح بچ نہین سکتا پھر اوسکو اوندھا مونہہ کے بھل دوزخ مین ڈال دیتا ہی ف یعنی صبح نیند اور غفلت کا وقت ہی تو اوس وقت اوٹھکر نماز پڑھنا دلیل ہی اوسکے سچے ایمان کی اسواسطے خدا نے اوسکو اپنی پناہ مین لیا اور اوسکے ناحق رنج دینے والے کو دوزخ کا وعدہ کیا

۱۱۱ م اَبُو هُرَيْرَةَ مَنْ صَلَّى صَلَاةً لَمْ يَقْرَأْ فِيهَا بِأُمِّ الْقُرْآنِ فَهِيَ خِدَاجٌ هِيَ خِدَاجٌ هِيَ خِدَاجٌ مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو کوئی وہ نماز پڑھے جسمین الحمد کی سورت نہ پڑھے وہ نماز ناقص ہی وہ ناقص ہی وہ ناقص ہی ف جب ابو ہریرہ نے یہ حدیث روایت کی تو کسیلے کہا کہ اگر ہم امام کے پیچھے ہون تو الحمد کس طرح پڑھین تو کہا اپنے دل مین پڑھ لیا کرو مینے حضرت سے سنا ہی فرماتے تھے کہ حق تعالی فرماتا ہی کہ مینے نماز کو اپنے اور اپنے بندے کے بیچ آدھا آدھا بانٹا ہی جب بندہ کہتا ہی کہ الحمد لله رب العالمین تو اسد فرماتا ہی کہ میرے بندے نے میری خوبیان بیان کین اور جب کہتا ہی کہ الرحمن الرحیم تو اسد فرماتا ہی کہ میرے بندے نے میری تعریف کی اور جب کہتا ہی مالک یوم الدین تو ہمد فرماتا ہی کہ میرے بندے نے میری بڑائی کی اور جب کہتا ہی کہ ایاک نعبد و ایاک نستعین تو اسد فرماتا ہی کہ یہ میرے واسطے ہی اور میرے بندے کے واسطے بھی اور میرا بندہ جو مانگیگا سو پاویگا پھر جب کہتا ہی اہدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم غیر المغضوب علیہم ولا الضالین آمین تو اسد فرماتا ہی کہ یہ بات صرف بندے ہی کے واسطے ہی اور میرا بندہ جو مانگیگا

نماز

نماز

بخاری

نماز الحمد

سو پاوے **ف** امام شافعی کہتے ہین کہ الحمد پڑھنا نماز مین فرض ہی اسی حدیث کی دلیل سے امام اعظم کی طرف سے یہ جواب ہی کہ اگر الحمد پڑھنا فرض ہوتا تو الحمد کے چھوڑنے سے
نماز بالکل باطل ہو جاتی ناقص کہلاتی اسکے ترک سے ناقص ہونا دلیل ہی وجوب ہونے کی **خ** انس مَنْ صَلّٰی صَلٰوتَنَا وَاسْتَقْبَلَ قِبْلَتَنَا وَاَكَلَ ذَبِيْحَتَنَا ۱۱۲
فَذٰلِكَ الْمُسْلِمُ الَّذِيْ لَهٗ ذِمَّةُ اللّٰهِ وَذِمَّةُ رَسُوْلِهٖ فَلَا تُخْفِرُوا اللّٰهَ فِيْ ذِمَّتِهٖ بخاری مین انس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو ہماری
طرح نماز پڑھے اور نماز کے وقت ہمارے قبلے کی طرف مونہہ کرے اور ہمارا حلال کیا جانور کھاوے سو وہ ایسا مسلمان ہی کہ جسکے واسطے اللہ اور اوسکے رسول
کی پناہ ہی سو اللہ کا قول و قرار نہ توڑو اوسکی دی امان مین یعنی اوسکو کچھہ تکلیف نہ دو خدا کا قول نہ توڑو اوسکی پناہ دیے ہوئے کو نہ چھیڑو **ف** یہود اور نصاری کی نماز
مین رکوع نہین قبلہ اونکا اور ہی اور مجوس مسلمان کا حلال کیا جانور نہین کھاتے تو جسنے ہمارے قبلے کی طرف رکوع والی نماز پڑھی اور مسلمان کا ذبیحہ کھایا تو اوسنے دین
باطل چھوڑے تو وہ مسلمان ہوا اب اسکو رنج دینا درست نہین **م** ابو هُرَيْرَةَ مَنْ صَلّٰی عَلَيَّ وَاحِدَةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ عَشْرًا مسلم مین ابو ہریرہ رض سے ۱۱۳
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو مجھپر ایک بار درود پڑھیگا خدا اوسپر دس بار رحمت کریگا **ف** درود پڑھنے کا ثواب بیحساب ہی اور حدیث مین حضرت نے فرمایا ہے
کہ قیامت کی مصیبتون مین جب لوگ گرفتار ہونگے تو مین اول اونکو بخشاونگا جو مجھپر بہت درود پڑھا کیے **خ** ابو هُرَيْرَةَ مَنْ صَلّٰی فِيْ ثَوْبٍ فَلْيُخَالِفْ بَيْنَ ۱۱۴
طَرَفَيْهِ بخاری مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو ایک کپڑے مین نماز پڑھے تو اوسکو چاہیے کہ دونون کھونٹ جدا جدا کرے یعنی اگر لنبا کپڑا ہی تو ایک
کھونٹ سے ستر چھپاوے دوسرے کھونٹ کو مونڈھون پر ڈالے اور اگر چھوٹا کپڑا ہو تو اوس سے ستر ہی چھپاوے اور نماز پڑھ لے **خ** اُمّ حَبِيْبَةَ مَنْ صَلّٰی فِيْ يَوْمٍ ثِنْتَيْ ۱۱۵
عَشْرَةَ سَجْدَةً تَطَوُّعًا بُنِيَ لَهٗ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ بخاری مین حضرت ام حبیبہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا جو سنت نماز پڑھے ہر دن بارہ رکعت اوسکے
لیے بہشت مین گھر بنایا جاویگا **ف** مراد ان رکعتون سے رات دن کی معمول سنتین ہین دو فجر کی چھہ ظہر کی دو مغرب کی دو عشا کی **خ** عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ مَنْ ۱۱۶
صَلّٰی قَائِمًا فَهُوَ اَفْضَلُ وَمَنْ صَلّٰی قَاعِدًا فَلَهٗ نِصْفُ اَجْرِ الْقَائِمِ وَمَنْ صَلّٰی نَائِمًا فَلَهٗ نِصْفُ اَجْرِ الْقَاعِدِ بخاری مین عمران بن حصین رض سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے کھڑے نماز پڑھی وہ بہتر ہی اور جسنے بیٹھے پڑھی اوسکو کھڑے کا آدھا ثواب ہی اور جسنے لیٹے نماز پڑھی اوسکو بیٹھے کا آدھا ثواب ہی **ف**
یہ حدیث اوس بیمار کے حق مین ہی کہ جو بیٹھے نماز فرض پڑھتا ہی لیکن اگر چاہے تو تکلیف اوٹھاکر کھڑے بھی پڑھ لے اور لیٹے فرض پڑھتا ہی لیکن تکلیف سے بیٹھکر بھی پڑھ
سکتا ہی تو ایسے بیمار کو آدھا ثواب ہی اور جس بیمار سے کسی طرح اوٹھا بیٹھا نجاوے اوسکا ثواب پورا ہی بیٹھے پڑھے یا کھڑے اور بعضون کے نزدیک اس حدیث سے نفل
نماز مراد ہی **خ** ابْنِ عَبَّاسٍ مَنْ صَوَّرَ صُوْرَةً فَاِنَّ اللّٰهَ مُعَذِّبُهٗ حَتّٰى يَنْفُخَ فِيْهَا الرُّوْحَ وَلَيْسَ بِنَافِخٍ فِيْهَا اَبَدًا بخاری مین عبد اللہ بن عباس رض سے ۱۱۷
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا جسنے کسی جاندار کی تصویر بنائی تو اللہ اوسپر عذاب کرتا رہیگا یہان تک کہ وہ اوسمین جان ڈالے اور جان ڈالنا اوس سے کبھی نہو سکیگا یعنی
تو عذاب بھی موقوف نہوگا **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جاندار کی تصویر بنانا بہت بڑا گناہ ہی اس واسطے کہ یہ کام خدا کا ہی تو تصویر بنانے والا گویا برابری کرتا ہی

خدائی کا دعوی کرتا ہے دوسرا سبب یہ کہ تصویر سازی جڑ ہے بت پرستی کی لیکن درخت اور پہاڑ اور بیل بوٹا بنانا درست ہے

۱۱۸ (غلام) م ابنِ عُمَرَ مَنْ ضَرَبَ غُلَاماً لَهُ حَدًّا لَمْ یَأْتِهِ اَوْ لَطَمَهُ فَاِنَّ کَفَّارَتَهُ اَنْ یُعْتِقَهُ مسلم میں عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو اپنے غلام کو بے کیے حد مارے خواہ حرام کام زنا اور شراب پینے کی یا اسکو طمانچہ مارے تو اسکا کفارہ یعنی اتارا یہی ہے کہ اسکو آزاد کرے ف غلام کو بے تقصیر مارنے سے آزاد کرنا مستحب ہے امام اعظمؒ اور امام شافعیؒ کے نزدیک فرض نہیں

۱۱۹ (شہادت) م انس وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ مَنْ طَلَبَ الشَّهَادَةَ صَادِقاً اُعْطِیَهَا وَلَوْ لَمْ تُصِبْهُ مسلم میں انسؓ اور معاذ بن جبلؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو مانگے سچے دل سے شہادت کو تو اسکو شہادت کا ثواب دیا جاوے گا اگرچہ اسنے شہادت نہ پائی ف معلوم ہوا کہ نیت خالص کو دین میں بڑا دخل ہے

۱۲۰ (زمین ظلم) ق سَعِیدُ بْنُ زَیْدٍ مَنْ ظَلَمَ قِیدَ شِبْرٍ مِنَ الْاَرْضِ طَوَّقَهُ اللّٰهُ مِنْ سَبْعِ اَرَضِینَ بخاری میں سعید بن زیدؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو ظلم سے بالشت بھر زمین چھین لیگا تو خدا اسکے گلے میں سات طبق زمین کا طوق ڈالیگا

۱۲۱ (بیمار پرسی) م ثَوْبَانُ مَنْ عَادَ مَرِیضاً لَمْ یَزَلْ فِی خُرْفَةِ الْجَنَّةِ مسلم میں ثوبانؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو بیمار کو پوچھے گا وہ ہمیشہ بہشت کے باغچے سے میوے چنے گا ف بیمار کا پوچھنا مسلمان کا حق ہے حضرتؐ کی سنت ہے لازم ہے کہ بیمار کے پاس تھوڑا بیٹھے زیادہ اسکو نہ ستاوے اور دعاء خیر کر کے چلا آوے

۱۲۲ (لڑکیاں) خ اَنَسٌ مَنْ عَالَ جَارِیَتَیْنِ حَتّٰی تَبْلُغَا جَاءَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اَنَا وَهُوَ هٰکَذَا وَضَمَّ اَصَابِعَهُ بخاری میں انسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو دو لڑکیوں کو یعنی بیٹی یا بہن یا بھانجی پالیگا یہاں تک کہ وے جوانی کو پہنچیں تو قیامت میں وہ شخص آویگا میرے ساتھ اس طرح ملا ہوا اور حضرتؐ نے اپنی انگلیاں ملائیں ف یعنی جیسے انگلیاں آپس میں خوب ملی ہیں کچھ فرق نہیں ویسے ہی لڑکیوں کا پالنے والا بھی قیامت میں میرے ساتھ ملا رہیگا نیک قسمت جسنے لڑکیوں کو پالا اور حضرتؐ کا ساتھ پایا

۱۲۳ (تحفہ) م اَبُوهُرَیْرَةَ مَنْ عُرِضَ عَلَیْهِ رَیْحَانٌ فَلَا یَرُدُّهُ فَاِنَّهُ خَفِیفُ الْمَحْمَلِ طَیِّبُ الرِّیحِ مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جسکو خوشبو لگانا یا پھول دیا جاوے سو وہ اسکو نہ پھیرے لے لیوے اس لیے کہ ہلکا احسان ہے اور خوشبو اچھی ہے ف یعنی خوشبو ایسا کچھ بڑا احسان نہیں کہ اسکا عوض دینا کچھ مشکل ہو یا عوض نہ دینے سے کوئی گلہ شکوہ کرے تو ایسی چیز کیوں رد کرے

۱۲۴ (تیر) م عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ مَنْ عَلِمَ الرَّمْیَ ثُمَّ تَرَکَهُ فَلَیْسَ مِنَّا مسلم میں عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو تیر لگانا سیکھے پھر اسکو چھوڑ دے وہ ہماری راہ پر نہیں ف یعنی تیر لگانا جہاد کا سبب ہے تو اسکا چھوڑنا گویا جہاد چھوڑنا ہے

۱۲۵ (بنجر زمین) خ عَائِشَةُ مَنْ عَمَّرَ اَرْضاً لَیْسَتْ لِاَحَدٍ فَهُوَ اَحَقُّ بخاری میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو آباد کرے زمین کو جسکا کوئی مالک نہیں تو وہی مالک کے لائق ہے یعنی پھر اس زمین کا کوئی دعوی نہیں کر سکتا ہے

۱۲۶ (بدعت) م عَائِشَةُ مَنْ عَمِلَ عَمَلاً لَیْسَ عَلَیْهِ اَمْرُنَا فَهُوَ رَدٌّ مسلم میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو کوئی وہ کام کرے کہ جس پر ہمارا حکم نہیں تو وہ کام مردود ہے ف اس حدیث سے بدعت جڑ پیڑ سے اکھڑ گئی یعنی جس دین کے کام میں حضرتؐ کا حکم نہ ہو خواہ کھلا خواہ چھپا وہ کام مردود ہے مسلمان محمدی کو اس سے بچنا چاہیے

۱۲۷ (مسجد نماز صبح شام) ق اَبُوهُرَیْرَةَ مَنْ غَدَا اِلَی الْمَسْجِدِ اَوْ رَاحَ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُ فِی الْجَنَّةِ نُزُلاً کُلَّمَا غَدَا اَوْ رَاحَ بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو صبح شام نماز کو مسجد میں آیا کریگا تو خدا اسکے واسطے مہمانی تیار کریگا

۱۲۸ بہشت مین صبح شام ھ ابن عمر و ابو ہریرۃ مَنْ غَشَّنَا فَلَيْسَ مِنَّا مسلم مین عبداللہ بن عمر اور ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو ہمسے یعنی
مسلمانون سے دغابازی کریگا وہ مسلمانون مین نہین ف ایکبار حضرت بازار مین گئے ایک گیہون کے ڈھیر مین ہاتھ ڈالا تو اندر گیلا پایا سبب اسکا پوچھا اوسنے
کہا کہ یا حضرت پانی سے بھیگ گیا ہے حضرت نے فرمایا کہ بھیگے گیہون اوپر کیون نہ کیے کہ سب لوگ دیکھتے پھر حضرت نے یہ حدیث فرمائی کہ جو دغابازی کرے وہ
۱۲۹ مسلمان نہین ھ ابن عمر مَنْ فَاتَتْهُ صَلٰوةُ الْعَصْرِ فَكَأَنَّمَا وُتِرَ أَهْلُهُ وَمَالُهُ مسلم مین عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ
۱۳۰ جسکی عصر کی نماز جاتی رہے تو جیسے اوسکے جورو لڑکے اور مال چھن گیا ھ ابو ہریرۃ مَنْ فَرَّجَ عَنْ أَخِيهِ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ الدُّنْيَا فَرَّجَ اللّٰهُ عَنْهُ
كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اپنے بھائی مسلمان کی مشکل آسان کرے دنیا کی مشکلون سے تو اللہ اوسکی مشکل آسان کریگا قیامت
۱۳۱ کی مشکلون سے ق ابو موسیٰ الاشعری مَنْ قَاتَلَ لِتَكُوْنَ كَلِمَةُ اللّٰهِ هِيَ الْعُلْيَا فَهُوَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بخاری اور مسلم مین ابو موسیٰ اشعری سے روایت ہے کہ
حضرت نے فرمایا کہ جو اس واسطے لڑے کہ خدا کا بول بالا ہو وہ راہ خدا کا غازی ہے ف ایک آدمی نے حضرت سے پوچھا کہ لوگ مال کے واسطے لڑتے ہین نام کے واسطے لڑتے
۱۳۲ ہین غیرت کے واسطے لڑتے ہین سو ان مین سے خدا کی راہ کا لڑنے والا کون ہے تب حضرت نے یہ فرمایا کہ جسکی یہ نیت ہو کہ اللہ کا دین غالب ہو وہ اللہ کی راہ مین ہے خ ابو ہریرۃ
مَنْ قَالَ أَنَا خَيْرٌ مِنْ يُوْنُسَ بْنِ مَتّٰى فَقَدْ كَذَبَ بخاری مین روایت ہے ابو ہریرہ سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو کہے مین بہتر ہون یونس پیغمبر سے وہ جھوٹھا ہے
ف اس حدیث کے دو مطلب ایک یہ کہ جو شخص اپنے تئین حضرت یونس سے بہتر جانے یعنی یون سمجھے کہ حضرت یونس اپنی قوم کی تکلیف پر صبر نہ کر سکے اور بے حکم خدا کے وہان سے چلے گئے اور
مچھلی کے پیٹ مین قید ہوئے تو مین اون سے صبر مین بہتر ہون تو وہ شخص جھوٹھا ہے اس واسطے کہ پیغمبر سے کوئی بہتر نہین ہو سکتا دوسرا مطلب یہ کہ حضرت کا حضرت یونس سے بہتر کہے حال آنکہ ہمارے حضرت سب پیغمبرون سے
افضل ہین مگر اوسکو حضرت نے ازراہ انکسار منع کیا حضرت اس بات سے ڈرے کہ مبادا ان لوگ مجھکو افضل کہتے کہتے کہین یونس کو برا نہ کہنے لگین تو کافر ہو جاوین جیسے یہودیون نے حضرت
۱۳۳ موسیٰ کی بڑائیان کرتے کرتے حضرت عیسیٰ کو برا کہا اور کافر ہو گئے ھ سعد بن ابی وقاص مَنْ قَالَ حِيْنَ يَسْمَعُ الْمُؤَذِّنَ وَأَنَا أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ
لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِمُحَمَّدٍ رَسُوْلًا وَّبِالْإِسْلَامِ دِيْنًا غُفِرَ لَهٗ ذَنْبُهٗ مسلم مین سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ جو موذن سے اذان سنکر یون کہے کہ مین بھی گواہی دیتا ہون کہ سوا خدا کے کوئی لائق بندگی نہین وہ اکیلا ہے کوئی اوسکا شریک نہین اور محمد اللہ کا بندہ ہے اور اوسکا
۱۳۴ رسول مین راضی ہون اللہ کی مالکی اور محمد کی پیغمبری اور اسلام کی دین سے تو اوسکے گناہ بخشے جائینگے خ جابر مَنْ قَالَ حِيْنَ يَسْمَعُ النِّدَاءَ اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ
الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلٰوةِ الْقَائِمَةِ اٰتِ مُحَمَّدَنِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَنِ الَّذِيْ وَعَدْتَّهٗ حَلَّتْ لَهٗ شَفَاعَتِيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ
بخاری مین جابر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو شخص جب اذان سنے تو یہ دعا یعنی اللہم سے وعدتہ تک پڑھے تو اوسکو قیامت مین میری شفاعت پہونچیگی یعنی حضرت اوسکو بخشوا دینگے
اس دعا کے معنی یہ کہ اے خدا اس پوری پکار اور سدا رہنے والی نماز کے صاحب دے محمد کو وسیلہ اور بڑائی پہونچا اوسکو سرا مکان پر جسکا تو نے اوس سے وعدہ کیا ہے پوری پکار یعنی اذان کی تاثیر

میں پوری ہو رہنے والی ہے یعنی قیامت تک اسکا حکم موقوف نہوگا وسیلہ بہشت میں بہت ایک خدمکان ہے کہ وہ اس حضرت کے واسطے ہی مقام محمود یعنی سفارش کا ترجیب قیامت کی بیتین
مین لوگ گرفتار ہونگے اور سب پیغمبر جواب دینگے کسیکی سفارش کر سکین گے اوس وقت ہمارے حضرت دیر تک خدا کے سامنے سجدہ میں جا پڑینگے پھر لوگون کو بخشائینگے اسکا نام مقام محمود ہی ق

۱۳۵ ابو ھریرۃ من قال حین یصبح وحین یمسی سبحان اللہ وبحمدہ مائۃ مرۃ لم یات احد یوم القیمۃ بافضل مما جاء بہ الا احد قال مثل ما قال او زاد علیہ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو صبح شام سبحان اللہ وبحمدہ سو بار پڑھا کریگا تو قیامت کے دن اس سے بہتر کوئی عبادت لاویگا مگر وہ شخص جو پڑھا کیا ہو اسیکی طرح یا اس سے کچھ زیادہ کیے یعنی اسکے پڑھنے والے کے برابر وہی شخص ہی جو سبحان اللہ وبحمدہ کو سو بار یا زیادہ پڑھتا ہو گا اسکے سوا اور کوئی اسکے برابر نہین سبحان اللہ کیا بہتر ہی سبحان اللہ وبحمدہ کے پڑھنیکا

۱۳۶ قال ابو ایوب الانصاری من قال لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیء قدیر عشر مرار کان کمن اعتق اربعۃ انفس من ولد اسمعیل بخاری اور مسلم مین ابو ایوب سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو لا الہ الا اللہ آخر تک دس بار پڑھیگا تو ثواب اوسکے برابر ہوگا جیسے چار غلام حضرت اسمعیل کی اولاد سے آزاد کیے معنی اوسکے یہ ہین کوئی سوا خدا کے لائق بندگی کے نہین وہ اکیلا ہی کوئی اوسکا شریک نہین اوسی کو بادشاہی اور اوسی کو سب خوبیان اور وہ ہر چیز کر سکتا ہی ف غلام کوئی ہو اوسکے آزاد کرنے مین ثواب ہی لیکن حضرت اسمعیل کی اولاد ذات مین سب سے افضل ہی تو انکے آزاد کرنے مین زیادہ ثواب ہی اس حدیث سے کلمہ توحید کی فضیلت اور حضرت اسمعیل کی اولاد یعنی عرب کی شرافت ثابت ہوئی

۱۳۷ قال ابو ھریرۃ من قال لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیء قدیر فی یوم مائۃ مرۃ کانت لہ عدل عشر رقاب وکتبت لہ مائۃ حسنۃ ومحیت عنہ مائۃ سیئۃ وکانت لہ حرزا من الشیطان یومہ ذلک حتی یمسی ولم یات احد بافضل مما جاء بہ الا رجل عمل اکثر منہ ومن قال سبحان اللہ وبحمدہ فی یوم مائۃ مرۃ حطت خطایاہ وان کانت مثل زبد البحر بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو کلمہ توحید کو ایکدن سو بار پڑھیگا تو اوسکو دس غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب ملیگا اور سو نیکیان اوسکے لیے لکھی جاوینگی اور سو برائیان اوسکی مٹائی جاوینگی اور اوس دن شام تک اوسکو شیطان سے پناہ رہیگی اور اوس سے بہتر کوئی نہین مگر جسنے کہ اوس سے زیادہ پڑھا اور جو سبحان اللہ وبحمدہ کو ایک دن مین سو بار پڑھا کریگا اوسکے گناہ جھڑ جاوینگے اگرچہ سمندر کے پھین برابر ہون یعنی اگرچہ بہت ہون معاف ہونگے

۱۳۸ طارق بن اشیم من قال لا الہ الا اللہ وکفر بما یعبد من دون اللہ حرم مالہ ودمہ وحسابہ علی اللہ مسلم مین طارق بن اشیم سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے زبان سے لا الہ الا اللہ کہا اور جو چیز کہ سوا خدا کے پوجی جاتی ہو درخت ہو یا پتھر یا قبر اوس سے انکار کرے تو اوسکا مال اور خون حرام ہی اور اوسکا حساب اللہ پر ہی ف یعنی جو مسلمان ہی اوسکا جان اور مال بچ گیا اور اگر اوسنے مکر کیا ہو گا اپنے بچنے کے واسطے تو خدا اوسکو سمجھیگا یعنی دل کا حال دریافت کرنا ہمارا کام نہین ہی کو ظاہر کا حکم ہی لا الہ الا اللہ بڑا نشان ہی اسلام کا حضرت کے وقت جو لا الہ الا اللہ کہتا وہ محمد رسول اللہ بھی کہتا تھا قیامت اور ضروریات دین کو مانتا تھا اور اس حدیث کا مطلب

کلمہ چہارم

کلمہ چہارم
سبحان اللہ وبحمدہ

مطلب نہیں کہ جو صرف لا الٰہ الا اللہ کہے وہ مسلمان ہے خواہ حضرت کو اور قیامت کو مانے یا نہ مانے اس واسطے کہ ایمان اوسکا نام ہے کہ دین کے سب ضروریات کو مانے اگر ایک بات کا
بھی منکر ہو تو کافر ہے خ ۱۳۹ ابو ہریرۃ من قام رمضان ایمانا واحتسابا غفر لہ ما تقدم من ذنبہ بخاری میں ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے جو ایمان سے
اور ثواب کے واسطے رمضان کی راتوں میں نماز پڑھیگا خواہ تراویح خواہ اور نماز تو اوسکے اگلے گناہ بخشے جاوینگے خ ۱۴۰ ابو ہریرۃ من قام لیلۃ القدر
ایمانا واحتسابا غفر لہ ما تقدم من ذنبہ ومن صام رمضان ایمانا واحتسابا غفر لہ ما تقدم من ذنبہ ورواہ
الاقلیشی من یقم لیلۃ القدر بخاری میں ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو ایمان سے اور ثواب کے واسطے شب قدر میں جاگیگا اور نماز پڑھیگا
تو اوسکے اگلے گناہ معاف ہو جاوینگے اور جو ایمان سے اور ثواب کے واسطے رمضان کے روزے رکھیگا تو اوسکے اگلے گناہ بخشے جاوینگے اور اقلیشی نے جسکی کتاب النجم تصنیف ہے
اس حدیث میں من قام لیلۃ القدر کی جگہہ من یقم لیلۃ القدر کو روایت کیا ہے لیکن مطلب دونوں کا ایک ہے صرف لفظ کا فرق ہے م ۱۴۱ ابو ہریرۃ من قتل دون مالہ
فہو شہید مسلم میں ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اپنے مال کے ورے یعنی اپنے مال کے بچانے کے سبب مارا جاوے تو وہ شہید ہے ف یہ حدیث بخاری
اور مسلم میں عبد اللہ بن عمرو کی روایت ہے صرف مسلم کی علامت سہو ہے اور ابو ہریرہ کی طرف اس روایت کی نسبت خطا ہے کاتب کی مصابیح میں ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ
حضرت سے ایک شخص نے پوچھا کہ یا رسول اللہ اگر کوئی میرا مال چھینے تو میں کیا کروں حضرت نے فرمایا کہ اپنا مال نہ دے پھر اوسنے کہا اگر وہ مجھسے لڑے حضرت نے فرمایا کہ تو بھی اوس سے لڑ پھر اوسنے کہا اگر وہ مجھے مار ڈالے حضرت نے
فرمایا کہ تو شہید ہوگا پھر اوسنے کہا کہ اگر میں اوسکو مار ڈالوں حضرت نے فرمایا کہ وہ ظالم تھا دوزخی ہوا اوس وقت حضرت نے یہ حدیث فرمائی کہ جو اپنا مال بچانے کے سبب سے مارا
جاوے شہید ہے م ۱۴۲ ابو ہریرۃ من قتل فی سبیل اللہ فہو شہید ومن مات فی سبیل اللہ فہو شہید ومن مات فی الطاعون
فہو شہید ومن مات فی البطن فہو شہید ومن غرق فہو شہید مسلم میں ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو خدا کی راہ میں یعنی جہاد میں
مارا گیا تو وہ شہید ہے اور جو خدا کی راہ یعنی جہاد یا حج میں اپنی موت مر گیا وہ شہید ہے اور جو وبا میں گیا وہ شہید ہے اور جو پیٹ کی بیماری سے مر گیا جیسے اسہال کی بیماری تو وہ شہید ہے
اور جو ڈوب گیا وہ شہید ہے ف مصابیح میں ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے اصحاب سے پوچھا کہ تم شہید کسکو جانتے ہو صحابہ نے عرض کی کہ جو راہ خدا میں مونہہ نہ موڑے اور مارا جاوے
حضرت نے فرمایا تو تو میری امت کے شہید بہت تھوڑے ہونگے پھر حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور دوسری حدیث میں فرمایا ہے کہ جو آگ میں جلے اور جسپر دیوار گر پڑے اور جو عورت کہ لڑکا پیدا
ہونے سے مر جاوے اور جو ذات الجنب یعنی پانجر کے درد سے مرا اور جسکو سل کی بیماری ہو تو وہ بھی شہید ہے پر چنداں علی رتبے کا وہی شہید ہے جو خدا کی راہ میں مارا جاوے لیکن ان لوگوں کو بھی شہیدوں کی طرح
کچھ ثواب آخرت میں ملیگا اور مرتبہ بلند ہوگا لیکن انکو غسل دینا اور جنازہ پڑھنا مثل شہید درست نہیں ق ۱۴۳ ابو قتادۃ من قتل قتیلا لہ علیہ بینۃ فلہ سلبہ بخاری اور
مسلم میں ابو قتادہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو مسلمان جہاد میں کسی کافر کو مارا اور اوسکے مارنے کے گواہ بھی ہوں تو اوسکے اسباب اور ہتھیار کا مالک مارنے والا ہے ف امام اعظم کے نزدیک مال
اسباب کو اوس وقت پاویگا کہ جب امام نے اس بات کا حکم دیا ہو اور امام شافعی کے نزدیک امام کا حکم کچھہ شرط نہیں ع ۱۴۴ عبد اللہ بن عمرو من قتل معاھدا لم یرح رائحۃ الجنۃ وان

توجد من مسيرة اربعين عاما بخاری مین عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو قول قرار والے کو مار ڈالیگا وہ بہشت کی بو نہ سونگھیگا اور بہشت کی خوشبو چالیس برس
کی راہ سے معلوم ہوتی ہی ف معاہد اور ذمی اوس کافر کو کہتے ہین جو مطیع الاسلام ہو اور امام نے اوسکو پناہ دی ہو اوسکا قتل کرنا نہایت گناہ ہی قول کا توڑنا کسی طرح نہین درست ہی ۱۴۵ ق ابو ہریرہ
من قتل وزغة في اول ضربة فله كذا وكذا حسنة ومن قتلها في الضربة الثانية فله كذا وكذا حسنة لدون الاولى وان قتلها في
الضربة الثالثة فله كذا وكذا حسنة لدون الثانية مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو مار ڈالیگا گرگٹ کو پہلی مار تو اوسکو اتنا اتنا ثواب ہی اور جو اوسکو
دوسری مار مین ماریگا تو اوسکو اتنا اتنا ثواب ہی مگر پہلی بار سے کم اور جو تیسری بار مین ماریگا تو اوسکو اتنا اتنا ثواب ہی لیکن دوسری بار سے کم ف یعنی اول بار گرگٹ مارنے کا بڑا ثواب ہی دوسری بار کم تیسری بار
اوس سے بھی کم گرگٹ زہردار جانور اور موذی ہی تو جسنے موذی کو مارا تو اوسنے ایک خلقت کو آرام دیا ثواب پایا چاہئے اور بخاری مین روایت ہی کہ جب حضرت ابراہیمؑ آگ مین ڈالے گئے تھے تو
سب جانور آگ بجھاتے تھے لیکن گرگٹ آگ کو پھونک پھونک بھڑکاتا تھا اس واسطے اس بدذات کے مارنے مین ثواب ہی ۱۴۶ ق ابو ہریرہ من قذف مملوكه وهو بريء مما قال جلد يوم القيمة
الا ان يكون كما قال بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو اپنے غلام کو حرام کاری کا عیب لگائے اور وہ بری ہو اوس عیب سے تو قیامت کے دن اوسکو کوڑے لگینگے اور اگر وہ
حرامکاری کی ہوگی نہ لگینگے ف جسکو حرام کا عیب لگاوے اور چار گواہ نلاوے تو حاکم اوسکو اسی کوڑے مارے اور جو مالک اپنے غلام کو عیب لگاویگا تو دنیا مین مارا جاویگا لیکن قیامت
مین کوڑے کھاویگا ۱۴۷ ق ابو مسعود عقبة بن عمرو الانصاري من قرأ بالآيتين من آخر سورة البقرة في ليلة كفتاه بخاری اور مسلم مین عقبہ بن عمروؓ سے
روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو رات کو سورہ بقر کی تمامی کی دو آیتین پڑھیگا یعنی آمن الرسول آخر تک تو وے کفایت کرتی ہین ف یعنی سوتے وقت قرآن پڑھنا سنت ہی اور
برکت کا سبب ہی تو جسنے آمن الرسول پڑھا تو کافی ہی بجای تہجد کفایت کرتا ہی ۱۴۸ ق الربيع بنت معوذ بن عفراء من كان اصبح صائما فليتم صومه ومن كان
اصبح مفطرا فليتم بقية يومه بخاری اور مسلم مین ربیعؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جسنے صبح سے روزہ رکھا ہو وہ اپنا روزہ پورا رکھے اور جسنے صبح سے روزہ توڑا ہو تو باقی دن کو تمام
کرے یعنی کچھ نہ کھاوے ف قریش کے مین عاشورے کا روزہ رکھتے تھے حضرتؐ بھی رکھتے تھے جب مدینہ مین حضرتؐ آئے تو عاشورے کے روزے کا حکم کیا لوگون کو اور مدینہ فرمائی پھر جب رمضان کے
روزے فرض ہوئے تو عاشورے کا روزہ فرض نہ رہا بعضے رکھتے تھے سنت جانکے اور بعضے نرکھتے تھے ۱۴۹ ق ابو سعيد من كان اعتكف فليرجع الى معتكفه فاني رأيت
هذه الليلة ورأيتني اسجد في ماء وطين بخاری اور مسلم مین ابو سعیدؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو اعتکاف بیٹھا ہو وہ پھر آوے اپنے اعتکاف کے مقام پر کیونکہ مینے
شب قدر کو خواب مین دیکھا ہی اور مجھکو دکھا دیا کہ مین سجدہ کرتا ہون پانی اور مٹی مین یعنی شب قدر وہ رات ہی جسمین پانی برسیگا اور مین کیچڑ مین سجدہ کرونگا ف صحیح بخاری مین
اسکا پورا قصہ ابو سعیدؓ سے یون روایت ہی کہ ہم ایک سال رمضان مین شب قدر کے واسطے دسوین تاریخ سے انیسوین تک حضرتؐ کے ساتھ مسجد مین اعتکاف بیٹھے تو حضرتؐ نے
بیسوین کی صبح کو فرمایا کہ شب قدر مجھکو معلوم ہوئی تھی سو مین بھول گیا اب پچھلے دہے مین تلاش کرو طاق راتون مین اور مینے خواب مین شب قدر کو دیکھا ہی کہ پانی اور مٹی مین سجدہ
کرتا ہون سو جسنے اعتکاف توڑا ہو وہ پھر مسجد مین آکر اعتکاف کرے ابو سعیدؓ کہتے ہین کہ اوس وقت آسمان پر کہین بدلی کا ٹکڑا بھی نہ تھا پھر بدلی ہوئی اور یہانتک پانی برسا کہ حضرتؐ کی سجدہ گاہ

گرگٹ

زنا غلام
۸۰ کوڑے

وقت سونے کے

ذریعہ سوری

شب قدر رمضان

رأيتني
دیدام من خود را

۱۵۰ چت تھکی پھر حضرت نے اوسی کیچڑ مین نماز پڑھی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ شب قدر اکیسوین رات کو ہوئی تھی خ اَبُوْ هُرَيْرَةَ مَنْ كَانَتْ عِنْدَهُ مَظْلِمَةٌ لِأَخِيْهِ مِنْ عِرْضِهِ
اَوْ شَيْءٍ فَلْيَتَحَلَّلْهُ مِنْهُ الْيَوْمَ مِنْ قَبْلِ اَنْ لَا يَكُوْنَ دِيْنَارٌ وَلَا دِرْهَمٌ اِنْ كَانَ لَهُ عَمَلٌ صَالِحٌ اُخِذَ مِنْهُ بِقَدْرِ مَظْلِمَتِهِ وَاِنْ لَمْ تَكُنْ لَهُ حَسَنَاتٌ
اُخِذَ مِنْ سَيِّئَاتِ صَاحِبِهِ فَحُمِلَ عَلَيْهِ بخاری مین ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جس پر کچھ مظلمہ ہوے اپنے بھائی مسلمان کا خواہ اوسکی آبرو کا ہو یا کسی اور چیز کا یعنی جان
مال کا تو چاہیے کہ آج اوس سے بخشا لیوے اوس دن سے پہلے کہ جس دن نہ اشرفی پاس ہوگی نہ روپیہ اگر ظالم کے کچھ نیک کام ہوویں گے تو اوس سے لیکر بقدر ظلم کے مظلوم کو دلائے جاوینگے اور
اگر ظالم کے کچھ بھی نیک عمل نہ ہونگے تو مظلوم کے گناہ لیکر ظالم پر لاد دیے جاوینگے یعنی پھر ان گناہون کی سزا کے واسطے دوزخ مین جاویگا ف گناہ دو قسم مین ہین ایک خدا کے گناہ اور بندون
کے گناہ سو خدا کے گناہ توبہ کرنے سے یا اوسکے فضل سے معاف ہو سکتے ہین اور بندون کے گناہ بے اونکے بخشے نہین معاف ہوتے تو جسکو قیامت کا ڈر ہو اوسکو لازم ہے کہ جنکے قصور کیے ہون
اون سے معاف کرالے خواہ منت عاجزی کر کے خواہ روپیہ پیسا دے کے اگر کھیت باغ کسیکا چھین لیا ہو یا کسیکی چوری کی ہو رشوت لی ہو دغابازی سے کسیکا مال دبایا ہو تو اوسکو پھیر دے اور اگر کسیکو
کوٹا ہو بے عزت کیا ہو تو اوسکو جسطرح ہو سکے راضی کرے زندگی کو غنیمت جانے ابھی اسکا علاج ممکن ہے قیامت مین کچھ تدبیر نہو سکے گی کہ وہان نہ مال پاس ہوگا نہ اسباب

۱۵۱ ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ مَنْ كَانَتْ لَهُ اَرْضٌ فَلْيَزْرَعْهَا اَوْ لِيَمْنَحْهَا اَخَاهُ فَاِنْ اَبٰى فَلْيُمْسِكْ اَرْضَهُ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
کہ جسکی زمین ہو تو چاہیے اوس مین کھیتی کرے یا چاہیے اپنے بھائی مسلمان کو عاریت دے کہ وہ کھیتی کرے سو اگر وہ عاریت نہ لے تو اپنی زمین کو رہنے دے ف بخاری مین ہے وارد
کہ پہلے لوگ زمین کو بٹائی پر دیتے تھے آدھا تہائی چوتھائی ٹھہر لیتے پھر بانٹتے وقت جھگڑا ہوتا تھا تو حضرت نے اس بٹائی سے منع کیا اور فرمایا کہ زمین کا مالک
یا آپ کھیتی کرے یا مانگے دے یا زمین کو بے کھیتی رکھے یعنی بٹائی پر نہ دے اور یہی مذہب ہے امام اعظم کا اور امام شافعی اور ابی یوسف اور محمد کے نزدیک بٹائی پر زمین دینا
۱۵۲ درست ہے خ اِبْنُ عُمَرَ مَنْ كَانَ حَالِفًا فَلْيَحْلِفْ بِاللّٰهِ اَوْ لِيَصْمُتْ بخاری مین عبداللہ بن عمر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو قسم کھایا چاہے تو اللہ کی
۱۵۳ کھاوے یا چپ رہے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سوا خدا کے کسیکی قسم نہین درست نہ قرآن کی نہ اپنے باپ دادا کی چنانچہ اور حدیث مین صاف منع کیا ہے ق اَنَسٌ مَنْ
كَانَ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلٰوةِ فَلْيُعِدْ بخاری اور مسلم مین انس رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو قربانی ذبح کر چکا ہو نماز سے پہلے تو چاہیے کہ پھر ذبح کرے ف
۱۵۴ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ شہر مین نماز عید سے پہلے قربانی کرنا نہین درست اور چھوٹی بستیون مین جہان عید کی نماز نہوتی ہو وہان درست ہے اور یہی مذہب ہے امام اعظم کا م سَبْرَةُ بْنُ مَعْبَدٍ
الْجُهَنِيُّ مَنْ كَانَ عِنْدَهُ شَيْءٌ مِنْ هٰذِهِ النِّسَاءِ اللَّاتِيْ يَتَمَتَّعُ فَلْيُخَلِّ سَبِيْلَهَا مسلم مین سبرہ بن معبد رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جسکے پاس کوئی عورت ہو ان عورتون
سے کہ جسے متعہ کیا ہو تو اوسکو چھوڑ دے یعنی متعہ کرنا اب حرام ہوا ف متعہ اسکو کہتے ہین کہ کسی عورت سے کہے کہ مین صحبت کے واسطے تجھسے متعہ کرتا ہون بدلے پانچ یا دس روپے کے دو روز یا
سال بھر کے لیے سو اہل سنت و جماعت کے چارون مذہب مین متعہ حرام ہے اور ہدایہ کے مصنف نے جو امام مالک رح کی طرف نسبت کیا ہے سو اوسکو غلطی ہوئی ہے اس واسطے کہ امام مالک کی موطا مین اور
اونکی فقہ کی کتابون مین متعہ کو صاف حرام لکھا ہے اور علماے محدثین کی یہ تحقیق ہے کہ متعہ دو بار حلال ہوا اور دو بار حرام ہوا پہلے چند روز مباح تھا پھر جب خیبر فتح ہوا تو حرام ہو گیا پھر جب

حضرت علیؓ سے موطا اور بخاری اور مسلم اور ترمذی میں اسکی روایت ہو دوسری بار جنگ اوطاس میں تین دن متعہ مباح ہوا پھر فتح مکے میں قیامت تک کو حضرت نے حرام کیا چنانچہ
مسلم میں سلمہ بن اکوع سے اس حدیث کی روایت موجود ہو اور سب حضرت کے اصحاب کا متعہ کی حرمت پر اجماع اور اتفاق ہو صرف عبداللہ بن عباس اول اسکو درست کہتے تھے
آخر کو جب انکو حدیثین پہنچین تو وے بھی حرمت کے قائل ہوے چنانچہ ترمذی میں ثابت ہوا اور جب حدیث اور فقہ کی کتابون سے متعہ کی حرمت ثابت ہو چکی تو اب شیعہ کو الزام

۱۵۵ | الزام دینا محض جہالت ہی اور کجی بوجہ میں خلل ہی **ق** عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِیْ بَکْرٍ مَنْ کَانَ عِنْدَہٗ طَعَامُ اثْنَیْنِ فَلْیَذْہَبْ بِثَالِثٍ وَمَنْ کَانَ عِنْدَہٗ طَعَامُ اَرْبَعَۃٍ
فَلْیَذْہَبْ بِخَامِسٍ بِسَادِسٍ اَوْ کَمَا قَالَ بخاری اور مسلم میں عبدالرحمن بن ابی بکر صدیقؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ جسکے پاس دو آدمی کا کھانا ہو وہ تیسرے آدمی کو کھلانے
کے واسطے لیجاوے اور جسکے پاس چار آدمی کا کھانا ہو وہ پانچ چھ کو لیجاوے راوی کو شک ہی کہ پانچ چھ فرمایا کہ اسکے بدلے کچھ اور **ف** جب حضرت کافرون کے خوف سے مکہ چھوڑ کر مدینے میں آئے
تو حضرت کے ساتھ اور اصحاب بھی آئے مال اسباب وطن میں چھوٹ گیا اصحاب صفہ کو زیادہ تر کھانے کی تکلیف ہونے لگی تب حضرت نے مدینے میں گھر والون سے یہ فرمایا کہ جسکے پاس

۱۵۶ | دو کا کھانا ہو وہ تیسرے آدمی کو ہمارے پاس سے لیجاوے اور کھانا کھلاوے **خ** ابْنُ عُمَرَ مَنْ کَانَ فِیْ حَاجَۃِ اَخِیْہِ کَانَ اللّٰہُ فِیْ حَاجَتِہٖ بخاری میں عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہو کہ
حضرت نے فرمایا کہ جو اپنے بھائی مسلمان کا کام کاج کیا کریگا تو خدا اوسکا کام بنایا کریگا **ف** یعنی آدمی ہر دم خدا کا محتاج ہی تو چاہیے کہ خدا میرا مطلب پورا کرے اوسکو لازم ہی کہ
۱۵۷ | مسلمان بھائی کا مقدور بھر کام بناوے اور اوسکے واسطے سعی سفارش کیا کرے **ق** جَابِرٌ مَنْ کَانَ لَہٗ شَرِیْکٌ فِیْ رَبْعَۃٍ اَوْ نَخْلٍ فَلَیْسَ لَہٗ اَنْ یَّبِیْعَ حَتّٰی یُؤْذِنَ
شَرِیْکَہٗ فَاِنْ رَضِیَ اَخَذَ وَاِنْ کَرِہَ تَرَکَ بخاری اور مسلم میں جابرؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ جسکا کوئی شریک ہو خواہ گھر میں یا باغ میں تو اسکو بدون اطلاع شریک کے
۱۵۸ | شراکت کی چیز کا بیچنا نہیں درست پھر بعد اطلاع کے اگر شریک چاہیگا تو مول لیگا اور اگر نچاہیگا تو نلیگا **خ** اَبُوْ سَعِیْدٍ مَنْ کَانَ مَعَہٗ فَضْلُ ظَہْرٍ فَلْیَعُدْ بِہٖ عَلٰی مَنْ لَّا
ظَہْرَ لَہٗ وَمَنْ کَانَ لَہٗ فَضْلٌ مِّنْ زَادٍ فَلْیَعُدْ بِہٖ عَلٰی مَنْ لَّا زَادَ لَہٗ مسلم میں ابو سعیدؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ جسکے پاس سواری زیادہ اونٹ ہو تو
۱۵۹ | جسکے پاس اونٹ نہین ہو اوسکو سواری کے واسطے دے اور جسکے پاس کھانا پینا زیادہ ہو تو جسکے پاس کچھ کھانا پینا نہین ہو اوسکو دے **ف** یہ حضرت نے سفر میں فرمایا تھا
اَسْمَاءُ بِنْتُ اَبِیْ بَکْرٍ مَنْ کَانَ مَعَہٗ ہَدْیٌ فَلْیَقُمْ عَلٰی اِحْرَامِہٖ وَمَنْ لَّمْ یَکُنْ مَّعَہٗ ہَدْیٌ فَلْیَحْلِلْ مسلم میں اسماءؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ جسکے
ساتھ قربانی ہو وہ اپنے احرام پر قائم رہے اور جسکے پاس قربانی نہو وہ احرام کو کھول ڈالے **ف** حضرت ایکبار سب لوگون کو لیکر حج کو گئے جب مکے میں پہنچے تب یہ حکم کیا کہ جسکے ساتھ
قربانی ہو وہ احرام باندھے ہے حج کرکے اوتارے اور جسکے پاس قربانی نہو وہ عمرہ کرکے احرام کھول ڈالے اور حج کے موسم میں دوسرا احرام باندھکے حج کرے لیکن حضرت کے ساتھ قربانی تھی تو
۱۶۰ | حضرت عمرہ کرکے احرام باندھے رہے بعد حج احرام اوتارا **ق** اَبُوْ ہُرَیْرَۃَ مَنْ کَانَ مِنْکُمْ مَادِحًا اَخَاہُ لَا مَحَالَۃَ فَلْیَقُلْ اَحْسِبُ فُلَانًا وَاللّٰہُ حَسِیْبُہٗ وَلَا
اُزَکِّیْ عَلَی اللّٰہِ اَحَدًا اَحْسِبُ کَذَا وَکَذَا اِنْ کَانَ یَعْلَمُ ذٰلِکَ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ جو کوئی اپنے بھائی مسلمان کی ضرور تعریف کیا چاہے
تو یون کہے کہ میں فلانے کو گمان کرتا ہون اور خدا ہی اوسکو خوب جانتا ہو میں خدا کے سامنے کسیکو بے عیب نہیں کہہ سکتا مجھکو گمان ہی کہ فلانا شخص ایسا اور ایسا اگر اوس بات کو سچ سمجھتا

ف حضرت کے روبرو ایک شخص نے دوسرے شخص کی تعریف کی حضرت نے فرمایا کہ تو نے اپنے یار کی گردن کاٹی یعنی وہ اپنی تعریف سن کر پھول جائیگا اور آپ کو بہتر سمجھیگا ہو تو
تو خدا اوس سے ناخوش ہوگا پھر حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور تعریف کرنے کا طریقہ سکھایا یعنی اول تو تعریف کرنا کسی طرح بہتر نہین پھر اگر تعریف کرنا ضرور جانے یعنی اوسمین
کچھ فائدہ دین کا سمجھے تو جو باتین اوسمین سچی سچی ہون اونکو اس طرح سے کہے کہ میرے گمان مین فلانا شخص دیندار ہے سچا ہے سخی ہے خوب آدمی ہے دوستی مین پورا ہے آگے اللہ جانے
کہ وہ کیسا ہے اور دوسری حدیث مین یون آیا ہے کہ جب مرد فاسق کی کوئی تعریف کرتا ہے تو خدا غضب مین آتا ہے تو معلوم ہوا کہ کافر کی تعریف کرنا زیادہ تر گناہ ہوگا
زمانے مین اکثر لوگون کی عادت ہے بے فائدہ تعریفین کرنے کی خصوصا امیرون کے مصاحب خوش آمد سے کیا کیا خرافات بکا کرتے ہین جو کام امیر کرے یا کوئی بات زبان
سے نکالے خواہ اچھی خواہ بری تو خوش آمدی کہتے ہین ای سبحان اللہ کیا کہا ہے یہ ارسطو کو بھی نہ سوجھی تھی ان جھوٹی تعریفون سے اپنی عاقبت تباہ کرتے ہین اور امیر کی خو بگاڑتے ہین

١٦١ م ابوھریرۃ من کان منکم مصلیا بعد الجمعۃ فلیصل بعدھا اربعا مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو تم لوگون سے بعد جمعے کے
نماز پڑھا چاہے تو چار رکعتین سنت پڑھے اور یہی مذہب ہے امام اعظم کا اور بعد جمعے کے چھ رکعتون کی بھی روایت آئی ہے

١٦٢ م ابوھریرۃ من کان یؤمن باللہ والیوم الاخر فاذا شھد امرا فلیتکلم بخیر او لیسکت مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو ایمان لایا ہو اللہ کا اور پچھلے دن کا یعنی قیامت کا تو جب
کسی کام مین حاضر ہو یعنی کوئی مشورہ کچھ یا قصہ فیصل کرانے تو اوسکو چاہیے کہ نیک بات بولے یا چپ رہے

١٦٣ م فضالۃ بن عبید من کان یؤمن باللہ والیوم الاخر فلا یاخذن الا مثلا بمثل مسلم مین فضالہ بن عبید سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو ایمان لایا ہو اللہ کا اور قیامت کا سو چاندی یا سونے کو نہ مول لے
مگر برابر برابر وزن مین یعنی اگر چاندی کے بدلے چاندی مول لے تو وزن مین دونون برابر چاہیین اور اسی طرح سونے مین دونو برابر ہون اگر وزن مین کوئی بھی زیادہ ہوگا
تو وہ سود ہوگا ف مصابیح مین فضالہ سے روایت ہے کہ مینے خیبر کی فتح مین سونے کی جڑاو ہنسلی بارہ اشرفی کو مول لی پھر جب اوسکے جواہرات کو اوکھاڑا تو اوسکا سونا
وزن مین بارہ اشرفی سے زیادہ نکلا مینے یہ حال حضرت سے کہا حضرت نے یہ حدیث فرمائی

١٦٤ خ ابوھریرۃ من کان یؤمن باللہ والیوم الاخر فلیصل رحمہ بخاری مین ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو ایمان لایا ہو اللہ کا اور قیامت کا تو چاہیے کہ وہ اپنی برادری کے ساتھ سلوک کرے

١٦٥ ق ابوھریرۃ من کان یؤمن باللہ والیوم الاخر فلیکرم ضیفہ ومن کان یؤمن باللہ والیوم الاخر فلیکرم جارہ ومن کان یؤمن باللہ والیوم الاخر فلیقل
خیرا او لیصمت بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو ایمان لایا ہو اللہ کا اور قیامت کے دن کا تو اوسکو چاہیے کہ اپنے مہمان کی آو بھگت
کرے یعنی خندہ پیشانی سے اوسکو ملے مکان مین اوتارے عمدہ کھانا ہو سکے تو کھلاوے اوسکا حال اچھی طرح سے پوچھے مہمان داری کا تین دن تک حق ہے آگے اگر
کریگا تو ثواب پاویگا اور جو ایمان لایا ہو اللہ کا اور قیامت کا تو چاہیے ہمسائے یعنی پڑوسی کی خاطرداری کیا کرے یعنی اوسکا کام کاج کردے اوسکو ناحق آزردہ نکرے
اگر وہ اپنی دیوار پر کڑیان یا چھپر رکھا چاہے تو منع نکرے غرض مقدور بھر اوسکو رنج ندے آرام پہنچاوے اور جو ایمان لایا ہو اللہ کا اور قیامت کا تو نیک بات بولا کرے

بیان حقوق مہمان

باز چکا رہے یعنی بے فائدہ باتون مین اپنی اوقات ضائع نکرے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ واہی تباہی قصے کہانیان جنمین نہ دین کا فائدہ ہو نہ دنیا کا اونکا

۱۶۶ کہنا اور سننا دونون منع ہین ق اَبُوْهُرَيْرَةَ مَنْ لَا يَرْحَمْ لَا يُرْحَمْ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو کسی پر رحم نکریگا اوسپر خدا رحم نکریگا ف ایکبار حضرت نے امام حسن کو پیار کر چوما تو ایک آدمی نے حضرت سے کہا کہ میرے دس بیٹے ہین مین کسیکو اس طرح پیار نہین کرتا تب حضرت نے یہ

۱۶۷ حدیث فرمائی اور ایک حدیث مین یون فرمایا ہی کہ جو لڑکون پر رحم نکرے اور بڈھون کا ادب نکرے وہ ہمارے گروہ مین نہین ق عُمَرُ مَنْ لَبِسَ الْحَرِيْرَ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الْاٰخِرَةِ بخاری اور مسلم مین عمر فاروق رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو دنیا مین ریشمی کپڑا پہنیگا وہ آخرت مین نہ پہنیگا ف ریشمی کپڑا جسکا تانا اور بانا دونون ریشم ہون جیسے اطلس اور کمخاب اور تافتہ سو عورتون کو درست ہی اور مردون پر حرام لیکن بقدر سنجاف کے درست ہی اور جسکا تانا ریشم کا ہو اور بانا سوت کا تو وہ مردون کو بھی حرام نہین جیسے مشروع اور عکس اسکا حرام ہی

۱۶۸ م بُرَيْدَةُ بْنُ الْحُصَيْبِ مَنْ لَعِبَ بِالنَّرْدَشِيْرِ فَهُوَ كَمَنْ غَمَسَ يَدَهُ فِي لَحْمِ الْخِنْزِيْرِ وَدَمِهِ مسلم مین بریدہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو نردشیر کھیلا سو گویا جسنے اپنا ہاتھ ڈبویا سور کے گوشت اور خون مین ف نردشیر ایک کھیل ہی چوسر کی طرح سو حرام ہی خواہ کچھ بدیا نہ بدا اسی طرح سب کھیل منع ہین کہ اونمین ناحق مال ضائع ہوتا ہی یا اوقات

۱۶۹ م جَابِرٌ مَنْ لَقِيَ اللهَ لَا يُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ لَقِيَهُ يُشْرِكُ بِهٖ دَخَلَ النَّارَ مسلم مین جابر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اللہ سے ملا یعنی مرتے دم تک خدا کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ جانتا تھا وہ بہشت مین جاویگا اور جو مرتے دم تک کسی چیز کو خدا کا شریک جانا کیا تو وہ دوزخ مین پڑیگا یعنی جو خدا ہی کو مالک جانیگا وہ بہشتی ہی اور جو خدا کے سوا کسی اور کو بھی نفع ضرر کا مالک سمجھا کیا وہ مشرک دوزخی ہی حضرت

۱۷۰ سے ایک شخص نے پوچھا کہ بہشت اور دوزخ مین جانے کے کیا کیا سبب ہین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی م جَابِرٌ مَنْ لَمْ يَجِدْ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسْ خُفَّيْنِ وَمَنْ لَمْ يَجِدْ إِزَارًا فَلْيَلْبَسْ سَرَاوِيْلَ مسلم مین جابر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسکو دو جوتیان میسر نہون تو دو موزے پہنے اور جسکو تہبند میسر نہو پائجامہ پہنے ف حاجیون کو فرمایا کہ جو احرام باندہے تو موزہ اور پائجامہ نہ پہنے اور جسکو میسر نہو لاچاری مین درست ہی لیکن موزے کو اوپر سے اتنا کاٹ ڈالے کہ پشت پا کھلا رہے

۱۷۱ خ اَبُوْهُرَيْرَةَ مَنْ لَمْ يَدَعْ قَوْلَ الزُّوْرِ وَالْعَمَلَ بِهٖ فَلَيْسَ لِلّٰهِ حَاجَةٌ فِيْ اَنْ يَدَعَ طَعَامَهٗ وَشَرَابَهٗ بخاری مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو روزے مین بہتان کرنا اور جھوٹی واہی تباہی باتین کہنا اور ایسے کام سے باز نہ آوے تو اللہ کو اوسکے کھانے پینے چھوڑنے کی کچھ پروا نہین ف یعنی روزہ رکھنے سے یہ غرض ہی کہ آدمی کا ظاہر اور باطن پاک ہو جب وہی ناشائستہ قول فعل کرتا رہا تو کھانا پینے کے چھوڑنے سے وہ غرض حاصل نہوئی اگرچہ فرض گردن سے ادا ہو لیکن بے لطف ہی

۱۷۲ خ اَبُوْذَرٍّ مَنْ مَاتَ مِنْ اُمَّتِيْ لَا يُشْرِكُ بِاللهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ وَاِنْ زَنٰى وَاِنْ سَرَقَ بخاری مین ابوذر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا جو میری امت سے اس طرح پر مریگا کہ خدا کے ساتھ کسیکو ساجھی نجانتا ہو تو وہ بہشت مین داخل ہوگا اگرچہ حرام کاری اور چوری کی ہو ف یعنی مسلمان اگرچہ گنہگار ہو لیکن ایمان کی برکت سے ہمیشہ دوزخ مین نرہیگا یا بعد سزا کے بہشت مین جاویگا یا بے سزا خدا کے فضل سے بہشت پاویگا ف بہر صورت نجات ہی خاتمہ بخیر چاہیے

۱۷۳ ق عَائِشَةُ مَنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ صِيَامٌ صَامَ عَنْهُ وَلِيُّهٗ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا جو شخص کہ مرجاوے اور اوسپر روزے ہون قضا اوسکا

ہو تو اوسکی طرف سے اوسکا وارث روزہ رکھے ف امام شافعی کا یہی مذہب اور امام اعظم کے مذہب میں ہر روزہ کے بدلے صدقہ فطر کے برابر وارث کی طرف سے ادا کرے چنانچہ امام اعظم کی اور حدیث لیکر

۱۷۴ ہ ابو ہریرۃ من مات ولم یغز ولم یحدث نفسہ بغزو مات علی شعبۃ من نفاق مسلم میں ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو مر گیا اس طرح پر کہ نہ کبھی اوسنے جہاد کیا اور نہ کبھی راہ خدا میں لڑنے کی دل میں نیت کی تو وہ منافقوں کے دستور پر مرا ف یعنی جو سچا مسلمان ہوگا وہ دین محمدی کا غلبہ چاہیگا تو کافروں سے اسکے واسطے لڑیگا اور اگر سامان نہ ہوگا تو دل میں البتہ اسکا قصد رکھیگا اور جو دل میں بھی جہاد کا کبھی خیال نہ کریگا معلوم ہوا کہ منافقوں کی طرح اوسکا ایمان بھی ہے ایمان کامل نہیں

۱۷۵ ق ابن مسعود من مات وھو یدعو من دون اللہ ندا دخل النار بخاری اور مسلم میں عبد اللہ ابن مسعود سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو مر گیا اسی حالت پر کہ وہ پکارتا تھا اللہ کے سوا کسی اور کو اوسکا شریک جانکر تو وہ دوزخ میں گیا ف یعنی جو خدا کے سوا کسی اور کو بھی اس عالم کا مالک جانے اور اوسکو نفع یا ضرر کا مختار سمجھے وہ مشرک مقرر دوزخی ہے

۱۷۶ ہ عثمان من مات وھو یعلم انہ لا الہ الا اللہ دخل الجنۃ مسلم میں حضرت عثمان سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو مر گیا اس حالت پر کہ وہ جانتا تھا کہ بیشک یہ بات ہے کہ خدا کے سوا کوئی نہیں جہان کا مالک اور لائق بندگی اور پوجنے کے وہ بہشت میں گیا ف اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ اس زمانے میں جو اکثر عوام خلقت منہ سے لا الہ الا اللہ کہتے ہیں اور بتوں کو پوجتے ہیں اولیاؤں کی قبروں کو سجدہ کرتے ہیں مصیبت میں انکو نفع ضرر کا مختار جانکر پکارتے ہیں وے مشرک ہیں پکے مسلمان نہیں اس واسطے کہ حضرت نے اس حدیث میں صاف فرمایا کہ جو دل سے سوا خدا کے کسی کو مالک پوجنے کے لائق نہ سمجھے وہ بہشتی مسلمان ہے اور نہیں کہ زبان سے تو کلمہ کہیں اور مسلمانی کا دم بھریں پھر شریک بھی کریں تو لازم ہے مسلمانوں کو کہ جیسا زبان سے کہیں ویسا دل میں عقیدہ رکھیں ویسا ہی کیا کریں تب سچے مسلمان ہیں

۱۷۷ ہ ابو ہریرۃ من منح منحۃ غدت بصدقۃ وراحت بصدقۃ صبوحھا وغبوقھا مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو دودھار اونٹنی یا بکری کسی کو دودھ پینے کو عاریت دیگا تو ہر روز اوسے صبح شام کے دودھ کے صدقہ کا ثواب ملیگا

۱۷۸ ہ عمر من نام عن حزبہ من اللیل او عن شیء منہ فقراءہ ما بین صلوۃ الفجر وصلوۃ الظہر کتب لہ کانما قرأہ من اللیل مسلم میں عمر فاروق سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو رات کے وظیفے سے سو گیا یعنی سب وظیفہ یا کچھ نیند کے سبب سے قضا ہو گیا تھوڑا پھر اوسے صبح ظہر تک کسی وقت پڑھ لیا تو اوسکا ثواب ویسا لکھا جائیگا جیسا رات کا ف یعنی اوس وقت میں نہ پڑھنے سے اوسکا ثواب نہ گھٹیگا پورا ملیگا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قضا پڑھنے کو یہی وقت بہتر ہے

۱۷۹ خ عائشۃ من نذر ان یطیع اللہ فلیطعہ ومن نذر ان یعصی اللہ فلا یعصہ بخاری میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے نذر مانی ہو خدا کی اطاعت کی وہ اوسکو ادا کرے اور جسنے نذر مانی ہو خدا کے گناہ کی سو اوسکو نہ کرے ف یعنی نذر اگر موافق شرع کے ہو جیسے صدقہ نماز روزہ حج تو اوسکا ادا کرنا واجب ہے اور اگر خلاف شرع کے نذر اور منت مانی ہو جیسے بات نہ کرنا دعوت قبول نہ کرنا قبروں پر جھنڈے نشان چڑھانا وہاں چراغان کرنا شہید کی چوٹی سر پر رکھنا محرم میں لڑکوں کو فقیر بنانا تعزیے کے سامنے رات بھر ایک پاؤں سے کھڑے رہنا اور مولی بچا کر جگا کر اسی طرح اور خرافات کرنا سب خلاف شرع ہیں اول تو ان کاموں کی منت نہ مانے اور اگر انکی منت مانی ہو تو ہرگز ہرگز ادا نہ کرے

۱۸۰ م خولۃ بنت حکیم من نزل منزلا ثم قال اعوذ بکلمات اللہ التامات من شر ما خلق لم یضرہ شیء حتی یرتحل من منزلہ ذلک

سلم مین خولہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اترے کسی منزل پر یہ دعا پڑہے اعوذ ... خالق تک تو اوس منزل مین کوچ کے وقت تک کوئی چیز ضرر نہ پونہچا سکے گی اوس دن تک
یعنی کہ مین پناہ مانگتا ہون بوسیلے خدا کے کلام کے جسکی پوری تاثیر ہی ہر بدی سے جو اوسنے بنائی ف ایک منزل مین ایک شخص نے کہا کہ یا حضرت مجکو بچھو نے کاٹا تب حضرت نے
۱۸۱ فرمایا ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ مَنْ نَسِيَ وَهُوَ صَائِمٌ فَاَكَلَ اَوْ شَرِبَ فَلْيُتِمَّ صَوْمَهُ فَاِنَّمَا اَطْعَمَهُ اللّٰهُ وَسَقَاهُ بخاری و مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا جو روزہ دار بہولے سے کچھ کھا گیا یا پی گیا تو وہ اپنا روزہ پورا کرلے یعنی روزہ نہین گیا خدا نے اوسکو کھلایا پلایا ف یعنی خدا نے آپ اوسکی دعوت کی روزہ بھی
۱۸۲ رہا اور پیٹ بھی بہرا سبحان اللہ کیا کریم ہی بہولے چوکے کو نہین پکڑتا ق عَائِشَةُ مَنْ نُوْقِشَ الْحِسَابَ عُذِّبَ بخاری و مسلم مین حضرت عائشہ سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ جسکے حساب مین جھگڑا پڑا اوسپر عذاب ہوا ف حضرت نے ایکبار فرمایا کہ خدا جس بندے سے حساب کیا وہ عذاب مین گرفتار ہوا تو حضرت عائشہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ
خدا قرآن مین فرماتا ہی کہ جن نیک لوگون کے نامۂ اعمال داہنے ہاتھ مین ہونگے اونسے بھی آسان حساب ہوگا اور آپ فرماتے ہین کہ جسکا حساب ہوا وہ عذاب مین آیا تب حضرت
نے فرمایا کہ نیکون کو اونکے نامۂ اعمال فقط دکھلا دیے جاوینگے اونسے کچھ پوچھا نجاویگا مگر جسکے حساب مین جھگڑا پڑا یعنی فلانا کام کیون کیا تھا اور فلانا کام کیون نکیا تھا تب
۱۸۳ وہ مقرر عذاب مین پڑا یعنی بندے کا بال بال گنہگار ہی کیا طاقت ہی کہ جواب دہی کرسکیگا الٰہی بحق حضرت مصطفیٰ ہمکو حساب مین نہ پکڑ تو محض اپنے کرم سے پار لگا دیو آمین
عُمَرُ مَنْ نِيْحَ عَلَيْهِ يُعَذَّبُ بِمَا نِيْحَ عَلَيْهِ بخاری مین عمر فاروق سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جس مردے پر نوحہ ہوا تو اوسپر عذاب ہوتا ہی نوحے کے سبب سے
ف کفار عرب کی عادت تھی کہ مرتے وقت وصیت کرتے تھے کہ ہمکو خوب رونا اور ہماری خوبیان بیان کرنا تو اس واسطے حضرت نے فرمایا کہ نوحے سے عذاب ہوتا ہی یعنی جس نے
کی میت وصیت کر جاوے اور دوسرا مطلب یہ کہ جسکے خاندان مین نوحہ کرکے رونیکی عادت ہو اور وہ منع نکرے تو اوسکے مرنے کے بعد جو اوسپر نوحہ ہوگا تو اوسپر اوسکا عذاب ہوگا
اس سبب سے کہ وہ منع کرنے پر قادر تھا کیون نہ منع کر گیا اور اگر بعد اوسکے منع کرنے کے لوگ نمانینگے تو اوسکا کچھ قصور نہین اس واسطے کہ خدا عادل ہی ایک کا گناہ دوسرے
۱۸۴ کی گردن پر نہین ڈالتا م جَرِيْرٌ مَنْ يُّحْرَمِ الرِّفْقَ يُحْرَمِ الْخَيْرَ مسلم مین جریر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو نرمی سے بے نصیب ہوا وہ سب خوبیون سے بے نصیب رہا
۱۸۵ ف یعنی مسلمان کو لازم ہی کہ نرمی اختیار کرے اور اگر نرمی نہین تو کچھ بھی نہین جو ہر بات مین سختی کرے وہ آدمی نہین کتا ہی م اَبُوْ هُرَيْرَةَ مَنْ يَّدْخُلِ الْجَنَّةَ يَنْعَمُ
لَا يَبْؤُسُ وَلَا تَبْلٰى ثِيَابُهُ وَلَا يَفْنٰى شَبَابُهُ مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو بہشت مین جاویگا چین کریگا بے غم رہیگا کبھی اوسکے کپڑے نہ گلین
۱۸۶ گے نہ جوانی اوسکی مٹے گی یعنی سدا جوان ہی رہیگا بڈہا کبھی نہوگا خ اَبُوْ هُرَيْرَةَ مَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ بِهٖ خَيْرًا يُّصِبْ مِنْهُ بخاری مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ جسکے ساتھ خدا خیر اور بہتری کیا چاہتا ہی تو اوسپر کچھ مصیبت ڈالتا ہی ف مسلمان کو لازم ہی کہ مصیبت سے نہ گھبراوے مصیبت کو خدا کا غضب نہ سمجھے
اوسکو خدا کا کرم جانے کہ مصیبت مین گناہ گھٹتے ہین درجے بلند ہوتے ہین ہر دم خدا یاد آتا ہی آرام مین اکثر آدمی خدا کو بھول جاتا ہی اگر مصیبت اور بلا آدمی کے حق مین بہتر نہوتی
تو خدا اپنے پیغمبرون پر اور نیک بندون پر نہ ڈالتا مصیبت مسلمان کے حق مین اکسیر ہی سونے چاندی کو جو کھرا کیا چاہتے ہین تو اوسکو آگ سے گلاتے ہین لیکن اوس مصیبت سے خدا کی پناہ ہی

آدمی کا فریب جانے یا خدا کو بھولے اور اوسکا گلہ کرے ق ابوہریرۃ من یرد اللہ بہ خیرا یفقہہ فی الدین بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ جسکے ساتھ خدا نیکی کیا چاہتا ہے تو اوسکو دین میں سوجھ دیتا ہے شریعت کا بھید وہ پہچانتا ہے م ابوہریرۃ من یسر علی معسر یسر اللہ علیہ فی
الدنیا والآخرۃ ومن ستر مسلما سترہ اللہ فی الدنیا والآخرۃ واللہ فی عون العبد ما کان العبد فی عون اخیہ ورد
القضاعی نحوہ ومن ستر علی اخیہ مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو محتاج قرضدار پر آسانی کریگا تو خدا اوسپر دین اور دنیا میں آسانی کریگا اور جو مسلمان
کو کپڑے پہناویگا یا اوسکے عیب چھپاویگا خدا اوسکے عیب دین و دنیا میں چھپاویگا اور خدا بندے کی مدد پر ہے جبتک بندہ اپنے بھائی مسلمان کی مدد پر ہے اور قضاعی کی روایت
میں بجاے ستر مسلما کے ستر علی اخیہ آیا ہے لیکن دونون عبارت کا مطلب ایک ہے لفظ کا فرق ہے م جابر من یصعد الثنیۃ ثنیۃ المرار فانہ یحط عنہ ما حط عن
بنی اسرائیل مسلم میں جابر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو شخص ٹیلے پر چڑھ جاویگا جسکا نام ثنیۃ المرار ہے اوسکے گناہ گھٹائے جاوینگے جیسے گناہ بنی اسرائیل کے گھٹائے گئے ف حضرت
ایکبار مدینے سے مکے کو چلے راہ میں ایک ٹیلا آگے آیا جسکا ثنیۃ المرار نام تھا وہاں کافر مسلمانوں کے مارنے کے واسطے چھپے بیٹھے تھے تب حضرت نے فرمایا کہ جو اس ٹیلے پر کافروں کے دھمکانے کے
واسطے چڑھ جاویگا اوسکے گناہ معاف ہونگے پھر سب اصحاب اوسپر چڑھ گئے بنی اسرائیل حضرت یعقوب کی اولاد جو حضرت موسی کے ساتھ تھی اونکو حکم ہوا تھا کہ کافروں کے شہر کے دروازے سے
داخل ہو تو تمھارے گناہ معاف ہونگے اوسی قصے کو حضرت نے یہاں یاد فرمایا ق ومن الاستفہامیۃ یہاں سے وہ حدیثیں شروع ہوئیں جنکے سرے پر
من استفہامیہ ہے یعنی پوچھنے کی لفظ م ابوہریرۃ من اصبح منکم الیوم صائما قال ابوبکر انا قال فمن تبع منکم الیوم جنازۃ قال ابوبکر انا
قال فمن اطعم منکم الیوم مسکینا قال ابوبکر انا قال فمن عاد منکم الیوم مریضا قال ابوبکر انا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم ما اجتمعن فی امرئ الا دخل الجنۃ مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے اصحاب سے فرمایا کہ تم لوگوں میں کون آج روزہ دار ہے ابوبکر صدیق نے کہا
میں ہوں یا رسول اللہ پھر حضرت نے فرمایا کہ کون آج جنازے کے ساتھ چلا ہے ابوبکر صدیق نے کہا کہ میں پھر حضرت نے فرمایا کہ کسنے آج محتاج کو کھلایا ہے ابوبکر صدیق نے کہا کہ میں نے
پھر حضرت نے فرمایا کہ کسنے آج بیمار کو پوچھا ہے ابوبکر صدیق نے کہا کہ میں نے پھر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یہ چارون کام ایکدن میں جسمیں جمع ہووے وہ بہشت
میں گیا ف اس حدیث سے ابوبکر صدیق کا کمال اور بہشتی ہونا ثابت ہوا ق جابر من رجل یتقدمنا فیمدر الحوض فیشرب ویسقینا قال لہ جابر انا
دعنا من ماء من میاہ العرب بخاری اور مسلم میں جابر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی مرد ایسا ہے جو ہمسے آگے بڑھ جاوے سو گرداگرد ڈھیلے چن کر حوض بناوے پھر پانی پیوے
اور ہمکو پلاوے یہ حضرت نے فرمایا تھا جب عرب کے ایک پانی کے پاس پہنچے تھے ف حضرت ایکبار لڑائی کرکے پھرے تھے ایک منزل پر پانی کم تھا اور بہ جاتا تھا سو حضرت نے فرمایا
کہ کوئی آگے جاوے اور مینڈھ باندھ کر حوض بناوے تو پانی اوسمیں جمع ہو چنانچہ ایک آدمی نے ویسا ہی کیا پھر حضرت نے اوسمیں وضو کیا اوسکی برکت سے پانی بہت ہو گیا سارے لشکر کو کام
نکلا م سلمۃ بن الاکوع من قتل الرجل یعنی عینا من المشرکین قالوا ابن الاکوع قال لہ سلبہ اجمع مسلم میں سلمہ بن اکوع سے روایت ہے کہ

حضرت نے پوچھا کہ کسنے اس آدمی کو مارڈالا یعنی کافرون کے جاسوس لوگون نے کہا سلمہ نے مارا ہی حضرت نے فرمایا کہ اسکا تمام اسباب سلمہ کا ہی ف سلمہ سے روایت ہی کہ ہوازن کی
کافرون کی قوم تھی حضرت سے دغا کی تھی اور لڑے تھے ایک روز انکا جاسوس خبر لینے کو حضرت کے لشکر مین آیا لوگون کے ساتھ کھانا کھاکر سب حال دریافت کرکے اپنے اونٹ پر
سوار ہو کے بھاگا مینے اسکو دوڑکر پکڑا اور تلوار سے اسکو مار کر اونٹ مع اسباب کے لے آیا تب حضرت نے اوسکا اسباب سب مجکو دیا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر کافر مسلمانون کے
ملک مین بے امان آوے تو اوسکا قتل کرنا درست ہے ١٩٣ وَ جَابِرٍ مَنْ لِكَعْبِ بْنِ الْاَشْرَفِ فَاِنَّهٗ قَدْ اٰذَى اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ بخاری اور مسلم مین جابر سے روایت
کہ حضرت نے فرمایا کہ کون ایسا ہی کہ جو کعب بن اشرف کو مار ڈالے بیشک اوسنے بہت رنج دیا ہی اللہ اور اوسکے رسول کو ف کعب بن اشرف یہودیون کا سردار تھا اور شاعر
حضرت کے اور حضرت کے اصحاب کی ہجو کرتا تھا کافرون کو حضرت کے ساتھ لڑنے کے واسطے چونپ لاتا تھا اس واسطے حضرت نے اوسکے قتل کا حکم دیا تھا تو محمد بن سلمہ اور چند صحابہ
اوسکے قلعے مین جو مدینے کے پاس تھا گئے اور اوسکو دم دیکر باہر لائے پھر محمد بن سلمہ نے اوسکا سر کاٹ کر حضرت کے پاس لا ڈالا حضرت بہت خوش ہوئے اس حدیث سے
معلوم ہوا کہ جو اللہ اور رسول کو برا کہے اوسکا قتل کرنا واجب ہے ١٩٤ وَ اَنَسٍ مَنْ يَّاْخُذُ مِنِّىْ هٰذَا فَمَنْ يَّاْخُذُهٗ بِحَقِّهٖ يعنى سَيْفًا فَاَخَذَهٗ اَبُوْ دُجَانَةَ قَالَهٗ
يَوْمَ اُحُدٍ مسلم مین انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کون مجسے یہ تلوار لیگا سو اوسکو وہ لیوے جو اوسکا حق ادا کرے یعنی خوب لڑے پھر وہ تلوار ابو دجانہ نے لیا یہ حضرت نے
جنگ احد مین فرمایا تھا ف جب احد مین لڑائی سخت پڑی تو حضرت نے ایک تلوار ہاتھ مین لی اور فرمایا کہ یہ تلوار کون لیگا سب لوگون نے ہاتھ پھیلائے پھر حضرت نے فرمایا کہ
اوسکو وہ لیوے جو خوب گھس کر لڑے تب ابو دجانہ حضرت سے لیکر دونون صفون کے اندر تیر سے بدا اور اکڑنے لگا حضرت نے فرمایا کہ اس چال کو خدا [illegible] اور کہین درست نہین
رکھا پھر ابو دجانہ نے خوب تلوار کی یہان تک کہ لڑائی آخر ہوئی ١٩٥ وَ اَنَسٍ مَنْ يَّرُدُّهُمْ عَنَّا وَلَهُ الْجَنَّةُ قَالَهٗ سَبْعَ مَرَّاتٍ يَوْمَ اُحُدٍ مسلم مین انس سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ وہ کون ہی جو کافرون کو ہمارے اوپر سے ہٹادے حضرت نے سات بار فرمایا جنگ احد مین ف احد ایک پہاڑ ہی مدینے سے تین کوس وہان حضرت سے لڑائی ہوئی
مشرکین مکہ تین ہزار تھے حضرت کا لشکر ایک ہزار تھا حضرت نے پچاس تیر اندازون کا عبداللہ بن جبیر کو سردار کیا اور پہاڑ کی گھاٹی پر انکو مقرر کیا اور فرمایا کہ تم ہم
یہان سے نہ ہٹیو پھر لڑائی ہونے لگی تو حضرت کی فتح ہوئی لوگ کافرون کا اسباب لوٹنے لگے تیر اندازون نے بھی ارادہ لوٹنے کا کیا عبداللہ بن جبیر نے منع کیا کہ ہمکو
یہان سے ہلنے کا حکم نہین لوگون نے نمانا لوٹ مین پڑے ناکا خالی ہوگیا خالد بن ولید اوس وقت تک مسلمان نہوئے تھے اوسی ناکے سے لشکر اسلام پر گھس پڑے
لڑائی بگڑ گئی حضرت پر کافرون کا ہجوم ہوا پیشانی اور رخسار مبارک زخمی ہوئے آگلے دانتون پر پتھر لگا گر گئے اوس وقت حضرت نے فرمایا کہ جو ہمارے اوپر سے کافرون کو ہٹاوے
وہ بہشت پاوے ایک صحابی نکلے اور کافرون سے لڑکر شہید ہوئے پھر کافرون کا ہجوم ہوا پھر حضرت نے فرمایا کہ جو انکو ہٹاوے وہ بہشت پاوے دوسرے صحابی نکلے اور لڑکر شہید
ہوئے اسی طرح سات بار حضرت نے فرمایا تو سات صحابی شہید ہوئے اور لڑائی آخر ہوگئی ہی یہ قسمت اونکی جو حضرت پر فدا ہوئے ١٩٦ وَ عُثْمَانَ مَنْ يَّشْتَرِىْ بِئْرَ رُوْمَةَ
فَيَكُوْنُ دَلْوُهٗ فِيْهَا كَدِلَاءِ الْمُسْلِمِيْنَ بخاری مین حضرت عثمان سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کون ہی کہ رومہ کے کنوین کو مول لیوے پھر اوسکا ڈول اوس کنوین مین

ایسا ہو جیسے اور مسلمانون کے ڈول یعنی مول لیکر اوسکو خدا کی راہ مین وقف کردے اپنی ملکیت مین نرکھے **ف** حضرت جب مکے سے مدینے مین آئے تو وہان سوا ایک کوین کے میٹھا پانی نتھا سو وہ کوان بگڑ گیا تھا حضرت نے فرمایا کہ جو اوس کوین کو صاف کرادے اوسکو بہشت ملے گی حضرت عثمان نے اپنا مال لگاکر اوسکو صاف کروایا پھر جب طیار ہو تو کافرون نے مسلمانون کو پانی بھرنے سے روکا تب حضرت نے اوسکے مول لینے کو فرمایا تو حضرت عثمان نے آٹھہ ہزار اور ایک روایت مین پچیس ہزار کو مول لیا اور خدا کی راہ مین اوسکو وقف کردیا

۱۹۷ **ق** اَنَسٌ مَنْ يَنْظُرُ لَنَا مَا صَنَعَ اَبُوْجَهْلٍ **قَالَهٗ** يَوْمَ بَدْرٍ فَانْطَلَقَ اِلَيْهِ اِبْنُ مَسْعُوْدٍ بخاری اور مسلم مین انس سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ کون ہو جو دیکھہ آوے ابوجہل کو کہ اوسنے کیا کیا یعنی جیتا ہی یا مرگیا یہ فرمایا جس دن جنگ بدر ہوئی تھی پھر خبر لینے کو عبداللہ بن مسعود گئے **ف** بدر ایک کوین کا نام تھا مدینے سے تین منزل دوسرے سال ہجری کے اول اول اسلام کی لڑائی وہان ہوئی مشرکین مکہ ساڑھے نوسی تھے اور حضرت کے ساتھہ تین سو تیرہ آدمی تھے جب کافرون کی شکست ہوئی تب حضرت نے فرمایا کوئی ابوجہل کی خبر لاوے تو عبداللہ بن مسعود اوس واسطے گئے دیکھا کہ زخمی پڑا ہے مرنے کے قریب ہی پھر عبداللہ نے اوسکی داڑھی پکڑکے ہلائی اور اوسنے پوچھا کسکی فتح ہوئی انھون نے جواب دیا کہ اللہ اور رسول کی پھر اوسکا سرکاٹ کے حضرت کے سامنے لاڈالا حضرت شکر الٰہی بجالائے اور فرمایا کہ یہ اس امت کا فرعون تھا

اَلْبَابُ الثَّانِيْ فِيْ اِنَّ

۱۹۸ دوسرے باب مین وہ حدیثین ہین جنکے سرے پر اِنَّ آیا ہو **خ** اِبْنُ عَبَّاسٍ اِنَّ اَبَاكُمَا كَانَ يُعَوِّذُ بِهِمَا اِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَّهَامَّةٍ وَّمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَّامَّةٍ كَانَ يَقُوْلُ لِلْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا حِيْنَ كَانَ يُعَوِّذُهُمَا بخاری مین عبداللہ بن عباس سے روایت ہو کہ حضرت جب امام حسن اور امام حسین رضی اللہ عنہما کے واسطے پناہ مانگتے تھے تو فرماتے تھے کہ تمھارے باپ یعنی حضرت ابراہیم اسی طرح حضرت اسمٰعیل اور حضرت اسحٰق کے واسطے پناہ مانگا کرتے تھے کہ پناہ مانگتا ہون مین بوسیلے اللہ کے کلام کے جسکی پوری تاثیر ہی ہر ایک شیطان سے اور ہر ایک کاٹنے والے کیڑے سے اور ہر ایک بری نظر سے

۱۹۹ **م** اِبْنُ عُمَرَ اِنَّ اَبَرَّ الْبِرِّ اَنْ يَّصِلَ الرَّجُلُ اَهْلَ وُدِّ اَبِيْهِ بَعْدَ اَنْ يُّوَلِّيَ الْاَبُ مسلم مین عبداللہ بن عمر سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ بہتر سے بہتر نیکوکاری اور نہایت سعادت مندی کہ آدمی اپنے باپ کے آشنا دوستون سے سلوک کرے باپ کے مرجانے کے بعد یا اوسکی غیبت مین

۲۰۰ **م** اَنَسٌ اِنَّ اِبْرَاهِيْمَ اِبْنِيْ وَاِنَّهٗ مَاتَ فِي الثَّدْيِ وَاِنَّ لَهٗ لَظِئْرَيْنِ تُكْمِلَانِ رَضَاعَهٗ فِي الْجَنَّةِ مسلم مین انس سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک ابراہیم میرا بیٹا ہو شیر خوارگی مین مرگیا اور اوسکے واسطے دو دائیان ہین بہشت مین دودھ پلانے کی مدت کو پورا کرتی ہین **ف** حضرت ابراہیم آٹھوین سال ہجری کے حضرت کی حرم سے جنکا نام قبطیہ یا ماریہ تھا پیدا ہوئے اور اٹھارہ مہینے کے ہوکر مرگئے شاید کوئی شبہ کرتا کہ پیغمبر کا بیٹا جو مرگیا سو کیسا تو اوس واسطے حضرت نے فرمایا کہ وہ میرا بیٹا ہی اور خدا کے نزدیک اوسکا ایسا رتبہ ہی کہ بہشت مین اوسکو دائیان دودھ پلاتی ہین

۲۰۱ **خ** اَبُوْهُرَيْرَةَ اِنَّ اِبْرَاهِيْمَ يَرٰى اَبَاهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلَيْهِ الْغَبَرَةُ وَالْقَتَرَةُ ابوہریرہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت مین حضرت ابراہیم خلیل اللہ اپنے باپ کو دیکھینگے کہ اوسپر خاک دھول پڑی ہی سیاہی اوسکو لپٹی ہی **ف** بخاری مین اسکا پورا قصہ یون ہی کہ جب قیامت مین حضرت ابراہیم اپنے باپ کو جسکا آزر نام مشہور ہی عذاب مین گرفتار دیکھینگے تو کہینگے

کیون مجھ سے کہا تھا کہ بت پرستی نہ کیجیو میرا کہنا مان نہ تو نے مانا آزر کہیگا جو بولو سو ہو اب مین تمہارا کہنا مانونگا تب حضرت ابراہیم جناب الٰہی مین عرض کرینگے کہ الٰہی میرے
رب تو نے مجھ سے وعدہ کیا ہی کہ مین تجکو قیامت مین فضیحت نکرونگا اور اس سے زیادہ کون رسوائی ہی کہ میرے باپ کا یہ حال ہی خدا فرمائیگا کہ مین بہشت کو کافرون پر حرام
کرچکا یعنی ممکن نہین کہ یہ دوزخ سے نکلے اور بہشت مین جاوے پھر حضرت ابراہیم کو حکم ہوگا کہ اپنے پانون کے تلے دیکھو تو دیکھینگے کہ آزر خاک آلودہ جانور ہوگیا پھر
فرشتے اوسکے پانون کو پکڑ گھسیٹ کر دوزخ مین ڈال دینگے یعنی تبدیل صورت سے عار دور ہوئی کہ کوئی اوسکو نہ پہچانیگا اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ بغیر ایمان

۲۰۲ کے ناتا رشتہ کچھ کام نہ آویگا سبحان اللہ جب کہ ابراہیم خلیل اللہ سا بیٹا ہو وہ دوزخ مین پڑے ق عَائِشَةُ اِنَّ اَبْغَضَ الرِّجَالِ اِلَى اللّٰهِ الْاَلَدُّ الْخَصِمُ بخاری
اور مسلم مین حضرت عائشہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا کے نزدیک سب لوگون مین سے زیادہ تر دشمن لڑاکا

۲۰۳ جھگڑالو ہی م جَابِرٌ اِنَّ اِبْلِيْسَ يَضَعُ عَرْشَهُ عَلَى الْمَاءِ ثُمَّ يَبْعَثُ سَرَايَاهُ فَاَدْنَاهُمْ مِنْهُ مَنْزِلَةً اَعْظَمُهُمْ فِتْنَةً
يَجِيْءُ اَحَدُهُمْ فَيَقُوْلُ فَعَلْتُ كَذَا وَكَذَا فَيَقُوْلُ مَا صَنَعْتَ شَيْئًا ثُمَّ يَجِيْءُ اَحَدُهُمْ فَيَقُوْلُ مَا تَرَكْتُهُ حَتّٰى
فَرَّقْتُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ امْرَاَتِهِ فَيُدْنِيْهِ مِنْهُ فَيَقُوْلُ نِعْمَ اَنْتَ مسلم مین جابر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ شیطان اپنا تخت پانی پر رکھتا ہی پھر اپنے
لشکرون کو عالم مین فساد کرنے کو بھیجتا ہی سو اوس سے مرتبے مین زیادہ تر قریب وہ ہوتا ہی جو بڑا فساد والا ہی کوئی شیطان اون مین سے آکر کہتا ہی کہ مینے فلانا فلانا کام کیا یعنی فلانے سے زنا
کروائی فلانے کو شراب پلوائی تو شیطان کہتا ہی کہ تو نے کچھ بھی نہین کیا پھر کوئی آکے کہتا ہی کہ مینے فلانے کو نہ چھوڑا یہان تک کہ لڑائی کرا دی اوسمین اور اوسکی جورو مین تو اوسکو اپنے
پاس کر لیتا ہی اور کہتا ہی کہ ہان تو نے بڑا کام کیا ہی تو میرا بہت پیارا ہی ف جورو خاوند کی جدائی مین بڑے بڑے فساد ہین ایک تو اولاد ہونا موقوف ہوا دوسرے اگر اولاد ہوئی تو حرام سے
ہوئی تو بے برکتی پھیلی اس واسطے شیطان کو یہ کام بہت پسند ہی مسلمانون کو ہمین احتیاط لازم ہی ایسا نہو کہ غصے مین طلاق یا اوسکے مانند کوئی اور بات منہ سے نکل جاوے اور پھر وہ

۲۰۴ حرام سے پیدا ہو ق اَبُوْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيُّ اِنَّ اَبْوَابَ الْجَنَّةِ تَحْتَ ظِلَالِ السُّيُوْفِ بخاری اور مسلم مین ابو موسی اشعری رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بہشت کے دروازے

۲۰۵ تلوارون کی چھانو تلے ہین ف یہ راہ خدا مین لڑنے والون کو اور شہیدون کو بشارت ہی کہ غلبہ دین کے واسطے راہ خدا مین اپنی جان قربان کرتے ہین کیون بہشت پاوین م
اَنَسٌ اِنَّ اَبِيْ وَاَبَاكَ فِي النَّارِ قَالَهُ لِرَجُلٍ سَاَلَهُ اَيْنَ اَبِيْ مسلم مین انس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ میرا اور تیرا باپ دوزخ مین ہی ایک آدمی نے پوچھا کہ میرا باپ
کہان ہی تب حضرت نے یہ فرمایا ف اوس آدمی سے پہلے فرمایا تھا کہ تیرا باپ دوزخ مین ہی جب وہ غمگین ہوکر چلا تو حضرت نے اوسکو بلایا پھر یہ فرمایا کہ میرا باپ اور تیرا دونون دوزخ مین ہین
تاکہ اوسکے دل کو تسلی ہو یعنی تاکہ وہ یون سمجھے جب پیغمبر کے باپ کا یہ حال ہوا تو مین کیا چیز ہون سبحان اللہ کیا اخلاق تھے حضرت مین اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کافرون
کو مغفرت نہین بعضے احادیث مین آیا ہی کہ حضرت کی خاطر سے حضرت کے والدین کو حق تعالی نے قبر مین زندہ کیا سو وے ایمان لائے لیکن محدثین کے نزدیک وے احادیث صحیح

۲۰۶ نہین واللہ اعلم م ابْنُ عُمَرَ اِنَّ اَحَبَّ اَسْمَائِكُمْ اِلَى اللّٰهِ عَبْدُ اللّٰهِ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ مسلم مین عبد اللہ بن عمر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تمہارے نامون مین

بہت پیارا نام اللہ کے نزدیک عبداللہ اور عبدالرحمن ہے **ف** یہ نام مقبول اسواسطے ہوئے کہ انمین اپنی بندگی اور خدا کی خدائی کا اقرار ہوا اور عبدالنبی بندہ علی مدار بخش نام رکھنا ہرگز درست نہین خدا کی بندگی چھوڑ کے بندون کا بندہ ہونا ایماندار کو لائق نہین

۲۰۷ **ھ** ابوذر اِنَّ اَحَبَّ الْكَلَامِ اِلَى اللّٰهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ مسلم مین ابوذر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر بہت پیارا کلام بندیکا خدا کے نزدیک سبحان اللہ وبحمدہ ہے یعنی پاکی ہے خدا کو خوبیون کے ساتھ **ف** کمال ہر چیز کا دو بات پر موقوف ہے ایک تو سب عیبون سے پاک ہونا دوسرے سب خوبیون کے ساتھ ہونا تو جب آدمی نے سبحان اللہ کہا تو اوسکو سب عیبون سے پاک جانا یعنی کبھی اوسکو موت اور زوال نہین کھاتا نہین پیتا نہین سوتا نہین تھکتا نہین کسی سے ڈرتا نہین کسیکا محتاج نہین کوئی اوسکا مددگار نہین اور جب الحمد للہ کہا تو اوسکو سب خوبیون سے سراہا یعنی وہ ہمیشہ زندہ ہے سب چیز جانتا ہے ہر چیز کر سکتا ہے جہان کا تھامنے والا ہے جو چاہا سو کیا جو چاہے سو کرے تو جسنے سبحان اللہ وبحمدہ کہا تو وہ خدا کو سمجھا اس واسطے خدا کے نزدیک یہ کلام بہت پیارا ہے اور اسکے واسطے پڑھنے کا بڑا ثواب ہے چنانچہ پہلے باب مین گذرا کہ جو اسکو سو بار صبح شام پڑھیگا قیامت مین اوس سے کوئی افضل نہوگا

۲۰۸ **ق** ابوھریرۃ اِنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا قَامَ يُصَلِّي جَاءَ الشَّيْطَانُ فَلَبَسَ عَلَيْهِ حَتّٰى لَا يَدْرِيْ كَمْ صَلّٰى فَاِنْ وَجَدَ اَحَدُكُمْ ذٰلِكَ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ بخاری اور مسلم مین ابوھریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک جب تم مین سے کوئی نماز پڑھنے کو کھڑا ہوتا ہے تو شیطان اوسکے پاس آتا ہے پھر وسوسہ ڈال دیتا ہے یہانتک کہ اوسکو نہین یاد رہتا کہ کئی رکعتین پڑھین تو جسکو ایسا دھوکا پڑے وہ بیٹھے بیٹھے سہو دو سجدے کرے

۲۰۹ **ق** ابن مسعود اِنَّ اَحَدَكُمْ يُجْمَعُ خَلْقُهُ فِيْ بَطْنِ اُمِّهٖ اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا ثُمَّ يَكُوْنُ عَلَقَةً مِّثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ يَكُوْنُ مُضْغَةً مِّثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ يُرْسِلُ اللّٰهُ اِلَيْهِ الْمَلَكَ فَيَنْفُخُ فِيْهِ الرُّوْحَ وَيُؤْمَرُ بِاَرْبَعِ كَلِمَاتٍ يَكْتُبُ رِزْقَهٗ وَاَجَلَهٗ وَعَمَلَهٗ وَشَقِيٌّ اَوْ سَعِيْدٌ فَوَالَّذِيْ لَا اِلٰهَ غَيْرُهٗ اِنَّ اَحَدَكُمْ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ حَتّٰى مَا يَكُوْنُ بَيْنَهٗ وَبَيْنَهَا اِلَّا ذِرَاعٌ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ فَيَدْخُلُهَا وَاِنَّ اَحَدَكُمْ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ حَتّٰى مَا يَكُوْنُ بَيْنَهٗ وَبَيْنَهَا اِلَّا ذِرَاعٌ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَيَدْخُلُهَا بخاری اور مسلم مین عبداللہ ابن مسعود سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر ہر ایک آدمی کا نطفہ اوسکی ماکے پیٹ مین چالیس دن جمع رہتا ہے پھر چالیس دن وہ لہو کی پھٹکی ہو جاتا ہے پھر چالیس دن گوشت کی بوٹی بن جاتا ہے پھر خدا اوسکی طرف فرشتے کو بھیجتا ہے وہ اوسمین روح پھونکتا ہے اور چار باتونکا اوسکو حکم ہوتا ہے کہ اوسکی روزی لکھتا ہے یعنی محتاج ہوگا یا مالدار اور اوسکی عمر لکھتا ہے کہ کتنا جیئیگا اور اوسکے عمل لکھتا ہے کہ کیا کیا کریگا اور یہ لکھتا ہے کہ نیک بخت بہشتی ہوگا یا بدبخت دوزخی ہوگا سو مین قسم کھاتا ہون اوسکی جسکے سوا کوئی معبود نہین کہ بیشک تم لوگون مین سے کوئی بہشتیون کے کام کیا کرتا ہے یہانتک کہ اوسمین اور بہشت مین ہاتھ بھر کا فرق رہجاتا ہے یعنی بہت قریب ہو جاتا ہے پھر تقدیر کا لکھا اوسپر غالب ہو جاتا ہے سو وہ دوزخیون کے کام کرنے لگتا ہے پھر دوزخ مین جاتا ہے اور مقرر کوئی آدمی عمر بھر دوزخیون کے کام کیا کرتا ہے یہانتک کہ دوزخ مین اور اوسمین سوا ایک ہاتھ بھر کے کچھ فرق نہین رہتا ہے پھر تقدیر کا لکھا اوسپر غالب ہو جاتا ہے سو بہشتیون کے کام کرنے لگتا ہے پھر بہشت مین جاتا ہے **ف** اس حدیث مین انسان کی ابتدا انتہا اور تقدیر کا بیان ہے عوام لوگ اسکا مطلب خصوصًا تقدیر کا بہید نہین سمجھ سکتے اسکے بوجھنے کو بہت علم اور

صاف ذہن میں ہے لیکن اتنا دریافت کیا چاہیے کہ جب خاتمے پر مدار ٹھہرا تو کوئی اپنی عبادت اور بندگی پر گھمنڈ نکرے اس واسطے کہ خاتمے کا حال کیا معلوم کیسا
ہوگا اور کسی گنہگار کو یقینی دوزخی نجانا چاہیے شاید کہ مرتے وقت اسکا خاتمہ بخیر ہو بعضے نادان کہتے ہیں کہ جب خاتمے پر بات رہی تو جوانی میں عیش کر لیا چاہیے
ضعیفی میں توبہ کر لیں گے شیطان نے انکو دھوکا دیا ہے اس واسطے کہ ضعیفی تک جینے کا کہاں یقین ہو شاید جوانی میں موت آجاوے بلکہ ہر دم موت سر پر کھڑی ہے
عاقل آدمی اگر غور کرے تو اوسکو کسی وقت خدا سے غافل ہونا لازم نہیں اس واسطے کہ ع شاید ہمین نفس نفس واپسین بود الٰہی اپنے کرم سے ہمکو نفس اور شیطان کے
۲۱۰ جال سے نکال اور ہمارا خاتمہ بخیر کر آمین خ ابْنُ عَبَّاسٍ اِنَّ اَحَقَّ مَا اَخَذْتُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا كِتَابُ اللّٰهِ بخاری میں عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ
حضرت نے فرمایا جن کاموں پر تم مزدوری لیتے ہو تو قرآن کی مزدوری لینا اون سب سے زیادہ تر لائق ہے ف حضرت کے صحاب ایک گانوں میں گئے کہ انھوں نے انکی ضیافت نکی
اونکے زمیندار کو سانپ نے کاٹا جھاڑ پھونک بہتیری کی آرام نہوا وے لوگ اصحاب کے پاس آئے کہ تم میں کسیکو منتر آتا ہو تو اسکو جھاڑ دو ابو سعید خدری صحابی نے کہا کہ ہاں ہمکو
منتر آتا ہے بغیر کچھ لیے ہم نہ پڑھیں گے تمنے ہماری ضیافت نکی تیس بکریوں کا وعدہ ٹھہرا ابو سعید نے الحمد اوسپر پڑھی وہ فوراً اچھا ہوگیا تیس بکریاں لے آئے بعضے اصحاب نے اونکے
کھانے میں تامل کیا اور قرآن پر محنت لینا درست نجانا حضرت کے روبرو یہ سب قصہ کہا حضرت نے فرمایا کہ تمنے اچھا کیا قرآن پر مزدوری لینا زیادہ تر درست ہے ان بکریوں میں
ہمارا بھی حصہ لگاؤ پھر حضرت نے فرمایا کہ تمکو بھلا معلوم کیونکر ہوگیا کہ الحمد سانپ کا منتر ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قرآن پڑھانے کی بھی محنت لینا درست ہے اور یہی مذہب ہے امام مالک
۲۱۱ اور شافعی کا اور پچھلے حنفی مذہب کا م عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ وَجَابِرٌ اِنَّ اَخَاكُمْ قَدْ مَاتَ فَقُوْمُوْا فَصَلُّوْا عَلَيْهِ مسلم میں عمران بن حصین اور جابر
سے روایت ہے کہ حضرت نے اصحاب سے فرمایا کہ آج تمھارا بھائی مر گیا اٹھو اوسکے جنازے کی نماز پڑھو ف ملک حبش کا بادشاہ نجاشی نصرانی مذہب تھا اوسکا نام اصحمہ تھا مسلمانوں
سے حضرت کا حال دریافت کر کے قرآن سنکر حضرت کا بن دیکھے ایمان لایا مسلمانوں کے ساتھ بہت سلوک کیا کرتا تھا جس دن وہ حبش میں مر گیا اوسی دن حضرت نے مدینے میں خبر دی
اور یہ حدیث فرمائی پھر عیدگاہ میں صف باندھکر اوسکی نماز پڑھی یہ معجزہ ہے حضرت کا کہ دور کی خبر دی اور مطابق پڑی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ غائب پر نماز پڑھنا درست ہے اور یہی مذہب ہے
۲۱۲ امام شافعی کا حنفی مذہب کہتے ہیں کہ یہ بات حضرت کو خاص تھی شاید زمین طے ہو گئی ہو اور دور نزدیک ہو گیا ہو اوروں کو غائب پر نماز پڑھنا درست نہیں ه اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِنَّ اَخْنَعَ اسْمٍ
نقیع الاسماء عِنْدَ اللّٰهِ رَجُلٌ تَسَمّٰى مَلِكَ الْاَمْلَاكِ مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بہت بڑا کمبخت نام خدا کے نزدیک اوس مرد کا نام ہے جسنے شاہنشاہ اور مہاراج نام رکھا
۲۱۳ ف سب بادشاہوں کا بادشاہ خدا ہے بندہ بیچارے محتاج کو کیا مناسب ہے کہ شاہنشاہ کہلاوے ق اَنَسٌ اِنَّ اِخْوَانَكُمْ قَدْ قُتِلُوْا وَاِنَّهُمْ قَالُوا اللّٰهُمَّ بَلِّغْ عَنَّا
نَبِيَّنَا اَنَّا قَدْ لَقِيْنَاكَ فَرَضِيْتَ عَنَّا وَرَضِيْنَا عَنْكَ بخاری اور مسلم میں انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا اصحاب سے کہ تمہارے بھائی مارے گئے شہید
ہوئے اون لوگوں نے وہاں خدا سے عرض کی کہ خداوندا ہماری طرف سے ہمارے پیغمبر کو یہ پیغام پہنچا دے کہ ہم تجھسے ملے سو تو ہم سے راضی ہوا اور ہم تجھسے راضی ہوئے ف کافروں کا
ایک گروہ حضرت کے پاس آیا اور جھوٹھا اسلام لایا اور کہا کہ ہمارے ساتھ کچھ صحابہ کو بھیجیے کہ ہمکو قرآن سکھلاویں حضرت نے ستر قاری قرآن کے جو رات بھر نماز پڑھا کرتے اور دن

کو لکڑیاں لاکر بیچتے آپ کھاتے اور محتاجوں کو کھلاتے تھے اونکے ساتھ کیئے اون کافروں نے راہ مین دغا سے اونکو شہید کیا شہیدوں نے بعد شہادت کے خدا سے عرض
کیا کہ ہماری خبر حضرت کو پونہچا دے تب جبرئیل نے یہ قصہ حضرت سے کہا تب حضرت نے یہ حدیث اپنے اصحاب سے فرمائی اور چالیس روز اون کافرون پر بد دعا کی ق

۲۱۴ جابر اِنَّ اَخْوَفَ مَا اَخَافُ عَلٰی اُمَّتِیْ عَمَلُ قَوْمِ لُوْطٍ بخاری اور مسلم مین جابر رضہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ بڑا خوف جسکا مجکو اپنی امت پر
ڈر لگا ہو قوم لوط کے کام کا یعنی لونڈے بازی کا امت مین بڑا ڈر ہو ف ابوداود مین عبداللہ بن عباس رضہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم اغلام کرتے
دیکھو تو دونون کو مار ڈالو

۲۱۵ م ابو سعید اِنَّ اَدْنٰی اَھْلِ النَّارِ عَذَابًا یَنْتَعِلُ بِنَعْلَیْنِ مِنْ نَارٍ یَغْلِیْ دِمَاغُہٗ مِنْ حَرَارَۃِ نَعْلَیْہِ
مسلم مین ابو سعید رضہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا عذاب کی راہ سے کمترین سب دوزخیوں سے وہ شخص ہوگا کہ دو آگ کی جوتیان پہنے ہوگا جس سے بھیجا اوسکا ملے ہانڈی
کی طرح جوتیون کی گرمی کے سبب ف الٰہی تیری پناہ دوزخ کا کمتر اور ہلکا عذاب یہ ہو سخت عذاب کو اسی پر قیاس کیا چاہیے

۲۱۶ م ابو ہریرہ اِنَّ اَدْنٰی مَقْعَدِ اَحَدِکُمْ مِنَ الْجَنَّۃِ اَنْ یَقُوْلَ لَہٗ تَمَنَّ فَیَتَمَنّٰی وَیَتَمَنّٰی فَیَقُوْلُ لَہٗ ھَلْ تَمَنَّیْتَ فَیَقُوْلُ نَعَمْ فَیَقُوْلُ لَہٗ فَاِنَّ لَکَ مَا تَمَنَّیْتَ وَمِثْلَہٗ
مَعَہٗ مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر تم لوگون مین کم سے کم بہشتی کا یہ مرتبہ ہوگا کہ اوس سے خدا کہیگا کہ اے مانگ جو تیری آرزو ہو سو بندہ مانگیگا پھر دوسری کی
مانگے گا پھر خدا فرمائیگا کہ کیا مانگ چکا بندہ کہیگا کہ ہان مانگ چکا جتنا مجکو مانگنا تھا پھر خدا اوس سے فرمائیگا کہ لے ہمنے تجکو دیا جتنا تو نے مانگا بلکہ اوسکے ساتھ اوتنا اور بھی
ف ادنی بہشتی کا یہ رتبہ ہو کہ جتنا مانگیگا اوسکا دونا پاویگا تو بڑے بڑے مرتبے والون کو خدا ہی جانے کہ کیا کیا کچھ ملیگا

۲۱۷ م ابن مسعود اِنَّ اَرْوَاحَ الْمُؤْمِنِیْنَ طَیْرٌ خُضْرٌ تَعْلُقُ فِیْ شَجَرِ الْجَنَّۃِ ھٰکَذَا ذَکَرَہُ الْاُقْلِیْشِیُّ وَاخْتَصَرَہٗ وَالرِّوَایَۃُ اِنَّ اَرْوَاحَھُمْ فِیْ جَوْفِ طَیْرٍ خُضْرٍ لَھَا قَنَادِیْلُ مُعَلَّقَۃٌ بِالْعَرْشِ تَسْرَحُ
مِنَ الْجَنَّۃِ حَیْثُ شَاءَتْ ثُمَّ تَاْوِیْ اِلٰی تِلْکَ الْقَنَادِیْلِ فَاطَّلَعَ اِلَیْھِمْ رَبُّھُمْ اِطِّلَاعَۃً فَقَالَ ھَلْ تَشْتَھُوْنَ شَیْئًا قَالُوْا اَیَّ شَیْءٍ نَشْتَھِیْ وَنَحْنُ
نَسْرَحُ مِنَ الْجَنَّۃِ حَیْثُ شِئْنَا فَفَعَلَ ذٰلِکَ بِھِمْ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَلَمَّا رَاَوْا اَنَّھُمْ لَنْ یُّتْرَکُوْا مِنْ اَنْ یَّسْئَلُوْا قَالُوْا یَا رَبِّ نُرِیْدُ اَنْ تَرُدَّ اَرْوَاحَنَا فِیْ
اَجْسَادِنَا حَتّٰی نُقْتَلَ فِیْ سَبِیْلِکَ مَرَّۃً اُخْرٰی فَلَمَّا رَاٰی اَنْ لَیْسَ لَھُمْ حَاجَۃٌ تُرِکُوْا مسلم مین عبداللہ بن مسعود رضہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ شہیدونکی جانین سبز چڑیاں مین
بہشت کے درختون کے میوے کھاتی مین اقلیشی نے اتنی ہی روایت کی ہو کم کرکے اور پوری روایت یہ ہو کہ مقرر شہیدونکی جانین سبز چڑیون کے پیٹ مین ہین اونکے واسطے عرش کے نیچے قندیلین لٹکی ہین
کھاتی پھرتی ہین بہشت مین جہان اونکا جی چاہتا ہو اور رات کو اونہین قندیلون مین آکر ٹھہرتی ہین سو اونکے رب نے اونکو دیکھا اور فرمایا کہ بھلا کوئی چیز کو تمھارا جی بھی چاہتا ہو شہیدون نے
کہا کس چیز کو ہمارا جی چاہے ہم تو اس چین مین ہین کہ بہشت مین کھاتے پھرتے ہین جہان چاہتے ہین پھر خدا نے تین بار اسی طرح سے پوچھا جب شہیدون نے دیکھا کہ بدون کچھ مانگے نہین چھٹتے تو
کہا اے رب ہم چاہتے ہین کہ ہماری جانین ہمارے بدنون مین پھر ڈالی جاوین تو ایکبار اور بھی تیری راہ مین مارے جاوین اور ٹکڑے ٹکڑے ہون پھر جب خدا نے دیکھا کہ اونکو اب کسی چیز کی ہوس اور
آرزو باقی نہین رہی تو پھر اون سے پوچھنا چھوڑا ف عبداللہ بن مسعود رضہ سے روایت ہو کہ مینے حضرت سے پوچھا کہ یا حضرت قرآن مین حق تعالی فرماتا ہو کہ شہیدونکو مردہ نسمجھو بلکہ زندے ہین

روزی پاتے ہین خوشیان کرتے ہین خدا کے فضل سے سو اس آیت کا کیا مطلب ہے اور شہیدونکا مفصل حال کیونکر ہو تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے کئی باتین معلوم ہوئین ایک تو یہ کہ روح کو فنا نہین ہے لیکن مرنے سے روح نہین تی دوسرے یہ کہ شہید تیجر ہوتے بہشت مین داخل ہوتے ہین اور زندونکی طرح کھاتے پیتے اور دوسرے یہ رتبہ حاصل نہین کسیو قیامت مین بعد حساب کتاب کے بہشت مین جاوینگے تیسرے یہ کہ بہشت بالفعل موجود ہی اور یہی مذہب اہل سنت کا چوتھے یہ کہ بعد پیغمبرون کے شہیدونکے نہایت بڑے رتبے ہین

۲۱۸ ثوبان اِنَّ اِسْمِیْ مُحَمَّدٌ اَلَّذِیْ سَمَّانِیْ بِهٖ اَهْلِیْ مسلم مین ثوبان سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ میرا نام محمد ہو جو میرے لوگون نے میرا نام کھا ہو ف ثوبان سے روایت ہو کہ مین حضرت کے پاس کھڑا تھا ایک یہودیون کا عالم آیا اوسنے کہا السلام علیک یا محمد مینے اوسکو دھکیل دیا کہ بے ادبی سے نام کیون لیتا ہو یا رسول اللہ کیون نہین کہتا ہے تب حضرت نے فرمایا کہ میرے لوگون نے میرا یہی نام رکھا ہو یعنی کیا ہوا جو اوسنے میرا نام لیا سبحان اللہ کیا اخلاق تھے حضرت مین

۲۱۹ ق ابن مسعود اِنَّ اَشَدَّ النَّاسِ عَذَابًا یَوْمَ الْقِیٰمَةِ عِنْدَ اللّٰهِ الْمُصَوِّرُوْنَ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک سب لوگون سے نہایت سخت عذاب خدا کے نزدیک قیامت مین تصویر بنانے والون کو ہوگا

۲۲۰ ق عَائِشَةَ اِنَّ اَصْحَابَ هٰذِهِ الصُّوَرِ یُعَذَّبُوْنَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَیُقَالُ لَهُمْ اَحْیُوْا مَا خَلَقْتُمْ بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرران تصویرونکے بنانے والون پر عذاب ہوگا قیامت کے دن اور انکو حکم ہوگا کہ جلاؤ جسکو تمنے بنایا ف حضرت عایشہ سے روایت ہو کہ مینے ایک چادر مول لی جسمین تصویرین تھین اوسکو بطور پردہ دروازے پر لٹکایا تھا حضرت نے جو اوسکو دیکھا تو باہر کھڑے رہے گھر مین نہ آئے تو مجکو معلوم ہوا کہ حضرت کو کوئی چیز بری معلوم ہوئی ہے تب مینے کہا کہ یا رسول اللہ مین توبہ کرتی ہون جس چیز سے کہ آپ کو ملال ہے تب حضرت نے فرمایا کہ یہ چادر کیسی مینے کہا کہ مول لی ہے آپکے بیٹھنے کے واسطے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جس مکان مین تصویرین ہون اوس مین جانا مکروہ ہے مسلمانون پر واجب ہے کہ اپنے مکانون مین تصویرین نہ رکھین اور نفیس مباح چیزین کیا کم ہین جو تصویر دار مکان کو بتخانہ بنایا اور اوسپر خدا کی لعنت برسائے

۲۲۱ ق سعد بن ابی وقاص اِنَّ اَعْظَمَ الْمُسْلِمِیْنَ فِی الْمُسْلِمِیْنَ جُرْمًا مَنْ سَاَلَ عَنْ شَیْءٍ لَمْ یُحَرَّمْ عَلَی النَّاسِ فَحُرِّمَ مِنْ اَجْلِ مَسْاَلَتِهٖ بخاری اور مسلم مین سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک سب مسلمانون مین بڑا گنہگار مسلمان وہ ہے کہ جسنے وہ بات پوچھی کہ حرام نہ تھی پھر اوسی کے پوچھنے سے حرام ہوگئی ف مسئلہ پوچھنا دو قسم ہے ایک تو وہ کہ اوسکی حاجت پڑا اور وہ بات معلوم نہین تو دریافت کے واسطے پوچھے یہ تو درست ہے بلکہ اسکا حکم ہے کہ دریافت کرے دوسرے یہ کہ ناحق بے حاجت پوچھنا اور تنگ کرنا منع ہے سو اسیکو حضرت نے منع کیا کہ ناحق بے حاجت باتین نہ پوچھا کرو شاید حلال چیز تمہارے بیفائدہ سوال سے حرام ہو جاوے اور تم گنہگار ہو

۲۲۲ م عمران بن حصین اِنَّ اَقَلَّ سَاكِنِی الْجَنَّةِ النِّسَآءُ مسلم مین عمران بن حصین سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ بہشت کے رہنے والون مین عورتین بہت کم ہین ف یعنی بہشت مین دہبت مین دنیا کی عورتین نہایت کم ہین اس واسطے کہ عورتون مین ہشیاری اور عقلمندی کم ہوتی ہے اور خاوندون کا کہنا کم مانتی ہین

۲۲۳ خ انس اِنَّ اَقْوَامًا خَلْفَنَا بِالْمَدِیْنَةِ مَا سَلَكْنَا شِعْبًا وَّلَا وَادِیًا اِلَّا وَهُمْ مَعَنَا حَبَسَهُمُ الْعُذْرُ بخاری مین انس سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر کچھ لوگ ہمسے چھوٹ کر مدینے مین رہ گئے تھے پہاڑون کی اونچی نیچی راہ چلنے مین جو ہمکو ثواب ہوا اوسمین وے بھی ہمارے ساتھ

ار نقد ... مکان [illegible]

شریک ہونے ناچاری نے اون کو روکا تھا ف حضرت نے جنگ تبوک کا ارادہ کیا تو چند مسلمانوں کے پاس سواری اور سفر کا سامان نہ تھا وے حضرت کے ساتھ
نہ جاسکے ناچار ہوکر مدینے میں رہ گئے جب حضرت وہان سے پھری تب راہ مین یہ حدیث فرمائی یعنی اس سفر کی تکلیف مین جتنا ہمارے ساتھیوں کو ثواب ہوا اونکو بھی ہوا اس واسطے
کہ وے دل سے ساتھ تھے اگرچہ ناچاری کے ظاہر مین چھوٹ رہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سچی نیت کو دین مین بڑا دخل ہے ق ابو موسٰی اِنَّ الْاَشْعَرِيِّيْنَ اِذَا اَرْمَلُوْا ٢٢٤
فِي الْغَزْوِ اَوْ قَلَّ طَعَامُ عِيَالِهِمْ بِالْمَدِيْنَةِ جَمَعُوْا مَا كَانَ عِنْدَهُمْ فِيْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ ثُمَّ اقْتَسَمُوْا بَيْنَهُمْ فِيْ اِنَاءٍ وَّاحِدٍ بِالسَّوِيَّةِ فَهُمْ
مِنِّيْ وَاَنَا مِنْهُمْ بخاری و مسلم مین ابو موسٰی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر اشعری لوگ جب لڑائی مین محتاج ہو جاتے ہین یا مدینے مین اونکے جورو لڑکون کا کھانا
کم ہو جاتا ہے تو ایک کپڑے مین جو اونکے پاس ہوتا ہے یکجا کرتے ہین پھر ایک برتن سے آپس مین برابر بانٹتے ہین سو وے میرے طور پر ہین اور مین اونسے راضی ہون ف اشعری ایمن
کی قوم ہے چنانچہ ابو موسٰی اشعری اس حدیث کے راوی ہین اونکی یہ حضرت نے عادت بیان کر کے پسند کی تا کہ اور لوگ بھی اسی طرح آپس مین اتفاق کرین خ ابو ذر اِنَّ ٢٢٥
الْاَكْثَرِيْنَ هُمُ الْاَقَلُّوْنَ اِلَّا مَنْ قَالَ بِالْمَالِ هٰكَذَا وَهٰكَذَا بخاری مین ابو ذر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو بہت مالدار ہین وہی قیامت
مین ثواب سے مفلس ہین پر جسنے مال کو خرچ کیا اس طرح اور اس طرح اور اس طرح یعنی داہنے اور بائین اور آگے سب طرف خرچ دیا ف یعنی جس مالدار نے راہ خدا مین خوب دیا وہ
بہت ثواب پاویگا اور جسنے بخیلی کی اور مال کو دبا رکھا وہ قیامت مین مفلس ہوگا نہ تو مال ہی پاس ہوگا نہ ثواب خ ابو ہریرہ اِنَّ الْاِيْمَانَ لَيَاْرِزُ اِلَى الْمَدِيْنَةِ كَمَا ٢٢٦
تَاْرِزُ الْحَيَّةُ اِلٰى جُحْرِهَا بخاری مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر ایمان سمٹے گا مدینے کی طرف جیسے سانپ سمٹتا ہے اپنے بل کی طرف ف مدینہ ایمان
کا گھر ہے پھر قیامت مین ایماندارون کو وہان جانے کی حاجت رہی جب تک حضرت جیتے رہے تو مسلمان ہر طرف سے دین سیکھنے کو جاتے تھے پھر خلیفون کے وقت مین اسی طرح لوگ
جایا کیے اور وہان کے بڑے بڑے عالم ہوئے پھر زمانے کے لوگ علم سیکھنے کو جایا کیے پھر حضرت کی قبر مبارک کی زیارت کو ہمیشہ لوگ جاتے ہین غرض مسلمانون کو مدینے جانے کی ہمیشہ حاجت ہے اور قیامت کے
قریب کفر کا ہر طرف غلبہ ہوگا آخر سب ملکون کے ایماندار لوگ سب طرف سے سمٹ کر مدینے مین امام مہدی کے پاس جمع ہو جاوینگے تو جہان سے ایمان نکلا تھا وہین سمٹ کر جاویگا ق جابر ٢٢٧
وَعَائِشَةُ اِنَّ الْبَيْتَ الَّذِيْ فِيْهِ الصُّوَرُ لَا تَدْخُلُهُ الْمَلٰٓئِكَةُ بخاری و مسلم مین جابر اور حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر جس گھر مین تصویرین ہوتی
ہین وہان فرشتے رحمت کے نہین جاتے ف جب رحمت کے فرشتے نہ آئے تو مقرر اوس گھر مین برکتی پھیلے گی ق ابن عمر و عائشہ اِنَّ التَّلْبِيْنَةَ تُجِمُّ فُؤَادَ الْمَرِيْضِ وَتُذْهِبُ ٢٢٨
بِبَعْضِ الْحُزْنِ بخاری و مسلم مین عبداللہ بن عمر اور حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو کا حریرہ مقرر بیمار کے دل کو راحت پونہچاتا ہے اور کچھ غم بھی کھوتا ہے ف
تلبینہ بے چھنے جو کے آٹے کے حریرہ کا نام ہے دل اور دماغ کو قوت دیتا ہے اور معدے کو مواد سے صاف کرتا ہے تو ناتوان بیمار کو راحت بھی ہوگی اور غم بھی دور ہوگا سفر السعادۃ مین روایت ہے کہ
حضرت عائشہ کا معمول تھا کہ اہل ماتم کو جو کا حریرہ کھلاتی تھین تاکہ ٹھنڈھک پڑے اور غم دور ہو ق اَلنُّعْمَانُ بْنُ بَشِيْرٍ اِنَّ الْحَلَالَ بَيِّنٌ وَاِنَّ الْحَرَامَ بَيِّنٌ وَبَيْنَهُمَا ٢٢٩
مُشْتَبِهَاتٌ لَا يَعْلَمُهُنَّ كَثِيْرٌ مِّنَ النَّاسِ فَمَنِ اتَّقَى الشُّبُهَاتِ اسْتَبْرَاَ لِدِيْنِهٖ وَعِرْضِهٖ وَمَنْ وَقَعَ فِي الشُّبُهَاتِ وَقَعَ فِي الْحَرَامِ كَالرَّاعِيْ يَرْعٰى

حَوْلَ الْحِمٰى يُوْشِكُ اَنْ يَّرْتَعَ فِيْهِ اَلَا وَاِنَّ لِكُلِّ مَلِكٍ حِمًى اَلَا وَاِنَّ حِمَى اللّٰهِ مَحَارِمُهٗ اَلَا وَاِنَّ فِي الْجَسَدِ مُضْغَةً اِذَا صَلُحَتْ صَلُحَ الْجَسَدُ
كُلُّهٗ وَاِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ كُلُّهٗ اَلَا وَهِيَ الْقَلْبُ بخاری اور مسلم میں نعمان بن بشیرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر حلال کھلا ہوا ہے اور حرام بھی کھلا
لیکن حلال اور حرام کے درمیان وطرح ملتی ہوئی شبہے کی چیزیں ہیں اونکو بہت لوگ نہیں جانتے سو جو شبہوں سے بچا وہ اپنا دین اور آبرو کو سلامت لیگیا اور جو شبہوں
میں پڑا وہ آخر حرام میں بھی پڑا جیسے وہ چرانے والا کہ رمنے یعنی روکی ہوئی زمین کے آس پاس چراتا ہے قریب ہے کہ کبھی رمنے کو بھی چریں گے جانور کہ البتہ ہر بادشاہ کا ایک رمنہ ہوتا ہے
جان لو کہ خدا کا رمنہ اوسکی حرام کی ہوئی چیزیں ہیں جان رکھو کہ بیشک بدن میں ایک گوشت کا ٹکڑا ہے جب وہ سنورا تو سب بدن سنورا اور جب وہ بگڑا تو سارا بدن بگڑا یاد
رکھو کہ وہ ٹکڑا دل ہے **ف** یہ حدیث بڑے کام کی ہے اسمیں شریعت اور طریقت سب موجود ہے اوسکو خوب یاد رکھنا چاہیے کہ دنیا کی سب چیزیں تین طرح پر ہیں حلال اور حرام
اور شبہہ دار جو چیزیں حلال ہیں وے قرآن اور حدیث میں صاف کھلی ہیں سب مسلمانوں میں مشہور ہیں جیسے کھیتی سوداگری مزدوری گائے بکری اونٹ دودھ شہد میوے اور جو حرام
ہیں وے بھی مشہور ہیں جیسے ناحق قتل شراب سور جوا حرام کاری چوری دغابازی جھوٹ اسی طرح اور چیزیں اونکو سب حرام جانتے ہیں جاہل تک بھی اور شبہہ دار چیزیں یعنی جو
حلال سے بھی میل رکھتی ہیں اور حرام سے بھی جیسے کوئی چیز کو تو نے گھر میں پایا لیکن تجکو یہ معلوم نہیں کہ وہ چیز تیری ہے یا کسی اور کی اوسکو بہت لوگ نہیں جانتے سو اوسکا حضرت نے
قاعدہ بتلایا کہ جس چیز میں شبہہ پڑے کہ حلال ہے یا حرام ہے یا عالموں کا اوسمیں اختلاف ہو کوئی حلال بتلاتا ہو اور کوئی حرام تو اوسکو چھوڑ دے ہرگز نہ کرے اسی میں دین کا بچاؤ ہے اس واسطے کہ
شاید وہ حرام ہو اور نہیں تو جب شبہہ والی چیزوں میں آدمی پڑا تو ہوتے ہوتے حرام چیزوں میں بھی گرفتار ہو جاتا ہے تقوی اور پرہیزگاری اسیکا نام ہے کہ آدمی شبہوں سے بچے پھر حضرت نے
فرمایا کہ تقوی فقط ظاہر کی صفائی کا نام نہیں تقوے کا مقام دل ہے یعنی جب دل میں ایمان جا اور اوسکی ناراضمندی کا خوف جم گیا تو آنکھ کان ہاتھ پانو سب خود بخود
سنور جاتے ہیں اس واسطے کہ دل بادشاہ ہے تمام بدن کا پھر اگر دل ہی بگڑا یعنی حرص اور فسق و فجور اوسمیں جما تو سارا بدن بگڑا آنکھ رنڈیاں گھورتی ہے کان غیبت اور باجوں کی آواز
پر غش ہیں زبان لقمہ حرام چٹ کر رہی ہے نہ موت کا کچھہ غم ہے نہ قیامت کا کچھہ ڈر الٰہی اپنا خوف ہمارے دلوں میں ڈال اور ان بلاؤں سے ہمکو نکال آمین م ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ ۲۳۰
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا
شَرِيْكَ لَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَمَّا بَعْدُ قَالَهٗ حِيْنَ جَاءَهٗ ضِمَادٌ الْاَزْدِيُّ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اِنِّيْ اَرْقِيْ مِنْ هٰذِهِ الرِّيْحِ
وَاِنَّ اللّٰهَ يَشْفِيْ عَلٰى يَدِيْ مَنْ شَاءَ فَهَلْ لَكَ مسلم میں عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر سب خوبیاں اسکے واسطے ہیں ہم اوسکو
سراہتے ہیں اور اوسی سے ہر کام میں مدد مانگتے ہیں جسکو اوسنے راہ پر لگایا اوسکو کوئی نہیں بہکا سکتا اور جسکو اوسنے بہکایا اوسکو کوئی راہ پر نہیں لا سکتا اور ہم گواہی دیتے ہیں کہ کوئی لائق
پوجنے کے نہیں خدا کے سوا وہ اکیلا مالک ہے کوئی اوسکا ساجھی نہیں اور بیشک محمد اوسی کا بندہ ہے اور اوسی کا پیغام پہنچانے والا بعد اسکے یہ خطبہ حضرت نے اوس وقت فرمایا تھا جب
حضرت کے پاس ضماد نام ازد والا آیا تھا سو اوسنے کہا تھا کہ مجکو آسیب اور دیوانگی جھاڑنے کا منتر آتا ہے اور میرے ہاتھ سے خدا جسکو چاہتا ہے آرام دیتا ہے سو تجکو بھی اگر خواہش ہو تو میں تجھے

جھاڑون **ف** ضماد ازدی یمن کا ایک شخص تھا جھاڑ پھونک مین اوسکو دخل تھا جب وہ مکے مین آیا تو مکے کے کافرون نے اوس سے کہا کہ معاذ اللہ محمد دیوانہ ہوگیا ہی کچھ آسیب کا اوسپر خلل ہی تو اوسکو اپنے منتر سے جھاڑ دے حضرت کے پاس آیا اور حضرت سے جھاڑنے کو پوچھا تب حضرت نے اما بعد تک خطبہ پڑھا بعد حمد اور نعت کے کچھ اور فرمایا چاہتے تھے اوسنے حضرت کو روکا اور کہا کہ اس کلام کو پھر پڑھیے حضرت نے اوسکو دوبارہ پڑھا اوسنے کہا پھر پڑھیے حضرت نے اوسکو تین بار پڑھا پھر ضماد نے کہا کہ مین نجومیون کے اور جادوگرون کے اور شاعرون کے بہت کلام سن چکا ہون ایسا عمدہ کلام تو مینے کبھی نہین سنا واللہ اس کلام کی فصاحت کی سمندر کی طرح تھاہ نہین ملتی یا حضرت اپنا ہاتھ بڑھایئے مین بیعت اور توبہ کرتا ہون کہ ضماد مسلمان ہو سبحان اللہ آسیب جھاڑنے آئے تھے آپ ہی جھاڑ گئے

۲۳۱ **م** ابو سعید اِنَّ الدُّنْيَا حُلْوَةٌ خَضِرَةٌ وَاِنَّ اللّٰهَ مُسْتَخْلِفُكُمْ فِيهَا فَنَاظِرٌ كَيْفَ تَعْمَلُوْنَ مسلم مین ابو سعید سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ دنیا میٹھی ہری بھری ہی اور خدا مقرر ایک گروہ کے بعد دوسرے گروہ کو لاتا ہی پھر تاکا کرتا ہی کہ کیسا کیسا کام کرتے ہو **ف** یعنی جیسے شیرینی دل کو اور سبزی آنکھ کو بھلی معلوم ہوتی ہی ویسے ہی دنیا کی لذت اور اسباب پر آدمی لوٹ پوٹ ہی اور خدا ایک گروہ دنیا اوٹھا کر دوسرے گروہ کو وہان جمع کرتا ہی جانچنے کے واسطے پھر جو دنیا کے عیش و آرام مین پھنسا اوسنے دھوکا کھایا وہ خدا کو بھولا اور جو دنیا کی بیوفائی سوچا کہ اگلے لوگون پاس کب رہی جو ہمارے پاس رہیگی پھر اوسکو لڑکون کا کھلونا جان کر اور یہان مٹی کا سونا سمجھکر اسکے جال مین نہ پھنسا اور اپنے مالک کو نہ بھولا وہی دور اندیش ہوشیار ہی اور اوسیکا نام دیندار ہی حضرت نے ایکبار عصر کے بعد خطبہ پڑھا اور قیامت تک جو ہونا تھا سو فرمایا جسکو یاد رہا سو یاد رہا اور جو بھولا سو بھولا بعد اوسکے یہ حدیث فرمائی تاکہ مسلمان سوچین اور دنیا کے پھندے سے نکلین

۲۳۲ **م** ابو ہریرہ اِنَّ الدِّيْنَ بَدَأَ غَرِيْبًا وَسَيَعُوْدُ كَمَا بَدَأَ فَطُوْبٰى لِلْغُرَبَاءِ مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر اسلام پہلے ظاہر ہوا مسافر کی طرح پھر آخر کو ویسا ہی ہو جاویگا جیسا پہلے تھا سو خوشی ہو جیو مسافرون کو **ف** مطلب یہ کہ اسلام والے اول بہت کم تھا کوئی اوسکا یار اور مددگار نہ تھا جیسے مسافر کو سفر مین کوئی نہین پوچھتا پھر رہتے ہوتے اسلام سارے عالم مین پھیلا سو حضرت نے فرمایا کہ آخر کو قیامت کے قریب اسلام پھر کم ہو جائیگا جیسے پہلے تھا تو اوس وقت کے مسلمان مسافرون کی طرح بے یار و مددگار رہ جاوینگے جیسا اس وقت مین کہ جو دیندار ہی پرہیزگار ہی کوئی اوسکی نہین سنتا ہی کافر تو ایک طرف کلمہ گو اوسکو ہنستے ہین سو حضرت نے فرمایا کہ جو ایسے سخت وقت مین اسلام پر مضبوط رہا اوسکو خوشی ہو جنت کی

۲۳۳ **ق** عائشہ اِنَّ الرَّجُلَ اِذَا غَرِمَ حَدَّثَ فَكَذَبَ وَوَعَدَ فَاَخْلَفَ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ آدمی جب قرضدار ہوا بات کہتا ہی تو جھوٹھ بولتا ہی اور قرضدار وعدہ کرتا ہی تو پورا نہین کرتا **ف** حضرت نماز مین قرض سے بہت پناہ مانگتے تھے کسی نے کہا کہ یا حضرت آپ قرض سے کیون بہت پناہ مانگا کرتے ہین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی

۲۳۴ **م** ابن مسعود اِنَّ الرَّجُلَ لَيَصْدُقُ حَتّٰى يُكْتَبَ صِدِّيْقًا وَيَكْذِبُ حَتّٰى يُكْتَبَ كَذَّابًا مسلم مین عبداللہ بن مسعود سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ آدمی سچ بولا کرتا ہی یہان تک کہ خدا کے نزدیک بڑا سچا لکھا جاتا ہی اور آدمی جھوٹھ بولا کرتا ہی یہان تک کہ بڑا جھوٹھا لکھا جاتا ہی یعنی جب آدمی کو سچ یا جھوٹھ بولنے کی عادت پڑی پھر آخر کو اوسمین کامل ہو جاتا ہی

۲۳۵ **م** ابو ہریرہ اِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ الزَّمَنَ

الطویل بعمل اهل الجنة ثم یختم له عمله بعمل اهل النار وان الرجل لیعمل الزمن الطویل بعمل اهل النار ثم یختم له عمله بعمل اهل الجنة

مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ البتہ آدمی ایک مدت دراز تک بہشتیوں کے کام کیا کرتا ہے پھر اوسکا خاتمہ دوزخیوں کے کام پر ہوتا ہے اور بیشک آدمی مدت دراز تک دوزخیوں کے کام کیا کرتا ہے پھر اوسکا خاتمہ بہشتیوں کے کام پر ہوتا ہے **ف** یعنی خاتمے کا اعتبار ہے اول کاموں پر کچھ اعتماد نہیں ہے علم و عبادت پر گھمنڈ نہ چاہیے

۲۳۶ **ق** ابو ہریرۃ ان الرحم شجنة من الرحمن فقال اللّٰه من وصلک وصلته ومن قطعک قطعته بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ رحم کی لفظ رحمن کی لفظ سے نکلی ہے پھر خدا نے اوس سے کہا کہ جسنے تجھے میل کیا اوس سے میں نے میل کیا اور جسنے تجھکو توڑا اوسکو میں نے توڑا **ف** رحم کی معنی برادر پروری ہیں سو فرمایا کہ یہ لفظ رحمن سے نکلی ہے یعنی جو حرف رحم میں ہیں وہی رحمن میں ہیں پھر فرمایا کہ جو برادر پروری کریگا اوس پر میں کرم کرونگا اور جو برادر پروری نکریگا خدا اوس پر کرم نکریگا

۲۳۷ **ع** عایشة ان الرضاعة تحرم ما تحرم الولادة بخاری میں حضرت عایشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ دودھ پینا نکاح کو حرام کرتا ہے جیسے پیدایش کا رشتہ حرام کرتا ہے **ف** یعنی جہاں جہاں نسب کے سبب نکاح نہیں درست وہاں دودھ پینے کی جہت سے بھی نکاح نہیں درست جیسے اور بہن سے نکاح حرام ہے ویسے دایہ اور دایہ کی بیٹی سے بھی نکاح منع ہے اسی طرح اور بھی قیاس کر لیا چاہیے دودھ پلانیکا اختیار ہے دایہ اور اوسکے لوگوں سے سلوک کرنا سنت ہے

۲۳۸ **م** ام سلمة ان الروح اذا قبض تبعه البصر مسلم میں حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب روح قبض ہوتی ہے تو آنکھ بھی اوسکے پیچھے لگی چلی جاتی ہے **ف** حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ ابو سلمہ مر گئے تو حضرت تشریف لائے دیکھا تو آنکھ کھلی رہ گئی ہے جیسے مردوں کی ہوتی ہے پھر حضرت نے اپنے ہاتھ سے آنکھ بند کر دی اور یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مردے کی آنکھ بند کر دینا چاہیے

۲۳۹ **ق** ابو بکرة ان الزمان قد استدار کهیئته یوم خلق اللّٰه السموات والارض السنة اثنا عشر شهرا منها اربعة حرم ثلثة متوالیات ذو القعدة وذو الحجة والمحرم ورجب مضر الذی بین جمادی وشعبان بخاری اور مسلم میں ابو بکرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ زمانہ گھوم کر اپنی اصلی حالت پر ویسا ہو گیا جیسا اوس دن تھا کہ جب خدا نے زمین آسمان بنائے تھے برس بارہ مہینے کا ہے اونمیں سے چار مہینے حرام ہیں یعنی اونمیں لڑنا بھڑنا درست نہیں تین مہینے تو برابر لگے ہوئے ہیں سو ذیقعدہ اور ذی الحجہ اور محرم ہیں اور چوتھا مضر کا رجب جو جمادی الثانی اور شعبان کے بیچ میں ہے **ف** ان چار مہینوں کی حرمت مدت سے چلی آتی تھی سو مکے کے کافروں کا دستور تھا کہ جب انکو لڑنا یا لوٹنا منظور ہوتا تو ان مہینوں کو بدل دیتے جیسے محرم میں لڑتے تو صفر کا محرم نام رکھتے اسی طرح اون کمبختوں نے مہینوں کو گھال میل کر ڈالا تھا مہینوں کا اصل حساب ٹھیک نہیں رہا تھا جس سال حضرتؐ نے آخر عمر میں حجة الوداع کیا تو ذی الحجہ کا مہینا دونوں حساب سے برابر پڑا اصل کے حساب سے بھی اور کافروں کے حساب سے بھی تب حضرتؐ نے حج کے موسم میں عرفے کے دن ہزاروں آدمی کے روبرو یہ حدیث فرمائی یعنی اب زمانہ گردش کھا کر اصل حساب پر ٹھیک ہو گیا ہے اب کوئی اس حساب کو نہ بگاڑے عرب میں مضر ایک قوم کا نام تھا وے رجب کو بہت مانتی تھی اس واسطے رجب کو اونکی طرف نسبت کیا

۲۴۰ **م** حذیفة بن اسید الغفاری ان الساعة لا تکون حتی تکون عشر

باب حسف بالمشرق وخسف بالمغرب وخسف بجزيرة العرب والدخان والدجال ودابة الارض ويأجوج ومأجوج وطلوع الشمس من مغربها ونار تخرج من قعر العدن ترحل الناس لم يذكر في هذا الحديث العاشرة وهي في غيره نزول عيسى بن مريم مسلم من حذيفه بن اسید سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت نہیں ہونے کی جب تک دس نشانیاں پہلے نہ ہولیوین گی ایک تو پورب میں زمین کا دھس جانا دوسرے پچھم میں زمین کا دھسنا تیسرے عرب کے ٹاپو میں زمین کا دھسنا چوتھے دھوان کہ عالم میں پھیلیگا پانچویں دجال کا نکلنا چھٹے زمین کا جانور نکلنا ساتویں یاجوج ماجوج کا نکلنا آٹھویں سورج کا پچھم کی طرف سے نکلنا نویں اگ جو شہر عدن کے کنارے سے نکلیگی اور لوگون کو ہانکتی ہوئی شام کے ملک میں لیجاویگی مسلم نے اس حدیث میں دسوین نشانی روایت نہیں کی لیکن اس حدیث میں دسوین نشانی حضرت عیسی کا آسمان سے اترنا ہی ف حضرت کے اصحاب قیامت کا کچھہ ذکر کرتے تھے اتنے میں حضرت تشریف لائے پھر حضرت نے یہ حدیث فرمائی عامر رضی رحمہ سے روایت ہے کہ قیامت سے پہلے دھوان عالم میں پھیلیگا مسلمانون کو زکام ہو جاویگا اور کافرون کا سر پھلس جاویگا کے زمین سے ایک جانور نکلیگا ساٹھہ گز کا لمبا سر اوسکا جیسے بیل کا اور آنکھہ جیسے سور کی اور کان جیسے ہاتھی کے اور سینگ جیسے پہاڑی بکری کے سینہ جیسے شیر کا اور کوکھہ جیسے بلی کی اور دم جیسے مینڈھے کی اور رنگ جیسے چیتے کا ہاتھہ پانون جیسے اونٹ کے اوسکے پاس حضرت موسی کا عصا اور حضرت سلیمان کی انگوٹھی ہوگی مسلمان اور کافر کو پہچانیگا کہ یہ ظاہر کریگا کہ دنیا اور اسلام کا دین سچا ہی اور سب دین جھوٹھے ہیں ق المغيرة بن شعبة ان الشمس والقمر ايتان من ايات الله لا ينكسفان لموت احد ولا لحيوته فاذا رأيتموها فادعوا الله وصلوا حتى تنجلي بخاری اور مسلم میں مغیرہ بن شعبہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ سورج اور چاند دو نشانیاں ہیں خدا کی نشانیون سے کسیکے مرنے جینے سے ان میں گہن نہیں پڑتا پھر جب تم گہن کو دیکھا کرو تو اللہ سے دعا کیا کرو اور نماز پڑھا کرو جب تک کہ وہ روشن ہو جاوے ف جس دن ابراہیم حضرت کے بیٹے کا انتقال ہوا اوسی دن گہن پڑا لوگون نے کہا کہ گہن ابراہیم کی موت سے پڑا تب حضرت نے فرمایا کہ یہ خدا کی قدرت ہی تمھارا گمان غلط ہی کسیکے مرنے جینے پر گہن موقوف نہیں اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو لوگون میں مشہور ہی کہ جب گہن پڑا تو کوئی سردار مرتا ہی سو غلط بات ہی گہن کی نماز دو رکعت سنت ہی بڑی لمبی پڑھے جب تک روشنی ہو وے گرا اور دعا میں مشغول رہے اور صدقہ دینا بھی سنت ہی م جابر ان الشهر يكون تسعا وعشرين مسلم میں جابر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مہینا انتیس دن کا بھی ہوتا ہی ف ایکبار حضرت نے قسم کھائی کہ مہینا بھر بیبیون کے پاس نجاوین پھر انتیس دن کے بعد اونکے پاس تشریف لیگئے لوگون نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپنے مہینے بھر کی قسم کھائی تھی حضرت نے فرمایا کہ کبھی مہینا انتیس دن کا بھی ہوتا ہی م جابر ان الشيطان اذا سمع النداء بالصلوة ذهب حتى يكون مكان الروحاء مسلم میں جابر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر شیطان جب اذان سنتا ہی تو وہان سے بھاگ جاتا ہی جیسے روحا ہی ف روحا ایک مکان مدینہ سے چھتیس کوس م جابر ان الشيطان قد ايس ان يعبده المصلون في جزيرة العرب ولكن في التحريش بينهم مسلم میں جابر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر شیطان کی آس ٹوٹ گئی اس سے کہ اب نمازی لوگ عرب کے ٹاپو میں اوسکو پوجیں لیکن اونمیں فتنہ فساد ڈالنے کا قابو ہی ف یعنی عرب میں اسلام قائم رہیگا بت پرستی

وہان نہوگی شیطان پرستی سے مراد بت پرستی ہے سو سچ ہے کہ عرب مین ابتک خدا کے فضل سے بت پرستی کوئی نہین جانتا البتہ فتنہ و فساد بہت ہوئے اس سے آدمی کافر
نہین ہوجاتا اس حدیث سے عرب کی بڑائی ثابت ہوئی

٢٤٥ ق اَنَس اِنَّ الشَّیْطَانَ یَجْرِیْ مِنَ ابْنِ اٰدَمَ مَجْرَی الدَّمِ بخاری اور مسلم مین انس سے روایت ہے کہ
حضرت نے فرمایا کہ البتہ شیطان آدمی کے بدن مین پھرتا ہے خون کی طرح ف یعنی شیطان کا آدمی پر خوب قابو ہے خیال ڈالنے مین

٢٤٦ م حُذَیْفَۃُ اِنَّ الشَّیْطَانَ
یَسْتَحِلُّ الطَّعَامَ اَنْ لَّا یُذْکَرَ اسْمُ اللّٰہِ عَلَیْہِ وَاِنَّہٗ جَآءَ بِھٰذِہِ الْجَارِیَۃِ لِیَسْتَحِلَّ بِھَا فَاَخَذْتُ بِیَدِھَا فَجَآءَ بِھٰذَا الْاَعْرَابِیِّ لِیَسْتَحِلَّ بِہٖ
فَاَخَذْتُ بِیَدِہٖ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ اِنَّ یَدَہٗ فِیْ یَدِیْ مَعَ یَدِھَا مسلم مین حذیفہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر شیطان حلال جانتا ہے اوس کھانے کو
جسپر خدا کا نام نہ لیا جاوے اور شیطان اس لڑکی کو لے آیا تھا کہ اوسکے سبب سے کھانا حلال کرے سو مینے اوسکا ہاتھ پکڑ لیا پھر اس جنگلی گنوار کو لے آیا کہ اسکے سبب سے کھانے
کو حلال کرلے سو اوسکا بھی ہاتھ مینے پکڑ لیا قسم ہے اوسکی جسکے ہاتھ مین میری جان ہے کہ شیطان کا ہاتھ میرے ہاتھ مین ہے اس لڑکی کے ہاتھ کے ساتھ ف حذیفہ سے
روایت ہے کہ ہمارا دستور تھا کہ جب کھانا آتا تو ہم ہاتھ نہ ڈالتے جب تک حضرت نہ کھاتے سو ایکبار کھانا آیا ایک لڑکی دوڑتی آئی جیسے اوسکو کوئی کھینچے لاتا ہے سو اوس نے
چاہا کہ کھانے مین بدون بسم اللہ کہے ہاتھ ڈالے حضرت نے اوسکا ہاتھ پکڑ لیا پھر ایک گنوار اوسی طرح دوڑتا آیا اوسکا بھی ہاتھ حضرت نے پکڑ لیا پھر یہ حدیث فرمائی یعنی شیطان نے
چاہا تھا اگر یہ لڑکی اور گنوار بے خدا کا نام لیے کھانے لگے تو مین بھی کھاؤن اس حدیث سے ثابت ہوا کہ کھانا کھاتے اول بسم اللہ کہنا ضرور ہے نہین تو شیطان ساتھ کھاتا ہے

٢٤٧ ق ابْنُ مَسْعُوْدٍ اِنَّ الصِّدْقَ یَھْدِیْ اِلَی الْبِرِّ وَاِنَّ الْبِرَّ یَھْدِیْ اِلَی الْجَنَّۃِ وَاِنَّ الرَّجُلَ لَیَصْدُقُ حَتّٰی یُکْتَبَ صِدِّیْقًا وَاِنَّ الْکَذِبَ یَھْدِیْ اِلَی الْفُجُوْرِ وَاِنَّ الْفُجُوْرَ
یَھْدِیْ اِلَی النَّارِ وَاِنَّ الرَّجُلَ لَیَکْذِبُ حَتّٰی یُکْتَبَ عِنْدَ اللّٰہِ کَذَّابًا بخاری اور مسلم مین عبد اللہ ابن مسعود سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک سچ بولنا نیکی کو پہنچاتا ہے اور نیکی بہشت مین پہنچاتی ہے اور البتہ
مرد سچ بولا کرتا ہے یہانتک کہ خدا کے نزدیک سچا لکھا جاتا ہے اور جھوٹ بولنا نافرمانی کو پہنچاتا ہے اور نافرمانی دوزخ مین پہنچاتی ہے اور مرد جھوٹ بولا کرتا ہے یہانتک کہ خدا کے نزدیک بڑا جھوٹا لکھا جاتا ہے ف
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سچ بولنے کا انجام بہشت ہے اور جھوٹ بولنے کا انجام دوزخ ہے مسلمان کو اسکا خیال ضرور چاہیے جھوٹ بولنے کو سچ بچانے

٢٤٨ خ اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ اِنَّ الْعَبْدَ لَیَتَکَلَّمُ بِالْکَلِمَۃِ
مِنْ رِضْوَانِ اللّٰہِ لَا یُلْقِیْ لَھَا بَالًا یَرْفَعُہُ اللّٰہُ بِھَا دَرَجَاتٍ وَاِنَّ الْعَبْدَ لَیَتَکَلَّمُ بِالْکَلِمَۃِ مِنْ سَخَطِ اللّٰہِ لَا یُلْقِیْ لَھَا بَالًا یَھْوِیْ بِھَا فِیْ نَارِ جَھَنَّمَ بخاری
مین ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک بندہ خدا کی رضامندی کی کوئی بات بول جاتا ہے اور دل مین اوسکو کوئی بڑی چیز نہین سمجھتا حالانکہ اوسی بات کے سبب خدا اوسکے درجے بلند کرتا ہے اور
بندہ خدا کی ناخوشی کی کوئی بات بول جاتا ہے اور دل مین اوسکو کچھ بری بات نہین سمجھتا حالانکہ اوسی بات کے سبب سے دوزخ مین گرپڑتا ہے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آدمی بن سوچے ہر ایک بات کو بکا کرے

٢٤٩ م ابو سعید
وَاَبُوْ ھُرَیْرَۃَ اِنَّ الْعَبْدَ لَیَتَکَلَّمُ بِالْکَلِمَۃِ یَنْزِلُ بِھَا فِی النَّارِ اَبْعَدَ مَا بَیْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ مسلم مین ابو سعید و ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ
بیشک بندہ کوئی بات ایسی بولتا ہے کہ جسکے سبب سے دوزخ مین گرجاتا ہے اتنی دور سے بھی زیادہ جتنا مشرق اور مغرب مین فرق ہے

٢٥٠ ق اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ
وَابْنُ عَبَّاسٍ اِنَّ الْعَیْنَ حَقٌّ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ اور عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا کہ نظر کی تاثیر سچ ہے **ف** یعنی بعضی نظر لگجاتی ہے خدا نے اوسمین تاثیر رکھی ہے

٢٥١ **ق** أُبَيّ بن كعب إنَّ الغُلامَ الَّذِي قَتَلَهُ الخَضِرُ طُبِعَ كَافِرًا وَلَوْ عَاشَ لَأَرْهَقَ أَبَوَيْهِ طُغْيَانًا وَكُفْرًا بخاری اور مسلم مین ابی بن کعب سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک جس لڑکے کو خواجہ خضر نے مار ڈالا تھا وہ پیدایشی کافر تھا اور اگر جیتا رہتا تو اپنے ماں باپ کو بلا مین مبتلا کرتا کفر اور نافرمانی سے **ف** حضرت موسیٰ اور خضر کا قصہ قرآن مین مذکور ہے اوسکی طرف حضرت نے اشارہ کیا یعنی خضر نے جو لڑکے کو بحکم خدا مارا تھا بدون حکمت نہ تھا

٢٥٢ **ق** ابن عمر إنَّ الفِتْنَةَ هٰهُنَا مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ **قال** الصَّغَانِيُّ مُؤَلِّفُ هٰذَا الكِتَابِ هٰذَا حَدِيثٌ سَمِعْتُهُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي المَنَامِ قَالَهُ وَهُوَ يُشِيرُ إِلَى المَشْرِقِ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ فتنہ و فساد اودھر ہے جہان سے شیطان کا سینگ یعنی آفتاب نکلتا ہے کہا حسن صغانی اس کتاب کے جمع کرنے والے نے کہ مین نے خواب مین یہ حدیث حضرت کی زبانی سنی اور حضرت اشارہ کرتے تھے پورب کی طرف **ف** اور حدیث مین آیا ہے کہ جب آفتاب نکلتا ہے تو شیطان اپنے دو سینگ اوسمین لگا دیتا ہے تاکہ کافرونکا سجدہ اوسکی طرف ہو سو حضرت نے پورب کی طرف اشارہ کیا یعنی جو ملک مدینے سے پورب کی طرف ہین وہان بڑے بڑے فساد ہونگے یاجوج ماجوج دجال اوسی طرف سے نکلینگے خارجی اور رافضی بھی پورب کی طرف سے نکلینگے یعنی عراق کے ملک سے

٢٥٣ **م** انس إنَّ الكَافِرَ إِذَا عَمِلَ حَسَنَةً أُطْعِمَ بِهَا طُعْمَةً مِنَ الدُّنْيَا وَأَمَّا المُؤْمِنُ فَإِنَّ اللّٰهَ يَدَّخِرُ لَهُ حَسَنَاتِهِ فِي الآخِرَةِ وَيُعْقِبُهُ رِزْقًا فِي الدُّنْيَا عَلَى طَاعَتِهِ مسلم مین انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کافر جب کوئی نیک کام کرتا ہے تو اوسکے سبب سے دنیا مین کچھ اسکی روزی کی کشایش ہو جاتی ہے اور ایماندار کی نیکیونکو خدا اوسکی آخرت کے واسطے جمع کر رکھتا ہے اور اوسکے بعد دنیا مین بھی روزی دیتا ہے اوسکی بندگی پر **ف** یعنی خدا کسی کی نیکی برباد نہین کرتا وہ عادل ہے لیکن کافر کو تو آخرت مین کچھ ثواب نہین تو اسواسطے اوسکا بدلا دنیا مین کر دیتا ہے اور ایماندار کا بدلا دونون جہان مین

٢٥٤ **خ** ابن عمر و أبو هريرة إنَّ الكَرِيمَ ابْنَ الكَرِيمِ ابْنِ الكَرِيمِ ابْنِ الكَرِيمِ يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ إِسْحٰقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بخاری مین عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو خود کریم ہو اوسکا باپ بھی کریم دادا بھی کریم پردادا بھی کریم ہو وہ حضرت یوسف ہین حضرت یعقوب کے بیٹے حضرت اسحٰق کے پوتے حضرت ابراہیم کے پرپوتے **ف** یعنی سوا حضرت یوسف علیہ السلام کے یہ خاندانی بزرگی کہ جسکی چار پشت پیغمبری مین گذری ہون کسی کو حاصل نہین

٢٥٥ **م** وَاثِلَةُ بْنُ الأَسْقَعِ إنَّ اللّٰهَ اصْطَفَى كِنَانَةَ مِنْ وُلْدِ إِسْمٰعِيلَ وَاصْطَفَى قُرَيْشًا مِنْ كِنَانَةَ وَاصْطَفَى مِنْ قُرَيْشٍ بَنِي هَاشِمٍ وَاصْطَفَانِي مِنْ بَنِي هَاشِمٍ مسلم مین واثلہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک خدا نے کنانہ کو حضرت اسمٰعیل کی اولاد مین سے چن لیا اور گروہ قریش کو کنانہ کی اولاد سے چن لیا اور ہاشم کی اولاد کو قریش سے چن لیا اور مجھکو ہاشم کی اولاد سے چن لیا **ف** کنانہ حضرت کی چودھوین پشت مین ہین انسے عرب کے بہت گروہ پیدا ہوئے اور قریش لقب ہے نضر بن کنانہ کا حضرت کی چودھوین پشت مین ہین اور ہاشم حضرت کے پردادا ہین سو حضرت نے فرمایا کہ کنانہ کی اولاد حضرت اسمٰعیل کی اور اولاد سے شرف مین افضل ہین پھر اونمین سے قریش افضل ہین اور قریش سے بنی ہاشم افضل ہین اور بنی ہاشم سے حضرت افضل ہین تو گویا حضرت سارے عرب کے

غرض مین اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سادات حسنی اور حسینی شرعاً تمام سادات عالم سے افضل ہین اسواسطے کہ حضرت کی اولاد سوا حضرت فاطمہ کے اور کسی سے باقی نہین رہی
حضرت کا پشت نامہ یون ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب
بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان اہل حدیث اور اہل تاریخ کا عدنان تک اتفاق ہے آگے
اختلاف ہے ق انس ۵٦ إِنَّ اللهَ أَمَرَنِي أَنْ أَقْرَأَ عَلَيْكَ لَمْ يَكُنِ الَّذِينَ كَفَرُوا قَالَهُ لِأُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ فَقَالَ أُبَيٌّ وَسَمَّانِي قَالَ نَعَمْ
فَبَكَى بخاری اور مسلم مین انس سے روایت ہے کہ حضرت نے ابی بن کعب سے فرمایا کہ خدا نے مجکو حکم کیا ہے کہ مین تیرے آگے لم یکن الذین کفروا کی سورت پڑھون ابی
نے کہا کہ یا رسول اللہ کیا خدا نے میرا نام لیا ہے حضرت نے فرمایا کہ ہان پھر ابن کعب خوشی کے مارے رونے لگے ف ابی بن کعب انصاری صحابی ہین قرآن کے بڑے قاری
حضرت نے انکی استادی سند کردی تاکہ اور مسلمان انکو استاد جانکر ان سے قرآن سیکھین اس حدیث سے انکی بڑی بزرگی ثابت ہوئی خ ۵۷ أَبُو الدَّرْدَاءِ إِنَّ اللهَ بَعَثَنِي
إِلَيْكُمْ فَقُلْتُمْ كَذَبْتَ وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ صَدَقَ وَوَاسَانِي بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ فَهَلْ أَنْتُمْ تَارِكُو لِي صَاحِبِي بخاری مین ابو درداء سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ البتہ مجکو خدا نے تمہاری طرف پیغمبر کرکے بھیجا سو اول تمنے کہا کہ تو جھوٹا ہے ابوبکر نے کہا کہ سچا نبی ہے اور اوسنے میرے ساتھ اپنی جان و مال سے سلوک کیا سو کیا تم
لوگ میرے ساتھی کو میری خاطر سے چھوڑ دوگے یعنی کسی طرح کا اوسکو رنج نہ پہونچاؤ ف بخاری مین ابو درداء سے روایت ہے کہ ایکبار ابوبکر صدیق رض اور عمر فاروق مین کچھ گفتگو
سے رنج ہوگیا صدیق اکبر حضرت کے پاس حاضر ہوے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ میرے اور عمر کے درمیان کچھ گفت و گو ہوگئی ہے اوپر غصے ہوا پھر مین شرمندہ ہوا عمر مین نے اپنا
قصور معاف کرایا انہون نے معاف نکیا سو مین آپ کی خدمت مین حاضر ہوا ہون حضرت نے فرمایا کہ خدا معاف کریگا اور تجھکو بخشیگا پھر عمر بھی اس گفت و گو سے پچتاے
معاف کرانے کو صدیق اکبر کے گھر گئے وہان سنا کہ وے حضرت کے پاس گئے ہین جب عمر حضرت پاس آئے تو حضرت کے چہرے پر غصہ نمود ہوا صدیق اکبر ڈرے تو گھٹنون
کے بھل عاجزی سے کھڑے ہو کر حضرت سے عرض کی کہ یا رسول اللہ عمر کا کچھ قصور نہین زیادتی میری طرف سے ہوئی تھی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی پھر اوس دن سے
صدیق اکبر کا حضرت کے اصحاب خیال رکھنے لگے کسی نے انکو رنج نہین دیا اس حدیث سے بڑی فضیلت صدیق اکبر کی ثابت ہوئی اور حضرت کے فرمانے سے معلوم ہوا
کہ مردون مین پہلے وہی ایمان لاے اور اپنی جان و مال سے حضرت پر فدا ہے سو جسنے صدیق اکبر سے عداوت رکھی اوسنے مقرر حضرت کو رنج دیا ق ۵۸ أَبُو
هُرَيْرَةَ إِنَّ اللهَ تَجَاوَزَ لِأُمَّتِي عَمَّا حَدَّثَتْ بِهِ أَنْفُسَهَا مَا لَمْ تَتَكَلَّمْ بِهِ أَوْ تَعْمَلْ بِهِ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ
جو جو خطرے اور خیال دل مین آتے ہین سو جانے اوسکے گناہ میری امت سے معاف کر دیے جبتک اوسکو نہ بولے یا اوس پر عمل نکرے ف یعنی جس برے کام کا خطرہ
دل مین آوے سو معاف ہے اور اگر اوسکو منہ سے نکالا یا ویسا کام کیا تو گناہ ثابت ہوا م ۵۹ أَبُو الدَّرْدَاءِ إِنَّ اللهَ جَزَّأَ الْقُرْآنَ ثَلَاثَةَ أَجْزَاءٍ فَجَعَلَ قُلْ هُوَ اللهُ
أَحَدٌ جُزْءًا مِنْ أَجْزَاءِ الْقُرْآنِ مسلم مین ابو درداء سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر خدا نے قرآن کو تین ٹکڑے کیا ہے سو قل ہو اللہ احد کو قرآن کے حصون سے

ایک حصہ ٹھہرایا **ف** تمام قرآن کا مطلب تین قسم ہے ایک قسم میں خدا کی وحدانیت اور اوسکی صفات ہیں دوسری قسم میں قصے ہیں تیسری قسم میں حلال اور حرام کے حکم ہیں اس حساب قل ہو اللہ احد تہائی قرآن کا ٹھہرا کہ اوسمیں توحید اور صفات الٰہی کا بیان ہے **ق** ابو ہریرۃ

۲۶۰ اِنَّ اللّٰہَ حَبَسَ عَنْ مَکَّۃَ الْفِیْلَ وَسَلَّطَ عَلَیْھَا رَسُوْلَہٗ وَالْمُؤْمِنِیْنَ وَاِنَّھَا لَمْ تَحِلَّ لِاَحَدٍ کَانَ قَبْلِیْ وَاِنَّھَا اُحِلَّتْ لِیْ سَاعَۃً مِّنْ نَّھَارٍ وَاِنَّھَا لَا تَحِلُّ لِاَحَدٍ بَعْدِیْ فَلَا یُنَفَّرُ صَیْدُھَا وَلَا یُخْتَلٰی شَوْکُھَا وَلَا تَحِلُّ سَاقِطَتُھَا اِلَّا لِمُنْشِدٍ وَمَنْ قُتِلَ لَہٗ قَتِیْلٌ فَھُوَ بِخَیْرِ النَّظَرَیْنِ اِمَّا اَنْ یُّفْدٰی وَاِمَّا اَنْ یُّقِیْدَ فَقَالَ الْعَبَّاسُ اِلَّا الْاِذْخِرَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَاِنَّا نَجْعَلُہٗ فِیْ قُبُوْرِنَا وَبُیُوْتِنَا فَقَالَ اِلَّا الْاِذْخِرَ فَقَامَ اَبُوْ شَاہٍ رَجُلٌ مِّنْ اَھْلِ الْیَمَنِ فَقَالَ اُکْتُبُوْا لِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَقَالَ اُکْتُبُوْا لِاَبِیْ شَاہٍ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک خدا نے مکہ سے ہاتھی والوں کو روکا تھا اور اپنے رسول اور مسلمانوں کو اوسپر غالب کیا اور مقرر مجھسے پہلے کسیکو مکے میں لڑنا حلال نہیں ہوا صرف میرے واسطے ایک ساعت بھر حلال ہوا اور بیشک میرے بعد قیامت تک کسی پر مکہ حلال نہو گا سو اسکا شکاری جانور نہ ہانکا جاوے اور اوسکا درخت نہ کاٹا جاوے اور اوسکی گری پڑی چیز کسی کو لینا نہیں مگر اوسکو جو ڈھونڈھ کے مالک کو پہنچا دیوے اور جسکا کوئی آدمی مارا جاوے وہ دو باتوں میں سے ایک بات جو بہتر جانے سو اختیار کرے یا تو خون بہا قاتل سے لیوے یا خون کے بدلے خون لیوے پھر حضرت کے چچا عباس رضی نے کہا کہ یا رسول اللہ مگر اذخر کی گھاس کاٹنے کی اجازت دیجیے اسواسطے کہ ہم مکے والے لوگ اوس گھاس کو قبروں میں اور اپنی چھتوں پر ڈالتے ہیں سو حضرت نے فرمایا مگر اذخر کا کاٹنا درست ہے سو ایک مرد ابو شاہ نام یمن کا رہنے والا کھڑا ہوا پھر اوسنے کہا کہ یہ سب حکم ہم کو لکھوا دیجیے رسول اللہ حضرت نے فرمایا لکھدو ابو شاہ کے واسطے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حدیثوں کا کتاب میں لکھنا درست ہے بلکہ سنت ہے **ھ** ابو سعید

۲۶۱ اِنَّ اللّٰہَ حَرَّمَ الْخَمْرَ فَمَنْ اَدْرَکَتْہُ ھٰذِہِ الْاٰیَۃُ وَعِنْدَہٗ مِنْھَا شَیْءٌ فَلَا یَشْرَبْ وَلَا یَبِعْ مسلم میں ابو سعید رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک خدا نے شراب کو حرام کیا سو جسکو یہ شراب کی حرمت کی آیت پہونچ گئی ہو اور اوسکی کچھ شراب باقی ہو سو اوسکو نہ پیے اور نہ بیچے **ف** جب شراب کی حرمت میں آیت اوتری تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی **ھم** عائشۃ

۲۶۲ اِنَّ اللّٰہَ خَلَقَ الْجَنَّۃَ وَخَلَقَ النَّارَ فَخَلَقَ لِھٰذِہٖ اَھْلًا وَّلِھٰذِہٖ اَھْلًا مسلم میں حضرت عائشہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر خدا نے بہشت پیدا کی اور دوزخ پیدا کی پھر اسکے واسطے بھی لوگ بنائے اور اوسکے واسطے بھی **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بہشت اور دوزخ پیدا ہو چکے ہیں اور یہی مذہب ہے اہل سنت کا **ق** ابو ہریرۃ

۲۶۳ اِنَّ اللّٰہَ خَلَقَ الْخَلْقَ حَتّٰٓی اِذَا فَرَغَ مِنْھُمْ قَامَتِ الرَّحِمُ فَقَالَتْ ھٰذَا مَقَامُ الْعَائِذِ مِنَ الْقَطِیْعَۃِ قَالَ نَعَمْ اَمَا تَرْضَیْنَ اَنْ اَصِلَ مَنْ وَّصَلَکِ وَاَقْطَعَ مَنْ قَطَعَکِ قَالَتْ بَلٰی ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِقْرَءُوْٓا اِنْ شِئْتُمْ فَھَلْ عَسَیْتُمْ اِنْ تَوَلَّیْتُمْ اَنْ تُفْسِدُوْا فِی الْاَرْضِ وَتُقَطِّعُوْٓا اَرْحَامَکُمْ اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ لَعَنَھُمُ اللّٰہُ فَاَصَمَّھُمْ وَاَعْمٰٓی اَبْصَارَھُمْ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ خدا نے خلق کو بنایا پھر جب اونکے بنانے سے فراغت پائی تو آدمیوں کی قرابت یعنی اپنا پت سے

خدا کے روبرو کھڑی ہو کر زبان حال سے کہا کہ یہ اوسکا مقام ہے جو قطع برادری سے فریاد چاہے خدا نے فرمایا کہ ہان کیا تو اس بات سے راضی نہین کہ مین اوس سے ملون جو تجھ سے ملے
اور اوس سے کاٹون جو تجھسے کاٹے قرابت نے کہا کہ اب راضی ہون پھر حضرت نے فرمایا کہ چاہو تو میری بات کی سند قرآن سے پڑھ لو خدا منافقون سے فرماتا ہے کہ اگر تم
حاکم ہو تو زمین مین فساد کرو اور برادری کا حق نہ مانو یہ لوگ وے ہین کہ جنپر خدا نے لعنت کی ہی پھر اونکو بہرا کر دیا ہے حق بات کے سننے سے اور اندھا کیا ہے ف
۲۶۴ اس حدیث سے ثابت ہوا کہ رشتہ دارون سے سلوک کرنا فرض ہے جب کہ خدا نے دنیا بنائی م عائشۃ اِنَّ اللهَ خَلَقَ لِلْجَنَّةِ اَهْلاً خَلَقَهُمْ لَهَا
وَهُمْ فِی اَصْلَابِ اٰبَائِهِمْ وَخَلَقَ لِلنَّارِ اَهْلاً خَلَقَهُمْ لَهَا وَهُمْ فِی اَصْلَابِ اٰبَائِهِمْ م مسلم مین حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ
خدا نے بہشت کے واسطے لوگ بنائے اوس وقت سے اونکو بہشتی ٹھہرایا جبکہ وے اپنے باپونکے پشت مین تھے اور دوزخ کے واسطے لوگ بنائے اوس وقت سے اونکو دوزخی ٹھہرایا جبکہ وے
اپنے باپونکے پشت مین تھے ف یعنی روز ازل مین بہشتی اور دوزخی خدا کے نزدیک مقرر ہو چکے تقدیر پر مسلمان ایمان لاوے اوسکے بھید کو دنیا مین تلاش نکرے آخرت مین
۲۶۵ اسکی وجہ معلوم ہو گی دنیا شب تاریک ہے اندھیرے مین کچھ نظر نہین آتا ق ابو سعید اِنَّ اللهَ خَيَّرَ عَبْدًا بَيْنَ الدُّنْيَا وَبَيْنَ مَا عِنْدَهُ فَاخْتَارَ ذٰلِكَ
الْعَبْدُ مَا عِنْدَ اللهِ بخاری اور مسلم مین ابو سعید سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر خدا نے مختار کیا ہی اپنے بندے کو دنیا اور آخرت مین سے اوس بندے نے آخرت کو اختیار
کیا ف ابو سعید سے پوری روایت بخاری اور مسلم مین یون ہے کہ ایکبار حضرت نے خطبہ پڑھا اور یہ حدیث فرمائی تو ابو بکر صدیق رونے لگے ہمکو تعجب آیا اونکے رونے سے
کہ یہ رونیکا کون مقام تھا جب جلد حضرت کا انتقال ہوا تب ہم اسکا مطلب سمجھے یعنی حضرت نے اپنی موت کی خبر دی تھی اصحاب مین سوائے صدیق اکبر کے
کوئی اس بھید کو نسمجھا ہم سب سے زیادہ وہ عالم تھے جب صدیق روئے تب حضرت نے فرمایا کہ ای ابو بکر مت رو سب سے زیادہ رفاقت اور مال کی راہ سے تیرا مجھپر احسان
۲۶۶ ہے اگر خدا کے سوا جانی دوستی مین کسی اور سے کرتا تو تجھی سے کرتا لیکن ہمارے تیرے اسلام کی برادری اور محبت ہے م عائشۃ اِنَّ اللهَ رَفِيقٌ يُحِبُّ الرِّفْقَ
وَيُعْطِي عَلَى الرِّفْقِ مَا لَا يُعْطِي عَلَى الْعُنْفِ وَمَا لَا يُعْطِي عَلٰى مَا سِوَاهُ مسلم مین حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا نرمی کا پیدا کرنوالا
۲۶۷ ہے اور نرمی کو بہت پسند کرتا ہی اور جو نرمی پر عطا کرتا ہے وہ سختی پر نہین دیتا بلکہ جو نرمی پر دیکی عطا ہے اوسکے سوا کسی پر نہین ہ ثوبان اِنَّ اللهَ
زَوٰى لِيَ الْاَرْضَ فَرَاَيْتُ مَشَارِقَهَا وَمَغَارِبَهَا وَسَيَبْلُغُ مُلْكُ اُمَّتِي مَا زُوِيَ لِي مِنْهَا مسلم مین ثوبان سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
کہ بیشک خدا نے میرے واسطے زمین کو لپیٹ دیا یعنی سب زمین کو سمیٹ کر میرے سامنے کر دیا سو مین نے زمین کا پورب پچھم یعنی جہان آفتاب نکلتا ہے اور
ڈوبتا ہے دیکھ لیا تو جہانتک مین نے دیکھا ہے وہان تک میری امت کی بادشاہت پہونچیگی ف مدینے مین جنگ خندق جب ہوئی تو ایک روز بہت سخت
لڑائی ہوئی عصر کی نماز قضا ہو گئی حضرت کو بڑا رنج ہوا تب خدا نے دنیا تک زمین کو جہانتک اسلام پہونچنا مقرر تھا دکھلا دی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یہ
۲۶۸ حضرت کا معجزہ عظیم الشان ہے کہ فتوح اسلام کی پیشین خبر دی سو اوسی طرح بلا تفاوت واقع ہوئی ہ جابر بن سمرۃ اِنَّ اللهَ سَمّٰى الْمَدِيْنَةَ طَابَةَ مسلم مین جابر

جابر بن سمرہ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خدا نے مدینے کا نام طابہ رکھا یعنی پاک ہے اور یہ مین ناپاکی نہین ف ایک گنوار مسلمان ہوا پھر جب بیمار پڑا تو ترک
ہجرت کر کے مدینے سے نکل گیا تب حضرتؐ نے فرمایا کہ مدینہ پاک ہے ناپاک کو یہ نہین رہنے دیتا ق اَنَسٌ اِنَّ اللهَ عَنْ تَعْذِيبِ هٰذَا نَفْسَهُ لَغَنِيٌّ بخاری اور مسلم ٢٦٩
مین انس بن مالک سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ بے شبہہ خدا اسکی تکلیف دینے سے بے پروا ہے ف حضرتؐ نے ایکبار دیکھا کہ ایک بڈھا اپنے دو بیٹون کے کندھے پر
ہاتھ رکھے گھسٹتا چلا جاتا ہے حضرتؐ نے پوچھا کہ یہ اسطرح کیون رنج اوٹھاتا ہے معلوم ہوا کہ اوسنے پیادہ حج کرنے کی نذر مانی تھی تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی
یعنی اوسنے جو اپنی ذات کو تکلیف مین ڈالا خدا کو اسکی حاجت نہین یعنی جو پیادہ نہ چل سکے اگرچہ نذر مانی ہو تو سوار ہو لیوے خ اَبُوْ قَتَادَةَ لِلْحَارِثِ بْنِ ٢٧٠
رِبْعِيٍّ اِنَّ اللهَ قَبَضَ اَرْوَاحَكُمْ حِيْنَ شَاءَ وَرَدَّهَا عَلَيْكُمْ حِيْنَ شَاءَ يَا بِلَالُ قُمْ فَاَذِّنِ النَّاسَ بِالصَّلٰوةِ بخاری مین ابو قتادہؓ سے
روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مقرر خدا نے بند کر رکھا تمہاری جانون کو جب چاہا اور چھوڑ دیا جب چاہا ای بلال اوٹھ اور لوگون کو خبر کر نماز کی یعنی اذان کہہ
ف ایکبار حضرت نے رات کو سفر کیا جب تھوڑی رات رہی تو اصحابؓ نے عرض کی کہ اگر حضرت ٹھہرین تو لوگ تھوڑا سو لیوین حضرتؐ نے فرمایا کہ مین نماز قضا ہو جانے سے
ڈرتا ہون بلال نے کہا کہ یا رسول الله مین جاگتا رہونگا نماز کے وقت جگا دونگا پھر لوگ سو گئے بلال بیٹھے جاگا کیے جب نیند کا بہت غلبہ ہوا تو کجاوے کو ٹیکا دیکر بیٹھ گئے پھر
سو گئے کسیکو خبر کی نماز قضا ہو گئی جب آفتاب نکلا تو حضرتؐ پہلے سب سے جاگے پھر فرمایا کہ ای بلال کدھر گیا جو تو نے کہا تھا بلال نے عرض کی کہ یا رسول الله ایسی نیند
مجھکو کبھی نہین آئی تھی ناچار ہون پھر حضرتؐ نے فرمایا کہ یہان سے اوٹھو یہ شیطان کا مقام ہے کہ سب غافل ہو گئے پھر آگے بڑھکے قضا کی نماز جماعت سے پڑھی اس اکو
لیلة التعریس کہتے ہین ه عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ اِنَّ اللهَ قَدْ بَرَّاَهَا مِنْ ذٰلِكَ يَعْنِي اَسْمَاءَ بِنْتَ عُمَيْسٍ اِمْرَأَةَ اَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ مسلم مین عبد الله بن ٢٧١
عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ بیشک خدا نے اوسکو پاک کیا ہے اوس سے یہ حدیث اسما کے حق مین فرمائی جو ابوبکرؓ کی بی بی تھین ف ایکبار بنی ہاشم
انکے گھر مین گئے دیکھا کہ جیسے بی اسما بی بی کے پاس بیٹھے ہین صدیق اکبرؓ کو برا معلوم ہوا یہ حال حضرتؐ سے کہا تب حضرتؐ نے فرمایا کہ اسما کو خدا نے بدکاری سے پاک کیا ہے
یہ حدیث اوس وقت کی ہے جب عورتون کو پردے کا حکم نہوا تھا اسما پہلے جعفر طیارؓ کے نکاح مین تھین جب وہ شہید ہوے تو صدیق کے نکاح مین آئین پھر اونکے بعد
علی مرتضیٰؓ کے نکاح مین آئین ق زَيْدُ بْنُ اَرْقَمَ اِنَّ اللهَ قَدْ صَدَّقَكَ قَالَهُ لَهُ حِيْنَ نَزَلَتْ سُوْرَةُ الْمُنَافِقِيْنَ وَقَدْ كَانَ اَخْبَرَ رَسُوْلَ اللهِ ٢٧٢
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَوْلِ عَبْدِ اللهِ بْنِ اُبَيٍّ لَا تُنْفِقُوْا عَلٰى مَنْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللهِ حَتّٰى يَنْفَضُّوْا وَقَوْلِهٖ لَئِنْ رَّجَعْنَا اِلَى الْمَدِيْنَةِ
لَيُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ مِنْهَا الْاَذَلَّ بخاری اور مسلم مین زید بن ارقمؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مقرر خدا نے تجھکو سچا کیا یہ حضرت نے زید بن ارقم سے فرمایا جب
سورہ منافقین اوتری اور زید بن ارقم نے حضرت کو خبر دی تھی کہ عبد الله بن ابی منافق ہر لوگون سے کہتا تھا کہ حضرت کے ساتھیون کو خرچ مدو تا کہ یہ لوگ بھاگ جاوین
اور کہتا تھا کہ جب ہم مدینے کو پلٹ جاوینگے تو عزت والا ذلیل کو نکال دیگا عزت والا اپنے تئین کہا اور ذلیل حضرت کو ف زید بن ارقم سے روایت ہے کہ نبی مصطلق ایک کافر کا

توم تھا حضرت اون سے لڑنیکو گئے وہان پانی پر کے اور مدینے والے لوگون سے جھگڑا ہوا عبداللہ بن ابی منافق تھا مدینے کا سردار وہ بھی گیا اور بہت غصے ہوا اور کہنے لگا کہ تمہاری وہی مثل ہی کہ کتے کو پال تو تجھکو کاٹ کھاوے اور نے لوگون سے کہا کہ محمد کے ساتھیونکو کھانا پانی مدو تاکہ وے بھاگ جاوین اور کہا کہ اگر ہم مدینے کو پھر جاوینگے تو حضرت کو نکال دینگے زید بن ارقم کہتے ہین کہ مین نے یہ خبر حضرت کو سنائی عمر فاروق رضنے کہا کہ یا حضرت اگر حکم ہو تو مین اوس منافق کی گردن اوڑا دون حضرت نے فرمایا کہ مین نہین چاہتا کہ لوگ کہین کہ محمد اپنے ساتھیونکو مار ڈالتے ہین پھر عبداللہ بن ابی اور اوسکے یارون نے حضرت کے سامنے قسم کھائی کہ ہم نے یہ نہین کہا حضرت نے اونکو سچا جانا مجکو جھوٹا جانا اس بات کا مجکو نہایت رنج ہوا پھر جب ہم مدینے مین پہونچے تو خدا نے سورۂ منافقین اوتاری اور وہ سب حال اوسمین مفصل بیان کیا

۷۳ پھر حضرت نے مجکو بلایا اور یہ حدیث فرمائی م شَدَّادُ بْنُ اَوْسٍ اِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ الْاِحْسَانَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ فَاِذَا قَتَلْتُمْ فَاَحْسِنُوا الْقِتْلَةَ وَاِذَا ذَبَحْتُمْ فَاَحْسِنُوا الذَّبْحَ وَلْيُحِدَّ اَحَدُكُمْ شَفْرَتَهٗ وَلْيُرِحْ ذَبِيْحَتَهٗ مسلم مین شداد ابن اوس رضسے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر خدا نے احسان کرنا فرض کیا ہے ہر چیز پر سو تم جو قتل کرو تو اچھی طرح قتل کیا کرو یعنی اگر خون کے بدلے خون کرو تو جلدی فراغت کر دیا کرو ستا ستا کر مت مارو اور جب کسی جانور کو ذبح کیا چاہو تو اچھی طرح ذبح کرو اور چاہیے کہ اپنی چھری کو تیز کر لیا کرو اور چاہیے کہ راحت پہونچاوے حلال کرنے کے جانور کو ف یعنی خدا نے ہر چیز کے ساتھ احسان کرنا فرض کیا ہے یہان تک کہ قتل اور ذبح مین بھی احسان چاہیے کہ جلد فراغت کر ڈالے اور چھری کو پہلے تیز کر لیوے تاکہ زیادہ تکلیف نہو

۷۴ ق ابو هریرة اِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ عَلَى ابْنِ اٰدَمَ حَظَّهٗ مِنَ الزِّنَا اَدْرَكَ ذٰلِكَ لَا مَحَالَةَ فَزِنَا الْعَيْنَيْنِ النَّظَرُ وَزِنَا اللِّسَانِ النُّطْقُ وَالنَّفْسُ تَمَنّٰى وَتَشْتَهِيْ وَالْفَرْجُ يُصَدِّقُ ذٰلِكَ اَوْ يُكَذِّبُهٗ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضسے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ خدا نے آدمی کے واسطے حرام کاری کا حصہ مقرر کیا ہے ضرور اوسکو پاویگا سو آنکھ کی حرام کاری بیگانی عورتکو دیکھنا اور زبان کی حرام کاری اوس سے شہوت کی بات کرنا اور جی حرام کاری کی آرزو کرتا ہے اور چاہا کرتا ہے اور شرمگاہ کبھی اوسکو سچا کر دیتی ہی اگر اوس نے بھی حرام کاری کی یا کبھی اوسکو جھوٹا کرتی ہی جو اوس نے حرام کاری نکی ف شہوت سے دیکھنے اور بات کرنیکو اسواسطے زنا فرمایا کہ یہ زنا کا وسیلہ اور سبب ہین

۷۵ م عَائِشَةَ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْفُحْشَ وَالتَّفَحُّشَ مسلم مین حضرت عائشہ رضسے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک خدا کو نہین بھاتا گالی بکنا اور گالی کا جواب زیادہ کر کے دینا ف حضرت عائشہ رضسے روایت ہے کہ حضرت کے پاس ایک یہودی آئے حضور سے السلام علیک کے بدلے زبان دبا کے السام علیک کہا یعنی تجھپر موت پڑے حضرت عائشہ رضنے غصے ہوکر اونسے کہا کہ السام علیکم واللعنة یعنی تم پر خدا کی مار اور لعنت پڑے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی تمنے گالی کے بدلے کیون گالی دی اور بڑھکے لعنت کیونکی خدا کو یہ پسند نہین آتا

۷۶ ق عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو اِنَّ اللّٰهَ لَا يَقْبِضُ الْعِلْمَ انْتِزَاعًا يَنْتَزِعُهٗ مِنَ النَّاسِ وَلٰكِنْ يَقْبِضُ الْعِلْمَ بِقَبْضِ الْعُلَمَاءِ حَتّٰى اِذَا لَمْ يَتْرُكْ عَالِمًا اتَّخَذَ النَّاسُ رُءُوْسًا جُهَّالًا فَسُئِلُوْا فَاَفْتَوْا بِغَيْرِ عِلْمٍ فَضَلُّوْا وَاَضَلُّوْا بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا علم کو

بیان احسان

اس طرح نہ اوٹھالیگا لوگون سے علم نکال کے کھینچ کر لیکن علم اوٹھا دیگا عالمونکو اوٹھا کر یہان تک کہ جب کسی عالم دیندار کو نچھوڑیگا تو لوگ جاہلون کو عالم اور
پیر و مرشد مقرر کرینگے پھر وہی پیچھے ہو جاوینگے یعنی اونہین جاہلون سے لوگ مسئلہ پوچھینگے سو وے فتوی دینگے مسئلہ بتاوینگے بے علمی اور نادانی سے سو آپ بھی گمراہ
ہوے اور ونکو گمراہ کیا ٢٧٧ ابو موسی الاشعری ان اللہ لا ینام ولا ینبغی لہ ان ینام یخفض القسط ویرفعہ ویرفع الیہ عمل اللیل قبل عمل
النہار وعمل النہار قبل عمل اللیل حجابہ النور لو کشفہ لاحرقت سبحات وجہہ ما انتہی الیہ بصرہ من خلقہ مسلم مین ابو موسی
سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بے شبہہ خدا نہین سوتا اور اوسکی شان کے مناسب بھی نہین سونا جھکاتا ہے ترازو کو اور اوٹھاتا ہے یعنی بندون کے
عمل تولتا ہے بعضے قبول کرتا ہے بعضے رد کرتا ہے یا روزی کم زیادہ کرتا ہے اوٹھجاتے ہین اوسکی طرف رات کے کام دن کے کامون سے پہلے اور دن کے کام
رات کے کامون سے پہلے خدا کا پردہ نور ہے اگر اوس پردے کو اوٹھا دے تو اوسکی ذات پاک کی روشنیان جلا دیوین ساری خلق کو جہانتک خدا کی نظر کام کرے
یعنی تمام عالم کو ف اس حدیث مین خدا کے علم اور اوسکی عظمت اور جلال کا بیان ہے ٢٧٨ ابو ہریرۃ ان اللہ لا ینظر الی صورکم واموالکم
ولکن ینظر الی قلوبکم واعمالکم مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر خدا تمھاری صورتون اور تمھارے مالونکو نہین دیکھتا ہے
لیکن تمھارے دلونکو اور کامونکو دیکھتا ہے ف یعنی بدون صفائی دل اور خالص نیت کے ظاہر کی صفائی کا کچھ اعتبار نہین اس حدیث مین تقوی اور
درویشی کے مضمون بھرے ہین آدمی غور کرے تو بوجھے ٢٧٩ ابو ہریرۃ ان اللہ لا ینظر الی من یجر ازارہ بطرا مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ مقرر خدا نظر رحمت سے نہین دیکھتا اوسکی طرف جو اپنی ازار کو غرور سے لٹکائے کھینچتا جاتا ہے ف یعنی جس نے غرور سے پاجامہ یا ازار یعنی تہ بند
ٹخنے سے نیچے لٹکایا وہ خدا کی رحمت سے دور ہوا یا پاجامہ نیچا کرنا خواہ غرور سے ہو خواہ بے غرور حرام ہے چنانچہ دوسری حدیث مین صاف آیا ہے ٢٨٠
ابو ہریرۃ ان اللہ لما قضی الخلق کتب عندہ فوق عرشہ ان رحمتی سبقت غضبی بخاری مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ
مقرر جب خدا نے خلق کو پیدا کیا عرش پر اپنے پاس لکھدیا کہ مقرر میری رحمت آگے بڑھگئی میرے غصے پر ف یعنی غصے سے خدا کی رحمت زیادہ
ہے اسی سبب سے کافرون اور گنہگارون کو جلد نہین پکڑتا اور عذاب مین شتابی نہین کرتا گناہ دیکھتا ہے اور پردہ ڈالتا ہے روزی بند نہین کرتا
٢٨١ عائشۃ ان اللہ لم یامرنا ان نکسو الحجارۃ والطین بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ
خدا نے ہمکو اسکا حکم نہین کیا کہ ہم پتھر اور مٹی کو کپڑا پہناوین ف حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت ایکبار لڑائی کو تشریف لے گئے اونہین نے دروازے
کو کپڑا لٹکا دیا تھا جب حضرت تشریف لائے تو اوسکو حضرت نے پھاڑ ڈالا پھر یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ قبر و منبر چادر ڈالنا اور اوسکے گرد فرش
کرنا شریعت محمدی مین بہتر نہین ٢٨٢ عائشۃ ان اللہ لم یبعثنی معنتا ولکن بعثنی معلما میسرا مسلم مین حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے

نے فرمایا کہ خدا نے مجھکو نہیں بھیجا ہے سختی کرنے والا ولیکن مجھکو بھیجا ہے سکھانیوالا آسانی کرنیوالا ف ایکبار حضرت کی ازواج طاہرات نے نان نفقہ فراغت کے
سے مانگا تب آیت اتری ازواج کو حکم ہوا کہ یا دنیا قبول کریں یا آخرت اور خدا اور اوسکے رسول کو تو پہلے حضرت نے عائشہ صدیقہ سے یہ پیغام کہا اور فرمایا کہ جواب
مین جلدی نکرو اپنے ماں باپ سے صلاح لے لو عائشہ صدیقہ نے عرض کی یا رسول اللہ آپکے مقدمے مین ماں باپ سے پوچھنے کی کیا حاجت ہے مینے دنیا کو چھوڑا اور اللہ اور رسول
اور آخرت کو قبول کیا لیکن عرض ہے کہ اور ازواج سے اسکی خبر نکیجیے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی میرا کام تو یہی ہے کہ مین آسانی سے سکھلاؤں اور سختی
نکروں جو بیبی مجسے پوچھیگی کہ عائشہ رضہ نے قبول کیا مین بتلا دونگا تا کہ وہ بھی قبول کرے

٢٨٣ ق ابن مسعود اِنَّ اللّٰهَ لَمْ يُهْلِكْ قَوْمًا اَوْ يُعَذِّبْ قَوْمًا فَجَعَلَ لَهُمْ نَسْلًا وَاِنَّ الْقِرَدَةَ وَالْخَنَازِيْرَ كَانَتْ قَبْلَ ذٰلِكَ مسلم مین عبداللہ بن مسعود رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا نے
جس قوم کو مٹایا یا عذاب کیا پھر انکی نسل کو باقی نہیں رکھا اور البتہ بندر اور سور اس سے آگے بھی تھے ف ایک شخص نے پوچھا کہ اگلی امت کو خدا نے بندر اور
سور کر ڈالا تھا یہ بندر اور سور کیا اونھین کی اولاد مین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی

٢٨٤ خم ابو ہریرۃ والنعمان بن مقرن اِنَّ اللّٰهَ لَيُؤَيِّدُ هٰذَا الدِّيْنَ بِالرَّجُلِ الْفَاجِرِ بخاری مین ابو ہریرہ رض اور نعمان بن مقرن رض سے روایت ہے کہ حضرت نے ایکبار فرمایا کہ مقرر خدا اس دین کی مدد گنہگار آدمی سے کرتا ہے
ف حنین کی لڑائی مین ایک شخص کافرون سے خوب لڑا پھر جب اوسکے زخمون مین بہت درد ہوا تو اپنا پیٹ مارکے مرگیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی
اور جو بادشاہ کہ نام اور طمع دنیا کے واسطے ملک فتح کرتے ہین یا فقیر اور عالم جو اپنی نمود کے واسطے خلق کو وعظ اور نصیحت کرتے ہین اونکے
حق مین بھی اس حدیث کو سمجھا چاہیے

٢٨٥ م انس اِنَّ اللّٰهَ لَيَرْضٰى عَنِ الْعَبْدِ اَنْ يَّاْكُلَ الْاَكْلَةَ فَيَحْمَدَهُ عَلَيْهَا اَوْ يَشْرَبَ الشَّرْبَةَ فَيَحْمَدَهُ عَلَيْهَا مسلم مین انس رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر خدا بہت راضی ہوتا ہے اوس بندے سے کہ جب کچھ کھانا کھاوے تو الحمد للہ
کہے اور جب کچھ پیے تو الحمد للہ کہے

٢٨٦ ق ابو ہریرۃ اِنَّ اللّٰهَ لَيَضْحَكُ مِنْ رَّجُلَيْنِ وَيُرْوٰى يَضْحَكُ اللّٰهُ اِلٰى رَجُلَيْنِ يَقْتُلُ اَحَدُهُمَا صَاحِبَهٗ ثُمَّ يَدْخُلَانِ الْجَنَّةَ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر خدا راضی ہوتا ہے دو مردون سے کہ اونمین سے ایک
اپنے ساتھی کو مار ڈالے پھر وے دونو بہشت مین جاوین اور ایک روایت مین بجاے يَضْحَكُ مِنْ رَّجُلَيْنِ کے يَضْحَكُ اللّٰهُ اِلٰى رَجُلَيْنِ آیا ہے مطلب دونون عبارتکا
ایک ہی ہے ف صحابہ نے پوچھا یا حضرت یہ کیونکر ہوگا کہ قاتل اور مقتول دونون بہشتی ہون حضرت نے فرمایا کہ کافر مسلمان کو مارے پھر وہ کافر توبہ کرکے مسلمان
ہووے پھر خدا کی راہ مین مارا جاوے تو وہ دونو بہشتی ہونگے

٢٨٧ ق ابو موسیٰ اِنَّ اللّٰهَ لَيُمْلِيْ لِلظَّالِمِ فَاِذَا اَخَذَهٗ لَمْ يُفْلِتْهُ ثُمَّ قَرَاَ وَكَذٰلِكَ اَخْذُ رَبِّكَ اِذَا اَخَذَ الْقُرٰى وَهِيَ ظَالِمَةٌ اِنَّ اَخْذَهٗۤ اَلِيْمٌ شَدِيْدٌ بخاری اور مسلم مین ابو موسیٰ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر خدا
ظالم کو فرصت اور ڈھیل دیا کرتا ہے پھر جب اوسکو پکڑتا ہے تو نہین چھوڑتا پھر حضرت نے اس حدیث کی سند قرآن کی آیت پڑھی یعنی خدا فرماتا ہے کہ اسی طرح تیرے رب کی پکڑ ہے

جبتک ظالم بچتے ہیں لوگونکو پکڑا بیشک اوسکی پکڑ سخت دردناک ہے ف یعنی ظالم کو خدا فرصت دیتا ہے تاکہ اور بھی ظلم ثابت ہو یا کہ سمجھے اور توبہ کرے اور جب
۲۸۸ اوسنے پکڑا پھر نہیں چھوڑتا آخر اسکا عذاب تو ہوتا ہی ہے پر دنیا میں بھی خاک سیاہ ہو جاتا ہے ق جابر إِنَّ اللهَ وَرَسُولَهُ حَرَّمَ بَيْعَ الْخَمْرِ وَالْمَيْتَةِ وَ
الْخِنْزِيرِ وَالْأَصْنَامِ قَالَهُ عَامَ الْفَتْحِ وَهُوَ بِمَكَّةَ بخاری اور مسلم میں جابر رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر خدا اور اوسکے رسول نے حرام کیا شراب اور
۲۸۹ مردار اور سور اور بتونکا بیچنا یہ حدیث مکے میں فرمائی جس سال مکہ فتح ہوا یعنی آٹھوین سال ہجری کے ق أَبُو هُرَيْرَةَ إِنَّ اللهَ وَرَسُولَهُ يُصَدِّقَانِكُمْ وَيَعْذِرَانِكُمْ
قَالَهُ لِلْأَنْصَارِ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا انصاری اصحاب سے کہ مقرر خدا اور اوسکا رسول تمکو سچا جانتے ہیں اور تمھارا عذر
قبول کرتے ہیں ف جب مکہ فتح ہوا تو حضرت نے فرمایا کہ جو ابو سفیان کے گھر گیا اوسکو پناہ ہے تو بعضے انصاریوں نے کہا کہ حضرت کو اپنے وطنی برادرونکی
محبت غالب ہوئی خدا نے حضرت کو اس بات سے آگاہ کیا تب حضرت نے انصاریوں کو بلایا اور فرمایا کہ تم کہتے ہو کہ مجکو برادرونکی محبت غالب ہوئی ہے میں خدا کا
بندہ ہوں اور اوسکا رسول اپنا وطن چھوڑکر میں تمھاری بستی میں گیا میری زندگی تمھاری زندگی کے ساتھ ہے میری موت تمھاری موت کے ساتھ ہے
انصاریوں نے عرض کی یا رسول اللہ قسم ہے خدا کی کہ ہماری تو بات کہنے کی راہ سے تھی فقط ہمکو یہی خوف ہوا کہ کہیں حضرت ہماری بستی مدینہ چھوڑکر مکے میں رہجاوین
۲۹۰ سو اب ہماری خاطر جمع ہوئی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی تم سچ کہتے ہو تمہاری بات میں بناوٹ نہیں ق أَبُو مُوسَى إِنَّ اللهَ يَبْسُطُ يَدَهُ
بِاللَّيْلِ لِيَتُوبَ مُسِيءُ النَّهَارِ وَيَبْسُطُ يَدَهُ بِالنَّهَارِ لِيَتُوبَ مُسِيءُ اللَّيْلِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا مسلم میں ابو موسی رضہ سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ خدا اپنی رحمت کا ہاتھ رات کو پھیلاتا ہے تاکہ دن کا بدکار توبہ کرے اور دنکو اپنی رحمت کا ہاتھ پھیلاتا ہے تاکہ رات کا بدکار توبہ کرے یہانتک کہ
۲۹۱ سورج پچھم سے نکلے ف یعنے جبتک سورج مغرب کی طرف سے نہیں نکلتا تو دروازہ توبہ کا کھلا ہے رات دن جسوقت چاہے توبہ کرے ق أَبُو هُرَيْرَةَ إِنَّ اللهَ يَبْعَثُ رِيحًا مِنَ
الْيَمَنِ أَلْيَنَ مِنَ الْحَرِيرِ فَلَا تَدَعُ أَحَدًا فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ وَفِي رِوَايَةٍ ذَرَّةٍ مِنَ الْإِيمَانِ إِلَّا قَبَضَتْهُ مسلم میں ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ خدا چلاویگا ہوا کو یمن کے ملک سے ریشم سے بھی زیادہ نرم سو جسکے دلمیں دانہ برابر بھی ایمان ہوگا اور ایک روایت میں ذرہ برابر
بھی ایمان ہوگا اوسکو نچھوڑیگی بے مارے یعنی سب ایماندار مرجاوینگے ف یہ قیامت کے قریب ہوگا چنانچہ اور حدیث میں آیا ہے کہ قیامت بدکار
۲۹۲ کافروں پر قائم ہوگی اوسوقت ایماندار کوئی نہوگا ق عائشة إِنَّ اللهَ يُحِبُّ الرِّفْقَ فِي الْأَمْرِ كُلِّهِ بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ رضہ سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا کو نرمی پسند آتی ہے ہر کام میں ف اس حدیث کا قصہ اگلی حدیث میں ہوچکا یعنی یہودیونکا سخت کہنا اور حضرت عائشہ رضہ کا
۲۹۳ جواب دینا پھر حضرت کا منع کرنا اور یہ حدیث فرمانا ق سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ إِنَّ اللهَ يُحِبُّ الْعَبْدَ التَّقِيَّ الْغَنِيَّ الْخَفِيَّ مسلم میں سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا دوست رکھتا ہے پرہیزگار مالدار چھپے گمنام بندے کو ف یعنی مالداری کے ساتھ پرہیزگاری اور گمنامی اور گوشہ گیری مشکل چیز ہے اسواسطے

خدا کو پسند ہے جب اسلام میں فتنہ و فساد پھیلا تو سعد بن ابی وقاص صحابی نے شہر چھوڑا اپنے اونٹ بکریاں لیکر جنگل میں جا بسے اونکے بیٹے نے کہا کہ تم جنگلی کیون

۲۹۴ ہوے تب انہون نے یہ حدیث پڑھی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ فساد کے وقت گوشہ گیری بہتر ہے خ اَبُوْهُرَيْرَةَ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْعُطَاسَ وَيَكْرَهُ

التَّثَاؤُبَ فَاِذَا عَطَسَ فَحَمِدَ اللّٰهَ فَحَقٌّ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ سَمِعَهٗ اَنْ يُّشَمِّتَهٗ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ خدا

چھینک کو پسند رکھتا ہے اور جمہائی کو برا جانتا ہے سو جو چھینکے پھر الحمد للہ کہے تو جو مسلمان اوسکو سنے اوسپر واجب ہی کہ اوسکے حق مین دعا کرے یعنی یرحمک اللہ کہے

ف چھینکنے سے بدن ہلکا ہوتا ہے تو آدمی بندگی کرسکتا ہے اسواسطے خدا کو پسند ہے اور جمہائی گرانی سے آتی ہے اور غفلت اور سستی لاتی ہے اسواسطے ناپسند

۲۹۵ بری معلوم ہوئی ہی ق ابْنُ عُمَرَ اِنَّ اللّٰهَ يُدْنِي الْمُؤْمِنَ فَيَضَعُ عَلَيْهِ كَنَفَهٗ وَيَسْتُرُهٗ وَيَقُوْلُ اَتَعْرِفُ ذَنْبَ كَذَا اَتَعْرِفُ ذَنْبَ كَذَا فَيَقُوْلُ نَعَمْ اَيْ

رَبِّ حَتّٰى قَرَّرَهٗ بِذُنُوْبِهٖ وَرَاٰى فِيْ نَفْسِهٖ اَنَّهٗ هَلَكَ قَالَ سَتَرْتُهَا عَلَيْكَ فِي الدُّنْيَا وَاَنَا اَغْفِرُهَا لَكَ الْيَوْمَ فَيُعْطٰى كِتَابَ حَسَنَاتِهٖ وَاَمَّا

الْكَافِرُوْنَ وَالْمُنَافِقُوْنَ فَيَقُوْلُ الْاَشْهَادُ هٰؤُلَاۤءِ الَّذِيْنَ كَذَبُوْا عَلٰى رَبِّهِمْ اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظَّالِمِيْنَ بخاری اور مسلم

مین عبداللہ بن عمر رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا ایماندار کو نزدیک کریگا یعنی قیامت مین پھر اوسکو اپنی رحمت کے سایے سے چھپا لیگا اور فرمائیگا کہ

تو اپنا فلانا گناہ پہچانتا ہے فلانی تقصیر یاد ہے سو مسلمان کہیگا کہ ای رب میرے ہان یاد ہے یہان تک کہ اوس سے اوسکے گناہ قبول کراویگا اور وہ اپنے جی مین جانیگا کہ

اب مین برباد ہوا خدا فرمائیگا کہ تیرے گناہ ہمنے دنیا مین چھپائے ہم آج بھی اونکو بخشتے مین پھر نیکیونکا نامۂ اعمال اوسکو دیا جاویگا اور کافر اور جو فقط زبانی مسلمان

تھے سو اونکے گواہ یعنی پیغمبر اور فرشتے یا اونکے ہاتھ پانون اونکو کہینگے کہ یہ لوگ ہین جو خدا پر جھوٹ باندھتے تھے جان لو کہ خدا کی لعنت ہے ظالمون پر یعنی جو حد سے بڑہ گئے

۲۹۶ بندگی کے بدلے نافرمانی کی ھ اَبُوْهُرَيْرَةَ اِنَّ اللّٰهَ يَرْضٰى لَكُمْ ثَلٰثًا وَيَكْرَهُ لَكُمْ وَفِيْ رِوَايَةٍ وَيَسْخَطُ لَكُمْ ثَلٰثًا فَرَضِيَ لَكُمْ اَنْ تَعْبُدُوْهُ

وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا وَاَنْ تَعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا وَاَنْ تُنَاصِحُوْا مَنْ وَّلَّاهُ اللّٰهُ اَمْرَكُمْ وَيَكْرَهُ لَكُمْ قِيْلَ

وَقَالَ وَكَثْرَةَ السُّؤَالِ وَاِضَاعَةَ الْمَالِ مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر خدا تمہارے واسطے تین کام پسند رکھتا ہی اور مکروہ جانتا ہے

تمہارے واسطے اور ایک روایت مین یون ہے کہ غصے ہوتا ہے تین چیزسے سو جو تین چیزین تمہارے واسطے پسند کین ہین اونمین سے اول یہ ہی کہ تم اوسکی بندگی کرو اور

کسیکو اوسکا ساجھی نسمجھو اور دوسرے یہ ہے کہ خدا کی رسّی کو مضبوط پکڑو یعنی قرآن اور حدیث ہی پر چلو اور پھوٹ مت ڈالو یعنی قرآن اور حدیث کے خلاف کوئی

اور راہ نہ نکالو اور تیسری چیز یہ کہ خیرخواہی کرو اوسکی جسکو خدا نے تم پر حاکم کیا یعنی اسلام کے حاکم کی اطاعت کرو اور جو تین چیزین خدا نے تمہارے

واسطے مکروہ رکھین ہین سو اونمین سے اول قیل و قال ہی یعنی بیفایدہ باتین کرنا اور دوسری بے احتیاج سوال کرنا یا ناحق باتین پوچھنا تیسری چیز

۲۹۷ مال کو ضائع کرنا جیسے بہت عمارت بیحاجت بنانا ناچ رنگ آتشبازی مین مال کا برباد کرنا هم عُمَرُ اِنَّ اللّٰهَ يَرْفَعُ بِهٰذَا الْكِتَابِ اَقْوَامًا وَّيَضَعُ

آخَرِیْنَ سلم مین عمر فاروق رضؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مقرر خدا درجہ بلند کرتا ہے اس قرآن سے بعضے لوگونکا اور بعضون کو اسی سے گرا دیتا ہے
یعنی جن لوگون نے قرآن کو پڑہا اور اوسپر عمل کیا اونکا مرتبہ بلند ہوا اور جن لوگون نے اوسپر عمل نکیا وے بیقدر ہوئے ھ ہِشَامُ بْنُ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ اِنَّ اللّٰهَ ٢٩٨
يُعَذِّبُ الَّذِيْنَ يُعَذِّبُوْنَ النَّاسَ فِي الدُّنْيَا مسلم مین ہشام بن حکیم رضؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مقرر خدا عذاب کریگا اونپر جو لوگونپر عذاب ناحق
کرتے ہین دنیا مین ق اَبُوْ سَعِيْدٍ اِنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ لِاَهْلِ الْجَنَّةِ يَا اَهْلَ الْجَنَّةِ فَيَقُوْلُوْنَ لَبَّيْكَ رَبَّنَا وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ فِيْ ٢٩٩
يَدَيْكَ فَيَقُوْلُ هَلْ رَضِيْتُمْ فَيَقُوْلُوْنَ وَمَا لَنَا لَا نَرْضٰى يَا رَبِّ وَقَدْ اَعْطَيْتَنَا مَا لَمْ تُعْطِ اَحَدًا مِّنْ خَلْقِكَ فَيَقُوْلُ
اَلَا اُعْطِيْكُمْ اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ فَيَقُوْلُوْنَ يَا رَبِّ وَاَيُّ شَيْءٍ اَفْضَلُ مِنْ ذٰلِكَ فَيَقُوْلُ اُحِلُّ عَلَيْكُمْ رِضْوَانِيْ فَلَا اَسْخَطُ
عَلَيْكُمْ بَعْدَهٗ اَبَدًا بخاری اور مسلم مین ابو سعیدؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ البتہ خدا فرماویگا بہشتی لوگون سے کہ اے بہشتیو سو وے کہینگے اے رب ہم حاضر
ہین خدمت مین اور سب بھلائی تیرے قابو مین ہے پھر خدا فرماویگا کہ کیا تم راضی ہوے سو وے کہینگے کیون نہ ہم راضی ہون اے رب اور تونے ہمکو اتنا کچھ دیا ہے کہ کسیکو نہین دیا پھر خدا
فرمائیگا کہ بھلا تم ہمکو اس سے بھی عمدہ کوئی چیز دیون سو وے کہینگے اے رب سب سے زیادہ کون چیز عمدہ ہے پھر خدا فرمائیگا اب مین نے اوتاری تمپر اپنی رضامندی
سو اسکے بعد اب مین تمپر کبھی غصہ نکرونگا ف معلوم ہوا کہ بہشت کی سب نعمتون سے عمدہ خدا کی رضامندی ہے جو سب نعمتونکے بعد ملے گی ھ ابن عباسؓ ٣٠٠
اِنَّ الَّذِيْ حَرَّمَ شُرْبَهَا حَرَّمَ بَيْعَهَا يَعْنِي الْخَمْرَ مسلم مین عبداللہ بن عباس رضؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مقرر جسنے اوسکا پینا حرام کیا اوسی نے
اوسکا بیچنا بھی حرام کیا یعنی شراب کا ف ایک شخص حضرتؐ کے واسطے مشک بھر شراب لایا حضرتؐ نے فرمایا کہ کیا تجکو معلوم نہین کہ شراب حرام ہے اوسنے
کہا کہ مین اسواسطے لایا ہون کہ آپ اسکو بیچ لیوین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی ق اُمُّ سَلَمَةَ اِنَّ الَّذِيْ يَشْرَبُ فِيْ اِنَاءِ الْفِضَّةِ فَاِنَّمَا ٣٠١
يُجَرْجِرُ فِيْ بَطْنِهٖ نَارَ جَهَنَّمَ بخاری اور مسلم مین حضرت ام سلمہ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مقرر جو پیتا ہے چاندی کے برتنمین وہ اپنے پیٹ مین جہنم
کی آگ غٹ غٹ کرکے ڈالتا ہے ھ اَبُو الدَّرْدَاءِ اِنَّ اللَّعَّانِيْنَ لَا يَكُوْنُوْنَ شُهَدَاءَ وَلَا شُفَعَاءَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مسلم مین ابو درداءؓ سے روایت ہے ٣٠٢
حضرتؐ نے فرمایا کہ مقرر بہت لعنت کرنیوالے قیامت کے دن نہ گواہ ہونگے نہ سفارش کرنیوالے ہونگے ف مسلمان پر لعنت کرنا نام لیکر کسیطرح درست نہین
سو جن لوگونکی عادت پڑگئی لعنت کرنیکی اونکی گواہی اور سفارش قیامت مین معتبر نہوگی سواسطے کہ جب آدمی کی خو لعنت کرنے کی ہوئی تو وہ فاسق ہوا
اور فاسق کی گواہی درست نہین اور سفارش کرنے کو رحمت درکار ہے سو انمین رحمت کہان انکو لعنت کی عادت پڑی ق اَنَسٌ اِنَّ ٣٠٣
الْمُؤْمِنَ اِذَا كَانَ فِي الصَّلٰوةِ فَاِنَّمَا يُنَاجِيْ رَبَّهٗ فَلَا يَبْزُقَنَّ بَيْنَ يَدَيْهِ وَلَا عَنْ يَمِيْنِهٖ وَلٰكِنْ عَنْ يَسَارِهٖ تَحْتَ قَدَمِهٖ
بخاری اور مسلم مین انسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ البتہ مسلمان جب نماز مین ہوتا ہے تو اپنے رب سے بات چیت کرتا ہے سو نہ تھوکے اپنے آگے اور نہ داہنے

ہوا نہیں لیکن اپنے بائین طرف یا پیر کے نیچے تھوک لے ف اول تو نماز مین تھوکنا مناسب نہین اور اگر تھوک آجاوے تو آگے نتھوکے اسواسطے کہ قبلہ ہے اور داہنے

۳۰۴ فرشتہ ہے تو بائین یا قدم کے نیچے تھوکے اگر جنگل مین ہو اور اگر مسجد مین ہو یا بائین طرف اور نمازی کھڑا ہو تو اپنے کپڑے مین تھوک لے ق اَبُو هُرَيْرَةَ اِنَّ

الْمُؤْمِنَ لَا يَنْجُسُ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر مسلمان ناپاک نہین ہوتا ف ابو ہریرہ رضہ روایت ہے کہ مجکو ایک بار

نہانیکی حاجت ہوئی راہ مین حضرت ملے مین ادس ادسے پلٹ کر نہا کے حضرت پاس حاضر ہوا حضرت نے پوچھا کہ تو کہان تھا مین نے عرض کی کہ مجکو غسل کی

حاجت تھی بے غسل خدمت مین حاضر ہونا مجکو برا معلوم ہوا تب حضرت نے فرمایا کہ سبحان اللہ ایماندار ناپاک نہین ہوتا یعنی نماز پڑھنا اور مسجد مین جانا البتہ

۳۰۵ بے غسل درست نہین لیکن ملاقات درست ہے ھ جابر اِنَّ الْمَرْأَةَ تُقْبِلُ فِي صُورَةِ شَيْطَانٍ مسلم مین جابر رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر عورت

شیطان کی صورت مین سامنے آتی ہے ف پوری حدیث یون ہے کہ عورت شیطان کی صورت مین سامنے آتی ہے اور شیطان کی صورت مین سامنے پھرتی ہے تو جو

کوئی عورت کو دیکھے وہ اپنی جورو سے صحبت کرے تا کہ دل سے اوسکا خطرہ دور ہو عورت کو شیطان کی صورت اسواسطے فرمایا کہ جیسے شیطان آدمی کو بہکاتا ہے

۳۰۶ ویسے عورت بھی ق اَبُو مَسْعُودٍ عُقْبَةُ بْنُ عَمْرٍو الْاَنْصَارِيُّ اِنَّ الْمُسْلِمَ اِذَا اَنْفَقَ عَلٰى اَهْلِهِ نَفَقَةً وَهُوَ يَحْتَسِبُهَا كَانَتْ لَهٗ صَدَقَةً

بخاری اور مسلم مین ابو مسعود رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مسلمان جب اپنے جورو لڑکون کے کھانے پینے کا کچھ مال خرچ کرتا ہے ثواب کی نیت سے تو وہ مال

صدقے کے برابر ہے ثواب مین ف یعنی اپنے گھر کے خرچ مین اگر یون نیت کرے کہ خدا نے مجھپر فرض کیا ہے اوسی کے حکم سے مین خرچ کرتا ہون تو اوسمین بھی خیرات کے

۳۰۷ برابر ثواب ملیگا اور اگر بے نیت خرچ کیا تو نہ ثواب نہ عذاب ھ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو اِنَّ الْمُقْسِطِينَ عِنْدَ اللّٰهِ عَلٰى مَنَابِرَ مِنْ نُورٍ عَنْ يَمِينِ الرَّحْمٰنِ

وَكِلْتَا يَدَيْهِ يَمِينٌ اَلَّذِينَ يَعْدِلُونَ فِي حُكْمِهِمْ وَاَهْلِيهِمْ وَمَا وَلُوا مسلم مین عبد اللہ بن عمرو رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر

انصاف کرنیوالے خدا کے نزدیک نور کے منبر پر ہونگے رحمٰن کے داہنی طرف اور خدا کے دونون ہاتھ داہنے ہین یعنی خدا کے کرم مین نقصان نہین منصف وے لوگ ہین

جو انصاف کرتے ہین اپنے حکم مین اور اپنے قریب لوگون مین اور جسپر حاکم ہوتے ہین ف یعنی منصف وے ہین جو اپنے برادرونکی رو رعایت نہین کرتے اپنے بیگانے

۳۰۸ برابر انصاف کرتے ہین خ عَائِشَةُ اِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَنْزِلُ فِي الْعَنَانِ وَهُوَ السَّحَابُ فَتَذْكُرُ الْاَمْرَ قُضِيَ فِي السَّمَاءِ فَتَسْتَرِقُ الشَّيَاطِينُ

السَّمْعَ فَتَسْمَعُهُ فَتُوحِيهِ اِلَى الْكُهَّانِ فَيَكْذِبُونَ مَعَهَا مِائَةَ كَذْبَةٍ مِنْ عِنْدِ اَنْفُسِهِمْ بخاری مین حضرت عائشہ رضہ

سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ فرشتے اوترتے ہین بدلی مین سو آپسمین بات چیت کرتے ہین اوس کام کی جسکا آسمان مین خدا کیطرف سے حکم ہوا ہے سو شیطان

وہان جا کر چپکے سن آتے ہین پھر اوسکو کاہنون یعنی جو غیب کی بات بتلاتے ہین اونکے دل مین ڈالدیتے ہین سو اپنے دل سے سو جھوٹی باتین جوڑ کر اوسکے ساتھ کہتے ہین

ف عرب مین ایک قوم تھی جن اور شیطانون سے راہ رکھتے تھے کچھ اون سے حال دریافت کر کے لوگون سے کہتے تھے لوگ اون سے بہت اعتقاد رکھتے

تھے سو لوگون نے حضرت سے اونکا حال پوچھا حضرت نے فرمایا کہ اونکی کچھ حقیقت نہین پھر لوگون نے عرض کی کہ اونکی کبھی بات سچ بھی ہوتی ہی تب حضرت نے

۳۰۹ یہ حدیث فرمائی خ جابر اِنَّ الْمَوْتَ فَزَعٌ فَاِذَا رَاَیْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُوْمُوْا بخاری مین جابر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ موت ڈرنے کی چیز

ہے سو جب تم جنازہ دیکھو تو اوٹھہ کھڑے ہو ف اہل جنازہ دیکھکر اوٹھنا سنت تھا پھر منسوخ ہوا اب جنازہ دیکھکر اوٹھنا سنت نہین ھ

۳۱۰ انس اِنَّ الْمَیِّتَ اِذَا وُضِعَ فِیْ قَبْرِهٖ اِنَّهٗ لَیَسْمَعُ قَرْعَ نِعَالِهِمْ اِذَا انْصَرَفُوْا مسلم مین انس رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر جب مردہ قبر

۳۱۱ مین رکھا جاتا ہے تو جوتون کی چپ چپ سنتا ہے جب لوگ اوسکو دفن کرکے پھرتے ہین خم ابن عمر اِنَّ الْمَیِّتَ لَیُعَذَّبُ بِبُکَاءِ الْحَیِّ بخاری مین

عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مردے پر عذاب ہوتا ہے زندے کے رونے سے ف یہ اوس صورت مین ہی کہ مردہ اپنے رونے پیٹنے

۳۱۲ کی وصیت کر گیا ہو چنانچہ اسکا بیان گذر اخم ابن عباس اِنَّ النَّارَ لَا یُعَذِّبُ بِهَا اِلَّا اللّٰهُ بخاری مین عبد اللہ بن عباس رض سے روایت ہے کہ حضرت نے

فرمایا کہ مقرر عذاب نہین کرتا آگ سے مگر خدا یعنی آگ سے جاندار کو جلانا ہرگز نہین درست یہ خدا کو خاص ہے ف حضرت نے ایکبار کہین لشکر بھیجا اور فرمایا کہ

۳۱۳ اگر فلانا شخص ملے تو اوسکو جلا دیجیو پھر جب وے روانہ ہوے تو اونکو بلایا اور جلانے سے منع کیا پھر یہ حدیث فرمائی اور اوسکے قتل کا حکم کیا ھ انس اِنَّ النَّاسَ

قَدْ صَلَّوْا وَنَامُوْا وَلَنْ تَزَالُوْا فِیْ صَلٰوةٍ مَّا انْتَظَرْتُمُ الصَّلٰوةَ مسلم مین انس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر لوگ نماز پڑھ چکے اور سو گئے اور ہمیشہ

تم نماز ہی مین ہو جبتک تم نماز کے منتظر رہو گے ف ایکبار حضرت نے عشا کی نماز دیر کرکے پڑہی تہائی یا آدہی رات گذری تب اصحاب سے یہ حدیث فرمائی

۳۱۴ ق مجاشع بن مسعود اِنَّ الْهِجْرَةَ قَدْ مَضَتْ لِاَهْلِهَا وَلٰکِنْ عَلَی الْاِسْلَامِ وَالْجِهَادِ وَالْخَیْرِ بخاری اور مسلم مین مجاشع بن مسعود رض سے

روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر وطن چھوڑنا ختم ہو چکا مہاجرین پر لیکن بیعت کرنا اسلام کی اور جہاد کی اور نیک کامون کی ف مجاشع سے روایت ہے

کہ جب مکہ فتح ہوا تو مین نے چاہا کہ مین ہجرت کی بیعت کرون تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اب اسلام غالب ہوا اوسطرح کی ہجرت اب فرض نہین رہی

۳۱۵ خم ابو ہریرة اِنَّ الْیَهُوْدَ وَالنَّصَارٰی لَا یَصْبُغُوْنَ فَخَالِفُوْهُمْ بخاری مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ یہودی اور نصاری

خضاب نہین کرتے ہین تم اونکا خلاف کرو ف یعنی تم خضاب کیا کرو منہدی کا خضاب قولی سنت ہے اور وسمہ بھی درست ہے لیکن اوس خضاب جو سیاہ

۳۱۶ بال کر دیوین سو درست نہین ق ابن عمر اِنَّ اَمَامَکُمْ حَوْضًا کَمَا بَیْنَ جَرْبَاءَ وَاَذْرُحَ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہے کہ حضرت

نے فرمایا کہ مقرر تمھارے آگے یعنی قیامت مین ایک حوض ہے یعنی حوض کوثر اتنا بڑا جتنا فرق ہے درمیان جربا اور اذرح کے ف جربا اور اذرح دو

۳۱۷ گانوہین شام مین تین رات کی راہ اونکے درمیان مین ہے مطلب یہ کہ وہ حوض بہت لمبا چوڑا ہے ق انس اِنَّ اَمْثَلَ مَا تَدَاوَیْتُمْ بِهِ الْحِجَامَةُ

وَالْقُسْطُ الْبَحْرِیُّ بخاری اور مسلم مین انس رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جن چیزون سے تم دوا کرتے ہو اونمین بہتر دو اچھنے لینا اور دریائی کٹھ

سی ف گوہ ہندوستان میں پیدا ہوتا ہے اسواسطے اسکو عود ہندی بھی کہتے ہیں ہندوستان سے جہاز پر عرب میں جاتا تھا اسواسطے حضرت نے اسکو ذکر
فرمایا اسکا مزاج گرم خشک ہے معدہ اور دل اور دماغ کو فائدہ کرتا ہے اور سردی کی بیماریوں کو دور کرتا ہے اور پھیپھڑوں سے خون فاسد نکل جاتا ہے اسواسطے
حضرت نے انکی تعریف کی اور حدیث میں آیا ہے کہ جسکے درد سر ہوتا تھا اوسکو حضرت پچھنے فرماتے تھے اور سترہویں تاریخ اور اکیسویں تاریخ اور منگل اور
۱۸ بدھ اور سنیچر میں خون نکالنا حدیث میں منع ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ علاج کرنا درست ہے توکل کے خلاف نہیں ق أَبُو هُرَيْرَةَ أَنَّ امْرَأَةً
بَغِيًّا رَأَتْ كَلْبًا فِي يَوْمٍ حَارٍّ يُطِيفُ بِبِئْرٍ قَدْ أَدْلَعَ لِسَانَهُ مِنَ الْعَطَشِ فَنَزَعَتْ لَهُ بِمُوقِهَا فَغُفِرَ لَهَا وَقَالَ الْبُخَارِيُّ فَنَزَعَتْ خُفَّهَا
فَأَوْثَقَتْهُ بِخِمَارِهَا فَنَزَعَتْ لَهُ مِنَ الْمَاءِ فَغُفِرَ لَهَا بِذَلِكَ بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر ایک حرام کار عورت نے
گرمی کے دنمیں ایک کتے کو دیکھا کہ کوئیں کے آس پاس گھومتا ہے اپنی زبان نکالی ہے پیاس کے مارے سو اوسنے اپنا موزہ اوسکے واسطے
اوتارا یعنی پانی پلانے کو پھر اوسکے گناہ معاف ہو گئے اور بخاری نے یوں روایت کی ہے کہ اوس عورت نے اپنا موزہ اوتارا پھر اوسکو اپنی
اوڑھنی سے باندھا پھر پانی نکال کے اوسکو پلایا سو اوسکے گناہ معاف ہو گئے اس کام کے سبب سے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سختی کی حالت میں جانور
۱۹ پیاسا ہو اسکو پلانا خدا کے نزدیک بخشش کی عمدہ چیز ہے دل بدست آور کہ حج اکبر است ق فَاطِمَةُ بِنْتُ قَيْسٍ إِنَّ أُمَّ شَرِيكٍ يَأْتِيهَا الْمُهَاجِرُونَ الْأَوَّلُونَ فَانْطَلِقِي إِلَى ابْنِ أُمِّ
مَكْتُومٍ الْأَعْمَى فَإِنَّكِ إِذَا وَضَعْتِ خِمَارَكِ لَمْ يَرَكِ قَالَهُ لَهَا حِينَ أَرَادَتْ أَنْ تَعْتَدَّ وَقَدْ طَلَّقَهَا زَوْجُهَا أَبُو عَمْرِو بْنُ حَفْصٍ
الْبَتَّةَ بخاری اور مسلم میں فاطمہ بنت قیس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ام شریک پاس پہلے مہاجرین آتے جاتے ہیں سو تو جا عبد اللہ
بن ام مکتوم اندھے کے گھر میں سو تو اپنی اوڑھنی جب اوتاریگی وہ تجھکو نہ دیکھیگا یہ حضرت نے فرمایا فاطمہ بنت قیس سے جب اوسنے
عدت بیٹھنے کا ارادہ کیا اور اوسکے خاوند ابو عمرو بن حفص نے اوسکو تین بار طلاق دی تھی ف فاطمہ بنت قیس کو اونکے خاوند نے طلاق
دی حضرت نے فاطمہ سے اول کہا کہ تو ام شریک کے گھر میں عدت بیٹھ پھر حضرت نے فرمایا کہ اوسکے گھر میں لوگ آتے جاتے ہیں ان نہیں عبد اللہ نابینا ہے اوسکے گھر
۲۰ میں جا یعنی اوسکو کچھ سوجھتا نہیں تو آرام سے وہاں رہیگی ق أَبُو سَعِيدٍ إِنَّ أُمَّةً مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ مُسِخَتْ فَلَا أَدْرِي أَيُّ الدَّوَابِّ مُسِخَتْ
بخاری اور مسلم میں ابو سعید سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر حضرت یعقوب کی اولاد سے ایک گروہ کی خدا نے صورت بدل ڈالی ہے سو میں نہیں جانتا کہ وہ کون جانور
کی صورت پر ہو گئے ف بخاری اور مسلم میں پوری روایت یوں ہے کہ ایک گنوار حضرت کے پاس آیا اوسنے کہا کہ یا حضرت میں اوس جنگل میں رہتا ہوں کہ وہاں کے
لوگوں کی خوراک سوسمار ہے سوسمار وہ جانور ہے جسکو ہندی میں گوہ کہتے ہیں حضرت نے اسکا کچھ جواب نہ دیا پھر اوسنے پوچھا پھر حضرت چپ رہے تیسری بار میں
حضرت نے فرمایا کہ بنی اسرائیل کے ایک گروہ پر خدا نے لعنت کی اور اونکی صورت بدل ڈالی مجھکو نہیں معلوم کہ وے گوہ کی صورت بن گئے یا کوئی اور جانور

ہوسکے سو مین تھا و سکو نہین کہاتا اور منع بھی نہین کرتا امام اعظم کے نزدیک سوسمار کہانا درست نہین اسی دلیل سے امام شافعی کے مذہب مین درست ہے

۳۲۱ ق عائشۃ اِنَّ اُولٰئِكَ اِذَا كَانَ فِيْهِمُ الرَّجُلُ الصَّالِحُ فَمَاتَ بَنَوْا عَلٰى قَبْرِهٖ مَسْجِدًا وَّصَوَّرُوْا فِيْهِ تِلْكَ الصُّوَرَ اُولٰئِكَ شِرَارُ الْخَلْقِ عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يعنی كَنِيْسَةً بِالْحَبْشَةِ كَانَ يُقَالُ لَهَا مَارِيَةُ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ وے لوگ جب و نمین کوئی نیکبخت آدمی مرتا تھا تو اوسکی قبر پر مسجد بناتے تھے اور اوس مسجد مین یہ تصویرین بناتے تھے وے خدا کے نزدیک قیامت مین بدترین خلق ہین یہ ملک حبش کے نصارے کو فرمایا اون لوگون نے وہان ماریہ نام عبادتخانہ بنایا تھا ف حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ جب حضرت کو مرض الموت ہوا تو ایک بی بی نے حبش کے عبادت خانہکی تعریف کی یعنی اگر حکم ہو تو حضرت کی قبر پر ویسا ہی بناوے تب حضرت نے تکیے سے سر اوٹھا کر یہ حدیث فرمائی یعنی وے برا کرتے ہین تم میری قبر کو سجدہ گاہ نہ ٹھہرانا

۳۲۲ ح عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو اِنَّ اَوَّلَ الْاٰيَاتِ خُرُوْجًا طُلُوْعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَخُرُوْجُ الدَّابَّةِ عَلَى النَّاسِ ضُحًى وَّاَيُّهُمَا مَا كَانَتْ قَبْلَ صَاحِبَتِهَا فَالْاُخْرٰى عَلٰى اَثَرِهَا قَرِيْبًا مسلم مین عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ ظاہر ہونیکی راہ سے قیامت کی نشانیون سے پہلے آفتاب کا نکلنا ہے مغرب کی طرف سے اور دن چڑھے لوگونکے روبرو زمین کے جانور کا نکلنا اور ان دو سے جو پہلے ہوگی تو دوسری بھی اوسکے پیچھے جلد ظاہر ہوگی ف دس نشانیان قیامت کی آگے بیان ہوچکین

۳۲۳ ح ابُوْ هُرَيْرَةَ اِنَّ اَوَّلَ زُمْرَةٍ تَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَلٰى صُوْرَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ وَالَّتِيْ تَلِيْهَا عَلٰى اَضْوَءِ كَوْكَبٍ دُرِّيٍّ فِي السَّمَاءِ لِكُلِّ امْرِءٍ مِّنْهُمْ زَوْجَتَانِ اثْنَتَانِ يُرٰى مُخُّ سُوْقِهِمَا مِنْ وَّرَاءِ اللَّحْمِ وَمَا فِي الْجَنَّةِ اَعْزَبُ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ پہلا گروہ جو بہشت مین جاوے گا وہ چودہوین رات کے چاند کی صورت ہوگا اور جو گروہ اوسکے بعد جاویگا وہ آسمان کے بڑے روشن ستارے کے برابر ہوگا اونمین سے ہر مرد کے واسطے دو دو جورو ہین جنکی پنڈلیونکا گودا گوشت کے پردے سے نظر آتا ہے اور بہشت مین کوئی بے جورو نہین ف یعنی اونکی پنڈلیان مثل بلور کے شفاف ہین کہ اندر تک صاف دکھلائی دیتا ہے پھر جب پنڈلیونکا یہ حال ہے تو اونکے باقی بدن کا حسن اسی پر قیاس کیا چاہیے

۳۲۴ ق اَبُوْ سَعِيْدٍ اِنَّ اَهْلَ الْجَنَّةِ لَيَتَرَاءَوْنَ اَهْلَ الْغُرَفِ مِنْ فَوْقِهِمْ كَمَا تَتَرَاءَوْنَ الْكَوْكَبَ الدُّرِّيَّ الْغَابِرَ فِي الْاُفُقِ مِنَ الْمَشْرِقِ اَوِ الْمَغْرِبِ لِتَفَاضُلِ مَا بَيْنَهُمْ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تِلْكَ مَنَازِلُ الْاَنْبِيَاءِ لَا يَبْلُغُهَا غَيْرُهُمْ قَالَ بَلٰى وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ رِجَالٌ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَصَدَّقُوا الْمُرْسَلِيْنَ بخاری اور مسلم مین ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر بہشتی لوگ دیکھتے ہین اونچے محل والونکو اپنے اوپر جیسے تم دیکھتے ہو روشن ستارے کو آسمان کے کنارے پر دور خواہ پورب کی طرف خواہ پچھم کیطرف اتنا فرق اونمین زیادتی مراتب کے سبب سے ہے اصحاب نے عرض کی یارسول اللہ یہ عمدہ مکان تو پیغمبرون ہی کے ہونگے اونکے سوے کوئی وہان پہونچ سکیگا حضرت نے فرمایا کہ کیون نہین قسم ہے اوسکی جسکے قابو مین میری جان ہے کہ اون مکانونمین وے مرد پہونچینگے جو ایمان لائے ہین اللہ کا اور سچا جانا ہے پیغمبرون کو

۳۲۵

بشیر ان اھون اھل النار عذابا من لہ نعلان وشراکان من نار یغلی منھما دماغہ کما یغلی المرجل ما یری ان احدا اشد منہ
عذابا وانہ لاھونھم عذابا بخاری اور مسلم مین نعمان بن بشیرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مقرر دوزخیون مین سب ہلکا عذاب والا وہ ہے کہ
جسکے پیرون مین آگ کی دو جوتیان ہین جنسے اوسکا دماغ اوبلتا ہے جیسے دیگچی اوبلتی ہے اور وہ جانتا ہے کہ مجھسے زیادہ کسی پر عذاب نہین اور حالانکہ
اور وہ سب سے ہلکا عذاب ہے ھم ح ۲۶ ابو سعید ان بالمدینۃ جنا قد اسلموا فاذا رایتم منھم شیئا فاذنوہ ثلثۃ ایام فان بدا لکم
بعد ذلک فاقتلوہ فانما ھو شیطان مسلم مین ابو سعیدؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر مدینے مین جن ہین کہ مسلمان ہوئے ہین جب تم
اون سے کوئی چیز یعنی وے سانپ اگر نکلے تو اوسکو تین دن اطلاع کرو پھر بھی اگر ظاہر ہو اسکے بعد تو اوسکو مار ڈالو کہ وہ شیطان ہے یعنی وہ کافر جن ہے
ف مدینے مین ایک صحابی کی نئی شادی ہوئی تھی وہ اپنے گھر گئے دیکھا کہ بی بی دروازے پر کھڑی ہے سبب پوچھا اوسنے کہا کہ گھر مین سانپ نکلا ہے
اوس صحابی نے اوسکو مار ڈالا پھر صحابی بھی گر پڑے اور مر گئے جب حضرتؐ نے یہ قصہ سنا تو یہ حدیث فرمائی اور ایک حدیث مین یون آیا ہے کہ جب سانپ کو اپنے گھر مین دیکھو
تو تین دن یون کہو کہ ہم بوسیلۂ قول و قرار نوح اور سلیمان بن داود کے تجھسے یہ مانگتے ہین کہ ہمکو رنج نہ دے پھر اسکے بعد بھی اگر سانپ نکلے تو مار ڈالو ق

ح ۲۷ عائشۃ ان بلالا یؤذن بلیل فکلوا واشربوا حتی یؤذن ابن ام مکتوم بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے
فرمایا کہ البتہ بلال رات کو اذان دیتا ہے سو تم کھایا پیا کرو جب تک عبداللہ ابن مکتوم اذان نہ دیوے ف بلال کچھ رات رہے اذان دیتے تھے تاکہ لوگ
تہجد کی نماز کو اوٹھکر پڑھین اور جو جاگتے ہوئے ہون وے سو رہین اور عبداللہ صبح کو اذان کہتے تھے وے اندھے تھے جبتک لوگ نہ کہتے کہ فجر ہو گئی وے اذان نہ کہتے
سو حضرتؐ نے فرمایا کہ روزہ دار سحری کھایا کرین بلال کی اذان کا خیال نہ کرین ق ح ۲۸ ابن مسعود ان بین یدی الساعۃ ایاما ینزل فیھا الجھل
ویرفع فیھا العلم ویکثر فیھا الھرج والھرج القتل بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مقرر قیامت سے پہلے
ایسے دن ہونگے کہ اونمین جہالت اوترے گی یعنی پھیلیگی اور علم اوٹھیگا اور قتل بہت ہوگا ف یعنی دنیا کی حرص ایسی غالب ہوگی کہ لوگون کو علم دین
سیکھنے کی پروا نرہیگی رات دن سوائے طلب دنیا کے اور کچھ مطلب اونکا نہوگا بلکہ قیامت یہ ہے کہ اگر علم بھی پڑھینگے تو بھی دنیا ہی کے واسطے تو درحقیقت
وہ علم نہین ہے وہ جہالت ہے اسواسطے کہ علم وہی ہے جس سے دنیا سرد ہو اور آخرت یاد پڑے ھ ح ۲۹ جابر بن سمرۃ ان بین یدی الساعۃ
کذابین فاحذروھم مسلم مین جابر بن سمرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مقرر قیامت سے پہلے جھوٹے لوگ ہونگے اونسے بچو ف اون
حدیث سے مسیلمہ کذاب اور اسود اور سجاح اور طلیحہ اور مختار مین جنہون نے جھوٹی پیغمبری کے دعوے کیے پھر خدا نے اونکو برباد کیا اور وے لوگ ہین جنہون نے وضعی حدیثین
اور حضرت کی طرف نسبت کین اور علمائے حدیث نے اونکو بین بین کر نکال ڈالا ق ح ۳۰ ابو ھریرۃ ان ثلثۃ فی بنی اسرائیل ابرص واقرع واعمی

فاراد الله ان يبتليهم فبعث اليهم ملكا فاتى الابرص فقال اى شىء احب اليك قال لون حسن وجلد حسن ويذهب
عنى الذى قد قذرنى الناس قال فمسحه فذهب عنه قذره واعطى لونا حسنا وجلدا حسنا قال فاى المال
احب اليك قال الابل او قال البقر شك اسحق بن عبد الله احدهما وفى هذا الحديث الا ان الابرص او الاقرع قال احدهما
الابل وقال الآخر البقر فاعطى ناقة عشراء فقال بارك الله لك فيها قال فاتى الاقرع فقال اى شىء احب اليك فقال
شعر حسن ويذهب عنى هذا الذى قد قذرنى الناس فمسحه فذهب عنه واعطى شعرا حسنا قال فاى المال
احب اليك قال البقر فاعطى بقرة حاملا قال بارك الله لك فيها قال فاتى الاعمى فقال اى شىء احب اليك
قال ان يرد الله الى بصرى فابصر به الناس قال فمسحه فرد الله اليه بصره قال فاى المال احب اليك قال
الغنم فاعطى شاة والدا فانتج هذان وولد هذا فكان لهذا واد من الابل ولهذا واد من البقر ولهذا واد من
الغنم قال ثم انه اتى الابرص فى صورته وهيئته فقال رجل مسكين قد انقطعت بى الحبال فى سفرى فلا بلاغ
لى اليوم الا بالله ثم بك اسئلك بالذى اعطاك اللون الحسن والجلد الحسن والمال بعيرا اتبلغ عليه فى سفرى
فقال الحقوق كثيرة فقال انه كانى اعرفك الم تكن ابرص يقذرك الناس فقيرا فاعطاك الله فقال انما ورثت
هذا المال كابرا عن كابر فقال ان كنت كاذبا فصيرك الله الى ما كنت قال واتى الاقرع فى صورته وهيئته
فقال له مثل ما قال لهذا ورد عليه مثل ما رد على هذا فقال ان كنت كاذبا فصيرك الله الى ما كنت
قال واتى الاعمى فى صورته وهيئته فقال رجل مسكين وابن سبيل انقطعت بى الحبال فى سفرى
فلا بلاغ لى اليوم الا بالله ثم بك اسئلك بالذى رد عليك بصرك شاة اتبلغ بها فى سفرى فقال
قد كنت اعمى فرد الله الى بصرى فخذ ما شئت ودع ما شئت فوالله لا اجهدك اليوم شيئا اخذته لله
ويروى لا احمدك اليوم بشىء اخذته لله فقال امسك مالك فانما ابتليتم فقد رضى عنك وسخط على صاحبيك

بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ حضرت یعقوب کی اولاد میں تین آدمی تھے ایک کوڑھی سفید داغ والا دوسرا گنجا تیسرا اندھا
سو خدا نے چاہا کہ ان کو آزماوے تو ان کے پاس فرشتہ بھیجا سو وہ سفید داغ والے پاس آیا پھر اس سے کہا کہ تجھ کو کون چیز بہت پیاری ہے اوس نے کہا کہ اچھا رنگ اور اچھی کھال
اور مجھ سے یہ بیماری دور ہو جاوے جس کے سبب لوگ مجھ سے گھناتے ہیں حضرت نے فرمایا کہ فرشتے نے اوس پر ہاتھ ملا سو اوس کی گھن دور ہو گئی اور اوس کو اچھا رنگ اور اچھی کھال دی گئی

نے کہا کون مال تجھکو پسند ہی اوسنے کہا اونٹ یا گاے اسحق بن عبد اللہ اس حدیث کے ایک راوی کو شک پڑ گیا کہ اوسنے اونٹ مانگا یا گاے لیکن سفید داغ والے
یا گنجے نے ان مین سے ایک نے اونٹ کہا دوسرے نے گاے سو اوسکو دس مہینے کی گابہن اونٹنی دی پھر کہا تیرے واسطے خدا اسمین برکت دے حضرت نے فرمایا پھر فرشتہ گنجے پاس
آیا سو کہا کون چیز تجھکو بہت پسند آتی ہے اوسنے کہا کہ اچھے بال اور یہ بیماری جاتی رہے جسکے سبب سے لوگ مجھسے گھناتے ہین پھر اوسنے اوسپر ہاتھ ملا سو اوسکے بیماری
دور ہو گئی اور اوسکو اچھے بال ملے فرشتے نے کہا کہ کون مال تجھکو بہت بھاتا ہے اوسنے کہا کہ گاے سو اوسکو گابہن گاے ملی فرشتے نے کہا کہ خدا
تیرے مال مین برکت دے حضرت نے فرمایا کہ پھر فرشتہ اندھے پاس آیا سو کہا کہ تجھکو کون چیز بہت پسند ہے اوسنے کہا کہ اللہ میری آنکھہ مین روشنی دے تو مین
اوسکے سبب لوگونکو دیکھون حضرت نے فرمایا پھر فرشتے نے اوسپر ہاتھ ملا سو اوسکو خدا نے روشنی دی فرشتے نے کہا کہ کونسا مال تجھکو بہت پسند ہے اوسنے
کہا بھیڑ بکری تو اوسکو گابہن بکری ملی سو اونٹنی اور گاے بھی بیائی اور بکری بھی جنی پھر رہتے رہتے سفید داغ والے کے جنگل بھر اونٹ ہو گئے اور گنجے کے
جنگل بھر گاے بیل ہو گئے اور اندھے کے جنگل بھر بکریان ہو گئین حضرت نے فرمایا بعد مدت کے فرشتہ سفید داغ والے پاس اپنی اگلی صورت اور شکل
مین آیا سو اوسنے کہا کہ مین محتاج آدمی ہون سفر مین میرے سب سبب کٹ گئے سو آج منزل پر پہونچنا مجھکو ممکن نہین ہے بدون خدا کی مدد پھر بدون تیرے کرم کے
مین تجھسے مانگتا ہون اوسکے نام پر جسنے تجھکو ستھرا رنگ اور ستھری کھال دی اور مال دیا ایک سواری مانگتا ہون جو میرے سفر مین کام آوے اوسنے کہا لوگون
کے حق مجھپر بہت ہین یعنی قرضدار ہون یا گھربار کے خرچ سے مال زیادہ نہین جو تجھکو دون پھر فرشتے نے کہا کہ البتہ مین تجھکو کچھ پہچانتا ساہون بھلا
کیا تو محتاج کوڑہی نتھا کہ تجھسے لوگ گھناتے تھے پھر خدا نے اپنے فضل سے یہ مال دیا پھر اوسنے جواب دیا کہ مین نے یہ مال پایا ہے اپنے باپ دادا سے جو پشتہا پشت
کے نامی سردار تھے سو فرشتے نے کہا کہ اگر تو جھوٹھا ہو تو خدا تجھکو ویسا ہی کر ڈالے جیسا تو تھا حضرت نے فرمایا پھر فرشتہ گنجے کے پاس آیا اوسی اپنی صورت اور شکل
مین پھر اوس سے کہا جیسا سفید داغ والے سے کہا اوسنے بھی جواب دیا جیسا اوسنے جواب دیا تہا فرشتے نے کہا کہ اگر تو جھوٹھا ہو تو خدا تجھکو ویسا ہی کر ڈالے جیسا تو
تھا حضرت نے فرمایا اور فرشتہ اندھے پاس گیا اپنی اوسی صورت اور شکل مین پھر فرشتے نے کہا کہ مین محتاج آدمی اور مسافر ہون میرے سفر مین سب وسیلے اور تدبیرین
کٹ گئین سو مجھکو آج پہونچنا بغیر مدد الٰہی اور اوسکے بعد بدون تیرے کرم کے مشکل ہے سو مین تجھسے اوس خدا کے نام پر جسنے تجھکو آنکھہ دی ایک بکری مانگتا
ہون کہ میرے سفر مین وہ کام آوے اوسنے کہا کہ مقرر مین اندھا تھا سو خدا نے مجھکو آنکھہ دی سو لیجا ان بکریون سے جتنا تیرا جی چاہے اور چھوڑ جا جتنا تیرا جی چاہے قسم
خدا کی آج جو چیز تو راہ خدا مین لیجاویگا مین تجھکو مشکل مین نہ ڈالونگا یعنی تیرا ہاتھ نہ پکڑونگا اور دوسری روایت مین یون ہے کہ تیرے لینے مین اگر تو کچھ چھوڑے گا تو مین تیری تعریف
نکرونگا یعنی مین نہ لینے سے کچھ خوش نہونگا اور تیری بے پروائی کی تعریف بھی نکرونگا سو فرشتے نے کہا لے اپنا مال رکھہ تم تینون آدمی تو صرف
آزمائے گئے تھے سو تجھسے تو البتہ خدا راضی ہوا اور تیرے دونون ساتھیون سے ناخوش ہوا ف اسحدیث مین مبدہ شکر گزار اور ناحق شناس

کا بیان ہی بلکہ اگر غور کیجیے تو حدیث سارے عالم کے حال میں ہے یعنی ہم سب لوگ اول کچہ حقیقت نہ تہے جان مال صحت عام حکومت محض اوسکے کرم سے
سب کو ملی سو جو ہوشیار ہے وہ اپنی حقیقت اور خدا کا کرم بوجہکر شکر گزار ہے اور جو احمق ہے وہ اپنی حقیقت اور خدا کے کرم کو بہولکر اپنے سلیقے اور
تدبیر اور خاندانی ریاست پر مغرور ہے تو خدا سے دور ہے ۳۳۱ م میمونۃ اِنَّ جِبْرَئِیْلَ کَانَ وَعَدَنِی اَنْ یَلْقَانِی اللَّیْلَۃَ فَلَمْ یَلْقَنِی اَمَا وَاللّٰہِ
مَا اَخْلَفَنِی مسلم مین حضرت میمونہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر جبرئیل نے مجہسے ملاقات کا آج کی رات وعدہ کیا تہا سو مجہسے ملاقات نہین
کی یہ جانو کہ قسم خدا کی کہ اوسنے مجہسے کبہی وعدہ خلاف نہین کیا ف حضرت میمونہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت ایک روز غمگین اور ملول او ٹہے مین نے
عرض کی یا رسول اللہ آج حضرت کو کیون رنج ہے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی سو وہ دن اوسی طرح گذرا پہر حضرت کے جی مین آگیا کہ چارپائی کے نیچے
کتے کا پلا ہے پہر حضرت نے اوسکو نکلوا دیا پہر اپنے ہاتہ سے وہان پانی چہڑکا جو رات ہوئی جبرئیل سے ملاقات ہوئی حضرت نے اونکے نہ آنے کا سبب پوچہا
جبرئیل نے کہا ہمکو حکم نہین اوس گہر مین جانے کا جہان تصویر اور کتا ہووے پہر حضرت نے صبح کو کتون کے مار ڈالنے کا حکم دیا ۳۳۲ م اُمِّ سَلَمَۃَ اِنَّ حَمْزَۃَ
اَخِیْ مِنَ الرَّضَاعَۃِ مسلم مین حضرت ام سلمہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر حمزہ رضی میرا دودہ شریک بہائی ہے ف امیر حمزہ رضی حضرت کے چچا تہے
لوگون نے حضرت سے کہا کہ آپ حمزہ کی بیٹی سے نکاح کیجیے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی ف یعنی دودہ کے رشتے سے وہ میری بہتیجی ہوئی تو نکاح درست نہین
۳۳۳ م حُذَیْفَۃَ بْنِ الْیَمَانِ اِنَّ حَوْضِیْ لَاَبْعَدُ مِنْ اَیْلَۃَ مِنْ عَدَنَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ اِنِّیْ لَاَذُوْدُ عَنْہُ الرِّجَالَ کَمَا یَذُوْدُ الرَّجُلُ
الْاِبِلَ الْغَرِیْبَۃَ عَنْ حَوْضِہٖ مسلم مین حذیفہ بن یمان سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ میرا حوض کوثر کا فرون سے بہت دور ہوگا جیسے شہر
ایلہ شہر عدن سے دور ہے قسم ہے اوسکی جسکے قابو مین میری جان ہے کہ مین مقرر کافرون کو اوس حوض سے ہانکونگا جیسے مرد اپنے حوض سے بیگانے اونٹ کو
ہانکتا ہے ف ایلہ شام مین ایک شہر کا نام ہے اور عدن یمن مین ایک شہر کا نام ہے یعنی جیسے ایلہ عدن سے بہت دور ہے ویسے کافر میرے حوض سے دور رہینگے
اوسکا پانی اونکے نصیب مین نہین یا یہ مطلب کہ میرا حوض اتنا لمبا چوڑا ہے جیسے ایلہ سے عدن تک یعنی باوجود اس وسعت کے کافر اوس سے بے نصیب رہین
۳۳۴ م عَائِشَۃَ اِنَّ حَیْضَتَکِ لَیْسَتْ فِیْ یَدِکِ قالہ لہا مسلم مین حضرت عائشہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ تیرا حیض تیرے ہاتہ
مین نہین لگا ہے یہ حضرت نے عائشہ رض سے فرمایا ف ایکبار حضرت نے حضرت عائشہ رض سے فرمایا کہ مجہکو چٹائی کی جانماز لا دے مسجد سے حضرت عائشہ نے کہا
کہ مجہکو حیض کی حالت ہے یعنی اس حالت مین مسجد کے اندر کیونکر جاؤن تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی قدم مسجد سے باہر رکہہ ہاتہ بڑہا کر جانماز
اوٹہا لے ۳۳۵ خ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَۃَ وَمَرْوَانَ بْنِ الْحَکَمِ اِنَّ خَالِدَ بْنَ الْوَلِیْدِ بِالْغَمِیْمِ فِیْ خَیْلٍ لِقُرَیْشٍ طَلِیْعَۃً فَخُذُوْا ذَاتَ الْیَمِیْنِ
قالہ زَمَنَ الْحُدَیْبِیَۃِ بخاری مین مسور رض اور مروان سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا جس سال صلح حدیبیہ ہوئی کہ خالد بن ولید قریش کے سوار لیکر غمیم مین

حیض

اگا روسکے ٹرا ہے سو تم گترا چلو داہنی طرف کی راہ لو **ف** غمیم اور حدیبیہ دو مقام ہین مکے کے پاس حضرت نے فتح مکہ سے پہلے عمرہ کا ارادہ کیا اور چاہا کہ بے اطلاع قریش مکے مین اچانک داخل ہون راہ مین حضرت کو خالد کا حال معلوم ہوا تب یہ حدیث فرمائی پھر اوس سال کافرون نے حضرت کو مکے جانیسے روکا صلح کر کے حضرت پلٹ آئے صلح کا قصہ آگے معلوم ہوگا خالد بن ولید اوسوقت تک ایمان نہ لائے تھے ہرچند مروان ناصبی تھا یعنی مخالف اہل بیت تھا لیکن بخاری مین اوسکی روایت ضمنا آئی ہے یعنی مسور کے ساتھ چنانچہ اس حدیث مین علاوہ اسکے یہ قصہ حدیبیہ کی روایت ہے

۳۶ س کچہ مقام تہمت نہین **خ** اَبُوْهُرَيْرَةَ اِنَّ دَاوُدَ النَّبِيَّ صَلَوَاتُ اللّٰهِ وَسَلَامُهٗ عَلَيْهِ كَانَ لَا يَاْكُلُ اِلَّا مِنْ عَمَلِ يَدِهٖ بخاری مین ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ داود پیغمبر علیہ الصلوة والسلام نہین کھاتے تھے مگر اپنے ہاتھ کے کام سے **ف** روایت ہے کہ حضرت داود علیہ السلام کا معمول تھا کہ رات کو گشت کرتے تھے اور اپنا حال لوگون سے پوچھتے پھرتے تھے اگر کوئی نا مناسب بات معلوم ہوتی اوسکو بدل ڈالتے ایک رات ایک بڑھی عورت سے پوچھا کہ داود کیسا آدمی ہے اوسنے کہا کہ ملک کے محصول سے کہاتا ہے آدمی تو خوب ہے اگر اپنے ہاتھ کے محنت سے کہایا کرے پھر اوسوقت سے حضرت داود علیہ السلام نے محنت شروع کی خدا نے اونکے واسطے لوہے کو نرم کر دیا تہا ہاتھ سے اوسکی زرہ بناتے اور بیچکر کہاتے

۳۷ س **ھ** جَابِرٌ اِنَّ دِمَاءَكُمْ وَاَمْوَالَكُمْ حَرَامٌ عَلَيْكُمْ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِيْ شَهْرِكُمْ هٰذَا فِيْ بَلَدِكُمْ هٰذَا اَلَا كُلُّ شَيْءٍ مِنْ اَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ تَحْتَ قَدَمَيَّ مَوْضُوْعٌ وَدِمَاءُ الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوْعَةٌ وَاِنَّ اَوَّلَ دَمٍ اَضَعُ مِنْ دِمَائِنَا دَمُ ابْنِ رَبِيْعَةَ ابْنِ الْحَارِثِ كَانَ مُسْتَرْضِعًا فِيْ بَنِيْ سَعْدٍ فَقَتَلَتْهُ هُذَيْلٌ وَرِبَوا الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوْعٌ وَاَوَّلُ رِبًوا اَضَعُ مِنْ رِّبَانَا رِبَوا الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَاِنَّهٗ مَوْضُوْعٌ كُلُّهٗ فَاتَّقُوا اللّٰهَ فِي النِّسَاءِ فَاِنَّكُمْ اَخَذْتُمُوْهُنَّ بِاَمَانِ اللّٰهِ وَاسْتَحْلَلْتُمْ فُرُوْجَهُنَّ بِكَلِمَةِ اللّٰهِ وَلَكُمْ عَلَيْهِنَّ اَنْ لَا يُوْطِئْنَ فُرُشَكُمْ اَحَدًا تَكْرَهُوْنَهٗ فَاِنْ فَعَلْنَ ذٰلِكَ فَاضْرِبُوْهُنَّ ضَرْبًا غَيْرَ مُبَرِّحٍ وَلَهُنَّ عَلَيْكُمْ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ وَقَدْ تَرَكْتُ فِيْكُمْ مَا لَنْ تَضِلُّوْا بَعْدَهٗ اِنِ اعْتَصَمْتُمْ بِهٖ كِتَابَ اللّٰهِ وَاَنْتُمْ تُسْئَلُوْنَ عَنِّيْ فَمَا اَنْتُمْ قَائِلُوْنَ قَالُوْا نَشْهَدُ اَنَّكَ قَدْ بَلَّغْتَ وَاَدَّيْتَ وَنَصَحْتَ فَقَالَ بِاِصْبَعِهِ السَّبَّابَةِ يَرْفَعُهَا اِلَى السَّمَاءِ وَيَنْكُبُهَا اِلَى النَّاسِ اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ مسلم مین جابر سے روایت ہے کہ حج مین عرفہ کے دن حضرت نے فرمایا کہ مقرر تمہارے خون اور تمہارے مال تمپر حرام ہین جیسے اس تمہارے دن کو حرمت ہے اس تمہارے مہینے مین اس تمہاری بستی مین یعنی جیسے مکے مین اور ذی الحجہ کے مہینے مین عرفے کا دن حرام ہے یعنی بادبی کیطرح درست نہین اسی طرح اپنی جانون اور مالون کو حرام جانو کیکو دوسرے مسلمانکا ناحق جان مارنا اور مال کا چھین لینا درست نہین جان رکھو کہ حالت کفر کی ہر چیز میرے دونون قدمونکے نیچے دب گئی یعنی کفر کی باطل رسمین جیسے نوحہ کرنا نجومی کو پوچھنا نسب مین طعنہ کرنا موقوف ہوگئین اور جو کفر کیحالت مین خون ہو وہ باڈالے گئے یعنی

ف نصائح عام در حجة الوداع

اب اوسکا دعوی کرنا درست نہین اور البتہ اپنی برادری کے خونونسے پہلا خون جسکو مین دبائے ڈالتا ہون ربیعہ بن حارث کے بیٹے کا خون ہی جو
پتیا تہا بنی سعد کی قوم مین اور اوسکو مار ڈالا تہا ہذیل کی قوم نے اور وقت کفر کا بیاج دبا یا گیا اور اپنے خاندان کے بیاجون سے جو اول بیاج کو
مین دباتا ہون سو چچا عباسؓ بن عبد المطلب کا بیاج ہے سو وہ سب باڈالا گیا یعنی بیاج کا اب لینا دینا حرام ہو گیا صرف اصل قرض لینا دینا چاہیے
سو ڈرو واللہ سے عورتون کے مقدمے مین یعنی اونکو ناحق رنج ندو اسواسطے کہ تم نے اونکو اپنے قابو مین کیا ہے خدا کی امان سے اور اونکی شرمگاہ
کو تمنے حلال کیا ہی خدا کے حکم سے اور تمہارا حق اونپر یہ ہے کہ جسکو تم نچاہو اوسکو تمہارے گہر مین نہ آنے دیوین سو اگر وے ایسا کرین سو اونکو ایسی
مار مارو جس سے ہلاک نہو جائین اور عورتونکا تمپر دستور کے موافق کہانا کپڑا دینے کا حق ہے اور مقرر مین تم لوگونمین وہ چیز چہوڑے جاتا ہون کہ
اوسکے بعد تم کبہی گمراہ نہوگے اگر اوسکو خوب پکڑے رہوگے اور اوسپر عمل کروگے وہ چیز خدا کی کتاب ہے یعنی قرآن شریف اور تم لوگ قیامت مین مجھسے
پوچھے جاؤگے سو تم کیا کہتے ہو لوگون نے کہا کہ ہم گواہی دیتے ہین کہ آپنے خدا کا پیغام ہمکو پہونچایا اور بخوبی ادا کیا اور نصیحت کی سو حضرتؐنے کلمے کی اونگلی آسمان
کی طرف اوٹھا کر اور لوگونکی طرف جہکا کر فرمایا کہ خداوندا گواہ رہیو خداوندا گواہ رہیو خداوندا گواہ رہیو **ف** ہجرت کے دسوین سال حضرتؐنے حج کیا
عرب کے ہزارون آدمی جمع تہے اوسوقت حضرتؐنے یہ خطبہ پڑہا ناحق خون اور پرائے مال لینے سے روکا اور کفر کی رسمون سے منع کیا اور پچہلے خون کے دعوے اور اگلے
بیاج باطل کیے بلکہ اپنے خاندان سے پہلے انکو موقوف کیا پہر جورو خاوند کے حق بتلائے پہر اشارہ اپنی موت کا کیا اور فرمایا کہ اگر قرآن پر چلوگے تو
گمراہ نہوگے پہر لوگون سے اپنی پیغام رسانی کا اقرار لیا اور خدا کو اوسپر گواہ کیا اس خطبے کے بعد حضرتؐ دو مہینے اور بیس دن صحیح و سالم رہے پہر آخر صفر مین
بیمار ہوئے بارہوین ربیع الاول کی انتقال کیا اللہم صل وسلم علیہ **خ** خَوْلَةُ بِنْتُ ثَامِرٍ اِنَّ رِجَالًا يَتَخَوَّضُوْنَ فِيْ مَالِ اللّٰهِ بِغَيْرِ حَقٍّ فَلَهُمُ النَّارُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۳۳۸
بخاری مین خولہ بنت ثامرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐنے فرمایا کہ مقرر لوگ کہ گہسے پڑتے ہین خدا کے مال مین ناحق یعنی ناحق لوٹے کہاتے
ہین اونکے لیے قیامت مین آگ ہے **ف** یعنی بیت المال سے سوائے مستحقونکے اور کسیکو لینا درست نہین **خم** اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِنَّ رَجُلًا رَاٰى ۳۳۹
كَلْبًا يَاْكُلُ الثَّرٰى مِنَ الْعَطَشِ فَاَخَذَ الرَّجُلُ خُفَّهٗ فَجَعَلَ يَغْرِفُ لَهٗ بِهٖ حَتّٰى اَرْوَاهُ فَشَكَرَ اللّٰهُ لَهٗ فَاَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ
بخاری مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐنے فرمایا کہ البتہ ایک مرد نے کتے کو دیکہا کہ پیاس کے مارے کیچڑ کہاتا تہا سو اوس مرد نے اپنا موزہ لیکر اوس سے
پانی بہر کر اوسکو پلایا یہانتک کہ اوسکو چہکا دیا سو خدا نے اوسکی محنت ٹہکانے لگائی پہر اوسکو بہشت مین داخل کیا **م** اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِنَّ رَجُلًا ۳۴۰
زَارَ اَخًا لَّهٗ فِيْ قَرْيَةٍ اُخْرٰى فَاَرْصَدَ اللّٰهُ عَلٰى مَدْرَجَتِهٖ مَلَكًا فَلَمَّا اَتٰى عَلَيْهِ قَالَ اَيْنَ تُرِيْدُ قَالَ اُرِيْدُ اَخًا لِّيْ
فِيْ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ قَالَ هَلْ لَكَ عَلَيْهِ مِنْ نِّعْمَةٍ تَرُبُّهَا قَالَ لَا غَيْرَ اَنِّيْ اَحْبَبْتُهٗ فِي اللّٰهِ قَالَ فَاِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكَ

بِاَنَّ اللّٰہَ قَدْ اَحَبَّکَ کَمَا اَحْبَبْتَہٗ فِیْہِ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ البتہ ایک مرد تھا اوسنے اپنے بھائی مسلمان کی جو دوسری
بستی مین رہتا تھا ملاقات کا ارادہ کیا سو خدا نے اوسکی راہ مین ایک فرشتہ بٹھلا رکھا جب وہ اوسکے پاس آیا تو فرشتہ نے پوچھا کہ تو کدھر
جایا چاہتا ہے اوسنے کہا اس بستی مین اپنے بھائی کو ملا چاہتا ہون فرشتے نے کہا کچھ تیرا اوسپر احسان ہے جسکو بڑھایا چاہتا ہے اوسنے کہا نہین
صرف مین اوس سے خدا کے واسطے محبت رکھتا ہون فرشتے نے کہا مین خدا کا بھیجا ہون تیرے پاس پیغام یہ ہے کہ خدا نے بھی تجھکو دوست
رکھا جیسا تو اوسکو خدا کے واسطے دوست رکھتا ہے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بے دنیا کے لگاؤ کسی دیندار سے للہ محبت رکھنا
بڑی عمدہ بات ہے

۳۴۱ خ اَبُوْہُرَیْرَۃَ اِنَّ رَجُلًا مِّنْ اَھْلِ الْجَنَّۃِ اِسْتَأْذَنَ رَبَّہٗ فِی الزَّرْعِ فَقَالَ لَہٗ اَوَلَسْتَ فِیْمَا شِئْتَ قَالَ
بَلٰی وَلٰکِنِّیْ اُحِبُّ اَنْ اَزْرَعَ فَاَسْرَعَ وَبَذَرَ فَبَادَرَ الطَّرْفَ نَبَاتُہٗ وَاسْتِوَاءُہٗ وَاسْتِحْصَادُہٗ وَتَکْوِیْرُہٗ اَمْثَالَ
الْجِبَالِ فَیَقُوْلُ اللّٰہُ دُوْنَکَ یَا ابْنَ اٰدَمَ فَاِنَّہٗ لَا یُشْبِعُکَ شَیْءٌ بخاری مین ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا
کہ ایک بہشتی مرد نے اپنے رب سے کھیتی کرنیکی اجازت مانگی سو خدا نے فرمایا کہ کیا تجھکو حاصل نہین جو تیرا جی چاہتا ہے اوسنے کہا کہ کیون نہین سب
کچھ موجود ہے لیکن کھیتی ہی کرنا بہت بھاتا ہے پھر اوسنے جلدی کی اور بیج بویا سو اوسکے جمنے اور زور پکڑنے اور کٹنے اور پہاڑون برابر ڈھیر
لگجانے نے پلک مارنے سے بھی شتابی کی یعنی ہنوز پلک نہ جھپکی تھی کہ یہ سب کام ہوگئے پھر خدا فرمائیگا اسکو لے ای آدم کے بیٹے تیرے پیٹ کو کوئی چیز
نہ بھر سکے گی **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بہشتی جو چاہیگا سو پاویگا

۳۴۲ خ اَبُوْہُرَیْرَۃَ اَنَّ رَجُلًا مِّنْ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ سَأَلَ بَعْضَ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ
اَنْ یُّسْلِفَہٗ اَلْفَ دِیْنَارٍ فَقَالَ ائْتِنِیْ بِالشُّہَدَاءِ اُشْہِدُھُمْ فَقَالَ کَفٰی بِاللّٰہِ شَہِیْدًا قَالَ فَأْتِنِیْ بِالْکَفِیْلِ قَالَ کَفٰی بِاللّٰہِ
کَفِیْلًا قَالَ صَدَقْتَ فَدَفَعَہَا اِلَیْہِ اِلٰی اَجَلٍ مُّسَمًّی فَخَرَجَ فِی الْبَحْرِ فَقَضٰی حَاجَتَہٗ ثُمَّ الْتَمَسَ مَرْکَبًا یَّرْکَبُہٗ یَقْدَمُ عَلَیْہِ لِلْاَجَلِ
الَّذِیْ اَجَّلَہٗ فَلَمْ یَجِدْ مَرْکَبًا فَاَخَذَ خَشَبَۃً فَنَقَرَھَا فَاَدْخَلَ فِیْہَا اَلْفَ دِیْنَارٍ وَّصَحِیْفَۃً مِّنْہُ اِلٰی صَاحِبِہٖ ثُمَّ
زَجَّجَ مَوْضِعَہَا ثُمَّ اَتٰی بِہَا اِلَی الْبَحْرِ فَقَالَ اللّٰھُمَّ اِنَّکَ تَعْلَمُ اَنِّیْ تَسَلَّفْتُ مِنْ فُلَانٍ اَلْفَ دِیْنَارٍ فَسَأَلَنِیْ کَفِیْلًا فَقُلْتُ
کَفٰی بِاللّٰہِ کَفِیْلًا فَرَضِیَ بِکَ وَسَأَلَنِیْ شَہِیْدًا فَقُلْتُ کَفٰی بِاللّٰہِ شَہِیْدًا فَرَضِیَ بِکَ وَاِنِّیْ جَہَدْتُّ اَنْ اَجِدَ
مَرْکَبًا اَبْعَثُ اِلَیْہِ الَّذِیْ لَہٗ فَلَمْ اَقْدِرْ وَاِنِّیْ اسْتَوْدَعْتُکَہَا فَرَمٰی بِہَا فِی الْبَحْرِ حَتّٰی وَلَجَتْ فِیْہِ ثُمَّ انْصَرَفَ وَھُوَ فِیْ
ذٰلِکَ یَلْتَمِسُ مَرْکَبًا یَّخْرُجُ اِلٰی بَلَدِہٖ فَخَرَجَ الرَّجُلُ الَّذِیْ کَانَ اَسْلَفَہٗ یَنْظُرُ لَعَلَّ مَرْکَبًا قَدْ جَاءَ بِمَالِہٖ فَاِذَا
بِالْخَشَبَۃِ الَّتِیْ فِیْہَا الْمَالُ فَاَخَذَھَا لِاَھْلِہٖ حَطَبًا فَلَمَّا نَشَرَھَا وَجَدَ الْمَالَ وَالصَّحِیْفَۃَ ثُمَّ قَدِمَ الَّذِیْ کَانَ اَسْلَفَہٗ

فَاَتَی بِالْاَلْفِ دِیْنَارٍ وَقَالَ وَاللّٰہِ مَا زِلْتُ جَاھِدًا فِیْ طَلَبِ مَرْکَبٍ لِاٰتِیَکَ بِمَالِکَ فَمَا وَجَدْتُ مَرْکَبًا قَبْلَ الَّذِیْ اَتَیْتُ فِیْہِ قَالَ ھَلْ کُنْتَ بَعَثْتَ اِلَیَّ بِشَیْءٍ قَالَ اُخْبِرُکَ اَنِّیْ لَمْ اَجِدْ مَرْکَبًا قَبْلَ الَّذِیْ جِئْتُ فِیْہِ قَالَ فَاِنَّ اللّٰہَ قَدْ اَدّٰی عَنْکَ الْمَالَ الَّذِیْ بَعَثْتَ وَالْخَشَبَۃَ فَانْصَرِفْ بِالْاَلْفِ دِیْنَارٍ رَاشِدًا ۔ بخاری

مین ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ قوم بنی اسرائیل مین ایک مرد نے دوسرے بنی اسرائیل سے ہزار اشرفیان قرض مانگین سو اوسنے کہا گواہون کو لا کہ اونکو قرض کا گواہ کرون تو اوسنے کہا خدا کا گواہ ہونا کفایت کرتا ہے قرض دینے والے نے کہا تو کوئی ضامن ہی کو لا اوسنے کہا خدا کا ضامن ہونا کفایت کرتا ہے اوسنے کہا تو نے سچ کہا پھر اوسکو ہزار اشرفیان کچھ مدت ٹھہرا کر دین سو وہ سوداگری کے واسطے سمندر کے سفر مین گیا سو اپنے کام سے فراغت کر چکا پھر اوسنے جہاز کی تلاش کی تا سوار ہو کر مقرر مدت کے اندر قرض دینے والے پاس آوے سو اوسنے کوئی جہاز نپایا تو ایک لکڑی کو لیکر کریدا پھر اوسمین ہزار اشرفیونکو بھرا اور ایک اپنا خط قرض دینے والے کے نام کا اوس مین ڈالا پھر اوسکے مونہہ کو خوب بند کیا اور سمندر پر لے آیا پھر کہا کہ خداوندا تو جانتا ہے کہ مین نے فلانے سے ہزار اشرفیان قرض لین تھین اوسنے مجھسے ضامن مانگا تھا مین نے کہا تھا کہ خدا کا ضامن ہونا کفایت کرتا ہے وہ تیری ضامنی سے راضی ہو گیا تھا پھر اوسنے گواہ مانگا مین نے کہا کہ خدا کی گواہی کفایت کرتی ہے سو وہ تیری گواہی پر راضی ہو گیا تھا اور مین نے بہت دوڑ دہوپ کی کہ کوئی جہاز پاؤن تا اوسکا قرض بھیجون سو مین نے نپایا اب تجھکو مین اس لکڑی کو امانت سپرد کرتا ہون پھر اوسکو سمندر مین اوسنے ڈالدیا یہانتک کہ وہ ڈوب گئی پھر وہان سے پلٹ آیا اور لوٹنے کے وقت بھی جہاز کی تلاش مین رہا تھا تا اوسکے شہر کو جاوے سو دیکھنے نکلا وہ مرد جسنے قرض دیا تھا کہ شاید کوئی جہاز اوسکا قرض مال لایا ہو اوسنے یکایک اوس لکڑی کو دیکھا جسمین مال تھا سو اوسکو اپنے گھر والون کے جلانے کے واسطے لیا پھر جب اوسکو چیرا مال اور خط کو پایا پھر بعد مدت کے جسپر قرض تھا وہ آیا اور ہزار اشرفیان لایا اور کہا قسم خدا کی مین ہمیشہ جہاز کی تلاش مین دوڑا دہوپا کیا کہ مین تیرے پاس تیرا مال لاؤن سو اوس وقت کے آنے سے پہلے مین نے کوئی جہاز نپایا قرض دینے والے نے کہا کہ کیا تو نے میرے پاس کچھ بھیجا تھا اوسنے کہا کہ مین تجھکو خبر دیتا ہون کہ مینے اپنے آنے سے پہلے کوئی جہاز نپایا قرض دینے والے نے کہا خیر حال معلوم ہوا سو البتہ خدا نے تیری طرف سے جو مال کہ تو نے لکڑی کے ساتھ بھیجا تھا پہونچا دیا سو تو اپنی ہزار اشرفیان لیکر خیریت سے پھر جا ف اس حدیث مین راست معاملگی اور امانت داری کی خوبی کا بیان ہے معلوم ہوا کہ جسنے سچا بھروسا خدا پر کیا اوسکو ٹوٹا نہین پڑتا اس حدیث سے ثابت ہوا کہ قرض مین وعدہ مقرر کرنا درست ہے لیکن امام اعظم اور شافعی کا یہ مذہب ہے کہ قرض کی مدت لازم نہین مالک اگر چاہے تو مدت سے پہلے قرض مانگ لیوے اور امام مالک کے نزدیک مدت سے قبل تقاضا درست نہین ق عَائِشَۃُ اِنَّ رُوْحَ الْقُدُسِ لَا یَزَالُ یُؤَیِّدُکَ مَا نَافَحْتَ عَنِ اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ ۳۴۳

قَالَہٗ لِحَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مقرر جبرئیل تیری ہمیشہ مدد کیا کرتا ہے جب کہ
تونے خدا اور اوسکے رسولؐ کیطرف سے جواب ہجو کی ہے یہ حضرتؐ نے حسان بن ثابتؓ سے فرمایا **ف** کافرون نے حضرتؐ کی ایکبار ہجو کی تھی حضرتؐ نے
حسان صحابی سے جو بڑے شاعر تھے فرمایا کہ تم اونکو جواب دو حسان نے چند بیتون مین اونکی خوب ہجو کی تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ
۳۴۴ شعر کہنا درست ہے بشرطیکہ اوسکا مضمون شرع کے مخالف نہو **ق** اَبُوْذَرٍّ اِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَاِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَاَبْرِدُوْا
عَنِ الصَّلٰوةِ بخاری اور مسلم مین ابوذرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ گرمی کی سختی دوزخ کے جوش اور او بال سے ہے سو جب خوب گرمی ہوا کرے
تو ٹھنڈے وقت نماز پڑہا کرو **ف** یعنی اس عالم کی گرمی دوزخ کی گرمی کا نمونہ ہے اور جوش غضب کا وقت ہے تو ٹھنڈے وقت نماز پڑہنا چاہیے
۳۴۵ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ گرمی کی موسم مین ظہر کی نماز اول وقت مستحب نہین ٹھنڈے وقت پڑہے یہی مذہب ہے امام اعظمؒ کا **ق** عَائِشَةُ
اِنَّ شَرَّ النَّاسِ عِنْدَ اللّٰهِ مَنْزِلَةً يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَبْدٌ اَذْهَبَ اٰخِرَتَهٗ بِدُنْيَا غَيْرِهٖ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہے
کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ سب آدمیون سے بدتر قیامت مین خدا کے نزدیک وہ بندہ ہے کہ غیر شخص کی دنیا کے واسطے اپنی آخرت کو برباد کرے **ف** جیسے
۳۴۶ جھوٹی گواہی دیکر کسیکو مال دلادیوے تو اوسکو دنیا ملی اور اسکی آخرت ناحق برباد ہوئی **ق** عَائِشَةُ اِنَّ شَرَّ النَّاسِ عِنْدَ اللّٰهِ مَنْزِلَةً
يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مِنْ فِرْقَةِ النَّاسِ اتِّقَاءَ فُحْشِهٖ وَيُرْوٰى مَنْ تَرَكَهُ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے
فرمایا کہ مقرر سب آدمیون سے بدتر خدا کے نزدیک مرتبے مین قیامت کے دن وہ آدمی ہے جسکا لوگ ملنا چھوڑ دین اوسکی زبان درازی اور گالی کے ڈرسے اور ایک
۳۴۷ روایت مین فرقہ کی جگہہ مین ترکہ آیا ہے مطلب دونونکا ایک ہے **ق** عَمَّارٌ اِنَّ طُوْلَ صَلٰوةِ الرَّجُلِ وَقِصَرَ خُطْبَتِهٖ مَئِنَّةٌ مِنْ فِقْهِهٖ فَاَطِيْلُوا الصَّلٰوةَ وَاَقْصِرُوا
الْخُطْبَةَ مسلم مین عمارؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ البتہ نماز کو بڑہانا مرد کا اور خطبے کو گھٹانا بتاتا ہے اوسکی دانائی اور عقلمندی کا سو تم نماز کو بڑہایا
کرو اور خطبے کو مختصر اور کم کر کے پڑہا کرو **ف** خطبہ مسلمانون کی نصیحت کے واسطے ہے کہ عبادت پر مستعد رہین اور نماز خود عبادت ہے تو جسنے بقدر ضرورت
تھوڑا خطبہ پڑہا اور نماز کو بڑہایا تو وہ عقلمند ہے کہ اصل مطلب کو سمجھ گیا اور جسنے خطبے کو بہت لنبا چوڑا پڑہا اور نماز کو گھٹایا جیسا اس زمانے مین اکثر
ناواقف امام کرتے ہین وہ نادان ہے کہ لوگونکو تو خطبے مین اطاعت شرع اور عبادت کی نصیحت کرتا ہے اور آپ عمل نہین کرتا کہ نماز سی عمدہ
۳۴۸ عبادت مین جلدی مچاتا ہے اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ خطبہ لنبا چوڑا پڑہنا اور نماز مین جلدی کرنا نہایت مکروہ ہے اور صاف حماقت ہے **ق** اِبْنُ عُمَرَ اِنَّ
عَاشُوْرَاءَ يَوْمٌ مِنْ اَيَّامِ اللّٰهِ فَمَنْ شَاءَ صَامَهٗ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ محرم کی دسوین تاریخ خدا کے دنو
۳۴۹ ایک دن ہی دن ہے سو جو چاہے اوسکا روزہ رکھے **ف** یعنی اس دن کا روزہ فرض نہین سنت ہے **ق** عُثْمَانُ وَعَائِشَةُ اِنَّ عُثْمَانَ رَجُلٌ حَيِيٌّ

اِنِّی خَشِیْتُ اِنْ اَذِنْتُ لَهٗ عَلٰی تِلْكَ الْحَالِ اَنْ لَّا يَبْلُغَ اِلَیَّ فِیْ حَاجَتِهٖ مسلم مین حضرت عثمانؓ اور حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ عثمانؓ نہایت مرد شرم والا ہے اور مین اس حالت مین ذرا کہ اوسکو بلاؤن شاید وہ اپنے مطلب کو مجھ تک نہ پہونچا سکے ف حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرت ایک روز گھر مین دونون پنڈلیان کھولے لیٹے تھے اتنے مین صدیق اکبرؓ دروازے پر آئے حضرت نے اونکو بلایا اور ویسے لیٹے رہے پھر عمر فاروقؓ آئے اونکو بھی اوسی حال مین بلایا پھر حضرت عثمانؓ آئے تو حضرت نے اوٹھکر اپنے کپڑے پہنکے اونکو بلایا جب وے سب باہر گئے تو مین نے پوچھا یا حضرت صدیق اکبرؓ آئے آپ ویسے ہی لیٹے رہے پھر عمر فاروقؓ آئے تو بھی ویسے ہی لیٹے رہے عثمانؓ کے آتے ہی آپ نے کپڑے پہنے اسکا کیا سبب ہے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی عثمانؓ حیا کے سبب اتنا بدن نہین کھولتا ہے مبادا میرا کھلا بدن دیکھکر اپنا مطلب جیسے نہ کہہ سکے

۳۵۰ ھ اَبُو الدَّرْدَاءِ اِنَّ عَدُوَّ اللّٰهِ اِبْلِیْسَ جَاءَ بِشِهَابٍ مِّنْ نَّارٍ لِيَجْعَلَهٗ فِیْ وَجْهِیْ فَقُلْتُ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْكَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قُلْتُ اَلْعَنُكَ بِلَعْنَةِ اللّٰهِ التَّامَّةِ فَلَمْ يَسْتَاْخِرْ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ اَرَدْتُ اَخْذَهٗ وَاللّٰهِ لَوْلَا دَعْوَةُ اَخِيْنَا سُلَيْمَانَ لَاَصْبَحَ مُوْثَقًا يَلْعَبُ بِهٖ وِلْدَانُ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ مسلم مین ابو الدرداءؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ خدا کا دشمن شیطان ایک شعلہ آگ کا لایا تھا کہ میرے منہ مین لگاوے سو مین نے تین بار کہا کہ مین خدا کی پناہ مانگتا ہون تجھسے پھر مین نے تین بار کہا کہ مین خدا کی پوری لعنت تجھپر بھیجتا ہون پھر بھی نہ ہٹا پھر مینے اوسکا پکڑنا چاہا قسم خدا کی اگر ہمارے سلیمان بھائی دعا نکر گئے ہوتے تو وہ صبح کو بندھا پڑا ہوتا کہ مدینے کے لڑکے اوس سے کھیلتے ف حضرت سلیمان کی دعا کا مطلب اگلی حدیث مین آتا ہے

۳۵۱ ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِنَّ عِفْرِيْتًا مِّنَ الْجِنِّ تَفَلَّتَ عَلَیَّ الْبَارِحَةَ لِيَقْطَعَ عَلَیَّ صَلٰوتِیْ فَاَمْكَنَنِیَ اللّٰهُ مِنْهُ فَاَخَذْتُهٗ فَاَرَدْتُّ اَنْ اَرْبِطَهٗ عَلٰی سَارِيَةٍ مِّنْ سَوَارِی الْمَسْجِدِ حَتّٰی تَنْظُرُوْا اِلَيْهِ كُلُّكُمْ فَذَكَرْتُ دَعْوَةَ اَخِیْ سُلَيْمٰنَ رَبِّ اغْفِرْ لِیْ وَهَبْ لِیْ مُلْكًا لَّا يَنْبَغِیْ لِاَحَدٍ مِّنْ بَعْدِیْ فَرَدَدْتُّهٗ خَاسِئًا بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جنون مین سے ایک راکس کو میرے آگے گھس پڑا میری نماز توڑ دینے کو سو خدا نے اوسکو میرے قابو مین کر دیا پھر مین نے اوسکو پکڑ لیا سو مین نے چاہا کہ مسجد کے کھنبون مین سے کسی کھنبے مین باندھ دون تاکہ تم سب لوگ اوسکو دیکھو پھر مجھکو یاد پڑ گئی اپنے سلیمان بھائی کی دعا وہ یہ دعا تھی کہ اے میرے رب میری مغفرت کر اور دے مجھکو ایسی بادشاہی کہ میرے بعد پھر کسیکو ویسی نملے حضرتؐ نے فرمایا پھر مین نے اوسکو دھکیل دیا دوتکار کے ف جن اور دیو حضرت سلیمانؑ کے قابو مین تھے اور اونہون نے خدا سے دعا مانگی تھی کہ ایسی بادشاہی میرے بعد کسیکو نملے اسواسطے حضرتؐ نے اوس شیطان کو چھوڑ دیا اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ کوئی شخص اگرچہ ولی کامل ہو شیطان کے غلبے سے نڈر نہین ہو سکتا اسواسطے کہ اس مرد کی اتنی جرأت ہے

کہ حضرت کے ساتھ بے ادبی کو تیار ہوا تھا اللہ بچاوے تو اس سے بچے آدمی بیچارے کی کیا طاقت ۵۲ س خ عَائِشَةَ اِنَّ عَيْنَيَّ تَنَامَانِ وَلَا يَنَامُ قَلْبِيْ بخاری مین حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میری دونو آنکھین سوتی ہین اور میرا دل نہین سوتا ف حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ ایک رات حضرت نے وضو کیا اور نماز تہجد پڑھ کے سو گئے جب بلال رضی نے صبح کی اذان کہی تو حضرت نے نماز پڑھی اور وضو نکیا تب مین نے عرض کی یا رسول اللہ آپ سو گئے تھے وضو کیون نکیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی مین سونے مین اپنے بدن کے حال سے غافل نہین ہوتا سبکا سونا وضو توڑتا ہے مگر حضرت اسمین خاص ہین

۵۳ س ق اَلْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ اِنَّ فَاطِمَةَ مِنِّيْ وَاِنِّيْ اَتَخَوَّفُ اَنْ تُفْتَنَ فِيْ دِيْنِهَا وَاِنِّيْ لَسْتُ اُحَرِّمُ حَلَالًا وَلَا اُحِلُّ حَرَامًا وَلٰكِنْ وَاللّٰهِ لَا تَجْتَمِعُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَبِنْتُ عَدُوِّ اللّٰهِ مَكَانًا وَاحِدًا اَبَدًا بخاری اور مسلم مین مسور بن مخرمہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ فاطمہ رض میری ہے اور البتہ مجکو خوف آتا ہے کہ کہین اوسکے دین مین فتنہ نہ ڈالا جاوے اور مقرر مین ایسا نہین ہون کہ حلال چیز کو حرام کر دون اور حرام کو حلال بتلاؤن لیکن خدا کی قسم کہ خدا کے پیغمبر کی بیٹی اور خدا کے دشمن کی بیٹی ایک مکان مین کبھی جمع نہونگی ف ابو جہل کی بیٹی مسلمان ہوئی تھی حضرت علی مرتضی نے اوسکے ساتھ نکاح کا ارادہ کیا تھا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی ہر چند دوسرا نکاح حلال ہے لیکن خوف تھا کہ حضرت فاطمہ رض سوت کے رنج سے کہین حضرت علی کی اطاعت مین توقف نکرین تو دین مین خلل پڑے اسواسطے کہ خاوند کی اطاعت جورو پر فرض ہے اسواسطے حضرت نے منع کیا

۵۴ س م عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ اِنَّ فَصْلَ مَا بَيْنَ صِيَامِنَا وَصِيَامِ اَهْلِ الْكِتَابِ اَكْلَةُ السَّحَرِ مسلم مین عمرو بن عاص رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا البتہ ہمارے روزونمین اور کتاب والونکے روزونمین سحری کے لقمے کا فرق ہے ف کتاب والے یعنی یہود اور نصاری کے نزدیک روزے مین سحر کا کھانا درست نہین اور اسلام مین درست ہے بلکہ سنت ہے

۵۵ س م عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو اِنَّ فُقَرَاءَ الْمُهَاجِرِيْنَ يَسْبِقُوْنَ الْاَغْنِيَاءَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِلَى الْجَنَّةِ بِاَرْبَعِيْنَ خَرِيْفًا مسلم مین عبد اللہ بن عمرو رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر محتاج وطن چھوڑنے والے مالدار وطن چھوڑنے والونسے قیامت کے دن چالیس برس بہشت مین آگے جاوینگے ف حضرت کے اصحاب دو قسم تھے ایک مہاجرین دوسرے انصار مہاجرین وے ہین جو مکہ فتح ہونے سے پہلے اپنے وطن چھوڑ کے اللہ کے واسطے مدینے مین حضرت کی خدمت مین حاضر ہوے اور انصار وے ہین جو مدینے کے رہنے والے تھے سو مہاجرین انصار سے افضل ہین اور مہاجرین مین محتاج افضل ہین مالدارون سے اسواسطے کہ محتاجون نے پردیس مین محتاجی کے سبب خدا کیواسطے بڑی بڑی تکلیفین اوٹھائین اسواسطے وے چالیس برس بہشت مین مالدارون سے آگے جاوینگے دوسری حدیث مین آیا ہے کہ پانسو برس آگے بہشت مین جاوینگے اوسکا مطلب یہ ہے کہ مہاجرین کے سوا اور مالدار مسلمانون سے پانسو برس آگے جاوینگے تو دونو حدیثون مین کچھ خلاف نہ

٣٥٦ دروازہ جنت

ق سهل بن سعد إن في الجنة بابا يقال له الريان يدخل منه الصائمون يوم القيامة لا يدخل منه أحد غيرهم يقال أين الصائمون فيقومون لا يدخل منه أحد غيرهم فإذا دخلوا أغلق فلم يدخل منه أحد بخاری اور مسلم مین سہل بن سعد سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر بہشت مین ایک دروازہ ہے جسکو ریان کہتے ہین یعنی چھکانے والا پیاس بجھانیوالا اوسمین روزہ دار جاوینگے قیامت کے روز کوئی اوس سے نجاویگا اونکے سوا کہا جاویگا کہان ہین روزہ دار سو وے اوٹھ کھڑے ہونگے نجاویگا کوئی اوس سے اونکے سوا جب او جا چکینگے تو وہ دروازہ بند کیا جاویگا سو کوئی اوس سے نجاویگا

٣٥٧ ق ابو سعيد إن في الجنة شجرة يسير الراكب الجواد المضمر السريع مائة عام ما يقطعها بخاری اور مسلم مین ابو سعید سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر بہشت مین ایک درخت ہے کہ اچھے گھوڑے پلا اور تیز قدم کا سوار سو برس چلے اوسکو (یعنی پالے ہوئے ١٢) تمام نکر سکے ف مقدسی نے کہا کہ درخت سدرة المنتهى ہے جسکے بیر مٹکے برابر اور پتے ہاتھی کے کان برابر ہین اور بعضے اوسکو طوبی کہتے ہین

٣٥٨ بازار جنت

م انس إن في الجنة لسوقا يأتونها كل جمعة فتهب ريح الشمال فتحثو في وجوههم وثيابهم فيزدادون حسنا وجمالا فيرجعون إلى أهليهم وقد ازدادوا حسنا وجمالا فيقول لهم أهلوهم والله لقد ازددتم بعدنا حسنا وجمالا فيقولون وأنتم والله لقد ازددتم بعدنا حسنا وجمالا مسلم مین انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر بہشت مین ایک بازار ہے جسمین بہشتی لوگ ہر جمعے کے دن جمع ہوا کرینگے پھر اوتر کی ہوا چلے گی سو وہانکا گرد اور غبار جو مشک اور زعفران ہے اونکے چہرون اور کپڑون پر پڑیگا سو اونکا حسن اور جمال زیادہ ہو جاویگا پھر پلٹ آوینگے اپنے گھر والون کیطرف اور گھر والون کا بھی حسن اور جمال بڑھ گیا ہوگا سو اونسے اونکے گھر والے کہینگے خدا کی قسم تمہارا حسن اور جمال ہمارے بعد تو بہت بڑھ گیا ہے پھر وے جواب دینگے کہ خدا کی قسم تمہارا بھی حسن وجمال ہمارے بعد زیادہ ہو گیا ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بہشتیوں کا حسن ہمیشہ بڑھا کرے گا

٣٥٩ تعریف جنت

خ ابو هريرة إن في الجنة مائة درجة أعدها الله للمجاهدين في سبيله كل درجتين ما بينهما كما بين السماء والأرض فإذا سألتم الله فاسألوه الفردوس فإنه أوسط الجنة وأعلى الجنة وفوقه عرش الرحمن ومنه تفجر أنهار الجنة بخاری مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر بہشت مین سو درجے ہین کہ خدا نے اپنی راہ مین لڑنے والون کے واسطے تیار کر رکھے ہین دو دو درجون مین اتنا فرق ہے جتنا آسمان اور زمین مین سو تم جب خدا سے مانگا کرو تو فردوس مانگا کرو اسواسطے کہ فردوس عمدہ بہشت درمیانی اور اونچی بہشت ہے اور اوسکے اوپر خدا کا عرش ہے اور اوسی سے بہشت کی نہرین پھوٹ نکلتی ہین ف فردوس اوس باغ کو کہتے ہین جسمین رنگ برنگ کے پھول اور طرح طرح کے میوے ہون بہشت کی نہرین چار ہین ایک نہر پانیکی دوسری دودھ کی تیسری شہد کی چوتھی شراب کی یہ حدیث اول باب کی اول حدیث کا ٹکڑا ہے

٣٦٠ ق ابن مسعود إن في الصلوة لشغلا بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے

کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مقرر نماز مین تو ایک دہن ہے یعنی نماز مین سوائے نماز کے اور کسی طرف توجہ نچاہیے **ف** عبداللہ بن مسعود رضہ سے روایت ہے
کہ ہم پہلے حضرتؐ کو نماز مین سلام کرتے تھے حضرتؐ جواب دیا کرتے تھے جب ہم ہدیت کے ابعد حبش کے سفر سے آئے حضرت نماز مین تھے ہمنے سلام
کیا حضرتؐ نے جواب دیا بعد نماز کے یہ حدیث فرمائی یعنی وہ حکم اب موقوف ہو گیا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بات کرنا سلام کرنا جواب دینا
۳۶۱ کھانسنا ادہر اودہر دیکھنا نماز مین درست نہین **حم** عَمَّارٌ اَوْحُذَيْفَةُ شَكَّ شُعْبَةُ اِنَّ فِيْ اُمَّتِيْ اِثْنَا عَشَرَ مُنَافِقًا لَا يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ وَلَا
يَجِدُوْنَ رِيْحَهَا حَتّٰى يَلِجَ الْجَمَلُ فِيْ سَمِّ الْخِيَاطِ ثَمَانِيَةٌ مِنْهُمْ تَكْفِيْكَهُمُ الدُّبَيْلَةُ سِرَاجٌ مِنَ النَّارِ يَظْهَرُ فِيْ اَكْتَافِهِمْ حَتّٰى
يَنْجُمَ مِنْ صُدُوْرِهِمْ مسلم مین عمارؓ سے یا حذیفہ رضہ سے روایت ہے شک اسمین شعبہ کو جو راوی ہے اس حدیث کا کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ
میری امت مین بارہ منافق ہین یعنی دل سے کافر زبان سے مسلمان وے بہشت مین نجاوینگے اور اوسکی بو بھی نسونگہنے پاوینگے جبتک اونٹ سوئی
کے ناکے مین گہسے یعنی اونکو کبھی بہشت نصیب نہوگی اونمین سے آٹھہ کو ُدبیلا پھوڑا تمام کر ڈالیگا یعنی ایک آگ کا چراغ اونکے مونڈھو نمین پیدا ہو
۳۶۲ اونکی چھاتیان توڑ کر نکل آویگا یعنی اونمین ایسی سوزش ہوگی جیسے چراغ رکھدیا چنانچہ ایسا ہی ہوا **م** اَسْمَاءُ بِنْتُ اَبِيْ بَكْرٍ اِنَّ فِيْ ثَقِيْفٍ مُبِيْرًا
وَكَذَّابًا مسلم مین اسماء بنت ابی بکر رضہ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ بیشک ثقیف کی قوم مین ایک ظالم خونریز ہوگا اور ایک بہت جھوٹا
ف ثقیف ایک قوم ہے جو مکے کے پاس طائف مین رہتی تھی اوس قوم سے حجاج بن یوسف خونریز پیدا ہوا جسکا ظلم عالم مین مشہور ہے روایت ہے
کہ اوسنے سوا لاکھہ آدمی ناحق مارے اور جھوٹھا مختار ثقفی تھا جسنے بعد شہادت امام حسین علیہ السلام کے کوفے مین محمد بن حنفیہ کی طرف سے اول جھوٹا
دعوی کیا امام کے خون کا اور اس بہانے سے سردار بنا بعد اسکے پیغمبری کا دعوی کیا آخر کو خدا نے اوسکو فضیحت اور برباد کیا سو یہ حدیث حضرت
۳۶۳ کا معجزہ ہے جیسا فرمایا ویسے ہی اوس قوم سے دو آدمی پیدا ہوئے **ق** اَنَسٌ اِنَّ فِيْ حَوْضِيْ مِنَ الْاَبَارِيْقِ بِعَدَدِ نُجُوْمِ السَّمَاءِ بخاری
اور مسلم مین انس رضہ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ بیشک میرے حوض مین اتنے لوٹے ہین آبخورے ہین جتنے آسمان مین تارے **ف** یہ حوض کوثر
۳۶۴ کی وسعت کا بیان ہے کہ حضرت کو قیامت مین ملیگا **م** عَائِشَةُ اِنَّ فِيْ عَجْوَةِ الْعَالِيَةِ شِفَاءً اَوْ اِنَّهَا تِرْيَاقٌ اَوَّلَ الْبُكْرَةِ مسلم مین
حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرتؐ صلعم نے فرمایا کہ مقرر مدینہ اور اوسکے آس پاس کے عجوے مین شفا ہے یا یون فرمایا کہ وہ عجوہ صبح کے اول ہی
تریاک ہے یعنی زہر کی تاثیر کو دور کرتا ہے **ف** مدینے مین عجوہ ایک عمدہ قسم ہے کھجور کی بڑی ہوتی ہے سیاہی مارتی اوسکی یہ تاثیر ہے حضرت
۳۶۵ کی دعا سے **ق** اَبُوْ سَعِيْدٍ اِنَّ فِيْكَ لَخَصْلَتَيْنِ يُحِبُّهُمَا اللّٰهُ الْحِلْمُ وَالْاَنَاةُ قَالَهُ لِاَشَجِّ عَبْدِ الْقَيْسِ بخاری اور
مسلم مین ابو سعید رضہ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مقرر تجھہ مین دو خو بیان ہین جنکو خدا دوست رکھتا ہے ایک تو غصے کا بچاؤ دوسرے گو

یہ حضرت نے اوس آدمی سے کہا جسکا قوم عبد القیس مین اشج لقب تھا **ف** عبد القیس ایک قوم کا نام ہے وہ قوم حضرت کی خدمت مین حاضر ہوئی اوسکے سب آدمی اپنی سواریان چھوڑ جلدی سے حضرت کی ملاقات کو آئے لیکن اشج نے جلد بازی کی اپنے اونٹ کو پہلے باندھا پھر کپڑے پہن کے حضرت پاس خاطر جمع سے حاضر ہوا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور اوسکی تعریف کی ذرہی خلاف مرضی بات مین غصے سے لال ہو جانا اور ہر کام مین بدون غور کے شتابی اور جلد بازی کرنا جانورونکی خو ہے اس واسطے خدا کو غصے کا بچاو اور وقار اور پسند ہے **ق** ۳۶۶ اَلَا اِنَّ قُرَیْشًا حَدِیْثُ عَهْدٍ بِجَاهِلِیَّۃٍ وَمُصِیْبَۃٍ وَاِنِّیْ اَرَدْتُ اَنْ اُجْبِرَهُمْ وَاَتَاَلَّفَهُمْ اَمَا تَرْضَوْنَ اَنْ یَّرْجِعَ النَّاسُ بِالدُّنْیَا وَتَرْجِعُوْا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ اِلٰی بُیُوْتِکُمْ لَوْ سَلَکَ النَّاسُ وَادِیًا وَسَلَکَتِ الْاَنْصَارُ شِعْبًا لَسَلَکْتُ شِعْبَ الْاَنْصَارِ بخاری اور مسلم مین انس رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے انصاریون سے فرمایا کہ البتہ قریش کی قوم کو نئی مصیبت پڑی ہے تازہ کفر کو چھوڑا ہے سو مینے چاہا کہ انکو انعام دون اور اونسے لگاوٹ کرون تم کیا اس بات سے راضی نہین کہ لوگ دنیا کا مال لیکر پھرین اور تم اپنے گھرون کی طرف خدا کے رسول کو لیکر پھرو اگر اور لوگ ایک راہ چلین اور انصاری اصحاب اور راہ چلین تو مین انصاریون ہی کی راہ چلون **ف** مصابیح مین انس رضہ سے روایت ہے کہ جب فتح مکے کے بعد جنگ حنین فتح ہوئی تو مال و اسباب بہت ہاتھ آیا حضرت نے قریش یعنی مکے کے رہنے والون کو سو سو اونٹ دیے تب بعضے نوجوان انصاریون نے کہا کہ خدا حضرت کو بخشے قریش کو آپ دیتے ہین ہمکو چھوڑتے ہین حالانکہ اونکے خون ہماری تلوارون سے ٹپکتے ہین یعنی ہماری تلوارون کے زور سے وے مسلمان ہوے ہین جب یہ خبر حضرت کو معلوم ہوئی تب صرف انصاریون کو حضرت نے ایک خیمے مین جمع کیا اور یہ حال پوچھا تو انصاریون کے رئیسون اور عقلمندون نے عرض کیا کہ یا حضرت ہمارے دانا لوگون نے یہ ہرگز نہین کہا لیکن ہمارے نوجوانون نے البتہ کہا ہے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی قریش نو مسلم ہین اونکو تازہ مصیبت پڑی ہے بھائی بند اونکے لڑائیون مین مارے گئے ہین اسلام کی خوبی اونکے دل مین ابھی نہین جمی لگاوٹ کے واسطے دنیا کا مال دینا اونکو مناسب تھا اور تم ایماندار لوگ ہو تمکو دنیا لینا مناسب نہین قریش نے دنیا پائی تمنے مجکو پایا ہے قسمت اوسکی جسکی حصے مین حضرت آوین اس حدیث سے انصاریون کی بڑائی فضیلت ثابت ہوئی **ھم** ۳۶۵ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو اِنَّ قُلُوْبَ بَنِیْ اٰدَمَ کُلَّهَا بَیْنَ اِصْبَعَیْنِ مِنْ اَصَابِعِ الرَّحْمٰنِ کَقَلْبٍ وَّاحِدٍ یُّصَرِّفُهٗ حَیْثُ یَشَاءُ مسلم مین عبد اللہ بن عمر رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر آدمیون کے سب دل خدائے مہربان کے ایسے قابو مین ہین جیسے ایک دل اوسکو پھیرتا ہے جدہر چاہتا ہے **ف** انس رضہ سے روایت ہے کہ حضرت یہ دعا بہت مانگتے تھے کہ اے دلون کے پھیرنے والے میرے دل کو اپنے دین پر جمائے رکھ سو مینے کہا کہ یا حضرت ہم آپ پر ایمان لائے ہین اسلام کے دین کو ہم سچ جانتے ہین کچھ ہمارے بچلنے کا

تعریف ۱۱

دعاء ۱۲

بھی آپ کو وڑ ہے جواب یہ دعا مانگا کرتے تھے مین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی سلمان کو نذر ہونا ہے اسکا چاہئے کہ اسکو نذر کرو اور ایمان ثابت رہنے کی دعا مانگا کرو کہ سلمانکو کافر ہونا اور کافر کو سلمان ہونا کچھ دور نہین **ق** الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ اِنَّ كَذِبًا عَلَيَّ لَيْسَ كَكَذِبٍ عَلَى اَحَدٍ مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ بخاری اور مسلم مین مغیرہ بن شعبہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک میرے اوپر جھوٹ باندھنا اور دن پر جھوٹ باندھنے کے برابر نہین جو مجھپر جھوٹ باندھیگا جان بوجھکر سو اپنی ٹھیک ٹھہرالیوے دوزخ مین **ف** یہ حدیث متواتر ہے یعنے اتنے لوگون نے روایت کی کہ اسکے سچ ہونیکا یقین کامل حاصل ہوا پچاس سے بھی زیادہ حضرت کے اصحاب نے اوسکو روایت کیا ہے ہرچند ہر ایک پر جھوٹ باندھنا حرام ہے لیکن حضرت پر جھوٹ باندھنا نہایت حرام ہے اور سخت گناہ کبیرہ کہ انجام اوسکا دوزخ ہے اس واسطے علماے حدیث نے حدیثون کے پرکھنے مین بڑی محنتین اور جانفشانیان کین موضوع حدیثون کو جانچکر علیحدہ کرڈالا صحیح اور ضعیف کو جدا کیا جیسے صراف کھرے اور کھوٹے کو پہچان جاتا ہے ویسے علماء حدیث بھی پہچان گئے تو مسلمان پر فرض ہے کہ جب کسی سے حدیث سنے یا کسی کتاب مین دیکھے اوس حدیث کو سچا نجانے جبتک کہ اوسکو حدیث کی مشہور کتابون مین نہ دیکھے یا علماے حدیث سے اوسکی صحت نہ سنے **ق** عَائِشَةُ اِنَّ لِصَاحِبِ الْحَقِّ مَقَالًا بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ حق والے کو کہنا پہونچتا ہے **ف** حضرت پر کسیکا قرض تھا اوسنے کڑا تقاضا کیا اصحاب نے اوسکے مارنے کا ارادہ کیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی قرض دینے والا حق دار ہے کہا چاہے اوسکی بات کا برا ماننا نچاہیے **خ** اِبْنُ عُمَرَ اِنَّ لَكَ اَجْرَ رَجُلٍ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا وَسَهْمَهُ **قَالَهُ** لِعُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ بخاری مین عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے عثمان بن عفان رضہ سے فرمایا کہ مقرر تجکو ایک مرد کے برابر ثواب اور حصہ ہے غنیمت کے مال کا اون لوگون سے جو جنگ بدر مین تھے **ف** حضرت جب جنگ بدر کو چلے تو حضرت عثمان رضہ کی بی بی حضرت کی بیٹی بیمار تھین تب حضرت نے عثمان رضہ سے فرمایا کہ تم ہمارے ساتھ نچلو اونکی بیمار داری کرو جو لوگ لڑائی کو جاتے ہین اونمین سے ایک مرد کے برابر تمکو ثواب آخرت مین اور حصہ مال کا دنیا مین ملیگا **ق** اَنَسٌ اِنَّ لِكُلِّ اُمَّةٍ اَمِيْنًا وَاِنَّ اَمِيْنَنَا اَيَّتُهَا الْاُمَّةُ اَبُوْعُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ بخاری اور مسلم مین انس رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہر ایک امت کا ایک ستھرا امانت دار ہے اور ہمارا معتمد امانت دار اے امت میری ابو عبیدہ ہے جراح کا بیٹا **ف** ابو عبیدہ بہشتی حضرت کے دس یارون مین ہین اونکو اس امت کا امانت دار فرمایا ہرچند سب اصحاب امانت دار

کرا

تھے لیکن جسمین جو صفت زیادہ ہوتی تھی حضرتؐ اوسی صفت سے اوسکی تعریف کرتے تھے جیسے صدیقؓ کو رحم دل اور فاروقؓ کو خدا کی راہ مین کڑا اور حضرت عثمانؓ کو حیامند اور علی مرتضیٰؓ کو قاضی اور زبیرؓ کو دلی جان نثار فرمایا **ق** جابرؓ اِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِيًّا وَحَوَارِيِّ الزُّبَيْرُ بخاری اور مسلم مین جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مقرر ہر پیغمبر کا کوئی خالص مددگار ہوتا رہا ہے اور میرا خالص مددگار اور فدائی جان نثار زبیرؓ ہے **ف** صحابح مین یہ روایت ہے کہ جب مدینے مین جنگ خندق ہوئی اور کافرون کے گروہ بھوٹ بھٹک گئے تب حضرت نے فرمایا کہ کفار کے لشکر کی کوئی خبر لاوے زبیرؓ نے کہا یا حضرتؐ مین جاتا ہون تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی اور اونکی فضیلت بیان کی زبیر حضرت کے پھوپھی زاد بھائی بڑے بہادر سپاہی حضرت پر فدا ہے تھے چنانچہ اس حدیث سے ثابت ہوا **ق** انسؓ اَنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةً وَاِنِّي اخْتَبَأْتُ دَعْوَتِي شَفَاعَةً لِاُمَّتِي يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بخاری اور مسلم مین انسؓ سے روایت ہے کہ مقرر ہر پیغمبر کی ایک خاص دعا ہے اور مینے اپنی دعا چھپا رکھی ہے اپنی امت بخشانے کے واسطے قیامت کے دن **ف** اس حدیث مین بشارت ہے امت کی بخشش کی جو ایمان سے مراد اور معلوم ہوا کہ حضرتؐ کو اپنی امت پر بڑا رحم تھا کہ اپنی خاص دعا امت کیواسطے رکھی اپنی ذات کے واسطے نکی قربان اس نبی رحیم اور کریم پر **م** اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ اِنَّ لَكَ مَا احْتَسَبْتَ **قَالَهُ** لِرَجُلٍ كَانَ يَمْشِي اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَلَا يَرْكَبُ وَيَرْجُو فِي اٰثَارِهِ الْاَجْرَ مسلم مین ابی بن کعبؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تجھکو ملیگا جسکا تو ثواب چاہتا ہے یہ حضرتؐ نے اوس مرد سے فرمایا جو پیدل حضرتؐ کی مسجد مین آتا تھا اور سوار نہوتا تھا اور اپنے قدم مین ثواب کی امید رکھتا تھا **ف** ایک شخص تھا اوسکا گھر بہت دور تھا حضرتؐ کی مسجد سے اور وہ ہمیشہ ہر وقت مسجد مین آتا تھا کسی نے اوس سے کہا کہ اندھیرے اور گرمی مین سوار ہوکر آیا کر اوسنے کہا مین پیادہ آنے مین ثواب کی امید رکھتا ہون تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی تجھکو اس نیت اور اس محنت کا ثواب ملیگا **م** جابرؓ اِنَّ لَكُمْ بِكُلِّ خُطْوَةٍ دَرَجَةً **قَالَهُ** لِرَهْطِ جَابِرٍ وَقَدْ اَرَادُوْا اَنْ يَبِيْعُوْا بُيُوْتَهُمْ فَيَقْرُبُوْا مِنَ الْمَسْجِدِ مسلم مین جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مقرر تمھارے واسطے ہر ڈگ پر درجہ ہے یہ حضرتؐ نے جابرؓ کی قوم سے فرمایا اور اون لوگون نے اپنے گھرون کے بیچ ڈالنے کا ارادہ کیا تھا اور چاہا تھا کہ حضرتؐ کی مسجد کے قریب آرہین **ف** یعنی جتنا تم دور ہوگے اور مسجد مین آیا کروگے اوتنا ثواب زیادہ پاؤگے کہ ہر قدم پر درجہ بلند ہوگا **ج** اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِنَّ لِلّٰهِ تِسْعَةً وَتِسْعِيْنَ اِسْمًا مِائَةً اِلَّا وَاحِدَةً مَنْ اَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ بخاری مین ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مقرر خدا کے ننانوے نام ہین ایک کم سو جو اونکو یاد کر لیوے یا شمار کر رکھے یا اونکے معنی بوجھے اور اوسپر عمل کرے وہ بہشت مین جاویگا **ف** حق تعالی کے نام بیشمار ہین اسواسطے کہ صفات الٰہی کی حد نہین چنانچہ سوا اے ان ننانوے نام کے قرآن اور حدیث مین بہت اسمائے الٰہی ثابت ہین جیسے وِتْر فَاتِر مُحِيْط عَلَّام رَبُّكَ قَدِيْم رَفِيْع

۳۷۲ زبیر رضی اللہ عنہ

۳۷۳ امت بخشیدہ

۳۷۴ باب پیدل

۳۷۵ دوری مسجد

۳۷۶ اسماء اللہ

ذِی الطَّوْلِ ذِی الْمَعَارِجِ مَوْلیٰ نَصِیْر رَبّ نَاصِر شَدِیْدُ الْعِقَاب قَابِلُ التَّوْبَۃِ غَافِرُ الذَّنْب حَنَّان مَنَّان وغیر ذلک تو مطلب اس حدیث کا
یہ نہین کہ اسماے حسنے انہین ننانوے نام مین منحصر ہین بلکہ یہ مطلب ہے کہ اس قدر نامون کی یہ تاثیر ہے کہ انکے یاد کر لینے سے بہشت
حاصل ہوتی ہے نود نہ نام بموجب روایت حصن حصین کے یہ ہین مع الترجمہ **هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ** یعنی وہ
اللہ پاک ایسا ہے کہ اوسکے سوائے کوئی معبود برحق نہین **اَلرَّحْمٰنُ** بڑا ہی مہربان جسکی رحمت دنیا اور آخرت مین چھا گئی **اَلرَّحِیْمُ**
نہایت رحم والا جسکی رحمت آخرت مین صرف ایمان وارون پر مخصوص ہے **اَلْمَلِکُ** سبکا بادشاہ **اَلْقُدُّوْسُ** ہر عیب اور نقصان سے پاک
اَلسَّلَامُ خود سلامت عالم کا سلامت رکھنے والا **اَلْمُؤْمِنُ** اپنے دین حق کا باور کرنے والا یا مومنین کو ہول قیامت سے امن مین رکھنے والا
اَلْمُهَیْمِنُ شاہد امانت دار محافظ **اَلْعَزِیْزُ** غالب باعزت **اَلْجَبَّارُ** زبردست ٹوٹے پھوٹے کا جوڑنے والا **اَلْمُتَکَبِّرُ** عظیم الشان گھمنڈ والا
اَلْخَالِقُ عدم سے پیدا کرنیوالا **اَلْبَارِئُ** بے نمونہ دیکھی عالم کا بنانیوالا **اَلْمُصَوِّرُ** صورتگر ہر مخلوق کے مناسب شکل اور صورت کا عطا کرنیوالا **اَلْغَفَّارُ**
اپنے بندونکے عیب اور گناہ کا ڈھکنے والا **اَلْقَهَّارُ** سب پر غالب **اَلْوَهَّابُ** بے عوض کثرت سے دینے والا **اَلرَّزَّاقُ** روزی بخش **اَلْفَتَّاحُ** رحمت کے رزق اور
دروازے کھولنے والا **اَلْعَلِیْمُ** ہر چیز کا دانا **اَلْقَابِضُ** بند کرنیوالا ارواح اور روزی کا **اَلْبَاسِطُ** کشادہ کرنیوالا رزق کا اور جاری کرنیوالا
ارواح کا ابدان مین **اَلْخَافِضُ** پست کرنیوالا متکبرون کا **اَلرَّافِعُ** بلند کرنے والا مومنین منکسرین کا **اَلْمُعِزُّ** عزت دینے والا **اَلْمُذِلُّ**
ذلیل کرنیوالا **اَلسَّمِیْعُ** ہر آواز کو سنتا **اَلْبَصِیْرُ** ہر چیز کو دیکھتا **اَلْحَکَمُ** فیصلہ کرنیوالا **اَلْعَدْلُ** منصف حاکم **اَللَّطِیْفُ**
مہربان باریک بین **اَلْخَبِیْرُ** اگلی پچھلی ہر چیز سے خبردار **اَلْحَلِیْمُ** بردبار بڑی سمائی والا کہ اہل کفر اور فسق کو جلد نہین پکڑتا **اَلْعَظِیْمُ**
بزرگ جسکی بڑائی وہم خیال سے باہر **اَلْغَفُوْرُ** پردہ پوش **اَلشَّکُوْرُ** شکرگزارون کا قدردان **اَلْعَلِیُّ** سب سے اونچا **اَلْکَبِیْرُ** سب سے
بڑا **اَلْحَفِیْظُ** اپنے مخلوقات کا نگہدار اور محافظ **اَلْمُقِیْتُ** محافظ باقدرت خلائق کا قوت دینے والا **اَلْحَسِیْبُ** تمام عالم کو
کافی اوسکے سوائے دوسرے کی حاجت نہین **اَلْجَلِیْلُ** بڑی شان والا **اَلْکَرِیْمُ** صاحب کرم جسکے عطا کی انتہا نہین **اَلرَّقِیْبُ**
ہر شے کا نگہبان **اَلْمُجِیْبُ** حاجت روا دعا کا قبول کرنے والا **اَلْوَاسِعُ** کشادہ رحمت کشادہ عطا **اَلْحَکِیْمُ** حاکم باحکمت
استوارکار **اَلْوَدُوْدُ** نیکون کا محبوب اہل معرفت کا محب **اَلْمَجِیْدُ** بزرگ ذات نیکوکار **اَلْبَاعِثُ** قیامت مین قبرون سے
مردون کا اوٹھانے والا **اَلشَّهِیْدُ** ہر چیز اوسکے سامنے حاضر **اَلْحَقُّ** سچ مچ جسکی ذات اور صفات مین کچھ بھی
دھوکا نہین **اَلْوَکِیْلُ** سارے عالم کا کارساز روزی کا ضامن **اَلْقَوِیُّ** زبردست **اَلْمَتِیْنُ** استوارکار جسکو تھکاوٹ اور

اور مانندگی نہین **اَلْوَلِیُّ** مددگار عالم کا کارساز **اَلْحَمِیْدُ** ہر کام کا سراہا سارے عالم کا محمود **اَلْمُحْصِیْ** ہر چیز کا گھیرنے والا ذرہ بھی اوسکے علم باہر نہین **اَلْمُبْدِئُ** بے مثال کے عالم کا ایجاد کرنیوالا **اَلْمُعِیْدُ** دنیا مین زندونکا مارنیوالا آخرت مین مردونکو زندگی بخشنے والا **اَلْمُحْیِیْ** جلانیوالا **اَلْمُمِیْتُ** مارنیوالا **اَلْحَیُّ** بذات خود زندہ **اَلْقَیُّوْمُ** بذات خود قائم جہانکا تھامنے والا **اَلْوَاجِدُ** غنی جسکو کچھ احتیاج نہین **اَلْمَاجِدُ** بزرگی والا **اَلْوَاحِدُ** اکیلا جسکا کوئی دوسرا نہین **اَلصَّمَدُ** سردار دائمی جو نکھاوے نہ پیوے سب اوسکو محتاج وہ سب سے بے نیاز **اَلْقَادِرُ** صاحب قدرت **اَلْمُقْتَدِرُ** بڑے اقتدار والا **اَلْمُقَدِّمُ** تقدیم بخشنے والا **اَلْمُؤَخِّرُ** پیچھے ڈالنے والا **اَلْاَوَّلُ** پہلا کوئی اوسکے قبل نہین **اَلْاٰخِرُ** پچھلا جسکے بعد کچھ نہین **اَلظَّاهِرُ** قدرت کی راہ سے کھلا جسمین کچھ شک نہین **اَلْبَاطِنُ** خلق کی نظر اور وہم سے چھپا **اَلْوَالِیْ** مالک صاحب حکومت **اَلْمُتَعَالِیْ** بلند شان جسکا وصف نہو سکے **اَلْبَرُّ** اپنے بندونپر مہربان نیکوکار **اَلتَّوَّابُ** توبہ قبول کرنیوالا **اَلْمُنْتَقِمُ** بدکارونکا سزا دینے والا **اَلْعَفُوُّ** گناہونکا مٹانیوالا گنہگارونکا بخشنے والا **اَلرَّءُوْفُ** نہایت مہربانی والا **مَالِكُ الْمُلْكِ** سب جہانکا مالک جو چاہے سو کرے **ذُوالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ** جلال والا صاحب تعظیم وتکریم **اَلْمُقْسِطُ** عادل با انصاف **اَلْجَامِعُ** قیامت مین خلائق کا جمع کرنے والا **اَلْغَنِیُّ** سب سے بے نیاز **اَلْمُغْنِیْ** جسکو چاہے بے پروا بناوے **اَلْمَانِعُ** روکنے والا **اَلضَّارُّ** ضرر پہونچانیوالا **اَلنَّافِعُ** نفع رسان **اَلنُّوْرُ** بذات خود ظاہر اور غیر کا ظاہر کرنیوالا جسکے نور سے ایمانکا ظہور ہے **اَلْهَادِیْ** نیک راہ بتانیوالا مطلب پر پہونچانے والا **اَلْبَدِیْعُ** خود بے نظیر اور بے اوپچ کا لینے والا بے نمونہ اختراع کرنے والا **اَلْبَاقِیْ** موجود دائمی ہمیشہ قائم **اَلْوَارِثُ** فناء عالم کے بعد قائم رہنے والا **اَلرَّشِیْدُ** راہ نما **اَلصَّبُوْرُ** بڑا سہار والا جو بدکارون کو جلد نہین پکڑتا

۳۷۷ **ق** اُسَامَةُ بْنُ زَیْدٍ اِنَّ لِلّٰهِ مَا اَخَذَ وَلَهٗ مَا اَعْطٰی وَكُلُّ شَیْءٍ عِنْدَهٗ بِاَجَلٍ مُّسَمًّی بخاری اور مسلم مین اسامہ بن زید رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر خدا ہی کا تھا جو اوسنے لیا اور اوسی کا ہے جو اوسنے دیا اور ہر چیز کی اوسکے نزدیک مدت مقرر ہے **ف** اسامہ رضی سے روایت ہے کہ ہم حضرت کے پاس تھے حضرت کی کسی بیٹی نے حضرت سے کہلا بھیجا کہ میرا لڑکا مرتا ہے آپ تشریف لائیے تب حضرت نے یہ کہلا بھیجا یعنی لڑکا خدا کی امانت تھا خدا نے لیا تو صبر کیا چاہیے بیگانی چیز پر کچھ دعوی نہین اور اوس لڑکے پر کیا موقوف ہے ہر چیز کی ایک مدت تک آخر اوسکو فنا ہے

۳۷۸ **ص** سَلْمَانُ اِنَّ لِلّٰهِ مِائَةَ رَحْمَةٍ فَمِنْهَا رَحْمَةٌ یَتَرَاحَمُ بِهَا الْخَلْقُ بَیْنَهُمْ وَتِسْعٌ وَّتِسْعُوْنَ لِیَوْمِ الْقِیٰمَةِ مسلم مین سلمان رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا کی سو رحمتین ہین اونمین سے ایک رحمت کے سبب سے تمام خلق آپسمین الفت اور محبت کرتی ہے اور ننانوے رحمتین خدا کی قیامت کے دن کے واسطے ہین **ف** یعنی خدا نے اپنی رحمت کے سو حصے کیے ایک حصہ تمام خلق کو دیا اوسی کا یہ اثر ہے کہ جانور اپنے بچون کو پالتے ہین آپ بھوکے رہتے ہین اونکو کھلاتے ہین اوسی کا اثر ہے کہ ماں باپ اپنی اولاد کو پالتے ہین اور اونکی مصیبتین اوٹھاتے ہین اور ننانوے حصے خدا کی رحمت قیامت مین ظاہر ہوگی حضرت کی شفاعت اور گنہگارون کی بخشش اور بہشت کی بے حساب نعمتین

باب ۳ سعت الرحمۃ

۳۷۹

اونہین رحمتونکا اثر ہی اس حدیث سے ثابت ہوا کہ خدا کی رحمت کی کچھہ حد نہین ق ابو هريرة ان لله ملائكة يطوفون في الطرق يلتمسون اهل الذكر
فاذا وجدوا قوما يذكرون الله تنادوا هلموا الى حاجتكم قال فيحفونهم باجنحتهم الى السماء الدنيا فاذا تفرقوا عرجوا الى السماء قال فيسألهم ربهم وهو
اعلم منهم من اين جئتم فيقولون جئنا من عند عبادك في الارض قال فيسألهم ربهم وهو اعلم بهم منهم ما يقول عبادي قالوا يسبحونك
ويكبرونك ويحمدونك ويهللونك ويمجدونك قال فيقول هل رأوني قال فيقولون لا والله ما رأوك قال فيقول كيف لو رأوني قال فيقولون
لو رأوك كانوا اشد لك عبادة واشد لك تمجيدا واكثر لك تسبيحا قال فيقول فما يسألوني قال يسألونك الجنة قال فيقول وهل رأوها قال
يقولون لا والله يا رب ما رأوها قال فيقول فكيف لو رأوها قال يقولون لو انهم رأوها كانوا اشد عليها حرصا واشد لها طلبا واعظم فيها رغبة
قال فمما يتعوذون قال يقولون من النار قال يقول وهل رأوها قال يقولون لا والله يا رب ما رأوها قال يقول فكيف لو رأوها قال يقولون لو
انهم رأوها كانوا اشد منها فرارا واشد لها مخافة قالوا ويستغفرونك قال فيقول فاشهدكم اني قد غفرت لهم قال يقول ملك من الملائكة
رب فيهم فلان ليس منهم انما جاء لحاجة قال هم القوم لا يشقى جليسهم بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر خدا کے فرشتے ہین
کہ ڈھونڈھتے پھرتے ہین راہون مین ڈھونڈھتے ہین خدا کے یاد کرنے والونکو پھر جب پاتے ہین اوس گروہ کو جو خدا کو یاد کرتے ہین تو آپسمین پکارتے ہین چلو آؤ اپنے مطلب کو حضرت نے فرمایا
سو اونکو وے چھا لیتے ہین اپنے پرون سے پہلے آسمان تک جب لوگ ذکر کرکے جدا ہوجاتے ہین تو فرشتے آسمان پر چڑھ جاتے ہین حضرت نے فرمایا پھر اونسے اونکا رب پوچھتا ہی حال اگرچہ اونکا
حال اونسے زیادہ جانتا ہی کہ تم کدھر سے آئے تو وے کہتے ہین ہم تیرے بندون کے پاس سے آئے ہین جو زمین پر ہین حضرت نے فرمایا پھر اونکا رب اونسے پوچھتا ہی حال اگرچہ اونکا
حال اونسے زیادہ جانتا ہی کہ کیا کہتے ہین میرے بندے فرشتے کہتے ہین کہ سبحان الله کہتے ہین یعنی ہر عیب اور نقصان سے تجکو پاک بتلاتے ہین اور الله اکبر کہتے ہین یعنی تجکو سب سے بڑا
جانتے ہین اور الحمد لله کہتے ہین یعنی تیری خوبی بیان کرتے ہین اور لا اله الا الله کہتے ہین یعنی تیرے سوا کسیکو لائق بندگی کے نہین جانتے اور لا حول ولا قوة الا بالله کہتے ہین
یعنی بدون تیری مدد کے اپنا کسی بات مین اختیار نہین جانتے تیری بڑائی بیان کرتے ہین حضرت نے فرمایا پھر خدا فرماتا ہی کہ کیا اونھون نے مجکو دیکھا ہی حضرت نے فرمایا پھر فرشتے کہتے ہین
خدا کی قسم نہین دیکھا ہی حضرت نے فرمایا پھر خدا فرماتا ہی کیا اونکا حال ہو جو مجکو دیکھین حضرت نے فرمایا سو وے کہتے ہین اگر وے تجکو دیکھین تو بہت تیری بندگی کرین اور نہایت
تیری بڑائی بیان کرین اور بہت تیری پاکی بولین حضرت نے کہا پھر حق تعالی فرماتا ہی سو کیا مجسے مانگتے ہین فرشتے کہتے ہین کہ وے بہشت مانگتے ہین حضرت نے فرمایا خدا فرماتا
ہی کیا اونھون نے بہشت کو دیکھا ہی حضرت نے فرمایا فرشتے کہتے ہین قسم خدا کی اے رب نہین اوسکو دیکھا ہی حضرت نے فرمایا پھر حق تعالی فرماتا ہی سو اونکا کیا حال ہو جو اوسکو دیکھین حضرت نے فرمایا
فرشتے کہتے ہین کہ اگر وے اوسکو دیکھہ پاوین تو اوسکی بڑی لالچی بنجاوین اور بہت اوسکو مانگین اور نہایت اوسکی خواہش کرین خدا فرماتا ہی پھر کس سے پناہ مانگتے ہین حضرت نے فرمایا فرشتے کہتے ہین کہ دوزخ سے پناہ مانگتے
ہین حضرت نے فرمایا حق تعالی فرماتا ہی کہ کیا اونھون نے دوزخ کو دیکھا ہی حضرت نے فرمایا فرشتے کہتے ہین خدا کی قسم اے رب نہین دیکھا اوسکو حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہی سو کیا اونکا حال ہو جو اوسکو دیکھین حضرت

فرمایا فرشتے کہتے ہیں اگر وے دوزخ کو دیکھیں تو بہت اوس سے بھاگیں اور بہت ڈریں فرشتوں نے کہا کہ تجھسے وے گناہوں کی بخشش چاہتے ہیں حضرت نے فرمایا پھر حق تعالی فرماتا ہے
سو تمکو میں گواہ کرتا ہوں کہ میںنے اونکو بخشا حضرت نے فرمایا کہ اون فرشتوں میں سے ایک فرشتہ کہتا ہے کہ اے رب اونمیں تو فلانا آدمی بھی تھا وہ اونمیں سے نہیں صرف اپنے
کسی کام کو آیا تھا حق تعالی نے فرمایا کہ وے ایسے لوگ ہیں کہ اونکے ساتھ کا بیٹھنے والا بدبخت نہیں ہوتا یعنی اونکے پاس بیٹھنے کی برکت سے وہ بھی بخشا گیا اگرچہ ذاکر نتھا ف
اس حدیث سے ذکر الہی کی نہایت بڑائی ثابت ہوئی اور اولیا کی اور جو رات دن ذکر خدا میں رہتے ہیں اونکی نہایت بزرگی معلوم ہوئی اور ثابت ہوا کہ نیکوں کی صحبت آخرت میں کام آویگی

۳۸۰ ق ابو موسی اِنَّ لِلْمُؤْمِنِ فِي الْجَنَّةِ لَخَيْمَةً مِّنْ لُؤْلُؤَةٍ وَّاحِدَةٍ مُّجَوَّفَةٍ طُولُهَا فِي السَّمَاءِ وَيُرْوَى عَرْضُهَا سِتُّونَ مِيلًا لِلْمُؤْمِنِ فِيهَا أَهْلُونَ يَطُوفُ عَلَيْهِمُ الْمُؤْمِنُ فَلَا يَرَى بَعْضُهُمْ بَعْضًا بخاری اور مسلم میں ابو موسی رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر ایماندار کے واسطے بہشت میں ایک خیمہ ہے ایک موتی کا
لنبا اوسکا آسمان میں اور روایت ہے کہ چوڑا اوسکا ساٹھ کوس کا ایماندار کی بیبیاں ہونگی کہ اونمیں گھوما کریگا سو ایک دوسری کو نہ دیکھیگا یعنی کشادگی کے سبب سے

۳۸۱ ه انس اِنَّ لَنَا طَلِبَةً فَمَنْ كَانَ ظَهْرُهُ حَاضِرًا فَلْيَرْكَبْ مَعَنَا قَالَهُ عِنْدَ خُرُوجِهِ إِلَى بَدْرٍ مسلم میں انس رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ ہمارا ایک مطلب ہے
یعنی ہم کسی تاک میں جاتے ہیں سو جسکے پاس سواری موجود ہو وہ ہمارے ساتھ سوار ہو چلے یہ حضرت نے جنگ بدر کو چلتے تھے تب فرمایا ف قریش کا قافلہ جب شام کی سوداگری سے پھرا تو حضرت نے
وہاں جاسوس لگا رکھے تھے جب جاسوس نے حضرت کو اونکے آنیکی خبر دی تب حضرت نے اصحاب سے یہ حدیث فرمائی لیکن صاف مطلب نکہا تا کہ خبر مشہور نہوجاے

۳۸۲ ق ابن عباس اِنَّ لَهُ دَسَمًا قَالَهُ حِينَ شَرِبَ لَبَنًا ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَتَمَضْمَضَ بخاری اور مسلم میں عبد اللہ ابن عباس رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ اسمیں چکنی ہے
حضرت نے فرمایا جب دودھ کو پیا تھا پھر پانی منگا کر کلی کی ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب چکنی چیز کہاوے تو کلی کرنا سنت ہے

۳۸۳ ق رافع بن خدیج اِنَّ لِهَذِهِ الْبَهَائِمِ أَوَابِدَ كَأَوَابِدِ الْوَحْشِ بخاری اور مسلم میں رافع بن خدیج رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ ان پالتو چارپایوں میں بھی بھڑکنے والے ہوتے ہیں
جیسے جنگلی بھڑکنے والے ہوتے ہیں ف روایت ہے کہ کسیکا اونٹ بھاگ گیا تھا پکڑائی نہ دیتا تھا کسینے اسکو تیر مارا پھر اوسکا مسئلہ حضرت سے پوچھا تب حضرت نے یہ حدیث
فرمائی یعنی جب پالا جانور وحشی ہوجاوے اور ہاتھ نہ لگے کہ اوسکو ذبح کیجیے تو بسم اللہ کہکر جہاں زخم لگاوے تو وہ حلال ہوجاتا ہے جیسا کہ جنگلی جانور میں یہی حکم ہے اور اسیطرح
جو جانور کنوے میں اوندھا گر پڑے تو جہاں تیر پڑے حلال ہے

۳۸۴ ه انس اِنَّ مَاءَ الرَّجُلِ غَلِيظٌ أَبْيَضُ وَمَاءَ الْمَرْأَةِ رَقِيقٌ أَصْفَرُ فَمِنْ أَيِّهِمَا عَلَا أَوْ سَبَقَ يَكُونُ مِنْهُ الشَّبَهُ مسلم میں انس رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر منی مرد کی گاڑھی سفید ہے اور عورت کی منی پتلی زرد ہے سو ان دونوں میں جو غالب
پڑ گئی یا جو پہلے نکلی تو اوسی سبب سے مشابہت ہوتی ہے ف بعضے لوگوں نے حضرت سے پوچھا کہ اسکا کیا سبب ہے کہ لڑکا کبھی ماں کی صورت پر ہوتا ہے اور کبھی باپ کی
تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی جسکی منی غالب ہوئی یا جسکی پہلے نکلی اوسی کی صورت پر لڑکا ہوتا ہے

۳۸۵ ق ابو موسی اِنَّ مَثَلَ مَا بَعَثَنِيَ اللّٰهُ بِهِ مِنَ الْهُدَى وَالْعِلْمِ كَمَثَلِ الْغَيْثِ أَصَابَ أَرْضًا فَكَانَتْ مِنْهَا طَائِفَةٌ طَيِّبَةٌ قَبِلَتِ الْمَاءَ وَأَنْبَتَتِ الْكَلَأَ وَالْعُشْبَ الْكَثِيرَ وَكَانَتْ مِنْهَا أَجَادِبُ أَمْسَكَتِ

فَنَفَعَ اللّٰہُ بِہَا النَّاسَ فَشَرِبُوْا مِنْہَا وَسَقَوْا وَزَرَعُوْا وَاَصَابَ طَائِفَۃً مِنْہَا اُخْرٰی اِنَّمَا ہِیَ قِیْعَانٌ لَا تُمْسِکُ مَاءً وَلَا تُنْبِتُ کَلَاً فَذٰلِکَ مَثَلُ مَنْ فَقُہَ فِیْ دِیْنِ اللّٰہِ وَنَفَعَہُ اللّٰہُ بِمَا بَعَثَنِیْ بِہٖ فَعَلِمَ وَعَلَّمَ وَمَثَلُ مَنْ لَمْ یَرْفَعْ بِذٰلِکَ رَاْسًا وَلَمْ یَقْبَلْ ھُدَی اللّٰہِ الَّذِیْ اُرْسِلْتُ بِہٖ بخاری اور مسلم مین ابو موسیٰؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مثل کہاوت اوسکی جس واسطے خدا نے مجکو بھیجا ہے ہدایت اور علم سکھانیکو جیسے کہاوت مینہ کی جو پونہچا زمین پر سو اوس مین سے جو تھوڑی بہتر زمین تھی وہ پانی کو سوکھ گئی اور چارا اور بہت سا سبزہ جمایا اور اوس مین سے جو کڑی سخت تھی اوسنے پانی کو تھام رکھا یعنی جیسے تالاب اور جھیل سو خدا نے اوس سے آدمیونکو نفع پونہچایا پھر آدمیون نے اوس سے پانی پیا اور جانورون کو پلایا اور کھیتون کو سینچا اور کچھہ دوسرے ٹکڑے زمین کو پانی پونہچا سو وہ تو چٹیل میدان ہے کہ نہ پانی کو روکے نہ چارا جمائے سو یہ کہاوت ہے اوسکی جو خدا کے دین کو بوجھا اور خدا نے اوسکو میری پیغمبری سے نفع دیا سو اوسنے علم سیکھا اور غیر کو سکھایا اور کہاوت ہے اوسکی جسنے اوپر کو سر نہ اوٹھایا یعنی علم دین پر کچھہ دہیان نکیا اور خدا کی ہدایت کو نہ لیا جسکے واسطے مین بھیجا گیا ف یعنی پیغمبر کی ہدایت کا اور مینہہ کا ایک حال ہے اسواسطے کہ زمین تین طرح پر ہے آدمی بھی تین قسم کے ہین ایک قسم زمین کہ جو عمدہ ہے اوسمین پانی برسنے سے چارا سبزہ خوب جمتا ہے اسی طرح جو دانا لوگ ہین وے قرآن حدیث کو خوب سمجھتے ہین اور نیک کام کرتے ہین دوسری قسم زمین کی وہ جسمین سبزہ نہین جمتا لیکن پانی بھر رہتا ہے تو ہر چند اوسکو خود نفع نہین لیکن اورون کو فائدہ ہے اسی طرح بعضے آدمی ایسے ہین کہ علم دین اونکو یاد ہے لیکن تیز فہم نہین جو اوسمین سے مطالب نکالین تو اوسنے اورونکو فائدہ ہے خود کو اوتنا نہین تیسری قسم زمین کی چٹیل میدان ہے کہ اوسمین نہ پانی ٹھہری نہ سبزہ جمے اسی طرح وہ لوگ ہین جنہون نے دین کیطرف کچھہ دہیان نہ کیا نہ خود کو نفع نہ غیر کو تو معلوم ہوا کہ ہدایت پیغمبر اور مینہہ اپنی تاثیر مین خوب پورے ہین اگر کسی آدمی اور زمین کو فائدہ نہو تو اوسکی استعداد اور لیاقت کا قصور ہے شعر باران کہ در لطافت طبعش خلاف نیست + در باغ لالہ روید و در شورہ بوم خس ق اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ اِنَّ مَثَلِیْ وَمَثَلَ الْاَنْبِیَاءِ مِنْ قَبْلِیْ کَمَثَلِ رَجُلٍ بَنٰی بُنْیَانًا فَاَحْسَنَہٗ وَاَجْمَلَہٗ اِلَّا مَوْضِعَ لَبِنَۃٍ مِنْ زَاوِیَۃٍ مِنْ زَوَایَاہُ فَجَعَلَ النَّاسُ یَطُوْفُوْنَ بِہٖ وَیَعْجَبُوْنَ لَہٗ وَیَقُوْلُوْنَ ھَلَّا وُضِعَتْ ھٰذِہِ اللَّبِنَۃُ فَاَنَا اللَّبِنَۃُ وَاَنَا خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا میری مثل اور مجھسے اگلے پیغمبرون کی مثل جیسے اوس مرد کی مثل جسنے ایک مکان بنایا سو اوسکو بہت ستھرا اور اچھا بنایا مگر اوسکے کونون مین سے کسی کونے کو ایک اینٹ کے برابر ناتمام رکھا سو آدمی اوسمین دیکھنے کو گھومنے لگے اور تعجب کرنے لگے اور کہنے لگے کہ یہ اینٹ کیون نہین جمائی گئی سو وہ اینٹ مین ہون اور ختم ہوئے مجھ پر پیغمبر تمام اور یہ ایک مثال ہے یعنی نبوت کا گھر بے میرے ناتمام تھا میرے ہونے سے کمالات ختم ہو چکے اسمین اشارہ ہے کہ حضرتؐ کے بعد کوئی پیغمبر نہوگا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام جو قیامت کے قریب آوینگے تو اپنا دین جاری کرینگے حضرتؐ کے دین کی تابع ہونگے تو جیسے حضرتؐ کے اور خلیفہ ہوگئے ہین ویسے ہی وہ بھی ہونگے ق اَبُوْ مُوْسٰی اِنَّ مَثَلِیْ وَمَثَلَ مَا بَعَثَنِیَ اللّٰہُ بِہٖ کَمَثَلِ رَجُلٍ اَتٰی قَوْمًا فَقَالَ یَا قَوْمِ اِنِّیْ رَاَیْتُ الْجَیْشَ بِعَیْنَیَّ وَاِنِّیْ اَنَا النَّذِیْرُ الْعُرْیَانُ فَالنَّجَاءَ فَاَطَاعَہٗ طَائِفَۃٌ مِنْ قَوْمِہٖ

فاطاعہ

فَاَهْلَكَهُمْ وَاجْتَاحَهُمْ فَذٰلِكَ مَثَلُ مَنْ اَطَاعَنِيْ وَاتَّبَعَ مَا جِئْتُ بِهٖ وَمَثَلُ مَنْ عَصَانِيْ وَكَذَّبَ بِمَا جِئْتُ بِهٖ مِنَ الْحَقِّ بخاری و
مسلم میں ابو موسیٰ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میری مثل اور میری پیغمبری اور دین کی مثل جیسے اوس مرد کی مثل ہے جو ایک قوم کے پاس آیا پھر اوس نے کہا اے قوم
میں بیشک لوٹنے والے لشکر کو اپنی دونوں آنکھوں سے دیکھ آیا ہوں اور میں تمکو ڈرانیوالا ہوں سو جلدی بھاگو سو اوسکی قوم سے کچھ لوگوں نے اوسکا کہنا مانا سو وے شام ہوتے
ہی بھاگے سو آرام سے چلے گئے اور کچھ لوگوں نے جھوٹا جانا وے فجر تک اپنے مکانوں میں ٹھہرے رہے سو صبح ہوتے ہی لشکر ٹوٹ پڑا تو اونکو ہلاک کیا اور اونکو جڑ سے
اوکھاڑا سو یہی مثل ہے اوسکی جسنے میرا کہنا مانا اور میرے دین کی پیروی کی اور مثل اوسکی جسنے میرا کہنا نمانا اور جھٹلایا سچے دین کو ف عرب میں دستور تھا کہ جسنے
دشمن کے لشکر کو دیکھا کہ غارت کرنیکو آتا ہے تو وہ ننگا ہوکے اپنے کپڑے لکڑی پر اوٹھا کر چلاتا تھا اور اپنی قوم سے کہتا تھا کہ جلد بھاگو ننگے ہونے سے غرض یہ تھی کہ
۳۸۸ اوسکو لوگ بڑی آفت سمجھیں اور اوسکو سچا جانکر جلد بھاگیں ق حُذَيْفَةُ اِنَّ مَعَهٗ مَاءً وَّنَارًا فَنَارُهٗ مَاءٌ وَّمَاؤُهٗ نَارٌ بخاری اور مسلم میں حذیفہ رض سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ دجال کے ساتھ پانی اور آگ ہوگی سو اوسکی آگ تو پانی ہے اور پانی آگ ہے ف قیامت کے قریب ایک کافر یہودی نکلیگا اور خدائی کا دعوی کریگا اوسکا
نام دجال ہے اوسکے ساتھ آگ اور پانی ہوگا دیکھنے میں ایسے آگ پانی معلوم ہوگا اور پانی آگ معلوم ہوگی آگکا نام دوزخ رکھیگا اور پانیکا نام بہشت رکھیگا جو اوسکا
تابع ہوگا اوسکو بہشت میں ڈالیگا اور منکر کو دوزخ میں سو حضرت نے فرمایا کہ اوس وقت کے مسلمان اوسکی آگ سے نہ ڈریں اسواسطے کہ اوسکی آگ حقیقت میں پانی ہے
۳۸۹ اور اوسکا پانی آگ ہے ق اَبُوْ شُرَيْحٍ الْخُزَاعِيُّ اِنَّ مَكَّةَ حَرَّمَهَا اللّٰهُ وَلَمْ يُحَرِّمْهَا النَّاسُ فَلَا يَحِلُّ لِامْرِئٍ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ يَّسْفِكَ
بِهَا دَمًا وَّلَا يَعْضِدَ بِهَا شَجَرَةً فَاِنْ اَحَدٌ تَرَخَّصَ لِقِتَالِ رَسُوْلِ اللّٰهِ فَقُوْلُوْا لَهٗ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ اَذِنَ لِرَسُوْلِهٖ وَلَمْ يَأْذَنْ لَكُمْ وَاِنَّمَا اَذِنَ لِيْ فِيْهَا سَاعَةً
مِّنْ نَّهَارٍ ثُمَّ عَادَتْ حُرْمَتُهَا الْيَوْمَ كَحُرْمَتِهَا بِالْاَمْسِ وَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ بخاری اور مسلم میں ابو شریح رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مکہ کو
خدا نے حرام کیا ہے آدمیوں نے اوسکو نہیں حرام کیا سو جو شخص کہ خدا کا اور قیامت کا ایمان رکھتا ہو وہ اوسمیں خون نہ بہاوے یعنی کسیکو نہ مارے اور وہاں کا درخت نہ کاٹے اور اگر کوئی مکہ میں خونریزی کرنا درست
جانے پیغمبر خدا کے قتل کرنیکی دلیل سے سو اوس سے کہدو کہ البتہ خدا نے اپنے رسول کو حکم دیا تھا اور تمکو حکم نہیں دیا اور مجکو بھی دن کی ایک ساعت میں اجازت ہوئی پھر اوسکی حرمت پلٹ آئی
۳۹۰ جیسے کل تھی اور چاہیے کہ جو لوگ اس وقت حاضر ہیں غائب لوگوں کو یہ حکم پہنچا دیں ق اَنَسٌ اِنَّ مِنْ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ اَنْ يُّرْفَعَ الْعِلْمُ وَيَظْهَرَ الْجَهْلُ وَيَفْشُوَ الزِّنٰى وَتُشْرَبَ
الْخَمْرُ وَتَذْهَبَ الرِّجَالُ وَتَبْقَى النِّسَاءُ حَتّٰى يَكُوْنَ لِخَمْسِيْنَ امْرَاَةً قَيِّمٌ وَّاحِدٌ بخاری اور مسلم میں انس رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت کی نشانیوں سے یہ کہ
علم اوٹھا لیا جاویگا یعنی علما مرجاوینگے اور جہالت ظاہر ہوگی اور حرام کاری پھیل جاویگی اور شراب پی جاویگی اور مرد جاتے رہینگے اور عورتیں باقی رہینگی یہاں تک کہ پچاس
۳۹۱ عورتوں کا ایک خبر لینیوالا رہ جاویگا ق وَاثِلَةُ بْنُ الْاَسْقَعِ اِنَّ مِنْ اَعْظَمِ الْفِرٰى اَنْ يَّدَّعِيَ الرَّجُلُ اِلٰى غَيْرِ اَبِيْهِ اَوْ يُرِيَ عَيْنَهٗ مَا لَمْ تَرَيَا اَوْ يَقُوْلَ عَلٰى
رَسُوْلِ اللّٰهِ مَا لَمْ يَقُلْ بخاری میں واثلہ بن اسقع رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ سب بہتانوں میں سے بڑا بہتان یہ ہے کہ مرد اپنے باپ کو چھوڑکے اور سے رشتہ ملاوے اور اپنی آنکھوں

۳۹۲ حتی خ بنا کر کہی جھوٹی حدیث حضرت کی طرف سے یعنی کہی نہیں پیغمبر نے جو بات پیغمبر پر کہے وہ بات یا خدا کے پیغمبر پر بنا کر کہی جھوٹا خواب یعنی دیکھا نہیں اپنی انکھوں نے جو دکھلاوے وہ

إِنَّ مِنَ الْبَيَانِ لَسِحْرًا بخاری میں حضرت علی رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر بعضا بیان تو جادو ہوتا ہی یعنی جیسے جادو سے آدمی لوٹ پوٹ جاتی ہی ویسی بعضے آدمی کی تقریر ہوتی ہی ف مصابیح میں روایت ہی کہ مشرق سے دو آدمی آئے اونہوں نے حضرت کے روبرو خطبہ پڑھا لوگونکو اونکی خوش تقریری سے بڑا تعجب ہوا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی علما حدیث نے کہا ہی کہ اگر باطل بات میں خوش تقریری کی تو حرام ہی اور حق بات میں سنت ہی

۳۹۳ خ اِبْنُ عُمَرَ اِنَّ مِنَ الشَّجَرِ شَجَرَةً لَا يَسْقُطُ وَرَقُهَا وَاِنَّهَا مَثَلُ الْمُسْلِمِ بخاری میں عبد اللہ بن عمر رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ درختوں سے ایک ایسا درخت ہی جسکے پتے نہیں جھڑتے البتہ وہ درخت مسلمان کی مثل ہی ف عبد اللہ بن عمر رضؓ سے روایت ہی کہ ایکبار حضرت نے پوچھا کہ وہ کونسا درخت ہی کہ جسکے پتے نہیں جھڑتے اصحاب کا دھیان جنگل درختوں میں گیا میرے دل میں آیا کہ وہ کھجور کا درخت ہی لیکن شرم سے کہہ نسکا پھر حضرت نے فرمایا کہ وہ کھجور کا درخت ہی اور مراد اوس سے مسلمان ہی کہ اوسکا نقصان کسی طرح نہیں ہوتا راحت میں شکر کرتا ہی اور رنج میں صبر کرتا ہی تو اوسکو دونوں طرح ثواب ہوتا ہی

۳۹۴ ھ جابر اِنَّ مِنَ اللَّيْلِ سَاعَةً لَا يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ يَسْأَلُ اللّٰهَ خَيْرًا اِلَّا اَعْطَاهُ اِيَّاهُ وَيُرْوٰى خَيْرًا مِنْ اَمْرِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ اِلَّا اَعْطَاهُ اِيَّاهُ وَذٰلِكَ كُلَّ لَيْلَةٍ مسلم میں جابر رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ رات میں ایک ساعت ہی کہ مسلمان بندہ خدا سے بہتری مانگے اور اوس ساعت کے موافق پڑجاوے تو خدا اوسکو ضرور دیوے اور ایک روایت میں یوں آیا ہی کہ جو دین دنیا کی بہتری مانگے تو خدا اوسکو ضرور دیوے اور یہ ساعت ہر رات ہی ف یعنی وہ ساعت جسمیں دعا ضرور قبول ہوتی ہی وہ ہر رات میں ہوتی ہی بعضوں نے کہا ہی کہ وہ ساعت پچھلی رات کو صبح کے قریب ہوتی ہی بعضوں نے کہا جب تہائی رات رہتی ہی تب ہوتی ہی حضرت نے اوسکو صاف نفرمایا کہ لوگ اوسکے شوق میں رات بھر عبادت کریں

۳۹۵ ق ابو سعید اِنَّ مِنْ اَمَنِّ النَّاسِ عَلَيَّ فِي صُحْبَتِهٖ وَمَالِهٖ اَبَا بَكْرٍ وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيْلًا غَيْرَ رَبِّيْ لَاتَّخَذْتُ اَبَا بَكْرٍ خَلِيْلًا وَلٰكِنْ اُخُوَّةُ الْاِسْلَامِ وَمَوَدَّتُهٗ لَا يَبْقَيَنَّ فِي الْمَسْجِدِ بَابٌ اِلَّا سُدَّ اِلَّا بَابَ اَبِيْ بَكْرٍ بخاری اور مسلم میں ابو سعید رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر سب آدمیوں میں سے مجھپر بڑا احسان کرنیوالا ساتھ رہنے میں اور اپنی مال کے خرچ کرنے میں ابو بکر ہی اور اگر میں اپنے رب کے سوا کسی کو جانی دوست ٹھہراتا تو ابو بکر ہی کو جانی دوست کرتا لیکن اسلام کی برادری اور محبت ہمارا اوسکے درمیان ہی مسجد کی طرف ہی سبکے دروازے بند کر دیے جاویں مگر ابو بکر کا دروازہ کھلا رہی ف مسجد کے صحن سے لگے اصحاب کے دروازے تھے سو حضرت نے وفات کے قریب دروازے بند کروا دیے صرف حضرت ابی بکر رضؓ کا دروازہ کھلا رکھا اس حدیث سے ابی بکر صدیق کی سب اصحاب پر فضیلت ثابت ہوئی اور اسمیں صاف اشارہ کیا اونکی خلافت کا

۳۹۶ ھ عائذ بن عمرو اِنَّ مِنْ شَرِّ الرِّعَاءِ الْحُطَمَةُ مسلم میں عائذ بن عمرو رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر بہت برا چرانیوالا وہ ہی جو بکری کو مارتا رہتا ہی پاؤں تلے ف مراد اس حدیث سے حاکم ظالم ہی کہ جو رعیت پر رحم نکرے

۳۹۷ ھ ابو سعید اِنَّ مِنْ شَرِّ النَّاسِ عِنْدَ اللّٰهِ مَنْزِلَةً يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَيُرْوٰى اِنَّ مِنْ اَعْظَمِ الْاَمَانَةِ عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ الرَّجُلَ يُفْضِيْ اِلَى امْرَاَتِهٖ وَتُفْضِيْ اِلَيْهِ ثُمَّ يَنْشُرُ سِرَّهَا مسلم میں ابو سعید رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا البتہ سب آدمیوں میں سے بہت برا آدمی خدا کی نزدیک قیامت میں

ہون اور ایک روایت مین یون ہی کہ امانت کا بڑا خیانت کرنیوالا خدا کی نزدیک قیامت کے دن وہ مرد ہی کہ جو اپنی جورو سی صحبت داری کرے اور جورو اوس سے صحبت داری کرے
پھر اوسکے بھید کو مشہور کرے ف یعنی لوگون سی بیان کرے کہ مینی اتنی بار جماع کیا یا اتنی دیر کیا کہ یہ کمال بیحیائی ہی اور نہایت گناہ ق ابو سعید ان من

٣٩٨

ضئضئ ھذا قوما یقرؤن القرآن لا یجاوز حناجرھم یقتلون اھل الاسلام ویدعون اھل الاوثان یمرقون من الاسلام کما یمرق السھم من الرمیۃ لئن ادرکتھم لاقتلنھم قتل عاد وقالہ للذی الخویصرۃ حین قال اتق اللہ یا محمد حین قسم ذھیبۃ فی تربتھا کان بعث بھا علی من الیمن بین الاقرع وعیینۃ وعلقمۃ وزید الخیل بخاری اور مسلم مین ابو سعید سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر اسکی اصل اور نسل سے ایک قوم پیدا ہوگی کہ قرآن کو پڑھینگی اور انکی گلون سے نیچے نہ اتریگا یعنی دل مین قرآن کی تاثیر نہوگی زبان ہی پر رہینگے اور عمل نکرینگے مسلمانونکو قتل کرینگے بت پرستونکو چھوڑ دینگے وی لوگ نکل جاوینگے اسلام سے جیسے تیر نکل جاتا ہی نشانے سے اگر مین نے اونکو پایا تو مقرر اونکو قتل کرونگا قوم عاد کا سا قتل یہ حدیث اوسکے حق مین فرمائی کہ جسکا نام ذی الخویصرہ تھا جب اوسنے کہا تھا کہ خدا سے ڈر ای محمد جب حضرت کیا سونا مٹی ملا ہوا جسکو حضرت علی رضہ نے یمن سے بھیجا تھا بانٹتے تھے چار آدمیون کے درمیان ایک اقرع دوسرا عیینہ تیسرا علقمہ چوتھا زید خیل ف یہ چارون عرب مین سردار تھے تازہ اسلام لائے تھے اسواسطے وہ کچا سونا حضرت نے اونہین کو دیا دلداری کے واسطے بنی تمیم کی قوم مین ایک شخص منافق تھا ذو الخویصرہ اوسکا نام اوسنے کہا ای پیغمبر خدا سے ڈر عدل کر برابر بانٹ ہمکو بھی دی تب حضرت نے فرمایا کہ ای بدبخت اگر مین عدل نکرونگا تو پھر دنیا مین کون عادل پیدا ہوگا عمر فاروق رضہ نے کہا کہ یا حضرت اگر حکم ہو تو مین گردن اوسکی کاٹ ڈالون یہ منافق ہی حضرت نے فرمایا کہ مت مار لوگ بدنام کرینگے کہ پیغمبر اپنے ساتھیونکو مارتا ہی جب وہ وہان سے اوٹھہ گیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اسکی نسل سے بیدین لوگ پیدا ہونگے ابو سعید اس حدیث کے راوی سے بخاری مین روایت ہی کہ وہی قوم خارجی پیدا ہوئی جنہون نے حضرت علی کی امامت نمانی اور حضرت علی رضہ نے اونکو قتل کیا اور مین بھی اوس لڑائی مین موجود تھا جو حضرت نے نشانی فرمائی تھی وہ اونمین موجود تھی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ایسے بھی لوگ ہوتے ہین کہ قرآن پڑھتی ہین ظاہری عبادت کرتے ہین اور دل مین اونکے ایمان نہین یعنی دل مین شرک اور بدعت بھرا ہی تو اونکی عبادت کا کچھ اعتبار نہین دانا مسلمانکو چاہیے کہ اونکی ظاہری عبادت پر دھوکا نکھاوے

٣٩٩

خ انس ان من عباد اللہ من لو اقسم علی اللہ لابرہ بخاری مین انس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر بعضے اللہ کے بندے ایسے ہین کہ اگر قسم کھا بیٹھین خدا کی بھروسے پر تو خدا اونکی قسم کو سچا کردے یعنی جس چیز پر قسم کھاوے کہ فلانی بات ایسی ہوگی تو ویسی ہی خدا کردیتا ہے
ف بخاری مین انس رضہ سے روایت ہی کہ ہماری پھوپھی نے ایک عورت کا دانت توڑ ڈالا اوسنے معاف کروایا اوسنے معاف نکیا پھر خون بہا دینے کا اقرار کیا اوسکو بھی نمانا پھر اونہون نے حضرت سے ... حضرت نے اوسکے بدلے دانت توڑنیکا حکم کیا تب انس بن نضر ہمارے چچا نے حضرت سے کہا کہ قسم ہی اوس خدا کی جسنے تجکو سچا نبی کیا ہی کہ میری بہن کا دانت نتوڑا جاویگا حضرت نے فرمایا ای انس خدا کا حکم تو بدلا لینا ہی آخر اوس عورت کی قوم خون بہا لینے پر راضی ہوئی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی انہے خدا کے بھروسے پر قسم کھائی تھی سو خدا نے اسکی قسم سچی کی
خ ابو مسعود عقبۃ بن عمرو الانصاری ان مما ادرک الناس من کلام النبوۃ الاولی اذا لم تستحی فاصنع ماشئت بخاری مین ابو مسعود سے ...

روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگلی پیغمبری کے کلام جو لوگوں نے پائے ان میں سے ایک بات یہ ہے کہ جب تجھ کو شرم نہ ہو تو جو تیرا جی چاہے سو کر ف یعنی حیا اور شرم سب پیغمبروں کے دین میں سینہ بسینہ یہی حکم ہے کبھی موقوف نہیں ہوا الطبیعت آدمی کی برے کاموں کو چاہتی ہے شرم کے سبب برے کاموں سے رکتا ہے آدمی میں اگر شرم نہیں تو جانور ہے

۱۰۳ ق ابی بن کعب ان موسی قام خطیبا فی بنی اسرائیل فسئل ای الناس اعلم فقال انا فعتب الله علیه اذ لم یرد العلم الیه فاوحی الله الیه ان لی عبدا بمجمع البحرین هو اعلم منک فقال موسی یا رب کیف لی به قال تاخذ معک حوتا فتجعله فی مکتل فحیثما فقدت الحوت فهو ثم فاخذ حوتا فجعله فی مکتل ثم انطلق وانطلق معه بفتاه یوشع بن نون حتی اذا اتیا الصخرة وضعا رؤسهما فناما واضطرب الحوت فی المکتل فخرج منه فسقط فی البحر واتخذ سبیله فی البحر سربا وامسک الله عن الحوت جریة الماء فصار علیه مثل الطاق فلما استیقظ نسی صاحبه ان یخبره بالحوت فانطلقا بقیة یومهما ولیلتهما حتی اذا کان من الغد قال موسی لفتاه اتنا غداءنا لقد لقینا من سفرنا هذا نصبا قال ولم یجد موسی النصب حتی جاوز المکان الذی امره الله به قال له فتاه ارایت اذ اوینا الی الصخرة فانی نسیت الحوت وما انسانیه الا الشیطان ان اذکره واتخذ سبیله فی البحر عجبا قال فکان للحوت سربا ولموسی ولفتاه عجبا قال موسی ذلک ما کنا نبغی فارتدا علی اثارهما قصصا قال رجعا یقصان اثارهما حتی انتهیا الی الصخرة فاذا رجل مسجی ثوبا فسلم علیه موسی فقال الخضر وانی بارضک السلام قال انا موسی قال موسی بنی اسرائیل قال نعم اتیتک لتعلمنی مما علمت رشدا قال انک لن تستطیع معی صبرا یا موسی انی علی علم من علم الله علمنیه لا تعلمه وانت علی علم من علم الله علمکه الله لا اعلمه فقال موسی ستجدنی ان شاء الله صابرا ولا اعصی لک امرا فقال له الخضر فان اتبعتنی فلا تسئلنی عن شیء حتی احدث لک منه ذکرا فانطلقا یمشیان علی ساحل البحر فمرت سفینة فکلموهم ان یحملوهم فعرفوا الخضر فحملوا بغیر نول فلما رکبا فی السفینة لم یفجا الا والخضر قد قلع لوحا من الواح السفینة بالقدوم فقال له موسی قوم حملونا بغیر نول عمدت الی سفینتهم فخرقتها لتغرق اهلها لقد جئت شیئا امرا قال الم اقل انک لن تستطیع معی صبرا قال لا تؤاخذنی بما نسیت ولا ترهقنی من امری عسرا قال وقال رسول الله صلی الله علیه واله وسلم فکانت الاولی من موسی نسیانا قال وجاء عصفور فوقع علی حرف السفینة فنقر فی البحر نقرة فقال له الخضر ما علمی وعلمک من علم الله الا مثل ما نقص هذا العصفور من هذا البحر ثم خرجا من السفینة فبینما هما یمشیان علی الساحل اذ ابصر الخضر غلاما یلعب مع الغلمان فاخذ الخضر براسه بیده فاقتلعه بیده فقتله فقال له موسی اقتلت نفسا زکیة بغیر نفس لقد جئت شیئا نکرا قال الم اقل لک انک لن تستطیع معی صبرا قال وهذه اشد من الاولی قال ان سالتک عن شیء بعدها فلا تصاحبنی قد بلغت من لدنی عذرا فانطلقا حتی اذا اتیا اهل قریة استطعما اهلها فابوا ان یضیفوهما فوجدا فیها جدارا یرید ان ینقض قال مائل فقال الخضر بیده فاقامه

فقال

فَقَالَ مُوسَى قَوْمٌ أَتَيْنَاهُمْ فَلَمْ يُطْعِمُونَا وَلَمْ يُضَيِّفُونَا لَوْ شِئْتَ لَاتَّخَذْتَ عَلَيْهِ أَجْرًا قَالَ هَذَا فِرَاقُ بَيْنِي وَبَيْنِكَ سَأُنَبِّئُكَ بِتَأْوِيلِ
مَا لَمْ تَسْتَطِعْ عَلَيْهِ صَبْرًا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَدِدْنَا أَنَّ مُوسَى كَانَ صَبَرَ حَتَّى يَقُصَّ عَلَيْنَا مِنْ خَبَرِهِمَا

اور مسلم میں ابی بن کعب سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ موسی علیہ السلام بنی اسرائیل کی قوم میں کھڑے خطبہ پڑھتے تھے سو کسی نے پوچھا کہ آدمیوں میں کون بڑا
عالم ہے موسی علیہ السلام نے کہا کہ میں ہوں سو خدا نے اون پر غصہ کیا اسواسطے کہ خدا کی طرف علم کو نہیں پھیرا یعنی یون نہ کہا کہ واللہ اعلم پھر خدا نے موسی علیہ السلام کو حکم بھیجا
کہ مقرر میرا ایک بندہ ہے دو دریاؤں کے سنگم پاس وہ تجھسے زیادہ عالم ہے سو موسی علیہ السلام نے کہا اے رب میرا اور اوسکا کیونکر ملاپ ہے خدا نے فرمایا کہ تو اپنے ساتھ ایک مچھلی
مچھلی لے پھر اوسکو ایک زنبیل یعنی ٹوکری میں رکھ سو جہاں وہ مچھلی تجھسے چھوٹ جاوے تو وہ اوسی مکان میں ہے گا سو موسی علیہ السلام نے ایک مچھلی لی پھر اوسکو زنبیل میں رکھا پھر
روانہ ہوئے اور ساتھ اپنے خادم یعنی یوشع بن نون کو بھی لے چلے یہانتک کہ سنگم کے پتھر پاس آئے اور دونوں نے وہاں سر ٹیک کر سو گئے اور مچھلی آب حیات کی تری سے
زنبیل میں پھڑکی اور اوس سے نکل آئی پھر گر پڑی دریا میں پھر اوس نے دریا میں اپنی راہ سرنگ بنا کر اور خدا نے جہاں سے مچھلی گئی تھی پانی کا بہاؤ بند کر کر کہا سو وہ طاق سا ہو گیا پھر جب
موسی علیہ السلام جاگے تو اونکے ساتھی یعنی حضرت یوشع مچھلی کا قصہ کہنا اون سے بھول گئے اور حضرت یوشع جب مچھلی نکل گئی تھی جاگ گئے تھے پھر دونوں چلے یہانتک کہ رات اور دن
باقی رہا تہا جب دوسرا دن ہوا موسی علیہ السلام نے اپنے خادم سے کہا دن چڑھ گیا ہمکو کہانا دو البتہ ہمنے اس سفر میں تکلیف پائی حضرت نے فرمایا کہ موسی جبتک اوس مکان سے جسکو
خدا نے فرمایا تہا نہ بڑھے نہ تھکے تھے کہا اونکے خادم نے یہ تو بتلاؤ کہ جب ہم آئے تھے پتھر پاس سو میں بھول گیا مچھلی کا آپ سے قصہ کہنا اور نہیں بھلایا مجھکو مچھلی کی یاد سے
مگر شیطان نے اور راہ لی مچھلی نے مجھکو تعجب ہے یعنی مچھلی کا زندہ ہو کر چلا جانا عجب کی بات ہے حضرت نے فرمایا کہ مچھلی کو تو راہ ہوئی پر موسی اور اونکے خادم کو
تعجب سو موسی علیہ السلام نے کہا کہ یہی تو ہم چاہتے تھے پھر اولٹے قدموں پھرے حضرت نے فرمایا سو دونوں پھر قدم بقدم ڈالتے یہانتک کہ پتھر پاس پہنچے تو اچانک
دیکھا کہ ایک مرد ہے کپڑا لپیٹے سر پیٹے پھر سلام کیا اوسکو موسی علیہ السلام نے سو خضر نے کہا کہ تیرے ملک میں سلام کہاں یعنی اس ملک میں سلام کی رسم نہیں تو سلام کیونکر کیا موسی
نے کہا کہ میں موسی ہوں خضر نے کہا کہ تو کیا قوم بنی اسرائیل کا موسی ہے موسی نے کہا کہ ہاں میں تیرے پاس آیا ہوں تو مجھکو سکھلاوے جو خدا نے تجھکو علم سکھایا ہے خضر نے کہا کہ میرے ساتھ تو مقرر
ٹھہر نہ سکیگا اے موسی خدا کے بندوں علم ہے مجھکو ایک علم ہے خدا نے مجھکو سکھایا ہے کہ تو اوس علم کو نہیں جانتا اور تجھکو خدا کے علم سے ایک علم ہے خدا نے تجھکو سکھایا ہے کہ میں اوسکو نہیں جانتا پھر موسی نے
کہا کہ اگر خدا نے چاہا تو مجھکو تو ثابت پاویگا میں تیرے حکم کے خلاف نکرونگا پھر خضر نے اوس سے کہا اگر میری پیروی کرتا ہے تو مجھسے کوئی بات نہ پوچھیو جبتک میں اوسکا ذکر نکروں
پھر دونوں چلے ہوئے کنارے کنارے دریا کے چلے جاتے تھے سو اودھر ایک ناؤ گذری تو ناؤ والوں سے تینوں آدمی کے چڑھا لینے کی بات چیت کی سو پہچان گئے خضر کو تو بے کرایہ
کرایہ لیے چلا لیگئے پھر جب موسی اور خضر ناؤ پر سوار ہوئے تو کچھ دیر نہ لگی تھی کہ خضر نے بسولے سے ناؤ کا ایک تختہ نکال ڈالا تو موسی نے اون سے کہا ان لوگوں نے ہمکو بے کرایہ چڑھا لیا
تو نے ناؤ کو قصد کر کے پھاڑ ڈالا تاکہ لوگ اسکو ڈبو دیں البتہ عجیب بات تجھسے ہوئی خضر نے کہا میں نے تجھسے کہا تہا کہ مقرر تجھکو میرے ساتھ رہا نجاویگا موسی نے کہا مجکو میری

بہول چوک پر نہ پکڑ اور مجہپر مشکل مت ڈال یعنی میں نے بہول سے کہا معاف کیجیے تنگ نہ پکڑیے راوی نے کہا کہ حضرت نے فرمایا کہ پہلی بار کا پوچہنا موسیٰ سے بہول کے ہوا حضرت نے
فرمایا کہ ایک چڑیا آیا سو ناو کے کنارے پر بیٹہا پہر اوسنے چونچ ڈبائی دریا میں ایکبار سو خضر نے موسیٰ سے کہا نہیں ہے میرا علم اور تیرا علم خدا کے علم سے مگر اسکے برابر جتنا اس چڑیا نے
دریا سے پانی گہٹایا یعنی خدا کا علم مثل سمندر ہے اور ہمارا تمہارا علم قطرے کے برابر جتنا چڑیا نے اپنی چونچ میں اوٹہایا پہر دونوں ناؤ سے نکلے سو جس حالت میں کہ دریا کے کنارے پر چلے جاتے
تہے دیکہا ایک خضر نے ایک لڑکے کو دیکہا کہ کہیل رہا ہے لڑکوں کے ساتہ سو خضر نے اوسکے سر کو اپنے ہاتہ سے پکڑ لیا پہر اوسکا سر اپنے ہاتہ سے اوکہاڑ ڈالا سو اوسکو مار ڈالا تو موسیٰ نے کہا کیا تو نے
مار ڈالا معصوم جانکو بدون بدلے جان کے یعنی اوسنے کسیکا خون نہ کیا تہا جسکے بدلے تو اوسکو مارتا البتہ برا کام تجہسے ہوا خضر نے کہا بہلا مینے تجہسے کہدیا تہا کہ تو میرے ساتہ نہ ٹہر سکیگا
حضرت نے فرمایا کہ دوسرا سوال پہلے سے بہت کڑا ہے موسیٰ نے کہا کہ اگر اب میں تجہسے کوئی بات پوچہوں اسکے بعد تو مجکو اپنے ساتہ نہ رکہیو تو نے میرا عذر بہت مانا پہر دونوں چلے
یہانتک کہ ایک بستی والوں پاس پہنچے اون لوگوں سے کہانا مانگا اون لوگوں نے اونکی مہمانی نہ کی سو دونوں نے ایک دیوار کو پایا کہ گرا چاہتی ہی راوی نے کہا کہ وہ جہک رہی تہی سو خضر نے اپنے
ہاتہ سے اوسکی طرف اشارہ کیا سو اوسکو سیدہا کہڑا کر دیا تو موسیٰ نے کہا کہ یہ قوم ہیں کہ ہم اونکے پاس آئے سو ہمکو نہ کہانا کہلایا نہ ہماری ضیافت کی اگر تو چاہتا تو دیوار سیدہی کرنیکی مزدوری
لیتا خضر نے کہا اسوقت میرے تیرے درمیان جدائی ہی سو اب میں بتلاؤں پہیر اون چیزوں کا جنپر تو نے صبر نہ کیا پہر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ہمارا جی چاہا کہ اگر موسیٰ علیہ السلام
صبر کرتے اور پہر باتیں پوچہتے تو بہت قصے اونکا ہمکو معلوم ہوتا اور خدا کے کاموں کی حکمتیں بہت لوگونکو معلوم ہوتیں ف پورا قصہ قرآن شریف میں یون ہی کہ حضرت خضر نے
حضرت موسیٰ سے کہا کہ ناو کا حال تو یہ ہی کہ وہ نادر محتاج لوگوں کی تہی کہ دریا میں محنت کرکے اوسکے کرایہ سے اوقات بسر کرتے تہے سو مینے چاہا کہ اوسمیں عیب لگادوں
اسواسطے کہ وہاں ایک ظالم بادشاہ تہا کہ درست ناو کو زبردستی چہین لیتا تہا تو اوسکو ناقص جانکر نہ لیوے اور لڑکے کے مارنے کا سبب یہ ہی کہ وہ لڑکا پیدایشی کافر تہا اور اوسکے
ماں باپ ایمان دار تہے سو ہم ڈرے کہ کہیں اون بیچاروں کو اپنے کفر اور بد ذاتی سے بلا میں نہ ڈالے سو ہمنے چاہا کہ خدا اوسکے بدلے اوس سے اچہا نیک بیٹا اونکو دیوے اور دیوار کا قصہ
یہ ہی کہ وہ دیوار دو یتیم لڑکوں کی تہی اور اوسکے نیچے بہت مال تہا اور اونکا باپ نیک آدمی تہا سو خدا نے چاہا کہ وہ اپنی جوانی کو جب پہنچیں تو اوس مال کو نکال کر خرچ
کریں اگر ابہی دیوار گر پڑتی تو اور لوگ اوس مال کو لیجاتے اور یہ کام مینے اپنی طرف سے نہیں کیا یعنی بحکم خدا کیا مجکو اسمیں کچہ دخل نہ تہا ف خواجہ خضر کا نام ایلیا بن ملکان
ہی اور خضر اونکا لقب ہی کہ خشک زمین اونکے قدم کی برکت سے سبز ہو جاتی تہی فریدوں بادشاہ کے وقت میں تہے اور سکندر کے ساتہ بہی رہے ہیں بعضے کہتے ہیں بنی اسرائیل کی
قوم میں تہے بعضے کہتے ہیں کہ شاہزادے تہے دنیا چہوڑ کر فقیری اختیار کی اونکی پیغمبری میں اختلاف ہی ولی کامل ہونے میں کچہ شبہہ نہیں اور حضرت یوشع بن نون بن افرائیم بن یوسف بن
یعقوب علیہما السلام حضرت موسیٰ کے عمدہ شاگرد تہے ہمیشہ اونکے ساتہ رہتے اونکے مرنیکے بعد خلیفہ ہوئے اور پیغمبر بہی تہے ف حضرت موسیٰ اور حضرت خضر کے قصے میں بہت
فائدے ہیں اول یہ ہی کہ علم کے واسطے سفر کرنا مستحب ہی دوسرے یہ کہ طلب علم میں صبر کرنا اور سختیاں سہنا اور مکروہات اوٹہانا شرط ہی بدون اسکے علم نہیں آتا جلد بازی سے آدمی علم سے
محروم رہتا ہی تیسرے یہ کہ عالم کو کتنا ہی علم ہو اوسکو گہمنڈ نہ چاہیے کہ جہان میں ایک سے ایک زیادہ موجود ہی چوتہے یہ کہ اوستاد شاگرد کی تین خطائیں معاف کرے بعد اوسکے

اختیار رکھتا ہی جیسے چاہے اوسکو ساتھ رکھے جسے چاہے جدا کرے پانچوین شرع یہ عمدہ بات ہی کہ یقین کرے کہ خدا کا کوئی کام حکمت سے خالی نہیں اگرچہ اوسکی حکمت ہماری سمجھ مین نہ آوے جیسے
ناو کو توڑنا اور لڑکے کا مار ڈالنا اور گرتی دیوار کو اوٹھا دینا سراسر حکمت تھا تو مسلمان کو لازم ہی کہ خدا کے کام پر راضی رہے خواہ اسکے موافق مرضی کے ہو خواہ نہو اسواسطے کہ
اوسکا کوئی کام بے حکمت نہیں ٤٠٢ ق ابن عمر ان ناسا منكم قد اُرُوا الليلة القدر في السبع الاول واُرِيَ ناس منكم انها في السبع الغوابر فالتمسوها
في العشر الغوابر بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم مین سے بعضے آدمیون کو گمان ہی کہ شب قدر پہلے دہے کی پہلی سات راتون مین ہی اور
بعضون کو گمان ہی کہ پچھلی سات راتون مین ہی سو تم اوسکو پچھلی دسون راتون مین تلاش کرو ف یعنی وہ کام کرو جسمین شبہ نرہے اگر دس رات تلاش کروگے تو سات راتین بھی
موجود ہین خواہ پہلی خواہ پچھلی ٤٠٣ ق عدي بن حاتم ان وسادك لعريض انما هو سواد الليل وبياض النهار قاله له بخاری اور مسلم مین عدی بن حاتم
رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تیرا تکیہ بہت چوڑا ہی یعنی تو احمق ہی خدا کا مطلب سیاہ سفید ڈورے سے رات کی سیاہی اور دن کی سفیدی ہی یہ حضرت نے عدی رض سے فرمایا ق بخاری
مین عدی بن حاتم رض سے روایت ہی کہ جب قرآن کی یہ آیت اوتری کہ رمضان مین کہایا پیا کرو جبتک کہ سفید ڈورا سیاہ ڈورے سے نمودار ہو تو مینے اونٹ باندہنے کی دو رسیان
ایک سیاہ دوسری سفید اپنے تکیے کے نیچے رکھی پھر آخر رات مین مینے اوسکو دیکھا مجھکو کچھہ صاف نظر نہ آیا صبح کو مینے حضرت سے عرض کیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی تو نادان ہی
خدا کا یہ مطلب نہین جو تو سمجھا ہی سفید سیاہ ڈورے سے مراد رات کی سیاہی اور دن کی سفیدی ہی یعنی جبتک رات کی سیاہی سے صبح کی سفیدی نمودار ہووے اوسوقت تک سحر
کہانا درست ہی ٤٠٤ ق ابن مسعود ان هاتين الصلوتين حولتا عن وقتهما في هذا المكان يعني صلوة المغرب وصلوة الفجر بمزدلفة بخاری
اور مسلم مین عبد اللہ بن مسعود رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ یہ دو نمازین یعنی مغرب اور فجر کی ٹالی گئین اپنے وقت سے اس مکان مین یعنی مزدلفہ مین ف مزدلفہ نام ہی ایک
مکان کا مکے سے چھہ کوس حضرت نے حج کے موسم مین وہان مغرب کی نماز عشا کے ساتھہ پڑہی اور فجر کی نماز نہایت اندہیرے مین اول وقت فجر ہوتے ہی پڑہی بعد
اسکے یہ حدیث فرمائی سو مغرب کا وقت تو بالکل جاتا رہا تہا اور صبح کا وقت ہر روز کے معمول سے خلاف ہوا اگرچہ صبح کی نماز اپنے وقت پر ہوئی لیکن معمول سے خلاف
ہوئی کہ ہر روز اتنی جلدی نہوتی تہی تو اسواسطے فرمایا کہ مغرب اور فجر کی نماز اپنے وقت سے ٹل گئی سنت یہی ہی کہ حج مین ایسے وقت پڑہے تاکہ اور کام حج کے کر سکے
٤٠٥ ق ابو مسعود عقبة بن عمرو الانصاري ان هذا اتبعنا فان شئت ان تاذن له وان شئت رجع قال بل اذن له يا رسول الله
قاله لابي شعيب الانصاري لما دعاه خامس خمسة فاتبعه رجل بخاری اور مسلم مین ابو مسعود انصاری رض سے روایت ہی کہ ابو شعیب انصاری نے
جب پانچ آدمیون کی دعوت کی چار صحابی پانچوین حضرت تھے ایک آدمی حضرت کے ساتھہ اور بھی چلا گیا تب حضرت نے ابو شعیب انصاری سے فرمایا کہ یہ شخص ہمارے ساتھہ لگا چلا آیا
ہی تو اگر چاہے تو اوسکو بھی کہانا کہانیکی اجازت دے اور اگر تو چاہے تو یہ پلٹ جاوے ابو شعیب نے کہا بلکہ مین اسکو بھی اجازت کہانے کی دیتا ہون ف اس حدیث سے
معلوم ہوا کہ جو آدمیون کی دعوت ہو اوتنے ہی جاوین زیادہ اوسے نجاوین اگر کوئی ساتھہ چلا جاوے تو دعوت کرنیوالے سے اوسکی اطلاع کر دے چاہے وہ آنے دے چاہے نہ آنے دے

۴۰۶ ق جابرٍ اِنَّ هٰذَا اخْتَرَطَ عَلَیَّ سَیْفِیْ وَاَنَا نَائِمٌ فَاسْتَیْقَظْتُ وَهُوَ فِیْ یَدِهٖ صَلْتًا فَقَالَ مَنْ یَّمْنَعُکَ مِنِّیْ فَقُلْتُ اللّٰهُ ثَلٰثًا بخاری او مسلم
میں جابر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اس آدمی نے مجھپر میری تلوار کھینچی سو میں جاگ پڑا اور اوسکے ہاتھہ میں ننگی تلوار تھی تو وہ کہنے لگا کہ تمکو کون بچاویگا میرے ہاتھہ سے
تین بار کہا اللہ بچاویگا ف عرب میں نجد ایک ملک ہی حضرت وہاں جہاد کو گئے تھے جب وہاں سے پھرے تو ایک جنگل میں جسکے علیحدہ علیحدہ درخت تھے اترے حضرت ایک
درخت کے نیچے تلوار اوسمیں لٹکاکر سو گئے حضرت کے اصحاب اور درختوں کے نیچے جاکر سو رہے اتنے میں ایک کافر آیا حضرت کی تلوار کھینچ کر حضرت سے کہنے لگا کہ اب تمکو کون بچاویگا
حضرت نے فرمایا کہ خدا مجکو بچاویگا سو خوف کے مارے اوسکے ہاتھہ سے تلوار گر پڑی حضرت نے اوٹھالی اور اوس سے کہا کہ بھلا تجکو اب کون بچاویگا اوسنے عاجزی و منت کی
حضرت نے معاف کیا پھر اصحاب کو بلاکر یہ حدیث فرمائی

۴۰۷ خ مُعٰوِیَةُ بْنُ اَبِیْ سُفْیَانَ اِنَّ هٰذَا الْاَمْرَ فِیْ قُرَیْشٍ لَا یُعَادِیْهِمْ اَحَدٌ اِلَّا کَبَّهُ اللّٰهُ عَلٰی وَجْهِهٖ
مَا اَقَامُوا الدِّیْنَ بخاری میں معویہ بن ابی سفیان سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ یہ چیز یعنی خلافت اور سرداری قریش کی قوم میں رہیگی جبتک یہ لوگ دین کو قائم
رکھینگے جو انسے دشمنی کریگا خدا اوسکو منہہ کے بھل اوندھا گراویگا ف یعنی سرداری قریش کا حق ہی دوسری قوم کو دین کی سرداری درست نہیں حضرت کا فرمانا سچ ہوا کہ
جبتک قریش دین پر مضبوط رہے کوئی اونپر غالب نہوا ہجری چھہ سو برس تک سلطنت خلفای عباسیہ کی قائم ہی جب سستی دین میں کی تو ہلاکو خان کے ہاتھہ سے برباد ہو گئے

۴۰۸ ق عُمَرَ اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ اُنْزِلَ عَلٰی سَبْعَةِ اَحْرُفٍ فَاقْرَءُوْا مَا تَیَسَّرَ مِنْهُ بخاری او مسلم میں عمر فاروق سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قرآن اوتارا
گیا عرب کی سات بولیوں میں سو اوسمیں سے پڑھو جو تمکو سہج معلوم ہو ف عمر فاروق سے روایت ہی کہ مینے ہشام بن حکیم کو سورۂ فرقان دوسری طرح پڑھتے سنا اور مجکو
اور طرح سے یاد تھا سو میں اوسکو حضرت کے پاس لایا کہ مجکو آپنے جسطرح سورۂ فرقان سکھایا ہی اوسکے خلاف ہشام پڑھتا ہی حضرت نے کہا ای ہشام پڑھ اوسنے پڑھا جسطرح
اوسکو معلوم تھا حضرت نے فرمایا اسیطرح قرآن اوترا ہی پھر مجسے فرمایا کہ تو پڑھ مجکو جسطرح معلوم تھا مینے پڑھا حضرت نے فرمایا کہ اسیطرح قرآن اوترا ہی بعد اوسکے یہ حدیث
فرمائی عرب کی سات بولیاں عمدہ جن میں قرآن اوترا ہی وہ یہ ہین پہلی قریش کی بولی دوسری ہذیل کی بولی تیسری ہوازن کی بولی چوتھی یمن کی بولی پانچوین
طی کی بولی چھٹی ثقیف کی بولی ساتوین بنی تمیم کی بولی اس حدیث کے مطلب میں اختلاف ہی بعضے کہتے ہیں کہ سات قرأتیں مراد ہیں بعضے کچھ اور کہتے ہیں لیکن بہتر یہ
ہی کہ سات بولیاں مراد ہین

۴۰۹ ق عَائِشَةَ اِنَّ هٰذَا شَیْءٌ کَتَبَهُ اللّٰهُ عَلٰی بَنَاتِ اٰدَمَ فَاقْضِیْ مَا یَقْضِی الْحَاجُّ غَیْرَ اَنْ لَّا تَطُوْفِیْ بِالْبَیْتِ حَتّٰی
تَغْتَسِلِیْ قَالَهٗ لَهَا حِیْنَ حَاضَتْ بِسَرِفَ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ بخاری او مسلم میں حضرت عائشہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ حیض ایک چیز ہی کہ خدا نے
آدم کی بیٹیوں پر ٹھہرا دیا ہی یعنی اسمین کچھہ اختیار نہیں پیدایشی بات ہی سو تو ادا کر جو حاجی کیا کرتے ہیں مگر اتنا ہی کہ بغیر غسل کے خانہ کعبہ کا طواف نہ کیجیو یعنی اوسکے گرد نہ پھیریو
یہ بات حضرت نے حضرت عائشہ سے فرمائی جب انکو حیض آیا سرف کی منزل میں حجة الوداع کے سال ف حضرت عائشہ سے روایت ہی کہ ہم حضرت کے ساتھ حج کو چلے جو سرف کی
منزل میں پہنچے تو مجکو حیض ہوا تو میں رونے لگی کہ میری محنت برباد ہوئی کہ اس حالت میں حج کیونکر ہوگا حضرت نے مجسے پوچھا کہ کیون روتی ہو مینے یہ حال کہا حضرت نے

یہ حدیث فرمائی یعنی حیض کی حالت مین حج کے سب کام درست ہین سوائے طواف کے سو اوسکو بعد غسل کے کرلینا ق ابوموسیٰ اِنَّ ۴۱۰
هٰذَا قَدْ رَدَّ الْبُشْرٰى فَاقْبَلَا اَنْتُمَا قَالَهٗ لِاَبِيْ مُوْسٰى وَبِلَالٍ حِيْنَ قَالَ الْاَعْرَابِيُّ اَكْثَرْتَ عَلَيَّ مِنْ اَبْشِرْ بخاری اور مسلم مین
ابوموسیٰ سے روایت ہے کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ البتہ اس شخص نے بشارت کو پھیر دیا تم دونو بشارت کو قبول کرو یہ بات حضرت نے ابوموسیٰ اور بلال سے فرمائی
جب ایک گنوار نے حضرت سے کہا کہ یہی مجھسے بہت کہتے ہو کہ بشارت لے ف ابوموسیٰ رض سے روایت ہے کہ ایک گنوار نے حضرت سے کہا کہ جو دینے کا وعدہ
کیا تھا سو پورا کرو حضرت صلعم نے فرمایا کہ تو بہشت کی بشارت لے اوسنے کہا کہ بشارت بہت دیا کرتے ہو کچھ مال دو تب حضرت نے یہ حدیث ابوموسیٰ اور بلال رض
سے فرمائی دونو نے کہا کہ یا حضرت ہمنے بشارت قبول کی پھر حضرت نے ایک پانی کا پیالہ منگوایا اور ہاتھ مونہہ اوسمین دھویا کلی اوسمین ڈالی پھر دونون سے
فرمایا پی جاؤ سو وے پی گئے حضرت ام سلمہ رض نے پردے کے اندر سے کہا کہ اسمین سے کچھ تبرک اپنی ماں کو بھی دو جو باقی رہا تھا سو اونکو دیا ھ زَيْدُ بْنُ ۴۱۱
ثَابِتٍ اِنَّ هٰذِهِ الْاُمَّةَ تُبْتَلٰى فِيْ قُبُوْرِهَا فَلَوْلَا اَنْ لَا تَدَافَنُوْا لَدَعَوْتُ اللّٰهَ اَنْ يُّسْمِعَكُمْ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ
الَّذِيْ اَسْمَعُ مِنْهُ قَالَهٗ لَمَّا مَرَّ بِقُبُوْرِ الْمُشْرِكِيْنَ مسلم مین زید بن ثابت سے روایت ہے کہ حضرت صلعم جب مشرکون کی قبرون پر گذرے
تو فرمایا کہ یہ گروہ اپنی قبرون کے اندر بلا مین گرفتار ہین اگر مجکو اسکا خوف نہ ہوتا کہ تم عذاب قبر دیکھکر مردون کا دفن کرنا کہین چھوڑ دو تو
مین خدا سے دعا کرکے تمکو عذاب قبر کا سنوا دیتا جیسا مین سنتا ہون ف حضرت صلعم مدینے کے ایک باغ مین خچر پر سوار چلے جاتے تھے قبرون کے
پاس عذاب قبر دیکھکر خچر بھڑکا حضرت صلعم نے فرمایا یہ کسکی قبرین ہین ایک آدمی نے کہا کہ یہ کافرون کی قبرین ہین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی ھ
اَبُوْ بَصْرَةَ الْغِفَارِيُّ اِنَّ هٰذِهِ الصَّلٰوةَ عُرِضَتْ عَلٰى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَضَيَّعُوْهَا فَمَنْ حَافَظَ عَلَيْهَا كَانَ اَجْرُهٗ مَرَّتَيْنِ ۴۱۲
وَلَا صَلٰوةَ بَعْدَهَا حَتّٰى يَطْلُعَ الشَّاهِدُ يَعْنِيْ صَلٰوةَ الْعَصْرِ مسلم مین ابوبصرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر یہ عصر کی
نماز اونپر بھی فرض ہو چکی ہے جو لوگ تمسے آگے ہو چکے ہین سو اونھون نے ضائع کیا یعنی دنیا کے کاروبار مین رہے اوسکو نہ پڑھا سو جو اسکی محافظت
کریگا اور اوسکو تاکے رہیگا اوسکو اور نمازون سے اسکا دوہرا ثواب ملیگا اور اس عصر کی نماز کے بعد کوئی نماز نہین جبتک کہ تارا نہ نکلے ھ
مُعَاوِيَةُ بْنُ الْحَكَمِ السُّلَمِيُّ اِنَّ هٰذِهِ الصَّلٰوةَ لَا يَصْلُحُ فِيْهَا شَيْءٌ مِّنْ كَلَامِ النَّاسِ اِنَّمَا هِيَ التَّسْبِيْحُ وَالتَّكْبِيْرُ ۴۱۳
وَقِرَاءَةُ الْقُرْاٰنِ مسلم مین معٰویہ بن حکم رض سے روایت ہے کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ مقرر یہ نماز ہے اسمین مناسب نہین کچھ آدمیون کی سی بات
کرنا نماز تو صرف تسبیح اور تکبیر اور قرآن پڑھنے ہی کا نام ہے ف مصابیح مین معٰویہ بن حکم رض سے روایت ہے کہ ہم حضرت صلعم کے ساتھ نماز پڑھتے
تھے اتنے مین ایک آدمی نے چھینکا مینے کہا یرحمک اللہ لوگون نے مجھے گھورا مینے کہا کہ تمکو کیا ہوا ہے جو مجکو دیکھتے ہو تو وے لوگ اپنی

زمین کوٹنے لگے تب مین سمجھا کہ مجھکو چپ کراتے مین تو مین چپ رہا پھر جب حضرت نماز پڑھ چکے تو حضرت کے قربان جئیے ایسا نرمی سے بتانے والا نہین دیکھا قسم خدا کی نہ مجھکو مارا نہ گالی دی نہ جھڑکا نرمی سے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ چھینک کا جواب دینا بات کرنا نماز مین درست نہین

۴۱۴ م اَبُو هُرَيْرَةَ اِنَّ هٰذِهِ الْقُبُوْرَ مَمْلُوْءَةٌ ظُلْمَةً عَلٰى اَهْلِهَا وَاِنَّ اللّٰهَ يُنَوِّرُهَا لَهُمْ بِصَلٰوتِيْ عَلَيْهِمْ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مقرر یہ قبرین اندھیرے سے بھری ہین مردون کے حق مین اور البتہ خدا اونکو روشن کر دیتا ہے میری دعا سے اوپر ف ایک آدمی رات کو مر گیا اصحاب نے اوسکی حضرت کو خبر کی صبح کو جب آپ نے اوسکی قبر کو دیکھا تو پوچھا یہ کسکی قبر ہے لوگون نے حال کہا کہ فلانے آدمی کی ہے حضرت نے فرمایا ہمکو کیون نہ خبر کی بعد اسکے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مرنے کی نماز کے واسطے بلانا لوگونکو مستحب ہے

۴۱۵ ق اَنَسٌ اِنَّ هٰذِهِ الْمَسَاجِدَ لَا تَصْلُحُ لِشَيْءٍ مِنْ هٰذَا الْبَوْلِ وَالْقَذَرِ اِنَّمَا هِيَ لِذِكْرِ اللّٰهِ وَالصَّلٰوةِ وَقِرَاءَةِ الْقُرْاٰنِ بخاری اور مسلم مین انسؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مسجدین اس لائق نہین کہ اومین کچھ پیشاب اور ناپاکی ہو مسجدین تو صرف یاد خدا اور نماز اور قرآن پڑھنے کے واسطے ہین ف ایک گنوار مسجد مین آیا نماز کے بعد مسجد کے کونے مین پیشاب کرنے لگا اصحاب نے اوسکو للکارا حضرت نے اصحاب کو منع کیا یعنی نادانی سے اسنے کیا پھر فرمایا کہ تم آسانی کرنے کے واسطے پیدا ہوے ہو سختی کے واسطے نہین پھر پانی سے اوس مکان کو دھلا ڈالا پھر اوس گنوار کو بلا کر یہ حدیث فرمائی سبحان اللہ حضرت کی ذات کیا رحمت تھی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مسجد کو پاک صاف رکھنا چاہیے اور مسجد مین سوا عبادت کے اور کچھ مناسب نہین اور معلوم ہوا کہ جو مسئلہ نجانتا ہو اوسپر غصہ بیجا ہے

۴۱۶ ق اَبُوْ مُوْسٰى اِنَّ هٰذِهِ النَّارَ اِنَّمَا هِيَ عَدُوٌّ لَكُمْ فَاِذَا نِمْتُمْ فَاَطْفِئُوْهَا عَنْكُمْ بخاری اور مسلم مین ابوموسیٰؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر یہ آگ تو تمھاری دشمن ہے یعنی جلا دیتی ہے تو تم جب سونے کا ارادہ کیا کرو تو اپنے پاس سے اوسکو بجھا دیا کرو ف ایک بار مدینے مین ایک گھر مع گھر والون جل گیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سوتے وقت آگ ہو یا چراغ بجھا دینا سنت ہے لیکن اگر چراغ قندیل مین ہو اور آگ نکلنے کا اوس سے خوف نہو تو بجھانا کچھ ضرور نہین

۴۱۷ م عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو اِنَّ هٰذِهِ مِنْ لِبَاسِ الْكُفَّارِ فَلَا تَلْبَسْهَا قَالَهُ حِيْنَ رَاٰى عَلَيْهِ ثَوْبَيْنِ مُعَصْفَرَيْنِ وَفِيْ رِوَايَةٍ اَنَّهُ قَالَ اُمُّكَ اَمَرَتْكَ بِهٰذَا قُلْتُ اَغْسِلُهُمَا قَالَ بَلْ اَحْرِقْهُمَا مسلم مین عبد اللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ یہ لباس کافرون کا ہے سو تو اوسکو نہ پہن یہ حضرت نے عبد اللہ بن عمرو سے فرمایا جب اوپر دو کپڑے کسم کے رنگ کے دیکھے اور ایک روایت مین یون ہے کہ حضرت نے عبد اللہ سے

کہ کیا تیری ماں نے تجھکو کسم کا رنگا کپڑا پہننا بتلایا ہے عبد اللہ کہتے ہین کہ مینے کہا کہ مین اونکو دہو ڈالون حضرت نے فرمایا بلکہ اونکو جلاوے
ف جلانے کا حکم مصلحت کی راہ سے تھا تا اوسکی برائی خوب دل مین ثابت ہو جاوے جلا دینا کچھ ضرور نہین چنانچہ دوسری روایت مین
آیا ہے کہ تو نے اوسکو کیون جلا دیا اپنی عورتون کو دیتا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کسم کا رنگا کپڑا مرد کو حرام ہے عورت کو درست فصل
اس فصل مین وے حدیثین ہین جنکے سرے پر انی کی لفظ ہے ۴۱۸ م ابو هريرة اِنِّي آخِرُ الأَنْبِيَاءِ وَاِنَّ مَسْجِدِي آخِرُ الْمَسَاجِدِ مسلم مین
ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مین سب پیغمبرون سے پچھلا پیغمبر ہون اور مقرر میری مسجد سب پیغمبرون کی مسجد سے پچھلی مسجد ہے
ف یعنی مین سب پیغمبرون کی بعد آیا ہون میرے بعد کسی اور پیغمبر کا دین نہ جاری ہوگا تو میرا دین اور میری مسجد کی تعظیم قیامت تک بجا رہیگی
۴۱۹ م جُنْدُبُ بْنُ عَبْدِ اللهِ اِنِّي اَبْرَأُ اِلَى اللهِ اَنْ يَكُوْنَ لِي مِنْكُمْ خَلِيْلٌ فَاِنَّ اللهَ قَدِ اتَّخَذَنِي خَلِيْلًا كَمَا اتَّخَذَ اِبْرَاهِيْمَ
خَلِيْلًا مسلم مین جندب بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مین انکار کرتا ہون خدا کے روبرو کہ تم لوگون مین سے کوئی میرا جانی
پیارا نہین اسواسطے کہ خدا نے مجھکو اپنا دوست بنا لیا ہے جیسا ابراہیم علیہ السلام کو دوست بنایا تھا ف خلیل اوس دوست کو کہتے ہین
جسکی محبت بالکل دل کے اندر جم گئی ہو سو اس طرح کی محبت پیغمبر کے دل مین سوائے خدا کے کسیکی نتھی لیکن امت پر شفقت اور رحمت سو بجد و حساب
تھی بعضی روایت مین آیا ہے کہ جب حضرت کی وفات کے پانچ دن باقی رہے تو کسی نے کہا کہ یا رسول اللہ مین آپکو بہت چاہتا ہون آپ بھی
مجھکو کچھ چاہتے ہین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی ۴۲۰ م سعد بن اَبِي وَقَّاصٍ اِنِّي اُحَرِّمُ مَا بَيْنَ لَابَتَيِ الْمَدِيْنَةِ اَنْ يُقْطَعَ عِضَاهُهَا
اَوْ يُقْتَلَ صَيْدُهَا مسلم مین سعد بن ابی وقاص رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مین مدینے کے دونون طرف پتھریلی زمین کے اندر کا
والے درخت کا کاٹنا اور اوسمین شکار کا مارنا حرام کیے دیتا ہون یعنی جیسے مکے مین درخت کاٹنا اور شکار کرنا درست نہین ویسے ہی مدینے
مین بھی درست نہین بعضے عالمونکا یہی مذہب ہے امام اعظم کے نزدیک مراد اس حدیث سے مدینے کی تعظیم ہے وہان کا درخت کاٹنا اور شکار کرنا
مکے کی طرح حرام نہین اونکے مذہب کی اور دلیلین ہین ۴۲۱ م انس اِنِّي اَرْحَمُهَا قُتِلَ اَخُوْهَا مَعِي يَعْنِي اُمَّ سُلَيْمٍ اُمَّ اَنَسِ
بْنِ مَالِكٍ بخاری اور مسلم مین انس رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مین بیشک ام سلیم پر رحم کرتا ہون اوسکا بھائی میرے ساتھ مارا
گیا ہے ام سلیم انس بن مالک کی ماں کا نام تھا ف حضرت مدینے مین سوائے ام سلیم کے کسی اور عورت کے گھر نجاتے تھے کسینے اسکا سبب پوچھا
تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی ام سلیم کے بھائی کا نام حرام بن ملحان تھا ق ۴۲۲ ابو سعيد اِنِّي اعْتَكَفْتُ الْعَشْرَ الْاَوَّلَ اَلْتَمِسُ
هٰذِهِ اللَّيْلَةَ ثُمَّ اعْتَكَفْتُ الْعَشْرَ الْاَوْسَطَ ثُمَّ اُتِيْتُ فَقِيْلَ لِيْ اِنَّهَا فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ فَمَنْ اَحَبَّ مِنْكُمْ

اِنْ تَعْتَكِفَ فَلْيَعْتَكِفْ بخاری اور مسلم مین ابو سعید رضؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ البتہ مین رمضان کی پہلی دس
راتون مین اعتکاف بیٹھا تلاش کرتا اس رات کو یعنی شب قدر کو پھر مین درمیان کی دس رات مین اعتکاف بیٹھا پھر حکم ہوا مجھکو کہ شب قدر پچھلی
دس راتون مین ہے سو تم لوگون مین جو اعتکاف بیٹھا چاہے وہ اعتکاف بیٹھے ف شب قدر کا بیان پہلے باب مین ہو چکا

۴۲۳ ق عَائِشَة اِنِّیْ ذَاكِرٌ لَكِ اَمْرًا فَلَا عَلَيْكِ اَنْ تَسْتَعْجِلِيْ حَتّٰى تَسْتَأْمِرِيْ اَبَوَيْكِ قَالَہٗ لَهَا بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رضؓ
سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مین تجھسے ایک بات کہتا ہون سو تجھکو اوسکے جواب مین جلدی مناسب نہین بدون اپنے مان باپ کی صلاح
لیے یہ حدیث حضرت عائشہ رضؓ سے فرمائی ف حضرت کی بیبیون نے کھانا کپڑا معمول سے ایکبار زیادہ مانگا حضرتؐ کو رنج ہوا تب اس مضمون کی آیت
اوتری کہ بیبیان یا دنیا اختیار کرین یا دین کو تب حضرتؐ نے پہلے یہ بات حضرت عائشہ رضؓ سے کہی حضرت عائشہ رضؓ نے کہا کہ یا رسول اللہ اسمین
مان باپ کی صلاح کی کیا حاجت ہے مینے دنیا کو چھوڑا اللہ رسولؐ کو اختیار کیا حضرتؐ اس بات سے نہایت خوش ہوئی پھر اور بیبیون نے
بھی اسی طرح کہا

۴۲۴ ھ عَائِشَة اِنِّیْ عَلَى الْحَوْضِ اَنْظُرُ مَنْ يَّرِدُ عَلَيَّ مِنْكُمْ وَاللّٰهِ لَيُقْتَطَعَنَّ دُوْنِيْ رِجَالٌ فَلَاَقُوْلَنَّ
اَيْ رَبِّ مِنِّيْ وَمِنْ اُمَّتِيْ فَيَقُوْلُ اِنَّكَ لَا تَدْرِيْ مَا اَحْدَثُوْا بَعْدَكَ مَا زَالُوْا يَرْجِعُوْنَ عَلٰى اَعْقَابِهِمْ مسلم مین
حضرت عائشہ رضؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مین اپنے حوض کوثر پر دیکھونگا یا دیکھتا ہون اونکو جو تم لوگون سے میرے پاس آوینگے قسم خدا
کی کچھ لوگ میرے پاس آنے سے روکے جاوینگے سو مین کہونگا اے رب یہ لوگ میرے ہین اور میری امت سے ہین سو خدا فرماویگا تو نہین جانتا ہے
کہ انہون نے تیرے بعد کیا چیز نئی نکالی ہے سدا پھرتے رہے ایڑیون کے بل یعنی دین سے پھر گئے ف اس حدیث سے وے لوگ مراد ہین
جو چند گروہ عرب کے حضرتؐ کی وفات کے بعد مرتد ہو گئے تھے جنکو ابی بکر صدیق رضؓ نے قتل کیا یا وے لوگ مراد ہین جنہون نے دین مین نئی باتین نکالین
اور بدعتین عالم مین پھیلائین

۴۲۵ ق عُقْبَةَ بْنُ عَامِرٍ اِنِّیْ فَرَطٌ لَّكُمْ وَاَنَا شَهِيْدٌ عَلَيْكُمْ وَاِنِّیْ وَاللّٰهِ لَاَنْظُرُ اِلٰى حَوْضِيْ
الْاٰنَ وَاِنِّیْ اُعْطِيْتُ مَفَاتِيْحَ خَزَائِنِ الْاَرْضِ اَوْ مَفَاتِيْحَ الْاَرْضِ وَاِنِّیْ وَاللّٰهِ مَا اَخَافُ عَلَيْكُمْ اَنْ تُشْرِكُوْا بَعْدِيْ
وَلٰكِنْ اَخَافُ عَلَيْكُمْ اَنْ تَنَافَسُوْا فِيْهَا بخاری اور مسلم مین عقبہ بن عامر رضؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ البتہ مین تمہارے
واسطے ہر اول اور پیشوا ہون یعنی مجھکو سفر آخرت کا قریب ہے تمہاری مغفرت کا سامان درست کرنے جاتا ہون اور تمہارا گواہ ہون قیامت مین
اور مین خدا کی قسم البتہ اپنے حوض کوثر کو اب دیکھ رہا ہون اور مجھکو زمین کے خزانون کی کنجیان دی گئین اور ایک روایت یون ہے کہ زمین کی کنجیان
یعنی میری امت کا سب ملکون مین عمل ہوگا اور مین واللہ تم پر اس سے نہین ڈرتا کہ تم مشرک ہو جاؤگے میرے بعد لیکن اس سے ڈرتا ہون کہ دنیا

(ویحتمل) الیم مین کہین نہ پڑو اور آپسمین حسد نکرنے لگو **ف** وفات کے قریب حضرت نے یہ حدیث منبر پر فرمائی **و ابن عمر** ۳۳۴ **قد خیرت فاخترت**
ولو اعلم انی ان زدت علی السبعین یغفر له زدت علیہا بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ مجکو منافقون کی مغفرت مانگنے کا اختیار دیا گیا تھا سو مینے اختیار کیا مغفرت مانگنا اور اگر مجکو معلوم ہوتا کہ اگر مین ستر بار سے زیادہ
مغفرت مانگون تو اوسکی مغفرت ہو تو مین ستر بار سے زیادہ مانگتا **ف** عبد اللہ بن ابی مدینے مین ایک منافق تھا حضرت کو بہت رنج دیتا
تھا جب وہ مر گیا اوسکے بیٹے نے حضرت کا کرتہ اوسکے کفن کے واسطے مانگا حضرت نے دیا پھر اوسکے جنازے کی نماز کے واسطے کہا حضرت نماز کے واسطے اوٹھے تب عمر
فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت کا دامن پکڑا کہ آپ نماز کا ارادہ کرتے مین حال آنکہ خدا قرآن مین فرماتا ہے **استغفر لہم او لا تستغفر لہم ان تستغفر لہم**
سبعین مرة فلن یغفر اللہ لہم یعنی منافقون کی تو بخشش مانگیا نہ مانگ اگر تو ستر بار بخشش مانگیگا خدا اونکو کبھی نہ بخشیگا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی
خدا نے مجکو اس آیت مین مغفرت مانگنے اور نہ مانگنے مین اختیار دیا ہے صاف منع نہیں کیا آیت مین تو خدا نے یہی فرمایا کہ ستر بار مغفرت مانگنے سے
مغفرت نہوگی مین ستر بار سے زیادہ مانگونگا اگر اوسکی مغفرت جانون پھر حضرت نے اوس منافق پر نماز پڑھی تو یہ آیت اوتری **ولا تصل**
علی احد منہم مات ابدا یعنی نماز مت پڑھ کبھی اوسپر جو کافر مرا معلوم ہوا کہ کافر کے حق مین پیغمبر کی بھی دعا کچھ فائدہ نہین
کرتی **عن ابو ذر** ۳۳۷ **انی قد وجہت لی ارض ذات نخل لا اراہا الا یثرب فہل انت مبلغ عنی قومک عسی اللہ**
ان ینفعہم بک و یاجرک فیہم قالہ لہ عند انصرافہ الی اہلہ مسلم مین ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ البتہ میرے خواب مین کھجورون والی زمین نمودار ہوئی ہے یعنی اوسی زمین مین ہم جا کر رہینگے سوائے مدینے کے ویسی کوئی
اور زمین میرے گمان مین نہین آتی سو تو کیا میری طرف سے اپنی قوم کو پیغام پہونچا دیگا کہ وے ایمان لاوین شاید خدا اونکو تیرے سبب سے
فائدہ پہونچا دیوے اور تجکو اوسمین ثواب دیوے یہ حدیث حضرت نے ابوذر رضی اللہ عنہ سے فرمائی جب وے اپنے گھر کو چلے تھے **ف** ابوذر کی قوم کا نام غفار ہے
اونکا ملک مکے مدینے کے درمیان ہے جب ابوذر نے حضرت کی پیغمبری کی خبر سنی تب حضرت پاس مکے مین آئے اور ایمان لائے جب گھر جانے کا
ارادہ کیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ ہر شخص کو ضرور ہے کہ اپنی برادری کو خدا کا حکم سنا دیوے **خ ابو ہریرة** ۳۳۹ **انی**
کنت امرتکم ان تحرقوا فلانا و فلانا و ان النار لا یعذب بہا الا اللہ فان وجدتموہما فاقتلوہما قال الصغانی
موثر ہذا الکتاب احد الرجلین ہبار بن الاسود بن عبد المطلب والاخر نافع بن عبد القیس بخاری مین
ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مینے تمکو حکم کیا تھا کہ فلانے فلانے آدمی کو جلا دیجیو اور مقرر آگ سے جلانا اور عذاب کرنا سوائے

خدا کے کسیکو نہین ہے سو تم اگر اون دونون کو پاؤ تو قتل کرنا کہا صغانی اس کتاب کے بنانیوالے نے کہ اون دونون سے ایک ہبار بن اسود
بن عبد المطلب تھا اور دوسرا عبد القیس تھا ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آگ سے جلانا یا داغنا آدمی یا جانور کو بڑا گناہ ہے لیکن بیماری
میں داغنا جب کوئی اور علاج نہو سکے تو ناچاری سے درست ہے ھ جابر اِنِّی لَا اَشْهَدُ اِلَّا عَلٰی حَقٍّ مسلم مین جابر رض سے روایت ۴۲۹
ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مین گواہ نہین ہوتا مگر حق پر ف ایک شخص نے کہا کہ یا حضرت آپ گواہ رہیے کہ مینے اپنے اس بیٹے
کو غلام دیا حضرت نے فرمایا تیرا اسکے سوا کوئی اور بیٹا بھی ہے اوسنے کہا کہ ہان ہے حضرت نے فرمایا تونے اوسکو بھی کوئی غلام دیا ہے اوسنے
کہا نہین حضرت نے فرمایا جا مین ناحق پر گواہ نہین ہوتا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اولاد کو جو کچھ دے تو برابر دے ف عمرو بن ابی ۴۳۰
سلمۃ وعایشۃ اِنِّی لَاَتْقَاكُمْ لِلّٰهِ وَاَشَدُّكُمْ لَهٗ خَشْيَةً وَاَعْلَمُكُمْ بِحُدُوْدِهٖ بخاری اور مسلم مین عمرو بن ابی سلمہ اور حضرت
عایشہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر مین تمسے زیادہ پرہیزگار ہون خدا کا اور بڑا ڈرنے والا اوس سے اور ایک روایت یون ہے
اور خدا کے حکمون کو تمسے زیادہ جانتا ہون ف حضرت عایشہ رض سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حضرت سے پوچھا کہ مجکو غسل کی حاجت
ہوتی ہے اور نماز کا وقت آجاتا ہے اور اسی طرح روزے کا حال ہے حضرت نے فرمایا کہ مجکو بھی اکثر ایسا ہوتا ہے اوسنے کہا کہ مین اور آپ برابر نہین
یا رسول اللہ خدا نے آپ کے اگلے پچھلے گناہ سب معاف کر دیے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی ہر چند خدا نے میری بخشش کی ہے
لیکن مین تم سب سے زیادہ خدا سے ڈرتا ہون عبادت مین مجسے زیادتی کا ارادہ نکرو شعر بورع وتقی کوش وصدق وصفا + ولیکن میفزای
بر مصطفے ا + اور اعلمکم بحدودہ کی روایت مسلم مین نہین امام مالک کے موطا مین ہے ق انس اِنِّی لَاَدْخُلُ فِي الصَّلٰوةِ وَاَنَا اُرِيْدُ ۴۳۱
اِطَالَتَهَا فَاَسْمَعُ بُكَاءَ الصَّبِيِّ فَاَتَجَوَّزُ فِيْ صَلٰوتِيْ مِمَّا اَعْلَمُ مِنْ شِدَّةِ وَجْدِ اُمِّهٖ مِنْ بُكَائِهٖ بخاری اور مسلم
مین انس رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مین نماز مین داخل ہوتا ہون اور چاہتا ہون پھر سنتا ہون لڑکے کا رونا تو اپنی نماز
مین تخفیف کر دیتا ہون اوس سبب سے کہ مین جانتا ہون اوسکی ماکے شدت رنج اور قلق کو اوسکے رونے کے سبب سے ف حضرت کے وقت
مین عورتین بھی جماعت کی نماز مین حاضر ہوتی تھین اور عورت کو محبت اولاد کی بہت ہوتی ہے اور بچکا رونا ان پر نہایت شاق ہے
تو اسواسطے حضرت نماز کو ہلکا کر دیتے تھے کہ مبادا عورتین طول نماز سے اپنے لڑکون کا رونا سنکر بیقرار رہیں کہ کہین نماز نہ توڑ دیوین یا جماعت
کا آنا چھوڑین اس حدیث سے معلوم ہوا کہ امام پر قوم کی رعایت کرنا واجب ہے بڈھے اور لڑکے اور بیمار و ناکاره ضرور خیال رکھے اتنی لمبی نماز نہ پڑھے
کہ اونکو تکلیف ہو ھ ابن مسعود اِنِّي لَاَعْرِفُ اَسْمَاءَهُمْ وَاَسْمَاءَ اٰبَائِهِمْ وَاَلْوَانَ خُيُوْلِهِمْ هُمْ خَيْرُ فَوَارِسَ عَلٰى ظَهْرِ ۴۳۲

الارض یومئذٍ او من خیر فوارس علی ظھر الارض یومئذٍ یعنی عشرۃ فوارس یبعثون طلیعۃ بعد فتح قسطنطنیۃ حین یقال ان الدجال قد خلفھم فی ذراریھم مسلم مین عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مقرر مین پہچانتا ہون اونکے نام اور اونکے باپونکے نام اور اونکے گھوڑونکے رنگ کو جانتا ہون وے زمین پر بہتر سوار ہون گے اوس زمانہ مین یا اوس دن مین بہتر سوارون سے مراد وے دس سوار ہین جو طلایہ کے واسطے بھیجے جاوینگے قسطنطنیہ کے فتح ہونیکے بعد جب انکو خبر ہوگی کہ دجال اونکے پیچھے لڑکے بالون پر آپڑا

ف مصابیح وغیرہ مین روایت ہے کہ ایک بار کوفہ مین سرخ آندھی آئی کسی نے عبداللہ بن مسعود سے کہا کہ قیامت آئی عبداللہ بن مسعود نے کہا کہ قیامت اوس وقت آوے گی کہ جب لوگون مین بہت مال بٹے گا اور اونکو کچھ خوشی نہوگی اوسکا قصہ یہ ہے کہ کافرون کا لشکر یعنی فرنگیونکا شام کے ملک مین جمع ہوگا اور مسلمانونکا بھی لشکر وہان جمع ہوگا یعنی قیامت کے قریب پھر شام تک لڑائی ہوگی کوئی غالب نہوگا اسیطرح تین دن لڑائی ہوگی لوگ بہت مارے جاوینگے چوتھے دن مسلمان بہت تھوڑے ہونگے موت پر کمر باندھکر خوب لڑینگے خدا اونکو فتح نصیب کریگا مال بہت ہاتھ لگیگا ایک جدی بڑا درون سے سو آدمیون مین ایک باقی رہیگا مال ملنے کی کچھ خوشی نہوگی قسطنطنیہ بڑا شہر ہے روم کی تخت گاہ جب وہ فتح ہوچکیگا تو دجال کے آنیکی خبر پہونچیگی تو دس سوار اوسکی خبر لانیکے واسطے مقرر ہونگے اونکی حضرتؐ نے اس حدیث مین تعریف فرمائی اور فرمایا کہ مین اونکو خوب پہچانتا ہون ق ابو موسیٰ انی لاعرف اصوات رفقۃ الاشعریین بالقراٰن حین یدخلون باللیل واعرف منازلھم من اصواتھم بالقراٰن باللیل وان کنت لم ارمنازلھم حین نزلوا بالنھار ومنھم حکیم اذا لقی الخیل اوقال العدو قال لھم ان اصحابی یامرونکم ان تنظروھم بخاری اور مسلم مین ابو موسیٰؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مین البتہ آواز پہچان جاتا ہون اشعری لوگون کے قرآن پڑھنے کی جب وے رات کو مدینے مین داخل ہوتے ہین اور مین اونکے مکان پہچانتا ہون رات کو اونکی قرآنی آواز سے اگرچہ دن کو اوترتے وقت اونکے مکان نہین دیکھے اور اوسی قوم سے ایک شخص حکیم ہے کہ جب کافرون کے سوارون سے یا دشمنون سے ملتا ہے تو اون سے کہتا ہے کہ ہمارے لوگ ملتمس کہتے ہین کہ ذرا ہمکو فرصت دو یا تھوڑا انتظار کرو یعنی ہم بھی تیار ہین لڑنے کو آتے ہین

ف اشعری یمن کی ایک قوم ہے جسکے ابو موسیٰ اشعری اس حدیث کے راوی ہین وے خوش آواز تھے قرآن خوب پڑھتے تھے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ رات کو تہجد مین قرآن پکارکے پڑھنا درست ہے بشرطیکہ ریا نہو اور کسیکو تکلیف بھی نہو قول حکیم کے دو مطلب ایک تو یہ کہ ہماری قوم بہادر ہے لڑنے کو تیار ہے تم جلدی نکرو دوسرا مطلب کہ حکمت سے آپکو بچالیتا ہے یعنی ہماری قوم پیچھے آتی ہے

تمسے لڑیگی تم تھوڑا انتظار کرو غرض یہ کہ وے قوم سے ڈرکے اوسکو نہ مارین ۴۳۴ ق جابر بن سمرة إِنِّي لَأَعْرِفُ حَجَرًا بِمَكَّةَ كَانَ
يُسَلِّمُ عَلَيَّ قَبْلَ أَنْ أُبْعَثَ إِنِّي لَأَعْرِفُهُ الْآنَ مسلم مین جابر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مین مکہ کے مین اوس پتھر کو
پہچانتا ہون جو پیغمبر ہونے سے پہلے مجکو سلام کرتا تہا اور بیشک اب بہی اوسکو مین پہچانتا ہون ف علی مرتضی سے روایت ہے کہ
مین حضرت کے ساتھ مکے مین کسی طرف گیا سو جو پتھر اور درخت راہ مین ملتا تھا وہ حضرت کو السلام علیک یا رسول اللہ کہتا تہا ۴۳۵ ق سعد
بن أبي وقاص إِنِّي لَأُعْطِي الرَّجُلَ وَغَيْرُهُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْهُ خَشْيَةَ أَنْ يُكَبَّ فِي النَّارِ عَلَى وَجْهِهِ بخاری اور مسلم مین سعد بن
ابی وقاص رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مین بعضے آدمی کو دیتا ہون اور میرے نزدیک اوسکے سوا اور شخص بہت پیارا
ہوتا ہے اس ڈر سے دیتا ہون کہ کہین وہ دوزخ مین اوندھا ڈالا جاوے ف یعنی اگر اوسکو مین ندون تو وہ کافر ہو جاوے
تو دوزخی ہو مراد اس سے وے لوگ ہین جو نو مسلم تھے اور ایمان انکے دلون مین خوب نہین رچا تھا ۴۳۶ ق سليمان بن صرد إِنِّي لَأَعْلَمُ
كَلِمَةً لَوْ قَالَهَا لَذَهَبَ عَنْهُ مَا يَجِدُ لَوْ قَالَ أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ لَذَهَبَ عَنْهُ مَا يَجِدُ بخاری اور مسلم مین
سلیمان بن صرد رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مین وہ بات جانتا ہون کہ اگر اوسکو وہ کہے تو اوسکا غصہ جاتا رہے اگر کہے
کہ اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم یعنی اللہ کی پناہ مانگتا ہون شیطان مردود سے تو اوسکا غصہ جاتا رہے ف دو شخص آپس مین لڑتے
تھے اونمین سے ایک کا چہرہ غصہ کے سبب سے سرخ ہوا اور رگین گردن کی پھول گئین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ
ناحق غصہ شیطان سے ہے پناہ مانگنے سے دفع ہوتا ہے ۴۳۷ ق ابن مسعود إِنِّي لَأَعْلَمُ آخِرَ أَهْلِ النَّارِ خُرُوجًا مِنْهَا وَآخِرَ
أَهْلِ الْجَنَّةِ دُخُولًا الْجَنَّةَ رَجُلٌ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ حَبْوًا فَيَقُولُ اللَّهُ لَهُ اذْهَبْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ فَيَأْتِيهَا فَيُخَيَّلُ إِلَيْهِ أَنَّهَا
مَلْأَى فَيَرْجِعُ فَيَقُولُ يَا رَبِّ وَجَدْتُهَا مَلْأَى فَيَقُولُ اللَّهُ لَهُ اذْهَبْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ فَيَأْتِيهَا فَيُخَيَّلُ إِلَيْهِ أَنَّهَا
مَلْأَى فَيَرْجِعُ فَيَقُولُ يَا رَبِّ وَجَدْتُهَا مَلْأَى فَيَقُولُ اللَّهُ لَهُ اذْهَبْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ فَإِنَّ لَكَ مِثْلَ الدُّنْيَا وَعَشَرَةَ
أَمْثَالِهَا أَوْ إِنَّ لَكَ مِثْلَ عَشَرَةِ أَمْثَالِ الدُّنْيَا فَيَقُولُ أَتَسْخَرُ بِي أَوْ تَضْحَكُ بِي وَأَنْتَ الْمَلِكُ قَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ فَلَقَدْ
رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ضَحِكَ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ فَكَانَ يُقَالُ ذَلِكَ أَدْنَى أَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلَةً بخاری
اور مسلم مین عبد اللہ بن مسعود رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مین جانتا ہون کہ دوزخ والون سے جو سب سے پیچھے دوزخ سے
نکلیگا اور بہشتیون مین جو سب کے بعد بہشت مین جاویگا ایسا مرد ہوگا جو دوزخ سے نکلیگا گھٹنون کے بل گھستا یعنی جیسے چھوٹا لڑکا

جلتا ہے سو خدا اوس سے کہیگا جا بہشت مین داخل ہو تو وہ بہشت مین آویگا اوسکے خیال مین ایسا آویگا کہ بہشت بالکل بھری
ہے یعنی کہین اوسمین جگہہ نہین پھر آویگا پھر کہیگا یا رب مینے تو اوسکو بھرا پایا تو خدا فرماویگا اوس سے کہ جا بہشت مین داخل ہو پھر وہ بہشت
مین آویگا تو اوسکے خیال مین بھری معلوم ہوگی تو پلٹ آویگا پھر کہیگا ای میرے رب مینے اوسکو بھرا پایا سو خدا اوس سے فرماویگا جا
بہشت مین ہو البتہ تیرے لیے تو دنیا کے برابر جگہہ ہے اور دس گنی دنیا کی یا یون فرمایا کہ مقرر تیرے لیے دنیا کی دس گنی جگہہ موجود ہے سو
وہ کہیگا ای رب کیا تو مجھسے ٹھٹھا کرتا ہے یا تو مجھسے ہنستا ہے بادشاہ ہو کر کہا عبد اللہ بن مسعودؓ اس حدیث کے راوی نے کہ البتہ مینے
دیکھا حضرت کو کہ یہ حدیث فرما کر ہنسنے لگے یہان تک کہ اندر کے دانت حضرت کے کھل گئے سو حضرت کے زمانے مین یہ حال تھا کہ لوگ
کہتے تھے کہ یہ شخص رتبے مین ادنی بہشتی ہے یعنی جب ادنی بہشتی کا یہ رتبہ ہے کہ اس جہان کا دس گنا اوسکا مکان ہوگا تو عمدہ مرتبے
والون کے مکان خدا جانے کہ کتنے بڑے اور کیسے ہون گے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مسلمان اگرچہ گناہون کے
سبب دوزخ مین پڑیگا لیکن آخر کو اوسکو نجات ہوگی اور بہشت ملیگی اور معلوم ہوا کہ بہشت کی وسعت بیحد و بیحساب ہے آدمی کے
خیال مین نہین آسکتی ۴۳۸ **ق** عَائِشَةُ اِنِّی لَاَعْلَمُ اِذَا كُنْتِ عَنِّی رَاضِيَةً وَاِذَا كُنْتِ عَلَیَّ غَضْبٰى قَالَتْ فَقُلْتُ وَمِنْ اَیْنَ
تَعْرِفُ ذٰلِكَ فَقَالَ اَمَّا اِذَا كُنْتِ عَنِّی رَاضِيَةً فَاِنَّكِ تَقُوْلِيْنَ لَا وَرَبِّ مُحَمَّدٍ وَاِذَا كُنْتِ غَضْبٰى قُلْتِ لَا وَرَبِّ اِبْرَاهِيْمَ
قُلْتُ اَجَلْ وَاللّٰهِ مَا اَهْجُرُ اِلَّا اسْمَكَ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے مجھسے فرمایا کہ مین البتہ جانتا ہون
جب تو مجھسے راضی ہوتی ہے اور جب تو مجھسے ناخوش ہوتی ہے کہا حضرت عائشہؓ نے کہ مینے کہا کہ بھلا کسطرح آپ اسکو پہچانتے ہین تو
حضرت نے فرمایا کہ جب تو مجھسے راضی ہوتی ہے تو بات چیت مین یون قسم کھاتی ہے کہ مین قسم کھاتی ہون محمدؐ کے رب کی اور جب تو ناخوش ہوتی ہے
تو کہتی ہے کہ قسم کھاتی ہون ابراہیم کے رب کی مینے کہا کہ ہان سچ ہے مین ناخوشی مین آپکا نام لینا زبان سے چھوڑ دیتی ہون یعنی دل سے
نہین چھوڑتی **ف** مراد دنیاوی ناخوشی ہے گھربار کے معاملات مین معاذ اللہ دینی ناخوشی نہین جو ایمان مین خلل ڈالے سوتون کے
سبب سے کبھی رنج آتا تھا سوتون کی غیرت یعنی جلن اکثر عورتون مین پیدا ہوتی بات ہے شرع مین اسپر گرفت نہین ہو لسے اسکے میان
بی بی کے راز نیاز مین کسیکو کیا دخل ہے خصوصا وہ بی بی جو میان کی بہت پیاری ہو ۴۳۹ **ع** عَائِشَةُ اِنِّی لَاَفْعَلُ ذٰلِكَ اَنَا وَهٰذِهٖ
ثُمَّ نَغْتَسِلُ مسلم مین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مین اور یہ یعنی عائشہ ایسا کرتا ہون پھر ہم نہاتے ہین
ف کسی نے حضرت سے مسئلہ پوچھا کہ اگر عورت اور مرد صحبت کرین اور انزال نہو تو غسل واجب ہے یا نہین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی

یعنی غسل واجب ہے صحبت سے انزال ہو یا نہو اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مسئلے کے بیان مین حیا نکرے شعر در طلب کردن حقیقت کار
۴۴۲ از خدا شرم دار و شرم مدار ق اَبُوهُرَيْرَةَ اِنِّي لَاَنْقَلِبُ اِلَى اَهْلِي فَاَجِدُ التَّمْرَةَ سَاقِطَةً عَلٰى فِرَاشِي اَوْ فِي بَيْتِي فَاَرْفَعُهَا
لِاٰكُلَهَا ثُمَّ اَخْشٰى اَنْ تَكُوْنَ صَدَقَةً فَاُلْقِيْهَا بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مین اپنے
گھر والون پاس پلٹ جاتا ہون تو کھجور کو اپنے بچھونے پر یا اپنے گھر مین پڑے پاتا ہون سو اوسکو اوٹھا لیتا ہون کہ کھاؤن پھر
ڈرتا ہون کہ کہین زکوۃ کی نہو تو اوسکو پھینک دیتا ہون ف زکوۃ کا مال حضرت پر بلکہ سب بنی ہاشم پر حرام تھا ہر چند یقینی ثابت
نہ تھا کہ وہ کھجور زکوۃ کی ہے لیکن احتیاط سے حضرت اوسکو نہ کھاتے تھے معلوم ہوا کہ تقوی اور پرہیزگاری شبہہ والی چیز چھوڑ دینے
۴۴۳ کا نام ہے خ اَبُوهُرَيْرَةَ اِنِّي لَاَوَّلُ مَنْ يَرْفَعُ رَأْسَهُ بَعْدَ النَّفْخَةِ فَاِذَا مُوْسٰى مُتَعَلِّقٌ بِالْعَرْشِ بخاری مین ابو ہریرہ
رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مین مقرر پہلے سر اوٹھاونگا دوسری بار صور پھونکنے کے بعد پھر یکایک دیکھونگا کہ موسی
عرش کو پکڑے ہین ف قیامت مین صور دو بار پھونکا جاویگا پہلی بار مین سب لوگ مرجاوینگے دوسری بار مین سب زندہ
ہون گے تو پہلے حضرت ہوش مین آوینگے اور حضرت موسی کو عرش مین لپٹا پاوینگے بخاری مین پورا قصہ یون ہے کہ ایک یہودی
اور مسلمان مین لڑائی ہوئی مسلمان نے کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب عالم سے بہتر یہودی نے کہا کہ موسی علیہ السلام سب سے بہتر
مسلمان نے یہودی کو طمانچہ مارا حضرت پاس اوسکی فریاد آئی حضرت نے فرمایا کہ مجکو موسی سے افضل کہو بعد اسکے یہ حدیث فرمائی یعنی ہر چند
مین سب پیغمبرون سے افضل ہون لیکن ہر بات مین نہین چنانچہ مین قیامت مین پہلے اوٹھونگا اور موسی کو ہوشیار
۴۴۴ پاؤنگا نہین معلوم کہ موسی بیہوش ہو کر مجھسے پہلے ہوشیار ہو گئے یا اونکے طور کے بیہوشی یہان مجرا ہو گئی ق حَفْصَةُ اِنِّي
لَبَّدْتُ رَأْسِيْ وَقَلَّدْتُ هَدْيِيْ فَلَا اُحِلُّ حَتّٰى اَنْحَرَ بخاری اور مسلم مین حضرت حفصہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ
مینے اپنے سر کے بالون کو گوند سے چپکایا ہے اور اپنے قربانی کے اونٹ کی گردن مین پٹا ڈالا ہے سو مین احرام کو نہ توڑونگا
جبتک کہ قربانی کرونگا ف حجۃ الوداع مین لوگون نے عرض کیا کہ آپنے اورون سے فرمایا کہ عمرہ کر کے احرام توڑین حضرت نے
احرام کیون نہین توڑا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی قربانی میرے ساتھ ہے اور قربانی والا محرم بدون قربانی کیے کیونکر حلال ہو
اور قربانی کرنا حجہ کی دسوین تاریخ سے پہلے جائز نہین اسواسطے مین احرام کو نہین توڑ سکتا احرام مین سر کے بالون کو گوند سے
۴۴۵ اسواسطے حضرت نے چپکایا کہ بال گرد و غبار سے خراب نہون ق اِبْنُ عُمَرَ اِنِّيْ لَسْتُ كَهَيْئَتِكُمْ اِنِّيْ اُطْعَمُ وَاُسْقٰى بخاری اور مسلم

مین عبداللہ بن عمر رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر مین تمھاری طرح نہین ہون مجکو دن مین کھانا پینا ملتا ہے یعنی جسطرح آدمی
کو کھانے پینے سے طاقت ہوتی ہے مجکو بدون اسکے خدا طاقت دیتا ہے یا سچ مچ کھانا خدا حضرت کو کھلاتا ہو ف حضرت نے
اصحاب کو ملے سکے روزے سے منع کیا یعنی دو روز یا زیادہ برابر روزہ رکھنا اور رات کو بھی نکھانا کسیکو درست نہین اصحاب نے پوچھا کہ آپ جو ملے کا
روزہ رکھتے ہین اسکا کیا سبب ہے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی مجکو اپنی طرح نہ سمجھو مجکو درست ہے تمکو درست نہین ق ابو سعید ۴۴۴
اِنِّي لَمْ أُومَرْ أَنْ أَنْقُبَ عَنْ قُلُوبِ النَّاسِ وَلَا أَشُقَّ بُطُونَهُمْ بخاری اور مسلم مین ابو سعید رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مجکو اسکا
حکم نہین ہوا ہے کہ مین لوگون کے دلون مین سوراخ کرون اور نہ اسکا حکم ہے کہ اونکے پیٹون کو چیرون یعنی مجکو ظاہر پر حکم ہے دل اور پیٹ
کی بات دریافت کرنا میرا کام نہین ف اسکا قصہ یہ ہے کہ حضرت کچھ مال بانٹتے تھے ذو الخویصرہ خارجی نے کہا کہ انصاف سے
بانٹو تو خالد نے کہا یا حضرت حکم ہو تو مین اسکی گردن کاٹون حضرت نے فرمایا شاید کہ یہ نمازی ہے خالد نے کہا کہ بہت لوگ نماز پڑھتے
ہین اور اونکے دل مین کچھ ہے اور زبان مین کچھ اور ہے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی دل کا حساب خدا کریگا ہمکو ظاہر کا حکم ہے معلوم ہوا
کہ نمازی پر بناہ ہے اور لوگون کے دلونکا حال دریافت کرنا ضرور نہین م اَبُو هُرَيْرَةَ إِنِّي لَمْ أُبْعَثْ لَعَّانًا وَإِنَّمَا بُعِثْتُ رَحْمَةً مسلم مین ۴۴۵
ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مجکو خدا نے اسواسطے نہین بھیجا کہ مین لوگون کو لعنت اور بددعا کیا کرون مین تو صرف
رحمت کے واسطے بھیجا گیا ہون ف جب کافرون نے بہت تکلیفین دین تب صحابہ نے عرض کیا کہ یا حضرت انکے واسطے بددعا
کیجے کہ یہ غارت ہون تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی حضرت کی ذات تمام جہان کے واسطے رحمت ہے مسلمانون کے تو دین و دنیا
دونون حضرت کے سبب سے درست ہوا اور کافرونکو ہر چند آخرت مین عذاب ہے لیکن دنیا مین ایسا عذاب نہین کہ تمام مٹ جاوین اگلی امتون پر
جو عذاب ہوا تھا تو سب پر ہوا تھا ق انس إِنِّي لَمْ أَبْعَثْهَا إِلَيْكَ لِتَلْبَسَهَا وَإِنَّمَا بَعَثْتُ بِهَا إِلَيْكَ لِتَنْتَفِعَ بِثَمَنِهَا بخاری اور ۴۴۶
مسلم مین انس رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مینے ریشمی کرتہ تیرے پاس اس واسطے نہین بھیجا کہ تو اوسکو پہنے بلکہ تو صرف اسواسطے بھیجا تھا کہ تو اوسکو
بیچکر اوسکی قیمت سے فائدہ پاوے ف حضرت نے ریشمی کرتہ عمر فاروق رضہ کو بھیجا عمر فاروق رضہ نے عرض کیا کہ یا حضرت آپ تو ریشمی کپڑے کو حرام فرماتے ہین مجکو
کیون بھیجا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ ریشمی پہننا حرام ہے بیچنا درست ہے لیکن شراب اور سور کا کھانا پینا اور بیچنا دونون حرام ہے
ق ابو حمید الساعدی إِنِّي مُسْرِعٌ فَمَنْ شَاءَ مِنْكُمْ فَلْيُسْرِعْ مَعِيَ وَمَنْ شَاءَ فَلْيَمْكُثْ قاله مُنْصَرَفَهُ مِنْ تَبُوكَ بخاری ۴۴۷
اور مسلم مین ابو حمید ساعدی رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا جنگ تبوک سے پلٹے کہ مقرر مین جلد جانے والا ہون یعنی مدینے کو سو جو تم

لوگون مین چلے تھے سو میرے ساتھ جلد چلے اور جو جاے سو ٹھہر جاوے پیچھے سے آوے ﷺ عن زید بن ثابت انی واللہ ما امن یھود

۴۴۸ لوگون مین چلے تھے سو میرے ساتھ جلد چلے اور جو جاے سو ٹھہر جاوے ... ن روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا البتہ مجکو واللہ

علی کتابی قالہ لما امرہ ان یتعلم کتاب الیھود بخاری مین زید بن ثابت سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا البتہ مجکو واللہ

اپنے خط کے لکھنے پڑھانے مین یہودیون پر اعتماد نہین حضرت نے زید بن ثابت سے فرمایا جب اون سے حکم کیا کہ یہودیون کا خط لکھنا پڑھنا سیکھ لین

ف مدینے کے گرد قوم یہودی بہت رہتی تھی حضرت سے اور اون سے خط کتابت اکثر رہتی تھی حضرت یہودیونکو بلا کر لکھاتے پڑھاتے

تھے سو حضرت کو خوف آیا کہ کہین یہ لوگ عداوت کے سبب سے خط لکھنے پڑھنے مین تفاوت نکرین تب زید بن ثابت انصاری رض سے فرمایا کہ

تم اونکا خط لکھنا پڑھنا سیکھ لو اونہون نے پندرہ روز مین سب سیکھ لیا پھر وہی لکھا پڑھا کرتے تھے اوس حدیث سے معلوم ہوا کہ عربی کے سوا

اور بولیون کا لکھنا پڑھنا سیکھنا درست ہے بشرطیکہ اوسمین کچھ دین کا فائدہ ہو فصل اس فصل مین وے حدیثین ہین جنکے سرے پر اتا ہے

۴۴۹ عن الشرید بن سوید الثقفی انا قد بایعناک فارجع قالہ لرجل مجذوم من وفد ثقیف مسلم مین شرید بن سوید

سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمنے تیری بیعت مانی یعنی تیرا مسلمان ہونا قبول کیا تو اپنے گھر کو پلٹ جا یہ حضرت نے ثقیف کی قوم کے

کوڑھی کو فرمایا ف ثقیف کی قوم مسلمان ہونے کو حضرت پاس آئی اونمین ایک کوڑھی تھا حضرت نے اوسکو اپنے پاس نہ بلایا بلکہ کہلا بھیجا

کہ تو اپنے گھر جا تیرا اسلام قبول ہی حضرت نے اسواسطے اوسکو نہ بلایا کہ کہین اوسکو لوگ حقیر نجانین تو اوسکو رنج ہو اور یہ جو بعضے

لوگ سمجھتے ہین کہ یہ بیماری لگ جاتی ہے اسواسطے حضرت نے نہ بلایا سو غلط بات ہی اسواسطے کہ اور حدیث مین ثابت ہوا ہے کہ حضرت نے

کوڑھی کو اپنے ساتھ کھلایا ہے اور اگر کسیکو نفرت آوے اور وہ اوسکی صحبت سے پرہیز کرے تو درست ہے اسکا حکم بھی اور حدیث مین ثابت ہے

۴۵۰ عن المسور بن مخرمۃ ومروان بن الحکم انا لا ندری من اذن منکم فی ذلک ممن لم یاذن فارجعوا حتی یرفع الینا

عرفاؤکم امرکم بخاری اور مسلم مین مسور بن مخرمہ رض اور مروان بن حکم سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہم نہین جانتے کہ تم

لوگون مین کسنے اجازت دی ہی اور کسنے نہین دی سو تم پلٹ جاؤ تاکہ تمھارے چودھری تمھارا حال ہمسے ظاہر کرین ف بعد فتح مکہ

کے جنگ حنین مین قوم ہوازن کے جو سو لڑکے پکڑ آئے اور اونکا مال قابو مین آیا حضرت نے قیدی اور مال اونکا اصحاب

مین تقسیم کر دیا بعد اوسکے اوس قوم نے اسلام قبول کیا اور حضرت سے کہا کہ ہمارا مال اور قیدی ہمکو پھیر دیجیے حضرت نے فرمایا کہ ایک بات

اختیار کرو خواہ قیدی خواہ مال دونون چیزین تمکو نملین گی اوس قوم نے قیدیونکو مانگا تب حضرت نے اصحاب کو جمع کرکے فرمایا کہ

تمھارے بھائیون نے اسلام قبول کیا ہے مجکو یہ بہتر معلوم ہوتا ہے کہ انکے قیدیونکو تم پھیر دو جو خوشی سے دیتا ہو تو دیوے اور جو اپنا حصہ دیا چاہتا

تو اوسکو ہم اور کہیں سے جو قیدی پاوینگے تو اسکا بدلا دینگے اصحاب نے کہا کہ ہم سب راضی ہیں ہمارے حصے آپ خوشی سے انکو دیجیے
تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی ہمکو ہر ایک شخص کی خوشی مفصل نہیں معلوم جب تک تمھارے واقف اور چودھری لوگ سب لوگوں کا
حال اظہار نکریں گے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بعد تقسیم غنیمت کے اگر لوگ مسلمان ہوں تو اونکے قیدی اور مال پھیرنا واجب نہیں حضرت
نے اونکو احسان کی راہ سے دیا **۴۵۱** عَائِشَةَ اِنَّا لَا نَسْتَعِيْنُ وَيُرْوٰى لَنْ نَسْتَعِيْنَ بِمُشْرِكٍ مسلم میں حضرت عائشہ رض سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ ہم مدد نہیں چاہتے اور دوسری روایت میں یوں ہے کہ ہم کبھی مشرک بت پرست سے مدد نمانگیں گے ف
حضرت جب جنگ بدر کو چلے تو ایک پہلوان آیا اور کہنے لگا کہ میں تمھاری مدد کو آیا ہوں حضرت نے پوچھا کہ تو مسلمان ہوا ہے اوسنے
کہا کہ نہیں تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ امام کا فروں سے مدد نچاہے شاید کہ دغا کریں **۴۵۲** ق اَلْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ وَ
مَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ اِنَّا لَمْ نَجِئْ لِقِتَالِ اَحَدٍ وَلٰكِنَّا جِئْنَا مُعْتَمِرِيْنَ وَاِنَّ قُرَيْشًا قَدْ نَهِكَتْهُمُ الْحَرْبُ وَاَضَرَّتْ بِهِمْ فَاِنْ
شَاؤُا مَادَدْتُهُمْ مُدَّةً وَيُخَلُّوْا بَيْنِيْ وَبَيْنَ الْبَيْتِ فَاِنْ اَظْهَرْ فَاِنْ شَاؤُا اَنْ يَدْخُلُوْا فِيْمَا دَخَلَ فِيْهِ النَّاسُ فَعَلُوْا وَاِلَّا فَقَدْ
جَمُّوْا وَاِنْ هُمْ اَبَوْا فَوَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَاُقَاتِلَنَّهُمْ عَلٰى اَمْرِيْ هٰذَا حَتّٰى تَنْفَرِدَ سَالِفَتِيْ اَوْ لَيُنْفِذَنَّ اللّٰهُ اَمْرَهٗ بخاری اور مسلم میں
مسور بن مخرمہ رض اور مروان بن حکم سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ ہم کسی سے لڑنے کو نہیں آئے ولیکن ہم تو عمرہ کرنے کو آئے ہیں اور
مقرر قریش کو لڑائی نے سست کر ڈالا اور اونکو ضرر پہونچایا ہے سو اگر وے صلح چاہیں تو ہیں اونکے لیے کچھ مدت مقرر کروں اور ہمکو
وے کعبے جانے سے نروکیں پھر صلح کی مدت میں اور کافروں پر اگر غالب ہو جاوں تو اگر قریش داخل ہوا چاہیں جسمیں لوگ
داخل ہوئے ہیں یعنی مسلمان ہوا چاہیں تو مسلمان ہوں اور اگر مسلمان ہونے کا ارادہ نہو تو صلح کی مدت میں اونھوں نے آرام تو
پائی اور اگر قریش یہ بھی نمانیں گے تو قسم ہے اوس ذات پاک کی جسکے قابو میں میری جان ہے کہ البتہ لڑا کرونگا اون سے اپنے
اس کام پر یعنی دین پر یہاں تک کہ میری گردن جدا ہو یا خدا اپنے دین کو غلبہ دیوے ف چھٹے سال ہجری کے حضرت مدینے سے
مکے کو چلے عمرہ کرنے کو جب مکے کے پاس اوس منزل کو پہونچے جسکا حدیبیہ نام ہے کفار مکہ نے بدیل بن ورقا کو بھیجا پیغام یہ کہ ہم تمکو
مکے میں نجانے دیوینگے ملتے لڑیں گے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی پھر دس برس کی صلح ہوئی حضرت بدون عمرہ کیے پھر آئے دوسرے
سال عمرے کی قضا کو تشریف لے گئے **۴۵۳** ق اَلصَّعْبُ بْنُ جَثَّامَةَ اِنَّا لَمْ نَرُدَّهٗ عَلَيْكَ اِلَّا اَنَّا حُرُمٌ قَالَهٗ لَهٗ بخاری اور مسلم میں
صعب بن جثامہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے مجھے فرمایا کہ تیرے گور خر کو ہم نہیں پھیر دیا مگر اسواسطے کہ ہم احرام باندھے ہوئے ہیں ف حضرت

باندھے کو احرام باندھے جاتے تھے صعب بن جثامہ نے گورخر کا شکار کیا اور اوسکو زندہ حضرت کے پاس لائے حضرت نے اوسکو نہ قبول کیا
اور یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ احرام والے کو شکار کرنا اور زندہ شکار لینا درست نہین ہان شکار کا گوشت کھانا احرام والے کو درست
ہے بشرطیکہ شکار کو اشارے سے بتلایا ہو **فصل** اس فصل مین وہ حدیثین ہین جنکے سرے پر انہ ہے ۴۵۴ م ابو ہریرۃ اِنَّهُ اِذَا
مَاتَ اَحَدُكُمْ اِنْقَطَعَ عَمَلُهُ وَاِنَّهُ لَا يَزِيْدُ الْمُؤْمِنَ عُمْرُهُ اِلَّا خَيْرًا مسلم مین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ حال یون ہے کہ جب کوئی تم مین مر گیا عمل اوسکا کٹ گیا اور البتہ ایمان والے کی زندگی تو نیکی ہی کو بڑھاتی ہے ف مصابیح مین
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تکلیفون سے تنگ ہو کر موت نہ مانگا کرو اسواسطے کہ جب آدمی مر گیا تو عمل اوسکے قطع ہو گئے کوئی نیک کام
نہین کر سکتا اور ایماندار کی زندگی سے تو نیکی ہی بڑھتی ہے یعنی اگر ایمان دار کی عمر تکلیف مین گذری تو صبر کا بڑا ثواب پاویگا اور اگر خوشی
مین گذری تو شکر کا ثواب پاویگا تو ایمان دار کی زندگی مین ہر طرح سے بہتری ہے ۴۵۵ م عائشۃ اِنَّهُ خُلِقَ كُلُّ اِنْسَانٍ مِنْ
بَنِيْ اٰدَمَ عَلٰى سِتِّيْنَ وَثَلٰثِمِائَةِ مَفْصَلٍ فَمَنْ كَبَّرَ اللّٰهَ وَحَمِدَ اللّٰهَ وَهَلَّلَ اللّٰهَ وَسَبَّحَ اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ اللّٰهَ وَعَزَلَ حَجَرًا
عَنْ طَرِيْقِ النَّاسِ اَوْ شَوْكَةً اَوْ عَظْمًا عَنْ طَرِيْقِ النَّاسِ اَوْ اَمَرَ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ نَهٰى عَنْ مُنْكَرٍ عَدَدَ تِلْكَ السِّتِّيْنَ وَالثَّلٰثِمِائَةِ
السُّلَامٰى فَاِنَّهُ يُمْسِيْ وَيُرْوٰى يَمْشِيْ يَوْمَئِذٍ وَقَدْ زَحْزَحَ نَفْسَهُ عَنِ النَّارِ مسلم مین حضرت عائشہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ بات تو یہ ہے کہ آدم کی اولاد سے ہر آدمی تین سو ساٹھ جوڑ پر بنایا گیا ہے سو جو شخص اللہ اکبر کہے اور الحمد للہ کہے اور لا الہ
الا اللہ کہے اور سبحان اللہ کہے اور استغفر اللہ کہے اور لوگون کی راہ سے اینٹ پتھر پھینک دے یا کانٹے کو یا ہڈی کو لوگون کی راہ سے
علیحدہ کر دے یعنی تا کہ خلقت کو آرام پہنچے یا نیک بات سکھلا دے یا برے کام سے روکے ان تین سو ساٹھ جوڑ والی ہڈیون کی
گنتی برابر تو وہ آدمی اوس دن شام کریگا اس حال پر کہ اوسنے اپنی جان دور ڈالی دوزخ سے اور ایک روایت مین بجائے شام کریگا
کے چلے گا آیا ہے دونون روایت کا مطلب ایک ہے ف یعنی آدمی مین تین سو ساٹھ جوڑ ہین جسنے اتنی بار خدا کا نام لیا اور ذکر
کیا تو اوسنے شکر گذاری کی خالق کا حق ادا کیا تو دوزخ سے دور پڑا خواہ ہر ایک کو تین سو ساٹھ بار کہا خواہ سبکو ملا کر تین سو ساٹھ بار کہا ۴۵۶ م عرفجۃ بن
شُرَيْحٍ اِنَّهُ سَتَكُوْنُ هَنَاتٌ وَهَنَاتٌ فَمَنْ اَرَادَ اَنْ يُفَرِّقَ اَمْرَ هٰذِهِ الْاُمَّةِ وَهِيَ جَمِيْعٌ فَاضْرِبُوْهُ بِالسَّيْفِ كَائِنًا
مَنْ كَانَ مسلم مین عرفجہ بن شریح رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بات یون ہے کہ عنقریب نامناسب کام ہونگے یعنی فتنے اور فساد ہونگے سو
جو چاہے کہ اس امت کی امامت اور ریاست جمع جماعی مین پھوٹ ڈالے تو مارو اوسکو تلوار سے کوئی کیون نہو ف یعنی جب مسلمانون نے ایک بنا

امام اور سے داہنے بنا یا پھر جو کوئی اوس سے باغی ہو تو اوسکا قتل کرنا حلال ہے جماعت مین پھوٹ ڈالنا بڑا گناہ ہے اگر مسلمانون مین
پھوٹ نہ پڑتی تو کافر کبھی غالب ہوتے ق عَائِشَةَ اِنَّهُ قَدْ اُذِنَ لَكُنَّ اَنْ تَخْرُجْنَ لِحَاجَتِكُنَّ بخاری اور مسلم مین حضرت ۲۵۷
عایشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا اپنی بیبیون سے کہ البتہ تمکو حکم ہوا ہے کہ جاے ضرور کے واسطے نکلا کرو ف حضرت کی بیبیان
جاے ضرور کو رات کے وقت باہر جاتی تھین جب پردہ کرنے کا حکم ہوا تو شبہہ ہوا کہ شاید جاے ضرور کے واسطے بھی نکلنا درست نہین تب
حضرت نے یہ حدیث فرمائی خ عَلِيٌّ اِنَّهُ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا وَمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّ اللّٰهَ اَنْ يَكُوْنَ قَدِ اطَّلَعَ عَلٰٓى اَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ ۲۵۸
اعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ يَعْنِي حَاطِبَ بْنَ اَبِيْ بَلْتَعَةَ بخاری مین علی مرتضی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر
حاطب بدر کی لڑائی مین موجود تھا شاید کہ خدا بدر والون کے ایمان کو خوب جان چکا ہے سو کہا خدا نے اون سے کہ کرو جو تمہارا جی چاہے
مین تو تمکو بخش چکا یہ حدیث حضرت نے حاطب بن ابی بلتعہ کے حق مین فرمائی ف بخاری مین پورا قصہ یون ہے کہ ایکبار حضرت نے
ارادہ کیا کہ مکے مین اچانک جا پہونچین اور کافرون کو غافل پاکر مارلین حاطب نے یہ حال مکے والون کو خط مین لکھ بھیجا حضرت کو یہ
حال وحی سے معلوم ہوا علی مرتضی اور زبیر رضی اللہ عنہما کو بھیجا وے دونون راہ سے خط کو چھین لائے حضرت نے حاطب سے پوچھا کہ اس خط
لکھنے کا کیا سبب ہے حاطب نے کہا یا رسول اللہ قسم خدا کی مین مسلمان ہون کافر نہین میرے لڑکے بالے مکے مین ہین میرا وہان کوئی
بھائی بند نہین جو اونکی خبر گیری کرے مینے اس خط سے چاہا کہ اون کافرون سے راہ ورسم پیدا کرون تا کہ وہ میرے لڑکے
بالون کو نہ ستاوین عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ یہ منافق ہے اسکو مار ڈالیے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا
کہ بدری صحابیون کے جو تین سو تیرہ تھے بڑے درجے ہین اگر اون سے کوئی گناہ بھی ہوا تو بالکل معاف ہے حضرت کے چارون خلیفہ بھی
بدری ہین جسنے اون پر طعنہ کیا اوسنے اپنے ایمان مین خلل ڈالا خ م اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِنَّهُ كَانَ فِيْمَا مَضٰى قَبْلَكُمْ مِنَ الْاُمَمِ ۲۵۹
مُحَدَّثُوْنَ وَاِنَّهُ اِنْ كَانَ فِيْ اُمَّتِيْ هٰذِهٖ فَاِنَّهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ بخاری مین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ
تم سے اگلے جو لوگ ہو چکے ہین اونمین ٹھیک اٹکل والے ہوتے تھے اور مقرر میری اس امت مین اگر کوئی ویسا ہوا تو عمر بن الخطاب ہے
ف محدث اوسکو کہتے ہین جسکو خدا کی طرف سے الہام ہو اور اوسکی اٹکل بہت ٹھیک ہو بعد پیغمبر کے کوئی ولی کا رتبہ محدث
کے برابر نہین اور جب حضرت سب پیغمبرون سے افضل ہوئے تو حضرت کی امت سب امتون سے بیشک افضل ہے تو جس صورت مین
اگلی امتون مین محدث ہوئے ہین تو حضرت کی امت مین بھی ضرور ہونگے اس حدیث سے عمر فاروق کا بڑا عمدہ کمال ثابت ہوا ق ۲۶۰

عن عبد اللہ بن مغفل انہ لا یصاد بہ الصید ولا ینکا بہ العدو ولکنہ یکسر السن ویفقأ العین یعنی الحذف

بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن مغفل سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر ٹھیکری مارنے سے نہ شکار حاصل ہوتا ہے نہ دشمن زخمی ہوتا ہے

بناحق ٹھیکری دانت توڑتی ہے اور آنکھ پھوڑتی ہے **ف** بعضے لوگون کی عادت ہوتی ہے کہ ٹھیکری اور کنکری انگوٹھی اور انگلی سے

پھینکتے ہین سو حضرت نے اوسکو منع کیا کہ بیفائدہ چیز ہے بلکہ اوس سے دانت اور آنکھ کو ضرر ہے

۹۱ ۳ **ق** عائشۃ انہ لم یقبض نبی قط حتی یری مقعدہ من الجنۃ ثم یخیر بخاری اور مسلم مین عائشہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا بات یون ہے کہ کوئی نبی ہرگز

نہین مرتا جبتک کہ اپنا مکان بہشت مین نہین دیکھ لیتا پھر مرنے جینے مین اوسکو اختیار دیا جاتا ہے **ف** حضرت عائشہ رض سے روایت

ہے کہ حضرت یہ حدیث حالت صحت مین فرماتے تھے جب حضرت بیمار ہوئے اور انتقال قریب ہوا تو حضرت کو غش آیا اور حضرت کا سر

میری ران پر تھا پھر جب ہوش مین آئے تو فرمایا کہ الٰہی مین عمدہ فرشتونکی رفاقت چاہتا ہون تو مجھکو یہ حدیث یاد آئی اور معلوم ہوا کہ

حضرت نے موت اختیار کی پھر حضرت کا انتقال ہوا حضرت عائشہ رض سے روایت ہے کہ موت کے قریب آخر کلام حضرت کا یہی تھا کہ

اللھم الرفیق الاعلی یعنی الٰہی مین عمدہ فرشتون کی رفاقت چاہتا ہون

۹۲ ۳ **ق** عبد اللہ بن عمرو انہ لم یکن نبی قبلی الا کان حقا علیہ ان یدل امتہ علی خیر ما یعلمہ لھم وینذرھم شر ما یعلمہ لھم وان امتکم ھذہ جعل عافیتھا فی اولھا

وسیصیب آخرھا بلاء وامور تنکرونھا وتجیء الفتنۃ فیرقق بعضھا بعضا وتجیء الفتنۃ فیقول المؤمن ھذہ مھلکتی

ثم تنکشف وتجیء الفتنۃ فیقول المؤمن ھذہ ھذہ فمن احب ان یزحزح عن النار ویدخل الجنۃ فلتأتہ منیتہ

وھو یؤمن باللہ والیوم الآخر ولیأت الی الناس الذی یحب ان یؤتی الیہ ومن بایع اماما فاعطاہ صفقۃ یدہ

وثمرۃ قلبہ فلیطعہ ان استطاع فان جاء آخر ینازعہ فاضربوا عنق الآخر بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمرو سے

روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بات تحقیق یہ ہے کہ کوئی نبی مجھسے پہلے نہوا مگر اوسپر ضرور تھا کہ بتلا دیوے اپنی امت کو جو اونکے واسطے بہتر

جانے اور ڈرا دیوے اونکو اوس سے جو اونکے حق مین برا جانے اور مقرر اس تمھاری امت کے شروع مین عافیت خدا کے نزدیک

ٹھہر چکی اور پچھلی امت کو بلا لگیگی اور برے کام ہونگے جنکو تم برا جانوگے اور ایک فساد آویگا تو پتلا حال کردیگا بعضا بعضے کا یعنی

پچھلے فساد کے روبرو پہلا فساد ہلکا معلوم ہوگا اور دوسرا فتنہ فساد آویگا تو کہیگا ایمان دار کہ اسمین میری بربادی ہے پھر

وہ مشکل کھل جاویگی اوسکے بعد تیسرا فساد ہوگا تو ایمان دار کہیگا یہی میری موت ہے یہی ہے پھر سو جو چاہے کہ آپ کو دور ڈالے دوزخ سے

اور بہشت مین جاوے تو چاہیے کہ اوسکی موت اوس حالت مین آوے کہ وہ خدا کا اور قیامت کا ایمان رکھتا ہو یعنی ایماندار مرے اور
چاہیے کہ لوگون کے ساتھ ایسا سلوک کرے جو اپنے واسطے چاہتا ہے یعنی جو چیز اپنے واسطے چاہتا ہے ویسا ہی لوگون کے واسطے چاہے
اور جسنے کسی امام سے بیعت کی ہو اور اوسکے قول قرار پر ہاتھ مارا ہو اور اوسکے ساتھ دلی خالص عہد کیا ہو تو چاہیے کہ اوسکی تابعداری
کرے اگر اوسکو طاقت ہو پھر اگر دوسرا شخص آوے اور پہلے امام کی سرداری مین جھگڑا ڈالے تو دوسرے کی گردن مارو **ف** حضرت
کو اپنی امت پر بہت کرم تھا اسواسطے جو امت مین فتنے اور فساد ہونے والے تھے اونکی خبر دی پھر اوسکے علاج بتلائے اور پہلے
سردار کی اطاعت کی تاکید کی اور باغیون کا قتل فرمایا **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِنَّهٗ لَنْ يَبْسُطَ اَحَدٌ ثَوْبَهٗ حَتّٰى اَقْضِيَ مَقَالَتِيْ ثُمَّ يَجْمَعَ اِلَيْهِ
ثَوْبَهٗ اِلَّا وَعٰى مَا اَقُوْلُ بخاری مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ جو پھیلائے رہے گا اپنا کپڑا جب تک کہ مین
اپنی بات تمام کر چکون پھر اپنے کپڑے کو اپنی طرف سمیٹ لیوے تو یاد رکھیگا جو مین کہتا ہون یعنی میری حدیث کبھی نہ بھولیگا +
ف ابوہریرہ کو حضرت کی ہزارون حدیثین یاد تھین لوگو نکو اونکے یاد پر تعجب ہوا تب انھون نے لوگون سے اسکا سبب بتلایا کہ
خدا خوب جانتا ہے کہ مین سر محتاج تھا حضرت کی خدمت کیا کرتا تھا ہر دم حضرت کے پاس موجود رہتا تھا سوا اپنے پیٹ کے
اور مجکو کچھ فکر نتھا اور مہاجرین اصحاب بازار مین خرید فروخت مین مشغول رہتے تھے اور انصاری اصحاب اپنی کھیتی مین مصروف تھے سو حضرت نے
ایک روز فرمایا کہ جو اپنا کپڑا بچھا وے جبتک کہ مین کلام کر چکون تو وہ میری سنی حدیث کو کبھی نہ بھولے چنانچہ مینے اپنا کپڑا پھیلایا پھر
جب حضرت کلام کر چکے تو مینے اوس کپڑے کو اپنے بدن مین لگا لیا پھر اوس روز سے مین کوئی حدیث حضرت کی نہین بھولا **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ
اِنَّهٗ لَيَأْتِي الرَّجُلُ الْعَظِيْمُ السَّمِيْنُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَا يَزِنُ عِنْدَ اللّٰهِ جَنَاحَ بَعُوْضَةٍ اِقْرَؤُا فَلَا نُقِيْمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَزْنًا
بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ حال یون ہے کہ البتہ بڑا موٹا مرد قیامت مین آویگا خدا کے نزدیک اوسکی
مچھر کے پر برابر قدر نہوگی اسکی سند قرآن سے پڑھلو کہ خدا فرماتا ہے کہ نہ اوٹھا وینگے ہم اونکے واسطے ترازو **ف** یعنی اونکے کچھ نیک کام نہین
جنکو ترازو سے تولیے معلوم ہوا کہ دنیا کی بڑائی اور موٹاپا بدون ایمان اور نیک عمل کے خدا کے نزدیک کچھ چیز نہین **ق** عَائِشَةُ
اِنَّهُمْ لَيَبْكُوْنَ عَلَيْهَا وَاِنَّهَا لَتُعَذَّبُ فِيْ قَبْرِهَا يَعْنِيْ يَهُوْدِيَّةً بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ حال یہ ہے کہ لوگ اوس یہودی عورت پر روتے ہین اور اوسکی قبر مین اوسپر عذاب ہو رہا ہے **ف** ایک یہودی عورت مر گئی تھی لوگ
اوسپر روتے تھے حضرت اودھر سے نکلے تب یہ حدیث فرمائی **ھ** وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ اِنَّهٗ لَيْسَ بِدَوَاءٍ وَّلٰكِنَّهٗ دَاءٌ بعنی

وائل بن حجر رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر شراب تو دوا نہین ہے ولیکن وہ تو خود روگ ہے ف مصابیح مین روایت ہے کہ ایک شخص نے حضرت سے شراب کا حال پوچھا حضرت نے اوسکو منع کیا پھر اوسنے کہا کہ مین تو شراب کو دوا کے واسطے بناتا ہون تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی شراب دوا نہین ہے بلکہ یہ خود روگ ہے کہ آدمی کی عقل کھو کر جانور بنا دالتی ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ شراب کو بطور علاج پینا بھی درست نہین

۴۶۷ هم اُمُّ سَلَمَةَ اِنَّهُ لَيْسَ بِكِ عَلٰى اَهْلِكِ هَوَانٌ اِنْ شِئْتِ سَبَّعْتُ لَكِ وَاِنْ سَبَّعْتُ لَكِ سَبَّعْتُ لِنِسَائِي ع مسلم مین حضرت ام سلمہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے مجھسے فرمایا کہ البتہ تیرے خاوند پر کچھ تیری خواری اور بیقدری نہین اگر تو چاہے تو سات دن تیرے پاس رہون اور اگر تیرے پاس سات دن رہونگا تو سات سات دن اور اپنی بیبیون پاس بھی رہونگا

ف حضرت نے ام سلمہ رضہ سے نکاح کیا اور ایک رات اونکے پاس رہے صبح کو ام سلمہ نے کہا کہ مین پہلے خاوند کے گھر مین بہت عزت والی تھی وہ خاوند نکاح کے بعد میرے پاس سات دن برابر رہا تھا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی تو میرے نزدیک بھی کچھ بیقدر نہین ہے لیکن خدا کا حکم یون ہے کہ اگر مین تیرے پاس سات دن رہون تو اور بیبیون پاس بھی رہونگا یعنی جسکی کئی بیبیان ہون وہ سبکی باری برابر رکھے نہین تو گنہگار ہوگا

۴۶۸ هم الْاَغَرُّ الْمُزَنِيُّ اِنَّهُ لَيُغَانُ عَلٰى قَلْبِي وَاِنِّي لَاَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ فِي كُلِّ يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ مسلم مین اغر مزنی رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ایک بار ایک پردہ میرے دل پر ہو جاتا ہے اور مین خدا سے ہر روز سو بار مغفرت مانگتا ہون ف بعضے عالمون نے یون کہا ہے کہ ہر دم خدا کی حضوری حضرت کی شان تھی لیکن امت کے سمجھانے بجھانے سے اوس حالت مین کچھ فرق ہو جاتا تھا اسواسطے حضرت سو بار استغفار کرتے تھے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب حضرت کو استغفار کرنے کی حاجت تھی تو اورون کو اگرچہ ولی کامل ہون زیادہ تر ضرور ہے استغفار کرنا اور اپنی غفلت پر رونا

۴۶۹ هم اُمُّ سَلَمَةَ اِنَّهُ يُسْتَعْمَلُ عَلَيْكُمْ اُمَرَاءُ فَتَعْرِفُوْنَ وَتُنْكِرُوْنَ فَمَنْ كَرِهَ فَقَدْ بَرِئَ وَمَنْ اَنْكَرَ فَقَدْ سَلِمَ وَلٰكِنْ مَنْ رَضِيَ وَتَابَعَ بخاری مین حضرت ام سلمہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تمھارے اوپر حاکم مقرر کیے جاوینگے پھر تم اونکو بعضے کام مین بھلا جانوگے اور بعضے مین برا جانوگے یعنی بعضے کام موافق شرع کے کرینگے اور بعضے مخالف شرع سو جو دل سے برا جانیگا اونکے برے کام کو تو وہ گناہ سے بچا اور جسنے اونکی برائیان کھلکر بیان کین وہ سلامت رہا لیکن گنہگار وہ ہے جو اونکے خلاف شرع کامون پر راضی ہوا اور اونکا تابعدار رہا ف پورا قصہ یون ہے کہ لوگون نے کہا کہ یا حضرت ہم اون ظالم حاکمون کو مار ڈالین یا کیا کرین حضرت نے فرمایا کہ نہ مارنا جب تک وے نماز پڑھا کرین یعنی خلاف شرع کام مین حاکم کی اطاعت حرام ہے اور جبتک

اوس سے حضرت کے کفر ہو تو اوس سے لڑنا بھی درست نہین یہ حدیث معجزہ ہے کہ جیسا فرمایا ویسے ہی اکثر ظالم بادشاہ ہوئے جیسا
یزید اور مروان کی اکثر اولاد فصل اس فصل مین وہ حدیث ہے کہ جسکے سرے پر انہم ہے ھ عمر انہم خیروني بين ان ۴۷
يسئلوني بالفحش او يبخلوني ولست بباخل قاله حين قسم قسما فقال عمر يا رسول الله لغير هؤلاء
كان احق به منهم مسلم مین عمر فاروق سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ ان نو مسلمون نے مجکو اختیار دیا آمین کہ مجھسے بیت بری
طرح سوال کرین یا مجکو بخیل مشہور کرین اگر نہ دون اور مین تو بخیل نہین یہ حدیث اوس وقت فرمائی جب حضرت نے کچھ مال بعضے نو مسلمون کو
دیا تھا تو عمر فاروق نے کہا یا رسول اللہ اس مال کے سزاوار انکے سواے اور لوگ محتاج ایمان والے تھے خلاصہ مطلب حضرت کے جواب کا
یہ ہے کہ اگر نو مسلم مال کو نہ پاتے تو مجکو بخیل مشہور کرتے اس واسطے مینے انکو دیا اور محتاجون کو نہ دیا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اچھا
جاہل کو دنیا اپنی آبرو بچانے کے واسطے درست ہے فصل اس فصل مین وے حدیثین ہین جنکے سرے پر انہا ہے ق عايشة ۴۷
انها ابنة ابي بكر قاله عند انتصار عايشة من زينب بنت جحش بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رضی اللہ
تعالی عنہا سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر عایشہ ابی بکر کی بیٹی ہے یہ حدیث حضرت نے فرمائی عائشہ رضی اللہ عنہا کی حمایت کے وقت حضرت
زینب کی گفتگو سے ف بخاری مین روایت ہے کہ اصحاب حضرت عائشہ کی باری کے دن حضرت پاس تحفہ بھیجا کرتے تھے حضرت کی
خوشی کے واسطے حضرت کی بیبیون نے حضرت ام سلمہ سے کہا کہ تم رسول اللہ سے کہو کہ اصحاب سے کہدیوین کہ حضرت جس بی بی کے پاس
ہون وہین لوگ تحفہ بھیجا کرین عایشہ کی کون خصوصیت ہے ام سلمہ نے حضرت سے یہ کہا حضرت نے فرمایا کہ مجکو عایشہ کے مقدمے
مین رنج نہ دے سواے عایشہ کے کسی بی بی پاس مجکو وحی نہین آتی ام سلمہ نے کہا کہ یا رسول اللہ مینے آپ کے رنج سے توبہ کی پھر
حضرت کی بیبیون نے حضرت فاطمہ کو حضرت کے پاس اوسی واسطے بھیجا حضرت نے فرمایا اے بیٹی تو کیا نہ چاہیگی جسکو مین چاہتا ہون
حضرت فاطمہ نے کہا کہ البتہ مین اوسکو ضرور چاہونگی جسکو آپ چاہتے ہین حضرت نے فرمایا تو عایشہ سے محبت رکھ پھر حضرت فاطمہ
پھر چلی گئین پھر بیبیون نے حضرت زینب کو جو حضرت کے پھپھی کی بیٹی اور بی بی بھی تھین حضرت پاس بھیجا سو حضرت زینب نے حضرت کے
سامنے بہت سخت باتین کین اور کہا کہ یا رسول اللہ آپ کی بیبیان عایشہ کے مقدمے مین عدل اور انصاف چاہتے ہین اور
حضرت عایشہ نے اب تک کچھ جواب نہین دیا حضرت کی طرف دیکھتی جاتی تھین کہ شاید حضرت کچھ جواب دین جب حضرت عایشہ نے دیکھا
کہ حضرت چپ ہین تو حضرت زینب کو جواب دینا شروع کیا اور حضرت زینب کو جواب مین بند کیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی عائشہ ابی بکر کی

کی بیٹی ہے ایسی ویسی نہیں جو دبک کے جواب وہی نکر سکے یعنی جیسا اوسکا باپ دانا اور خوش تقریر ہے ویسے ہی وہ بھی دانا اور خوش تقریر ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سب بیبیوں سے حضرت عایشہ کو حضرت بہت چاہتے تھے تو جسنے حضرت عایشہ کو برا کہا اور اون سے عداوت رکھی اوسنے بیشک حضرت کو رنج دیا **ق** اِبْنُ مَسْعُوْدٍ اِنَّهَا سَتَكُوْنُ بَعْدِيْ اَثَرَةٌ وَّاُمُوْرٌ تُنْكِرُوْنَهَا قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَمَا تَاْمُرُنَا قَالَ تُؤَدُّوْنَ الْحَقَّ الَّذِيْ عَلَيْكُمْ وَتَسْئَلُوْنَ اللّٰهَ الَّذِيْ لَكُمْ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن مسعود رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا انصاری صحابیون سے کہ میرے بعد تم غیرون کو تقدیم ہوگی اور برے کام ہونگے جو تمکو برے معلوم ہونگے اصحاب نے کہا کہ یا رسول اللہ پھر ہمکو آپ کیا حکم کرتے ہین حضرت نے فرمایا کہ جو تمپر حاکم کی اطاعت کا حق ہے اوسکو ادا کیجیو اور اپنا حق خدا سے مانگیو **ف** یعنی اگر حاکم تمپر ظلم کرے اور تمھارا حق بیت المال سے نہ دے تو ایسا نکرنا کہ اوسکی اطاعت چھوڑ دو صبر کا ثواب تمکو خدا دیگا علما کہتے ہین کہ ایسی زیادتی سلطنت مروانیہ مین ہوئی **ق** زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ اِنَّهَا طَيْبَةُ وَاِنَّهَا تَنْفِي الْخَبَثَ كَمَا تَنْفِي النَّارُ خَبَثَ الْفِضَّةِ بخاری اور مسلم مین زید بن ثابت رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک مدینہ پاک مقام ہے اور البتہ مدینہ میل اور کثافت والے کو اس طرح نکال دیتا ہے جیسے آگ چاندی کا میل نکال دیتی ہے **ف** ایک شخص مدینے مین حضرت پاس آیا اور مسلمان ہوا پھر بیمار پڑا حضرت سے کہنے لگا کہ میری بیعت توڑ دو حضرت نے نمانا پھر اوسنے کہا نمانا آخر کو وہ مدینے سے چلا گیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی **ق** اُمُّ عَطِيَّةَ وَاسْمُهَا نُسَيْبَةُ اِنَّهَا قَدْ بَلَغَتْ مَحِلَّهَا قَالَهُ حِيْنَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بِشَاةٍ اِلَيْهَا مِنَ الصَّدَقَةِ فَبَعَثَتْ اِلٰى عَائِشَةَ مِنْهَا بِشَيْءٍ فَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِلٰى عَائِشَةَ فَقَالَ هَلْ عِنْدَكُمْ مِّنْ شَيْءٍ قَالَتْ لَا اِلَّا اَنَّ نُسَيْبَةَ بَعَثَتْ اِلَيْنَا مِنَ الشَّاةِ الَّتِيْ بَعَثْتَ بِهَا اِلَيْهَا بخاری اور مسلم مین ام عطیہ رض سے جنکا نسیبہ نام ہے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر وہ بکری اپنے مقام کو پہونچ چکی **ف** حضرت ذو الخیار زکوۃ کی بکری نسیبہ کو بھیجی نسیبہ نے اوس بکری کا تھوڑا گوشت حضرت عائشہ کو بھیجا پھر حضرت گھر مین حضرت عائشہ پاس آئے اور فرمایا کہ کچھ تمھارے پاس کھانیکی چیز ہے حضرت عایشہ نے کہا کہ کچھ نہین ہے مگر نسیبہ نے اوس بکری کا کچھ گوشت بھیجا ہے جو آپ نے اوسکو بھیجی تھی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی زکاۃ کا مال ہرچند حضرت پر حرام تھا لیکن جب محتاج کو پہونچ گیا اور اوسنے پھر کچھ اوسمین سے حضرت کے گھر بھیجا تو اوسکا کھانا درست ہوگیا معلوم ہوا کہ جب ملکیت بدلی تو حکم بھی بدل گیا **ق** عَائِشَةُ اِنَّهَا كَانَتْ وَكَانَتْ وَكَانَ لِيْ مِنْهَا وَلَدٌ يعنی خدیجہ بخاری مین حضرت عائشہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر

خدیجہ ایسی تھی اور ایسی تھی یعنی اوسمین بہت خوبیاں تھین اور میری اولاد اوسی سے ہوئی ف حضرت عایشہ رض سے روایت ہے کہ مجکو
حضرت کی کسی بی بی پر رشک نہین آیا اس واسطے کہ حضرت مجھی کو سب سے زیادہ چاہتے تھے لیکن حضرت خدیجہ پر البتہ مجکو رشک آتا تھا
اسواسطے کہ حضرت اونکو یاد بہت کیا کرتے تھے حالانکہ مینے اونکو دیکھا تھا ایک روز مینے حضرت سے کہا کہ آپ خدیجہ کو یاد بہت کرتے
مین شاید اونکے برابر دنیا مین کوئی عورت نہین ہے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی حضرت خدیجہ بہت مالدار تھین جب اونکا نکاح
حضرت سے ہوا تو اپنا سب مال حضرت پر اوٹھایا اور عورتون مین سب سے پہلے وہی ایمان لائین حضرت اونسے بہت راضی رہے حضرت کی سب
اولاد اونہین سے پیدا ہوئی یعنی حضرت قاسم حضرت طیب حضرت طاہر تینون بیٹے لڑکپن مین مر گئے چار بیٹیان زندہ رہین یعنی حضرت
رقیہ حضرت زینب حضرت ام کلثوم حضرت فاطمہ رض سوائے حضرت فاطمہ رض کے کسی کی اولاد باقی نہین رہی لیکن صرف حضرت ابراہیم ماریہ قبطیہ کے
جو حضرت کی حرم تھین پیدا ہوئے وہ بھی لڑکپن مین مر گئے خلاصہ مطلب حضرت کی حدیث کا یہ ہے کہ مجکو دو سبب سے خدیجہ کی محبت ہے
ایک تو یہ کہ اوسمین خوبیان بہت تھین دوسرے یہ کہ میری نسل قیامت تک اوسی سے باقی رہیگی ھ علی اِنَّهَا لَا تَحِلُّ لِی اِنَّهَا
اِبْنَةُ اَخِی مِنَ الرَّضَاعَةِ یعنی بِنْتَ حَمْزَةَ مسلم مین علی مرتضی رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر امیر حمزہ کی بیٹی مجکو
حلال نہین وہ تو میرے دودھ شریک بھائی کی بیٹی ہے ف حضرت امیر حمزہ حضرت کے چچا تھے لیکن حمزہ اور حضرت نے ایک عورت
کا دودھ پیا تھا تو بھائی ہو گئے اور اونکی بیٹی بھتیجی حضرت کی ہوئی علی مرتضی رض سے روایت ہے کہ مینے حضرت سے کہا کہ آپ قریش کی
عورتون سے اکثر نکاح کرتے ہین ہمارے خاندان سے کیون نہین کرتے حضرت نے فرمایا کہ تمھارے خاندان مین کوئی ہے مینے
کہا کہ ہان حمزہ کی بیٹی موجود ہے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی ھ ابو ذر اِنَّهَا مُبَارَكَةٌ اِنَّهَا طَعَامُ طُعْمٍ یعنی زمزم
مسلم مین ابوذر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر زمزم کا پانی برکت والا ہے کھانا ہے آسودگی کا ف یعنی جیسا کھانا کھانے
سے آسودگی حاصل ہوتی ہے ویسے ہی زمزم کے پانی سے اگر آسودگی کی نیت سے پیوے ابتدائے اسلام مین جو ابوذر غفاری نے
حضرت کی پیغمبری کی خبر سنی تو مکے مین آئے کافرون کے غلبے سے حضرت کا حال پوچھ نہ سکتے تھے جب بعد مدت حضرت سے ملاقات
ہوئی تو حضرت نے پوچھا کتنے دنون سے تم آئے ہو کہا تیس دن ہوئے حضرت نے پوچھا کیا کھاتے تھے کہا سوائے زمزم کے پانی کے
اور کچھ کھانا نہ تھا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی فصل اس فصل مین وے حدیثین ہین جن پر انا ہے ق ابو ذر اِنَّكَ
اِمْرُؤٌ فِیكَ جَاهِلِیَّةٌ هُمْ اِخْوَانُكُمْ وَخَوَلُكُمْ جَعَلَهُمُ اللّٰهُ تَحْتَ اَیْدِیكُمْ فَمَنْ كَانَ اَخُوهُ تَحْتَ یَدَیْهِ

فَلْيُطْعِمْهُ مِمَّا يَأْكُلُ وَلْيُلْبِسْهُ مِمَّا يَلْبَسُ وَلَا تُكَلِّفُوهُمْ مَا يَغْلِبُهُمْ فَإِنْ كَلَّفْتُمُوهُمْ فَأَعِينُوهُمْ عَلَيْهِ
قَالَهُ لَهُ حِينَ عَيَّرَ غُلَامَهُ بِأُمِّهِ بخاری اور مسلم مین ابوذر رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر تو ایسا مرد ہے
کہ تجھمین جہالت کی خو ہے تمھارے غلام تمھارے بھائی ہین یعنی آدم کی اولاد مین اور تمھارے خدمتگار ہین خدا نے اونکو تمھارے
ہاتھ کے نیچے ڈالا ہے یعنی اونکا مالک کیا ہے سو جسکا بھائی جسکی ملک مین ہو سو اوسکو کھلاوے جو آپ کھاتا ہو اور اوسکو پہناوے
جو آپ پہنتا ہو اور اون پر ایسا بوجھ نہ ڈالو جو اونکو دبا ڈالے سو اگر کسی کام کا بوجھ ڈالو تو خود بھی اونکی مدد کرو یہ حدیث حضرت نے
ابوذر سے فرمائی جب ابوذر نے اپنے غلام کو ماں کی گالی دی ف ابوذر غفاری جیسا آپ لباس پہنتے تھے ویسا ہی اونکا غلام
پہنے تھا کسی نے اونسے سبب پوچھا تب یہ حدیث بیان کی لونڈی غلام کو کھانا کپڑا دستور کے موافق بقدر مقدور دینا واجب ہے
اپنے برابر کھانا کپڑا دینا مستحب ہے فرض نہین اور گالی دینا درست نہین اگر کام بگاڑے جھڑکنا درست ہے اور بھاری کام
کو نہ کہے اگر کہے تو آپ بھی اوس کام مین شریک ہووے ق سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ إِنَّكَ أَنْ تَذَرَ وَرَثَتَكَ
أَغْنِيَاءَ خَيْرٌ مِنْ أَنْ تَذَرَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُونَ النَّاسَ وَإِنَّكَ لَنْ تُنْفِقَ نَفَقَةً تَبْتَغِي بِهَا وَجْهَ اللّٰهِ
إِلَّا أُجِرْتَ بِهَا حَتَّى مَا تَجْعَلُ فِي فِي امْرَأَتِكَ قَالَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أُخَلَّفُ بَعْدَ أَصْحَابِي قَالَ إِنَّكَ لَنْ
تُخَلَّفَ فَتَعْمَلَ عَمَلًا تَبْتَغِي بِهِ وَجْهَ اللّٰهِ إِلَّا ازْدَدْتَ دَرَجَةً وَرِفْعَةً وَلَعَلَّكَ أَنْ تُخَلَّفَ حَتَّى يَنْتَفِعَ بِكَ
أَقْوَامٌ وَيُضَرَّ بِكَ آخَرُونَ اللّٰهُمَّ أَمْضِ لِأَصْحَابِي هِجْرَتَهُمْ وَلَا تَرُدَّهُمْ عَلَى أَعْقَابِهِمْ لَكِنِ الْبَائِسُ
سَعْدُ بْنُ خَوْلَةَ قَالَهُ لَهُ لَمَّا عَادَهُ بخاری اور مسلم مین سعد بن ابی وقاص رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر
تو اپنے وارثون کو مالدار چھوڑے بہتر ہے اس سے کہ اونکو محتاج چھوڑے کہ مانگین لوگون سے ہتھیلی پھیلا کر اور جو کچھ کہ تو خرچ کرے گا
خدا کی رضامندی کے واسطے اوسکا ضرور ثواب پاویگا یہان تک کہ جو اپنی جورو کے مونہہ مین ڈالیگا یعنی اوسکا بھی ثواب ملیگا کہا سعد نے
پھر مینے کہا یا رسول اللہ کیا مین چھوڑ دیا جاونگا بعد اپنے ساتھیون کے چلے جانے کے حضرت نے فرمایا کہ اگر تو بیماری کے سبب
مکے مین چھوڑا جاویگا اور کوئی کام خدا کی رضامندی کا کرتا رہے گا تو مقرر تیرا مرتبہ اور درجہ بلند ہوگا اور شاید کہ تو چھوڑا جاویگا
یعنی تیری زندگی بہت ہوگی یہان تک کہ نفع پاوینگے تجھسے بہت گروہ اور ضرر تجھسے پاوینگے اور لوگ یعنی تیرے جہاد سے مسلمانون کو
قوت ہوگی اور کافرون کو ضرر الٰہی اللہ جاری اور قائم رکھ میرے اصحاب کی ہجرت کو اور نہ پھیر اونکو ایڑیون کے بھل لیکن نہایت محتاج

۷۶

سعد بن خولہ ہے یعنی باوجود ہجرت کے پھر مکے مین آکر مرگیا حضرت نے سعد بن ابی وقاص سے فرمایا جب اونکی بیمار پرسی کو تشریف
لیگئے **ف** صحیح بخاری مین سعد بن ابی وقاص رضہ سے روایت ہے کہ مین حجۃ الوداع مین بیمار ہوا حضرت میرے دیکھنے کو آئے
مینے کہا کہ مین بہت بیمار ہون زندگی کی توقع نہین اور مین مالدار ہون اور ایک میری بیٹی ہے اوسکے سوائے کوئی میرا وارث
نہین حکم ہو تو ایک حصہ بیٹی کو دون دو حصے خیرات کرون حضرت نے فرمایا کہ نہین پھر مینے کہا آدھا مال خیرات کرون حضرت نے
فرمایا کہ نہین پھر مینے کہا کہ تہائی مال خیرات کرون حضرت نے فرمایا کہ ہان تہائی خیرات کے واسطے بہت ہے پھر حضرت نے یہ حدیث
فرمائی معلوم ہوا کہ وارثون کا حق مقدم ہے فقیرون پر اور تہائی سے زیادہ وصیت درست نہین اور جو رولڑکون کو کھانے
کپڑے دینے مین بھی ثواب ہے اگر خدا کا حکم جانکر دیوے اور سعد کو مکے مین رہنے کا اسواسطے رنج تھا کہ مہاجرین نے مکے کا رہنا
خدا کے واسطے چھوڑا تھا تو اوسمین پھر رہنا مکروہ جانتے تھے سو حضرت نے فرمایا کہ اگر عذر سے رہنا ہو تو عبادت کے ثواب مین
نقصان نہین پھر اونکی زندگی کا اشارہ فرمایا چنانچہ سعد اتنا جیے کہ عمر فاروق کی خلافت مین ملک عراق کو فتح کیا پھر باقی مہاجرین
کے واسطے دعا کی کہ ایمان اور ہجرت پر ثابت رہین بعد اوسکے سعد بن خولہ پر جو حجۃ الوداع مین مرگئے تھے افسوس کیا **ق**
اِبْنُ عَبَّاسٍ اِنَّكَ سَتَاْتِيْ قَوْمًا اَهْلَ كِتَابٍ فَاِذَا جِئْتَهُمْ فَادْعُهُمْ اِلٰٓى اَنْ يَّشْهَدُوْا اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ
اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ فَاِنْ هُمْ اَطَاعُوْا لَكَ بِذٰلِكَ فَاَخْبِرْهُمْ اَنَّ اللّٰهَ فَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ
فِيْ كُلِّ يَوْمٍ وَّلَيْلَةٍ فَاِنْ هُمْ اَطَاعُوْا لَكَ بِذٰلِكَ فَاَخْبِرْهُمْ اَنَّ اللّٰهَ فَرَضَ عَلَيْهِمْ صَدَقَةً تُؤْخَذُ مِنْ
اَغْنِيَآئِهِمْ فَتُرَدُّ عَلٰى فُقَرَآئِهِمْ فَاِنْ هُمْ اَطَاعُوْا لَكَ بِذٰلِكَ فَاِيَّاكَ وَكَرَآئِمَ اَمْوَالِهِمْ وَاتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُوْمِ
فَاِنَّهٗ لَيْسَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ اللّٰهِ حِجَابٌ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عباس رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے جب معاذ بن جبل کو
یمن کا حاکم کرکے بھیجا تو فرمایا کہ البتہ تو عنقریب اوس قوم پاس آویگا جو کتاب والے ہین یعنی یہود اور نصاری تو جب تو اونکے
پاس جاتا تو اونکو بلا اسطرف کہ گواہی دیوین اسکی کہ کوئی خدا کے سوائے لائق پوجنے کے نہین اور مقرر محمد خدا کا رسول ہے جو
اگر وہ اس بات مین تیرا کہنا مانین تو اونکو خبردار کر اس سے کہ خدا نے اونپر ہر ایک دن رات مین پانچ نمازین فرض کین ہین سو
اگر وے اسمین بھی تیرا کہنا مانین تو اونکو خبردار کر اس سے کہ خدا نے اونپر زکوۃ فرض کی ہے کہ اونکے مالدارون سے لیجاوے اونکے محتاجون
پھیر کر دی جاوے سو اگر وے اسکو بھی مانین تو لازم ہے کہ تو اونکے عمدہ مال سے یعنی زکوۃ مین جانور چن چن کر عمدہ قسم نلینا اور ڈر اکی مظلوم کی

بد دعا سے سو بات یون ہے کہ مظلوم کی دعا مین اور خدا مین کچھ آڑ نہین یعنی مظلوم کی دعا جلد قبول ہوتی ہے کسی پر ظلم نکرنا شعر بترس از آہ
مظلومان کہ در وقت دعا کردن ۞ اجابت از در حق بہر استقبال می آید ۞ ۲۵۱ ہ سلمۃ بن الاکوع اِنَّکَ کَالَّذِیْ قَالَ الْاَوَّلُ اَللّٰھُمَّ
اَبْغِنِیْ حَبِیْبًا ھُوَ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ نَفْسِیْ قَالَہٗ لَہٗ مسلم مین سلمہ بن اکوع سے روایت ہے کہ حضرت نے مجھسے فرمایا کہ مقرر تو ویسا ہے
جیسا اگلے زمانے مین کوئی مثل کہہ گیا ہے کہ اے خدا مجکو ایسا دوست دے جو میرے نزدیک میری جان سے پیارا ہو یہ حضرت
نے سلمہ بن اکوع سے فرمایا ف حضرت نے کسی لڑائی مین سلمہ بن اکوع کو ڈھال دی سلمہ نے کسی اور اپنے دوست کو دی حضرت نے پوچھا
کہ تیری ڈھال کہان ہے سلمہ نے کہا کہ مینے اپنے دوست کو دی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اپنی جان پر دوست کو مقدم رکھنا [illegible]
بات ہے ۲۵۲ ہ عمرو بن عبسۃ اِنَّکَ لَا تَسْتَطِیْعُ ذٰلِکَ یَوْمَکَ ھٰذَا اَلَا تَرٰی حَالِیْ وَحَالَ النَّاسِ وَلٰکِنِ ارْجِعْ اِلٰی اَھْلِکَ
فَاِذَا سَمِعْتَ بِیْ قَدْ ظَھَرْتُ فَاْتِنِیْ قَالَہٗ لَہٗ حِیْنَ قَالَ اِنِّیْ مُتَّبِعُکَ مسلم مین عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ
بیشک میرا ساتھ دینا تجسے نہو سکیگا اسوقت مین کیا تو نہین میرے حال اور لوگون کے حال کو دیکھتا ہے یعنی ابھی کفر غالب ہے اور
اسلام مغلوب لیکن پھر جا اپنے لوگون مین پھر جب تو میرا حال سنیو کہ مین کافرون پر غالب ہوا تو میرے پاس آئیو یہ حضرت نے عمرو
بن عبسہ سے فرمایا جب وہ نے کہا کہ مین تیرا ساتھ دونگا تابعداری کرونگا ف پورا قصہ بخاری اور مسلم مین عمرو بن عبسہ رض سے یون
روایت ہے کہ مین کفر کے وقت مین بھی کافرون کو گمراہ اور بت پرستی کو برا جانتا تھا پھر مینے سنا کہ ایک شخص مکے مین غیب کی
خبرین دیتا ہے مین اسی اشتیاق سے مکے گیا کہ دیکھا حضرت کافرون کے غلبے سے اپنے مکان سے نہین نکل سکتے مین حضرت
کے پاس گیا پھر مینے پوچھا کہ تم کون ہو حضرت نے فرمایا کہ مین پیغمبر ہون مینے پوچھا کہ پیغمبر کسکو کہتے ہین حضرت نے فرمایا
کہ خدا نے اپنے بندون کو میری زبانی پیغام بھیجا ہے مینے پوچھا کہ وہ پیغام کیا ہے حضرت نے فرمایا کہ اپنے برادرون سے سلوک
کرنا اور بتون کو توڑنا اور صرف خدا کو مالک جاننا اور کسیکو اوسکا شریک نجاننا پھر مینے کہا کہ حضرت کا ساتھ کسنے دیا ہے
حضرت نے فرمایا کہ ایک میان اور ایک غلام نے یعنی صدیق اکبر اور بلال پھر مینے کہا کہ مین بھی حضرت کا ساتھ دیتا ہون تب
حضرت نے یہ حدیث فرمائی پھر مین رخصت ہو کے اپنے گھر گیا جب حضرت مدینے مین آئے تب مین خدمت مین حاضر ہوا ۲۵۳ خ ابن عمر اِنَّکَ
لَسْتَ تَصْنَعُ ذٰلِکَ خُیَلَاءَ قَالَہٗ لِاَبِیْ بَکْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ یَعْنِیْ اِسْتِرْخَاءَ الْاِزَارِ بخاری مین عبداللہ بن عمر رض سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ تو اوسکو غرور کی راہ سے نہین کرتا یہ حضرت نے ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے فرمایا یعنی تیری ازار کا زمین پر

لٹک جانا غرور سے نہیں **ف** حضرتؐ نے ایکبار فرمایا کہ جو ازار یعنی تہ بند یا پاجامہ ٹخنے سے نیچے لٹکے سو دوزخ میں ہے صدیق
اکبرؓ نے عرض کی یا رسول اللہ میری ازار ایک طرف بے اختیار لٹک جاتی ہے مین کیا کرون تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا
کہ ازار اور پاجامے کو ٹخنے کے نیچے لٹکانا اگر غرور یا آرائش کی راہ سے ہے تو سخت حرام ہے اور نہیں تو مکروہ ہے لیکن اگر یا بولا
قصد بے اختیاری سے لٹک جاوے تو معاف ہے **فصل** اس فصل مین وے حدیثین ہین جن کے سرے پر انکم ہے **ق** ۴۸۴ امّ سلمۃ
اِنَّكُمْ تَخْتَصِمُونَ اِلَيَّ وَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ اَنْ يَكُونَ اَلْحَنَ بِحُجَّتِهِ مِنْ بَعْضٍ فَاَقْضِيَ لَهُ وَبِنَحْوِ مَا اَسْمَعُ مِنْهُ فَمَنْ قَطَعْتُ
لَهُ مِنْ حَقِّ اَخِيهِ شَيْئًا فَلَا يَاْخُذْهُ فَاِنَّمَا اَقْطَعُ لَهُ قِطْعَةً مِنَ النَّارِ بخاری اور مسلم مین حضرت ام سلمہ رضؓ سے روایت ہے
کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ البتہ تم جھگڑا فیصل کروانے آتے ہو میرے پاس اور شاید کہ تم لوگون مین بعضا آدمی ہوشیار اور خوش تقریر ہوتا ہے
اپنی دلیل کی ملکیت کے بیان مین بہ نسبت دوسرے آدمی کے سو فیصلہ کر دیتا ہون مین جیسا کہ اوس سے سنتا ہون سو جس شخص کو
مین اوسکے بھائی کے حق سے کچھ کاٹ کے دلا دون تو وہ شخص نہ لیوے پر ہے حق کو سوائے اسکے کچھ نہیں کہ اوسکو مین دوزخ کا ٹکڑا
دیتا ہون **ف** یعنی قاضی اور حاکم ظاہر پر حکم کرتا ہے سو اگر کوئی خوش تقریری سے دھوکا دیکر حاکم سے حکم لیوے اور پرایا حق
چھینے تو وہ مال اوسکے حق مین خدا کے نزدیک حرام ہے اور اوسکا انجام دوزخ ہے اگرچہ ظاہر مین درست ہے، **ھ** ۴۸۵ ابو قتادۃ
اِنَّكُمْ تَسِيرُونَ عَشِيَّتَكُمْ وَلَيْلَتَكُمْ وَتَاْتُونَ الْمَاءَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ غَدًا **ق** له قبل ليلة التعريس بيوم مسلم مین ابو قتادہ
رضؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تم چلوگے دوپہر ڈھلے شام تک اور رات بھر اور کل پانی پر جاؤگے جو خدا نے چاہا یہ حضرت نے
ایکدن پہلے اوس رات سے فرمایا تھا جب پچھلی رات کو سو گئے تھے **ف** یہ حدیث حضرت نے جنگ خیبر یا تبوک مین فرمائی دن گرمی کے
تھے پانی کم ملتا تھا اور اس رات کو چلتے چلتے آخر شب سو گئے تھے نماز فجر فوت ہوگئی پھر قضا جماعت سے پڑھی **ھ** ۴۸۶ معاذ
بن جبل اِنَّكُمْ سَتَاْتُونَ غَدًا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ عَيْنَ تَبُوكَ وَاِنَّكُمْ لَنْ تَاْتُوهَا حَتّٰى يُضْحِيَ النَّهَارُ فَمَنْ جَاءَهَا مِنْكُمْ فَلَا
يَمَسَّ مِنْ مَائِهَا شَيْئًا حَتّٰى اٰتِيَ مسلم مین معاذ بن جبل رضؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اگر خدا نے چاہا تم کل تبوک کے چشمے پر
پہونچوگے اور تم اوس چشمے پر نہیں پہونچنے کے جبتک کہ دن نہ چڑھیگا سو تم لوگون مین جو اوس پر جاوے تو اوسکے پانی کو کچھ بھی ہاتھ
نہ لگاوے جبتک مین نہ آؤن **ف** معاذ بن جبل رضؓ سے روایت ہے کہ ہم حضرتؐ کے ساتھ جنگ تبوک کو چلے ایک رات حضرت نے یہ
حدیث فرمائی جیسا کہ حضرتؐ نے فرمایا تھا اوسی وقت ہم اوس چشمے پر پہونچے دو آدمیون نے لشکر سے نکل کر اوس پانی مین ہاتھ لگایا

تہما ورود نسخہ قدیمہ ۱۲

ف ... [illegible]

حضرت نے پوچھا کسی نے اسمین ہاتھ لگایا ہے معلوم ہوا دو آدمی تھے حضرت اونپر ناخوش ہوے پانی چشمے مین نہایت کم تھا پھر آدمیون نے تھوڑا تھوڑا پانی جمع کیا اتنا بمشکل جمع ہوا کہ حضرت نے ہاتھ اور منھ دھوکر اوس پانی کو چشمے مین ڈالا پھر تو چشمے سے خوب جوش مارا سب آدمی اور جانور چھک گئے یہ حضرت کا معجزہ ہوا اوس لشکر مین تیس ہزار آدمی تھے اور ایک روایت مین ستر ہزار تھے

۳۸۷ خ ابو ہریرۃ اِنَّکُمْ سَتَحْرِصُوْنَ عَلَی الْاِمَارَۃِ وَاِنَّھَا سَتَکُوْنُ نَدَامَۃً یَّوْمَ الْقِیٰمَۃِ فَنِعْمَ الْمُرْضِعَۃُ وَبِئْسَتِ الْفَاطِمَۃُ بخاری مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تم لوگ آگے حرص کروگے حکومت پر اور حال اسکا یہ کہ حکومت کا قیامت مین پچھتاوا ہوگا یعنی کیون ہم حاکم ہوئے تھے جو آج حساب اور عذاب مین گرفتار ہوئے سو وہ دودھ پلانے والی تو اچھی تھی اور وہ دودھ چھڑانے والی بری ف یعنی حکومت کی ابتدا خوب ہوتی ہے کہ آدمی عیش اور آرام مین رہتا ہے جیسا عورت جب تک وہ دودھ پلائے جاتی ہے لڑکا خوش رہتا ہے اور انجام حکومت کا برا ہے اوسکے زوال سے آدمی رنج اور افسوس مین گرفتار ہوتا ہے جیسے عورت وہ دودھ چھڑانے والی لڑکے کو بری معلوم ہوتی ہے

۳۸۸ ق جریر اِنَّکُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّکُمْ کَمَا تَرَوْنَ ھٰذَا لَا تُضَامُّوْنَ فِیْ رُؤْیَتِہٖ فَاِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ لَّا تُغْلَبُوْا عَلٰی صَلٰوۃٍ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِھَا فَافْعَلُوْا ثُمَّ قَرَاَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّکَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوْبِ بخاری مسلم مین جریر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک تم قیامت مین دیکھوگے اپنے رب کو جیسا اوسکو دیکھتے ہو یعنی چاند کو ہجوم نکروگے اوسکے دیکھنے مین یعنی ہجوم سے اوسکے دیدار مین کچھ حجاب اور آڑ نہوگی جیسے چاند کو دیکھنے مین ہجوم خلل نہین ڈالتا سو اگر تمسے ہوسکے کہ غافل نہو نماز سے سورج نکلنے سے پہلے اور سورج ڈوبنے سے پہلے تو کیا کرو پھر حضرت نے قرآن سے اسکی دلیل پڑھی کہ پاکی بول تعریف کے ساتھ اپنے رب کی سورج نکلنے سے پہلے اور ڈوبنے سے پہلے ف مصابیح مین جریر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ ہم حضرت کے پاس بیٹھے تھے حضرت نے چودھوین رات کے چاند کو دیکھا پھر یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خدا کا دیدار قیامت مین ایمانداروں کے نصیب ہوگا اور یہی مذہب ہے اہل سنت کا شیعہ اور معتزلہ دیدار کے منکر ہین یہ دولت اونکے نصیب ہی مین نہین انکار ہی کیا اور یہ بھی معلوم ہوا کہ نماز فجر اور عصر کو دیدار خدا کے حاصل ہونے مین دخل ہے

۳۸۹ م ابوذر اِنَّکُمْ سَتَفْتَحُوْنَ اَرْضًا یُذْکَرُ فِیْھَا الْقِیْرَاطُ وَفِیْ رِوَایَۃٍ سَتَفْتَحُوْنَ مِصْرَ وَھِیَ اَرْضٌ یُّسَمّٰی فِیْھَا الْقِیْرَاطُ فَاسْتَوْصُوْا بِاَھْلِھَا خَیْرًا فَاِنَّ لَھُمْ ذِمَّۃً وَّرَحِمًا مسلم مین ابوذر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ تم آگے فتح کروگے اوس زمین کو جسمین قیراط کا چرچا ہے اور ایک روایت مین یون ہے کہ فتح کروگے ملک مصر کو اور وہ

زمین ہے جسمین قیراط کا نام مشہور ہے سو میری وصیت مانو اون کے لوگون کے ساتھ نیکی کرنے کی سو البتہ اونکے لیے
امان ہے اور اون سے برادری ہے ف قیراط نصف دانگ ہے سونے کی ہوتی ہے وزن مین پانچ جو کے برابر ملک مصر مین اوسکی
بہت چال تھی مصر کے بادشاہ نے ماریہ قبطیہ کو حضرت کے واسطے بھیجا تھا اون سے حضرت ابراہیم پیدا ہوئے اسواسطے مصر والونکو
امان اور پناہ ہوئی اور حضرت ہاجرہ حضرت اسمعیل کی ماں مصر کی تھین اور حضرت اسمعیل عرب کے جد ہین تو مصر والون سے عرب کو
ننہالی رشتہ ہوا اس واسطے اونکے ساتھ نیکی اور احسان کرنے کو حضرت نے فرمایا ح أَنَسٌ إِنَّكُمْ سَتَلْقَوْنَ بَعْدِي أَثَرَةً
فَاصْبِرُوا حَتَّى تَلْقَوْنِي عَلَى الْحَوْضِ بخاری مین انس سے روایت ہے کہ حضرت نے انصار سے فرمایا کہ البتہ میرے
بعد تم پاؤ گے اپنے سوا اورونکو مقدم یعنی تمہارے سوا اور لوگون کو حکومت ملیگی تو تم صبر کرتے رہیو تاوقتیکہ تم حوض
کوثر پر مجھسے ملو یعنی قیامت تک ف حضرت نے ایکبار انصاریون کو بلایا تاکہ بحرین مین جاگیر دیوین تو انصار نے کہا کہ مہاجرین کو
بھی اتنی جاگیر دیجیے کہ وے اگلے مسلمان ہین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اگر نہین لیتے ہو تو میرے بعد بھی حکومت اور
ریاست کا حوصلہ کرنا ح أَبُو سَعِيدٍ إِنَّكُمْ قَدْ دَنَوْتُمْ مِنْ عَدُوِّكُمْ وَالْفِطْرُ أَقْوَى لَكُمْ قَالَهُ حِينَ دَنَا مِنْ
مَكَّةَ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ ثُمَّ نَزَلْنَا مَنْزِلًا آخَرَ فَقَالَ إِنَّكُمْ مُصَبِّحُو عَدُوِّكُمْ وَالْفِطْرُ أَقْوَى لَكُمْ فَأَفْطِرُوا فَكَانَتْ عَزْمَةً
فَأَفْطَرْنَا ثُمَّ لَقَدْ رَأَيْتُنَا نَصُومُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذَلِكَ فِي السَّفَرِ مسلم مین ابو سعید
سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ تم اپنے دشمن سے قریب ہوئے ہو اور روزہ توڑنا تمکو بہت مضبوط کر دیگا یہ حضرت نے جب فرمایا کہ
مکے سے قریب ہوئے کہا ابو سعید نے پھر اترے ہم دوسری منزل پر پھر حضرت نے فرمایا کہ البتہ تم صبح کو لڑوگے اپنے دشمن سے
اور روزہ توڑنا تمکو نہایت مضبوط کر دیگا سو توڑو روزے کو سفر مین توڑنا مباح تھا حضرت کے حکم سے فرض ہو گیا تو
ہمنے روزہ توڑا پھر اس سفر کے بعد مقرر ہمنے اپنے تئین دیکھا کہ ہم سفر مین روزہ رکھتے تھے حضرت کے ساتھ ف
جس سال کہ فتح ہوا حضرت مدینے سے رمضان مین روزہ رکھے جہاد کو چلے جب مکے کے قریب پہنچے تب یہ حدیث فرمائی
خلاصہ مطلب یہ کہ سفر مین روزہ رکھنا اور توڑنا دونون درست ہے لیکن بشرط طاقت رکھنا افضل ہے مگر جہاد مین توڑنا
افضل ہے کہ دونا طاقت کا کام ہے بلکہ اوس سال جن لوگون نے روزہ نہ توڑا حضرت نے اونکو گنہگار فرمایا ق حُذَيْفَةُ إِنَّكُمْ
لَا تَدْرُونَ لَعَلَّكُمْ أَنْ تُبْتَلَوْا بخاری اور مسلم مین حذیفہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ تم نہین جانتے ہو شاید کہ

بلا مین ڈالے جاؤ ف حذیفہ رض سے روایت ہے کہ ہم حضرت کے ساتھ تھے حضرت نے فرمایا کہ گنو تو کتنے مسلمان کلمہ گو ہین ہمنے کہا
کہ یا حضرت کیا ہمارے واسطے کچھ آپ کو خوف ہے ہم لوگ تو چھ سو سے سات سو تک ہین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی سو جیسا حضرت نے
فرمایا تھا ہم بلا مین پڑے کافرون کے غلبے سے نماز نہ پڑھ سکتے تھے مگر چھپ کر اور ابتداے اسلام مین بہت اصحاب حبش وغیرہ کیطرف
کہ چھوڑ کر نکل گئے تھے ق اَنَسٌ اِنَّکُمْ لَسْتُمْ مِثْلِیْ اَمَا وَاللّٰہِ لَوْ تَمَادٰی لِیَ الشَّہْرُ لَوَاصَلْتُ وِصَالًا یَدَعُ الْمُتَعَمِّقُوْنَ ۶۹۳
تَعَمُّقَہُمْ بخاری اور مسلم مین انس رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک تم لوگ میرے برابر نہین جان لو قسم خدا کی اگر رمضان کا مہینا مجکو
زیادہ ہو جاتا تو برابر اتنے طے کے روزے رکھتا جاتا کہ چھوڑ دیتے تعمق کرنے والے اپنی شدت کو ف ایکبار حضرت نے آخر رمضان مین
طے کے روزے رکھے بعضے اصحاب بھی حضرت کے ساتھ طے کے روزے رکھنے لگے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی چاند جلد ہو گیا اگر مہینا
زیادہ بڑھتا تو مین اتنا طے کرتا جاتا کہ لوگ عاجز ہو کر طے کرنا چھوڑ دیتے یہ بات حضرت نے غصے سے فرمائی طے کا روزہ حضرت کو درست تھا اور ونکو
نہین ق ابْنُ عَبَّاسٍ اِنَّکُمْ مُلَاقُو اللّٰہِ مُشَاۃً حُفَاۃً عُرَاۃً غُرْلًا مسلم مین عبد اللہ بن عباس رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر ۶۹۴
تم قیامت مین خدا کو ملو گے پیدل چلتے ننگے پیر ننگے بدن سب بے ختنہ ہوئے ف یعنی دنیا کے سامان مین شب و روز مشغول رہتے ہو
سواری اور پوشاک پر مرتے ہو قیامت مین یہ کچھ بھی نہ رہے گا کپڑا ایک بدن پر نہو گا جیسے ننگے مادرزاد پیدا ہوئے تھے ویسے ہی قبر سے
اٹھو گے فصل اس فصل مین دو حدیث ہے جسمین انکن کی لفظ ہے ق عَائِشَۃُ اِنَّکُنَّ لَاَنْتُنَّ صَوَاحِبُ یُوْسُفَ مُرُوْا اَبَا بَکْرٍ ۶۹۵
فَلْیُصَلِّ بِالنَّاسِ قَالَہٗ فِیْ مَرَضِہِ الَّذِیْ تُوُفِّیَ فِیْہِ بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر تم یوسف
کے ساتھ والی عورتون کی طرح یعنی کیون خلاف تمائی کرتے ہو کہو ابو بکر کو کہ لوگون کو خود امام ہو کر نماز پڑھائے اور یہ حضرت نے اوس بیماری
مین فرمایا جسمین انتقال ہوا ف بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے مرض الموت مین فرمایا کہ کہو ابو بکر رض سے
لوگونکو نماز پڑھا دے مینے کہا کہ ابو بکر رض نرم دل مرد ہے اگر حضرت کی مقام پر نماز پڑھانے کو کھڑا ہو گا رونے لگے گا قرآن کی آواز لوگ نہ سن سکینگے
عمر رض کو فرمایئے کہ نماز پڑھا دے حضرت نے فرمایا کہ ابو بکر رض سے کہو کہ نماز لوگون کو پڑھا دے پھر مینے حفصہ رض سے کہا کہ تم حضرت سے کہو حفصہ نے
حضرت سے یہی کہا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی چنانچہ حضرت کی حیات مین پانچ دن صدیق اکبر رض نے امامت سے نماز پڑھائی یہ اشارہ ہوا صدیق اکبر رض
کی خلافت کا کہ جو عہدہ حضرت کا خاص تھا یعنی نماز کی امامت کا سو اپنی زندگی مین صدیق اکبر رض کو دیا جیسے بادشاہ اپنی زندگی مین کسیکو تخت
اور چتر شاہی دیوے تو یہ علامت ہے کہ بادشاہ نے اوسکو ولی عہد کیا فصل اس فصل مین وے حدیثین ہین جنکے سرے پر انما ہے ق ۶۹۶

٤٩٦ ابن عمرؓ اِنَّمَا اَجَلُكُمْ فِي اَجَلِ مَنْ خَلَا مِنَ الْاُمَمِ كَمَا بَيْنَ صَلٰوةِ الْعَصْرِ اِلٰى مَغْرِبِ الشَّمْسِ وَاِنَّمَا مَثَلُكُمْ وَمَثَلُ الْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰى كَرَجُلٍ اِسْتَعْمَلَ عُمَّالًا فَقَالَ مَنْ يَّعْمَلُ لِيْ اِلٰى نِصْفِ النَّهَارِ عَلٰى قِيْرَاطٍ قِيْرَاطٍ فَعَمِلَتِ الْيَهُوْدُ اِلٰى نِصْفِ النَّهَارِ عَلٰى قِيْرَاطٍ قِيْرَاطٍ ثُمَّ قَالَ مَنْ يَّعْمَلُ لِيْ مِنْ نِصْفِ النَّهَارِ اِلٰى صَلٰوةِ الْعَصْرِ عَلٰى قِيْرَاطٍ قِيْرَاطٍ فَعَمِلَتِ النَّصَارٰى مِنْ نِصْفِ النَّهَارِ اِلٰى صَلٰوةِ الْعَصْرِ عَلٰى قِيْرَاطٍ قِيْرَاطٍ ثُمَّ قَالَ مَنْ يَّعْمَلُ لِيْ مِنْ صَلٰوةِ الْعَصْرِ اِلٰى مَغْرِبِ الشَّمْسِ عَلٰى قِيْرَاطَيْنِ قِيْرَاطَيْنِ اَلَا فَاَنْتُمُ الَّذِيْنَ تَعْمَلُوْنَ مِنْ صَلٰوةِ الْعَصْرِ اِلٰى مَغْرِبِ الشَّمْسِ عَلٰى قِيْرَاطَيْنِ اَلَا لَكُمُ الْاَجْرُ مَرَّتَيْنِ فَغَضِبَتِ الْيَهُوْدُ وَالنَّصَارٰى فَقَالُوْا نَحْنُ اَكْثَرُ عَمَلًا وَّاَقَلُّ عَطَاءً قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى هَلْ ظَلَمْتُكُمْ مِّنْ حَقِّكُمْ شَيْئًا قَالُوْا لَا قَالَ فَاِنَّهٗ فَضْلِيْ اُعْطِيْهِ مَنْ شِئْتُ بخاری اور مسلم نے عبداللہ بن عمرؓ سے روایت کی ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا سوائے اسکے کوئی مثل نہین ہو سکتی کہ عمر اور مدت تمھاری اے مسلمانون اگلی امتون کی عمر اور مدت کے مقابلے مین ایسی ہے جیسے عصر کی نماز سے شام تک یعنی اگلی امتون کی زندگی زیادہ تھی جیسے صبح سے عصر تک اور مسلمانون کی عمر کم جیسے عصر سے شام تک اور نہین ہے مثل تمھاری اے مسلمانون اور مثل یہود اور نصاریٰ کی مگر جیسے مثل اوس مرد کی جسنے کام کروایا کارندون سے سو اوسنے کہا جو میرا کام کرے صبح سے دوپہر تک اوسکو ایک ایک قیراط ملیگا سو کام کیا یہود نے دوپہر تک ایک ایک قیراط پر پھر کہا اوس مرد نے کہ جو میرا کام کرے دوپہر سے عصر کی نماز تک اوسکو ایک ایک قیراط مزدوری ملے گی تو نصاریٰ نے دوپہر سے عصر تک ایک ایک قیراط پر مزدوری کی پھر اوس مرد نے کہا کہ جو میرا کام کرے عصر کی نماز سے شام تک اوسکو دو دو قیراط مزدوری ملے گی جانو اے مسلمانون سو تمہی وے لوگ تم ہو جنھون نے عصر سے شام تک کام کیا دو دو قیراط پر جان رکھو کہ تمھاری مزدوری دونی ہے سو غصے ہونگے یہود اور نصاریٰ قیامت مین پھر کہینگے کہ ہم کام مین تو زیادہ ہین اور مزدوری مین کم یعنی یہ عجب ہے کہ کام بہت محنت کم خدا فرماویگا کیا مینے تمپر کچھ ظلم کیا یعنی جو مزدوری ٹھہر گئی تھی اوس سے کچھ کم دیا کہینگے کہ جو ٹھہرا تھا اوس سے کم نہین ملا خدا فرمائیگا سو یہ تو یعنی دونی مزدوری دینا میرا فضل ہے جسکو چاہون اوسکو دون **ف** یعنی یہود اور نصاریٰ کی ہر چند عمرین زیادہ تھین اور عبادت بہت لیکن امت محمدی کو باوجود کم عمری اور قلت عبادت کے اون سے ثواب دونا ہے یہ خدا کا فضل ہے اپنے حبیب کی ضعیف امت پر اور اسی حدیث کے مطابق مضمون انجیل مین بھی موجود ہے چنانچہ متی کی انجیل باب ۲۰ آیت ا مین عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ ایک مالک نے صبح کے وقت سے ایک دینار پر مزدور مقرر کیے اور اپنے باغ مین بھیجے پھر چند ساعت کے بعد یعنی چار گھڑی اور پہر اور دوپہر کے بعد اور مزدور اوتنی مزدوری پر باغ مین بھیجے شام کو ہر ایک مزدور کو ایک ایک دینار دیا پہلون نے شکوہ کیا کہ ہم دن بھر کے محنتی

اور یہ تھوڑی دیر کے محنتی برابر ہو گئے مالک نے جواب دیا کہ کیا مینے تمپر ظلم کیا جو تمھاری مزدوری مقرر ہوئی تھی سو تمنے پائی مجکو
اپنے مال مین اختیار ہے جتنا جسکو چاہوں دون علی ہذا القیاس پہلے پچھلے ہو جاوینگے اور مقدم موخر بلائے گئے تو بہت لوگ
ہین لیکن مقبول اور برگزیدہ کم ہین فقط اس انجیل کی تقریر سے صاف ثابت ہوا کہ امت محمدی امت موسوی اور عیسوی سے برگزیدگی
اور ثواب مین افضل ہے اسواسطے کہ سب سے پچھلی امت ہے یہ خدا کا کرم ہے یہود اور نصاری کے شور اور غل سے کیا ہوتا ہے الٰہی ہزار

۴۹۷ ہزار شکر تیرے احسان کا کہ اپنے حبیب کی امت مین ہمکو کیا **ق** سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالْخَوَاتِيْمِ بخاری اور مسلم مین
سہل بن سعد رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین اعتبار کامون کا مگر خاتمے پر **ف** ایک شخص جہاد مین کافرون سے خوب
لڑا حضرت نے فرمایا کہ یہ شخص دوزخی ہے لوگون کو تعجب ہوا آخر کو اوس شخص نے اپنے تئین آپ ہلاک کیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی

۴۹۸ یعنی ابتدا کا کچھ اعتبار نہین جب تک انجام بخیر نہو **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِنَّمَا الْاِمَامُ جُنَّةٌ يُقَاتَلُ مِنْ وَّرَائِهٖ وَيُتَّقٰى بِهٖ فَاِنْ اَمَرَ
بِتَقْوَى اللّٰهِ وَعَدَلَ كَانَ لَهٗ بِذٰلِكَ اَجْرٌ وَاِنْ يَّاْمُرْ بِغَيْرِهٖ كَانَ عَلَيْهِ مِنْهُ مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا نہین ہے سردار مگر جیسے ڈھال کہ اوسکی آڑ مین لڑے اور اپنے تئین بچائے اوسکے سبب سے یعنی لڑائی سردار کی ہمت اور تدبیر
سے بنتی ہے اوسکی محافظت اور اطاعت لشکر کو ضرور ہے سو اگر سردار خدا کی پرہیزگاری کا حکم کرے اور انصاف کرے تو

۴۹۹ اوسکے سبب سے اوسکو ثواب ملیگا اور اگر اوسکے سوا اور حکم کرے یعنی خلاف شرع تو اوسکے سبب اوسپر عذاب ہوگا **ق** اَلْبَرَاءُ
بْنُ عَازِبٍ اِنَّمَا الْخَالَةُ اُمٌّ بخاری اور مسلم مین برا بن عازب رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خالہ تو ماں ہے یعنی ماں کے برابر ہے
ف علی مرتضیٰ رض اور جعفر طیار رض اور زید رض مین گفتگو ہوئی حضرت حمزہ کی بیٹی کی پرورش مین کہ اوسکے ماں باپ مر گئے تھے ہر ایک شخص
چاہتا تھا کہ اوسکو ہم پالین حضرت نے پوچھا کہ اوسکی خالہ کسکے نکاح مین ہے معلوم ہوا کہ جعفر کے نکاح مین ہے حضرت نے جعفر کو دلائی
پھر یہ حدیث فرمائی علما نے اسی حدیث سے نکالا ہے کہ اگر چھوٹے لڑکے کی ماں مر جاوے تو اوسکی ماں کی رشتہ دار عورتین

۵۰۰ اوسکو پالین جیسے خالہ اور نانی **ق** اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ اِنَّمَا الرِّبٰوا فِي النَّسِيْئَةِ بخاری اور مسلم مین اسامہ بن زید رض سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بیاج تو صرف وعدے مین ہے **ف** بیاج نام ہے ایک جنس و زنی مین زیادہ لینے کا خواہ دست
بدست ہو خواہ وعدے سے اور اگر دو جنسین ہون تو وعدہ بیاج ہے زیادتی سود نہین اور اس حدیث سے ظاہرا معلوم ہوا کہ دست
بدست مین زیادہ لینا بیاج نہین سو مطلب حدیث کا یہ ہے کہ جب دو جنس ہون جیسے چاندی کو سونے سے بیچے تو دست بدست زیادہ لینا

مباح نہین آمین و عدہ مباح ہے اور بعض علما اس حدیث کو منسوخ کہتے ہین واللہ اعلم ح عَائِشَةَ اِنَّمَا الرَّضَاعَةُ مِنَ الْمَجَاعَةِ ۵۰۱
بخاری مین حضرت عائشہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ شیرخوارگی تو صرف بھوک سے ہے ف یعنی جس شیرخوارگی سے نکاح
حرام ہوتا ہے تو اوسکا اعتبار طفلی تک ہے کہ چھوٹے لڑکے کی بھوک بے دودھ نہین جاتی اور اگر جوان آدمی کسی عورت کا دودھ پیوے
تو اوسکا کچھ اعتبار نہین وہ نکاح کو نہین روکتا ھ اَبُو سَعِيْدٍ اِنَّمَا الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ هٰذَا الْحَدِيْثُ مَنْسُوْخٌ مسلم مین ابو سعید سے روایت ہے ۵۰۲
کہ حضرت نے فرمایا کہ پانی تو صرف پانی نکلنے سے ہے یہ حدیث منسوخ ہے ف یعنی جب منی نکلے تو پانی سے غسل واجب ہوتا ہے
اس حدیث کا حکم منسوخ ہے چنانچہ دوسری حدیث مین آیا ہے کہ صرف دخول سے غسل واجب ہوتا ہے منی نکلے یا نہ نکلے ق ۵۰۳
جَابِرٌ اِنَّمَا الْمَدِيْنَةُ كَالْكِيْرِ تَنْفِيْ خَبَثَهَا وَتَنْصَعُ طَيِّبَهَا بخاری اور مسلم مین جابر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مدینہ تو جیسے بھٹی
ہے لہار کی چھانٹتا ہے میل کچیل کو اور نکھارتا ہے ستھرے کو ف گنوار مدینے مین آیا مسلمان ہوا جب اوسکو تپ چڑھی تو
مرتد ہوکر نکل گیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی منافق اور بے ایمان مدینے مین نہین رہ سکتا ایمان دار اوسمین ٹھہرتا ہے ھ
رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ اِذَا اَمَرْتُكُمْ بِشَيْءٍ مِنْ دِيْنِكُمْ فَخُذُوْا بِهٖ وَاِذَا اَمَرْتُكُمْ بِشَيْءٍ مِنْ رَأْيِيْ فَاِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ ۵۰۴
مسلم مین رافع بن خدیج رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مین بھی آخر آدمی ہون جب مین تمکو تمھارے دین کی بات کچھ بتلاؤن تو اوسکو
پکڑ لیا کرو یعنی اوسپر عمل کیا کرو اور جب مین تمکو کچھ اپنی عقل سے دنیا کی صلاح بتلاؤن تو مین بھی تو آخر آدمی ہی ہون ف جب
حضرت مدینے مین آئے تو وہان کے لوگون کا دستور تھا کہ نر کھجور کا مادہ کھجور مین پیوند کیا کرتے تھے حضرت نے اوسکو بیفائدہ جانکر منع
کیا اوس سال کھجور نہ پیدا ہوئی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی میری اطاعت تم پر دین کے کامون مین واجب ہے دنیا کے کامون مین
واجب نہین اسواسطے کہ مین بھی آدمی ہون دنیا کے کام مین اگر میری اٹکل مین کچھ چوک پڑے تو کیا عجب ہے دین وہ ہے جسمین عذاب ثواب کا ذکر ہو اور آخرت کے نفع نقصان کا جسمین بیان ہو
ق اِبْنُ مَسْعُوْدٍ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِثْلُكُمْ اَنْسٰى كَمَا تَنْسَوْنَ فَاِذَا نَسِيْتُ فَذَكِّرُوْنِيْ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن مسعود رض سے روایت ہے کہ حضرت نے ۵۰۵
فرمایا کہ مین بھی آدمی ہی ہون بھول جاتا ہون جیسا تم بھول جاتے ہو تو جب مین بھی بھولا کرون تو مجھکو یاد دلایا کرو ف مصابیح
مین عبد اللہ بن مسعود رض سے پوری روایت یون ہے کہ حضرت نے ایکبار ظہر کی پانچ رکعتین پڑھین اصحاب نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ
کیا نماز خدا کے حکم سے بڑھائی گئی حضرت نے فرمایا کہ یہ کیا کہتے ہو اصحاب نے کہا کہ حضرت نے بجائے چار رکعت کے پانچ رکعت پڑھین تو حضرت نے
بعد سلام کے سہو کے دو سجدے کیے پھر یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ نسیان مقتضائے بشریت ہے پیغمبرون کو بھی ہوتا ہے لیکن پیغمبر کا

۵۰۶ انسیان حکمت سے خالی نہین چنانچہ سہو کا مسئلہ بھی معلوم ہوگیا ق ام سلمۃ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ وَاِنَّهُ یَاْتِیْنِی الْخَصْمُ فَلَعَلَّ بَعْضَهُمْ اَنْ یَّکُوْنَ اَبْلَغَ مِنْ بَعْضٍ فَاَحْسِبُ اَنَّهُ صَادِقٌ فَاَقْضِیْ لَهٗ فَمَنْ قَضَیْتُ لَهٗ بِحَقِّ مُسْلِمٍ فَاِنَّمَا هِیَ قِطْعَةٌ مِّنَ النَّارِ فَلْیَحْمِلْهَا اَوْ یَذَرْهَا بخاری اور مسلم مین ام سلمہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مین بھی آدمی ہی ہون اور البتہ آتا ہے میرے پاس مدعی اور مدعی علیہ سو شاید بعضا شخص بعضے سے زیادہ گویا اور خوش تقریر ہوتا ہے تو مین جانتا ہون کہ وہ سچا ہے تو فیصلہ کر دیتا ہون اوسکے موافق سو دھو سکے سے جسکو مین کسی مسلمان کا حق دلا دون تو وہ تو اوسکے حق مین دوزخ کا ٹکڑا ہے چاہے اوسکو اوٹھا لیوے یا چھوڑ دیوے

۵۰۷ ق عائشۃ اِنَّمَا اَهْلَکَ الَّذِیْنَ قَبْلَکُمْ اَنَّهُمْ کَانُوْا اِذَا سَرَقَ فِیْهِمُ الشَّرِیْفُ تَرَکُوْهُ وَاِذَا سَرَقَ فِیْهِمُ الضَّعِیْفُ اَقَامُوْا عَلَیْهِ الْحَدَّ وَاَیْمُ اللّٰهِ لَوْ اَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ لَقَطَعْتُ یَدَهَا بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اسی نے تو کھپا ڈالا اونکو جو تمسے پہلے تھے کہ جب اونمین کوئی شریف اور رئیس چوری کرتا تو اوسکو چھوڑ دیتے بے سزا دیے اور جب اونمین کوئی بیچارا غریب چوری کرتا تو اوسپر چوری کی سزا کرتے اور قسم ہے خدا کی کہ اگر فاطمہ رضہ محمد کی بیٹی چرا وے تو مقرر اوسکا ہاتھ کاٹون ف فاطمہ قیس کی بیٹی قریش مین شریف زادی تھی اوسنے چوری کی لوگون نے اوسکی سفارش کی حضرت نے فرمایا کہ خدا کی سزا مقرر کی ہوئی مین سفارش کرتے ہو کیسی سفارش حضرت نے نمانی بعد اوسکے یہ حدیث فرمائی پھر اوسکے ہاتھ کٹوا ڈالے معلوم ہوا کہ حکم شرع مین کسیکی رو رعایت بیجا ہے اگلی امتین اسی کے سبب سے ہلاک ہوئین پچھلے زمانے مین اسلام کی بھی سلطنت شرع مین سستی کرنے سے سست ہوگئی اور یہ جو بعضے ناواقف کہتے ہین کہ ہر چند سینہ زنی اور نوحہ گری حرام ہے لیکن سبط مصطفےٰ اور جگر گوشۂ فاطمہ زہرا یعنی حسین کے غم مین درست ہے سو اس حدیث سے معلوم ہوا کہ غلط بات ہے اسواسطے کہ حکم شرع کے واسطے برابر ہے جو چیز حرام ہے سب کے واسطے برابر ہے شریف و رذیل کا اسمین کچھ فرق نہین

۵۰۸ خ ابن عمر اِنَّمَا بَقَاؤُکُمْ فِیْمَا سَلَفَ قَبْلَکُمْ مِّنَ الْاُمَمِ کَمَا بَیْنَ صَلٰوةِ الْعَصْرِ اِلٰی غُرُوْبِ الشَّمْسِ بخاری مین عبد اللہ بن عمر رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تمھاری زندگی کی تو مدت جو تمسے آگے امتین ہو چکین ہین اتنی ہے جتنی مدت عصر کی نماز سے ہے شام تک یعنی اگلی امتون کی عمر بہت ہوتی تھی اور تمھاری کم یعنی اس تھوڑی زندگی مین جسقدر عبادت ہو سکے سو کر لو دنیا کی ہوس مین زیادہ نہ پھنسو

۵۰۹ خ جبیر بن مطعم اِنَّمَا بَنُو الْمُطَّلِبِ وَبَنُوْ هَاشِمٍ شَیْءٌ وَّاحِدٌ بخاری مین جبیر بن مطعم سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مطلب کی اولاد اور ہاشم کی تو ایک ہی چیز ہے ف عبد مناف کے چار بیٹے ایک ہاشم دوسرے مطلب تیسرے عبد شمس چوتھے نوفل سو جبیر بن مطعم نوفل

سے اور حضرت عثمان عبد شمس سے ہین سو حضرت نے خیبر کا پانچوان حصہ ہاشم اور مطلب کی اولاد کو دیا عبد شمس اور نوفل کی اولاد کو
نہ دیا تب جبیر بن مطعم اور عثمان رضہ نے حضرت سے عرض کی کہ یا رسول اللہ بنی ہاشم کی شرافت اور بزرگی کے تو ہم قائل ہین لیکن اسکا
کیا سبب ہے کہ مطلب کی اولاد کو حضرت نے دیا اور عبد شمس اور نوفل کی اولاد کو نہین اگر برادری کی جہت سے دیا ہے تو ہم اور وے حضرت کے
ساتھ برابر ہین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی ہاشم اور مطلب کی اولاد کبھی جدا نہین رہی کفر اور اسلام مین رنج اور غم مین ہمیشہ شریک
رہی یہ سبب ہے اونکی خصوصیت کا اسی سبب سے امام شافعیؒ بنی مطلب کو آل مین داخل جانتے ہین ق سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ اِنَّمَا جُعِلَ الْاِذْنُ ۵۱۰
مِنْ قِبَلِ الْبَصَرِ بخاری اور مسلم مین سہل بن سعد رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ آنے کی اجازت مانگنا تو صرف نظر ہی کے
سبب سے ٹھہرائی گئی ہے ف مصابیح مین روایت ہے کہ ایک شخص حضرت کے گھر جھانکنے لگا حضرت نے فرمایا کہ اگر مین تجھکو جھانکتے دیکھتا
تو تیری آنکھ پھوڑ ڈالتا پھر یہ حدیث فرمائی یعنی شرع مین جو حکم ہے گھر مین داخل ہونے کی اجازت مانگنے کا تو صرف اتنے واسطے ہی کہ
آدمی کی نظر نامحرم پر نہ پڑے اور جب تو نے جھانکا تو اذن مانگنے کا کیا فائدہ ہوا معلوم ہوا کہ بیگانے گھر مین جھانکنا سخت حرام ہے
ف اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهٖ فَلَا تَخْتَلِفُوْا عَلَيْهِ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا ۵۱۱
کہ امام تو اسی واسطے مقرر ہوا ہے کہ اوسکی پیروی کیجیے سو امام کے خلاف نکرو یعنی جو امام کرے سو مقتدی بھی کرین ف اس مین اختلاف
ہے کہ اگر امام بیٹھے عذر سے نماز پڑھاوے تو مقتدی کیا کرین امام احمد کے نزدیک بموجب اس حدیث کے تو مقتدی بھی امام کے ساتھ
بیٹھ کر نماز پڑھین اور امام مالک کے نزدیک بیٹھکر نماز مین امامت کرنا درست نہین اور امام اعظم اور امام شافعی کے نزدیک اگر امام عذر سے
بیٹھا ہو تو مقتدی کھڑے ہوکر نماز پڑھین چنانچہ حضرت نے آخر عمر مین بیٹھ کر امامت کی اور اصحاب نے پیچھے کھڑے ہوکر اقتدا کی تو حضرت
کے پچھلے فعل سے یہ حدیث قولی منسوخ ہوئی ق اِبْنُ عَبَّاسٍ اِنَّمَا حَرُمَ مِنَ الْمَيْتَةِ اَكْلُهَا بخاری مین عبد اللہ بن عباس ۵۱۲
رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مردے کا تو صرف کھانا ہی حرام ہے ف حضرت نے ایک مردہ بکری دیکھی کہ پھینک دی ہے فرمایا کہ
اسکی کھال کیون نہ کھینچ لی اور مصالح سے کیون نہ پاک کر لی کہ تمھارے کام آتی لوگون نے کہا کہ یہ تو مردہ ہے تب حضرت نے یہ حدیث
فرمائی یعنی مردے کا کھانا البتہ حرام ہے کھال لینا تو منع نہین اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مردے کی ہڈی اور دانت اور بال اور
رو مین اور پر اور پٹھا لینا درست ہے خ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِنَّمَا سُمِّيَ الْخَضِرُ لِاَنَّهٗ جَلَسَ عَلٰى فَرْوَةٍ بَيْضَاءَ فَاِذَا هِيَ تَهْتَزُّ تَحْتَهٗ خَضْرَاءَ ۵۱۳
بخاری مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خضر کا نام تو اسی واسطے خضر مشہور ہوا کہ صاف چٹیل زمین اونکے بیٹھنے سے نیچے سرسبز ہو گئی

جھانکنا

امامت

سب لوٹ
تو سو گئے

ف خضر کا نام الیا ہے خضر کہتے ہین سرسبز کو جیسے اونکی برکت سے زمین سرسبز ہوگئی تو وے خضر مشہور ہوگئے یعنی ہرے

۵۱۴ بھرے ق عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ إِنَّمَا كَانَ يَكْفِيكَ أَنْ تَقُولَ بِيَدَيْكَ هٰكَذَا ثُمَّ ضَرَبَ بِيَدَيْهِ الْأَرْضَ ضَرْبَةً وَاحِدَةً ثُمَّ مَسَحَ الشِّمَالَ عَلَى الْيَمِينِ وَظَاهِرَ كَفَّيْهِ وَوَجْهَهُ وَيُرْوٰى ثُمَّ ضَرَبَ بِيَدَيْهِ إِلَى الْأَرْضِ فَنَفَضَ بِيَدَيْهِ فَمَسَحَ وَجْهَهُ وَكَفَّيْهِ قا له بخاری اور مسلم مین عمار بن یاسر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تجکو تو بس یہی کفایت کرتا تھا کہ تو اشارہ کرتا اپنے دونون ہاتھون سے اس طرح پھر حضرت نے اپنے دونون ہاتھ زمین پر ایک بار مارے پھر ملا بائین ہاتھ کو داہنے ہاتھ پر اور ظاہر دونون اپنی ہتیلیون پر اور اپنے مونھہ پر اور دوسری روایت یون ہے کہ پھر اپنے دونون ہاتھ زمین پر مارے پھر اپنے ہاتھ جھاڑے پھر اوس سے ملا اپنے مونھہ اور دونون ہتیلیون کو یہ حضرت نے عمار سے فرمایا ف اوسکا قصہ یہ ہے عمار رض سے کہ حضرت نے مجکو کسی کام کو بھیجا تو مجکو نہانے کی حاجت ہوئی اور جیسے پانی نپایا تو مین زمین پر یون جیسے جانور لوٹتا ہے یعنی یہ سمجھے کہ جیسے غسل مین پانی سب جگہہ پہنچانا ضرور ہے ویسی ہی مٹی بھی ضرور ہوگی عمار کہتے ہین کہ یہ قصہ حضرت سے بھی عرض کیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ تیمم وضو اور غسل دونون کا بدلا ہے جب پانی نہو یا بیماری ہو امام احمد کے مذہب مین تیمم ایک ضربہ ہی اور یہی حدیث اونکی دلیل ہے مضبوط ہے امام اعظم اور امام شافعی اور امام مالک کے مذہب مین تیمم مین دو ضربے ہین اونکی دلیل اور حدیثین ہین چنانچہ طبرانی اور دارقطنی اور حاکم نے جابر رض سے روایت کی کہ حضرت نے فرمایا کہ تیمم دو ضربے ہین ایک ضربہ مونھہ کو اور دوسرا ضربہ ہاتھون کو کہنیون تک اور سنن ابی داود مین عمار سے اسی طرح کی روایت ہے حاکم نے کہا کہ یہ حدیث صحیح ہے لیکن بخاری اور مسلم مین نہین باقی اسکی تفصیل صراط مستقیم سفر السعادت کی شرح مین مذکور ہے

۵۱۵ ه ابْنِ عَبَّاسٍ إِنَّمَا مَثَلُ هٰذَا مَثَلُ الَّذِي يُصَلِّي وَهُوَ مَكْتُوفٌ يَعْنِي الَّذِي يُصَلِّي وَرَأْسُهُ مَعْقُوصٌ مسلم مین عبداللہ بن عباس رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اسکی تو مثل یعنی جو اپنے سر کے بالون کا جوڑا باندھکر نماز پڑھے جیسے مثل اوس آدمی کی جو مشکین بندھا نماز پڑھے ف بالون کو جوڑا باندھکر نماز پڑھنا مرد کو مکروہ ہے بلکہ کھلا رہنے دیوے تاکہ بال بھی سجدہ کرین

۵۱۶ ه أَبِي هُرَيْرَةَ إِنَّمَا مَثَلِي وَمَثَلُ أُمَّتِي كَمَثَلِ رَجُلٍ اسْتَوْقَدَ نَارًا فَجَعَلَتِ الدَّوَابُّ وَالْفَرَاشُ يَقَعْنَ فِيهِ وَأَنَا آخِذٌ بِحُجَزِكُمْ وَأَنْتُمْ تَقَحَّمُونَ فِيهِ مسلم ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میری مثل تو اور میری امت کی مثل جیسے مثل اوس مرد کی جسنے آگ جلائی پھر اوس مین کیڑے اور پتنگے گرنے لگے اور مین پکڑے ہوے ہون تمھاری کمرون کو

تم نے تال اندھا دھند اوسمین گرے پڑتے ہو ف یعنی لوگ حرص اور گناہون مین نے تامل گرتے ہین جیسے آگ مین کیڑے پتنگے خوشی سے گرتے ہین اور جلتے ہین اور حضرتؐ کمال شفقت سے ان نادانون کو مٹیت روکتے ہین جیسے کوئی کسی کی کمر پکڑ کے روکے پر افسوس کہ نادان حرص نہین رکتے ق ابوہریرۃ اِنَّمَا هٰذَا مِنْ اِخْوَانِ الْكُهَّانِ قَالَهٗ لِحَمَلِ بْنِ مَالِكِ بْنِ النَّابِغَةِ ۵۱۷ بخاری مین ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے حمل بن مالک بن نابغہ کو فرمایا کہ یہ تو کاہنون کے بھائیون سے ہے ف ایک عورت نے دوسری عورت کو پتھر مارا اوسکے پیٹ کا بچہ گر پڑا حضرتؐ نے اوسکے عوض مین ایک غلام دلایا تو حمل بن مالک نے جو بچہ کے لیون کہا کیف اغرم من لا شرب ولا اکل ولا نطق ولا استہل ومثل ذلک یطل یعنی کیون عوض دیجیے اوسکا جسنے نہ پیا نہ کھایا نہ بولا نہ چلایا ایسے کا بدلا تو جیسا دلایا تب حضرتؐ نے اوسکے حق مین یہ حدیث فرمائی کاہن عرب مین وے لوگ تھے جو غیب کی باتین جنون سے سیکھکر بتلاتے تھے ایک سچی بات مین سو جھوٹھ ملا کر سجع یعنی تک جوڑ کے نادانون کو بہکاتے تھے سو حضرتؐ نے فرمایا کہ یہ شخص بھی داہی تباہی بات کو تک بندی سے کاہنون کیطرح سے کہتا ہے یہ بھی اونہین میں سے ہے اسی طرح ہندوستان مین بھی واہی تباہی خلاف شرع باتون مین نادانون کے بہکانے کے واسطے بعضے بیدین تک بندی کرتے ہین جیسا کسی مردود نے یون کہا ہے معاذ اللہ کہ خدا کے چار بیٹے بھنگ بوزہ نماز روزہ کسی نے بھنگ بوزہ لیا کسی نے نماز روزہ اسی طرح اور بہتیری خرافاتین جاہلون مین مشہور ہین یہ لوگ بھی کاہنون مین داخل ہین اور خدا اور رسولؐ کے دشمن ھ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو اِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِاخْتِلَافِهِمْ فِي الْكِتَابِ ۵۱۸ مسلم مین عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو لوگ تمسے آگے تھے صرف کتاب الٰہی مین اختلاف کرنے سے برباد ہوے ف عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ دو مرد مسجد مین ایک قرآن کی آیت مین اختلاف کرتے تھے حضرتؐ اونکی گفتگو سنکر غصہ ہوے پھر یہ حدیث فرمائی مطلب یہ کہ جب آیت کی قرارت دو طرح پر ثابت ہوئی تو اوسمین اختلاف نکرے یہ نہین کہ ایک کو مانے اور دوسری قرارت کا انکار کرے بلکہ دونون کو مانے ق زَيْنَبُ بِنْتُ جَحْشٍ اِنَّمَا هِيَ اَرْبَعَةُ اَشْهُرٍ وَّعَشْرٌ وَقَدْ كَانَتْ اِحْدَاكُنَّ فِي الْجَاهِلِيَّةِ تَرْمِيْ بِالْبَعْرَةِ عَلٰى رَأْسِ الْحَوْلِ ۵۱۹ بخاری اور مسلم مین زینب بنت جحشؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ بیوہ عورت پر خاوند کے مرنے کے بعد چار مہینے اور دس ہی دن کی تو عدت ہے اور کفر کے وقت تم عورتون مین ہر ایک مینگنی پھینکتی تھی برس دن کے بعد ف مصابیح مین روایت ہے کہ حضرتؐ سے ایک عورت نے کہا کہ میری بیٹی کا خاوند مر گیا ہے سو وہ عدت بیٹھی ہے اور اوسکی آنکھ درد کرتی ہے مین اوسمین سرمہ لگاؤن حضرتؐ نے منع کیا پھر یہ حدیث فرمائی کفر کے زمانے مین دستور تھا کہ جب خاوند مرتا تو عورت تنگ مکان مین عدت بیٹھتی اور برے کپڑے پہنتی

قرارت

سرمہ اور خوشبو نہ لگاتے جب ایک برس گذر جاتا تو ایک بکری یا چڑیا کو شرمگاہ سے ملکر چھوڑتی اور مینگنیاں سر پر سے پشت
پر پھینکتی تب عدت سے باہر ہوتی شرع میں یہ مصیبت موقوف ہوئی چار مہینے دس دن کی عدت ٹھہری کہ اتنے دن خاوند کے
گھر میں رہے اور کچھ سنگار نہ کرے سو حضرت نے فرمایا کہ اسلام میں برس دن کی مصیبت گئی آسانی ہوئی سو یہ بھی تم سے نہیں
ہو سکتا ھ

۲۰ حفصۃ اِنَّمَا یَخْرُجُ مِنْ غَضْبَةٍ یَغْضَبُهَا یَعْنِی الدَّجَّالَ مسلم میں حضرت حفصہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ دجال تو نکلے گا قہر سے کہ غصہ کیا کریگا ف حضرت کے وقت میں مدینے میں ایک شخص تھا ابن صیاد نام عجائب باتین
اوس سے ظاہر ہوتی تھیں بعضے لوگوں کو شبہ تھا کہ وہ دجال ہے ایک روز عبد اللہ بن عمر رض کو ملا عبد اللہ نے اوسکو غصہ دلایا
غصے سے اتنا اوسکا بدن پھولا کہ راہ بند ہوگئی حضرت حفصہ رض نے اپنے بھائی عبد اللہ بن عمر کو یہ حدیث سنائی یعنی دجال
مظہر قہر الہی ہے تو نے ابن صیاد کو کیوں غصہ دلایا شاید کہ یہی دجال ہو تحقیق یہ ہے کہ اسکے سوائے دجال اور شخص ہے
چنانچہ اوسکا مفصل حال اور حدیث میں مذکور ہے اور تمیم صحابی رض نے اوسکو بچشم دیکھا اور اوسکا قصہ حضرت سے کہا

۲۱ خ اُمُّ سَلَمَةَ اِنَّمَا یَکْفِیْكِ اَنْ تَحْثِیْ عَلٰی رَاْسِكِ ثَلٰثَ حَثَیَاتٍ ثُمَّ تُفِیْضِیْنَ عَلَیْكِ الْمَاءَ فَتَطْهُرِیْنَ بخاری میں حضرت
ام سلمہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تجکو تو یہی کفایت کرتا ہے کہ تو تین چلو اپنے سر پر ڈالے پھر تمام بدن پر پانی بہا وے
تو پاک ہو جاوے ف مصابیح میں روایت ہے کہ حضرت ام سلمہ رض نے حضرت سے پوچھا کہ یا حضرت میں اپنے سر کی چوٹی بہت
مضبوط باندھتی ہوں کیا میں غسل کی حالت میں چوٹی کھول ڈالا کروں تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی جب بالوں کی جڑ میں
پانی پہنچا تو چوٹی کھولنا ضرور نہیں اور یہی مذہب ہے سب اماموں کا لیکن مرد کو غسل میں چوٹا کھولنا ضرور ہے ھ

۲۲ عُمَرُ اِنَّمَا یَلْبَسُ الْحَرِیْرَ مَنْ لَّا خَلَاقَ لَهٗ مسلم میں عمر فاروق رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ریشمی کپڑا تو وہ پہنتا ہے
جو آخرت میں بے نصیب ہے

الباب الثالث

۲۳ تیسرے باب میں وے حدیثیں ہیں جنکے سرے پر لا آیا ہے ق ابو موسیٰ لَا اَحَدَ اَصْبَرُ عَلٰی اَذًی سَمِعَهٗ مِنَ
اللّٰهِ اِنَّهٗ یُشْرَكُ بِهٖ وَیُجْعَلُ لَهُ الْوَلَدُ ثُمَّ هُوَ یُعَافِیْهِمْ وَیَرْزُقُهُمْ بخاری اور مسلم میں ابو موسیٰ رض سے روایت ہے
کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ اللہ سے زیادہ کوئی صبر کرنے والا اور غصے کا روکنے والا نہیں حال تو یہ ہے کہ لوگ اوسکے ساتھ

۵۲۴ غیرت کرتے ہیں اور اولاد اوسکی ٹھہراتے ہیں تسپر بھی ان کافرون کو آرام مین رکھتا ہے اور رزق دیتا ہے **ق** ابنُ مَسْعُودٍ لَا اَحَدَ اَغْيَرُ مِنَ اللّٰهِ وَلِذٰلِكَ حَرَّمَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَلَا اَحَدَ اَحَبُّ اِلَيْهِ الْمَدْحُ مِنَ اللّٰهِ وَلِذٰلِكَ مَدَحَ نَفْسَهُ وَفِي رِوَايَةِ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِي بَكْرٍ لَا شَيْءَ اَغْيَرُ مِنَ اللّٰهِ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا سے زیادہ کوئی شخص غیرت دار نہین اور اسی واسطے اوسنے بیحیائی کے کام خواہ کھلے خواہ چھپے جیسے شراب اور حرام کاری سب حرام کیے اور خدا سے زیادہ کوئی نہین جسکو اپنی تعریف بہت پسند آتی ہو اور اسی واسطے اوسنے اپنی ذات کی تعریف کی ہے اور اسما بنت ابی بکر کی روایت مین یون ہے کہ کوئی چیز خدا سے زیادہ غیرت دار نہین —

۵۲۵ **ح** ابنُ عَبَّاسٍ لَا بَاْسَ عَلَيْكَ طَهُوْرٌ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ **قَالَهُ** لِاَعْرَابِيٍّ دَخَلَ عَلَيْهِ يَعُوْدُهُ بخاری مین عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تجپر کچھ حرج نہین یہ تپ گناہون سے پاک کرنے والی ہے اگر خدا نے چاہا یہ حضرت نے ایک گنوار سے فرمایا جسکی بیمار پرسی کو گئے تھے **ف** یعنی بیماری سے سامان کے گناہ دور ہوتے ہین کچھ حرج کی بات نہین سنت ہے کہ جب بیمار کو دیکھنے جاوے یون کہے کہ لَا بَاْسَ عَلَيْكَ طَهُوْرٌ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ خواہ اسکا مطلب فارسی یا ہندی زبان مین کہے

۵۲۶ **م** جَابِرٌ لَا تَاْكُلُوْا بِالشِّمَالِ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يَاْكُلُ بِالشِّمَالِ مسلم مین جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بائین ہاتھ سے نکھایا کرو کہ شیطان بائین ہاتھ سے کھاتا ہے **ف** سنت ہے کہ شریف کام داہنے ہاتھ کرے جیسے وضو کرنا کھانا کھانا کپڑے پہننا اور کمتر کام بائین ہاتھ سے جیسے استنجا کرنا ناک جھاڑنا

۵۲۷ **م** اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَا تُبَادِرُوا الْاِمَامَ اِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوْا وَاِذَا قَالَ وَلَا الضَّالِّيْنَ فَقُوْلُوْا اٰمِيْنَ فَاِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوْا وَاِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُوْلُوْا اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مسلم مین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ امام سے آگے جلدی نکیا کرو جب امام اللہ اکبر کہے تو تم بھی اللہ اکبر کہا کرو اور جب وَلَا الضَّالِّيْن کہے تب تم آمین کہو اور جب وہ رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو اور جب وہ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہے تو تم کہا کرو اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ **ف** حاصل یہ کہ امام کی اطاعت واجب ہے جب امام تکبیر اور رکوع اور سجدہ پہلے کرلیوے تب تم کیا کرو امام پر سبقت نہین درست

۵۲۸ **ق** ابنُ مَسْعُوْدٍ لَا تُبَاشِرُ الْمَرْاَةُ الْمَرْاَةَ فَتَنْعَتَهَا لِزَوْجِهَا كَاَنَّهُ يَنْظُرُ اِلَيْهَا بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ لگاوے بدن ایک عورت دوسری عورت سے پھر بیان کرے اوسکی شکل اور صورت کو اپنے خاوند سے اس طرح کہ گویا وہ اسکو دیکھتا ہے

ف جب عورت دوسری عورت کی ننگ دیکھہ لیگی اپنے خاوند سے کہیگی تو اوسکو اوسکا شوق پیدا ہوگا پھر خدا جانے کیا کیا فساد ہون اس واسطے حضرت نے اوسکو منع فرمایا غور کیا چاہیے کہ شریعت مین کیا کیا دور اندیشی ہے چنانچہ اسی واسطے اجنبی عورت کے ساتھہ سفر اور تنہائی شرع مین منع ہے

۵۲۹ ه ابو هريرة لَا تَبْتَاعُوا الثِّمَارَ حَتَّى يَبْدُوَ صَلَاحُهَا وَلَا تَبْتَاعُوا الثَّمَرَ بِالتَّمْرِ مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا نہ بیچو نہ مول لو کھجور کو جب تک اوسکی صلاحیت ظاہر نہو یعنی جبتک گدر نہو اور نہ مول لو نہ بیچو پھل کو دوسرے پھل سے زیادہ کم کرکے یا ایک میوہ درخت پر لگا ہو اور دوسرا ٹوٹا ہو ف امام شافعی کے نزدیک جبتک کہ پھل گدر نہو بیچنا نہین درست موجب اس حدیث کے اور اٹکل سے پھل کو پھل سے بیچنا اسواسطے منع کیا کہ شاید ایک کم ہو اور دوسرا زیادہ تو بیاج ہوگیا

۵۳۰ ه ابو هريرة لَا تَبْدَؤُا الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى بِالسَّلَامِ وَاِذَا لَقِيتُمْ اَحَدَهُمْ فِي طَرِيقٍ فَاضْطَرُّوهُ اِلَى اَضْيَقِهِ مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ یہود اور نصاری کو تم پہلے نہ سلام کیا کرو اور جب تم اونمین سے ملا کرو کسی سے راہ مین تو اوسکو بہت تنگ راہ کیطرف دبایا کرو ف یہود اور نصاری کو آپ سلام کرنا تو حرام ہے اور اگر وے سلام کرین تو جواب مین کہے وعلیکم یعنی تمپر وہ ہے جسکے تم لائق ہو اور تنگ راہ مین دبانا اسواسطے فرمایا کہ جب ان لوگون نے راہ حق کو چھوڑا تو ذلت کے لائق ہوے

۵۳۱ ق ابو بشير الانصاري لَا تَبْقَيَنَّ فِي رَقَبَةِ بَعِيرٍ قِلَادَةٌ مِنْ وَتَرٍ اَوْ قِلَادَةٌ اِلَّا قُطِعَتْ بخاری اور مسلم مین ابوبشیر رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا نہ باقی رہے اونٹ کی گردن مین تانت کا گنڈا یا کوئی گنڈا مگر کاٹ ڈالا جاوے ف گنڈا کاٹنا اسواسطے فرمایا کہ اوسمین گھنٹا باندھتے تھے اور گھنٹا رکھنا حرام ہے یا اسواسطے کہ دوڑنے مین یا چرنے مین کہین اٹک نجاوے یا وے لوگ نظر نہ لگنے کے واسطے باندھتے تھے جیسے ہندوستان مین عوام لوگ نیلا گنڈا جانور کے اسی خیال سے باندھتے ہین

۵۳۲ ه ابن عمر لَا تَبِيعُوا الثَّمَرَ حَتَّى يَبْدُوَ صَلَاحُهُ مسلم مین عبداللہ بن عمر رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ بیچو کھجور کو جبتک اوسکی خوبی ظاہر ہو یعنی گدر ہو اور زرد و سرخ ہو اور پکنے سے بچے

۵۳۳ ه عثمان لَا تَبِيعُوا الدِّينَارَ بِالدِّينَارَيْنِ وَلَا الدِّرْهَمَ بِالدِّرْهَمَيْنِ مسلم مین حضرت عثمان رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ بیچو سونے کے دینار کو دو سونے کے دینار بدلے اور نہ چاندی کے درم کو دو درم کے بدلے ف یعنی چاندی سونے مین زیادہ لینا اور دینا بیاج ہے

۵۳۴ ق ابو سعيد لَا تَبِيعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ اِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ وَلَا تُشِفُّوا بَعْضَهَا عَلَى بَعْضٍ وَلَا تَبِيعُوا الْوَرِقَ بِالْوَرِقِ اِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ وَلَا تُشِفُّوا بَعْضَهَا عَلَى بَعْضٍ وَلَا تَبِيعُوا مِنْهَا غَائِبًا بِنَاجِزٍ بخاری اور مسلم مین ابوسعید رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ بیچو سونے کو سونے کے ساتھہ مگر

مگر برابر کو برابر سے اور زیادہ کم و بعض کو بعض پر اور نہ بیچا چاندی کو چاندی سے مگر برابر کو برابر سے اور نہ زیادہ کرو بعض کو بعض پر
اور نہ بیچو غائب چاندی سونے کو موجود سے **ف** حاصل یہ کہ تول ماپ کی چیز مین جب کہ ایک ہی جنس ہو تو اوسکا برابر برابر
بیچنا دست بدست درست ہے اور زیادہ دینا لینا اور مدت ٹھہرانا بیاج ہے اور جب دو جنس ہون جیسے سونے کو چاندی سے
بیچے تو زیادہ کمی درست ہے مگر بلکہ دست بدست ہو یعنی وعدہ نہو اور اگر سونے کو سونے سے یا چاندی کو چاندی سے بیچے اس طرح
کہ ایک تو اوس وقت موجود ہو اور دوسرا غائب یعنی اوسکے دینے کا وعدہ ہو تو یہ بھی بیاج ہے نہیں درست چاندی سونے مین
کھوٹا کھرا برابر ہے لیکن اگر بہت میل ہو تو اوسکو حساب کر لیوے **ھ** ابن عباس لَا تَتَّخِذُوا شَيْئًا فِيهِ الرُّوحُ ۵۳۵
غَرَضًا مسلم مین عبد اللہ بن عباس رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ بناو روح دار چیز کو نشانہ **ف** عبد اللہ بن عباس
رض نے چند جوانون کو دیکھا کہ مرغی کو ایک جگہہ رکھا ہے تیرون سے اوسکو نشانہ مارتے ہین تب یہ حدیث پڑھی اور کہا کہ حضرت
نے اسپر لعنت کی ہے معلوم ہوا کہ یہ جو بعضے لوگ زندہ جانور کو جو رنگ بناتے مین نہایت حرام ہے اور کمال بیدرد اور
سخت دل ہین کہ ناحق عذاب کرتے ہین اور شکار پر نشانہ لگانا البتہ درست ہے **ق** ابن عمر لَا تَتْرُكُوا النَّارَ فِي بُيُوتِكُمْ حِينَ ۵۳۶
تَنَامُونَ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ رکھا کرو آگ کو اپنے گھر مین جب سویا کرو **ف**
اسواسطے منع کیا کہ اکثر آگ لگ اوٹھتی ہے بلکہ مدینے مین ایکبار یون ہی آدمی اور گھر جل گئے تھے **خ** ابو ھریرۃ لَا تَتَمَنَّوْا
لِقَاءَ الْعَدُوِّ فَإِذَا لَقِيتُمُوهُمْ فَاصْبِرُوا بخاری مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جنگ مین دشمن سے ملنے
کی آرزو نکیا کرو اور جب دشمن سے مل جاؤ تو جم رہا کرو بھاگا نکرو **ف** بعضے نوجوان اصحاب کہتے تھے کہ اگر ہم کافرون سے ملین
تو خوب اونکو مارین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی دعوی کرنا بہتر نہین اگر شاید بھاگے تو گنہگار رہ گئے **خ** ابو ھریرۃ ۵۳۷
لَا تَجْعَلُوا بُيُوتَكُمْ مَقَابِرَ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَنْفِرُ مِنَ الْبَيْتِ الَّذِي تُقْرَأُ فِيهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ بخاری مین ابو ہریرہ سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اپنے گھرون کو قبرین نہ بنایا کرو مقرر شیطان اوس گھر سے بھاگتا ہے جسمین سورہ بقر پڑھی جاتی
ف یعنی گھرون مین مردون کی طرح بے عمل نہ پڑے رہا کرو بلکہ گھر مین قرآن پڑھا کرو تاکہ شیطان بھاگے **م** ابو مرثد ۵۳۸
الْغَنَوِيُّ لَا تَجْلِسُوا عَلَى الْقُبُورِ وَلَا تُصَلُّوا إِلَيْهَا مسلم مین ابو مرثد رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قبرون پر نہ بیٹھا کرو
اور اونکی طرف نماز پڑھا کرو **ف** یعنی قبرون کو ایسا ذلیل بھی نکرو کہ اوسپر بیٹھو اور جا ضرور اور پیشاب کرو اور اتنی تعظیم بھی نکرو

کرادہکو قبلہ بناکر اور وہر نماز پڑہو یاران سے دعا مانگو معلوم ہوا کہ گہر دن مین نماز درست نہین ۵۴۰ ﺣﻢ اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَا تَحَاسُدَ وَ اِرْوَاہِ

لَا حَسَدَ اِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ رَجُلٌ اٰتَاهُ اللّٰهُ الْقُرْاٰنَ فَهُوَ يَتْلُوْهُ اٰنَاءَ اللَّيْلِ وَاٰنَاءَ النَّهَارِ فَهُوَ يَقُوْلُ لَوْ اُوْتِيْتُ مِثْلَ مَا اُوْتِيَ هٰذَا

لَفَعَلْتُ كَمَا يَفْعَلُ وَرَجُلٌ اٰتَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَهُوَ يُنْفِقُهُ فِيْ حَقِّهٖ فَيَقُوْلُ لَوْ اُوْتِيْتُ مِثْلَ مَا اُوْتِيَ هٰذَا لَفَعَلْتُ كَمَا يَفْعَلُ

بخاری مین ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ آپسمین حسد اور ڈاہ نکیا کرو اور ایک روایت یون ہے کہ حسد کرنا لائق نہین مگر دو

آدمی مین ایک تو وہ مرد جسکو خدا نے قرآن دیا ہے سو وہ اوسکو رات اور دن کی ساعتون مین پڑہا کرتا ہے تو وہ کہے کہ اگر مجکو بہی قرآن

آتا اور توفیق ہوتی جیسے اسکو ہے تو مین بہی کرتا جیسا یہ کرتا ہے دوسرا وہ مرد جسکو خدا نے مال دیا ہے سو وہ اوسکو سچا خرچ کیا کرتا ہے تو

یون کہے کہ اگر میرے پاس مال ہوتا جیسا کہ اسکے پاس ہے تو مین بہی کیا کرتا جیسا یہ کرتا ہے **ف** حسد یہ ہے کہ دوسرے کا بہلا نہ دیکہہ

سکے اور چاہے کہ جاتا رہے یہ نہایت حرام ہے اور اکثر خلق اسی رنج اور بلا مین گرفتار ہے گویا حسد کرنے والا خدا سے غصے ہوتا ہے

کہ کیون اوسکو دیا مجکو نہ دیا لیکن کسی دیندار کو دیکہکر آرزو کرنا کہ خدا ہمکو بہی ایسا کرے تو درست ہے یہ حسد نہین اسکو غبطہ کہتے ہین

۵۴۱ **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَا تَحَاسَدُوْا وَلَا تَنَاجَشُوْا وَلَا تَبَاغَضُوْا وَلَا تَدَابَرُوْا وَكُوْنُوْا عِبَادَ اللّٰهِ اِخْوَانًا بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ

رضؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ آپسمین حسد نکرو اور دم دیکر قیمت نہ بڑہاؤ یعنی لاڑ یا ہین نکرو اور آپسمین بغض اور عداوت نرکہو اور

ایک دوسرے کی جڑ کاٹو آپسمین پشت دیکر نہ بیٹہو اور بہائی بن جاؤ اے خدا کے بندو **ف** یعنی جیسے سگے بہائیون مین محبت

اور پاسداری ہوتی ہے ویسی سب مسلمانون سے کرو اور کفر کی بری عادتین چہوڑو ۵۴۲ ﻡ اُمُّ الْفَضْلِ لَا تُحَرِّمُ الْاِمْلَاجَةُ وَلَا

الْاِمْلَاجَتَانِ مسلم مین ام الفضلؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ دودہ کا ایکبار یا دوبار چوسنا نکاح کو حرام نہین کرتا **ف** امام شافعی

کے مذہب مین پانچ بار دودہ چوسنے سے نکاح منع ہے ایک دو بار سے نہین بموجب اس حدیث کے اور امام اعظم کے نزدیک

ایکبار دو بار سے بہی نکاح منع ہے اسواسطے کہ قرآن مین مطلق ہے ایکبار دو بار کی قید نہین واللّٰہ اعلم ۵۴۳ ﻡ عَائِشَةُ لَا تُحَرِّمُ الْمَصَّةُ

وَلَا الْمَصَّتَانِ مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ایکبار دو بار دودہ کا چوسنا نکاح حرام نہین کرتا ﻡ

۵۴۴ اَبُوْ جُرَيٍّ الْهُجَيْمِيُّ لَا تَحْقِرَنَّ مِنَ الْمَعْرُوْفِ شَيْئًا وَلَا تَوَاعِدْ اَخَاكَ مَوْعِدًا فَتُخْلِفَهٗ مسلم مین ابوجری رضؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا

کہ نیک کام اور احسان کو کوئی نیکی ہو کمتر اور ذلیل نہ سمجہو یعنی ثواب سے خالی نہین اور اپنے بہائی مسلمان سے ایسا وعدہ نکرو کہ پہر اوسکے

خلاف کرے ۵۴۵ ﻫ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَمُرَةَ لَا تَحْلِفُوْا بِالطَّوَاغِيْ وَلَا بِاٰبَائِكُمْ مسلم مین عبد الرحمن بن سمرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا

۵۴۶ ہو عبد المطلب بن ربیعۃ سواے خدا کے کسیکی قسم نہین درست ف باپون کی قسم کھایا کرو بتون کی اور اپنے باپون کی
لا تحل الصدقة لآل محمد انما هي اوساخ الناس مسلم بن عبد المطلب بن ربیعہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ حلال نہین
زکوۃ کا مال لینا بنی ہاشم کو زکوۃ کا مال تو آدمیون کا میل ہے ف بعضے بنی ہاشم نے حضرت سے کہا کہ ہمکو بھی تحصیل زکوۃ کا حاکم
کر کے بھیجیے تاکہ ہمکو بھی منفعت ہو جیسے اور ونکو ہوتی ہے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی تم میری برادری ہو تمھاری لائق نہین کہ
لوگون کا میل کچیل اور صدقہ لو یہ اونکی تسکین کے واسطے فرمایا اور دوسرا سبب بھی معلوم ہوتا ہے کہ اگر حضرت زکوۃ اپنی آل و اولاد کیواسطے
۵۴۷ حلال کرتے تو کافر تہمت لگاتے کہ پیغمبر نے زکوۃ اپنے نفع کے واسطے مقرر کی ہے ہ ابو هريرة لا تختصوا ليلة الجمعة بقيام
من بين الليالي ولا تختصوا يوم الجمعة بصيام من بين الايام الا ان يكون في صوم يصومه احدكم مسلم مین ابو ہریرہ
رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ سب راتون مین سے جمعے کی رات کو شب بیداری اور نماز کی واسطے خاص نکرو اور سب دنون مین سے
جمعے کے دن کو روزہ رکھنے کے واسطے خاص نکرو مگر اسطرح مضائقہ نہین کہ اور روزے جو تم رکھتے ہو اوسمین جمعہ بھی آپڑے ف
جمعے مین غسل کرنا اور اول وقت جامع مسجد مین جانا اور نماز جمعے کی پڑھنا ضرور ہے سو اسواسطے اوسکی شب بیداری اور روزے سے منع
کیا کہ روزے کی سستی سے کہین اون کامون مین خلل نہ پڑے اور دوسرا سبب یہ ہے کہ عبادت کے واسطے سب دن برابر ہین اور بدون حکم شرع کے
۵۴۸ کسی وقت کو فضیلت نہین کسیکو درست نہین کہ اپنی طرف سے کسی دن مین خصوصیت لگاوے خ ابن مسعود لا تختلفوا
فان من كان قبلكم اختلفوا فهلكوا بخاری مین عبد اللہ بن مسعود رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اختلاف نکیا کرو
اسواسطے کہ جو لوگ تمسے آگے تھے اونھون نے اختلاف کیا پھر برباد ہو گئے ف عبد اللہ بن مسعود رض سے مصابیح مین روایت
ہے کہ ایک شخص نے قرآن پڑھا اور مجھکو اور طرحسے معلوم ہوا مین اوسکو حضرت پاس پکڑ لایا حضرت نے فرمایا کہ تم دونون خوب پڑھتے ہو
۵۴۹ پھر یہ حدیث فرمائی یعنی قرآن کی قراءت جس طرح ثابت ہو اوسکا انکار نکرو ق ابو هريرة لا تفضلوا بين الانبياء بخاری
اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ پیغمبرون مین ایک کو دوسرے پر بہتر نکہو ف یعنی اصل پیغمبری مین سب برابر ہین
یہ سمجھنا کہ کوئی کمتر ہے کوئی بہتر اسواسطے کہ سب پیغمبرون کا ایمان لانا فرض ہے باقی جسقدر جسکی تفضیل دلیل سے ثابت ہے اوسکے بیان
۵۵۰ اور اعتقاد مین مضائقہ نہین ق ابو سعيد لا تخيروني من بين الانبياء فان الناس يصعقون يوم القيمة فاكون اول
من يفيق فاذا انا بموسى آخذ بقائمة من قوائم العرش فلا ادري افاق قبلي ام جزي بصعقة الطور بخاری اور مسلم مین

ابو سعیدؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ سب پیغمبرون مین مجکو بہتر نکہو سوا اسکے سب لوگ صور کی آواز سے قیامت مین بیہوش ہوجاوینگے تو اول مین ہوش مین آونگا تو موسیٰ کو اسی طرح پر دیکھونگا کہ عرش کا پایہ پکڑے ہین سو مین نہین جانتا کہ موسیٰ مجھسے پہلے ہوش مین آئے یا وہ ملو کی بیہوشی اونکی عوض ہوگئی **ف** اس حدیث کا قصہ آگے ہوچکا کہ ایک مسلمان حضرتؐ کو سب پیغمبرون سے افضل کہتا تھا اور یہودی حضرت موسیٰ علیہ السلام کو افضل کہتا تھا تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی اصل موت مین سب پیغمبر برابر ہین اگر حضرتؐ کو فضیلت ہے تو اور راہ سے ہے خلاصہ یہ کہ اسطرح سے فضیلت نہ بیان کرو کہ اور پیغمبرون کی حقارت نکلے

۵۵۱ **خ** اَبُو طَلْحَةَ لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ وَلَا صُورَةُ تَمَاثِيلَ بخاری مین ابو طلحہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ رحمت کے فرشتے نہین جاتے اوس گھر مین جسمین کتا ہو اور جاندار کی تصویر ہو

۵۵۲ **ق** اِبْنُ عُمَرَ لَا تَدْخُلُوا مَسَاكِنَ الَّذِينَ ظَلَمُوا اَنْفُسَهُمْ اَنْ يُصِيبَكُمْ مَا اَصَابَهُمْ اِلَّا اَنْ تَكُونُوا بَاكِينَ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نجاو اونکے مکانون مین جن لوگون نے اپنی جان پر ظلم کیا کہین تمپر نہ عذاب پڑے جیسا اونپر پڑا مگر وہان خوف سے روتے جاؤ تو مضائقہ نہین **ف** بخاری اور مسلم مین ابو طلحہؓ سے روایت ہے کہ ہم ایکبار حضرتؐ کے ساتھ قوم ثمود کے ملک مین جسکا نام حجر ہے گذرے تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی اور وہان سے جلد نکل گئے اور وہان کے پانی پینے سے منع کیا اور جسنے اوس پانی سے آٹا گوندھا تھا اوسکو پھینکوا دیا معلوم ہوا کہ جس قوم پر عذاب ہوا وہان قیامت تک خدا کی مار اور بے برکتی رہتی ہے قوم ثمود مین حضرت صالح پیغمبر تھے جب اون لوگون نے پیغمبر کو نمانا تو اونپر عذاب آیا سب مر گئے اونکا مکان شام اور حجاز کے درمیان ہے

۵۵۳ **م** اُمُّ سَلَمَةَ لَا تَدْعُوا عَلَى اَنْفُسِكُمْ اِلَّا بِخَيْرٍ فَاِنَّ الْمَلَائِكَةَ يُؤَمِّنُونَ عَلَى مَا تَقُولُونَ مسلم مین حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہ دعا کیا کرو اپنی جانون کے واسطے سوائے نیک دعا کے اسواسطے کہ فرشتے آمین کہتے ہین تمھارے کہنے پر **ف** حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ میرا پہلا خاوند یعنی ابو سلمہ مر گیا لوگ اوسکے غم مین اپنے واسطے بددعا کرنے لگے تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی اوس وقت فرشتے موجود مین بد دعا کرو نہین تو اونکے آمین کہنے سے وہی کام ہوگا

۵۵۴ **م** جَابِرٌ لَا تَذْبَحُوا اِلَّا مُسِنَّةً اِلَّا اَنْ يَعْسُرَ عَلَيْكُمْ فَتَذْبَحُوا جَذَعَةً مِنَ الضَّاْنِ مسلم مین جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہ حلال کرو قربانی مین مگر ایک سال کی بکری مگر یہ کہ تمپر مشکل ہو یعنی اگر نملے تو سات مہینے کا دنبہ حلال کرو **ف** بکری اور بھیڑ ایک برس سے کم درست نہین لیکن سات مہینے کا دنبہ قربانی کرنا درست ہے

۵۵۵ **م** اَبُو هُرَيْرَةَ لَا تَذْهَبُ اللَّيَالِي وَالْاَيَّامُ حَتَّى يَمْلِكَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ الْجَهْجَاهُ مسلم مین ابو ہریرہؓ

سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ رات اور دن آخر ہونگے جب تک بادشاہ ہو وے گا ایک مرد جسکا نام جہجاہ ہو گا ف یعنی ہمدون کی جاہ جو
سلطنت ہے قیامت نہوگی قیامت سے پہلے اس نام کا بادشاہ ضرور ہوگا مگر معلوم نہین کہ کب ہوگا اور کہان ہوگا ق اَبُو بَكْرَةَ وَجَرِيرٌ ۵۵۶
وَابْنُ عُمَرَ لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ بخاری اور مسلم مین ابو بکرہ اور جریر اور عبد اللہ بن عمر سے روایت
ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میرے بعد پلٹ کر کافر نہو جائیو کہ تم لوگون سے بعضے بعضون کی گردنین مارین ف حضرت نے آخر عمر مین حجۃ الوداع
مین یہ حدیث فرمائی یعنی آپس مین ایک دوسرے کو قتل کرنا کافرون کی عادت ہے تم ایسا نکرنا ق اَنَسٌ لَا تَزَالُ جَهَنَّمُ تَقُولُ هَلْ مِنْ ۵۵۷
مَزِيدٍ حَتّٰى يَضَعَ فِيهَا رَبُّ الْعِزَّةِ قَدَمَهُ فَتَقُولُ قَطْ قَطْ وَعِزَّتِكَ وَيُزْوٰى (بالزاء المعجمة) بَعْضُهَا إِلٰى بَعْضٍ بخاری اور مسلم مین انس سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمیشہ دوزخ کہتی ہے کچھ اور بھی زیادہ ہے یہان تک کہ عزت والا پروردگار اپنا قدم قدرت رکھیگا تو دوزخ
کہے گی کہ بس بس تیری عزت کی قسم پھر سمٹ جاویگی ف یعنی باوجودیکہ لاکھون کافر اوسمین پڑین گے اوسکی بھوک نہ مٹے گی اور جتنیہ زیادہ جو
کیا کریگی جب اپنا قدم قدرت اوسمین رکھیگا تب وہ شکایت بھریگا اور خوش ہویگا خدا جانے کہ وہ قدم کیا ہے اور کیسا ہے یہان قدم عقل
پہونچانا مناسب نہین جیسا روایت مین آیا ہے ویسا ہی ماننا چاہیے اور کہنا چاہیے واللہ اعلم م جَابِرٌ لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي ۵۵۸
يُقَاتِلُونَ عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِينَ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ فَيَنْزِلُ عِيسَى بْنُ مَرْيَمَ فَيَقُولُ أَمِيرُهُمْ تَعَالَ صَلِّ بِنَا فَيَقُولُ لَا إِنَّ بَعْضَكُمْ
عَلٰى بَعْضٍ أُمَرَاءُ تَكْرِمَةَ اللّٰهِ هٰذِهِ الْأُمَّةَ مسلم مین جابر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمیشہ میری امت مین سے ایک گروہ
لڑتا رہیگا دین حق پر غالب ہوکر قیامت تک پھر اوتریگا عیسی مریم کا بیٹا تو کہیگا مسلمانون کا سردار یعنی امام مہدی کہ تشریف لائیے امام بنکر ہمکو
نماز پڑھائیے تو عیسی کہینگے کہ نہین تمھین آپس مین ایک دوسرے کے سردار ہو یہ خدا نے بزرگی دی ہے اس امت کو ف اس حدیث
سے معلوم ہوا کہ قیامت تک اسلام غالب رہیگا اگر ہندوستان مین ہماری شامت سے اسلام مغلوب ہو تو کیا ہوا اور ولایتون مین جیسے
روم اور توران اور مغرب الحمد للہ کہ اسلام غالب ہے اور جہاد جاری ہے ق اَنَسٌ لَا تُزْرِمُوهُ دَعُوهُ يَعْنِي الْأَعْرَابِيَّ الَّذِي ۵۵۹
بَالَ فِي الْمَسْجِدِ بخاری اور مسلم مین انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ کاٹو اوسکے پیشاب کرنے کو چھوڑ دو اوسکو تاکہ پیشاب
کر چکے مراد اس سے وہ گنوار ہے جسنے مسجد مین پیشاب کیا ف ایک گنوار مسجد مین پیشاب کرنے لگا اصحاب نے اوسکو للکارا تب حضرت نے
یہ حدیث فرمائی یعنی اب تو اوسنے نادانی سے پیشاب کیا اب کر لینے دو پھر حضرت نے اوسکو سمجھایا کہ مسجد عبادت کا مقام ہے یہان نجاست
نچاہیے پھر اوس مکان کو دھلوا ڈالا هر زَيْنَبُ بِنْتُ أَبِي سَلَمَةَ رَبِيبَةُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لَا تُزَكُّوا ۵۶۰

اَنفُسَکُم اَللّٰہُ اَعلَمُ بِاَھلِ البِرِّ مِنکُم مسلم مین زینب بن ابو سلمہ کی بیٹی حضرت کی پالی ہوئی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اپنے
تئین تم آپ پاک نہ ٹھہراو اللہ ہی خوب جانتا ہے کہ کون پاک ہے تم مین ف صحیح مین زینب رض سے روایت ہے کہ میرا نام پہلے
برہ تھا اور اوسکے معنی تھے پاک پھر حضرت نے میرا نام بدل کر زینب رکھا اور یہ حدیث فرمائی اسی طرح حضرت نے بہت نام بدلے جنمین ابھی پاکی یا
۵۶۱ شرک تھا جیسے عبد شمس ھ ابن عمر لَا تُسَافِرُوا بِالقُرآنِ فَاِنِّی لَا آمَنُ اَن یَنَالَہُ العَدُوُّ مسلم مین عبداللہ بن عمر رض سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ سفر نکیا کرو قرآن کو لیکر مین ڈر نہین کہ کہین دشمن اوسکو پا جاوے ف یعنی اگر لشکر کم ہو تو کافرون کے ملک
۵۶۲ مین قرآن لیجاوے کہ کافر اوس سے بے ادبی کرینگے اور اگر لشکر اسلام زیادہ ہو تو قرآن لیجانا مضائقہ نہین ق عبد الرحمن بن سمرہ
لَا تَسئَلِ الاِمَارَۃَ فَاِنَّکَ اِن اُعطِیتَہَا عَن غَیرِ مَسئَلَۃٍ اُعِنتَ عَلَیہَا وَاِن اُعطِیتَہَا عَن مَسئَلَۃٍ وُکِلتَ اِلَیہَا
بخاری اور مسلم مین عبد الرحمن بن سمرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تو مت مانگ حکومت اور سرداری کو اگر حکومت تجکو بن
مانگے ملے تو تیری غیب سے اوسپر مدد ہوگی اور اگر تجکو حکومت مانگنے سے ملے تو تجھی پر سونپی جاوے گی یعنی خدا کی طرف سے تیرا
۵۶۳ سے نہوگی خ ابو ہریرہ لَا تَسئَلِ المَراَۃُ طَلَاقَ اُختِہَا لِتَستَفرِغَ مَا فِی صَحفَتِہَا وَلتَنکِحَ فَاِنَّمَا لَہَا مَا قُدِّرَ لَہَا
بخاری مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا نمانگے عورت اپنی مسلمان بہن کے طلاق کو تاکہ اونڈیل لیوے جو اوسکے تھال مین
پیالے مین ہے یعنی جو اوسکو خاوند سے ملتا تھا سو آپ لیوے اور چاہیے کہ بدون شرط طلاق اوسکے خاوند سے نکاح کر لیوے سو
اوسکو تو وہی ملیگا جو اوسکی قسمت مین ہے ف یعنی جو عورت کہ جورو والے مردون سے نکاح کیا چاہے تو وہ پہلی جورو کا طلاق
۵۶۴ نچاہے کہ اوسکا مال سب مجکو ملے بلکہ اپنی قسمت پر راضی رہے ق عائشۃ لَا تَسئَلنِی امرَاَۃٌ مِنہُنَّ اِلَّا اَخبَرتُہَا
یعنی بِاختِیَارِ عَائِشَۃَ اِیَّاہُ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اونمین سے جو عورت پوچھیگی
اوسکو بتلا دونگا یعنی یہ بات مگر عائشہ رض نے مجکو اختیار کیا ف جب قرآن مین آیت تخییر اوتری یعنی حکم ہوا کہ پیغمبر کی بیبیان یا اللہ اور رسول
کو اختیار کرین اور فقر وفاقے پر صبر کرین یا دنیا اختیار کرین اور جدا ہوان تو پہلے عائشہ رض نے اللہ اور رسول کو اختیار کیا اور دنیا کو
چھوڑا اور عرض کی کہ یا حضرت میرا اللہ اور رسول کا اختیار کرنا اپنی اور بیبیون سے نفرمایئگا یعنی وے میری حرص کرینگی تب حضرت
۵۶۵ نے یہ حدیث فرمائی اس حدیث کا قصہ آگے بھی گزرا خ عائشۃ لَا تَسُبُّوا الاَموَاتَ فَاِنَّہُم قَد اَفضَوا اِلٰی مَا قَدَّمُوا
بخاری مین حضرت عائشہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مُردون کو گالی مت دو اور برا مت کہو سو وے تو پہونچ گئے اپنے کیے کو ف

یعنی مُردون نے جو نیک یا بد کام کیے تھے سو قبر مین ثواب یا عذاب اونکو پہونچ گیا اب اونکو بد کہنا بیفائدہ ہے بلکہ ناحق اونکی زندہ
اولاد کو رنج دیتا ہے ھ ابو ھریرۃ لا تسبوا اصحابی لا تسبوا اصحابی فوالذی نفسی بیدہ لو ان احدکم ٥٦٥
انفق مثل احد ذھبا ما ادرک مد احدھم ولا نصیفہ مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہ بد
کہو میرے اصحاب کو نہ بد کہو میرے اصحاب کو سو قسم ہے اوس ذات پاک کی جسکے قابو مین میری جان ہے کہ اگر تم احد پہاڑ کے ٥٦٦
برابر سونا راہ خدا مین خرچ کرو تو اونکے تین پاؤ کے برابر بھی ثواب نپاوے اور نہ اونکے آدھے کے برابر یعنی اصحابؓ اوس وقت مال
خرچ کیا کہ جب اسلام نہایت ضعیف تھا اور کمال تنگی تھی او مخلصین کے مال خرچ کرنے اور جہاد کرنے اور جانفشانی سے ہفت اقلیم
مین اسلام پھیلا اسی سبب سے تمام قرآن مین مہاجرین اور انصار کی تعریف بھری ہے تو معلوم ہوا کہ اونکی عبادت کے برابر کسیکی عبادت
تا قیامت نہین ہو سکتی پھر ایسے دین کے سردارون کو بد کہنا کیونکر درست ہوگا خدا سمجھے اون بے ادبون سے جو حضرتؐ کے اصحاب کو
بد کہتے ہین وغیرہ اور دانستہ اونکے کمالات کو مٹاتے ہین ھ سمرۃ بن جندب لا تسمین غلامک یسارا ولا رباحا ٥٦٧
ولا نجیحا ولا افلح فانک تقول اثم ھو فلا یکون فیقول لا انما ھن اربع فلا تزیدن علی مسلم مین سمرہ
بن جندبؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اپنے غلام کا نام مت رکھہ یسار یعنی آسانی والا اور نہ رباح رکھہ یعنی نفع والا
اور نہ نجیح رکھہ یعنی مطلب والا اور نہ افلح رکھہ یعنی نجات والا سو تو یون کہیگا کہ یہان فلانا غلام ہے پھر وہان وہ نہوا تو جواب
دینے والا کہیگا کہ یہان نہین ہے یہ نام تو چار ہین سو اس سے زیادہ مجپر نہ باندھنا یعنی اپنی طرف سے نہ بڑھانا یہ موقوف دستور
یون ہے لوگون کا کہ غلامونکے اکثر نام بہتر رکھتے ہین مبارکی کے واسطے جیسے نفع اور آسان اور مطلب اور نجات اور اسی طرح مبارک
اور وفادار اور حال آنکہ کبھی اسکا مطلب اولٹا ہو جاتا ہے تو اوسکو بدفالی جانکر غمگین ہوتے ہین جیسا پوچھا کہ نجات یا مبارک
ہے کسی نے جواب مین کہا کہ نہین یعنی نجات اور مبارک نہین تو مطلب اولٹا ہوا اس واسطے حضرتؐ نے منع کیا یعنی ایسے نام رکھنا
کیا ضرور جسمین رنج ہو اور بعضے کہتے ہین کہ یہ حکم ابتدائے اسلام مین تھا جب اعتقاد ٹھیک ہوا اور لوگ تقدیر کو سمجھے تب ایسے نام
رکھنا درست ہوگیا ھ عمر لا تشترہ ولا تعد فی صدقتک وان اعطاکہ بدرھم فان العائد فی ٥٦٨
صدقتہ کالعائد فی قیئہ قالہ لما حمل علی فرس فی سبیل اللہ فاضاعہ الذی کان عندہ فاراد
ان یشتریہ بخاری اور مسلم مین عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مت مول لے اوسکو اور نہ پھیر لے اپنے

سب بیت المال کو اگر دیجئے تھا وہ ایک درہم کو دیوے سو مقرر اپنے صدقے کا پھیر لینے والا ویسا ہے جیسا اپنی قے کو کوئی پیٹ مین ڈال لیوے حضرت عمر فاروق رض سے کہا جب اونھون نے ایک گھوڑا چڑھنے کو راہ خدا مین کسیکو دیا تھا پھر اوسنے اوسکو ضائع کیا و بازار کو لایا بیچنے عمر فاروق رض نے اوسکو مول لینا چاہا ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو چیز خدا کی راہ مین دیوے اوسکو پھیر مول بھی نہ لیوے

۵۶۹ ق ابو ہریرۃ لا تشد الرحال الا الی ثلثة مساجد المسجد الحرام و مسجد الرسول و المسجد الاقصی بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کجاوے نہ باندھے جاوین یعنی سفر کرنا سواے تین مسجد کے نہین درست ایک تو ادب الٰہی مسجد یعنی کعبہ دوسرے مدینے مین حضرت کی مسجد تیسرے ملک شام مین مسجد اقصی یعنی بیت المقدس کی مسجد داؤد و سلیمان ع کی بنائی ف اکثر احتیاط والے عالم بموجب اس حدیث کے اولیا اور بزرگون کی قبرون پر جانا اگر تین منزل ہو یا زیادہ درست نہین جانتے اور بعضے کہتے ہین کہ اس حدیث مین فقط مسجدونکا ذکر ہے یعنی عبادت کے واسطے سب مسجدین برابر مین سواے ان تین مسجدون کے اور کسی شہر کی مسجد مین سفر کرکے جانا درست نہین ہے سواے مسجدون کے اور مکانات کو متبرک جانکر جانا اس حدیث مین منع نہین واللہ اعلم اور حدیث مین آیا ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میری مسجد مین ایکبار نماز پڑھنا اور مسجدونسے ہزار بار افضل ہے اور کعبے مین نماز میری مسجد سے سو بار افضل ہے تو معلوم ہوا کہ کعبے کی نماز اور مسجدون سے لاکھ بار افضل ہے

۵۷۰ م ابو برزة لا تصاحبنا ناقة علیها لعنة مسلم مین ابو برزہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمارے ساتھ وہ اونٹنی نرہے جسپر لعنت ہے ف حضرت سفر مین تھے ایک عورت نے اپنی اونٹنی پر لعنت کی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یہ تنبیہ کے واسطے فرمایا کہ تا لعنت کرنے کی عادت چھوڑے معلوم ہوا کہ جانور پر بھی لعنت کرنا نہین درست

۵۷۱ م ابو ہریرۃ لا تصحب الملائکة رفقة فیها کلب و لا جرس مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ساتھ نہین رہتے فرشتے اون لوگونکا جن مین کتا اور گھنٹا ہوتا ہے

۵۷۲ خ ابو ہریرۃ لا تصدقوا اهل الکتاب و لا تکذبوهم و قولوا آمنا بالله و ما انزل الینا الایة بخاری مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کتاب والون یعنی یہود و نصاری کو نہ سچا جانو اونکو نہ جھٹلاؤ اور کہو کہ ہمنے مانا خدا کو اور اوسکو مانا جو ہمپر اوترا یعنی قرآن اور جو اگلے پیغمبرون پر اوترا ف حضرت کے وقت مین یہود توریت کو عبرانی زبان مین پڑھتے تھے اور مسلمانون کے واسطے عربی مین اوسکا ترجمہ کرتے تھے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اونکو سچا جانو شاید کہ مضمون بدل ڈالا ہو اور جھوٹھا بھی نجانو شاید کہ سچی بات ہو اور مجمل یون کہو

کہو کہ ہم قرآن اور توریت اور انجیل کو مانتے ہین مگر ہمکو تمہارا اعتقاد نہین خدا جانے کہ تمنے کیا رکھا ہے اور کیا بگاڑا ۵۷۳ ابو هريرة
لا تصروا الابل والغنم فمن ابتاعها فانه بخير النظرين بعد ان يحلبها ان شاء امسك وان شاء ردها
وصاعا من تمر بخاری مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ بند رکھا کرو کئی دن کا دودھ اونٹ اور بکری اور
بھیڑ کے تھنون مین سو جو اونکو مول لیوے وہ بعد دوہنے کے دو کام مین مختار ہے خواہ رکھے خواہ اونکو پھیر دیوے تین سیر کھجور
بدلا دیکر **ف** دستور ہے دغا بازونکا کئی دن کا دودھ گائے بکری کا بند رکھتے ہین تا مول لینے والا دھوکھے سے مول لیوے سو فرمایا
کہ بعد مول لینے کے اوسکو اختیار ہے خواہ رکھے خواہ پھیر دے بدلا دیکر اور یہی مذہب ہے امام شافعی کا امام اعظم کے مذہب مین بدلا
دینا نہین اس واسطے کہ جانور کا دانہ اور چارا دودھ کا عوض ہو گیا چنانچہ باب اول مین یہ مضمون مذکور ہو چکا ۵۷۴ ابو هريرة لا
تصم المرأة وبعلها شاهد الا باذنه ولا تأذن في بيته وهو شاهد الا باذنه وما انفقت من كسبه من
غير امره فان نصف اجره له مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نفل روزہ عورت نرکھے خاوند کے ہوتے
بدون اوسکے حکم کے اور خاوند کے ہوتے بدون اوسکے حکم کسیکو کسی کام کے واسطے گھر مین آنے دیوے اور عورت جو خاوند کی کمائی سے بدون اوسکے حکم خدا کی راہ مین دیگی تو
آدھا اوسکا ثواب خاوند کو ہوگا **ف** اس حدیث مین خاوند کے حق عورت پر فرماتے فرض روزے مین خاوند کی اجازت کی
حاجت نہین نفل روزہ بغیر اوسکی مرضی درست نہین کہ مرد کو کسی سبب سے تکلیف نہو اور خاوند کی کمائی سے راہ خدا مین دینا
جب درست ہے کہ اوسکی اجازت ہو صریحاً یا اوسکو رنج نہو جب سنے اور اگر ناخوش ہو یا منع کیا ہو تو عورت کو کسی طرح دینا
درست نہین **ق** عمر لا تطروني كما اطري عيسى بن مريم وقولوا عبد الله ورسوله بخاری اور مسلم مین ۵۷۵
عمر فاروق رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہایت بیحد میری تعریف نکیا کرو جیسے بیحد عیسے مریم کے بیٹے کی تعریف ہوئی اور
مجکو یون کہا کرو کہ اللہ کا بندہ ہون اور اوسکا رسول **ف** یعنی جیسا نصاری نے عیسی ع کی بیحد تعریف بہت بڑھا کرکے
بعضون نے اونکو خدا کا بیٹا کہا اور بعضون نے خدا سو تم ای مسلمانو ویسی تعریف نکیجو کافر ہو جاؤگے میری تعریف تو اتنی کفایت
کرتی ہے کہ خدا کا بندہ اور خدا کا پیغام لانے والا ہون یعنی جب پیغمبر کہا تو سوائے خدا کے جتنے کمالات کہ آدمی کو ممکن ہین سب آگئے
پیغمبر سب عالم سے بہتر خدا کا امانت دار سب گناہون سے معصوم ہوتا ہے یعنی سوائے پیغمبر کے اب کون سی تعریف باقی رہی ہے
جو مجکو کہوگے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ یہ جو جاہلون مین مشہور ہے کہ نبی ہر کام کے مختار ہین جاہین سو کر ڈالین سو یہ شرک ہے

ق عائشۃ کا تھمل کہی جاہلوں نے بے ادب بات وہی تھا کیا منع نے حضرت سے بات جس اور کی ثابت خدا کی پیغمبر کو انھیں
ایسا ۲۷ ق ۱ ثابت بن حسان قال لہ نسبی لک یخلص حتی نسبا فیھم لی وان بانسابھا قریش اعلم بکر ابا ان بخاری اور مسلم
میں حضرت عائشہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جلدی نکر سوا البتہ ابوبکر قریش کا نسب سب سے زیادہ ترجانتا ہے اور البتہ میرا
اونمیں رشتہ ہے تو ہجو نکر جب تک ابوبکر میرا نسب اونکے نسب سے تجکو الگ نکر دیوے جو حضرت نے حسان بن ثابت سے کہا ف روایت ہے کہ
کفار قریش نے حضرت کی اور حضرت کے اصحاب کی ہجو کہی تھی حضرت نے حسان سے کہ بڑے شاعر تھے یہ حدیث فرمائی یعنی قریش میرے
رشتہ دار ہیں اسطرح اونکی ہجو نکرنا کہ میرے باپ دادے بھی اوسمیں آجاویں ابی بکر سے اسکو تحقیق کرلے وہ قریش کے نسب کا بڑا عالم ہے

۲۸ ق خ ابن عباس لا تعذبوا بعذاب اللہ بخاری میں عبد اللہ بن عباس رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ عذاب نکرو خدا
کے خاص عذاب سے یعنی آگ سے کسیکو نجلاؤ ف علی مرتضی رضی اللہ عنہ نے زندیق یعنی بے دین لوگوں کو جلوا ڈالا جب عبد اللہ بن
عباس نے یہ سنا تو یہ حدیث پڑھی اور کہا کہ اگر میں اوسوقت ہوتا نہ جلاتا بلکہ اونکو قتل کرتا اسواسطے کہ حضرت نے فرمایا ہے کہ جو اسلام کو
۲۹ ق چھوڑ کر اور دین بدلے اوسکو مار ڈالو م عوف بن مالک لا تعطہ یا خالد لا تعطہ یا خالد ھل انتم تارکون لی امرائی انما
مثلکم ومثلھم کمثل رجل استرعی ابلا وغنما فرعاھا ثم تحین سقیھا فاوردھا حوضا فشرعت فیہ
فشربت صفوہ وترکت کدرہ فصفوہ لکم وکدرہ علیھم قالہ لما اخبرہ عوف بن مالک بقتل رجل من
حمیر فی غزوۃ موتۃ رجلا من العدو ومنع خالد بن الولید ایاہ سلبہ لما استکثرہ بعد قولہ لخالد یا دفعہ
الیہ فلما مر خالد بعوف فاغضبہ وسمعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال الحدیث مسلم میں عوف بن مالک رض سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ دے اوسکو اے خالد نہ دے اوسکو اے خالد بھلا تم چھوڑنے والے ہو میرے بنائے حاکموں کو تمھاری مثل اور ان حاکموں
کی مثل تو ایسی ہے جیسے مثل اوس مرد کے جسنے اونٹ اور بکریاں چرانے کو لیں سو اونکو چرایا پھر اونکے پیاس کا وقت تاکتا
سو لے گیا اونکو حوض پر سو وہ اوس میں گھسیں پھر اونھوں نے صاف صاف پانی کو پیا اور تلچھٹ کو چھوڑا سو صاف صاف تمکو ہے
اور تلچھٹ اونپر یعنی غنیمت کا مال تو لشکر کو ہے اور سب لشکر کی فکر اور قصور ہو تو بدنامی اور مواخذہ حاکموں پر یہ حضرت نے اوسوقت فرمایا
جب عوف بن مالک نے حضرت کو خبر کی قوم حمیر سے ایک شخص کے مارنے کی کافر کو جنگ موتہ میں اور خبر کی خالد بن ولید نے اسباب
نہ دینے کی اوسکو جبکہ خالد نے اوس اسباب کو بہت پایا جانتا تھا بعد فرمانے حضرت کے خالد سے کہ دے اسباب قاتل کو پھر جب خالد

رر
بلا ریا

عوف پاس نکلے تو عوف نے خالد کو غصہ دلایا اور حضرت نے اوسکو سنا تو یہ حدیث فرمائی **ف** اس حدیث کا منصل قصہ یون ہے کہ ہجری آٹھوین سال زید کو تین ہزار لشکر اسلام کا سردار کرکے ملک شام مین بھیجا اور حضرت نے فرمایا کہ اگر زید شہید ہو تو جعفر طیار سردار ہے اور اگر جعفر بھی شہید ہو تو عبد اللہ بن رواحہ سردار ہے چنانچہ موتہ کے مکان مین نصاری سے لڑائی ہوئی لشکر نصاری لاکھ تھا تینون سردار شہید ہوئے پھر خالد بن ولید مسلمانونکی صلاح سے سردار ہے آٹھ تلوارین اوس دن انکے ہاتھ مین ٹوٹ گئین خوب لڑے خدا نے فتح نصیب کی اوسی لڑائی مین قوم حمیر کا ایک سپاہی نے ایک کافر کو مارا اوس کافر کا اسباب مانگا خالد نے کہ اوسوقت حاکم تھے ندیا عوف بن مالک اس حدیث کے راوی نے خالد سے کہا کہ اگر تم قاتل کو اسباب نہین دیتے ہو تو مین تمھارا گلہ حضرت سے کرونگا جب مدینے مین لشکر آیا تو عوف نے حضرت سے خالد کا گلہ کیا حضرت نے خالد سے فرمایا کہ قاتل کو تو نے اسباب کیون ندیا خالد نے کہا کہ وہ اسباب بہت قیمتی تھا حضرت نے فرمایا کہ اب اوسکا اسباب دے پھر خالد جو عوف کے پاس ہوکر نکلے تو عوف نے خالد کی چادر پکڑکر کہا کہ کیون جو مین نے تمسے کہا تھا سو کر دکھلایا خالد کو بہت غصہ آیا جب یہ حال حضرت نے سنا تب حدیث فرمائی اور خالد کی خاطر داری کی کہ اب اسباب مت دے اور حاکمون کی قدر دانی کی معلوم ہوا کہ بادشاہ کو سردارون کی خاطر داری ضرور ہے تا لشکر پر رعب رہے ہر ایک سپاہی سردار پر جرأت نکرے **خ** ٥٤٩ اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَا تَغْضَبْ قَالَهٗ لِرَجُلٍ قَالَ لَهٗ اَوْصِنِیْ بخاری مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت سے ایک مرد نے کہا کہ مجکو کچھ نصیحت کیجیے حضرت نے فرمایا کہ غصہ نکیا کر **ف** اوس شخص نے تین بار نصیحت مانگی وہ شخص غصہ ور بہت تھا سو واسطے ہر بار حضرت نے یہی نصیحت کی غصہ دو قسم ہے بہتر اور برا سو جو غصہ خدا کے واسطے ہو وہ بہتر اور جو اپنے نفس کے واسطے وہ برا حضرت نے اسی غصے کو منع کیا **خ** ٥٥٠ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُغَفَّلٍ لَا تَغْلِبَنَّكُمُ الْاَعْرَابُ عَلٰۤى اِسْمِ صَلٰوتِكُمُ الْمَغْرِبِ قَالَ وَتَقُوْلُ الْاَعْرَابُ الْعِشَاءُ وَاَخْرَجَ مُسْلِمٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَلٰۤى اِسْمِ صَلٰوتِكُمْ اَلَا اِنَّهَا الْعِشَاءُ وَهُمْ يُعْتِمُوْنَ بِالْاِبِلِ وَيُرْوٰى صَلٰوتِكُمُ الْعِشَاءَ فَاِنَّهَا فِیْ كِتَابِ اللّٰهِ الْعِشَاءُ وَاِنَّهَا تُعْتِمُ بِحِلَابِ الْاِبِلِ بخاری مین عبد اللہ بن مغفل رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تمپر غلبہ نکرنے پاوین عرب کے جنگلی لوگ تمھاری مغرب کی نماز کے نام پر حضرت نے فرمایا کہ جنگلی لوگ مغرب کو عشا کہتے ہین اور روایت کی مسلم نے عبد اللہ بن عمر رض سے کہ غالب نہوین جنگلی لوگ تمھاری نماز کے نام پر جان رکھو کہ البتہ اوسکا نام عشا ہے اور جنگلی لوگ دیر کرکے اندھیرے مین اونٹ کا دودھ دوہتے ہین اور دوسری روایت یون ہے کہ تمھاری نماز کا نام عشا ہے سو البتہ اوس نماز کا نام خدا کی کتاب مین عشا ہے اور جنگلی لوگ اندھیرے مین اونٹونکا دودھ دوہتے ہین **ف** عرب کے جنگلی لوگ نماز مغرب کو عشا کہتے تھے اور عشا کی نماز کو عتمہ کہتے تھے یعنی اندھیرے کی دودھ والی نماز

[illegible]

اسواسطے کہ عشا کے وقت وے لوگ اپنے اونٹوں کا دودھ دوہتے تھے سو حضرت نے فرمایا کہ ایسا کہیں نہو کہ نماز عشا کے شرعی نام بدل جاوین اور جنگلی لوگون کی بولی مشہور ہو جاوے اسواسطے منع کیا

۵۸۱ ق اَبُوْ سَعِيْدٍ وَّاَبُوْ هُرَيْرَةَ لَا تَفْعَلْ بِعِ الْجَمْعَ بِالدَّرَاهِمِ ثُمَّ ابْتَعْ بِالدَّرَاهِمِ جَنِيْبًا قَالَہٗ لِاَخِيْ بَنِيْ عَدِيٍّ الْاَنْصَارِيِّ وَكَانَ قَدِ اسْتَعْمَلَهٗ عَلٰى خَيْبَرَ بخاری اور مسلم مین ابو سعید اور ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تو مت بیچ ناقص کھجور کو چاندی کے درمون سے بیچ ڈالا کر پھر مول لیا کر درمون سے عمدہ کی کھجور یہ حضرت نے قوم بنی عدی انصاری کے بھائی سے کہا اور حضرت نے اوسکو خیبر کا عامل کر کے بھیجا تھا ف حضرت نے ایک شخص کو خیبر کا عامل کر کے بھیجا وہان سے وہ عمدہ قسم کی کھجور جسکو جنیب کہتے ہین حضرت کے واسطے لایا حضرت نے پوچھا کہ کیا تمام خیبر کی کھجور ایسی عمدہ ہوتی ہے اوسنے کہا کہ نہین بلکہ ہم ناقص کھجور دو سیر دیکر ایک سیر عمدہ قسم بدل لیتے ہین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی ایک جنس مین زیادہ دینا لینا بیاج ہے ایسا نکیا کرو بلکہ اوسکی تدبیر یہ ہے کہ ناقص کو بیچ ڈالا پھر اوسکی قیمت سے عمدہ قسم کو مول لیا اسیطرح سب ان اناپ کی چیزین جیسے گیہون اور جو اور نمک اوپر چیزین کر لینا چاہیے

۵۸۲ ق اِبْنُ عُمَرَ لَا تُقْبَلُ صَلٰوةٌ بِغَيْرِ طُهُوْرٍ وَّلَا صَدَقَةٌ مِّنْ غُلُوْلٍ مسلم مین عبد اللہ بن عمر رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بدون طہارت اور پاکی کے نماز نہین قبول ہوتی اور صدقہ نہین قبول ہوتا غنیمت کی چوری سے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بدون غسل اور وضو کی نماز قبول نہین اور حرام مال کو خدا کی راہ مین دینے سے کچھ ثواب نہین

۵۸۳ ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَا تُقْبَلُ صَلٰوةُ مَنْ اَحْدَثَ حَتّٰى يَتَوَضَّاَ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جسکا وضو ٹوٹے اوسکی نماز قبول نہین جب تک وضو نکر لیوے ف وضو ٹوٹتا ہے اوس سے جو آگے اور پیچھے سے نکلے اور تکیہ لگا کر سونے سے اور خون پیپ بدن پر بہنے سے اور نشے اور دیوانگی سے

۵۸۴ ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَا تَقْتَسِمُ وَرَثَتِيْ دِيْنَارًا مَا تَرَكْتُ بَعْدَ نَفَقَةِ نِسَائِيْ وَمُؤْنَةِ عَامِلِيْ فَهُوَ صَدَقَةٌ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ بانٹین گے میرے وارث سونے کے دینار کے برابر بھی جو چھوڑ جاون مین بعد میرے بیبیون کے خرچ کے اور کارندے کی محنت کی سو صدقہ ہے خدا کی راہ مین ف حضرت کے پاس کچھ زمین مدینے مین تھی اور کچھ فدک اور خیبر مین سو حضرت کا معمول تھا کہ اوسکے حاصلات سے اپنی بیبیون کو سال بھر کا خرچ دیتے جو باقی رہتا تو اوسکو محتاج مسلمانون مین خرچ کیا کرتے تھے سو فرمایا کہ میرے وارث ایک دینار برابر بھی کچھ بانٹین گے باقی رہی یہ زمین سو بعد بیبیون کے اور کارندے کے خرچ کے یہ بھی راہ خدا مین صدقہ ہے کارندے سے مراد خلیفہ ہے یا اوس زمین کا عامل پیغمبر کے مال مین جو وراثت نہین ہے سو اوسکی یہ حکمت ہے کہ تا خلق کو معلوم ہو کہ پیغمبرون کی محنت اور جانفشانی

صرف خدا کے واسطے تھی دنیا کا کچھ لگاو نہین یہان تک کہ اولاد اور وارثون کو بھی کچھ اوسکا حصہ نہین ملتا اور حضرت فاطمہ
کو اول یہ حال معلوم نتھا اسی واسطے صدیق اکبر رض سے باپ کا حصہ مانگا جب معلوم ہوا کہ پیغمبرون کے مال مین وراثت نہین تو خاموش
ہو رہین اہل تقریر تو اتنی ہے باقی جھگڑے مین بیفایدہ ق اَلْمِقْدَادُ بْنُ الْاَسْوَدِ لَا تَقْتُلْهُ فَاِنْ قَتَلْتَهُ فَاِنَّهُ بِمَنْزِلَتِكَ ۵۸۵
قَبْلَ اَنْ تَقْتُلَهُ وَاِنَّكَ بِمَنْزِلَتِهِ قَبْلَ اَنْ يَقُوْلَ كَلِمَتَهُ الَّتِيْ قَالَ قاله حِيْنَ سَاَلَهُ الْمِقْدَادُ عَنْ قَتْلِ مَنْ اَسْلَمَ
مِنَ الْكُفَّارِ بَعْدَ اَنْ قَطَعَ يَدَهُ فِي الْحَرْبِ بخاری اور مسلم مین مقداد بن اسود رض سے روایت ہے کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ مت مار
اوس کافر کو جو اب مسلمان ہو گیا سو اگر تو اوسکو مار یگا تو وہ تیرے مارنے سے پہلے تیری برابر مسلمان ہو گیا ہے اور تو واجب القتل
اوسکے برابر ہو جاویگا جیسے وہ تھا کافر کلمہ پڑھنے سے پہلے یہ حضرت نے فرمایا جب مقداد نے پوچھا اوس شخص کا حال جو کافر
تھا پھر لڑائی مین مقداد کا ہاتھہ کاٹ کر مسلمان ہو گیا ف یعنی اگر تو اوسکو حالت کفر مین مار ڈالتا تو درست تھا اور اب وہ
مسلمان ہوا اوسکا خون بچ گیا اگر تو اوسکو اب ماریگا تو اوسکے بدلے تو مارا جاویگا ق عَائِشَةُ لَا تُقْطَعُ يَدُ السَّارِقِ اِلَّا فِي ۵۸۶
رُبُعِ دِيْنَارٍ فَصَاعِدًا بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رض سے روایت ہے کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ نہ کاٹا جاوے چور کا ہاتھہ مگر چوتھائی
دینار یا زیادہ مین ف دینار ساڑھے چار ماشے سونے کی ہوتی ہے تو اوسکی چوتھائی ایک ماشہ اور ایک رتی ہوئی
یعنی جب چور ایک ماشہ اور ایک رتی سونے کے برابر یا اس سے زیادہ مال چراوے تب اوسکا ہاتھہ کاٹا جاوے اور اگر
اس سے کم چراوے تو نہ کاٹا جاوے اور یہی مذہب ہے امام شافعی کا اور امام مالک کے نزدیک جب تین درم چاندی کے برابر یا زیادہ
چوری کرے تو اوسکا ہاتھہ کاٹا جاوے اور امام اعظم کے نزدیک جب دس درم کے برابر یا زیادہ چوری کرے تو ہاتھہ کاٹا جاوے اس سے
کم مین نہین اونکی دلیل دوسری حدیث ہے جسمین دس درم کی حد ہے خ اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَا تَقُوْلُوْا هٰكَذَا لَا تُعِيْنُوْا عَلَيْهِ الشَّيْطَانَ ۵۸۷
قاله حِيْنَ قَالَ رَجُلٌ اَخْزَاكَ اللّٰهُ لِسَكْرَانَ ضُرِبَ الْحَدَّ بخاری مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ ایسا نکہو
شیطان کی اوسکے اوپر مدد نکرو یہ حضرت صلعم نے اوس وقت فرمایا کہ جب کسی نے اوس شرابی کو جو حد مارا گیا تھا یون کہا کہ خدا تجکو
فضیحت اور رسوا کرے ف یعنی جب گنہگار کی سزا ہو چکی تو اوسکو برا نکہو اسواسطے کہ شیطان خوش ہوتا ہے مسلمان کی رسوائی
سے تو گویا تمنے شیطان کی مدد کی بلکہ یون کہا کرو کہ خدا تیری توبہ قبول کرے خ اَلرُّبَيِّعُ بِنْتُ مُعَوِّذِ بْنِ عَفْرَاءَ لَا تَقُوْلِيْ ۵۸۸
هٰذِهٖ وَقُوْلِيْ مَا كُنْتِ تَقُوْلِيْنَ بخاری مین ربیع بنت معوذ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اسکو مت کہہ اور وہ بات کہہ جو اگلی

کہتے تھی ف بخاری مین ربیع سے پوری روایت یون ہے کہ میری شادی ہوئی حضرت میرے پاس آئے چھوٹی لڑکیان جنگ بدر کے گیت گاتی
تھین دف بجاکر اسمین ایک لڑکی نے یہ کہا کہ ہم مین ایسا پیغمبر ہے جو کل کی ہونے والی بات جانتا ہے تب حضرت نے یہ حدیث
فرمائی اور منع کیا یعنی غیب کی بات سوائے خدا کے کوئی نہین جانتا مجھکو بھی نہین معلوم بعضے علماء کے نزدیک خوشی کے دنون مین
نزار گانا دف کے ساتھ بشرطیکہ اور باجے نہون اور مضمون اوسکا خلاف شرع نہو اور گانیوالے لڑکا اور اجنبی عورت نہو تو درست ہے

۵۸۹ انس لا تقوم الساعة الا على شرار الناس مسلم مین انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت نہ قائم ہوگی مگر نہایت برے
لوگون پر ف یعنی جس وقت قیامت آویگی کوئی ایمان دار نہ ہوگا سب کافر ہون گے

۵۹۰ ح ابو هريرة لا تقوم الساعة حتى تأخذ امتي مأخذ القرون شبرا بشبر وذراعا بذراع فقيل يا رسول الله كفارس والروم قال ومن الناس الا اولئك
بخاری مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت نہ قائم ہوگی جب تک کہ نکرنے لگے میری امت اگلے زمانون کے
طریقون کو بالشت بالشت بھر اور ہاتھ ہاتھ بھر یعنی بے تفاوت جو اگلے زمانے کے کافرون کی رسمین تھین سو میری امت بھی کریگی
لوگون نے کہا کہ یارسول اللہ مجوسی اور نصاری کیطرح لوگ ہوجاوینگے حضرت نے فرمایا اور کون لوگ ہین آونکے یعنی انہین کے قدم بقدم
چلینگے ف مجوس اور نصاری کی یہ رسمین تھین کہ ریشمین کپڑا پہننا چاندی سونے کے برتنون مین کھانا پینا نجومی سے پوچھکر کام
کرنا داڑھی منڈانا گناہون پر اڑ جانا توبہ نکرنا شریعت کے حکمون پر خیال نکرنا شراب پینا سو افسوس کہ یہ رسمین مسلمانون مین جاری
ہوگئین خصوصا ہندوستان مین حضرت نے جیسا فرمایا ویسا ہی ہوا

۵۹۱ ق ابو هريرة لا تقوم الساعة حتى تخرج نار من ارض الحجاز تضيء اعناق الابل ببصرى بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت نہ قائم
ہوگی یہان تک کہ نکلے آگ حجاز کی زمین سے روشن کردیوے گی بصری کے اونٹونکی گردنون کو یعنی ایسی اوسکی روشنی تیز ہوگی کہ
عرب سے شام تک پہنچے گی ف حجاز عرب مین اوس زمین کا نام ہے جسمین مکہ اور مدینہ ہے اور بصری ایک شہر کا نام ہے تاریخ
مدینہ مین مذکور ہے کہ اول چند روز مدینے مین برابر زلزلہ رہا لوگون نے جانا کہ قیامت آئی پھر ایک طرف زمین پھٹ گئی اوسمین
سے سربلند آگ نکلی چالیس دن قائم رہی لوہا اور پتھر اوس آگ سے جلتا تھا مگر گھاس نجلتی تھی سیکڑون کوس تک اوسکی
روشنی تھی آخر سلطنت عباسیہ کے یہ ماجرا گذرا چھ سو برس سے زیادہ ہوا تو جیسا حضرت نے فرمایا تھا ویسا ہی ہوا یہ معجزہ ہوا حضرت

۵۹۲ ق ابو هريرة لا تقوم الساعة حتى تضطرب اليات نساء دوس على ذي الخلصة بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ

روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت نہ قائم ہوگی یہان تک کہ چوتڑ مٹکاتی پھرینگی قوم دوس کی عورتین بت کے گرد جسکا ذی الخلصہ نام ہے
ف دوس ایک قوم کا نام ہے یمن مین ابو ہریرہ بھی اوسی قوم سے ہین ذی الخلصہ اوس قوم کے بت کا نام تھا اوسکو کافر کعبہ یمانی
بھی کہتے تھے جب وہ قوم مسلمان ہوئی تب حضرت نے اوس بت کو توڑ ڈالا سو حضرت نے یہ فرمایا کہ قیامت کے قریب وہ قوم مرتد ہوجائیگی
اوس بت کو پھر نیا بناوینگے اور اونکی عورتین اوسکے گرد طواف کرینگی ق ۵۹۳ اَبُوْهُرَيْرَةَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ
مِنْ مَغْرِبِهَا فَاِذَا رَاٰهَا النَّاسُ اٰمَنَ مَنْ عَلَيْهَا فَذَاكَ حِيْنَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا اِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ
بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ قائم ہوگی قیامت یہان تک کہ نکلیگا سورج اپنے ڈوبنے کے مکان سے
پھر جب اوسکو دیکھینگے لوگ تب ایمان لاوینگے جو زمین پر ہین سو اوسوقت نہ فائدہ کریگا کسی جان کو اوسکا ایمان جسکو پہلے سے
ایمان نہ تھا ف یعنی بن دیکھے کا ایمان معتبر ہے اور جب عذاب کا سامنا ہوا تو ایمان لانا کیا فائدہ اسی واسطے اگر کافر مرتے دم ایمان
لاوے تو معتبر نہین کہ اوسوقت بھی عذاب آخرت سامنے آجاتا ہے ق ۵۹۴ عَائِشَةُ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُعْبَدَ اللَّاتُ وَا
لْعُزّٰى بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت نہ قائم ہوگی یہان تک کہ لات اور عزی پوجے
جاوینگے ف لات اور عزی عرب مین دو بت تھے حضرت کے وقت مین توڑے گئے سو فرمایا کہ قیامت کے قریب لوگ کافر ہوجاوینگے
اور اونکو پوجینگے ۵۹۵ م اَبُوْهُرَيْرَةَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَعُوْدَ اَرْضُ الْعَرَبِ مُرُوْجًا وَّاَنْهَارًا مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت نہ قائم ہوگی یہان تک کہ ہوجاوے عرب کی زمین چراگاہ سبزہ زار نہرون والی ف عرب کی زمین
مین نہ سبزہ ہے نہ نہر سو فرمایا کہ آخر زمانے مین اوسمین سبزہ اور نہرین ہوینگی اور بعضے کہتے ہین کہ زمین عرب سے مدینہ مراد ہے یعنی آخر
زمانے مین لوگ عمارت اور آبادی پر زیادہ مصروف ہونگے دنیا کی محبت غالب ہوگی خم ۵۹۶ اَبُوْهُرَيْرَةَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى
تُقَاتِلُوا الْيَهُوْدَ حَتّٰى يَقُوْلَ الْحَجَرُ وَرَاءَهُ الْيَهُوْدِيُّ يَا مُسْلِمُ هٰذَا يَهُوْدِيٌّ وَرَائِيْ فَاقْتُلْهُ بخاری مین ابو ہریرہ رضہ سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ قائم ہوگی قیامت یہان تک کہ تم اے مسلمانو یہودیون کو قتل کروگے یہان تک کہ کہیگا پتھر جسکے
پیچھے یہودی چھپا ہوگا اے مسلمان یہ یہودی ہے میری آڑ مین سو تو اسکو مار ڈال ف قیامت کے قریب دجال نکلیگا اوسکے
لشکر مین اکثر یہودی ہونگے جب عیسی علیہ السلام کے ہاتھ سے دجال مارا جاویگا تو مسلمان اوس وقت یہودیون کو ہین پاکے
قتل کرینگے خم ۵۹۷ اَبُوْهُرَيْرَةَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُقَاتِلُوْا خُوْزًا وَّكِرْمَانَ مِنَ الْاَعَاجِمِ حُمْرَ الْوُجُوْهِ فُطْسَ الْاُنُوْفِ

صِغَارُ الْاَعْيُنِ كَاَنَّ وُجُوْهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ نِعَالُهُمُ الشَّعْرُ بخاری میں ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت نہ قائم ہوگی یہانتک کہ ای مسلمانو تم لڑوگے خوز اور کرمان سے جو دو گروہ ہیں عجم کے سرخ مونہہ والے چپٹی ناکون والے چھوٹی آنکھون والے مونہہ اونکے جیسے ڈھالیں ہیں تہ بتہ اور پر چمڑا جما یعنی اونکے گول مونہہ ہیں موٹی موٹی جوتیان اونکی بال کی **ف** خوزستان اور کرمان دو شہر ہیں ایران اور توران میں وہان کے رہنے والے مراد ہیں یا قوم ترک مراد ہیں اونکی صورتیں ایسی ہی ہوتی ہیں جیسا حضرت نے فرمایا اوسی طرح صحابہ حضرت کے بعد اون سے لڑے اور فتحیاب ہوے **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى

۵۹۸ تُقَاتِلُوْا قَوْمًا كَاَنَّ وُجُوْهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ بخاری میں اور مسلم میں ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ قائم ہوگی قیامت یہانتک کہ تم لڑوگے اوس قوم سے جنکے مونہہ جیسے ڈھالیں ہیں تہ بتہ جمی ہوئیں یعنی موٹے مونہہ گول گول

۵۹۹ **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُقَاتِلُوْا قَوْمًا نِعَالُهُمُ الشَّعْرُ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ قائم ہوگی قیامت یہانتک کہ تم لڑوگے اوس قوم سے جنکی جوتیان بال کی ہیں **ف** قوم ترک مراد ہیں جیسا کہ اگلی حدیث میں مذکور ہوچکا

۶۰۰ **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَقْتَتِلَ فِئَتَانِ دَعْوَاهُمَا وَاحِدَةٌ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت نہ قائم ہوگی یہانتک کہ آپس میں لڑینگی دو گروہ دعوی دونونکا ایک ہی ہوگا **ف** علی مرتضی اور معاویہ کی لڑائی مراد ہے دونون کا دین اسلام تھا اور ایک ہی کلمہ یعنی لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پر تھے

۶۰۱ **م** اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَنْزِلَ الرُّوْمُ بِالْاَعْمَاقِ اَوْ بِدَابِقٍ فَيَخْرُجُ اِلَيْهِمْ جَيْشٌ مِنَ الْمَدِيْنَةِ مِنْ خِيَارِ اَهْلِ الْاَرْضِ يَوْمَئِذٍ فَاِذَا تَصَافُّوْا قَالَتِ الرُّوْمُ خَلُّوْا بَيْنَنَا وَبَيْنَ الَّذِيْنَ سَبَوْا مِنَّا نُقَاتِلْهُمْ فَيَقُوْلُ الْمُسْلِمُوْنَ لَا وَاللّٰهِ لَا نُخَلِّيْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ اِخْوَانِنَا فَيُقَاتِلُوْنَهُمْ فَيَنْهَزِمُ ثُلُثٌ لَا يَتُوْبُ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ اَبَدًا وَيُقْتَلُ ثُلُثُهُمْ اَفْضَلُ الشُّهَدَاءِ عِنْدَ اللّٰهِ وَيَفْتَتِحُ الثُّلُثُ لَا يُفْتَنُوْنَ اَبَدًا فَيَفْتَتِحُوْنَ قُسْطُنْطِيْنِيَّةَ فَبَيْنَمَا هُمْ يَقْتَسِمُوْنَ الْغَنَائِمَ قَدْ عَلَّقُوْا سُيُوْفَهُمْ بِالزَّيْتُوْنِ اِذْ صَاحَ فِيْهِمُ الشَّيْطَانُ اِنَّ الْمَسِيْحَ قَدْ خَلَفَكُمْ فِيْ اَهْلِيْكُمْ فَيَخْرُجُوْنَ وَذٰلِكَ بَاطِلٌ فَاِذَا جَاءُوا الشَّامَ خَرَجَ فَبَيْنَمَا هُمْ يُعِدُّوْنَ لِلْقِتَالِ يُسَوُّوْنَ الصُّفُوْفَ اِذْ اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَيَنْزِلُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ فَاَمَّهُمْ فَاِذَا رَاٰهُ عَدُوُّ اللّٰهِ ذَابَ كَمَا يَذُوْبُ الْمِلْحُ فِي الْمَاءِ فَلَوْ تَرَكَهُ لَانْذَابَ حَتّٰى يَهْلِكَ وَلٰكِنْ يَقْتُلُهُ اللّٰهُ بِيَدِهٖ فَيُرِيْهِمْ دَمَهٗ فِيْ حَرْبَتِهٖ مسلم میں ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت نہ قائم ہوگی

یہان تک کہ روم کے ... کا لشکر اعماق مین یا دابق مین اوترینگے پھر انکی طرف مدینے سے لشکر اسلام نکلیگا وے لوگ اوس دن تمام روے زمین کے رہنے والون سے افضل ہونگے مراد حضرت امام مہدی کا لشکر ہے پھر جب صف باندھینگے دونون لشکر تو نصاریٰ کہینگے کہ چھوڑدو ہمارے درمیان اور اون مسلمان لوگونکا جنھون نے ہمارے جورو لڑکے پکڑکے لونڈی غلام بنائے ہین تاکہ ہم اون سے لڑین تو مسلمان کہینگے کہ خدا کی قسم ہم تمہارا اور اپنے بھائی مسلمانون کا درمیان نچھوڑین گے یعنی تم اس فریب سے مسلمانون مین پھوٹ ڈالا چاہتے ہو سو یہ ممکن نہین پھر اون کافرون سے لڑنے لگین گے تو تہائی مسلمانونکا لشکر بھاگ جاویگا اونکی توبہ خدا کبھی نہ قبول کریگا اور تہائی لشکر قتل ہوگا وے سب شہیدونمین افضل ہونگے خدا کے نزدیک اور تہائی لشکر فتح کریگا وے عمر بھر کبھی فتنے اور بلا مین نہ پڑین گے پھر قسطنطنیہ کو جو روم کا تختگاہ شہر ہے فتح کرینگے سو جسوقت وے لوٹ کا مال بانٹتے ہون گے اپنی تلوارونکو زیتون کے درخت مین لٹکا کر اچانک اونمین شیطان پکاریگا کہ دجال تو تمہارے پیچھے تمہارے لڑکون بالون پر آپڑا تو مسلمان وہان سے نکلین گے اور حال آنکہ یہ خبر جھوٹ ہوگی پھر جب لشکر اسلام شام کے ملک مین آویگا تب دجال نکلیگا سو جسوقت مسلمان لڑنے کی تیاری کرکے صفین باندھتے ہونگے کہ نماز کی تیاری ہوگی پھر عیسیٰ مریم کے بیٹے اوترینگے پھر اونکو نماز پڑھاوین گے پھر جب عیسیٰ کو خدا کا دشمن یعنی دجال دیکھے گا تو خوف سے گل جاویگا جیسے نمک پانی مین گل جاتا ہے سو اگر اوسکو خدا چھوڑ دے تو وہ خود بخود گل جاوے یہان تک کہ مر کے مٹ جاوے لیکن اوسکو خدا قتل کرواویگا عیسیٰ کے ہاتھ سے پھر عیسیٰ دجال کے تالبدار ونکو یا سب لوگون کو اوسکا خون دکھلاوین گے اپنی برچھی مین لگا ہوا **ف** اعماق اور دابق دو مکان ہین شام کے ملک مین اور قسطنطنیہ بہت مدت سے اب تک مسلمانون کے عمل مین ہے چنانچہ اب روم کا بادشاہ مسلمان وہین رہتا ہے اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ قیامت کے قریب نصاریٰ کا اوسمین عمل ہوجاویگا پھر امام مہدی کے وقت مین فتح ہوگا چنانچہ اس حدیث مین اوسکا ذکر ہے

۶۰۲ **ھ** انسؓ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى لَا يُقَالَ فِي الْاَرْضِ اَللّٰهُ اَللّٰهُ مسلم مین انسؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت نہ قائم ہوگی یہان تک کہ نکہا جاویگا اللہ اللہ **ف** اس حدیث کے دو مطلب ہین ایک تو یہ کہ قیامت اوسوقت آویگی کہ زمین پر کوئی اللہ اللہ نہ کہیگا یعنی سب کافر ہو جاوین گے دوسرا مطلب یہ کہ قیامت اوسوقت ہوگی کہ گناہ پر کوئی انکار نہ کریگا یعنی اوسوقت کوئی اتنا بھی گنہگار بدکار سے نہ کہیگا کہ ارے خدا سے ڈر خدا سے ڈر

۶۰۳ **ھ** ابو ھریرةؓ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَحْسِرَ الْفُرَاتُ عَنْ جَبَلٍ مِّنْ ذَهَبٍ يَقْتَتِلُ النَّاسُ عَلَيْهِ فَيُقْتَلُ مِنْ كُلِّ مِائَةٍ تِسْعَةٌ وَّتِسْعُوْنَ وَيَقُوْلُ كُلُّ رَجُلٍ مِّنْهُمْ لَعَلِّىْ اَكُوْنُ اَنَا الَّذِىْ

انجنی مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ قائم ہوگی قیامت یہان تک کہ دریاے فرات ایک سونے کے پہاڑ کو
کھول دیگا یعنی اوسمین نمود ہوگا اور سب لوگ لڑ مرینگے سو قتل ہونگے ہر ایک سیکڑے سے ننانوے اور کہیگا ہر ایک آدمی اونمین سے
کہ شاید مین قتل سے بچ رہون یعنی تو سب سونا مین بلا شرکت پاؤن ف فرات کوفے اور کربلا کے دریا کا نام ہے خ ابوہریرۃ

۴۰۴ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی یَخْرُجَ رَجُلٌ مِّنْ قَحْطَانَ یَسُوْقُ النَّاسَ بِعَصَاہُ بخاری مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت نہ قائم ہوگی یہان تک کہ نکلیگا ایک مرد قحطان کے قبیلے سے کہ ہانکیگا لوگون کو اپنی لاٹھی سے
ف قحطان ایک شخص تھا یمن کے اصل عرب اوسکی اولاد مین سو فرمایا کہ اوس قوم سے ایک بادشاہ پیدا ہوگا بڑا حکم والا لوگ اوسکے
ایسے قابو مین ہونگے جیسے بکریان چرانے والے کے قابو مین کہ جدھر چاہے اودھر ہانک لیجاوے شاید کہ اس بادشاہ کا نام جہجاہ ہو
جیسے کہ اول حدیث مین گذرا

۴۰۵ ق ابوہریرۃ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی یَکْثُرَ فِیْکُمُ الْمَالُ فَیَفِیْضَ حَتّٰی یُہِمَّ رَبَّ الْمَالِ مَنْ یَّقْبَلُ صَدَقَتَہٗ
بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت نہ قائم ہوگی یہان تک کہ تم مین مال بہت ہوجاویگا تو ابل پڑیگا
یہان تک کہ مالدار فکر مین رنجیدہ ہوگا کہ کون اوسکی زکوٰۃ کا مال لیوے ف یہ قیامت کے قریب امام مہدیؑ کے وقت مین ہوگا کہ
سب مالدار ہوجاوینگے کوئی محتاج نہ ملیگا جو زکوٰۃ کا مال قبول کرے یا قیامت کی نشانیان دیکھ لے ایسا خوف پیدا ہوگا کہ مال لینے
کی فرصت نہوگی

۴۰۶ ق ابوہریرۃ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی یَمُرَّ الرَّجُلُ بِقَبْرِ الرَّجُلِ فَیَقُوْلُ یَا لَیْتَنِیْ مَکَانَہٗ بخاری اور مسلم
مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت نہ قائم ہوگی یہان تک کہ گذریگا مرد کسی مرد کی قبر پر تو کہیگا کاش کہ مین
اسکی جگہہ پر ہوتا ف یعنی قیامت کے قریب ایسے فتنے اور فساد عالم مین پھیلینگے کہ لوگ موت کی تمنا کرینگے قبرون کو دیکھ کر
یہ حدیث اور اوسکے پہلے کی حدیثون مین حضرت نے قیامت سے پہلے ہونے والی چیزین ہین اونکی خبرین دی ہین اب تک بعضی چیزین ہوچکین
ہین اور بعضی آگے ہونگی یہ معجزہ ہے حضرت کا کہ جیسا فرمایا ویسا ہوا اور آگے ہوگا

۴۰۷ ق ابوسعید لَا تَکْتُبُوْا عَنِّیْ وَمَنْ کَتَبَ
عَنِّیْ غَیْرَ الْقُرْاٰنِ فَلْیَمْحُہٗ وَحَدِّثُوْا عَنِّیْ وَلَا تَکْذِبُوْا عَلَیَّ ھٰذَا حَدِیْثٌ مَنْسُوْخٌ صَدْرُہٗ بخاری اور مسلم مین ابوسعید سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ لکھو میری حدیث کو سو جسنے مجھسے سنکر سواے قرآن کے جو لکھا ہو سو ڈاؤ اوسکو مٹا ڈالے اور حدیث نقل
کرو مجھسے یعنی جو بات مجھسے سنو وہ لوگون کو سکھاؤ اور مجھپر جھوٹھ نہ باندھو کہا صغانی اس کتاب والے نے کہ اس حدیث کا اول
مضمون یعنی حدیث کے لکھنے کو منع فرمانا منسوخ ہے ف اصحاب قرآن اور حدیث کو ایک کاغذ مین لکھتے تھے حضرت ڈرے کہ کہین

قرآن اور حدیث ناواقفون کے نزدیک نہ ملجاوے یا اشتباہ پڑے کہ قرآن کی لفظ کون ہے اور حدیث کی کون اسواسطے حضرت نے حدیث کا لکھنا منع کیا جب قرآن لوگونمین خوب مشہور ہوگیا اور اشتباہ کا شبہہ گیا تو حدیث لکھنے کی بھی اجازت دی چنانچہ ابو ہریرہؓ کی حدیث اس کتاب مین ہوچکی کہ حضرت نے ابو شاہ یمنی کو حدیث لکھوادی یہ بندوبست جو دین محمدی مین ہے کسی دین مین نہین کہ خدا کا کلام علیحدہ اور حدیث پیغمبر کی علیحدہ پھر حدیث کے مراتب بھی جدا جدا صحیح علیحدہ ضعیف علیحدہ اور صحابہ کے اقوال جدا بخلاف یہود اور نصاریٰ کے کہ اونکی کتابونمین عجب گھال میل ہے چنانچہ اونکی توریت اور انجیل مین خدا کا کلام اور پیغمبر کا کلام بلکہ اونکے اصحاب اور راویون کا کلام ایسا مخلوط ہے کہ عاقل متحیر رہتا ہے گویا تاریخ کی کتابین ہین صرف آسمانی کلام نہین

۶۰۸ ق علیؓ لَا تَكْذِبُوا عَلَيَّ فَإِنَّهُ مَنْ يَكْذِبْ عَلَيَّ يَلِجِ النَّارَ بخاری اور مسلم مین علی مرتضیٰؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مجھپر جھوٹھ نہ باندھیو سو مقرر یہ بات ہے کہ جو مجھپر جھوٹھ باندھیگا وہ دوزخ مین جاویگا

۶۰۹ ق عمرؓ لَا تَلْبَسُوا الْحَرِيرَ فَإِنَّهُ مَنْ لَبِسَهُ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الْآخِرَةِ بخاری اور مسلم مین عمر فاروقؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ پہنو ریشمی کپڑے کو سو مقرر جو ریشمی پہنے گا دنیا مین وہ آخرت مین اوسکو نہ پہنیگا

۶۱۰ ق حُذَيْفَةُ بْنُ الْيَمَانِ لَا تَلْبَسُوا الْحَرِيرَ وَلَا الدِّيبَاجَ وَلَا تَشْرَبُوا فِي آنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَلَا تَأْكُلُوا فِي صِحَافِهَا فَإِنَّهَا لَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَلَكُمْ فِي الْآخِرَةِ بخاری اور مسلم مین حذیفہ بن یمانؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ پہنو ریشمی کو اور نہ دیبا کو اور نہ پیو سونے چاندی کے برتنونمین اور نکھاؤ اونکے پیالونمین اسواسطے کہ یہ چیزین کافرون کے واسطے دنیا مین ہین اور تمھارے واسطے اے مسلمانو آخرت مین ملین گی ف دیبا ایک ریشمی کپڑے کی قسم ہے اور بعضے ریشمی بوٹہ دار کو دیبا کہتے ہین اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کمخواب اور تافتہ اور دریائی اور اطلس اور گلبدن اور رعنا زیبا مردون کو حرام ہے اور چاندی سونے کے برتنون مین کھانا پینا یا عطردان پاندان بنانا حرام ہے اگر تکلف سے منظور ہے تو اور عمدہ کپڑے اور عمدہ قسم کے چینی اور بلور اور شیشے کے برتن کیا کم ہین جو ریشمی کپڑے اور چاندی سونے کے برتنون کو استعمال کرکے خدا اور رسولؐ کو ناخوش کیجیے

۶۱۱ م مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ لَا تُلْحِفُوا فِي الْمَسْأَلَةِ فَوَاللَّهِ لَا يَسْأَلُنِي أَحَدٌ مِنْكُمْ شَيْئًا فَتُخْرِجَ لَهُ مَسْأَلَتُهُ مِنِّي شَيْئًا وَأَنَا لَهُ كَارِهٌ فَيُبَارَكَ لَهُ فِيمَا أَعْطَيْتُهُ مسلم مین معاویہ بن ابی سفیانؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بہت چمٹ کر نہ مانگا کرو سو قسم خدا کی جو تم مین کوئی مجھسے کچھہ مانگیگا اور کچھہ مجھکو ناخوش کرکے پاویگا تو جو مین اوسکو دونگا اوسمین برکت نہوگی ف

لینی جو جھٹ کر سوال کرکے کچھ کھسے یا دیگا وہ مال بے برکت ہوگا معلوم ہوا کہ سوال کرنا حرام ہے خصوصاً جھٹ کر مانگنا زیادہ تر
حرام ہے ۱۱۲ م ابو ھریرۃ لا تلقوا الجلب فمن تلقے فاشتری منہ فاذا اتی سیدہ السوق فھو بالخیار
مسلم میں ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ آگے بڑھکر اناج کی کھیپ مول لیا کرو سو جس بیپاری کی کھیپ آگے
بڑھکر مول لیجائے تو جب وہ بیپاری کھیپ کا مالک بازار میں آوے تو اوسکو اختیار ہے یعنی اگلے بیچے کو چاہے درست رکھے اور چاہے
تو درست رکھے بلکہ اپنا ہی اناج بازار میں بیچ لیوے ف شہر سے کوس دو کوس آگے بڑھکے اناج کی کھیپ مول لینا حرام ہے
اسواسطے کہ اسمین دو نقصان ہین ایک نقصان بیپاری کا کہ شاید بازار مین زیادہ بکتا دوسرے تمام شہر کی حق تلفی کہ اگر بازار
مین کھیپ آتی تو سب لوگ مول لیتے سو اسواسطے حضرت نے اسمین بیپاری کو اختیار دیا ۱۱۳ م جابر لا تمش فی نعل واحدۃ
و لا تحتب فی ازار واحد و لا تاکل بشمالک و لا تشتمل الصماء و لا تضع احدی رجلیک علی الاخری
اذا استلقیت مسلم مین جابر رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ چلا کر ایک جوتی پہن کر اور ایک بند مین زانو اوٹھا کر
اکڑون نہ بیٹھ یعنی بدن کھلجاویگا اور نہ کھا بائین ہاتھ سے اور اس طرح کپڑے کو سب بدن پر لپیٹ کر نہ اوڑھ کر نماز یا اور
کسی کام مین ہاتھ نہ نکل سکین اور نہ رکھ ایک پانون کو دوسرے پانون پر جب تو چت لیٹے یعنی اگر تہ بند ہوگا تو بدن کھلیگا۔
حضرت نے مسلمانون کو ادب سکھائے ۱۱۴ ق ابن عمر لا تمنعوا اماء اللہ مساجد اللہ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمر
رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ منع کرو خدا کی باندیون کو خدا کی مسجدون سے ف یعنی اگر عورتین مسجد مین نماز کے واسطے
جاوین تو منع نکرو حضرت عایشہ رضہ نے فرمایا کہ اگر حضرت دیکھتے جواب عورتون نے خلاف شرع وضع نکالی ہے تو مسجد مین
اونکا جانا منع کرتے اسی واسطے مجتہدون نے کہا ہے کہ حضرت کے زمانے مین عورت کا مسجد مین جانا درست تھا اور اب زمانے
مین فساد بہت ہے اب درست نہین ۱۱۵ ق ابو ھریرۃ لا تمنعوا فضل الماء لتمنعوا بہ فضل الکلاء بخاری اور
مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ روکو زیادہ پانی کو تا اوسکے حیلے سے زیادہ چارا روکو ف یعنی
اگر تمھارا کنوان یا حوض یا تالاب ہو اور تم اوس سے اپنا کام کر چکے ہو تو لوگون کو اوسکے باقی پانی پینے سے یا کھیت سینچنے
سے نہ منع کرو اور اگر پانی روکوگے تو جانور کو زمین کا چارا بھی جو تالاب اور حوض کے گرد ہوتا ہے اس حیلے سے نہ چرسکے
یا اور بھی زیادہ بد کام ہے یعنی پانی روکنے سے غرض تمھاری یہ ہے کہ اس تدبیر سے چارا نبچے کہ نہ آدمی اور جانور وہان آوے گا

۶۱۶ نہ چارا جرے گا ھ اَبُو قَتَادَۃَ الْحَارِثُ بْنُ رِبْعِيٍّ لَا تَنْتَبِذُوا الزَّهْوَ وَالرُّطَبَ جَمِيعًا وَلَا تَنْتَبِذُوا الرُّطَبَ وَالزَّبِيبَ
جَمِيعًا وَلٰكِنِ انْتَبِذُوا كُلَّ وَاحِدٍ عَلٰى حِدَتِهٖ مسلم مین ابوقتادہ حارث سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ پانی مین تر رکھا
کرو گدر اور پکی کھجور کو ملا کر اور نہ تر رکھو کھجور اور منقے کو ملا کر لیکن تر کیا کرو ہر ایک کو علحدہ علحدہ ف عرب کھجور اور منقی
ترکرکے اوسکا شیرہ پیا کرتے تھے سو حضرت نے فرمایا کہ دو قسم کی چیز ملا کر نہ تر کیا کرو کہ اونمین جلد نشا ہو جاتا ہے ق اَنَسٌ
۶۱۷ لَا تَنْتَبِذُوا فِي الدُّبَّاءِ وَلَا فِي الْمُزَفَّتِ بخاری اور مسلم مین انس رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میوہ نہ تر کیا کرو
تونبے مین اور نہ مرتبان مین ف یہ شراب کے برتن تھے اسواسطے انکے استعمال اول منع ہوئے ھ اَبُو هُرَيْرَةَ لَا تَنْذِرُوا
۶۱۸ فَاِنَّ النَّذْرَ لَا يُغْنِي مِنَ الْقَدَرِ شَيْئًا وَاِنَّمَا يُسْتَخْرَجُ بِهٖ مِنَ الْبَخِيلِ مسلم مین ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
کہ نذر نہ مانا کرو کیونکہ نذر ماننا تقدیر کو کچھ نہین ٹالتا اور نذر کے سبب سے تو البتہ بخیل کا مال خرچ ہوتا ہے ف یعنی اس اعتقاد سے کہ نذر سے
تقدیر ٹل جاتی ہے نذر کرنا بیفائدہ ہے اور درست نہین اور اگر یہ اعتقاد نہو تو نذر کرنا درست ہے ق جَابِرٌ لَا تُنْزِلُنَّ بُرْمَتَكُمْ
۶۱۹ وَلَا تَخْبِزُنَّ عَجِينَكُمْ حَتّٰى اَجِيْءَ قَالَهٗ لَهُمْ بخاری اور مسلم مین جابر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے جابر سے فرمایا نہ تم اوتارو
اپنی ہانڈی کو اور روٹی نہ پکائیو اپنے آٹے کی جب تک مین آؤن ف صحیح مین جابر رض سے روایت ہے کہ جنگ خندق مین کہ نبی نے
تین دن سے کھانا نکھایا تھا اور حضرت نے بھوکھ سے اپنے پیٹ مین پتھر باندھے مینے اپنی بی بی سے کہا کہ حضرت بہت بھوکھے
ہین سو اونسے تین سیر جو کا آٹا نکالا اور اوسکو گوندھا اور ایک بکری کا بچہ تھا اوسکو ذبح کرکے ہانڈی مین رکھا پکانے کو پھر مینے
حضرت کو چپکے خبر کی کہ حضرت اور دو تین آدمی اور چلین حضرت نے سب سے پکار کے کہا کہ اے خندق کھودنے والو ابھی
مرد نے تمھاری دعوت کی ہے چلو پھر حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی جبتک مین نہ آؤن ہانڈی نہ اوتارنا اور آٹے کو نہ پکانا
پھر حضرت میرے گھر تشریف لائے اور آٹے اور ہانڈی مین لعاب دہن مبارک ڈالا اور برکت کی دعا کی پھر فرمایا کہ روٹیان پکاؤ سو
قسم کھاتا ہون مین خدا کی کہ ہزار آدمی نے اوس تین سیر آٹے کو کھایا اور ہانڈی اوسی طرح گوشت سے بھری جوش مارتی
تھی اور آٹا بھی اوتنا ہی موجود تھا اور پکتا جاتا تھا یہ حضرت کا معجزہ نہایت مشہور ہے اسکی سند بہت معتبر ہے ق
۶۲۰ اَبُو هُرَيْرَةَ لَا تُنْكَحُ الْاَيِّمُ حَتّٰى تُسْتَأْمَرَ وَلَا تُنْكَحُ الْبِكْرُ حَتّٰى تُسْتَأْذَنَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَكَيْفَ اِذْنُهَا قَالَ اَنْ
تَسْكُتَ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نکاح کیا جاوے بیوہ عورت کا جب تک اوس سے اجازت نہ لی جاوے

اور کیا یہ کہ کنواری عورت کا جب تک اُس سے اذن نہ لیا جاوے لوگون نے کہا کہ کنواری کا اذن کس طرح ہو یعنی وہ شرم سے کاہیکو بتلاویگی حضرت نے
فرمایا کہ اوسکا چپ رہنا ہی اذن ہے ف یعنی کنواری سے یون کہا جاوے کہ تیرا نکاح فلانے شخص سے ہم کرتے ہین اگر وہ اجازت دے تو بہتر ہے نہین تو
اوسکا چپ رہنا ہی اجازت ہے امام اعظم کے نزدیک چھوٹی لڑکی کا والی مختار ہے جہان چاہے وہان کرے خواہ کنواری ہو خواہ بیوہ اور جوان عورت
خود مختار ہو خواہ بیوہ ہو خواہ کنواری اور امام شافعی کے نزدیک بیوہ خود مختار ہے چھوٹی ہو یا جوان اور کنواری کا والی مختار ہے چھوٹی ہو یا جوان م

۶۲۱ ابو هريرة لَا تُنْكَحُ الْعَمَّةُ عَلَى ابْنَةِ الْأَخِ وَلَا ابْنَةُ الْأُخْتِ عَلَى الْخَالَةِ مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا نہ نکاح کیا جاوے
پھوپھی کا بھتیجی پر اور نہ بھانجی کا خالہ پر ف یعنی جسکے نکاح مین ایک عورت ہو تو اوسکی زندگی مین اوس عورت کی پھوپھی یا خالہ کے ساتھ
نکاح مین نہین ہوسکتا اگر وہ مرجاوے تو درست ہے اس حدیث سے مجتہدین نے قاعدہ نکالا ہے کہ جو ایسی دو عورتین ہون کہ اگر اون مین کوئی مرد ہوتی تو اون مین باہم نکاح درست
نہوتا تو اونکا جمع کرنا نہین درست ہے م

۶۲۲ ابو هريرة لَا تُنْكَحُ الْمَرْأَةُ عَلَى عَمَّتِهَا وَلَا عَلَى خَالَتِهَا مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ نکاح کیا جاوے عورت کا اوسکی پھوپھی پر اور نہ اوسکی خالہ پر ق

۶۲۳ ابو سعيد لَا تُوَاصِلُوا فَأَيُّكُمْ أَرَادَ أَنْ يُوَاصِلَ فَلْيُوَاصِلْ
حَتَّى السَّحَرِ بخاری اور مسلم مین ابو سعید رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ طے کا روزہ نہ رکھو جو طے کیا چاہے اور روزہ طے کا ارادہ کرے وہ سحر
کے وقت تک ملاوے ف یعنی اگر روزہ دار شام کے وقت نکھاوے اور سحری کھاوے تو البتہ درست ہے اور اگر چاہے برابر دو یا تین روزے رکھے
اور رات کو کچھ نکھاوے یہ نہین درست ق

۶۲۴ أَسْمَاءُ بِنْتُ أَبِي بَكْرٍ لَا تُوعِي فَيُوعِيَ اللهُ عَلَيْكِ ارْضَخِي مَا اسْتَطَعْتِ لَا تُوكِي فَيُوكِيَ
اللهُ عَلَيْكِ لَا تُحْصِي فَيُحْصِيَ اللهُ عَلَيْكِ بخاری اور مسلم مین اسماء بنت ابی بکر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے مجھسے فرمایا نہ بند کر رکھ
تو خدا بھی بند کریگا کچھ راہ خدا مین دیا کر جتنا تجھسے ہوسکے نہ باندھ رکھ کہ خدا بھی باندھ رکھیگا اور گن گن کے مال کو نہ رکھ تو خدا بھی تجھکو گن کے دیگا
ف یعنی بخیل مت بن اور مال کو جمع نکر راہ خدا مین دیا کر خدا بھی تجھکو دیے جاویگا اور اگر تو روکیگی تو خدا بھی روکیگا م

۶۲۵ جُبَيْرُ بْنُ مُطْعِمٍ
لَا حِلْفَ فِي الْإِسْلَامِ وَأَيُّمَا حِلْفٍ كَانَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ لَمْ يَزِدْهُ الْإِسْلَامُ إِلَّا شِدَّةً مسلم مین جبیر بن مطعم رض سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ زمانہ کفر کی قسم اور عہد و پیمان کا اسلام مین کچھ اعتبار نہین اور جو عہد و پیمان نیک کام مین تھا کفر کے وقت تو اسلام نے اوسکی
زیادہ تر مضبوطی کی ف کفار عرب کا دستور تھا کہ ایک قوم دوسری قوم سے ہمقسم ہوتا اور ایک دوسرے کی حق او ناحق مین مدد کیا کرتا سو فرمایا
کہ اسلام مین کفر کی قسم اور عہد پیمان کا کچھ اعتبار نہین رہا لیکن مظلوم کی مدد کرنا اور حق کام کی امید کرنا سو اسلام مین اسکی زیادہ تر تاکید ہے

۶۲۶ م ابن عمر لَا شِغَارَ فِي الْإِسْلَامِ مسلم مین عبداللہ بن عمر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اسلام مین شغار درست نہین ف شغار یہ ہے کہ ایک شخص

اپنی بہن کا دوسرے سے نکاح کرتا اس شرط سے کہ تو بھی اپنی بہن کا نکاح میرے ساتھ نہ دو مہر کرے گویا بدلائی کرتے تھے اور اس تدبیر سے مہر بچاتے تھے سو دین اسلام

مین یہ حرام ہوا **ف** اَبُوسَعِیدٍ لَاصَاعَیْنِ تَمْرًا بِصَاعٍ وَلَا صَاعَیْنِ حِنْطَةً بِصَاعٍ وَلَا دِرْهَمَ بِدِرْهَمَیْنِ بخاری اور مسلم مین ابو سعید رضی سے ٦٢٧

روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین بیچنا درست دو صاع کھجور کو ایک صاع سے اور نہ دو صاع گیہون کو ایک صاع سے اور ایک درم کو دو درم سے **ف** ایک

صاع تین سیر کا ہوتا ہے یعنی ایک ہی جنس مین زیادہ دینا اور لینا نہین درست کہ بیاج ہے **ھ** اَبُوهُرَیْرَةَ لَاصَلٰوةَ اِلَّا بِقِرَاءَةٍ مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے ٦٢٨

کہ حضرت نے فرمایا کہ نماز نہین ہوتی بدون قرآن پڑھے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قرآن پڑھنا نماز مین فرض ہے **ھ** عَائِشَةُ لَاصَلٰوةَ بِحَضْرَةِ الطَّعَامِ ٦٢٩

وَلَا وَهُوَ یُدَافِعُهُ الْاَخْبَثَانِ مسلم مین حضرت عائشہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ عمدہ نماز نہین کھانا موجود ہو اور نہ اوس وقت کہ جب جائے ضرور

اور پیشاب غالب ہو **ف** یعنی جب کھانا طیار ہو تو پہلے کھانا کھالے تب نماز پڑھے تاکہ نماز مین کھانے کیطرف دل نہ لگا رہے اور اسی طرح جب جائے ضرور یا پیشاب یا دو لگے

تو اوس سے فراغت کر کے نماز پڑھے تا نماز مین خلش باقی نہ رہے **ق** عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ لَاصَلٰوةَ لِمَنْ لَمْ یَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْکِتَابِ بخاری اور ٦٣٠

مسلم مین عبادہ بن صامت رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین نماز اوسکی جسنے الحمد کی سورت نہ پڑھی **ف** امام شافعی کے مذہب مین بدون الحمد پڑھے

نماز نہین ہوتی یہ حدیث اونکی دلیل ہے اور امام اعظم کے نزدیک نماز بے الحمد کامل نہین ہوتی **ق** عَلِیٌّ لَاطَاعَةَ فِیْ مَعْصِیَةِ اللّٰهِ اِنَّمَا الطَّاعَةُ ٦٣١

فِی الْمَعْرُوْفِ بخاری اور مسلم مین علی مرتضی رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کسی کی اطاعت نچاہیے خدا کے گناہ مین اطاعت تو صرف نیک کام مین ہے

ف یعنی بادشاہ یا ماباپ یا اوستاد کی نیک کام مین اطاعت کرے اور خلاف شرع کام مین اطاعت نچاہیے **خم** اَبُوهُرَیْرَةَ لَاطِیَرَةَ وَخَیْرُهَا الْفَأْلُ ٦٣٢

بخاری مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ شگون بد لینا بے حقیقت بات ہے اور بہتر ہے نیک فال لینا **ف** عرب کا دستور تھا جڑیان اور جانورونکی

آوازون پر شگون بد لیتے تھے سو اوسکو حضرت نے منع کیا کہ نرا وہم اور خیال ہے بحکم خدا کی کچھ نہین ہوسکتا اور فال اوسکو کہتے ہین کہ کسی سے لفظ سنکے نیک گمان

کرنا خدا کے بھروسے پر جیسے بیمار سالم کی لفظ سنے تو یون گمان کرے کہ مین خدا کے فضل سے صحیح اور سالم ہوا اور یہ جو فالنامے بیعلمون مین مشہور ہین انکین فال دیکھنا

ہرگز درست نہین بلکہ نہین تو خوف کفر ہے غیب کی بات سوائے خدا کے کسیکو معلوم نہین **ق** جَابِرٌ لَاعَدْوٰی وَلَاطِیَرَةَ وَلَاغُوْلَ بخاری اور مسلم مین ٦٣٣

جابر رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ایک کی بیماری دوسرے کو نہین لگ جاتی اور شگون بد لینا کچھ حقیقت نہین اور دیو بھوت بھی صرف نیکا مالک

نہین **ف** کفار عرب کا اعتقاد تھا کہ بیماری کو طاقت ہے کہ خود دوسرے آدمی کو لگ جاتی ہے سو فرمایا کہ یہ غلط بات ہے اور یہ گمان تھا کہ جنگل مین دیو بھوت

رنگ برنگ شکلین بناتے ہین اور لوگون کو راہ سے بہکاتے ہین اور ضرر رسانی کے مالک ہین سو فرمایا حضرت نے کہ یہ بھی غلط بات ہے بدون خدا کے چاہے کوئی کچھ

نہین کرسکتا تم تمام جہان کے مالک خدا کو کیون بھولے لیتے ہو اور ادھر اودھر جی بھٹکاتے ہو دوسری حدیث مین آیا ہے کہ جب جنگل مین تمکو دیو بھوت نظر آوین

۶۳۴ اور تم اذان کہا کرو کچھ ضرر نہوگا ق ابوھریرۃ لَا فَرَعَ وَلَا عَتِیْرَۃَ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین درست اونٹنی کے پہلے بچے کو بتون کے واسطے ذبح کرنا اور نہ رجب کے مہینے مین دسوین تاریخ تک قربانی کرنا ف کفار عرب مین دستور تھا کہ جلد اونٹنی کا پہلا بچہ ہوتا تو اسکو ذبح کرکے اوسکا خون بتون پر چھڑکتے اور ماہ رجب کی تعظیم کے واسطے اول دس روز کے اندر قربانی کرتے سو حضرت نے دونونکو حرام کیا ق ابن

۶۳۵ عَبَّاسٍ لَا مَالَ لَكَ اِنْ كُنْتَ صَدَقْتَ عَلَيْهَا فَهُوَ بِمَا اسْتَحْلَلْتَ مِنْ فَرْجِهَا وَاِنْ كُنْتَ كَذَبْتَ عَلَيْهَا فَهُوَ اَبْعَدُ لَكَ مِنْهَا قَالَهٗ لِرَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ لَاعَنَ عَنِ امْرَاَتِهٖ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَالِيْ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عباس رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تجھکو مال نہ ملیگا اگر تونے اپنی جورو کی بدکاری کا سچ دعوی کیا تھا تو جو تونے اوس عورت سے صحبت داری کی اوسکے بدلے مین مال گیا اور اگر تونے اوسپر جھوٹھ باندھا تھا تو تجھکو اوس سے مال پھیر لینا زیادہ تر بعید ہے یہ حضرت نے اوس انصاری مرد سے کہا جسنے بیگواہ اپنی جورو کو عیب لگایا جھوٹے پر بددعا کرکے چھوڑا پھر حضرت سے کہا کہ یا رسول اللہ میرا مال جورو سے دلوا دیجیے ق اَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرُ وَعَلِیٌّ وَّعَائِشَةُ لَا

۶۳۶ نُوْرِثُ مَا تَرَكْنَاهُ صَدَقَةٌ بخاری اور مسلم مین ابوبکر صدیق رضہ اور عمر فاروق رضہ اور علی مرتضی رضہ اور حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہم پیغمبر لوگ میراث نہین چھوڑتے ہمارے مال کا کوئی وارث نہین جو ہمنے چھوڑا وہ خدا کی راہ مین صدقہ ہے ف بخاری مین حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت فاطمہ علیہا السلام نے ابی بکر صدیق کے پاس کسیکو بھیجا اپنے باپ کا حصہ مانگنے کو جو مدینے اور خیبر مین تھی تب صدیق رضہ نے کہا کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمارے مال مین میراث نہین جو ہم چھوڑین سو صدقہ ہے خدا کی راہ مین اور البتہ محمد کی آل یعنی بیبیان اور اولاد اس مال سے بقدر کھانے کے پاوینگے اور صدیق رضہ نے کہا کہ جو حضرت اس مال مین کرتے تھے وہی مین بھی کرونگا میرا طرف سے کچھ کمی بیشی آپکی نہوگی اس حدیث کا مضمون کئی بار اس کتاب مین مذکور ہوچکا ہے حاصل مطلب یہی ہے کہ اول حضرت فاطمہ علیہا السلام کو معلوم تھا کہ پیغمبرون کے مال مین وراثت نہین ہوتی اسی سبب سے مانگا تھا جب معلوم ہوا تو چپ ہو رہین اور اس حدیث کو صرف صدیق رضہ ہی نے روایت نہین کیا جو کوئی بد اعتقاد طعنہ کرے بلکہ علی مرتضی رضہ بھی اسکے راوی ہین غرض ایمان دار کو اتنا کفایت کرتا ہے اور بدگمانی کی تو پیغمبر پر بھی ہو نہین سکتی ق عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ هِشَامٍ لَا وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِيَدِهٖ حَتّٰى اَكُوْنَ اَحَبَّ اِلَيْكَ مِنْ نَفْسِكَ

۶۳۷ قَالَهٗ لِعُمَرَ فَقَالَ عُمَرُ فَاِنَّهُ الْاٰنَ وَاللّٰهِ لَاَنْتَ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ نَفْسِیْ فَقَالَ الْاٰنَ يَا عُمَرُ بخاری مین عبداللہ بن ہشام رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قسم کھاتا ہون اوس ذات پاک کی جسکے قابو مین میری جان ہے کہ پکا ایمان نہین ہونے کا یہان تک کہ مین تیرے نزدیک تیری جان سے بھی زیادہ پیارا ہوجاؤن یہ حضرت نے عمر فاروق رضہ سے فرمایا پھر عمر فاروق رضہ نے کہا کہ قسم خدا کی اب تو آپ یا رسول اللہ میرے نزدیک میری جان سے بھی زیادہ پیارے ہوگئے تب حضرت نے فرمایا کہ اے عمر اب تیرا ایمان پکا ہوا ف عبداللہ بن ہشام رضہ سے روایت ہے کہ ہم حضرت کے ساتھ تھے اور حضرت عمر فاروق رضہ

کا؟ تحقیق کہ بیشک حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ سوا اپنی جان کے میں ہر چیز سے آپ کو زیادہ چاہتا ہوں تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ
جب تک حضرت کو اپنی جورو اور اولاد اور ماں باپ و آقا اور پیر بلکہ خود اپنی جان سے زیادہ تر دوست نہ رکھیگا اوسکا ایمان پکا نہیں کچا ہے اور حضرت کی
محبت کا پتا یہ ہے کہ حضرت کی سنت پر چلے اور بدعت سے عداوت رکھے اور شریعت محمدی کے خلاف کسیکا کہنا نہ مانے اور جو شادی یا غمی میں برادری
کے ڈر سے خلاف شرع رسمیں کرے یا نوکری چاکری میں آقا کی خاطر کو خلاف شرع کاموں میں مقدم رکھے اوسکا ایمان پکا نہیں وہ حضرت کی محبت
میں کچا ہے الٰہی اپنے کرم سے ہمکو اپنے حبیب کی محبت میں پکا کرے آمین یا رب العالمین عن انس لا واللہ لا تذرون منہ درہما یعنی
من فداء العباس بخاری میں انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا کی قسم ایک درم بھی اوس میں سے یعنی عباس کی خلاصی کے بدلے سے چھوڑنا
ف جب جنگ بدر میں فتح اسلام کی ہوئی تو ستر کافر مارے گئے اور ستر قید ہوئے اونمیں عباس حضرت کے چچا بھی تھے حکم ہوا کہ قیدی اپنے بدلے مال
دیویں تب چھوٹیں انصاریوں نے حضرت سے عرض کی کہ اگر حکم ہو ہم عباس کو بدون مال لیے چھوڑیں غرض اونکی یہ تھی کہ حضرت اس بات سے خوش ہونگے
تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی سب مال لیا ایک درم بھی نہ چھوڑنا معلوم ہوا کہ حق بات میں خویش و بیگانہ برابر ہے برادری کی رعایت نہ چاہیے
۶۳۹ عن بریدۃ بن الحصیب لا وجدت انما بنیت المساجد لما بنیت لہ قالہ لرجل نشد فی المسجد فقال من دعا
الی الجمل الاحمر مسلم میں بریدہ بن حصیب سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا کرے تو نپاوے مسجدیں تو بنائی گئی ہیں جسواسطے بنائی
گئیں یہ حضرت نے اوس مرد سے کہا جو مسجد میں تلاش کرتا تھا سو اوسنے یوں کہا کہ کوئی سرخ اونٹ بتلاوے کہ کہاں ہے ف یعنی مسجدیں عبادت کے
واسطے ہیں کوئی چیز اوسمیں تلاش کرنا یا دنیا کی اوسمیں بات کرنا درست نہیں اسی واسطے حضرت نے اوس تلاش کرنے والے کو
۶۴۰ بد دعا دی مسجد میں سوال کرنا درست نہیں بلکہ دنیا بھی مسجد میں درست نہیں عن ابن عباس لا ہجرۃ بعد الفتح بخاری اور مسلم میں عبد اللہ
بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ وطن چھوڑنے کا ثواب بعد مکہ فتح ہونے کے نرہا ف جبتک مکہ فتح نہوا تھا تو مکے کے رہنے والونکو
بلکہ اور گرد نواح کے لوگونکو وطن چھوڑنا اور مدینے میں حضرت پاس آنا کافروں سے لڑنے کو فرض تھا جبکہ مکہ فتح ہوا تو دار الاسلام ہوا تو اوس ہجرت خاص
۶۴۱ کا حکم باقی نرہا لیکن کافرونکے ملک سے ہجرت کرنا قیامت تک باقی ہے چنانچہ دوسری حدیث میں آیا ہے کہ ہجرت اور توبہ کرنا قیامت تک باقی ہے عن ابی
قتادۃ لا ہلک علیکم اطلقوا الی غمری قالہ ظہیرۃ لیلۃ التعریس مسلم میں ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ تمپر ہلاکی نہوگی کھولی لاو میرے پاس میرا چھوٹا پیالہ یہ حضرت نے جس رات آخر شب لشکر اوترا تھا اوس دن دو پہر ڈھلتے فرمایا ف
جنگ تبوک سے جب حضرت پھرے تو موسم گرمی کا تھا پانی کہیں نتھا جب دوپہر گذری اصحاب نے عرض کیا کہ ہم ہلاک ہوتے ہیں پیاس کے مارے تب حضرت نے

قربانی یعنی ہم ... نے پھر پیالا منگوایا جو لیجاوے مین نبید تھا اور وضو کے برتن سے تھوڑا پانی اوسمین ڈالا پھر اوسکو اپنے مونھ
سے لگا... پیا ... پانی مین اتنی برکت ہوئی کہ سارے لشکر نے پیا تیس ہزار کا لشکر تھا یا ستر ہزار کا یہ حضرت کا معجزہ ہوا ۵

۱۲۲ اِبْنُ عُمَرَ لَا يَأْكُلُ اَحَدٌ مِنَ الْاُضْحِيَّةِ فَوْقَ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ هٰذَا حَدِيْثٌ مَنْسُوْخٌ نَسَخَهُ الْحَدِيْثُ الَّذِيْ رَوَاهُ اَبُوْسَعِيْدٍ الْخُدْرِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَقَدْ ذَكَرْنَاهُ فِي الْبَابِ الْخَامِسِ مسلم مین عبداللہ بن عمر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تمہارے کوئی نہ کھاوے اپنی قربانی سے تین دن سے زیادہ کہا اس کتاب کے مصنف نے کہ یہ حدیث منسوخ ہے اسکو ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کی حدیث نے منسوخ کیا اور جسکو اوسکا پانچوین باب مین ذکر کیا ہے

۱۲۳ ق اَنَسٌ لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى اَكُوْنَ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْ وَالِدِهٖ وَوَلَدِهٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ بخاری اور مسلم مین انس رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین پورا ایمان دار ہونے کا تم مین سے کوئی جب تک مین اوسکے نزدیک زیادہ تر دوست نہو جاون اوسکے باپ اور بیٹے اور سب آدمیون سے ف یعنی جب مجکو سب سے زیادہ چاہے اور میری رضامندی پر سب کی رضامندی کا مقدم رکھے تب پورا ایمان دار ہیوا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جسنے اپنے جی کی ہوا و ہوس سب مٹائی اور شریعت محمدی کی تعظیم اطاعت کی اور ظاہر اور باطن سے حضرت پیغمبر پر فدا ہو گیا وہی پورا ایماندار ہے اور اوسی کا نام ولی ہے اور وہی فقیر کامل ہے اور سچا مسلمان ہے اور جسکو یہ بات حاصل نہین وہ شغال نمکین ہے مولوی محمد یا فقیر الٰہی ہمکو سچا مسلمان اپنے کرم سے کرے آمین

۱۲۴ ق اَنَسٌ لَا يُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتّٰى يُحِبَّ لِاَخِيْهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهٖ بخاری اور مسلم مین انس رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی بندہ پورا ایماندار ہوگا یہانتک کہ اپنے بھائی مسلمان کے واسطے وہی بات چاہے جو اپنی جان کے واسطے چاہتا ہے ف اس حدیث مین حق اسلام کا بیان ہے یعنی جیسے اپنی جان کو بلا اور مصیبت سے بچاتا ہے ویسے ہی دوسرے کو بھی بچاوے اور جو بہتری اور خوبی اپنے واسطے چاہتا ہے ویسی ہی دوسرے مسلمانکے واسطے چاہے اس حدیث پر عمل اوس مسلمان سے ہووے جسکے دل مین کینہ اور حسد نہین

۱۲۵ ق اَبُوْهُرَيْرَةَ لَا يَبِعْ بَعْضُكُمْ عَلٰى بَيْعِ بَعْضٍ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تم مین سے کوئی اپنا مال دوسرے کے بیچتے ہوئے پر نہ بیچے ف یعنی اگر ایک شخص اپنی چیز بیچتا ہو اور قیمت اوسکی چکتی ہو تو اوسکی چیز کو برا بتلا کر اپنی چیز نہ بیچے اس مین دوسرے کی حق تلفی ہے اور اگر اوسکی چیز کو لینے والا ناپسند کرے تو اوس وقت دوسرے کو بیچنا درست ہے

۱۲۶ جَابِرٌ لَا يَبِيْعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ دَعُوا النَّاسَ يَرْزُقُ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ مِنْ بَعْضٍ مسلم مین جابر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ بیچے شہر والا باہر والے کے مال کو چھوڑ دو لوگون کو آپہی مین خرید فروخت کرین خدا روزی دیتا ہے ایک کو دوسرے سے ف یعنی اگر کوئی باہر سے شہر مین مثلاً اناج بیچنے لاوے اور بازار کے بھاو بیچنے کا ارادہ کرے اور شہر کا رہنے والا اس سے کہے کر تو ابھی نہ بیچ میرے پاس رکھ جا مین مجکو

منہہ گا یعنی دونگا اوسکو حضرت نے منع کیا کہ اسمین خلق کو ضرر ہے اگر قے تہا ہو تو یہ کسی کے نزدیک درست نہین ہے اور اگر زائی ہو اور کسیکو ضرر نہو تو
بعضون کے نزدیک درست ہے ہم ابو سعید ہر ابو ہریرۃ لَا یُبْغِضُ الْاَنْصَارَ رَجُلٌ یُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ بخاری مین ٦٤٧
ابو سعید سے اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ انصار سے عداوت نرکھیگا جو مرد خدا اور قیامت کو مانتا ہے ف انصار مدینے کے لوگ ہین جنہون نے
حضرت کو اپنے شہر مین رکھا اور حضرت پر اپنا جان و مال فدا کیا اور اسلام کی مدد کی اسواسطے انکی محبت حضرت نے ایمان مین داخل کی خ عَائِشَۃَ لَا یَبْقَیَنَّ اَحَدٌ فِی ٦٤٨
الْبَیْتِ اِلَّا لُدَّ وَاَنَا اَنْظُرُ اِلَّا الْعَبَّاسَ فَاِنَّہٗ لَمْ یَشْہَدْکُمْ بخاری مین حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی نہ باقی رہے
گھر مین بے دوا لگائے حلق مین اور مین دیکھتا ہون عباس کے سوائے کہ وے تمہارے ساتھ موجود نتھے ف حضرت کو بیماری مین غش آیا حضرت کی بیبیون نے
حضرت کے حلق مین بے اجازت دوا کو لگایا تھا جب حضرت ہوش مین ہوئے دوا کڑوی معلوم ہوئی تب یہ حدیث فرمائی حضرت نے اسواسطے بدلا لیا کہ شاید
میری تکلیف کے سبب سے کہین انپر عذاب نکرے اور نہین تو حضرت کا یہ کرم تھا کہ کافرون سے بھی عوض نہ لیتے تھے ہر ابو ہریرۃ لَا یَبُوْلَنَّ ٦٤٩
اَحَدُکُمْ فِی الْمَاءِ الدَّائِمِ ثُمَّ یَغْتَسِلُ مِنْہُ مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ پیشاب کرے کوئی بندھے پانی مین
پھر اوس سے نہاوے ف یعنی جو پانی بندھا ہو بہتا نہو جیسے حوض اوسمین پیشاب کرنا نہین درست کہ نجس ہو جاویگا وضو اور غسل کے لائق
نرہیگا ق ابن عمر لَا یَتَحَرّٰی اَحَدُکُمْ فَیُصَلِّی عِنْدَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَلَا عِنْدَ غُرُوْبِہَا بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر سے ٦٥٠
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قصد کیا کرے تم مین کا کوئی تو نماز پڑھے سورج نکلتے اور نہ سورج ڈوبتے ف یعنی صبح اور عصر کی نماز افضل وقت
پڑھنا چاہیے یہ نہین کہ قصد کیا کرے کہ اب پڑھتا ہون اب پڑھتا ہون پھر دیر کرکے مکروہ وقت یعنی طلوع اور غروب مین نماز پڑھے ق ابو ہریرۃ لَا یَتَقَدَّمَنَّ ٦٥١
اَحَدُکُمْ رَمَضَانَ بِصَوْمِ یَوْمٍ اَوْ یَوْمَیْنِ اِلَّا اَنْ یَّکُوْنَ رَجُلٌ کَانَ یَصُوْمُ صَوْمًا فَلْیَصُمْہُ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ
سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ پیشوائی کوئی کرے رمضان کی ایک دن یا دو دن کا روزہ رکھکے مگر وہ مرد جو اپنی عادت سے کوئی روزہ رکھا کیا کرتا
سو روزہ رکھے اوسکا ف یعنی جیسے بطور سنت کے پیر کو دوشنبے یا پنجشنبے کے روزے کی عادت ہو اور وہ دن رمضان سے متصل پڑے تو اوسکو
روزہ رکھنا درست ہے لیکن صرف رمضان کی پیشوائی کر کے ایک دو روزے رکھنا درست نہین ق انس لَا یَتَمَنَّیَنَّ اَحَدُکُمُ الْمَوْتَ لِضُرٍّ ٦٥٢
نَزَلَ بِہٖ بخاری اور مسلم مین انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی موت کی آرزو نکیا کرے کسی رنج اور تکلیف سے جو اوسپر آئی ہو ف اس حدیث کا
اتنا مطلب اور باقی ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر آرزو کرنا ضرور ہو تو یون کہے کہ الٰہی زندہ رکھ مجھکو جبتک زندگی میرے حق مین بہتر ہو اور موت مجھکو دے
جب میرے حق مین بہتر ہو ف موت کی آرزو رنج دنیا کے سبب سے اسواسطے منع فرمائی کہ دلیل ہے بے صبری کی اور ناامیدی کی اور اگر فساد زمانے کے سبب دین مین

خلل پڑتا ہو تو موت کی آرزو کرنا درست ہے ٦٥٣ ع عثمان لا یتوضأ رجل فیحسن الوضوء فیصلی صلوٰة الا غفر الله له ما بینه
وبین الصلوٰة التی تلیها بخاری اور مسلم مین حضرت عثمان رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو مرد وضو کرے سو اچھی طرح وضو کرے یعنی تین تین بار
جگہہ خوب پانی پہونچاوے پھر نماز پڑھے کوئی نماز ہو تو خدا اوسکے گناہون کو معاف کریگا وضو کے وقت سے پچھلی نماز تک ف یہ بشارت ہے
تحیة الوضو کے نماز کی ٦٥٤ عن ابی هریرة لا یجتمع کافر وقاتله فی النار ابدا مسلم مین ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
کہ جمع نہوگا کافر اور اوسکا قتل کرنے والا مسلمان دوزخ مین ہمیشہ ف یعنی جس مسلمان نے کافر کو جہاد مین مارا وہ خلود دوزخ سے بچا
٦٥٥ عن ابی هریرة لا یجزی ولد والده الا ان یجده مملوکا فیشتریه فیعتقه مسلم مین ابوہریرہ رض سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ کام نہین آتا بیٹا باپ کے مگر جب باپ کو کسیکا غلام پاوے تو اوسکو مول لیوے پھر آزاد کرے ف امام اعظم کے نزدیک اسی طرح
جب محرم برادری والے کا کوئی شخص مالک ہو مول لیکر یا غنیمت کے حصے سے سو برادری والا آزاد ہو جاتا ہے ٦٥٦ عن ابی بردة بن نیار لا یجلد
احد فوق عشر جلدات الا فی حد من حدود الله بخاری اور مسلم مین ابو بردہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ کوئی کوڑا
مارے دس کوڑے سے زیادہ مگر کسی حد مین خدا کی حدون سے ف حد وہ ہے جو سزا خدا نے مقرر کی جیسے کنوارے حرام کار پر سو کوڑے اور تعزیر وہ جو کسی
قصور پر حاکم مارے مصلحت جان کر سو فرمایا کہ تعزیر کرنا دس کوڑے سے زیادہ نہین درست اور یہی مذہب ہے امام احمد کا اور امام اعظم اور امام شافعی کے
نزدیک انتالیس ٣٩ کوڑے تک تعزیر مین مارنا درست ہے اسواسطے کہ تعزیر خوف کے واسطے مقرر ہوئی ہے سو حضرت کے زمانے مین ایمان اور حیا بغالب تھی تو
اوس وقت مین دس کوڑے کفایت کرتے تھے اور اسوقت مین کہ شرم کم ہے تو زیادہ تعزیر مناسب ہے ٦٥٧ عن ابی هریرة لا یجمع بین المرأة وعمتها
ولا بین المرأة وخالتها بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نکاح مین ایک عورت کو اور اوسکی پھوپھی کو ساتھ جمع نکرنا چاہیے
اور نہ بھانجی اور خالہ کو جمع کرنا چاہیے ٦٥٨ عن ابی بکر لا یجمع بین متفرق ولا یفرق بین مجتمع خشیة الصدقة بخاری مین ابوبکر
صدیق رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ ملاوے جدا جدا جانورون کو اور نہ جدا کرے ملے جانورونکو زکوٰة کے ڈر سے ف یعنی جیسے چالیس
بکری سے ایکسو بیس ١٢٠ تک کی زکوٰة ایک بکری ہے تو مثلا دو شخصونکی چالیس چالیس بکریان علیحدہ علیحدہ ہین تو زکوٰة دینے کے وقت یہ حیلہ
کرین کہ اون سب اسی بکریونکو ملا کر ایک شخص کی بتلاوین تا ایک ہی بکری زکوٰة مین جاوے اور اگر علیحدہ علیحدہ ہین تو دو بکریان زکوٰة مین
جاتین یا کہ مثلا ایک شخص کی چالیس بکریان ہین تو ایک بکری دینا لازم تھا اوسنے زکوٰة دینے کے وقت بیس بیس دو جگہہ کر دین تا کہ
زکوٰة دینا نہ پڑے اسواسطے کہ چالیس بکری سے کم مین زکوٰة نہین تو فرمایا کہ زکوٰة دینے والا زکوٰة کے خوف سے ایسا حیلہ نکرے اور نہ عامل زکوٰة

لینے والا بھی اسی طرح زیادہ لینے کا حیلہ کرے معلوم ہوا کہ زکوٰۃ بچانے کو حیلہ کرنا درست نہیں جیسے بعضے ظاہری مسلمان زکوٰۃ کے مال کو ایک
برتن میں رکھکے اوسکو اناج سے چھپا کر فقیر کو دیتے ہیں اور فقیر کو نہیں معلوم کہ اوسمین کیا ہے پھر دوسرے آدمی کو اشارہ کر دیتے ہیں کہ زیادہ قیمت دیکر
اوس فقیر سے وہ برتن اور اناج مول لیوے یہ لوگ خدا کو دم دیتے ہیں بازی بازی برتش یا بابازی ایسے نادرست حیلے یہودی لوگ کرتے تھے
جنپر خدا نے غضب اور عذاب کیا

٦٥٩ م عَائِشَةَ لَا يَجُوعُ أَهْلُ بَيْتٍ عِنْدَهُمُ التَّمْرُ مسلم مین عائشہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا نہین بھوکھے
رہینگے وے گھر والے جنکے پاس کھجورین ہین ف یہ اونکے حق مین فرمایا جنکی غذا کھجورین ہین جیسے مدینے کے لوگ

٦٦٠ ق اَلْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ
لَا يُحِبُّهُمْ إِلَّا مُؤْمِنٌ وَلَا يُبْغِضُهُمْ إِلَّا مُنَافِقٌ مَنْ أَحَبَّهُمْ أَحَبَّهُ اللّٰهُ وَمَنْ أَبْغَضَهُمْ أَبْغَضَهُ اللّٰهُ يَعْنِي الْأَنْصَارَ
بخاری اور مسلم مین براء بن عازب رض سے روایت ہے کہ حضرت نے انصار کے حق مین فرمایا کہ نہ اونکو دوست رکھیگا سوا ایماندار کے اور نہ اون سے
عداوت رکھیگا سوا منافق کے جو اونکو دوست رکھیگا خدا اوسکو دوست رکھیگا اور جو اون سے عداوت رکھیگا خدا اوس سے عداوت رکھیگا ف
مدینے والون نے حضرت کی مدد کی اسواسطے اونکو انصار کہتے ہین یعنی رسول کے مددگار اسی واسطے اونکی محبت مسلمانون پر فرض ہوئی

٦٦١ ق اَبُوْ بَكْرٍ لَا يَحُجُّ
بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ وَلَا يَطُوْفُ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ بخاری اور مسلم مین ابو بکر صدیق رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ حج کرے اس برس
کے بعد کوئی کافر شریک کرنے والا اور نہ گھومے کعبے کے گرد ننگا آدمی ف نوین سال ہجری حضرت نے صدیق اکبر رض کو حاجیونکا سردار کرکے مکے
مین حج کو بھیجا اور یہ حدیث فرمائی کہ سب کو یہ حکم پہنچاؤ کہ دوسرے سال کوئی کافر حج کو نہ آوے کافرونکا دستور تھا کہ طواف ننگے کرتے تھے
اونکا گمان یہ تھا کہ کپڑون مین ہمنے گناہ کیے ہین اونسے کیا طواف کرین شرع مین برہنہ ہونا حرام ہے خصوصا کعبے اور مسجد مین

٦٦٢ ق
اَبُوْ بَكْرَةَ لَا يَحْكُمُ أَحَدٌ بَيْنَ اثْنَيْنِ وَهُوَ غَضْبَانُ بخاری اور مسلم مین ابو بکرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ حکم کرے کوئی دو
آدمیون مین غصے کی حالت مین ف یعنی جب حاکم اور قاضی غصے مین ہو اوسوقت نہ فیصل کرے اسواسطے کہ قضیہ فیصل کرنے کو عقل اور ہوش
چاہیے کہ سچ اور جھوٹھ کو پہچانے اسی طرح جب بہت بھوکھا ہو یا اوسکا پیٹ بہت بھرا ہو یا کسی بات کا رنج اور فکر ہو یا بہت جاگا ہو تو ویسی
اور حاکم کو حکم کرنا درست نہین کہ ان حالتون مین ہوش نہین رہتا جیسا غصے مین

٦٦٣ م اِبْنُ عُمَرَ لَا يَحْلُبَنَّ أَحَدٌ مَاشِيَةَ أَحَدٍ إِلَّا
بِإِذْنِهِ أَيُحِبُّ أَحَدُكُمْ أَنْ تُؤْتٰى مَشْرُبَتُهُ فَتُكْسَرَ خِزَانَتُهُ فَيُنْتَقَلَ طَعَامُهُ فَإِنَّمَا تَخْزُنُ لَهُمْ ضُرُوْعُ مَوَاشِيْهِمْ أَطْعِمَاتِهِمْ
فَلَا يَحْلُبَنَّ أَحَدٌ مَاشِيَةَ أَحَدٍ إِلَّا بِإِذْنِهِ مسلم مین عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ کوئی دوسرے کسی کے جانور
کو دوہے اوسکی اجازت بغیر بھلا کوئی تم مین یہ چاہتا ہے کہ کوئی اوسکی کوٹھری مین آکے اوسکا خزانہ توڑکے اوسکے کھانے کا غلہ نکال لیجاوے اوسیطرح اونکے

جانوروں کے قتل تو اونکے کھانے کے واسطے اور دوسرے کو حفاظت میں کہتے ہیں یعنی قتل کو مغری کی طرح ہیں حفاظت کے واسطے سو ہرگز نہ ذبح کرے کوئی کسی کے جانور

۶۶۴ کو بدون اوسکی اجازت کے ق ابن مسعود لا یحل دم امرئ مسلم یشهد ان لا اله الا الله وانی رسول الله الا باحدی ثلث

الثیب الزانی والنفس بالنفس والتارك لدینه المفارق للجماعة بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے

فرمایا نہیں حلال ہے خون اوس مسلمان کا جو گواہی دیتا ہو اسکی کہ نہیں کوئی پوجنے کے لائق سوا خدا کے اور اسکی کہ میں پیغمبر ہوں خدا کا مگر تین میں

سے ایک سے اوسکا مارنا درست ہے ایک نکاحی عورت جو زنا اور حرام کاری کرے دوسرے جان بدلے جان کے تیسرے مرتد جسنے اپنا اسلام کا دین چھوڑا

مسلمانوں کے گروہ سے علیحدہ ہوا ف یعنی مسلمان کا قتل تین صورت سے ہے ایک تو حرام کار نکاح والا دوسرے خون کے بدلے خون تیسرے

۶۶۵ مرتد جسنے اسلام کا دین چھوڑا ق جابر لا یحل لاحدکم ان یحمل السلاح بمکة مسلم میں جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے

فرمایا کہ نہیں حلال ہے تم میں کسیکو کہ ہتھیار اوٹھاوے مکے میں قتل کے واسطے ف عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرت بڑے

غمخوار اور نہایت رحیم اور کریم تھے باوجودیکہ کفار مکہ سے حضرت نے بڑی بڑی تکلیفیں اوٹھائیں لیکن جب حضرت نے مکہ فتح کیا تو اون کافروں سے

پوچھا کہ اب تم ہمارے حق میں کیا گمان کرتے ہو اور کیا ہمکو کہتے ہو اون لوگوں نے کہا کہ ہم بہتر گمان کرتے ہیں اور بہتر کہتے ہیں تو کرم دار بھائی

کرم والا اور کریم کا بیٹا اب تیرا اختیار ہے جو چاہے سو کر تب حضرت نے فرمایا کہ میں وہی کہتا ہوں جو میرے یوسف بھائی نے اپنے بھائیوں سے

کہا تھا کہ لا تثریب علیکم الیوم یعنی آج تم پر کچھ اولاہنا اور گلہ شکوہ نہیں پھر اونکے خون معاف کیے اور اصحاب سے یہ حدیث فرمائی

۶۶۶ ق ابو هریرة لا یحل لامرأة تؤمن بالله والیوم الآخر ان تسافر مسیرة یوم ولیلة ولیس معها حرمة وفی روایة

الا مع ذی محرم علیها بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ حلال نہیں اوس عورت کو جو مانتی ہو اللہ کو اور قیامت

کو یہ کہ سفر کرے ایک رات دن کی منزل اور اوسکے ساتھ اوسکا کوئی محرم نہووے اور ایک روایت میں یوں ہے کہ عورت کو سفر نہیں درست مگر محرم

کے ساتھ ف عورت کا محرم وہ مرد ہے جسکے ساتھ اوس عورت کا کبھی نکاح درست نہوئے جیسے باپ بھائی چچا بھتیجا بھانجا بیٹا نواسہ

۶۶۷ پوتا عورت کو سفر کرنا بدون اپنے خاوند یا محرم کے حرام ہے درست نہیں اسواسطے کہ اسمیں بڑے بڑے فساد ہیں ق ام سلمة لا یحل

لامرأة مسلمة تؤمن بالله والیوم الآخر ان تحد فوق ثلاثة ایام الا علی زوجها اربعة اشهر وعشرا بخاری اور

مسلم میں ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ حلال نہیں اوس عورت مسلمان کو جو خدا کو اور قیامت کو مانتی ہو کہ تین دن سے زیادہ کسی کے

غم میں سوگ کرے اور اپنا سنگار چھوڑے مگر اپنے خاوند کی موت پر چار مہینے اور دس دن سوگ کرنا اور سنگار چھوڑنا فرض ہے ف یعنی کسی عزیز کے

غم اوسکا تین دن سے زیادہ سوگ کرنا عورت کو حلال نہیں مگر خاوند کے غم مین چار مہینے اور دس دن سوگ فرض ہے نہ کم کرے اس سے نہ زیادہ اور یہ جو ان خاوند کے غم مین بوریا نشینی کرنا جیسے کہ ہندوستان مین اکثر رواج ہے یا محرم مین غم اماموں کا سوگ کرنا اور ترک زینت کرنا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حلال نہین حرام ہے **ق** سَعْدُ بْنُ اَبِي وَقَّاصٍ لَا يَحِلُّ لِامْرِئٍ اَنْ يَهْجُرَ اَخَاهُ فَوْقَ ثَلٰثٍ بخاری اور مسلم مین سعد بن ابی وقاص رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ حلال نہین کسی مرد کو اپنے بھائی مسلمان کی ملاقات چھوڑنا تین رات سے زیادہ **ف** یعنی اگر معاملہ دنیاوی مین کسی مسلمان سے رنج ہو جاوے تو تین روز تک ترک ملاقات درست ہے تین دن سے زیادہ رنج رکھنا اور ملاقات اور سلام کلام چھوڑنا حلال نہین اور اگر دین کے سبب سے رنج ہوا ہے تو تین سے زیادہ بھی چھوڑنا درست ہے چنانچہ حضرت نے پچاس دن جہاد کے نجانے والون سے نہ بولتے تھے اور اسی طرح باپ کو بیٹے سے نہ بولنا اور خاوند کو جورو سے نہ بولنا واسطے ادب کے تین دن سے زیادہ بھی درست ہے **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَا يَخْطُبُ اَحَدُكُمْ عَلٰى خِطْبَةِ اَخِيْهِ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ منگنی کرے تم مین سے کوئی اپنے بھائی مسلمان کی منگنی پر **ف** یعنی جب ایک مسلمان کی کسی جگہہ شادی کی نسبت ٹھہر گئی ہو تو پھر وہان اپنا پیغام دینا حلال نہین کہ اسمین دوسرے مسلمان کی حق تلفی ہے اور اگر ابھی تک ٹھہری نہو تو پیغام دینا مضائقہ نہین **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَا يَدْخُلُ اَحَدٌ الْجَنَّةَ اِلَّا اُرِيَ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ لَوْ اَسَاءَ لِيَزْدَادَ شُكْرًا وَّلَا يَدْخُلُ النَّارَ اَحَدٌ اِلَّا اُرِيَ مَقْعَدَهٗ مِنَ الْجَنَّةِ لَوْ اَحْسَنَ لِيَكُوْنَ عَلَيْهِ حَسْرَةً بخاری مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ داخل ہوگا بہشت مین کوئی مگر اوسکو دکھایا جاویگا اوسکی دوزخ کا مکان اگر وہ برائی کرتا تا کہ زیادہ شکر کرے اور نہ داخل ہوگا کوئی دوزخ مین مگر دکھایا جاویگا اوسکو اوسکا بہشت والا مکان اگر وہ نیکی کرتا تا کہ اوسکو افسوس ہو **ف** یعنی بہشتی کو دوزخ دکھلاوینگے اگر تو برائی کرتا تو دوزخ کے فلانے مقام مین رہتا تو وہ زیادہ شکر ادا کریگا کہ خدا نے اپنے کرم سے مجھکو ایسی بلا سے بچایا اور دوزخی کو بہشت دکھلاوینگے کہ اگر تو نیکی کرتا تو فلانے مقام مین رہتا تو اوسکو افسوس پر افسوس ہوگا **ق** جَابِرٌ لَا يُدْخِلُ اَحَدًا مِّنْكُمْ عَمَلُهُ الْجَنَّةَ وَلَا يُجِيْرُهُ مِنَ النَّارِ وَلَا اَنَا اِلَّا بِرَحْمَةِ اللّٰهِ مسلم مین جابر رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تم مین سے کسیکو اوسکا عمل بہشت مین نہ لیجاویگا اور نہ اوسکو دوزخ سے بچاویگا اور نہ میرا عمل مجھکو بہشت مین لیجاویگا اور دوزخ سے بچاویگا بدون خدا کی رحمت اور کرم کے **ف** اس حدیث کا یہ مطلب نہین کہ نیک کام کچھہ کام نہ آویگا جیسا بعضے بے دین کہتے ہین اسواسطے کہ قرآن مین ہے کہ خدا نیکون کے ثواب و رحمت کو ضائع نکریگا بلکہ یہ مطلب ہے کہ آدمی اپنے نیک کام پر گھمنڈ نکرے اسواسطے کہ نیک کام خالص نیت سے بدون خدا کی توفیق کے نہین ہوتا تو نیک کام مین بھی اصل خدا کی رحمت ٹھہری یعنی اصل سبب بہشت مین جانیکا اور دوزخ سے بچنے کا خدا کی رحمت ہے اور نیک عمل اوسکی نشانی ہے **ق** اَنَسٌ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَبْدٌ لَا يَاْمَنُ جَارُهٗ

بَوَائِقَہٗ مسلم مین انس رضؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ بہشت مین وہ بندہ نجاویگا جسکا ہمسایہ اور پڑوسی اوسکی بدی اور ظلمون سے

۶۷۳ امن نہ پاوے **ف** ہمسایے کو رنج دینا ایسا حرام ہے کہ بہشت سے محروم رکھتا ہے **ق** جُبَیْرِ بْنِ مُطْعِمٍ لَا یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ قَاطِعٌ

بخاری اور مسلم مین جبیر بن مطعم رضؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ بہشت مین نجاویگا برادری کا ٹوٹنے والا یعنی جو برادروں سے احسان اور سلوک نکرے

۶۷۴ **خ** حُذَیْفَۃَ لَا یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ قَتَّاتٌ بخاری اور مسلم مین حذیفہ رضؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ چغل خور بہشت مین نجاویگا

۶۷۵ **ف** یعنی جو فساد کروانیکے واسطے ادہر کی بات اودہر کہی وہ بہشت سے محروم ہے کہ شیطان کی خواہش اختیار کی **م** ابْنِ مَسْعُوْدٍ لَا یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ مَنْ کَانَ فِیْ

قَلْبِہٖ مِثْقَالُ ذَرَّۃٍ مِّنْ کِبْرٍ فَقَالَ رَجُلٌ اِنَّ الرَّجُلَ یُحِبُّ اَنْ یَّکُوْنَ ثَوْبُہٗ حَسَنًا وَّنَعْلُہٗ حَسَنَۃً قَالَ اِنَّ اللّٰہَ جَمِیْلٌ یُّحِبُّ الْجَمَالَ اَلْکِبْرُ بَطَرُ الْحَقِّ وَ

غَمْطُ النَّاسِ مسلم مین عبد اللہ بن مسعود رضؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہ داخل ہوگا بہشت مین جسکے دل مین ایک ذرہ برابر بھی غرور اور گھمنڈ ہوگا سو ایک مرد

نے کہا کہ البتہ ہر مرد دوست رکھتا ہے یہ کہ اوسکا کپڑا اچھا ہووے اور اوسکا جوتا اچھا ہو حضرتؐ نے فرمایا کہ مقرر خدا جمیل ہے یعنی نیک صفت ہے

جمال اور ستھرائی کو دوست رکھتا ہے یعنی اچھی پوشاک خدا کو پسند ہے یہ غرور نہین بلکہ گھمنڈ اور غرور یہ ہے حق کو باطل کرنا اور حق بات کی انکار کرنا لوگون کو ذلیل اور حقیر

۶۷۶ جاننا **خ** اَبِیْ بَکْرَۃَ لَا یَدْخُلُ الْمَدِیْنَۃَ رُعْبُ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ لَہَا یَوْمَئِذٍ سَبْعَۃُ اَبْوَابٍ عَلٰی کُلِّ بَابٍ مَلَکَانِ

بخاری مین ابو بکرہ رضؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مدینے مین نہ آویگا خوف مسیح دجال کا اور اون دنون مدینے کے سات دروازے ہونگے ہر دروازہ

۶۷۷ دو فرشتے چوکیدار ہونگے **ف** یعنی تمام عالم مین دجال کا ڈر ہوگا سوا مدینے کے یہ حضرتؐ کی برکت سے مدینے کو فضیلت ہوئی **م** اُمِّ مُبَشِّرٍ

لَا یَدْخُلُ النَّارَ اَحَدٌ بَایَعَ تَحْتَ الشَّجَرَۃِ مسلم مین ام مبشر رضؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ دوزخ مین نجاویگا کوئی جسنے درخت کے

نیچے بیعت کی **ف** چھٹے سال ہجری جنگ حدیبیہ مین ببول کے درخت کے نیچے پندرہ یا چودہ سو اصحاب نے حضرتؐ سے بیعت کی اور اقرار

کیا کہ ہم مرجاوینگے حضرتؐ کے ساتھ سے نہ پھرینگے خدا اون سے راضی ہوا قرآن مین اونکا ذکر کیا ہے سو اونکو حضرتؐ نے فرمایا کہ اون مین سے

۶۷۸ کوئی دوزخی نہین وے سب بہشتی ہین **م** اُمِّ مُبَشِّرٍ لَا یَدْخُلُ النَّارَ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ مِنْ اَصْحَابِ الشَّجَرَۃِ اَحَدُ الَّذِیْنَ بَایَعُوْا

تَحْتَہَا فَقَالَتْ حَفْصَۃُ بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَانْتَہَرَہَا فَقَالَتْ حَفْصَۃُ وَاِنْ مِّنْکُمْ اِلَّا وَارِدُہَا فَقَالَ النَّبِیُّ

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَدْ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی ثُمَّ نُنَجِّی الَّذِیْنَ اتَّقَوْا وَّنَذَرُ الظّٰلِمِیْنَ فِیْہَا جِثِیًّا مسلم مین ام مبشر رضؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے

فرمایا کہ جو خدا نے چاہا تو نہ داخل ہوگا دوزخ مین درخت والی اصحاب سے کوئی جنھون نے اوسکے نیچے بیعت کی تو حضرت حفصہ نے کہا کہ کیون نہ داخل ہونگے

یا رسول اللہ سو حضرتؐ نے اونکو جھڑکا پھر حضرت حفصہ نے کہا کہ خدا قرآن مین فرماتا ہے کہ تم مین سے ہر ایک دوزخ پر وارد ہوگا تو حضرت نے فرمایا

کہ خدا قرآن مین اوسکے آگے فرماتا ہے کہ پھر ہم بچا لیوینگے پرہیزگارونکو اور دوزخ مین ڈالین گے ظالم کافرون کو گھٹنون کے بھل ف حضرت حفصہ کو یہ شبہہ ہوا کہ حضرت فرماتے ہین کہ اون لوگون سے کوئی دوزخ کیطرف نجاویگا اور قرآن سے ثابت ہوتا ہے کہ سبکا گذار دوزخ پر ہوگا حضرت نے یہ جواب دیا کہ ہرچند دوزخ پر سبکا گذار ہوگا لیکن پرہیزگار لوگ بچینگے کافر اوسمین گرینگے تو دوزخ مین داخل ہونا نہ ثابت ہوا ۶۷۹ م عَبْدُ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو لَا یَدْخُلَنَّ رَجُلٌ بَعْدَ یَوْمِیْ ھٰذَا عَلٰی مُغِیْبَۃٍ اِلَّا وَمَعَہٗ رَجُلٌ اَوِ اثْنَانِ مسلم مین عبداللہ بن عمر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ آیا کرے کوئی مرد میرے اس دن کے بعد اوس عورت پاس جسکا خاوند سفر کو گیا ہو یا مر گیا ہو مگر اوسکے ساتھ ایک اور مرد ہو یا دو مرد ہون ف یعنی جس عورت کا خاوند غائب ہو اوسکے پاس کوئی مرد اکیلا نجایا کرے اور اگر دو یا تین مرد ہون تو مضائقہ نہین مرد اور عورت کی تنہائی مین بڑے بڑے فساد ہین اسواسطے حضرت نے خلوت مین منع فرمائی ق اُمُّ سَلَمَۃَ لَا یَدْخُلَنَّ ھٰؤُلَاءِ عَلَیْکُمْ یَعْنِی الْمُخَنَّثِیْنَ بخاری اور مسلم مین حضرت ام سلمہ ۶۸۰ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ اندر آیا کرین تمھارے پاس یعنی یہ مخنث زنانے مرد ف حضرت ام سلمہ رض سے روایت ہے کہ ہمارے گھر مین ایک زنانہ مرد آیا حضرت نے اوسکو دیکھکے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ عورتون کو زنانے مرد سے پردہ کرنا ضرور ہے مخنث اوسکو کہتے ہین جو ہیجڑا اور زنانہ مرد ہو خ اَبُو اُمَامَۃَ لَا یَدْخُلُ ھٰذَا بَیْتَ قَوْمٍ اِلَّا اَدْخَلَہُ الذُّلَّ قَالَہٗ لَمَّا رَاٰی شَیْئًا مِّنْ اٰلَۃِ الْحَرْثِ بخاری مین ۶۸۱ ابوامامہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین داخل ہوتا ہے یہ کھیتی کا اسباب کسی قوم کے گھر مین مگر اوس قوم مین ذلت اور خواری داخل کرتا ہے یہ حضرت نے فرمایا جب کھیتی کا اسباب دیکھا ف یعنی جس قوم نے جہاد چھوڑا اور کھیتی مین مشغول ہوئی وہ بیشک ذلیل اور رعیت ہوئی کہ حاکم اونکو محصول کے واسطے پکڑتا ہے اور مارتا ہے اور ہر طرح سے ذلیل کرتا ہے حدیث مین اشارہ ہے کہ مسلمان جہاد چھوڑ مین اور دنیا کمانے مین نہ مشغول ہون نہین تو ذلیل اور خوار ہونگے اور کافر غالب ہوجاوینگے چنانچہ اس زمانے مین ویسا ہی ہوا ق اُسَامَۃُ بْنُ زَیْدٍ لَا ۶۸۲ یَرِثُ الْمُسْلِمُ الْکَافِرَ وَلَا الْکَافِرُ الْمُسْلِمَ بخاری اور مسلم مین اسامہ بن زید رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میراث نپاویگا مسلمان کافر کی اور نہ کافر مسلمان کی ف یعنی کافر اور مسلمان مین وراثت نہین ہے اگر ایک کا باپ کافر ہو تو مسلمان بیٹا اوسکا حصہ نلیوے اور جو مسلمان باپ ہو کا کافر بیٹا حصہ پاوے اور یہی مذہب ہے چارون اماموں کا خ جَرِیْرٌ لَا یَرْحَمُ اللّٰہُ مَنْ لَّا یَرْحَمُ النَّاسَ بخاری مین جریر رض سے ۶۸۳ روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ رحم کریگا خدا اوسپر جو لوگون پر رحم نہین کرتا ف یعنی ظالم پر جو آدمیون کو ناحق ستاوے خواہ زبان سے خواہ ہاتھ سے خدا کی رحمت نہوگی ق اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ لَا یَزَالُ اَحَدُکُمْ فِیْ صَلٰوۃٍ مَا دَامَتِ الصَّلٰوۃُ تَحْبِسُہٗ لَا یَمْنَعُہٗ اَنْ ۶۸۴ یَّنْقَلِبَ اِلٰٓی اَھْلِہٖ اِلَّا الصَّلٰوۃُ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تم مین سے ہر کوئی نماز ہی مین ہے جبتک اوسکو

نماز ہی روکے رہے نہیں کوئی چیز اوسکو اپنے گھر والوں کی طرف پھرنے سے روکے سوائے نماز کے ف یعنی مسجد میں جتنی دیر جماعت کے انتظار میں گذرتی ہے وہ سب نماز میں داخل ہے نماز کے برابر وقت انتظار کا بھی ثواب ملیگا بشرطیکہ سوائے انتظار نماز کے اور کسی کام کے واسطے مسجد میں نہ ٹھہرا ہو

۶۸۵ خ ابْنُ عُمَرَ لَا يَزَالُ الْمَرْءُ فِي فُسْحَةٍ مِنْ دِينِهِ مَا لَمْ يُصِبْ دَمًا حَرَامًا بخاری میں عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمیشہ مرد اپنے دین کی راہ سے کشایش اور امان میں ہے جب تک ناحق خون نکیا ہو ف معلوم ہوا کہ بعد شرک کے نہایت سخت گناہ خون ناحق ہے جسکے سبب سے دین میں تنگی ہو جاتی ہے مسلمان اور گناہوں سے اسکا زیادہ تر خیال رکھے کہ قیامت میں خدا پہلے خون کا معاملہ فیصل کریگا اور قرآن میں خونی کو دوزخ کا وعدہ ہے

۶۸۶ خم سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ لَا يَزَالُ النَّاسُ بِخَيْرٍ مَا عَجَّلُوا الْفِطْرَ بخاری میں سہل بن سعدؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمیشہ لوگ خیر سے رہینگے جب تک روزہ جلد کھولا کرینگے ف سورج ڈوبتے اول وقت روزہ کھولنا مستحب ہے اور سبب ہے خیر کا اسواسطے کہ حضرت کی سنت ہے دیر کرنا جیسے بعضے ناواقف شیعوں کی صحبت سے کرتے ہیں مکروہ ہے

۶۸۷ م سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ لَا يَزَالُ أَهْلُ الْغَرْبِ ظَاهِرِينَ عَلَى الْحَقِّ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ مسلم میں سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمیشہ ڈول والے لوگ یعنی انصاری یا تمام عرب کے لوگ قائم رہینگے حق دین پر قیامت تک ف بعضے کہتے ہیں شام کے لوگ مراد ہیں یا مغرب کے ملک کے یا جہاد کرنے والے عرب کو ڈول والا اسواسطے فرمایا کہ اونکے ملک میں دریا نہیں کھیتوں کو وہ لوگ ڈول اور چرسوں سے سینچتے ہیں واللہ اعلم

۶۸۸ ق الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ لَا يَزَالُ نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي ظَاهِرِينَ حَتَّى يَأْتِيَهُمْ أَمْرُ اللَّهِ وَهُمْ ظَاهِرُونَ بخاری اور مسلم میں مغیرہ بن شعبہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ایک گروہ میری امت سے ہمیشہ قائم اور غالب رہیگے جبتک قیامت آویگی اور وہ غالب ہی رہینگے ف مراد اس گروہ سے جہاد کرنے والے لوگ ہیں اور امام احمد بن حنبل نے کہا کہ علماء حدیث مراد ہیں اسواسطے کہ سب علماء دین کو حدیث کی حاجت ہے علم تفسیر اور فقہ اور تاریخ والے سب حدیث کے محتاج ہیں اور بدعتی لوگوں پر اہل حدیث غالب رہتے ہیں جو وہ لوگ نئی بدعت نکالتے اوسکو اہل حدیث پیغمبر کی حدیث سے مٹاتے ہیں

۶۸۹ م أَبُو هُرَيْرَةَ لَا يَزَالُونَ يَسْأَلُونَكَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ هَذَا اللَّهُ فَمَنْ خَلَقَ اللَّهَ مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمیشہ تجھسے پوچھتے رہینگے اے ابی ہریرہ کہ بھلا یہ تو خدا نے پیدا کیا سو خدا کو کسنے پیدا کیا ف ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ شیطان ڈالتا ہے خیال کہ زمین آسمان کسنے بنایا تو کہتا ہے خدا نے تو شیطان پوچھتا ہے کہ خدا کو کسنے بنایا تو اوسوقت قل ہو اللہ احد پڑھنا کہ یعنی شیطان قرآن سے دفع ہوگا اور دوسری روایت ابو ہریرہؓ سے ہے کہ چند گنوار لوگ مسجد میں آئے مجھسے پوچھا کہ بھلا خدا کو کسنے پیدا کیا میں اوٹھا اور حضرت سے کہا سچ فرمایا تھا حضرت نے کہ ایسے سوال کرنیوالے آج بھی ہوتے ہیں ف انسان صاف طبیعت کی پیدایشی بات ہے کہ وہ جانتا ہے کہ ہر چیز کا پیدا کرنے والا خدا ہے

اوسکے پہلے کوئی چیز ہی نہین جو اوسکو بناوے اور ہزار دن دلیل عقلی سے بھی یہی بات ثابت ہے ایسا سوال وہی کریگا جسکی اصل پیدائش مین خلل ہے
اور عقل مین نقصان اور یہ عجب حماقت کا سوال ہے کہ جب اوسکو خدا کہا تو پھر اوسکے پیدا کرنے والے کو پوچھنا عجب نادانی ہے کہ اگر خدا کا پیدا کرنیوالا
کوئی ہو تو وہ خدا کاہیکو باقی رہا وہ بھی مخلوق ہو گیا مثل اور مخلوقات کے جب ایسا واہی تباہی خیال آوے تو اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑھے

٦٩٠ — خ م ابْنُ عُمَرَ لَا يَزَالُ هٰذَا الْاَمْرُ فِي قُرَيْشٍ مَا بَقِيَ مِنْهُمُ اثْنَانِ بخاری مین عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمیشہ
اس خلافت اور سرداری کا حق قوم قریش کے واسطے ہے جب تک اوس قوم مین دو آدمی بھی باقی رہین گے ف یعنی سوائے قریش کے کسی قوم کو
اسلام کی سرداری کا حق نہین یا یہ مراد ہے کہ قیامت تک قریش کی حکومت قائم رہے گی اگرچہ بعضے ملک مین ہو چنانچہ اب بھی یمن کا اور مغرب کا حاکم
سید ہے

٦٩١ — م اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَا يَسْتُرُ عَبْدٌ عَبْدًا فِي الدُّنْيَا اِلَّا سَتَرَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ نہ عیب چھپاویگا کوئی بندہ کسی بندہ کا دنیا مین مگر خدا اوسکے عیب قیامت مین چھپاویگا ف اور دوسرا مطلب حدیث کا یہ کہ جو کپڑے سے
کسیکا بدن چھپاوے یعنی ننگے آدمی کو کپڑا دیوے خدا اوسکے گناہ آخرت مین چھپاویگا

٦٩٢ — م سَلْمَانُ لَا يَسْتَنْجِ اَحَدُكُمْ بِدُوْنِ ثَلٰثَةِ اَحْجَارٍ
مسلم مین سلمان رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی تم مین بدون تین پتھر یا ڈھیلے کے استنجا نکیا کرے ف جا ضرور کے بعد تین ڈھیلے لینا
سنت ہے اور یہی مذہب ہے امام شافعی کا امام اعظم کے نزدیک اگر ایک ڈھیلے سے بھی صفائی حاصل ہو تو کفایت کرتا ہے اور تین ڈھیلے لینا مستحب ہے
فرض نہین

٦٩٣ — ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَا يَسُمِ الْمُسْلِمُ عَلٰى سَوْمِ اَخِيْهِ الْمُسْلِمِ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا نہ مول
ٹھہراوے مسلمان اپنے بھائی مسلمان کے مول ٹھہرے پر ف یعنی اگر چیز کا مول ٹھہر گیا ہو اور مالک راضی ہو چکا ہو تو دوسرا آدمی زیادہ قیمت دیکر
اوسکو مول نہ لیوے کہ اسمین دوسرے مسلمان کی حق تلفی ہے

٦٩٤ — خ اَبُوْ سَعِيْدٍ لَا يَسْمَعُ مَدٰى صَوْتِ الْمُؤَذِّنِ جِنٌّ وَلَا اِنْسٌ وَلَا شَيْءٌ
اِلَّا شَهِدَ لَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بخاری مین ابو سعید رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جہان تک مؤذن کی آواز پہونچتی ہے وہان تک جو جن اور آدمی اور کوئی
چیز سنیگا وہ اذان دینے والے کے واسطے قیامت مین گواہی دیگا ف یعنی اوسکے ایمان کی اور اس بات کی کہ وہ لوگون کو نماز کے واسطے بلایا کرتا تھا اور
گواہی دینگے سب سننے والے جن اور آدمی اور فرشتے اور جانور اور درخت اور زمین اور پہاڑ اسی واسطے مستحب ہے کہ خوب زور سے اذان کہے

٦٩٥ — ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَا يُشِيْرُ اَحَدُكُمْ اِلٰى اَخِيْهِ بِالسِّلَاحِ فَاِنَّهٗ لَا يَدْرِيْ اَحَدُكُمْ لَعَلَّ الشَّيْطَانَ يَنْزِعُ مِنْ يَدِهٖ فَيَقَعُ فِيْ حُفْرَةٍ مِنَ النَّارِ
بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ اشارہ کرے کوئی اپنے بھائی مسلمان کی طرف ہتھیار سے اسواسطے کہ نہین
معلوم کسیکو شاید شیطان اوسکے ہاتھ سے کھینچ لیوے پھر تو گر پڑے دوزخ کے گڑھے مین ف یعنی ہتھیار سے اشارہ کرنے مین یہ خوف ہے

نفی بمعنی نہی ہے

کہ شاید ہاتھ سے چھوٹ پڑے اور مسلمان مر جاوے تو قاتل دوزخ میں پڑے معلوم ہوا کہ ہتیار سے اشارہ کرنا حرام ہے ھ اَبُوْهُرَيْرَةَ لَا يَشْرَبَنَّ
۶۹۶ اَحَدٌ مِّنْكُمْ قَائِمًا فَمَنْ نَّسِيَ فَلْيَسْتَقِئْ مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ پیوے کوئی تم میں سے کھڑے ہو کر سو جو بھول کر
پیجاوے وہ قے کر ڈالے ف کھڑے ہو کر پینا بعضوں کے نزدیک حرام ہے اور بعضوں کے نزدیک مکروہ اسواسطے کہ کھڑے ہو کر اچھی طرح آلہ سے پانی نہیں جاتا اور بعضی روایتوں میں
آیا ہے کہ اس سے درد جگر پیدا ہوتا ہے اور طب میں بھی منع ہے کہ بیماری کا پیدا کرتا ہے اسی واسطے شاید قے کرنے کو فرمایا عبداللہ بن عمر اگر کھڑے ہو کر بھولے سے
۶۹۷ پیجاتے تو قے کر ڈالتے اور اکثر علما کے نزدیک قے کرنا واجب نہیں ھ اَبُوْهُرَيْرَةَ لَا يَصْبِرُ عَلٰى لَاْوَاءِ الْمَدِيْنَةِ وَشِدَّتِهَا اَحَدٌ مِّنْ اُمَّتِيْ
اِلَّا كُنْتُ لَهٗ شَفِيْعًا يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ اَوْ شَهِيْدًا مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو میری امت سے مدینے کے قحط اور شدت
اور سختی پر صبر کریگا اور ٹھہرا رہیگا میں اوسکو قیامت کے دن بخشا دونگا یا اوسکا گواہ ہونگا ف یہ فضیلت ہے مدینے کی اور بشارت ہے وہاں کے رہنے والوں کو
۶۹۸ اور اشارہ ہے کہ اگر وہاں تکلیف بھی ہو تو لوگوں کو بیکار رہنا نہ چھوڑیں ھ اَبُوْسَعِيْدٍ لَا يَصْلُحُ الصِّيَامُ فِيْ يَوْمَيْنِ يَوْمِ الْاَضْحٰى وَيَوْمِ الْفِطْرِ
مِنْ رَّمَضَانَ مسلم میں ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ روزہ رکھنا درست نہیں دو دنوں میں ایک تو عید قربانی کے دن دوسرے رمضان کی عید الفطر
۶۹۹ میں ف دونوں عیدوں میں روزہ رکھنا حرام ہے سب مجتہدوں کے نزدیک ق اَبُوْهُرَيْرَةَ لَا يُصَلِّيْ اَحَدُكُمْ فِي الثَّوْبِ
الْوَاحِدِ لَيْسَ عَلٰى عَاتِقَيْهِ مِنْهُ شَيْءٌ بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی تم میں نماز نہ پڑھا کرے
ایک کپڑے میں اس طرح کہ کندھے پر اوس کپڑے سے کچھ بھی نہو ف کھلے کندھے نماز پڑھنا مکروہ ہے کہ بے تعظیمی ہے نماز کی اگر لمبا کپڑا ہو تو
آدھے کا لنگ باندھے اور آدھے سے کندھے چھپاوے اور اگر چھوٹا کپڑا ہو تو لاچاری ہے صرف لنگ باندھکے نماز پڑھلے معلوم ہوا کہ جسکے پاس
۷۰۰ اور بھی کپڑا ہو تو صرف پاجامے سے نماز پڑھنا کندھے کھول کر مکروہ ہے ق اِبْنُ عُمَرَ لَا يُصَلِّيَنَّ اَحَدٌ الظُّهْرَ وَيُرْوٰى الْعَصْرَ
اِلَّا فِيْ بَنِيْ قُرَيْظَةَ قَالَهٗ مُنْصَرَفَهٗ مِنَ الْاَحْزَابِ بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
کہ نہ کوئی نماز پڑھے ظہر کی اور ایک روایت میں عصر کی مگر بنی قریظہ میں یہ حضرت نے کفار کے گروہوں کی لوٹتے وقت فرمایا ف بنی قریظہ یہودی
لوگ تھے مدینے کے قریب دو تین کوس انکی بستی اور گڑھی تھی حضرت میں اور اونمیں صلح تھی جب پانچویں سال ہجری کے بعد جنگ احد کے
کفار قریش عرب کی بہت قوموں کو مدینے پر چڑھا لائے تو یہود بنی قریظہ نے بھی حضرت سے قول توڑا اور کافروں کے شریک ہوئے اس لڑائی کو جنگ
خندق اور جنگ احزاب کہتے ہیں کافروں کا لشکر دس ہزار تھا اور حضرت کا لشکر تین ہزار چند روز کافر مدینے کو گھیرے رہے خدا نے نہایت سرد ہوا
چلائی کافر نہ ٹھہر سکے ناامید پلٹ گئے تب حضرت کو حکم ہوا کہ بنی قریظہ سے لڑو تب حضرت نے اصحاب سے یہ حدیث فرمائی بخاری اور مسلم میں یہ قصہ

حدیث کا یون ہے کہ اصحاب حضرت کے حکم سے چلے عصر کا وقت آ پہنچا جانے لگا بعضون نے راہ مین نماز پڑھ لی اور کہا حضرت کو یہ غرض نہتی کہ اگرچہ
نماز کا وقت جاتا رہے کوئی راہ مین سوا بنی قریظہ کے نماز نہ پڑھے بلکہ غرض حضرت کے کلام سے جلدی جانا تھا اور بعضے اصحاب نے راہ
مین نماز نہ پڑھی اور کہا کہ ہم تو بنی قریظہ مین جا کر پڑھینگے اگرچہ نماز کا وقت جاتا رہے حضرت نے ہمسے وہین نماز کو فرمایا ہے پھر یہ حال یعنی بعضون کے
نماز پڑھ لینے کا اور بعضے دلیا سکے نماز پڑھنیکا حضرت کے روبرو ذکر ہوا حضرت کسی پر ناخوش نہوئے یعنی دونون اچھا سمجھے ف جیسا حضرت کے اصحاب
اس حدیث سے دو مطلب سمجھے بعضون نے ظاہر حدیث پر عمل کیا اور بعضون نے قیاس کیا اور سب کا لایا ویسے مجتہد لوگ بعضی جگہہ قرآن اور حدیث کے کئی
طرح مطلب سمجھتے ہین اور سب حق پر ہین اسواسطے اہل سنت و جماعت چارون اماموں کے مذہب کو حق جانتے ہین اور یہ جو بعضے ناواقف کہتے ہین کہ
کیون ایک محمدی دین مین اختلاف کیا اور چار مذہب ہوئے اس حدیث صحیح سے معلوم ہوا کہ وہ لوگ نادان ہین ایسے اختلاف مین کچھ حرج نہین حضرت کے
روبرو ایسا اختلاف حضرت کے اصحاب مین ہوا اور حضرت نے درست کہا ۔ ۵۰۱ خم اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَا يَصُمْ اَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اِلَّا يَوْمًا
قَبْلَهٗ اَوْ بَعْدَهٗ بخاری مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ کوئی روزہ رکھے فقط جمعہ کے دن مگر یون مضائقہ نہین کہ جمعے سے
پہلے بھی ایک روزہ رکھے یا بعد ف یعنی صرف جمعے کے دن روزہ نہ رکھے خواہ پنجشنبہ اور جمعہ روزہ رکھے خواہ جمعہ اور ہفتہ رکھے یعنی دو ملا کر رکھے
تاکہ یہودیون سے مشابہت نہو کہ وہ ایک ہی روز صرف ہفتے کو روزہ رکھتے ہین ۔ ۵۰۲ خم اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَا يَغْتَسِلُ اَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ
وَهُوَ جُنُبٌ بخاری مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ نہاوے کوئی ٹھہرے ہوئے پانی مین ناپاک ہوکر ف
یعنی اگر حوض چھوٹا ہوگا تو پانی اسکے غسل سے ناپاک ہو جاویگا حنفی مذہب مین دہ دردہ حوض یعنی چارون طرف دس دس ہاتھ کا حوض مانند دریا کے
ہے کہ ناپاکی گرنے سے ناپاک نہین ہوتا جبتک کہ اوسکا رنگ اور مزہ اور بو نہ بگڑے اور شافعی مذہب مین قلتین مانند دریا کے ہے جبتک رنگ اور مزہ اور بو
نہ بگڑے قلتین وہ بڑے مٹکے جسمین پانسو رطل بغدادی پانی سماوے ۔ ۵۰۳ خم اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَا يَفْرَكْ مُؤْمِنٌ مُؤْمِنَةً اِنْ كَرِهَ مِنْهَا خُلُقًا رَضِيَ
اٰخَرَ مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مسلمان مرد مسلمان جورو سے دشمنی نرکھے اگر برا جانتا ہے اوسکی کسی خو کو تو راضی ہوگا دوسری
خو سے ف یعنی ایسی عورت جسکی سب خو بہتر ہو تو کہان ملے چاہیے کہ اگر عورت کی کوئی خو بری معلوم ہو تو دوسری کوئی خو اوسمین نیک بھی
ہوگی اوسی خو سے اپنے دل کو تسکین دیکر راضی رہے جورو خاوند کی دشمنی اور ناموافقت مین بڑے فساد ہین اسواسطے حضرت نے موافقت رکھنے کو
فرمایا ۔ ۵۰۴ خم اَبُوْ بَكْرَةَ لَا يُفْلِحُ قَوْمٌ تَمْلِكُهُمْ اِمْرَاَةٌ بخاری مین ابو بکرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ بھلا ہوگا اوس قوم کا جن پر
حاکم اور مالک عورت ہو ف جب شیرویہ نوشیروان کا پوتا مر گیا اوسکی بہن جسکا نام بوران تھا ایران کی بادشاہ ہوئی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی

بادشاہی اور حکومت کے واسطے عقل اور تدبیر چاہیے عورت ناقص عقل سے بندوبست ممکن نہین تو رعیت برباد ہوا چاہے اسی واسطے شرع مین عورت کا امام اور قاضی ہونا درست نہین اور یہ مطلب بھی اس حدیث سے نکلتا ہے کہ جو مرد جورو کے قابو مین ہوا خراب گیا

۴۰۵ م مطیع بن الاسود لَا يُقْتَلُ قُرَشِيٌّ صَبْرًا بَعْدَ هٰذَا الْيَوْمِ قَالَهُ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ مسلم مین مطیع بن اسود رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ قتل ہوگا قوم قریش سے کوئی خواری اور قید سے ان ن کے بعد یہ حضرت نے فتح مکے کے دن فرمایا ف ابن خطل ایک کافر تھا حضرت کو اوسنے بہت رنج دیا تھا فتح مکے کے دن کسی نے حضرت سے کہا کہ فلانا شخص کعبے کے پردے مین چھپا ہے حضرت نے فرمایا اوسکو پکڑلاؤ لوگ اوسکی مشکین باندھکر پکڑلائے پھر وہ قتل ہوا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی سب قریش مسلمان ہوگئے بعد اسلام کے کوئی مرتد نہوگا جو اس طرح قید ہوکر مارا جاوے اور یہ مطلب نہین کہ کوئی قریشی ظلم سے مارا نجاویگا اسواسطے کہ بہت قریشی ظلم سے شہید ہوئے چنانچہ کربلا کا قصہ مشہور ہے اور فضل بن روزبہان اصفہانی نے اپنی شرح مین امام حافظ اسمٰعیل کی کتاب السیر سے یون نقل کیا ہے کہ یہ حدیث حضرت نے جنگ بدر کے بعد جب نضر بن حارث قتل ہوا تھا فرمائی واللہ اعلم

۴۰۶ م ابو هريرة لَا يَقْعُدُ قَوْمٌ يَذْكُرُونَ اللهَ إِلَّا حَفَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ وَنَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِينَةُ وَذَكَرَهُمُ اللهُ فِيمَنْ عِنْدَهُ مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو لوگ بیٹھتے ہین خدا کے ذکر کرنے اور یاد کرنے کو تو اونکو فرشتے چارون طرف سے گھیر لیتے ہین اور خدا کی رحمت اونکو چھپا لیتی ہے اور اونپر آرام اور چین اوترتا ہے اور خدا اونکا ذکر کرتا ہے اونمین جو خدا کے پاس ہین یعنی فرشتون اور پیغمبرونکی روحون مین ف یعنی ذکر خدا کی اتنی بڑی فضیلت ہے کہ ذکر کرنیوالونکو چارونطرف سے فرشتے گھیر لیتے ہین تاکہ ذکر کی برکت مین شریک ہون اور خدا کی بیشمار رحمت اونپر نازل ہوتی ہے اور دل مین لذت اور چین حاصل ہوتا ہے اور عرش پر انکا ذکر خدا کرتا ہے کہ فلانے میرے بندے ایسے ہین جو مجھکو یاد کرتے ہین ذکر کرنیوالون کی اور بے قدر دانی خدا کی قرآن اور حدیث پڑھنا خدا کا نام لینا لوگونکو وعظ اور نصیحت کرنا درود اور کلمہ پڑھنا نماز پڑھنا یہ سب ذکر مین داخل ہے

۴۰۷ خ ابو هريرة لَا يَقُلْ أَحَدُكُمْ أَطْعِمْ رَبَّكَ وَضِّئْ رَبَّكَ اسْقِ رَبَّكَ وَلَا يَقُلْ أَحَدُكُمْ رَبِّي وَلْيَقُلْ سَيِّدِي وَمَوْلَايَ بخاری مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی تم مین نکہا کرے یعنی غلام سے کہ کھانا کھلا اپنے رب کو وضو کروا اپنے رب کو پانی پلا اپنے رب کو اور کوئی غلام یون کہے کہ فلانا میرا رب ہے اور چاہیے کہ یون کہے کہ فلانا میرا سید ہے اور مولی ہے یعنی میرا آقا ف عرب کی زبان مین غلام کے مالک کو رب بھی کہتے تھے سو حضرت نے اوسکو منع کیا کہ اسمین شرک کی بو نکلتی ہے رب سوا خدا کے کسی کو بولنا مناسب نہین

۴۰۸ خ ابو هريرة لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمُ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي إِنْ شِئْتَ اللّٰهُمَّ ارْحَمْنِي إِنْ شِئْتَ لِيَعْزِمِ الْمَسْأَلَةَ فَإِنَّهُ لَا مُكْرِهَ لَهُ بخاری مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ کوئی یون کہا کرے کہ یا اللہ مجھکو بخشدے

اگر تو چاہے اے خدا مجھ پر رحم کر جو تو چاہے بلکہ چاہیے کہ اوسکا قصد کر کے دعا مانگے اسواسطے کہ خدا پر کوئی جبر کرنے والا نہیں جو دعا نہ قبول ہونے دیوے

ف یعنی خدا مالک مختار ہے کہ کوئی اوسکا روکنے والا نہیں پھر یہ کہنا کہ اگر تو چاہے تو میری دعا قبول کر اسمین بے پرواہی نکلتی ہے اور تردد اور احتمال جو چاہا جاتا ہے تو شرط کرنا اور قید لگانا نچاہیے بلکہ خدا کے کرم پر بھروسا کر کے یقین کرے کہ میری دعا ضرور قبول ہوگی شک اور تردد نکرے اسواسطے کہ خدا کی نزدیک کچھ مشکل نہیں اوسکا روکنے والا کوئی نہیں

۷۰۹ ﴿ابن مسعود﴾ لَا يَقُولَنَّ اَحَدُكُمْ اِنِّي خَيْرٌ مِّنْ يُونُسَ بْنِ مَتّٰى وَفِي رِوَايَةٍ مَا يَنْبَغِي لِاَحَدٍ اَنْ يَكُونَ خَيْرًا مِّنْ يُونُسَ بْنِ مَتّٰى بخاری مین عبد اللہ بن مسعود رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہرگز کوئی یون نکہے کہ البتہ مین بہتر ہون حضرت یونس بن متی پیغمبر سے اور ایک روایت مین یون ہے کہ لائق نہین کسیکو کہ یونس بن متی سے بہتر ہو **ف** سب پیغمبر سارے جہان سے افضل مین اونپر کوئی افضل نہین ہوسکتا

۷۱۰ ﴿عایشۃ﴾ لَا يَقُولَنَّ اَحَدُكُمْ خَبُثَتْ نَفْسِي وَلٰكِنْ لِيَقُلْ لَقِسَتْ نَفْسِي بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہرگز نکہے کوئی کہ میرا نفس خبیث ہوا یعنی پلید اور نجس ہوا ولیکن چاہیے کہ یون کہے کہ میرا نفس دین مین کاہل اور سست ہوا **ف** یعنی خبیث اور پلید کافر کا لقب ہے مسلمان اپنے تئین نکہے سست اور کاہل کہنا مضائقہ نہین حضرت کا معمول تھا کہ برے بول کو بھلے سے بدل ڈالتے تھے

۷۱۱ ﴿ابو ہریرۃ﴾ لَا يَقُولَنَّ اَحَدُكُمْ عَبْدِي وَاَمَتِي كُلُّكُمْ عَبِيْدُ اللّٰهِ وَكُلُّ نِسَائِكُمْ اِمَاءُ اللّٰهِ وَلٰكِنْ لِيَقُلْ غُلَامِي وَجَارِيَتِي وَفَتَايَ وَفَتَاتِي مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہرگز نکہے کوئی اپنے غلام کو میرا بندا اور لونڈی کو میری بندی تم سب لوگ خدا کے بندے ہو اور عورتین تمہاری خدا کی بندیان ہین ولیکن چاہیے کہ یون کہے کہ میرا غلام اور میری لونڈی اور میرا جوان مرد اور میری جوان عورت **ف** یعنی سچی بندگی کے لائق سوائے خدا کے اور کوئی نہین اسواسطے منع فرمایا کہ اسمین شرک کی بو نکلتی ہے اور تاکہ غلامون کے مالک غرور اور گھمنڈ سے بچین اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عبد النبی اور بندہ علی اور بندہ حسن نام رکھنا درست نہین

بیان اسماء [illegible] [illegible] ۱۲

۷۱۲ ﴿ابو ہریرۃ﴾ لَا يَقُولَنَّ اَحَدُكُمْ يَا خَيْبَةَ الدَّهْرِ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ الدَّهْرُ مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی یون ہرگز نکہے کہ ای کمبختی زمانے کی اسواسطے کہ زمانے کا پھیرنے والا تو خدا ہی ہے **ف** زمانے کو برا کہنا اسواسطے منع کیا کہ زمانہ خدا کے قبضہ قدرت مین ہے اور اسکا پھیرنے والا خدا ہی تو زمانے کو برا کہنا گویا خدا سے بے ادبی کی اور اسکی تقدیر کو برا کہنا اور اگر زمانے کو خود مالک مختار جانکر برا کہتا ہے تو صاف کافر اور مشرک ہوا معلوم ہوا کہ زمانے اور فلک کو برا کہنا جیسے کہ شاعرونکی عادت ہے شرع مین ہرگز درست نہین

۷۱۳ ﴿جابر﴾ لَا يُقِيْمَنَّ اَحَدُكُمْ اَخَاهُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ثُمَّ يُخَالِفُ اِلٰى مَقْعَدِهٖ فَيَقْعُدُ فِيْهِ وَلٰكِنْ يَقُولُ تَفَسَّحُوْا مسلم مین جابر رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہرگز نہ اوٹھاوے کوئی اپنے بھائی مسلمان کو جمعے کے دن پھر پیچھے سے اوسکے بیٹھنے کے مکان پر جاکر بیٹھے ولیکن یون کہے کہ کھل بیٹھو **ف** مسجد مین نماز کو جو جہان آکر بیٹھا اوسکو اوٹھانا

۱۴ اپنے بیٹھنے کے واسطے بہتر نہیں لیکن یون کہنا درست ہے کہ کھل بیٹھو یعنی کشادہ ہو جاؤ تاکہ سب کو جگہ ہو جاوے ق اِبْنُ عُمَرَ لَا يُقِيْمَنَّ اَحَدُكُمُ الرَّجُلَ مِنْ مَجْلِسِهٖ ثُمَّ يَجْلِسُ فِيْهِ بخاری و مسلم مین عبداللہ بن عمر رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہرگز کوئی نہ اوٹھاوے کسی مرد کو اوسکے مکان سے پھر وہان آپ بیٹھے ف اگلی حدیث خاص مسجد کے ذکر مین تھی اور یہ حدیث عام ہے مسجد ہو یا کوئی اور مکان معلوم ہوا کہ جو شخص مدرسے مین یا خانقاہ مین رہتا ہو یا کوئی شخص کسی مکان پر یا بازار مین بیٹھا ہو تو وہی اوسکا شخص وہانکا حقدار ہے اگرچہ وہ ایک روز کہین گیا بھی ہو

۱۵ ھر اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَا يَقُوْلَنَّ اَحَدُكُمُ الْكَرْمَ فَاِنَّمَا الْكَرْمُ قَلْبُ الْمُؤْمِنِ مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہرگز نہ کہا کرے کوئی انگور کو کرم سو کرم تو حقیقت مین ایماندار کا دل ہے ف کرم کے معنی سخاوت ہین عرب کے لوگ انگور کو کرم کہتے تھے اسواسطے کہ اوسکی بنی شراب کے پینے سے آدمی کے مزاج مین سخاوت ہوتی ہے سو حضرت نے منع کیا کہ جس سے حرام ناپاک چیز بنے اوسکو یہ عمدہ لفظ کرم کا بولنا ہرگز لائق نہین بلکہ کرم مناسب ہے ایماندار کے دل کو کہنا جسمین نور ایمان اور سخاوت ہے پھر حضرت نے فرمایا کہ انگور کے باغون کو حَدَائِقُ الْاَعْنَابِ کہا کرو معلوم ہوا کہ بری چیز کا اچھا نام نرکھے

۱۶ ق سَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ لَا يَكِيْدُ اَهْلَ الْمَدِيْنَةِ اَحَدٌ اِلَّا انْمَاعَ كَمَا يَنْمَاعُ الْمِلْحُ فِي الْمَاءِ بخاری اور مسلم مین سعد بن ابی وقاص رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو مدینے والون کو مکر اور حیلہ کر کے رنج دیگا وہ گل جاویگا جیسے نمک پانی مین گل جاتا ہے

۱۷ ق اِبْنُ عُمَرَ لَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ الْقَمِيْصَ وَلَا الْعِمَامَةَ وَلَا الْبُرْنُسَ وَلَا السَّرَاوِيْلَ وَلَا ثَوْبًا مَسَّهٗ وَرْسٌ وَلَا زَعْفَرَانٌ وَلَا الْخُفَّيْنِ اِلَّا اَنْ لَا يَجِدَ نَعْلَيْنِ فَلْيَقْطَعْهُمَا حَتّٰى يَكُوْنَا اَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمر رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ پہنے حج کا احرام باندھنے والا کرتا اور نہ پگڑی اور نہ کن ٹوپا اور نہ پاجامہ اور نہ جس کپڑے مین ورس یعنی زرد خوشبودار گھاس اور زعفران لگی ہو اور نہ موزے پہنے مگر جب چپل جوتا نہ پاوے تو دونون موزون کو وہان تک کاٹے کہ پشت پا سے نیچے ہو جاوین ف اس حدیث پر سب اماموں کا عمل ہے کہ احرام والے کو یہ چیزین درست نہین

۱۸ ھر عُمَارَةُ بْنُ رُوَيْبَةَ لَا يَلِجُ النَّارَ مَنْ صَلّٰى قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا مسلم مین عمارہ بن رویبہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نجاویگا دوزخ مین جسنے سورج نکلنے اور ڈوبنے سے پہلے نماز پڑھے ف فجر آرام کا وقت ہے اور عصر کاروبار دنیا کا وقت ہے اسواسطے اون وقتون کی نماز کا اتنا اجر اور ثواب ہوا

۱۹ ق اِبْنُ عُمَرَ لَا يُلْدَغُ الْمُؤْمِنُ مِنْ جُحْرٍ مَرَّتَيْنِ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمر رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ایماندار نہین کاٹا جاتا ایک سوراخ سے دوبار ف یعنی ایماندار دین کے کام مین ایکبار دھوکھا اور فریب کھا کر دوسری بار فریب نہین کھاتا جیسے غفلت سے ایکبار کوئی گناہ اوس سے ہو گیا اور پھر پچھتا کر اوسنے توبہ کی تو پھر دوبارہ اوس گناہ کے گرد نہین جاتا یہ تعریف ہے کامل ایماندار کی روایت ہے کہ ابو عزہ شاعر جنگ بدر مین پکڑا آیا حضرت سے اوسنے منت کی اور

وعدہ کیا کہ اب مین دوسری بار کافرونکا ساتھ نہ دونگا حضرت نے اوسکو چھوڑ دیا دوسری بار وہ کافرون کے ساتھ جنگ احد مین آیا اور گرفتار ہوا
پھر منت کرنے لگا کہ اوس قصور کو معاف کیجیے اب ہرگز کافرونکا ساتھ نہ دونگا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اب ہم دو بار فریب مین نہین آتے
پھر وہ قتل ہوا ق ابن عمر لَا يُمْسِكَنَّ اَحَدُكُمْ ذَكَرَهُ بِيَمِيْنِهِ وَهُوَ يَبُوْلُ وَلَا يَتَمَسَّحْ فِي الْخَلَاءِ بِيَمِيْنِهِ وَلَا يَتَنَفَّسْ ۷۲۰
فِي الْاِنَاءِ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی ہرگز نہ پکڑے اپنا آلہ اپنے داہنے ہاتھ سے پیشاب کرتے
اور داہنے ہاتھ سے پاخانے مین ڈھیلے لو پوچھے اور نہ سانس چھوڑے برتن مین یعنی پانی پینے کے وقت شاید ناک یا موتھ سے کچھ ٹپک پڑے
اور گھن آوے اور داہنا ہاتھ کھانے پینے کا ہے جا ضرور پیشاب کی جگہہ اوسکا لگانا مناسب نہین ق ابو هريرة لَا يَمْنَعُ اَحَدُكُمْ ۷۲۱
جَارَهُ اَنْ يَغْرِزَ خَشَبَةً فِي جِدَارِهِ بخاری مین ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ روکے کوئی اپنے پڑوسی کو اپنی دیوار مین
لکڑی گاڑنے سے ف اگر پڑوسی دیوار مین کڑیان رکھا چاہے تو اوسکو نہ روکے کہ ہمسایے کا حق ہے ق ابن مسعود لَا يَمْنَعَنَّ ۷۲۲
اَحَدَكُمْ اَذَانُ بِلَالٍ مِنْ سَحُوْرِهِ فَاِنَّهُ يُؤَذِّنُ اَوْ قَالَ يُنَادِيْ بِلَيْلٍ لِيَرْجِعَ قَائِمَكُمْ وَيُوْقِظَ نَائِمَكُمْ لَيْسَ الْفَجْرُ اَنْ يَقُوْلَ
هٰكَذَا وَجَمَعَ بَعْضُ الرُّوَاةِ كَفَّيْهِ حَتّٰى يَقُوْلَ هٰكَذَا وَمَدَّ اِصْبَعَيْهِ السَّبَّابَتَيْنِ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن مسعود سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ روکے کسیکو بلال کی اذان اوسکی سحری کھانے سے اسواسطے کہ بلال اذان دیتا ہے یا راوی نے کہا کہ بانگ دیتا ہے
رات سے تاکہ تم مین سے جو نماز تہجد پڑھتا ہو وہ آرام کرلے اور جو سوتا ہو وہ نماز اور سحری کھانے کے واسطے جاگے اور فجر کا وقت وہ نہین جو اس طرح
اشارہ کرے اور بعضے اس حدیث کے راوی نے اپنی دونون ہتھیلیان ملا کر اونچا کرکے دکھلایا یعنی جو لمبی اونچی روشنی اول ہوتی ہے اوسکا نام
صبح نہین حضرت نے فرمایا جب تک اس طرح نہ اشارہ کرے اور حضرت نے اپنے کلمے کی دو انگلیون کو ملا کر پھیلایا داہنے اور بائین یعنی صبح وہ ہے جسکی روشنی
چوڑی ہو ف یعنی صبح دو قسم ہے ایک صبح کاذب جسکی لمبی روشنی ہوتی ہے اوسوقت تک روزہ دار کو کھانا اور پینا حرام نہین اور فجر کی نماز اوسوقت درست
نہین دوسری صبح صادق جسکی روشنی چوڑی چکلی ہوتی ہے اوسوقت روزہ دار کو کھانا پینا حرام ہے ق ابو هريرة لَا يَمُوْتُ لِاَحَدٍ مِنَ ۷۲۳
الْمُسْلِمِيْنَ ثَلٰثَةٌ مِنَ الْوَلَدِ فَتَمَسَّهُ النَّارُ اِلَّا تَحِلَّةَ الْقَسَمِ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مسلمانون مین
سے جسکے تین لڑکے مرینگے اوسکو دوزخ کی آنچ نہ لگے گی مگر بقدر قسم پوری کرنے کے ف یعنی خدا قرآن مین بطور قسم فرماتا ہے کہ سبکو مقرر دوزخ
پر گذار ہوگا بس اتنا تو ضرور ہوگا کہ دوزخ کی پل پر چلنا ہوگا باقی کچھ عذاب نہین اور حدیث مین آیا ہے کہ دو یا ایک چھوٹا لڑکا بھی مریگا وہ دوزخ سے بچیگا اسواسطے
کہ لڑکے کی موت کا ان باپ پر سخت غم ہوتا ہے [illegible] پھر انہون نے باوجود اس مصیبت کے صبر کیا اور خدا کی تقدیر پر راضی رہا تو خدا نے اوسکے بدلے اوسکو دوزخ سے بچایا ق جابر لَا يَمُوْتَنَّ اَحَدٌ ۷۲۴

اِلَّا وَ هُوَ يُحْسِنُ الظَّنَّ بِاللّٰهِ مسلم مین جابر رضؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مرے کوئی مگر اس حالت مین کہ خدا سے نیک گمان رکھتا ہو ف ایمان کے دو بیر مین خوف اور امید حالت صحت اور زندگی مین خوف خدا غالب رکھے تا کہ گناہون سے بچے اور مرنے کے وقت خوف کو خیال نکرے کہ وہ وقت گناہ کرنیکا نہین بلکہ اوس وقت خدا کو رحیم اور کریم اور غفار اور ستار جانکر بخشش کی امید دل مین رکھے تا کہ خوشی اور شوق سے خدا کیطرف جاوے اور مرنے سے جی نچراوے اور جو مسلمان اوس وقت موجود ہون وہ بھی خدا کی رحیمی اور کریمی کی صفت بیان کرین تا کہ مرنیوالے کا ڈھارس بندھے اور خدا سے گمان نیک مضبوط ہو جاوے ھ

۲۵ — لَا يَنْبَغِي لِلصِّدِّيقِ اَنْ يَّكُوْنَ لَعَّانًا مسلم مین ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ صدیق کو لائق نہین کہ بہت لعنت کیا کرے ف ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ایکبار اپنے غلام پر لعنت کی تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی صدیق اوس ولی کامل کو کہتے ہین جسکے دل مین ایسا نور ہو کہ بے طلب دلیل اور بدون معجزہ دیکھے ایمان لاوے جیسے مشہور ہے کہ ابی بکر صدیق رضؓ نے کچھ حضرتؐ سے معجزہ نچاہا اور نہ کچھ دلیل تلاش کی مگر اپنے دل کے نور سے حضرتؐ کو پیغمبر جانکر ایمان لائے بعد پیغمبری کے رتبے کے ولایت کے درجون مین صدیقی کے برابر کوئی رتبہ نہین ھ

۲۶ — عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ لَا يَنْبَغِي هٰذَا لِلْمُتَّقِيْنَ وَ قَالَهٗ عِنْدَ نَزْعِهٖ فَرُّوْجَ حَرِيْرٍ لَبِسَهٗ بخاری اور مسلم مین عقبہ بن عامر رضؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اسکا پہننا لائق نہین پرہیزگار لوگون کو یہ حضرتؐ نے خود ریشمی قبا اوتارتے وقت کہا کہ جو آگے پہنے تھے فرمایا ف فروج اوس قبا کو کہتے ہین جسکا پیچھے سے دامن چاک ہو سواری کے واسطے خوب ہوتی ہے سو ویسی ریشمی قبا کسی نے حضرتؐ کو بھیجی تھی اوس وقت تک ریشمی کپڑا پہننا حرام نتھا حضرتؐ نے اوسکو پہن کر نماز پڑھی بعد نماز کے اوسکو برا جانکر اوتار ڈالا پھر یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ متقی اور پرہیزگار دنیا کی آرایش اور زینت نہین کرتے اگرچہ حلال اور مباح بھی ہو ھ

۲۷ — ابْنُ عَبَّاسٍ لَا يَنْفِرُ اَحَدٌ حَتّٰى يَكُوْنَ اٰخِرُ عَهْدِهٖ بِالْبَيْتِ بخاری مین عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہ پھرے حج کرکے یہان تک کہ پچھلا کعبے کا طواف کر لے ف یعنی جبتک حج کے سب کام کر چکے تو آخر کو دوسرا طواف کعبے کا کرکے اپنے گھر آوے اسکا طواف الصدر نام ہے امام اعظم کے نزدیک واجب ہے اور امام شافعی کے نزدیک سنت ھ

۲۸ — عَائِشَةُ لَا يَنْفَعُهٗ اِنَّهٗ لَمْ يَقُلْ يَوْمًا رَبِّ اغْفِرْ لِيْ خَطِيْئَتِيْ يَوْمَ الدِّيْنِ قَالَهٗ لَهَا حِيْنَ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ابْنُ جُدْعَانَ كَانَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ يَصِلُ الرَّحِمَ وَيُطْعِمُ الْمِسْكِيْنَ فَهَلْ ذٰلِكَ نَافِعُهٗ مسلم مین حضرت عائشہ رضؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا اوسکو کچھ کام نہ آویگا اسواسطے کہ اوسنے کسی دن نہین کہا کہ اے رب میرا گناہ بخشیو قیامت کے دن یہ حضرتؐ نے حضرت عائشہ رضؓ سے فرمایا جب حضرت عائشہ نے کہا تھا کہ یا رسول اللہ ابن جدعان کفر کے زمانے مین برادری سے سلوک کرتا تھا اور محتاج کو کھانا دیا کرتا تھا بھلا یہ اوسکے کچھ کام آویگا ف یعنی وہ شخص کافر تھا قیامت کا ایمان نرکھتا تھا اسی واسطے اوسنے کبھی قیامت کی مغفرت نمانگی اور کافر کے نیک کام آخرت مین کچھ کام نہ آوینگے کیونکہ ایمان

۴۲۹ بتر ۵ م ابن عمرؓ لَا يَنْقُشَنَّ اَحَدُكُمْ عَلٰى نَقْشِ خَاتَمِيْ هٰذَا مسلم مین عبد اللہ بن عمر رضی سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نقش کرے کوئی جیسا میری اس انگوٹھی پر نقش ہے ف چھٹے سال ہجری کے حضرتؐ نے ارادہ کیا کہ بادشاہوں کو نامہ لکھیں اور اونکو اسلام کے دین پر بلاوین لوگون نے عرض کی کہ بادشاہ بغیر مہر کے خط کا اعتبار نہین کرتے تب حضرتؐ نے مہر کھدوائی چاندی کے نگ پر تین سطرین اوسمین تھین ایک سطر مین محمدؐ دوسری مین رسول تیسری مین اللہ حضرتؐ کے بعد وہ انگوٹھی ابی بکر صدیق رض پاس رہی اونکے بعد عمر فاروقؓ پاس رہی اونکے بعد حضرت عثمان رض پاس ہی پہر اونکے ہاتھ سے کنوے مین گر پڑی اور نہ ملی سو حضرتؐ نے منع کیا کہ کوئی اپنی مہر مین محمد رسول اللہ کھدواوے تاکہ شبہہ نہ پڑے کہ یہ حضرتؐ کی مہر ہے یا کسی اور کی

۴۳۰ م عثمانؓ لَا يَنْكِحُ الْمُحْرِمُ وَلَا يُنْكَحُ وَلَا يَخْطُبُ مسلم مین حضرت عثمان رض سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہ خود اپنا نکاح کرے حج کا یا عمرہ کا احرام باندھنے والا اور نہ کوئی وکیل ہوکر اوسکا نکاح کردیوے اور نہ خود منگنی کرے ف امام شافعیؒ اور مالکؒ اور احمدؒ کا یہی مذہب ہے کہ محرم کا نکاح نہین درست جبتک حج سے فراغت نپاوے اور امام اعظمؒ کے نزدیک درست ہے لیکن صحبت نکرے اونکے نزدیک اس حدیث کے یہ معنی کہ نکاح نکرے یعنی صحبت نکرے اسواسطے کہ حضرتؐ نے اپنا نکاح حضرت میمونہ رضی سے احرام مین کیا تھا

۴۳۱ اَلْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ لَا يُوْرِدُ مُمْرِضٌ عَلٰى مُصِحٍّ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جسکے جانور بیمار ہون وہ اوسکے گھاٹ پر جسکے جانور تندرست ہین پانی پلانے کو نہ لاوے ف اسواسطے حضرتؐ نے منع نہین کیا کہ تندرستون کو اونکی بیماری لگ جاویگی جیسا کہ عوام خلقت کا اعتقاد ہے اسواسطے کہ حضرتؐ نے خود فرمایا ہے کہ بیماری کسیکی کسیکو نہین لگتی چنانچہ اسی باب مین حدیث ہوچکی ہے بلکہ حضرتؐ نے اسواسطے منع کیا کہ اگر تندرست جانور شاید بیمار جانورون کے ملنے سے خدا کی تقدیر سے بیمار ہوگئے تو عوام کا بداعتقاد زیادہ تر مضبوط ہوجاویگا بیماری لگ جانے کا تو ناحق منکر مین گرفتار ہووینگے اور خدا کو بھول جاوینگے

اَلْبَابُ الرَّابِعُ

۴۳۲ چوتھے باب مین وہ حدیثین ہین جنکے سرے پر اذا اور اذ ہے م جابرؓ اِذَا ابْتَعْتَ طَعَامًا فَلَا تَبِعْهُ حَتّٰى تَسْتَوْفِيَهُ مسلم مین جابر رضی سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب تو غلہ اور اناج مول لیوے تو اوسکو مت بیچ جبتک اوسکو اپنے قبضہ مین نہ کرلیوے اور تول نہ لیوے ف سب اماموں کے نزدیک بدون قبضہ کیے اناج بیچنا نہین درست

۴۳۳ م جریرؓ اِذَا اَبَقَ الْعَبْدُ لَمْ تُقْبَلْ لَهٗ صَلٰوةٌ مسلم مین جریر رضی سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب غلام اپنے میان سے بھاگا اوسکی نماز قبول نہین ہوتی

۴۳۴ م جریرؓ اِذَا اَتَاكُمُ الْمُصَدِّقُ فَلْيَصْدُرْ عَنْكُمْ وَهُوَ عَنْكُمْ رَاضٍ مسلم مین جریر رضی سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب تمھارے پاس زکوٰۃ لینے والا عامل آوے تو چاہیے کہ تمسے راضی پہرے ف اسلام کی سلطنت مین امام کی طرف سے بستیون مین بعد سال کے عامل زکوٰۃ کی تحصیل کو جاتا تھا اور اب بھی ولایت مین جاتا ہے

سو فرمایا کہ وہ ناراض نہ پھرے خوشی سے مال کی زکوٰۃ نقد اور جانوروں کی ادا کیا کرو اسواسطے کہ وہ امام کا بھیجا ہوا ہے اور امام کی اطاعت
۳۵ سب پر واجب ہے ھ ابی سعید اِذَا اتَّبَعْتُمُ الْجَنَازَةَ فَلَا تَجْلِسُوْا حَتّٰی تُوْضَعَ مسلم مین ابو سعید رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ جب تم پیچھے جنازے کے چلو نہ بیٹھا کرو جب تک گردنوں سے زمین پر رکھا نجاوے ف سنت یہی ہے کہ بدون جنازہ رکھے نہ بیٹھے
۳۶ کہ اکثر جنازہ اوٹھانے والوں کی مدد کی حاجت ہوتی ہے بن جنازہ رکھے بیٹھنا مکروہ ہے ق ابن عمر اِذَا اَتٰی اَحَدُکُمُ الْجُمُعَةَ
۳۷ فَلْيَغْتَسِلْ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمر رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کوئی جمعے کو آوے تو چاہیے کہ غسل کرے م ابی سعید اِذَا
اَتٰی اَحَدُکُمْ اَهْلَهٗ ثُمَّ اَرَادَ اَنْ يَّعُوْدَ فَلْيَتَوَضَّأْ مسلم مین ابو سعید رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو کوئی تم مین سے اپنی جورو سے
صحبت کرے اور دوسری بار پھر ارادہ صحبت کا کرے تو چاہیے کہ وضو کر لیوے ف یعنی اول نماز سے ہو پھر وضو کرے کہ اوسوقت وضو سے
۳۸ قوت اور رغبت زیادہ ہوتی ہے اور بدن ہلکا ہو جاتا ہے خ ابو ہریرۃ اِذَا اَتٰی اَحَدَکُمْ خَادِمُهٗ بِطَعَامِهٖ فَلْيُجْلِسْهُ مَعَهٗ
فَاِنْ لَّمْ يُجْلِسْهُ مَعَهٗ فَلْيُنَاوِلْهُ لُقْمَةً اَوْ لُقْمَتَيْنِ اَوْ اُكْلَةً اَوْ اُكْلَتَيْنِ فَاِنَّهٗ وَلِيَ حَرَّهٗ وَعِلَاجَهٗ بخاری مین ابو ہریرہ رضی سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تمہارے کسیکے پاس اوسکا خدمتگار کھانا لاوے تو اوسکو بھی کھانے کے واسطے بٹھلا لیوے اور اگر ساتھ
اپنے نہ بٹھلاوے تو اوسکو ایک لقمہ یا دو لقمے دے اسواسطے کہ خدمتگار کھانا پکانے اور اوسکی گرمی سے ملا رہا ہے ف اس حدیث سے معلوم ہوا
کہ خدمتگار کھانا پکانے والے کو کچھ تھوڑا کھانا دینا ضرور ہے اگرچہ اوسکا کھانا مقرر نہو یعنی مروت سے بعید ہے کہ وہ محنت کرے اور پکانے کی گرمی اوٹھاوے
۳۹ اور اوس کھانے سے کچھ بھی نپاوے لیکن ساتھ کھلانا واجب نہیں اگر کھلاویگا تو بہتر ہے اپنا غرور کھویا ق ابی ایوب اِذَا اَتَيْتُمُ الْغَائِطَ
فَلَا تَسْتَقْبِلُوا الْقِبْلَةَ وَلَا تَسْتَدْبِرُوْهَا بِبَوْلٍ وَّلَا بِغَائِطٍ وَّلٰكِنْ شَرِّقُوْا اَوْ غَرِّبُوْا بخاری اور مسلم مین ابو ایوب رضی سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم جائے ضرور کو جایا کرو تو قبلے کے سامنے نہ بیٹھا کرو اور نہ اوسکو پیٹھ دیا کرو نہ پیشاب کے وقت نہ جائے ضرور
کے وقت بلکہ پورب پچھم بیٹھا کرو ف جائے ضرور اور پیشاب کے وقت قبلے کے سامنے بیٹھنا اور پیٹھ دیکر بیٹھنا امام اعظم رح کے نزدیک درست نہیں جنگل
مین نہ آبادی مین اور شافعی رح کے نزدیک جنگل مین منع ہے اور آبادی مین درست چنانچہ عبداللہ بن عمر رضی کی اسمین روایت بھی ہے لیکن زیادہ
احتیاط امام اعظم رح کے مذہب مین ہے اور یہ جو فرمایا کہ پورب پچھم بیٹھا کرو یہ مدینے والوں کو فرمایا کہ اونکا قبلہ دکھن کیطرف ہے ہندوستان کا
۴۰ قبلہ پچھم کیطرف ہے تو یہان اوتر دکھن بیٹھنا چاہیے خ ابو ہریرۃ اِذَا اَحَبَّ اللّٰهُ الْعَبْدَ نَادٰی جِبْرِيْلَ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ فُلَانًا
فَاَحْبِبْهُ فَيُحِبُّهٗ جِبْرِيْلُ فَيُنَادِيْ فِيْ اَهْلِ السَّمَاءِ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ فُلَانًا فَاَحِبُّوْهُ فَيُحِبُّهٗ اَهْلُ السَّمَاءِ ثُمَّ يُوْضَعُ

لَهُ القَبُولُ فِي الْاَرْضِ بخاری مین ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب محبت کرتا ہے اللہ کسی بندے سے تو پکارتا ہے جبرئیل کو اور
یہ فرماتا ہے کہ مقرر خدا نے فلانے کو دوست رکھا سو تو بھی اوسکو دوست رکھ تو جبرئیل اوس سے محبت رکھتا ہے پھر پکار دیتا ہے جبرئیلؑ آسمان والون
یعنی فرشتون مین کہ مقرر خدا نے فلانے کو دوست رکھا ہے سو تم بھی اوسکو دوست رکھو تو آسمان والے اوس سے محبت رکھتے ہین پھر اوس محبوب بندے
کی زمین مین قبولیت اوتاری جاتی ہے یعنی زمین کے نیک لوگ اوسکو مقبول جانتے ہین اور اوس سے محبت رکھتے ہین ف یعنی خدا جس بندے کی
محبت ظاہر کیا چاہتا ہے تو اوسکو آسمان اور زمین مین مشہور کر دیتا ہے تاکہ فرشتے اوسکے واسطے استغفار کیا کرین اور زمین کے لوگ اوسکے
واسطے نیک دعا کرین اور اوس سے محبت رکھین اوسکی تعریفین کرین اوسکی نیک راہ پر چلین یہی سبب ہے کہ اولیاء اللہ سے اکثر لوگ محبت رکھتے ہین لیکن ایسی
محبت بھی نہین اچھی کہ عوام جاہل کرتے ہین کہ اونکو نفع اور نقصان کا مختار جان کر اونکو خدائی مین شریک کرتے ہین یہ محبت نہین حقیقت
مین اونسے عداوت ہے ﴿جابرؓ﴾ اِذَا اَحَدَكُمْ اَعْجَبَتْهُ الْمَرْاَةُ فَوَقَعَتْ فِي قَلْبِهٖ فَلْيَعْمِدْ اِلَى امْرَاَتِهٖ فَلْيُوَاقِعْهَا فَاِنَّ ۱۳۷
ذٰلِكَ يَرُدُّ مَا فِي نَفْسِهٖ مسلم مین جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب کسیکو بھلی معلوم ہو کوئی اجنبی عورت پھر دل مین اوسکی صورت
ٹھہر گئی ہو یعنی اوسکا خیال بندھا ہو تو اپنی جورو کی طرف آوے اور اوس سے صحبت کرے سو مقرر یہ اپنی جورو کا جماع کرنا دور کر دیگا جو اوسکے جی مین
دوسری عورت کا خیال ہے ف بیگانی عورت کی اگر دل مین محبت آجاوے تو اوسکا کامل علاج یہی ہے کہ اپنی جورو سے صحبت کریگا اگر ایک بار دو بار مین خیال
گیا تو بہت بہتر نہین تو کئی بار صحبت کرے تو اوسکا بالکل خیال دفع ہو عشق کے حکیم لوگ بھی جماع ہی دوا لکھتے ہین اسواسطے کہ شہوت کا سبب منی کی
زیادتی ہے جب صحبت کی تو منی کم ہوئی تو شہوت اور عشق بھی دور ہوا حضرتؐ نے یہ دوا اسواسطے فرمائی کہ کہین حرام مین نہ گرفتار ہو جاوے
۳۴۲ ﴿ابو ہریرہؓ﴾ اِذَا اَحْسَنَ اَحَدُكُمْ اِسْلَامَهٗ فَكُلُّ حَسَنَةٍ يَعْمَلُهَا تُكْتَبُ بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا اِلٰى سَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ
وَكُلُّ سَيِّئَةٍ يَعْمَلُهَا تُكْتَبُ بِمِثْلِهَا حَتّٰى يَلْقَى اللّٰهَ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب تم مین سے
کسی نے اپنا اسلام سنوارا اور اپنا دین ستھرا بنایا پھر جو نیک بات کریگا تو دس گنی لکھی جاویگی سات سو کے برابر تک اور جو بد کریگا تو وہ اتنی لکھی جاویگی
جتنی کی ہے یہانتک کہ خدا سے ملے یعنی موت تک یہی حال ہے ف یعنی جب اسلام سنوارا تو ہر نیکی کو دس سے سات سو تک خدا بڑھاتا ہے
دس سے تو کوئی کم نہین آگے نیت پر موقوف ہے جیسے نیت خالص ہوگی ویسی ہی زیادتی بھی ہوگی اور بدی اگر کرے گا تو اوتنی ہی رہیگی
اوسمین ترقی نہین اس حدیث سے خدا کی رحمت کو خیال کیا چاہیے کہ اپنے بندے مسلمان کی بدی کو اوتنا ہی لکھے اور نیکی کو سات سو تک بڑھا دے
اسلام سنوارنا یہ کہ قرآن اور حدیث کے موافق اعتقاد درست کرے شرک اور بدعت چھوڑے شریعت محمدی کی کمال تعظیم سے اطاعت کا ارادہ

کرلیوے اور ظاہر اور باطن سے مجھ ہی نبے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اعتبار عمل کا صحیح اعتقاد پر ہے ۔ ۴۳ م ابو ہریرۃ اذا اختلفتم فی الطریق جعل عرضہ سبع اذرع مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب تمکو راہ اور گلی کے مقدار میں جھگڑا اور اختلاف ہو تو راہ کی چوڑائی سات ہاتھ کی ٹھہرائی ف یعنی اگر راہ ویران ہو جسمیں شہر والوں کی آمد و رفت ہو اور راہ کی زمین کا مالک وہاں عمارت بنایا چاہے اگر لوگ منع کرتے ہوں تو اوسمیں شرع کا حکم یہ ہے کہ سات ہاتھ چوڑائی راہ کی چھوڑ کر عمارت بناوے تاکہ اونٹ اور گاڑی اور لوگوں کی آمد و رفت میں حرج نہو اور اگر ایسا کوچہ ہو کہ صرف محلے کے لوگ آتے جاتے ہوں تو اوسکی اتنی چوڑائی چاہیے کہ جسمین محلے والونکا حرج نہو اور زنانی سواری اور جنازہ جانے کو تنگی نہو

۴۴ م ابو ہریرۃ اذا ادرک احدکم سجدۃ من صلوۃ العصر قبل ان تغرب الشمس فلیتم صلوتہ واذا ادرک سجدۃ من صلوۃ الصبح قبل ان تطلع الشمس فلیتم صلوتہ مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب کوئی ایک رکعت عصر کی نماز سورج ڈوبنے سے پہلے پاوے تو اپنی نماز پوری کرلیوے یعنی تین رکعتیں باقی غروب کے وقت پڑھے اور جب ایک رکعت نماز فجر کی سورج نکلنے سے پہلے پاوے تو اپنی باقی نماز کو پورا کرے یعنی ایک رکعت سورج نکلنے کے وقت پڑھے ف یعنی ہر چند طلوع غروب کے وقت سجدہ حرام ہے لیکن اگر ایک رکعت طلوع اور غروب سے پہلے پاوے تو باقی نماز کو طلوع غروب کے وقت پڑھے اور یہی مذہب ہے سب اماموں کا سوا امام اعظم رح کے کہ اونکے نزدیک عصر کی نماز تو اسی طرح سے درست ہے اسواسطے کہ وقت ناقص تھا ادا بھی ناقص لیکن فجر کی نماز طلوع کے وقت درست نہیں کیونکہ وقت کامل تھا تو ادا ناقص نہ چاہیے حنفی کہتے ہیں کہ اس حدیث پر عمل اول تھا پھر حضرتؐ نے وہ حدیث فرمائی جسمیں طلوع غروب کے وقت سجدہ حرام ہے واللہ اعلم

۴۵ م ابو ہریرۃ اذا اذن المؤذن ادبر الشیطان ولہ حصاص مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب مؤذن اذان دیتا ہے تو شیطان پیٹھ پھیر کر بھاگتا ہے گوز کرتا ہوا ف یعنی اذان کی آواز سے شیطان پر ایسا صدمہ ہوتا ہے کہ خوف سے گوز کرتا ہوا بھاگتا ہے اسی واسطے حضرتؐ نے اور حدیث میں فرمایا ہے کہ جب کسیکو جنگل میں شیطان اور بھوت ستاویں یا نظر پڑیں تو اوس وقت اذان پکار کے کہے تا کہ بھاگ جاویں اور یہ عمل مجرب ہے

۴۶ م ابو موسیٰ اذا اراد اللہ رحمۃ امۃ من عبادہ قبض نبیھا قبلھا فجعلہ لھا فرطا وسلفا بین یدیھا واذا اراد ھلکۃ امۃ عذبھا ونبیھا حی فاھلکھا وھو ینظر فاقر عینہ بھلاکھا حین کذبوہ وعصوا امرہ مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب ارادہ کرتا ہے اللہ کسی امت پر اپنے بندوں میں سے رحمت کرنے کا تو امت سے پہلے اوس امت کے پیغمبر کی روح قبض کرتا ہے یعنی پیغمبر کی وفات امت سے پہلے ہوتی ہے پھر اوس

پیغمبر کو اپنی امت کا ہراول بناتاہے اور پیشوا بھیجتاہے امت کے آگے اور جب خدا کسی امت کی ہلاکی اور بربادی چاہتاہے تو امت پر عذاب بھیجتا ہے
اوس امت کے پیغمبر کے جیتے پھر مٹاتاہے امت کو پیغمبر کے سامنے تو پیغمبر کی آنکھ کو ٹھنڈک اور روشنی بخشے امت کو مٹا کر جب اوسکو اون کافرونے
جھوٹا کہا اور اوسکے حکم کو نمانا ف یعنی جس امت پر خدا کرم اور رحمت کیا چاہتاہے تو اوسکے پیغمبر کی پہلے وفات ہوتی ہے تاکہ امت اوسکے
غم مین صبر کرے اور ثواب پاوے اور اوسکے بعد اوسکی شریعت پر عمل کرے تو دونا ثواب حاصل کرے اور پیغمبر اپنی امت کے نیک عمل دیکھکر خوش ہو اوس عالم
مین اور گواہ بنے امت کے ایمان کا گویا حضرت نے اس حدیث سے اپنی امت کو دلاسا دیا کہ میرے فراق مین زیادہ پریشان دل نہون میری وفات
کو غضب الہی نجانین خدا کی رحمت سمجھین اسی واسطے اس امت کو امت مرحومہ کہتے ہین اور جس امت پر خدا غضب کیا چاہتاہے تو اوسکے پیغمبر سے
پہلے امت کو ہلاک کرتاہے تا پیغمبر کے دل کے پھپھولے پھوٹین اسواسطے کہ اوس امت کمبخت نے اپنے پیغمبر کی قدر نجانی اوسکو رنج دیا اور جھٹلایا
جیسے حضرت نوح اور حضرت لوط اور حضرت ہود اور حضرت صالح علیہم السلام کی امتون کا حال ہوا کہ پیغمبر اونکے زندہ رہے اور وہ عذاب
الہی سے ہلاک ہوئے ق عَدِیُّ بْنُ حَاتِمٍ اِذَا اَرْسَلْتَ كَلْبَكَ الْمُعَلَّمَ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ فَكُلْ قَالَ عَدِیُّ بْنُ
حَاتِمٍ قُلْتُ وَاِنْ قَتَلْنَ قَالَ وَاِنْ قَتَلْنَ مَا لَمْ يَشْرَكْهَا كَلْبٌ لَيْسَ مَعَهَا قَالَ قُلْتُ فَاِنِّیْ اَرْمِیْ بِالْمِعْرَاضِ الصَّيْدَ
فَاُصِيْبُ قَالَ اِذَا رَمَيْتَ بِالْمِعْرَاضِ فَخَزَقَ فَكُلْهُ وَاِنْ اَصَابَهٗ بِعَرْضِهٖ فَلَا تَاْكُلْهُ بخاری اور مسلم مین عدی بن حاتم رضی سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تو اپنے سکھائے شکاری کتے کو چھوڑے اور خدا کا نام اوسپر لیوے تو شکار کو کھا عدی بن حاتم نے کہا کہ مینے کہا کہ کتے
اگر شکار کو جان سے مار ڈالین تو بھی شکار حلال ہے حضرت نے فرمایا کہ اگر مار بھی ڈالین تو بھی حلال ہے جبتک دوسرا کتا غیر شکاری اوسکے ساتھ مارنے
مین شریک نہوا ہو عدی بن حاتم نے کہا مینے کہا کہ مین بے پر اور بے گانسی کے تیر سے شکار کرتا ہون اور شکار کو حاصل کرتا ہون حضرت نے
فرمایا کہ جب تو بے پر بے گانسی کے تیر کو مارے پھر وہ تیر شکار کے جسم مین گھس کر چیر پھاڑ دیوے تو اوسکو کھا اور اگر تیر شکار کے بینڈا ہوکر لگے تو
اوسکو مت کھا ف اس حدیث سے بہت مسئلے شکار کے معلوم ہوئے اول یہ کہ کتے کا شکار کھیلنا درست ہے دوسرے یہ کہ کتے کو جب آپ
شکار پر چھوڑا ہو تو حلال ہے اور اگر کتا خود بخود چھوٹ گیا اور شکار مار لایا تو حلال نہین تیسرے یہ کہ کتے کی تعلیم شرط ہے اور تعلیم کی یہ علامت
ہے کہ اوسکو تین بار شکار پر چھوڑے اور ہر بار وہ شکار مار لائے اور خود نکھاوے چوتھے یہ کہ کتے کے چھوڑتے وقت بسم اللہ کہنا شرط ہے
اگر قصداً بسم اللہ نہ بولا شکار مردار ہوا اور اگر بھولے سے نکہا تو حلال ہے یہ مذہب ہے امام اعظم کا اور امام شافعی کے نزدیک بسم اللہ زبان سے کہنا
واجب نہین خدا کا نام ہر مسلمان کے دل مین ہے لیکن زبان سے کہنا مستحب ہے پانچوین یہ کہ اگر شکاری کتے سے شکار مر بھی جاوے تو بھی شکار حلال ہے

دوسرا یہ کہ اگر شکاری کتے کے ساتھ دوسرا کتا جسکو تعلیم نہین ہوئی شکار کرنے مین شریک ہو تو شکار حرام ہوا اس واسطے کہ جب حلال اور حرام ایک
چیز مین جمع ہوئے تو حرام ہی احتیاط کے سبب سے غالب جانا ہے ساتوین یہ کہ بے گانسی کے تیر کے شکار مین زخم ہونا شرط ہے تاکہ خون ناپاک نکل جاوے
اور اگر بے زخم صدمے سے مرجاوے تو شکار حلال نہین جیسے غلہ غلیل کا یا اینٹ پتھر جانور کو مار ڈالے تو مردار ہے کہ خون نہ نکلا شکار حلال اوس
چیز سے ہوتا ہے جو تیز ہو اور چیر پھاڑ ڈالے جیسے تلوار چھری یا تیر گانسی دار ق اَبُو مُوسٰی اِذَا اسْتَأْذَنَ اَحَدُکُمْ ثَلٰثًا فَلَمْ یُؤْذَنْ ۴۸
لَہٗ فَلْیَرْجِعْ بخاری اور مسلم مین ابو موسیٰ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی کسی سے اوسکے گھر مین جانے کی اجازت مانگے تین بار
اور اوسکو اجازت نہ ملے تو پلٹ آوے ف اجازت مانگنے کا یون طریق ہے کہ دروازے مین گھر سے ہو کر سلام کرے پھر کہے کہ مین آؤن تین بار کہے
اگر کوئی بلاوے تو اندر جاوے نہین تو پھر آوے اور کھانسنا اور سنک ہنا بجاے اجازت مانگنے کے ہے شرع مین اجازت کا اسواسطے حکم ہوا کہ
نہین معلوم اوسنے گھر مین کسطرح سے بیٹھا ہے ق اِبْنُ عُمَرَ اِذَا اسْتَأْذَنَتِ امْرَأَۃُ اَحَدِکُمْ اِلَی الْمَسْجِدِ فَلَا یَمْنَعْہَا بخاری مین ۴۹
عبد اللہ بن عمر رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کسی سے اوسکی جورو مسجد مین جانے کی نماز کے واسطے اجازت مانگے تو اوسکو منع نہ کرے خ
اِبْنُ عُمَرَ اِذَا اسْتَأْذَنَکُمْ نِسَاؤُکُمْ بِاللَّیْلِ اِلَی الْمَسْجِدِ فَأْذَنُوْا لَہُنَّ بخاری مین عبد اللہ بن عمر رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے ۵۰
فرمایا کہ جب تمھاری عورتین رات کو مسجد مین نماز کے واسطے جانے کی اجازت مانگین تو انکو اجازت دو ف اس مضمون کا بیان مفصل آگے
ہو چکا کہ اب عورتون کے نکلنے کا فتوی نہین زمانہ بگڑ گیا م جَابِرٌ اِذَا اسْتَجْمَرَ اَحَدُکُمْ فَلْیُوْتِرْ مسلم مین جابر رضہ سے روایت ہے ۵۱
کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی استنجے کے واسطے ڈھیلے لیوے تو طاق لے یعنی تین یا پانچ یا سات ق اَبُوْ ہُرَیْرَۃَ اِذَا اسْتَیْقَظَ ۵۲
اَحَدُکُمْ مِنْ مَنَامِہٖ فَلْیَسْتَنْثِرْ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَاِنَّ الشَّیْطَانَ یَبِیْتُ عِنْدَ خَیَاشِیْمِہٖ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی اپنی نیند سے جاگے تو تین بار ناک جھاڑے اسواسطے کہ شیطان رات کو ناک کی جڑ مین رہتا ہے ف سوتے مین
بلغم اور رطوبت دماغ سے اوترکے ناک کی جڑ مین جمع ہوتا ہے اوسکے سبب سے آدمی کو سستی ہوتی ہے سو فرمایا کہ تین بار جھنکار لے تاکہ سستی دور ہو جاوے
بلغم اور رطوبت کو شیطان فرمایا اسواسطے کہ اوس سے سستی اور غفلت ہوتی ہے عبادت مین یہ عین آرزو ہے شیطان کی یا سچ مچ وہان رات کو
شیطان رہتا ہو واللہ اعلم ھ اَبُوْ ہُرَیْرَۃَ اِذَا اسْتَیْقَظَ اَحَدُکُمْ مِنْ مَنَامِہٖ فَلَا یَغْمِسْ یَدَہٗ فِی الْاِنَاءِ حَتّٰی یَغْسِلَہَا ثَلٰثًا ۵۳
فَاِنَّہٗ لَا یَدْرِیْ اَیْنَ بَاتَتْ یَدُہٗ مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی جاگے اپنی نیند سے تو نہ ڈالے اپنا ہاتھ
پانی مین جبتک اوسکو تین بار نہ دھو لیوے اسواسطے کہ وہ نہین جانتا کہ کہان اوسکا ہاتھ رات کو رہا یعنی پاک جگہہ یا ناپاک جگہہ ف اکثر عرب کے جا فرد

پھر کے ڈھیلے سے استنجا کر کے سو رہتے تھے اسواسطے حضرت نے ہاتھ دھونے کو فرمایا کہ شاید وہان ہاتھ لگ گیا ہو اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ رات کو احتلام ہوا اور ہاتھ بھر جاوے غرض کہ یہ مستحب ہے کہ تین بار پہلے ہاتھ دھو لیوے تب پانی کے اندر ڈالے **ق** اَبُو هُرَيْرَةَ اِذَا اَصْبَحَ اَحَدُكُمْ يَوْمًا صَائِمًا فَلَا يَرْفُثْ وَلَا يَجْهَلْ فَاِنِ امْرُؤٌ شَاتَمَهُ اَوْ قَاتَلَهُ فَلْيَقُلْ اِنِّي صَائِمٌ اِنِّي صَائِمٌ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی صبح کرے کسی دن اس حال مین کہ روزہ دار ہو تو نہ فحش بکے اور نہ جہالت کرے اور اگر کوئی مرد اسکو گالی دیوے یا اوسکو کوسے یا اوسپر لعنت کرے تو چاہیے کہ یون کہے کہ مین تو روزہ دار ہون میں تو روزہ دار ہون فقہا کہتے ہین یا زبان سے کہے کہ شاید وہ شخص شرما کر چپ رہے یا اپنے دل مین کہے کہ مین تو روزہ دار ہون مجھکو مناسب نہین کہ اسکا جواب دیکر جاہل ہون اور اپنے روزے کا لطف کھودون **ق**

۷۵۴

جَابِرٌ اِذَا اَطَالَ اَحَدُكُمُ الْغَيْبَةَ فَلَا يَطْرُقْ اَهْلَهُ لَيْلًا بخاری اور مسلم مین جابر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی سفر مین گھر سے زیادہ غائب رہا ہو تو اپنے گھر والون مین رات کو نہ آوے یعنی دن کو گھر مین آوے **ف** دن کے آنے مین بہت فائدے ہین کہ عورت اوسکی پاکی سے رہ والے غسل کرے کپڑے بدلے تاکہ خاوند کو نفرت نہو اور خاوند بھی نہا دھو کر صفائی حاصل کرے کہ عورت کو نفرت نہو اور دن مین عمدہ کھانے کا سامان ہو سکتا ہے رات کے آنے مین یہ کچھ نہین ہو سکتا نقل ہے کہ ایک شخص اپنی عورت کو حاملہ چھوڑ کر سفر کو گیا سولہ برس کے بعد رات کے وقت گھر مین آیا بیٹا جوان ہوا تھا اپنی ماکے پاس بیٹھا تھا اس شخص کو گمان بد ہوا کہ عورت حرام کار نے یار کو لیے بیٹھی ہے اوس کمبخت نے بے تامل اپنے بیٹے کو مار ڈالا پھر جب حقیقت حال معلوم ہوا تو اپنے سر کو پیٹا سو اگر دن کو آتا تو یہ حال نہوتا اسواسطے حضرت نے مسافر کو منع فرمایا کہ رات کے وقت گھر مین نہ آوے اسی طرح کے شریعت کے حکمون مین ہزارون فائدے دینی اور دنیوی ہین وقت پر اونکی خوبیان ظاہر ہوتی ہین **م**

۷۵۵

اَبُو سَعِيدٍ اِذَا اُعْجِلْتَ اَوْ اُقْحِطْتَ فَلَا غُسْلَ عَلَيْكَ وَعَلَيْكَ الْوُضُوءُ قَالَهُ لِعِتْبَانَ بْنِ مَالِكٍ وَهُوَ حَدِيثٌ مَنْسُوخٌ مسلم مین ابو سعید رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب عورت سے صحبت کرنے مین تو جلدی اور شتابی مین ڈالا جاوے یا جماع کرے بدون انزال کے تو غسل تجھپر نہین اور وضو تجھکو لازم ہے حضرت نے عتبان بن مالک رض سے فرمایا اور حدیث منسوخ ہے **ف** حضرت ایکبار عتبان بن مالک کے گھر گئے وہ اپنی عورت سے صحبت کرتے تھے حضرت کی خبر سنکے جلدی سے بدون فراغت کے حضرت کی خدمت مین حاضر ہوئے اور حضرت کو حال معلوم ہوا تب یہ حدیث فرمائی اول اسلام مین یہی حکم تھا کہ بدون منی نکلے غسل واجب نتھا پھر یہ حکم منسوخ ہوا اب صرف صحبت بے انزال سے بھی غسل واجب ہے **ق**

۷۵۶

عُمَرُ اِذَا اُعْطِيتَ شَيْئًا مِنْ غَيْرِ مَسْئَلَةٍ فَكُلْ وَتَصَدَّقْ بخاری اور مسلم مین حضرت عمر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تجھکو بدون مانگے کچھ ملے تو اوسکو کھا اور خدا کی راہ مین دے **ف**

۷۵۷

عمر فاروق رضؓ کو حضرت کچھ دینے لگے عمر فاروق رضؓ نے کہا جو مجھ سے زیادہ تر محتاج ہو اُسکو دیجیے مجھکو کچھ حاجت نہین تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی
یعنی جب بے مانگے کچھ ملے تو اُسکو خدا کی دی ہوئی روزی سمجھے نہ پھیرے اگر حاجت ہو تو لیوے کام مین لاوے اور نہین تو کسی اور محتاج کو دے لیکن
سوال کرنا دو طرح ہے ایک تو زبان سے مانگنا یہ تو صاف حرام ہے دوسرے دل مین کسی چیز کی کسی شخص سے تاک لگانا یہ دلی سوال ہے تو سوے کی راہ سے
۵۸ یہ بھی حرام ہے ق عُمَرُ اِذَا اَقْبَلَ اللَّيْلُ وَاَدْبَرَ النَّهَارُ وَغَابَتِ الشَّمْسُ فَقَدْ اَفْطَرَ الصَّائِمُ بخاری اور مسلم مین عمر فاروقؓ
۵۹ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب سامنے آوے سیاہی رات کی پورب سے اور جاوے دن اور ڈوبے سورج تو روزہ دار روزہ کھولے ق ابوہریرۃ
اِذَا اقْتَرَبَ الزَّمَانُ لَمْ تَكَدْ رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ تَكْذِبُ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب زمانہ قریب لگے تو
نہین لگتا ہے کہ ایماندار کا خواب جھوٹھا ہو ف اس حدیث کے تین مطلب بیان کیے ہیں ایک تو یہ کہ جب قیامت قریب آویگی تو مسلمان کا خواب سچا
ہوا کریگا اسواسطے کہ قیامت مین سب چھپی چیزین ظاہر ہونگی دوسرے یہ کہ جب عمر آدمی کی آخر ہوتی ہے تو خواب بھی سچا ہوتا ہے اسواسطے
کہ عالم آخرت قریب ہوتا ہے اور آخر عمر مین اکثر آدمی کا دل صاف ہوتا ہے اور دنیا سے دل سرد ہوتا ہے تیسرے یہ کہ بہار کے موسم مین جب
۶۰ رات دن برابر ہوتے ہین تو خواب سچا ہوتا ہے اسواسطے کہ ہوا نہ گرم ہوتی ہے نہ سرد حواس صاف ہوتے ہین ق اَبُوْ قَتَادَةَ الْحَارِثُ بْنُ رِبْعِيٍّ
اِذَا اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَا تَقُوْمُوْا حَتّٰى تَرَوْنِيْ بخاری اور مسلم مین ابوقتادہؓ سے جنکا حارث بن ربعی نام ہے روایت ہے کہ حضرتؐ نے
فرمایا کہ جب نماز کی تکبیر ہو تو اوٹھا کرو جب تک مجھکو آتے دیکھ نہ لیا کرو ف حضرتؐ کا گھر مسجد سے ملا تھا سنت آپ گھر مین پڑھتے تھے
جب فرض کی تکبیر ہوتی تھی تب حضرت گھر مین سے تشریف لاتے تھے لوگ تکبیر کہتے ہوتے اور اٹھ کھڑے ہوتے تھے سو فرمایا کہ بدون میرے آئے نہ اوٹھا کرو
امام شافعی کے نزدیک جب تکبیر تمام ہو تو لوگ نماز کو اوٹھین اور امام اعظمؒ کے نزدیک حی علی الصلوٰۃ کہنے کے وقت امام اور مقتدی کھڑے ہوں
۶۱ اور قد قامت الصلوٰۃ کے وقت نماز شروع کرین ھ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِذَا اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَا صَلٰوةَ اِلَّا الْمَكْتُوْبَةُ مسلم مین ابوہریرہؓ سے
روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب فرض نماز کی تکبیر ہو تو کوئی نماز درست نہین سوائے فرض کے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب مسجد مین جماعت کی نماز ہوتی ہو تو سنت
اور نفل پڑھنا مکروہ ہے لیکن حنفی مذہب مین صرف فجر کی سنت جماعت سے علیحدہ مسجد کے دروازے کے قریب پڑھ کے جماعت مین ملے اور اگر جانے سنت پڑھ کے
جماعت کی ایک رکعت بھی نہ ملیگی تو سنت نہ پڑھے جماعت مین ملے اور اگر کوئی آگے سے پڑھتا ہو اور ایک رکعت پڑھ چکا تو دوسری رکعت ملا کر سلام پھیر کے
۶۲ جماعت مین شریک ہووے اور اگر اول رکعت کا سجدہ نہ کیا ہو تو اوس نماز کو توڑ کر جماعت مین ملے دو رکعت کی نیت کی ہو یا چار کی ق اَبُوْ اُسَيْدٍ السَّاعِدِيُّ اِذَا اَكْثَبُوْكُمْ
فَارْمُوْهُمْ وَاسْتَبْقُوْا نَبْلَكُمْ بخاری مین ابو اسید ساعدیؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب کافر تمپر جھنڈ باندھکر آوین تو اونکو تیرون سے مارو

اور اپنے تیر باقی رکھو **ف** یہ حدیث حضرت نے جنگ تبوک میں صف لشکر کی باندھ کر فرمائی یعنی قریب مجھے کئی تیر خطا کر نیکے بہت دور سے

مارنا بیفائدہ ہے اور سب تیرون کو ایک بارگی مارنا اور ترکش خالی کرنا کام کی بات نہیں ہے ابن عمر اِذَا اَكْفَرَ الرَّجُلُ اَخَاهُ فَقَدْ بَاءَ بِهَا ۴۶۳

اَحَدُهُمَا مسلم میں عبداللہ بن عمر رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کسی مرد نے اپنی بھائی کو کافر کہا تو وہ بات دونون مین کسی پر ضرور

پلٹ پڑتی ہے **ف** یعنی اگر وہ کافر ہے حقیقت مین جسکو کافر کہا تو بجا ہوا اور اگر وہ کافر نہین تو اوسوقت کفر کہنے والے پر پلٹ پڑیگا اس

حدیث سے معلوم ہوا کہ آدمی اپنی زبان کو روکے رہے ہر ایک کو بے دلیل یقینی کافر نکہے شاید اسی پر پلٹ پڑے اور خدا کے غضب مین

گرفتار ہو وے وہان یون کہنا مضائقہ نہین فلانا شخص کافرونکے کام کرتا ہے اگر اوسکی عمل دین کے خلاف ہین اور اگر کسیکا کفر بدلیل قطعی ثابت

ہو گیا اور ضروریات دین کے وہ انکار کرتا ہو تو اوسکو شوق سے کافر کہے تا کہ کوئی اوسکی راہ پر نچلے اور شریعت محمدی مین خلل نہ پڑے جیسے

کہ اس زمانے مین ملحد فقیر ظاہر ہوے ہین کہ شریعت محمدی کو منسوخ کہتے ہین بیشک وہ کافر ہین **ق** ابن عباس اِذَا اَكَلَ اَحَدُكُمْ طَعَامًا ۴۶۴

فَلَا يَمْسَحْ يَدَهُ حَتّٰى يَلْعَقَهَا اَوْ يُلْعِقَهَا بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عباس رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی کھانا کھاوے

تو اپنا ہاتھ کسی چیز مین نہ پوچھے جبتک ہاتھ کو نچاٹے یا کسیکو چٹا وے **ف** یہ حکم اسواسطے ہوا کہ اونگلیان بعد کھانے کے نچاٹنا مغرور

لوگون کی عادت ہے اور چاٹنے مین برکت ہے علما نے لکھا ہے کہ کھانے مین چار باتین فرض ہین حلال رزق کھانا اوسکو خدا کی عنایت

جاننا اوسپر راضی ہونا اوسکو کھاکے گناہ نکرنا اور پانچ باتین سنت ہین اول بسم اللہ کہنا ہاتھ دھونا الحمد للہ کہنا اور داہنے ہاتھ سے کھانا اور داہنا

زانو اوٹھا کر بائین پیر پر بیٹھنا اور کبھی حضرت نے اکڑو بیٹھ کر بھی کھایا ہے اور آداب بھی چار ہین اپنے آگے سے کھانا لقمہ چھوٹا بنانا خوب چبا کر نگلنا اور لوگون کو

کھاتے ہوئے نہ دیکھنا اور علاج غرور کی یہ ہے کہ دسترخوان پر سے گرے کھانے کو چنکر اوٹھا کر کھانا اور بعد کھانے کے اونگلیان چاٹنا

اور مکروہ دو چیزین ہین کھانے کو سونگھنا اور پھونکنا ابن عمر اِذَا اَكَلَ اَحَدُكُمْ فَلْيَاْكُلْ بِيَمِيْنِهٖ وَاِذَا شَرِبَ فَلْيَشْرَبْ ۴۶۵

بِيَمِيْنِهٖ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يَاْكُلُ بِشِمَالِهٖ وَيَشْرَبُ بِشِمَالِهٖ مسلم مین عبداللہ بن عمر رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب

کوئی کھاوے تو اپنے داہنے ہاتھ سے کھاوے اور جب پیوے تو چاہیے کہ اپنے داہنے سے پیوے اسواسطے کہ شیطان بائین ہاتھ سے

کھاتا ہے اور بائین سے پیتا ہے ابو ہریرۃ اِذَا اَكَلَ اَحَدُكُمْ فَلْيَلْعَقْ اَصَابِعَهٗ فَاِنَّهٗ لَا يَدْرِيْ فِيْ اَيَّتِهِنَّ الْبَرَكَةُ مسلم مین ۴۶۶

ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی کھاوے تو چاہیے کہ اپنی اونگلیان چاٹے اسواسطے کہ اوسکو نہین معلوم کہ کس اونگلی مین برکت ہے

ق ابو بکرۃ اِذَا الْتَقَى الْمُسْلِمَانِ بِسَيْفَيْهِمَا فَالْقَاتِلُ وَالْمَقْتُوْلُ فِي النَّارِ بخاری اور مسلم مین ابو بکرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب دو ۴۶۷

مسلمان سامنا کرین تلوارین لیکر تو قتل کرنے والا اور جو قتل ہوا دونون دوزخ مین ہین **ف** پوری حدیث یون ہے کہ ابوبکرہ اس حدیث
کے راوی نے حضرت سے پوچھا کہ بھلا قتل کرنے والا تو اسواسطے دوزخی ہوا کہ ظالم تھا اگر جو قتل ہوا اوسکا کیا قصور تھا حضرت نے فرمایا کہ وہ
بھی تو اپنے حریف کے مارنے پر حریص و مستعد تھا یعنی اوسکا قابو ہوا نہین تو ضرور مارتا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قاتل اور مقتول مسلمان
دوزخی اوس صورت مین ہین جب دونون ایک دوسرے کے مارنے کا قصد رکھین اور عداوت سے لڑین جسطرح خانہ جنگی ہوتی ہے تو اگر ایک مسلمان کو
دوسرا مسلمان ناحق مارنے کا ارادہ کرے یا چور اور راہزن سامنا کرے تو وہ مسلمان اپنی جان جسطرح ہوسکے بچاوے اور اگر یقین جانے
کہ بدون اوسکے مارے مین کسی طرح بچ نہین سکتا تو شوق سے مارے اسواسطے کہ اپنی جان بھی بچانا فرض ہے اس طرحکا قاتل دوزخی نہین
۶۸ اور جو مسلمان کہ امام سے باغی ہون اونکا قتل بھی درست ہے **م عُثْمَانُ بْنُ اَبِي الْعَاصِ الثَّقَفِيُّ اِذَا اَمَمْتَ قَوْمًا فَاَخِفَّ بِهِمُ**
الصَّلٰوةَ مسلم مین عثمان بن ابی العاص سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تو نماز مین امام ہو کسی قوم کا تو ہلکی نماز اونکے ساتھ پڑھ
ف سب اماموں کا یہی مذہب کہ امام کو لازم ہے کہ نماز کو بہت لنبا نکرے زیادہ دیر نہ لگاوے اسواسطے کہ مقتدی بیمار اور ضعیف بھی
ہوتے ہین اونکو تکلیف ہوگی جماعت کم ہوا کریگی لیکن ایسی جلدی بھی درست نہین کہ فرض اور واجب نماز کے ناقص ہون اور رکوع سجدہ پورا نہو
۶۹ اور اگر قوم چند گنے لوگ ہین اور وہ طول نماز سے راضی ہین تو نماز کو طول کرنا اوس صورت مین درست ہے **ق اَبُوْهُرَيْرَةَ اِذَا اَمَّنَ الْاِمَامُ**
فَاَمِّنُوْا فَاِنَّهٗ مَنْ وَّافَقَ تَاْمِيْنُهٗ تَاْمِيْنَ الْمَلٰٓئِكَةِ غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ جب نماز مین امام آمین کہے تو تم بھی آمین کہو جیسے فرشتے کہتے ہین اسواسطے کہ جسکا آمین کہنا فرشتون کے آمین کہنے
کے موافق پڑجاویگا تو اوسکے اگلے گناہ بخشے جاوینگے **ف** آمین کے معنی یہ کہ دعا ہماری قبول کر یعنی جسطرح فرشتے خدا کی رحمت پر
بھروسا کرکے حضور دل سے آمین کہتے ہین ویسے تم بھی آمین کہو کہ جب تمہارا اور اونکا آمین کہنا موافق پڑے گا گناہون کی مغفرت ہوگی **م**
۷۰ **اَبُوْهُرَيْرَةَ اِذَا انْتَعَلَ اَحَدُكُمْ فَلْيَبْدَأْ بِالْيُمْنٰى وَاِذَا خَلَعَ فَلْيَبْدَأْ بِالشِّمَالِ وَلْيُنْعِلْهُمَا جَمِيْعًا اَوْ لِيَخْلَعْهُمَا جَمِيْعًا**
مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب جوتا پہنے کوئی تو چاہیے کہ شروع داہنے پانون سے کرے اور جب اوتارے تو چاہیے
کہ بائین پانون سے پہلے اوتارے اور چاہیے کہ دونون جوتون کو ساتھ پہنے یا دونونکو ساتھ اوتارے یعنی یون نکرے کہ ایک پانون مین
۷۱ جوتا پہنے اور دوسرا پانون ننگا ہو کہ اسمین تکلیف بھی ہے اور معیوب بھی ہے **ق ابْنُ عُمَرَ اِذَا اَنْزَلَ اللّٰهُ بِقَوْمٍ عَذَابًا اَصَابَ**
مَنْ كَانَ فِيْهِمْ ثُمَّ بُعِثُوْا عَلٰى اَعْمَالِهِمْ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب خدا کسی قوم پر عذاب

اوتارتا ہے تو جتنے اوس قوم مین ہوتے ہین سب پر عذاب ہوتا ہے پھر قیامت مین اوٹھائے جاوینگے اپنے عملون پر **ف** یعنی جب کسی قوم پر عذاب ہوتا ہے تو نیک اور بد سب ہلاک ہوتے ہین لیکن نیکون پر یہ عذاب فقط دنیاوی ہوتا ہے آخرت مین نیک لوگ اپنی نیکیونکا ثواب پاوینگے نیک لوگ عذاب مین اسواسطے شریک ہوتے کہ اپنی قوم کو گناہون سے کیون نہ روکا اور اگر روکا کہنا نہ مانتے تھے تو اونکے ساتھ کیون رہے **ق** عَائِشَةَ إِذَا أَنْفَقَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ طَعَامِ بَيْتِهَا غَيْرَ مُفْسِدَةٍ فَلَهَا أَجْرُهَا بِمَا أَنْفَقَتْ وَلِلزَّوْجِ بِمَا اكْتَسَبَ وَلِلْخَازِنِ مِثْلُ ذٰلِكَ لَا يَنْتَقِصُ بَعْضُهُمْ مِنْ أَجْرِ بَعْضٍ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب عورت اپنے گھر سے خدا کی راہ مین کھانا کسیکو دیوے بدون لٹانے تو اوسکو ثواب دینے کا ہے اور اوسکے خاوند کو کمانیکا اور اناج رکھنے والے کو بھی اوتنا ثواب ہے نہ گھٹاویگا ایک دوسرے کے ثواب کو یعنی تینون کو پورا ثواب ملیگا **ف** بدون لٹانے یعنی اتنا نہ لٹاوے کہ اوسکے لڑکے فاقہ کرین اور یہ ثواب جب ہے کہ خاوند نے دینے کو منع نکیا ہو **ھ** عَائِشَةَ إِذَا أَنْفَقَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ كَسْبِ زَوْجِهَا مِنْ غَيْرِ أَمْرِهٖ فَلَهَا نِصْفُ أَجْرِهٖ مسلم مین حضرت عائشہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب راہ خدا مین عورت اپنے خاوند کی کمائی سے خرچ کرے بدون اوسکے کہے تو عورت کو خاوند کے آدھے ثواب کے برابر ثواب ملیگا **ف** خرچ کرے بدون کہے یعنی اوسکے خاوند نے منع کیا تھا نہ دینے کو نہ اجازت دی تھی **ق** أَبُوْ هُرَيْرَةَ إِذَا انْقَطَعَ شِسْعُ نَعْلِ أَحَدِكُمْ فَلَا يَمْشِ فِي الْأُخْرٰى حَتّٰى يُصْلِحَهَا بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا جب ٹوٹ جاوے کسیکی جوتی کا تسمہ تو نہ چلے دوسری ایک جوتی پہنے جب تک اوسکو درست کرلے **ف** عرب کا جوتا صرف ایک تلہ ہوتا تھا تسمہ دار جیسے کھڑاون ایک جوتا پہننا اسواسطے منع کیا کہ کیچڑ مین گرنیکا خوف ہے اور موجب تکلیف ہے اور معیوب بھی ہے **ق** أَبُوْ هُرَيْرَةَ إِذَا أَوٰى أَحَدُكُمْ إِلٰى فِرَاشِهٖ فَلْيَنْفُضْ فِرَاشَهٗ بِدَاخِلَةِ إِزَارِهٖ فَإِنَّهٗ لَا يَدْرِيْ مَا خَلَفَهٗ عَلَيْهِ ثُمَّ يَقُوْلُ بِاسْمِكَ رَبِّيْ وَضَعْتُ جَنْبِيْ وَبِكَ أَرْفَعُهٗ إِنْ أَمْسَكْتَ نَفْسِيْ فَارْحَمْهَا وَإِنْ أَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهٖ الصَّالِحِيْنَ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم مین کوئی اپنے بچھونے پر آوے یعنی سونے کے واسطے تو جھاڑے اپنے بچھونے کو اپنی لنگی کے اندر کی طرف سے اسواسطے کہ اوسکو معلوم نہین کہ اوسکے پیچھے اوسپر کیا پڑا ہے پھر یہ دعا پڑھے یعنی باسمک ربی سے آخر تک دعا کے یہ معنی کہ اے میرے رب تیرے نام سے مینے اپنا پانجر رکھا اور تیری مدد سے پھر اوسکو اوٹھاونگا اگر تو نے میری جان کو بند کیا یعنی نیند مین اگر مر گیا تو اوسپر رحم کیجیو اور اگر تو نے جان کو چھوڑا یعنی زندہ رکھا تو اوسکو بچائیو گناہون سے اور بلاؤن سے جس سے تو نیکون کو بچاتا ہے **ف** سنت یہ ہے

حاشیہ: ۷۷۲ — ثواب جنہ؛ ۷۷۳ — عورت؛ ۷۷۴؛ ۷۷۵

کہ سوتے وقت اول بستر جھاڑ لے تاکہ کنکر اور گرد و غبار دور ہو پھر وہ دعا پڑھے اور قبلے کیطرف مونھ کرکے سو رہے بستر جھاڑ لینا
خصوصًا اندھیرے مین نہایت حکمت کی بات ہے ق ٧٧٦ ابو ہریرۃ اذا باتت المرأۃ ھاجرۃ فراش زوجھا لعنتھا الملائکۃ
حتی تصبح بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب رات کو علیحدہ سوتی ہے عورت خاوند کا بستر چھوڑ کر یعنی خاوند
سے روٹھکے تو فرشتے اوسکو فجر تک لعنت کیا کرتے ہین ف اسواسطے لعنت کرتے ہین کہ عورت پر خاوند کی اطاعت اور رضامندی
فرض ہے ق ٧٧٧ ابن عمر اذا بایعت فقل لا خلابۃ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب تو مول
لیا کرے تو کہدیا کر کہ مجکو دھوکا نہ دینا دغابازی نکرنا ف لوگون نے عرض کی حضرتؐ سے کہ فلانا شخص بھولا آدمی ہے مول لینے
مین فریب بہت کھاتا ہے نقصان اوسکا ہوتا ہے حضرتؐ نے اوسکو منع کیا کہ تو مول نلیا کر اوسنے کہا کہ یہ تو مجسے نہوسکیگا تب
حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی کہ مول لیتے وقت اوس سے کہدیا کر کہ مجکو دھوکا نہ دینا یعنی اگر دھوکا دیگا تو چیز پھر جاوے گی
گویا مول لینا بشرط پسند ہوا ق ٧٧٨ ابن عمر اذا بدا حاجب الشمس فاخروا الصلوۃ حتی تبرز واذا غاب حاجب
الشمس فاخروا الصلوۃ حتی تغیب بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب سورج
کا کنارہ ظاہر ہو تو نماز نہ پڑھو دیر کرو جب تک کہ سب نکل آوے اور جب ڈوبے سورج کا کنارہ تو نماز نہ پڑھو دیر کرو جب تک کہ سب
ڈوب جاوے ف سورج کے طلوع اور غروب مین نماز پڑھنا حرام ہے ق ٧٧٩ ابو ہریرۃ اذا بویع لخلیفتین فاقتلوا الآخر منھما
مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب بیعت لی جاوے دو اماموں اور بادشاہون کے واسطے تو ان مین سے دوسرے کو
قتل کیجیو یعنی جسوقت وہ سامنا کرے ف یعنی جسوقت ایک امام سے مسلمانون نے بیعت کی ہو اور اوسکو اپنا سردار بنایا ہو اوسکے بعد
دوسرے امام سے بیعت کچھ اور مسلمانون نے کی ہو تو دوسرے امام کی امامت باطل ہے ایک شہر مین ہون یا دو شہرون مین دارالاسلام
چھوٹا ہو یا بڑا اول امام کی خبر سنکے بیعت ہوئی یا ناواقفی مین اور یہ جو فرمایا کہ دوسرے امام کو قتل کرو یعنی اوسکو مردہ شمار کرو اوسکی اتباع
نکرو اوسکا حکم جاری ہونے دو اور اگر دوسرا امام امامت اپنی نچھوڑے اور لڑے اوس صورت مین اوسکو قتل کرو اسواسطے کہ دو حاکم
ہونے مین بڑے بڑے فساد ہین مثل مشہور ہے کہ دو تلوارین ایک میان مین نہین سماتی اور دو بادشاہ ایک ملک مین نہین رہسکتے
اور اگر ساتھی ایک ہی وقت مین دو امام ہوے ہون تو دونون کی امامت درست نہین پھر اسکے بعد جسپر اکثر معتبر لوگونکا اجماع ہووے
امام ہے اور اگر دو امام بہت دور دور ملکون مین ہون جیسے مشرق اور مغرب کہ ایک ملک سے دوسرے ملک مین آنا جانا مشکل ہو اور ایک دوسرے

کی مدد نکر سکتا ہو تو اوس صورت مین دو امام ہونا بھی درست ہے ساتھی بیعت ہوئی ہو یا آگے پیچھے اہل سنت وجماعت کا یہ مذہب ہے
کہ مسلمانون پر واجب ہے کہ ایک اپنا امام ٹھہراوین اور اوسکی اطاعت شرع کے موافق اپنے اوپر واجب جانین تاکہ امام کافرون سے جہاد
کرے مسلمانون پر کافرون کو غالب ہونے نہ دیوے بدکارون کو سزا دیوے احکام شرع کے جاری کرے کوئی ظلم نکرنے پاوے محتاجون اور یتیمون
کی خبرگیری کرے لیکن شرط یہ ہے کہ امام احکام شرعی کو خوب جانتا ہو بہادر اور ہوشیار ہو تاکہ بخوبی ملک کا بندوبست کرے لڑائی نہ بگاڑی
قریش کی قوم سے ہو کہ سوائے قریش کے اور کسی قوم کا امامت مین حق نہین باقی مسائل مفصل امامت کے عقائد اور فقہ کی کتابون سے
۷۸۰ دریافت کیا چاہیے م ابو سعید إِذَا تَثَاءَبَ أَحَدُكُمْ فَلْيُمْسِكْ بِيَدِهِ عَلَى فِيهِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَدْخُلُ مسلم مین
ابو سعید رضی سے روایت ہے کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ جب تم مین سے کوئی جمھائی لیوے تو اپنے موہنہ کو اپنے ہاتھ سے بند کر لیا کرے اسواسطے
کہ شیطان گھس جاتا ہے ف شیطان فرمایا موذی چیز کو جیسے مکھی اور مچھر اور گرد و غبار کہ جمھائی لیتے اکثر اوس مین سے کوئی چیز موہنہ کے
اندر گھس جاتی ہے یا سچ مچ شیطان ہی گھس جاتا ہو اسواسطے کہ جمھائی بہت پیٹ بھرنے مین آتی ہے اور بدن مین سستی لاتی ہے
۷۸۱ اوس وقت عبادت بخوبی نہین ہو سکتی یہی اثر ہے شیطان کا م ابو هريرة إِذَا تَشَهَّدَ أَحَدُكُمْ فَلْيَسْتَعِذْ بِاللَّهِ مِنْ أَرْبَعٍ يَقُولُ
اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ
وَفِي رِوَايَةٍ إِذَا فَرَغَ أَحَدُكُمْ مِنَ التَّشَهُّدِ الْآخِرِ فَلْيَتَعَوَّذْ بِاللَّهِ مِنْ أَرْبَعٍ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَمِنْ عَذَابِ
الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَمِنْ شَرِّ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ جب تم مین سے کوئی
التحیات پڑھے تو چاہیے کہ خدا سے چار چیزونکی پناہ مانگے یون کہے کہ اے خداوند مین تیری پناہ مانگتا ہون دوزخ کے عذاب سے
اور قبر کے عذاب سے اور زندگی اور موت کے فتنے سے اور دجال کے فتنے سے اور دوسری روایت مین یون آیا ہے کہ جب فراغت کرے
پچھلی التحیات سے تو چاہیے کہ خدا سے چار چیزون کی پناہ مانگے دوزخ کے عذاب سے اور قبر کے عذاب سے اور زندگی اور موت کے
فتنے سے اور دجال کے فتنے سے ف زندگی کا فتنہ یہ کہ آدمی گناہ کرے کافرونکا غلبہ محتاجی یا بہت دولت جو خدا کو بھلا دے
۷۸۲ اور موت کا فتنہ موت کے وقت کی سختیان خاتمہ خراب ہونا سنت ہے کہ بعد التحیات اور درود کے یہ دعا پڑھے ق ابو هريرة
وَأَبُو سَعِيدٍ إِذَا تَنَخَّمَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَتَنَخَّمَنَّ قِبَلَ وَجْهِهِ وَلَا عَنْ يَمِينِهِ وَلْيَبْصُقْ عَنْ يَسَارِهِ أَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ
الْيُسْرَى بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے اور ابو سعید رضی سے روایت ہے کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ جب کوئی کھنکھار کے تھوکے تو اپنے موہنہ کے سامنے نہ تھوکے

اور نہ اپنے داہنے اور چاہیے کہ اپنے بائین طرف یا بائین پانو کے تلے تھوکے **ف** ایکبار حضرت نے مسجد مین قبلے کی دیوار طرف تھوک لگا دیکھا تھیکری سے اوسکو چھیڑ ڈالا اب حدیث فرمائی نماز مین قبلے کیطرف تھوکنا اسواسطے منع ہوا کہ نمازی خدا سے عرض معروض کرتا ہے اور اوسکی طرف فرشتہ ہے حضرت کے وقت مسجد مین فرش نہوتا تھا اسواسطے قدم کے نیچے تھوکنے کو فرمایا اسوقت مین اگر نماز پڑھے تھوک آوے تو کپڑے مین سے لیوے چنانچہ اور روایت مین کپڑے کا ذکر بھی آیا۔

۸۳ ھر ابو ہریرہ اِذَا تَوَضَّأَ الْعَبْدُ الْمُسْلِمُ اَوِ الْمُؤْمِنُ فَغَسَلَ وَجْهَهٗ خَرَجَ مِنْ وَجْهِهٖ كُلُّ خَطِيْئَةٍ نَظَرَ اِلَيْهَا بِعَيْنِهٖ مَعَ الْمَاءِ اَوْ مَعَ اٰخِرِ قَطْرِ الْمَاءِ وَاِذَا غَسَلَ يَدَيْهِ خَرَجَ مِنْ يَدَيْهِ كُلُّ خَطِيْئَةٍ كَانَ بَطَشَتْهَا يَدَاهُ مَعَ الْمَاءِ اَوْ مَعَ اٰخِرِ قَطْرِ الْمَاءِ فَاِذَا غَسَلَ رِجْلَيْهِ خَرَجَتْ كُلُّ خَطِيْئَةٍ مَشَتْهَا رِجْلَاهُ مَعَ الْمَاءِ اَوْ مَعَ اٰخِرِ قَطْرِ الْمَاءِ حَتّٰى يَخْرُجَ نَقِيًّا مِّنَ الذُّنُوْبِ مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ وضو کرتا ہے بندہ مسلمان یا ایماندار شک ہے راوی کی کہ حضرت نے مسلم کی لفظ فرمائی یا مومن کی سو دھوتا ہے اپنے مونھ کو تو نکل جاتے ہین اوسکے مونھ سے سب گناہ جنکو اپنی آنکھ سے دیکھا پانی گرنے کے ساتھ یا پچھلے پانی کے قطرے کے ساتھ اور جب اپنے دونون ہاتھ دھوتا اور سکے ہاتھون سے سب گناہ نکل جاتے ہین جنکو ہاتھ سے پکڑ کے کیا پانی گرنے کے ساتھ یا پچھلے پانی کے قطرے کے ساتھ پھر جب اپنے دونون پانون دھوئے تو نکل جاتے ہین سب گناہ جنکو پیرون سے چل کر کیا پانی کے ساتھ یا پچھلے پانی کے قطرے کے ساتھ یہان تک کہ گناہون سے پاک صاف ہو جاتا ہے **ف** اس حدیث مین فضیلت ہے وضو کی معلوم ہوا کہ وضو سے گناہ دور ہوتے ہین یعنی صغیرہ گناہ اور کبیرہ گناہ توبہ سے۔

۸۴ ق جابر اِذَا جَاءَ اَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَقَدْ خَرَجَ الْاِمَامُ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ بخاری اور مسلم مین جابر رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی آوے جمعے کے دن اور امام خطبے کے واسطے نکل چکا ہو تو چاہیے کہ دو رکعتین پڑھ لیوے **ف** یہ حدیث دلیل ہے امام شافعی کی کہ دو رکعت تحیۃ المسجد پڑھنا ضرور ہے اگرچہ امام خطبہ پڑھتا ہو امام اعظم کے مذہب مین خطبے کے وقت کوئی نماز درست نہین خطبے کا سننا فرض ہے سنت کرنے مین فرض فوت ہوتا ہے اور دوسری روایت مین آیا ہے کہ جب امام خطبے کے واسطے نکلے تو کوئی نماز اور کوئی بات کرنا درست نہین۔

۸۵ ق ابو ہریرہ اِذَا جَاءَ رَمَضَانُ فُتِحَتْ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ وَغُلِّقَتْ اَبْوَابُ جَهَنَّمَ وَسُلْسِلَتِ الشَّيَاطِيْنُ مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب رمضان کا مہینا آتا ہے تو بہشت کے دروازے کھول دیے جاتے ہین اور دوزخ کے دروازے بند کیے جاتے ہین اور شیطان زنجیرون مین باندھے جاتے ہین **ف** اس حدیث مین رمضان کی برکت اور فضیلت کا بیان ہے اسواسطے کہ جب آدمی نے روزہ رکھا اور پیٹ خالی ہوا اکثر گناہون سے بچا تو رحمت الٰہی کا جوش ہوا بہشت کے دروازے کھلے دوزخ بیکار ہوئی

شیطان نماز سے ہٹ رہی سوال ملکے کہ اکثر شیطان کا قابو آدمی پر پیٹ بھرنے میں ہوتا ہے اور اکثر بے نمازی لوگ بھی رمضان میں روزہ رکھتے ہیں اور نماز شروع کرتے ہیں یہ بھی دلیل ہے شیطان کے قید ہونے کی غرض رمضان کی برکت میں کچھ شبہ نہیں ۴۸۶ هر

اَبُوْهُرَيْرَةَ اِذَا جَلَسَ اَحَدُكُمْ عَلٰى حَاجَتِهٖ فَلَا يَسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ وَلَا يَسْتَدْبِرْهَا مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب کوئی حاجت ضرور کے واسطے بیٹھے تو قبلے کا سامنا نہ کرے اور نہ اوسکو پیٹھ دیوے ۴۸۷ هر عَائِشَةَ اِذَا جَلَسَ بَيْنَ شُعَبِهَا الْاَرْبَعِ وَمَسَّ الْخِتَانُ الْخِتَانَ فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ مسلم میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب مرد بیٹھا عورت کے چوشاخے میں اور لگا ختنہ مرد کا عورت کے ختنے میں تو ضرور واجب ہو گیا غسل کرنا ف عورت کا چوشاخا یعنی دو پنڈلیاں اور دو رانیں یعنی صرف دخول سے غسل واجب ہے منی نکلے یا نہ نکلے اول حکم تھا کہ بدون منی نکلے غسل واجب نہ تھا اس حدیث سے وہ حکم منسوخ ہوا اور یہی مذہب ہے سب اماموں کا ۴۸۸ هر ابْنُ عُمَرَ اِذَا جَمَعَ اللّٰهُ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُرْفَعُ لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ فَقِيْلَ هٰذِهٖ غَدْرَةُ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ مسلم میں عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب خدا جمع کریگا سب اگلوں اور پچھلوں کو قیامت کے دن ہر ایک دغاباز قول توڑنے والے کا جھنڈا اونچا کیا جاویگا پھر کہا جاویگا یہ دغابازی ہے فلانے کی فلانے کے بیٹے کی ف یعنی جسنے امام سے بیعت کی پھر قول توڑا اوسکو خدا قیامت میں فضیحت کریگا سبکے آگے ۴۸۹ هر طَلْحَةَ اِذَا حَدَّثْتُكُمْ عَنِ اللّٰهِ بِشَيْءٍ فَخُذُوْا بِهٖ فَاِنِّيْ لَنْ اَكْذِبَ عَلَى اللّٰهِ مسلم میں طلحہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب میں تمکو خدا کی طرف سے کوئی چیز بتلایا کروں تو اوسکو پکڑ لیا کرو یعنی عمل کرو اسواسطے کہ میں مقرر خدا پر کبھی جھوٹھ نہ باندھونگا یعنی خدا کے حکم پہنچانے میں حضرتؐ معصوم ہیں اوس میں چوک پڑنا چل بچل ہونا ممکن نہیں ف اس حدیث کا قصہ ہو چکا کہ حضرتؐ نے ایکبار انصاریوں کو نر کھجور کے پھول کو مادہ کھجور کے اندر ڈالنے سے منع کیا اوس سال کھجور نہ ہوئی تب یہ حدیث فرمائی یعنی دین میں تمکو میری اطاعت کرنا فرض ہے دنیا کی مصلحت اپنی تمہیں خوب جانتے ہو ۴۹۰ ق مَالِكُ بْنُ الْحُوَيْرِثِ اِذَا حَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَاَذِّنَا ثُمَّ اَقِيْمَا وَلْيَؤُمَّكُمَا اَكْبَرُكُمَا قَالَهٗ لَهٗ وَلِصَاحِبٍ لَّهٗ بخاری اور مسلم میں مالک بن حویرثؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب نماز کا وقت آوے تو اذان دیا کرو اور اقامت کہو اور چاہیے کہ تم دونوں میں بڑا امام ہووے یہ حضرتؐ نے مالک اور اونکے ساتھی سے فرمایا ف مالک بن حویرثؓ سے روایت ہے کہ ہم دو آدمی حضرتؐ پاس حاضر تھے جب ہمنے گھر جانے کا ارادہ کیا تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سفر میں بھی اذان کہنا چاہیے اور جماعت دو آدمی میں بھی ہوتی ہے اور جب علم میں برابر ہوں تو بڑی عمر والا امام بنے ۴۹۱ هر اُمِّ سَلَمَةَ

مسلم مین حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہو کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب تم مریض یا میت کے پاس جمع ہو تو اِذَا حَضَرْتُمُ الْمَيِّتَ فَقُولُوا خَيْرًا فَاِنَّ الْمَلٰئِكَةَ يُؤَمِّنُوْنَ عَلٰى مَا تَقُوْلُوْنَ
ف یعنی جب آدمی مر گیا تو اوس وقت فرشتے موجود ہوتے ہین جو تم کہتے ہو اوس پر آمین کہتے ہین اوسواسطے کہ فرشتے آمین کہتے ہین
اوسکے حق مین نیک بات بولا کرو اوسواسطے کہ فرشتے تمہارے قول پر آمین کہتے ہین تو اوسکے حق مین نیک بات بولو دعا کرو معلوم ہوا کہ مردے کی خوبیان ذکر کرنا اور اوسکے واسطے دعا
کرنا مستحب ہے اوسکے بدکامونکا ذکر کرنا نچاہیے
۹۲ - عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ اِذَا حَكَمَ الْحَاكِمُ فَاجْتَهَدَ ثُمَّ اَصَابَ فَلَهٗ اَجْرَانِ وَ اِذَا حَكَمَ وَاجْتَهَدَ فَاَخْطَاَ فَلَهٗ اَجْرٌ
بخاری اور مسلم مین عمرو بن عاص رضؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب حاکم اور قاضی نے کسی مقدمے مین حکم کرنیکا ارادہ کیا سو مقدور بھر اوس بات کے دریافت مین محنت اور کوشش کی پھر ٹھیک بات پا گیا تو اوسکو دو ثواب ہین
یعنی ایک محنت کا دوسرے ٹھیک بات پاجانے کا اور جب حکم کا ارادہ کیا اور مقدور بھر کوشش کی پھر اوسمین چوک گیا یعنی حق بات اوسکو
نہ معلوم ہوئی تو اوسکو ایک ثواب ہے یعنی صرف محنت کرنیکا ف یعنی جب حاکم یا قاضی نے قصہ فیصل کرنے مین خوب غور کی اور قرآن اور حدیث
اور اجماع امت سے اوسکا حکم نکالا اگر وہ حکم ٹھیک ہے تو اوسکو دو ثواب ہین اور اگر چوک ہے تو ایک ثواب بعد کوشش کے چوک پر پکڑ نہین
اسی طرح جو عالم مجتہد وہ مسئلہ جو قرآن اور حدیث اور اجماع امت مین صاف مذکور نہین اوسکو اپنے قیاس سے قرآن اور حدیث مین غور کرکے
نکالے تو مقرر ثواب پاویگا اگر ٹھیک مسئلہ ہے تو دو ثواب ہین اور اگر چوک ہے اوسمین تو ایک ثواب بشرطیکہ اجتہاد کی لیاقت رکھتا ہو اجتہاد
کی شرطین علم فقہ مین مذکور ہین اجتہاد کرنا ہر عالم کا کام نہین اوسکو بہت علم اور فہم تیز چاہیے اسی واسطے اہل سنت مین چار مجتہد اماموں کے
مذہب مقرر ہوگئے اونکے برابر ابتک کسیکو علم اور فہم حاصل نہین ہوا علاوہ اسکے اونکا زمانہ حضرتؐ کے زمانے سے بہت قریب تھا جو حضرتؐ کے
وقت کی رسم اور عادت اور اوس وقت کی بول چال کا طریق وہ لوگ سمجھتے تھے اس وقت کے عالموں کو سمجھنا نہایت مشکل ہے ھ
۹۳ - جَابِرٌ اِذَا حَلَمَ اَحَدُكُمْ حُلْمًا فَلَا يُخْبِرْ اَحَدًا بِتَلَعُّبِ الشَّيْطَانِ
مسلم مین جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب کوئی برے پریشان خواب دیکھے تو کسی سے نکہے شیطان کے کھیل کو ف یعنی آدمی کے دق کرنے کو شیطان کچھ واہی خواب دکھلاتا ہے سو اوسکا
کسی سے کہنا کیا ضرور
۹۴ - ابو هريرة اِذَا خَرَجَتْ رُوْحُ الْمُؤْمِنِ تَلَقَّاهَا مَلَكَانِ يُصْعِدَانِهَا قَالَ حَمَّادٌ فَذَكَرَ مِنْ طِيْبِ رِيْحِهَا وَذَكَرَ الْمِسْكَ وَيَقُوْلُ اَهْلُ السَّمَآءِ رُوْحٌ طَيِّبَةٌ جَآءَتْ مِنْ قِبَلِ الْاَرْضِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكِ وَعَلٰى جَسَدٍ كُنْتِ تَعْمُرِيْنَهٗ فَيُنْطَلَقُ بِهٖ اِلٰى رَبِّهٖ ثُمَّ يَقُوْلُ انْطَلِقُوْا بِهٖ اِلٰى اٰخِرِ الْاَجَلِ قَالَ وَاِنَّ الْكَافِرَ اِذَا خَرَجَتْ رُوْحُهٗ قَالَ حَمَّادٌ وَذَكَرَ مِنْ نَتْنِهَا وَذَكَرَ لَعْنًا وَيَقُوْلُ اَهْلُ السَّمَآءِ رُوْحٌ خَبِيْثَةٌ جَآءَتْ مِنْ قِبَلِ الْاَرْضِ فَيُقَالُ انْطَلِقُوْا

بِهَا اِلٰی اٰخِرِ الْاَجَلِ قَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ فَرَدَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ رَيْطَةً كَانَتْ عَلَيْهِ عَلٰى اَنْفِهٖ هٰكَذَا
مسلم مین ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلعمؐ نے فرمایا کہ جب بدن سے ایماندار کی روح نکلتی ہے تو اوسکے آگے دو فرشتے آتے ہین اوسکو آسمان پر
چڑھا لیجاتے ہین کہا حماد اس حدیث کے راوی نے کہ حضرت صلعمؐ نے یا ابوہریرہ رضؓ نے اوس روح کی خوشبو کا ذکر کیا اور مشک کا ذکر کیا کہتے ہین آسمان والے
یعنی فرشتے پاک روح زمین کیطرف سے آئی ہے اللہ تجھپر رحمت کرے اور تیرے بدن پر جسکو تو نے آباد رکھا پھر اوسکو اوسکے رب تک
لیجاتے ہین پھر خدا فرماتا ہے کہ لیجاؤ اوسکو پچھلی مدت تک یعنی قیامت تک اور فرمایا حضرت صلعمؐ نے اور کافر کی روح جب بدن سے نکلتی ہے
کہا حماد نے اور حضرت صلعمؐ نے یا ابوہریرہ رضؓ نے اوسکی بدبو کو ذکر کیا اور اوسپر لعنت یاد کی اور کہتے ہین آسمان والے ناپاک روح آئی زمین کی طرف سے
حضرت صلعمؐ نے فرمایا پھر حکم ہوتا ہے کہ لیجاؤ اسکو پچھلی مدت تک یعنی قیامت تک کہا ابوہریرہ رضؓ نے سو پھیر کر رکھا حضرت صلعمؐ نے باریک کپڑا جو آپ کے
پاس تھا اپنی ناک پر اسطرح یعنی حضرت صلعمؐ نے اوس روح کافر کی بدبو کا خیال کر کے کپڑے سے ناک بند کی **ف** یہ جو حکم ہوا کہ لیجاؤ اوسکو
قیامت تک یعنی ایماندار کی روح کو ایمانداروں کے عمدہ مقام پر رکھو جسکا نام علیین ہے اور کافر کو کافروں کے بدتر مکان پر
رکھو جسکا نام سجین ہے **ھ** اِبْنُ عَبَّاسٍ اِذَا دُبِغَ الْاِهَابُ فَقَدْ طَهُرَ مسلم مین عبداللہ بن عباس رضؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلعمؐ نے فرمایا　۷۹۵
کہ جب صاف ہو گیا چمڑا مصالح وغیرہ سے تو پاک ہوا **ف** یہی مذہب ہے امام اعظم کا کہ سب چمڑے دباغت اور صاف کرنے
سے پاک ہو جاتے ہین سوا آدمی اور خوک کے آدمی تو تعظیم اور بزرگی کے سبب سے اور خوک ناپاکی کے سبب سے اور امام شافعی کے
نزدیک کتے کا چمڑا بھی کسی طرح پاک نہین ہوتا **ح** اَبُوْهُرَيْرَةَ اِذَا دَخَلَ اَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ اَنْ يَّجْلِسَ　۷۹۶
بخاری مین ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلعمؐ نے فرمایا کہ جب کوئی مسجد مین جاوے تو دو رکعتین پڑھے بیٹھنے سے پہلے **ف** اس نماز
کا نام تحیۃ المسجد ہے سنت یہی ہے کہ اول تحیۃ المسجد پڑھے تب مسجد مین بیٹھے اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ یہ جو لوگون کی عادت
ہے کہ اول اندر کر بیٹھ لیتے ہین خصوصاً جمعے کے دن پھر تحیۃ المسجد پڑھتے ہین سو بیجا ہے **ھ** اَبُوْحُمَيْدٍ اَوْ اَبُوْ اُسَيْدٍ　۷۹۷
اِذَا دَخَلَ اَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيَقُلِ اللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَاِذَا خَرَجَ فَلْيَقُلِ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْأَلُكَ
مِنْ فَضْلِكَ مسلم مین ابو حمید یا ابو اسید رضؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلعمؐ نے فرمایا کہ جب کوئی مسجد مین جاوے تو چاہیے کہ یون کہے کہ اے اللہ
میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول اور جب مسجد سے نکلے تو یون کہے کہ اے اللہ مین تیرا فضل اور رزق چاہتا ہون **ف** مسجد
مین جاتے اور نکلتے یہ دعا پڑھنا مستحب ہے **ھ** جَابِرٌ اِذَا دَخَلَ الرَّجُلُ بَيْتَهٗ فَذَكَرَ اللّٰهَ عِنْدَ دُخُوْلِهٖ وَعِنْدَ طَعَامِهٖ　۷۹۸

قال الشیطان لا مبیت لکم ولا عشاء واذا دخل فلم یذکر اللہ عند دخولہ قال الشیطان ادرکتم المبیت واذا
لم یذکر اللہ عند طعامہ قال ادرکتم المبیت والعشاء مسلم میں جابر رضہ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب مرد اپنے گھر میں آیا
یعنی شام کو پھر یاد کیا خدا کو داخل ہوتے اور کھانا کھاتے تو شیطان اور شیطانوں سے کہتا ہے کہ یہاں نہ تمکو رات کے رہنے کا مقام ہے اور
نہ رات کا کھانا اور جب مرد گھر میں داخل ہوا سو خدا کو نہ یاد کیا تو شیطان کہتا ہے کہ رات کا رہنا تو تمنے پایا اور جب اوسنے کھانے کے وقت بھی خدا کا
نام نہ لیا تو شیطان کہتا ہے تو تمکو رات کا رہنا اور کھانا دونوں ملا ف یعنی گھر میں آتے اور کھانا کھاتے بسم اللہ کہنا شیطان کا حصار ہے
گھر میں اور کھانے میں بسم اللہ کی برکت سے شیطان کا دخل نہیں ہوتا اور بسم اللہ نکہنے سے شیطان کھانے اور سونے میں شریک ہوتا ہے

۴۹۹ صہیب بن سنان اذا دخل اہل الجنۃ الجنۃ یقول تبارک وتعالی تریدون شیئا ازیدکم فیقولون الم تبیض وجوہنا
الم تدخلنا الجنۃ وتنجنا من النار قال فیکشف الحجاب فما اعطوا شیئا احب الیہم من النظر الی ربہم مسلم میں صہیب
رضہ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب داخل ہوچکینگے بہشتی لوگ بہشت میں تو حق تعالی فرماویگا کہ تم چاہتے ہو کہ اور بھی زیادہ کچھ تمکو دون تو وے
کہینگے کیا روشن نہین کرچکا تو ہمارے مونہون کو کیا بہشت میں ہمکو نہین داخل کرچکا اور دوزخ سے بچا چکا یعنی سب کرم تو تونے کیا اس سے
زیادہ کون سے کرم کا ارادہ ہے تو پردہ اوٹھایا جاویگا یعنی دیدار الٰہی ہوگا سو بہشت کی کوئی نعمت پائی ہوئی اونکے نزدیک اپنے رب کے
دیدار سے زیادہ پیاری نہوگی ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بہشت میں ایمانداروں کو دیدار الٰہی بیچون و بیچگون نصیب ہوگی اور بہشت
کی کوئی نعمت اور لذت اوسکو لگا نکہائیگی اور یہی مذہب ہے اہل سنت وجماعت کا جو اس نعمت سے بے نصیب ہیں وہ انکار کرتے ہیں
جیسے معتزلہ اور خارجی اور رافضی

۵۰۰ ق انس اذا دعا احدکم فلیعزم المسألۃ ولا یقولن اللہم ان شئت فاعطنی
فانہ لا مستکرہ لہ بخاری اور مسلم میں انس رضہ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب کوئی دعا کرے تو مانگنے میں مطلب حاصل
ہونے کا یقین رکھے اور یون نکہے اے خدا دے مجکو اگر تو چاہے اسواسطے کہ خدا پر کوئی جبر کرنے والا نہین جو نکرنے دیوے یعنی اوسکو قبول
کرنے کیا چاہیے

۵۰۱ ق ابو ہریرۃ اذا دعا الرجل امرأتہ الی فراشہ فابت ان تجیء فبات غضبان لعنتہا الملائکۃ
حتی تصبح بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب بلایا مرد نے اپنی جورو کو اپنے بچھونے پر پھر اوسنے آنے
سے انکار کی سو خاوند رات بھر غصے میں رہا تو اوس عورت کو رات بھر فرشتے لعنت کرتے ہین

۵۰۲ ق ابو ہریرۃ اذا دعی احدکم
الی الولیمۃ فلیأتہا بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب کوئی شادی کے کھانے کے واسطے بلایا جاوے تو وہان

جانا چاہیے ف ولیمہ اوس کھانے کا نام ہے کہ بعد نکاح کے جب جورو خاوند کے گھر آوے تو اوس وقت دوستون اور برادرون کو جمع کر کے
کھلاوے طعام ولیمہ سنت ہے حضرت اور اصحاب کبار کیا کرتے تھے بعضے علما کے نزدیک ولیمہ مین جانا واجب ہے نجاوے تو گنہگار ہووے اور بعضون کے
نزدیک مستحب ہے کھانا ضرور نہین کچھ عذر ہو تو نکھاوے ۸۰۳ ابو ہریرہ اِذَا دُعِيَ اَحَدُكُمْ اِلَى طَعَامٍ وَهُوَ صَائِمٌ فَلْيَقُلْ اِنِّي صَائِمٌ
مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب کوئی شخص کھانے کے واسطے بلایا جاوے اور وہ روزہ دار ہو تو چاہیے کہ یون کہے
کہ مین روزہ دار ہون ف یعنی نفل عبادت کا چھپانا بہتر ہے لیکن دعوت مین اظہار کرے یعنی روزے کے عذر سے مین معذور ہون نہین
تو کھانا تا اوسکو رنج نہو ۸۰۴ ابو ہریرہ اِذَا دُعِيَ اَحَدُكُمْ فَلْيُجِبْ فَاِنْ كَانَ صَائِمًا فَلْيُصَلِّ وَاِنْ كَانَ مُفْطِرًا فَلْيَطْعَمْ مسلم مین ابو ہریرہؓ سے
روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب کوئی کھانے کے واسطے بلایا جاوے تو قبول کرنا چاہیے سو اگر روزہ دار ہو تو دعوت کرنے والے کو نیک دعا
کرے اور اگر نہ روزہ ہو تو کھانا کھاوے ف یعنی دعوت کا رد کرنا حرام ہے کھانے مین اگر عذر ہو تو اختیار ہے اور اگر دعوت مین کچھ بدعت ہو
جیسے ناچ اور راگ اگر اسکے جانے سے موقوف ہو جاوے تو ضرور جاوے اور اگر نہ موقوف ہو سکے تو نجاوے اس قدر کے دعوت کا رد کرنا درست ہے
۸۰۵ جابر اِذَا رَاٰى اَحَدُكُمُ الرُّؤْيَا يَكْرَهُهَا فَلْيَبْصُقْ عَنْ يَسَارِهٖ ثَلٰثًا وَلْيَسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ ثَلٰثًا وَلْيَتَحَوَّلْ عَنْ جَنْبِهِ
الَّذِيْ كَانَ عَلَيْهِ مسلم مین جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب تم مین کوئی خواب دیکھے جو اوسکو بری معلوم ہو تو اپنے بائین طرف
تھکار تھکا دیوے تین بار اور پناہ مانگے خدا کی شیطان سے تین بار یعنی یون کہے اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم اور جس کروٹ لیٹا ہو اوسکو بدل ڈالے
ف یعنی خواب مکروہ اور غمگین شیطان کی طرف سے ہے موافق اس حدیث کے عمل کرے تو اوسکا ضرر اور وسوسہ دور ہو جاوے
۸۰۶ ابو ہریرہ اِذَا رَاٰى اَحَدُكُمْ مَا يَكْرَهُ فَلْيَقُمْ فَلْيُصَلِّ وَلَا يُحَدِّثْ بِهِ النَّاسَ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہے
کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب کوئی شخص خواب مین مکروہ چیز دیکھے تو اوٹھکھڑا ہو پھر نماز پڑھے اور اوس خواب کو کسی سے نکہے ف یعنی اگر مکروہ خواب دیکھے اور
دل مین اوسکا کچھ کھٹکا پیدا ہو تو بہ تدبیر کہ نماز پڑھے اور خدا سے خیر مانگے اس واسطے کہ کوئی بات بدون خدا کے حکم نہین ہو سکتی اور مکروہ خواب کا کہنا
اسواسطے منع فرمایا کہ نادان لوگ اوسکو سنکے خدا جانے کیا وسوسہ ڈالین اور روایت مین آیا ہے کہ اگر بہتر خواب دیکھے تو دانا دوست سے کہے تا کہ بہتر تعبیر
کہے اور بد خواب کسی سے نکہے ۸۰۷ عایشہ اِذَا رَاَيْتَ الَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ فَاُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ سَمَّى اللّٰهُ فَاحْذَرُوْهُمْ
بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا جب کہ جب تو اونکو دیکھے جو پیچھے پڑے جاتے ہین قرآن کی وہ شبہ والی
آیتون کے تو وہ لوگ وہی ہین جنکا خدا نے قرآن مین نام لیا ہے تو اونسے بچ یعنی پرہیز کرو اونکی صحبت سے ف قرآن کی آیتین دو طرح کی ہین محکم اور متشابہ

وہ ہے جسکا مطلب صاف کھلا ہے اور متشابہ وہ ہے جسکے مطلب مین دہوکھا ہو صاف مطلب نہین سو محکم آیتین قرآن کی جڑ ہین اونھین پر عمل
کرنیکا حکم ہے اور متشابہ آیت کا کھوج کرنا اور اوسکی اصل تہ کو دریافت کرنیکا حکم نہین قرآن مین حق تعالی نے فرمایا ہے کہ جنکے دلون مین کجی
اور گمراہی ہے وہی لوگ متشابہ آیت کا کھوج کرتے ہین سو حضرت نے فرمایا کہ جو متشابہ آیت کا کھوج کرین تو وہ لوگ اونھین کجی اور گمراہی
والون مین ہین جنکا خدا نے قرآن مین نام لیا اور پتہ بتلایا سو اونکی صحبت سے کنارہ کرو تاکہ اونکی بری صحبت کا اثر تمکو نہو جاوے مسلمان پر واجب
ہے کہ سب قرآن پر ایمان لاوے محکم پر عمل کرے اور متشابہ آیت کا اصل مطلب خدا پر حوالہ کرے جس بات کو مالک حکمت والا منع کرے ہمکو کیا ضرور

۸۰۸ جو اوسمین کھوج کرین اور خدا کے غضب مین گرفتار ہون ق عَامِرُ بْنُ رَبِيْعَةَ بْنِ ثُمَامَةَ اِذَا رَاَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُوْمُوْا حَتّٰى
تُخَلِّفَكُمْ هٰذَا حَدِيْثٌ مَنْسُوْخٌ بخاری اور مسلم مین عامر بن ربیعہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم جنازہ دیکھو تو اوٹھ کھڑے ہو

۸۰۹ یہان تک تمسے آگے بڑھ جاوے یہ حدیث منسوخ ہے ف اول یہ حکم تھا پھر حضرت نے موقوف کیا ھ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِذَا رَاَيْتُمُ الرَّجُلَ
يَقُوْلُ هَلَكَ النَّاسُ فَهُوَ اَهْلَكُهُمْ مسلم مین ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم دیکھو کسی مرد کو کہ کہتا ہے کہ سب لوگ برباد ہو
گئے ستیاناس گئے تو وہ سب سے زیادہ برا اور نہایت ستیاناس ہوا اوسنے لوگونکو ستیاناس کیا ف اس حدیث کے دو مطلب ہین ایک تو یہ کہ لوگونکو خدا کی رحمت سے
ناامید کرے اور کہے لوگ اپنی گناہون سے ستیاناس گئے مقرر دوزخ مین پڑینگے بخشے نجاوینگے تو حقیقت مین یہ شخص خود برباد گیا اسواسطے کہ لوگونکو رحمت سے ناامید کیا اور نیکی
چھڑائی اور دوسرا مطلب یہ کہ لوگون کے عیب اور برائیان نقل کرے اور کہے کہ لوگ برباد ہوے تو حقیقت مین یہ خود برباد ہوا کہ لوگونکی غیبت کی اور آپ کو بہتر سب سے
سمجھا امام مالک نے فرمایا کہ اگر لوگون کے گناہ اور سستی دیکھکر افسوس سے یون کہے کہ ہای کیا لوگ بگڑ گئی ہین برباد ہو گئے ہین تو کچھ مضائقہ نہین اور اگر یہ بات غرور سے کہے آپ کو بہتر سمجھے اور اونکو ذلیل جانے

۸۱۰ تو ہرگز درست نہین ھ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِذَا رَاَيْتُمُ الْهِلَالَ فَصُوْمُوْا وَاِذَا رَاَيْتُمُوْهُ فَاَفْطِرُوْا فَاِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَصُوْمُوْا
ثَلَاثِيْنَ يَوْمًا مسلم مین ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم رمضان کا چاند دیکھو تو روزہ رکھو اور جب اوسکو دیکھو یعنی عید کے چاند کو

۸۱۱ تو روزہ کھولو اور اگر بدلی گھرے تمپر تو تیس رمضان کے دن روزہ رکھو ھ اُمُّ سَلَمَةَ اِذَا رَاَيْتُمْ هِلَالَ ذِي الْحِجَّةِ وَاَرَادَ اَحَدُكُمْ
اَنْ يُّضَحِّيَ فَلْيُمْسِكْ عَنْ شَعْرِهٖ وَاَظْفَارِهٖ مسلم مین حضرت ام سلمہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم دیکھو ذی الحج کا چاند
اور ارادہ کوئی رکھتا ہو قربانی کا تو چاہیے کہ باز رہے اپنے بال اور ناخونون سے یعنی بال اور ناخن نہ کاٹے ف امام احمد کا یہی مذہب ہے کہ چاند

۸۱۲ دیکھے سے قربانی کرنے والے کو بال اور ناخن کاٹنا حرام ہے اور شافعی اور مالک کے نزدیک مکروہ ہے اور امام اعظم کے نزدیک جائز ہے ھ اَبُوْ ثَعْلَبَةَ
اَلْخُشَنِيُّ اِذَا رَمَيْتَ بِسَهْمِكَ فَغَابَ عَنْكَ فَاَدْرَكْتَهٗ فَكُلْ مَا لَمْ يُنْتِنْ مسلم مین ابو ثعلبہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے

فرمایا جب تو اپنے تیر سے شکار کو مارے پھر شکار غائب ہو گیا یعنی کہیں چھپ گیا یا چلا گیا پھر تین دن بعد اوسکو پایا تو اوسکو کھا جب تک بدبو نہ کرے
ف اگر شکار زخمی ہو کر تیر لگنے سے یا تیر سے اور کہیں چلا جاوے تو اگر شکاری اوس سے نا امید ہو کر نہ بیٹھا ہو تلاش کی حالت میں اوسکو
مردہ پاوے تو امام اعظم کے نزدیک اس شرط سے شکار حلال ہے اور نہیں تو حرام اور امام مالک کے نزدیک اگر اوسی دن پاوے تو حلال ہے اور اگر دوسرے
تیسرے دن پاوے تو حرام ہے اور بدبودار گوشت کھانا حرام نہیں لیکن مکروہ ہے ق ابی ہریرۃ اذا زنت امۃ احدکم فتبین زناھا ۸۱۳
فلیجلدھا الحد ولا یثرب علیھا ثم ان زنت فلیجلدھا الحد ولا یثرب علیھا ثم ان زنت الثالثۃ فتبین
زناھا فلیبعھا ولو بحبل من شعر ویروی ثم لیبعھا فی الرابعۃ بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت صلعم نے فرمایا
کہ جب تمہاری کسیکی لونڈی حرام کاری کرے پھر ظاہر ہو جاوے اوسکی حرام کاری خواہ اوسکے اقرار سے خواہ گواہوں سے تو اوسکو مالک حد مارے
یعنی پچاس کوڑے مارے اور اوسکو جھڑکی نہ دیوے پھر اگر دوسری بار حرام کرے تو چاہیے کہ دوسری بار حد مارے اور اوسکو جھڑکی نہ دیوے پھر اگر تیسری بار حرام کرے سو اوسکا حرام
ظاہر ہو جاوے تو چاہیے اوسکو بیچ ڈالے اگرچہ بال کی رسی اوسکی قیمت ملے یعنی پوری قیمت کا خیال نکرے جتنے کو بکے بیچ ڈالے اور دوسری روایت میں
یوں ہے کہ چوتھی بار اوسکو بیچے ف عرب کا دستور تھا کہ لونڈیوں کی حرام کاری کو عیب نہ سمجھتے تھے جھڑکی اور گھرکی پر ٹال دیتے تھے جیسے اکثر جگہ
ہندوستان میں سو فرمایا کہ صرف جھڑکی پر نہ ٹالا کرو بلکہ اوسکو حد مارا کرو حد لگانے کے حکم کے موافق اور لونڈی غلام کو شرم کم ہوتی ہے گھرکی اونکو
کچھ فائدہ بھی نہیں کرتی امام شافعی کا یہی مذہب ہے کہ مالک خود بدون حاکم کی اجازت لونڈی غلام کو حد مارے اور امام اعظم کے نزدیک حاکم سے
اجازت لیکر مارے ق ابو ہریرۃ اذا سافرتم فی الخصب فاعطوا الابل حظھا من الارض واذا سافرتم فی السنۃ فبادروا ۸۱۴
بھا نقیھا واذا عرستم فاجتنبوا الطرق فانھا طرق الدواب ومأوی الھوام باللیل مسلم میں ابوہریرہ رضی سے
روایت ہے کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ جب تم سفر کیا کرو ارزانی اور سرسبزی کے سال تو اونٹوں کا حصہ زمین سے دیا کرو یعنی اونٹوں کو زمین پر چرنے کو چھوڑ دیا
کرو منزل پر اوترکے اور جب تم سفر کرو قحط اور خشکی کے سال تو جلدی ہی خشکی کی منزلوں کو طے کر ڈالو اونٹوں کا گودا رہتے ہی یعنی اونٹوں کی ہڈیوں کا گودا سوکھنے
نہ پاوے طاقت اونکی بحال رہے کہ تم منزل پر پہنچ جاؤ اور بڑی بڑی منزلیں کرکے خشکی سے نکل جاؤ اور حضرت صلعم نے فرمایا کہ جب تم پچھلی رات کو
منزل پر اوترا کرو تو رستوں کو چھوڑ کے علیحدہ اوترا کرو اسواسطے کہ رستے جانوروں کی آمد و رفت کی راہیں ہیں اور کیڑوں کے مقام ہیں رات کو
ف اس حدیث میں حضرت صلعم نے سفر کی حکمتیں امت کو بتلائیں ق العباس اذا سجد العبد سجد معہ سبعۃ آراب وجھہ ۸۱۵
وکفاہ ورکبتاہ وقدماہ مسلم میں حضرت عباس رضی سے روایت ہے کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ جب سجدہ کرتا ہے بندہ تو اوسکے ساتھ سات عضو بدن

عضو سجدہ کرتے ہین اوسکا مونہہ اور اوسکی دونو ہتھیلیان اور دونون اوسکے گھٹنے اور دونون اوسکے قدم **ف** مونہہ سجدہ کرتا ہی یعنی

ماتھا اور ناک **ہ** اَلْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ اِذَا سَجَدْتَ فَضَعْ كَفَّيْكَ وَارْفَعْ مِرْفَقَيْكَ مسلم مین برا بن عازب سے روایت ہے کہ ۱۶ام

حضرت نے فرمایا کہ جب تو سجدہ کرے تو رکھہ زمین پر اپنی دونون ہتھیلیون کو اور اونچا رکھہ دونون اپنی کہنیونکو **ف** یعنی سجدے مین کہنیان زمین پر

پر نہ رکھنا کتے اور لومڑی کی طرح مکروہ ہی **ق** اَنَسٌ اِذَا سَلَّمَ عَلَيْكُمْ اَهْلُ الْكِتَابِ فَقُوْلُوْا عَلَيْكُمْ بخاری اور مسلم مین ۱۷ام

انس رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب سلام کرین تمکو کتاب والے یعنی یہود اور نصاری تو اونکے جواب مین کہو کہ علیکم یعنی تمپر بھی **ف**

سلام دعا ہے اسواسطے منع کیا کافرونکو بلکہ علیکم کہنے کو فرمایا یعنی تمپر وہ بات ہے جسکے تم لائق ہو **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِذَا سَمِعْتُمُ الْاِقَامَةَ ۱۸ام

فَامْشُوْا اِلَى الصَّلٰوةِ وَعَلَيْكُمُ السَّكِيْنَةُ وَالْوَقَارُ وَلَا تُسْرِعُوْا فَمَا اَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوْا وَمَا فَاتَكُمْ فَاَتِمُّوْا

بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم نماز کی تکبیر اور قد قامت الصلوۃ سنو تو چلو جماعت کی نماز کے واسطے

ٹھہرے ہوے آہستگی اور آرام سے اور نہ جلدی کرو سو جتنی نماز امام کے ساتھہ پاؤ اوتنی پڑھو اور جو چھوٹ گئی ہے اوسکو آپ تمام کرلو **ف** معلوم ہوا

جماعت کے واسطے جھپٹنا مکروہ ہے اسواسطے کہ جلدی مین دم پھول جاتا ہے نماز چین سے نہین ہوتی اور یہی مذہب ہے امام احمد کا اور بعضے

علما کے نزدیک پہلی تکبیر کے واسطے جلدی کرنا درست ہے **ق** اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ اِذَا سَمِعْتُمْ بِالطَّاعُوْنِ بِاَرْضٍ فَلَا تَدْخُلُوْهَا ۱۹ام

وَاِذَا وَقَعَ بِاَرْضٍ وَاَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوْا مِنْهَا بخاری اور مسلم مین اسامہ بن زید رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب

تم کسی زمین مین وبا سنو تو اوسمین نجاؤ اور جب اوسی زمین مین وبا پڑے جسمین تم ہو تو اوس سے نہ نکلو **ف** جس ملک مین وبا ہو نجاوے

کیون اپنے تئین ہلاکی اور بلا مین ڈالے اور اگر اوسی ملک مین وبا پڑی ہو تو اوسمین سے نہ بھاگے صبر اور توکل خدا پر کرے اور خدا سے بھاگ کے

کہان بچیگا حضرت عایشہ رض سے روایت ہے کہ وہان صبر کرنے والا شہید کا ثواب پاویگا اور وہان سے بھاگنے والا گنہگار ہے جسطرح کا فوج کی

صف سے بھاگا **ہ** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو اِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَا يَقُوْلُ ثُمَّ صَلُّوْا عَلَيَّ فَاِنَّهٗ مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ ۲۰ام

صَلٰوةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ بِهَا عَشْرًا ثُمَّ سَلُوا اللّٰهَ لِيَ الْوَسِيْلَةَ فَاِنَّهَا مَنْزِلَةٌ فِي الْجَنَّةِ لَا يَنْبَغِيْ اِلَّا لِعَبْدٍ

مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ وَاَرْجُوْ اَنْ اَكُوْنَ اَنَا هُوَ فَمَنْ سَاَلَ لِيَ الْوَسِيْلَةَ حَلَّتْ عَلَيْهِ الشَّفَاعَةُ مسلم مین عبد اللہ بن

عمر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم اذان سُننے والے کی آواز سنو تو تم کہتے جاؤ جسطرح موذن کہتا ہے پھر مجھپر درود پڑھو اسواسطے

کہ جو میرے اوپر ایکبار درود پڑھیگا خدا اوسکے سبب سے دس بار اوسپر رحمت کریگا پھر میرے واسطے وسیلہ مانگو سو البتہ وسیلہ بہشت مین ایک بڑے عمدہ مقام

کا نام ہے نہیں لائق ہے وہ مقام مگر ایک بندے کے واسطے خدا کے بندوں سے اور امیدوار ہوں کہ وہ بندہ میں ہونگا یعنی وہ عالی مقام مجھی کو ملیگا سو جو شخص خدا سے میرے واسطے وہ وسیلہ مانگا کریگا یعنی اوان کے بعد اوسپر میری شفاعت ضرور ہوگی **ف** اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ بعد اذان کے اول حضرت پر درود پڑہے پھر وہ دعا پڑہے جسمین وسیلے کا ذکر ہے تاکہ حضرت کی شفاعت اوسکے گناہ بخشاوے اور درود کی بڑی فضیلت اس حدیث سے معلوم ہوئی کہ جو حضرت پر ایکبار درود پڑہے اوسپر دس بار خدا رحمت کرتا ہے اور صاف معلوم ہوا کہ سب پیغمبروں سے ہمارے حضرت افضل ہین اسواسطے کہ وہ عالی مقام یعنی وسیلہ سوائے حضرت کے اور کسی پیغمبر کو نہ ملیگا اللّٰہم صل وسلم وبارک علی عبدک وسیدنا محمد وآلہ اجمعین

٨٢١ **ق** اَبُوْ سَعِیْدٍ اِذَا سَمِعْتُمُ النِّدَاءَ فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَا یَقُوْلُ الْمُؤَذِّنُ. بخاری اور مسلم مین ابو سعیدؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم اذان سنا کرو تو کہا کرو جیسا موذن کہتا ہے **ف** مگر دوسری حدیث مین ہے کہ بجائے حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ اور حَیَّ عَلَی الْفَلَاح کے لاحول ولا قوۃ الا باللّٰہ کہے

٨٢٢ **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِذَا سَمِعْتُمْ نُهَاقَ الْحَمِيْرِ فَتَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ فَاِنَّهَا رَأَتْ شَيْطَانًا وَاِذَا سَمِعْتُمْ صِيَاحَ الدِّيْكَةِ فَاسْئَلُوا اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهِ فَاِنَّهَا رَأَتْ مَلَكًا بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم سنو گدھے کا رینگنا تو خدا کی پناہ مانگو شیطان سے اسواسطے کہ اوسنے شیطان کو دیکھا ہے اور جب تم مرغ کی بانگ سنو تو خدا سے اوسکا فضل کرم مانگو اسواسطے کہ اوسنے فرشتے کو دیکھا ہے **ف** حدیث سے معلوم ہوا کہ گدھا شیطان کو دیکھکے بولتا ہے اور مرغ فرشتے کو دیکھکے بولتا ہے کہ شاید سبب حماقت اور بہت کھانیکے شیطان سے مناسبت رکھتا ہے اور مرغ سخاوت اور شجاعت اور کم خوابی سحر فرشتے سے مناسبت رکھتا ہے واللّٰہ اعلم

٨٢٣ **ق** اَبُوْ قَتَادَةَ الْحَارِثُ بْنُ رِبْعِيٍّ اِذَا شَرِبَ اَحَدُكُمْ فَلَا يَتَنَفَّسْ فِي الْاِنَاءِ وَاِذَا اَتَى الْخَلَاءَ فَلَا يَمَسَّ ذَكَرَهُ بِيَمِيْنِهِ وَلَا يَتَمَسَّحْ بِيَمِيْنِهِ بخاری اور مسلم مین ابو قتادہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی شخص کوئی چیز پیے تو دم نہ چھوڑے پانی مین اور جب پاخانہ مین آوے تو نہ چھوئے اپنا ذکر اپنے داہنے ہاتھ سے اور نہ ڈھیلے لے پونچھے داہنے ہاتھ سے

٨٢٤ **ھ** اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِذَا شَرِبَ الْكَلْبُ فِيْ اِنَاءِ اَحَدِكُمْ فَلْيَغْسِلْهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کتا تمہارے کسیکے برتن مین پیجاوے تو چاہیے کہ سات بار اوسکو دھو ڈالے **ف** امام شافعی کا یہی مذہب ہے کہ کتے کے جھوٹے برتن کو سات بار دھوئے تو پاک ہووے لیکن ایکبار مٹی اور پانی سے اور سات بار صرف پانی سے اور امام اعظم کے نزدیک تین بار دھونے سے پاک ہوتا ہے سات بار دھونیکا اول حکم تھا کہ عرب لوگ کتون کو ناپاک نجاست تھے

٨٢٥ **ھ** اَبُوْ سَعِيْدٍ اِذَا شَكَّ اَحَدُكُمْ فِيْ صَلٰوتِهِ فَلَمْ يَدْرِ كَمْ صَلّٰى ثَلٰثًا اَمْ اَرْبَعًا فَلْيَطْرَحِ الشَّكَّ وَلْيَبْنِ عَلٰى مَا اسْتَيْقَنَ ثُمَّ يَسْجُدُ سَجْدَتَيْنِ قَبْلَ اَنْ يُّسَلِّمَ فَاِنْ كَانَ صَلّٰى خَمْسًا شَفَعْنَ لَهٗ صَلٰوتَهٗ وَاِنْ كَانَ صَلّٰى اِتْمَامًا لِاَرْبَعٍ كَانَتَا تَرْغِيْمًا لِلشَّيْطَانِ مسلم مین ابو سعید

فضیلت درود
فضیلت حضرت پر جمیع انبیاء

إِلَى أَنْ تَحْضُرَ الْعَصْرُ وَإِذَا صَلَّيْتُمُ الْعَصْرَ فَإِنَّهُ وَقْتٌ إِلَى أَنْ تَصْفَرَّ الشَّمْسُ وَإِذَا صَلَّيْتُمُ الْمَغْرِبَ فَإِنَّهُ وَقْتٌ
إِلَى أَنْ يَسْقُطَ الشَّفَقُ وَإِذَا صَلَّيْتُمُ الْعِشَاءَ فَإِنَّهُ وَقْتٌ إِلَى نِصْفِ اللَّيْلِ مسلم میں عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے
فرمایا کہ جب تم فجر کی نماز پڑھو تو اوسکا وقت ہے جب تک کہ سورج کا پہلا کنارہ نکلے یعنی اوپر کا کنارہ پھر جب تم ظہر کی نماز پڑھو تو اوسکا وقت ہے جب تک کہ
عصر آوے اور جب تم عصر پڑھو تو اوسکا وقت ہے یہاں تک کہ سورج ڈوبنے کو جھکے اور جب تم مغرب کی نماز پڑھو تو اوسکا وقت ہے جب تک سرخی
ڈوبے اور جب تم عشا کی نماز پڑھو تو اوسکا وقت ہے آدھی رات تک **ف** ہرچند عصر کا وقت سورج ڈوبنے تک اور عشا کا وقت صبح تک ہے
مگر اس حدیث میں مستحب وقت فرمایا یعنی جب سورج ڈوبنے کے قریب ہو اور دھوپ زرد ہو تو وہ وقت مکروہ ہے اور عشا بھی بعد آدھی رات کے
مکروہ ہے

۸۳۱ **خ** أَبُو هُرَيْرَةَ إِذَا ضُيِّعَتِ الْأَمَانَةُ فَانْتَظِرِ السَّاعَةَ **قَالَهُ** لِرَجُلٍ قَالَ مَتَى السَّاعَةُ فَقَالَ كَيْفَ إِضَاعَتُهَا
قَالَ إِذَا وُسِّدَ الْأَمْرُ إِلَى غَيْرِ أَهْلِهِ فَانْتَظِرِ السَّاعَةَ بخاری میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب امانت ضائع کیجاوے
تو انتظار کر قیامت کی یہ حضرتؐ نے اوس مرد سے کہا جسنے کہا تھا کہ قیامت کب آویگی پھر اوس مرد نے کہا کہ امانت کا ضائع ہونا کیسا حضرتؐ نے فرمایا کہ
جب سپرد ہو حکومت اور سرداری نالائق کو تو منتظر رہ قیامت کا **ف** یعنی بے علم کم عقل ظالم کا حاکم ہونا نشانی ہے قیامت کی

۸۳۲ **م** أَبُو مُوسَى إِذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ فَحَمِدَ اللّٰهَ فَشَمِّتُوهُ فَإِنْ لَمْ يَحْمَدِ اللّٰهَ فَلَا تُشَمِّتُوهُ مسلم میں ابوموسیٰؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا
کہ جب کوئی چھینکے پھر الحمد للہ کہے تو اوسکو نیک دعا دو یعنی یرحمک اللہ کہو اور اگر الحمد للہ نہ کہے تو اوسکو مت دعا دو

۸۳۳ **خ** أَبُو هُرَيْرَةَ إِذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلْيَقُلْ لَهُ أَخُوهُ أَوْ صَاحِبُهُ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ فَإِذَا قَالَ لَهُ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ فَلْيَقُلْ يَهْدِيكُمُ
اللّٰهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ بخاری میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب کوئی چھینکے تو الحمد للہ کہے اور اوسکا بھائی یا مصاحب یہ
یرحمک اللہ کہے یعنی خدا تجھ پر رحمت کرے اور جب اوسکو یرحمک اللہ کہے تو چھینکنے والا یوں کہے دوسرے سے کہ یہدیکم اللہ ویصلح بالکم یعنی خدا تمکو نیک راہ پر چلاوے
اور تمہارے دل کو سنوارے **ف** چھینک صحت کی دلیل ہے اسواسطے الحمد للہ کہنا سنت ہوا اور جواب دینا بعضوں کے نزدیک واجب ہے اور بعضوں کے
نزدیک سنت

۸۳۴ **م** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو إِذَا فُتِحَتْ عَلَيْكُمْ فَارِسُ وَالرُّومُ أَيُّ قَوْمٍ أَنْتُمْ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ نَقُولُ كَمَا
أَمَرَنَا اللّٰهُ فَقَالَ أَوْ غَيْرَ ذٰلِكَ تَتَنَافَسُونَ ثُمَّ تَتَحَاسَدُونَ ثُمَّ تَتَدَابَرُونَ ثُمَّ تَتَبَاغَضُونَ أَوْ نَحْوَ ذٰلِكَ ثُمَّ
يَنْطَلِقُونَ فِي مَسَاكِينِ الْمُهَاجِرِينَ فَتَحْمِلُونَ بَعْضَهُمْ عَلَى رِقَابِ بَعْضٍ مسلم میں عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا
کہ جب تمپر فتح ہوگا ایران اور روم کا ملک تو کون قوم ہوگی یعنی شکر گزار ہوگی یا ناشکر کہا عبد الرحمن بن عوف نے ہم شکر گزار ہونگے کہینگے جیسا ہمکو خدا نے

حکم کیا تو حضرت نے فرمایا کہ یا اسکے سوا اور کچھ کہو گے یعنی شکر گزاری نکرو گے بلکہ ہونس کرو گے پھر آپس میں حسد کرو گے پھر آپس میں ایک دوسرے کی جڑ کاٹو گے
برادری کا حق نہ مانو گے پھر آپس میں بغض اور عداوت رکھو گے راوی کو شک ہے کہ حضرت نے یہ لفظ فرمائی یا اسکے مانند کوئی اور پھر حضرت نے فرمایا کہ پھر
تم چلو گے محتاج مہاجرین میں سو چڑھاؤ گے انکے بعضوں کو بعضوں کی گردنوں پر یعنی ایک کو دوسرے کے قابو میں کر دو گے یا انکو تکلیف مالا یطاق دو گے

ف حضرت نے اس حدیث میں روم اور ایران کے فتح ہونے کی آگے سے خبر دی اور زیادتی مال اور دولت کی خرابیاں اور فساد بیان کیے سو
صدیق اور فاروق کی خلافت میں اونکے بندوبست سے کچھ فساد نہوا حضرت عثمان رضہ کی آخر خلافت میں مسلمانوں میں فساد شروع ہوا علی
مرتضی علیہ السلام کی خلافت میں زیادہ بڑھا پھر تو یزید پلید اور مروان اور اوسکی اولاد کی حکومت اور سلطنت میں مہاجرین اصحاب پر زیادتیاں
اور جو جو فساد اور خرابیاں ہوئیں سارا عالم جانتا ہے جیسا فرمایا تھا ویسا ہی ہوا یہ معجزہ ہوا حضرت کا

٨٣٥ خم ابن عمر اِذَا قَاتَلَ اَحَدُکُمْ فَلْیَجْتَنِبِ الْوَجْہَ بخاری میں عبداللہ بن عمر رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی لڑے تو چاہیے کہ مونہہ کو بچاوے

ف یعنی جب مسلمان سے مارکوٹ ہو یا کوئی مسلمان ناحق قتل کا ارادہ کرے تو اپنے بچاؤ کے واسطے اوسکو مارے لیکن مونہہ میں
زخم نہ لگاوے اسواسطے کہ آدمی کا مونہہ اشرف چیز ہے یا کافر سے لڑائی ہو تو جبتک اور جگہ مارنے سے کام نکلے تو اسکے مونہہ کو
نہ مارے لیکن یہ فرض نہیں ہے

٨٣٦ م ابوہریرۃ اِذَا قَالَ اَحَدُکُمْ آمِیْن وَقَالَتِ الْمَلَائِکَۃُ فِی السَّمَاءِ آمِیْن فَوَافَقَتْ اِحْدٰیہُمَا الْاُخْرٰی غُفِرَ لَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ مسلم میں ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جس وقت کسی نے
آمین کہی اور فرشتوں نے آسمان میں آمین کہی پھر موافق پڑ گئی ایک آمین دوسری سے تو اوس آمین کہنے والے کے پچھلے گناہ معاف ہو جاوینگے

ف یعنی جب ایک ہی وقت میں آدمی اور فرشتے نے آمین کہی تو مغفرت ہوتی ہے

٨٣٧ خ ابوہریرۃ اِذَا قَالَ اَحَدُکُمْ لِاَخِیْہِ یَا کَافِرُ فَقَدْ بَاءَ بِہٖ اَحَدُہُمَا بخاری میں ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کسی نے اپنے بھائی مسلمان کو کہا
کہ یا کافر تو ان دونوں میں سے ایک پر کفر پلٹ پڑتا ہے یعنی اگر وہ حقیقت میں کافر ہے تو اوسی پر ثابت رہا اور اگر وہ کافر نہیں تو کہنے والے پر
پلٹ پڑا

٨٣٨ ق ابوہریرۃ اِذَا قَالَ الْاِمَامُ سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ فَقُوْلُوْا اَللّٰہُمَّ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ فَاِنَّہٗ مَنْ وَافَقَ قَوْلُہٗ قَوْلَ الْمَلَائِکَۃِ غُفِرَ لَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب امام کہے سمع اللہ لمن
حمدہ تو تم کہو اللہم ربنا لک الحمد اسواسطے کہ جسکا قول فرشتوں کے قول سے موافق پڑا تو اوسکے پچھلے گناہ معاف ہو جاوینگے

ف امام اعظم رح اور امام مالک رح اور امام احمد کا یہی مذہب ہے کہ امام صرف سمع اللہ لمن حمدہ کہے اور مقتدی صرف ربنا لک الحمد کہیں اور امام شافعی کے نزدیک

دونون قول کو امام بھی جمع کرے اور مقتدی بھی جمع کرین لیکن اس حدیث سے اول مذہب قوی معلوم ہوتا ہے ٨٣٩ حم اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِذَا قَالَ الْاِمَامُ وَلَا الضَّالِّيْنَ فَقُوْلُوْا اٰمِيْنَ فَاِنَّهٗ مَنْ وَافَقَ قَوْلُهٗ قَوْلَ الْمَلٰٓئِكَةِ غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب امام ولا الضالین کہے تو تم آمین کہو اسواسطے کہ جسکا قول فرشتون کے قول کے موافق پڑ جاویگا اوسکے پچھلے گناہ معاف ہو جاوینگے ٨٤٠ هر عُمَرُ اِذَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ فَقَالَ اَحَدُكُمْ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ ثُمَّ قَالَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ قَالَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ثُمَّ قَالَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ قَالَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ ثُمَّ قَالَ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ثُمَّ قَالَ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ قَالَ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ ثُمَّ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مِنْ قَلْبِهٖ دَخَلَ الْجَنَّةَ مسلم مین عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب موذن کہے اللہ اکبر اللہ اکبر تو کوئی تم مین سے جواب مین کہے اللہ اکبر اللہ اکبر پھر موذن کہے اشہد ان لا الہ الا اللہ تو سننے والا کہے اشہد ان لا الہ الا اللہ پھر موذن جب کہے اشہد ان محمدا رسول اللہ تو سننے والا کہے اشہد ان محمدا رسول اللہ پھر جب موذن کہے حی علی الصلوۃ تو سننے والا کہے لاحول ولا قوۃ الا باللہ پھر جب موذن کہے حی علی الفلاح تو سننے والا کہے لاحول ولا قوۃ الا باللہ پھر جب موذن کہے اللہ اکبر اللہ اکبر تو سننے والا کہے اللہ اکبر اللہ اکبر پھر جب موذن کہے لا الہ الا اللہ تو سننے والا لا الہ الا اللہ اپنے سچے دل سے کہے تو بہشت مین جاوے ف اس حدیث مین حضرت نے اذان کا جواب دینا سکھایا اور سچے دل سے جواب دینے والے کو بہشت کا وعدہ کیا جب مسلمان اذان سنے تو سب کاروبار چھوڑکر اذان کا جواب دیوے تاکہ بہشت کی بشارت مین داخل ہو اکثر علما کے نزدیک اذان کا جواب دینا واجب ہے اور اگر ایک مکان مین کئی اذانونکی آواز آتی ہو تو اپنے محلہ کی مسجد کی اذان کا جواب دیوے باقی کا جواب دینا واجب نہین اور اگر قرآن پڑھتا ہو تو چپ ہو کے جواب اذان کا دیکر پڑھے ٨٤١ هر اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِذَا قَامَ اَحَدُكُمْ مِنَ اللَّيْلِ فَاسْتَعْجَمَ الْقُرْاٰنُ عَلٰى لِسَانِهٖ فَلَمْ يَدْرِ مَا يَقُوْلُ فَلْيَضْطَجِعْ مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی رات سے اوٹھے یعنی تہجد کی نماز کے واسطے پھر قرآن اسکی زبان سے صاف نہ پڑھا جاوے سو نیند سے ایسا غافل ہو کہ نجانے کہ کیا کہتا ہے تو چاہیے کہ لیٹ رہے ف یعنی تہجد کی نماز سرور اور حضور سے چاہیے نیند کے غلبے مین یہ بات حاصل نہین اسواسطے سونے کو فرمایا پھر جب غلبہ نیند کا دفع ہو تب نماز مین قرآن پڑھے ٨٤٢ هر اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِذَا قَامَ اَحَدُكُمْ مِنَ اللَّيْلِ فَلْيُصَلِّ رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی رات سے اوٹھے یعنی تہجد کو تو چاہیے کہ دو رکعت ہلکی نماز پڑھے ف حضرت نے خوب حکمت بتائی کہ اول نیند کا خمار اور سستی بدن مین ہوتی ہے جب اول ہلکی نماز پڑھی تو باقی تہجد کی نماز خوشی

پڑھے اسواسطے کہ حدیث مین آیا ہے کہ سواے فرض کے سب نمازین گھر مین افضل ہین تاکہ خیر اور برکت گھر مین ہو اور شیطان کا دخل نہو ق

٨٤٧ ابن مسعودٍ اذا قعد احدكم في الصلوٰة فليقل التحيات لله والصلوات والطيبات السلام عليك ايها النبي ورحمة الله وبركاته السلام علينا وعلى عباد الله الصالحين اشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمدا عبده ورسوله بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب کوئی نماز مین بیٹھے تو التحیات پڑھے یعنی سب زبان کی عبادتین جیسے تعریف اور ذکر اور بدن کی عبادتین جیسے نماز اور حج وغیرہ اور مال کی عبادتین جیسے زکوٰۃ اور خیرات صرف خدا ہی کے واسطے ہین سلام تجکو اے پیغمبر اور خدا کی رحمت اور برکت اور سلام ہے ہمکو اور سب خدا کے نیک بندون پر گواہی دیتا ہون کہ سواے خدا کے کوئی لائق بندگی کے نہین اور گواہی دیتا ہون کہ محمد بندہ ہے خدا کا اور اوسکا رسول ہے ف عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ ہم نماز مین بیٹھکر کہا کرتے تھے خدا کو سلام جبرئیل کو سلام میکائیل کو فلانے اور فلانے کو سلام تب حضرتؐ نے ہمکو التحیات سکھلائی اور فرمایا کہ جب تم نے کہا کہ خدا کے نیک بندون پر سلام ہے تو جتنے خدا کے بندے آسمان اور زمین مین ہین خواہ فرشتے خواہ پیغمبر خواہ اولیا خواہ جن خواہ آدمی سبکو تمھارا سلام پہونچ گیا اب ہر ایک کا نام لینا کچھ ضرور نہین نماز مین التحیات پڑھنا امام اعظمؒ اور شافعیؒ کے نزدیک واجب ہے اور امام مالکؒ کے مذہب مین سنت ہے ق

٨٤٨ ابو هريرةَ اذا قلت لصاحبك انصت يوم الجمعة والامام يخطب فقد لغوت بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب تو نے اپنے ساتھی سے کہا کہ چپ رہ جمعہ کے دن اور امام خطبہ پڑھتا ہو تو مقرر تو نے نکمی بات اور لغو حرکت کی ف خطبہ سننا واجب ہے اوس وقت بولنا درست نہین اور جب دوسرے بولنے والے سے کہا کہ چپ رہ تو اوسکا بولنا بھی ثابت ہوا زبان سے نہ منع کرے اشارے سے کہدے ق

٨٤٩ ابن عمرَ اذا كان احدكم على الطعام فلا يعجل حتى يقضي حاجته منه وان اقيمت الصلوٰة بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب کوئی کھانے کو بیٹھے تو جلدی نکرے جبتک کھانے سے فراغت نکرلیوے اگرچہ نماز کی تکبیر بھی ہو گئی ہو ف جلدی کرنا اسواسطے منع فرمایا کہ کھانے کیطرف دل لگا رہیگا حضور دل سے نماز نہو گی اور اگر جانے کہ غلبہ بھوک کا نہین ہے اور کھانا کھانے تک جماعت ہو چکیگی تو نماز مین شریک ہو روایت ہے کہ عبداللہ بن عباسؓ اور ابوہریرہؓ کھانا کھاتے تھے اتنے مین جماعت کی تکبیر ہوئی عبداللہ بن عباسؓ نے ابوہریرہؓ سے کہا کہ جلدی نکرو اسکو کھالو تاکہ نماز مین دل نہ لگا رہے ق

٨٥٠ ابن عمرَ اذا كان احدكم يصلي فلا يبصق قبل وجهه فان الله قبل وجهه بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب تم مین سے کوئی نماز پڑھے تو نہ تھوکے اپنے مونھ کے سامنے اسواسطے کہ خدا کا قبلہ ہے اسکے روبرو ق

٨٥١ ابن مسعودٍ اذا كانوا ثلاثة فلا يتناجى اثنان دون واحدٍ

بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب تین آدمی ہون تو دو آدمی چپکے کان مین بات نکرین ایک کو چھوڑ کے
ف اسواسطے منع کیا کہ تیسرے آدمی کو رنج ہوگا کہ وہ خیال کریگا کہ مجکو مشورے کے لائق نہین جانتے ہین یا کچھ میری بدی کی فکر مین
ہین اور دوسری حدیث مین آیا ہے کہ چار آدمی ہون تو دو آدمی کو چپکے بات کرنا مضائقہ نہین یعنی اس صورت مین رنج نہ آویگا ۸۵۲ ابو سعید اذا کانوا
ثلثۃ فلیؤمھم احدھم واحقھم بالامامۃ اقرؤھم مسلم مین ابو سعیدؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب تین آدمی ہون تو ایک آدمی امامت
کرے اور لائق تر امامت کے واسطے اونمین وہ ہے جو قرآن خوب پڑھ جانتا ہو ف حضرتؐ کے وقت مین جو بڑا قاری ہوتا تھا وہ مسائل بھی خوب جانتا تھا اسواسطے حضرتؐ نے قاری کو عالم پر مقدم کیا
اور اب اکثر اماموں کا یہ مذہب ہے کہ عالم مسئلہ دان قاری پر مقدم ہے کہ نماز مین اگر کچھ خلل ہوگا تو عالم درست کر لیگا نرا قاری اور
حافظ کیا جانے کہ کس چیز سے نماز ٹوٹتی ہے اور کس سے مکروہ ہوتی ہے ۸۵۳ ق جابر اذا کان واسعا فخالف بین طرفیہ و
اذا کان ضیقا فاشدد علی حقویک قالہ له بخاری اور مسلم مین جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب
کپڑا لنبا چوڑا ہوا اوسکے دونون کھونٹون کو جدا جدا باندھ یعنی آدھا کندھو پر ڈال اور آدھے سے ستر گاہ چھپا اور اگر کپڑا چھوٹا
اور تنگ ہو تو صرف اپنی کمر پر تہ بند ھ یعنی ستر گاہ چھپانا مقدم ہے یہ حضرتؐ نے جابرؓ سے فرمایا ۸۵۴ ق ابو ہریرۃ اذا کان یوم
الجمعۃ کان علی کل باب من ابواب المسجد ملائکۃ یکتبون الاول فالاول فاذا جلس الامام طووا
الصحف وجاؤا یستمعون الذکر بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب جمعے کا دن ہوتا ہے
تو مسجد کے سب دروازون پر فرشتے ہوتے ہین لکھے جاتے ہین کہ فلانا شخص آیا اوسکے بعد فلانا پھر جب امام خطبے کے واسطے منبر پر بیٹھا
تو لپیٹ لیتے ہین اون کاغذون کو جنمین لوگون کے نام لکھے جاتے تھے اور مسجد مین آتے ہین خدا کے ذکر سننے کو ف اس حدیث سے
معلوم ہوا کہ جب تک امام خطبہ نہین شروع کرتا تو آنے والونکو فرشتے لکھتے ہین تو اونکو زیادہ ثواب بھی ہوگا اور جب خطبہ
شروع ہوا تو اوسوقت آنے والے کا نام فرشتے اپنے دفتر مین نہین لکھتے حدیث مین اشارہ ہے کہ مسلمان جلد مسجد مین جائے
ہین ۸۵۵ ق ابو موسی اذا کان یوم القیمۃ دفع اللہ الی کل مسلم یھودیا او نصرانیا فیقول ھذا فکاکک من
النار مسلم مین ابو موسیؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب قیامت کا دن ہوگا تو خدا ہر ایک مسلمان کو ایک یہودی یا ایک نصرانی دیگا
پھر فرماویگا کہ یہ تیری دوزخ کی مخلصی کا بدلا ہے یعنی تیرے بدلے یہودی یا نصرانی دوزخ مین جاویگا تو چھوٹ گیا ف یہودیون نے بہت پیغمبرون کو
ستایا اور قتل کیا اور نصرانیون نے حضرت عیسیٰ کو خدا کا بیٹا ٹھہرایا اور ہمارے حضرتؐ کا انکار کیا اور مسلمانون نے حضرتؐ کو مانا تو اگلے سب پیغمبرونکو بھی مانا

سوا اس واسطے خدا نے مسلمانوں کا بدلا یہودیوں اور نصرانیوں کو مقرر کیا یہ ظلم نہیں ہے بلکہ انصاف ہے کہ تابعدار کو منکر اور موذی منکر
کو ملک لیکن یہ اون مسلمانوں کے حق میں ہے جو نے عذاب بہشت میں جاوینگے اسواسطے کہ حضرت اکثر مسلمانوں کو شفاعت کر کے دوزخ
سے نکالینگے اگر سب دوزخ سے بچتے تو شفاعت کی پھر کیا حاجت تھی

٨٥٦ ھ جابر اِذَا كَفَّنَ اَحَدُكُمْ اَخَاهُ فَلْيُحَسِّنْ كَفَنَهُ مسلم
میں جابر رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی اپنے بھائی مسلمان کو کفن دیوے تو چاہیے اچھا ستھرا کفن دیوے ف یعنی مطلب یہ نہیں
کہ بہت قیمتی ہو بلکہ حلال مال کا سفید صاف نیا کپڑا مراد ہے اور اوسکے قدر لیاقت سے کم نہو

٨٥٧ ھ ابو ہریرۃ اِذَا مَاتَ الْاِنْسَانُ انْقَطَعَ
عَنْهُ عَمَلُهُ اِلَّا مِنْ ثَلٰثَةٍ اِلَّا مِنْ صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ اَوْ عِلْمٍ يُنْتَفَعُ بِهٖ اَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ يَدْعُوْ لَهٗ مسلم میں ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ جب آدمی مرگیا تو اوسکا عمل کٹ گیا اور موقوف ہوا مگر تین طرح کے عمل موت کے بعد بھی اونکا ثواب نہیں موقوف ہوتا ایک
تو خیرات اور صدقہ جسکا فائدہ ہمیشہ جاری رہے دوسرے وہ علم جس سے خلق فائدہ پاوے تیسرے نیکبخت بیٹا جو باپ کے واسطے دعا کرے
ف یعنی نیک عمل کا ثواب زندگی تک ہے بعد موت کے نہ عمل ہے نہ ثواب مگر ان تین عملوں کا ثواب موت کے بعد بھی موقوف نہیں ہوتا صدقہ جاریہ یعنی وہ
نیک کام جسکا فائدہ خلقت کو سدا حاصل ہے جیسے مسجد اور کنواں اور سرا اور مسافروں کی زمین اور وقف زمین کا یا گھر کا یا کتاب کا اور علم کہ جسکا
خلقت کو فائدہ ہے یعنی لوگوں کو علم دین پڑھانا دینی علم کی کتاب بنانا جیسے علم تفسیر اور علم حدیث اور علم فقہ یا کسی دین کی کتاب کا ترجمہ اور شرح کرنا
تاکہ ناواقف مسلمان دین سے واقف ہوجاویں اور نیک بیٹا یعنی بدکار بیٹے سے میت کو ثواب نہیں حاصل مطلب اس حدیث کا یہ ہے کہ موت ہر دم سامنے
ہے ایسا نہو کہ دین کی راہ سے آدمی بے نام و نشان مرجاوے ان تین کاموں میں سے جو ہو سکے اوسکی جلد فکر کرے اگر دنیا کا کچھ مقدور ہو تو اوسکے موافق صدقہ
جاریہ کی تدبیر کرے اگر عالم ہے تو اوسکے باقی رہنے کی فکر کرے اور اگر اولاد ہے تو اونکو دین کی تعلیم کرے اور بری صحبت اور برے کاموں سے بچاوے تاکہ موت کے بعد اونکی
دعا سے فائدہ اوٹھاوے معلوم ہوا کہ مردہ حقیقت میں وہ ہے جسکا موت کے بعد کچھ نیک نشان نرہا بیت زندہ جاوید گشت ہر کہ نکونام زیست * کز
عقبش ذکر خیر زندہ کند نام را

٨٥٨ ق ابن عمر اِذَا مَاتَ الرَّجُلُ عُرِضَ عَلَيْهِ مَقْعَدُهٗ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ اِنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ
فَالْجَنَّةُ وَاِنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ النَّارِ فَالنَّارُ ثُمَّ يُقَالُ هٰذَا مَقْعَدُكَ الَّذِيْ تُبْعَثُ اِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عمر
رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب مرجاتا ہے مرد تو اوسکا اصلی مکان صبح و شام سامنے کیا جاتا ہے اگر وہ بہشتی ہے تو بہشت دکھائی جاتی ہے اور
اگر دوزخی ہے تو دوزخ دکھائی جاتی ہے پھر اوس سے فرشتے کہتے ہیں یہ تیرا مقام ہے کہ قیامت کے دن ہیں تو بھیجا جاویگا ف دکھلانیکا یہ فائدہ کہ ایماندار خوش
اور مشتاق ہو اور کافر کو رنج اور حسرت زیادہ ہو

٨٥٩ ق ابو موسیٰ اِذَا مَرَّ اَحَدُكُمْ فِيْ مَسْجِدِنَا اَوْ سُوْقِنَا وَمَعَهٗ نَبْلٌ فَلْيَاْخُذْ بِنِصَالِهَا ثُمَّ لِيَاْخُذْ بِنِصَالِهَا

ثُمَّ لِيَأْخُذْ بِنِصَالِهَا بخاری اور مسلم مین ابو موسیٰؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی مسجد یا بازار مین گذرے اور ہاتھ مین تیر ہوں
تو چاہیے کہ اونکی گانسی اپنی ہاتھ مین پکڑ لیوے پھر گانسی پکڑ لیوے پھر گانسی پکڑ لیوے ف گانسی پکڑ لینے کو اس واسطے فرمایا کہ کسی شخص کو نہ لگ جاوے اور تین
بار اسواسطے فرمایا کہ لوگ اس حکم کو سہل نہ سمجھین اور مسجد اور بازار کو اس واسطے خاص کر کیا کہ وہان اکثر ہجوم ہوتا ہے اس حدیث سے معلوم
ہوا کہ مجمع مین جیاقی بندوق اور تمنچے کو دونون پانون پر چڑھا کر لیجانا درست نہین کہ اکثر دغا ہو گئی ہے ھ ابْنُ مَسْعُوْدٍ اِذَا مَرَّ ٦٠
بِالنُّطْفَةِ ثِنْتَانِ وَاَرْبَعُوْنَ لَيْلَةً بَعَثَ اللّٰهُ اِلَيْهَا مَلَكًا فَصَوَّرَهَا وَخَلَقَ سَمْعَهَا وَبَصَرَهَا وَجِلْدَهَا
وَلَحْمَهَا وَعِظَامَهَا ثُمَّ قَالَ يَا رَبِّ اَذَكَرٌ اَمْ اُنْثٰى فَيَقْضِىْ رَبُّكَ مَا شَاءَ وَيَكْتُبُ الْمَلَكُ ثُمَّ يَقُوْلُ يَا رَبِّ اَجَلُهُ
فَيَقُوْلُ رَبُّكَ مَا شَاءَ وَيَكْتُبُ الْمَلَكُ ثُمَّ يَقُوْلُ يَا رَبِّ رِزْقُهُ فَيَقُوْلُ رَبُّكَ مَا شَاءَ وَيَكْتُبُ الْمَلَكُ ثُمَّ
يَخْرُجُ الْمَلَكُ بِالصَّحِيْفَةِ فِيْ يَدِهٖ فَلَا يَزِيْدُ عَلٰى اَمْرٍ وَلَا يَنْقُصُ مسلم مین عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ جب نطفے پر بیالیس دن گذر جاتے ہین تو اوسکی طرف خدا فرشتے کو بھیجتا ہے سو وہ اوسکی صورت بناتا ہے اور اوسکے کان اور آنکھ
اور کھال اور گوشت اور ہڈیان جدا جدا بناتا ہے پھر فرشتہ کہتا ہے کہ اے رب مرد بنے گا یا عورت سو تیرا رب حکم دیتا ہے جیسا چاہتا ہے
اور فرشتہ اوسکو لکھہ لیتا ہے پھر فرشتہ پوچھتا ہے کہ اسکی اے رب زندگی کتنی ہے اور موت کب ہے سو فرما دیتا ہے تیرا رب جتنا چاہتا ہے
اور فرشتہ اوسکو لکھہ لیتا ہے پھر فرشتہ پوچھتا ہے کہ اے رب اسکی روزی کتنی ہے سو خدا فرما دیتا ہے جتنا چاہتا ہے اور فرشتہ اوسکو لکھہ لیتا ہے پھر
فرشتہ اوس حساب کے دفتر کو باہر نکال لاتا ہے اپنے ہاتھہ مین پھر اوسمین نہ کچھہ بڑھتا ہے نہ گھٹتا ہے ف فرشتے خدا کی طرف سے عالم کے سب
کامون پر مقرر ہین لیکن اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اپنے سپرد کامون مین ایسا اختیار نہین رکھتے کہ جو چاہین سو کرین بلکہ ہر ایک کام مین ذرسی
ذرسی بات کو خدا سے پوچھتے ہین سبحان اللہ مالک و حاکم اسکا نام ہے کہ عرش سے فرش تک لاکھون فرشتے داروغہ ہین لیکن بدون
اوسکے حکم نہ کوئی پتا ہلے نہ قطرہ گرے اور یہ جو عالم مین مشہور ہے کہ آدمی کی کھوپری مین ماتھے پر جو نقش ہین وہ قسمت کا لکھا ہے اس حدیث سے
معلوم ہوا کہ اس بات کی کچھہ اصل نہین اسواسطے کہ قسمت کے حساب کو فرشتہ باہر نکال لاتا ہے واللہ اعلم دوسرے باب کی حدیث مین تھا کہ چالیس
دن نطفہ رہتا ہے اور چالیس دن خون بستہ ہوتا ہے اور چالیس دن کے بعد گوشت بنتا ہے اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بیالیس ہی
دن کے بعد گوشت اور ہڈیان بنتی ہین تو مطلب یہ کہ بیالیس دن کے بعد بدن کا طور خاکا ہوتا ہے اور کمال پوری صورت بعد چار مہینے کے
ہوتی ہے تو دونون حدیثون کا ایک ہی مطلب ہوا واللہ اعلم ح اَبُوْ مُوْسٰى اِذَا مَرِضَ الْعَبْدُ اَوْ سَافَرَ كُتِبَ لَهٗ مِثْلُ مَا كَانَ ٦١

يَعْمَلُ مُقِيمًا صَحِيحًا بخاری مین ابو موسیٰ رضہ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب بیمار ہوتا ہے بندہ یا سفر کرتا ہے تو اوسکا ثواب ویسا ہی لکھا جاتا ہے جیسا وہ اپنے وطن مین اور صحت کی حالت مین کرتا تھا ف یعنی بیمار کی عبادت اور نماز خواہ بیٹھے ہو خواہ لیٹے ہو خواہ تیمم سے تو اوسکا ثواب صحت کی نماز کے برابر ہے جو کھڑے ہوکر پڑھتا تھا وضو سے اور سفر کی دو رکعتونکا ثواب چار رکعت کے برابر ہے جیسا وطن مین پڑھتا تھا اور بعضے کہتے ہین کہ وظیفہ اور نفلونکا بھی ثواب پاویگا جو حالت صحت اور وطن مین کرتا تھا اور اب بیماری اور سفر سے نہین کرسکتا

٨٦٢ ھر اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِذَا مَضٰی شَطْرُ اللَّيْلِ اَوْ ثُلُثَاهُ يَنْزِلُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی اِلَی السَّمَآءِ الدُّنْيَا فَيَقُوْلُ هَلْ مِنْ سَآئِلٍ فَيُعْطٰی هَلْ مِنْ دَاعٍ فَيُسْتَجَابُ لَهٗ هَلْ مِنْ مُسْتَغْفِرٍ فَيُغْفَرَ لَهٗ حَتّٰی يَنْفَجِرَ الصُّبْحُ وَفِيْ رِوَايَةٍ مَنْ يُقْرِضُ غَيْرَ عَدُوْمٍ وَّلَا ظَلُوْمٍ وَفِيْ رِوَايَةٍ عَدِيْمٍ مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب آدھی رات جاتی ہے یا تہائی رات باقی رہے خدایتعالیٰ بڑی برکت والا اوترتا ہے پہلے آسمان تک پھر فرماتا ہے کہ کوئی ہے مانگنے والا اوسکو دیا جاوے کوئی ہے دعا کرنے والا تو اوسکی دعا قبول ہووے کوئی ہے گناہ بخشانے والا جسکے گناہ بخشے جاوین اسی طرح فرماتا ہے صبح تک اور ایک روایت مین یون ہے کہ خدا فرماتا ہے کہ کون قرض دے اوسکو جو مفلس محتاج اور لیجانے والا نہین یعنی خدا کو اور ایک روایت مین بجاے عدوم کے عدیم ہے لیکن مطلب ایک ہی ہے ف خدایتعالیٰ جسم سے پاک ہے اوترنا چڑھنا اوسکی شان نہین تو مطلب یہ ہے کہ آدھی رات سے صبح تک رحمت الٰہی اپنے بندون پر نہایت متوجہ ہوتی ہے یہان تک کہ خود سوال اور دعا کا تقاضا فرماتا ہے تاکہ قبول کرے معلوم ہوا کہ وہ وقت نہایت برکت اور رحمت اور قبولیت کا ہے اسی واسطے اوس وقت کی نماز یعنی تہجد بعد فرض کے سب نفلون سے بہتر ہے افسوس صد افسوس کہ یہ دولت ہزار کو ہو اور اہل غفلت اوس وقت نیند مین یا ناچ رنگ مین اور اس دولت سے محروم رہین الله اپنے کرم سے اوس وقت کی نماز کا شوق ہمارے دلون مین ڈالے اور اوسکی قدر ہمکو سمجھاوے اور یہ جو فرمایا کہ کون قرض دیوے اوسکو جو مفلس اور لیجانے والا نہین یعنی قرض اس خیال سے مفلس کو نہین دیتے کہ یہ کہان سے ادا کریگا اور بد معاملہ کو نہین دیتے کہ یہ کھا جاویگا دغاباز ہے نہ ادا کریگا سو خدا فرماتا ہے کہ مین مفلس نہین کہ تم مجھکو نہ دو اور لیجانے والا نہین جو دیتے ہوئے ڈرتے ہو یعنی میری صفت غنی اور کریم ہے ایک کے عوض دس سے سات سو تک دیتا ہون پھر میری راہ مین دیتے ہوئے تمکو کیا تامل ہے

٨٦٣ ھر اَبُوْ بَكْرَةَ اِذَا نَزَلَتْ اَوْ وَقَعَتْ فَمَنْ كَانَتْ لَهٗ اِبِلٌ فَلْيَلْحَقْ بِاِبِلِهٖ وَمَنْ كَانَتْ لَهٗ غَنَمٌ فَلْيَلْحَقْ بِغَنَمِهٖ وَمَنْ كَانَتْ لَهٗ اَرْضٌ فَلْيَلْحَقْ بِاَرْضِهٖ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ مَنْ لَّمْ تَكُنْ لَّهٗ اِبِلٌ وَّلَا غَنَمٌ وَّلَا اَرْضٌ قَالَ يَعْمِدُ اِلٰی سَيْفِهٖ فَيَدُقُّ عَلٰی حَدِّهٖ بِحَجَرٍ ثُمَّ لِيَنْجُ اِنِ اسْتَطَاعَ النَّجَآءَ اَللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ اَللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ اَللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ فَقَالَ رَجُلٌ اَرَاَيْتَ اِنْ اُكْرِهْتُ حَتّٰی يُنْطَلَقَ بِیْ اِلٰی اَحَدِ الصَّفَّيْنِ اَوْ اِحْدَی الْفِئَتَيْنِ فَضَرَبَنِیْ رَجُلٌ بِسَيْفِهٖ اَوْ يَجِیْءُ سَهْمٌ فَيَقْتُلُنِیْ قَالَ يَبُوْءُ بِاِثْمِهٖ وَاِثْمِكَ وَيَكُوْنُ مِنْ اَصْحَابِ النَّارِ

وقت فتنہ

مسلم مین ابو بکرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب فتنہ اور فساد میری امت مین اوترے یا پڑے تو جسکے اونٹ ہون وہ اپنے اونٹون مین جا ملے
اور جسکی بکریان ہون وہ اپنی بکریون مین جا ملے اور جسکی کھیتی کی زمین ہو وہ اپنی زمین پاس جا رہے پھر ایک مرد نے کہا کہ بھلا فرمائیے تو جسکے نہ اونٹ ہون
نہ بکریان نہ زمین وہ کیا کرے حضرت نے فرمایا کہ وہ اپنی تلوار کا قصد کرے سو پتھر سے اوسکی باڑھ کو کوٹ ڈالے یعنی لڑنے کی چیز کوئی باقی نہ رکھے جو حوصلہ ہو لڑائی
کا پھر جلدی کرے اپنے بچاؤ مین جتنی ہو سکے الٰہی مین تیرا حکم پہونچا چکا الٰہی مین تیرا حکم پہونچا چکا الٰہی مین تیرا حکم پہونچا چکا اسکو تین بار فرمایا پھر ایک مرد نے
کہا بھلا بتلائیے تو کہ اگر مجھسے زبردستی کرین یہان تک کہ دو صفون مین یا دو گروہون مین کسی طرف کھینچ لیجاوین پھر وہان کوئی مجھکو تلوار مارے یا کوئی تیر
آوے اور مجھکو قتل کرے حضرت نے فرمایا کہ تیرا اور اوسکا گناہ اوسی پر پلٹ پڑیگا اور وہ دوزخیون مین داخل ہوگا ف حضرت کو معلوم تھا کہ میرے بعد فساد ہونگے
اور مسلمانون مین قتل شروع ہوگا اسواسطے حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور اوسوقت مین گوشہ گیری بتلائی اکثر حضرت کے اصحاب مثل عبد اللہ بن عمر اور سعد بن
۶۶۴ ابی وقاص اور ابو بکرہ مسلمانونکی جنگ مین شریک نہوئے بموجب اسی حدیث کے ق ابن عمر رض اِذَا نَصَحَ الْعَبْدُ لِسَیِّدِہٖ وَ اَحْسَنَ عِبَادَۃَ اللہِ
كَانَ لَہُ الْاَجْرُ مَرَّتَیْنِ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب غلام نے اپنے مالک کی خیر خواہی کی اور اپنے
خدا کی اچھی عبادت کی تو اوسکے دوہرے ثواب ہونگے ف یعنی ایک ثواب مجازی مالک کی اطاعت کا اور دوسرا ثواب حقیقی مالک کی اطاعت کا ق
۶۶۵ ابو ہریرۃ رض اِذَا نَظَرَ اَحَدُکُمْ اِلٰی مَنْ فُضِّلَ عَلَیْہِ فِی الْمَالِ وَالْخَلْقِ فَلْیَنْظُرْ اِلٰی مَنْ ھُوَ اَسْفَلُ مِنْہُ بخاری مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی دیکھے مال اور صورت مین اپنے سے بہتر کو تو چاہیے کہ اپنے سے کمتر کو دیکھے ف یعنی جب کسی زیادہ مالدار اور خوبصورت کو دیکھے تو
لازم ہے کہ جو اپنے سے کمتر ہین مال اور شکل مین اونکو دھیان کرے تاکہ اوسکو حسرت اور افسوس اور ناشکری نہ حاصل ہو اس واسطے کہ دنیا مین
جو شخص ہے اوس سے ہزارون بدتر بھی عالم مین موجود ہین مثلاً اگر کوئی محتاج ہے تو ہزارون محتاج بھی ہین اور بیمار بھی ہین اور اگر کوئی محتاج اور بیمار ہی ہے تو کروڑون
محتاج بھی ہین بیمار بھی ہین اور کافر بھی تو اوسنے ہزار درجے یہ بہتر ہے سبحان اللہ حضرت نے عجب مجرب علاج بتلائی کہ اگر اسکا دھیان کرے تو کبھی
رنج دل مین نہ آوے اور خدا کا شکوہ زبان سے نہ نکلے بلکہ شکر گزاری کیا کرے اور مصابیح مین پوری روایت یون ہے کہ دنیا مین کمتر لوگون کو دیکھے اور
دین مین اپنے سے بہتر لوگونکو دھیان کرے تاکہ اپنی عبادت اور خوبیون سے غرور نہ دلمین سماوے مثلاً اگر یہ شخص نماز پنجگانہ پڑھتا ہے تو دوسرا تہجد بھی
پڑھتا ہے تو وہی افضل ہوا اسی طرح لاکھون بندے ایک سے ایک عبادت اور پرہیزگاری مین بہتر موجود ہین اگر دھیان کیا کریگا تو دینداری مین
آپ کو کمتر اور سست جانیگا اور اگر دینداری مین اپنے سے کمتر لوگون کو خیال کریگا کہ فلانا نماز نہین پڑھتا فلانا مقدور دار ہو کر حج نہین کرتا
۶۶۶ زکوٰۃ نہین دیتا تو آپ کو یہ شخص بہتر سمجھیگا اور یہی اسکے حق مین زہر ہے ق انس اِذَا نَعَسَ اَحَدُکُمْ فِی الصَّلٰوۃِ فَلْیَنَمْ حَتّٰی یَعْلَمَ مَا یَقْرَأُ

بخاری مین انس رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم مین سے کوئی نماز مین اونگھنے لگے تو اوسکو چاہیے کہ سو رہے یہان تک کہ جانے جو پڑھے
ف یعنی سونے کے بعد جب ایسا ہوش ہو کہ اپنے پڑھنے کو سمجھے تب نماز پڑھے نیند کی حالت مین نماز اسواسطے منع فرمائی کہ ایسی حالت مین
آدمی کہتا ہے کچھ اور نکلتا ہے اور کچھ ق عَائِشَةُ اِذَا نَعَسَ اَحَدُكُمْ وَهُوَ يُصَلِّي فَلْيَرْقُدْ حَتّٰى يَذْهَبَ عَنْهُ النَّوْمُ فَاِنَّ ٨٦٧
اَحَدَكُمْ اِذَا صَلّٰى وَهُوَ نَاعِسٌ لَا يَدْرِي لَعَلَّهُ يَذْهَبُ يَسْتَغْفِرُ فَيَسُبُّ نَفْسَهُ بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رض سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم مین سے کوئی اونگھے نماز پڑھنے مین تو چاہیے کہ سو رہے یہان تک کہ نیند جاتی رہے اسواسطے کہ جب تم مین سے کوئی نماز پڑھیگا اونگھتا تو اوسکو نہ معلوم ہوگا
شاید وہ تو مغفرت مانگنے کا قصد کرے سو اپنی جان کو کوسنے لگے ھ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِذَا وَجَدَ اَحَدُكُمْ فِي بَطْنِهِ شَيْئًا فَاَشْكَلَ عَلَيْهِ اَخَرَجَ مِنْهُ شَيْءٌ ٨٦٨
اَمْ لَا فَلَا يَخْرُجَنَّ مِنَ الْمَسْجِدِ حَتّٰى يَسْمَعَ صَوْتًا اَوْ يَجِدَ رِيْحًا مسلم مین ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی اپنے پیٹ مین کچھ گڑگڑاہٹ پاوے سو اوسکو شبہہ ہے
کہ اوسکے پیٹ سے کچھ نکلا یا نہین تو مسجد سے نہ نکلے یہان تک کہ آواز سنے یا بدبو پاوے ف یعنی جب ریح آوے اور جب وضو ٹوٹنے کا شبہہ پڑے تو نماز توڑنے اور مسجد سے
باہر نہ نکلے اور جب ریح کی آواز سنے اور بدبو پاوے تو اس صورت مین وضو گیا غرض کہ شبہے سے وضو نہین جاتا یقین سے جاتا ہے ھ طَلْحَةُ ٨٦٩
اِذَا وَضَعَ اَحَدُكُمْ بَيْنَ يَدَيْهِ مِثْلَ مُؤْخِرَةِ الرَّحْلِ فَلْيُصَلِّ وَلَا يُبَالِ مَنْ مَرَّ وَرَاءَ ذٰلِكَ مسلم مین طلحہ رض سے روایت
کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کسی نے اپنے آگے کجاوے کی پچھلی لکڑی کے برابر کوئی چیز رکھی تو چاہیے کہ نماز پڑھے اور کچھ خیال نکرے کہ اوسکی اوس طرف سے
کون گذر گیا ف یعنی اگر میدان مین نماز پڑھے تو ہاتھ کے برابر ایک لکڑی اپنے آگے گاڑ لیوے پھر بے دغدغہ نماز پڑھے جو چاہے ادھر سے رفت
کرے ح اَبُوْ سَعِيْدٍ اِذَا وُضِعَتِ الْجَنَازَةُ وَاحْتَمَلَهَا الرِّجَالُ عَلٰى اَعْنَاقِهِمْ فَاِنْ كَانَتْ صَالِحَةً قَالَتْ قَدِّمُوْنِيْ ٨٧٠
وَاِنْ كَانَتْ غَيْرَ صَالِحَةٍ قَالَتْ يَا وَيْلَهَا اَيْنَ تَذْهَبُوْنَ بِهَا يَسْمَعُ صَوْتَهَا كُلُّ شَيْءٍ اِلَّا الْاِنْسَانَ
وَلَوْ سَمِعَهُ صَعِقَ بخاری مین ابوسعید رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب جنازہ رکھا جاتا ہے اور اوسکو لوگ اپنے مونڈھون پر
اوٹھاتے ہین تو اگر نیک روح ہوتی ہے تو کہتی ہے مجکو آگے لیچلو اور اگر نیک نہین ہوتی تو کہتی ہے اے خرابی تم کدھر اوسکو لیے جاتے ہو ہر چیز
اوسکی آواز سنتی ہے سوا آدمی کے اور اگر آدمی اوسکو سنے تو چیخ مارے ف نیک آدمی کو ثواب موجود ہوتا ہے تو مشتاق ہوتا ہے اور بد آدمی
عذاب قبر کے خوف سے گھبراتا ہے م ثَوْبَانُ اِذَا وُضِعَ السَّيْفُ فِيْ اُمَّتِيْ لَمْ يُرْفَعْ عَنْهَا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مسلم مین ثوبان رض سے ٨٧١
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کہ میری امت مین تلوار ڈالی جاویگی تو امت سے قیامت تک نہ اوٹھے گی ف حضرت بیٹھے تھے اور حضرت عثمان رض
اوس طرف سے نکلے حضرت نے فرمایا کہ یہ شخص مظلوم مارا جاویگا پھر یہ حدیث فرمائی یعنی جب سے اس امت مین خونریزی اور فساد شروع ہو گیا قیامت تک

۷۷۲ نہ موقوف ہوگا یہ حدیث معجزہ ہے کہ جیسا حضرتؐ نے فرمایا اب تک ویسا ہی ہوا ق عَائِشَۃَ اِذَا وُضِعَ الْعَشَاءُ وَاُقِیْمَتِ الصَّلٰوۃُ
فَابْدَؤُا بِالْعَشَاءِ بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب ان کا کھانا تیار ہو اور عشا کی نماز کی اقامت ہو تو
تم کھانے کی ابتدا کرو ف یعنی اول کھانے سے فراغت کرو پھر نماز پڑھو تا کہ تسکین سے نماز ہو کھانے کی طرف نہ دل لگا رہے ف حسن
صغانی اس کتاب کے مصنف نے کہا کہ مجکو مدت سے آرزو تھی کہ میں حضرتؐ کو خواب میں دیکھوں اور کسی حدیث کی صحت حضرتؐ سے تحقیق کروں تا کہ مجکو
اعلیٰ رتبے کی سند حاصل ہو اور اس آرزو میں بہت برس گذرے آخرش مہینے کی شب ذی قعدہ کی اٹھارہویں تاریخ سن چھ سو گیارہ ہجری میں فجر کے
قریب میں نے خواب میں دیکھا کہ گویا میں نے چھت پر مغرب کی نماز شروع کی اور حضرتؐ بیٹھے ان کا کھانا کھاتے ہیں اور حضرتؐ کے ساتھ اور چند لوگ ہیں سو
حضرتؐ نے مجکو کھانے کے واسطے بلایا میں نے چاہا کہ نماز پڑھ کے جاؤں تو مجکو ابوسعید بن معلیٰ کی وہ بات یاد آئی کہ حضرتؐ نے اونکو پکارا تھا اور وہ
نماز پڑھتے تھے سو اونھوں نے بے نماز پڑھے جواب نہ دیا حضرتؐ نے فرمایا خدا نے نہیں کہا فرمایا کہ جواب دو خدا کو اور اوسکے رسول کو جب تمکو
بلاویں اس خیال سے میں حضرتؐ کے پاس گیا تو میں نے کہا کہ یا رسول اللہ کیا یہ حدیث صحیح ہے کہ جب ان کا کھانا تیار ہو تو اول کھانا شروع کرو حضرتؐ
۷۷۳ نے فرمایا کہ ہاں یعنی یہ حدیث صحیح ہے خم اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اِذَا وَقَعَ الذُّبَابُ فِیْ شَرَابِ اَحَدِکُمْ فَلْیَغْمِسْہُ ثُمَّ لِیَنْزِعْہُ فَاِنَّ
فِیْ اَحَدِ جَنَاحَیْہِ دَاءً وَفِی الْاٰخَرِ شِفَاءً بخاری میں ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب تمہارے پانی میں مکھی
گر پڑے تو چاہیے کہ اوسکو ڈبو دے پھر اوسکو نکال ڈالے اسواسطے کہ اوسکے ایک پر میں مرض ہے اور دوسرے پر میں شفا ہے ف دوسری روایت
یوں ہے کہ مکھی اپنے شفا کے پر کو اونچا رکھتی ہے اور بیماری کے پر کو نیچے رکھتی ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بے خون کے حیوان مرنے سے
۷۷۴ پانی ناپاک نہیں ہوتا ھر جَابِرٍ اِذَا وَقَعَتْ لُقْمَۃُ اَحَدِکُمْ فَلْیَاْخُذْھَا فَلْیُمِطْ مَا کَانَ بِہَا مِنْ اَذًی وَلْیَاْکُلْھَا وَلَا
یَدَعْھَا لِلشَّیْطَانِ وَلَا یَمْسَحْ یَدَہٗ بِالْمِنْدِیْلِ حَتّٰی یَلْعَقَ اَصَابِعَہٗ فَاِنَّہٗ لَا یَدْرِیْ فِیْ اَیِّ طَعَامِہِ الْبَرَکَۃُ مسلم
جابر رضہ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کسی کا لقمہ گر پڑے تو چاہیے کہ اوسکو اوٹھا لیوے اور جو گرد غبار اوس پر لگا ہو اوسکو دور کرے اور چاہیے کہ اوسکو
کھا لیوے اور اوسکو شیطان کے واسطے نہ چھوڑے اور اپنا ہاتھ رومال میں نہ پونچھے جب تک کہ اپنی اونگلیاں نہ چاٹے اسواسطے کہ وہ نہیں جانتا کہ اوسکے
کھانے کی کس چیز میں برکت ہے ف گرا لقمہ لینا غرور کی دلیل ہے کہ ناحق ضائع کرتا ہے اور اونگلیاں چاٹنے سے غرور دفع ہوتا ہے
۷۷۵ اور برکت کی امید علاوہ ہے ھر عَبْدُ اللہِ بْنُ مُغَفَّلٍ اِذَا وَلَغَ الْکَلْبُ فِی الْاِنَاءِ فَاغْسِلُوْہُ سَبْعَ مَرَّاتٍ وَعَفِّرُوْہُ
الثَّامِنَۃَ فِی التُّرَابِ مسلم میں عبداللہ بن مغفل رضہ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب برتن میں کتا مونہہ ڈالے تو اوسکو سات بار دھو ڈالو

اور آٹھوین بار خشک ہتو ہے ہ متفق ابو ہریرۃ و جابر بن سمرۃ اذا ھلک کسریٰ فلا کسریٰ بعدہ واذا ھلک ۸۷۴
قیصر فلا قیصر بعدہ والذی نفس محمد بیدہ لتنفقن کنوزھما فی سبیل اللہ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرۃ اور جابر سے روایت ہے
کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب ایران کا بادشاہ ہلاک ہوگا تو اوسکے بعد کوئی وہانکا بادشاہ نہوگا اور جب روم کا بادشاہ ہلاک ہوگا تو کوئی اوسکے بعد وہانکا
بادشاہ نہوگا اور قسم ہے اوس ذات پاک کی جسکے ہاتھ مین محمد کی جان ہے کہ مقرر دونون ملکون کے خزانے خدا کی راہ مین بانٹے
جاوینگے ف یعنی روم اور ایران کے بادشاہون کے خاندان مین سلطنت نرہیگی اسلام کا عمل دخل وہان ہوگا یہ حدیث معجزہ ہے جیسا
حضرتؐ نے فرمایا ویسا ہی ہوا چنانچہ ایران عمر فاروقؓ کی خلافت مین فتح ہوا چھتیس ہزار کا لشکر اسلام تھا ہر سپاہی کو بارہ ہزار درم ملے تھے
تو اس حساب سے خزانہ ایران کا بیالیس کرور ہوا اور اسی طرح روم بھی مسلمانون کے ہاتھ سے فتح ہوا اور وہانکا خزانہ بھی لشکر اسلام مین
تقسیم ہوا خ جابر اذا ھم احدکم بالامر فلیرکع رکعتین من غیر الفریضۃ ثم لیقل اللھم انی ۸۷۵
استخیرک بعلمک واستقدرک بقدرتک واسئلک من فضلک العظیم فانک تقدر ولا
اقدر وتعلم ولا اعلم وانت علام الغیوب اللھم ان کنت تعلم ان ھذا الامر خیر لی فی دینی و
معاشی وعاقبۃ امری او قال عاجل امری واجلہ فاقدرہ لی ویسرہ لی ثم بارک لی فیہ اللھم وان کنت
تعلم ان ھذا الامر شر لی فی دینی ومعاشی وعاقبۃ امری او قال فی عاجل امری واجلہ فاصرفہ
عنی واصرفنی عنہ واقدر لی الخیر حیث کان ثم رضنی بہ بخاری مین جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے
فرمایا کہ جب تم مین سے کوئی شخص کسی کام کا ارادہ کرے تو چاہیے کہ دو رکعتین فرض کے سوا پڑھے یعنی نفل نیت کرے پھر یہ دعا پڑھے اللھم
سے آخر تک یعنی الٰہی مین تجھسے خیریت مانگتا ہون تیرے علم کے وسیلے سے اور تجھسے قدرت مانگتا ہون تیری قدرت کے وسیلے
اور سوال کرتا ہون تیرے بڑے فضل سے سو مقرر تو قادر ہے مجکو قدرت نہین اور تو جانتا ہے اور مین نہین جانتا اور تو سب چھپی ہوئی چیزونکا
دانا ہے الٰہی اگر تو جانتا ہو کہ یہ کام بہتر ہے میرے واسطے میرے دین اور دنیا مین اور انجام مین یا یون فرمایا کہ میری دنیا اور عاقبت مین
تو اوسکو میرے واسطے مقدر کر اور اوسکو میرے واسطے آسان کردے پھر اوسمین میرے واسطے برکت دے الٰہی اور اگر تو جانتا ہو کہ یہ کام
میرے حق مین برا ہے میرے دین اور دنیا مین اور انجام کار مین یا یون فرمایا کہ میری دنیا اور عاقبت مین تو اوسکو ہٹادے مجھسے اور ہٹا دے مجکو
اوس سے اور مقرر کردے میرے واسطے بہتر کام کو جہان کہین کہ ہو پھر مجکو اوس سے راضی کردے ف [illegible] روایت ہے کہ حضرتؐ نے

ہمکو استخارہ سکھلایا جیسے قرآن سکھلایا یعنی جب کسی کام کا قصد کرے تو سنت ہے کہ دو رکعت پڑھکے یہ دعا کرے اور اوس کام کا نام لیوے تین روز یا سات روز اسی طرح کرے انجام بخیر ہوگا یا خواب مین کچھہ حال معلوم ہوگا یا دل مین کرنا یا نکرنا جم جاویگا غرض کہ جسنے کہ جس کام مین اس طرح استخارہ کیا اوسکا نقصان نہین ہوا سنت استخارہ اسی طرح ہے اور یہ جو شیعہ تسبیح سے استخارہ کرتے ہین یا جنفے لوگ اور طرح قرآن سے استخارہ کرتے ہین سو بے اصل ہے غیب دریافت کرنے کا شرع مین کوئی قاعدہ مقرر نہین **فصل** اس فصل مین وہ حدیث ہے جسکے سرے پر اذ ہے

۷۸ ق عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَمْعَةَ اِذِ انْبَعَثَ اَشْقَاهَا اِنْبَعَثَ اِلَيْهَا رَجُلٌ عَزِيْزٌ عَارِمٌ مَنِيْعٌ فِيْ رَهْطِهٖ مِثْلُ اَبِيْ زَمْعَةَ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن زمعہ رضے سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب اونٹنی کی کوچین کاٹنے کو قوم ثمود کا بڑا بدبخت اوٹھا اوسکی طرف ایک مرد اوٹھا جو اپنی قوم مین سردار تھے شرم بڑا دبنگ تھا ابو زمعہ کے برابر **ف** ابو زمعہ ایک بڑا کافر تھا حضرت کو بہت تکلیف دیتا تھا آخر کو اندھا ہوگیا تھا اور اوسکے بیٹے جنگ بدر مین مارے گئے حضرت نے اس حدیث مین اوس ملعون کی قوم ثمود کے بدبخت سے مثال دی یعنی قدار بن سالف قوم ثمود کا شقی ایسا ناپاک تھا جیسے ابو زمعہ ہے اس امت مین

اَلْبَابُ الْخَامِسُ

۷۹ پانچوین باب مین چند قسم کے احادیث ہین اول قسم وہ حدیثین ہین جنکے سرے پر ما ہے ق اَنَسٌ مَا اَجِدُ لَكُمْ اِلَّا اَنْ تَلْحَقُوْا بِالذَّوْدِ قَالَهٗ لِرَهْطٍ مِنْ عُكْلٍ ثَمَانِيَةٍ اِجْتَوَوُا الْمَدِيْنَةَ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَبْغِنَا رِسْلًا بخاری اور مسلم مین انس رضے سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مین تمھارے واسطے کوئی علاج نہین پاتا سوائے اسکے کہ تم اونٹوں مین جاکر ملو یہ حضرت نے قوم عکل کے آٹھہ آدمیون سے فرمایا اونکو مدینے کی آب و ہوا ناموافق پڑی تھی سو اونھون نے کہا کہ یا رسول اللہ ہمارے واسطے دودھ تلاش کیجیے **ف** چند لوگ مسلمان ہوکر مدینے مین بیمار ہوتے جلندر کی بیماری اونکو تھی حضرت کے اونٹ چراگاہ مین پھرتے تھے اونکو وہان بھیجدیا جب وہ دودھ سے اچھے ہوگئے تو چرانے والے کو اندھا کرکے اوسکو قتل کرکے اونٹ ہانک لے چلے حضرت نے اونکو پکڑا منگوایا اور گرم سلائی اونکی آنکھون مین ڈالکے اندھا کیا پھر اونکے ہاتھہ پاؤن کٹوا ڈالے آخر ش کو مرگئے شرع مین قطاع الطریق اور ڈاکہ مارنے والون کی یہی سزا ہے

۸۰ ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ مَا اَذِنَ اللّٰهُ لِشَيْءٍ كَاَذَنِهٖ لِنَبِيٍّ يَتَغَنّٰى بِالْقُرْاٰنِ يَجْهَرُ بِهٖ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضے سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا نے کوئی چیز رضامندی سے نہین سنی پیغمبر کی قرأت کے برابر جب کہ پیغمبر خوش آوازی سے قرآن پڑھے پکار کے یعنی پیغمبر کا قرآن پڑھنا آواز سے خدا کو بہت پسند ہے **ف** قرآن خوش آوازی سے پڑھنا درست ہے بلکہ مستحب

خطاب قرآن خوش الحانی خوبی سے

ہے بشرطیکہ حروف کی کمی زیادتی نہو اور راگ رنگینی کی رعایت نکرے اور معانی مین خلل نہ پڑے خ اَبُوْ هُرَيْرَةَ مَا اُعْطِيكُمْ ٨٨١
وَلَا اَمْنَعُكُمْ اِنَّمَا اَنَا قَاسِمٌ اَضَعُ حَيْثُ اُمِرْتُ بخاری مین ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مین تمکو نہین دیتا اور نہ منع
نہین کرتا مین تو صرف تقسیم کرنے والا ہون رکھتا ہون جہان مجھکو حکم ہوتا ہے ف حضرتؐ نے ایکبار مال تقسیم کیا بعضے لوگون نے زیادہ مانگا
تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی دنیا اور نہ دنیا میری طرف سے نہین خدا کی طرف سے ہے خ اَلْمِقْدَامُ بْنُ مَعْدِيْكَرِبَ مَا اَكَلَ اَحَدٌ ٨٨٢
طَعَامًا قَطُّ خَيْرًا مِنْ اَنْ يَّاْكُلَ مِنْ عَمَلِ يَدِهٖ وَاِنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ دَاوٗدَ كَانَ يَاْكُلُ مِنْ عَمَلِ يَدِهٖ بخاری مین مقدام
بن معدیکربؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کسی نے کوئی کھانا کبھی اپنے ہاتھ کے کسب سے بہتر نہین کھایا اور البتہ خدا کا پیغمبر داؤدؑ اپنے
ہاتھ کے کسب سے کھاتا تھا ف بقدر قوت کے کسب کرنا فرض ہے اور ہاتھ کا کسب زیادہ تر حلال اور طیب ہے حضرت داؤدؑ رات کو
گشت کے واسطے نکلے حضرت جبرئیلؑ آدمی کی صورت ہوکر سامنے ہوئے حضرت داؤدؑ نے پوچھا کہ داؤد کیسا آدمی ہے اونھون نے کہا کہ
خوب آدمی ہے لیکن اوس مین یہ خصلت اچھی نہین کہ ملک کے محصول سے کھاتا ہے اور بہتر آدمی وہ ہے جو ہاتھ کے کسب سے کھاوے
حضرت داؤدؑ نے جناب الٰہی مین عرض کی کہ الٰہی مجھکو کوئی پیشہ سکھا دے خدا نے اونکو زرہ بنانا تعلیم کیا پھر حضرت داؤدؑ اوسی کسب سے
اپنا خرچ کرتے تھے م مُسْتَوْرِدُ الْفِهْرِيُّ مَا الدُّنْيَا فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا كَمَا يَجْعَلُ اَحَدُكُمْ اِصْبَعَهُ السَّبَّابَةَ ٨٨٣
فِي الْيَمِّ فَلْيَنْظُرْ بِمَ تَرْجِعُ مسلم مین مستوردؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہین ہے دنیا آخرت کے روبرو مگر جیسے کہ کوئی اپنی
کلمے کی اونگلی دریا مین ڈالے پھر دیکھے کہ کس قدر پانی لگا لاویگی ف یعنی آخرت کے روبرو دنیا نہایت حقیر اور قلیل ہے جیسے دریا کے
روبرو قطرہ ع چہ نسبت خاک را با عالم پاک خ اِبْنُ عَبَّاسٍ مَا الْعَمَلُ فِيْ اَيَّامٍ اَفْضَلَ مِنْهَا فِيْ هٰذِهِ الْاَيَّامِ قَالُوْا وَلَا ٨٨٤
الْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَالَ وَلَا الْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اِلَّا رَجُلٌ خَرَجَ يُخَاطِرُ بِنَفْسِهٖ وَمَالِهٖ فَلَمْ يَرْجِعْ
بِشَيْءٍ يعنی اَيَّامَ الْعَشْرِ بخاری مین عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ عمل کرنا کوئی دنون مین افضل نہین
ہے ان دنون سے یعنی ذیحجہ کے دس دنون سے اصحاب نے کہا اور راہ خدا مین جہاد کرنا بھی اس سے افضل نہین فرمایا اور راہ خدا مین
جہاد کرنا بھی اوس سے افضل نہین مگر اوس مرد کا جہاد افضل ہے کہ جو نکلا اپنا جان اور مال نثار کرتا پھر نہ پلٹا کچھ لیکر یعنی شہید ہوگیا
ف معلوم ہوا کہ عشرۂ ذیحجہ کے برابر کوئی ایام کی عبادت افضل نہین خ عَائِشَةُ مَا اَنَا بِقَارِئٍ فَاَتَاهُ الْمَلَكُ الَّذِيْ ٨٨٥
جَاءَهٗ بِغَارِ حِرَاءٍ فَقَالَ اقْرَاْ قَالَ فَاَخَذَنِيْ فَغَطَّنِيْ حَتّٰى بَلَغَ مِنِّي الْجَهْدُ ثُمَّ اَرْسَلَنِيْ فَقَالَ اقْرَاْ قُلْتُ مَا اَنَا

بِقَارِیٍٔ فَاَخَذَنِیْ فَغَطَّنِیْ الثَّانِیَۃَ حَتّٰی بَلَغَ مِنِّی الْجُهْدَ ثُمَّ اَرْسَلَنِیْ فَقَالَ اقْرَأْ فَقُلْتُ مَا اَنَا بِقَارِیٍٔ فَاَخَذَنِیْ فَغَطَّنِیْ الثَّالِثَۃَ حَتّٰی بَلَغَ مِنِّی الْجُهْدَ ثُمَّ اَرْسَلَنِیْ فَقَالَ اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّکَ الَّذِیْ خَلَقَ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ اِقْرَأْ وَرَبُّکَ الْاَکْرَمُ الَّذِیْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ یَعْلَمْ بخاری مین حضرت عائشہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مین تو پڑھا نہین یہ حضرت نے اوس فرشتے سے فرمایا جو حضرت پاس حرا پہاڑ کے غار مین آیا تھا سو اوسنے حضرت سے کہا کہ پڑھ حضرت نے فرمایا پھر اوسنے مجھکو پکڑا اور سخت دبایا یہان تک کہ مجھکو طاقت نرہی پھر اوسنے مجھکو چھوڑ دیا اور کہا پڑھ مینے کہا کہ مین تو پڑھا نہین سو اوسنے مجھکو پکڑا اور دوسری بار دبایا یہان تک کے مجھکو طاقت نرہی پھر اوسنے مجھکو چھوڑا اور کہا پڑھ مینے کہا کہ مین تو پڑھا نہین سو اوسنے مجھکو پکڑا اور تیسری بار دبایا یہانتک کہ مجھکو طاقت نرہی پھر اوسنے مجھکو چھوڑ دیا اور کہا کہ پڑھ اپنے رب کا نام جسنے پیدا کیا بنایا آدمی کو خون کی پھٹکی سے پڑھ اور تیرا رب بڑا بزرگ ہے جسنے قلم کے سبب سے علم دیا سکھایا آدمی کو جسکی اوسکو خبر نہتھی فا حضرت کے سب چالیس برس کی ہوئی اور پیغمبری کا زمانہ قریب ہوا تو حضرت نے گوشہ گیری اختیار کی یعنی مکہ مین ایک حرا پہاڑ ہے اوسکے غار مین ذکر و فکر مین رہتے اور غیب کی آوازین سنتے درخت اور پتھر حضرت کو سلام کرتے جو خواب دیکھتے سو ٹھیک ہوتے چھ مہینے اسی حالت مین گذرے پھر سورۂ اقرأ کی پانچ آیتین جبرئیل لے آئے ریشمی کپڑے پر لکھی تھین حضرت حرف شناس نتھے نہ پڑھ سکے حضرت جبرئیل نے حضرت کو دبایا اور علم لدنی دیا پھر حضرت گھر مین تشریف لائے دل حضرت کا کانپتا تھا حضرت خدیجہ رضی سے فرمایا کہ مجھکو اڑھاؤ جب حضرت کو تسکین ہوئی حضرت خدیجہ رضی سے یہ سب حال کہا اور فرمایا کہ مجھکو اپنی جان کا خوف ہے حضرت خدیجہ نے کہا یہ نہین ہونیکا آپ خوش رہیے خدا آپ کو ہرگز نہ برباد کریگا آپ تو راست گو ہین برابر دیتے ہین محتاج کو دیتے ہین محتاجوں کا کام کر دیتے ہین مہمانداری کرتے ہین لوگونکے مصیبتون کے کام مین آتے ہین پھر حضرت خدیجہ رضی حضرت کو ورقہ بن نوفل کے پاس لیگئین اسواسطے کہ وہ شخص انجیل کا عالم تھا اور بڈھا اور اندھا ہوگیا تھا اوسنے جب حضرت سے یہ سب حال سنا تو کہا کہ یہ فرشتہ ناموس ہے جو حضرت موسیٰ پر اوترا تھا یعنی جبرئیل کاش مین جوان ہوتا کاش مین زندہ ہوتا جس وقت کہ تیری قوم تجھکو نکالیگی حضرت نے فرمایا کیا میری قوم مجھکو نکال دیگی ورقہ نے کہا کہ ہان یہی سنت ہے سب پیغمبرونکی پھر اوسکے بعد تین برس وحی نہ اوتری پھر سورۂ مدثر اوتری اور قرآن اوترنا متواتر شروع ہوا ق

۲۴۴ اَبُوْهُرَیْرَۃَ مَا اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَیَّ فِیْهَا شَیْئًا اِلَّا هٰذِہِ الْاٰیَۃَ الْفَاذَّۃَ الْجَامِعَۃَ فَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّۃٍ خَیْرًا یَّرَہٗ وَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّۃٍ شَرًّا یَّرَہٗ **قَالَہٗ** حِیْنَ سُئِلَ عَنِ الْحُمُرِ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا نے اس مقدمے مین میرے اوپر کچھ نہین اوتارا مگر یہی ایک آیت جو سبکو شامل ہے کہ جو ذرہ برابر نیکی کریگا سو دیکھیگا اور جو ذرہ برابر بدی کریگا سو دیکھیگا ف لوگون نے حضرت سے سوال کیا کہ گدھون مین زکوۃ ہے یا نہین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی ہر چند ان مین زکوۃ واجب نہین لیکن اگر کوئی راہ خدا مین دیگا مقرر ثواب

ہوگا اسواسطے کہ اندک نیکی کا ثواب ورا ندک بدی کا عذاب و برو آویگا ہدایہ مین لکھا ہے کہ گدھوںمین کوئی نہین لیکن سوداگری کی نیت سے زکوٰۃ واجب ہے ۔ ھ اَبُوْھُرَیْرَۃَ مَا اَنْزَلَ اللّٰہُ مِنَ السَّمَاءِ مِنْ بَرَکَۃٍ اِلَّا اَصْبَحَ فَرِیْقٌ مِّنَ النَّاسِ بِھَا کَافِرِیْنَ یُنْزِلُ اللّٰہُ الْغَیْثَ فَیَقُوْلُوْنَ بِکَوْکَبِ کَذَا وَکَذَا مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہین اوتاری خدا نے کوئی برکت آسمان سے مگر بعضے لوگ اوسکے منکر ہوتے ہین خدا تو مینھہ برساتا ہے سو لوگ کہتے ہین کہ فلانے اور فلانے ستارے کی تاثیر سے برسا خ اَبُوْھُرَیْرَۃَ مَا اَنْزَلَ اللّٰہُ مِنْ دَاءٍ اِلَّا اَنْزَلَ لَہٗ شِفَاءً بخاری مین ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہین اوتارا خدا نے کوئی مرض مگر اوسکی شفا بھی اوتاری ہے ف حضرت سلیمانؑ کو حق تعالیٰ نے دواؤن کے خواص الہام کیے اکثر طب ونحین سے معلوم ہوئی معلوم ہوا کہ علم طب سیکھنا درست ہے خدا کو شافی جان کے دوا علاج کرنا توکل کے مخالف نہین سواسطے کہ حضرتؐ نے بہت علاج کی ہے خ اَبُوْھُرَیْرَۃَ مَا بَعَثَ اللّٰہُ مِنْ نَّبِیٍّ وَّلَا اسْتَخْلَفَ خَلِیْفَۃً اِلَّا کَانَتْ لَہٗ بِطَانَتَانِ بِطَانَۃٌ تَاْمُرُہٗ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَحُضُّہٗ عَلَیْہِ وَبِطَانَۃٌ تَاْمُرُہٗ بِالشَّرِّ وَتَحُضُّہٗ عَلَیْہِ وَالْمَعْصُوْمُ مَنْ عَصَمَہُ اللّٰہُ بخاری مین ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خدا نے کوئی پیغمبر نہین بھیجا اور نہ کوئی خلیفہ مقرر کیا مگر اوسکے دو چھپے رفیق ہوتے ہین ایک رفیق اوسکو نیک کام بتلاتا ہے اور اوسپر رغبت دلاتا ہے اور دوسرا رفیق بدکام سکھلاتا ہے اور اوسپر رغبت دلاتا ہے اور گناہ ہوسنے تو وہی معصوم ہے جسکو خدا بچاوے ف یعنی فرشتہ اور شیطان پیغمبر اور خلیفہ کے بھی ساتھہ ہوتے ہے لیکن پیغمبر تو معصوم ہین اسواسطے حق تعالیٰ شیطان کو مغلوب رکھتا ہے پیغمبر پر اوسکا قابو نہین چلتا چنانچہ حضرتؐ نے فرمایا ہے کہ شیطان میرے تابع ہوگیا ہے مجکو بدکام کا وسوسہ نہین دیتا ہے خلاصہ یہ کہ پیغمبر کے سوا کوئی معصوم نہین اگرچہ امام اور ولی ہو شیطان سے نڈر نہین ہوسکتا یہی عقیدہ ہے اہل سنت کا خ اَبُوْھُرَیْرَۃَ مَا بَعَثَ اللّٰہُ نَبِیًّا اِلَّا رَعَی الْغَنَمَ فَقَالُوْا وَاَنْتَ فَقَالَ نَعَمْ کُنْتُ اَرْعَاھَا عَلٰی قَرَارِیْطَ لِاَھْلِ مَکَّۃَ بخاری مین ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خدا نے کوئی ایسا پیغمبر نہین بھیجا جسنے بکریان نہ چرائی ہون اصحابؓ نے کہا اور کیا آپ نے بھی بکریان چرائین ہین حضرت نے فرمایا کہ ہان مینے بھی مکے والون کی بکریان چند قیراط کی مزدوری پر چرائین ہین ف بکریان چرانے مین یہ حکمت ہے تا پیغمبر گلہ بانی سیکھین تاکہ آدمیون کی سرداری کرین قیراط پانچ جو کے برابر ہوتا ہے سونے کے م ھِشَامُ ابْنُ عَامِرِنِ الْاَنْصَارِیُّ مَا بَیْنَ خَلْقِ اٰدَمَ اِلٰی قِیَامِ السَّاعَۃِ خَلْقٌ اَکْبَرُ مِنَ الدَّجَّالِ مسلم مین ہشام بن عامرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ آدم کی خلقت سے قیامت تک کوئی مخلوق شر و فساد مین دجال سے بڑا نہین ف یعنی سب مفسدون اور گمراہ کرنے والون سے دجال زیادہ تر ہے عالم مین کوئی بلا اوسکے برابر نہین ق اُسَامَۃُ بْنُ زَیْدٍ

۸۸۷ ۸۸۸ ۸۸۹ ۸۹۰ ۸۹۱ ۸۹۲

مَا تَرَكْتُ بَعْدِي فِتْنَةً أَضَرَّ عَلَى الرِّجَالِ مِنَ النِّسَاءِ بخاری اور مسلم مین اسامہ بن زید رضہ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہین چھوڑ گیا مین اپنے بعد کوئی فتنہ جو زیادہ ضرر پونہچانے والا ہو مردونپر عورتون سے **ف** یعنی مردون کے حق مین عورتون کے برابر کوئی بلا اور فتنہ نہین اسواسطے کہ اونکا گھورنا اور حرام کاری اور اونکی اطاعت دین مین خلل ڈالتی ہے غرضکہ اکثر فساد عورتون کے سبب ہوتے ہین اسواسطے حضرت کو زیادہ تشویش تھی

۹۳ **ق** ابن عمر مَا تَزَالُ الْمَسْأَلَةُ بِالْعَبْدِ حَتَّى يَلْقَى اللهَ وَمَا فِي وَجْهِهِ مُزْعَةٌ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر رضہ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ہمیشہ سوال کرنا آدمی کا یہ نوبت پونہچاویگا کہ خدا کو ملیگا منہ پر ایک بوٹی بھی نہوگی **ف** یعنی لوگون سے سوال کرنے والا قیامت مین نہایت ذلیل ہوگا

۹۴ **ق** ابن عمر مَا حَقُّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ يَبِيتُ عَلَيْهِ ثَلَاثُ لَيَالٍ إِلَّا وَعِنْدَهُ وَصِيَّةٌ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر رضہ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہین لائق ہے مسلمان مرد کو کہ اوسپر تین راتین گذرین نے وصیت کے **ف** یعنی جسپر لوگون کا قرض ہو یا کسیکی امانت ہو اوسپر لازم ہے کہ اپنے پاس اوسکی وصیت لکھہ رکھے تاکہ اوسکے بعد اوسکے وارث اوسپر عمل کرین اسواسطے کہ آدمی کو اپنی موت معلوم نہین وصیت لکھہ رکھنا اس صورت مین تو واجب ہے اور اگر کسیکا لینا دینا نہو تو وصیت کرنا واجب نہین مستحب ہے

۹۵ **ق** اَلْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ وَمَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ مَا خَلَأَتِ الْقَصْوَاءُ وَمَا ذَاكَ لَهَا بِخُلُقٍ وَلَكِنْ حَبَسَهَا حَابِسُ الْفِيلِ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يَسْأَلُونِي خُطَّةً يُعَظِّمُونَ فِيهَا حُرُمَاتِ اللهِ إِلَّا أَعْطَيْتُهُمْ إِيَّاهَا بخاری اور مسلم مین مسور بن مخرمہ و مروان بن حکم رضہ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہین تھک گئی اونٹنی جسکا قصوی نام ہے اور یہ اوسکی خو نہین ولیکن اوسکو بند کیا ہے ہاتھی کے بند کرنے والے نے یعنی خدا نے قسم ہے اوس ذات پاک کی جسکے قابو مین میری جان ہے کہ مکے والے جو مانگینگے کوئی کام جسمین آداب خدا کی تعظیم کرین مگر مین اونکو دونگا یعنی وہ بات قبول کرونگا **ف** حضرتؐ چھٹے سال احرام باندھکے مدینے سے مکے کو چلے عمرہ کرنیکو راہ مین اونٹنی حضرت کی بیٹھ گئی صحابہ کہا اونٹنی تھک گئی تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی تو اونٹنی کھڑی ہوئی پھر حضرت صلح کرکے پلٹ آئے چنانچہ اسکا مفصل قصہ دوسرے باب مین ہو چکا

۹۶ **ق** اَنَسٌ مَا رَأَيْنَا مِنْ شَيْءٍ وَإِنْ وَجَدْنَاهُ لَبَحْرًا يَعْنِي فَرَسَ أَبِي طَلْحَةَ الَّذِي كَانَ يُقَالُ لَهُ مَنْدُوبٌ بخاری اور مسلم مین انس رضہ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ہمنے تو کچھ نہین دیکھا اور اس گھوڑے کا قدم تو دریا پایا مراد ابو طلحہ کا گھوڑا ہے جسکو مندوب کہتے تھے **ف** ایکبار مدینے مین بڑی ہول پڑی رات کو حضرت ابو طلحہ کا گھوڑا عاریت لیکر سوار ہوکے تنہا سب سے آگے نکل گئے اصحاب پیچھے دور تھے جب معلوم ہوا کہ کچھہ نتھا تو حضرتؐ وہان سے پھرے تب حدیث فرمائی یہ گھوڑا نہایت سست قدم مشہور تھا حضرتؐ کی برکت سے نہایت

نیز قدم ہو گیا چنانچہ حضرت نے اوسکی تعریف کی اس حدیث سے کمال شجاعت حضرت کی معلوم ہوئی کہ خوف کی حالت میں رات کو تنہا آگے بڑھ جانا
کمال شجاعت پر دلیل ہے **ق** اَبُو سَعِيدٍ مَا رُزِقَ الْعَبْدُ رِزْقًا أَوْسَعَ عَلَيْهِ مِنَ الصَّبْرِ بخاری اور مسلم میں ابو سعید رضی سے روایت ۸۹۷
ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہیں دیا گیا بندہ کوئی روزی صبر سے زیادہ کشادگی اور وسعت میں **ف** یعنی صبر اور قناعت کے برابر کوئی روزی نہیں
اس واسطے کہ اگر قناعت نہیں تو کتنا ہی مال ہو حرص نہیں مٹتی شعر ای قناعت توانگرم گردان ٭ کہ ورای تو ہیچ نعمت نیست **ق** زَيْدُ بْنُ ۸۹۸
ثَابِتٍ مَا زَالَ بِكُمْ صَنِيعُكُمْ حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّهُ سَيُكْتَبُ عَلَيْكُمْ فَعَلَيْكُمْ بِالصَّلَاةِ فِي بُيُوتِكُمْ فَإِنَّ خَيْرَ صَلَاةِ الْمَرْءِ فِي بَيْتِهِ إِلَّا
الصَّلَاةَ الْمَكْتُوبَةَ بخاری اور مسلم میں زید بن ثابت سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمیشہ رہا تمھارے ساتھ تمھارا عمل یعنی تراویح کے واسطے جمع ہونا یہان تک
کہ میں نے گمان کیا کہ وہ تم پر قریب ہے کہ فرض ہو جاوے سو لازم پکڑو نماز کو اپنے گھروں میں اس واسطے کہ بہتر نماز مرد کی اپنے گھر ہی میں ہے مگر فرض نماز یعنی فرض نماز
مسجد میں افضل ہے **ف** حضرت نے ایک سال رمضان میں مسجد کے اندر چٹائی کا حجرہ بنایا عبادت اور اعتکاف کے واسطے حضرت نے اوسکے اندر رات کو تراویح کی نماز پڑھی
چند اصحاب بھی ساتھ ہوے ایک رات بہت لوگ مسجد میں جمع ہوے حضرت نے اوس رات نماز نہ پڑھی اصحاب سمجھے کہ حضرت سو گئے بعضے اصحاب کھانسنے لگے تاکہ حضرت جاگیں اور نماز پڑھاویں
تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی میں ڈرتا ہوں کہ تراویح کی نماز تم پر فرض نہ ہو جاوے پھر اگر نہ ہو سکے گی تو گنہگار ہو گے اپنے گھروں میں
جا کر پڑھو حضرت عمر فاروق رض نے اپنی خلافت میں تراویح کی نماز مسجد میں جاری کی اس واسطے کہ نماز کی خوبی حضرت کے فعل سے ثابت
تھی صرف فرض ہونے کے خوف سے حضرت نے موقوف کرا دی تھی اور حضرت کے بعد وہی موقوف ہوئی فرض ہونے کا ڈر رہا شیعہ جو کہتے ہیں کہ
تراویح عمر کی ایجاد ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ غلط بات ہے بلکہ حضرت کی سنت ہے **ق** عَائِشَةُ مَا زَالَ جِبْرِيلُ يُوصِينِي ۸۹۹
بِالْجَارِ حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّهُ سَيُوَرِّثُهُ بخاری اور مسلم میں حضرت عایشہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمیشہ جبرئیل مجکو ہمسایے
کے احسان کی وصیت کرتا ہے یہان تک کہ میرے گمان میں آیا کہ جبرئیل ہمسایے کو وارث کر دیگا **ف** یعنی یہان تک ہمسایے کے ساتھ
احسان کرنے کی تاکید کی کہ میں سمجھا کہ ایک ہمسایہ دوسرے ہمسایے کا وارث ہو جاویگا اس حدیث میں حق ہمسایگی کی کمال تاکید ہے **م**
أَبُو الدَّرْدَاءِ مَا طَلَعَتْ شَمْسٌ قَطُّ إِلَّا بِجَنْبَتَيْهَا مَلَكَانِ يَقُولَانِ اللَّهُمَّ عَجِّلْ لِمُنْفِقٍ خَلَفًا وَعَجِّلْ لِمُمْسِكٍ ۹۰۰
تَلَفًا مسلم میں ابو درداء رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا نہیں طلوع کرتا آفتاب کبھی مگر کہ اوسکے دونوں کناروں پر دو فرشتے کہتے ہیں
کہ الٰہی جلدی دے خرچ کرنے والے سخی کو بدلا اور جلدی دے بخیل کو نقصان **ف** یہی سبب ہے کہ سخی کا ہاتھ خالی نہیں رہتا اور بخیل کا خواہ
مخواہ نقصان ہوتا ہے **ق** اَبُو سَعِيدٍ مَا عَلَيْكُمْ أَنْ لَا تَفْعَلُوا يَعْنِي الْعَزْلَ بخاری اور مسلم میں ابو سعید رضی سے روایت ہے ۹۰۱

(حاشیہ: ف ذکر سنت بودن تراویح و در جماعت بودن)

کہ حضرت نے فرمایا کہ بہتر کچھ مضائقہ نہین آمین کیا زو ف بعضے اصحاب نے پوچھا کہ ہم نہین چاہتے کہ لونڈیون سے اولاد پیدا ہو اگر حکم ہو عزل انزال
کے وقت ہم اونسے علٰحدہ ہو جایا کرین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی

۹۰۲ ھ انس ما کان الرفق فی شیء قط الا زانہ ولا کان
الخرق فی شیء قط الا شانہ مسلم مین انس رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین ہوتی نرمی کسی چیز مین کبھی مگر کہ اوسکو زینت
دیتی ہے اور نہین ہوتی سختی کسی چیز مین ہرگز مگر کہ اوسکو ناقص اور معیوب کر دیتی ہے ف یعنی نرمی ہر چیز کو سنوارتی ہے اور سختی بگاڑتی
ہے نرمی سے دشمن دوست بن جاتا ہے اور سختی اور بدمزاجی سے دوست دشمن ہو جاتا ہے

۹۰۳ ق انس ما کان اللہ لیسلطک علی
ذلک او قال علی قالہ لصاحبۃ الشاۃ المسمومۃ متفق بخاری اور مسلم مین انس رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا ایسا
نہین کہ تجکو اسپر قادر کر دیتا یا یون فرمایا کہ مجھپر قادر کر دیتا حضرت نے زہردار بکری والی سے فرمایا ف خیبر مین ایک یہودی عورت نے بکری
مین زہر ڈالکے حضرت کی دعوت کی حضرت نے اور اصحاب نے کھانا شروع کیا پھر ہاتھ اوٹھا لیا اور اصحاب کو منع کیا اور فرمایا کہ اسمین زہر ہے
پھر اوس عورت کو بلایا اوسنے زہر ڈالنے کا اقرار کیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی حضرت کو اس زہر کی ہمیشہ تکلیف ہوا کرتی تھی چنانچہ اسی
صدمے سے حضرت کا انتقال بھی ہوا تھا

۹۰۴ ق کعب بن عجرۃ ما کنت اری ان الجہد بلغ بک ہذا او اری بک ما اری
اما تجد شاۃ قلت لا قال صم ثلثۃ ایام او اطعم ستۃ مساکین لکل مسکین نصف صاع من طعام و
احلق راسک قالہ لہ بخاری اور مسلم مین کعب بن عجرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مجھکو گمان تھا کہ تجکو ایسی تکلیف پہونچی ہوگی اور ایک روایت
مین یون ہے کہ مجھکو معلوم تھا کہ تجکو ایسی تکلیف ہوگی جیسا کہ اب مین تجھے دیکھتا ہون کیا تجکو ایک بکری نہ ملیگی مینے کہا کہ نہین حضرت نے فرمایا تو تین روزے رکھ
چھ محتاجون کو کھانا دے ہر محتاج کو ڈیڑھ سیر اور آدھی چھٹانک گیہون اور اپنا سر مونڈ ڈال یہ حضرت نے کعب بن عجرہ سے فرمایا ف کعب بن عجرہ احرام
باندھے ہوئے تھے اور سر کی جوئین اونکے منھ پر جھڑتی تھین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اس عذر سے احرام والے کو سر مونڈنا درست ہے کفارہ دیکر
کرے اور اگر مقدور نہین تو تین روزے رکھے یا چھ محتاجون کو کھانا کھلاوے ہر ایک کو ڈیڑھ ڈیڑھ سیر اور آدھی چھٹانک گیہون کے برابر

۹۰۵ ھ سہل بن سعد مالی الیوم فی النساء من حاجۃ قالہ لامراۃ عرضت نفسہا علیہ بخاری مین سہل
بن سعد رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مجھکو تو آج عورتون کی طرف کچھ حاجت اور ضرورت نہین یہ حضرت نے اوس عورت سے کہا تھا جسنے
اپنی ذات کو حضرت کے سامنے کیا ف خدا نے حکم کیا تھا کہ جو عورت کہ خاوند والی نہو بدون مہر کے اپنی ذات پیغمبر کو بخشے تو حضرت پر وہ عورت حلال
تھی ایک بار ایک عورت نے کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مینے اپنی ذات حضرت کو بخشی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی عورت کی کچھ مجھکو حاجت نہین

ہندوستان مین انصاری اس وقت مین مسلمانون پر طعنہ دیتے ہین کہ تمھارے پیغمبر کی نو بیبیان تھین بلکہ تمام عالم کی عورتین اپنے واسطے
حلال کر لین تھین اور حال آنکہ پیغمبرون کو عورتون کی طرف خواہش نہین ہوتی اوسکا جواب یہ ہے کہ اگر عورتسے نفرت کرنا عمدہ کمال آدمی کا ہوتا
تو سب جہان کے نامرد اور ہیجڑے پیغمبر بن جاتے بلکہ خود آدمی کا نشان دنیا مین نہوتا اسواسطے کہ اول حضرت آدم سے نکاح کی سنت جاری
ہوئی بلکہ خود انجیل کے اندر پولس حواری نے اوس مکتوب مین جو عبریون کو لکھا یون کہا ہے کہ تمام خلق مین نکاح کرنا معزز اور افضل ہے
اور مشہور ہے کہ حضرت داود کے ننانوے بیبیان تھین اور توریت مین موجود ہے کہ حضرت ابراہیم کی تین عورتین تھین سارا اور ہاجرا اور قنطورا اور
حضرت موسیٰ کی دو عورتین تھین ایک صفورا اور دوسری حبشی عورت اور حضرت یعقوب کی چار عورتین تھین دو بیبیان اور دو حرم سو اگر
عورتین کرنا پیغمبرونکی شان کے مخالف ہوتا تو حضرت ابراہیم اور حضرت یعقوب اور حضرت موسیٰ اور حضرت داود کیون کرتے اور باوجودیکہ خدا نے
ہمارے پیغمبر پر سب خاوندوالی عورتین جو خوشی سے بدون مہر اپنی ذات بخشتین حلال کی تھین اس حدیث سے معلوم ہوا کہ پھر بھی حضرت قبول
نکرتے تھے پھر تو باوجود میسر ہونے اور اجازت الٰہی کے کنارہ کرنا دلیل ہے کمال عفت اور پاکیزگی کی غرضکہ نصاریٰ کی اور اعتراضین جو دین محمدی پر
کرتے ہین اسی طرح واہی تباہی ہین اگر تھوڑا بھی شعوردار آدمی ہو تو بخوبی اونکی جوابدہی کرے اسکے واسطے کچھ زیادہ علم کی حاجت نہین ق

۹۰۶ انس مَا مِنْ اَحَدٍ يَّشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ صِدْقًا مِّنْ قَلْبِهٖ اِلَّا حَرَّمَهُ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ بخاری
اور مسلم مین انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی ایسا آدمی نہین جو اسکی گواہی دیتا ہو اپنے سچے دل سے کہ کوئی لائق بندگی کے نہین
سواے خدا کے اور بیشک محمد اوسکا بندہ اور اوسکا رسول ہے مگر کہ خدا اوسپر دوزخ حرام کرے گا ف یعنی سچے ایماندار کو دوزخ سے
۹۰۷ نجات ہے ق ابوہریرۃ مَا مِنَ الْاَنْبِيَآءِ نَبِيٌّ اِلَّا اُعْطِيَ مِنَ الْاٰيَاتِ مَا مِثْلُهٗ اٰمَنَ عَلَيْهِ الْبَشَرُ وَاِنَّمَا كَانَ الَّذِيْ اُوْتِيْتُ
وَحْيًا اَوْحَاهُ اللّٰهُ اِلَيَّ فَاَرْجُوْ اَنْ اَكُوْنَ اَكْثَرَهُمْ تَابِعًا يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا پیغمبرون مین سے کوئی پیغمبر نہین مگر اوسکو معجزے دیے گئے اسقدر کہ آدمی اوسپر ایمان لاوین اور مجکو تو وہ چیز دی گئی جو وحی ہے یعنی قرآن
جسکو خدا نے میری طرف بھیجا سو مین امید رکھتا ہون کہ قیامت کے دن سب پیغمبرون سے زیادہ تر میرے تابعدار ہونگے ف یعنی ہر ایک پیغمبر کو
خدا نے معجزے دیے کہ جسقدر سے اونکی راستی اور پیغمبری ثابت ہوجاوے اور لوگ اونپر ایمان لاوین لیکن حضرت کا معجزہ یعنی قرآن خدا کا کلام
سب معجزون سے نرالا اور افضل ہے کہ یہ معجزہ قیامت تک باقی ہے اور پیغمبرونکے معجزے باقی نہین اور جب قیامت تک باقی رہا تو ہر دم حضرت کے معجزے کی دلیل قائم رہی
تو ہر زمانے مین تا قیامت لوگ مسلمان ہوتے چلے جاوینگے اسواسطے حضرت نے فرمایا کہ سب پیغمبرونکی امت سے محمدی لوگ زیادہ ہونگے اور ہر چند ہمارے حضرت کے

وجہ افضلیت اعجاز قرآن مجید بر معجزات انبیاء ہے بہ تعین ۱۲

ہزارون معجزے ہوے لیکن قیامت تک باقی رہنے والا معجزہ قرآن ہی ہے اسواسطے حضرت نے صرف اوسی کو ذکر کیا عادت الٰہی یون جاری ہے
کہ جس زمانے مین جس ہنر کا بہت چرچا ہوتا ہے تو اونکے پیغمبر کو بھی اوسی قسم کا معجزہ بدون سیکھے عنایت ہوتا ہے تاکہ اونکو بلا شبہہ پیغمبری کا حال
معلوم ہو جاوے چنانچہ حضرت موسیٰ کے وقت مین جادو کا چرچا تھا تو اونکو اوسی قسم کا معجزہ ملا یعنی عصا سانپ بن جاتا تھا اور حضرت عیسیٰ
کے معجزات مین اکثر شفاے امراض تھی کہ طب کا بہت چرچا تھا اور ہمارے حضرت کے وقت مین فصاحت اور بلاغت کا عرب مین بہت چرچا
تھا اسواسطے حضرت کو قرآن ملا اور حکم ہوا کہ اگر تمکو پیغمبری مین شبہہ ہو تو ایک سورے کے برابر کہو کچھ نہو سکا سب فصحاے عرب عاجز
ہو گئے اگر ہو سکتا تو ضرور کہتے سہل کام چھوڑ کے اپنی جان و دنیا کیون اختیار کرتے اور اعجاز قرآنی کے سبب سے قرآن شریف مین اختلاف
نہین پڑا اسواسطے کہ اسلام مین بہت مذہب ہو گئے ہر شخص اپنے مذہب کے موافق بنا لیتا برخلاف توریت و انجیل کے کہ اونمین اعجاز نہ تھا
اسی واسطے اونمین تحریف ہو کر اختلاف ہو گیا خ اَنَسٌ مَا مِنَ النَّاسِ مُسْلِمٌ يَمُوتُ لَهُ ثَلٰثَةٌ مِنَ الْوَلَدِ ۹۰۸
لَمْ يَبْلُغُوا الْحِنْثَ اِلَّا اَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ بِفَضْلِ رَحْمَتِهِ اِيَّاهُمْ بخاری مین انس رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ لوگون
سے کوئی ایسا مسلمان نہین جسکے تین لڑکے مر گئے ہون جو جوانی کو نہین پہنچے مگر کہ خدا اوسکو بہشت مین داخل کریگا بسبب زیادتی رحمت باپ کے
لڑکون پر ف یعنی باپ کو لڑکونکی کمال محبت ہوتی ہے اور جتنی محبت زیادہ ہوتی ہے اون کے موت کی مصیبت زیادہ پھر جب باپ ایسی
مصیبت مین صبر کیا تو لائق بہشت کے ہوا م مَعْقِلُ بْنُ يَسَارٍ مَا مِنْ اَمِيرٍ يَلِي اُمُورَ الْمُسْلِمِينَ ثُمَّ لَا يَجْهَدُ لَهُمْ وَيَنْصَحُ لَهُمْ ۹۰۹
اِلَّا لَمْ يَدْخُلْ مَعَهُمُ الْجَنَّةَ مسلم مین معقل بن یسار رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کوئی ایسا حاکم نہین کہ جو مسلمانون کے کامون کا
مالک ہو پھر نہ محنت کرے اونکے واسطے اور نہ اونکی خیر خواہی کرے مگر وہ حاکم مسلمانونکے ساتھ بہشت مین نہ داخل ہوگا ف معلوم ہوا کہ حاکم پر
فرض ہے کہ رعیت کے واسطے محنت اور جانفشانی کرے اور جو اونکے حق مین بہتر ہو سو عمل مین لاوے اور اگر حاکم اپنی رعیت سے غافل رہا اور اپنے
عیش و آرام مین پڑا تو بہشت سے محروم ہوا م اِبْنُ عَبَّاسٍ مَا مِنْ رَجُلٍ مُسْلِمٍ يَمُوتُ فَيَقُومُ عَلٰى جَنَازَتِهِ اَرْبَعُونَ رَجُلًا ۹۱۰
لَا يُشْرِكُونَ بِاللّٰهِ شَيْئًا اِلَّا شَفَّعَهُمُ اللّٰهُ فِيهِ مسلم مین عبداللہ بن عباس رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین ایسا کوئی مرد مسلمان
مر جاوے پھر اوسکے جنازے پر چالیس مرد جو شرک نکرتے ہون خدا کے ساتھ نماز پڑھنے کھڑے ہون مگر کہ خدا اونکی سفارش اوسکے حق مین
قبول کرتا ہے ف معلوم ہوا کہ چالیس مسلمان موحد کا نماز پڑھنا سبب ہے میت کی مغفرت کا عبداللہ بن عباس تلاش کرکے جنازے کی نماز
کے واسطے چالیس مسلمان جمع کرتے تھے بموجب اس حدیث کے اور حضرت عائشہ رض کی روایت مین سو مسلمانون کا ذکر ہے تو جب چالیس کی سفارش قبول

سے ہوگی زیادہ تر قبول ہوگی اور بعضے حدیث مین آیا ہے کہ تین صفین کرین ﴿ جابرؓ مَا مِنْ صَاحِبِ اِبِلٍ لَا يَفْعَلُ فِيهَا حَقَّهَا ۹۱۱
اِلَّا جَاءَتْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَكْثَرَ مَا كَانَتْ وَقَعَدَ لَهَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ تَسْتَنُّ عَلَيْهِ بِقَوَائِمِهَا وَاَخْفَافِهَا وَلَا صَاحِبِ بَقَرٍ لَا
يَفْعَلُ فِيهَا حَقَّهَا اِلَّا جَاءَتْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَكْثَرَ مَا كَانَتْ وَقَعَدَ لَهَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ تَنْطَحُهُ بِقُرُونِهَا وَتَطَؤُهُ
بِقَوَائِمِهَا وَلَا صَاحِبِ غَنَمٍ لَا يَفْعَلُ فِيهَا حَقَّهَا اِلَّا جَاءَتْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَكْثَرَ مَا كَانَتْ وَقَعَدَ لَهَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ
تَنْطَحُهُ بِقُرُونِهَا وَتَطَؤُهُ بِاَظْلَافِهَا لَيْسَ فِيهَا جَمَّاءُ وَلَا مُنْكَسِرٌ قَرْنُهَا وَلَا صَاحِبِ كَنْزٍ لَا يَفْعَلُ فِيهِ حَقَّهُ
اِلَّا جَاءَ كَنْزُهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ شُجَاعًا اَقْرَعَ يَتْبَعُهُ فَاتِحًا فَاهُ فَاِذَا اَتَاهُ فَرَّ مِنْهُ فَيُنَادِيهِ خُذْ كَنْزَكَ الَّذِي
خَبَاْتَهُ فَاَنَا عَنْهُ غَنِيٌّ فَاِذَا رَاٰى اَنْ لَا بُدَّ مِنْهُ سَلَكَ يَدَهُ فِي فِيهِ فَيَقْضَمُهَا قَضْمَ الْفَحْلِ مسلم مین جابرؓ سے
روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اونٹونکا کوئی ایسا مالک نہین جسنے اونکا حق ادا کیا یعنی اونکی زکوٰۃ نہ دی ہوگی مگر کہ قیامت کے دن وہ اونٹ آوینگے
جتنے کبھی تھے اون سے زیادہ ہوکر یعنی شمار مین زیادہ ہونگے یا ڈیل مین اور اونکا مالک برابر میدان مین بیٹھے گا اس طرح کہ وہ اونٹ اوسے
دوڑ کر اپنے پانون اور تلیون سے کچلین گے اور کوئی ایسا گاے بیلونکا مالک نہین جو اونکی زکوٰۃ نہین دیتا مگر کہ وہ گاے بیل قیامت کے
دن آوینگے جتنے کبھی تھے اونسے زیادہ تر ہوکر اور اونکا مالک برابر میدان مین بیٹھے گا اسطرح پر کہ گاے بیل اپنے سینگونسے اوسکو بھونکین گے اور اپنے پاون سے
اوسکو روندینگے اور کوئی مالک بھیڑ بکریونکا ایسا نہین جو اونکی زکوٰۃ نہین ادا کرتا مگر کہ وہ بھیڑ بکریان آوینگی قیامت کے دن جتنی کبھی تھین
اوسنے زیادہ تر ہوکر اور اونکا مالک برابر میدان مین بیٹھے گا اس طرح کہ وہ اوسکو اپنے سینگون سے بھونکینگی اور اپنے کھرون سے اوسکو
روندینگی کوئی اونمین منڈی اور سینگ ٹوٹی نہین اور چاندی سونے کا مالک کوئی ایسا نہین جو اوسکی زکوٰۃ نہین دیتا مگر کہ قیامت مین وہ مال اور
گنج گنجا اژدہا بنکے آویگا مالک کے پیچھے دوڑیگا اپنا مونہہ کھول کر پھر جب اپنے مالک پاس آویگا تو اوسکو دیکھکر وہ بھاگے گا تو فرشتہ اوسکو
پکاریگا کہ لے اپنا گنج اور مال جسکو تونے چھپا رکھا تھا مجھکو اوسکی کچھہ پرواہ نہین پھر جب مالک دیکھیگا کہ اوس سے بچاو کی کچھہ تدبیر نہین تو ناچار
ہوکر اپنا ہاتھہ اوس اژدہے کے مونہہ مین ڈال دیگا سو وہ اوسکے ہاتھہ کو چبا ڈالیگا اونٹ کی طرح ف یعنی جو جانورون کی اور
مال کی زکوٰۃ نہ دیگا اوسپر ایسا ایسا عذاب ہوگا اور اژدہا گنجا اسواسطے ہوگا کہ جب سانپ بہت پرانا اور نہایت زہردار ہوتا ہے تو
اوسکے سر کے بال زہر کے مارے جھڑ جاتے ہین ﴿ ابوہریرہؓ مَا مِنْ صَاحِبِ ذَهَبٍ وَلَا فِضَّةٍ لَا يُؤَدِّي مِنْهَا حَقَّهَا اِلَّا اِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ ۹۱۲
صُفِّحَتْ لَهُ صَفَائِحُ مِنْ نَارٍ فَاُحْمِيَ عَلَيْهَا فِي نَارِ جَهَنَّمَ فَيُكْوٰى بِهَا جَنْبُهُ وَجَبِينُهُ وَظَهْرُهُ كُلَّمَا بَرَدَتْ اُعِيدَتْ لَهُ فِي يَوْمٍ

ف در عذاب تارکان زکاۃ

كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ حَتّٰى يُقْضٰى بَيْنَ الْعِبَادِ فَيُرٰى سَبِيْلُهُ اِمَّا اِلَى الْجَنَّةِ وَاِمَّا اِلَى النَّارِ مسلم عن

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ چاندی سونے کا کوئی ایسا مالک نہیں جو اوسکا حق نہیں ادا کرتا یعنی زکوۃ نہیں دیتا مگر کہ جب قیامت کا دن ہوگا تو آگ سے پگھلا کر اوس چاندی سونے کے پتر بنائے جاوینگے پھر دوزخ کی آگ میں وہ پتر دہکائے جاوینگے پھر اون سے مالک کی کوکھ اور ماتھا اور پیٹھ داغی جاویگی جب وہ پتر سرد ہو جاوینگے یہ عذاب اوسنے بڑے دن میں ہوا کریگا جسکا لنباؤ پچاس ہزار برس کا ہوگا یہانتک کہ جب بندون کے درمیان فیصلہ ہو چکیگا پھر اوسکو اوسکی راہ دکھلائی جاویگی یا بہشت کی طرف یا دوزخ کیطرف

ان دونون حدیثون میں زکوۃ نہ دینے والے مالدارون کے عذاب کا حال مفصل بیان ہے ہندوستان میں نماز روزے کا چرچا کچھ کچھ ہے لیکن افسوس کہ زکوۃ دینے کی عادت بالکل چھوٹ گئی بعد برسون کے چالیسوان حصہ نکالتے جان نکلی جاتی ہے اور حال آنکہ شادی و غمی اور نام نشان کے کامون میں ہزارون روپے برباد کرتے ہیں کیسا ہی بخیل کیون نہو لیکن کچھ نہ کچھ آخر اوسکا بھی خرچ ہوتا ہے لیکن زکوۃ کے نام سے روح قبض ہوتی ہے اکثر مالدار بخیلونکو دیکھا کہ اونھون نے کس کس محنت اور مشقت سے مال جمع کیا نہ آپ کھایا نہ کسیکو خدا کی راہ میں دیا پھر جب وہ بے نصیب مر گئے تو اونکے لڑکون اور وارثون نے اوس مال کو چند روز میں اوڑایا تو غور کیا چاہیے کہ کتنی بڑی حماقت اور نادانی ہے کہ خود تو ہزار مشقت سے مال جمع کیجیے اور غیر اوسکو اوڑادین اور پھر پچاس ہزار برس کے دن میں ایسے سخت عذابون میں جسکے صرف خیال کرنے سے روح قبض ہوتی ہے گرفتار ہو جیسے مالدار مسلمان کو لازم ہے کہ ان باتون میں غور خوب کرے اور موت کو ہر دم حاضر جان کر قیامت کی سختیان دھیان کر کے اپنے مالک کا حکم بجالاوے اور اپنے مال کی زکوۃ نکالے اور شیطان کے وسوسے کو نمانے کہ زکوۃ دینے سے مال کم ہو جاویگا اسواسطے کہ خدا نے زکوۃ والے مال میں برکت دینے کا وعدہ کیا ہے شعر زکوۃ مال بدر کن کہ فضلۂ رزرا

چو باغبان ببرد بیشتر دہد انگور

۹۱۳ عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يَدْعُوْ لِاَخِيْهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ اِلَّا قَالَ الْمَلَكُ وَلَكَ بِمِثْلٍ مسلم عن ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی ایسا بندہ مسلمان نہیں جو اپنے بھائی مسلمان کے واسطے پیٹھ پیچھے دعا کرے مگر فرشتہ کہتا ہے کہ تجکو بھی اس دعا کے برابر ثواب ملیگا ف معلوم ہوا کہ مسلمان کے پیچھے اوسکے واسطے دعا کرنا ایسی عمدہ خدا کے نزدیک بات ہے کہ فرشتہ دعا کرنیوالے کے واسطے دعا کرتا ہے اور حدیث میں آیا ہے کہ غائب مسلمان کے حق میں دعا مقبول ہے اسواسطے کہ خوش آمد اور ریا سے دور ہے

۹۱۴ عَنْ اُمِّ حَبِيْبَةَ مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يُصَلِّيْ لِلّٰهِ كُلَّ يَوْمٍ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً تَطَوُّعًا غَيْرَ فَرِيْضَةٍ اِلَّا بَنَى اللّٰهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ اَوْ اِلَّا بُنِيَ لَهُ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ مسلم عن حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے

روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کوئی ایسا مسلمان بندہ نہین جو ہر روز فرض کے سوائے بارہ رکعتین سنت کی خدا کی واسطے پڑھی مگر کہ خدا اوسکے واسطے بہشت مین گھر بناویگا راوی کو شک ہے کہ اسطرح فرمایا کہ یون فرمایا کہ مگر اوسکے واسطے بہشت مین گھر بنایا جاویگا مطلب ایک ہے کچھ لفظ کا فرق ہے اس حدیث مین بارہ رکعت سنت موکدہ کی فضیلت کا بیان ہے یعنی دو رکعت سنت فجر کی چھ ظہر کی دو مغرب کی دو عشا کی

٩١٥ ق مَعْقِل بْنُ يَسَارٍ مَا مِنْ عَبْدٍ يَسْتَرْعِيهِ اللّٰهُ رَعِيَّةً يَمُوْتُ يَوْمَ يَمُوْتُ غَاشًا لِرَعِيَّتِهِ اِلَّا حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ بخاری اور مسلم مین معقل بن یسارؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کوئی ایسا بندہ نہین مرتا ہے جسکو خدا نے کسی رعیت کا نگہبان کیا تو جس دن کہ وہ حاکم رعیت کا بدخواہ مرتا ہے مگر کہ خدا نے اوسپر بہشت کو حرام کیا ف یعنی ظالم حاکم بہشت سے محروم ہے

ھ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو مَا مِنْ غَازِيَةٍ اَوْ سَرِيَّةٍ تَغْزُوْ فَتَغْنَمُ وَتَسْلَمُ اِلَّا كَانُوْا قَدْ تَعَجَّلُوْا ثُلُثَيْ اُجُوْرِهِمْ وَمَا مِنْ غَازِيَةٍ اَوْ سَرِيَّةٍ تُخْفِقُ وَتُصَابُ اِلَّا تَمَّ اُجُوْرُهُمْ مسلم مین عبد اللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو جماعت غازیون کے لشکر کی کافرون سے لڑے پھر کافرونکا مال لوٹے اور سلامت رہے تو اون لوگون نے دو تہائیان اپنی مزدوریون کی پائین اور جو لوگ کہ بدون غنیمت پائے کام آئے یعنی شہید ہوے تو اونکی مزدوریان پوری ہوگئین ف یعنی زندہ غازیونکو دو فائدے تو سردست ہین ایک تو سلامتی دوسرے مال غنیمت کا باقی رہا تیسرا حصہ یعنی بہشت سو قیامت مین ملیگا اور شہیدونکو تو دنیا مین کچھ فائدہ نہین تو اونکا ثواب بالکل آخرت پر رہا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ شہید زندہ غازی سے نہایت افضل ہے

٩١٧ ق عَمْرُو بْنُ عَبَسَةَ مَا مِنْكُمْ رَجُلٌ يُقَرِّبُ وَضُوْءَهُ فَيَتَمَضْمَضُ وَيَسْتَنْشِقُ وَيَسْتَنْثِرُ اِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا وَجْهِهِ وَفِيْهِ وَخَيَاشِيْمِهِ ثُمَّ اِذَا غَسَلَ وَجْهَهُ كَمَا اَمَرَهُ اللّٰهُ اِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا وَجْهِهِ مِنْ اَطْرَافِ لِحْيَتِهِ مَعَ الْمَاءِ ثُمَّ يَغْسِلُ يَدَيْهِ اِلَى الْمِرْفَقَيْنِ اِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا يَدَيْهِ مِنْ اَنَامِلِهِ مَعَ الْمَاءِ ثُمَّ يَمْسَحُ رَأْسَهُ اِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا رَأْسِهِ مِنْ اَطْرَافِ شَعْرِهِ مَعَ الْمَاءِ ثُمَّ يَغْسِلُ قَدَمَيْهِ اِلَى الْكَعْبَيْنِ اِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا رِجْلَيْهِ مِنْ اَنَامِلِهِ مَعَ الْمَاءِ فَاِنْ هُوَ قَامَ فَصَلّٰى فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ وَمَجَّدَهُ بِالَّذِيْ هُوَ لَهُ اَهْلٌ وَفَرَّغَ قَلْبَهُ لِلّٰهِ اِلَّا انْصَرَفَ مِنْ خَطِيْئَتِهِ كَهَيْئَتِهِ يَوْمَ وَلَدَتْهُ اُمُّهُ بخاری اور مسلم مین عمرو بن عبسہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کوئی تم مین سے ایسا مرد نہین جو وضو کا پانی اپنے نزدیک رکھے پھر کلی کرے پھر ناک مین ڈالے اور جھاڑے مگر کہ گر جاتے ہین گناہ اوسکے چہرے کے اور اوسکے مونھ اور ناک کے اندر کے پھر جب اپنا مونھ دہوتا ہے جیسا کہ خدا نے اوسکو فرمایا ہے تو اوسکے چہرے کے گناہ گر پڑتے ہین پانی کے ساتھ ڈاڑھی کے دونون طرفون سے پھر دہوتا ہے دونون ہاتھونکو دونون کہنیون تک تو اوسکے دونون ہاتھون کے گناہ اونگلیون کی

پوروں سے پانی کے ساتھ گرپڑتے ہیں پھر بندہ اپنے سرکو مسح کرتا ہے تو اوسکے گناہ بالوں کے کناروں سے پانی کے ساتھ گرپڑتے ہیں
پھر دھوتا ہے اپنے دونو پانوں کو دونوں ٹخنوں تک تو اوسکے پانوں کے گناہ پوروں سے پانی کے ساتھ گرپڑتے ہیں پھر اگر وہ کھڑا ہوا اور
نماز پڑھی اور خدا کی تعریف اور خوبیان کین اور جس بڑائی کے وہ لائق ہے ویسی اوسنے بڑائی کی اور اپنے دل کو خدا کے واسطے خالی کیا یعنی
حضور دل سے بدون وسواس نماز پڑھی تو اپنے گناہوں سے پھرتا ہے اوس دن کی سی حالت پر جس دن اوسکی ماں نے اوسکو جنا تھا **ف**
یعنی وضو اور حضور دل سے نماز پڑھنے کی یہ تاثیر ہے کہ سب صغیرہ گناہوں سے آدمی پاک ہو جاتا ہے باقی اسکا بیان آگے ہو چکا **خ**

۹۱۸ عَدِیُّ بْنُ حَاتِمٍ مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا سَيُكَلِّمُهُ رَبُّهُ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ تَرْجُمَانٌ فَيَنْظُرُ أَيْمَنَ مِنْهُ فَلَا يَرَى
إِلَّا مَا قَدَّمَ وَيَنْظُرُ أَشْأَمَ مِنْهُ فَلَا يَرَى إِلَّا مَا قَدَّمَ فَيَنْظُرُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَلَا يَرَى إِلَّا النَّارَ تِلْقَاءَ وَجْهِهِ فَاتَّقُوا النَّارَ
وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَبِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ بخاری مین عدی بن حاتم سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تم لوگوں مین سے کوئی
ایسا نہین مگر کہ اوس سے قیامت مین خدا کلام کریگا اسطرح کہ اوسکے اور خدا کے درمیان کوئی درمیانی دو بھاشیا نہوگا یعنی رو برو بلا واسطہ
خدا کلام کریگا پھر نظر کریگا بندہ اپنے داہنے کو تو نہ دیکھے گا مگر اپنے اعمال جو آگے کر چکا اور نظر کریگا اپنے بائین کو تو نہ دیکھیگا مگر اپنے اعمال جو
کر چکا پھر اپنے آگے نظر کریگا تو کچھہ نہ دیکھیگا سوا دوزخ کے کہ اوسکے موہنہ کے سامنے ہے سو لوگو بچو دوزخ سے اگرچہ آدھی کھجور ہی دیکر سہی
پھر جسکو آدھی کھجور بھی نہ ملے تو نیک بات کے سبب دوزخ سے بچے **ف** یعنی ایسا سخت وقت ہر ایک مسلمان کے سامنے آنے والا ہے کہ خدا تو بلا واسطہ
کلام کریگا اور داہنے بائین نیک یا بد اپنے اعمال ہونگے اور سامنے دوزخ دہک رہی ہوگی پھر حضرت نے اوس نازک وقت کے بچاو کی تدبیر بتلائی
یعنی خدا کی راہ مین کچھہ دینا اگرچہ تھوڑا ہو پھر اگر دینے کا کچھہ بھی مقدور نہو تو نیک بات سے مسلمان کے دل ہی کو خوش کرے معلوم ہوا کہ خیرات
کو دوزخ سے بچا لینے کی بڑی تاثیر ہے **ق**

۹۱۹ عَلِيٌّ مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا قَدْ كُتِبَ مَقْعَدُهُ مِنَ الْجَنَّةِ وَمَقْعَدُهُ مِنَ
النَّارِ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ أَفَلَا نَتَّكِلُ عَلَى كِتَابِنَا فَقَالَ اعْمَلُوا فَكُلٌّ مُيَسَّرٌ لِمَا خُلِقَ لَهُ أَمَّا مَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ السَّعَادَةِ فَسَيُيَسَّرُ لِعَمَلِ السَّعَادَةِ
وَأَمَّا مَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الشَّقَاوَةِ فَسَيُيَسَّرُ لِعَمَلِ الشَّقَاوَةِ ثُمَّ قَرَأَ فَأَمَّا مَنْ أَعْطَى وَاتَّقَى وَصَدَّقَ بِالْحُسْنَى إِلَى قَوْلِهِ لِلْعُسْرَى بخاری اور مسلم مین
علی مرتضی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تم مین سے ایسا نہین کوئی مگر کہ اوسکا مکان بہشت سے اور اوسکا مکان
دوزخ سے لکھہ لیا گیا یعنی بہشتی لوگ اور دوزخی لوگ خدا کے نزدیک مقرر ہو چکے پھر اصحاب نے کہا یا رسول اللہ ہم اپنے لکھے پر کیون نہ
اعتماد کرین یعنی تقدیر کے روبرو عمل کرنا بیفائدہ ہے جو قسمت مین ہے سو ہوگا تو حضرت نے جواب مین فرمایا کہ عمل کیے جاو اسواسطے

کہ ہر ایک آدمی کو وہی سہج اور آسان معلوم ہوگا جسکے واسطے وہ پیدا کیا گیا تو جو اہل سعادت یعنی نیکبختوں سے ہوگا تو وہ شتابی نیک کام کے واسطے مستعد ہو جاویگا اور جو اہل شقاوت یعنی بدبختوں سے ہوگا تو وہ شتابی سے بدکام پر تیار ہو جاویگا پھر حضرتؐ نے اس کلام کی قرآن سے سند پڑھی کہ خدا فرماتا ہے سو جسنے خیرات کی اور ڈرا اور بہتر دین یعنی اسلام کو سچا جانا سو اوسپر ہم آسان کردینگے نیکی کرنا اور جو بخیل ہوا اور بے پروا بنا اور نیک دین کو اوسنے جھوٹھا جانا تو اوسپر ہم آسان کردینگے کفر کی سخت راہ **ف** اصحاب یہ سمجھے تھے کہ تقدیر کے روبرو عمل بیفائدہ چیز ہے حضرتؐ نے فرمایا کہ تم غلط سمجھے ہو عمل کرنا تقدیر کی مخالف نہین اسواسطے کہ خدا نے عالم مین چیزونکو پیدا کیا اور ایک کو دوسرے سے ربط دیا اور موافق اپنی حکمت کے بعضی چیز کو بعضی چیز کا سبب ٹھہرایا جیسے آنکھ ہے سبب بینائی کا اور کان سبب شنوائی کا اور زہر سبب ہے موت کا اسطرح نیک عمل سبب ہے بہشت کا اور بدعمل سبب ہے دوزخ کا تو معلوم ہوا کہ عمل کرنا مخالف تقدیر کے نہین اسی طرح رزق مقدر ہے اور کسب کرنا اوسکا سبب ہے اور کوئی اوسکو مخالف تقدیر کے نہین جانتا غرض کہ مسلمان کو تقدیر کا ایمان لانا واجب ہے اور اوسمین بحث اور گفتگو کرنا حرام ہے کہ آدمی کی ضعیف عقل تقدیر کا بھید نہین سمجھ سکتی اکثر بہک جاتی ہے کسی نے علی مرتضی رضی اللہ تعالی عنہ سے تقدیر کا حال پوچھا فرمایا کہ اندھیری رات کو سمندر مین مت پیٹھ یعنی تقدیر کی حقیقت دریافت کرنا آدمی کا مقدور نہین

۹۲ — ابن مسعودؓ — مَا مِنْكُمْ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا وَقَدْ وُكِّلَ بِهٖ قَرِيْنُهٗ مِنَ الْجِنِّ وَقَرِيْنُهٗ مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ قَالُوْا وَاِيَّاكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَاِيَّايَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ اَعَانَنِيْ عَلَيْهِ فَاَسْلَمَ فَلَا يَأْمُرُ فِيْ اِلَّا بِخَيْرٍ مسلم مین عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تم مین سے کوئی نہین مگر اوسکے ساتھ ایک شیطان اوسکا ساتھی نزدیک رہنے والا اور ایک فرشتہ اوسکا ساتھی نزدیک رہنے والا مقرر کیا گیا ہے لوگون نے کہا کہ کیا آپکے ساتھ بھی یا رسول اللہ شیطان اور فرشتہ مقرر ہے حضرتؐ نے فرمایا کہ ہان میرے ساتھ بھی ہے لیکن خدا نے اوسپر میری مدد کی ہے سو وہ مسلمان ہو گیا ہے تابعدار رہتا ہے سو مجھکو سوائے نیکی کے اور کچھ نہین بتلاتا **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرتؐ کا ہمزاد شیطان مسلمان ہو گیا تھا اور یہی مذہب ہے اہل سنت وجماعت کا کہ سوائے پیغمبرون کے اور کوئی گناہون سے معصوم نہین

۹۳ — عمرؓ — مَا مِنْكُمْ مِنْ اَحَدٍ يَتَوَضَّأُ فَيُبْلِغُ الْوُضُوْءَ اَوْ يُسْبِغُ الْوُضُوْءَ ثُمَّ يَقُوْلُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اِلَّا فُتِحَتْ لَهٗ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ الثَّمَانِيَةُ يَدْخُلُ مِنْ اَيِّهَا شَاءَ مسلم مین عمر فاروقؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تم مین سے جو شخص وضو کرے تو کمال مرتبہ کو پہونچاوے یا پورا وضو کرے پھر یون کہے کہ گواہی دیتا ہون مین کہ سوائے خدا کے کوئی بندگی کے لائق نہین وہ اکیلا ہے کوئی اوسکا شریک نہین اور گواہی دیتا ہون کہ محمدؐ اوسکا بندہ ہے اور اوسکا پیغام پہونچانے والا تو کھول دیے جاتے ہین اوسکے واسطے بہشت کے آٹھون دروازے جس دروازے سے کہ اوسکا جی چاہے بہشت مین جاوے **ف** اس حدیث مین اچھی طرح پورے وضو کرنے اور

سیر معارف وضو

۹۲۲ بعد اوسکے توحید اور رسالت کی گواہی دینے کی تاثیر اور فضیلت کے بیان سے ہے خ ابو ہریرۃ ما منکن امرأۃ تقدم ثلثۃ من ولدہا
الا کان لہا حجابا من النار بخاری مین ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تم مین سے ایسی کوئی عورت نہین جو آگے بھیج چکی ہو تین لڑکے
یعنی جسکے تین لڑکے مر گئے ہون مگر وہ اوس عورت کے اور دوزخ کے درمیان پردہ بن جاوین گے یعنی دوزخ سے بچاوین گے ف
عورتون نے حضرتؐ سے عرض کی کہ یا رسول اللہ مرد آپکی صحبت مین ہر دم حاضر رہتے ہین اور دین سیکھتے ہین تو ہمارے واسطے بھی کچھ باری مقرر کیجیے
حضرتؐ نے اونکے واسطے بھی باری مقرر کی اور عورتون سے یہ حدیث فرمائی پھر ایک عورت نے کہا کہ یا حضرت اگر کسیکے دو لڑکے مر گئے ہون حضرتؐ نے فرمایا
۹۲۳ کہ وہ بھی دوزخ سے بچاوینگے م ام سلمۃ ما من مسلم تصیبہ مصیبۃ فیقول ما امرہ اللہ انا للہ وانا الیہ راجعون
اللہم اجرنی فی مصیبتی واخلف لی خیرا منہا الا اخلف اللہ لہ خیرا منہا مسلم مین حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے
کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کوئی ایسا مسلمان نہین جسکو مصیبت پہونچے پھر وہ کہے جو خدا نے اوسکو فرمایا ہے کہ انا للہ وانا الیہ راجعون یعنی ہم خدا کے
ہین اور اوسی کی طرف پھر جانے والے ہین الٰہی ثواب دے مجھکو میری مصیبت مین اور دے مجھے اوس سے بہتر بدلا مگر خدا اوسکو اوس سے بہتر
بدلا اوسکو دیتا ہے ف جب کوئی مصیبت مسلمان کو ہو تو انا للہ وانا الیہ راجعون کہنا مستحب ہے ایکبار چراغ گل ہو گیا حضرتؐ نے فرمایا
انا للہ وانا الیہ راجعون اصحاب نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چراغ گل ہونا کون بڑی مصیبت ہے جواب مین انا للہ وانا الیہ راجعون
فرمایا حضرتؐ نے فرمایا کہ مسلمان کو جس سے تکلیف ہو وہی مصیبت ہے یعنی ہر رنج اور تکلیف مین کم ہو یا زیادہ انا للہ وانا الیہ راجعون
۹۲۴ کہنا چاہیے م عثمان ما من مسلم یتطہر فیتم الطہور الذی کتب اللہ علیہ فیصلی ہذہ الصلوات الخمس
الا کانت کفارات لما بینہن مسلم مین حضرت عثمانؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہین کوئی ایسا مسلمان جو طہارت کرے غسل ہو
یا وضو پھر پوری طرح طہارت کرے جو خدا نے اوسپر فرض کی پھر نماز پڑھے یہی پنجگانہ نماز تو وہ نمازین اپنے درمیان کے گناہون کی
۹۲۵ کفارہ ہو جاوین گی یعنی صغیرہ گناہونکو مٹا دینگی ق ابن مسعود ما من مسلم یصیبہ اذی من مرض فما سواہ الا حط
اللہ بہ سیئاتہ کما تحط الشجرۃ ورقہا بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہین ایسا کوئی مسلمان جسکو
کچھ رنج اور تکلیف پہنچے بیماری سے یا سوا بیماری کے کسی اور سبب سے مگر کہ خدا اوسکے سبب سے اوسکے گناہونکو جھاڑ ڈالتا ہے جیسے درخت
اپنے پتے جھاڑتا ہے ف یعنی ہر ایک رنج اور تکلیف سے مسلمان کے گناہ دور ہوتے ہین البتہ جبکہ رنج مین صبر کرے اور خدا کا گلہ شکوہ نہ کرے
۹۲۶ م جابر ما من مسلم یغرس غرسا الا کان ما اکل منہ لہ صدقۃ وما سرق منہ لہ صدقۃ ولا یرزؤہ احد

اِلَّا کَانَ لَہٗ صَدَقَۃً مسلم مین جابر رضؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کوئی ایسا مسلمان نہین جو بوئے کسی درخت کو مگر جو چیز کہ اوس سے کھائی جاویگی سو اوسکے لیئے خیرات ہوگی اور جو اوس مین سے چوری جاویگا خیرات ہوگی اور نہ نقصان کریگا کوئی اوس درخت سے مگر کہ مالک کے واسطے خیرات ہوگی **ف** حدیث مین درخت لگانے کے ثواب کا بیان ہے کہ اوسکے پھل کھانے مین اور اوسکے پھل وغیرہ چرا جانے مین اور کسی طرح درخت کے نقصان کرنے مین درخت والے کو خیرات کرنے اور راہ خدا مین دینے کے برابر ثواب ہے معلوم ہوا کہ درخت لگانا خواہ باغون مین خواہ راہون مین مستحب ہے اسواسطے کہ اوسکا ثواب مدتہا تک باقی رہتا ہے اور اگر نیت ہو خلقت کو نفع پہونچانے کی تو وہ سب سے بہتر ہے

۹۲۷ **ق** عَایِشَۃُ مَا مِنْ مُّصِیْبَۃٍ تُصِیْبُ الْمُسْلِمَ اِلَّا کَفَّرَ اللّٰہُ بِھَا عَنْہُ حَتّٰی الشَّوْکَۃِ یُشَاکُھَا بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رضؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کوئی ایسی مصیبت نہین جو مسلمانکو پہونچے مگر کہ اوسکے سبب سے خدا اوسکے گناہ دور کرتا ہے یہان تک کہ کانٹا چبھنے سے بھی **ف** یعنی اگرچہ کمتر مصیبت اور تکلیف ہو مثل کانٹا چبھ جانے کے تسپر بھی ثواب سے خالی نہین سبحان اللہ کیا کریمی کی شان ہے کیا بندہ نوازی اسکا نام ہے

۹۲۸ **ق** اَبُوْھُرَیْرَۃَ مَا مِنْ مَکْلُوْمٍ یُکْلَمُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اِلَّا جَاءَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَکَلْمُہٗ یَدْمٰی اَللَّوْنُ لَوْنُ دَمٍ وَّالرِّیْحُ رِیْحُ مِسْکٍ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ایسا گھائل نہین جو خدا کی راہ مین زخمی ہوا ہو مگر کہ آویگا قیامت کے دن اور اوسکا زخم جاری ہوگا رنگ اوسکا تو خون کے رنگ اور بو اوسکی مشک کی سی بو **ف** زخم سے خون اسواسطے جاری ہوگا تو اونکی بزرگی اور کمال سب پر ظاہر ہو کہ ان لوگون نے اللہ کے واسطے جان دی اور زخم کھائے

۹۲۹ **ق** اَبُوْھُرَیْرَۃَ مَا مِنْ مَّوْلُوْدٍ یُّوْلَدُ اِلَّا وَالشَّیْطَانُ یَمَسُّہٗ حِیْنَ یُوْلَدُ فَیَسْتَھِلُّ صَارِخًا مِّنْ مَّسِّ الشَّیْطَانِ اِیَّاہُ اِلَّا مَرْیَمَ وَابْنَھَا بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کوئی انسان کا بچہ پیدا نہین ہوتا مگر کہ شیطان اوسکو چھو لیتا ہے جب کہ وہ پیدا ہوتا ہے سو وہ رو اوٹھتا ہے چلا کر شیطان کے چھونے سے مگر مریم کو اور اونکے بیٹے کو شیطان نے نہین ہاتھ لگایا **ف** حضرت مریم اور حضرت عیسی کو شیطان نے اسواسطے ہاتھ نہین لگایا کہ مریم کی ماں نے حضرت مریم اور اونکی اولاد کے واسطے خدا سے دعا مانگی تھی کہ شیطان کا اونپر دخل نہو چنانچہ قرآن شریف مین وہ دعا مذکور ہے اور جب حضرت عیسی پیدا ہوئے تھے حضرت جبرئیل نے اونکو اپنے پرون سے ملا تھا اسی واسطے اونکا لقب مسیح ہے یعنی ملا ہوا اور اسی واسطے شیطان اونکو نہ چھو سکا

۹۳۰ **ق** عَایِٔشَۃُ مَا مِنْ مَّیِّتٍ تُصَلِّیْ عَلَیْہِ اُمَّۃٌ مِّنَ الْمُسْلِمِیْنَ یَبْلُغُوْنَ مِائَۃً کُلُّھُمْ یَشْفَعُوْنَ لَہٗ اِلَّا شُفِّعُوْا فِیْہِ مسلم مین حضرت عایشہ رضؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کوئی مردہ نہین جسپر مسلمان کا گروہ کہ شمار مین سو کو پہونچ گئے ہون جنازے کی نماز پڑھین اور سب لوگ اوسکی مغفرت کی سفارش کرین مگر کہ اونکی سفارش قبول ہوگی اوسکے حق مین **ف** عبداللہ بن عباس رضؓ کی روایت مین

پالیس خالص مسلمان کی سفارش کا ذکر ہے اور اس حدیث مین سو کا ذکر ہے تو مطلب یہ کہ اگر خالص مسلمان ہون تو چالیس ہی کی دعا کفایت کرتی ہے اور نہین تو سو مسلمان کی دعا مقبول ہے

٩٣١ ق انس مَا مِنْ نَبِيٍّ اِلَّا وَقَدْ اَنْذَرَ اُمَّتَهُ الْاَعْوَرَ الْكَذَّابَ اَلَا اِنَّهُ اَعْوَرُ وَاِنَّ رَبَّكُمْ عَزَّ وَجَلَّ لَيْسَ بِاَعْوَرَ مَكْتُوْبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ ك ف ر بخاری اور مسلم مین انس رض سے روایت ہے کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ کوئی پیغمبر نہین مگر اوسنے اپنی امت کو ڈرایا ہے کانے بڑے جھوٹے سے یعنی دجال سے خبردار رہو کہ مقرر وہ کانا ہوگا اور بیشک تمھارا رب کانا نہین اوسکی دونون آنکھون کے درمیان لکھا ہے ک ف ر یعنی کفر کی لفظ ف حضرت صلعم نے ایکبار خطبہ پڑھا اور فرمایا کہ ہر چند ہر ایک پیغمبر نے اپنی امت کو دجال کی خبر دی ہے مگر مین تمکو بتلاتا ہون کہ وہ کانا ہوگا اور کفر اوسکے ماتھے پر لکھا ہوگا یعنی ایسا صاف پتا کسی پیغمبر نے نہین بتلایا کہ جس سے اوسکا جھوٹھ ہر ایک پر کھل جاوے اسواسطے کہ وہ خدائی کا دعوی کریگا اور کانا ہوگا اور حال آنکہ ناقص ہونا خدا کی شان نہین اور دوسرا نشان اوسکے کفر کا اوسکے ماتھے پر کفر کی خود لفظ موجود ہے مسلمانون کو نظر آویگی کافرون کو نہ سوجھے گی

٩٣٢ م ابن مسعود مَا مِنْ نَبِيٍّ بَعَثَهُ اللّٰهُ فِيْ اُمَّةٍ قَبْلِيْ اِلَّا كَانَ لَهُ مِنْ اُمَّتِهِ حَوَارِيُّوْنَ وَاَصْحَابٌ يَاْخُذُوْنَ بِسُنَّتِهِ وَيَقْتَدُوْنَ بِاَمْرِهِ ثُمَّ اِنَّهَا تَخْلُفُ مِنْ بَعْدِهِمْ خُلُوْفٌ يَقُوْلُوْنَ مَا لَا يَفْعَلُوْنَ وَيَفْعَلُوْنَ مَا لَا يُؤْمَرُوْنَ فَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِيَدِهٖ فَهُوَ مُؤْمِنٌ وَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِلِسَانِهٖ فَهُوَ مُؤْمِنٌ وَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِقَلْبِهٖ فَهُوَ مُؤْمِنٌ لَيْسَ وَرَاءَ ذٰلِكَ مِنَ الْاِيْمَانِ حَبَّةُ خَرْدَلٍ مسلم مین عبد اللہ بن مسعود رض سے روایت ہے کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ کوئی پیغمبر نہین جسکو خدا نے کسی امت مین مجھسے پہلے بھیجا مگر اوسکی بعضی امت سے خالص جان نثار لوگ اور اوسکے اصحاب ہوئے ہین کہ اوسکی سنت اور اوسکی راہ کو پکڑے رہتے ہین اور اوسکے حکم کی پیروی اور تابعداری کیا کرتے ہین بعد چندے تو یہ حال ہوتا ہے کہ اوسکے بعد ناخلف لوگ پیدا ہوتے ہین کہ کہتے ہین جو کرتے نہین اور وہ کام کرتے ہین جنکا اونکو حکم نہین سو جو شخص کہ اون ناخلفون سے لڑے اپنے ہاتھ سے وہ ایماندار ہے اور جو اون سے اپنی زبان سے لڑے تو وہ بھی ایماندار ہے اور جو اونسے اپنے دل سے لڑے وہ بھی ایماندار ہے ان تین کامون کے سوا پھر رائی کے دانے برابر بھی ایمان نہین ف یعنی یہ قدیم دستور ہے کہ سب پیغمبرون کے دین اور سنت کو اونکے اصحاب و مددگار لوگ چند مدت خوب جاری رکھتے ہین پھر اونکے بعد ناخلف لوگ اونکی دین کو برباد کرتے ہین اور اپنی طرف سے بدعتین نکال لیتے ہین تو ایماندارون پر واجب ہے کہ اونکے مٹانے اور دور کرنے مین کوشش کرین عمدہ مرتبہ تو یہ ہے کہ ہاتھ سے مٹاوین اور اگر نہو سکے تو زبان سے منع کرین اور نہین تو دل سے اونکو اور اونکی بدعتون کو بد جانین اور جو ان تینون باتون سے کوئی ایک بات بھی نکرین اونمین کچھ ذرہ برابر بھی ایمان نہین اور یہ جو بعضے جاہلون مین مشہور ہے کہ موسی

بدین خود اور عیسی بدین خود مجکو کیا ضرور جو ہم کسیکو بد کہین اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ یہ بات نہایت غلط ہے بلکہ ایمان کا یہی نشان ہے
کہ بدعت اور خلاف شرع کامون سے عداوت رکھے اور زبان سے اوسکی برائی بیان کیا کرے اور جسمین یہ بات نہین وہ محمدی نہین اسواسطے
کہ اوسکے نزدیک سنت اور بدعت اور اسلام اور کفر برابر ہوگیا نہ سنت کی طرف اوسکو رغبت نہ بدعت سے نفرت ق عَائِشَةُ مَا مِنْ

٩٣٣

نَبِيٍّ يَمُوْتُ حَتّٰى يُخَيَّرَ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی پیغمبر نہین
مرتا جبتک اوسکو اختیار نہین دیا جاتا ہے زندگی اور موت مین ف یعنی بدون رضامندی کسی پیغمبر کو موت نہین آتی یہ خدا کی طرف سے
تعظیم اور توقیر ہے پیغمبرون کے واسطے خ اَبُوْ سَعِيْدٍ مَا مِنْ نَسَمَةٍ كَائِنَةٍ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ اِلَّا وَهِيَ كَائِنَةٌ بخاری مین ابو سعید رضی اللہ عنہ سے

٩٣٤

روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی روح ہونے والی قیامت تک نہین مگر کہ وہ اس جہان مین پیدا ہوگی ف یعنی جتنی روحین خدا کے علم مین ہین وہ اس
عالم مین ضرور پیدا ہونگی ایسا نہین ممکن کہ اونمین سے کوئی رہ رہے اور یہ جو بعضے کہتے ہین کہ بہت روحین قالب مین نہ آوینگی اس حدیث سے
معلوم ہوا کہ غلط مشہور ہے حضرت نے یہ حدیث اوسوقت فرمائی تھی کہ جب اصحاب نے عرض کی تھی کہ ہم نہین چاہتے کہ لونڈیون سے اولاد ہو اگر حکم ہو
تو ہم صحبت کیا کرین اور انزال کے وقت علیحدہ ہوجایا کرین مطلب حدیث کا یہ کہ تمھارا یہ خیال خام ہے جو ہونے والی روح ہے وہ ضرور
ہوگی اور تمھاری تدبیر کچھ نہ چلے گی ق اَنَسٌ مَا مِنْ نَفْسٍ تَمُوْتُ لَهَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ يَسُرُّهَا اَنَّهَا تَرْجِعُ اِلَى الدُّنْيَا وَاَنَّ لَهَا

٩٣٥

الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا اِلَّا الشَّهِيْدُ فَاِنَّهُ يَتَمَنّٰى اَنْ يَّرْجِعَ فَيُقْتَلَ فِي الدُّنْيَا لِمَا يَرٰى مِنْ فَضْلِ الشَّهَادَةِ بخاری اور مسلم مین انس رضی اللہ عنہ
سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی جان نہین مرتی جسکے واسطے خدا کے نزدیک کچھ بھی بہتری ہو کہ اوسکو خوش معلوم ہوتا ہے کہ پلٹ آوے
دنیا کی طرف اس حالت پر کہ اوسکو تمام دنیا ملے اور جو چیز کہ دنیا کے اندر ہے یعنی جسکی مغفرت ہوئی اوسکو آرزو نہین کہ پھر دنیا مین آوے اگرچہ
ہفت اقلیم کی اوسکو سلطنت ملے مگر شہید سو وہ تمنا اور آرزو کیا کرتا ہے کہ پلٹ آوے پھر دنیا مین دوبارہ خدا کی راہ مین قتل ہووے تمنا کرتا ہے شہادت
کی عمدہ درجہ دیکھکر ف اس حدیث مین شہادت کی عمدگی کا بیان ہے یعنی شہید کے سب مطلب حاصل ہوئے سوائے اسکے اوسکو کچھ آرزو
باقی نہین کہ پھر قتل ہووے تاکہ زیادہ تر خدا کے نزدیک عزت پاوے م عَائِشَةُ مَا مِنْ يَوْمٍ اَكْثَرَ اَنْ يُّعْتِقَ اللّٰهُ فِيْهِ عَبْدًا

٩٣٦

مِّنَ النَّارِ مِنْ يَّوْمِ عَرَفَةَ اِنَّهُ لَيَدْنُوْ ثُمَّ يُبَاهِيْ بِهِمُ الْمَلٰٓئِكَةَ فَيَقُوْلُ مَا اَرَادَ هٰٓؤُلَآءِ مسلم مین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ عرفے کے دن سے زیادہ تر کوئی دن نہین جسمین خدا بندونکو دوزخ سے زیادہ آزاد کرتا ہو مقرر حق تعالی کی اوسدن رحمت بہت
قریب ہوتی ہے پھر فخر کرتا ہے خدا حج کرنے والون کے سبب فرشتون مین پھر فرماتا ہے کرم سے کہ یہ لوگ کیا چاہتے ہین ف عرفہ نوین تاریخ

ذی الحجہ کا نام ہے اوس دن حج ہوتا ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عرفے کا دن سب دنون سے افضل ہے ٩٣٧ **م ام سلمۃ ما نقص مال من صدقۃ و لا عفا رجل عن مظلمۃ الا زادہ اللہ بہا عزا** مسلم مین حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہین گھٹتا مال زکوۃ دینے سے اور کوئی مرد ظلم کو نہین معاف کرتا مگر کہ خدا معاف کرنے کے سبب سے اوسکی عزت اور قدر بڑھاتا ہے **ف** یعنی زکوۃ دینے سے مال نہین گھٹتا ہرچند ظاہر مین نقصان معلوم ہوتا ہے اسواسطے کہ اوسکا ثواب خدا کے نزدیک ثابت ہوتا ہے اور دنیا مین مال کے اندر برکت بھی ہوتی ہے اور ظلم معاف کرنے مین ہرچند بنظر ظاہر ذلت اور لاچاری معلوم ہوتی ہے لیکن خدا کے نزدیک عزت زیادہ ہوتی ہے بلکہ خلقت مین بھی اوسکی خوبی ثابت ہوتی ہے یون لوگ کہتے ہین کہ فلانا شخص کیا غمخوار اور نیکبخت آدمی ہے کہ باوجود کہ اوسپر ظلم اور زیادتی ہوئی پر اوسنے دم نمارا بدلا نہ لیا بلکہ معاف کردیا ٩٣٨ **م المقداد ما ہذہ الا رحمۃ من اللہ افلا کنت اذنتنی فنوقظ صاحبینا فیصیبان منہا قالہ للمقداد عند حلبۃ الاعنز الثلث مرۃ ثانیۃ** مسلم مین مقدادؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ یہ دوسری بار کا دودھ نہتھا مگر خدا کی رحمت تھی پھر تو نے پیشتر نہ مجکو تبلایا تو ہم اپنے دونون ساتھیونکو بھی جگاتے سو وہ بھی اس رحمت کے دودھ کو پاتے یہ حضرتؐ نے مقداد سے کہا دوسری بار تینون بکریون کے دوہنے کے وقت **ف** مفصل قصہ اس حدیث کا مقدادؓ اور سے یون روایت ہے کہ ہم تین آدمی ہجرت کرکے مدینے مین آئے اور ہمکو بھوکھ کے مارے نہ آنکھہ سے سوجھتا تھا اور کانون سے کچھ سنائی دیتا تھا ہم حضرت پاس آئے حضرتؐ ہمکو اپنے گھر لیگئے اور فرمایا کہ ان تین بکریونکا دودھ دوہا کرو انکا دودھ ہم تم پیا کرینگے سو ہم تینون آدمی اونکا دودھ پیا کرتے تھے اور حضرت کا حصہ کھہ چھوڑتے تھے حضرت کا دستور تھا کہ رات کو آتے اور ہمکو اس طرح آہستہ سلام کرتے کہ جاگتا آدمی سنتا اور سوتا نہ جاگتا پھر مسجد مین جاتے اور تہجد کی نماز پڑھتے نماز کے بعد دودھ کو پیتے ایک رات ایسا اتفاق ہوا کہ حضرتؐ انصار یون کے گھر تشریف لیگئے مینے اپنا حصہ دودھ پیا میرا پیٹ نہ بھرا شیطان نے میرے دل مین یہ خیال ڈالا کہ حضرت جہان گئے ہین کھانا کھاکے تشریف لاوینگے لاؤ مین حضرتؐ کا بھی حصہ پی جاؤن سو مین اوسکو پی گیا پھر مجکو پچتاوا آیا کہ مینے کیون حضرتؐ کا حصہ پی لیا شاید کہ حضرتؐ وہان سے بھوکے آوین اور یہان اپنا حصہ نپاوین تو مجکو بددعا کرین پھر تو میرا دین دنیا دونون برباد جاوے غرضکہ اس خیال سے میری نیند اوچٹ گئی اور میرے دونون ساتھی سوتے تھے پھر حضرتؐ آئے اور اوسی دستور سے حضرتؐ نے سلام کیا اور مسجد مین گئے اور نماز پڑھکے دودھ پینے کو آئے سو برتن کو خالی پایا آسمان کی طرف سر اوٹھایا مینے جانا کہ مجکو بددعا کرینگے سو تو حضرتؐ نے یون فرمایا کہ الٰہی روزی دے اوسکو جو مجکو کھلاتا ہے اور پانی دے اوسکو جو مجکو پلاتا ہے مینے جانا کہ اس دعا سے بکریان موٹی ہوگئی ہونگی پھر کیا دیکھتا ہون کہ بکریونکے تھن دودھ سے

بھری ہوئی لیکر ہین سبھونے اونکو دیا اور حضرتؐ کے سامنے لیگیا حضرتؐ نے فرمایا کہ تم لوگ کیا اپنے حصے پی چکے ہو سبھونے کہا کہ ہان ہم پی چکے ہین پھر حضرتؐ نے پیا اور باقی مجکو دیا مینے پیا جب مجکو معلوم ہوا کہ حضرتؐ خوب آسودہ ہوگئے ہین تب مین نہایت خوشی سے ہنس پڑا اور حضرتؐ سے یہ تمام قصہ کہا تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی دودھ کا زیادہ ہوجانا خدا کی رحمت تھی اگر تو آگے سے بتلاتا ہم اون دونون آدمیون کو بھی اس رحمت کے دودھ مین شریک کرتے یہ قصہ معجزہ اور برکت ہے حضرتؐ کی دعا کی ۹۳۹ ه عَائِشَةُ مَا يُخْلِفُ اللّٰهُ وَعْدَهٗ وَلَا رُسُلُهٗ مسلم مین حضرت عائشہ رضؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خدا اپنے وعدے کو خلاف نہین کرتا اور نہ اوسکے پیغمبر وعدہ خلافی کرتے ہین ف ایکبار حضرت جبرئیلؑ نے حضرتؐ سے وعدہ کیا تھا کہ ہم فلانے وقت تمھارے پاس آوینگے سو وہ وقت گذر گیا اور حضرت جبرئیلؑ نہ آئے پھر حضرتؐ نے دیکھا کہ گھر مین کتے کا پلا ہے اوسکو نکلوا دیا جب حضرت جبرئیلؑ آئے تب یہ حدیث فرمائی یعنی خدا اور رسول اوسکے وعدہ خلاف نہین کرتے اسیکا کیا سبب ہے تم اپنے وعدے پر نہ آئے تب حضرت جبرئیلؑ نے کہا کہ ہمکو کتے نے روکا تھا فرشتے رحمت کے اوس گھر مین نہین جاتے جسمین کتا اور تصویر ہوتی ہے ۹۴۰ ه اَبُوْ سَعِيْدٍ مَا يُصِيْبُ الْمُؤْمِنَ وَصَبٌ وَّلَا نَصَبٌ وَّلَا سَقَمٌ وَّلَا اَذًى وَّلَا حُزْنٌ حَتَّى الْهَمِّ يُهِمُّهٗ اِلَّا كَفَّرَ اللّٰهُ بِهٖ مِنْ خَطَايَاهُ مسلم مین ابو سعیدؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہین پہونچتا ایماندار کو درد اور نہ محنت مشقت اور نہ بیماری اور نہ کوئی تکلیف اور نہ کوئی غم یہان تک کہ تشویش جو اوسکو فکر مین ڈالے مگر کہ خدا اوسکے سبب سے اوسکے گناہون کو دور کرتا ہے ف یعنی ہر ایک رنج اور تکلیف سے کم ہو یا زیادہ ایماندار کے گناہ دور ہوتے ہین تو لازم ہے کہ رنج اور تکلیف مین صبر کرے شکایت نکرے اوسکو اپنے گناہون کی دوا سمجھے اگر کڑوی دوا مین صحت ہو تو دانا آدمی اوسکو خوشی سے پیتا ہے ۹۴۱ ق عَائِشَةُ مَا يَنْتَظِرُهَا مِنْ اَهْلِ الْاَرْضِ اَحَدٌ غَيْرُكُمْ يَعْنِيْ صَلٰوةَ الْعِشَآءِ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رضؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہین انتظاری کرتا تھا اس نماز کی زمین والون سے تمھارے سوائے کوئی ف ایکرات حضرتؐ نے بہت دیر کرکے نماز پڑھی یہان تک کہ بعضے لوگ سو گئے تھے پھر یہ حدیث فرمائی یعنی اسوقت تک زمین پر تمھارے سوائے نماز پڑھنے سے کوئی باقی نہین رہا یعنی سب پڑھ چکے تھے تم منتظر بیٹھے ہو تو تمکو دو سبب سے زیادہ ثواب ہوا ایک تو انتظار کا ثواب دوسرے خالی وقت کی عبادت کا ثواب کہ تمھارا کوئی شریک نہین معلوم ہوا کہ عشا کی نماز دیر کرکے پڑھنا افضل ہے ۹۴۲ ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ مَا يَنْقِمُ ابْنُ جَمِيْلٍ اِلَّا اَنَّهٗ كَانَ فَقِيْرًا فَاَغْنَاهُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَاَمَّا خَالِدٌ فَاِنَّكُمْ تَظْلِمُوْنَ خَالِدًا قَدِ احْتَبَسَ اَدْرَاعَهٗ وَاَعْتُدَهٗ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاَمَّا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ عَمُّ رَسُوْلِ اللّٰهِ فَهِيَ عَلَيْهِ وَمِثْلُهَا مَعَهَا بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہین

ناشکری کرتا ابن جمیل مگر اس سبب سے کہ وہ محتاج تھا سو اوسکو خدا نے اور اوسکے رسول نے غنی اور مالدار کر دیا اور خالد کا تو یون حال ہے کہ خالد پر تم مقرر زیادتی کرتے ہو البتہ اوسنے اپنی زرہون کو اور اپنے ہتھیارونکو اور گھوڑیکو خدا کی راہ مین بند کر رکھا ہے یعنی جہاد کے واسطے وقف کر دیا ہے اور عباسؓ بن عبد المطلب رسول اللہ کے چچا پر زکوۃ ہے اور اوسکے ساتھ اوتنی اور بھی یعنی دوہری دو سال کی زکوۃ **ف** زکوۃ تحصیل کرنے والے عامل نے حضرتؐ سے گلہ کیا کہ ابن جمیل اور خالد اور عباسؓ زکوۃ نہین دیتے تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی اور ابن جمیل پر عتاب فرمایا کہ وہ مسلمان ہونے کے بدولت غنیمت کے مال سے مالدار ہوا ہے پھر بھی ناشکری کرتا ہے اور زکوۃ نہین ادا کرتا اور خالد کا عذر حضرتؐ نے بیان کیا کہ اوسنے اپنا مال خدا کی راہ مین وقف کر دیا ہے اس عبارت کے دو مطلب ہین ایک تو یہ کہ جو شخص اپنا مال نفل عبادت مین خوشی سے خرچ کرے اوس سے ممکن نہین کہ فرض ادا نکرے دوسرے یہ کہ جسقدر مال اوسنے وقف کر دیا اوس پر زکوۃ واجب نہین اور عباسؓ کے حق مین فرمایا کہ اون پر دو سال کی زکوۃ ہے اونکو ادا کرنا چاہیے شاید کہ حضرت عباسؓ سے اونکی تنگدستی کے سبب زکوۃ نہ لی ہوگی اسواسطے کہ یہ درست ہے کہ حاکم اگر مصلحت جانے تو زکوۃ مین مہلت دیوے اور ایک روایت یون ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ عباسؓ کی دو سال کی زکوۃ میرے اوپر ہے اس عبارت کے بھی دو مطلب ہین ایک تو یہ شاید حضرتؐ نے عباسؓ سے کچھ مال قرض لیا ہو سو اوسکو زکوۃ مین مجرا دیا یا عباسؓ نے خود اپنی خوشی دو برس کی زکوۃ پیشگی دی ہو یا حضرتؐ نے خود وقت حاجت کے اونسے پیشگی مانگ لی ہو اسواسطے کہ امام کو حاجت کے وقت پیشگی زکوۃ لینا درست ہے اور یہی مذہب ہے امام اعظمؒ اور شافعیؒ اور احمدؒ کا اور امام مالکؒ کے نزدیک زکوۃ کا پیشگی لینا اور دینا درست نہین **نوع آخر**

۹۴۳ دوسری قسم کی حدیث جنکی سرے پر استفہامیہ ہے یعنی وہ لفظ ما کی جسکے معنی کیا **ق** اَنَسٌ مَا بَالُ اَقْوَامٍ قَالُوا كَذَا وَكَذَا لٰكِنِّي اُصَلِّي وَاَنَامُ وَاَصُوْمُ وَاُفْطِرُ وَاَتَزَوَّجُ النِّسَآءَ فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِي فَلَيْسَ مِنِّي **قَالَه** حِيْنَ سَمِعَ اَنَّ نَفَرًا مِنْ اَصْحَابِهٖ قَالَ بَعْضُهُمْ لَا اَتَزَوَّجُ النِّسَآءَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا اٰكُلُ اللَّحْمَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا اَنَامُ عَلٰى فِرَاشٍ بخاری اور مسلم مین انسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کیا حال ہے اون لوگون کا جنھون نے ایسا ایسا کہا لیکن مین تو نماز بھی پڑھتا ہون اور سوتا بھی ہون روزہ بھی رکھتا ہون اور روزہ توڑتا بھی ہون اور عورتون سے صحبت کرتا ہون سو جو میری سنت اور میری راہ سے پھرا وہ میرا نہین یہ حضرتؐ نے اوسوقت فرمایا کہ جب اپنے کچھ اصحاب کو سنا کہ بعضے اونمین کہتے ہین کہ مینے عورتونکی صحبت داری چھوڑی اور بعضا کہتا ہے کہ مین گوشت نہ کھایا کرونگا اور بعضا کہتا ہے کہ مین بچھونے پر نہ لیٹا کرونگا **ف** تین اصحاب نے جو بڑے عابد زاہد تھے حضرتؐ کی بعضی بیبیون سے حضرتؐ کی عبادت کا حال پوچھا اونھون نے جو حال تھا سو بیان کیا اون اصحاب نے حضرتؐ کی عبادت کو کم جانا اور کہا کہ ہم کہان اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہان خدا نے اگلے پچھلے گناہ

پیغمبر کے سب معاف کر دیے یعنی اپنا خاتمہ معلوم نہین تو ہمکو زیادہ عبادت کرنا چاہیے سو ایک نے کہا کہ مین تو ہمیشہ رات بھر نماز پڑھا کرونگا
دوسرے نے کہا کہ ہمیشہ روزہ رکھا کرونگا کبھی نہ توڑونگا تیسرے نے کہا کہ مین عورتونکی صحبت داری چھوڑونگا کبھی اونکے پاس نہ جاونگا پھر اتنے مین حضرت صلعم تشریف لائے
اور فرمایا کہ تم اس اس طرح کہتے ہو قسم ہے خدا کی مین تو تمسے زیادہ تر خدا سے ڈرتا ہون پھر یہ حدیث خطبہ پڑھکے فرمائی یعنی اگر رات دن
برابر عبادت کرنا اور مباح چیزون سے پرہیز کرنا بہتر ہوتا تو مین ضرور اوسکو اختیار کرتا اسواسطے کہ مجکو خدا کا خوف تمسے زیادہ تر ہے
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خدا اور رسول کے نزدیک عبادت مین میانہ روی پسند ہے اسواسطے کہ جو زیادہ دوڑتا ہے وہ آخر کو گر بھی
پڑتا ہے خدا نے یہ حکم نہین کیا کہ بندے رات دن عبادت ہی کیا کرین اور آرام نکرین بلکہ عبادت کے وقت ٹھہرا دیے ہین اسمین ہزارون
حکمتین ہین دانا مسلمان کو لازم ہے کہ اپنی جان پر نہایت مشکل نڈالے نفل عبادت پر اتنی کمر نہ باندھے کہ فرض بھی ترک ہو جاوین اور
اتنی سستی اور کاہلی بھی نہین اچھی کہ سوائے فرض کے سنت اور نفل بالکل اوڑا دیوے غرض کہ درمیان کی راہ اختیار کرے نہ بہت
زیادتی ہو نہ بہت کمی ق عَایِشَةُ مَا بَالُ اَقْوَامٍ يَتَنَزَّهُوْنَ عَنِ الشَّيْءِ اَصْنَعُهُ فَوَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاَعْلَمُهُمْ بِاللّٰهِ وَاَشَدُّهُمْ لَهُ خَشْيَةً ۹۴۴
بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رض سے روایت ہے کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ کیا حال ہے اون لوگونکا جو آپ کو بہت دور کھینچتے ہین اوس چیز سے جو
مین کرتا ہون سو قسم ہے خدا کی کہ مین مقرر اون سے زیادہ تر جانتا ہون خدا کو اور اوسکی نسبت مین خدا سے نہایت خوفناک ہون ف
حضرت صلعم نے خود کوئی کام کیا اور لوگون کو اجازت دی کرنے کی تو بعضے لوگون نے اوسکو کچھ ہلکا جانا اور اوسکے کرنے مین تامل کیا تب حضرت صلعم نے
یہ حدیث فرمائی یہ حدیث اور پچھلی حدیث ایک مضمون کی ہے معلوم ہوا کہ جس چیز کی شرع مین اجازت اور رخصت ہے اوسکو ہلکا جاننا یا
اوسکو خلاف تقوی اور پرہیزگاری کے سمجھنا درست نہین ہے شعر بصدق و صفا کوش و ورع و تقی ٭ ولیکن میفزای بر مصطفیٰ ٭
اَبُوْ سَعِيْدٍ مَا تُرْبَةُ الْجَنَّةِ ق لِابْنِ صَيَّادٍ فَقَالَ ابْنُ صَيَّادٍ دَرْمَكَةٌ بَيْضَاءُ مِسْكٌ يَا اَبَا الْقَاسِمِ قَالَ ۹۴۵
صَدَقْتَ مسلم مین ابوسعید رض سے روایت ہے کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ بہشت کی خاک کیا ہے یہ حضرت صلعم نے ابن صیاد سے فرمایا سو ابن صیاد نے کہا کہ بہشت
کی خاک سفید میدہ مشک ہے اے ابوالقاسم حضرت صلعم نے فرمایا کہ تو نے سچ کہا ف حضرت صلعم کے وقت مدینے کے یہودیون مین ایک شخص ابن صیاد
نام پیدا ہوا تھا کاہن تھا اکثر باتین جنون سے دریافت کرکے لوگون کو بتلاتا تھا اور پیغمبری کا دعوی کرتا تھا حضرت عمر رض کی خلافت مین مسلمان ہو گیا تھا
پھر گم ہو گیا اوسکا حال معلوم نہوا بعضے اصحاب اوسکو دجال جانتے تھے اور حضرت صلعم کو درست جواب اسواسطے دیا کہ اوسکو توریت کا علم تھا ق
سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ مَا تَصْنَعُ بِاِزَارِكَ اِنْ لَبِسْتَهُ لَمْ يَكُنْ عَلَيْهَا مِنْهُ شَيْءٌ وَاِنْ لَبِسَتْهُ لَمْ يَكُنْ عَلَيْكَ شَيْءٌ ق لَهُ لِرَجُلٍ خَطَبَ ۹۴۶

امرأة عرضت نفسها على النبي صلى الله عليه وآله وسلم فلم يردها النبي صلى الله عليه وسلم بخاری اور مسلم مین سہل
بن سعدؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کیا تو کریگا اپنی لنگی سے اگر تو اوسکو باندھیگا تو اوس عورت پاس کچھہ نہ رہیگا اور اگر عورت نے باندھا تو تیرے
پاس کچھہ نہ رہیگا یہ حضرتؐ نے اوس مرد سے کہا جسنے اوس عورت سے منگنی کی جسنے اپنی ذات حضرتؐ کو دی تھی سو اوسکو حضرتؐ نے نہ قبول کیا تھا ف
اسکا قصہ ہو چکا ہے کہ ایک عورت نے کہا کہ یا حضرتؐ مینے اپنی جان آپ کو بخشی حضرتؐ نے قبول نہین کیا تب ایک صحابی نے کھڑے ہو کر کہا کہ یا حضرتؐ
اگر آپ کو اسکی حاجت نہین ہے تو میرا نکاح اوس سے کروا دیجیے حضرتؐ نے فرمایا کہ کچھہ تیرے پاس ہے جس سے تو اسکا مہر ادا کرے اوسنے
کہا کہ میرے پاس کچھہ بھی نہین ہے حضرتؐ نے فرمایا کہ جا تلاش کر کے لوہے کی ایک انگوٹھی لے آ اوسنے کہا کہ مجکو نہ مل سکے گی لیکن میری یہ لنگی ہے اسی کو
مین مہر مین دیتا ہون تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی ایک لنگی مین دو آدمی کا کسطرح گذارا ہو سکے گا آخرش ناامید ہو کر وہ شخص اوٹھا حضرتؐ نے
دیکھا کہ یہ شخص نہایت محتاج ہے اوسکو بلایا اور فرمایا کہ تجکو قرآن یاد ہے اوسنے کہا کہ ہان مجکو فلانی فلانی سورت یاد ہے حضرتؐ نے فرمایا کہ
جا تیرا نکاح اس عورت کے ساتھہ کر دیا قرآن یاد کروا دینے پر یعنی تو اوسکو سورتین یاد کروا دے یہی اسکا مہر ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ
تعلیم قرآن اور کمتر سے کمتر مال بھی مہر ہو سکتا ہے اور یہی مذہب ہے امام شافعیؒ کا اور امام اعظمؒ کے نزدیک دس درم سے کم مہر نہین ہو سکتا اونکی
دلیل اور حدیث ہے اونکے مذہب مین اس حدیث کا یہ مطلب ہے کہ یہ حکم ابتدائے اسلام مین تھا جب مسلمانون کو تنگی تھی ۹۴۷ م ابن مسعود ما تعدون
الرقوب فيكم قال قلنا الذي لا يولد له قال ليس ذاك بالرقوب ولكنه الرجل الذي لم يقدم من ولده
شيئا قال فما تعدون الصرعة فيكم قلنا الذي لا يصرعه الرجال قال ليس بذاك ولكنه الذي
يملك نفسه عند الغضب مسلم مین عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ بے اولاد تم اپنے درمیان کسکو شمار کرتے ہو
راوی کہتا ہے کہ اصحاب نے کہا کہ بے اولاد وہ ہے جسکے اولاد نہو یعنی جسکی اولاد نہ جیے حضرتؐ نے فرمایا کہ بے اولاد نہین بلکہ بے اولاد حقیقت
مین وہ مرد ہے جسنے اپنی اولاد سے کچھہ آگے نہ بھیجا یعنی جسکی روبرو کوئی اوسکا لڑکا نہ مرا حضرتؐ نے فرمایا پھر پہلوان تم اپنے درمیان کسکو
شمار کرتے ہو ہمنے کہا کہ پہلوان وہ ہے جسکو مرد نہ پچھاڑ سکین حضرتؐ نے فرمایا کہ یہ کچھہ نہین ولیکن پہلوان وہ ہے جو غصے کے وقت اپنی
جان کو قابو مین رکھے یعنی زیادتی نہ کرے گالیان نہ بکے ف یعنی ہر چند ظاہر مین بے اولاد اور پہلوان اسی کو کہتے ہین جو تمنے کہا لیکن خدا کے
نزدیک حقیقت مین بے اولاد اور پہلوان وہ ہے جو حضرتؐ نے فرمایا اسواسطے کہ اولاد سے یہ غرض ہے کہ مصیبت کے وقت کام آوے تو
اگر کسیکا لڑکا مر گیا اور اوسنے صبر کیا تو وہ صبر کرنا قیامت مین اوسکے کام آویگا اور اگر چھوٹا لڑکا تھا تو وہ خدا سے اپنے ماباپ کی شفاعت

بھی کریگا تو بہر صورت اولاد کام آئی اور جسکا لڑکا نہیں مرا اوسکو یہ فائدہ حاصل نہیں تو گویا وہ بے اولاد ٹھہرا اگرچہ ظاہر میں اولاد ہوئی تو اوسکے
کس کام کی اور اسی طرح پہلوان حقیقت میں وہی ہے جو غصے کو اپنے اوپر بجا غالب ہونے دیوے اگرچہ ظاہر میں کمزور ہو ق کَعْبُ بْنُ ۹۴۸
مَالِكٍ مَا خَلَّفَكَ اَلَمْ تَكُنْ قَدِ ابْتَعْتَ ظَهْرَكَ قَالَهٗ لَهٗ مَقْدَمَهٗ مِنْ تَبُوْكَ بخاری اور مسلم میں کعب بن مالک رضی سے
روایت ہے کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ کس چیز نے تجکو پیچھے ڈالا اور جہاد سے روکا گیا تو سواری کو نہ مول لے چکا تھا یہ حضرت صلعم نے کعب بن مالک سے فرمایا
جنگ تبوک سے آنے کے وقت ف جنگ تبوک کی جب حضرت صلعم نے تیاری کی تھی تب کعب بن مالک نے ساتھ جانے کے واسطے سواری مول
لی تھی مگر اونکا اتفاق جانیکا حضرت صلعم کے ساتھ نہیں ہوا تھا جب اوس لڑائی سے پلٹ آئے تب یہ حدیث غصے سے فرمائی باقی کعب کا قصہ آگے آویگا
ق اَبُوْهُرَيْرَةَ مَا عِنْدَكَ يَا ثُمَامَةُ قَالَهٗ لِثُمَامَةَ بْنِ اُثَالٍ قَبْلَ اِسْلَامِهٖ بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت صلعم نے ۹۴۹
فرمایا ای ثمامہ تیرے پاس کیا ہے یعنی کس فکر اور کس خیال میں ہے یہ حضرت صلعم نے ثمامہ بن اثال سے کہا اوسکے مسلمان ہونے سے پہلے ف حضرت صلعم نے
ایکبار نجد کے ملک میں لشکر بھیجا وہاں ایک قوم کا سردار ملا جسکا ثمامہ نام تھا اوسکو پکڑ لائے اور مسجد کے ستون میں اوسکو باندھ دیا
جب حضرت اوسطرف تشریف لائے تو یہ حدیث فرمائی یعنی کس سوچ اور کس تدبیر میں ہے ثمامہ نے کہا کہ خیریت ہے ای محمد صلعم اگر تو نے مجکو
مار ڈالا تو اپنے خونی دشمن کو مارا اور اگر احسان کرکے چھوڑ دیا تو شکر گزار مرد کو چھوڑا یعنی میں اس احسان کا حق مانا کرونگا اور اگر کچھ مال کی طمع
ہو تو جو تیرا جی چاہے سو مانگ پھر حضرت وہاں سے ہٹ گئے دوسرے روز حضرت صلعم نے پھر فرمایا کہ ای ثمامہ تو کس خیال میں ہے ثمامہ نے وہی جواب
دیا پھر حضرت اوسکے پاس سے ہٹ گئے تیسرے روز پھر حضرت صلعم نے اوسی طرح پوچھا اور ثمامہ نے اوسی طرح جواب دیا پھر حضرت صلعم نے حکم کیا کہ ثمامہ کو
چھوڑ دو جب تید سے خلاصی ہوئی تو ثمامہ باغ میں جاکر نہایا پھر حضرت کی خدمت میں مسجد کے اندر آیا اور سچے دل سے مسلمان ہوا اور کلمہ پڑھا
اور کہا کہ اے محمد صلعم روے زمین پر میرے نزدیک تجھسے زیادہ کوئی دشمن نہ تھا سو اب تجھ سے برابر کوئی میرا پیارا نہیں اور تیرا دین میرے نزدیک سب
دینوں سے برا معلوم ہوتا تھا سو اب سب دینوں سے میرے نزدیک تیرا دین افضل ہوگیا اور تیرا شہر سب شہروں سے میرے نزدیک برا تھا سو اب تو
سب سے زیادہ پیارا ہوگیا پھر کہا کہ یا حضرت میں حالت کفر میں عمرے کا ارادہ کرکے چلا آپکے لشکر نے مجکو پکڑ لیا اب مجکو کیا حکم ہوتا ہے حضرت صلعم نے
اوسکو بشارت دی اور عمرہ ادا کرنے کو فرمایا جب ثمامہ مکے میں گیا عمرے کے واسطے تو کفار مکہ نے کہا کہ اے ثمامہ تو کیا بے دین ہوگیا ہے ثمامہ نے
کہا بلکہ میں رسول اللہ کے ساتھ مسلمان ہوا ہوں اسکو یاد رکھو کہ جب تک حضرت حکم نہ دینگے تو گیہوں کا ایک دانہ بھی ملک یمامہ سے تمکو نہ ملیگا یمامہ
ثمامہ کا ملک تھا وہاں سے اناج مکے میں آیا کرتا تھا هَ جَابِرٌ مَا فَعَلْتَ فِي الَّذِيْ اَرْسَلْتُكَ لَهٗ فَاِنَّهٗ لَمْ يَمْنَعْنِيْ اَنْ اُكَلِّمَكَ اِلَّا ۹۵۰

انی کنت اصلی قال له لجابر وقد ارسله فی حاجة فجاء وهو یصلی علی بعیره متلق الی غیر القبلة فکلمه فقال بیده هکذا او ما بیده لا نحو الارض (مسلم) مسلم مین جابر رض سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کیا کیا تو نے جس کام کے واسطے میں نے بھیجا اور نہیں روکا مجکو تیرے ساتھ بات کرنے سے مگر اس سبب سے کہ میں نماز پڑھتا تھا یہ حضرتؐ نے جابر رض سے فرمایا اور اونکو کسی کام کے واسطے بھیجا تھا تو جابر وہاں سے آئے اور حضرت اپنے اونٹ پر قبلے کے سواے اور طرف مونہہ کیے ہوے نماز پڑھتے تھے سو جابر نے حضرت سے کچھ بات کی تو حضرتؐ نے یون اشارہ کیا ہاتھ سے یعنی زمین کیطرف اشارہ کیا ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نفل نماز پڑھنا سواری پر درست ہے خواہ قبلے کی طرف مونہہ ہو یا نہو لیکن سجدہ کا اشارہ رکوع سے زیادہ نیچا کرنا چاہیے مگر فرض نماز سواری پر درست نہین اور یہی مذہب ہے سب اماموں کا

۹۵۱ ق زید بن خالد مالك ولها دعها فان معها حذاءها وسقاءها ترد الماء وتأكل الشجر حتى یلقاها ربها یعنی ضالة الابل (بخاری) بخاری اور مسلم مین زید بن خالد رض سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کیا ہے تیرے واسطے اور کیا ہے اوسکے واسطے یعنی بگانے اونٹ گم ہوے بھٹکے سے تجکو کیا کام چھوڑ اوسکو اسواسطے کہ اونٹ کے ساتھ اوسکا جوتا اور مشک موجود ہے کہ اپنے پانون سے چل کر پانی پیئے گا اور درخت کو کھاویگا یہان تک کہ اوسکا مالک اوسکو پا جاوے گا ف کسی نے حضرت سے بھولے بھٹکے جانورونکا مسئلہ پوچھا حضرتؐ نے ہر ایک کا جواب دیا پھر اوسنے بھٹکے اونٹ کا مسئلہ پوچھا کہ اوسکو پکڑ لیوے یا نہ لیوے تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی اونٹ کو پکڑ لینا نچاہیے اسواسطے کہ اوسکے ضائع ہونے کا کچھ خوف نہین ہوتا اوسکے پاس موجود ہے یعنی اوسکی ٹاپ چلنے پھرنے کو مضبوط ہے اور مشک اوسکے ساتھ موجود ہے یعنی پیاس مارنے کی بڑی عادت ہے کہ دس دس بیس بیس دن تک بدون پانی اونٹ رہتا ہے غرض یہ کہ اوسکو نہ پکڑے اور یہی مذہب ہے امام مالک کا اور امام اعظم کے نزدیک جہان خوف ضائع ہونے کا ہو تو پکڑ لینا درست ہے

۹۵۲ م جابر مالك یا ام السائب او یا ام المسیب تزفزفین قالت الحمى لا بارك الله فيها فقال لا تسبي الحمى فانها تذهب خطایا بنی آدم کما یذهب الکیر خبث الحدید (مسلم) مسلم مین جابر رض سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تجکو کیا ہوا ای سائب کی ماں تو کانپتی ہے یہ راوی کو شک ہے کہ حضرتؐ نے سائب کی ماں کہا یا مسیب کی ماں فرمایا اوس عورت نے کہا کہ مجکو تپ ہے خدا اوسکو نہ برکت کرے تو حضرت نے فرمایا کہ گالی مت دے برا مت کہہ تپ کو اسواسطے کہ وہ آدم کی اولاد کے گناہ دور کرتی ہے جیسے آگ کی بھٹی لوہے کا میل دور کرتی ہے ف یعنی ہر چند ظاہر میں تپ سے تکلیف ہے لیکن جب اسکے سبب سے گناہ دور ہوتے تو اوسکو برا کہنا نچاہیے کہ بے صبری کا نشان ہے اسی طرح ہر بیماری کا حال ہے

۹۵۳ م عائشة ما لك یا عائشة اشخصت (مسلم) مسلم مین حضرت عائشہ رض سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کیا ہے تجکو اے عائشہ کیا تجکو پڑ گیا

ما

ف مسلم مین حضرت عایشہ رض سے پوری روایت یون ہے کہ حضرت ایکبار میری باری کی رات کو بقیع کے قبرستان مین تشریف لے گئے مردونکے واسطے دعا کرنیکو مین یہ سمجھی کہ شاید حضرت کسی اور اپنی بی بی پاس گئے ہین اور میں جھک کر دیکھنے لگی جب حضرت تشریف لائے تو یہ میرا حال دیکھکر یہ حدیث فرمائی تب مینے کہا کہ یا حضرت مجھسے عورت خاوند کی پیاری آپ سے خاوند پر کیونکر رشک نکرے

۹۵۴ ھ جابر بن سمرہ رض مَالِيْ اَرَاكُمْ رَافِعِيْ اَيْدِيْكُمْ كَاَنَّهَا اَذْنَابُ خَيْلٍ شُمُسٍ اُسْكُنُوْا فِي الصَّلٰوةِ ثُمَّ خَرَجَ عَلَيْنَا فَرَاٰنَا حِلَقًا فَقَالَ مَالِيْ اَرَاكُمْ عِزِيْنَ ثُمَّ خَرَجَ عَلَيْنَا فَقَالَ اَلَا تَصُفُّوْنَ كَمَا تَصُفُّ الْمَلٰٓئِكَةُ عِنْدَ رَبِّهَا فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللهِ وَكَيْفَ تَصُفُّ الْمَلٰٓئِكَةُ عِنْدَ رَبِّهَا قَالَ يُتِمُّوْنَ الصُّفُوْفَ الْاُوْلٰى وَيَتَرَاصُّوْنَ فِي الصَّفِّ مسلم مین جابر بن سمرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کیا ہے مجکو کہ مین تمکو ہاتھ اوٹھائے دیکھتا ہون تمھارے ہاتھ گویا چنچل گھوڑونکی دم ہین یعنی جیسے چنچل گھوڑونکی دمین نہین ٹھہرتین ویسے تمھارے ہاتھ نہین ٹھہرتے ٹھہرے رہا کرو نماز مین یعنی ہلا جلا نکرو پھر حضرت دیر کے بعد ہمارے پاس ہوکر نکلے تو ہمکو دیکھا کہ ہم حلقہ حلقہ کیے بیٹھے ہین سو فرمایا کہ کیا ہے مجکو کہ تمکو جدا جدا تتر بتر دیکھتا ہون پھر دیر کے بعد ہمارے پاس ہوکر نکلے اور فرمایا کہ تم کیون نہین صف باندھتے ہو جیسے فرشتے صف باندھتے ہین اپنے رب کے نزدیک تو ہمنے کہا یا رسول اللہ فرشتے اپنے رب کے نزدیک کیونکر صف باندھتے ہین حضرت نے فرمایا پورا کر لیتے ہین پہلی صفونکو اور صف کے اندر آپسمین بھر جاتے ہین یعنی ملے ہوے کھڑے ہوتے ہین کچھ صف کے درمیان فرق نہین چھوڑتے ف سنن ابی داود مین جابر بن سمرہ سے روایت ہے کہ جب صحاب حضرت کے پیچھے نماز پڑھتے تھے تو داہنے بائین ایکدوسرے کو ہاتھ اوٹھا کر سلام کرتا تھا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور سلام کے واسطے ہاتھ اوٹھانا نماز کے اندر منع کیا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حرکات نماز کے سوائے کوئی جنبش نماز مین درست نہین اور صفونکا پورا کرنا مستحب ہے جبتک اول صف نہ بھر جاوے دوسری صف نچاہیے اور جبتک دوسری صف نہ بھر جاوے تیسری صف نچاہیے اسی طرح اور صفون مین لحاظ رکھنا ضرور ہے

۹۵۵ ق سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ مَالِيْ رَاَيْتُكُمْ اَكْثَرْتُمُ التَّصْفِيْقَ مَنْ نَابَهُ شَيْءٌ فِيْ صَلٰوتِهٖ فَلْيُسَبِّحْ فَاِنَّهُ اِذَا سَبَّحَ الْتُفِتَ اِلَيْهِ وَاِنَّمَا التَّصْفِيْقُ لِلنِّسَآءِ بخاری اور مسلم مین سہل بن سعد رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا مجکو کیا ہے کہ مینے تمکو دیکھا کہ تمنے بہت تالی بجائی جسکو نماز مین کوئی ضرورت ظاہر ہو یعنی ایسی ضرورت جسمین امام کو خبردار کرنا پڑے چاہیے کہ بلند آواز سے سبحان اللہ کہے اسواسطے کہ جب اوسنے سبحان اللہ کہا تو اوسکی طرف التفات کیا جاویگا یعنی امام سبحان اللہ کہنے سے خبردار ہوجاویگا حضرت نے فرمایا اور تالی مارنا تو عورتون کے واسطے چاہیے یعنی اگر امام کی خطا پر عورت واقف ہو تو سبحان اللہ نکہے بلکہ ہاتھ کو ہاتھ پر مارے اسواسطے کہ عورت کی آواز سے اکثر مردکو بد خیال آتا ہے ف صحیح بخاری مین روایت ہے کہ حضرت ایک قوم مین صلح کرنیکو گئے تھے نماز کا وقت آیا لوگون نے ابی بکر رض کو امام بنا کر نماز

شروع کی پھر حضرت تشریف لائے اور اصحاب نماز میں تھے تو حضرت بھی صف میں نماز کی نیت کرکے کھڑے ہوئے اصحاب نے دستک دی تاکہ صدیق
حضرت کے آنے سے خبردار ہو جاویں اور صدیق رضی کی یہ عادت تھی کہ نماز میں کسی طرف نہ دیکھتے تھے جب بہت لوگوں نے تالیاں بجائیں تو صدیق
نے آنکھ اٹھا کر دیکھا کہ حضرت صف میں کھڑے ہیں حضرت نے اشارہ کیا صدیق اکبر سے کہ وہیں ٹھہرے رہو اور امامت کیے جاؤ پھر صدیق اکبر نے دونوں ہاتھ اوٹھا کر
شکر خدا ادا کیا کہ حضرت نے مجھکو امامت کرنے کو فرمایا پھر پیچھے ہٹے یہاں تک کہ صف میں برابر ہو گئے اور حضرت نے آگے بڑھکے امامت کی پھر حضرت
جب نماز پڑھ چکے تو فرمایا اے ابی بکر میرے حکم کے بعد تو کیوں نہ وہاں قائم رہا صدیق اکبر نے کہا کہ ابی قحافہ کے بیٹے کو یہ لیاقت نہیں کہ
کہ رسول اللہ کے آگے امام بنے پھر حضرت نے اور اصحاب سے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے صدیق اکبر کی نہایت عمدہ فضیلت ثابت ہوئی کہ حضرت نے
اونکو اپنی امامت کرنیکا حکم دیا بلکہ اول صدیق کے پیچھے نماز کی نیت بھی کر چکے تھے سبحان اللہ اس سے زیادہ کون کمال ہوگا جسکو تمام عالم کا

٩٥٦ اپنا امام بناوے ق ابْنُ عَبَّاسٍ وَ خ جَابِرٌ مَا مَنَعَكِ مِنَ الْحَجِّ وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ عَبَّاسٍ مَا مَنَعَكِ اَنْ تَكُوْنِي حَجَجْتِ
مَعَنَا قَالَتْ اَبُوْ فُلَانٍ تَعْنِيْ زَوْجَهَا حَجَّ عَلٰى اَحَدِهِمَا تَعْنِي الْبَعِيْرَيْنِ وَالْاٰخَرُ يَسْقِيْ اَرْضًا قَالَ فَاِنَّ عُمْرَةً فِيْ
رَمَضَانَ تَقْضِيْ حَجَّةً اَوْ حَجَّةً مَعِيْ قَالَہ لِاُمِّ سِنَانٍ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عباس رض سے اور صرف بخاری مین جابر رض سے روایت ہے
کہ حضرت نے سنان کی ماں سے کہا تجکو کسنے منع کیا تھا حج کرنے سے اور عبد اللہ بن عباس کی روایت مین یون ہے کہ تجکو کسنے منع کیا ہمارے ساتھ
حج کرنے سے کہا اوس عورت نے کہ فلانیکا باپ یعنی اوسکا خاوند ایک اونٹ پر حج کرنے کو گیا تھا اور دوسرا اونٹ کھیت سینچتا تھا حضرت نے
فرمایا کہ البتہ رمضان مین عمرہ کرنا ثواب مین حج کے برابر ہے یا میرے ساتھ حج کرنے کے برابر ہے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ رمضان

٩٥٧ مین عمرہ کرنا نہایت افضل ہے نوع اخر دوسری قسم کی حدیث م اَبُوْ ذَرٍّ مَا اصْطَفَى اللّٰهُ لِمَلَائِكَتِهٖ اَوْ لِعِبَادِهٖ
سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ قَالَہ حِيْنَ سُئِلَ اَيُّ الْكَلَامِ اَفْضَلُ مسلم مین ابو ذر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ افضل
کلام وہ ہے جو خدا نے اپنے فرشتوں کے واسطے یا اپنے بندوں کے واسطے پسند کیا ہے یعنی سبحان اللہ وبحمدہ یہ حضرت نے اوس وقت فرمایا جب کسی نے

٩٥٨ پوچھا تھا کہ کون کلام افضل ہے نوع اخر دوسری قسم کی حدیث خ اَبُوْ هُرَيْرَةَ مَا اَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ مِنَ
الْاِزَارِ فَفِي النَّارِ بخاری مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو ازار اور پاجامہ نیچے ٹخنون سے ہو سو دوزخ مین ہے

٩٥٩ یعنی نیچے کرنے والے کی سزا دوزخ ہے ق رَافِعُ بْنُ خَدِيْجٍ مَا اَنْهَرَ الدَّمَ وَذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ فَكُلُوْهُ لَيْسَ
السِّنَّ وَالظُّفُرَ وَسَاُحَدِّثُكُمْ عَنْ ذٰلِكَ اَمَّا السِّنُّ فَعَظْمٌ وَاَمَّا الظُّفُرُ فَمُدَى الْحَبَشَةِ بخاری اور مسلم مین ان

بن خدیج رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو چیز خون کو بہاوے اور خدا کا نام اوسپر لیا جاوے تو اوسکو کھاؤ سوائے دانت اور ناخن کے اور اب مین تمکو اسکا سبب بتلاؤنگا دانت تو ہڈی ہے اور ناخن حبشی کافرون کی چھری ہے یعنی وہ لوگ ناخن سے ذبح کرتے ہین مسلمانونکو اونکا طریقہ کرنا مناسب نہین **ف** یعنی جو وہ تیز چیز لوہا یا لکڑی یا پتھر حلال جانور کا خون بہاوے یعنی خون کو نکالدے اور خدا کا نام اوسپر بوقت ذبح لیا جاوے تو وہ گوشت حلال اور پاک ہے لیکن دانت اور ناخن سے حلال کرنا درست نہین اور یہی مذہب ہے امام شافعی کا اور امام اعظم رح کے نزدیک جمے ناخن اور ہڈی سے حلال کرنا درست نہین اور اوکھڑے دانت اور ہڈی سے حلال کرنا درست ہے **ق** عُمَرُ مَا جَاءَكَ مِنْ هٰذَا الْمَالِ وَاَنْتَ غَيْرُ مُشْرِفٍ وَلَا سَائِلٍ فَخُذْهُ وَمَا لَا فَلَا تُتْبِعْهُ نَفْسَكَ بخاری اور مسلم مین عمر فاروق رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو تیرے پاس اس مال سے آوے اسطرح پر کہ تو تاک لگانے والا اور مانگنے والا نہو تو اوسکو لے اور جو ایسا مال نہو تو اوسکے پیچھے اپنی جان کو مت ڈال **ف** مصابیح مین عمر فاروق رضہ سے روایت ہے کہ حضرت مجکو مال دینے لگے مینے کہا کہ جو مجھسے زیادہ تر محتاج ہو اوسکو دیجیے حضرت نے فرمایا اسکو لے اپنا کام چلا اور خیرات کر پھر یہ حدیث حضرت نے فرمائی یعنی جو مال بدون توقع اور بے حرص اور سوال کے ملے وہ حلال ہے اور اگر زبان سے ظاہری سوال کیا یا دل مین تاک لگائی اور اوسکی طرف خیال لگا کر باطنی سوال کیا تو وہ حلال طیب نہین نقل ہے کہ امام احمد ایک شخص سے اوٹھوا کر بازار سے گیہون لائے امام احمد کے فرزند گھر مین بیٹھے روٹی کھاتے تھے اوس شخص کا دل روٹی کی طرف مائل ہوا امام احمد کے بیٹے نے اوس شخص کو روٹی دی اوس بزرگ نے نہ قبول کی جب وہ پلٹ کر چلے تو اونکو امام احمد نے بلا کر روٹی دی تو اونھون نے قبول کی اور چلے گئے بیٹے نے باپ سے پوچھا کہ اسکا کیا سبب ہے کہ مینے روٹی دی تو قبول نہ کی اور تمنے دی تو قبول کی امام احمد نے کہا کہ اوسوقت اونکا دل روٹی کی طرف مائل ہوا تھا تو وہ اوسکو باطنی سوال سمجھے اسواسطے قبول نکی اور جب مینے روٹی دی تو اونکو خواہش نتھی کہ اوس سے ناامید ہو کر چلے تھے اسواسطے قبول کی غرض کہ جسطرح ظاہری سوال زبان سے منع ہے ویسے باطنی سوال بھی دل سے منع ہے **ق** يَعْلَى بْنُ اُمَيَّةَ مَا كُنْتَ صَانِعًا فِي حَجِّكَ فَاصْنَعْهُ فِي عُمْرَتِكَ يَعْنِيْ مِنَ الْاِحْرَامِ وَاجْتِنَابِ الطِّيْبِ بخاری اور مسلم مین یعلی بن امیہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو تو اپنے حج مین کرتا تھا سو وہی اپنے عمرے مین بھی کر یعنی جسطرح حج مین احرام باندھنا اور خوشبو سے بچنا چاہیے اوسی طرح عمرے مین بھی **ف** مصابیح مین یعلی رضہ سے روایت ہے کہ ایک شخص خوشبودار جبہ پہنے تھا اوسنے حضرت سے پوچھا کہ مینے عمرے کا احرام باندھا ہے اور یہ جبہ مین پہنے ہوں آپ مین کیا حکم ہوتا ہے حضرت نے فرمایا کہ خوشبو کو تین بار دھو ڈال اور جبہ اوتار ڈال پھر یہ حدیث فرمائی **ق** اَبُوْ سَعِيْدٍ مَا يَكُنْ عِنْدِيْ مِنْ خَيْرٍ فَلَنْ اَدَّخِرَهُ عَنْكُمْ وَمَنْ يَسْتَعْفِفْ يُعِفَّهُ اللّٰهُ وَمَنْ يَسْتَغْنِ يُغْنِهِ اللّٰهُ

۹۴۱　۹۴۲　۹۴۳

وَمَنْ يَتَصَبَّرْ يُصَبِّرْهُ اللّٰهُ وَمَا اُعْطِيَ اَحَدٌ عَطَاءً خَيْرًا وَّاَوْسَعَ مِنَ الصَّبْرِ بخاری اور مسلم مین ابو سعید رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ جو میرے پاس مال ہوگا اوسکو مین تمسے چھپاکر جمع نکر رکھونگا اور جو سوال اور حرام کاموں سے آپ کو بچاوے پرہیزگار بننے کا ارادہ
کرے تو خدا اوسکو سچا پرہیزگار کردیگا اور جو دنیا سے بے پرواہی کی نیت سکھیگا تو خدا اوسکے دل کو دنیا کے مال سے بے پرواہ کردیگا اور جو
شخص کہ مصیبت اور بلا مین آپ کو بزور صبر والا بنادیگا تو خدا اوسکو سچا بے بناوٹ کا صابر کردیگا اور کسیکو بہتر اور کشادہ تر صبر سے کوئی
نعمت نہین ملی ف مصابیح مین روایت ہے کہ کچھ انصاری اصحاب نے حضرت سے مال مانگا حضرت نے دیا پھر مانگا پھر دیا جب حضرت کے پاس کچھ
باقی نرہا تب حدیث فرمائی یہ حدیث تہذیب اخلاق اور درویشی کی جڑ ہے معلوم ہوا کہ آدمی کی خو بدلنا ممکن ہے لیکن اول بد خو چھوڑنے مین
محنت اور ریاضت ہے آخر کو نیکخو عادت ہوجاتی ہے پھر محنت اور تکلف اور بناوٹ کی کچھ حاجت نہین رہتی بعضے لوگ کہتے ہین کہ آدمی
کی خو نہین بدلتی یہ پیدایشی بات ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ یہ غلط بات ہے اگر خو بدلنا ممکن نہوتا تو پیغمبرونکا آنا اور اونکی تعلیم بیفائدہ
ہوجاتی جانورونکی خو تعلیم اور محنت سے بدل جاتی ہے جیسے باز اور شکاری کتے کی تو بھلا آدمی کی کیونکر نہ بدلے ہاں البتہ ہے کہ بدون محنت
کچھ نہین ہوتا جو بد خو بدلنے کا طریقہ چاہے وہ احیاء العلوم اور کیمیاے سعادت کو دیکھے نَوْعٌ اٰخَرُ دوسری قسم کی حدیثین ق
۹۶۳ اَبُوْ هُرَيْرَةَ مَا بَيْنَ النَّفْخَتَيْنِ اَرْبَعُوْنَ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ دو پھونکون کے درمیان چالیس ہین
ف یعنی قیامت مین دوبار صور پھونکا جاویگا اول بار سب خلق مرجاویگی دوسری بار مین جی اوٹھیگی ابو ہریرہ سے لوگون نے پوچھا کہ چالیس
دن دونون مین فرق ہوگا یا چالیس مہینے یا چالیس برس ابو ہریرہ نے کہا کہ تعین مجھکو معلوم نہین مینے حضرت سے یون ہی سنا ہے جیسا کہ تمسے کہا
۹۶۴ ق عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدٍ الْاَنْصَارِيُّ مَا بَيْنَ بَيْتِيْ وَمِنْبَرِيْ رَوْضَةٌ مِّنْ رِّيَاضِ الْجَنَّةِ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن زید
انصاری رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان بہشت کی کیاریون مین سے ایک کیاری ہے ف
بعضی روایت مین گھر ہے بعضی مین حجرہ بعضی مین قبر سب ایکہی ہے اونکا ایک مطلب ہے کہ حضرت عائشہ رضہ کے حجرے مین حضرت اکثر رہتے تھے
اور وہین دفن ہوے حضرت کی قبر اور منبر کے درمیان چند گز کا فرق ہے یعنی اوس قدر مکان بہشت مین اوٹھ جاویگا اور وہانکی عبادت
اور دعا نہایت مقبول ہے اوسکی برکت سے بہشت ملیگی مدینے مین اب معمول ہے کہ وہان اکثر لوگ خاص کرکے نماز پڑھتے ہین اور دعا
مانگتے ہین ف ۹۶۵ اَبُوْ هُرَيْرَةَ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا حَرَامٌ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مدینے کی دونون
طرف کی پتھریلی زمین کے اندر شکار وغیرہ کرنا حرام ہے ف اس حدیث کا مطلب اس کتاب مین کئی بار ہوچکا ق ۹۶۶ اَبُوْ هُرَيْرَةَ مَا بَيْنَ

منکبی الکافر مسیرۃ ثلٰثۃ ایام للراکب المسرع بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کافر کے دونون کندھونکے درمیان تین دن کی راہ ہوگی تیز رو سوار کی **ف** یعنی دوزخ مین کافر کا نہایت بڑا قد ہو جاویگا تاکہ اوسکو زیادہ آگ ستاوے

۹۶۷ م انس ما بین ناحیتی حوضی کما بین صنعاء والمدینۃ مسلم مین انس رضی سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ میرے حوض کوثر کے دونون کنارونکے درمیان اتنا فرق ہے جتنا صنعا اور مدینے مین فرق ہے **ف** صنعا یمن مین ایک شہر کا نام ہے مدینے سے وہان تک کئی مہینے کی راہ ہے مطلب یہ کہ حوض کوثر نہایت بڑا ہے **فصل** اس فصل مین وہ حدیثین مین جنکے شروع پر یہ ہے

۹۶۸ م ابی بن کعب یا ابا المنذر اتدری ای اٰیۃ من کتاب اللہ معک اعظم قال قلت اللہ لا الٰہ الا ھو الحی القیوم قال فضرب فی صدری وقال لیھنک العلم یا ابا المنذر مسلم مین ابی بن کعب رضی سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اے ابی منذر تو جانتا ہے کہ خدا کی کتاب سے کون آیت بہت بڑی ہے تیرے ساتھ ابی بن کعبؓ نے کہا کہ مین بولا کہ اللہ لا الٰہ الا ھو الحی القیوم یعنی آیۃ الکرسی بڑی آیت ہے ابی بن کعبؓ نے کہا کہ حضرت نے خوش ہوکر میرا سینہ تھپکا اور فرمایا کہ تجھکو علم مبارک ہو اے ابی منذر **ف** ابی منذر کنیت ہے ابی بن کعب کی قرآن کے بڑے حافظ اور عالم تھے حضرتؐ نے اونکی ذہن آزمائی کی پھر اونکے علم اور فہم سے خوش ہوے اور برکت کی دعا کی آیۃ الکرسی اسواسطے سب آیتون سے افضل ہے کہ اوسمین صرف خدا کی ذات اور صفات کا بیان ہے

۹۶۹ ق عایشۃ یا ابا بکر ان لکل قوم عیدا وھذا عیدنا بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رضی سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اے ابی بکر ہر ایک قوم کی ایک عید ہوتی ہے اور یہ ہماری عید ہے **ف** مصابیح مین حضرت عایشہ رضی سے روایت ہے کہ حضرتؐ کپڑا اوڑھے لیٹے تھے اور انصاریون کی دو چھوٹی چھوٹی لڑکیان دف بجاکر بہادری کے کڑکے گاتی تھین اتنے مین صدیق اکبر آئے اور انھون نے لڑکیونکو ڈانٹا اور کہا کہ پیغمبر کے گھر مین شیطانی باجے کا کیا کام تب حضرتؐ نے مونہہ کھول کر یہ حدیث فرمائی یعنی عید کے دن ایسے راگ کا کچھ مضائقہ نہین اسواسطے کہ اول تو دف بجانا حرام نہین دوسرے گانے والیان لڑکیان ہین جوان عورت نہین جو محل شہوت ہون تیسرے کوئی مضمون خلاف شرع نہین بلکہ بہادری دین کی کا آہنی چیز ہے اسی حدیث سے بعضے عالمون کا یہ مذہب ہے کہ خوشی کے حالون مین جیسے شادی اور ختنہ اور عید مین بے مزامیر راگ یا دف کے ساتھ درست ہے بشرطیکہ دینی کام مین کچھ ہرج نہووے اور گانے والا خوبصورت لڑکا اور اجنبی عورت نہو اور راگ کا مطلب خلاف شرع نہو غرضکہ راگ سننے کی عادت ہرگز درست نہین بلکہ اسی حدیث سے صاف منع ہونا معلوم ہوتا ہے کہ حضرتؐ نے عید کا عذر فرمایا تو معلوم ہوا کہ اسکی عادت کرنا درست نہین اگرچہ خلاف شرع راگ نہو

۹۷۰ م عایذ بن

عمر فقال یا ابا بکر لعلک اغضبتہم لئن کنت اغضبتہم لقد اغضبت ربک یعنی سلمان وصہیبا وبلالا حین قالوا لابی
سفیان ما اخذت سیوف اللہ من عنق عدو اللہ ماخذہا فقال ابوبکر تقولون ہذا لشیخ قریش وسیدہم مسلم
عائذ بن عمرو رضہ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا اے ابی بکر شاید کہ تونے اونکو غصہ دلایا اگر تونے اونکو ضرور غصہ دلایا ہوگا تو البتہ تونے اپنے رب کو غصہ
دلایا مراد ان لوگون سے سلمان فارسی اور صہیب رومی اور بلال حبشی ہین جب کہ اون تینون نے ابوسفیان سے کہا تھا کہ خدا کی تلوارون نے
خدا کے دشمن کی گردن سے اپنی گرفت کا مکان نہین پایا تو صدیق اکبر نے کہا کہ تم ایسی بات قریش کے بڈھے اور اونکے سردار کو کہتے ہو ف
ابوسفیان کفر کی حالت مین حضرتؐ سے کئی بار لڑا تھا اسواسطے اوسکو دشمن خدا کہا روایت ہے کہ ابوسفیان جب کہ ظاہر مین مسلمان ہوا اور ہنوز
دل مین ایمان نہ جما تھا کہ ایک روز سلمان اور صہیب اور بلال کے پاس ہوکر نکلا ان تینون اصحاب نے جوش اسلام سے وہ سخت بات کہی صدیق اکبرؓ نے
اس خیال سے کہ مبادا ناراض ہوکر ابوسفیان ظاہری اسلام بھی چھوڑدے اوسکی خاطرداری کی بات کہی اور اونکو ایسی سخت بات کہنے سے منع کیا پھر
صدیق اکبر حضرتؐ کے پاس گئے اور یہ قصہ بیان کیا حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی چونکہ اونکا سخت کلام محض خدا کے واسطے اور جوش اسلام سے تھا خدا
اور رسول کو پسند آیا جب صدیق اکبر نے حضرتؐ سے یہ سنا تو اون تینون صحابیون کے پاس عذر کرنے کو گئے اور کہا اے میرے بھائیو مینے تمکو غصہ دلایا
یعنی معاف کرو اونھون نے کہا کچھ غصہ نہین اے بھائی تجکو اللہ بخشے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نیک لوگون کی عزت حرمت رکھنا ضرور ہے
اور اونکو ناخوش کرنا نہایت بری بات ہے کہ اونکی ناخوشی سے خدا ناخوش ہوتا ہے قال ابوبکر یا ابابکر ماظنک باثنین اللہ ثالثہما
بخاری اور مسلم مین صدیق اکبر رضہ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اے ابی بکر کیا تیرا گمان ہے اون دو مین جنکا تیسرا ساتھی مددگار خدا ہے ف
صدیق اکبرؓ سے روایت ہے کہ ہجرت کے وقت خوف کفار سے مین اور حضرت غار مین جاکر چھپے تو کافر ہمکو تلاش کرنے گئے اوسی غار پر خاص ہمارے
سر پر کھڑے ہوئے جب مینے مشرکون کے پانون دیکھے تب مینے کہا کہ یا رسول اللہ اگر اون مین سے کوئی اپنے پانون پر نظر کرے تو ہمکو دیکھلے
تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی غمگین نہو ہمارا مددگار ہمارے ساتھ ہے ہم دونون آدمیونکو ضائع نکریگا اس حدیث سے حضرت کا کمال توکل خدا
پر اور صدیق کی نہایت فضیلت ثابت ہوئی کئی طرح سے اول یہ کہ حضرتؐ نے اپنے ساتھ اور صدیق کے ساتھ خدا کو ملایا سبحان اللہ کیا عمدہ
مرتبہ ہے جو خدا اور رسول کے ساتھ شمار مین آوے دوسرے یہ کہ ایسے سخت وقت مین کہ تمام عالم حضرت کا جانی دشمن تھا صدیق رضہ نے حضرت کا
ساتھ دیا اور اپنی جان اور مال اور خاندان کی بربادی حضرتؐ کے واسطے اختیار کی اس سے زیادہ جان نثاری کیا ہوگی تیسرے یہ کہ معمول ہے کہ ایسے
سخت وقت مین جسمین جان کا خوف ہو اوسکو ساتھ لیتے ہین جسکے اخلاص اور دوستی پر کمال اعتماد اور نہایت بھروسا ہوتا ہے تو حضرت کا صدیق کو

ساتھ

ساتھ لینا اور اپنے بھید سے آگاہ کرنا دلیل صاف ہے کہ حضرت کے نزدیک صدیق اکبر سے زیادہ کوئی جان نثار معتمد دوست یار غار
نتھا ق سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ يَا أَبَا بَكْرٍ مَا مَنَعَكَ أَنْ تُصَلِّيَ بِالنَّاسِ حِينَ أَشَرْتُ إِلَيْكَ بخاری اور مسلم مین سہل بن سعد رضی سے ٩٧٢
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ای ابی بکر کس چیز نے تجکو روکا لوگون کے نماز پڑھانے سے جبکہ مینے تجکو اشارہ کیا تھا ف اس حدیث کا
پورا قصہ اسی باب مین عنقریب گذرا کہ حضرت کہین گئے تھے صدیق اکبر نماز لوگون کو پڑھاتے تھے جب حضرت نماز مین تشریف لائے تو صدیق اکبر
سے اشارہ فرمایا کہ امامت کیے جاؤ صدیق ہٹ آئے حضرت نے نماز پڑھا کر حدیث فرمائی ف أَبُو ذَرٍّ يَا أَبَا ذَرٍّ أَتَدْرِي أَيْنَ تَذْهَبُ ٩٧٣
هٰذِهِ الشَّمْسُ فَقُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ أَعْلَمُ فَقَالَ تَذْهَبُ تَسْجُدُ تَحْتَ الْعَرْشِ فَتَسْتَأْذِنُ فَيُؤْذَنُ لَهَا وَيُوْشِكُ
أَنْ تَسْجُدَ وَلَا يُقْبَلُ مِنْهَا وَتَسْتَأْذِنُ وَلَا يُؤْذَنُ لَهَا فَيُقَالُ لَهَا ارْجِعِي مِنْ حَيْثُ جِئْتِ فَتَطْلُعُ مِنْ مَغْرِبِهَا فَذٰلِكَ
قَوْلُهٗ وَالشَّمْسُ تَجْرِي لِمُسْتَقَرٍّ لَهَا ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ بخاری اور مسلم مین ابو ذر رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
کہ اے ابو ذر کیا تو جانتا ہے کہ یہ آفتاب کہان جاتا ہے یعنی بعد غروب ہونے کے سو مینے کہا خدا اور اوسکا رسول زیادہ تر دانا ہے پھر
حضرت نے فرمایا کہ جاتا ہے سجدہ کرتا ہے عرش کے نیچے پھر اجازت مانگتا ہے کہ طلوع کرکے دوسرا دورہ شروع کرے پھر اوسکو اجازت ملتی ہے
اور قریب ہے کہ وہ سجدہ کریگا اور قبول نہوگا یعنی قیامت کے قریب اور اجازت مانگیگا دورہ کرنے کی تو اوسکو اجازت نہ ملے گی پھر اوسکو حکم ہوگا
کہ پلٹ جا جدھر سے تو آیا ہے تو نکلیگا پچھم کیطرف سے سو یہی مطلب ہے قرآن مین خدا کے اس قول کا کہ آفتاب چلتا ہے اپنی قرارگاہ تک یہ
اندازہ دہرایا ہوا ہے عزت والے دانا کا ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آفتاب کا حال مثل گھڑی کے ہے کہ ایک رات اور ایک دن چل کر بند ہو جاتی
ہے بعد کوک کے دوسرے دن مین چلتی اسی طرح ہر روز آفتاب بے دون حکم الٰہی نہین طلوع کرتا جب وس حکیم مطلق کا ٹہنا حساب پورا ہو جاویگا
تو اس عالم کی کل بگڑ جاوے گی اولٹی چال چل کر یہ سب کارخانہ ٹوٹ پھوٹ جاویگا اور اسی کا نام قیامت ہے ق أَبُو ذَرٍّ يَا أَبَا ذَرٍّ إِذَا ٩٧٤
طَبَخْتَ مَرَقَةً فَأَكْثِرْ مَاءَهَا وَتَعَاهَدْ جِيرَانَكَ بخاری اور مسلم مین ابو ذر رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ای ابو ذر جب شوربا
پکایا کر تو اوسمین پانی زیادہ ڈالا کر اور اپنے ہمسایے اور پڑوسیون کی خبر گیری کیا کر یعنی اوسمین سے بانٹ دیا کر ف حدیث مین بیان حق ہمسایہ
اور سیر چشمی کی تعلیم ہے اور تنہا خوری کی مذمت خ أَبُو ذَرٍّ يَا أَبَا ذَرٍّ اكْتُمْ هٰذَا الْأَمْرَ وَارْجِعْ إِلٰى بَلَدِكَ فَإِذَا بَلَغَكَ ظُهُوْرُنَا ٩٧٥
فَأَقْبِلْ بخاری مین ابو ذر رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے ابو ذر چھپائے رکھنا اس امر کو یعنی اسلام ابھی ظاہر نہ کرنا اور پلٹ جا اپنی بستی مین جب
تو خبر پاوے ہمارے غلبہ پانے کی تو ہمارے پاس چلا آ ف ابو ذر رضی سے روایت ہے کہ ابتدائے اسلام مین جب کافرونکا بہت غلبہ تھا مکے مین

حضرت پاس گیا اور مسلمان ہوا اور مینے چاہا کہ اپنا اسلام ظاہر کرون تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی ابوذر بہت تیز مزاج تھے اسواسطے حضرتؐ نے اونکا مکے مین رہنا اور اسلام ظاہر کرنا مناسب ندیکھا کہ مبادا جان پر نوبت پہنچے معلوم ہوا کہ جہان جان کا خوف ہو وہان اپنا دین چھپانا درست ہے لیکن اس صورت مین دارالاسلام کی طرف ہجرت کرنا بھی فرض ہے اسواسطے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب ہمارا غلبہ ہو تو ہمارے پاس آیو ه

٩٧٦ اَبُوْ ذَرٍّ يَا اَبَا ذَرٍّ اِنَّكَ ضَعِيْفٌ وَاِنَّهَا اَمَانَةٌ وَاِنَّهَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ خِزْيٌ وَنَدَامَةٌ اِلَّا مَنْ اَخَذَهَا بِحَقِّهَا وَاَدَّى الَّذِيْ عَلَيْهِ فِيْهَا ق كم لَهٗ لَمَّا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَا تَسْتَعْمِلُنِيْ مسلم مین ابوذرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ای ابوذر تو ضعیف اور ناتوان آدمی ہے اور یہ حکومت خدا کی امانت ہے اور مقرر حکومت قیامت کے دن رسوائی اور شرمندگی کا سبب ہے مگر اوسکو رسوائی اور شرمندگی نہین جسنے حکومت لیکر اوسکا حق ادا کیا اور جو اوسپر فرض تھا یعنی امانت داری اور رعیت پروری سو اوسنے بخوبی ادا کیا یہ حضرتؐ نے ابوذر سے کہا جب کہ ابوذر نے کہا تھا کہ یا رسول اللہ مجھکو آپ تحصیل زکوٰۃ وغیرہ پر حاکم نہین کرتے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سردار کو چاہیے کہ ناتوان آدمی کو جس سے محنت خوب نہو سکے اوسکو حکومت نہ دیوے اور ثابت ہوا کہ جو ملک سے مال تحصیل ہو کر آوے وہ خدا کی امانت ہے سردار کو نہین چاہیے کہ اوسکو اپنا مال جان کر اپنی خواہش کے موافق اوسکو خرچ کرے بلکہ آپ کو خدا کا خزانچی سمجھکر خدا جسکو دلاوے اوسکو دیوے

٩٧٧ م اَبُوْ ذَرٍّ يَا اَبَا ذَرٍّ اِنِّيْ اَرَاكَ ضَعِيْفًا وَاِنِّيْ اُحِبُّ لَكَ مَا اُحِبُّ لِنَفْسِيْ لَا تَاَمَّرَنَّ عَلٰى اثْنَيْنِ وَلَا تَوَلَّيَنَّ مَالَ يَتِيْمٍ مسلم مین ابوذرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اے ابوذر مین تجھکو ناتوان دیکھتا ہون اور البتہ مین چاہتا ہون تیرے واسطے جو اپنے واسطے چاہتا ہون تو دو آدمی پر بھی حاکم مت ہو اور یتیم کے مال کا متولی اور کارندہ نہ بنیو ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ناتوان کم محنت آدمی کے حق مین یہی بہتر ہے کہ کسی طرح کی حکومت اور داروغگی نہ قبول کرے دنیا کی چند روزہ زندگی کے واسطے کیون اپنی جان کو عذاب مین ڈالے لیکن اگر قوی محنتی آدمی کو بے خواہش سرداری ملے اور وہ امانت داری اور انصاف کرے تو اوسکا ثواب و عزت بھی بیشمار ہے چنانچہ دوسری حدیث مین حضرتؐ نے فرمایا کہ حاکم عادل قیامت مین عرش کے سایے کے نیچے ہوگا بہر صورت حکومت کھٹکے سے خالی نہین اسی واسطے تو اکثر سلف کے بزرگوارون نے حکومت باوجود میسر ہونے کے نہین اختیار کی چنانچہ امام اعظم نے عباسی بادشاہ کی قید سخت اوٹھائی اور تمام دارالسلطنۃ کی قضا نہ اختیار کی

٩٧٨ م اَبُوْ سَعِيْدٍ يَا اَبَا سَعِيْدٍ مَنْ رَضِيَ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا وَّجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ ثُمَّ قَالَ وَاُخْرٰى يُرْفَعُ بِهَا الْعَبْدُ مِائَةَ دَرَجَةٍ فِي الْجَنَّةِ مَا بَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ قَالَ وَمَا هِيَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اَلْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَلْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَلْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مسلم مین ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ای ابوسعید جو راضی ہو گیا

خداکی مالکی پراور اسلام کے دین پر اور محمد کی پیغمبری پر وہ بہشت کے لائق ہو گیا پھر حضرت نے فرمایا کہ ایک دوسری عبادت ہے کہ جسکے سبب سے بندے کے سو درجے بلند ہوتے ہین اونکے درجون مین اتنا فرق ہے جتنا آسمان اور زمین کے درمیان فرق ہے ابو سعید نے کہا یا رسول اللہ وہ کون سی عبادت ہے حضرت نے فرمایا کہ خداکی راہ مین جہاد کرنا خداکی راہ مین جہاد کرنا خداکی راہ مین جہاد کرنا تین بار اوسکو فرمایا **ف** یعنی ایمان مغفرت کے واسطے کافی ہے لیکن ترقی درجات جہاد پر موقوف ہے

۹۷۹ **ق** اَنَسٌ يَا اَبَا عَمْرٍو مَا بَالُ ثَابِتٍ اَشْتَكٰى يَعْنِي ثَابِتَ بْنَ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ قَالَ اَبُوْ عَمْرٍو وَهُوَ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ وَكَانَ قَالَ ثَابِتٌ اِنَّهٗ مِنْ اَهْلِ النَّارِ فَلَمَّا اُخْبِرَ بِقَوْلِهٖ قَالَ بَلْ هُوَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ بخاری اور مسلم مین انس رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے ابو عمرو کیا حال ہے ثابت کا کیا وہ بیمار ہی مراد ثابت سے وہ ہے جو قیس بن شماس کا بیٹا ہے اور ابو عمرو کنیت ہے سعد بن معاذ کی اور ثابت اپنے تئین دوزخی کہتے تھے جب اونکے قول کی حضرت کو خبر ہوئی حضرت نے فرمایا بلکہ وہ بہشتی ہے **ف** انس سے روایت ہے کہ جب آیت اوتری کہ لَا تَرْفَعُوْا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ یعنی نہ بلند کرو اپنی آوازین پیغمبر کی آواز پر کہ تمھارے عمل اکارت ہو جاوین اور ثابت بن قیس انصاریون کے خطیب تھے اونکی آواز نہایت بلند تھی اونھون نے حضرت کے پاس کا آنا چھوڑ دیا اپنے گھر بیٹھ رہے اور یہ سمجھے کہ مین دوزخی ہون اسواسطے کہ میری آواز نہایت بلند ہے ایک روز حضرت نے سعد بن معاذ سے پوچھا کہ ثابت بن قیس کیون نہین آتا ہے کیا بیمار ہے سعد بن معاذ نے کہا کہ وہ میرا ہمسایہ ہے مگر مجھکو اوسکی بیماری نہین معلوم پھر سعد بن معاذ نے ثابت بن قیس سے حال دریافت کیا اور سبب آنے کا پوچھا ثابت نے کہا کہ تم جانتے ہو کہ میری بڑی آواز ہے تو مین دوزخی ہوا سعد نے یہ قصہ حضرت سے کہا حضرت نے فرمایا بلکہ وہ بہشتی ہے یعنی آیت کا یہ مطلب نہین جو ثابت سمجھا بلکہ بے ادبی سے شور کرنا پیغمبر کے روبرو منع ہے اور جسکی پیدایشی آواز بلند ہو تو وہ معذور ہے سبحان اللہ حضرت کے اصحاب کیا با ادب اور خوفناک تھے

۹۸۰ **ق** اَنَسٌ يَا اَبَا عُمَيْرٍ مَا فَعَلَ النُّغَيْرُ بخاری اور مسلم مین انس رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے ابو عمیر کیا لال نے یعنی تیری لال کو کیا ہو گیا **ف** ابو عمیر انس کا چھوٹا بھائی تھا اوسنے چڑیا پالی تھی جسکو ہندی مین لال کہتے ہین وہ لال مر گیا تھا لڑکا اوسکے غم مین اداس بیٹھا تھا تب حضرت نے اوس لڑکے سے یہ حدیث فرمائی سبحان اللہ کیا حضرت مین اخلاق تھے کہ چھوٹے چھوٹے لڑکون کی بھی خاطر داری کرتے تھے

۹۸۱ **ق** اَبُوْ مُوْسٰى يَا اَبَا مُوْسٰى لَقَدْ اُعْطِيْتَ مِزْمَارًا مِنْ مَزَامِيْرِ اٰلِ دَاوٗدَ بخاری اور مسلم مین ابو موسیٰ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے ابو موسیٰ البتہ تجکو بانسری دی گئی ہے داود کی بانسریون سے **ف** ابو موسیٰ نہایت خوش آواز تھے حضرت نے سفر مین ایک رات اونکو قرآن پڑھتے سنا دوسرے روز یہ حدیث فرمائی یعنی تیری آواز ایسی دلکش ہے گویا تیرا گلا بانسری ہے اور تیری آواز مین

لحن داؤد یکا اثر ہے عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ حضرت داؤد علیہ السلام ستر آوازوں میں زبور پڑھتے تھے کبھی اسطرح پڑھتے
کہ غمگین آدمی خوش ہو جاتا اور جب غمگین آواز سے پڑھتے تو خشکی اور تری کا کوئی جاندار ہوش میں نہ رہتا اور تاریخ میں لکھا ہے کہ جب حضرت
داؤد علیہ السلام زبور پڑھتے تو جنگل کے ہرن حضرت کو حلقہ کر لیتے اور شیر اور بھیڑیے قریب آجاتے اور دریا کا بہنا بند ہو جاتا اور ہوا
چلنے سے تھم جاتی اور سب کو غش آجاتا اور اکثروں کی روح بدن سے نکل جاتی غرضکہ خوش آوازی نعمت خداداد ہے بشرطیکہ اوسکو خلاف
شرع راگوں میں اور واہیات غزلوں میں نہ صرف کرے بلکہ بے بناوٹ قرآن پڑھے کہ اسمیں ہم عبادت اور ہم لذت دونوں موجود ہیں

۹۸۲ ھ اَبُو هُرَيْرَةَ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ اذْهَبْ بِنَعْلَيَّ هَاتَيْنِ فَمَنْ لَقِيتَ مِنْ وَرَاءِ هٰذَا الْحَائِطِ يَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
مُسْتَيْقِنًا بِهَا قَلْبُهُ فَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے ابی ہریرہ لیجا میرے ان دونوں جوتوں کو
سو جس سے تو ملے اس باغ کے اوس طرف کو وہ گواہی دیتا ہو اسکی کہ سوائے خدا کے کوئی بندگی اور پوجنے کے لائق نہیں اسکی گواہی دیتا ہو دلی
یقین والا ہو کر تو اوسکو بہشت کی بشارت دے ف ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ اصحاب حضرت کو ایکبار تلاش کرتے پھرتے تھے کسیکو معلوم
نتھا کہ حضرت کہاں ہیں میں نے دیکھا کہ ایک انصاری کے باغ میں ہیں میں خدمت میں حاضر ہوا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی پھر ابو ہریرہ حضرت کی
جوتیاں لیکر بشارت دینے کو چلے تو اول عمر فاروق سے ملاقات ہوئی پوچھا کہاں جاتے ہو ابو ہریرہ نے قصہ نقل کیا عمر فاروق رض نے ابو ہریرہ کو
دھکا دیا کہ یہ بات لوگوں کو مت سنا ابو ہریرہ نے عمر فاروق کا گلہ حضرت سے جا کر کیا حضرت نے عمر فاروق سے کہا کہ تونے ابو ہریرہ کو بشارت دینے کے واسطے
کیوں نہ جانے دیا عمر فاروق نے کہا کہ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں یا رسول اللہ میرے نزدیک یہ بات مصلحت نہیں میں ڈرتا ہوں کہ لوگ
اس بشارت سے کہیں عمل کرنا نچھوڑیں یا حضرت لوگوں کو چھوڑیے کہ عبادت کریں آخرش حضرت نے عمر فاروق کی مصلحت پسند کی معلوم ہوا کہ عوام
خلقت کو ایسی بات نہ سناوے جس سے اونکے عقیدے اور عمل میں خلل پڑے اور حضرت نے اپنی جوتیاں ابو ہریرہ کو اسواسطے دیں تھیں کہ
تا لوگ اونکی بات کو سند جانیں حضرت کی نشانی دیکھکر معلوم ہوا کہ عمر فاروق کی حضرت کے نزدیک بڑی عزت اور قدر تھی کہ اونکا صلاح اور
مشورہ قبول ہوتا تھا اس حدیث میں صرف توحید پر بہشت کی بشارت ہے رسالت اور قیامت کا ذکر نہیں کیا اسواسطے کہ لا الہ الا اللہ کہنا
دین اسلام کا پتا ہے یعنی ایمان سبب ہے نجات کا اور ایمان میں سب ضروریات دین کے عقیدے داخل ہوگئے

۹۸۳ خ اَبُو هُرَيْرَةَ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ
مَا فَعَلَ اَسِيرُكَ الْبَارِحَةَ بخاری میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے ابو ہریرہ تیرے قیدی نے کل کی رات کیا کیا ف
بخاری میں پوری روایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یوں ہے کہ حضرت نے مجھکو صدقہ عید الفطر پر وکیل کیا میں اوسکی چوکی دیتا تھا اتنے میں ایک شخص

آیا اور انجلا بھر بھر کے اناج لینے لگا مینے اوسکو پکڑا اور کہا کہ تجکو مین حضرت کے پاس پکڑے لیے چلتا ہون اوسنے کہا کہ مین محتاج ہون لڑکے بالے
رکھتا ہون مینے اوسکو چھوڑ دیا صبح کو مین حضرت کے پاس حاضر ہوا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی مینے کہا کہ اوسنے اپنی محتاجی اور عیال داری بیان
کی تھی حضرت نے فرمایا کہ وہ جھوٹھا ہے اور پھر آویگا مین اوسکو تاکے رہا وہ دوسری رات پھر آیا اور اوسنے اناج اوٹھایا مینے اوسکو پکڑا اور کہا کہ
مین تجکو حضرت کے پاس پکڑے لیے چلتا ہون اوسنے کہا مجکو چھوڑ دے مین محتاج عیال دار ہون مینے اوسکو چھوڑ دیا صبح کو حضرت نے پوچھا کہ
تیرے قیدی نے کیا کیا مینے حال بیان کیا حضرت نے فرمایا کہ وہ جھوٹھا ہے اور پھر آج کی رات آویگا سو مین اوسکو تاکتا رہا تیسری رات کو بھی
آیا اور اناج اوسنے لیا اور مینے اوسکو پکڑا اور کہا اب مین تجکو ضرور حضرت کے پاس پکڑ لیجلونگا اوسنے کہا کہ مجکو چھوڑ دے مین تجکو وہ بول سکھلا دون
جس سے خدا تجکو فائدہ دیوے جب تو بستر پر سونے کے واسطے جایا کرے تو آیۃ الکرسی پڑھ لیا کر خدا کی طرف سے ہمیشہ تجپر ایک نگہبان مقرر رہیگا
اور صبح تک شیطان تیرے پاس نہ آویگا ابو ہریرہ کہتے ہین کہ مینے اوسکو چھوڑ دیا صبح کو حضرت کی خدمت مین حاضر ہوا حضرت نے فرمایا
کہ تیرے رات والے قیدی نے کیا کیا مینے کہا کہ اوسنے اپنے گمان مین فائدے کی چیز بتلائی مینے اوسکو چھوڑ دیا حضرت نے پوچھا کہ کون چیز اوسنے
بتلائی مینے آیۃ الکرسی پڑھنے کا سب حال بیان کیا حضرت نے فرمایا کہ ہر چند وہ بڑا جھوٹھا ہے لیکن اس بات مین وہ تجسے سچ بولا تجکو معلوم
ہے کہ تین رات سے تو نے کسکے ساتھ بات چیت کی اے ابو ہریرہ مینے کہا کہ مجکو معلوم نہین حضرت نے فرمایا کہ وہ شیطان تھا م أَبُو هُرَيْرَةَ ۹۸۴

معجزہ

يَا أَبَا هُرَيْرَةَ هٰذَا غُلَامُكَ قَدْ أَتَاكَ بخاری مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے ابو ہریرہ تیرا غلام تیرے
پاس آیا ہے ف ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ جب مین اپنے ملک سے مدینے مین آیا مسلمان ہونے کو تو میرا غلام راہ مین گم ہو گیا مین حضرت کے پاس
آکر مسلمان ہوا حضرت نے غلام کے آنے سے پیشتر یہ حدیث فرمائی پھر غلام بھی مسلمان ہوا یہ معجزہ ہے حضرت کا ق سَلَمَةُ بْنُ الْأَكْوَعِ يَا ابْنَ الْأَكْوَعِ ۹۸۵
مَلَكْتَ فَأَسْجِحْ إِنَّ الْقَوْمَ يُقْرَوْنَ فِي قَوْمِهِمْ بخاری اور مسلم مین سلمہ بن اکوع رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے اکوع کے بیٹے تو قابو

جرب نسیم
نصرہ

پا چکا سو نرمی اور آسانی کر البتہ اون لوگونکی مہمانی ہوتی ہوگی اونکی قوم مین ف صحیح بخاری مین سلمہ بن اکوع رض سے روایت ہے کہ مدینے کے قریب
کئی کوس پر حضرت کی اونٹنیان چرائی پر تھین مجکو خبر ہوئی کہ اونٹنیونکو غطفان کی قوم پکڑے لیے جاتی ہے سو مینے مدینے کے جنگل مین تین بار فریاد
ماری کہ لوگو دوڑو پھر مین اونکے پیچھے اکیلا دوڑا یہان تک کہ مین اونکو پا گیا اور مینے تیر مارنا شروع کیا اور مین یون کہتا جاتا تھا کہ مین اکوع کا بیٹا ہون
اور آج کمبختونکی موت کا دن ہے سو اونکو پانی پینے کی فرصت نہوئی اور مینے اون سے سب اونٹنیان چھین لین اور اونکو ہانکے لیے چلا حضرت کے پاس
لا مین حضرت سے ملے یعنی سوار اونکو لیے اونپر دوڑ جاتے تھے سو مینے کہا یا رسول اللہ وہ لوگ ابھی پیاسے ہین مینے اونکو پانی نہین پینے دیا سو اونکے پیچھے جلد لشکر کو بھیجیے تب

حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اپنی چیز حاصل ہوئی اور تلوار پر غالب ہوا اب گذر کر جانے دے وہ اپنی قوم میں کھاتے پیتے ہو گئے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب
دشمن پر غالب ہووے تو درگذر کرنا افضل بات ہے ۹۸۶ ھ عمر یا ابن الخطاب اذھب فناد فی الناس انہ لا یدخل الجنۃ الا المؤمنون ثلثا
صحیح مسلم میں عمر فاروق رض سے روایت ہے کہ حضرت نے مجھے فرمایا کہ اے خطاب کے بیٹے جا پکار دے لوگوں میں کہ مقرر یہ بات ہے کہ نجاوین گے بہشت
میں سوائے ایمانداروں کے ف جنگ خیبر میں ایک منافق لوٹ کے لالچ سے حضرت کے ساتھ ہو کر لڑنے گیا سو اوسکے تیر لگا وہ مر گیا لوگوں نے
کہا کہ وہ شہید ہے حضرت نے فرمایا کہ وہ دوزخ میں ہے پھر یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ بدون ایمان کے کوئی عبادت کام نہیں آتی عبادت
کی جڑ ایمان اور خالص نیت ہے ۹۸۷ ق عمر یا ابن الخطاب الا ترضی ان تکون لنا الآخرۃ ولھم الدنیا وفی روایۃ یا ابن الخطاب
اولئک عجلت لھم طیباتھم فی الحیوۃ الدنیا بخاری اور مسلم میں عمر فاروق رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے خطاب کے بیٹے کیا تو
راضی نہیں ہوتا اس بات سے کہ ہمارے واسطے آخرت کی آرام ہو اور کافروں کے واسطے دنیا کی آرام ہو یعنی چند روزہ آرام بہتر یا ہمیشہ کی آرام اور دوسری
روایت میں یوں ہے کہ اے خطاب کے بیٹے اون کافرونکے واسطے ستھرائیان و عیش آرام کی چیزیں جلدی کی گئیں دنیا کی زندگی میں ف مصابیح
میں عمر فاروق رض سے روایت ہے کہ میں ایک روز حضرت کے پاس گیا تو حضرت چٹائی پر لیٹے تھے کوئی کپڑا اوسپر نہ بچھا تھا چٹائی کے نقش حضرت کے
پڑ گئے تھے اور چمڑے کا تکیہ لیے تھے جسمیں کھجور کے درخت کے چھوڑے بھرے تھے میں نے کہا یا رسول اللہ ایران اور روم کے کافر خدا کو نہیں پوجتے
اور خدا نے اونکو بہت مال اور دولت اور عیش اور آرام دیا ہے آپ دعا کیجیے تو خدا آپکو اور آپ کی امت پر روزی کشادہ کرے حضرت نے فرمایا کہ
کیا تو اس خیال میں ہے اے عمر پھر یہ حدیث فرمائی یعنی ایماندار کو مناسب نہیں کہ اس جہان فانی کی عیش و آرام کی تمنا کرے اسواسطے کہ ایماندار
کے آرام کا مقام بہشت ہے اور کافرونکو اکثر عیش اور آرام دنیا میں اسواسطے ہوتا ہے کہ آخرت میں اونکا کچھ حصہ نہیں اسی واسطے اکثر بزرگوں نے
دنیا کی عیش سے کنارہ کیا کہ مبادا آخرت میں محروم ہو ۹۸۸ ق سہل بن حنیف یا ابن الخطاب انی رسول اللہ ولن یضیعنی اللہ ابدا ف
بخاری اور مسلم میں سہل بن حنیف رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے خطاب کے بیٹے میں بیشک خدا کا پیغمبر ہوں اور مجھکو خدا ہرگز ضائع نکریگا
جنگ حدیبیہ میں حضرت نے مصلحت جانکر کافروں سے ظاہر میں بہت دبکر صلح کی چنانچہ صلح میں یہ بھی داخل تھا کہ اگر کافرونکا آدمی مسلمان ہو کر
حضرت پاس آجاوے تو حضرت اوسکو کافرونکے حوالے کریں اور اگر کوئی مسلمان کافر پاس جاوے تو کافر اوسکو نہ دیویں اصحاب کو اسکا بہت رنج تھا
اور عمر فاروق رض سے بسبب جوش اسلام کے رہا نگیا تو کہا یا حضرت صلعم کیا حق پر نہیں ہیں اور ہمارے دشمن کافر باطل پر اور ہمارے مقتول بہشت میں اور
اونکے دوزخ میں حضرت صلعم نے فرمایا کہ ہاں یوں ہی ہے عمر فاروق رض نے کہا کہ پھر ہم کیوں اپنے دین میں اسطرح کی ذلت اختیار کریں تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی

مین بحکم خدا کرتا ہون خدا اپنے پیغمبر کو کبھی ضائع نکریگا یہ صلح حکمت سے خالی نہین چنانچہ اس صلح سے بڑے بڑے فائدے ہوئے اور اسلام کی نہایت ترقی ہوئی کہ حضرتؐ نے کفار مکہ سے
خاطر جمع ہو کر خیبر کو فتح کیا اور بہت جمعیت اور سامان حاصل کر کے آخر ش مکہ بھی فتح کیا یہ حکمت سوائے خدا اور رسولؐ کے کسیکو معلوم نتھی اسی واسطے رنج مین تھے

۹۸۹ ه عُمَرُ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ مَا يُدْرِيكَ لَعَلَّ اللّٰهَ قَدِ اطَّلَعَ عَلٰى هٰذِهِ الْعِصَابَةِ مِنْ اَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ اعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ مسلم مین عمر فاروق رضؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اے خطاب کے بیٹے تجکو کیا معلوم ہے کہ شاید خدا اس جنگ بدر والے گروہ پر اطلع
آگاہ ہو چکا سو اونسے فرمایا کہ تم کرو جو تمھارا جی چاہے مین تمکو مغفرت بخش چکا ف اس حدیث کا قصہ مذکور ہو چکا کہ ایک بدری صحابی سے بڑا
قصور ہوا تھا عمر فاروق رضؓ نے حضرتؐ سے کہا کہ یا حضرتؐ اگر حکم ہو تو مین اسکو مار ڈالون تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی بدر والے صحابیون کے
ایمان خدا نے جانچ لیے ہین اونکے گناہ پر پکڑ نہین تو کیون اوسکے قتل کا ارادہ کرتا ہے اس حدیث سے بدری اصحاب کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی
معلوم ہوا کہ اونکا اگر کوئی قصور بھی ثابت ہو تو مسلمان کو مناسب نہین کہ اوس پر طعنہ دیوے جسطرح شیعہ دیتے ہین جسکو خدا نے بخشا اوسکا
کہنے والا گویا خدا کو اصلاح دیتا ہے کہ اوسکو کیون بخشا اسکی وہی مثل کہ بھنڈاری دے اور پالی کا پیٹ دکھے

۹۹۰ ه اُسَامَةُ يَا اُسَامَةُ اَقَتَلْتَهُ بَعْدَ مَا قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ يَعْنِيْ رَجُلًا مِنَ الْحُرَقَاتِ مِنْ جُهَيْنَةَ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ لَمَّا غَشُوْهُ مسلم مین اسامہ رضؓ سے
روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اے اسامہ کیا تو نے اوسکو قتل کر ڈالا لا اله الا الله کہنے کے بعد حضرت کی مراد وہ مرد ہے گروہ حرقات کا جو قوم جہینہ
کی ایک شاخ ہی اوسنے لا اله الا الله کہا تھا جب اوسکو گھیر لیا تھا ف مصابیح مین اسامہ بن زید رضؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے مجکو سردار بنا کر قوم جہینہ کے مارنے کو بھیجا تھا
تو مینے اوس قوم کے ایک مرد کو پایا چاہا کہ اوسکو نیزہ مارون اوسنے لا اله الا الله زبان سے کہا سو مینے اوسکو نیزہ مار کے مار ڈالا پھر یہ قصہ مینے
حضرتؐ سے کہا تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی مینے کہا یا رسول الله اوسنے اپنے بچاؤ کے واسطے کلمہ پڑھا تھا یعنی وہ سچا مسلمان نہ تھا تو حضرتؐ نے
فرمایا کہ کیا تو نے اوسکا دل چیر کے دیکھا تھا یعنی تجکو دل کا حال کیا معلوم ہے معلوم ہوا کہ شریعت مین ظاہر پر حکم ہے دل کا حال دریافت
کرنیکا حکم نہین اور اسامہ مجتہد تھے اور مجتہد کی خطا معاف ہے اسی واسطے حضرتؐ نے اوس مرد کا خون بہا نہین دلوایا سبحان الله حضرتؐ کے اصحاب
کیا سچے لوگ تھے کہ اپنی خطا آپ بیان کرتے تھے چھپاتے نتھے

۹۹۱ ه اَنَسٌ يَا اَنْجَشَةُ رُوَيْدَكَ سَوْقَكَ بِالْقَوَارِيْرِ مسلم مین انس رضؓ سے روایت ہے
کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اے انجشہ آہستہ آہستہ چل اور اونٹونکو شیشے لدے ہوئے اونٹونکی طرح ہانک ف انس رضؓ سے روایت ہے کہ حضرت کسی سفر مین تھے
اور ایک حبشی غلام جسکا انجشہ نام تھا وہ حضرت کی بیبیون کے اونٹون کو ہانکتا تھا سو وہ غلام خوش آواز تھا آہنگ سے سرود گاتا جاتا تھا
اور دستور ہے کہ اونٹ ظاہر سرود سے بہت جلد جلد چلنے لگتے ہین تو بیبیون کو سواری مین تکلیف ہوتی تھی تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی اور اوسکو سرود کہنے اور جلد

سینے سے منع کیا اور عورتین تو نازک بدن ہوتی ہین اسواسطے حضرتؐ نے اونکو شیشہ باندھا کہا اور بعضے اس حدیث کا یون مطلب کہتے ہین کہ وہ خوش آواز عشق انگیز اشعار پڑھتا جاتا تھا حضرتؐ نے ڈرے کہ مبادا عورتونکے دلونمین کچھ تاثیر ہو جاوے اور اونکا شیشۂ دل ٹوٹ جاوے اسواسطے منع فرمایا معلوم ہوا کہ عورتونکو مردونکا راگ سنانا خصوصاً کہ اوسکے مضمون مین عشق کا بھی ذکر ہو درست نہین کہ بے شبہہ فساد کا سبب ہے

۹۹۲ ق اَنَسُ یَا اَنَسُ کِتَابُ اللّٰہِ یَاْمُرُ بِالْقِصَاصِ فِیْ ذِیْ کِتَابِ اللّٰہِ الْقِصَاصُ قَالَہٗ لِاَنَسِ بْنِ النَّضْرِ بخاری اور مسلم مین انس رضؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ای انس خدا کی کتاب تو بدلا لینے کا حکم کرتی ہے اور دوسری یہ روایت مین یون ہے کہ کتاب اللہ مین حکم بدلا لینے کا ہے یہ حضرتؐ نے انس بن نضر سے فرمایا ف دوسرے باب مین اس حدیث کا قصہ ہو چکا کہ انس بن نضر کی بہن نے کسی کا دانت توڑا تھا اور حضرتؐ نے بدلا لینے کا حکم کیا تھا اور انس بن نضر نے قسم کھائی تھی کہ یا حضرتؐ اسکا دانت نہ توڑا جاویگا پھر اوسکے وارثون نے خون بہا قبول کیا اور بدلا نہ لیا

۹۹۳ ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ يَا بِلَالُ حَدِّثْنِيْ بِاَرْجٰى عَمَلٍ عَمِلْتَهٗ عِنْدَكَ فِي الْاِسْلَامِ مَنْفَعَةً فَاِنِّيْ سَمِعْتُ اللَّيْلَةَ خَشْفَ نَعْلَيْكَ وَيُرْوٰى دَفَّ نَعْلَيْكَ بَيْنَ يَدَيَّ فِي الْجَنَّةِ قَالَ بِلَالٌ مَا عَمِلْتُ عَمَلًا فِي الْاِسْلَامِ اَرْجٰى عِنْدِيْ مَنْفَعَةً مِنْ اَنِّيْ لَمْ اَتَطَهَّرْ طُهُوْرًا تَامًّا فِيْ سَاعَةٍ مِنْ لَيْلٍ اَوْ نَهَارٍ اِلَّا صَلَّيْتُ بِذٰلِكَ الطُّهُوْرِ مَا كَتَبَ اللّٰهُ لِيْ اَنْ اُصَلِّيَ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ای بلال بتلا دے مجھکو بڑے فائدے کا امیدواری والا عمل جو تو نے اسلام مین اپنے نزدیک کیا ہے یعنی تیرے نزدیک سب اعمال سے زیادہ تر منفعت کی امید کس عمل پر ہے اسواسطے کہ مینے تیرے دونون جوتونکی آہٹ بہشت مین اپنے آگے سنی بلال رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مینے اسلام مین کوئی عمل نہین کیا اپنے نزدیک اس سے زیادہ تر منفعت کی امید کا کہ جب مینے رات دن کسی ساعت مین پورا وضو کیا تو اوس وضو سے نماز ضرور پڑھی جو خدا نے میری قسمت مین نماز پڑھنا لکھا ف اس حدیث مین تحیۃ الوضو کی نماز کی فضیلت ہے حضرتؐ نے اسواسطے پوچھا تا کہ بلال اوسکو ہمیشہ کیا کرین اور غیر ونکو اوسکا ثواب سنکر شوق ہو تحیۃ الوضو پڑھنے کا

۹۹۴ ھم اَبُوْ هُرَيْرَةَ يَا بَنِيْ كَعْبِ بْنِ لُؤَيٍّ اَنْقِذُوْا اَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ يَا بَنِيْ مُرَّةَ بْنِ كَعْبٍ اَنْقِذُوْا اَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ يَا بَنِيْ عَبْدِ شَمْسٍ اَنْقِذُوْا اَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ يَا بَنِيْ هَاشِمٍ اَنْقِذُوْا اَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ يَا بَنِيْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اَنْقِذُوْا اَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ يَا فَاطِمَةُ اَنْقِذِيْ نَفْسَكِ مِنَ النَّارِ فَاِنِّيْ لَا اَمْلِكُ لَكُمْ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا غَيْرَ اَنَّ لَكُمْ رَحِمًا سَاَبُلُّهَا بِبِلَالِهَا مسلم مین ابو ہریرہ رضؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا اے کعب بن لوی کی اولاد چھڑا اوا اپنی جانونکو دوزخ سے ای مرہ بن کعب کی اولاد چھڑاوا اپنی جان کو دوزخ سے ای عبد الشمس کی اولاد چھڑاوا اپنی جان کو دوزخ سے ای ہاشم کی اولاد چھڑاوا اپنی جان کو دوزخ سے ای عبد المطلب کی اولاد چھڑاوا اپنی جانونکو دوزخ سے ای فاطمہ چھڑا اپنی جان کو دوزخ سے اسواسطے کہ مین بیشک مالک نہین تمہارے بچانیکا خدا کے عذاب سے کچھ بھی مگر البتہ تمہاری برادری کا حق ہے سو مین اوسکو ملاونگا

ترو تازہ کرے یعنی برادری کا حق ادا کرونگا **ف** جب آیت اوتری کہ وَاَنْذِرْ عَشِیْرَتَکَ الْاَقْرَبِیْنَ یعنی عذاب الٰہی سے اے محمد ڈرا اپنے قریب کے رشتہ داری والون کو تو حضرت نے ابتدائے اسلام مین سب قریش کو مکے مین جمع کیا اور یہ حدیث فرمائی اوپر سے نیچے تک سب ایک جدی برادرونکو علیحدہ علیحدہ نام لیکر حکم الٰہی سنا دیا یعنی بدون ایمان اور نیک عمل کے میری برادری پر گھمنڈ نہ کیجیو کہ بدون ایمان کے میں کسیکو دوزخ سے نہ بچا سکونگا باقی رہی گنہگار مسلمانون کی شفاعت سو خدا کی اجازت کے بعد البتہ ہوگی رہا برادری کا حق سو بخوبی ادا ہوگا

995 **ق** اَنَسٌ یَا بَنِی النَّجَّارِ ثَامِنُوْنِیْ بِحَائِطِکُمْ هٰذَا قَالُوْا لَا وَاللّٰهِ مَا نَطْلُبُ ثَمَنَهٗ اِلَّا اِلَی اللّٰهِ بخاری اور مسلم مین انس رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے نجار کی اولاد کی اولاد اس احاطے والے باغ کا مجھسے مول کرو قیمت لو بنی نجار نے کہا قسم خدا کی ہم اوسکی قیمت نہین چاہتے ہین مگر خدا سے یعنی حضرت کو بدون قیمت نذر کرتے ہین اور خدا سے ثواب کے امیدوار ہین **ف** جب حضرت مدینے مین آئے تو مسجد نتھی جہان نماز کا وقت آتا وہان نماز پڑھ لیتے تھے سو اب جس جگہہ حضرت کی مسجد ہے وہان کھجور کا باغ تھا انصاریون کی ملکیت کا حضرت نے مول لینے کے ارادے پر اون سے یہ حدیث فرمائی اون جان نثارون نے بلا قیمت نذر کیا وہان کافرونکی قبرین تھین حضرت نے اونکی ہڈیان کھدوا کر مسجد بنائی

996 **ہ** اُبَیُّ بْنُ کَعْبٍ یَا اُبَیُّ اُرْسِلَ اِلَیَّ اَنِ اقْرَأِ الْقُرْاٰنَ عَلٰی حَرْفٍ فَرَدَدْتُّ اِلَیْهِ اَنْ هَوِّنْ عَلٰی اُمَّتِیْ فَرَدَّ اِلَیَّ الثَّانِیَةَ اقْرَأْهُ عَلٰی حَرْفَیْنِ فَرَدَدْتُّ اِلَیْهِ اَنْ هَوِّنْ عَلٰی اُمَّتِیْ فَرَدَّ اِلَیَّ اقْرَأْهُ عَلٰی سَبْعَةِ اَحْرُفٍ وَّلَکَ بِکُلِّ رَدَّةٍ رَدَدْتُکَهَا مَسْئَلَةٌ تَسْئَلُنِیْهَا فَقُلْتُ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِاُمَّتِیْ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِاُمَّتِیْ وَاَخَّرْتُ الثَّالِثَةَ لِیَوْمٍ یَّرْغَبُ اِلَیَّ الْخَلْقُ کُلُّهُمْ حَتّٰی اِبْرَاهِیْمُ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مسلم مین ابی بن کعب رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے میرے بیٹے حکم بھیجا گیا میری طرف اسکا کہ پڑھ قرآن کو ایک حرف مین یعنی ایک قرارت مین یا ایک بولی مین سو مینے پھر بھیجا خدا کی طرف کہ آسانی کر میری امت پر سو خدا نے پھر حکم بھیجا میری طرف دوسری بار کہ پڑھ قرآن کو دو حرفون مین سو مینے پھر بھیجا خدا کیطرف کہ میری امت پر آسانی کر سو خدا نے حکم بھیجا میری طرف کہ پڑھ قرآن کو سات حرفون مین یعنی عرب کی سات بولیون مین اور حکم ہوا کہ تجکو تمہارا ہر بار حکم بھیجنے کے جسکو مینے تیری طرف پلٹا ایک ایک سوال کرنے کی اجازت ہے کہ تو اوسکو مانگے یعنی تین بار کوئی اور دعا کر تو قبول ہو حضرت نے فرمایا سو مینے کہا اے خداوند میری امت کو بخش اے خداوند میری امت کو بخش یعنی دو بار تو سوال کر چکا اور پیچھے ڈال رکھا مینے تیسرے سوال کو اوس دن کے واسطے کہ جب خلق جھکے گی میری طرف سب کی سب یہان تک کہ ابراہیم علیہ السلام بھی **ف** اُبی بن کعب رض سے روایت ہے کہ ایک شخص نے قرآن دوسری قرارت مین پڑھا مین اوس قرارت کو نہین جانتا تھا مین اوسکو حضرت پاس لایا حضرت نے میری اور اوسکی دونون قرارتونکو درست فرمایا سو میرے دل مین اوسوقت ایسا شک

پڑگیا کہ حالت کفر میں بھی ویسا شک نتھا حضرت سمجھ گئے سو حضرت نے ایسا ہاتھ میرے سینہ پر مارا کہ مین خوف کے مارے پسینے مین ڈوب گیا اور گویا مینے خدا کو دیکھ لیا یعنی شک جاتا رہا حق بات صاف کھل گئی پھر حضرت نے یہ حدیث فرمائی حضرت کو اپنی امت پر کیا شفقت تھی کہ عرض معروض کر کے سات قرارت یا سات بولیون کی اجازت لی تا کہ امت پر ایک قرارت مشکل نہ پڑے اور خدا کی رحمت کو خیال کیا چاہیے کہ جب اپنے حبیب کو اپنی امت کے اوپر ایسا مہربان دیکھا تو اسکے حق مین تین بار سوال کرنیکی بھی اجازت دی سو حضرت نے امت کی بخشش کا دو بار سوال کیا اور تیسرا سوال قیامت کے دن کے واسطے رکھ چھوڑا کہ جب تمام پیغمبر خوفناک ہونگے اور کسی کی واسطے نہ کہہ سکین گے تب ہمارے حضرت شفاعت پر مستعد ہونگے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قیامت مین پیغمبر لوگ بھی حضرت سے اپنے واسطے کچھ سعی سفارش چاہین گے یہان تک کہ ابراہیم علیہ السلام سے پیغمبر بھی

۹۹۷ وہان محتاجی پکڑین گے اس حدیث سے ہمارے حضرت کی فضیلت تمام پیغمبرون پر صاف ثابت ہوئی ھم قَبِيصَةُ بْنُ مُخَارِقٍ يَا بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ إِنِّي نَذِيرٌ لَكُمْ إِنَّمَا مَثَلِي وَمَثَلُكُمْ كَمَثَلِ رَجُلٍ رَأَى الْعَدُوَّ فَانْطَلَقَ يَرْبَأُ أَهْلَهُ فَخَشِيَ أَنْ يَسْبِقُوهُ فَجَعَلَ يَهْتِفُ يَا صَبَاحَاهُ مسلم مین قبیصہ بن مخارق رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے عبد مناف کی اولاد مین عذاب الہی سے تمھارا ڈرانے والا ہون اور میری تمھاری مثل جیسے اوس مرد کی مثل جسنے دشمن کو دیکھ لیا کہ غارت کو جاتے ہین تو وہ مرد چلا کہ اپنے لوگونکو بچاوے سو ڈرا کہ اوسکے پہونچنے سے دشمن آگے پہونچ جاوینگے سو وہین سے چلانے لگا کہ اے لوگو خبردار ہو جاؤ کہ دشمن آپہنچا ف جب قرآن مین حکم ہوا کہ اے پیغمبر اپنے برادرونکو ڈراوے عذاب الہی سے تب حضرت نے اپنے سردادا یعنی عبد مناف کی اولاد سے یہ حدیث فرمائی یعنی مجکو یقین کامل ہے کہ کافر دوزخ مین پڑین گے سو میرا دل تمھارے کفر پر جلتا ہے کہ مین گھبرا گھبرا کر تمکو سمجھاتا ہون کہ کفر چھوڑ دو

۹۹۸ مسلمان ہو تو عذاب سے بچو جیسے وہ مرد کہ گھبرا کر اپنی قوم کو دیکھتے ہوے دشمن سے خبردار کرتا ہے ھ ثَوْبَانُ يَا ثَوْبَانُ أَصْلِحْ لَحْمَ هَذِهِ يَعْنِي أُضْحِيَّتَهُ مسلم مین ثوبان رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے ثوبان اس قربانی کے گوشت کو بنا یعنی پکا ف ثوبان حضرت کے غلام تھے اونسے گوشت پکانے کو فرمایا ثوبان سے روایت ہے کہ وہ گوشت مکے سے مدینے تک رہا تو معلوم ہوا کہ تین دن سے زیادہ قربانی کا گوشت

۹۹۹ رکھنا بھی درست ہے اور اول تین دن سے زیادہ رکھنا منع تھا ق أَبُو هُرَيْرَةَ يَا حَسَّانُ أَجِبْ عَنْ رَسُولِ اللهِ اللَّهُمَّ أَيِّدْهُ بِرُوحِ الْقُدُسِ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے حسان تو جواب دے رسول اللہ کی طرف سے الہی اوسکی مدد کر جبرئیل سے ف حسان صحابی تھے بڑے شاعر کافرون نے حضرت کی ہجو کی تھی تب حضرت نے حسان سے اونکی ہجو کہلوائی اور حسان کے واسطے دعا کی کہ جبرئیل اونکے شریک ہون اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کافرونکی ہجو کرنا درست ہے بشرطیکہ اوسمین دینی فائدہ ہو اور ثابت ہوا کہ روح القدس

۱۰۰۰ یعنی جبرئیل کو فیض حق کی خدمت سے خ حَكِيمُ بْنُ حِزَامٍ يَا حَكِيمُ إِنَّ هٰذَا الْمَالَ خَضِرٌ حُلْوٌ فَمَنْ أَخَذَهُ بِسَخَاوَةِ نَفْسٍ بُوْرِكَ لَهُ فِيْهِ وَمَنْ أَخَذَهُ بِإِشْرَافِ نَفْسٍ لَمْ يُبَارَكْ لَهُ فِيْهِ وَكَانَ كَالَّذِيْ يَأْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلٰى بخاری مین حکیم بن حزام رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے حکیم البتہ یہ مال سرسبز اور شیرین ہے یعنی بہت پیارا معلوم ہوتا ہے سو جسنے اوسکو لیا جان کی سخاوت یعنی نہ حرص سے لیا تو اوسکے واسطے اوس مال مین برکت دی جاویگی اور جسنے اوسکو جان کی حرص سے لیا تو اوسکو ہرگز برکت نہوگی اور اوسکا مال اوس شخص کا سا حال ہوگا کہ کھاتا ہے اور اوسکا پیٹ نہین بھرتا اور اونچا ہاتھ بہتر ہے نیچے ہاتھ سے یعنی دینے والا جو ہاتھ اوٹھا کر دیتا ہے افضل ہے مانگنے والے سے جو ہاتھ پھیلا کر مانگتا ہے اور لیتا ہے ف حکیم بن حزام سے روایت ہے کہ مینے حضرت سے کچھ مال مانگا حضرت نے دیا پھر دوسری بار مانگا پھر دیا پھر تیسری بار مانگا پھر دیا حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی سخی اور قناعت والے مال مین خدا برکت دیتا ہے کہ وہ آسودہ رہتا ہے اور حرص والے کے مال مین برکت نہین یعنی کتنا ہی اوسکو ملے پر اوسکا پیٹ نہین بھرتا جیسے جوع الکلب کی بیماری والا کتنا ہی کھاوے اوسکو آسودگی نہین معنی حکیم بن حزام سے بخاری مین روایت ہے کہ حضرت نے یہ حدیث مجھسے فرمائی تو مینے کہا قسم ہے اوسکی جسنے آپکو پیغمبر کیا ہے کہ مین زندگی بھر کبھی کچھ کسی سے نہ مانگونگا چنانچہ حکیم نے اپنا حصہ بیت المال سے بھی کبھی نہین لیا صدیق اور فاروق اپنی خلافت مین بلا بلا کر دیتے تھے اور حکیم نہ لیتے تھے ف

۱۰۰۱ الزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَّامِ يَا زُبَيْرُ اسْقِ ثُمَّ احْبِسِ الْمَاءَ حَتّٰى يَرْجِعَ إِلَى الْجَدْرِ بخاری اور مسلم مین زبیر بن عوام سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے زبیر اپنا کھیت سینچ لے پھر روک رکھ پانی کو یہان تک کہ کھیت کی مینڈون پر پانی چڑھ جاوے یعنی لبالب ہو جاوے ف مصابیح مین روایت ہے کہ زبیر مین اور ایک انصاری مین کھیت سینچنے کا جھگڑا ہوا حضرت نے حکم کیا کہ اے زبیر تو اول سینچ لے کہ تیری زمین پانی سے قریب ہے پھر انصاری کو سینچنے دے تو انصاری نے غصے سے کہا کہ حضرت اپنی پھوپھی کے بیٹے کی خاطرداری کرتے ہین حضرت کو غصہ آیا پھر یہ حدیث فرمائی اول حکم مین دونون کی رعایت تھی کہ دونون برابر سینچین جب انصاری نے غصہ دلایا اور جو اوسکے حق مین مروت کی تھی نہ سمجھا تب حضرت نے زبیر کو اپنا پورا حق لینے کو فرمایا اسواسطے کہ شرع کا حکم یہ ہے کہ جسکی زمین پانی سے قریب ہو اول وہ خوب سینچ لے پھر دوسرا سینچے

۱۰۰۲ خم أَبُوْ سَعِيْدٍ يَا سَعْدُ إِنَّ هٰؤُلَاءِ نَزَلُوْا عَلٰى حُكْمِكَ قَالَهُ لِسَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فِيْ بَنِيْ قُرَيْظَةَ بخاری مین ابو سعید رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے سعد البتہ یہ لوگ اوترے ہین تیرے فیصلے کرنے پر حضرت نے سعد بن معاذ سے فرمایا بنی قریظہ کے حق مین ف بنی قریظہ یہودی تھے مدینے کے قریب حضرت سے اور اون سے صلح تھی پانچوین سال ہجری کے جب جنگ خندق ہوئی تو بنی قریظہ حضرت سے قول توڑ کے کافرون کے شریک ہوئے جب مشرک مکے کو پلٹ گئے تو حضرت نے بنی قریظہ کی گڑھی

پندرہ روز تک گھیری اون لوگون نے تنگ ہو کر پیغام دیا کہ ہم گڑھی سے اوترتے ہین خالی کیے دیتے ہین ہم سعد بن معاذ کے فیصلے پر راضی ہین
جو ہمارے حق مین وہ حکم کرین ہم اور حضرت اوسپر عمل کرین یہودی اور سعد بیشتر ہم قسم تھے اپنمین مددگار تھے یہودی سمجھے کہ سعد ہماری رعایت
کر کے ہمکو بچاوین گے پھر حضرت نے سعد کو مدینے سے بلوایا پھر یہ حدیث فرمائی یعنی اے سعد تیرے حکم پر فیصلہ موقوف ہے جو تو حکم کرے وہ
عمل مین آوے سعد نے کہا کہ انکے لڑنے والے جوان تو قتل ہون اور لڑکے اور عورتین اونکی لونڈی غلام بنائے جاوین حضرت نے فرمایا ای سعد تو نے
۱۰۰۳ خدا کی مرضی کے موافق حکم کیا چنانچہ وہ لوگ قتل ہوے بعضی روایت مین آیا ہے کہ وہ تو سو تھے ق عَلِيٌّ وَسَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ يَا سَعْدُ
فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي بخاری اور مسلم مین علی مرتضی علیہ السلام اور سعد بن ابی وقاص رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے سعد تیر مار میرے ماں باپ
تجھپر قربان ف سعد بن ابی وقاص بڑے تیرانداز تھے جب جنگ احد مین کافرون نے ہجوم کر کے حضرت کو نرغہ کر لیا تب حضرت نے سعد سے
یہ حدیث فرمائی حضرت اور لوگون سے تیر لیکر سعد کو دیتے جاتے تھے مصابیح مین علی مرتضی علیہ السلام سے روایت ہے کہ مینے حضرت سے کسیکے حق
مین نہین سنا کہ میرے ماں باپ تجھپر قربان ہون سوا سعد بن ابی وقاص کے اس حدیث سے بڑی فضیلت اونکی ثابت ہوئی سبحان اللہ کیا
رنگارنگ کی قدرت ہے آدمیون کی اختلاف مین کہ سعد بن ابی وقاص تو ایسے حضرت کے جان نثار جنکو حضرت ایسی عمدہ بات فرماوین اور اونکا
بیٹا یعنی عمر بن سعد ایسا کمبخت سخت دل کہ حضرت کے لخت جگر یعنی حضرت امام حسین علیہ السلام کو شہید کرے ولی سے شیطان پیدا کرنا اور شیطان سے
۱۰۰۴ ولی پیدا کرنا یہ اوسی کی قدرت ہے ھ سَلَمَةُ بْنُ الْأَكْوَعِ يَا سَلَمَةُ أَيْنَ حَجَفَتُكَ أَوْ دَرَقَتُكَ الَّتِي أَعْطَيْتُكَ مسلم مین سلمہ بن اکوع
رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا اے سلمہ کہان ہے تیری ڈھال جو مینے تجکو دی تھی ف حضرت نے سلمہ کو ایک چمڑے کی ڈھال دی تھی اونہنے
۱۰۰۵ کسی اور کو دے ڈالی تھی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی باقی قصہ اوسکا دوسرے باب مین ہو چکا ھ سَلَمَةُ بْنُ الْأَكْوَعِ يَا سَلَمَةُ هَبْ لِي
الْمَرْأَةَ لِلّٰهِ أَبُوكَ يَعْنِي امْرَأَةً مِنَ السَّبْيِ مسلم مین سلمہ بن اکوع رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا اے سلمہ مجکو دے ڈال قیدی عورت کو تیرا باپ بفضل
الٰہی سے خوب شخص تھا یعنی تو بڑے باپ کا بیٹا ہے تیرے نزدیک چیز دینا کچھ بڑی بات نہین ف سلمہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے ابی بکر صدیق
کو سردار بنا کر ایک قوم سے لڑنے کو بھیجا کچھہ کافر مارے گئے اور کچھہ قید ہوے اونمین سے ایک عورت مجکو ملی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی آخر
۱۰۰۶ وہ عورت مینے حضرت کو دی حضرت نے وہ عورت کفار مکہ کو دیکر دو قیدی مسلمانون کو خلاص کروایا ح ابن عباس يَا عَبَّاسُ أَلَا تَعْجَبُ مِنْ
حُبِّ مُغِيثٍ بَرِيرَةَ وَمِنْ بُغْضِ بَرِيرَةَ مُغِيثًا بخاری مین عبد اللہ بن عباس رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے عباس کیا تمکو
تعجب نہین آتا مغیث کی محبت سے بریرہ کو اور بغض بریرہ کا مغیث کو ف بریرہ لونڈی تھی اور اوسکا خاوند حبشی غلام تھا مغیث نام جب حضرت عائشہ نے

بریرہ کو مول لیکر آزاد کیا تو حضرتؐ نے بریرہ کو مختار کیا کہ چاہے اوس غلام کے نکاح مین رہے چاہے اوسکو چھوڑ دے بریرہ نے اوسکو ناپسند کیا تو مغیث
اوسکے پیچھے پیچھے مدینے کے کوچون مین روتا پھرتا تھا اور وہ اوسکو نہین قبول کرتی تھی تب حضرتؐ نے اوسکی محبت اور اوسکی نفرت کو دیکھکر حضرت
عباس رضؓ سے یہ حدیث فرمائی پھر حضرتؐ نے بریرہ سے کہا کہ تو اپنے خاوند سے پھر ملاپ کرلے اوسنے کہا یا حضرت کیا شرع کا حکم مجھسے آپ فرماتے ہین
حضرتؐ نے فرمایا کہ نہین بلکہ مین اوسکی سفارش کرتا ہون اوسنے کہا مجکو تو اوسکی کچھہ حاجت نہین اور یہی مذہب ہے امام اعظمؒ اور امام شافعیؒ
کا کہ اگر لونڈی آزاد ہوئی اور اوسکا خاوند غلام تو اوسکو اختیار ہے چاہے نکاح درست رکھے اور جب چاہے توڑ ڈالے اور اگر اوسکا خاوند آزاد ہو
تو امام اعظمؒ کے نزدیک اختیار ہے اور امام مالکؒ اور شافعیؒ کے نزدیک اختیار نہین ہ ابْنُ عُمَرَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ ارْفَعْ اِزَارَكَ قَالَ فَرَفَعْتُهٗ ۱۰۰۷
ثُمَّ قَالَ زِدْ فَزِدْتُ مسلم مین عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے مجھسے فرمایا کہ اے عبداللہ اونچا کر اپنی ازار کو کہا عبداللہ بن عمرؓ نے
سو مینے اوسکو اونچا کیا پھر حضرتؐ نے فرمایا زیادہ اونچا کر سو مینے اور زیادہ تر اونچا کیا ف کسی نے عبداللہ بن عمرؓ سے پوچھا کہان تک اونچا
کرنا چاہیے اونھون نے کہا کہ آدھی پنڈلیون تک یا نیچا ٹخنون کے اوپر رکھنا مباح ہے اور آدھی پنڈلیون تک مستحب ہے ق اَبُوْ مُوْسٰى يَا ۱۰۰۸
عَبْدَ اللّٰهِ اَلَا اُعَلِّمُكَ كَنْزًا مِّنْ كُنُوْزِ الْجَنَّةِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ قَالَهٗ لِاَبِيْ مُوْسٰى بخاری اور مسلم مین ابو موسیٰؓ سے روایت
ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اے عبداللہ کیا مین تجکو نہ بتلادون ایک خزانہ بہشت کے خزانون سے وہ خزانہ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ہے یہ حضرتؐ نے
ابو موسیٰ سے فرمایا ف ابو موسیٰ کا نام عبداللہ بن قیس ہے اونسے روایت ہے کہ حضرتؐ کے ساتھہ ہم سفر مین تھے اصحاب پکار پکار اللہ اکبر کہتے تھے
حضرتؐ نے فرمایا کہ آہستہ کہو تم بہرے اور غائب کو نہین یاد کرتے جو پکارنے اور چلانے کی حاجت ہو خدا قریب اور سنتا ہی اور مین حضرتؐ کے پیچھے لَا حَوْلَ
وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ پڑھتا جاتا تھا تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی بہشت مین اسکا اتنا کثرت سے ثواب ہے جیسے کافر کے نزدیک دنیا کا خزانہ عمدہ
چیز ہے ق عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو يَا عَبْدَ اللّٰهِ لَا تَكُنْ مِّثْلَ فُلَانٍ كَانَ يَقُوْمُ مِنَ اللَّيْلِ فَتَرَكَ قِيَامَ اللَّيْلِ قَالَهٗ لَهٗ ۱۰۰۹
بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمرو رضؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اے عبداللہ تو مت ہوجیو فلانے کی طرح کہ وہ رات کو اوٹھا کرتا تھا پھر اوسنے
چھوڑ دیا رات کا اوٹھنا یعنی تہجد کی نماز یہ حضرتؐ نے عبداللہ بن عمروؓ سے فرمایا ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب نفل عبادت خواہ نماز خواہ
روزہ خواہ وظیفہ شروع کرے تو اوسکو ہمیشہ نباہے کبھی کرنا کبھی چھوڑنا مکروہ ہے اسواسطے کہ ایسی عبادت کا دل مین خوب اثر نہین جمتا خم ۱۰۱۰
عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ يَا عَدِيُّ هَلْ رَاَيْتَ الْحِيْرَةَ قُلْتُ لَمْ اَرَهَا وَقَدْ اُنْبِئْتُ عَنْهَا قَالَ فَاِنْ طَالَتْ بِكَ حَيٰوةٌ لَتَرَيَنَّ الظَّعِيْنَةَ
تَرْتَحِلُ مِنَ الْحِيْرَةِ حَتّٰى تَطُوْفَ بِالْكَعْبَةِ لَا تَخَافُ اَحَدًا اِلَّا اللّٰهَ وَلَئِنْ طَالَتْ بِكَ حَيٰوةٌ لَتُفْتَحَنَّ كُنُوْزُ كِسْرٰى قُلْتُ كِسْرَى بْنُ

هُرْمُزَ قَالَ كِسْرَى بْنُ هُرْمُزَ وَلَئِنْ طَالَتْ بِكَ حَيٰوةٌ لَتَرَيَنَّ الرَّجُلَ يُخْرِجُ مِلْءَ كَفِّهٖ مِنْ ذَهَبٍ اَوْ فِضَّةٍ يَطْلُبُ مَنْ
يَقْبَلُهٗ مِنْهُ فَلَا يَجِدُ اَحَدًا يَقْبَلُهٗ وَلَيَلْقَيَنَّ اللّٰهَ اَحَدُكُمْ يَوْمَ يَلْقَاهُ وَلَيْسَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَهٗ تَرْجُمَانٌ يُتَرْجِمُ لَهٗ فَلَيَقُوْلَنَّ
لَهٗ اَلَمْ اَبْعَثْ اِلَيْكَ رَسُوْلًا فَيُبَلِّغَكَ فَيَقُوْلُ بَلٰى فَيَقُوْلُ اَلَمْ اُعْطِكَ مَالًا وَّوَلَدًا وَاُفْضِلْ عَلَيْكَ فَيَقُوْلُ بَلٰى فَيَنْظُرُ
عَنْ يَمِيْنِهٖ فَلَا يَرٰى اِلَّا جَهَنَّمَ وَيَنْظُرُ عَنْ يَسَارِهٖ فَلَا يَرٰى اِلَّا جَهَنَّمَ بخاری مین عدی بن حاتم رضؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ ای عدی تو نے حیرہ دیکھا ہے مینے کہا مینے اوسکو نہین دیکھا اور البتہ اوسکی خبر مجکو ہے حضرت نے فرمایا کہ اگر تیری زندگی زیادہ ہوئی تو مقرر
تو دیکھیگا اکیلی عورت شتر سوار کو کہ حج کے ارادے پر حیرہ سے چلے گی یہان تک کہ کعبے کا طواف کریگی نہ ڈریگی کسی سے سوائے خدا کے اور اگر تیری زندگی
زیادہ ہوئی تو کھولے جاوینگے بادشاہ ایران کے خزانے مینے کہا ایران کا بادشاہ ہرمز کا بیٹا مراد ہے حضرت نے فرمایا کہ ہان ایران کا بادشاہ
ہرمز کا بیٹا مراد ہے واگر تیری زندگی زیادہ ہوئی تو مقرر تو دیکھیگا کہ مرد اپنی مٹھی بھرے سونا یا چاندی لیکر نکلیگا تلاش کرتا کہ کوئی محتاج اوسکو
لیوے سونپا ویگا کسیکو جو اوسکو قبول کرے اور البتہ تم مین سے کوئی ایک شخص خدا سے ملیگا جس دن کہ اوس سے ملاقات ہوگی یعنی قیامت کو اور
نہوگا اوسکے اور خدا کے درمیان کوئی دو بھاشیا جو درمیان مین ایک دوسرے کی بولی سمجھاوے یعنی بلا واسطہ کلام ہوگا سو خدا فرماویگا
اوس سے کہ کیا مینے تیرے پاس کوئی پیغمبر نہین بھیجا سو تجکو میرا حکم پونہچا تا سو وہ کہیگا کہ ہان تیرے پیغمبر نے تیرا پیغام پونہچایا پھر خدا فرماویگا
کہ کیا مینے تجکو مال اور اولاد نہین دی اور تجھپر فضل و کرم نہین کیا سو وہ کہیگا کہ سچ ہے تو نے سب کچھ دیا پھر نظر کریگا اپنے داہنے تو سوائے
دوزخ کے کچھ نہ دیکھیگا اور اپنے بائین نظر کریگا تو سوائے دوزخ کے کچھ نہ دیکھیگا حیرہ ایک شہر تھا کوفے کے پاس اوسکا نام حیرۃ النعمان مشہور ہے
مکے اور اوسمین کئی مہینے کی راہ ہے ف مصابیح مین روایت ہے عدی بن حاتم سے کہ مین حضرت کے پاس تھا سو ایک مرد نے افلاس اور
محتاجی کا گلہ کیا اور دوسرے نے رہزنی کی شکایت کی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی عدی رضؓ کہتے ہین کہ مینے اپنی آنکھون سے دیکھا کہ ایک عورت
شتر سوار حیرہ سے کعبے کو جاتی تھی اور جب ایران کا ملک فتح ہوا عمر فاروق کی خلافت مین تو مین بھی موجود تھا اور جو تم لوگون مین جیتا
رہیگا وہ تیسری بات بھی دیکھیگا یعنی کوئی محتاج نہ رہیگا جو صدقہ قبول کرے بعضے کہتے ہین کہ عمر بن عبد العزیز کی خلافت مین یہ بات
بھی ہو چکی اور بعضے کہتے ہین کہ حضرت امام مہدی ع کے وقت مین ہوگی یہ حدیث ہمارے حضرت کی پیغمبری پر دلیل اور معجزہ ہے کہ حضرت
۱۱۰ نے آیندہ بات کی خبر دی پھر اوسی طرح واقع ہوا باقی مضمون اس حدیث کا کئی بار ہو چکا ه سَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ يَا عَلِيُّ اَنْتَ
مِنِّيْ بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُّوْسٰى اِلَّا اَنَّهٗ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ مسلم مین سعد بن ابی وقاص رضؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ای علی رضؓ

تیرا رتبہ میرے نزدیک جیسے ہارون کا رتبہ موسی کے نزدیک مگر اتنا فرق ہے کہ میرے بعد کوئی پیغمبر نہین ف ہجری نوین سال جب حضرت جنگ تبوک
کو چلے تو علی مرتضی علیہ السلام کو مدینے مین خلیفہ کیا منافقون نے کہا کہ پیغمبر حضرت مرتضی علی بھاری ہین اسواسطے اونکو ساتھ نہ لیا علی مرتضی رض کو اس بات
سے رنج ہوا ہتیار ہو کر حضرت کو جا لیے اور یہ منافقونکا طعنہ بیان کیا اور کہا یا حضرت کیا آپ مجکو عورتون اور لڑکون پر خلیفہ کرتے ہین تب حضرت نے یہ
حدیث فرمائی یعنی تم اس مین کچھہ رتبہ نہین جانتا دیکھو موسی علیہ السلام جب کوہ طور پر گئے تھے تو اپنے بڑے بھائی ہارون پیغمبر کو اپنے گھر بار اور بنی اسرائیل پر
خلیفہ کر گئے تھے تو جیسے ہارون کی عزت موسی علیہ السلام کے نزدیک تھی ویسی تمھاری عزت ہے میرے نزدیک ہان اتنی بات البتہ ہارون مین زیادہ تھی کہ وہ پیغمبر بھی تھے اور تم پیغمبر نہین
اسواسطے کہ مین خاتم النبیین ہون میرے بعد کسی کا پیغمبر ہونا ممکن نہین اس حدیث سے بڑی فضیلت حضرت مرتضی علی علیہ السلام کی ثابت ہوئی اور کمال رتبہ علی مرتضی کے
جلوہ گر ہوا اور شیعہ جو کہتے ہین کہ اس حدیث سے علی مرتضی کی خلافت کی حقیت ثابت ہوتی ہے یعنی حضرت کے بعد سوائے علی مرتضی کے کوئی خلافت
لائق نہین سو سراسر بے جوڑ بات ہے اسواسطے کہ حضرت ہارون حضرت موسی کے سامنے مر گئے تھے حضرت موسی کے خلیفہ حضرت یوشع ع ہوئے تھے
اگر حضرت ہارون زندہ رہتے اور حضرت موسی کے بعد خلیفہ ہوتے تو البتہ پوری مثال ہوتی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حدیث مین ہر طرح کی خلافت
مراد نہین یعنی جنگ تبوک سے پھرنے تک خلافت ہے ہمیشہ نہین جیسے حضرت ہارون کی بھی خلافت اوسی دم تک تھی جبتک حضرت موسی
طور سے تشریف لائے تھے ہان یہ مقرر ہے کہ اس حدیث سے علی مرتضی رض کو خلافت کی لیاقت بخوبی ثابت ہوتی ہے لیکن اسمین اونکے سوا دوسرے
خلیفہ کی انکار بھی نہین صدیق رض اور فاروق اعظم رض کے فضائل بھی احادیث مین بیشمار ہین اس کتاب مین بھی بہت حدیثین مذکور ہو چکین
ہین اور ہونگی اپنی خواہش کے موافق ایک حدیث کو پکڑ لینا اوسکے سوا اور حدیثونکو خیال نکرنا یا جہالت سے ہے یا تعصب ۵ ۱۰۱۲ عُمَرُ یَا عُمَرُ
اَلَا تَکْفِیْکَ اٰیَۃُ الصَّیْفِ الَّتِیْ فِیْ اٰخِرِ سُوْرَۃِ النِّسَآءِ قَالَہٗ حِیْنَ اَکْثَرَ عَلَیْہِ فِی السُّؤَالِ عَنِ الْکَلَالَۃِ مسلم مین عمر
فاروق رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے عمر کیا تجکو کفایت نہین کرتی ایام گرما کی آیت جو سورۂ نسا کے آخر مین ہے یہ حضرت نے
اوسوقت فرمایا جب عمر فاروق رض نے حضرت سے بہت پوچھا کلالہ کے حکم سے ف کلالہ وہ مرد یا عورت ہے جسکا باپ اور بیٹا نہو سورۂ نسا کی
آخر آیت یہ ہے یَسْتَفْتُوْنَکَ قُلِ اللّٰہُ یُفْتِیْکُمْ فِی الْکَلٰلَۃِ یعنی اے پیغمبر تجسے کلالہ کی وراثت کا حکم پوچھتے ہین تو کہہ اگر
مرد مر جاوے اور اوسکے بیٹا نہو اور اوسکی بہن ہو تو آدھا مال وسکا لیوے اور اگر دو بہن ہون یا زیادہ تو دو تہائی لیوین اور اگر
بھائی بہن ہون تو مرد کا حصہ عورت سے دونا ہے یہ آیت گرمی کے موسم مین اوتری تھی اسواسطے اسکو گرمی کی آیت فرمایا ھ ۱۰۱۳ اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ
یَا عُمَرُ اَمَا شَعَرْتَ اَنَّ عَمَّ الرَّجُلِ صِنْوُ اَبِیْہِ مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے عمر تو نہین جانتا کہ مرد کا چچا

اور اوسکا باپ ایک جڑ کی دو شاخین ہین ف یعنی چچا اور باپ تعظیم اور توقیر مین برابر ہین کہ دونون ایک ہی اوا سے پیدا ہین جیسے
ایک جڑ سے دو شاخ عمر فاروق زکوٰۃ کی تحصیل کے عامل تھے حضرت عباس کے زکوٰۃ نہ دینے کی حضرت سے شکایت کی تب حضرت نے عمر فاروق

۰۱۴ سے یہ حدیث فرمائی ھم ابو ھریرۃ یَا فُلَانُ اَلَا تُحْسِنُ صَلَاتَکَ اَلَا یَنْظُرُ الْمُصَلِّیْ اِذَا صَلّٰی کَیْفَ یُصَلِّیْ فَاِنَّمَا یُصَلِّیْ لِنَفْسِہٖ
اِنِّیْ لَاُبْصِرُ مِنْ وَّرَائِیْ کَمَا اُبْصِرُ مِنْ بَیْنِ یَدَیَّ ے مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ اے فلانے تو کیون نہین اپنی
نماز خوبی سے پڑھتا کیون نہین دیکھتا نمازی جب نماز پڑھتا ہے کہ کس طرح پڑھتا ہے سو وہ تو اپنے بھلے کے واسطے پڑھتا ہے مقرر مین
دیکھتا ہون اپنے پیچھے سے جیسا اپنے آگے سے دیکھتا ہون ف ایک شخص حضرت کے پیچھے صف مین نماز پڑھتا تھا اور ادھر اودھر
دیکھتا جاتا تھا جب حضرت نماز پڑھ چکے تو پھر کے یہ حدیث فرمائی یعنی نماز با ادب حضور دل سے چاہیے ادھر اودھر دیکھنا اپنے مالک کے روبرو

۰۱۵ کمال بے ادبی ہے اور یہ معجزہ حضرت کا تھا کہ جیسا سامنے سے دیکھتے تھے ویسا ہی پشت سے ق عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ اَبِیْ اَوْفٰی یَا فُلَانُ
اِنْزِلْ فَاجْدَحْ لَنَا قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ عَلَیْکَ نَھَارًا قَالَ اِنْزِلْ فَاجْدَحْ لَنَا قَالَ فَنَزَلَ فَجَدَحَ فَاَتَاہُ بِہٖ فَشَرِبَ
ثُمَّ قَالَ بِیَدِہٖ اِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ مِنْ ھٰھُنَا وَجَآءَ اللَّیْلُ مِنْ ھٰھُنَا فَقَدْ اَفْطَرَ الصَّائِمُ بخاری اور مسلم مین عبداللہ
بن ابی اوفی رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے فلانے اوتر سو ہمارے واسطے ستو گھول اوسنے کہا یا رسول اللہ البتہ آپکے اوپر تو دن ہے یعنی آپ
روزہ دار ہین اور دن ابھی باقی ہے حضرت نے فرمایا کہ اوتر سو ہمارے واسطے ستو گھول راوی نے کہا سو وہ شخص اوترا پھر اوسنے ستو گھولے
اور حضرت پاس لایا تو حضرت نے پیا پھر ہاتھ سے پچھم کیطرف اشارہ کیا اور کہا کہ جب آفتاب ڈوبے ادھر اور رات آوے اودھر یعنی سیاہی پورب سے
نمود ہو تو روزہ دار روزہ کھولنے کا وقت آیا ف راوی سے روایت ہے کہ ہم رمضان مین حضرت کے ساتھ سفر مین تھے جب آفتاب ڈوبا تب حضرت نے
یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت اول وقت بہت جلد روزہ کھولتے تھے کہ بعضے لوگونکو شبہہ ہوتا تھا کہ شاید ابھی دن

۰۱۶ باقی ہے اور ثابت ہوا کہ جب آفتاب غروب ہوا اور پورب کیطرف سیاہی چڑھی وہی وقت ہے روزہ کھولنے کا ہ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ سَرْجِسَ
یَا فُلَانُ بِاَیِّ الصَّلٰوتَیْنِ اعْتَدَدْتَّ اَبِصَلٰوتِکَ وَحْدَکَ اَمْ بِصَلٰوتِکَ مَعَنَا قَالَہٗ لِرَجُلٍ دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَ
النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ فِیْ صَلٰوۃِ الْفَجْرِ فَصَلّٰی رَکْعَتَیْنِ فِیْ جَانِبِ الْمَسْجِدِ ثُمَّ دَخَلَ مَعَہٗ مسلم مین عبداللہ بن
سرجس رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا اے فلانے دونون نمازون سے کس نماز کا تو نے حساب کیا یعنی کون نماز کو معتبر جانا کیا اوس نماز کو جو
تو نے اکیلے پڑھی یا اوس نماز کو جو تو نے ہمارے ساتھ پڑھی یہ حضرت نے اوس مرد سے کہا جو مسجد مین آیا اور حضرت فرض نماز فجر کی پڑھتے تھے سو اوسنے

شاید دو سنت یا کعتین مسجد کے ایک کنارے مین پڑھین پھر حضرتؐ کے ساتھہ نماز مین داخل ہوا **ف** یعنی جماعت کے ہوتے سنت پڑھنا نچاہیے
اور یہی مذہب ہے اکثر اماموںکا اور امام اعظمؒ کے نزدیک اگر جانے کہ سنت پڑھنے کے بعد جماعت مین شریک ہوجاویگا تو مسجد کے باہر صف سے دور
سنت پڑھے اور اگر جانے کہ ایک رکعت بھی نہ ملیگی تو جماعت مین شریک ہوجاوے سنت نہ پڑھے **ہ** عُمَرُ یَا فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ وَیَا فُلَانَ بْنَ ۱۰۱۷
فُلَانٍ هَلْ وَجَدْتُمْ مَا وَعَدَکُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ حَقًّا فَاِنِّیْ قَدْ وَجَدْتُّ مَا وَعَدَنِیَ اللّٰهُ حَقًّا فَقَالَ عُمَرُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
کَیْفَ تُکَلِّمُ اَجْسَادًا لَا اَرْوَاحَ فِیْهَا فَقَالَ مَا اَنْتُمْ بِاَسْمَعَ لِمَا اَقُوْلُ مِنْهُمْ غَیْرَ اَنَّهُمْ لَا یَسْتَطِیْعُوْنَ اَنْ یَّرُدُّوْا
عَلَیَّ شَیْئًا مسلم مین عمر فاروق رضہ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا اے فلانے بیٹے فلانے کے اے فلانے بیٹے فلانے کے بھلا جو تمسے اللہ اور
اوسکے رسول نے وعدہ کیا تھا تمنے سچ پایا سو بیشک مجھسے خدا نے وعدہ کیا تھا سچ پایا تو عمر فاروق نے کہا یا رسول اللہ کیونکر آپ کلام کرتے
ہین دھڑون سے جنمین روح نہین سو حضرتؐ نے فرمایا تم میرے قول کو اونسے زیادہ تر نہین سنتے یعنی تم اور وہ میرے کلام کی سماعت مین برابر
ہو مگر یہ بات مقرر ہے کہ وہ میری بات کا کچھہ جواب نہین دے سکتے **ف** جب جنگ بدر مین ابوجہل اور عتبہ اور شیبہ وغیرہ کفار قریش مارے گئے
تو حضرتؐ نے اونکے دھڑ ایک کنوے مین ڈلوا دیے پھر اوسپر کھڑے ہوکر یہ حدیث فرمائی یعنی جو خدا اور رسول نے تمھارے قتل اور عذاب کا
اور میری فتح کا وعدہ کیا تھا سو سچ ہوا بعضے کہتے ہین کہ اس حدیث سے ثابت ہوا کہ مردونکو سماعت ہے اور موت سے روح کو فنا
نہین اور قبرستان مین مردونکو سلام کرنا دلیل ہے اونکی سماعت کی اور حدیث مین ثابت ہے کہ جب مردے کو دفن کر کے لوگ پھرتے ہین
تو مردہ لوگون کے جوتون کی چپ سنتا ہے اور بعضے کہتے ہین کہ مردونکو سماعت نہین یہ حضرتؐ کا معجزہ تھا جو اون کافرون نے سنا جسطرح
کہ کنکریون نے حضرتؐ کے ہاتھہ مین تسبیح کی تھی اس حدیث مین سواے اون کافرون کے اور مردونکی سماعت کا ذکر نہین صحیح بخاری مین قتادہ سے
روایت ہے کہ خدا نے اوس وقت اون کافرونکو زندہ کردیا تھا کہ حضرتؐ کا کلام سنکے پشیمان ہون اور اسی طرح حضرت عائشہ رضہ سے بھی روایت ہے
واللہ اعلم **ہ** قَبِیْصَةُ بْنُ مُخَارِقٍ یَا قَبِیْصَةُ اِنَّ الْمَسْئَلَةَ لَا تَحِلُّ اِلَّا لِاَحَدِ ثَلٰثَةٍ رَجُلٌ تَحَمَّلَ حَمَالَةً فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْئَلَةُ ۱۰۱۸
حَتّٰی یُصِیْبَهَا ثُمَّ یُمْسِکُ وَرَجُلٌ اَصَابَتْهُ جَائِحَةٌ اِجْتَاحَتْ مَالَهٗ فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْئَلَةُ حَتّٰی یُصِیْبَ قِوَامًا مِّنْ عَیْشٍ
اَوْ قَالَ سِدَادًا مِّنْ عَیْشٍ وَرَجُلٌ اَصَابَتْهُ فَاقَةٌ حَتّٰی یَقُوْمَ ثَلٰثَةٌ مِّنْ ذَوِی الْحِجٰی مِنْ قَوْمِهٖ لَقَدْ اَصَابَتْ فُلَانًا فَاقَةٌ
فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْئَلَةُ حَتّٰی یُصِیْبَ قِوَامًا مِّنْ عَیْشٍ اَوْ قَالَ سِدَادًا مِّنْ عَیْشٍ فَمَا سِوَاهُنَّ مِنَ الْمَسْئَلَةِ یَا قَبِیْصَةُ سُحْتٌ
یَاْکُلُهَا صَاحِبُهَا سُحْتًا کَذَا وَقَعَ فِیْ کِتَابِ مُسْلِمٍ حَتّٰی یَقُوْمَ وَالصَّوَابُ یَقُوْلُ وَکَذَا اَخْرَجَهٗ اَبُوْ دَاوٗدَ بِاللَّامِ مِنْ مُسْلِمٍ

قبیصہ بن مخارق رضہ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اے قبیصہ سوال کرنا حلال نہیں مگر ایک کو تین قسم کے آدمیون سے ایک تو وہ مرد جسنے دوسرے کا بوجھ اپنے اوپر ڈالا تو اوسکو سوال کرنا حلال ہے یہان تک کہ اوتنا مال پا جاوے پھر رکا رہے اور دوسرا مرد وہ جسپر ایسی آفت پڑی جس سے اوسکا مال برباد ہوگیا تو اوسکو سوال کرنا حلال ہے یہان تک کہ اپنی زندگی کے گذارے کے لائق حاصل کرے یا حضرتؐ نے یون فرمایا کہ زندگی کی سد رمق حاصل کرے اور تیسرا مرد وہ ہے جسکو فاقے کی نوبت پہونچے یہان تک کہ کھڑے ہوکر گواہی دین اوسکی قوم کے تین دانا آدمی کہ فلانے کو فاقہ ہے تو اوسکو سوال کرنا حلال ہے یہان تک کہ زندگی کے گذارے کے لائق حاصل کرے یا یون فرمایا کہ زندگی کی سد رمق حاصل کرے اور ان تین کے سوائے سوال کرنا اے قبیصہ حرام ہے کھاتا ہے سوال کرنے والا حرام کو صحیح مسلم مین اسی طرح حتی یقوم کی روایت ہے اور شیخ کا یہ قول ہے جسطرح ابوداود نے اوسے روایت کیا ہے **ف** غیر کا بوجھ اپنے اوپر ڈالنا اسطرح پر کہ جیسے دو آدمی مین مال کے سبب جھگڑا ہو قرض کے بابت یا خون بہا کے بابت یا تاوان کے بابت اور تیسرا آدمی اون دونون مین صلح کروا دیوے اور اوس قدر مال کو اپنے ذمے پر کر لیوے تو اوسکو سوال کرنا درست ہے عرب مین اسطرح کی ذمہ داری کا بہت رواج تھا اور آفت سے مال برباد ہونا جیسے آگ سے جلنا یا غرق ہونا یا لٹ جانا اور یہ جو فاقے کی گواہی تین آدمیونکی فرمائی سو باعتبار احتیاط اور استحباب کے ہے کسی عالم کے نزدیک یہ شرط نہین کہ بدون گواہی کے فاقے والے کو سوال کرنا درست نہو اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سوال کی اصل حرام ہے لیکن ان تین صورتون مین درست ہے انکے سوائے کسیطرح سوال درست نہین مصابیح مین قبیصہ رضہ سے روایت ہے کہ مین مال ضامن ہوا اور حضرتؐ سے مینے سوال کیا حضرتؐ نے مجھسے فرمایا کہ تو ٹھہر جا زکوۃ کا مال جب آویگا تو مین تجھکو دونگا تب

۱۰۱۹ حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی جسکا ذکر ہوا

یَا مُعَاذُ اَفَتَّانٌ اَنْتَ ثَلٰثًا اِقْرَأْ وَالشَّمْسِ وَضُحٰهَا وَسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰی وَنَحْوَهَا قَالَهٗ لَهٗ حِیْنَ قَرَأَ الْبَقَرَةَ فِی الْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ بخاری مین جابر رضہ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا اے معاذ کیا تو فتنہ انداز ہے پڑھا کر والشمس وضحٰها اور سبح اسم ربک الاعلیٰ اور اتنی اتنی بڑی اور سورتین یہ حدیث معاذ سے فرمائی جب کہ اونھون نے عشا کے وقت سورہ بقرہ پڑھی تھی **ف** مصابیح مین جابر رضہ سے روایت ہے کہ معاذ کا دستور تھا کہ عشا کی نماز حضرتؐ کے ساتھ پڑھتے پھر اپنی قوم مین جاکر امامت کرتے سو ایکبار معاذ نے سورہ بقر عشا مین شروع کی تو ایک مرد جماعت چھوڑ کے علٰحدہ نماز پڑھ کے اپنے گھر چلا گیا معاذ نے اوسکو منافق کہا وہ مرد حضرتؐ پاس گیا اور اوسنے کہا کہ یا رسول اللہ ہم کھیتی والے محنتی لوگ ہین یعنی دن کی محنت سے ہم ماندے ہوجاتے ہین رات کو ہمکو اتنی طاقت نہین رہتی کہ ہم بڑی بڑی رکعتین پڑھین اور معاذ نے رات کو سورہ بقرہ پڑھی مین اپنی نماز علٰحدہ پڑھ کے چلا گیا سو معاذ نے مجھکو منافق کہا تب حضرتؐ نے معاذ سے یہ حدیث فرمائی یعنی تم لوگونمین کیا فتنہ ڈالا چاہتا ہے بڑی قرات سے جماعت چھڑا دیگا لوگو

کہ امام کو اپنی قوم کی رعایت واجب ہے بدون اونکی مرضی طول قرارت نہین درست شافعی کے مذہب مین درست ہے کہ امام نیت نفل کرے اور مقتدی
فرض کی چنانچہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ معاذ حضرت کے ساتھہ فرض پڑھتے تھے اور اپنی قوم کو نفل کی نیت سے پڑھاتے تھے اور حنفی مذہب مین
نفل والے کے پیچھے فرض والے کی نماز نہین درست تو اونکے طور پر معاذ حضرت کے ساتھہ نفل کی نیت سے پڑھتے ہونگے اور اپنی
قوم کے ساتھہ فرض کی نیت سے ق مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ یَا مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ هَلْ تَدْرِی مَا حَقُّ اللّٰهِ عَلَى الْعِبَادِ قَالَ قُلْتُ اللّٰهُ وَ ۱۰۲۲
رَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ فَاِنَّ حَقَّ اللّٰهِ عَلَى الْعِبَادِ اَنْ یَّعْبُدُوْهُ وَلَا یُشْرِكُوْا بِهٖ شَیْئًا یَا مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ هَلْ تَدْرِی مَا حَقُّ
الْعِبَادِ عَلَى اللّٰهِ اِذَا فَعَلُوْا ذٰلِكَ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ اَنْ لَّا یُعَذِّبَهُمْ بخاری اور مسلم مین معاذ بن جبل رضی سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا اے معاذ بن جبل بھلا تو جانتا ہے کہ کیا خدا کا حق ہے بندون پر معاذ نے کہا مین نے کہا اللہ اور اوسکا رسول زیادہ
دانا ہے حضرت نے فرمایا سو مقرر خدا کا حق تو بندون پر یہ ہے کہ اوسکی بندگی کرین اور اوسکے ساتھہ کسیکو شریک کرین اے معاذ بن جبل
بھلا تو جانتا ہے کہ کیا حق ہے بندونکا خدا پر جبکہ وہ اسکو کرین یعنی عبادت کرین لاشریک جان کر مین نے کہا اللہ اور اوسکا رسول زیادہ تر
دانا ہے حضرت نے فرمایا بندونکا حق خدا پر یہ ہے کہ اونکو عذاب نکرے ف خدا کا حق بندون پر واجب ہے اور بندے کا حق خدا پر کچھہ بھی نہین
لیکن اوسکے فضل و کرم کی راہ سے البتہ ہر طرح کی امید ہے ق اَلْمُغِیْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ یَا مُغِیْرَةُ خُذِ الْاِدَاوَةَ بخاری اور مسلم مین ۱۰۲۳
مغیرہ بن شعبہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا اے مغیرہ اوٹھالے وضو کے برتن کو ف مغیرہ سے روایت ہے کہ مین حضرت کے سفر مین ساتھہ تھا
جب حضرت نے یہ حدیث فرمائی تو مین وضو کا برتن حضرت کے ساتھہ لے چلا حضرت نے اول جا کے ضرورت سے فراغت کی شامی جبہ حضرت پہنے تھے آستینین اوسکی تنگ
تھین اوسمین سے ہاتھہ نکالکر حضرت نے وضو کیا اور مین پانی ڈالتا جاتا تھا پھر حضرت نے موزون پر مسح کیا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خدمتگار سے
وضو کروانا درست ہے نوع اخر دوسری قسم کی حدیثین ق جَابِرٌ یَا اَهْلَ الْخَنْدَقِ اِنَّ جَابِرًا قَدْ صَنَعَ لَكُمْ سُوْرًا ۱۰۲۴
فَحَیَّهَلًا بِكُمْ بخاری اور مسلم مین جابر رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا اے خندق کھودنے والو البتہ جابر نے تمھاری دعوت کا کھانا طیار کیا
سو جلدی چلو ف اسکا پورا قصہ تیسرے باب مین ہو چکا کہ تھوڑے گوشت اور تین سیر جو کے آٹے کو حضرت کی برکت سے ہزار آدمی نے کھایا
جنگ خندق کے ایام مین ق اَبُوْ سَعِیْدٍ یَا اَهْلَ الْمَدِیْنَةِ لَا تَاْكُلُوْا لُحُوْمَ الْاَضَاحِیِّ فَوْقَ ثَلٰثٍ قَالَ اَبُوْ سَعِیْدٍ فَشَكَوْا اِلٰی ۱۰۲۵
رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّ لَهُمْ عِیَالًا وَحَشَمًا وَخَدَمًا فَقَالَ كُلُوْا وَاَطْعِمُوْا وَاحْبِسُوْا اَوِ ادَّخِرُوْا
مسلم مین ابو سعید رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا اے مدینے کے لوگو نہ کھاؤ قربانیون کے گوشت کو تین دن سے زیادہ کہا ابو سعید نے پھر لوگون نے

شکایت بیان کی حضرت سے کہ ہمارے جورو لڑکے ہین اور بھائی بند ہین اور غلام خدمتگار ہین یعنی اگر تین دن سے زیادہ اجازت ہو تو ہمارا بہت دنون تک کام چلے تو حضرت نے فرمایا کہ کھاؤ اور کھلاؤ اور بند کر رکھو یعنی فرمایا رکھ چھوڑو **ف** یعنی قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ رکھنا درست نے اول حکم منسوخ ہوا

۱۰۲۴ **ق** عَبْدُ اللهِ بْنُ زَيْدِ بْنِ عَاصِمٍ يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ أَلَمْ أَجِدْكُمْ ضُلَّالًا فَهَدَاكُمُ اللهُ بِي وَكُنْتُمْ مُتَفَرِّقِينَ فَأَلَّفَكُمُ اللهُ بِي وَعَالَةً فَأَغْنَاكُمُ اللهُ بِي بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن زید بن عاصم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے گروہ انصار بھلا نہیے تمکو گمراہ نہین پایا سو خدا نے تمکو دین کی راہ بتلائی میرے سبب سے اور تم تتر بتر تھے سو خدا نے تمہاری آپس مین الفت اور محبت کر دی میرے سبب سے اور تم محتاج تھے سو خدا نے تمکو مالدار کر دیا میرے سبب سے **ف** جنگ حنین مین جب فتح ہوئی اور مال ہاتھ لگا تو حضرت نے نو مسلمون کو مال بہت دیا اور انصار کو نہین دیا تو نوجوان انصاریون نے کہا کہ حضرت ہمکو نہین دیتے ہین اونکو دیتے ہین جن کے خون ہماری تلوارون سے ٹپکتے ہین یعنی جو ہمارے بزور شمشیر مسلمان ہوئے ہین حضرت نے اونکو ایک خیمے مین جمع کیا اور یہ حدیث فرمائی پھر انصار راضی ہوئے اور رونے لگے انصار کے دو گروہ تھے اوس اور خزرج زمانہ کفر مین باہم اونمین بڑی عداوت تھی بڑا کشت خون ہو چکا تھا جب حضرت کے پاس دونون گروہ مسلمان ہوئے تو باہم نہایت دوست ہو گئے یہ احسان جتایا حضرت نے

۱۰۲۵ **ق** أَبُو هُرَيْرَةَ يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ قُلْتُمْ أَمَّا الرَّجُلُ فَأَدْرَكَتْهُ رَغْبَةٌ فِي قَرْيَتِهِ قَالُوا قَدْ كَانَ ذٰلِكَ قَالَ كَلَّا إِنِّي عَبْدُ اللهِ وَرَسُولُهُ هَاجَرْتُ إِلَى اللهِ وَإِلَيْكُمْ الْمَحْيَا مَحْيَاكُمْ وَالْمَمَاتُ مَمَاتُكُمْ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا اے گروہ انصار تمنے کہا کہ اس مرد کو یعنی پیغمبر کو خواہش ہوئی ہے اپنے شہر کی انصار نے کہا یہ بات تو مقرر ہوئی ہے حضرت نے فرمایا یہ ہونا نہین ہین مقرر اللہ کا بندہ ہون اور اوسکا رسول مینے ہجرت کی خدا کی طرف اور تمہاری طرف اب میری زندگی تمہاری زندگی کے ساتھ ہے اور موت میری تمہاری موت کے ساتھ ہے **ف** مسلم مین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب مکہ فتح ہوا تو حضرت نے فرمایا کہ جو ابو سفیان کے گھر گیا اوسکو امان ہے اور جسنے ہتھیار ڈال دیے اوسکو امان ہے تب انصار نے کہا کہ حضرت کو اپنے برادرون کی الفت ہوئی اور اپنی بستی کی طرف رغبت آئی حضرت کو وحی سے یہ حال معلوم ہوا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی

۱۰۲۶ **ق** ابْنُ مَسْعُودٍ يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمُ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ فَإِنَّهُ أَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَأَحْصَنُ لِلْفَرْجِ وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ فَإِنَّهُ لَهُ وِجَاءٌ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا اے جوانون کے گروہ جو طاقت رکھتا ہو تم مین سے نکاح اور خانہ داری کی سو نکاح کرے اسواسطے کہ نکاح نظر کا بڑا گھٹانے والا اور شرمگاہ کا بڑا بچانے والا ہے یعنی نکاح کے سبب آدمی حرام کاری اور اجنبی عورتون کے گھورنے سے بچتا ہے اور جسکو خانہ داری کی طاقت نہو

نوٹ اپنے اوپر روزہ رکھنا ضرور جانے اسواسطے کہ اوسکے حق مین روزہ رکھنا خصی کرنا ہے ف یعنی جسطرح خصی کر ڈالنے سے
شہوت جاتی رہتی ہے ویسی ہی روزہ رکھنے سے معلوم ہوا کہ جسکو جورو کے کھانے کپڑے دینے کا مقدور ہو اوسکے حق مین نکاح کرنا مستحب ہے
کہ حرام کاری اور نظربازی سے بچے اور اگر مقدور نہو تو روزہ رکھنا شروع کرے کہ ناتوانی سے خود بخود شہوت دور ہوجاویگی ق عائشہ

۱۰۲۷

يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ مَنْ يَعْذِرُنِي مِنْ رَجُلٍ قَدْ بَلَغَنِي أَذَاهُ فِي أَهْلِ بَيْتِي فَوَاللهِ مَا عَلِمْتُ عَلَى أَهْلِي إِلَّا خَيْرًا وَلَقَدْ
ذَكَرُوا رَجُلًا مَا عَلِمْتُ عَلَيْهِ إِلَّا خَيْرًا وَمَا كَانَ يَدْخُلُ عَلَى أَهْلِي إِلَّا مَعِي بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رض سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے مسلمانون کے گروہ کون ایسا ہے جو میرا عذر دریافت کرکے بدلا لیوے اوس مرد سے جسکی ایذا اور تکلیف
میرے اہل بیت کو یعنی میری گھر والی بی بی کو پہنچی سو خدا کی قسم نہین جانا مینے اپنی بی بی کو مگر نیک اور البتہ لوگون نے ذکر کیا ہے اوس مرد کو
جسکو نہین جانا مینے مگر نیک وہ تو میری بی بی پاس کبھی نجاتا تھا بدون میرے ساتھ کے ف یہ حدیث ٹکڑا ہے بڑی لنبی حدیث کا
جب عبداللہ بن ابی منافقون کے سردار نے حضرت عائشہ رض کو عیب لگایا صفوان بن معطل سے بخاری وغیرہ کا مختصر قصہ حضرت عائشہ رض
سے یون روایت ہے کہ ہجری پانچوین سال حضرت جنگ بنی مصطلق کو تشریف لیگئے مین حضرت کے ساتھ تھی جب حضرت فتح کرکے مدینے کے قریب پہنچے
تو رات کو کوچ کی خبر ہوئی مین جا ضرور کے واسطے لشکر کے باہر گئی پھر فراغت کرکے مکان پر آئی یہان معلوم ہوا کہ گلے کا ہار گر پڑا مین اوسی
مقام پر تلاش کرنے لگی وہان تلاش مین دیر لگی جو لوگ میرے کجاوے کسنے پر مقرر تھے وہ میرے کجاوے کو اوٹھا کر اونٹ پر کس کے
لشکر کے ساتھ روانہ ہوے عورتین اوسوقت کم خوراک اور نہایت دبلی ہوتی تھین اس سبب سے کجاوہ کسنے والونکو میرے ہونے یا نہونیکی
کچھ خبر نہوئی جب مجکو ہار ملا تب مین اپنے مقام پر آئی دیکھا تو لشکر کوچ کر گیا مین وہان بیٹھ گئی اس خیال سے کہ آخر جب میرا حال معلوم ہوگا
تو ضرور میرے لینے کو لوگ آوینگے صفوان بن معطل لشکر کے پیچھے رہا کرتا تھا کہ ہارے ماندے کو ساتھ لاوے اوسنے مجکو سوتے
دیکھا تو پہچانا کہ پردہ ہونے سے پہلے اوسنے مجکو دیکھا تھا اوسنے افسوس سے (تعجب سے) إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ پڑھا اور کہا یہ تو پیغمبر کی بی بی ہے مین جاگ پڑی
اوسکی کوئی بات مینے نہین سنی اوسنے اپنا اونٹ بٹھلایا مین اوسپر سوار ہوئی وہ اونٹ کی نکیل پکڑ کے روانہ ہوا ظہر کے وقت لشکر مین پہنچی
تو تہمت کرنے والون نے مجپر تہمت باندھی اور بانی مبانی اس تہمت کا عبداللہ بن سلول ہوا مین مدینے مین آکر بیمار ہوگئی اور ایک
مہینا بیمار رہی اور مجکو اس تہمت کرنے کی بھی کچھ خبر نتھی ہان اتنا مجکو تردد تھا کہ جیسے میری بیماری مین حضرت مجپر مہربانی کرتے تھے اس بار
ویسی مہربانی نہ تھی گھر مین آکر صرف اتنا پوچھتے تھے کہ اس عورت کا کیا حال ہے اوسوقت تک گھر مین پاخانے نتھے مین شہر کے باہر مسطح کی

ماں کے ساتھ جا رہی تھی کو گر گئی اوسکا پیر چادر میں اوجھا وہ گر پڑی اوسنے اپنے بیٹے کو یعنی مسطح کو بد دعا دی مینے کہا تو اوسکو کیوں بد دعا دیتی ہے
وہ تو بدری صحابی ہے تب اوسنے مجکو اس تہمت کی خبر کی کہ مسطح بھی تہمت کرنے والونکا شریک ہے یہ سنتے ہی میری بیماری اس غم سے دونی ہو گئی
میں حضرت سے اجازت لیکر اپنے ماں باپ کے گھر آئی کہ اس خبر کو تحقیق کرون مینے اپنی ماں سے کہا اے ماں یہ کیا بات ہے جسکا لوگوں میں چرچا ہے میری ماں نے
کہا اے بیٹی تو مت گھبرا جو عورت اپنے خاوند کی پیاری ہوتی ہے اوسکو اسی طرح اکثر لوگ تہمت لگاتے ہیں مینے کہا سبحان اللہ میرے حق میں
لوگ ایسی گفتگو کرتے ہیں اوس رات تمام رات مجکو نیند نہ آئی اور آنسو جاری رہے پھر حضرت نے علی بن ابی طالب و اسامہ بن زید کو بلایا اور میرے
چھوڑ دینے میں صلاح اور مشورہ پوچھا اسواسطے کہ اتنی مدت میں جبرئیل ع کا آنا اور وحی اوترنا بالکل موقوف ہو گیا تھا اسامہ نے میری پاکدامنی
بیان کی اور کہا یا رسول اللہ وہ آپ کی بی بی ہیں مجکو تو سواے پاکی اور بہتری کے کچھ اور خیال میں نہیں آتا اور علی بن ابی طالب نے کہا کہ خدا نے
حضرت پر کچھ تنگی نہیں کی اونکے سواے اور بہت عورتیں موجود ہیں لیکن بریرہ لونڈی سے پوچھیے وہ آپکو سچ سچ بتلا دیگی حضرت نے اوسکو بلایا
اور فرمایا کہ اے بریرہ تونے کبھی عائشہ سے ایسی بات دیکھی ہے جس سے تجکو اوسکی پاکدامنی میں شک پڑے بریرہ نے کہا اے رسول اللہ قسم ہے اوس خدا کی
جسنے تجکو سچا پیغمبر کیا ہے کہ مینے کبھی اوسکی پاکدامنی میں کچھ فرق نہیں پایا ہاں اتنی بات البتہ ہے کہ عائشہ کم عمر لڑکی ہے بکری خمیر کھا جاتی ہے
اور وہ سویا کرتی ہے یعنی کم عمری سے گھر کا بندوبست نہیں کرتی پھر حضرت مسجد میں تشریف لیگیے اور منبر پر یہ حدیث فرمائی یعنی اے مسلمانو کوئی
اوس منافق سے یعنی عبد اللہ بن سلول سے میرا بدلا لیوے کہ اوسنے ناحق میرے گھر کے لوگوں کو تہمت لگائی اور مجکو تحقیق کرنے کے بعد کوئی عیب
کی بات نہ معلوم ہوئی تو سعد بن معاذ قوم اوس کا سردار تھا اوسنے کہا یا رسول اللہ میں آپ کا بدلا لینے کو تیار ہوں اگر تہمت کرنیوالا ہماری
قوم یعنی اوس سے ہوے تو میں اوسکی گردن ماروں اور اگر دوسری قوم سے یعنی خزرج سے ہو تو جیسا حکم ہو ویسا ہم کریں تو سعد بن عبادہ
خزرج کے سردار نے اپنی قوم کی پچ سے کہا کہ اے معاذ تو زیادہ گوئی کرتا ہے ہماری قوم والے پر تیرا کچھ مقدور نہیں اور اپنی قوم کی تو بھی حمایت
کریگا پھر اسید بن حضیر سعد بن معاذ کے چچیرے بھائی نے کہا اے سعد بن عبادہ تو زیادہ گوئی کرتا ہے قسم خدا کی ہم تہمت کرنیوالے کو
قتل کرینگے کیا تو منافق ہے جو منافقوں کی حمایت کرتا ہے غرضکہ قریب تھا کہ لڑتے اور خونریزی ہووے حضرت نے سبکو چپکا کیا حضرت عائشہ
سے روایت ہے کہ میں بیٹھی ہوتی تھی کہ حضرت گھر میں تشریف لائے اور میرے نزدیک بیٹھے اور فرمایا کہ اے عائشہ تیرے حق میں مینے
ایسی ایسی باتیں سنی ہیں اگر تو بے گناہ ہے تو عنقریب خدا تیری پاکدامنی بیان کریگا اور اگر تجھسے گناہ ہو گیا ہے تو توبہ کر اسواسطے کہ
جب بندے نے توبہ کی تو خدا گناہ معاف کرتا ہے جب حضرت بات تمام کر چکے تو میرے آنسو بالکل بند ہو گیے مینے حضرت سے کہا کہ مجکو معلوم

آپ کو اس بات کی خبر پہونچی ہے اور آپکے دل مین جم گئی ہے سو اگر مین یون کہون کہ مین اس عیب سے پاک ہون تو حضرت یقین کا ہیکو کرینگے
اور اگر ناکردہ گناہ کا اقرار کرون تو حضرت اسکو سچ جانینگے اب میرے اور حضرت کے درمیان سوائے حضرت یعقوب کے اور کوئی مثل نہین بن سکتی
فَصَبْرٌ جَمِیْلٌ ط وَاللّٰہُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰی مَا تَصِفُوْنَ یعنی اب صبر بہتر ہے اور تمہاری اس گفتگو پر خدا ہی کی مدد درکار ہے حضرت میرے
پاس سے نہ اوٹھے تھے کہ وحی اوترنے کی نشانیان حضرت پر ظاہر ہوئین اور سورۂ نور مین خدا نے میری پاکدامنی اور تہمت کرنے والونکی مذمت
بیان کی پھر تو حضرت نے خوش ہوکر فرمایا اے عایشہ بشارت ہے تجکو کہ خدا نے تیری پاکدامنی بیان کی میرے ماں باپ نے کہا اے عایشہ اوٹھکر
حضرت کی تعظیم اور تعریف کرین اوسوقت نہایت غصے مین تھی مینے کہا کہ مین نہ اوٹھونگی اور نہ حضرت کی تعریف کرونگی مین اپنے خدا کی
تعریف اور شکر کرونگی جسنے میری بیگناہی ظاہر کی حضرت عایشہ رضؓ سے روایت ہے کہ یہ مجکو یقین تھا کہ خدا میری بیگناہی آخر کو ظاہر کریگا
لیکن یہ معلوم نتھا کہ میرے حق مین قرآن اوتریگا جو قیامت تک پڑھا جایگا **ف** اس حدیث سے بہت فائدے ظاہر ہوئے اول یہ کہ جو
بیگناہونکو عیب لگاتا ہے وہ آخر کو خود فضیحت ہوتا ہے اور پاکونکی پاکی زیادہ تر ثابت ہوجاتی ہے دوسرے یہ کہ جسنے حضرت عایشہ رضؓ
کو بد کہا مقرر اوسنے حضرت کو رنج دیا اور اوسے منافقون مین وہ بھی داخل ہوا تیسرے یہ کہ علم غیب سوائے خدا کے کسیکو نہین مہینا بھر اسکا
تردد اور رنج حضرت کو رہا لیکن بدون خدا کے بتلائے حقیقت حال حضرت کو نہ معلوم ہوا **ق** اَبُوْ سَعِیْدٍ یَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ تَصَدَّقْنَ ۱۰۲۳
فَاِنِّیْ اُرِیْتُکُنَّ اَکْثَرَ اَھْلِ النَّارِ بخاری اور مسلم مین ابو سعید رضؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا اے عورتون کے گروہ خیرات کرو اسواسطے
کہ دوزخیون مین تمھین مجکو زیادہ نظر پڑین یعنی دوزخ مین مینے عورتین مردون سے زیادہ دیکھین **ف** حضرت عید کو جب عیدگاہ سے پھرے
تو عورتون کے گروہ پر گذرے پھر یہ حدیث فرمائی عورتون نے پوچھا یا حضرت اسکا کیا سبب ہے کہ عورتین مردون سے زیادہ دوزخ مین
ہین حضرت نے فرمایا کہ بہت کوسا کرتی ہین اور اپنے خاوند کا حق نہین مانتین یعنی ناشکری کرتی ہین اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خیرات
کرنا دوزخ سے بچاتا ہے **ق** اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ یَا مَعْشَرَ الْیَھُوْدِ اَسْلِمُوْا تَسْلَمُوْا بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے ۱۰۲۴
کہ حضرت نے فرمایا اے یہودیون کے گروہ مسلمان ہوجاؤ تو بچ رہو یعنی قتل اور جزیہ اور دوزخ سے **ف** یہ حضرت نے مدینے کے یہودیون سے
فرمایا جب اونکے نکالنے کا ارادہ کیا **خ** عَایِشَۃَ یَا مَعْشَرَ الْیَھُوْدِ وَیْلَکُمْ اتَّقُوا اللّٰہَ فَوَاللّٰہِ الَّذِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ اِنَّکُمْ ۱۰۲۵
لَتَعْلَمُوْنَ اَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ حَقًّا وَاَنِّیْ جِئْتُکُمْ بِحَقٍّ فَاَسْلِمُوْا **قالہ** اَوَّلَ مَا قَدِمَ الْمَدِیْنَۃَ بَعْدَ اِسْلَامِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ
سَلَامٍ بخاری مین حضرت عایشہ رضؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے یہودیون کے گروہ تمھاری کمبختی ہے خدا سے ڈرو سو قسم ہے اوس

خدا کی جسکے سوائے کوئی لائق پوجنے کے نہین البتہ تم جانتے ہو کہ مین مقرر خدا کا رسول ہون اور بیشک تمہارے واسطے حق دین لایا ہون سو مسلمان ہو جاؤ یہ حضرت نے اول مدینے مین آتے ہی ارشاد فرمایا تب مسلمان ہوئے عبد اللہ بن سلام کے فرمایا تھا **ف** توریت مین حضرت کی نشانیان مذکور تھین یہودیون کو خوب معلوم تھا کہ نبی آخر الزمان فلانے وقت فلانے شہر فلانی قوم مین پیدا ہوگا اور مکے سے ہجرت کرکے مدینے مین آرہیگا بلکہ اسی واسطے اپنا ملک شام چھوڑ کر اکثر یہودی مدینے مین آرہے تھے کہ ہم حضرت سے مشرف ہون اور جب کافرون سے لڑتے تو یون دعا مانگتے کہ الٰہی پیغمبر آخر الزمان کی برکت سے ہمکو فتح دے اسواسطے حضرت نے اس حدیث مین فرمایا کہ تم میری پیغمبری خوب جانتے ہو پھر جب حضرت مدینے مین تشریف لائے تو ان کمبختون نے حسد کے مارے عداوت شروع کی جیسے حضرت عیسیٰ کو نمانا تھا ویسے ہی ہمارے حضرت کو نمانا مان جاؤ نہین مگر دیندار خدا ترس تھے جیسے عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کہ اونہین یہود کے عالم اور سردار تھے بے تامل ایمان لائے **نوع اخر** دوسری قسم کی حدیثین

۱۰۳۱ **م** اَلْمُغِیْرَۃُ بْنُ شُعْبَۃَ اَیْ سَمِعْتُ وَمَا یُنْصِبُکَ مِنْہُ اِنَّہٗ لَا یَضُرُّکَ یَعْنِیْ الدَّجَّالَ **قَالَہٗ** لَہٗ اَخْرَجَہُ الْبُخَارِیُّ اِلَّا لَفْظَۃَ اَیْ بُنَیَّ مسلم مین مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا اے بیٹا کون چیز تجکو رنج مین ڈالتی ہے دجال سے البتہ وہ تجکو کچھ ضرر نہ پہنچا سکیگا یہ حضرت نے مغیرہ سے فرمایا اس حدیث کو بخاری نے بھی روایت کی مگر اے بنی کی لفظ اوسمین نہین **ف** مغیرہ سے روایت ہے کہ مین حضرت سے اکثر دجال کا حال پوچھا کرتا تھا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی مینے کہا کہ لوگ کہتے ہین کہ اوسکے ساتھ روٹیون کے پہاڑ اور پانی کی نہرین ہونگی حضرت نے فرمایا کہ خدا کے نزدیک یہ سب آسان ہے

۱۰۳۲ **ق** اُسَامَۃُ بْنُ زَیْدٍ اَیْ سَعْدُ اَلَمْ تَسْمَعْ اِلٰی مَا قَالَ اَبُوْ حُبَابٍ قَالَ کَذَا وَکَذَا **قَالَہٗ** لِسَعْدِ بْنِ عُبَادَۃَ حِیْنَ عَادَہٗ وَاَبُوْ حُبَابٍ ہُوَ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ اُبَیٍّ بخاری اور مسلم مین اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا اے سعد کیا تو نے نہین سنا جو ابو حباب نے کہا اوسنے ایسا اور ایسا کہا یہ حضرت نے سعد بن عبادہ سے فرمایا جب اونکی بیمار پرسی کو تشریف لے گئے تھے اور ابو حباب کنیت ہے عبد اللہ بن ابی منافق کی **ف** حضرت ایکبار سعد بن عبادہ کی بیمار پرسی کو چلے راہ مین مسلمان اور مشرک ملے ہوئے ایک مجلس مین بیٹھے تھے اوسوقت تک عبد اللہ بن ابی ظاہری اسلام بھی نہ لایا تھا سواری کی ٹاپ سے گرد اوڑی اوسنے ناک بند کی اور کہا کیون خاک اوڑاتے ہو حضرت نے سلام کیا پھر وہان کھڑے ہوکر وعظ کہا اور قرآن پڑھا عبد اللہ بن ابی نے کہا کلام تو اچھا کرتے ہو لیکن ہمکو تکلیف نہ دو اپنے گھر بیٹھ کر وعظ نصیحت کیا کرو جو تمہارے پاس آوے اوسکو سمجھاؤ عبد اللہ بن رواحہ صحابی وہان موجود تھے اونھون نے کہا یا رسول اللہ آپ بخوشی جو چاہیے سو ارشاد کیجیے اگرچہ

لا یضیرک دو نسخہ قدیم

در اسنوی

بیار

اگرچہ یہ نہیں سنتا تو ہم تو قرآن پر قربان ہین پھر تو مسلمانون اور اونکا فرون مین نہایت لڑائی ہوئی قریب تھا کہ تلوار چلے حضرت نے سبکو چپکا
کیا پھر سعد بن عبادہ کے گھر جا کر یہ حدیث فرمائی سعد نے کہا یا رسول اللہ وہ حسد کی بہت سے معذور ہے اسواسطے کہ حضرت کے تشریف لانے
سے پہلے یہان کے لوگون نے چاہا کہ اوسکے سر پر سرداری اور بادشاہی کا تاج رکھیں اب جو آپ برحق لائے اور اوسکی ریاست مین خلل پڑا اسواسطے
وہ ایسی باتین کرتا ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ریاست کا غرور آدمی کو دینداری سے اکثر باز رکھتا ہے

۱۰۳۳ ھم اَلْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَيْ عَبَّاسُ نَادِ أَصْحَابَ السَّمُرَةِ قَالَهُ يَوْمَ حُنَيْنٍ مسلم مین حضرت عباس بن عبد المطلب سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے عباس
پکار درخت والونکو یہ حضرت نے جنگ حنین کے دن فرمایا ف حضرت عباس سے روایت ہے کہ جنگ حنین کے دن مین اور ابو سفیان بن
حارث نے حضرت کا ساتھ ایکدم نچھوڑا جب مقابلہ ہوا تو کافرون نے ہر طرف سے تیر اندازی کی مسلمانون کے پیر اوکھڑ گئے اور حضرت سفید خچر پہ
سوار کافرون پر حملہ کرتے تھے مین لگام کھینچتا تھا تاکہ حضرت جلدی نکرین اور ابو سفیان رکاب پکڑے تھے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی
یعنی جن لوگون نے درخت کے نیچے جنگ حدیبیہ مین جانبازی کی بیعت کی ہے اونکو پکار حضرت عباس کی بڑی آواز تھی حضرت کی آواز سنتے
ہوے سب اصحاب لبیک لبیک کہتے ایسے جھکے جیسے گائین اپنے بچونکی طرف جھکتی ہین پھر خوب لڑے اور حضرت نے پتھر اپنا کافرون
ماریں لڑائی فتح ہوگئی جنگ حنین آٹھوین سال ہجری یعنی فتح مکے کے ہوئی

۱۰۳۴ ق اَلْمُسَيَّبُ بْنُ حَزْنٍ أَيْ عَمِّ قُلْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ كَلِمَةً أُحَاجُّ لَكَ بِهَا عِنْدَ اللّٰهِ قَالَهُ لِأَبِي طَالِبٍ عِنْدَ وَفَاتِهِ بخاری اور مسلم مین مسیب بن حزن رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
کہ اے چچا کہہ لا الٰہ الا اللہ کہہ لے اس کلمے کو خدا کے نزدیک اس کلمہ کہنے کے سبب سے تیرے واسطے مین جھگڑونگا یعنی تیری
اسلام کی گواہی دیکر تجکو بخشاونگا یہ حضرت نے ابو طالب سے کہا اونکے مرتے وقت ف ابو طالب کی وفات کے وقت ابو جہل اور
عبد اللہ بن ابی امیہ موجود تھے جب حضرت نے یہ حدیث فرمائی تو ان کمبختون نے کہا اے ابو طالب کیا تو عبد المطلب کے دین کو چھوڑتا ہے
حضرت بار بار کلمہ کہنے کو فرماتے تھے اور وہ شیطان اوسی طرح ورغلاتے تھے آخر ش کو ابو طالب نے کہا کہ وہ شخص عبد المطلب کے دین
پر مرتا ہے اور کلمہ نکہا

۱۰۳۵ ق أَبُو مُوسَى أَيُّهَا النَّاسُ ارْبَعُوا عَلَى أَنْفُسِكُمْ إِنَّكُمْ لَا تَدْعُونَ أَصَمَّ وَلَا غَائِبًا إِنَّكُمْ تَدْعُونَ سَمِيعًا قَرِيبًا وَهُوَ مَعَكُمْ قَالَهُ فِي سَفَرٍ وَكَانُوا يَجْهَرُونَ بِالتَّكْبِيرِ بخاری اور مسلم مین ابو موسی رض سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا اے لوگو نرمی کرو اپنی جانون پر یعنی شور نکرو البتہ تم بہرے اور غائب کو نہین پکارتے ہو تم تو سنتے نزدیک والے کو
پکارتے ہو اور وہ تو تمہارے ساتھ موجود ہے یہ حضرت نے سفر مین فرمایا اور لوگ پکار پکار کے اللہ اکبر کہتے تھے ف اس حدیث سے

ظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ ذکر مین زیادہ شور کرنا درست نہین اسواسطے کہ زیادہ شور کرنے مین اپنے حواس بھی پریشان ہوتے ہین اور دوسرے کے بھی ۱۰۳۶ ﴿ م ﴾ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ اللّٰهَ طَيِّبٌ لَا يَقْبَلُ اِلَّا طَيِّبًا وَاِنَّ اللّٰهَ اَمَرَ الْمُؤْمِنِيْنَ بِمَا اَمَرَ بِهِ الْمُرْسَلِيْنَ قَالَ يَا اَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوْا مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا اِنِّيْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ وَقَالَ يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُلُوْا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ ثُمَّ ذَكَرَ الرَّجُلَ يُطِيْلُ السَّفَرَ اَشْعَثَ اَغْبَرَ يَمُدُّ يَدَيْهِ اِلَى السَّمَاءِ يَا رَبِّ يَا رَبِّ يَا رَبِّ وَمَطْعَمُهُ حَرَامٌ وَمَشْرَبُهُ حَرَامٌ وَغُذِيَ بِالْحَرَامِ فَاَنّٰى يُسْتَجَابُ لِذٰلِكَ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اے لوگو البتہ خدا پاک ہے نہین قبول کرتا ہے مگر عمل پاک اور مال پاک کو مقرر خدا نے حکم کیا ایماندارونکو جسکا حکم کیا پیغمبرون کو فرمایا قرآن مین اے پیغمبرو کھاؤ پاک مال اور حلال رزق اور نیک عمل کرو مین البتہ تمہارے عمل کا جاننے والا ہون اور خدا نے قرآن مین فرمایا اے ایماندارو کھاؤ حلال مال اور پاک چیزونکو جو دینے تمکو مین پھر حضرتؐ نے ذکر کیا اوس مرد کا جسنے بڑا لنبا چوڑا سفر کیا بکھرے بال خاک آلودہ پھیلاتا ہے اپنے دونون ہاتھ آسمان کیطرف اور یون کہتا ہے کہ اے رب میرے اے رب میرے اے رب میرے اور حال آنکہ کھانا اوسکا حرام اور پینا اوسکا حرام بدن اوسکا پالا گیا حرام غذا سے پھر کہان سے ایسے شخص کی دعا قبول ہو ف پاک مال وہ ہے جسمین کسیکا دعویٰ اور جھگڑا نہو اور شرع مین درست ہو چوریکا مال اور غصب کا مال پاک نہین اسواسطے کہ مالک کا دعوی اوسمین موجود ہے اور خرچی کا مال اور رشوت کا اور بیاج کا اگرچہ اوسمین ظاہر دعوی نہین لیکن اسطرح مال لینا شرع مین درست نہین تو ناپاک ہوا معلوم ہوا کہ حرام مال سے خیرات کرنا بیفائدہ بات ہے کہ خدا اوسکو قبول نہین کرتا اسواسطے کہ وہ پاک ہے ناپاک کو کسطرح قبول کرے اور حلال طلب کرنے مین پیغمبرون اور مسلمانون کو خدا کا ایک سا حکم ہے اسمین رد ہے اون لوگونکا جو کہتے ہین کہ او صاحب ہم اور پیغمبر لوگ برابر نہین جو اونکی طرح طلب حلال مین جانفشانی اور محنت کرین پھر حضرتؐ نے فرمایا کہ ہر چند مضطر اور مسافر رنج کش کی دعا مقبول ہوتی ہے لیکن جب اوسکا کھانا پینا اور گوشت پوست حرام مال کا ہوا تو دعا قبول ہونیکی کون صورت ہے خواہ سفر حج کا ہو خواہ جہاد کا اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ مسلمان کے حق مین ساری عبادتون سے حلال روزی تلاش کرنا مقدم ہے بدون اسکے نہ عبادت مین کچھ مزا ہے نہ دعا قبول ہونے کی کچھ امید ہے اور یہ جو بعضے نادان کہتے ہین کہ حلال مال دنیا مین کسکو ملتا ہے اوسکی تلاش بیفائدہ ہے سو غلط بات ہے اسواسطے کہ محنت مزدوری کرنا کھیتی کرنا سوداگری شرع کے موافق کرنا نوکری کرنا بشرطیکہ اوسمین کوئی خلاف شرع کام نکرنی پڑے یا کوئی شخص خدا کی راہ مین بے خواہش اسکو کچھ دیوے یہ سب درست ہے جو مال ان طرحون سے حاصل ہو وہ حلال اور پاک ہے غرضکہ جس ایماندار کو دنیا مین خدا کو مونہہ دکھانیکا یقین ہے اوسکے نزدیک حلال روزی طلب کرنا مقدم ہے اور حرام خور

ابن عدل رزق

ترغیب طلب حلال

خدا فراموش سے کفتگو نہین

۱۰۳۷ ھ ابن عباس ایھا الناس انہ لم یبق من مبشرات النبوۃ الا الرؤیا الصالحۃ یراھا المسلم او ترٰی لہ الا وانی نھیت ان اقرأ القراٰن راکعا او ساجدا فاما الرکوع فعظموا فیہ الرب واما السجود فاجتھدوا فی الدعاء فقمن ان یستجاب لکم مسلم مین عبداللہ بن عباس رض سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا ای لوگو البتہ پیغمبری کی خوش خبریون سے اب کچھ باقی نہین رہا سوائے ٹھیک خواب کے کہ اوسکو مسلمان دیکھے یا اوسکے واسطے کوئی اور مسلمان دیکھے اور مجکو منع ہوا کہ مین قرآن پڑھون رکوع کرتے یا سجدہ کرتے سو رکوع مین تو خدا کی بڑائی بیان کرو یعنی سبحان ربی العظیم کہو اور سجدے مین بدل دعا مین کوشش کرو کہ سزاوار ہے سجدے مین تمھاری دعا قبول ہونا ف یہ حدیث حضرتؐ نے انتقال کے قریب حجرے کا پردہ اوٹھا کر فرمائی یعنی جو علم غیب کہ بواسطے نبوت کے تمکو حاصل ہوتا تھا سو اوسکا دروازہ بند ہو چکا کیونکہ میرا انتقال ہوتا ہے میرے بعد کوئی پیغمبر نہین ہان مگر از جنس نبوت عالم غیب سے علم حاصل ہونے کا ٹھیک خواب کا ایک طریقہ باقی ہے قیامت تک خواہ مسلمان آپ دیکھے یا اوسکے واسطے کوئی اور دیکھے پھر رکوع اور سجود مین قرآن پڑھنا منع فرمایا اور سجدے کو قبول ہونیکا مقام بتلایا اسواسطے کہ خاک پر سر رکھنا عاجزی کا کمال رتبہ ہے رحمت الٰہی جوش ہی مار جاتا ہے

۱۰۳۸ ھ ابو سعید ایھا الناس انہ لیس بی تحریم ما احل اللہ لی ولکنھا شجرۃ اکرہ ریحھا یعنی الثوم قالہ حین قال الناس حرمت حرمت حین قال من اکل من ھذہ الشجرۃ الحدیث مسلم مین ابو سعیدؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اے لوگو البتہ میرے اختیار مین حرام کرنا نہین جسکو خدا نے میرے واسطے حلال کیا لیکن لہسن کا ایسا پیڑ ہے کہ مجکو اوسکی بو بری معلوم ہوتی ہے یہ حضرتؐ نے اوسوقت فرمایا جب لوگون نے کہا کہ لہسن حرام ہوا حرام ہوا جبکہ حضرتؐ نے فرمایا تھا کہ جو لہسن کھاوے وہ ہماری مسجد مین نہ آوے ف یعنی حرام حلال مقرر کرنا بدون خدا کے حکم میرے اختیار مین نہین یہ خدا کی شان ہے اور لہسن کی حرمت شرعی نہین کراہت طبیعی ہے

۱۰۳۹ ھ انس ایھا الناس انی امامکم فلا تسبقونی بالرکوع ولا بالسجود ولا بالقیام ولا بالانصراف فانی اراکم امامی ومن خلفی ثم قال والذی نفس محمد بیدہ لو رأیتم ما رأیت لضحکتم قلیلا ولبکیتم کثیرا قالوا وما رأیت یا رسول اللہ قال رأیت الجنۃ والنار مسلم مین انسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اے لوگو مین تمھارا امام ہون مجسے آگے رکوع نکیا کرو اور نہ سجدہ اور نہ قیام اور نہ سلام پھیرنا اسواسطے کہ مین دیکھتا ہون اپنے آگے سے اور پیچھے سے پھر حضرت نے فرمایا کہ قسم ہے اوس ذات پاک کی جسکے قابو مین محمدؐ کی جان ہے کہ اگر تم دیکھتے جو مینے دیکھا تو تھوڑا ہنستے اور بہت سا روتے اصحاب نے کہا یا رسول اللہ آپ نے کیا دیکھا حضرتؐ نے فرمایا کہ مینے بہشت اور دوزخ کو دیکھا ف معلوم ہوا کہ مقتدی کو اطاعت امام کے واجب ہے رکوع اور سجود اور قیام اور قعود مین امام سے سبقت حرام ہے جب اوّل

امام کو رکوع سجود کر لیوے تو مقتدی کریں پھر ہنسنے کی برائی بیان کی کہ اوسکا سبب غفلت ہے اور رونے کی تعریف کی کہ اوسکا سبب

۱۰۴۰ بیداری اور علم ہے **خ** ابن عباس اَیُّهَا النَّاسُ عَلَیْکُمْ بِالسَّکِیْنَةِ فَاِنَّ الْبِرَّ لَیْسَ بِالْاِیْضَاعِ **قَالَهٗ** یَوْمَ عَرَفَةَ

بخاری میں عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے لوگو اپنے اوپر آرام اور قرار لازم جانو کہ خود دوڑنا اونٹ دوڑانا

نیکی اور خوبی نہیں یہ حضرت نے عرفے کے دن فرمایا **ف** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت جب عرفات سے چلے تو پیچھے بہت

۱۰۴۱ غل اور شور سنا کہ لوگ اونٹونکو مارتے ہوے دوڑاتے آتے ہیں تب یہ حدیث فرمائی **ھم** عَلِیٌّ یَا اَیُّهَا النَّاسُ اَقِیْمُوْا الْحُدُوْدَ عَلٰی اَرِقَّائِکُمْ

مسلم میں حضرت مرتضیٰ علی علیہ السلام سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا اے لوگو حدونکو قائم کرو اپنے غلاموں پر **ف** یعنی اگر تمہارے

غلام گناہ کریں تو اونکو سزا دو جیسے دس درم یا زیادہ چوری کریں تو ہاتھ کاٹو یا جرام کریں تو کوڑے پچاس مارو اور امام شافعی کی نزدیک

۱۰۴۲ مالک سزا دینے کا مختار ہے اور امام اعظم کے نزدیک اجازت کے بعد بدون اجازت حاکم کے مالک کو سزا دینے کا اختیار نہیں **ص** اَبُوْ سَعِیْدٍ

یَا اَیُّهَا النَّاسُ اِنَّ اللّٰهَ یُعَرِّضُ بِالْخَمْرِ وَلَعَلَّ اللّٰهَ سَیُنْزِلُ فِیْهَا اَمْرًا فَمَنْ کَانَ عِنْدَهٗ مِنْهَا شَیْءٌ فَلْیَبِعْهُ

وَلْیَنْتَفِعْ بِهٖ مسلم میں ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا اے لوگو البتہ خدا ابھی اشارے کر چلا ہے شراب میں اور شاید کہ آگے

اوتاریگا اوسمیں کچھ حکم یعنی کھول کے حرام کر دیگا سو جسکے پاس اوس شراب سے کچھ ہو سو چاہیے کہ اوسکو بیچ ڈالے اور اوس سے فائدہ

اوٹھا لیوے **ف** جب قرآن میں اس مضمون کی آیتیں اوتریں کہ مستی میں نماز مت پڑھو اور شراب میں لوگونکو فائدے بھی ہیں اور گناہ

بھی ہیں تو لوگ شراب پیتے تھے نماز کے وقت ترک کرتے تھے حضرت اس پر دار سے سمجھے کہ عنقریب شراب حرام ہوا چاہتی ہے تب یہ حدیث

فرمائی ابو سعید سے روایت ہے کہ حضرت کے فرمانے کے بعد تھوڑے دن گذرے کہ قرآن شریف میں شراب کی صاف حرمت بیان ہوئی حضرت نے

فرمایا کہ اب جسکے پاس شراب ہو نہ پیے نہ بیچے ڈھلکا دیوے سو اوسی دن حکم سنتے اصحاب نے برتن توڑ ڈالے اور شراب بہا دی کہ تمام

۱۰۴۳ مدینے میں کیچڑ ہو گئی **م** سَبْرَةُ بْنُ مَعْبَدٍ الْجُهَنِیُّ یَا اَیُّهَا النَّاسُ اِنِّیْ قَدْ کُنْتُ اَذِنْتُ لَکُمْ فِی الْاِسْتِمْتَاعِ مِنَ النِّسَاءِ

وَاِنَّ اللّٰهَ قَدْ حَرَّمَ ذٰلِکَ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ مَنْ کَانَ عِنْدَهٗ مِنْهُنَّ شَیْءٌ فَلْیُخَلِّ سَبِیْلَهٗ وَلَا تَاْخُذُوْا مِمَّا

اٰتَیْتُمُوْهُنَّ شَیْئًا مسلم میں سبرہ بن معبد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے لوگو البتہ میں نے تمکو اجازت دی تھی عورتوں سے متعہ

کرنے کی اور بیشک خدا نے اس متعہ کو حرام کیا قیامت تک سو جسکے پاس متعے والی عورتوں سے کوئی عورت ہو تو اوسکو چھوڑ دیوے اور

جو اونکو دیا ہو یعنی مہر یا خرچ سو اوسکو کچھ بھی نہ پھیر لیجیو **ف** اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ متعہ کرنا بحکم خدا قیامت تک حرام ہوا

۱۰۴۴ جیسے شراب اول میں مباح تھی پھر حرام ہوئی باقی گفتگو اول باب میں ہو چکی ھ جابر یا ایها الناس خذوا مناسککم فانی لا ادری

لعلی لا احج بعد عامی مسلم میں جابر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا ای لوگو سیکھ لو حج کی عبادت کے طریقے اسواسطے کہ مجکو

معلوم نہیں شاید کہ میں حج نکرونگا اس برس کے بعد ف یہ حضرت نے حجۃ الوداع میں فرمایا پھر حضرت کو حج کا اتفاق نہیں ہوا اوسی

۱۰۴۵ سال انتقال فرمایا اسی واسطے اوسکو حجۃ الوداع کہتے میں اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت کا قول اور فعل حجت ہے ھم ابو ہریرۃ

یا ایها الناس قد فرض اللہ علیکم الحج فحجوا مسلم میں ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا ای لوگو البتہ خدا نے تمپر حج کرنا فرض کیا

۱۰۴۶ سو حج کیا کرو ف یہ حدیث دلائل فرضیت حج سے ایک دلیل ہے خ ابی امامۃ یا ابن آدم ان تبذل الفضل خیر لک وان

تمسکہ شر لک ولا تلام علی کفاف بخاری میں ابو امامہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ای آدم کے بیٹے زائد از حاجت مال کو تیرا

خرچ کرنا بہتر ہے تیرے واسطے اور اگر تو نے اوس مال کو رکھ چھوڑا تو برا ہے تیرے واسطے اور تجکو ملامت نہوگی بقدر اپنے اہل و عیال کے

قوت رکھنے پر ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سوای زکوۃ دینے کے زائد مال کو راہ خدا میں دینا مستحب ہے کہ آخرت کا ذخیرہ ہو اور مال رکھنے میں برائی

ہے کہ اسپر حساب اور غیرونکو فائدہ لیکن بقدر اپنے گھر بار کے خرچ رکھنے پر ہرگز ملامت نہیں اور توکل کے بھی مخالف نہیں کہ حضرت اپنی بیبیونکو

۱۰۴۷ سال بھر کا قوت دیتے تھے م جابر یا بنی سلمۃ دیارکم تکتب آثارکم دیارکم تکتب آثارکم مسلم میں جابر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے

فرمایا کہ اے قوم بنی سلمہ اپنے گھروں میں بسے رہو تا تمھارے نقش قدم لکھے جاوین اپنے گھروں میں بسے رہو تا کہ تمھارے نقش قدم لکھے جاوین

ف بنی سلمہ انصاریونکی ایک قوم تھی انکے گھر حضرت کی مسجد سے دور تھے اور قوم نے چاہا کہ مسجد کے گرد آ بسین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی

دو بار یعنی ہر چند مسجد دور ہونے سے تمکو آنے جانے تکلیف ہے لیکن یہ کتنا بڑا ثواب ہے کہ ہر ایک ڈگ کے شمار پر ایک نیکی تمھارے واسطے لکھی

جاتی ہے اور ایک گناہ معاف ہوتا ہے معلوم ہوا یہ کہ جسکا گھر مسجد سے دور ہو وہ اس آنے جانے کی تکلیف کو غنیمت جانے نوع اخر

۱۰۴۸ دوسری قسم کی حدیثیں ق ام سلمۃ یا ابنۃ ابی امیۃ سألت عن الرکعتین بعد العصر وانہ اتانی ناس من عبد القیس

بالاسلام من قومہم فشغلونی عن الرکعتین بعد الظہر فہما ہاتان بخاری اور مسلم میں حضرت ام سلمہ رض سے روایت ہے

کہ حضرت نے فرمایا ای ابی امیہ کی بیٹی تو نے مجھسے بعد عصر کے دو رکعتون کا حال پوچھا سو اوسکا حال یہ ہے کہ کچھ لوگ قوم عبد القیس سے اسلام کا

پیغام لاتے تھے اپنی قوم سے سو اونھوں نے مجکو مشغول کر لیا بعد ظہر کے دو رکعتون سے سو وہ دونوں رکعتین یہ ہیں ف مصابیح

میں کریب سے روایت ہے کہ مجکو عبد اللہ بن عباس وغیرہ چند اصحاب نے حضرت عائشہ پاس بھیجا کہ بعد عصر کے دو رکعتین پڑھنا سنت ہے یا نہیں

حضرت عائشہ نے مجکو حضرت ام سلمہ کے پاس بھیجا حضرت ام سلمہ نے کہا کہ مینے حضرت کو بعد عصر کے سنت سے منع کرتے سنا پھر حضرت کو ایک روز
مینے عصر کے بعد دو رکعت پڑھتے دیکھا تو مینے ابی امیہ کی لڑکی کو حضرت پاس بھیجا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ وہ رکعتین ظہر کی
قضا تھین اور یہی مذہب ہے امام شافعی کا کہ اگر ظہر کی سنت قضا ہون تو بعد عصر کے پڑھ لے امام اعظم کے نزدیک عصر کے بعد سنت قضا

۱۰۴۹ کرنا حضرت کو خاص تھا اب درست نہین اسواسطے کہ سنت کی قضا بدون فرض کے جائز نہین خ م اَنَسٍ يَا اُمَّ حَارِثَةَ اِنَّهَا جِنَانٌ
فِي الْجَنَّةِ وَاِنَّ ابْنَكِ اَصَابَ الْفِرْدَوْسَ الْاَعْلٰى بخاری مین انس رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے حارثہ کی مان حال تو یون ہے
کہ بہشت مین کئی بہشتین ہین اور مقرر تیرا بیٹا پہنچا بہشت اونچی بہشت مین ف حارثہ بدر مین شہید ہوا تھا اوسکی مان نے حضرت کے پاس
آکر کہا یا رسول اللہ اگر حارثہ جنت مین ہو تو مین اوسکے غم مین صبر کرون اور اگر جنت کے سوا کہین اور ہو تو محنت کر کے اوسکو رلو
تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی یہ سمجھ کہ بہشت فقط ایک ہی ہے بلکہ بہشت مین کئی بہشتین ہین ایک سے ایک عمدہ اور تیرا بیٹا فردوس برین مین

۱۰۵۰ ہے جو سب سے عمدہ اور بلند ہے خ م اُتِيَ بِثِيَابٍ فِيهَا خَمِيصَةٌ ... بِنْتِ خَالِدِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ وَقِيلَ بِنْتُ خَالِدِ بْنِ سَعِيدٍ يَا اُمَّ خَالِدٍ هٰذَا سَنَا يَا اُمَّ خَالِدٍ
هٰذَا سَنَا وَيُرْوٰى سَنَه فِي الْمَوْضِعَيْنِ بخاری مین ام خالد سعید بن عاص کی یا خالد بن سعید کی بیٹی سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ اے ام خالد یہ سیاہ سوسی کی چادر اچھی ہے اے ام خالد یہ اچھی اور ایک روایت مین بجائے سنا کے سنہ دونون مقام پر آیا ہے اور دونون
ان لفظون کے معنی اچھی ف ام خالد سے روایت ہے کہ ایکبار حضرت کے پاس کئی قسم کے کپڑے آئے اونمین ایک چادر سیاہ دھاریدار اون
کی چھوٹی سی تھی حضرت نے فرمایا کہ مین یہ کسکو دون اصحاب چپ تھے اور مین کم عمر لڑکی تھی حضرت نے مجکو بلا کر وہ چادر دی اور یہ حدیث فرمائی

۱۰۵۱ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ چھوٹے لڑکون کو چیز دیکر اوسکی تعریف کرنا کہ لڑکے خوش ہون مستحب ہے ق عَائِشَةَ يَا اُمَّ سَلَمَةَ لَا تُؤْذِينِي
فِي عَائِشَةَ فَاِنَّهُ وَاللهِ مَا نَزَلَ عَلَيَّ الْوَحْيُ وَاَنَا فِي لِحَافِ امْرَاَةٍ مِنْكُنَّ غَيْرِهَا بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رضہ سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے ام سلمہ تو مجکو نہ رنج دے عائشہ کے مقدمے مین اسواسطے کہ سوا عائشہ کے تم مین سے کسی عورت کے
لحاف مین مجپر وحی نہین اوتری ف اس حدیث کا مفصل قصہ ہو چکا کہ اصحاب کا دستور تھا کہ حضرت عائشہ کی باری کے دن حضرت کو
تحفے بھیجتے تھے کہ حضرت خوش ہون گے حضرت کی بیبیون نے حضرت ام سلمہ کی معرفت حضرت سے نالش کی کہ اصحاب سب بیبیون کے گھر تحفے
بھیجا کرین عائشہ کی کیا خصوصیت ہے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی عائشہ کی فضیلت صرف میری محبت سے ہی نہین بلکہ اوسمین ایسا کمال
دیکھا ہے کہ سوا اوسکے اور کسی بی بی پاس مجکو وحی نہین آتی تو معلوم ہوا کہ خدا کے نزدیک وہ سب اور بیبیون سے افضل ہے سو حضرت ام سلمہ نے

حارثہ شہید بدر
ہے

بیان حضرت ام خالد

بیان فضیلت عائشہ

کہا کہ مین آپکی رنج رسانی سے توبہ کرتی ہون یا رسول اللہ ھم انس یا ام سُلَیمٍ اَمَا تَعْلَمِیْنَ اَنَّ شَرْطِی عَلٰی رَبِّی اَنِّی اشْتَرَطْتُ ۱۰۵۲
عَلٰی رَبِّی فَقُلْتُ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ اَرْضٰی کَمَا یَرْضَی الْبَشَرُ وَاَغْضَبُ کَمَا یَغْضَبُ الْبَشَرُ فَاَیُّمَا اَحَدٍ دَعَوْتُ عَلَیْهِ مِنْ
اُمَّتِی بِدَعْوَةٍ لَیْسَ لَهَا بِاَهْلٍ اَنْ یَّجْعَلَهَا لَهٗ طَهُوْرًا وَّزَکٰوةً وَّقُرْبَةً تُقَرِّبُهٗ بِهَا یَوْمَ الْقِیٰمَةِ مسلم مین انس رض سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا اے ام سلیم کیا تو نہین جانتی کہ میری شرط اپنے رب سے یہ ہے کہ مین البتہ شرط کر چکا اپنے رب سے اس طرح کہکر کہ مین تو آخر
آدمی ہون راضی ہوتا ہون جیسے آدمی راضی ہوتا ہے اور غصہ کرتا ہون جیسے آدمی غصہ کرتا ہے سو جس کسی پر اپنی امت سے مین بد دعا کرون کہ اوسکے
لائق نہو تو اے رب اوس بد دعا کو اوسکے گناہون کی طہارت اور پاکی اور اپنی نزدیکی کا سبب کیجیو کہ قیامت کے دن اوس بد دعا کے بدلے اوسکو تیری نزدیکی حاصل ہو فـ انس سے
روایت ہے کہ میری مان ام سلیم کے پاس ایک یتیم لڑکی تھی اوسکو حضرت نے ایک روز دیکھکر فرمایا کہ ارے تو تو بڑی ہوگئی اب تجکو بڑھنا نصیب نہو جیو اور اس
لڑکی نے روکر ام سلیم سے کہا کہ حضرت نے مجکو بد دعا دی ام سلیم نے کہا یا رسول اللہ آپنے کیا میری یتیم لڑکیکو بد دعا دی ہے حضرت نے فرمایا کیسی بد دعا
ام سلیم نے کہا کہ وہ لڑکی روتی ہے اور کہتی ہے کہ حضرت نے مجکو یون بد دعا دی کہ عمر دراز نہو جیو تو حضرت ہنسنے لگے پھر حدیث فرمائی یعنی تو مت
گھبرا کہنے والے کو میری بد دعا نہین لگتی بلکہ اوسکے بدلے خدا کے نزدیک اوسکے حق مین برکت اور بہتری ہوتی ہے حضرت کی یہ دعا ایسی
تھی جیسے کسی وقت مان باپ اپنے لڑکے کو کوستے ہین جیسے اے کمبخت اے بے نصیب مگر دل سے اوسکا برا نہین چاہتے ہر چند حضرت بیجا
غصے سے معصوم تھے لیکن حضرت کو کیا شفقت تھی اپنی امت پر کہ پیش بندی کرکے اپنی بد دعا کی نہ تاثیر دینے کی خدا سے شرط کرلی کہ شاید اگر بے قصد
کسی کے حق مین کبھی بد دعا نکل جاوے تو اثر نکرے بلکہ برعکس اوسکے بہتر ہو شعر اپنی امت پہ یہ جو شفقت تھی شہ عالم کو + ایسی شفقت کسی
مان باپ مین دیکھی نہ سنی + اب تو امت کو ہے لازم کہ جب ایسا ہو رسول + راہ اوسکی چلین بدعت کی کرین بیخ کنی ھ انس یا ام سُلَیمٍ اِنَّ اللّٰهَ ۱۰۵۳
قَدْ کَفٰی وَاَحْسَنَ قَالَهٗ یَوْمَ حُنَیْنٍ مسلم مین انس رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا اے ام سلیم کافرون کی شر کو خدا کفایت کرگیا اور اوسنے
ہم پر احسان کیا یہ حضرت نے جنگ حنین کے دن فرمایا فـ حضرت نے ام سلیم کو خنجر باندھے دیکھا پوچھا کہ یہ کیون تونے باندھا ہے ام سلیم نے کہا یا رسول اللہ
مینے اس ارادے سے باندھا کہ اگر کوئی کافر میرے قریب ہو تو اوسکا پیٹ پھاڑ ڈالون تو حضرت نے ہنس کے یہ حدیث فرمائی یعنی خدا کے کرم سے
فتح ہوچکی تیرے خنجر کی اب کچھ حاجت نہین ق انس یا ام سُلَیمٍ مَا هٰذَا الَّذِیْ تَصْنَعِیْنَ قَالَهٗ حِیْنَ رَاٰهَا تَجْمَعُ عَرَقَهٗ ۱۰۵۴
بخاری اور مسلم مین انس رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے ام سلیم تو یہ کیا کرتی ہے یہ حضرت نے اوسوقت فرمایا جب ام سلیم کو اپنا پسینا
جمع کرتے دیکھا فـ انس رض سے روایت ہے کہ حضرت اکثر دن کو میرے گھر مین آکر سوتے تھے ایک روز حضرت کے بدن سے پسینا بہت نکلا میری مان

کمال صبر زرد

جنگ حنین

تصنیع ام

[illegible]

یعنی ام سلیم پسینا حضرت کا پوچھ پوچھ کر عطر کی شیشی مین بھرنے لگی حضرت جاگ پڑے اور یہ حدیث فرمائی یعنی تو کیون پوچھتی ہے ام سلیم نے کہا یا رسول اللہ یہ میری عطر کی شیشی ہے اسمین مین آپ کا پسینا ڈالتی ہون کہ حضرت کا پسینا عطر سے بھی زیادہ خوشبودار ہے اور دوسری روایت مین ام سلیم نے یہ جواب دیا کہ اپنے لڑکون کی برکت کے واسطے حضرت کا پسینا جمع کرتی ہون حضرت نے فرمایا تو خوب سمجھی

١٠٥٥ م يَا أُمَّ فُلَانٍ انْظُرِي أَيَّ السِّكَكِ شِئْتِ حَتَّى أَقْضِيَ لَكِ حَاجَتَكِ قَالَهُ لِامْرَأَةٍ كَانَ فِي عَقْلِهَا شَيْءٌ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ لِي إِلَيْكَ حَاجَةً مسلم مین انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے فلانے کی ماں دیکھ اور چل جس گلی کو تیرا جی چاہے تاکہ مین تیرا کام کر دون یہ حضرت نے اوس عورت سے فرمایا جسکی عقل مین کچھ خلل تھا یعنی دیوانی تھی سو اوسنے کہا کہ یا رسول اللہ مجکو آپ سے کچھ کام ہے ف ایک عورت تھی دیوانی حضرت پاس آئی کہ حضرت میرا فلانا کام کر دیجیے حضرت کمال اخلاق سے اوسکی بھی خاطر شکنی نکرتے اور اوسکا کام کر دیتے

١٠٥٦ ق عَائِشَةُ يَا بَرِيرَةُ هَلْ رَأَيْتِ مِنْهَا شَيْئًا يُرِيبُكِ يَعْنِي عَائِشَةَ قَالَهُ حِينَ قَالَ فِيهَا أَهْلُ الْإِفْكِ مَا قَالُوا بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے بریرہ کیا تو نے عائشہ سے کچھ ایسا دیکھا جس سے تجکو شک پڑی یہ حضرت نے اوس وقت فرمایا جب حضرت عائشہ کے حق مین تہمت کرنے والون نے کہا جو کہا ف تہمت کا قصہ اسی باب مین مفصل ہو چکا

١٠٥٧ ق عَائِشَةُ يَا بُنَيَّةُ أَلَا تُحِبِّينَ مَا أُحِبُّ قَالَهُ لِفَاطِمَةَ حِينَ بَعَثَهَا أَزْوَاجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهِ يَنْشُدْنَهُ الْعَدْلَ فِي عَائِشَةَ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے بچی کیا تو نہ چاہے گی جو مین چاہتا ہون یہ حضرت نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے کہا جب اونکو حضرت کی بیبیون نے حضرت کے پاس بھیجا تھا عائشہ رض کے حق مین برابری چاہتین تھین ف دوسرے باب مین اسکا قصہ مفصل ہو چکا

١٠٥٨ ق عَائِشَةُ يَا عَائِشَةُ أَشَعَرْتِ أَنَّ اللّٰهَ أَفْتَانِي فِيمَا اسْتَفْتَيْتُهُ فِيهِ جَاءَنِي رَجُلَانِ فَقَعَدَ أَحَدُهُمَا عِنْدَ رَأْسِي وَالْآخَرُ عِنْدَ رِجْلَيَّ فَقَالَ الَّذِي عِنْدَ رَأْسِي لِلَّذِي عِنْدَ رِجْلَيَّ أَوِ الَّذِي عِنْدَ رِجْلَيَّ لِلَّذِي عِنْدَ رَأْسِي مَا وَجَعُ الرَّجُلِ قَالَ مَطْبُوبٌ قَالَ مَنْ طَبَّهُ قَالَ لَبِيدُ بْنُ الْأَعْصَمِ قَالَ فِي أَيِّ شَيْءٍ قَالَ فِي مُشْطٍ وَمُشَاطَةٍ وَجُفِّ طَلْعَةٍ ذَكَرٍ قَالَ فَأَيْنَ هُوَ قَالَ فِي بِئْرِ ذِي أَرْوَانَ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے عائشہ کیا تو نے جانا کہ خدا نے مجکو حکم کیا جسمین مینے اوس سے حکم چاہا یعنی میری دعا قبول کی اور جادو کا حال تبلا دیا میرے پاس دو مرد آئے سو ایک تو میرے سر کے پاس بیٹھا اور دوسرا میرے پیر کے پاس سو کہا اوسنے جو میرے سر پاس تھا اوس سے جو میرے پیر پاس تھا یا اوسنے کہا جو میرے پیر پاس تھا اوس سے کہ جو میرے سر پاس تھا کیا درد ہے اس مرد کو یعنی حضرت کو اونہون نے جواب مین کہا کہ اسپر جادو کا اثر ہے اوسنے کہا کسنے اسکو جادو کیا ہے دوسرے نے کہا کہ لبید بن اعصم

سکے بینے نے کیا ہے اوسنے کہا کس چیز مین کیا ہے دوسرے نے کہا کہ کنگھی مین اور اون بالون مین جو کنگھی سے جھڑے اور نر کھجور کے
کی بالی کے غلاف مین اوسنے کہا کہ یہ کہان رکھا ہے دوسرے نے کہا ذی اروان کے کنوئین مین **ف** مصابیح مین حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہے
کہ ایکبار حضرت پر جادو ہوا خیال بندی کا کہ ناکردہ کام کو حضرت جانتے کہ مین کر چکا اور بخاری مین یون روایت ہے کہ حضرت بیبیون سے
صحبت نہ کر سکتے تھے چنانچہ ایک روز حضرت میرے پاس تھے اپنی صحت کی خدا سے دعا کی پھر یہ حدیث فرمائی پھر حضرت چند اصحاب
کے ساتھ اوس کنوئین پر تشریف لے گئے اور سکے نکالتے ہوئے حضرت کو صحت حاصل ہوئی مینے کہا یا حضرت اوس جادوگر یہودی کو سزا
دیجیے اور شہر سے نکلوا دیجیے حضرت نے فرمایا کہ خدا نے مجکو تو شفا دی کس واسطے لوگون مین فتنہ انگیزی کرون اور شور غل مچاؤن حضرت پر جادو اثر کرنے کی یہ حکمت
تھی کہ کافر حضرت کے معجزے دیکھکر حضرت کو جادوگر کہتے تھے اور مشہور یون ہے کہ جادوگر پر جادو اثر نہین کرتا تو جب حضرت پر جادو کا
اثر ہوا تو اونکے نزدیک بھی حضرت کو جادوگر کہنا درست نہوا **ق** عَائِشَةُ يَا عَائِشَةُ الْأَمْرُ أَشَدُّ مِنْ أَنْ يَنْظُرَ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ ١٠٥٩
يَعْنِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے عائشہ رضہ وہ حال نہایت سخت ہوگا کہان فرصت
ہوگی جو ایک دوسرے کو دیکھے یعنی قیامت کے دن **ف** مصابیح مین حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت مین لوگ
ننگے بدن ننگے پاؤن اوٹھینگے مینے کہا یا رسول اللہ عورت اور مرد ایک دوسرے کو دیکھین گے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی سب اپنی اپنی مصیبت
مین گرفتار ہون گے حواس کہان ٹھکانے ہونگے کہ کوئی کسیکو دیکھے **م** عَائِشَةُ يَا عَائِشَةُ لَا تَكُونِي فَاحِشَةً مسلم مین حضرت عائشہ رضہ سے ١٠٦٠
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے عائشہ رضہ تو زیادہ گو بدزبان نہو **ف** اسکا قصہ ہو چکا کہ یہودیون نے حضرت کو زبان دابکے بد دعا کی
حضرت عائشہ رضہ نے اونکو اوسی طرح جواب دیا اور بڑھ کے لعنت کی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی جتنا اونھون نے کہا اوس سے زیادہ
کیون کہا **ق** عَائِشَةُ يَا عَائِشَةُ مَا أَزَالُ أَجِدُ أَلَمَ الطَّعَامِ الَّذِي أَكَلْتُ بِخَيْبَرَ فَهَذَا أَوَانُ وَجَدْتُ انْقِطَاعَ أَبْهَرِي مِنْ ١٠٦١
ذَلِكَ السَّمِّ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ای عائشہ رضہ مین ہمیشہ اوس کھانے کی تکلیف پاتا ہون جو مینے خیبر
مین کھایا تھا سو یہ وقت تو اب وہ ہے کہ مجکو معلوم ہو چکا اپنی جان کی رگ ٹوٹنا اوسی زہر سے **ف** حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہے
کہ حضرت نے مرض الموت مین یہ حدیث فرمائی یعنی اوسی زہر کے اثر سے اب میرا انتقال ہے **خ** عَائِشَةُ يَا عَائِشَةُ مَا أَظُنُّ فُلَانًا وَ ١٠٦٢
فُلَانًا يَعْرِفَانِ دِينَنَا الَّذِي نَحْنُ عَلَيْهِ يَعْنِي رَجُلَيْنِ مِنَ الْمُنَافِقِينَ بخاری مین حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
کہ ای عائشہ رضہ میرے گمان مین نہین آتا کہ فلانا اور فلانا جانتے ہون اس دین کو جسپر ہم ہین یعنی دو مرد منافق **ف** حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہے

کہ مین دو شخصون کا ذکر کرتی تھی کہ اتنے مین حضرت تشریف لائے پھر اون دونون کے حق مین یہ حدیث فرمائی یعنی نفاق کی نشانیان اونکے
ظاہر ہوتی مین غالب ہے کہ وہ اسلام کی حقیقت سے آگاہ نہین حضرت نے گمان کیا یقین نہین اس واسطے کہ دل کا حال خدا ہی خوب جانتا ہے

١٠٦٣ خ عَائِشَةُ يَا عَائِشَةُ مَا كَانَ مَعَكُمْ لَهْوٌ فَإِنَّ الْأَنْصَارَ يُعْجِبُهُمُ اللَّهْوُ بخاری مین حضرت عائشہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
کہ ای عائشہ تمہارے پاس کھیل نتھا اسواسطے کہ انصاریون کو کھیل خوش معلوم ہوتا ہے ف حضرت عائشہ رض سے روایت ہے کہ مینے ایک
عورت کی ایک انصاری مرد سے شادی کروی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی کھیل فرمایا دف بجانے کو اور شعر گانے کو معلوم ہوا کہ نکاح
مین دف بجانا اور گانا حلال ہے بشرطیکہ دف مین جھانجھ نہو اور راگ کا مضمون خلاف شرع نہو

١٠٦٤ م عَائِشَةُ يَا عَائِشَةُ مَا لَكِ
حَشْيَا رَابِيَةً قَالَتْ قُلْتُ لَا شَيْءَ فَقَالَ لَتُخْبِرِنِّي أَوْ لَيُخْبِرَنِّي اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ بِأَبِي
أَنْتَ وَأُمِّي فَأَخْبَرْتُهُ قَالَ فَأَنْتِ السَّوَادُ الَّذِي رَأَيْتُ أَمَامِي قُلْتُ نَعَمْ فَلَهَدَنِي فِي صَدْرِي لَهْدَةً
أَوْجَعَتْنِي ثُمَّ قَالَ أَظَنَنْتِ أَنْ يَحِيفَ اللهُ عَلَيْكِ وَرَسُولُهُ قَالَتْ مَهْمَا يَكْتُمِ النَّاسُ يَعْلَمْهُ اللهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ
فَإِنَّ جِبْرِيلَ أَتَانِي حِينَ رَأَيْتِ فَنَادَانِي فَأَخْفَاهُ مِنْكِ فَأَجَبْتُهُ فَأَخْفَيْتُهُ مِنْكِ وَلَمْ يَكُنْ يَدْخُلُ عَلَيْكِ
وَقَدْ وَضَعْتِ ثِيَابَكِ فَظَنَنْتُ أَنْ قَدْ رَقَدْتِ فَكَرِهْتُ أَنْ أُوقِظَكِ وَخَشِيتُ أَنْ تَسْتَوْحِشِي فَقَالَ إِنَّ رَبَّكَ
يَأْمُرُكَ أَنْ تَأْتِيَ أَهْلَ الْبَقِيعِ فَتَسْتَغْفِرَ لَهُمْ مسلم مین حضرت عائشہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے عائشہ کیا
تیرا حال ہے جو دم پھولی اور ہانپتی ہے حضرت عائشہ رض نے کہا کہ کس چیز سے یعنی کوئی سبب نہین میرے ہانپنے کا تو حضرت نے فرمایا کہ
اسکا سبب بتلادے یا تو پھر مجکو ظاہر و باطن کا دانا خبردار بتلا دیگا حضرت عائشہ رض نے کہا مینے کہا یا رسول اللہ میرے ماباپ آپ پر
قربان پھر مینے حضرت کو سب حال بتلا دیا حضرت نے فرمایا تو تو ہی تھی سیاہ سیاہ جسکو مینے اپنے آگے دیکھا مینے کہا کہ ہان سو حضرت نے مہربانی
سے میری چھاتی مین ایسا دھکا مارا کہ میرے درد ہونے لگا پھر حضرت نے فرمایا کہ کیا تونے یہ گمان کیا کہ خدا اور رسول اوسکا تجھپر ظلم کریگا
یعنی تیری باری کی رات کسی اور بی بی پاس مین جاتا حضرت عائشہ رض نے کہا کہ جس چیز کو لوگ چھپاتے ہین خدا اوسکو جانتا ہے حضرت نے فرمایا کہ ہان جانتا ہے حضرت نے فرمایا
کہ البتہ جبرئیل میرے پاس آیا تھا جب کہ تونے دیکھا پھر اوسنے مجکو پکارا اور تجھسے چھپایا سو مینے اوسکو جواب دیا اور تجھسے مینے چھپایا اور جبرئیل
کبھی تیرے پاس آیا نتھا اور تو اپنے کپڑے اوتار چکی تھی اور میرے گمان مین یہ آیا تھا کہ تو سو گئی سو مجکو برا لگا کہ تجکو جگاؤن اور ڈرا مین کہ تو
گھبرائیگی سو جبرئیل نے کہا کہ مقرر تیرا رب تجکو یہ حکم کرتا ہے کہ تو بقیع کے قبرستان والے مردون پاس جا پھر اونکے واسطے مغفرت مانگ ف

حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہے کہ میری باری کی رات حضرت میرے پاس تشریف لائے اور اتنا لیٹے کہ حضرت کے گمان مین مین سو گئی پھر
حضرت اوٹھے اور آہستہ اپنی چادر لی اور آہستہ جوتا پہنا اور آہستہ دروازہ کھولا مجکو یہ رشک آیا کہ شاید حضرت کسی اور بی بی پاس جاتے ہین سو مین
بھی اپنی کرتی پہن اور اوڑھنی اوڑھکے حضرت کے پیچھے چلی یہان تک کہ حضرت قبرستان مین گئے اور بہت دیر تک وہان کھڑے رہے پھر
حضرت نے تین بار ہاتھ اوٹھاکر دعا کی بعد اسکے حضرت وہان سے پھرے تو مین بھی پھری حضرت جھپٹے مین بھی جھپٹی مین جلدی سے
آگے آکر لیٹ رہی جب حضرت آئے تب یہ حدیث فرمائی بقیع مدینے کے قبرستان کا نام ہے حضرت کے مکان سے نہایت متصل ہے کئی
قدم کا فرق ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قبرستان مین جانا اور مردون کے واسطے دعا کرنا سنت ہے ق عَائِشَةُ يَا عَائِشَةُ مَا يُؤْمِنُنِي ۱۰۶۵
أَنْ يَكُونَ فِيهِ عَذَابٌ قَدْ عُذِّبَ قَوْمٌ بِالرِّيحِ وَقَدْ رَأَى قَوْمٌ الْعَذَابَ فَقَالُوا هٰذَا عَارِضٌ مُمْطِرُنَا قَالَهُ لَمَّا قَالَتْ
لَهُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَرَى النَّاسَ إِذَا رَأَوُا الْغَيْمَ فَرِحُوا رَجَاءَ أَنْ يَكُونَ فِيهِ الْمَطَرُ وَأَرَاكَ إِذَا رَأَيْتَهُ عُرِفَتْ فِي وَجْهِكَ
الْكَرَاهِيَةُ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا اے عائشہ کون چیز مجکو نڈر کرتی ہے شاید اس آندھی اور بدلی
مین عذاب الٰہی ہو مقرر ایک قوم یعنی عاد پر عذاب ہو چکا ہے آندھی سے اور البتہ قوم نے عذاب الٰہی دیکھا تھا سو کہا تھا کہ یہ بدلی ہمارے
پانی کی برسانے والی یہ حضرت نے اوس وقت فرمایا جب کہ حضرت عائشہ رضہ نے کہا تھا یا رسول اللہ مین دیکھتی ہون لوگون کو جب بدلی دیکھتے ہین
تو خوش ہوتے ہین اس امید سے کہ اسمین مینہ ہوگا اور مین آپکو جو دیکھتی ہون کہ جب آپ بدلی دیکھتے ہین تو آپکے چہرے پر کراہیت اور گھبراہٹ معلوم ہوتی ہے
ف حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہے کہ مینے حضرت کو کبھی اس طرح ہنستے نہین دیکھا کہ حضرت کا خوب مونہہ کھل جاوے مگر مسکراتے تھے اور جب
آندھی اور بدلی آتی تو گھبراتے اور دعاے خیر کرتے خوف سے کبھی اوٹھتے کبھی بیٹھتے یہی حالت حضرت کی رہتی جب تک پانی نہ برستا تو مینے اسکا
سبب پوچھا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی بخوف ہونیکا کیا مقام ہے آخر عاد کی قوم اسی طرح ہوا ہی سے برباد ہوئی قول مشہور کا کہ
نزدیکانرا بیش بود حیرانی اس حدیث سے خوب مطلب حل ہوا بندگی اسیکا نام ہے کہ بندہ اپنے مالک سے ذری ذری بات مین لرزتا رہے ۵
عَائِشَةُ يَا عَائِشَةُ مَتٰى دَخَلَ هٰذَا الْكَلْبُ هٰهُنَا مسلم مین حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا اے عائشہ یہ کتا اس مکان ۱۰۶۶
مین کب گھس آیا تھا ف اسکا قصہ ہو چکا کہ حضرت جبرئیل نے حضرت پاس آنے کا وعدہ کیا تھا سو حضرت کے گھر مین کتا گھس آیا تھا اس
سبب سے اونکے آنے مین دیر ہوئی تھی جب حضرت کو حال معلوم ہوا تب یہ حدیث فرمائی ص أَبُو هُرَيْرَةَ يَا عَائِشَةُ نَاوِلِينِي الثَّوْبَ وَ ۱۰۶۷
بین وی الْخُمْرَةَ فَقَالَتْ إِنِّي حَائِضٌ فَقَالَ إِنَّ حَيْضَتَكِ لَيْسَتْ فِي يَدِكِ مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے عائشہ

مجکو کپڑا اوٹھا دے اور دوسری روایت مین ہے کہ جانماز اوٹھا دے سو حضرت عائشہ نے کہا کہ مجکو حیض کے دن ہین تو حضرت نے فرمایا کہ البتہ تیرا حیض تو تیرے ہاتھہ مین نہین **ف** یعنی حائضہ عورت کو چیز چھونا درست ہے اس واسطے کہ اوسکے ہاتھہ مین تو نجاست نہین لگی

١٠٦٨ عَائِشَةُ يَا عَائِشَةُ وَاللهِ لَكَأَنَّ مَاءَهَا نُقَاعَةُ الْحِنَّاءِ وَلَكَأَنَّ نَخْلَهَا رُؤُوسُ الشَّيَاطِيْنِ يَعْنِيْ بِئْرَ ذِيْ أَرْوَانَ بخاری اور مسلم مین عائشہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے عائشہ خدا کی قسم اوس کنوئین کا پانی جیسے مہندی کا بھگویا پانی اور اوسکے چھوہارے کے درخت جیسے شیطانون کی سر یعنی ذی اروان کنوئین کے **ف** حضرت پر جادو کرنے کا قصہ قریب گذرا اوس کنوئین کی وحشت اور ویرانی کا حال حضرت نے بیان کیا

١٠٦٩ **ق** عَائِشَةُ يَا عَائِشَةُ هٰذَا جِبْرَئِيْلُ يُقْرِئُكِ السَّلَامَ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا ای عائشہ یہ جبرئیل ہین تجکو سلام کرتے ہین **ف** پورا قصہ حضرت عائشہ رضہ سے یون روایت ہے کہ مینے کہا وعلیہ السلام ورحمۃ اللہ یعنی جبرئیل کو سلام اور خدا کی رحمت یا رسول اللہ جو آپ دیکھتے ہین وہ مین نہین دیکھتی اس حدیث سے بڑی فضیلت حضرت عائشہ رضہ کی ثابت ہوئی اور معلوم ہوا کہ کسیکی زبان سے دوسرے کو سلام پہونچانا مستحب ہے اور سلام کا جواب زیادہ کرکے دینا افضل ہے جیسے عائشہ رضہ نے رحمۃ اللہ کی لفظ زیادہ کی

١٠٧٠ **م** عَائِشَةُ يَا عَائِشُ هَلُمِّي الْمُدْيَةَ مسلم مین حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا اے عائش چھری دے **ف** عائش اختصار ہے عائشہ کا مصابیح مین روایت ہے کہ سینگدار سیاہ مینڈھے کو حضرت نے قربانی کے واسطے منگوایا اور مجھسے چھری مانگی پھر فرمایا کہ پتھر پر تیز کر دے پھر حضرت نے چھری کو پکڑا اور مینڈھے کو پچھاڑکے بسم اللہ کہکر ذبح کیا پھر فرمایا کہ الٰہی قبول کر محمد سے اور محمد کے گھر والون سے اور محمد کی امت سے

١٠٧١ **م** عَائِشَةُ يَا فَاطِمَةُ بِنْتَ مُحَمَّدٍ يَا صَفِيَّةُ بِنْتَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ يَا بَنِيْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ لَا أَمْلِكُ لَكُمْ مِنَ اللهِ شَيْئًا سَلُوْنِيْ مِنْ مَالِيْ مَا شِئْتُمْ مسلم مین حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ای فاطمہ محمد کی بیٹی ای صفیہ عبد المطلب کی بیٹی ای عبد المطلب کی اولاد مین مالک نہین تمہاری بہتری کا خدا سے کسی چیز کا میرے مال سے مانگ لو جو تمہارا جی چاہے **ف** جب آیت اوتری کہ ای پیغمبر اپنی برادری والون کو عذاب الٰہی سے ڈرا دے تب حضرت نے اپنی بیٹی اور پھوپھی اور دادا کی اولاد سے یہ حدیث فرمائی یعنی دنیا مین اپنے مال دینے مین مجکو اختیار ہے آخرت کا مین مالک اور مختار نہین بدون ایمان اور نیک عمل کے میری قرابت پر نہ بھولیو

١٠٧٢ **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ يَا نِسَاءَ الْمُؤْمِنَاتِ لَا تَحْقِرَنَّ إِحْدَاكُنَّ لِجَارَتِهَا وَلَوْ كُرَاعَ شَاةٍ مُحْرَقٍ هٰكَذَا ذَكَرَهُ الْأَقْلِيْشِيُّ وَالرِّوَايَةُ يَا نِسَاءَ الْمُسْلِمَاتِ لَا تَحْقِرَنَّ جَارَةٌ لِجَارَتِهَا وَلَوْ فِرْسِنَ شَاةٍ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ای ایماندار عورتو تم مین سے کوئی عورت اپنی ہمسائی عورت کے تحفے کو ناچیز اور ذلیل نجانے اور اگرچہ تحفہ بکری کا پایہ ہو جلی ہی ہو اسی طرح اقلیشی نے ذکر کیا ہے اور مشہور روایت یون ہے کہ اے مسلمان عورتو نہ ناچیز جانے ہمسائی دوسری ہمسائی کے تحفے کو

اگرچہ تحفہ بکری کا کھر ایکھر کے درمیان کا گوشت ہو ف یعنی ہمسایہ اور پڑوسیون کو آپس مین محبت اور الفت چاہیے تو آپسمین تحفہ دینے لینے سے محبت زیادہ ہوتی ہے تھوڑے بہت کا دھیان اور خیال نچاہیے کرنا عورتون کو خاص کر کے اسواسطے فرمایا کہ اونکو تحمل نہین ہوتا کم چیز کو بھیجتی ہین حقیر جانکر اور اونکو نصیحت کرتی ہین تو محبت کہان اور عداوت پیدا ہوگی ٭

اَلْبَابُ السَّادِسُ

۱۰۷۳ چھٹے باب مین بہت قسم کی حدیثین ہین اول قسم سے ہین جنکے سرے پر لیس آیا ہے عم عَائِشَةَ لَيْسَ اَحَدٌ يُحَاسَبُ اِلَّا هَلَكَ بخاری مین حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی ایسا نہین کہ جسکا حساب ہو مگر وہ برباد ہوجاویگا ف قیامت مین دو طرح کا حساب ہوگا ایک تو یہ کہ صرف نامہ اعمال دکھلائے جاوینگے اوسمین کچھ گفتگو نہوگی یہ حساب ہے ایماندارونکا اور دوسری طرح یہ کہ اوسمین ہر ایک بات مین جھگڑا ہوگا یہ کافرونکا حساب ہے کہ اوسکا انجام دوزخ ہے

۱۰۷۴ ق اَبُوْهُرَيْرَةَ لَيْسَ الشَّدِيْدُ بِالصُّرَعَةِ اِنَّمَا الشَّدِيْدُ الَّذِيْ يَمْلِكُ نَفْسَهٗ عِنْدَ الْغَضَبِ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ پہلوان وہ نہین کہ جو لوگون کو پچھاڑے حقیقت مین پہلوان تو وہ ہے جو غصے کے وقت اپنی جان پر قابو رکھے یعنی باوجود غصے کے ایسی بیجا حرکت نکرے کہ آخر کو پچھتاوے

۱۰۷۵ ق اَبُوْهُرَيْرَةَ لَيْسَ الْغِنٰى عَنْ كَثْرَةِ الْعَرَضِ اِنَّمَا الْغِنٰى غِنَى النَّفْسِ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین ہے بے پروائی اسباب دنیا کی زیادتی سے بے پروائی تو حقیقت مین دل کی بے پروائی ہے ف یعنی غنی اور تونگر اوسکا نام نہین جسکے پاس دنیا کی دولت اور اسباب زیادہ ہو اسواسطے کہ جتنا اسباب زیادہ اوتنی احتیاج زیادہ مصرع انانکہ غنی ترانند محتاج ترانند ٭ تو حقیقت مین غنی اور بے پروا قناعت والا ہے جسکا دل غنی ہے اس واسطے کہ جب دل سے دنیا کی محبت گئی تو کچھ حاجت نرہی کہ تونگری بدل ہست نہ بمال

۱۰۷۶ ق اَبُوْهُرَيْرَةَ لَيْسَ الْمِسْكِيْنُ الَّذِيْ تَرُدُّهُ التَّمْرَةُ وَالتَّمْرَتَانِ وَلَا اللُّقْمَةُ وَلَا اللُّقْمَتَانِ اِنَّمَا الْمِسْكِيْنُ الَّذِيْ يَتَعَفَّفُ اِقْرَؤُا اِنْ شِئْتُمْ لَا يَسْئَلُوْنَ النَّاسَ اِلْحَافًا بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بیچارہ محتاج وہ نہین جسکو ایک چھوہارا اور دو چھوہارے اور ایک لقمہ اور دو لقمے کی طمع دربدر پھراتے حقیقت مین بیچارہ محتاج تو وہ ہے جو حرام اور سوال سے رکا رہتا ہے اگر تم چاہو تو اس مطلب کو قرآن سے پڑھلو کہ لا تحسبنہ سکے وے لوگ ہین کہ باوجود محتاجی کے لوگون سے نہین سوال کرتے جمٹ کر کہ بدون لیے پیچھا نہ چھوڑین ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو محتاج لوگ سوال نہین کرتے اونکے دینے مین زیادہ تر ثواب ہے لہذا فقیرون سے اور اونکا حق مقدم ہے انکے حق سے اسواسطے کہ انھون نے گدائی کو اپنا پیشہ مقرر کرلیا ہے اگر ایک مقام پر نہ پاوینگے تو دوسرے مقام سے مانگ لاوینگے اور یہ بیچارے بے زبان ہین

۷۷۔ خواہ دنیا کی خیر سے خواہ توکل اور قناعت سے **خ** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو لَيْسَ الْوَاصِلُ بِالْمُكَافِئِ وَلٰكِنَّ الْوَاصِلَ الَّذِي إِذَا قُطِعَتْ
رَحِمُهُ وَصَلَهَا بخاری مین عبداللہ بن عمرو رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ برادری کا حق ادا کرنے والا وہ شخص نہین جو احسان کے عوض
احسان کرے ولیکن برادری کا حق ادا کرنے والا وہ ہے کہ جب کوئی اوس سے حق برادری کو توڑے تو وہ اوسکو جوڑے **ف** یعنی جو اپنے بھائی
بندون کے جور اور ظلم کے مقابلے مین اونسے احسان کرے اوسنے برادری کا حق ادا کیا اور بھائی کے ساتھ احسان کے بدلے احسان کرنا

۷۸۔ دنیا مین کچھ عمدہ بات نہین کافر بھی ایسا کرتے ہین **ق** اَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ لَيْسَ بِأَحَقَّ بِي مِنْكُمْ وَلَهُ وَلِأَصْحَابِهِ هِجْرَةٌ وَاحِدَةٌ وَلَكُمْ
أَنْتُمْ أَهْلَ السَّفِينَةِ هِجْرَتَانِ يَعْنِي عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَكَانَ قَالَ لِأَسْمَاءَ حِينَ قَدِمَتْ مِنَ الْحَبَشَةِ سَبَقْنَاكُمْ بِالْهِجْرَةِ
فَنَحْنُ أَحَقُّ بِرَسُولِ اللّٰهِ مِنْكُمْ بخاری اور مسلم مین اسما بیٹی عمیس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ عمر میرا حقدار نہین تمسے زیادہ اور اوسکو اور
اوسکے ساتھ والون کو ایک ہجرت کا ثواب ہے اور تمکو اے جہاز والو دو ہجرتون کا ثواب ہے یعنی عمر فاروق نے اسما سے کہا تھا جب وے حبش سے
آئین کہ ہمنے تمسے پہلے ہجرت کی سو ہم حضرت کے زیادہ حقدار ہین تمھاری نسبت **ف** ابتداے اسلام مین جعفر طیار نے مع چند اصحاب مکے سے
حبش کے ملک مین ہجرت کی پھر جب حضرت اور باقی اصحاب مدینے مین ہجرت کر کے آئے اور خیبر فتح ہوا تو جعفر طیار وغیرہ حبش سے مدینے مین
ہجرت کر آئے تب عمر فاروق نے اسما سے جو جعفر کے اوسوقت نکاح مین تھین اور حبش سے آئین تھین کہا کہ اے اسما ہم حضرت کے زیادہ
حقدار ہین کہ ہمنے ہجرت مین سبقت کی اور تم لوگ پیچھے آئے اسما نے کہا کہ اے عمر ہم دور ملک مین گئے تھے ہمکو ہر طرح کی تکلیف ہوئی
اور تم قریب ملک مین آئے جہان کھانے پینے کی کچھ تکلیف نہین پھر اسما نے یہ گفتگو حضرت سے بیان کی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا
کہ جتنی خدا کی راہ مین تکلیف زیادہ اوتنا ہی درجہ زیادہ مہاجرین حبش کو جہاز والا اسواسطے فرمایا کہ اونکا حبش مین جانا اور آنا جہاز پر سے ہوا تھا

۷۹۔ **ق** عُثْمَانُ لَيْسَ الْكَذَّابُ مَنْ أَصْلَحَ بَيْنَ اثْنَيْنِ فَقَالَ خَيْرًا أَوْ نَمَى خَيْرًا بخاری اور مسلم مین حضرت عثمان رض سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ وہ شخص جھوٹھا نہین جو ملاپ کرا دیوے دو مین تو کہے نیک بات یا اپنی طرف سے جوڑے نیک بات ملاپ کے واسطے **ف** یعنی ہر چند جھوٹھ

۸۰۔ حرام ہے لیکن بہ نیت اصلاح کے درست ہے کہ دروغ مصلحت آمیز بہ از راستی فتنہ انگیز **خ** اَلصَّعْبُ بْنُ جَثَّامَةَ لَيْسَ بِنَا رَدٌّ عَلَيْكَ وَلٰكِنَّا
حُرُمٌ بخاری مین صعب بن جثامہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہماری طرف سے تجھکو پھیر دینا نہین ولیکن ہم تو احرام باندھے ہین
ف یہ قصہ ہو چکا کہ حضرت احرام باندھے حج کو جاتے تھے راہ مین صعب نے گور خر کا شکار کیا تھا حضرت کو تحفہ دیا حضرت نے نلیا صعب کا دل تھوڑا ہو گیا

۸۱۔ تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اگر ہم احرام نہ باندھے ہوتے تو تیرا تحفہ قبول کرتے **ص** اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَيْسَتِ السَّنَةُ بِأَنْ لَا تُمْطَرُوْا وَلٰكِنَّ

السَّنَةُ اَنْ تُمْطَرُوْا وَتُمْطَرُوْا وَلَا تُنْبِتُ الْاَرْضُ شَيْئًا مسلم مین ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قحط وہی نہین کہ تمھارے واسطے مینھہ نہ برسایا جاوے ولیکن قحط وہ ہے کہ جسمین بارش ہو اور بارش ہو اور زمین کچھہ نہ اوگاوے ف یعنی سخت قحط وہ ہے کہ مینھہ برسے اور زمین سے کچھہ نہ اوگے اسمین بالکل امید قطع ہے اور غضب الٰہی صاف کھلا ہے ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ فِي عَبْدِهٖ وَلَا فَرَسِهٖ صَدَقَةٌ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ مسلمان کے غلام اور گھوڑے پر زکوۃ نہین ف یعنی خدمتی غلام اور گھوڑے پر زکوۃ نہین اور اگر غلام اور گھوڑے سوداگری کے ہون تو اونپر زکوۃ ہے ھ جَابِرٌ لَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسِ اَوَاقٍ مِنَ الْوَرِقِ صَدَقَةٌ وَلَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسِ ذَوْدٍ مِنَ الْاِبِلِ صَدَقَةٌ وَلَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ مِنَ التَّمْرِ صَدَقَةٌ مسلم مین جابر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین پانچ اوقیہ سے کم چاندی مین زکوۃ اور نہین پانچ اونٹون سے کم مین زکوۃ اور نہین پانچ وسق سے کمتر چھوہارے مین زکوۃ ف اوقیہ چالیس درم کا ہوتا ہے تو پانچ اوقیہ کے دو سو درم ہوے جو تولے کے حساب سے ساڑھے باون تولے ہوتے ہین اور وسق ساٹھہ صاع کا ہوتا ہے تخمیناً پانچ من پختہ ہوے حدیث مین نصاب کا بیان ہے کہ اِنسے کمتر مین زکوۃ نہین امام شافعی اور ابو یوسف اور محمد کے نزدیک اناج اور میوہ جب تک پانچ من نہو اوسمین زکوۃ نہین اور یہی حدیث اونکی دلیل ہے اور امام اعظم کے نزدیک اناج اور میوے مین کچھہ حد مقرر نہین تھوڑے اور بہت سب مین زکوۃ ہے یعنی دسوان حصہ ق عَائِشَةُ لَيْسَ كَذٰلِكَ وَلٰكِنَّ الْمُؤْمِنَ اِذَا بُشِّرَ بِرَحْمَةِ اللّٰهِ وَرِضْوَانِهٖ وَجَنَّتِهٖ اَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ وَاَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهٗ وَاِنَّ الْكَافِرَ اِذَا بُشِّرَ بِعَذَابِ اللّٰهِ وَسَخَطِهٖ كَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ وَكَرِهَ اللّٰهُ لِقَاءَهٗ قَالَهٗ لَهَا حِيْنَ قَالَتْ كُلُّنَا نَكْرَهُ الْمَوْتَ بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ یون نہین ولیکن ایماندار کو جب خدا کی رحمت اور رضامندی اور بہشت کی خوشی سنائی جاتی ہے یعنی مرتے وقت تو وہ خدا کے ملنے کو دوست رکھتا ہے اور خدا اوسکے ملنے کو دوست رکھتا ہے اور البتہ کافر کو جب مرتے وقت عذاب الٰہی اور اوسکے غصے کی خبر سنائی جاتی ہے تو وہ خدا کے ملنے کو یعنی موت کو برا جانتا ہے تو خدا بھی اوسکے ملنے کو برا جانتا ہے یہ حضرت نے حضرت عایشہ رض سے فرمایا جب کہ حضرت عایشہ رض نے پوچھا تھا کہ یا حضرت ہم سب موت کو برا جانتے ہین ف یعنی زندگی مین موت کا برا جاننا معتبر نہین مرتے وقت کا اعتبار ہے کہ ایماندار رحمت الٰہی کی بشارت سے خوشی سے مرتا ہے اور کافر عذاب کے ڈر سے گھبراتا ہے اور موت کو برا جانتا ہے ھ فَاطِمَةُ بِنْتُ قَيْسٍ لَيْسَ لَكِ عَلَيْهِ نَفَقَةٌ قَالَهٗ لَهَا لَمَّا طَلَّقَهَا زَوْجُهَا اَبُوْ عَمْرِو بْنُ حَفْصٍ الْبَتَّةَ مسلم مین فاطمہ بنت قیس رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تیرا خرچ اوسپر واجب نہین یہ حضرت نے فاطمہ بنت قیس سے فرمایا جب کہ اوسکے خاوند ابو عمرو بن حفص نے اوسکو طلاق باین دی تھی ف طلاق دو قسم ہے رجعی اور باین طلاق رجعی مین عدت کے اندر جورو کا خرچ خاوند پر واجب ہے

١٠٨٢ ١٠٨٣ ١٠٨٤ ١٠٨٥

سب علما کے نزدیک اور طلاق بائن میں عدت کے اندر خاوند پر خرچ دینا امام شافعی کی نزدیک واجب نہیں ہو جب اس حدیث کے اور اگر حمل ہو تو واجب ہے اور امام اعظم کے نزدیک طلاق بائن میں خاوند پر خرچ واجب ہے خواہ حمل ہو خواہ نہو اور یہ حدیث مخالف امام اعظم کے مذہب کی نہیں اسواسطے کہ فاطمہ کا خاوند سفر میں تھا اوسنے اپنے وکیل کی معرفت جو بھیجے تھے فاطمہ نے جو نہ لیے اور اوسکی نالش حضرت سے کی تب حضرت نے فرمایا کہ وکیل پر تیرا خرچ واجب نہیں جو تکرار کرتی ہے اور یہ مطلب نہیں کہ خاوند پر خرچ واجب نہیں

۱۰۸۶ ق جابر لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الصِّيَامُ فِي السَّفَرِ بخاری اور مسلم میں جابر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ سفر میں روزہ رکھنا کچھ نیک کام نہیں ف حضرت سفر میں تھے ایک شخص کو دیکھا کہ غش میں پڑا ہے اور لوگوں نے اوسپر سایہ کیا ہے حضرت نے پوچھا کہ اسکو کیا ہوا ہے لوگوں نے کہا کہ یہ شخص روزہ دار ہے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی جب ایسی تکلیف ہو تو سفر میں روزہ رکھنا خواہ مخواہ ضرور نہیں سب علما کا یہی مذہب ہے کہ سفر میں روزہ رکھنا اور نہ رکھنا دونوں درست ہے لیکن اگر طاقت ہو اور سفر کسی طرح نہو تو روزہ رکھنا افضل ہے

۱۰۸۷ ق ابو موسے لَيْسَ مِنَّا مَنْ حَلَقَ وَلَا خَرَقَ وَلَا سَلَقَ بخاری اور مسلم میں ابو موسی رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ وہ شخص ہم لوگوں سے نہیں جو غم اور مصیبت میں سر کے بال مونڈا وے اور کپڑے پھاڑے اور مونہہ کھسوٹے اور چلاوے ف کفر کی رسم تھی کہ جب کوئی مرجاتا تو اوسکے غم میں یہ کام کرتے جسطرح ہندوؤں میں بال منڈانے کی رسم ہے اسواسطے حضرت نے منع فرمایا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مصیبت میں یا محرم میں جیسے عوام کی عادت ہے پیٹنا اور چلا کر رونا حرام ہے اور ایسے لوگ حضرت کے طریق پر نہیں اسواسطے کہ مصیبت میں صبر لازم ہے اور اس قسم کے کام مخالف صبر کے ہیں

۱۰۸۸ ق انس لَيْسَ مِنْ بَلَدٍ إِلَّا سَيَطَؤُهُ الدَّجَّالُ إِلَّا مَكَّةَ وَالْمَدِينَةَ لَيْسَ نَقْبٌ مِنْ أَنْقَابِهَا إِلَّا عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ صَافِّينَ يَحْرُسُونَهَا فَيَنْزِلُ السَّبِخَةَ ثُمَّ تَرْجُفُ الْمَدِينَةُ بِأَهْلِهَا ثَلَاثَ رَجَفَاتٍ فَيَخْرُجُ إِلَيْهِ كُلُّ كَافِرٍ وَمُنَافِقٍ بخاری اور مسلم میں انس رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کوئی ایسا شہر نہیں جسکو دجال نہ روندیگا یعنی سب جگہہ اوسکا عمل دخل ہوگا سوائے مکے اور مدینے کے مدینے کے دروازوں سے کوئی دروازہ ایسا نہوگا جسپر فرشتے قطار باندھے رکھوالی نکرتے ہوں گے سو دجال اتریگا مدینے کے قریب شورہ زار یعنی اوسر زمین میں پھر کانپیگا مدینہ اپنے سب لوگوں کے ساتھہ تین بار تو نکل جاوینگے دجال کیطرف سب کافر اور منافق

۱۰۸۹ ق ابوذر لَيْسَ مِنْ رَجُلٍ ادَّعَى لِغَيْرِ أَبِيهِ وَهُوَ يَعْلَمُهُ إِلَّا كَفَرَ وَمَنِ ادَّعَى مَا لَيْسَ لَهُ فَلَيْسَ مِنَّا وَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ وَمَنْ دَعَا رَجُلًا بِالْكُفْرِ أَوْ قَالَ عَدُوُّ اللهِ وَلَيْسَ كَذَالِكَ إِلَّا حَارَ عَلَيْهِ كَذَا قَالَ مُسْلِمٌ وَقَالَ الْبُخَارِيُّ لَا يَرْمِي رَجُلٌ رَجُلًا بِالْفُسُوقِ وَلَا يَرْمِيهِ بِالْكُفْرِ إِلَّا ارْتَدَّتْ عَلَيْهِ إِنْ لَمْ يَكُنْ صَاحِبُهُ كَذَالِكَ بخاری اور مسلم میں ابوذر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی ایسا مرد نہیں جو اپنا باپ چھوڑ غیر کو باپ بناوے جان بوجھہ کر مگر کہ وہ کافر ہو گیا اگر اسکو حلال جانے اور نہیں تو اوسنے کفران نعمت

اور جو شخص دعوی ملکیت کا کرے جو اوسکا نہین وہ ہماری راہ پر نہین اور چاہیے کہ اپنا ٹھکانا دوزخ کو ٹھہراوے اور جو پکارے کسی مرد کو کافر
کہہ کے یا اوسکو خدا کا دشمن کہے اور حال آنکہ وہ ایسا نہین ہے تو کہنے والے پر پلٹ پڑیگا مسلم نے اسی طرح روایت کی ہے اور بخاری نے یون روایت
کی ہے کہ نہ عیب لگا دیگا ایک مرد دوسرے مرد کو گناہ کا یا کفر کا مگر کہ کہنے والے پر پلٹ پڑیگا اگر وہ شخص گناہگار اور کافر نہو گا **ف** معلوم ہوا کہ اپنا نسب چھپا کر
دوسرا نسب ظاہر کرنا اور بیگانی چیز کو اپنی کہنا اور مسلمان کو کافر یا بینک و فاسق کہنا ایسا گناہ کبیرہ ہے جسمین کفر کا خوف ہے اور اگر کوئی صریح کفر
کی بات دیکھکر کسیکو کوئی کافر کہے تو درست ہے لیکن پھر بھی احتیاط ضرور ہے کہ مبادا اپنے اوپر نہ پلٹ پڑے **ق** ابْنُ مَسْعُودٍ لَيْسَ ١٠٩٠
مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الْخُدُودَ وَشَقَّ الْجُيُوبَ وَدَعَا بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ وَفِي رِوَايَةٍ أَوْ أَوْ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن مسعود رضی سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہماری راہ پر نہین جو مصیبت مین مونھہ کو کوٹے اور گریبان کو پھاڑے اور کفر کے بول بولے اور دوسری روایت
مین یون ہے کہ جو ان تین کامون سے ایک کام بھی کرے وہ ہمارے طور پر نہین **ف** کفر کے بول یعنی واویلا و مصیبتا کہنا یا یون کہنا کہ ہائے
یہ کیا غضب ہوا یہ کیا ظلم اور ستم ہمپر ہوا یا میت کی برائیان ذکر کرکے چلا کر رونا پیٹنا سنت یہ ہے کہ مصیبت مین صبر کرے اور انا للہ وانا
الیہ راجعون پڑھے یہ کفر کی رسمین نکرے خواہ اپنی مصیبت ہو خواہ امام اور پیغمبر کی لیکن دل مین غم کرنا اور آنکھہ سے آنسو نکلنا منع نہین **ح**
أَبُو هُرَيْرَةَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يَتَغَنَّ بِالْقُرْآنِ بخاری مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ وہ ہمارے طور پر نہین جو قرآن کو ١٠٩١
سمجھہ بوجھہ کر دنیا یا اور شعر و سخن سے بے پروا نہو جاوے یا یہ مطلب کہ جو قرآن کو خوش آوازی سے نپڑھے اور دلاویز شان کی رعایت نکرے وہ ہماری سنت پر نہین **ف** عرب کا
دستور تھا کہ مجلسون مین اور سیر سفر مین شعر خوانی کیا کرتے تھے سو فرمایا کہ قرآن کے ہوتے کسی کلام کی کچھ حاجت نہین کہ ایسی فصاحت اور بلاغت کسی سے ممکن نہین اور اگر قرآن کا مطلب بوجھے
تو دنیا کی حرص بالکل دور ہوتی ہے کسی کتاب مین ایسی نصیحت اور پند نہین تو باوجود قرآن کے جو شخص کہ اور شعر سخن سے دل لگاوے یا دنیا سے اوسکا
دل سرد نہو وہ حقیقت مین حضرت کی راہ سے بے نصیب ہے اور دوسرا مطلب اس حدیث کا یہ کہ خوش آوازی سے قرآن پڑھنا سنت ہے
بشرطیکہ حرف کم زیادہ نہو اور راگ راگنی کو دخل نہ دے کہ اسمین قرآن کی عظمت اور جلال مین خلل پڑتا ہے **ق** ابْنُ مَسْعُودٍ لَيْسَ مِنْ ١٠٩٢
نَفْسٍ تُقْتَلُ ظُلْمًا إِلَّا كَانَ عَلَى ابْنِ آدَمَ الْأَوَّلِ كِفْلٌ مِنْ دَمِهَا لِأَنَّهُ سَنَّ الْقَتْلَ أَوَّلًا وَيُرْوَى لِأَنَّهُ كَانَ أَوَّلَ مَنْ
سَنَّ الْقَتْلَ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن مسعود رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی ایسی جان نہین جو ظلم سے قتل ہو مگر کہ
آدم کے پہلے بیٹے یعنی قابیل پر اوسکے خون کا حصہ پڑتا ہے یعنی وہ بھی گناہ مین شریک ہوتا ہے اسواسطے کہ اوسنے خون کرنے کی راہ نکالی
اور دوسری روایت یون ہے کہ اوسپر گناہ اسواسطے ہوتا ہے کہ اوسنے اول اول قتل کی راہ نکالی **ف** حضرت آدم کے بیٹے قابیل نے اپنے

بھائی ہابیل کو ناحق مار ڈالا تھا خونریزی کی رسم اول وہی سے نکلی تو جتنے عالم مین قیامت تک خون ہونگے سب کا گناہ اوسپر ضرور ہوگا اسی طرح
۱۰۹۳ جو شخص کہ بد رسم خلاف شرع نکالے گا اوسکے کرنے والون کے برابر اوسکی گردن پر بھی وبال پڑیگا ق ابْنُ مَسْعُوْدٍ لَیْسَ هُوَ کَمَا تَظُنُّوْنَ
اِنَّمَا هُوَ کَمَا قَالَ لُقْمَانُ لِابْنِهٖ یَا بُنَیَّ لَا تُشْرِکْ بِاللّٰهِ اِنَّ الشِّرْکَ لَظُلْمٌ عَظِیْمٌ قَالَهٗ لَمَّا نَزَلَتِ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ یَلْبِسُوْٓا
اِیْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ فَشَقَّ ذٰلِکَ عَلٰی اَصْحَابِهٖ وَقَالُوْا اَیُّنَا لَمْ یَظْلِمْ نَفْسَهٗ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن مسعود رض سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا اوسکا مطلب یون نہین جیسا تمنے گمان کیا وہ مطلب تو یون ہے جیسا لقمان نے اپنے بیٹے سے کہا کہ اے بیٹا اللہ کا
شریک نہ ٹھہرانا مقرر شرک کرنا بڑا ظلم ہے یہ حضرت نے اوسوقت فرمایا جب یہ آیت اوتری کہ جو لوگ ایمان لائے اور اپنے ایمان مین ظلم کو نہ ملایا
اونکو قیامت مین امن امان ہے تو یہ بات حضرت کے اصحاب پر بہت بھاری پڑی اور اونھون نے کہا کہ ہم لوگون مین کون ایسا ہے جو اپنی جان
پر کچھ ظلم اور گناہ نہین کرتا ف ظلم بیجا کام کا نام ہے کفر بھی بیجا کام ہے تو اصحاب ظلم کے معنی عام سمجھے تھے اسواسطے گھبرائے تھے کہ آدمی
اگر کفر اور گناہ کبیرہ سے بچے تو ہر ایک صغیرہ گناہ سے نہین بچ سکتا حضرت نے فرمایا کہ اوس آیت مین ظلم سے مراد شرک ہے گناہ مراد نہین جو تم
گھبرائے ہو معلوم ہوا کہ قرآن اور حدیث مین بعضی جگہہ لفظ تو عام ہوتی ہے اور معنی خاص مراد ہوتے ہین بشرطیکہ دلیل اور قرینہ بھی موجود ہو

۱۰۹۴ فَصْلٌ فِیْ نِعْمَ وَبِئْسَ

اس فصل مین وے حدیثین ہین جن پر نعم اور بئس کی لفظ ہے م جابر نِعْمَ الْاِدَامُ
الْخَلُّ مسلم مین جابر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اچھا سالن سرکہ ہے ف مصابیح مین روایت ہے کہ حضرت نے ایکبار
گھر مین روٹی کے ساتھہ کھانے کو سالن مانگا لوگون نے کہا اور کچھہ موجود نہین سرکہ حاضر ہے حضرت نے اوسکو مانگا پھر حضرت اوسکو کھاتے
جاتے تھے اور یہ فرماتے تھے کہ سرکہ کیا اچھا سالن ہے سرکے کی تعریف دو سبب سے فرمائی اول یہ کہ سرکہ کم خرچ چیز ہے اوسکے واسطے زیادہ
سامان درکار نہین ایکبار رکھ لینا مدت کو کفایت کرتا ہے تو قناعت والے کے حق مین خوب چیز ہے اور دوسرے یہ کہ بلغم کے سبب سے
۱۰۹۵ اکثر بیماریان ہوتی ہین اور سرکہ بلغم کو کاٹ کر دور کرتا ہے ق حَفْصَةُ نِعْمَ الرَّجُلُ عَبْدُ اللّٰهِ لَوْ کَانَ یُصَلِّیْ مِنَ اللَّیْلِ بخاری
اور مسلم مین حضرت حفصہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ عبد اللہ اچھا مرد ہے اگر رات کو تہجد کی نماز بھی پڑھتا ف عبد اللہ بن عمر رض سے
روایت ہے کہ مینے خواب مین دیکھا کہ مجکو دو فرشتے دوزخ پر پکڑ لے گئے مینے دوزخ کو دیکھکر کہا کہ خدا کی پناہ تب تیسرے فرشتے نے مجھے
کہا تو مت ڈر یہ خواب مینے اپنی بہن حفصہ سے کہا حفصہ نے حضرت سے کہا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی روایت ہے کہ اوس رات سے
۱۰۹۶ عبد اللہ بن عمر رات کو بہت کم سوتے تھے معلوم ہوا کہ تہجد کی نماز کو دوزخ سے بچانے کی بڑی تاثیر ہے خ اَبُوْهُرَیْرَةَ نِعْمَ الصَّدَقَةُ

اللِّقْحَةُ الصَّفِيُّ مِنْحَةً وَالشَّاةُ الصَّفِيُّ مِنْحَةً تَغْدُوْ بِاِنَاءٍ وَتَرُوْحُ بِاٰخَرَ بخاری مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا خوب ا ونٹنی دودھار
کیا اچھا صدقہ ہے خیرات کو اور بکری خوب دودہار کیا اچھا صدقہ ہے خیرات کو کہ صبح کو ایک برتن بھر دودھ دے اور شام کو دوسرا برتن بھر دودہ دے **ف** اونٹنی اور
بکری شیر دار کا دودہ خیرات کرنے کو اسواسطے پسند فرمایا کہ ہر روز دوبار فائدہ اوسکا حاصل ہے تو ثواب بھی اوسکا ہر روز حاصل ہے ۱۰۹۷ **ه** اَبُوْهُرَيْرَةَ
نِعِمَّا لِاَحَدِهِمْ وَيُرْوٰى نِعِمَّا لِلْمَمْلُوْكِ اَنْ يَّتَوَفّٰى يُحْسِنُ عِبَادَةَ اللّٰهِ وَصَحَابَةَ سَيِّدِهٖ نِعِمَّا لَهٗ مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا اچھی بات ہے ہر ایک غلام کے واسطے اور دوسری روایت مین یون ہے کہ کیا اچھی بات ہے غلام کے حق مین کہ مرجاوے
خدا کی بندگی اور اپنے میان کی خدمت اچھی طرح کرتے ہوئے یہ کیا اچھی بات اوسکے حق مین ہے **ف** عابد غلام میان کے تابعدار کی تعریف اسواسطے
فرمائی کہ اوسنے دو مالک کو راضی کیا حقیقی مالک کو بھی اور مجازی مالک کو بھی ۱۰۹۸ **ه** عَدِيُّ بْنُ حَاتِمٍ بِئْسَ الْخَطِيْبُ اَنْتَ قُلْ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ
وَرَسُوْلَهٗ **قَالَهٗ** لِرَجُلٍ خَطَبَ عِنْدَهٗ فَقَالَ مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ رَشَدَ وَمَنْ يَّعْصِهِمَا فَقَدْ غَوٰى مسلم مین عدی بن حاتم
رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تو برا خطیب ہے یون کہہ کہ جو نافرمانی خدا اور اوسکے رسول کی کریگا وہ گمراہ ہوا یہ حضرت نے اوس مرد سے کہا جسنے حضرت کے
روبرو خطبہ پڑھا سو یون خطبے مین اوسنے کہا تھا کہ جو خدا اور اوسکے رسول کی تابعداری کریگا تو اوسنے راہ پائی اور جسنے اون دو کی نافرمانی کی
سو گمراہ ہوا **ف** اوس خطیب کو برا اسواسطے فرمایا کہ اوسنے خدا اور رسول کو ایک لفظ مین ملا دیا تھا پھر اوسکو ادب سکھلایا کہ علحدہ علحدہ کہا کر ۱۰۹۹
ق اَبُوْهُرَيْرَةَ بِئْسَ الطَّعَامُ طَعَامُ الْوَلِيْمَةِ يُدْعٰى اِلَيْهَا الْاَغْنِيَاءُ وَيُتْرَكُ الْفُقَرَاءُ وَمَنْ تَرَكَ الدَّعْوَةَ فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ
بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ برا کھانا بیاہ کا کھانا ہے جسمین مالدار بلائے جاوین اور محتاج چھوڑے جاوین
اور جو دعوت نہ قبول کرے اوسنے خدا کی اور اوسکے رسول کی نافرمانی کی **ف** اکثر عادت یہ ہے کہ شادی کے کھانے مین سوائے برادر اور مالدارون کے
محتاجون کو نہین پوچھتے اسواسطے اوسکو برا فرمایا تو معلوم ہوا کہ اگر محتاجون کو بھی پوچھے تو برائی بھی دور ہوجاے اور دعوت نہ قبول کرنے کو
اسواسطے بد کہا کہ خدا اور رسول کی مرضی یہ ہے کہ مسلمانون کی آپسمین محبت اور الفت حاصل ہے اور دعوت کرنا اور دعوت کا قبول کرنا سبب ہے
محبت زیادہ ہونے کا پھر جب جسنے دعوت نہ قبول کی اوسنے محبت توڑی تو اوسنے خدا اور اوسکے رسول کی مرضی چھوڑی ۱۱۰۰ **ق** اِبْنُ مَسْعُوْدٍ
بِئْسَ مَا لِاَحَدِهِمْ اَنْ يَّقُوْلَ نَسِيْتُ اٰيَةَ كَيْتَ وَكَيْتَ بَلْ هُوَ نُسِّيَ وَاسْتَذْكِرُوا الْقُرْاٰنَ فَاِنَّهٗ اَشَدُّ تَفَصِّيًا مِّنْ صُدُوْرِ الرِّجَالِ مِنَ
النَّعَمِ مِنْ عُقُلِهَا بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بری بات ہے ہر ایک مسلمان کے حق مین کہ یون کہے
کہ مین ایسی ایسی آیت قرآن کی بھول گیا بلکہ یون کہے کہ وہ شخص بھلایا گیا اور یاد کرتے رہا کرو قرآن کو اسواسطے کہ قرآن مردون کے سینون سے

بلکہ نکل جاتا ہے اون اونٹون سے بھی زیادہ جو اپنے زانو بند رسیون سے چھوٹ بھاگین **ف** اونٹ جہان رسی ست سے چھوٹا بھاگا اسی طرح جب بندہ قرآن مجید پڑھ کر غفلت کی دور اور تکرار چھوڑی قرآن بھول جاتا ہے اسواسطے کہ قرآن مین متشابہ بہت ہین اندک غفلت مین قابو سے جاتا رہتا ہے لہذا حضرت نے تاکید فرمائی کہ ہمیشہ اسکا دور اور تکرار چلی جاوے تاکہ ایسی عمدہ نعمت کہ بڑی محنت اور مشقت سے حاصل ہوئی ہے مفت نہ برباد ہو قرآن کا بھلانا گناہ کبیرہ ہے اسکو آسان بات نجانے اور یہ جو فرمایا کہ یون نہ کہے کہ مین قرآن کو بھول گیا اسواسطے کہ قرآن کا بھولنا گناہ ہے تو اس طرح نکہے کہ اسمین بے پرواہی نکلتی ہے اور خلاف شرع بات پر جرأت ثابت ہوتی ہے **فصل** اس فصل مین وے حدیثین جنکے سرے پر بینا اور بینما کی لفظ ہے **ق** جَابِرٌ بَيْنَا أَنَا أَمْشِيْ إِذْ سَمِعْتُ صَوْتًا مِّنَ السَّمَاءِ فَرَفَعْتُ رَأْسِيْ فَإِذَا الْمَلَكُ الَّذِيْ جَاءَنِيْ بِحِرَاءٍ جَالِسًا عَلَى الْكُرْسِيِّ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ فَجُئِثْتُ مِنْهُ فَرَقًا فَرَجَعْتُ فَقُلْتُ زَمِّلُوْنِيْ زَمِّلُوْنِيْ فَدَثَّرُوْنِيْ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ يٰۤاَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَأَنْذِرْ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ بخاری اور مسلم مین جابر رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کہ مین چلا جاتا تھا کہ اچانک مینے آسمان سے ایک آواز سنی تو مینے سر کو اوٹھایا تو ناگہان وہی فرشتہ جو میرے پاس حرا کے پہاڑ پر آیا تھا آسمان زمین کے درمیان کرسی پر بیٹھا ہوا ہے سو مین اوس سے کانپا خوف کے مارے پھر مین پلٹ آیا یعنی گھر کی طرف تو مینے کہا کہ مجکو کمل اوڑھاؤ کمل اوڑھاؤ سو لوگون نے مجکو اوڑھایا پھر خدا نے یہ آیتین اوتارین کہ اے کپڑے کے جھرمٹ مارنے والے اوٹھ اور لوگون کو عذاب الٰہی سے ڈرا اور اپنے رب کی بڑائی بول یعنی اللہ اکبر کہکے نماز پڑھ اور اپنے کپڑے پاک رکھ اور پلیدی کو چھوڑ یعنی بت پرستی سے منع کر **ف** اول اقرا کی سورت اوتری پھر قریب تین برس کے وحی نہ آئی پھر یا ایہا المدثر کی سورت اوتری تب حضرت نے کافرون سے مقابلہ اور گفتگو کرنا شروع کیا **خ** أَبُوْ هُرَيْرَةَ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ أُتِيْتُ بِخَزَائِنِ الْأَرْضِ فَوُضِعَ فِيْ يَدَيَّ سِوَارَانِ مِنْ ذَهَبٍ فَكَبُرَا عَلَيَّ وَأَهَمَّانِيْ فَأُوْحِيَ إِلَيَّ أَنِ انْفُخْهُمَا فَنَفَخْتُهُمَا فَذَهَبَا فَأَوَّلْتُهُمَا الْكَذَّابَيْنِ اللَّذَيْنِ أَنَا بَيْنَهُمَا صَاحِبَ صَنْعَاءَ وَصَاحِبَ الْيَمَامَةِ بخاری مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جس دم کہ مین سوتا تھا کہ زمین کے خزانے میرے سامنے لائے گئے سو رکھے گئے دو کنگن میرے دونون ہاتھون مین ڈالے گئے سو مجپر بہت بھاری پڑے اور اونہون نے مجکو رنج اور تشویش مین ڈالا تو مجکو حکم ہوا کہ اونکو پھونک مار سو مینے اونکو پھونک مارا سو وے جاتے رہے تو اون دونون کنگنون کی تعبیر مینے اون دو جھوٹون کی جنکے مین درمیان مین ہون صنعا والا اور یمامہ والا **ف** صنعا یمن مین ایک شہر ہے حضرت کے وقت مین ایک شخص پیدا ہوا تھا یعنی اسود عنسی پیغمبری کا دعوی کرتا تھا اور حضرت کی پیغمبری کا بھی منکر تھا سو حضرت کی سامنے فیروز دیلمی کے ہاتھ سے مارا گیا تھا اور یمامہ عرب مین ایک ملک

ہے وہان مسیلمہ کذاب حضرت کی پیغمبری مین شراکت کا دعوی کرتا تھا سو صدیق اکبر کی خلافت مین وحشی کے ہاتھ سے مارا گیا حضرت کو خواب مین
خدا نے فتح اسلام دکھلادی صرف اون دو جھوٹھون کا تردد ہوا تھا سو خدا نے اونکو بھی برباد کیا معلوم ہوا کہ مرد اگر خواب مین کنگن ہاتھ مین دیکھے تو اوسکی تعبیر
تنگدستی اور تشویش ہے اہل تعبیر نے لکھا ہے کہ عورتون کا زیور مرد اگر خواب مین پہنے دیکھے تو بد ہے مگر ہنسلی گلے مین دیکھنا دلیل ہے عمدہ خدمت
ملنے کی اور پانون مین کجری دیکھنا قید ہونے کی دلیل ہے واللہ اعلم **ق** اِبْنُ عُمَرَ بَيْنَا اَنَا نَائِمٌ اُتِيْتُ بِقَدَحِ لَبَنٍ فَشَرِبْتُ مِنْهُ حَتّٰى ۱۱۰۳
اِنِّيْ لَاَرَى الرِّيَّ يَخْرُجُ مِنْ اَظْفَارِيْ ثُمَّ اَعْطَيْتُ فَضْلِيْ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالُوْا فَمَا اَوَّلْتَهٗ قَالَ الْعِلْمُ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن
عمر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جس حالت مین کہ مین سوتا تھا کہ میرے آگے دودھ کا ایک پیالہ لایا گیا سو مینے اوسمین سے پیا
یہان تک کہ مین دیکھتا تھا کہ تازگی اور سیرابی میرے ناخونون سے نکلنے لگی یعنی نہایت آسودہ ہوگیا پھر مینے اپنا جھوٹھا باقی دودھ عمر بن خطاب کو
دیا لوگون نے کہا کہ اوس خواب کی آپنے کیا تعبیر کی حضرت نے فرمایا کہ اوسکی تعبیر علم اور بوجھ ہے **ف** اس حدیث سے اہل تعبیر نے کہا ہے کہ جو کوئی
دودھ کہیں پیتے خواب مین دیکھے اوسکو علم نصیب ہوگا اسواسطے کہ علم سبب ہے روح کی زندگی کا جیسے دودھ سبب ہے بدن کی زندگی کا خصوصاً
حالت طفولیت مین اسی حدیث سے نہایت عمدہ فضیلت عمر فاروق رض کی ثابت ہوئی کہ وے علم نبوت کے بڑے رازدار تھے اسی سبب سے اونکی
خلافت مین تمام ملک مین اسلام ظاہر ہوا اور ہر ایک شہر مین علم دین کا بہت چرچا ہوا **خ** اَبُوْهُرَيْرَةَ بَيْنَا اَنَا نَائِمٌ اِذَا زُمْرَةٌ حَتّٰى اِذَا ۱۱۰۴
عَرَفْتُهُمْ خَرَجَ رَجُلٌ بَيْنِيْ وَبَيْنِهِمْ فَقَالَ هَلُمَّ فَقُلْتُ اِلٰى اَيْنَ قَالَ اِلَى النَّارِ وَاللّٰهِ قُلْتُ مَا شَاْنُهُمْ قَالَ اِنَّهُمْ
ارْتَدُّوْا بَعْدَكَ عَلٰى اَدْبَارِهِمُ الْقَهْقَرٰى ثُمَّ اِذَا زُمْرَةٌ حَتّٰى اِذَا عَرَفْتُهُمْ خَرَجَ رَجُلٌ مِنْ بَيْنِيْ وَبَيْنِهِمْ قَالَ هَلُمَّ
قُلْتُ اِلٰى اَيْنَ قَالَ اِلَى النَّارِ وَاللّٰهِ قُلْتُ مَا شَاْنُهُمْ قَالَ اِنَّهُمُ ارْتَدُّوْا عَلٰى اَدْبَارِهِمْ فَلَا اُرَاهُ يَخْلُصُ مِنْهُمْ اِلَّا
مِثْلُ هَمَلِ النَّعَمِ بخاری مین ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جس حالت مین کہ مین سوتا تھا کہ ایک گروہ سامنے آیا یہان تک کہ مینے اونکو
پہچانا میرے اور اونکے درمیان سے ایک مرد نکلا اوسنے اون سے کہا کہ آؤ سو مینے کہا کہ انکو کدھر لیجائیگا اوسنے کہا خدا کی قسم دوزخ کی طرف
مینے کہا کہ کیا حال ہے انکا یعنی انسے کیا قصور ہوا اوس مرد نے کہا یے لوگ پلٹ گئے تھے تیرے بعد اپنی پشتون کی طرف اولٹے یعنی اسلام چھوڑکر
مرتد ہوگئے تھے پھر ایک دوسرا گروہ ظاہر ہوا یہان تک کہ مینے اونکو پہچانا میرے اور اونکے درمیان سے ایک مرد نکلا اوسنے کہا کہ آؤ مینے کہا کدھر اوسنے
کہا خدا کی قسم دوزخ کی طرف مینے کہا کیا حال ہے انکا ان سے کون قصور ہوا اوسنے کہا مقرر یے لوگ پلٹ گئے تھے تیرے بعد اپنی پشتون کی
طرف سو مین گمان نہین کرتا کہ اون مین سے کوئی بچے مگر جیسے دیکھے چھوٹے ہوئے اونٹ بے والی وارث کے کمتر بچتے ہین **ف** یعنی اون لوگون سے

نجات والے لوگ بہت کم ہین جنہون نے مرتد ہونے کے بعد پھر توبہ کی حضرتؐ کے انتقال ہونے کے بعد عرب کے چند ہزار نو مسلم مرتد ہو گئے تھے
زکوٰۃ کے منکر تھے صدیق اکبرؓ نے اپنی خلافت مین اونکو قتل کیا اونھین لوگون کا انجام خدا نے حضرتؐ کو خواب مین دکھلایا بعضے جو بدمذہب اہل
کا مطلب علیؓ اور اونکے سبب سے یون اولٹا بیان کرتے ہین کہ مراد ان مرتدون سے معاذ اللہ حضرتؐ کے اصحاب ہین سو سراسر حق پوشی کرتے ہین
یہی مثل کہ کسی نے کسی بھوکے سے پوچھا کہ دو اور دو کے ہوتے ہین اوسنے کہا کہ چار روٹی حضرتؐ کے اصحاب کی بزرگی قرآن اور حدیث مین
اور مفصل ہزارون مقام پر صاف ظاہر ہے یہ گمان باطل اونکی جناب مین کوئی دیندار عاقل نکریگا اسواسطے کہ اصحاب تو قاتل تھے مرتدون
یہ تہمت تو اونکی طرف کسی طرح ممکن نہین خدا کی مار اون سیہ دلون پر خود دیدہ و دانستہ حق پوشی کرتے ہین

۱۱۰۵ ق اَبُوْسَعِيْدٍ بَيْنَا اَنَا نَائِمٌ رَاَيْتُ النَّاسَ يُعْرَضُوْنَ عَلَيَّ وَعَلَيْهِمْ قُمُصٌ مِنْهَا مَا يَبْلُغُ الثُّدِيَّ وَمِنْهَا مَا يَبْلُغُ دُوْنَ ذٰلِكَ وَعُرِضَ عَلَيَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَعَلَيْهِ قَمِيْصٌ يَجُرُّهُ قَالُوْا فَمَا اَوَّلْتَ ذٰلِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الدِّيْنَ بخاری اور مسلم مین ابو سعیدؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا
حالت مین کہ مین سوتا تھا دیکھا مینے لوگون کو میرے سامنے کیے گئے اور اون پر کرتے ہین اونمین سے بعضا کرتا تو چھاتی تک پہونچا ہے اور بعضا
نیچے اور عمرؓ بن خطاب میرے سامنے کیا گیا اور اوسپر کرتا تھا کہ وہ اوسکو زمین پر گھسیٹتا جاتا تھا یعنی بہت لنبا تھا اصحابؓ نے کہا سو آپنے اسکی
کیا تعبیر کی یا رسول اللہ حضرتؐ نے فرمایا کہ دین ف دین اور کرتے مین یہ مناسبت ہے کہ جیسے کرتا بدن کو چھپاتا ہے سردی گرمی سے بچاتا
ویسے دین بھی روح اور دل کو محفوظ رکھتا ہے اور کفر اور گناہ سے بچاتا ہے اس حدیث سے ثابت ہوا کہ عمر فاروقؓ کا دین نہایت کامل
حد سے زیادہ تھا

۱۱۰۶ خ اَبُوْهُرَيْرَةَ بَيْنَا اَنَا نَائِمٌ رَاَيْتُنِيْ عَلٰى قَلِيْبٍ عَلَيْهَا دَلْوٌ فَنَزَعْتُ مِنْهَا مَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ اَخَذَهَا ابْنُ اَبِيْ قُحَافَةَ فَنَزَعَ بِهَا ذَنُوْبًا اَوْ ذَنُوْبَيْنِ وَفِيْ نَزْعِهٖ ضَعْفٌ وَاللّٰهُ يَغْفِرُ لَهٗ ثُمَّ اسْتَحَالَتْ غَرْبًا فَاَخَذَهَا ابْنُ الْخَطَّابِ فَلَمْ اَرَ عَبْقَرِيًّا مِنَ النَّاسِ يَنْزِعُ نَزْعَ عُمَرَ حَتّٰى ضَرَبَ النَّاسُ بِعَطَنٍ بخاری مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ
حضرتؐ نے فرمایا کہ جس حالت مین کہ مین سوتا تھا کہ مینے اپنے تئین دیکھا ایک کنوئین پر کہ اوسپر ڈول پڑا ہے سو مینے اوس ڈول سے پانی کھینچا جتنا
چاہا پھر اوسکو ابن ابی قحافہ یعنی صدیق اکبرؓ نے لیا سو اوس سے ایک یا دو ڈول نکالے اور اوسکے کھینچنے مین کچھ سستی اور آہستگی تھی
اوسکو معاف کریگا پھر وہ ڈول چل ہو گیا پھر اوسکو عمرؓ بن خطاب نے لیا سو مینے تو آدمیون سے ایسا عجیب غریب بڑا زور آور کسیکو نہین دیکھا
جو عمرؓ کی طرح پانی کھینچتا ہو یہان تک اونسنے پانی کثرت سے نکالا کہ لوگون نے اپنے اونٹون کو پانی سے آسودہ کرکے اونکی نشستگاہ پر بٹھا
ف عرب مین اونٹون کی کثرت ہے اور معمول ہے کہ پانی پلانے کے وقت اونٹون کو کنوئین پر لاتے ہین پھر سبکو خوب پانی پلا کر علیحدہ مکان

مین سو ڈول کھینچے سے مراد دین کی سرداری ہے اس حدیث مین ترقی اسلام اور صدیق و فاروق کی خلافت کا اشارہ ہے یعنی حضرتؐ کے بعد صدیق رضہ
خلیفہ ہونگے ایک دو ڈول آہستگی سے نکالین گے یعنی خلافت کی مدت کم ہوگی اونکے وقت مین اسلام عالم مین خوب نہین پھیلے گا چنانچہ صدیق
رضہ کل دو برس خلیفہ رہے اس مدت مین مسیلمہ کذاب اور مرتدون کو مار کے عرب کا اسلام مضبوط کر کے شام کا کچھ ملک فتح کیا تھا کہ اونکا انتقال ہوا
پھر عمر فاروق رضہ خلیفہ ہوئے دس برس خلیفہ رہے اونکے وقت مین عالم مین خوب اسلام ظاہر ہو گیا ملک شام اور مصر اور ایران اور عراق اور
اکثر روم فتح ہوا چار ہزار چھوٹے بڑے شہر مع پرگنات فتح ہوئے اور چار ہزار جامع مسجد بنائیں اور چار ہزار بتخانے توڑے گئے اور بیشمار خزانے
مسلمانون مین تقسیم ہوئے لوگ آسودہ اور غنی ہو گئے جو حضرتؐ کے بعد ہونا تھا سو خدا نے حضرتؐ کو خواب مین دکھلایا ۱۱۰۷ ق اَبُو هُرَيْرَةَ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُنِي
فِي الْجَنَّةِ فَإِذَا امْرَأَةٌ تَتَوَضَّأُ إِلَى جَانِبِ قَصْرٍ فَقُلْتُ لِمَنْ هَذَا الْقَصْرُ قَالُوا لِعُمَرَ فَذَكَرْتُ غَيْرَتَهُ فَوَلَّيْتُ مُدْبِرًا بخاری اور مسلم
مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جس حالت مین کہ مین سوتا تھا مینے اپنے تئین بہشت کے اندر دیکھا تو یکایک وہان ایک عورت
ہے کہ ایک محل کی طرف وضو کرتی ہے سو مینے کہا یہ کسکا محل ہے فرشتون نے کہا کہ عمر رضہ کا محل ہے سو مجکو عمر رضہ کی غیرت یاد پڑی سو مین
پلٹ آیا پشت دیکر یعنی مرد کو اوسکی عورت پاس اجنبی مرد کے جانے سے غیرت اور جوش آتا ہے اسواسطے مین اوس عورت پاس نہین گیا ف
بخاری مین پوری روایت یون ہے کہ عمر فاروق رضہ نے جب حضرتؐ سے یہ سنا تو رونے لگے اور عرض کی کہ یا حضرتؐ کیا آپ ہی پر مجکو غیرت آتی
یعنی یہ بات مجھسے ممکن نتھی اس حدیث مین عمر فاروق رضہ کو بہشت کی بشارت ہے اور وہ عورت وضو کرنے والی حور تھی ۱۱۰۸ خ اَبُو هُرَيْرَةَ
بَيْنَا أَيُّوبُ يَغْتَسِلُ عُرْيَانًا خَرَّ عَلَيْهِ رِجْلُ جَرَادٍ مِنْ ذَهَبٍ فَجَعَلَ أَيُّوبُ يَحْثِي فِي ثَوْبِهِ فَقَالَ لَهُ رَبُّهُ يَا أَيُّوبُ أَلَمْ أَكُنْ
أَغْنَيْتُكَ عَمَّا تَرَى قَالَ بَلَى وَعِزَّتِكَ وَلَكِنْ لَا غِنَى لِي عَنْ بَرَكَتِكَ بخاری مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا
کہ جس حالت مین حضرت ایوبؑ برہنہ نہاتے تھے تو اون پر سونے کی ٹڈی کا جھنڈ گر پڑا تو حضرت ایوب لپ بھر بھر کے اپنے کپڑے مین رکھنے لگے
سو اونکے رب نے کہا کہ ای ایوب کیا مین نے تجکو مالدار اور اس سونے سے جسکو تو دیکھتا ہے بے پرواہ نہین کر چکا یعنی تو محتاج نہین کیون اسکو
سمیٹتا ہے حضرت ایوبؑ نے کہا کہ کیون نہین مجکو تیری عزت کی قسم ہے کہ مجکو تو مال کی تو کچھ پرواہ نہین لیکن تیری برکت اور عنایت کی ہوئی
چیز سے مجکو بے پرواہی نہین ف یعنی اس مال کا لینا محتاجی کے سبب سے نہین ہے بلکہ تیری عطا سمجھکر لیتا ہون کہ غلام مالک کی عنایت
کی ہوئی چیز سے کسی حالت مین بے پرواہ نہین ہو سکتا کہ اوسکو سرور مالک کی مہربانی پر ہے مال پر نہین اس حدیث سے معلوم ہوا کہ
برہنہ غسل کرنا درست ہے اور مالدار کو اگر بے طمع اور بے تلاش مال ملے تو اوسکو عنایت خدا کی سمجھکر لینا توکل کے خلاف نہین

۱۰۹ ع اَبُوْهُرَيْرَةَ بَيْنَا رَجُلٌ بِفَلَاةٍ مِنَ الْاَرْضِ فَسَمِعَ صَوْتًا فِىْ سَحَابَةٍ اِسْقِ حَدِيْقَةَ فُلَانٍ فَتَنَحّٰى ذٰلِكَ السَّحَابُ فَاَفْرَغَ مَاءَهٗ فِىْ حَرَّةٍ فَاِذَا شَرْجَةٌ مِنْ تِلْكَ الشِّرَاجِ قَدِ اسْتَوْعَبَتْ ذٰلِكَ الْمَاءَ كُلَّهٗ فَتَتَبَّعَ الْمَاءَ فَاِذَا رَجُلٌ قَائِمٌ فِىْ حَدِيْقَتِهٖ يُحَوِّلُ الْمَاءَ بِمِسْحَاتِهٖ فَقَالَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ مَا اسْمُكَ قَالَ فُلَانٌ لِلْاِسْمِ الَّذِىْ سَمِعَ فِى السَّحَابَةِ فَقَالَ لَهٗ يَا عَبْدَ اللّٰهِ لِمَ تَسْاَلُنِىْ عَنِ اسْمِىْ فَقَالَ اِنِّىْ سَمِعْتُ صَوْتًا فِى السَّحَابِ الَّذِىْ هٰذَا مَاؤُهٗ يَقُوْلُ اِسْقِ حَدِيْقَةَ فُلَانٍ لِاسْمِكَ فَمَا تَصْنَعُ فِيْهَا قَالَ اَمَّا اِذَا قُلْتَ هٰذَا فَاِنِّىْ اَنْظُرُ اِلٰى مَا يَخْرُجُ مِنْهَا فَاَتَصَدَّقُ بِثُلُثِهٖ وَاٰكُلُ اَنَا وَعِيَالِىْ ثُلُثًا وَاَرُدُّ فِيْهَا ثُلُثَهٗ مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جس حالت مین کہ ایک مرد تھا ایک بیابان مین کسی زمین سے سو اوسنے ایک آواز سنی بدلی مین کہ فلانے شخص کے باغ کو سینچ دے سو ایک طرف وہ بادل جھک پڑا پھر اپنا پانی ایک پتھریلی زمین مین اونڈیل دیا تو ایک جھیل وہان کی جھیلون سے اوس پانی سے لبالب ہو گئی سو وہ شخص برستے پانی کے پیچھے پیچھے گیا تو ناگاہ ایک مرد کو دیکھا کہ اپنے باغ مین کھڑا پانی کو اپنے پھاوڑے سے ادھر ادھر کرتا ہے سو اوسنے باغ والے مرد سے کہا ای خدا کے بندے تیرا کیا نام ہے اوسنے کہا فلانا نام ہے وہی نام جو بدلی مین سنا تھا سو باغ والے نے اوس سے کہا اے خدا کے بندے تو نے مجھسے میرا نام کیون پوچھا سو اوسنے کہا مینے اوس بدلی مین آواز سنی جسکا یہ پانی ہے کوئی کہتا ہے کہ سینچ دے فلانے کے باغ کو تیرا نام لیکر سو تو اس باغ مین اس خدا کے احسان کی کسطرح شکر گزاری کرے گا باغ والے نے کہا جبکہ تو نے یہ کہا تو اب مین البتہ دیکھتا رہونگا اوسکو جو اس باغ سے پیدا ہوگا سو اوسکی ایک تہائی تو خیرات کرونگا اور ایک تہائی میرے لوگ اور مین کھاؤنگا اور ایک تہائی اسی باغ کی مرمت مین پلٹ کر خرچ کرونگا **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ منافع سے تہائی مال خدا کی راہ مین خرچ کرنا مستحب ہے اور معلوم ہوا کہ فرشتے مینہ کو بموجب حکم الٰہی کے برساتے ہین اور حکم نام اور نشان کے ساتھ ہوتا ہے کہ فلانی ملک فلانی جگہہ فلانے کھیت اور باغ مین پانی برساؤ اسی طرح سب دنیا کے کام حسب الحکم فرشتے کرتے ہین تو مسلمان کو لازم ہے کہ جو نعمت اسکو ملے خواہ جان کی خواہ مال کی تو اپنے رب کی شکر گزاری کرے اوسکو اتفاقی نجانے اپنے حق مین داد الٰہی سمجھے

۱۱۰ **ق** مَالِكُ بْنُ صَعْصَعَةَ بَيْنَمَا اَنَا فِى الْحَطِيْمِ وَرُبَّمَا قَالَ فِى الْحِجْرِ مُضْطَجِعًا اِذْ اَتَانِىْ اٰتٍ فَقَدَّ قَالَ وَسَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ فَشَقَّ مَا بَيْنَ هٰذِهٖ اِلٰى هٰذِهٖ فَاسْتَخْرَجَ قَلْبِىْ ثُمَّ اُتِيْتُ بِطَسْتٍ مِنْ ذَهَبٍ مَمْلُوَّةٍ اِيْمَانًا فَغُسِلَ قَلْبِىْ ثُمَّ حُشِىَ ثُمَّ اُعِيْدَ ثُمَّ اُتِيْتُ بِدَابَّةٍ دُوْنَ الْبَغْلِ وَفَوْقَ الْحِمَارِ اَبْيَضَ يَضَعُ خَطْوَهٗ عِنْدَ اَقْصٰى طَرْفِهٖ فَحُمِلْتُ عَلَيْهِ فَانْطَلَقَ بِىْ جِبْرَئِيْلُ حَتّٰى اَتَى السَّمَاءَ الدُّنْيَا فَاسْتَفْتَحَ قِيْلَ مَنْ هٰذَا قَالَ جِبْرَئِيْلُ قِيْلَ وَمَنْ مَّعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيْلَ وَقَدْ اُرْسِلَ اِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قَالَ مَرْحَبًا بِهٖ فَنِعْمَ الْمَجِيْءُ جَاءَ فَفُتِحَ فَلَمَّا خَلَصْتُ فَاِذَا فِيْهَا اٰدَمُ

فقال هذا ابوك آدمؑ فسلم عليه فسلمت عليه فرد السلام ثم قال مرحبا بالابن الصالح والنبي الصالح ثم صعد بي حتى اتى السماء الثانية
فاستفتح قيل من هذا قال جبرئيل قيل ومن معك قال محمد قيل وقد ارسل اليه قال نعم قيل مرحبا به فنعم المجيء
جاء ففتح فلما خلصت اذا يحيىؑ وعيسىؑ وهما ابنا خالة قال هذا يحيىؑ وعيسىؑ فسلم عليهما فسلمت فردا ثم قالا مرحبا
بالاخ الصالح والنبي الصالح ثم صعد بي الى السماء الثالثة فاستفتح فقيل من هذا قال جبرئيل قيل ومن معك
قال محمد قيل وقد ارسل اليه قال نعم قيل مرحبا به فنعم المجيء جاء ففتح فلما خلصت اذا يوسفؑ قال هذا يوسف
فسلم عليه فسلمت عليه فرد علي ثم قال مرحبا بالاخ الصالح والنبي الصالح ثم صعد بي حتى اتى السماء الرابعة فاستفتح
قيل من هذا قال جبرئيل قيل ومن معك قال محمد قيل وقد ارسل اليه قال نعم قيل مرحبا به فنعم المجيء جاء ففتح
فلما خلصت فاذا ادريس قال هذا ادريسؑ فسلم عليه فسلمت عليه فرد ثم قال مرحبا بالاخ الصالح والنبي الصالح ثم
صعد بي حتى اتى السماء الخامسة فاستفتح قيل من هذا قال جبرئيل قيل ومن معك قال محمد قيل وقد ارسل
اليه قال نعم قيل مرحبا به فنعم المجيء جاء فلما خلصت فاذا هارون قال هذا هارونؑ فسلم عليه فسلمت عليه فرد
ثم قال مرحبا بالاخ الصالح والنبي الصالح ثم صعد بي حتى اتى السماء السادسة فاستفتح قيل من هذا قال جبرئيل
قيل ومن معك قال محمد قيل وقد ارسل اليه قال نعم قيل مرحبا به فنعم المجيء جاء فلما خلصت فاذا موسى قال هذا
موسىؑ فسلم عليه فسلمت عليه فرد ثم قال مرحبا بالاخ الصالح والنبي الصالح فلما تجاوزت بكى فقيل له ما يبكيك قال ابكي لان غلاما
بعث بعدي يدخل الجنة من امته اكثر ممن يدخلها من امتي ثم صعد بي الى السماء السابعة فاستفتح جبرئيل قيل
من هذا قال جبرئيل قيل ومن معك قال محمد قيل وقد بعث اليه قال نعم قيل مرحبا به فنعم المجيء جاء فلما خلصت
فاذا ابراهيم قال هذا ابوك ابراهيمؑ فسلم عليه فسلمت عليه فرد السلام علي ثم قال مرحبا بالابن الصالح والنبي
الصالح ثم رفعت لي سدرة المنتهى فاذا نبقها مثل قلال هجر واذا ورقها مثل آذان الفيلة قال هذه سدرة المنتهى واذا اربعة انهار نهران
ظاهران ونهران باطنان فقلت ما هذان يا جبرئيل قال اما الباطنان فنهران في الجنة واما الظاهران فالنيل والفرات
ثم رفع لي البيت المعمور ثم اتيت باناء من خمر واناء من لبن واناء من عسل فاخذت اللبن فقال هي الفطرة انت عليها
وامتك ثم فرضت علي الصلوة خمسين صلوة كل يوم فرجعت فمررت على موسىؑ فقال بما امرت قلت امرت بخمسين

صَلٰوۃً کُلَّ یَوْمٍ قَالَ اِنَّ اُمَّتَکَ لَا تَسْتَطِیْعُ خَمْسِیْنَ صَلٰوۃً کُلَّ یَوْمٍ وَاِنِّیْ وَاللّٰہِ قَدْ جَرَّبْتُ النَّاسَ قَبْلَکَ وَعَالَجْتُ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ اَشَدَّ الْمُعَالَجَۃِ فَارْجِعْ اِلٰی رَبِّکَ فَاسْئَلْہُ التَّخْفِیْفَ لِاُمَّتِکَ فَرَجَعْتُ فَوَضَعَ عَنِّیْ عَشْرًا فَرَجَعْتُ اِلٰی مُوْسٰی فَقَالَ مِثْلَہٗ فَرَجَعْتُ فَوَضَعَ عَنِّیْ عَشْرًا فَرَجَعْتُ اِلٰی مُوْسٰی فَقَالَ مِثْلَہٗ فَرَجَعْتُ فَوَضَعَ عَنِّیْ عَشْرًا فَرَجَعْتُ اِلٰی مُوْسٰی فَقَالَ مِثْلَہٗ فَرَجَعْتُ فَاُمِرْتُ بِعَشْرِ صَلَوَاتٍ کُلَّ یَوْمٍ فَرَجَعْتُ اِلٰی مُوْسٰی فَقَالَ مِثْلَہٗ فَرَجَعْتُ فَاُمِرْتُ بِخَمْسِ صَلَوَاتٍ کُلَّ یَوْمٍ فَرَجَعْتُ اِلٰی مُوْسٰی فَقَالَ بِمَا اُمِرْتَ فَقُلْتُ اُمِرْتُ بِخَمْسِ صَلَوَاتٍ کُلَّ یَوْمٍ قَالَ اِنَّ اُمَّتَکَ لَا تَسْتَطِیْعُ خَمْسَ صَلَوَاتٍ کُلَّ یَوْمٍ وَاِنِّیْ قَدْ جَرَّبْتُ النَّاسَ قَبْلَکَ وَعَالَجْتُ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ اَشَدَّ الْمُعَالَجَۃِ فَارْجِعْ اِلٰی رَبِّکَ فَاسْئَلْہُ التَّخْفِیْفَ لِاُمَّتِکَ قَالَ سَاَلْتُ رَبِّیْ حَتّٰی اسْتَحْیَیْتُ وَلٰکِنْ اَرْضٰی وَاُسَلِّمُ فَلَمَّا جَاوَزْتُ نَادٰی مُنَادٍ اَمْضَیْتُ فَرِیْضَتِیْ وَخَفَّفْتُ عَنْ عِبَادِیْ حَدِیْثُ الْمِعْرَاجِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ لٰکِنِّیْ تَتَبَّعْتُ فِیْہِ سِیَاقَ الْبُخَارِیِّ بخاری اور مسلم میں مالک بن صعصعہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جس حالت میں کہ میں حطیم میں اور کبھی حضرت نے یوں فرمایا کہ میں حجر میں لیٹا تھا کہ ناگاہ ایک آنے والا آیا یعنی جبرئیل سو اوسنے پھاڑا راوی نے کہا کہ میں نے حضرت سے سنا فرماتے تھے سو اوسنے چیرا درمیان میں یہاں سے یہاں تک یعنی سینے کے نیچے سے ناف تک پھر میرا دل نکالا پھر میرے آگے سونے کا طشت ایمان سے بھرا ہوا لایا گیا سو میرا دل دھویا گیا بعد اسکے پھر وہیں رکھا گیا پھر میرے آگے ایک جانور لایا گیا یعنی براق کہ خچر سے نیچا اور گدہے سے اونچا تھا نظر پر اپنا قدم ڈالتا تھا سو اوسپر میں سوار کیا گیا پھر تو لیچلا مجکو جبرئیل یہاں تک کہ پہلے آسمان پاس پہونچا تو جبرئیل نے چاہا کہ آسمان کا دروازہ کھلے چوکیدار فرشتوں نے کہا کہ یہ کون ہے جبرئیل نے کہا کہ میں جبرئیل ہوں کہا کون تیرے ساتھ ہے جبرئیل نے کہا محمدؐ ہے کہا کیا بلایا گیا ہے جبرئیل نے کہا ہاں کہا خوب ہی آیا سو کیا اچھا آنا آیا تو دروازہ کھولا گیا سو میں جب داخل ہوا ناگاہ دیکھتا کیا ہوں کہ وہاں حضرت آدمؑ ہیں سو جبرئیل نے کہا کہ یہ تیرا باپ آدم ہے سو اوسکو سلام کر تو میں نے اوسکو سلام کیا اوسنے سلام کا جواب دیا پھر کہا کیا اچھا نیک بیٹا اور نیک پیغمبر آیا پھر جبرئیل مجکو لے چڑھا یہاں تک کہ دوسرے آسمان کو پہونچا سو چاہا کہ دروازہ کھلے چوکیدار فرشتوں نے کہا یہ کون ہے جبرئیل نے کہا کہ میں جبرئیل ہوں کہا اور تیرے ساتھ کون ہے جبرئیل نے کہا محمدؐ ہے کہا کیا بلایا گیا ہے جبرئیل نے کہا ہاں کہا خوب ہی آیا سو کیا اچھی آمد آیا پھر دروازہ کھولا گیا سو میں جب داخل ہوا تو یکایک وہاں یحییٰ اور عیسیٰؑ کو دیکھا اور وے دونوں خالاتی بھائی ہیں جبرئیل نے کہا یحییٰ اور عیسیٰ ہیں سو انکو سلام کر تو میں نے انکو سلام کیا سو اونھوں نے سلام کا جواب دیا پھر دونوں نے کہا کیا اچھا نیک بھائی اور نیک پیغمبر آیا پھر جبرئیل مجکو تیسرے آسمان تک لے چڑھا سو چاہا کہ دروازہ کھلے چوکیدار فرشتوں نے کہا یہ کون ہے جبرئیل نے کہا کہ میں جبرئیل ہوں کہا اور تیرے ساتھ کون ہے جبرئیل نے کہا محمدؐ ہے کہا کیا بلایا گیا ہے جبرئیل نے کہا کہ ہاں کہا

خوب ہی آیا سو کیا اچھی آمد آیا پھر دروازہ کھولا گیا سو جب مین داخل ہوا تو ناگاہ وہان یوسف علیہ السلام تھے جبرئیل نے کہا یہ یوسف ہی سو اوسکو سلام کر تو مینے
اوسکو سلام کیا تو اوسنے مجکو سلام کا جواب دیا پھر کہا کیا اچھا نیک بھائی اور نیک پیغمبر آیا پھر جبرئیل مجکو لے چڑھا یہانتک کہ چوتھے آسمان کو پہونچا
سو چاہا کہ دروازہ کھلے چوکیدارون نے کہا یہ کون ہے جبرئیل نے کہا مین ہون جبرئیل کہا اور تیرے ساتھ کون ہے جبرئیل نے کہا محمد ہے کہا کیا
بلایا گیا ہے جبرئیل نے کہا ہان کہا مرحبا خوب ہی آیا سو کیا اچھی آمد آیا سو جب مین داخل ہوا تو ناگاہ وہان ادریس تھے جبرئیل نے کہا یہ ادریس ہے سو اوسکو
سلام کر تو مینے اوسکو سلام کیا اوسنے جواب دیا پھر کہا کیا خوب نیک بھائی اور نیک پیغمبر آیا پھر مجکو جبرئیل لے چڑھا یہانتک کہ پانچوین آسمان کو پہونچا
سو چاہا کہ دروازہ کھلے چوکیدارون نے کہا یہ کون ہے جبرئیل نے کہا مین ہون جبرئیل کہا اور تیرے ساتھ کون ہے جبرئیل نے کہا محمد ہے کہا کیا
بلایا گیا ہے جبرئیل نے کہا ہان کہا خوب ہی آیا سو کیا اچھی آمد آیا سو جب مین داخل ہوا تو ناگاہ وہان ہارون تھے جبرئیل نے کہا یہ ہارون ہے سو اوسکو سلام کر تو مینے
اوسکو سلام کیا اوسنے جواب دیا پھر کہا کیا اچھا نیک بھائی اور نیک پیغمبر آیا پھر مجکو جبرئیل لے چڑھا یہانتک کہ چھٹے آسمان کو پہونچا سو چاہا کہ دروازہ کھلے
چوکیدارون نے کہا یہ کون ہے جبرئیل نے کہا مین ہون جبرئیل کہا اور تیرے ساتھ کون ہے جبرئیل نے کہا محمد ہے کہا کیا بلایا گیا ہے جبرئیل نے کہا
ہان کہا خوب ہی آیا سو کیا اچھی آمد آیا سو جب مین داخل ہوا تو ناگاہ وہان موسی علیہ السلام تھے جبرئیل نے کہا یہ موسی ہے سو اوسکو سلام کر تو مینے اوسکو سلام
کیا سو اوسنے جواب دیا پھر کہا کیا اچھا نیک بھائی اور نیک پیغمبر آیا پھر جب مین وہان سے ہٹا تو موسی علیہ السلام رویا کسی نے کہا اے موسی تیرے رونے کا کیا سبب ہے
موسی علیہ السلام نے کہا مین روتا ہون اسواسطے کہ ایک لڑکا میرے بعد پیغمبر ہوا اور اوسکی امت کے لوگ میری امت سے زیادہ بہشت مین جاوینگے پھر جبرئیل
مجکو لے چڑھا ساتوین آسمان تک سو جبرئیل نے چاہا کہ دروازہ کھلے چوکیدارون نے کہا یہ کون ہے جبرئیل نے کہا مین ہون جبرئیل کہا اور تیرے
ساتھ کون ہے جبرئیل نے کہا محمد ہے کہا کیا بلایا گیا ہے جبرئیل نے کہا ہان کہا خوب ہی آیا سو کیا اچھی آمد آیا سو جب مین وہان داخل ہوا تو ناگاہ
وہان ابراہیم تھے جبرئیل نے کہا یہ تیرا باپ ابراہیم ہے سو اوسکو سلام کر تو مینے اوسکو سلام کیا سو اوسنے سلام کا جواب دیا پھر کہا کیا اچھا نیک بیٹا
اور نیک پیغمبر آیا پھر وہان سے سدرة المنتہی یعنی پلے سرے کا بیری کا درخت بلند نمود ہوا تو ناگاہ اوسکے بیر جیسے ہجر کے مٹکے اور اوسکے پتے جیسے ہاتھی کے کان
کان جبرئیل نے کہا یہی سدرة المنتہی ہے اور ناگاہ وہان چار نہرین تھین دو نہرین کھلی اور دو چھپی تو مینے کہا اے جبرئیل یہ کیا ہین جبرئیل نے
کہا چھپی ہوئی دو نہرین تو بہشت کی نہرین ہین اور کھلی نہرین تو نیل اور فرات ہین پھر مجکو بیت المعمور نمود ہوا یعنی فرشتون کا کعبہ جسمین ہر دم فرشتون
بھرا رہتا ہے پھر ایک برتن شراب سے بھرا اور ایک دودھ سے اور ایک شہد سے میرے سامنے کیا گیا تو مینے دودھ کو لیا سو جبرئیل نے
کہا یہ دودھ پیدایشی دین اسلام کی صورت پر ہے جس دین پر تو اور تیری امت ہے پھر میرے اوپر نماز فرض ہوئی ہر ایک دن مین پچاس نماز

پھر مین وہان سے پلٹ آیا سو موسیٰ کے پاس ہوکر نکلا تو موسیٰؑ نے کہا کیا تجکو حکم ہوا سو مینے کہا مجکو ہر روز پچاس نماز کا حکم ہوا موسیٰؑ نے کہا مقرر تیری
امت سے ہر روز پچاس وقت کی نماز نہو سکے گی اور البتہ خدا کی قسم مین آزما چکا ہون لوگون کو تجسے پہلے اور مین علاج کر چکا ہون قوم بنی اسرائیل کا
نہایت تدبیر سے سو پلٹ جا اپنے رب پاس سو اوس سے آسانی مانگ اپنی امت کے واسطے تو مین پھر اسو خدا نے میرے اوپر سے دس وقت کی نماز اوتار ڈالی مین
موسیٰؑ پاس پھر آیا تو موسیٰؑ نے اوسی طرح یعنی اول بار کی طرح چالیس نماز سے بھی کم کرانے کو کہا پھر مین خدا کی طرف پلٹ گیا تو خدا نے میرے اوپر سے اور دس
نمازین اوتارین پھر مین موسیٰؑ پاس آیا پھر موسیٰؑ نے اوسی طرح کہا پھر مین لوٹ گیا پھر میرے اوپر سے خدا نے دس نماز کو اوتارا پھر مین موسیٰؑ پاس گیا پھر موسیٰؑ نے
اوسی طرح کہا پھر مین پلٹ گیا سو مجکو ہر روز دس نماز کا حکم ہوا پھر مین موسیٰؑ پاس گیا پھر موسیٰؑ نے اوسی طرح کہا پھر مین پلٹ گیا تو مجکو ہر روز پانچ
نمازونکا حکم ہوا سو مین موسیٰؑ پاس پھر آیا تو موسیٰؑ نے کہا کیا تجکو حکم ہوا سو مینے کہا مجکو ہر روز پانچ نمازون کا حکم ہوا تو موسیٰؑ نے کہا مقرر
تیری امت سے ہر روز پانچ نمازین بھی نہو سکین گی اور البتہ مین لوگون کو تجسے پہلے آزما چکا ہون اور بنی اسرائیل کی علاج کر چکا ہون نہایت
تدبیر سے سو پھر جا اپنے رب پاس اور اپنی امت کے لیے آسانی مانگ حضرتؐ نے فرمایا کہ سوال کرتا گیا مین اپنے رب سے یہان تک کہ مین شرما گیا یعنی اب
عرض نہین کر سکتا ولیکن اب تو راضی ہوتا ہون مانے لیتا ہون پھر جب مین موسیٰؑ کے پاس سے بڑھا تو پکارنے والے نے پکارا کہ مینے جاری کیا اور منظور
کر لیا اپنی فرض نماز کو اور بوجھ اوتار ڈالا اپنے بندون سے اس کتاب کے مصنفؒ نے کہا کہ معراج کی حدیث متفق علیہ ہے یعنی بخاری اور مسلم
دونون مین آئی ہے لیکن مینے اسمین بخاری کی روایت کی پیروی کی ہے **ف** حطیم اور حجر اوس مکان کا نام ہے کہ جب حضرت ابراہیمؑ نے
کعبہ بنایا تھا تو کعبے مین داخل تھا جب قریش نے حضرت کی نبوت سے پہلے کعبہ بنایا تو اوس چند گز مکان کو کعبے سے اوتر کی طرف علیحدہ کر دیا
کعبے کا نابدان اوسی طرف ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت معراج کے وقت حطیم مین تھے اور بخاری مسلم کی دوسری روایت یون ہے
کہ اوس وقت حضرت اپنے گھر مین تھے تو مطلب یہ کہ اول حضرت گھر مین تھے پھر جبرئیل حضرت کو حطیم مین لے گئے پھر وہان سے معراج کو چلے
تو کبھی حضرتؐ نے گھر کا ذکر کیا اور کبھی حطیم کا دونون درست ہین اور بعضی روایت مین ام ہانی کا گھر مذکور ام ہانی علی مرتضیٰ کی بہن کا نام ہے
حضرت کا اور اونکا ملا ہوا گویا ایک ہی گھر تھا اور تہجر عرب مین ایک مکان ہے وہان کے مٹکے بڑے بڑے ہوتے ہین اور حضرت کا دو بار سینہ چیر کے
دل صاف ہوا ایک بار تو لڑکپن مین تا کہ کھیل کود کی ہوس نہو دوسری بار معراج کے وقت تا جوانی کی ہوس زور نکرے اور دلمین ایسی
کامل صفائی ہو کہ دربار الٰہی کی لیاقت اعلیٰ رتبے کی حاصل ہووے اور حضرت موسیٰؑ کا رونا معاذ اللہ حسد کے سبب نتھا اسواسطے کہ پیغمبر لوگ
حسد وغیرہ سے پاک ہین بلکہ اونکو اپنی امت پر افسوس آیا کہ مین مدت تک اون مین سمجھاتا رہا اور بہت معجزات دکھلانے پر لوگ ایمان کم لائے

تو بہشت مین بھی کم جاوینگے اور محمد کی تھوڑی عمر مین بہت لوگ ایمان لاۓ اور قیامت تک لاتے جاوینگے تو بہشت مین میری امت سے زیادہ تر داخل ہونگے اور
معاذ اللہ حسد ہوتا تو بار بار حضرت سے کہکر پچاس نماز کو پانچ نماز تک کاہیکو کم کرواتے اور حضرت موسی نے ہمارے حضرت کو لڑکا حقارت سے نہین کہا بلکہ بڑی عمر والے
جوان کو لڑکا کہتے ہین بلکہ اسمین حضرت کی گویا تعریف کی کہ باوجود کم عمری کے ایسا بلند مرتبہ حاصل ہوا کہ سب پیغمبرون سے افضل ہوگئے اور یہ جو فرمایا کہ نیل
اور فرات سدرۃ المنتہی کے نیچے سے نکلین ہین یعنی اگر اس عالم کے پانی کو اس عالم کے پانی سے تشبیہ دیجیے تو نیل اور فرات ان نہرون کا نمونہ ہین یا حقیقت مین
نیل اور فرات کی مدد انھین نہرون سے ہوتی ہو گو ہمکو نہ نظر آوے واللہ اعلم اور صحیح مسلم کی روایت مین یون ہو کہ اول حضرت مکے سے مسجد اقصی یعنی بیت المقدس مین
مین گئے وہان دو رکعت نماز پڑھکے آسمان پر چڑھے اور بیت المعمور مین جو ساتوین آسمان پر ہو ستر ہزار ہر روز فرشتے عبادت کو جاتے ہین پھر کبھی دوبارہ نہین
پلٹ آتے ہین اور بیت المعمور ہرچند ساتوین آسمان پر ہی لیکن ہر ایک آسمان مین اوسکی شبیہ پر اوسی طرح کا عبادت خانہ ہو اور کعبہ بھی اوسکے نیچے ہو بالفرض اگر وہان
سے پتھر گرے تو کعبے کی چھت پر پڑے صحیح مسلم مین روایت ہو کہ جب حضرت پانچ وقت کی نماز پر راضی ہوگئے تو حکم ہوا کہ ایک نماز کا ثواب دس نماز کے ثواب
کے برابر ملیگا تو پانچ کی پچاس ہوگئین سو امت پر تخفیف بھی ہوئی اور تقدیر الٰہی کے خلاف بھی نہوا ف معراج مکے مین ہجرت سے اول ایک برس پہلی ہوئی اور اسمین اختلاف ہی
کہ معراج بدن سے ہوئی یا روح سے سوتے ہوئی یا جاگتے صحیح مذہب اہل سنت کا یہی ہو کہ بیداری مین روح اور بدن دونون سے ہوئی چنانچہ صحیح حدیثون سے صاف یہی
ثابت ہوتا ہو اور اگر خواب مین معراج ہوتی تو عمدہ کمالات اور معجزات مین داخل ہوتی اور کفار قریش یادہ انکار بھی نکرتے اور بیت المقدس کی حضرت سے
نشانیان نہ پوچھتے اور حضرت عائشہؓ سے روایت ہو کہ حضرت کی روح کو معراج ہوئی جسم مکے مین رہا تو خطابی نے کہا کہ حضرت کو دو معراجین ہوئین ایک
معراج روحی دوسری معراج جسمی اور اسمین اختلاف ہو کہ معراج مین حضرت نے خدا کو دیکھا تھا یا نہین حضرت عائشہ اور ابوہریرہ اور عبداللہ بن مسعودؓ سے مشہور
روایت یہی ہو کہ نہین دیکھا اور یہی مذہب ہو اکثر محدثین اور متکلمین اور فقہا کا اور عبداللہ بن عباس سے ایک روایت یون ہو کہ آنکھہ سے دیکھا اور عطا یون روایت کرتے ہین
کہ دل سے دیکھا واللہ اعلم جو مکے سے بیت المقدس تک جانے کا انکار کرے وہ کافر ہی اسواسطے کہ قرآن مین اوسکا صاف بیان ہو اور بیت المقدس سے آسمان پر
کے چڑھنے کا انکار کرے تو بدعت ہو ق ابن عمر بَیْنَمَا ثَلٰثَةُ نَفَرٍ یَتَمَشَّوْنَ اَخَذَهُمُ الْمَطَرُ فَاَوَوْا اِلٰی غَارٍ فِی جَبَلٍ فَانْحَطَّتْ عَلٰی فَمِ غَارِهِمْ
صَخْرَةٌ مِّنَ الْجَبَلِ فَاَطْبَقَتْ عَلَیْهِمْ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ اُنْظُرُوْا اَعْمَالًا عَمِلْتُمُوْهَا صَالِحَةً لِّلّٰهِ فَادْعُوا اللّٰهَ بِهَا لَعَلَّهٗ یُفَرِّجُهَا عَنْكُمْ
فَقَالَ اَحَدُهُمْ اَللّٰهُمَّ اِنَّهٗ كَانَ لِیْ وَالِدَانِ شَیْخَانِ كَبِیْرَانِ وَامْرَاَتِیْ وَلِیْ صِبْیَةٌ صِغَارٌ اَرْعٰی عَلَیْهِمْ فَاِذَا اَرَحْتُ
عَلَیْهِمْ حَلَبْتُ فَبَدَاْتُ بِوَالِدَیَّ فَسَقَیْتُهُمَا قَبْلَ بَنِیَّ وَاِنَّهٗ نَاٰی بِیْ ذَاتَ یَوْمٍ الشَّجَرُ فَلَمْ اٰتِ حَتّٰی اَمْسَیْتُ فَوَجَدْتُهُمَا قَدْ نَامَا
فَحَلَبْتُ كَمَا كُنْتُ اَحْلُبُ فَجِئْتُ بِالْحِلَابِ فَقُمْتُ عِنْدَ رُءُوْسِهِمَا اَكْرَهُ اَنْ اُوْقِظَهُمَا مِنْ نَّوْمِهِمَا وَاَكْرَهُ اَنْ اَسْقِیَ الصِّبْیَةَ قَبْلَهُمَا

والصبية يتضاغون عند قدمي فلم يزل ذلك دأبي ودأبهم حتى طلع الفجر فإن كنت تعلم أني فعلت ذلك ابتغاء
وجهك فافرج لنا منها فرجة نرى منها السماء ففرج الله منها فرجة فرأوا منها السماء وقال الآخر اللهم إنه كانت
لي ابنة عم أحببتها كأشد ما يحب الرجال النساء فطلبت إليها نفسها فأبت حتى آتيها بمائة دينار فسعيت حتى جمعت
مائة دينار فجئتها بها فلما وقعت بين رجليها قالت يا عبد الله اتق الله ولا تفتح الخاتم إلا بحقه فقمت عنها
فإن كنت تعلم أني فعلت ذلك ابتغاء وجهك فافرج لنا منها فرجة ففرج الله لهم وقال الآخر اللهم إني
استأجرت أجيرا بفرق أرز فلما قضى عمله قال أعطني حقي فعرضت عليه حقه فتركه ورغب عنه فلم أزل أزرعه
حتى جمعت منه بقرا ورعاءها فجاءني فقال اتق الله ولا تظلمني حقي قلت اذهب إلى تلك البقر ورعائها فخذها
فقال اتق الله ولا تستهزئ بي فقلت إني لا أستهزئ بك خذ تلك البقر ورعاءها فأخذه فذهب به فإن كنت
تعلم أني فعلت ذلك ابتغاء وجهك فافرج ما بقي ففرج الله ما بقي بخاری و مسلم ابن عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا جس
حالت میں کہ تین آدمی چلے جاتے تھے کہ اونکو مینہ نے لیا تو وے پہاڑ کے ایک غار میں گھس گئے تو اون پہاڑ کا ایک پتھر اونکے غار کے مونہہ پر ڈھلک پڑا سو اوسنے
اونپر بند کر لیا تو بعضے نے بعضے سے کہا دیکھو تو اپنے نیک کاموں کو جو خدا کے واسطے کیے ہوں سو دعا مانگو اونکے وسیلے سے شاید خدا اس پتھر کو تمہارے
اوپر سے کھول دے تو اون میں سے ایک نے کہا کہ الٰہی ماجرا تو یہ ہو کہ میرے ماباپ بڈھے تھے بڑی عمر والے اور میری جورو اور میرے چھوٹے چھوٹے لڑکے تھے کہ میں اونکے
واسطے بھیڑ بکریاں چرایا کرتا تھا پھر جب میں شام کے قریب چرا لاتا تھا تو اونکا دودھ دوہتا تھا سو اول اپنے ماباپ سے شروع کرتا تھا تو اونکو اپنے لڑکوں سے پہلے پلاتا
تھا اور البتہ ایکدن مجکو درختنے دور ڈالا یعنی چارا بہت دور تھا سو میں گھر میں نہ آیا یہاں تک کہ مجکو شام ہوگئی تو میں نے ماباپ کو سوتا پایا پھر دودھ دوہا جس
طرح دوہا کرتا تھا تو میں دودھ لایا سو میں ماباپ کے سر پاس کھڑا ہوا مجکو برا لگا کہ میں اونکو نیند سے جگاؤں اور برا لگا کہ اون سے پہلے لڑکوں کو پلاؤں اور لڑکے
بھوک کے مارے شور کرتے تھے میرے دونوں پیروں کے پاس سو اسی طرح برابر میرا اور اونکا حال رہا صبح تک یعنی میں اونکے انتظار میں دودھ لیے رات بھر
کھڑا رہا اور لڑکے روتے چلاتے رہے نہ میں نے پیا نہ لڑکوں کو پلایا سو الٰہی اگر تو جانتا ہو کہ ایسی محنت اور مشقت تیری رضامندی کے واسطے میں نے کی تھی تو اوس
پتھر سے ایک روزن کھول دے کہ ہم اوس سے آسمان کو دیکھیں سو خدا نے اوس سے ایک روزن کھول دیا تو اوس سے اونھوں نے آسمان کو دیکھا اور دوسرے نے
کہا الٰہی البتہ ماجرا یہ ہو کہ میرے ایک چچا کی بیٹی تھی کہ میں اوسکو چاہتا تھا جیسے نہایت محبت مرد عورتوں سے رکھتے ہیں یعنی میں اوسکا کمال عاشق
تھا سو اوسکی طرف مائل ہو کر میں نے اوسکی ذات کو چاہا یعنی حرام کاری کا ارادہ کیا سو اوسنے نہ مانا یہاں تک کہ سو اشرفیاں میں اوسکو دوں یعنی سو اشرفیوں پر

راضی ہوئی سو مینے محنت اور کوشش یہانتک کی کہ سو اشرفیان جمع کین سو مین اونکو اوسکے پاس لایا پھر جب مین اوسکے دونون پیرون کے اندر
واقع ہوا اوس نے کہا کہ الہی خدا کے بندے ڈر خدا سے اور مہر کو نہ توڑ مگر جس طرح کہ اوسکا حق ہو یعنی بدون نکاح شرعی کے ازالہ بکارت نکر تو مین اوٹھ کھڑا
ہوا اوسکے اوپر سے سو الہی اگر تو جانتا ہو کہ یہ مدت کی دلی آرزو تیری رضامندی کے واسطے ترک کی ہو تو کھول دے ہمارے واسطے اس پتھر سے ایک روزن
تو خدا نے اونکے واسطے کھول دیا اور تیسرے آدمی نے کہا کہ الہی مینے ایک مزدور ٹھیرایا تھا اوس برتن بھر مزدوری پر جسمین سولہ رطل چاول آتے
تو جب وہ اپنا کام کر چکا اوسنے کہا میرا حق دے سو اوسکا حق مینے اوسکے آگے کیا سو اوسکو چھوڑ گیا اور اوسکی طرف سے منہ موڑا تو ہمیشہ مین اوسکو بوتا رہا
یہانتک برکت ہوئی کہ اوس مال سے گائے بیل اور غلام اونکے چرانے والے جمع ہو گئے پھر وہ مزدور میرے پاس آیا سو کہنے لگا کہ خدا سے ڈر اور میرا
حق لیکر مجھپر ظلم نکر مینے کہا جا ان گائے بیلون اور اونکے چرانے والون کی طرف سو اونکو لے تو اوسنے کہا خدا سے ڈر مجھسے مسخراپن نکر سو مینے کہا مین تجھسے
ٹھٹھا نہین کرتا لے لے ان گائے بیلون اور اونکے چرانے والون کو یعنی سچ مچ تیرا ہی مال ہے سو اوسنے لیا اور اپنا سب مال لیکر چلا گیا سو الہی اگر تو جانتا ہو
کہ مینے یہ امانتداری تیری رضامندی کے واسطے کی تھی تو کھول دے جتنا باقی رہا ہے سو خدا نے باقی رہے پتھر کو کھول دیا ف اس حدیث مین بہت کام
کام کے فائدے ہین اول یہ کہ سخت مصیبت اور نہایت بلا مین جسکی کوئی تدبیر نہو سکے تو اپنے خالص اعمال کو خلاصی کا وسیلہ پکڑے حق تعالی اوسکو نجات
دیگا دوسرے یہ کہ ماباپ کا حق اپنی جان اور جورو اور لڑکون کے حق پر مقدم ہے اور عمدہ نیکیون مین داخل ہے تیسرے یہ کہ قادر ہوکر گناہ سے بچنا اور صرف خدا کے
خوف سے شہوت کو دبانا اور خواہش نفسانی کو مٹانا بڑے کمال کی بات ہے اور خدا کو نہایت پسند ہے چوتھے یہ کہ حق والونکا حق ادا کرنا رضائے الہی کا
عمدہ وسیلہ ہے پانچوین یہ کہ جو مالک کے بدون اجازت اوسکا ناج بووے تو اوسکے حاصلات کا مالک بھی مالک ہے ق ۱۱۱۲ أَبُو هُرَيْرَةَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَسُوقُ
بَقَرَةً قَدْ حَمَلَ عَلَيْهَا الْتَفَتَتْ إِلَيْهِ الْبَقَرَةُ فَقَالَتْ إِنِّي لَمْ أُخْلَقْ لِهَذَا وَلَكِنِّي إِنَّمَا خُلِقْتُ لِلْحَرْثِ فَقَالَ النَّاسُ سُبْحَانَ اللَّهِ
بَقَرَةٌ تَكَلَّمُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنِّي أُومِنُ بِهِ أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَبَيْنَمَا رَاعٍ فِي غَنَمِهِ عَدَا عَلَيْهِ الذِّئْبُ
فَأَخَذَ مِنْهَا شَاةً فَطَلَبَهُ الرَّاعِي حَتَّى اسْتَنْقَذَهَا مِنْهُ فَالْتَفَتَ إِلَيْهِ الذِّئْبُ فَقَالَ لَهُ مَنْ لَهَا يَوْمَ السَّبُعِ يَوْمَ لَيْسَ
لَهَا رَاعٍ غَيْرِي فَقَالَ النَّاسُ سُبْحَانَ اللَّهِ ذِئْبٌ يَتَكَلَّمُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنِّي أُومِنُ بِهِ أَنَا
وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَمَا هُمَا ثَمَّ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جس حالت مین کہ ایک مرد بیل کو ہانکتا تھا اوسپر بوجھ لادے ہوئے بیل نے
اوسکی طرف دیکھا سو کہا کہ مین اس بوجھ لادنے کے واسطے نہین پیدا ہوا مین تو کھیت کے واسطے پیدا ہوا ہون تو لوگون نے تعجب سے کہا سبحان اللہ بیل بھی بولتا ہے تو حضرت نے
فرمایا کہ بیشبہہ مین اس بات کو سچ جانتا ہون اور ابو بکر رض اور عمر رض بھی سچ جانتے ہین اور جس حالت مین کہ کوئی چرانے والا اپنی بھیڑ بکریون مین تھا تو اوسپر ایک بھیڑیا دوڑا

اون مین سے ایک بکری لے گیا تو اوسکی تلاش مین وہ چرانیوالا یہانتک کہ اوسکو بھیڑیے سے چھڑا لایا تو بھیڑیے نے اوسکی طرف دیکھا اور کہا
کون بھیڑ بکری کو قیامت مین بچاویگا جس دن اوسکا کوئی چرانیوالا میرے سوا نہو گا تو لوگون نے تعجب سے کہا سبحان اللہ بھیڑیا بھی کلام کرتا ہے حضرت
نے فرمایا مین اس بات کو مقرر مانتا ہون اور ابوبکرؓ اور عمرؓ مانتے ہین اور حالانکہ ابوبکرؓ اور عمرؓ وہان نہ تھے ف یہ قول راوی کا ہے یعنی ابوبکرؓ اور عمرؓ
وہان نہ تھے یعنی جس وقت حضرت نے یہ حدیث فرمائی تھی ابوبکرؓ اور عمرؓ اوس مجلس مین نہین تھے یا کہ یہ قول حضرت کا ہے یعنی باوجودیکہ بیل اور بھیڑیے کے
وقت کلام دونون شخص موجود نتھے مگر اونکو اسکا یقین ہے یعنی بیل اور بھیڑیے کو کلام کی طاقت دینا خدا کی قدرت سے کچھ عجب نہین اس حدیث سے
صدیق اور فاروق کی بڑی فضیلت ایمانی ثابت ہوئی کہ حضرت نے اپنے ایمان کے ساتھ اونکے ایمان کو ملایا بعد اوسکے اصحاب حاضرین نے کہا کہ ہم

۱۱۱۳ بھی ایمان لائے جس کا حضرت ایمان لائے **ق** أَبُو هُرَيْرَةَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِي بِطَرِيقٍ فَوَجَدَ غُصْنَ شَوْكٍ عَلَى الطَّرِيقِ فَأَخَّرَهُ فَشَكَرَ اللّٰهُ لَهُ
فَغَفَرَ لَهُ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جس حالت مین کہ ایک مرد چلا جاتا تھا راہ مین سو اوسنے کانٹے کی شاخ راہ
پائی پھر راہ سے اوسکو علیحدہ کر دیا تو خدا نے اوسکی قدردانی کی سو اوسکو بخش دیا **ف** معلوم ہوا کہ بندگان خدا کو راحت رسانی خدا کو نہایت پسند ہے

۱۱۱۴ اور ثابت ہوا کہ ادنی نیک کام بھی اگر خالص نیت سے ہو تو گناہ کے مغفرت کا سبب ہے **ق** أَبُو هُرَيْرَةَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِي فِي حُلَّةٍ تُعْجِبُهُ نَفْسُهُ
مُرَجِّلٌ جُمَّتَهُ إِذْ خَسَفَ اللّٰهُ بِهِ فَهُوَ يَتَجَلْجَلُ بِهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ
جس حالت مین کہ ایک مرد اپنے بالونمین کنگھی کیے ہوئے پوشاک پہنے اپنے بدن کی سجاوٹ دیکھ دیکھ پھولتا ہوا چلا جاتا ہے کہ ناگاہ خدا نے اوسکو
زمین مین دھنسا دیا سو وہ قیامت تک زمین کے اندر ٹکرین کھاتا دھنستا چلا جاتا ہے **ف** ہرچند ستھری پوشاک پہننا بالون مین کنگھی کرنا درست ہے بلکہ
سنت ہے لیکن اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب آدمی کو اپنی آرایش سے گھمنڈ آیا اور اوسنے آپ کو دور کھینچا تو مقرر غضب الٰہی مین گرفتار ہوا خواہ دنیا مین ایسا
کہ اس شخص پر گذرا خواہ آخرت مین اسی واسطے اکثر اہل تقوی نے عمدہ لباس نہین پہنا اور اپنی اولاد کی بھی یہ عادت نہ ڈالنے دی کیونکہ اب وہ زمانہ نہین کہ
آدمی عمدہ پوشاک پہنے اور بالون مین کنگھی کیا کرے اور پھر اپنی بغلین نہ جھانکے اگلی حدیث سے معلوم ہوا کہ وہ شخص صرف راہ کے کانٹے پھینکنے سے بخشا
گیا اور یہ شخص فقط اکڑ چلنے اور گھمنڈ کرنے سے زمین مین دھنسایا گیا تو ان حدیثون سے ایک عمدہ قاعدہ ہاتھ لگا کہ نیک کام اگرچہ کمتر ہو پر اوسکے ثواب
سے ناامید نہوا چاہیے اور بد کام اگرچہ ظاہر مین خفیف معلوم ہوتا ہو پر اوسکے وبال سے نڈر نہ ہونا چاہیے **فصل** اس فصل مین وے حدیثین ہین جنکے

۱۱۱۵ سر پر لعن کی لفظ ہے **ق** جَابِرٌ لَعَنَ اللّٰهُ الَّذِي وَسَمَهُ قَالَهُ لَمَّا رَأَى حِمَارًا قَدْ وُسِمَ فِي وَجْهِهِ بخاری اور مسلم مین جابرؓ سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا لعنت کرے اوسکو جسنے اس گدھے کو داغا یہ حضرت نے فرمایا جبکہ مونھ داغے ہوئے گدھے کو دیکھا

ف جانور کا موںھہ غیرہ حرام ہی سب علما کے نزدیک موںھہ کے سوا اور بدن بیماری کے واسطے داغنا درست ہی ۹ اَبُوهُرَيْرَةَ لَعَنَ اللّٰهُ السَّارِقَ يَسْرِقُ الْبَيْضَةَ فَتُقْطَعُ يَدُهُ وَيَسْرِقُ الْحَبْلَ فَتُقْطَعُ يَدُهُ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا لعنت کرے چور کو کہ انڈا اگر چراتا ہی تو اوسکا ہاتھ کاٹا جاتا ہی اور رسی چراتا ہی تو اوسکا ہاتھ کاٹا جاتا ہی ف چور کے ہاتھ کاٹنے مین نصاب شرط ہی امام اعظم کے نزدیک دس درم چوری کی نصاب ہی اور امام شافعی کے نزدیک ربع دینار یعنی ایک ماشہ اور ایک رتی سونے کے برابر ہی تو مطلب اس حدیث کا یہ ہے کہ لوہے یا چاندی کا انڈا مراد ہی جسکی قیمت دس درم ہو اور رسی مراد ہی جسکی دس درم قیمت ہو جیسے جہاز کی رسی کہ بہت قیمتی ہوتی ہی یا یہ مراد ہی کہ جب آدمی کو انڈے اور رسی کی چوری کی عادت پڑی تو کبھی قیمتی چیز بھی چرا دیگا تو بیشبہہ اوسکا ہاتھ بھی کاٹا جاویگا یا کہ یہ حکم ابتدائے اسلام مین تھا اب منسوخ ہی

۱۱۱۶

ق اِبْنُ عُمَرَ لَعَنَ اللّٰهُ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ لعنت کرے خدا اوس عورت پر جو دوسری عورت کے بال مین بال کو جوڑے اور اوس عورت پر جو اپنے بالون سے اور بال جوڑا وے اور اوس عورت پر جو دوسری عورت کا بدن گو دے اور نیل بھرے اور اوس عورت پر جو اپنا بدن گدا وے ف بال مین بال جوڑنا اور بدن گودنا حرام ہی اس واسطے کہ اسمین تغییر خلقت آلہی ہی اور تزویر اور بناوٹ بھی ہی کہ آدمی دھوکا کھاوے

۱۱۱۷

ق عَائِشَةُ لَعَنَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى اتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا لعنت کرے یہود اور نصاری پر کہ اون لوگون نے اپنے پیغمبرون کی قبرون کو مسجد بنایا ف بخاری اور مسلم مین روایت ہی کہ حضرت نے مرض الموت مین یہ حدیث فرمائی حضرت ڈرے کہ مبادا کہین میری امت بھی یہود اور نصاری کی طرح میری قبر کو مسجد ٹھہراوے اور جندب رضی سے روایت ہو کہ مینے پانچ روز حضرت کے انتقال سے پہلے حضرت سے سنا کہ فرماتے تھے کہ اگلی امتون نے اپنے پیغمبرون اور اولیا کی قبرون کو سجدہ گاہ بنایا تم خبردار ہو قبرونکو سجدہ گاہ نہ بنائیو مین تمکو منع کیے دیتا ہون یہود اور نصاری پیغمبرون اور نیکون کی قبرون پر مسجدین بنا کر عبادت کرتے تھے اور قبرون کی طرف سجدہ کرتے تو صاف شرک تھا اسواسطے حضرت نے تاکید سے منع کیا معلوم ہوا کہ جو بات مسجد اور کعبے کو خاص ہی وہ قبر پر نچاہیے خواہ پیغمبر کی قبر ہو خواہ اولیا کی اسواسطے قبرون کو سجدہ کرنا اور اونکے گرد گھومنا درست نہین اسواسطے کہ طواف کعبے کو مخصوص ہی اور اسیواسطے قبرستان مین نماز پڑھنا منع ہی ہندوستان مین اولیا کی قبرون پر اکثر شرک کے کام ہوتے ہین اور جس سے حضرت نے انتقال کے وقت کمال تاکید سے منع کیا تھا یہود و نصاری سے بھی زیادہ اب لوگ کرتے ہین خدا مسلمانون کو توفیق دے کہ اپنے پیغمبر کی حدیث سمجھین اور ان کامون سے کنارہ کرکے محمدی ہوین آمین

۱۱۱۸

ھ اِبْنُ عُمَرَ لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ مَثَّلَ بِالْحَيَوَانِ مسلم مین عبد اللہ بن عمر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا خدا لعنت کرے اوسپر جو جانور کے ہاتھ پانون اور ناک کان کاٹے

۱۱۱۹

ف اسواسطے منع فرمایا کہ اسمین حق رنج رسانی اور تغییر خلق الٰہی ہے

۱۱۲ م عَلِيٌّ لَعَنَ اللهُ مَنْ لَعَنَ وَالِدَيْهِ وَلَعَنَ اللهُ مَنْ ذَبَحَ لِغَيْرِ اللهِ وَلَعَنَ اللهُ مَنْ اٰوَى مُحْدِثًا وَلَعَنَ اللهُ مَنْ غَيَّرَ مَنَارَ الْاَرْضِ مسلم مین علی مرتضیٰؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا لعنت کرے اوسپر جو اپنا باپ پر لعنت کرے اور خدا لعنت کرے اوسپر جو خدا کے سوا کسی اور کے واسطے جانور ذبح کرے اور خدا لعنت کرے اوسپر جو بدعت نکالنے والے کو پناہ دے اور اپنے مکان مین رکھے اور خدا لعنت کرے اوسپر جو زمین کے پتے اور نشانیان مٹاوے ف ماباپ کو لعنت کہنا اور گالی دینا دو صورت ہوتا ہے یا کہ خود کہے یا غیر سے کہلاوے اس طرح کہ جب اسنے دوسرے کے ماباپ کو گالی دی تو وہ اسکے ماباپ کو گالی دیگا تو حقیقت مین یہی سبب ٹھہرا اور غیر خدا کے واسطے جانور ذبح کرنا کئی صورت سے ہوتا ہے ایک صورت تو یہ کہ خدا کا نام ذبح کے وقت نلیا جاوے جیسے راجپوت کرتے ہین اوسکو جھٹکا کہتے ہین دوسری صورت یہ کہ قبر پر یا بُت پر یا نشان پر یا عمارت پر یا دیو بھوت کے واسطے ذبح کرین تیسری یہ کہ ہرچند ذبح کے وقت تو خدا کا نام لین لیکن تعظیم و تقرب اور منت اور نیاز غیر خدا کی کرین جیسے سید احمد کبیر کی گاے اور شیخ سدو کا بکرا ان تینون صورتون مین جانور تو مردار ہے اور کرنے والے پر بموجب اس حدیث کے لعنت ہے اسواسطے کہ یہ ذبح خدا کے واسطے نہین اور یہ جو بعضے لوگ بات بناتے ہین کہ سید احمد کبیر کی گاے اور شیخ سدو کے بکرے پر ذبح کے وقت خدا کا نام لیا جاتا ہے اور خونریزی خدا ہی کے واسطے ہے صرف گوشت سے غرض ہے تو یہ شبہ حلال ہے اوسکا جواب یہ ہے کہ جب غیر خدا کی منت مانی اور نیت بگڑی تو صرف خدا کے نام لینے سے کیا ہوتا ہے اور یہ غلط بات ہے کہ خونریزی خدا کے واسطے ہے صرف گوشت سے غرض ہے اسواسطے کہ جب اونکے منت ماننے والون سے کہئے تم اس گاے بکری کو ذبح کر دو اوسکے عوض دونا چوگنا ہمسے گوشت لو اور فاتحہ کرو تو ہرگز ہرگز نمانینگے اور اس صورت مین اپنی نذر اور منت کا ادا ہونا ہرگز نسمجھینگے تو صاف معلوم ہوا کہ اونکو خونریزی ہی غیر خدا کے واسطے منظور ہے صرف گوشت ہی سے غرض نہین انصاف کی راہ سے بدلیل قرآن اور حدیث اسکے حرام ہونے مین کچھ شبہہ نہین اور کج بحثی کی علاج تو ہمارے پاس نہین فتاوی درالمختار اور اشباہ و نظائر مین موجود ہے کہ جو جانور کہ سردار کے داخل ہوتے ذبح ہو وہ حرام ہے اگرچہ ذبح کے وقت خدا ہی کا نام اوسپر لیا جاوے تو اگر صرف ذبح کے وقت خدا کے نام سے جانور حلال ہوتا تو فقہ مین اسکو کیون حرام لکھتے اللہ فہم درست کی توفیق دیوے اور کج فہمی سے بچاوے آمین اس حدیث مین جو بدعت والے کی حمایت کرنے والے پر لعنت فرمائی سو اسواسطے کہ بدعت دین مین اوس نئے کام کا نام ہے جسکی شرع مین کچھ اصل نہو تو حقیقت مین بدعت اور سنت اور شریعت مین ایسی نسبت ہے جیسے نور اور ظلمت مین تو جسنے بدعت نکالنے والے یا بدعت پر چلنے والے کی تعظیم اور حمایت کی اوسنے حقیقت مین سنت اور شریعت کو مٹایا اسواسطے لعنت کا طوق اوسکے گلے مین آیا اور زمین کی نشانیان جیسے راہ کے منارے اور دیہات کے ڈانڈون پر درخت اور ٹیلے یا پتھر کی کھائی خندق یا گھرون کی دیوارین انکا مٹانا اور گرانا موجب لعنت کا فرمایا اسواسطے کہ اسمین جھگڑا و فساد ہوگا

ف [illegible] ۱۲

کہ ایک کی زمین دوسرے سے مل جاویگی اور راہ کا حساب نہ معلوم ہوگا ف لعنت کرنا دو قسم ہے لعنت ذاتی اور لعنت وصفی اہل سنت کے
مذہب مین لعنت ذاتی یعنی نام لیکر لعنت کرنا سوائے اوس کافر کے جسکا کفر یقینی دلیل سے ثابت ہو درست نہین جیسے شیطان اور فرعون
اور ابو جہل کہ انکا کفر بلا شبہہ ثابت ہے تو انکا نام لیکر لعنت کرنا درست ہے لیکن ہر دم اسکا وظیفہ سا کرنا کچھ کام کی بات نہین اسواسطے کہ
لعنت کے معنی خدا کی رحمت سے دور کرنا ہین اور سوائے کافر کے رحمت الٰہی سے کوئی ہمیشہ دور نرہیگا کہ مسلمان فاسق کے حق مین بعد سزا پا
بدون سزا بخشش کی امید ہے اور لعنت وصفی یعنی بغیر نام لیے فاسق پر لعنت درست ہے جیسے کہ اس فصل کی حدیثون مین چور اور ماں باپ کے
گالی دینے والے پر لعنت فرمائی اسی طرح ظالم اور کاذب وغیرہ پر بھی درست ہے **فصل** اس فصل مین وہ حدیثین ہین جنکے سرے پر
لو کی لفظ ہے ق ابو ھریرۃ لَوْ اٰمَنَ بِیْ عَشَرَۃٌ مِّنَ الْیَھُوْدِ لَاٰمَنَ بِیَ الْیَھُوْدُ وَیُرْوٰی لَوْ بَایَعَنِیْ عَشَرَۃٌ مِّنَ الْیَھُوْدِ لَمْ یَبْقَ
عَلٰی ظَھْرِھَا یَھُوْدِیٌّ اِلَّا اَسْلَمَ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر دس یہودی میرا ایمان لاوین تو سب کے
سب میرا ایمان لاوین اور دوسری روایت یون ہے کہ اگر دس یہودی میری بیعت کرین تو سب مسلمان ہوجائیں کوئی یہودی زمین پر نہ باقی رہے ف
یعنی اگر مدینے کے یہودیون سے دس بڑے بڑے سردار حضرت کا ایمان لاتے تو سب لاتے یعنی یہودی لوگ دین مین غور اور بوجھ نہین رکھتے اپنی
قوم اور سردارون کے تابع ہین اونکا بھیڑونکا سا خواص ہے کہ جدہر ایک جھنڈ چلا اوسی طرف سب بھیڑین چلتی ہین ق ابن عباس لَوْ
اَنَّ اَحَدَھُمْ اِذَا اَرَادَ اَنْ یَّاْتِیَ اَھْلَهٗ وَقَالَ بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ جَنِّبْنَا الشَّیْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّیْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا فَاِنَّهٗ
اِنْ یُّقَدَّرْ بَیْنَھُمَا وَلَدٌ فِیْ ذٰلِكَ لَمْ یَضُرَّہُ الشَّیْطَانُ اَبَدًا بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عباس رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
کہ اگر مسلمانون مین سے کوئی جب اپنی جورو سے صحبت کا ارادہ کرے اور یہ دعا پڑھے کہ بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ جَنِّبْنَا الشَّیْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّیْطَانَ
مَا رَزَقْتَنَا یعنی شروع اللہ کے نام سے الٰہی بچائے رکھ ہمکو شیطان سے اور بچا شیطان سے ہماری اولاد کو سو البتہ اگر جورو خاوند کے
درمیان اوس صحبت مین کوئی لڑکا قسمت مین ہوگا تو اوسکو شیطان ہرگز ضرر نہ پہونچا سکیگا ف معلوم ہوا کہ صحبت داری سے
غرض اولاد کی رکھے صرف آبریزی اور شہوت رانی ہی منظور نہو اور سنت ہے کہ اس دعا کو اوس وقت پڑھ لیا کرے کہ اگر اولاد ہو تو بابرکت ہو
خ ابو ھریرۃ لَوْ اَنَّ الْاَنْصَارَ سَلَكُوْا وَادِیًا اَوْ شِعْبًا لَسَلَكْتُ وَادِیَ الْاَنْصَارِ بخاری مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ اگر انصار چلتے پہاڑ کے نیچے کی راہ یا اوپر کی تو مین انصار کی راہ پر چلتا ف دین مین امت پر نبی کی طاعت واجب ہے نبی پر امت کی
اطاعت نہین تو اس حدیث مین اگر ظاہری راہ مراد ہو تو مطلب صاف ہے کہ دین کی بات نہین اور اگر راہ سے عقل کا طریقہ مراد ہو تو مطلب یہ ہے کہ

۱۱۳۱ ۱۱۳۲ ۱۱۳۳

دنیاوی کاموں میں اور مباحات میں حضرت کو انصاریوں کی خاطر داری منظور تہی یہ حدیث انصار کی بزرگی پر صاف دلیل ہی ق

1124 اَبُو هُرَيْرَةَ لَوْ اَنَّ رَجُلًا اِطَّلَعَ اِلَيْكَ بِغَيْرِ اِذْنٍ فَخَذَفْتَهُ بِحَصَاةٍ فَفَقَاْتَ عَيْنَهُ مَا كَانَ عَلَيْكَ جُنَاحٌ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر کوئی مرد جھانکے تیرے گھر میں بدون تیری اجازت پھر تو اوسکو کنکری سے مارے سو تو اوسکی آنکھ پھوڑ دے تو تجھپر گناہ نہوگا ف اس حدیث کا مطلب آگے ہو چکا

1125 م ابو ایوب لَوْ اَنَّكُمْ لَمْ تَكُنْ لَكُمْ ذُنُوبٌ يَغْفِرُهَا اللهُ لَكُمْ لَجَاءَ اللهُ بِقَوْمٍ لَهُمْ ذُنُوبٌ يَغْفِرُهَا لَهُمْ مسلم میں ابو ایوب رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تمہارے گناہ نہوتے جنکو خدا بخشتا تو البتہ خدا اور قوم کو لاتا جنکے گناہ ہوتے پھر اونکی مغفرت کرتا ف اس حدیث سے حضرت نے اپنے اصحاب کو دلاسا دیا اس واسطے کہ اکثر اصحاب کو خوف الٰہی بہت غالب تہا بعضوں نے گوشت کھانا چھوڑ دیا تہا بعضوں کا قصد تہا کہ دنیا چھوڑ پہاڑ پر بیٹھ رہیں اور شب و روز عبادت کریں بعضوں کا ارادہ تہا کہ آلہ تناسل کو کاٹ ڈالیں تا کہ حرام کاری میں نہ گرفتار ہوں یعنی جیسے اوسکی صفت منتقم ہی کہ گناہ پر پکڑتا ہی اور سزا دیتا ہی ویسی اوسکی غفار بھی صفت ہی کہ گناہوں کو معاف بھی کرتا ہی یعنی مسلمان گنہگار جیسے اپنے گناہوں سے ڈرتے ویسے ہی اوسکے رحم اور کرم پر بھی نظر رکھے ناامید نہو جاوے کیونکہ ناامیدی کفر ہی اور اس حدیث کا وہ مطلب نہیں کہ خدا کو غفار جان کر گناہوں پر کمر باندھے اور اوسکی قہاری کو بالکل بھول جاوے کہ یہ صاف کفر ہی ق

1126 اُمُّ حَبِيبَةَ بِنْتُ اَبِي سُفْيَانَ لَوْ اَنَّهَا لَمْ تَكُنْ رَبِيبَتِي فِي حِجْرِي مَا حَلَّتْ لِي اِنَّهَا ابْنَةُ اَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ اَرْضَعَتْنِي وَاَبَاهَا ثُوَيْبَةُ فَلَا تَعْرِضْنَ عَلَيَّ بَنَاتِكُنَّ وَلَا اَخَوَاتِكُنَّ يَعْنِي دُرَّةَ بِنْتَ اَبِي سَلَمَةَ قَالَهُ لَهَا لَمَّا عَرَضَتْ عَلَيْهِ اُخْتَهَا عَزَّةَ بخاری اور مسلم میں حضرت ام حبیبہ رضی ابی سفیان کی بیٹی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر درہ میری بی بی کی لڑکی میری گود کی پالی نہوتی تو بھی میرے واسطے حلال نہوتی مقرر درہ تو میرے دودہ شریکے بھائی کی بیٹی ہی مجکو اور اوسکے باپ کو ابولہب کی لونڈی ثویبہ نے دودہ پلایا ہی سوای میری بیبیو اپنی لڑکیوں اور اپنی بہنوں کے نکاح کرنے کو میرے ساتھ نکہا کرو یہ حضرت نے ام حبیبہ سے کہا جبکہ اونہوں نے اپنی بہن عزہ کے نکاح کو حضرت سے کہا تہا ف حضرت ام حبیبہ نے حضرت سے کہا کہ یا حضرت میری بہن جسکا عزہ نام ہی آپ نکاح کیجیے حضرت نے نمانا اسواسطے کہ جورو کی حیات میں سالی سے نکاح کرنا درست نہیں پھر حضرت ام حبیبہ نے کہا کہ یا حضرت میں نے سنا کہ ابو سلمہ کی بیٹی سے جسکا درہ نام ہی آپ نکاح کیا چاہتے ہیں تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی یہ غلط بات ہی کہ اول تو درہ میری بیبی یعنی ام سلمہ کی لڑکی ہی اور دوسرے دودہ کے رشتے سے میری بھتیجی ہی نکاح کی کون صورت ہی

1127 م ابو برزة الاسلمی لَوْ اَهْلَ عُمَانَ اَتَيْتَ مَا سَبُّوكَ وَلَا ضَرَبُوكَ قَالَهُ لِرَجُلٍ بَعَثَهُ اِلَى حَيٍّ مِنْ اَحْيَاءِ الْعَرَبِ فَسَبُّوهُ وَضَرَبُوهُ مسلم میں ابو برزہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تو عمان کے لوگوں پاس جاتا تو تجکو نہ گالی دیتے نہ مارتے یہ حضرت نے اوس مرد کو فرمایا جسکو عرب کے کسی گروہ پاس بہیجا تہا سو اون لوگوں نے اوسکو گالی دی اور

۱۱۲۸ ناراتها **ف** عمان شام کے ملک مین کے ملک مین ایک شہر کا نام ہو وہان کے لوگون کی خوش خلقی اور نرم دلی کا بیان کیا **ق** اِبْنُ عُمَرَ لَوْ تَرَكَتْهُ بَيَّنَ يَعْنِي اُمُّ ابْنِ صَيَّادٍ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہو کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اگر ابن صیاد کی ما اوسکو چھوڑتی تو اپنا حال ظاہر کرتا **ف** ابن صیاد کا حال کئی بار ہو چکا کہ مدینے مین یہودی کا ایک لڑکا تھا جنون سے راہ رکھتا تھا آیندہ باتین کچھ بیان کرتا تھا سو ایک روز باغ مین کپڑا اوڑھے لیٹا غن غن کچھ کرتا تھا حضرتؐ اودہر نکلے درخت کی آڑ مین ہو کر چاہا کہ اوسکی آواز سنین اوسکی ما نے کہا ای ابن صیاد دیکھ محمدؐ آئے سو وہ چپ رہا تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی اگر اوسکی ما نہ روکتی تو کچھ اوسکا حال معلوم ہوتا کہ کیا کہتا تھا معلوم ہوا کہ اہل حق کو اہل باطل کا حال مخفی ہو کر دریافت کرنا درست ہو تا کہ اوسکے بطلان سے لوگون کو خبردار کر دین

۱۱۲۹ **ق** جَابِرٌ لَوْ تَرَكَتْهَا مَا زَالَ قَائِمًا **فَالْكَلَامُ** مَالِكٍ حِيْنَ عَصَرَتِ الْعُكَّةَ الَّتِيْ كَانَتْ تُهْدِيْ فِيْهَا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بخاری اور مسلم مین جابرؓ سے روایت ہو کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اگر تو گھی کی مشک چھوڑتی تو ہمیشہ اوسمین گھی بنا رہتا یہ حضرتؐ نے ام مالک سے کہا جبکہ اونسے اوس مشک سے گھی نچوڑ لیا جسمین سے حضرتؐ کو بھیجا کرتی تھی **ف** ام مالک مدینے مین ایک بی بی تھین اون سے روایت ہو کہ میرے پاس ایک مشک بھر گھی تھا مین اوسکا گھی ہمیشہ حضرتؐ کو بھیجا کرتی تھی کبھی اوسکا گھی کم نہوتا تھا ایک روز مینے اوسکا گھی نچوڑا تو گھی بالکل چک گیا مینے یہ حال حضرتؐ سے کہا تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی تو اوسکو اگر نہ نچوڑتی تو کبھی گھی سے خالی نہوتی یہ معجزہ تھا حضرتؐ کا

۱۱۳۰ **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا اَعْلَمُ لَبَكَيْتُمْ كَثِيْرًا وَلَضَحِكْتُمْ قَلِيْلًا بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اگر تم جانو جو مین جانتا ہون تو البتہ رویا کرو بہت اور ہنسو تھوڑا **ف** یعنی موت کی سختیان اور قبر کے رنگ برنگ عذاب اور قیامت کی مصیبتین اور دوزخ کی آفتین اگر تم جانو کمال یقین سے جیسا کہ مین جانتا ہون تو خواب اور خور بھول جاؤ خوشی پر غم غالب ہو جاوے غفلت کا سبب جو چین سے رہتے ہو

۱۱۳۱ **ق** عَلِيٌّ لَوْ دَخَلْتُمُوْهَا لَمْ تَزَالُوْا فِيْهَا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ يَعْنِي النَّارَ الَّتِيْ اَوْقَدَهَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ حُذَافَةَ السَّهْمِيُّ اَمِيْرٌ مِّنْ اُمَرَائِهِ بخاری اور مسلم مین علی مرتضیٰؓ سے روایت ہو کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اگر تم اوسمین گھستے تو ہمیشہ قیامت تک اوسمین پڑے رہتے یعنی اوس آگ مین جسکو عبد اللہ بن حذافہ سہمی نے جلایا تھا جو ایک سردار تھا حضرتؐ کے سردارون سے **ف** عبد اللہ بن حذافہ کو حضرتؐ نے ایک لشکر کا سردار بنا کر کہین جہاد کو بھیجا اور لشکر سے فرمایا کہ جو تمہارا سردار کہے اوسکی طاعت کیجیو تو ایک روز عبد اللہ اپنے لشکر سے غصے مین آئے اور بہت سی آگ روشن کی اور لشکر سے کہا کہ اس آگ مین گھس جاؤ اس واسطے کہ حضرتؐ نے میری اطاعت تمپر واجب کر دی ہو لشکر نے کہا کہ ہمنے حضرتؐ کا کلمہ دوزخ کی آگ کے خوف سے کہا ہو ہم آگ مین کیونکر گھسین جب یہ قصہ حضرتؐ نے سنا تب یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سردار کی اطاعت اور ماباپ کی اطاعت اور استاد

یا پیر کی اطاعت خلاف شرع کام مین ہرگز درست نہین چنانچہ دوسری حدیث مین صاف آیا ہی کہ کسی مخلوق کی اطاعت خدا کے گناہ مین درست نہین

۱۳۳۲ تابعداری تو نیک کام مین چاہیے خ اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَوْ دُعِيتُ اِلَىٰ كُرَاعٍ لَاَجَبْتُ وَلَوْ اُهْدِيَ اِلَيَّ ذِرَاعٌ اَوْ كُرَاعٌ لَقَبِلْتُ بخاری مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر مین دعوت مین بکری کے دست یا پیچہ کی طرف بلایا جاؤن تو البتہ قبول کرون اور اگر بکری کا ہاتھ یا پاؤن کا مجکو تحفہ دیا جائے تو قبول کرون ف یعنی دعوت اور تحفے مین تھوڑے بہت اور اچھے برے کا خیال نچاہیے سلمان کی خاطرداری ضرور ہی

۱۳۳۳ م اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَوْ دَنَا مِنِّي لَاخْتَطَفَتْهُ الْمَلَائِكَةُ عُضْوًا عُضْوًا يَعْنِي اَبَا جَهْلٍ مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر ابوجہل میرے پاس جاتا تو اوسکے جوڑ جوڑ کو فرشتے اچک لیجاتے ف ابوجہل نے ایکبار کافرون سے پوچھا کہ تمہارے روبرو محمد اپنا موہنہ خاک پر ملتا ہی یعنی سجدہ کرتا ہی کافرون نے کہا کہ ہان ابوجہل نے کہا لات اور عزی کی قسم کہ اگر مین اوسکو اس حالت مین دیکھون تو اپنے پاؤن سے اوسکی گردن کچل ڈالون سو ایک دن حضرت نماز پڑھتے تھے کہ وہ ناپاک اوسی قصد پر چلا جب حضرت کے پاس گیا تو اولٹے قدمون خوف کے مارے بھاگا لوگون نے کہا تو کیون اسطرح بھاگا اوسنے کہا کہ مجکو اپنے اور محمد کے درمیان آگ سے بھری ہوئی خندق نظر پڑی اور اوسکے گرد اور اندر نہایت آگ اور بہت پر معلوم ہوئے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اگر میرے قریب وہ مردود جاتا تو فرشتے اوسکو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالتے یہ حدیث معجزہ ہی

۱۳۳۴ م اَبُوْ مُوْسىٰ لَوْ رَاَيْتَنِيْ وَاَنَا اَسْتَمِعُ لِقِرَاءَتِكَ الْبَارِحَةَ قَالَهٗ لَهٗ مسلم مین ابوموسی رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تو مجکو دیکھتا جس وقت کہ مین رات کو بیٹھا قرآن پڑھنا سنتا تھا تو تجکو بھلا معلوم ہوتا اور تو زیادہ خوش آوازی سے پڑھتا یہ حضرت نے ابوموسی سے فرمایا ف ابوموسی نہایت خوش آواز تھے رات کو قرآن پڑھتے تھے کہ حضرت اودھر سے گذرے تو کھڑے ہوکر سنا کیے صبح کو یہ حدیث ابوموسی سے فرمائی

۱۳۳۵ خ ابْنُ عَبَّاسٍ لَوْ سَاَلْتَنِيْ هٰذِهِ الْقِطْعَةَ مَا اَعْطَيْتُكَهَا وَلَنْ تَعْدُوَ اَمْرَ اللّٰهِ فِيْكَ وَلَئِنْ اَدْبَرْتَ لَيَعْقِرَنَّكَ اللّٰهُ وَاِنِّيْ لَاَرَاكَ الَّذِيْ اُرِيْتُ فِيْكَ مَا اُرِيْتُ وَهٰذَا ثَابِتٌ يُجِيْبُكَ عَنِّيْ قَالَهٗ لِمُسَيْلِمَةَ وَثَابِتٌ هُوَ ثَابِتُ بْنُ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ بخاری مین عبداللہ بن عباس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے مسیلمہ کذاب سے فرمایا کہ اگر تو مجسے اس کھجور کی چھڑی کا ٹکڑا مانگیگا تو اتنا بھی تجکو نہ دونگا اور خدا کے قصد کو جو تیرے حق مین ٹھن چکا ہی تو اوسکو ہرگز نہ ہٹا سکیگا یعنی تجکو ہلاک کریگا اور دونون جہان مین فضیحت کریگا اور اگر تو اسلام سے پھرا تو البتہ خدا تیرے کو نچے کاٹے گا اور مقرر مین تجکو وہی جانتا ہون جو مجکو خواب مین دکھلایا گیا جو کہ دکھلایا گیا اور یہ ثابت تجکو میری طرف سے جواب دیگا مراد ثابت سے وہ ثابت ہی جو قیس بن شماس کا بیٹا ہی ف عبداللہ بن عباس رضی سے روایت ہی کہ مسیلمہ کذاب حضرت کی حیات مین ملک یمامہ سے بہت اپنی قوم کا ہجوم لیکر مدینے مین آیا اور حضرت کو پیغام دیا کہ اگر محمد اپنی موت کے بعد پیغمبری کا عہد

مجکو دیتا کہ مین ملک کا مالک ہون تو مین اسلام قبول کرون اور تابعدار ہون تو حضرت اوسکے پاس تشریف لیگئے حضرت کے ہاتھہ مین کھجور کی
چھڑی تہی اوسکے سر کے اوپر کھڑے ہوکر یہ حدیث فرمائی یعنی مین تیرا حال خواب مین دیکھہ چکا ہون کہ تو پیغمبری کا دعوی کریگا تو خدا تجکو غارت
بھی کریگا اور مسیلمہ کذاب نے قرآن کے مقابلے مین کچھہ خرافات اور واہیات کی تک بندی کی تھی سو فرمایا کہ وہ خرافات میرے سننے کے
لائق نہین اوسکی جوابدہی کو میری طرف سے ثابت بن قیس کفایت کرتا ہی ثابت بن قیس انصاری تھے بڑے گویا حضرت کے خطیب چنانچہ
ثابت نے اوسکے خرافات کو ایسا پچھاڑا کہ کچھہ ثابت نرکھا بعد اوسکے مسیلمہ کذاب اپنے ملک کو پلٹ گیا اور وہان حضرت کی پیغمبری مین شرکت کا
دعوی کیا حضرت کو خط لکھا کہ ہم نبوت مین تمہارے شریک ہوئے سب ملک کی زمین آدھی تمہاری آدھی ہماری حضرت نے جواب لکھا کہ زمین تو
حقیقت مین خدا کی ہی اپنی بندون سے جسکو چاہے اوسکو دے اور آخرت تو خاص پرہیزگارون کے لیے ہی بعد حضرت کے انتقال کے مسیلمہ نے شرکت کا دعوی
چھوڑ کر کل نبوت کا دعوی شروع کیا ہزارون لوگ اوسکے تابعدار ہوگئے تھے صدیق اکبرؓ نے اپنی خلافت مین خوب فوج کشی کرکے اوسکو مارا اور
وسکے لوگون کو مٹایا اگر صدیق اکبرؓ اوسکو نہ مارتے تو اب تک اوسکے لوگ اوسی کا کلمہ پڑھے جاتے بڑا دین مین فساد پڑتا جیسے شیعہ سنی مین بحث
رہتی ہی اوسکے مذہب والون سے بھی رہتی اسی مقام سے اگر آدمی غور کرے تو صدیق اکبرؓ کی فضیلت کو سمجھہ جاوے کہ دین مین ایسے ایسے عمدہ کام اون سے
ہوئے **خ** ابْنِ عَبَّاسٍ لَوْ فَعَلَهُ لَأَخَذَتْهُ الْمَلَائِكَةُ يَعْنِي أَبَا جَهْلٍ لَمَّا قَالَ لَئِنْ رَأَيْتُ مُحَمَّدًا يُصَلِّي عِنْدَ الْكَعْبَةِ لَأَطَأَنَّ عَلَى رَقَبَتِهِ
بخاری مین عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر وہ بے ادبی کرتا تو اسکو فرشتے پکڑ لیتے یعنی ابو جہل کو جب کہ اوسنے کہا تھا کہ اگر مین
محمد کو کعبے پاس نماز پڑھتے دیکھا تو اوسکی گردن کچل ڈالونگا **ف** اسکا قصہ تیسری حدیث مین مفصل ہو چکا **ق** جَابِرٌ لَوْ قَدْ جَاءَ مَالُ الْبَحْرَيْنِ قَدْ أَعْطَيْتُكَ
هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا قَالَ لَهُ بخاری اور مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر بحرین کا مال آویگا تو مین تجکو دونگا اسقدر اور اسقدر اور اسقدر یعنی لپ بھر بھر کی تین بار
دونگا یہہ حضرت نے جابر سے کہا **ف** جابرؓ سے روایت ہی کہ مجسے حضرت نے یہ وعدہ کیا تھا حضرت کی زندگی مین بحرین کے ملک سے مال نہ آیا جب حضرت کا انتقال ہوا اور صدیق اکبر خلیفہ ہوئے تو
اوس ملک سے مال آیا صدیق اکبر نے کہا کہ جسکا حضرت پر قرض ہو یا جس سے حضرت نے کچھہ دینے کا وعدہ کیا ہو وہ ظاہر کرے تب مینے یہ حدیث بیان
کی صدیق اکبر نے کہا مجسے کہ اپنا لپ بھرا اور گن لینے اون درہمون سے اپنے دونون ہاتھہ بھرے گنا تو پانچ سو درہم تھے صدیق اکبر نے کہا کہ ہزار
درم اور گن لے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو مالک وعدہ کرے تو اوسکا نائب اوس وعدے کو پورا کرے **م** أَبُو هُرَيْرَةَ لَوْ قُلْتُ نَعَمْ لَوَجَبَتْ
وَلَمَا اسْتَطَعْتُمْ قَالَهُ حِينَ قِيلَ أَكُلَّ عَامٍ يَعْنِي وُجُوبَ الْحَجِّ مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر مین ہان کہتا تو ہر سال
حج واجب ہو جاتا اور ہرگز تمسے نہو سکتا یہ حضرت نے فرمایا جب لوگون نے کہا تھا کہ کیا ہر سال حج فرض ہی **ف** حضرت نے حجۃ الوداع مین فرمایا

اے لوگو خدا نے تمپر حج فرض کیا سو تم حج کرو اقرع بن حابس نے پوچھا کہ یا حضرت کیا ہر سال حج فرض ہے تین بار پوچھا حضرت نے شفقت کے سبب سے جواب نہ دیا بعد اسکے یہ حدیث فرمائی یعنی بے تامل اور بیفائدہ نہ سوال کیا کرو اگر ہر سال فرض ہوتا تو حضرت خود صاف بیان کرتے ق

۱۱۳۹ عمران بن حصین لو قلتها وانت تملك امرك افلحت كل الفلاح قاله لاسير من بني عقيل اصابوا معها العضباء فاوثقوه فقال اني مسلم بخاری اور مسلم مین عمران بن حصین سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تو اوسکو کہتا یعنی اسلام ظاہر کرتا اوس حالت مین کہ تو اپنا اختیار رکہتا تہا تو نہایت چھٹکارا پاتا یہ حضرت نے قوم بنی عقیل کے قیدی کو فرمایا جسکے پاس اصحاب نے وہ اونٹنی پائی جسکا نام عضباء تہا پھر اصحاب نے اوسکو باندھا تو اوسنے کہا کہ مین تو مسلمان ہون ف مصابیح مین عمران بن حصین سے روایت ہے کہ قوم ثقیف قوم بنی عقیل سے ہم قسم تھی سو ثقیف کی قوم نے حضرت کے دو صحاب پکڑ رکھے حضرت کے اصحاب بنی عقیل کے ایک شخص کو پکڑ لائے اوس شخص نے حضرت سے کہا کہ مجکو کیون پکڑا ہے حضرت نے فرمایا کہ تو اپنے ہمقسم لوگون کے بدلے گرفتار ہوا ہے جب حضرت وہان سے ہٹے تو اوسنے کہا ای محمد مین تو مسلمان ہون تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اگر حالت اختیار مین قبل قید ہونے سے تو اسلام ظاہر کرتا تو تیرے حق مین بہت بھلا ہوتا اب چھوٹ نہین سکتا پھر حضرت نے اوسکو بدلا دیکر اپنے دونون اصحاب قوم ثقیف کی قید سے چھڑا لیے خ

۱۱۴۰ ابو هريرة لو كان الايمان معلقا بالثريا لناله ابناء فارس وفي رواية لو كان الايمان عند الثريا لناله رجال او رجل من هؤلاء بخاری مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر ایمان پروین پر لٹکا ہوتا تو بھی فارسیون کی اولاد اوسکو پا جاتی اور دوسری روایت یون ہے کہ اگر ایمان پروین پاس ہوتا تو بھی ان فارسیون سے ایک مرد یا بہت مرد پا جاتے ف مصابیح مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ ہم حضرت پاس بیٹھے تھے کہ سورہ جمعہ کی یہ آیت اوتری وآخرين منهم لما يلحقوا بهم یعنی پاک ہے وہ خدا جسنے پیغمبر بھیجا عرب کی طرف اور اورون کی طرف جو ابھی عرب کو نہین ملے ایک مرد نے تین بار پوچھا کہ وے لوگ کون ہین جو عرب کے سوا ہین تو حضرت نے سلمان فارسی پر ہاتھ رکھا اور یہ حدیث فرمائی ثریا اور پروین اون چند ستارون کا نام ہے جو نہایت متصل ہین جیسے گلدستہ سو فرمایا کہ اگر ایمان نہایت دور ہوتا جہان نظر نہین کام کرتی ہے تو بھی فارسیو نکو نصیب ہوتا اس حدیث مین فارسیون کی باریک بینی اور استعداد ایمانی بیان فرمائی سو حقیقت مین ملک فارس مین بڑے بڑے کمال والے ظاہر باطن کے عالم پیدا ہوئے جیسے امام اعظم اور اونکے شاگرد اور عمدہ محدث جیسے امام بخاری اور مسلم پیدا ہوئے علماے دین نے فرمایا ہے کہ اگر امام اعظم نہوتے تو دین کا بھید لوگو نکو سمجھنا مشکل ہوتا عبید اللہ تستری نے کہا اگر بنی اسرائیل مین ابو حنیفہ کے برابر کوئی عالم ہوتا تو وے لوگ گمراہ نہوتے خ

۱۱۴۱ جبير بن مطعم لو كان المطعم بن عدي حيا ثم كلمني في هؤلاء النتنى لتركتهم يعني اسارى بدر بخاری مین جبیر بن مطعم سے روایت ہے کہ

حضرتؐ نے فرمایا کہ اگر مطعم بن عدی زندہ ہوتا اور ان ناپاک گندون کے حق مین سفارش کرتا تو مین اونکو چھوڑ دیتا یہ حضرتؐ نے جنگ بدر کے قیدیون کی طرف اشارہ کیا **ف** مطعم بن عدی مکے مین ایک کافر تھا حضرتؐ پر اوس نے احسان کیا تھا سو فرمایا کہ اگر وہ زندہ ہوتا اور ان قیدیون کی سفارش کرتا تو مین اونکو چھوڑتا معلوم ہوا کہ کافر کے احسان کے بدلے بھی احسان کرنا چاہیے

۱۱۶۲ **م** اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ لَوْ كَانَ ذٰلِكَ ضَارًّا ضَرَّ فَارِسَ وَالرُّوْمَ يَعْنِي الْعَزْلَ عَنِ الْمَرْأَةِ مسلم مین اسامہ بن زیدؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اگر یہ ضرر کرتا تو فارسیون اور رومیونکو بھی ضرر کرتا یعنی دودھ پلانے والی عورت سے صحبت کرنا **ف** ایک شخص نے کہا کہ مین اپنی عورت سے صحبت کر کے باہر انزال کرتا ہون حضرتؐ نے فرمایا تو کس واسطے یہ کرتا ہے اوسنے کہا کہ میری عورت لڑکے کو دودھ پلاتی ہے مین ڈرتا ہون کہ لڑکے کو حمل رہنے سے کچھ ضرر نہووے تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی اگر اسمین کچھ ضرر ہوتا تو فارسیون اور رومیون کی اولاد کو ضرر کرتا حالانکہ وے لوگ دودھ پلانے والی عورتون سے صحبت کرتے ہین اور حمل بھی رہتا ہے اور کچھ اونکی اولاد کو ضرر نہین ہوتا معلوم ہوا کہ امور دنیاوی مین تجربہ حجت ہے

۱۱۶۳ **ف** اَنَسٌ لَوْ كَانَ لِابْنِ اٰدَمَ وَادِيَانِ مِنْ مَالٍ لَابْتَغٰى اِلَيْهِمَا ثَالِثًا وَلَا يَمْلَأُ جَوْفَ ابْنِ اٰدَمَ اِلَّا التُّرَابُ وَيَتُوْبُ اللّٰهُ عَلٰى مَنْ تَابَ بخاری اور مسلم مین انسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اگر آدمی پاس دو جنگل بھر مال ہوتا تو اونکے ساتھ اور تیسرے جنگل کو بھی تلاش کرتا اور آدمی کا پیٹ سوائے خاک کے نہین بھرتا اور خدا اوسی پر رحمت سے متوجہ ہوتا ہے جو حرص اور لالچ سے توبہ کرتا ہے **ف** یعنی آدمی کی حرص اگرچہ بہت مالدار ہو زندگی مین کسی طرح نہین گھٹتی اور زیادہ طلبی کبھی کم نہین ہوتی اسکا پیٹ قبر کی خاک بغیر کوئی چیز نہین بھر سکتی پھر کم حرصی اور قناعت کی تعریف فرمائی شعر تنگ چشم مرد دنیا دار را ٭ یا قناعت پر کند یا خاک گور بعضی روایت مین آیا ہے کہ یہ حدیث قرآن کی آیت تھی آخر کو منسوخ ہو گئی

۱۱۶۴ **خ** اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَوْ كَانَ لِيْ مِثْلُ اُحُدٍ ذَهَبًا لَسَرَّنِيْ اَنْ لَا يَمُرَّ عَلَيَّ ثَلٰثُ لَيَالٍ وَعِنْدِيْ مِنْهُ شَيْءٌ اِلَّا شَيْءٌ اُرْصِدُهُ لِدَيْنٍ بخاری مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اگر میرے پاس اُحد کے پہاڑ برابر سونا ہوتا تو مجکو یہی بھلا معلوم ہوتا کہ میرے پاس تین راتین گذرین اور کچھ اوسمین سے میرے پاس باقی رہتا مگر اوس قدر جو قرض ادا کرنے کے واسطے رکھون **ف** حدیث مین سخاوت اور ترک دنیا کی فضیلت ہے اور اشارہ ہے کہ قرض ادا کرنے کی فکر اور کوشش واجب ہے

۱۱۶۵ **م** جَابِرٌ لَوْ لَمْ تَكِلْهُ لَاَكَلْتُمْ مِنْهُ وَلَقَامَ لَكُمْ قَالَهُ لِرَجُلٍ جَاءَهُ يَسْتَطْعِمُهُ فَاَطْعَمَهُ شَطْرَ وَسْقِ شَعِيْرٍ فَمَا زَالَ الرَّجُلُ يَاْكُلُ مِنْهُ وَامْرَاَتُهُ وَضَيْفُهُمَا حَتّٰى كَالَهُ مسلم مین جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اگر تو اناج کو پیمانے سے نہ ناپتا تو تمہارا تمام گھر کھاتا اور اناج بنا رہتا یہ حضرتؐ نے اوس مرد کو کہا جو حضرتؐ سے اناج مانگتا تھا سو اوسکو حضرتؐ نے تیس صاع یعنی قریب دو من کے جو دیے سو اوسمین وہ مرد اور اوسکی جورو اور اونکے مہمان ہمیشہ مدت تک کھاتے رہے یہان

تک کہ اوسنے اناج کو ناپا تو چک گیا **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اناج کو تولنے ناپنے سے برکت کم ہو جاتی ہے اور اول باب میں اس مضمون کی حدیث ہے کہ اناج کے تولنے ناپنے میں برکت ہے تو مطلب یہ ہے کہ مول لینے اور بیچنے کے وقت تو تولنا ضرور ہے تاکہ کمی زیادتی نہو اور اپنے گھر کے خرچ کے واسطے تولنا نچاہیے کہ اسمین بے برکتی ہے اسواسطے کہ تو ال تول خرچ کرنے والے کی نظر خدا پر نہین رہتی اناج پر رہتی ہے

1146 **م** اِبْنُ عَبَّاسٍ لَوْ يُعْطَى النَّاسُ بِدَعْوَاهُمْ لَادَّعَى نَاسٌ دِمَاءَ رِجَالٍ وَأَمْوَالَهُمْ وَلَكِنَّ الْيَمِينَ عَلَى الْمُدَّعَى عَلَيْهِ مسلم مین عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر بدون گواہ صرف دعوے پر لوگون کو دلایا جاوے تو مقرر بعضے لوگ مردون کے خونون اور مالون کا ناحق دعوی کرین ولیکن مدعا علیہ پر تو قسم ہے **ف** یعنی اگر شرع مین مدعی سے گواہ طلب نہوتے صرف دعوی کرنے پر مقدمہ فیصل ہوتا تو بہت بے دین لوگ لوگون کے ناحق خون کرا ڈالتے اور مال ہضم کرتے اسواسطے شرع مین یہ قاعدہ مقرر ہوا کہ جب مدعی دعوی کرے اور معتبر گواہ لاوے تو جیتے اور اگر اوسکے گواہ نہون تو مدعا علیہ قسم کھاوے کہ مدعی جھوٹا ہے تو مدعی ہارے اور اگر گواہ نہون اور مدعا علیہ قسم سے انکار کرے تو مدعا علیہ ہارے مدعی جیتے چنانچہ یہ تفصیل اور احادیث مین موجود ہے

1147 **ق** اَبُوْهُرَيْرَةَ لَوْ يَعْلَمُ الْكَافِرُ بِكُلِّ الَّذِي عِنْدَ اللهِ مِنَ الرَّحْمَةِ لَمْ يَيْأَسْ مِنَ الْجَنَّةِ وَلَوْ يَعْلَمُ الْمُؤْمِنُ بِكُلِّ الَّذِي عِنْدَ اللهِ مِنَ الْعَذَابِ لَمْ يَأْمَنْ مِنَ النَّارِ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہے کہ اگر کافر خدا کی سب رحمت کو جانے تو باوجود کفر کے بہشت سے ہرگز ناامید نہو اور اگر ایماندار خدا کے سب عذاب کو جانے تو دوزخ سے ہرگز نڈر نہوے **ف** شعر اگر در دہد یک صلای کرم ٭ عزازیل گوید نصیبی برم ٭ ور از نم کر از فعل بر سند وقول ٭ اولو العزم را تن بلرزد ز ہول ٭ رحمت اور عذاب خدا کی دو صفتین ہین اور خدا کی صفت کی انتہا نہین جیسے اوسکی ذات کامل ہے ویسی اوسکی صفت

1148 **ق** اَبُوْجُهَيْمٍ عَبْدُاللهِ بْنُ الْحَارِثِ لَوْ يَعْلَمُ الْمَارُّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي مَاذَا عَلَيْهِ لَكَانَ أَنْ يَقِفَ أَرْبَعِيْنَ خَيْرًا لَهُ مِنْ أَنْ يَمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ بخاری اور مسلم مین ابوجہیم سے روایت ہے جنکا نام عبداللہ بن حارث ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر نمازی کے آگے کا چلنے والا جانتا کہ اوسپر کیسا عذاب ہوگا تو مقرر اوسکو وہان کا کھڑا ہو رہنا چالیس برس یا چالیس مہینے یا چالیس گھڑی اوسکے آگے چلنے سے بہتر معلوم ہوتا **ف** اس حدیث مین راوی نے صاف روایت نہین کی کہ چالیس برس حضرت نے فرمائے یا چالیس مہینے یا چالیس دن یا گھڑی لیکن امام طحاوی نے جو بڑے محدث ہین کہا ہے کہ چالیس برس مراد ہین مہینے یا دن مراد نہین واللہ اعلم نمازی کے آگے چلنا اوس وقت مین گناہ ہے جب اوسکے آگے کچھ آڑ نہو اور اگر آڑ ہو تو درست ہے گناہ نہین

1149 **ق** اَبُوْهُرَيْرَةَ لَوْ يَعْلَمُ الْمُؤْمِنُ مَا عِنْدَ اللهِ مِنَ الْعُقُوْبَةِ مَا طَمِعَ بِجَنَّتِهِ أَحَدٌ وَلَوْ يَعْلَمُ الْكَافِرُ مَا عِنْدَ اللهِ مِنَ الرَّحْمَةِ مَا قَنَطَ مِنْ جَنَّتِهِ أَحَدٌ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر ایماندار جانتا جتنا کہ خدا کے پاس عذاب ہے تو اوسکی بہشت کی کوئی طمع نکرتا اور اگر کافر جانتا جتنی کہ خدا کے پاس رحمت ہے تو اوسکی بہشت سے کوئی ناامید نہوتا

1150 **ق** اَبُوْهُرَيْرَةَ لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي النِّدَاءِ وَالصَّفِّ

الاوّل ثم لم یجدوا الا ان یستهموا علیه لاستهموا ولو یعلمون ما فی التہجیر لاستبقوا الیہ ولو یعلمون ما فی العتمۃ والصبح
لاتوهما ولو حبوا بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر لوگ جانین جتنا ثواب کہ اذان دینے اور جماعت کی اول صف مین ہو پھر
جھگڑا فیصل ہونیکا کوئی طریق نپاوین سوا قرعہ ڈالنے کے تو البتہ قرعہ ہی ڈالین اور اگر جانین کہ کیا ثواب ہی ظہر کے اول وقت نماز پڑھنے
مین تو جماعت کے واسطے مسجد مین حاضر ہونے کی نہایت جلدی کرین اور اگر جانین کہ کتنا ثواب ہو عشا اور فجر کی جماعت کا تو آوین گھسٹتے
ف یعنی اگر اذان اور اول صف کا ثواب معلوم ہو جاوے تو لوگون مین جھگڑا پڑے ہر ایک شخص یہی چاہے کہ مین ہی اذان دون اور مین ہی صف اول مین
داخل ہون پھر یہ جانین کہ یہ جھگڑا بدون قرعہ کے نہ فیصل ہوگا تو ضرور قرعہ ڈالین جسکا نام نکلے وہ اذان کہے اور صف مین داخل ہو اور اگر جماعت فجر
اور عشا کا ثواب معلوم ہو اور مسجد مین بسبب ضعف اور ناتوانی کے پانو سے نہ آسکین تو لڑکون کی طرح گھسٹتے ہوئے آوین حدیث مین اذان اور صف
اول اور ظہر کے اول وقت اور حضور جماعت فجر اور عشا کی فضیلت کا بیان ہو لیکن دوسری حدیث مین آیا ہو کہ گرمی مین ظہر کی نماز ٹھنڈے وقت
1151 مستحب ہی تاکہ لوگون کو تکلیف نہو اور جماعت پوری ہو خ ابن عمر لو یعلم الناس ما فی الوحدۃ ما سار راکب وحدہ بلیل ابدًا
بخاری مین عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر لوگ جانین جو کہ تنہائی مین ضرر ہی تو رات کو کوئی سوار تنہا کبھی نکلے ف معلوم ہوا کہ
رات کو تنہا سفر کرنا درست نہین اسواسطے کہ اسمین دینی اور دنیاوی دونون نقصان ہین دینی نقصان تو یہ کہ نماز جماعت سے محروم رہا اور دنیاوی یہ کہ تنہائی
مین رات کو وحشت اور وہم اور ضرر راہزن اور شیر وغیرہ کا اکثر ہوتا ہی اور جب رات مین سوار کو سفر کرنا منع ہوا تو پیادے کو زیادہ تر نادرست ہی مثل
1152 مشہور ہی کہ الرفیق ثم الطریق **فصل** اس فصل مین وہ حدیثین ہین جنکے سرے پر لولا کا لفظ ہو ق ابن عباس لولا ان اشق علی امتی
لامرتهم ان یصلوها کذلک یعنی صلوۃ العشاء **قاله** حین اخرها بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عباس رض سے روایت ہو کہ حضرت
نے فرمایا کہ اگر مین اپنی امت پر مشکل اور کٹھن نجانتا تو مین اونکو واجب کرکے حکم کرتا کہ عشا کی نماز اسی طرح پڑھا کرین ایجا حضرت نے زیادہ رات گئے عشا کی
نماز پڑھی تب یہ حدیث فرمائی ف معلوم ہوا کہ عشا کی نماز مین تاخیر مستحب ہو یعنی تہائی رات سے آدھی رات تک بعد آدھی رات کے مکروہ وقت ہی
1153 م ابو ہریرۃ لولا ان اشق علی امتی لامرتهم بالسواک مسلم مین ابوہریرہ رض سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر مین اپنی امت پر مشکل نجانتا تو
مین اونکو واجب کرکے مسواک کا حکم کرتا یعنی پنجگانہ نماز مین ف مسواک کرنا سنت ہی بالاتفاق خصوصًا نماز کے وقت اور امام شافعی کے نزدیک
فجر اور ظہر کو زیادہ تاکید ہی مسواک سے بو دفع ہوتی ہی وضو اور قرارت قرآن اور نیند اور سکوت اور بھوک کے وقت زیادہ تر مستحب ہی مسواک
1154 کڑوی لکڑی کی چاہیے پیلو کی مسواک سب سے بہتر چھوٹی انگلی برابر موٹی اور بالشت برابر لنبی خ انس لولا الطیرۃ لکنت امرأ من الا نسا

بخاری مین انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر ہجرت نہوتی تو انصاریون مین سے مین ایک مرد ہوتا **ف** یعنی انصاری اصحاب مجکو ایسے پیارے

1155 خاطر ہین کہ اگر ہجرت کی صفت مجھ مین موجود نہوتی تو مین اپنی ذات کو انصاریون مین شمار کرتا **م** اَنَسٌ لَوْلَا اَنْ لَا تَدَافَنُوْا لَدَعَوْتُ اللّٰہَ اَنْ یُّسْمِعَکُمْ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ مسلم مین انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا اگر مجکو اسکا خوف نہوتا کہ تم عذاب قبر سنکر مردون کا دفن کرنا چھوڑ دوگے تو خدا سے دعا کرتا کہ تمکو عذاب قبر کا سنا دیتا **ف** یعنی اگر تم عذاب قبر کا سنو تو اتنے بدحواس ہو جاؤ کہ دفن کرنا اپنے مردونکا بھول جاؤ معلوم ہوا کہ مردہ قبر مین عذاب کے وقت چلاتا ہی پر آدمی اور جن اس واسطے نہین سنتے کہ انکی زندگی دشوار ہو جاوے **م** اِبْنُ عَبَّاسٍ لَوْلَا اَنَّا

1156 مُحْرِمُوْنَ لَقَبِلْنَاہُ مِنْکَ **قَالَہٗ** لِلصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَۃَ لَمَّا اَھْدٰی اِلَیْہِ حِمَارَ وَحْشٍ مسلم مین عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر ہم احرام باندھے نہوتے تو ہم تجھسے قبول کرتے یہ حضرت نے صعب بن جثامہ سے فرمایا جب کہ اوسنے گورخر کو شکار کرکے حضرت کو تحفہ دیا تھا **ف** یعنی محرم کو زندہ شکار کا لینا درست نہین اس واسطے ہم قبول نہین کرتے معلوم ہوا کہ عذر دینی سے دعوت کا قبول

1157 نکرنا اور تحفہ پھیر دینا درست ہی **ق** اَنَسٌ لَوْلَا اَنَّ مَعِیَ الْھَدْیَ لَاَحْلَلْتُ بخاری اور مسلم مین انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر میرے ساتھ قربانی نہوتی تو البتہ مین عمرہ کرکے حج کا احرام اوتار ڈالتا **ف** کفار کے نزدیک حج کے موسم مین عمرہ کرنا نہایت بد تھا تو اس رسم کے بدلنے کرنے کے واسطے جب حضرت حجۃ الوداع مین بہ نیت حج مکے مین داخل ہوئے تو اصحاب سے فرمایا کہ جسکے ساتھ قربانی نہو وہ عمرہ کرکے احرام اوتار ڈالے پھر حج کے وقت حج کا احرام کرے اور خود حضرت نے احرام نہ اوتارا تھا بعضے اصحاب کو احرام اوتارنے مین حضرت کو احرام باندھے دیکھکر تامل ہوا تب

1158 حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی مین قربانی کی سبب سے ناچار ہو گیا نہین تو مین بھی احرام اوتار ڈالتا **ق** اَنَسٌ لَوْلَا اَنِّیْ اَخَافُ اَنْ تَکُوْنَ مِنَ الصَّدَقَۃِ لَاَکَلْتُھَا بخاری اور مسلم مین انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر مجکو اسکا خوف نہوتا کہ شاید یہ کھجور زکوٰۃ کی ہو تو مین اوسکو کھا جاتا **ف** حضرت نے ایک کھجور راہ مین پڑی دیکھی تب یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ حقیر چیز اگر راہ مین پڑی پاوے جسکے گرجانے

1159 سے مالک کو کچھ غم نہو تو اوسکا لینا اور کھانا درست ہی **ق** اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ لَوْلَا اَنْ یَّشُقَّ عَلَی الْمُسْلِمِیْنَ مَا تَخَلَّفْتُ عَنْ سَرِیَّۃٍ وَلٰکِنْ لَا اَجِدُ حَمُوْلَۃً وَّلَا اَجِدُ مَا اَحْمِلُھُمْ عَلَیْہِ وَیَشُقُّ عَلَیَّ اَنْ یَّتَخَلَّفُوْا عَنِّیْ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر مسلمانون پر رنج نہوتا تو مین کسی لشکر کا ساتھ نچھوڑتا و لیکن مین باربرداری اور سواری نہین پاتا اور میرے پاس وہ چیز نہین جسپر سب اصحاب کو سوار کرون اور مجھپر رنج ہوتا ہی کہ مسلمان مجھسے چھوٹ رہین **ف** سریہ اوس لشکر کو کہتے ہین جو سپاہیون سے زیادہ ہون اور حضرت اونکے ساتھ تشریف لیگئے ہون یعنی حضرت کی کمال دلی خواہش تھی کہ ہر ایک لڑائی مین شریک ہون لیکن ابتدا اسلام مین سب لیسا اور

قلت سواری سے سب اصحاب ساتھ نجاسکتے تھے اس سبب سے حضرت بھی رک جاتے تھے اور حضرت کو بدون اصحاب کے جانا اسواسطے پسند نہ تھا کہ نجانے والے جہاد کے ثواب سے محروم رہتے اس حدیث مین جہاد کی فضیلت اور رفیقون کی رعایت رکھنے کا بیان ہی

١١٦٠ ق اَبُو هُرَيْرَةَ لَوْلَا بَنُو إِسْرَائِيلَ لَمْ يَخْنَزِ اللَّحْمُ وَلَوْلَا حَوَّاءُ لَمْ تَخُنْ أُنْثَى زَوْجَهَا بخاری ومسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر بنی اسرائیل کی قوم نہوتی تو گوشت نہ سڑتا اور اگر حوا نہوتی تو کوئی عورت اپنے خاوند سے خیانت اور بدخواہی نکرتی **ف** حضرت موسی کے ساتھ بنی اسرائیل کو من اور سلوی اوترتا تھا اور حکم خدا یہ تھا کہ باسی نرکھنا کہ ہر روز تمکو تازی شیرینی اور تازہ چڑیون کا گوشت ملا کریگا بنی اسرائیل نے حرص کے سبب سے گوشت کو باسی اوٹھا رکھا کہ اگر کل نملے تو کام آوے سو وہ سڑ گیا یعنی گوشت سڑتا ہی رکھہ چھوڑنے سے اور اول باسی رکھنے کی رسم بنی اسرائیل سے نکلی تو اگر بنی اسرائیل یہ رسم نہ نکالتے تو کوئی باسی نرکھتا تو کیونکر گوشت سڑتا اور حضرت حوا نے حضرت آدم سے یہ خیانت کی کہ حضرت آدم کو دل سے چاہتی تھین اور ظاہر مین حضرت آدم سے کہتی تھین کہ مین تمکو نہین چاہتی اکہ یون خیانت کی کہ حضرت آدم کو شیطان کے ورغلانے سے حضرت حوا ہی نے گیہون کھلایا یعنی عورتون مین خیانت کی خو اول حضرت حوا سے شروع ہوئی

١١٦١ م اِبْنُ عُمَرَ لَوْ لَمْ تُذْنِبُوا لَجَاءَ اللّٰهُ بِقَوْمٍ تُذْنِبُونَ فَيَغْفِرُ لَهُمْ وَيُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ مسلم مین عبد اللہ بن عمر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تم گناہ نکرتے تو خدا اور قوم کو لاتا کہ وے گناہ کرتے پھر اونکو خدا بخشتا اور انکو بہشت مین لیجاتا **ف** اس حدیث کا مضمون دو بار ہو چکا مطلب یہ کہ اوسمین دلاسا ہی اہل خوف اور گنہگاران تائب کو اور اشارہ ہی کہ گناہ حکمت الٰہی کے مخالف نہین تاکہ اوسکی رحمت اور غفاری کی صفت ظاہر ہو اور یہ مطلب نہین کہ آدمی اپنے گناہون سے بالکل نڈر ہو جاوے کہ یہ تو صاف کفر ہی

فصل اس فصل مین وہ حدیثین ہین جنکے سرے پر اِنْ اور اَن کی لفظ ہی

١١٦٢ م اُمُّ الْحُصَيْنِ الْاَحْمَسِيَّةُ اِنْ اُمِّرَ عَلَيْكُمْ عَبْدٌ حَبَشِيٌّ مُجَدَّعٌ فَاسْمَعُوا وَاَطِيعُوا مَا قَادَكُمْ بِكِتَابِ اللّٰهِ مسلم مین ام الحصین رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر نکٹا بوچا حبشی غلام حاکم کیا جاوے تو بھی تم اوسکی اطاعت اور تابعداری کیجیو جب تک تمکو قرآن پر چلاوے **ف** یعنی اگرچہ حاکم نہایت حقیر اور نالائق ہو تو بھی احکام شرعی مین اوسکی طاعت واجب ہی اس حاکم سے مراد وہ حاکم ہین جو خلیفہ کی طرف سے حاکم ہوئے ہون اس واسطے کہ بادشاہ اور خلیفہ غلام نہین ہوسکتا یا غلام سے مراد آزاد غلام ہو

١١٦٣ م جَابِرٌ اِنْ بِعْتَ مِنْ اَخِيكَ ثَمَرًا فَاَصَابَتْهُ جَائِحَةٌ فَلَا يَحِلُّ لَكَ اَنْ تَاْخُذَ مِنْهُ شَيْئًا بِمَ تَاْخُذُ مَالَ اَخِيكَ بِغَيْرِ حَقٍّ مسلم مین جابر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تو نے اپنے بھائی مسلمان سے کوئی پھل بیچا پھر اوسکو کوئی آفت لگ گئی تو تجکو حلال نہین اوسکی قیمت سے کچھہ کس چیز کے بدلے اپنے مسلمان بھائی کا مال ناحق لیگا **ف** امام احمد کا یہی مذہب ہی کہ جب مالک نے درخت پر میوہ لگا بیچا پھر کسی آفت سے میوہ برباد گیا تو مالک کچھہ بھی قیمت مول لینے والے سے نلیوے اور امام مالک کے نزدیک

تھائی قیمت کم کر دیوے اور امام اعظم اور امام شافعی کے نزدیک اگر مالک نے سپرد کر دیا ہو تو قیمت لینا درست ہی لیکن کچھ قیمت معاف کرنا
۱۱۶۴ مستحب ہی اور اگر سپرد کرنے سے پہلے میوہ برباد ہوا ہو تو کسی امام کے نزدیک قیمت لینا درست نہیں **خ** اِبْنُ عُمَرَ اِنْ تَطْعَنُوا فِیْ اِمَارَتِہٖ فَقَدْ کُنْتُمْ تَطْعَنُوْنَ فِیْ اِمَارَۃِ اَبِیْہِ مِنْ قَبْلُ وَاَیْمُ اللّٰہِ اِنْ کَانَ لَخَلِیْقًا لِّلْاِمَارَۃِ وَاِنْ کَانَ لَمِنْ اَحَبِّ النَّاسِ اِلَیَّ وَاِنَّ هٰذَا لَمِنْ اَحَبِّ النَّاسِ بَعْدَهٗ یَعْنِیْ اُسَامَۃَ بْنَ زَیْدٍ بخاری مین عبد اللہ بن عمر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا اگر تم اب طعنہ دیتے ہو اسامہ بن زید کی سرداری مین سو البتہ تم اوسکے باپ کی یعنی زید کی سرداری مین بھی طعنہ دیتے تھے اور قسم خدا کی زید سرداری کے لائق تھا اور ہر سب لوگون سے وہ مجکو زیادہ پیارا تھا اور البتہ یہ اسامہ اونکے بعد سب لوگون سے میرے نزدیک زیادہ تر پیارا ہی **ف** زید حضرت کے آزاد غلام تھے انکو حضرت نے لشکر کا سردار کر کے شام مین بھیجا تھا جب وہ وہان شہید ہوئے تب حضرت نے اونکے بیٹے اسامہ کو سردار لشکر کیا کہ اپنے باپ کا بدلا لیوے اور اوسکو تسکین حاصل ہو تو بعضے لوگون نے اونکی سرداری مین کچھ تامل کیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے اسامہ اور اونکے باپ زید کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی کہ حضرت کے محبوبون مین داخل ہوئے

۱۱۶۵ **خ** اِبْنُ عُمَرَ اِذَا دُعِیْتُمْ اِلٰی کُرَاعٍ فَاَجِیْبُوْا بخاری مین عبد اللہ بن عمر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تم دعوت مین صرف بکری کے پانون کی نلی کی طرف بلائے جاؤ تو بھی قبول کرو **ف** یعنی دعوت قبول کرنا واجب ہی اگرچہ نہایت حقیر اور ناچیز کھانا ہو

۱۱۶۶ **خ** اَلْبَرَآءُ بْنُ عَازِبٍ اِنْ رَاَیْتُمُوْنَا تَخْطَفُنَا الطَّیْرُ فَلَا تَبْرَحُوْا مَکَانَکُمْ حَتّٰی اُرْسِلَ اِلَیْکُمْ وَاِنْ رَاَیْتُمُوْنَا اَوْطَاْنَاهُمْ فَلَا تَبْرَحُوْا حَتّٰی اُرْسِلَ اِلَیْکُمْ **قَالَہٗ** یَوْمَ اُحُدٍ لِعَبْدِ اللّٰہِ بْنِ جُبَیْرٍ وَّاَصْحَابِہٖ وَکَانُوْا خَمْسِیْنَ رَجُلًا بخاری مین براء بن عازب سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تم ہمکو دیکھو کہ چڑیان ہمکو اچک لیگئین تو بھی تم اپنے مکان سے نہ ہٹیو جب تک کہ مین تمکو نہ بلا بھیجون اور اگر تم ہمکو دیکھو کہ ہمنے ان کافرون کو اپنے قدمون سے کچل ڈالا تو بھی تم اپنے مکان سے نہ ہٹیو جب تک کہ مین تمکو نہ بلا بھیجون یعنی خواہ ہماری شکست ہو خواہ فتح تم اپنے مکان سے بدون بلائے نہ ہٹیو یہ حضرت نے جنگ احد کے دن عبد اللہ بن جبیر اور اونکے ساتھیون سے جو پچاس جوان تھے فرمایا **ف** جنگ احد مین حضرت نے کافرون کا سامنا کیا اور احد کے پہاڑ کو پشت پر دیا اور پہاڑ کے ناکے پر پچاس تیر انداز جنکے سردار عبد اللہ بن جبیر تھے متعین کر کے اون سے یہ حدیث فرمائی اول جب مسلمانون نے حملہ کیا کافرونکی شکست ہوئی لوٹ شروع ہو گئی جو تیر انداز تھے کافرون کی شکست دیکھ کے وہ بھی لوٹنے لگے سوار کافرون کا ناکا جب خالی ہو گیا کافر اودھر سے مسلمانون پر ٹوٹ پڑے سبب شامت نافرمانی کے اسلام کی شکست ہوئی

۱۱۶۷ **ق** اَبُوْ هُرَیْرَۃَ وَزَیْدُ بْنُ خَالِدٍ الْجُهَنِیُّ اِنْ زَنَتْ فَاجْلِدُوْهَا ثُمَّ اِنْ زَنَتْ فَاجْلِدُوْهَا ثُمَّ اِنْ زَنَتْ فَاجْلِدُوْهَا ثُمَّ بِیْعُوْهَا وَلَوْ بِضَفِیْرٍ یَعْنِی الْاَمَۃَ غَیْرَ الْمُحْصَنَۃِ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ اور زید بن خالد سے روایت ہی

حضرت نے فرمایا کہ اگر بے خاوند والی لونڈی حرام کاری کرے تو اوسکو کوڑے مار و پھر اگر حرام کرے تو اسکو کوڑے مارو پھر اگر حرام کرے تو
بھی کوڑے مارو پھر چوتھی بار اوسکو بیچ ڈالو بالون کی رسّی ہی کے ساتھ سہی **ف** یعنی تین بار اگر لونڈی حرام کرے تو اوسکو سزا دیوے چوتھی بار
اوسکو بیچ ڈالے اگرچہ بکمتر قیمت پاوے جیسے بالون کی رسّی ہندوستان مین کیا بدرسم ہو گئی ہی کہ لونڈیان حرام کرتی ہین اور اونکے بے غیرت مالک
کچھ خیال نہین کرتے اپنے اوپر وبال لیتے ہین نہ اونکا نکاح کر دیتے ہین نہ اونکو بیچ ڈالتے ہین اونکی جوابدہی اور عذاب قیامت مین مالکون کی
گردن پر ہوگا **ق** اِبْنُ عَبَّاسٍ اِنْ شِئْتِ صَبَرْتِ وَلَكِ الْجَنَّةُ وَاِنْ شِئْتِ دَعَوْتُ اللهَ اَنْ يُعَافِيَكِ **قَالَهٗ** لِاِمْرَأَةٍ ١١٦٨
كَانَتْ تُصْرَعُ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تو چاہے تو صبر کر اور تجکو بہشت ملیگی اور اگر تو چاہے تو
مین دعا کرون اللہ تجکو چنگا کر دیوے یہ حضرت نے اوس عورت سے فرمایا جو مرگی کی بیماری کر پڑتی تھی **ف** عطا سے روایت ہی کہ عبد اللہ بن عباس نے
کہا کہ دیکھ یہ سیاہ عورت بہشتی ہی حضرت سے اوسنے کہا تھا کہ یا حضرت دعا کیجیے کہ میری مرگی دور ہوئے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی پھر اس عورت نے
کہا کہ مینے بیماری قبول کی اور صبر اختیار کیا لیکن یہ دعا کیجیے کہ مرگی کے وقت میرا بدن نہ کھل جایا کرے حضرت نے دعا کی چنانچہ اوسکا بدن اوس حالت
مین ہرگز نکھلتا تھا معلوم ہوا کہ بیماری اور مصیبت مین صبر کرنے کا بدلا بہشت ہی **ق** عَائِشَةُ اِنْ شِئْتَ فَصُمْ وَاِنْ شِئْتَ فَاَفْطِرْ ١١٦٩
قَالَهٗ لِحَمْزَةَ بْنِ عَمْرٍو الْاَسْلَمِيِّ وَسَاَلَهٗ عَنِ الصِّيَامِ فِي السَّفَرِ وَكَانَ يَسْرُدُ الصَّوْمَ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تیرا جی چاہے تو روزہ رکھ اور اگر تو چاہے تو روزہ نہ رکھ یہ حضرت نے حمزہ بن عمرو اسلمی سے فرمایا اوسنے سفر مین روزہ رکھنے کا
مسئلہ پوچھا تھا اور اوسکی عادت تھی کہ برابر روزے رکھتا رہتا تھا **ف** معلوم ہوا کہ سفر مین روزہ رکھنا اور نہ رکھنا دونون درست ہی **خ** اِبْنُ عُمَرَ ١١٧٠
اِنْ قُتِلَ زَيْدٌ فَجَعْفَرٌ وَاِنْ قُتِلَ جَعْفَرٌ فَعَبْدُ اللهِ بْنُ رَوَاحَةَ **قَالَهٗ** حِيْنَ اَمَّرَ فِيْ غَزْوَةِ مُؤْتَةَ زَيْدَ بْنَ حَارِثَةَ بخاری مین عبد اللہ
بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر زید مارا جاوے تو جعفر طیار سردار ہی اور اگر جعفر بھی مارا جاوے تو عبد اللہ بن رواحہ سردار ہو یہ حضرت نے
فرمایا جب کہ جنگ موتہ مین زید بن حارثہ کو سردار کیا تھا **ف** حضرت کے ایلچی کو حاکم شام نے مار ڈالا تھا اس واسطے حضرت نے آٹھوین سال ہجرت
کے موتہ پر جو ولایت شام کا ایک شہر ہی ہزار آدمی کا لشکر بھیجا اونکا سردار زید بن حارثہ کو کیا پھر یہ حدیث فرمائی چنانچہ تینون سردار شہید
ہو گئے پھر مسلمانون نے مشورہ کر کے خالد بن ولید کو سردار بنالیا سو خدا نے اونکی تدبیر سے فتح نصیب کی معلوم ہوا کہ ایک لشکر کے کئی سردار
درجہ بدرجہ مقرر کرنا درست ہی جس طرح بالفعل انگریزون مین معمول ہی کہ اسمین اگر اول سردار مارا جاوے تو فوج نہین بگڑتی کہ دوسرا قائم
مقام ہو جاتا ہی اور معلوم ہوا کہ اجماع مسلمین حجت ہی جسکو مسلمان اپنا سردار بنا دین وہ خدا اور رسول کو پسند ہی جیسا کہ صحابہ نے خالد کو سردار

مقرر کیا اور حضرت نے اوسکو پسند کیا اور اوسپر کچھ انکار نکیا اسی طرح صدیق اکبرؓ کی خلافت اصحاب کی صلاح اور مشورے سے ہوئی تو صاف
معلوم ہوا کہ مرضی خدا اور رسول کے موافق یہ کام ہوا علاوہ اسکے بہت احادیث مین صدیق اکبرؓ کی خلافت کا اشارہ اور صراحت بھی موجود ہی تو گویا
اجماع اور حدیث ملکر نورٌ علیٰ نور ہو گئی

۱۱۷۱ ق جابرٌ اِن کَانَ عِندَكَ مَاءٌ بَاتَ فِي شَنَّةٍ وَاِلَّا كَرَعْنَا بخاری اور مسلم مین جابرؓ سے روایت
ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تیرے پاس رات بسا پانی مشک مین ہو تو سب سے بہتر اور نہین تو ہم مونہہ لگا کر نہر سے پانی پی لیوین ف حضرت ایک انصاری
صحابی کے باغ مین تشریف لیگئے وہ اپنے باغ کو سینچتا تھا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی سو اوس انصاری نے سرد پانی مین دودھ ملاکر حضرت کو پلایا معلوم
ہوا کہ پانی وغیرہ کا سوال کرنا منع نہین اور ثابت ہوا کہ باسی پانی حضرت کو نہایت پسند تھا اور عاجزی کی راہ سے جاری پانی کو مونہہ لگا کر پینا
سنت ہی

۱۱۷۲ ق جابرٌ اِن كَانَ فِي شَيْءٍ مِنْ اَدْوِيَتِكُمْ خَيْرٌ فَفِي شَرْطَةِ مِحْجَمٍ اَوْ شَرْبَةٍ مِنْ عَسَلٍ اَوْ لَذْعَةٍ بِنَارٍ بخاری اور مسلم مین جابرؓ
سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تمہاری دواؤن مین سے کسی دوا مین بہتری اور شفا ہی تو سینگی کے پچھنون مین اور شہد کے پینے مین اور آگ
سے داغنے مین بھی شفا ہی ف اسواسطے کہ اگر خونی بیماری ہی تو اوسکا علاج پچھنے لگانا ہی اور اگر مواد کی کثرت ہی تو شہد سے اسہال کرنا چاہیے
اور اگر مادہ جلد کے نیچے جم گیا ہی تو داغنا اوسکی تدبیر ہی اس حدیث مین تمام فن طب کی علاج کا مجمل قاعدہ فرمایا عبداللہ بن عمرؓ سے ابن ماجہ مین
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ پچھنے لگانا نہار بہتر ہی اور پچھنے لگانے سے یعنی پس سر عقل اور حافظہ زیادہ ہوتا ہی اور خون نکالنا دوشنبے اور سہ شنبے
اور پنجشنبے کو بہتر ہی اور ہفتے اور یکشنبے اور چہارشنبے اور جمعے مین منع ہی لیکن بخاری مین حدیث ہی کہ حضرت نے داغنے سے منع کیا اور مسلم مین روایت ہی
کہ جنگ خندق مین جب سعد بن معاذ کے ہاتھہ مین ہفت اندام رگ پر تیر لگا تو خون نہ بند ہوتا تھا حضرت نے اوس رگ کو اپنے ہاتھہ سے داغا اور
حضرت کے اصحاب مین بھی داغنے کا معمول تھا تو علمای حدیث نے کہا ہی کہ جب تک اور علاج ممکن ہو تو داغنا درست نہین کہ اسمین تکلیف اور
خطرہ ہی اور جسوقت کہ بیماری نہایت سخت ہو اور سوا داغنے کے کوئی علاج کارگر نہوتا ہو اوس وقت مین داغنا درست ہی

۱۱۷۳ م جابرٌ اِن كِدْتُمْ اٰنِفًا لَتَفْعَلُونَ فِعْلَ فَارِسَ وَالرُّومِ يَقُومُونَ عَلٰى مُلُوكِهِمْ وَهُمْ قُعُودٌ فَلَا تَفْعَلُوا اِئْتَمُّوا بِاَئِمَّتِكُمْ اِنْ صَلّٰى قَائِمًا فَصَلُّوا قِيَامًا
وَاِنْ صَلّٰى قَاعِدًا فَصَلُّوا قُعُودًا قَالَهُ حِيْنَ صَلّٰى قَاعِدًا وَالنَّاسُ خَلْفَهُ قِيَامٌ فَاَشَارَ اِلَيْهِمْ فَقَعَدُوا فَلَمَّا سَلَّمَ قَالَ
مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ حال یون تھا کہ تم ابھی قریب تھے کہ فارسیون اور رومیون کا سا کام کرتے وے لوگ اپنے بادشاہون کے پاس
کھڑے رہتے ہین اور اونکے بادشاہ بیٹھے رہتے ہین سو ایسا نکیا کرو تابعداری کیا کرو اپنے اامون کی اگر امام کھڑے ہو کر نماز پڑھے تو تم بھی کھڑے
نماز پڑھو اور اگر وہ بیٹھے نماز پڑھے تو تم بھی بیٹھے نماز پڑھو یہ حضرت نے فرمایا جب کہ بیماری کے سبب سے بیٹھے نماز پڑھی اور اصحاب پیچھے کھڑے تھے پھر

وابستہ ہے
بیان اصول علاج
فی طب و فائدہ فصد
و حجامت در کدام
روزہا در کدام
روز ممنوع ۱۲
حضرت نے فرمایا
بہ درستی

حضرت نے اونکو بیٹھ جانے کا اشارہ کیا تو وے بیٹھ گئے جب حضرت نے سلام پھیرا تو یہ حدیث فرمائی **ف** بعضون کے نزدیک اس حدیث پر
عمل ہے اور اکثر اماموں کے نزدیک یہ حدیث منسوخ ہے اسواسطے کہ حضرت نے مرض الموت مین بیٹھ کر امامت کی اور اصحاب نے پیچھے کھڑے ہو کر نماز پڑھی
معلوم ہوا کہ نماز مین اشارہ کرنا نماز کو نہین توڑتا اور معلوم ہوا کہ سردار کے روبرو دست بستہ کھڑے ہونا جیسا کہ معمول ہے درست نہین لیکن
محافظت کے واسطے کھڑے ہونا اور بے ادب لوگون کے ہٹانے کے واسطے درست ہے ھ مُعَيْقِيبُ بْنُ أَبِي فَاطِمَةَ إِنْ كُنْتَ لَا بُدَّ فَاعِلًا فَوَاحِدَةً ۱۱۷۴
مسلم مین معیقیب بن ابی فاطمہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تو ضرور ہی کرنے والا ہو تو ایکبار کر **ف** ایک شخص نماز مین سجدہ کرنے کے وقت
سجدہ گاہ سے پتھریان ہٹانے لگا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اول تو یہ کام نماز مین بہتر نہین اور اگر تجکو نہایت ہی ضرورت ہو تو
ایکبار کر کا کرنا مضایقہ نہین ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کسر کام اگرچہ نماز کے مخالف ہو تو نماز کو نہین توڑتا ھ جُبَيْرُ بْنُ مُطْعِمٍ إِنْ لَمْ تَجِدِينِي ۱۱۷۵
فَأْتِي أَبَا بَكْرٍ قَالَهُ لِامْرَأَةٍ أَمَرَهَا أَنْ تَرْجِعَ إِلَيْهِ فَقَالَتْ أَرَأَيْتَ إِنْ جِئْتُ وَلَمْ أَجِدْكَ بخاری مین جبیر بن مطعم رضی سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تو مجکو نپاوے تو ابو بکر رضی پاس آئیو یہ حضرت نے اوس عورت سے کہا جسے فرمایا تھا کہ ہمارے پاس دوسری بار پھر آنا تب اوسنے کہا کہ
بھلا بتلائیے تو کہ اگر مین آؤن اور حضرت کو نپاؤن **ف** یعنی اگر مین آؤن اور حضرت کو نپاؤن یعنی اگر حضرت کا انتقال ہو گیا ہو تو کیا کرون
حضرت نے فرمایا کہ ابی بکر پاس آنا جو مین کرتا ہون سو وہ کریگا علمانے کہا ہے کہ اس حدیث مین صدیق اکبر رضی کی خلافت کا صاف اشارہ ہے
ق عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ إِنْ نَزَلْتُمْ بِقَوْمٍ فَأَمَرُوا لَكُمْ بِمَا يَنْبَغِي لِلضَّيْفِ فَاقْبَلُوا فَإِنْ لَمْ يَفْعَلُوا فَخُذُوا مِنْهُمْ حَقَّ الضَّيْفِ الَّذِي ۱۱۷۶
يَنْبَغِي لَهُمْ بخاری اور مسلم مین عقبہ بن عامر رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تم اترو کسی قوم مین پھر وے تمہارے واسطے سامان کرین
جیسا کہ مہمان کے واسطے چاہیے تو تم قبول کرو اور اگر وے نکرین تو تم ان سے مہمانی کا حق جیسا کہ اونکو چاہیے لیلو **ف** بعضے کافرون سے
حضرت نے صلح کی تھی تو اوس صلح مین یہ قول قرار بھی ہوا تھا کہ اگر مسلمان تمہارے ملک مین آوین جاوین تو اونکی ضیافت اور مہمانداری کیجیو تو
اس حدیث مین وہی لوگ مراد ہین اور یہ مطلب نہین کہ مسافر بجبر اور زبردستی مسلمانون سے اپنی مہمانی مانگے ہان یہ البتہ ہے کہ مہمانداری کرنا مستحب ہے ھ
أَنَسٌ إِنْ يَعِشْ هَذَا الْغُلَامُ فَعَسَى أَنْ لَا يُدْرِكَهُ الْهَرَمُ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ مسلم مین انس رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ۱۱۷۷
اگر یہ لڑکا زندہ رہا تو اسکو بڑھاپا نہ پہنچنے پاویگا کہ تمہاری قیامت قائم ہو جاویگی یعنی تمہاری موت کی ساعت آ پہنچے گی **ف** جنگلی لوگون
نے حضرت سے پوچھا کہ قیامت کب آویگی اوس قوم مین ایک چھوٹا لڑکا تھا اوسکی طرف اشارہ کر کے یہ حدیث فرمائی یعنی یہ لڑکا بڈھا ہونے پاویگا
کہ تم سب مرجاؤگے تو تمہارے حق مین گویا قیامت آگئی مثل مشہور ہے کہ اگر اپنی جان نہین تو گویا سارا جہان نہین ان لوگون نے حقیقی قیامت کا سوال کیا

حضرت نے مجازی قیامت کا جواب دیا اس واسطے کہ اگر فرماتے کہ مین قیامت کا وقت نہین جانتا تو جنگلی جاہل بد اعتقاد ہوجاتے کہ کیسا پیغمبر ہے کہ قیامت کو نہین جانتا ہے

١١٧٨ ق عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اِنْ يَكُنْ هُوَ فَلَنْ تُسَلَّطَ عَلَيْهِ وَاِنْ لَمْ يَكُنْ هُوَ فَلَا خَيْرَ فِي قَتْلِهِ يَعْنِي اِبْنَ صَيَّادٍ بخاری اور مسلم مین عمر فاروق رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر ابن صیاد حقیقت مین دجال ہے تو تجکو اوسپر قابو نملیگا اور اگر ابن صیاد دجال نہین ہے تو اوسکے قتل کرنے مین تجکو کچھ بہتری نہین ف ابن صیاد مدینے مین یہود کا لڑکا تھا عجیب غریب اوسکے حالات تھے لڑکون مین کھیلتا تھا کہ حضرت وہان ہو کر نکلے سب لڑکے بھاگ گئے وہ نہ بھاگا حضرت نے اوس سے فرمایا کہ تو میری پیغمبری کی گواہی دیتا ہے اوسنے کہا ہان اور تم میری پیغمبری کے گواہ ہو بعضے اصحاب کو گمان تھا کہ شاید یہی دجال ہے اسواسطے عمر فاروق رضی نے حضرت سے کہا کہ اگر حکم ہو تو مین اسکی گردن کاٹون تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اگر یہی حقیقت مین دجال ہے تو اسکو نہ مار سکیگا اسواسطے کہ دجال کی موت حضرت عیسیٰ کے ہاتھ سے مقدر ہے اور اگر یہ دجال نہین ہے تو اوسکے دھوکھے اسکے مارنے مین کیا فائدہ ہے

١١٧٩ م اِبْنُ عَبَّاسٍ لَئِنْ بَقِيتُ اِلٰى قَابِلٍ لَاَصُوْمَنَّ التَّاسِعَ مسلم مین عبد اللہ بن عباس رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر مین اگلے سال تک زندہ رہا تو نوین تاریخ کا بھی ضرور روزہ رکھونگا ف حضرت مکے مین عاشورے کا یعنی محرم کی دسوین تاریخ کا روزہ رکھتے تھے جب مدینے مین رمضان کے روزے فرض ہوئے تو اوسکی فرضیت منسوخ ہوگئی مستحب جان کر رکھتے تھے اصحاب نے کہا کہ یہود بھی اس دن کا روزہ رکھتے ہین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اگر مین زندہ رہا تو اگلے محرم مین نوین اور دسوین دو تاریخ کا روزہ رکھونگا تا کہ یہود کی مشابہت نہو پھر اوسی سال قبل محرم کے حضرت کا انتقال ہوا اسی حدیث سے بعضے علما نے کہا ہے کہ نفل کا ایک روزہ رکھنا مکروہ ہے

١١٨٠ م اَنَسٌ لَئِنْ صَدَقَ لَيَدْخُلَنَّ الْجَنَّةَ قَالَهُ لِضِمَامِ بْنِ ثَعْلَبَةَ مسلم مین انس رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر سچا ہے تو مقرر بہشت مین جاویگا یہ حضرت نے ضمام بن ثعلبہ کے حق مین فرمایا ف اصحاب بیٹھے تھے کہ ایک شخص آیا ضمام بن ثعلبہ اوسکا نام تھا اوسنے اسلام کے فرض حکم پوچھے حضرت نے اوسکو پانچون وقت کی فرض نماز اور رمضان کے روزے اور حج اور زکوٰۃ بتلائی تو اوسنے کہا اوس خدا کی قسم جسنے تجکو سچا پیغمبر کیا کہ مین اسمین نہ زیادتی کرونگا نہ کمی جب وہ گیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی ضمام کے کلام کا یہ مطلب نہین کہ سوائے فرض کے مین سنت اور نفل نہ کرونگا بلکہ یہ مطلب کہ فرض چیزون مین کچھ کمی زیادتی اپنی طرف سے نہ کرونگا اور دوسری وجہ یہ ہے کہ وہ شخص اپنی قوم کی طرف سے ایلچی ہو کر آیا تھا تو مطلب یہ کہ اپنی قوم کو اس پیغام رسانی مین میری طرف سے کچھ کمی زیادتی نہو گی جیسا کہ حضرت سے سنا ہے ویسا ہی اون سے کہونگا

١١٨١ م اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَئِنْ كُنْتَ كَمَا قُلْتَ فَكَاَنَّمَا تُسِفُّهُمُ الْمَلَّ وَلَا يَزَالُ مَعَكَ مِنَ اللهِ ظَهِيْرٌ عَلَيْهِمْ مَا دُمْتَ عَلٰى ذٰلِكَ قَالَهُ لِرَجُلٍ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ اِنَّ لِيْ قَرَابَةً اَصِلُهُمْ

وَيَقْطَعُوْنِيْ وَاُحْسِنُ اِلَيْهِمْ وَيُسِيْئُوْنَ اِلَيَّ وَاَحْلُمُ عَنْهُمْ وَيَجْهَلُوْنَ عَلَيَّ مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر حقیقت
مین تو ایسا ہی ہو جیسا کہ تو نے کہا تو گویا تو اونکے مونہہ پر جلتی راکھہ ڈالتا ہو اور ہمیشہ خدا کی طرف سے تیرے ساتھہ ایک مددگار فرشتہ رہیگا کہ
تجکو اون پر غالب رکھیگا جب تک کہ تو اس حالت پر رہیگا یہ حضرت نے اوس مرد سے کہا جسنے یون کہا تہا کہ یا رسول اللہ میرے رشتے دار ہین
کہ مین تو اون سے سلوک کرتا ہون اور وے مجسے برادری کا حق کاٹتے ہین اور مین اون سے احسان کرتا ہون اور وے مجسے برائی کرتے ہین اور مین
اون سے غمخوری کرتا ہون اور وے مجسے جہالت کرتے ہین گالیان دیتے ہین **ف** یعنی اگر حقیقت حال یون ہی ہو تو وے لوگ تیرے ساتھہ بد
سلوکی کرنے سے دوزخ مین پڑینگے کہ باوجود تیرے احسانات اور غمخوری کے کچہہ برادری کا حق نہین ادا کرتے اور اس سے خاطر جمع رکھہ کہ تو اس
غمخواری اور احسان سے اونکے سامنے دنیا مین کبھی ذلیل اور بے عزت نہوگا اسواسطے کہ خدا کی طرف سے تیری مددگاری کو فرشتہ مقرر رہیگا بشرطیکہ
تو اسی حالت پر قائم رہے اس حدیث سے برادر پروری اور غمخوری کی نہایت خوبی ثابت ہوئی

فصل اس فصل مین وے حدیثین ہین جن کے سرے پر

خیر کی لفظ ہو **ق** حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ خَيْرُ الصَّدَقَةِ مَا كَانَ عَنْ ظَهْرِ غِنًى بخاری اور مسلم مین حکیم بن حزامؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ بہتر

١١٩٢ خیرات

خیرات جو مالداری سے ہو **ف** یعنی قرضدار یا محتاج کو خیرات کرنا ضرور نہین اوسکو واجب ہو کہ اول قرض ادا کرے اور اپنے اہل وعیال کی خبرگیری
کرے کہ اونکا حق فقیرون کے حق پر مقدم ہو خیرات کرنا تو مالدار کو چاہیے جسکا مال حاجت شرعی سے زیادہ ہو **ق** اِبْنُ مَسْعُوْدٍ خَيْرُ النَّاسِ قَرْنِيْ

١١٩٣

ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ يَجِيْئُ قَوْمٌ تَسْبِقُ شَهَادَةُ اَحَدِهِمْ يَمِيْنَهُ وَيَمِيْنُهُ شَهَادَتَهُ بخاری اور مسلم مین عبداللہ ابن
مسعودؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا سب لوگون سے بہتر میرے زمانے کے لوگ ہین یعنی اصحاب پھر وے لوگ بہتر ہین جو اصحاب سے ملے ہوئے ہین اور اونکے
شاگرد اور صحبت دیدہ ہین یعنی تابعین پھر وے لوگ بہتر ہین جو تابعین سے ملے ہوئے اور اونکے ہم صحبت ہین یعنی تبع تابعین پھر ان تین زمانون کے بعد
وے لوگ آوینگے جنکی گواہی قسم پر شتابی کریگی اور قسم گواہی پر شتابی کریگی یعنی دروغ فاش ہوگا بے علمی اور بے دیانتی کے سبب سے ناحق
بیفائدہ قسمین کھاوینگے اور بے حاجت گواہی دینگے **ف** جلال الدین سیوطی نے بخاری کی شرح مین کہا ہو کہ قرن ایک زمانے کے ہم عصر اور
ہم وضع لوگونکا نام ہو بعضے کہتے ہین کہ ساٹھہ برس کا قرن ہوتا ہو اور بعضون کے نزدیک سو برس کا لیکن صحیح بات تو یہ ہو کہ قرن کی مدت کچہہ
مقرر نہین سو حضرت اور اصحاب کا زمانہ ابتداء نبوت سے اخیر صحابی کی موت تک ایک سو بیس برس کا تہا اور تابعین کا زمانہ ایکسو ستر مین آخر ہوا اور
تبع تابعین کا زمانہ دوسو بیس ہجری تک تمام ہوچکا سو اسی وقت مین نہایت بدعتین ظاہر ہوئین اور فرقہ معتزلہ نے زبان درازی شروع کی اور حکمت کا
علم یونانی زبان سے عربی مین ترجمہ ہوا اوسکو دریافت کرکے کچہہ مسلمانون کے عقیدے بگڑ گئے اور علما اہل سنت پر بادشاہون کی زیادتیان شروع

ہوئین غرض کہ اسلام مین بڑی مصیبت پڑی اور دین الٹ پلٹ گیا اور ہمیشہ دین مین کمی ہوتی گئی اب تک سو جیسا کہ حضرت نے فرمایا تھا ویسا
ہی ہوا ف اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ حضرت کے بعد حضرت کی صحبت کی برکت سے تین زمانون تک خیریت غالب رہیگی بعد اوسکے
شر غالب ہوگا اور خیریت کم ہو جاویگی اور یہ مطلب نہین کہ بالکل خیریت نہ رہیگی اسواسطے کہ امت محمدی قیامت تک سب کے سب اہل کبھی
نہ گمراہ ہوجاوینگے بلکہ ہر زمانے مین کچھ اہل حق قائم رہینگے اگرچہ اہل باطل بکثرت ہون اسی واسطے اہل سنت کا یہ قاعدہ ہے کہ جو قول اور فعل اصحاب
اور تابعین اور تبع تابعین کے زمانے مین بے رد اور بے تکرار رائج تھا وہ حق ہے اوسکو قبول کیا چاہیے اور جو قول اور فعل اون تینون زمانون
کے بعد رائج نہ تھا وہی بدعت ہے اوسکو ہرگز نہ قبول کیا چاہیے کہ اوسمین صریحا دین کی بربادی ہے اگر عاقل آدمی اس قاعدے کو خوب سمجھے تو
جتنی بدعتین کہ جہان تہان ہو چکین ہین اور ہونگی بخوبی اونکی برائی اور گمراہی بوجھ جاوے

۱۱۸۴ ھ ابو هريرة خير امتي القرن الذي بعثت فيه ثم الذين يلونهم قال ابو هريرة والله اعلم اذكر الثالث ام لا ثم يخلف قوم يحبون السمانة يشهدون قبل ان يستشهدوا مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا سب میری امت سے بہتر وہ زمانہ ہے جسمین مین پیغمبر ہوا یعنی اصحاب کا زمانہ پھر اصحاب کے
بعد کے لوگ بہتر ہین جو اون سے ملے ہوئے اور اونکی صحبت والے ہین یعنی تابعین ابو ہریرہ رضی نے کہا کہ خدا ہی خوب جانتا ہے کہ حضرت نے تیسرے زمانے کو بہتر کہا
یا نہین حضرت نے فرمایا پھر ایسے لوگ باقی رہ جاوینگے جو فربہی اور موٹاپے کو دوست رکھینگے گواہی دینگے بدون گواہی مانگے ف یعنی اونکو خوف خدا
اور خوف قیامت نہ رہیگا جو ایمان اور نیک عمل سے روح کی صفائی کرین بلکہ آخرت کو بھول کے دنیا کی ریاست اور سامان کو کمال جانینگے ریاضت
اور محنت چھوڑ کر بدن کی آرایش اور تازگی مین مشغول ہو کر بندہ شکم ہو جاوینگے جیسا کہ اس زمانے کا حال ہے اور جھوٹھ بولنے کی کچھ پروا نکرینگے
ناحق گواہی دینے کو طیار رہینگے بدون خواہش مدعی اور حاکم کے گواہی پر مستعد ہونگے اس حدیث کا اور پہلی حدیث کا ایک سا مطلب ہے خلاصہ مطلب کے
جب زمانہ بگڑا اور شر غالب ہوا تو کسی کے قول اور فعل کا اعتبار نہ رہا تو دینداروں کو لازم ہے کہ سوا اصحاب اور تابعین اور تبع تابعین کے کسی کی رسم
اور راہ کو قبول نکرین امام اعظم اور امام مالک اور امام شافعی اور امام احمد بن حنبل تابعین اور تبع تابعین کے زمانے مین تھے دین کا بوجھنا اونکی محنتون کے
سبب سے مسلمانون کو آسان ہو گیا اسواسطے کہ وے خیر القرون مین داخل تھے اسی واسطے اہل سنت نے دین کے سمجھنے مین اونکو اپنا پیشوا بنایا

۱۱۸۵ ق انس خير دور الانصار بنو النجار ثم بنو عبد الاشهل ثم بنو الحارث بن الخزرج ثم بنو ساعدة وفي كل دور الانصار خير بخاری اور مسلم مین انس رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ سب انصار کے محلون سے نجار کی اولاد کا محلہ بہتر اونکے بعد
عبد الاشہل کی اولاد بہتر اونکے بعد حارث بن خزرج کی اولاد بہتر اونکے بعد ساعدہ کی اولاد بہتر اور انصار کے سب محلون مین خیر اور خوبی ہے ف

ف مدینے مین انصاری اصحاب کے بہت محلے اور احاطے تھے حضرت کی مدد سب نے کی اس واسطے سب کی مجمل تعریف کی گر جن لوگون سے زیادہ ترجان نثاری ہوئی اونکے علیحدہ علیحدہ نام لیکر خوبی بیان کی ھ اَبُوْھُرَیْرَۃَ خَیْرُ صُفُوْفِ الرِّجَالِ اَوَّلُھَا وَشَرُّھَا اٰخِرُھَا وَخَیْرُ صُفُوْفِ النِّسَاءِ اٰخِرُھَا وَشَرُّھَا اَوَّلُھَا مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مردون کی صفون مین پہلی صف بہتر ہو اور بری صف پچھلی صف ہے اور عورتون کی صفون مین بہتر پچھلی صف ہے اور بری پہلی صف ہے ف حضرت کے وقت مین مرد اور عورتین جماعت کی نماز مین شریک ہوتے تھے اول مردون کی صفین ہوتی تھین بعد اوسکے عورتون کی سو فرمایا کہ مردون کی صفون مین اول صف بہتر اسواسطے کہ وے جلدی حاضر ہوئے امام سے قریب عورتون سے نہایت دور رہے اور پچھلی صف کو برا فرمایا اسواسطے کہ وے دیر کر نماز مین آئے امام سے دور رہے عورتون سے قریب ہوئے حالانکہ مرد عورت کے متصل ہونے مین فساد کا خوف ہے اور عورتون کی صفون مین پہلی صف کو برا فرمایا اور پچھلی کی تعریف کی اسواسطے کہ پہلی صف مردون سے قریب ہے اوسمین کمال پردہ پوشی نہین اور پچھلی صف مردون سے دور ہے اوسمین پردہ پوشی نہایت ہے معلوم ہوا کہ عورت مرد کو نظر روکنا لازم ہے اونکا ایک مقام پر متصل ہونا نچاہیے خ جَابِرٌ خَیْرُکُمْ اَحْسَنُکُمْ قَضَاءً بخاری مین جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تم لوگون مین بہتر آدمی وہ ہے جو قرض ادا کرنے مین بہتر ہو ف جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے ایک شخص سے نوجوان کم عمر اونٹ قرض لیا جب بیت المال مین زکوۃ کے اونٹ آئے حضرت نے جابر سے فرمایا کہ اوسکا قرض ادا کر جابر نے کہا کہ یا حضرت اوسکا اونٹ کم عمر کم قیمت تھا اور یہ اونٹ قیمتی ہین حضرت نے فرمایا کہ قیمتی ہی اونٹ اوسکو دے پھر یہ حدیث فرمائی یعنی کشادہ چشمی قرض ادا کرنے مین مستحب ہے اور اس طرح کے قرض مین زیادہ دینا سود مین داخل نہین اس واسطے کہ سود مین زیادہ لینا شرط کر لیتے ہین اور اسمین شرط نتھا حضرت نے اپنی طرف سے احسان کیا علاوہ اسکے بیاج وزن اور پیمانے والی چیز مین ہوتا ہے جاندار مین کمی بیشی بیاج نہین خ عُثْمَانُ وَعَلِیٌّ خَیْرُکُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَہٗ بخاری مین حضرت عثمانؓ اور علی مرتضیٰؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا تم لوگون مین وہ بہتر ہے جو خود قرآن کو سیکھے اور غیرون کو سکھلاوے ف خواہ روان پڑھنا اور قرأت کے قاعدے سیکھے اور سکھلاوے خواہ قرآن کے معانی اور مطالب اور احکام خود بوجھے اور لوگون کو بوجھاوے لیکن ہان یہ البتہ ہے کہ مطلب کی بوجھ صرف لفظ سے زیادہ تر افضل ہے کہ غرض از تنزیل قرآن تہذیب نفوس ہے نہ محض ترتیل حروف ق اَبُوْھُرَیْرَۃَ خَیْرُ نِسَاءٍ رَکِبْنَ الْاِبِلَ نِسَاءُ قُرَیْشٍ اَحْنَاہُ عَلٰی وَلَدٍ فِیْ صِغَرِہٖ وَاَرْعَاہُ عَلٰی زَوْجٍ فِیْ ذَاتِ یَدِہٖ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو عورتین کہ اونٹ کی سواری کرتی ہین اون مین قریش کی عورتین بہتر ہین یعنی سب عرب کی عورتون مین قوم قریش کی عورتین بہتر ہین نہایت مہربان چھوٹے لڑکون پر اور بڑی نگہبان اپنے خاوند کے مال کی

۱۱۸۶ ۱۱۸۷ ۱۱۸۸ قرآن ۱۱۸۹

ف ام ہانی حضرت علی مرتضیٰ کی بہن بیوہ ہو گئی تھیں حضرت نے چاہا کہ اون سے نکاح کریں ام ہانی نے کہا کہ یا حضرت تمام خلق سے آپ میرے نزدیک زیادہ پیارے ہیں میرے لڑکے نہایت چھوٹے چھوٹے ہیں میں نہیں چاہتی کہ آپ کے بستر پر وے رودیں اور چلاویں اور میں بڑھی بھی ہو گئی ہوں یعنی ان عذروں سے میں نکاح نہیں کر سکتی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور تمام قریش کی عورتوں کی تعریف کی اور ام ہانی کا عذر پسند کیا معلوم ہوا کہ عورت میں یہی بڑی خوبی ہے کہ درد والی ہو اور لڑکوں کو اچھی طرح پالے اور اپنے خاوند کے مال کو ضائع نہونے دے

۱۱۹۰ ق عَلِيٌّ خَيْرُ نِسَائِهَا مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ وَخَيْرُ نِسَائِهَا خَدِيجَةُ بخاری اور مسلم میں علی مرتضیٰ رضی سے روایت ہے کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ اپنے زمانے میں مریم عمران کی بیٹی سب عورتوں سے فضل اور اپنے زمانے میں یعنی امت محمدی میں خدیجہ سب عورتوں سے افضل ہے

۱۱۹۱ م أَبُو هُرَيْرَةَ خَيْرُ يَوْمٍ طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ يَوْمُ الْجُمُعَةِ فِيهِ خُلِقَ آدَمُ وَفِيهِ أُدْخِلَ الْجَنَّةَ وَفِيهِ أُخْرِجَ مِنْهَا وَلَا تَقُومُ السَّاعَةُ إِلَّا فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ مسلم میں ابوہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا افضل دن جسپر آفتاب نکلا جمعے کا دن ہے اوسی دن آدم پیدا ہوئے اور اوسی دن بہشت میں داخل کیے گئے اور اوسی دن بہشت سے نکالے گئے اور قیامت نہ قائم ہوگی مگر جمعے کے دن ف چھ دن میں تمام عالم پیدا ہوا یکشنبے سے پیدایش شروع ہوئی جمعے پر ختم ہوئی تو یہود سمجھے کہ ہفتے کو خدا نے عالم کی پیدایش سے فراغت پائی تو ہمکو لازم ہے کہ سب دنیا کا کام چھوڑ کے اوس دن عبادت کریں اور نصاری یہ سمجھے کہ ابتداے پیدایش عالم کی یکشنبے سے ہوئی اور اونکے گمان فاسد میں حضرت عیسیٰ مقتول اور مصلوب ہو کر تین دن کے بعد اسی دن زندہ ہوئے تو یہی بڑا دن ٹھہرا اور اسلام میں جمعہ بڑا دن ہے اس واسطے کہ حضرت آدم کی پیدایش اور بہشت میں داخل ہونا اور بہشت سے نکلنا اسی دن ہوا اور قیامت بھی اسی دن ہوگی تو انسان کی جنس کو صرف جمعے کے دن سے نہایت خصوصیت ہے تو لازم ہے کہ اسی دن دنیا کا کام چھوڑ کر سب انسان عبادت کے واسطے جمع ہوویں ہر چند بظاہر بہشت سے نکلنا انسان کے حق میں احسان نہیں لیکن حقیقت میں بڑا احسان ہے اسواسطے کہ حضرت آدم کے آنے سے عالم میں بڑی بڑی برکتیں ہوئیں انبیا اور اولیا اور ایماندار لوگ پیدا ہوئے اور زمین آدم کی اولاد سے قیامت تک آباد اور گلزار ہو گئی

۱۱۹۲ م عَوْفُ بْنُ مَالِكٍ رَفَعَهُ أَلَا خِيَارُ أَئِمَّتِكُمُ الَّذِينَ تُحِبُّونَهُمْ وَيُحِبُّونَكُمْ وَتُصَلُّونَ عَلَيْهِمْ وَيُصَلُّونَ عَلَيْكُمْ وَشِرَارُ أَئِمَّتِكُمُ الَّذِينَ تُبْغِضُونَهُمْ وَيُبْغِضُونَكُمْ وَتَلْعَنُونَهُمْ وَيَلْعَنُونَكُمْ مسلم میں عوف بن مالک رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا بہتر تمہارے سردار اور حاکم وے ہیں جنکو تم چاہو اور وے تمکو چاہیں تم اونکو نیک دعا دو اور وے تمکو نیک دعا دیویں اور برے سردار وے ہیں جن سے تم بغض رکھو اور وے تم سے بغض رکھیں تم اونکو بد دعا دو وے تمکو بد دعا دیویں ف جب حاکم اور رعیت میں محبت ہوئی تو انتظام بخوبی ہوگا اسواسطے اونکی تعریف کی اور جب حاکم اور رعیت میں بغض اور نفرت ہوئی تو انجام کار بے انتظامی ہوگی اسواسطے اونکی مذمت کی اس حدیث میں حاکموں کو نصیحت ہے کہ انصاف کریں اور ظلم سے دور رہیں

اسواسطے کہ حقیقت مین انصاف اور عدالت حاکم کی محبت کا سبب ہی اور ظلم اور غفلت بغض کا سبب ہی **فصل** اس فصل مین وہ حدیثین ہین جنکے سرے پر افعل التفضیل کا صیغہ ہی

1193 **خ** ابن عباس اَبغَضُ النَّاسِ اِلَى اللّٰهِ ثَلٰثَةٌ مُلحِدٌ فِی الحَرَمِ وَمُبتَغٍ فِی الاِسلَامِ سُنَّةَ جَاهِلِیَّةٍ وَمُطَّلِبُ دَمِ امرِئٍ بِغَیرِ حَقٍّ لِیُهرِیقَ دَمَهٗ بخاری مین عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا سب لوگون سے زیادہ تر دشمن خدا کے نزدیک تین شخص ہین ایک تو حرم کی زمین مین کجروی یعنی ٹیڑھی راہ چلنے والا دوسرا دین اسلام مین کفر کی رسم و راہ طلب کرنے والا تیسرا ناحق کسی شخص کے خون کا چاہنے والا صرف اوسی کی خونریزی کے واسطے **ف** حرم مین کجروی کرنا یعنی وے کام کرنا جو وہان حرام ہین جیسے قتل اور لڑائی اور شکار کرنا یا کجروی سے سب گناہ مراد ہون چنانچہ عبداللہ بن عباس کا یہی مذہب ہی کہ جیسے عبادت کا حرم مین دونا ثواب ہی ویسے ہی گناہ کا بھی وہان دونا عذاب ہی اسواسطے کہ حضور مین بے ادبی زیادہ تر بری ہی اسیواسطے ابن عباس نے مکے کی سکونت ترک کرکے طائف مین رہنا اختیار کیا تھا اور کفر کی رسمین جیسے نوحہ کرنا سر پیٹنا مردے پر کپڑے پھاڑنا جانورون سے شگون لینا لوگون کے نسب مین طعنہ کرنا اپنے نسب اور خاندان پر گھمنڈ کرنا مینہہ کو ستارون کی تاثیر سے جاننا اور بے سبب ناحق خونریزی کی برائی تو صاف ظاہر ہی تفصیل کی کچھ حاجت نہین

1194 **م** ابوہریرۃ اَثقَلُ صَلٰوةٍ عَلَی المُنَافِقِینَ صَلٰوةُ العِشَآءِ وَصَلٰوةُ الفَجرِ وَلَو یَعلَمُونَ مَا فِیهِمَا لَاَتَوهُمَا وَلَو حَبوًا مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ منافقون پر بہت بھاری نماز عشا کی اور فجر کی نماز ہی اور اگر وے لوگ جانین جو کچھ ان مین ثواب ہی تو مقرر اونکے واسطے آوین گھسلتے ہی سہی **ف** عشا کے وقت نیند کا غلبہ یا قصہ کہانی یا ناچ رنگ کا دیکھنا بیشتر ہوتا ہی اور فجر کو نیند کی لذت چھوڑنا کچے ظاہری مسلمانون پر نہایت سخت معلوم ہوتا ہی اسواسطے ان دونون وقتون کی نماز اون سے نہین ہوسکتی معلوم ہوا کہ جو عشا اور صبح کی نماز مین کاہلی کرے اور دل چراوے اوسمین نفاق کی علامت موجود ہی لازم ہی کہ اپنے دل کو سمجھاوے اور توبہ کرے

1195 **ق** ابوہریرۃ وعائشۃ اَحَبُّ الاَعمَالِ اِلَی اللّٰهِ اَدوَمُهَا وَاِن قَلَّ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ اور حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا کے نزدیک سب عملون سے بہت پیارا وہ عمل ہی جو مدام ہوتا رہے اگرچہ تھوڑا ہی ہو **ف** مدامی عمل خدا کو اسواسطے پسند ہی کہ اسکا کرنے والا بیدار ہی غافل نہین کہ کبھی کرے اور کبھی نہین اور دوسرا سبب یہ ہی کہ ہمیشہ عمل کرنے سے اوس عمل کی برکت سے دل رنگین ہو جاتا ہی روز بروز اوسکو قرب اور صفائی حاصل ہوتی جاتی ہی اور گاہ گاہ کرنے مین اوسکا اثر دل مین نہین جمتا جیسے بجلی کے چمکنے سے اوسی دم تو روشنی ہی پھر آخر کو تاریکی ہی اسی واسطے طریقت والے درویشون نے فرمایا ہی کہ جب آدمی کوئی نفل عبادت یا وظیفہ شروع کرے تو اوسکو مدام کرتا رہے تاکہ اوسکا فیض اور برکت کم نہو

1196 **م** ابوہریرۃ اَحَبُّ البِلَادِ اِلَی اللّٰهِ مَسَاجِدُهَا وَاَبغَضُ

الْبِلَادِ اِلَى اللّٰهِ اَسْوَاقُهَا مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ شہرون کے مکانات مین خدا کے نزدیک مسجدین دوست تر ہین اور شہرون کے مکانات مین خدا کے نزدیک دشمن تر بازارین ہین **ف** مسجدین اسواسطے زیادہ تر پسند ہین کہ وے عبادت گاہ ہین اونمین خدا یاد آتا ہے اور بازارین اس واسطے ناپسند ہوئین کہ اونمین دنیا یاد آتی ہے بلکہ اکثر لوگ خرید فروخت کی مشغولی سے عصر کی نماز قضا کر ڈالتے ہین یا تنگ وقت پڑھتے ہین

١١٩٧ **خ** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو اَحَبُّ الصِّيَامِ اِلَى اللّٰهِ صِيَامُ دَاوُدَ كَانَ يَصُوْمُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا وَاَحَبُّ الصَّلٰوةِ اِلَى اللّٰهِ صَلٰوةُ دَاوُدَ كَانَ يَنَامُ نِصْفَ اللَّيْلِ وَيَقُوْمُ ثُلُثَهٗ وَيَنَامُ سُدُسَهٗ بخاری مین عبد اللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا نہایت پیارا روزہ خدا کے نزدیک داؤدؑ کا روزہ ہے کہ ایک دن روزہ رکھتے تھے اور ایک دن نہ رکھتے تھے اور نہایت پیاری نماز خدا کے نزدیک داؤدؑ کی نماز ہے کہ آدھی رات تک سوتے تھے اور تہائی رات تہجد کی نماز پڑھتے تھے اور چھٹا حصہ رات کا باقی رہتا تھا تو پھر سو رہتے تھے **ف** ایکدن روزہ رکھنا اور ایک روز نہ رکھنا اسواسطے پسند ہوا کہ ہمیشہ متصل رکھنے سے آدمی کو عادت ہو جاتی ہے روزے کی کیفیت باقی نہین رہتی اور تہجد کی نماز تہائی رات مین اسواسطے پسند ہوئی کہ اسمین جسم کا حق اور خدا کا حق دونون بخوبی ادا ہوتا ہے نہ رات بھر کا سونا بہتر کہ سراسر غفلت ہے نہ جاگنا بہتر کہ سراسر مشقت اور جانکاہی ہے اور آخر کو بسبب بیماری اور نقاہت کے بالکل تہجد نہین ہو سکتی معلوم ہوا کہ پیغمبرون کا طریقہ طریق اعتدال ہے نہ تو عبادت مین زیادتی نہ نہایت کمی اور یہی امر خدا کو پسند ہے کہ اسکا نباہ ہمیشہ ہو سکتا ہے اور معلوم ہوا کہ بعد تہجد کے سو رہنا مستحب ہے تا کہ فجر کی نماز بخوبی ادا ہو اور رات کے جاگنے کی مشقت سے دور ہو جاوے

١١٩٨ **م** سَمُرَةُ بْنُ جُنْدُبٍ اَحَبُّ الْكَلَامِ اِلَى اللّٰهِ اَرْبَعٌ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ لَا يَضُرُّكَ بِاَيِّهِنَّ بَدَاْتَ مسلم مین سمرہ بن جندبؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا نہایت پسند کلام خدا کے نزدیک چار ہین اول سبحان اللہ دوسرے الحمد للہ تیسرے لا الٰہ الا اللہ چوتھے اللہ اکبر تجھکو کچھ ضرر نہین ان چارون مین کرکے وقت جس سے تو چاہے ابتدا کرے **ف** یعنی چاہے اول سبحان اللہ کہے یا الحمد للہ یا لا الٰہ الا اللہ یا اللہ اکبر سب درست ہے

١١٩٩ **ق** عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ اَحَقُّ الشُّرُوْطِ اَنْ تُوْفُوْا بِهَا مَا اسْتَحْلَلْتُمْ بِهِ الْفُرُوْجَ بخاری اور مسلم مین عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ سب شرطون مین سے جنکا تمکو پورا کرنا چاہیے اوس شرط کا زیادہ تر پورا کرنا لازم ہے جسکے سبب سے تمنے عورتون کی شرمگاہین حلال کرلین **ف** جو شرطین اور قول قرار کہ نکاح مین واجب الادا ہین سواونمین سے اول تو مہر ہے دوسرے نان نفقہ تیسرے حسن سلوک دستور کے موافق عورت کا مہر فرض ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اوسکا ادا کرنا سب سے مقدم ہے اور جو مہر ادا کرنے کا قصد نرکھے وہ گنہگار ہے اور بعض شرطین نکاح مین واجب الادا نہین جیسے خاوند کا جورو کے گھر مین رہنا جورو کو اپنے گھر نہ بلانا یا جورو کی زندگی مین دوسرا نکاح نہ کرنا یا پہلی جورو کو طلاق دینا

١٢٠٠ **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَخْوَفُ وَيُرْوٰى اِنَّ اَخْوَفَ مَا اَخَافُ

عَلَيكُم مَا يُخرِجُ اللهُ لَكُم مِن زَهرَةِ الدُّنيَا قَالُوا وَمَا زَهرَةُ الدُّنيَا يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ بَرَكَاتُ الأَرضِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ
وَهَل يَأتِي الخَيرُ بِالشَّرِّ قَالَ لَا يَأتِي الخَيرُ إِلَّا بِالخَيرِ لَا يَأتِي الخَيرُ إِلَّا بِالخَيرِ لَا يَأتِي الخَيرَةُ إِلَّا بِالخَيرَةِ إِنَّ كُلَّ مَا يُنبِتُ الرَّبِيعُ
يَقتُلُ أَو يُلِمُّ وَيُروَى يَقتُلُ حَبَطًا أَو يُلِمُّ إِلَّا آكِلَةَ الخَضِرِ فَإِنَّهَا تَأكُلُ حَتَّى إِذَا امتَدَّت خَاصِرَتَاهَا استَقبَلَتِ الشَّمسَ ثُمَّ اجتَرَّت
وَبَالَت وَثَلَطَت ثُمَّ عَادَت فَأَكَلَت إِنَّ هٰذَا المَالَ خَضِرَةٌ حُلوَةٌ فَمَن أَخَذَهُ بِحَقِّهِ وَوَضَعَهُ فِي حَقِّهِ فَنِعمَ المَعُونَةُ هُوَ وَمَن
أَخَذَهُ بِغَيرِ حَقِّهِ كَانَ كَالَّذِي يَأكُلُ وَلَا يَشبَعُ

بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ زیادہ تر خوف جسکا مجکو تم
پر لگا ہو وہ چیز ہے جو کہ خدا تمھارے واسطے نکالیگا دنیا کی زینت اور آرایش سے اصحاب نے کہا یا رسول اللہ دنیا کی آرایش سے کون چیز مراد ہے حضرت نے
فرمایا کہ زمین کی برکات جیسے اناج اور لباس اور فرش اور چاندی سونے کی کہان اصحاب نے کہا یا رسول اللہ کیا نیک چیز بھی بدی لاویگی یعنی جب
زمین کی پیدا ہوئی چیز کو برکت اور خیر فرمایا تو بھلا خیر سے شر کیونکر ہوگا حضرت نے فرمایا سچ ہے کہ خیر سے خیر ہی ہوتی ہے خیر سے خیر ہی ہوتی ہے
خیر سے خیر ہی ہوتی ہے البتہ ہر ایک گھاس جسکو ربیع کی فصل اوگاتی ہے جانور کو ہلاک کر ڈالتی ہے یا ہلاک کے قریب کر دیتی ہے یعنی اگر حد سے زیادہ
چرے اور دوسری روایت میں یاد ہے کہ چارا جانور کو ہلاک کرتا ہے پیٹ پھلا کر یا قریب ہلاکت کے کر دیتا ہے یا اوس جانور سبزہ کھانے والے
کو ہلاکت نہیں کہ وہ کھایا کیا یہان تک کہ جب اوسکی دونون کوکھین تن گئین یعنی جبکہ آسودہ ہوا تو آفتاب کے سامنے جا پڑا پھر اوسنے جگالی
کی اور پیشاب کیا اور لید کی پھر چراگاہ میں پلٹ گیا سو اوسنے کھانا شروع کیا بیشک یہ مال دنیا کا ہرا بھرا اور شیرین ہے سو جسنے اوسکو بجا لیا
اور بجا صرف کیا یعنی حلال وجہ سے کمایا اور شرع کے موافق موقع پر خرچ کیا تو یہ مال دین کی اچھی مددگاری ہے اور جسنے اس مال کو ناحق لیا
یعنی طمع سے اور حرام وجہ سے جمع کیا تو اوس مالدار کا حال اوس بیمار کا سا حال ہے کہ جوع کلبی کی بیماری سے کھاتا جاتا ہے اور کبھی آسودہ نہین
ہوتا ف اس حدیث میں حضرت نے ایک مثل حریص اور بخیل مالدار کی دوسری مثل سخی مالدار کی فرمائی سو جس مالدار نے مال کو جمع کر کر کھایا اور حقداران
کا حق ادا نکیا اوسکا حال اس جانور کا سا حال ہے جسنے گھاس کھائی پھر پیٹ پھول کے کرکری کی بیماری سے مر گیا تو گھاس نے اوسکے حق مین
کچھہ فائدہ نکیا بلکہ ناحق جان گئی اور جس مالدار نے خود کھایا اور اپنی حاجت سے زیادہ مال کو خیرات کیا تو اوسکا حال جیسے اوس جانور کا ہے
جسنے گھاس کو چرا پھر آسودہ ہو کر آفتاب کے سامنے جگالی سے ہضم کر کے پیشاب اور لید سے فضلہ دور کیا ایسے جانور کو ہرگز ہلاکت نہین
اور کرکری کا کچھہ ڈر نہین سو جس مالدار نے اپنی ضرورت کے بعد جب جناب الٰہی کی طرف توجہ کی اور اوسکو آفتاب رحمت کا سامنا ہوا تو زائد از
حاجت مال کو مثل پیشاب اور لید کے علحدہ کرنے مین اپنی صحت جانتا ہے اور مصارف خیر مین صرف کر کے اپنے رب کی شکر گزاری کرتا ہے

١٢٠١ ق عَائِشَةُ اَسْرَعُكُنَّ لَحَاقًا بِيْ اَطْوَلُكُنَّ يَدًا بخاری اورمسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے اپنی بیبیون سے فرمایا کہ تم مین سے میرے
ساتھ جلد تر ملنے والی وہ بی بی ہو جسکا ہاتھ زیادہ تر لنبا ہو یعنی میری موت کے بعد وہ بی بی پہلے مریگی جو سخی ہو ف حضرت عائشہؓ سے روایت ہو کہ جب
حضرت نے یہ حدیث فرمائی تو ظاہری ہاتھ سمجھکر سب بیبیون نے اپنے ہاتھ ناپے حضرت سودہ کا ہاتھ سب سے زیادہ لنبا ٹھہرا جب حضرت کے انتقال کے
بعد زینب بنت جحش کا انتقال ہوا تو معلوم ہوا کہ لنبے ہاتھ سے سخاوت مراد ہو اور زینب سب بیبیون مین زیادہ تر سخی تھین اس حدیث مین معجزہ ہو کہ آئندہ کی
بات فرمائی پھر ویسا ہی ہوا

١٢٠٢ ق اَبُوْهُرَيْرَةَ اَشْعَرُ كَلِمَةٍ تَكَلَّمَتْ بِهَا الْعَرَبُ كَلِمَةُ لَبِيْدٍ اَلَا كُلُّ شَيْءٍ مَا خَلَا اللّٰهَ بَاطِلٌ بخاری اورمسلم
مین ابوہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ عمدہ سچے مضمون کا قصیدہ جسکو عرب نے کہا لبید شاعر کا قصیدہ ہو جسکا ترجمہ یہ مصرع ہو کہ ع اسد کا نام سچا
سب جھوٹا ہی جتن یعنی سوائے خدا کے ہر چیز مٹنے والی ہو ف زمانہ جاہلیت مین لبید نام ایک شاعر عرب مین تھا اوسکا کہا یہ مصرع چونکہ حق تھا اور
موافق قرآن کے مضمون کے تھا اسواسطے اوسکی تعریف فرمائی معلوم ہوا کہ جس شعر کا مضمون حق ہو اور حکمت و نصیحت پر مشتمل ہو اوسکا پڑھنا شرع
مین منع نہین بلکہ پسندیدہ ہو جیسے گلستان اور بوستان اور مولوی روم کی مثنوی یا حدیقہ حکیم سنائی کا

١٢٠٣ م اَبُوْهُرَيْرَةَ اَصْدَقُكُمْ رُؤْيَا اَصْدَقُكُمْ حَدِيْثًا مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ تم لوگون مین بہت سچے خواب والا نہایت سچ بولنے والا ہو ف
یعنی جسکی بات سچی اوسکی خواب بھی سچی اسواسطے کہ جھوٹھ بولنے سے آئینہ دل تیرہ اور زنگ آلودہ ہوجاتا ہو تو خواب مین عالم مثال کی عکس ٹھیک ٹھیک
نہین پڑتی اسی واسطے فاسق کی خواب اکثر پریشان ہوتی ہین

١٢٠٤ م اَبُوْهُرَيْرَةَ اَغْيَظُ رَجُلٍ عَلَى اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَاَخْبَثُهُ رَجُلٌ كَانَ
يُسَمّٰى مَلِكَ الْاَمْلَاكِ لَا مَلِكَ اِلَّا اللّٰهُ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ نہایت پھسکارا مرد خدا کے نزدیک قیامت کے
دن اور نہایت ذلیل اور پلید وہ مرد ہو جسکا شاہنشاہ اور مہاراج نام رکھا جاوے حقیقت مین کوئی بادشاہ جہان کا مالک نہین سوائے خدا کے ف ایران
کے بادشاہون کو شاہنشاہ کہتے تھے جسکا ترجمہ عربی مین ملک الاملاک اور ہندی مین مہاراج ہو چونکہ اسمین کھلا شرک تھا اور صاف بے ادبی تھی اسواسطے
حضرت نے منع کیا ناچار بندے کو کب مناسب ہو کہ چھوٹا مونہہ بڑا بول بولے اسی طرح جو اسم کہ خدا کو خاص ہو غیر خدا کو درست نہین جیسے رحمٰن اور
قدوس

١٢٠٥ م جَابِرٌ اَفْضَلُ الصَّلٰوةِ طُوْلُ الْقُنُوْتِ مسلم مین جابرؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ افضل نماز وہ ہو جسکا قیام دراز ہو
ف زیادہ قیام سے نماز اسواسطے افضل ہوئی کہ جتنا قیام زیادہ اوتنی قرآن کی قرأت زیادہ علمانے کہا ہو کہ دن کو رکوع اور سجود کی کثرت
بہتر ہو اور تہجد کی نماز مین طول قیام افضل ہو

١٢٠٦ م ثَوْبَانُ اَفْضَلُ دِيْنَارٍ يُنْفِقُهُ الرَّجُلُ دِيْنَارٌ يُنْفِقُهُ عَلٰى عِيَالِهٖ وَدِيْنَارٌ
يُنْفِقُهُ عَلٰى دَابَّتِهٖ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَدِيْنَارٌ يُنْفِقُهُ عَلٰى اَصْحَابِهٖ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مسلم مین ثوبانؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے

فرمایا کہ بہتر دینار جسکو مرد خرچ کرے وہ دینار ہی جسکو اپنے جورو لڑکون پر خرچ کرتا ہی اور وہ دینار افضل ہی جسکو جہاد مین اپنی سواری پر خرچ کرتا ہی
اور وہ دینار بہتر ہی جسکو جہاد مین اپنے ساتھیون پر یعنی نوکر چاکر یا اور غازیون پر خرچ کرتا ہی **ف** جورو لڑکون پر مال خرچ کرنا اسواسطے افضل ہوا
کہ فرض ہی اور اپنے گھوڑے پر خرچ کرنا اسواسطے بہتر ہوا کہ مملوک ہی خصوصًا راہ خدا مین زیادہ تر پرورش کے لائق ہوا اور غازیون پر صرف کرنا
دین کی امداد ہی اور احسان ہی معلوم ہوا کہ فقیرون کے دینے سے اپنے جورو لڑکون کا دینا مقدم اور افضل ہی اسواسطے کہ فرض ہی اور خیرات نفل ہی اور
١٢٠٧ حال آنکہ فرض ادا کرنا نفل سے افضل ہی **م** اَبُوْهُرَيْرَةَ اَفْضَلُ الصِّيَامِ بَعْدَ رَمَضَانَ شَهْرُ اللّٰهِ الْمُحَرَّمُ وَاَفْضَلُ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْفَرِيْضَةِ
صَلٰوةُ اللَّيْلِ مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ افضل روزہ بعد رمضان کے محرم خدا کے مہینے کا روزہ ہی اور افضل نماز بعد فرض پنجگانہ
کے رات کی نماز ہی یعنی تہجد کی نماز **ف** محرم کا روزہ بسبب صوم عاشورا کے افضل ہوا اور تہجد کی نماز اسواسطے افضل ہوئی کہ اوسمین محنت اور
١٢٠٨ مشقت نفس پر بہت ہی اوسوقت اکثر حضور دل سے نماز ہوتی ہی اور ریا کا اوسمین دخل نہین ہی **م** اَبُوْهُرَيْرَةَ اَقْرَبُ مَا يَكُوْنُ الْعَبْدُ
مِنْ رَبِّهٖ وَهُوَ سَاجِدٌ فَاَكْثِرُوا الدُّعَاءَ مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بندہ نہایت نزدیک تر ہوتا ہی
سجدے کی حالت مین سو سجدے مین بہت دعا کیا کرو **ف** سجدے مین کمال رتبہ تعظیم کا ہی اور بندگی کی نہایت
عاجزی ہی کہ اوس نے اپنے اشرف الاعضا کو خاک پر اپنے مالک کے واسطے رکھا اس سبب سے اوسکو اس حالت مین نہایت قرب الہی حاصل ہوتا ہی
١٢٠٩ اور کمال رحمت الہی اسپر متوجہ ہوتی ہی تو ایسے وقت مین دعا مانگنا غنیمت جانے **ق** اُمُّ حَرَامٍ بِنْتُ مِلْحَانَ اَوَّلُ جَيْشٍ مِنْ اُمَّتِيْ
يَغْزُوْنَ الْبَحْرَ قَدْ اَوْجَبُوْا بخاری اور مسلم مین ام حرام ملحان کی بیٹی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اول لشکر میری امت سے جو سمندر مین
١٢١٠ جہاز پر چڑھکر کافرون سے لڑے گا اون پر بہشت واجب ہوا **ق** اُمُّ حَرَامٍ بِنْتُ مِلْحَانَ اَوَّلُ جَيْشٍ مِنْ اُمَّتِيْ يَغْزُوْنَ مَدِيْنَةَ
قَيْصَرَ مَغْفُوْرٌ لَهُمْ بخاری اور مسلم مین ام حرام ملحان کی بیٹی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ پہلا لشکر میری امت کا جو روم والے بادشاہ کے
شہر یعنی قسطنطنیہ سے لڑیگا وے بخشے گئے **ف** ام حرام سے روایت ہی کہ ایک روز حضرت میرے گھر مین سوئے اور ہنستے ہوئے جاگے مینے
پوچھا کہ یا حضرت آپ کی اس خوشی کا کیا سبب ہی تب حضرت نے فرمایا کہ مینے خواب مین دیکھا کہ میری امت کے لوگ جہاز پر سوار جہاد
کرتے ہین جیسے بادشاہ اپنے تختون پر باتجمل ہوتے ہین سو جو لشکر کہ اول سمندر مین جہاد کریگا اونکو بہشت واجب ہوا مینے کہا یا حضرت دعا
کیجیے کہ مین اون غازیون مین شریک ہون حضرت نے فرمایا کہ تو اونکے ساتھ اول ہی چنانچہ ام حرام اپنے خاوند یعنی عبادہ بن صامت کے
ساتھ معاویہ کی حکومت مین شام کے ملک سے سمندر مین جہاز پر سوار ہوکر روم کے جہاد مین شریک ہوئین پھر جہاز سے اوترکے گھوڑے پر سے

گر کے شہید ہوئین ام حرام سے روایت ہے کہ حضرت اوسی دن دوسری بار سوئے پھر ہنستے ہوئے جاگ اٹھے پوچھا کہ یا حضرت خوشی کا
کیا سبب ہے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی جو لشکر کہ قسطنطنیہ سے لڑیگا اوسکے گناہ معاف ہوگئے مین نے کہا کہ یا حضرت مین بھی اون
غازیون مین ہونگی حضرت نے فرمایا کہ تو اون مین نہین تو اول قسم کے غازیون مین ہے یہ حدیث معجزہ ہے کہ حضرت نے جیسے آیندہ کی بات
کی خبر دی ویسی ہی ہوئی

۱۲۱۱ م ابن مسعود اول ما یقضی بین الناس یوم القیامة في الدماء مسلم مین عبد اللہ بن مسعود رضی سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ لوگون مین اول فیصلہ قیامت کے دن خونون مین ہوگا ف مقصود اصلی دنیا مین انسان کی حیات ہے اور
خون اوسکے مخالف ہے اور سب گناہ بعد شرک اور کفر کے اوس سے نیچے ہین تو اول خونریزی کا فیصلہ مقدم ہوا حدیث مین اشارہ ہے کہ
قتل کو آسان نہ سمجھنا چاہیے خدا کے نزدیک ایسا سخت گناہ ہے کہ قیامت مین اول اوسی کا فیصلہ ہوگا

(اول فیصلہ خون)

۱۲۱۲ خم ابن عباس اهون الناس عذابا ابو طالب وهو منتعل بنعلين يغلي منهما دماغه بخاری مین عبد اللہ بن عباس رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ سب آدمیون مین نہایت ہلکا عذاب ابو طالب پر ہے اوسکے پاؤن مین دو آگ کی جوتیان ہین جن سے اوسکا دماغ اوبلتا ہے ف ابو طالب نے
کلمہ نہ پڑھا اسواسطے دوزخ نصیب ہوا اور حضرت سے نہایت سلوک کرتے تھے سواسطے سب دوزخیون سے اونپر عذاب ہلکا ہے معاذ اللہ جب ہلکے عذاب کا
یہ حال ہے کہ جیسے دماغ مثل ہانڈی کے جوش مارتا ہے تو سخت عذاب کو خیال کیا چاہیے کہ کیسا ہوگا

(سب سے ہلکا عذاب ابو طالب کو)

فصل اس فصل مین دو حدیثین ہین جنکے سرے پر کل کا لفظ ہے

۱۲۱۳ ق ابو هريرة كل ابن آدم تأكله الأرض إلا عجب الذنب منه خلق وفيه يركب بخاری اور
مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تمام آدمی کے بدن کو زمین کھا جاتی ہے سوا ڈھڈی کی ہڈی کے اوسی سے آدمی پہلے بنایا گیا اور اوسی مین
جوڑا جاویگا ف عجب الذنب اوس ہڈی کو کہتے ہین جہان سے جانور کی دم جمتی ہے آدمی کے بدن مین اوسکو ڈھڈی کہتے ہین سو فرمایا کہ آدمی کا
بدن تمام مٹی ہو گل جاتا ہے مگر ڈھڈی نہین گلتی آدمی کی پیدایش پیٹ مین اول وہین سے شروع ہوتی ہے اور قیامت مین بھی اوسی ہڈی سے
ترکیب شروع ہوگی سب بدن کی خاک وہان متصل ہوکر جیسا بدن تھا ویسا طیار ہوجاویگا یہ جو فرمایا کہ ڈھڈی نہین گلتی یا تو سب نہ گلتی ہوگی
یا اوسکے باریک باریک اجزا اصلی نہ گلتے ہونگے اگرچہ غیر اصلی اجزا گل جاوین

(ہڈی نہ گلنے)

۱۲۱۴ م ابو هريرة كل المسلم على المسلم حرام دمه وعرضه وماله مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ سب چیز مسلمان کی مسلمان پر حرام ہے اوسکا خون اور اوسکی عزت آبرو اور
اوسکا مال ف حضرت نے حجة الوداع مین جہان ہزارون مسلمان جمع تھے یہ حدیث فرمائی اور فساد اور ظلم کی جڑ کاٹی اسواسطے کہ اکثر عالم مین فساد
انھین تینون کامون مین ہوتا ہے چنانچہ جب مسلمان کا ناحق خون کرنا حرام ہوا تو خون کا جھوٹھا دعوی کرنا اوسکی ناحق گواہی دینا بھی حرام ٹھہرا

(سب چیز مسلمان کی)

اور جب مسلمان کی آبرو ریزی منع ہوئی تو اوسکو ذلیل کرنا مسخرا پن کرنا اوسکی چوری وبی ہیسے حرام کاری اوسکی چغلی کھانا غیبت کرنا بھی
حرام ہوا اور جب اوسکا مال لینا درست نہوا تو قطاع الطریقی چوری دغا بازی مَا انڈر رشوت قمار بازی خرچی بھی حرام ہوگئی اسواسطے کہ ان کاموں سے
اوسکا مال ناحق برباد ہوتا ہے محافظت نوع انسانی شریعت کی عمدہ غرض ہے سو اوسکا بیان اس حدیث مین بخوبی سمجھا دیا **ق** اَبُوْھُرَیْرَۃَ کُلُّ اُمَّتِیْ

١٢١٥

مُعَافًی اِلَّا الْمُجَاھِرُوْنَ وَاِنَّ مِنَ الْاِجْھَارِ اَنْ یَّعْمَلَ الْعَبْدُ بِاللَّیْلِ عَمَلًا ثُمَّ یُصْبِحُ قَدْ سَتَرَہٗ رَبُّہٗ فَیَقُوْلُ یَا فُلَانُ عَمِلْتُ
الْبَارِحَۃَ کَذَا وَکَذَا وَقَدْ بَاتَ یَسْتُرُہٗ رَبُّہٗ وَیُصْبِحُ یَکْشِفُ سِتْرَ اللّٰہِ عَنْہُ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ سب میری امت کے گناہ معاف ہونگے مگر اونکے گناہ نہین معاف ہونگے جو اپنے پوشیدہ گناہونکو ظاہر کرتے ہین اور البتہ یہ بات بھی اظہار
مین داخل ہے کہ بندہ رات کو کوئی برا کام کرے پھر اوسکو صبح اس حالت مین ہو کہ اوسکے ربنے اوس گناہ کو چھپا ڈالا ہو سو وہ شخص خود یون
کہے کہ او میان فلانے مینے تو رات کو ایسا ایسا کام کیا رات کو اوسکے ربنے گناہ پر پردہ ڈالا اور وہ صبح کو خدا کے پردے کو کھولتا ہے **ف** پوشیدہ گناہ کو لوگون سے ظاہر کرنا ایسا سخت گناہ کبیرہ ہے کہ معاف نہوگا اسواسطے کہ اہمین گناہ پر جرات اور بے پروائی ثابت
ہوتی ہے اور صاف ظاہر ہوتا ہے کہ ظاہر کرنے والا خدا سے نہین ڈرتا اور یہ جو بعضے نادان کہتے ہین او صاحب جسکا خدا سے پردہ نہین اوسکا
آدمی سے پردہ کرنا کیا ضرور سو غلط سمجھے ہین کہ اگر وہ شرماتا اور ظاہر نکرتا تو البتہ خدا اوسکی پردہ پوشی کرتا اور جب کہ اوسنے بیحیاپن کر خود
اپنا پردہ فاش کیا تو مغفرت اور پردہ پوشی کے لائق نرہا اور حدیث مین آیا ہے کہ پوشیدہ گناہ کی پوشیدہ توبہ کرے اور ظاہر گناہ کی ظاہر
ہوکر توبہ کرے تا کہ نیک لوگ خوش ہوکر اوسکی توبہ کے گواہ ہون اور گناہگار اوسکو دیکھکر توبہ پر مستعد ہون **ق** اَبُوْھُرَیْرَۃَ کُلُّ

١٢١٦

اُمَّتِیْ یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّۃَ اِلَّا مَنْ اَبٰی قِیْلَ وَمَنْ یَّاْبٰی قَالَ مَنْ اَطَاعَنِیْ دَخَلَ الْجَنَّۃَ وَمَنْ عَصَانِیْ فَقَدْ اَبٰی بخاری مین
ابوہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ سب میری امت بہشت مین داخل ہوگی مگر جسنے کہ نمانا اور انکار کیا لوگون نے کہا کہ انکار کرنے والا کون
ہے حضرت نے فرمایا کہ جسنے میری اطاعت کی اور میری سنت پر چلا وہ بہشت مین داخل ہوگا اور جسنے میری نافرمانی کی یا بدعت نکالی یا شریعت
سے راضی نہوا اوسنے نمانا اور وہی منکر ہوا **ف** اس حدیث مین اتباع سنت کی فضیلت ہے اور بدعت اور احکام شرعی سے ناراضی ہونیکا
انکار ہے **ق** اَبُوْھُرَیْرَۃَ کُلُّ سُلَامٰی مِنَ النَّاسِ عَلَیْہِ صَدَقَۃٌ کُلَّ یَوْمٍ تَطْلُعُ فِیْہِ الشَّمْسُ تَعْدِلُ بَیْنَ الْاِثْنَیْنِ

١٢١٧

صَدَقَۃٌ وَتُعِیْنُ الرَّجُلَ فِیْ دَابَّتِہٖ فَتَحْمِلُہٗ عَلَیْھَا اَوْ تَرْفَعُ لَہٗ عَلَیْھَا مَتَاعَہٗ صَدَقَۃٌ وَالْکَلِمَۃُ الطَّیِّبَۃُ صَدَقَۃٌ
وَبِکُلِّ خُطْوَۃٍ تَمْشِیْھَا اِلَی الصَّلٰوۃِ صَدَقَۃٌ وَتُمِیْطُ الْاَذٰی عَنِ الطَّرِیْقِ صَدَقَۃٌ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہے

کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ہر روز جسمین آفتاب نکلے آدمیون کی ہر ایک ہڈی اور ہر ایک جوڑ جوڑ پر صدقہ ہی انصاف کرنا دو شخصون مین خیرات ہی مدد
کرنا مرد کی اوسکی سواری مین سو اوسکو سواری پر چڑھا دینا اوسکا اسباب اوسکے جانور پر اوٹھا کر لا دینا خیرات ہی اور نیک بات سے
کسیکا دل خوش کر دینا یا لا الہ الا اللہ پڑھنا بھی خیرات ہی اور ہر ایک ڈگ جو نماز کے واسطے چلے خیرات ہی اور تکلیف والی چیز جیسے کانٹا اور
ہڈی اور پتھر کو راہ سے دور کرنا خیرات ہی **ف** یعنی ہر روز ہر آدمی کو خیرات کرنا لازم ہی اسواسطے کہ ہر روز زندگی دینا اور چنگا رکھنا خدا کا
تازہ احسان ہی تو بندون کو اوسکی شکر گزاری بھی ضرور ہی پھر فرمایا کہ شکر گزاری اور خیرات صرف مال ہی پر موقوف نہین جو تمپر ہر روز
مشکل پڑے بلکہ انصاف اور عدل کرنا یا تھکے ماندے کو اوسکی سواری پر سوار کرا دینا اوسکا اسباب لا دینا نماز کے واسطے مسجد مین
حاضر ہونا راہ سے موذیات کو دور کرنا یہ سب کام خیرات اور صدقات مین داخل ہین انہین سے جو سامنے آوے اوسکو کرے اور اپنے
بدن کی صحت اور قوت کی شکر گزاری خدا کی رضامندی کے واسطے بجا لاوے

۱۲۱۸ ق اَبُوْ مُوْسٰے كُلُّ شَرَابٍ اَسْكَرَ فَهُوَ حَرَامٌ بخاری
اور مسلم مین ابو موسیٰؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا جو پینے کی چیز نشہ لاوے اور مست کر دے وہ حرام ہی **ف** اسمین بھنگ اور بوزہ
اور شراب اور تاڑی سب داخل ہین انکا قلیل اور کثیر اکثر اماموں کے نزدیک برابر ہی باقی تحقیق آگے آویگی

۱۲۱۹ ق اِبْنُ عُمَرَ كُلُّ شَيْءٍ بِقَدَرٍ حَتَّى الْعَجْزُ وَالْكَيْسُ اَوِ الْكَيْسُ وَالْعَجْزُ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ہر ایک چیز
تقدیر سے ہی یہان تک کہ حمق اور عقلمندی بھی تقدیر سے ہی راوی کو شک ہی کہ حضرتؐ نے اول عجز کا لفظ فرمایا یا کیس کا **ف** یعنی جب
تقدیر سے ٹھہری تو نادانی اور ہوشیاری بھی تقدیر سے ہی تو دانا کو لازم ہی کہ اپنی دانائی پر گھمنڈ نکرے اپنی تدبیر اور کرتب کا اوسمین
دخل نہ سمجھے اور نادان پر نہ ہنسے بلکہ خدا کا شکر کرے کہ اوسکو ہوشیار کیا دیوانہ باولا نہین کر ڈالا

۱۲۲۰ ق اِبْنُ عُمَرَ كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ
مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تم لوگون مین ہر ایک شخص حاکم ہی اور ہر ایک اپنی
رعیت اور زیر دست سے پوچھا جاویگا **ف** پوری اس حدیث کی یون روایت ہی کہ بادشاہ سب ملک پر حاکم ہی تو اپنی تمام رعیت سے
پوچھا جاویگا کہ انصاف کیا یا ظلم اور مرد اپنے گھر اور جورو پر حاکم ہی تو وہ بھی پوچھا جاویگا کہ اوسنے نیک کام سکھلایا اور گناہ سے روکا
نہین اور جورو اپنے خاوند کے مال اور گھر کی حاکم ہی تو وہ بھی پوچھی جاویگی کہ اوسنے اوسکی خیر خواہی اور مال کی حفاظت کی یا نہین
اسی طرح غلام اور نوکر بھی پوچھا جاویگا کہ اوسنے اپنے میان اور آقا کی خیر خواہی اور اوسکے مال کی حفاظت کی یا نہین غرضکہ ہر شخص
اپنے زیر دست اور اپنی قابو والی چیز سے قیامت مین پوچھا جاویگا کہ تو نے باوجود قدرت اور قابو کے اوسکا حق کیون نہ ادا کیا اس طرح

۱۲۲۱ سوال صرف بادشاہی پر موقوف نہین م جابرٍ کُلُّ مُسْکِرٍ حَرَامٌ اِنَّ عَلَی اللّٰہِ عَھْدًا لِمَنْ شَرِبَ الْمُسْکِرَ اَنْ یَّسْقِیَہٗ مِنْ طِیْنَۃِ الْخَبَالِ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ
طِیْنَۃُ الْخَبَالِ قَالَ عَرَقُ اَھْلِ النَّارِ اَوْ عُصَارَۃُ اَھْلِ النَّارِ مسلم مین جابر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو نشے والی چیز ہو وہ
حرام ہے بیشک خدا پر اسکا عہد ہے کہ جو نشہ دار چیز پیے گا اوسکو فساد کی مٹی پلاویگا اصحاب نے کہا یا رسول اللہ فساد کی مٹی سے کیا مراد ہے حضرت
نے فرمایا کہ دوزخیون کا پسینا یا دوزخیون کا نچوڑ یعنی پیپ ف مصابیح مین روایت ہے کہ یمن کا ایک شخص حضرت پاس آیا اوسنے کہا
ہمارے ملک مین جوار کی شراب لوگ پیتے ہین اوسکو مزر کہتے ہین حضرت نے فرمایا کیا اوسمین نشہ ہوتا ہے اوسنے کہا کہ ہان تب حضرت نے
۱۲۲۲ حدیث فرمائی ق ابن عمر کُلُّ مُسْکِرٍ خَمْرٌ وَّکُلُّ مُسْکِرٍ حَرَامٌ وَّمَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِی الدُّنْیَا فَمَاتَ وَھُوَ یُدْمِنُھَا لَمْ
یَتُبْ لَمْ یَشْرَبْھَا فِی الْاٰخِرَۃِ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہر ایک نشے دار چیز شراب ہے اور سب نشے والی چیز
حرام ہین اور جسنے شراب پی دنیا مین پھر وہ شراب کو سدا پیتا بدون توبہ کیے مرگیا تو وہ آخرت مین بہشت کی شراب نہ پیے گا ف اس حدیث سے
صاف معلوم ہوا کہ جو چیز مست کردے اور نشہ لاوے وہ شراب ہے اور حرام ہے خواہ انگور سے بنے خواہ کھجور خواہ منقی یا شہد یا گیہون یا جوار
یا باجرا یا جو سے یا درخت کا عرق ہو جیسے تاڑی اور سیندھی یا کوئی گھاس ہو جیسے بھنگ وغیرہ قلیل اور کثیر اسکا سب حرام ہے اور یہی مذہب ہے
امام مالک اور امام شافعی اور امام احمد اور امام محمد اور محدثین کا ہے پر امام اعظم کے نزدیک نجس حرام شراب وہی ہے جو شیرہ انگور سے بنے اور جوش مارکے
گاڑھی ہو کر جھاگ لاوے اور چیزین اسکے سوا بدون نشے کے حرام نہین لیکن اکثر علماء محققین کے نزدیک امام محمد کے قول پر فتوی ہے چنانچہ نہایہ اور
زیلعی اور عینی اور فتاوی عالمگیری اور الدر المختار اور اشباہ و نظائر مین مذکور ہے چنانچہ مولانا عبدالحی لکھنوی نے تاڑی اور نان پاو کی حرمت پر
۱۲۲۳ جواب استفتا مین اس مطلب کو خوب بیان کیا ہے اور پچاس ساٹھ علماء حنفی اور شافعی نے اوسپر دستخط کیے ہین جو چھپا اوسکو دیکھیے ق ابن
عباس کُلُّ مُصَوِّرٍ فِی النَّارِ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عباس رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہر ایک تصویر بنانے والا دوزخ مین ہے
ف یعنی جاندار کی صورت بنانا حرام ہے ق جابر کُلُّ مَعْرُوْفٍ صَدَقَۃٌ بخاری اور مسلم مین جابر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ ہر ایک بھلی بات بھلا کام صدقہ ہے ف یعنی اوسمین خیرات کے برابر ثواب ہے فصل اس فصل مین وہ حدیثین ہین جنکے سر پر
۱۲۲۵ قد ہے ق اُمُّ ھَانِیٍٔ بِنْتُ اَبِیْ طَالِبٍ قَدْ اَجَرْنَا مَنْ اَجَرْتِ وَاٰمَنَّا مَنْ اٰمَنْتِ قَالَہٗ لَھَا یَوْمَ فَتْحِ مَکَّۃَ بخاری
اور مسلم مین ام ہانی رض ابو طالب کی بیٹی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمنے پناہ دی جسکو تونے پناہ دی اور ہمنے امن دیا جسکو تونے
امن دیا یہ حضرت نے ام ہانی سے فرمایا جس دن مکہ فتح ہوا ف ام ہانی نے اپنے خاوند کے رشتہ دار کو پناہ دی تھی علی مرتضی رض اوسکے قتل کا

ارادہ کیا ام ہانی نے اپنے بھائی کا شکوہ حضرت سے عرض کیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی **ق** جابرٌ قَدْ اَخَذْتُ جَمَلَكَ ۱۲۲۶

بِاَرْبَعَةِ دَنَانِيْرَ وَلَكَ ظَهْرُهُ اِلَى الْمَدِيْنَةِ **قَالَهُ** لَهُ بخاری اور مسلم میں جابرؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ

تجھسے تیرا اونٹ چار دینار کو لیا اور تجھکو مدینے تک اوسکی سواری کی اجازت ہو یہ حضرت نے جابرؓ سے فرمایا **ف** جابرؓ سے روایت ہو

کہ میں سفر میں حضرت کے ساتھ تھا میرا اونٹ نہایت تھک گیا تھا میں سبکے پیچھے پڑا رہتا تھا ایکبار حضرت میرے پاس ہوکر نکلے سو میرے

اونٹ کو ایک کوڑا مارا پھر وہ اونٹ خوب تیز رفتار ہو گیا کہ کبھی ویسا تیز قدم نہ تھا پھر حضرت نے فرمایا کہ اس اونٹ کو ہمارے ہاتھ بیچ ڈال میں نے

اوسکو بیچا لیکن مدینے تک کی سواری شرط کر لی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی پھر جب مدینے میں پہنچے تو میں حضرت کے پاس اوس اونٹ کو لیگیا حضرت نے

چار دینار اور پانچ جو کے برابر سونا قیمت سے زیادہ دیا اور فرمایا کہ قیمت اور اونٹ دونوں تجھکو دیے **ف** جب چیز بیچی تو بائع کو اوس میں

کچھ شرط کر لینا درست نہیں اور جابرؓ نے جو سواری کی شرط کی تھی سو حقیقت میں شرط نہ تھی بلکہ حضرت کی طرف سے احسان تھا سواری کی اجازت یعنی

۱۲۲۷ عاریت تھی یا یہ بات حضرت کو خاص تھی اور ظاہر حضرت کو جابر سے احسان کرنا منظور تھا مول لینا ہی غرض نہ تھا **م** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو قَدْ

اَفْلَحَ مَنْ اَسْلَمَ وَرُزِقَ كَفَافًا وَقَنَّعَهُ اللّٰهُ بِمَا اٰتَاهُ مسلم میں عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مراد کو پہنچا جو مسلمان

ہوا اور اوسکو بقدر ضرورت روزی ملی اور خدا نے جتنا اوسکو دیا اوسپر قناعت نصیب کی **ف** قناعت والے ایماندار کو اسواسطے کامیاب فرمایا

کہ ایمان کے سبب سے اوسکی آخرت سنوری اور قوت ضروری سے دنیا کی تکلیف بھی نہوئی تو گویا دونوں جہان سے برخوردار ہوا اور اگر ایمان ہوا اور

قناعت نہوئی تو ایمان کی خوبی اور لطف مطلق ظاہر نہیں ہوا طمع آدمی کو نظروں میں ذلیل اور حقیر کر دیتی ہو **شعر** ای قناعت تونگرم گردان

کہ ورای تو ہیچ نعمت نیست ۔ لیکن اہل و عیال کی ضروریات کو طلب کرنا قناعت کے مخالف نہیں بلکہ طمع زائد از حاجت چیز کی تلاش کا

۱۲۲۸ نام ہو **خ** اِبْنُ عُمَرَ قَدْ بَلَغَنِيْ اَنَّكُمْ قُلْتُمْ فِيْ اُسَامَةَ وَاِنَّهُ اَحَبُّ النَّاسِ اِلَيَّ بخاری میں عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ

مجکو یہ خبر پہنچی ہو کہ مقرر تمنے اُسامہ کے حق میں کچھ کہا ہو اور البتہ اسامہ میرے نزدیک سب آدمیوں سے زیادہ پیارا ہو **ف** اُسامہ کو حضرت نے آخر عمر میں

۱۲۲۹ ایک لشکر کا سردار کیا بعضے لوگوں نے کہا کہ نوجوان کو بڑے بڑے اصحاب پر سردار کرنے میں کیا حکمت ہو تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی **م**

اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ قَدْ جَمَعَ اللّٰهُ لَكَ ذٰلِكَ كُلَّهُ **قَالَهُ** لِرَجُلٍ مِنَ الْاَنْصَارِ قِيْلَ لَهُ لَوِ اشْتَرَيْتَ حِمَارًا تَرْكَبُهُ فِي الظَّلْمَاءِ وَفِي

الرَّمْضَاءِ وَكَانَ لَا تُخْطِئُهُ صَلٰوةٌ مَعَ بُعْدٍ مِنَ الْمَسْجِدِ فَقَالَ مَا يَسُرُّنِيْ اَنَّ مَنْزِلِيْ اِلٰى جَنْبِ الْمَسْجِدِ اِنِّيْ اُرِيْدُ اَنْ

يُكْتَبَ لِيْ مَمْشَايَ اِلَى الْمَسْجِدِ وَرُجُوْعِيْ اِذَا رَجَعْتُ اِلٰى اَهْلِيْ مسلم میں اُبی بن کعبؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ جمع کر دیا

خدا نے تیرے واسطے یہ سب کچھ حضرت نے اوس انصاری مرد سے فرمایا جس سے لوگون نے کہا کہ اگر تو سواری مول لے اور تاریکی اور گرمی کے وقت نماز کے واسطے
اوسپر سوار ہوا کرے تو مناسب ہے اور اوس مرد کا حال یہ تھا کہ کوئی جماعت کی نماز اوس سے نچھوٹتی تھی باوجودیکہ وہ حضرت کی مسجد سے بہت
دور رہتا تھا تو اوسنے جواب دیا کہ مجکو اس بات کی خوشی نہین کہ میرا گھر مسجد کے متصل ہو اسواسطے کہ مین یہ چاہتا ہون کہ مسجد کی طرف میرا
آنا لکھا جاوے اور جب مسجد سے اپنے گھر جاؤن تو پلٹنے کا بھی ثواب لکھا جاوے **ف** معلوم ہوا کہ مسجد کی آمد و رفت دونون مین ثواب ہے جتنا
گھر دور اوتنے قدم زیادہ تو اوتنا ثواب بھی زیادہ ہوتا ہے **م** اِبْنِ مَسْعُوْدٍ قَدْ سَاَلْتَ اللّٰهَ لِاٰجَالٍ مَّضْرُوْبَةٍ وَّاَيَّامٍ مَّعْدُوْدَةٍ

۱۲۳۰ تقدیر سند رب نجر

وَاَرْزَاقٍ مَّقْسُوْمَةٍ لَنْ يُّعَجِّلَ شَيْئًا قَبْلَ حِلِّهٖ وَلَنْ يُّؤَخِّرَ شَيْئًا عَنْ حِلِّهٖ وَلَوْ كُنْتِ سَاَلْتِ اللّٰهَ اَنْ يُّعِيْذَكِ مِنْ عَذَابٍ فِي النَّارِ
اَوْ عَذَابٍ فِي الْقَبْرِ كَانَ خَيْرًا اَوْ اَفْضَلَ **قَالَهٗ** لِاُمِّ حَبِيْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا لَمَّا سَمِعَهَا تَدْعُوْ وَتَقُوْلُ اللّٰهُمَّ مَتِّعْنِيْ بِزَوْجِيْ
رَسُوْلِ اللّٰهِ وَبِاَبِيْ اَبِيْ سُفْيَانَ وَبِاَخِيْ مُعَاوِيَةَ مسلم مین عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تونے خدا سے مانگا ٹھہری ہوئی مدتون
اور گنے ہوئے دنون اور بانٹی ہوئی روزیون کو خدا ہرگز نہ جلدی لاویگا کسی چیز کو اوسکے ٹھہرے ہوے وقت سے پہلے اور نہ ہر کسی چیز کو اوسکے وقت
معین سے تاخیر کریگا اور اگر تو خدا سے یہ بات مانگتی کہ تجکو دوزخ کے عذاب سے یا قبر کے عذاب سے بچاوے تو بہتر اور افضل ہوتا یہ حضرت نے حضرت ام
حبیبہؓ سے فرمایا جبکہ اونکو یون دعا کرتے سنا کہ الٰہی مجکو برخوردار رکھ میرے خاوند کی طرف سے جو خدا کا رسول ہے اور باپ ابوسفیان کی طرف سے
اور بھائی معاویہ کی طرف سے **ف** یعنی موت اور زندگی اور رزق ہر ایک شخص کا خدا کے نزدیک خاص خاص مدت مین مقرر ہو چکا ہے وقت معین سے
تقدیم یا تاخیر ممکن نہین تو اسکے دعا کرنے کی کچھ حاجت نہین کہ خود بخود ہو گا اگرچہ یہ سوال حرام نہین لیکن ایماندار کو بہتر ہے کہ آخرت کے عذاب سے پناہ
مانگے جسکے واسطے خدا رسول کا حکم ہے اور بندگی کی علامت ہے **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ قَدْ عَجِبَ اللّٰهُ مِنْ صَنِيْعِكُمَا بِضَيْفِكُمَا اللَّيْلَةَ يَعْنِيْ رَجُلًا

۱۲۳۱ تعریف حضرت اور اصحاب

مِنَ الْاَنْصَارِ وَامْرَاَتَهٗ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا کو بہت بھلا معلوم ہوا اور نہایت راضی ہوا آج کی رات
تمھارے کام سے جو تم دونون نے اپنے مہمان سے کیا **ف** حضرت کے پاس ایک محتاج نہایت بھوکھا آیا حضرت نے فرمایا کہ کوئی اسکی مہمانی کرے ابوطلحہ انصاری
اوسکو اپنے گھر لیگئے جورو سے پوچھا کہ کچھ کھانا ہے اوسنے کہا کچھ نہین ہے مگر لڑکون کا کھانا رکھا ہے ابوطلحہ نے کہا کہ لڑکون کو بہلا کر سُلا دے اور حضرت کے
مہمان کی توقیر کر سو لڑکون کو سُلا کر مہمان کے آگے کھانا رکھا اور بی بی نے چراغ دیکھنے کے بہانے سے اوٹھکر چراغ کو گل کر دیا تاکہ مہمان جانے کہ
گھر والے بھی میرے ساتھ کھاتے ہین تنہا کھانے سے نہ شرماوے چنانچہ وہ مہمان خوب کھانا کھا کر آسودہ ہو گیا اور گھر والے بھوکھے سو رہے حضرت کو
وحی سے یہ حال معلوم ہوا تب حضرت نے ابوطلحہ اور اونکی بی بی سے یہ حدیث فرمائی سبحان اللہ حضرت کے اصحاب کیا حضرت پر فدا تھے اور کیا خالص

ایمان دارتھے کہ محتاجی کی حالت مین اپنی جان پر اور محتاجون کو مقدم رکھتے تھے چنانچہ اس مضمون کو حق تعالی نے قرآن مین فرمایا ہی وَیُؤْثِرُوْنَ
عَلٰٓی اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ کَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ یعنی پیغمبر کے صحاب اپنی جانون پر غیرون کو مقدم رکھتے ہین اگرچہ اونکو تنگی اور حاجت ہو بھلا

۱۲۳۲ ایسے کامل لوگون سے کیا ممکن ہی کہ اہل بیت کا حق چھین لیوین اور ناحق صدیق اکبر سے بیعت کرلین حق تعالی بدگمانی سے پناہ مین رکھے خ اَبُوْ هُرَیْرَةَ
قَدْ کَانَ قَبْلَکُمْ مِنْ بَنِیْ اِسْرَآئِیْلَ رِجَالٌ یُکَلَّمُوْنَ مِنْ غَیْرِ اَنْ یَّکُوْنُوْا اَنْبِیَآءَ فَاِنْ یَّکُنْ فِیْ اُمَّتِیْ اَحَدٌ فَعُمَرُ بخاری مین ابوہریرہ
سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا مقرر تمسے پہلے بنی اسرائیل مین ایسے مرد ہوتے تھے جنسے کلام ہوتا تہا یعنی خدا کی طرف سے اونکے دل مین
الہام ہوتا تھا یا فرشتے کلام کرتے تھے حال آنکہ وے پیغمبر نہوتے تھے سو ویسا مرد اگر میری امت مین کوئی ہوگا تو عمر فاروق ہوگا ف بیشک حضرت
کی امت سب امتون سے افضل ہی تو جب اگلی امتون مین صاحب الہام اور کلام لوگ ہوئے تو حضرت کی امت مین بطریق اولی ہوا چاہین اس حدیث سے بڑی عمر
۱۲۳۴ فضیلت فاروق اعظم کی ثابت ہوئی فصل اس فصل مین وے حدیثین ہین جنکے سرے پر لقد ہی م اَبُوْ هُرَیْرَةَ لَقَدِ احْتَظَرْتَ بِحِظَارٍ
شَدِیْدٍ مِنَ النَّارِ قَالَهٗ لِامْرَاَةٍ قَالَتْ اُدْعُ اللّٰهَ لِیْ فَلَقَدْ دَفَنْتُ ثَلٰثَةً مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ
تونے تو اپنے گرد بڑا مضبوط حظیرہ بنایا دوزخ کے بچاو کا یہ حضرت نے اوس عورت سے فرمایا جسنے کہا تہا کہ یا حضرت میرے واسطے دعا کیجیے سو البتہ مین تو
تین لڑکے گاڑ چکی ہون ف یعنی جبکہ تین چھوٹے لڑکے مرے اور اوسنے اونکی آتش فراق مین صبر کیا وہ آتش دوزخ سے پناہ مین ہوگیا
عورت بوجھی تھی کہ بدقسمتی سے اوسکی اولاد مرگئی اسواسطے اوسنے حضرت سے دعا کو کہا سو حضرت نے اوسکی تسکین کردی کہ تو رنج نکر اونکے سبب سے
۱۲۳ تو بلا سے عظیم سے بچیگی خ عُمَرُ لَقَدْ اُنْزِلَتْ عَلَیَّ اللَّیْلَةَ سُوْرَةٌ لَهِیَ اَحَبُّ اِلَیَّ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَیْهِ الشَّمْسُ ثُمَّ قَرَاَ اِنَّا فَتَحْنَا
لَکَ فَتْحًا مُّبِیْنًا بخاری مین عمر فاروق رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ آج کی رات مجھپر ایسی سورت اوتری کہ میرے نزدیک تمام دنیا سے بہتر ہی پھر
حضرت نے انا فتحنا کی سورت پڑھی ف جب حضرت نے حدیبیہ مین بظاہر دب کر صلح کی تو اکثر اصحاب کو قلق تھا عمر فاروق کو سب سے زیادہ اسکا رنج
۱۲۳ تھا اسواسطے اوس سفر سے پلٹتے ہوئے رات کو حضرت نے عمر فاروق سے یہ حدیث فرمائی کہ فتح کی بشارت سنکر اونکا غم دور ہوجاوے ق اَبُوْ هُرَیْرَةَ
لَقَدْ اَهْلَکْتُمْ اَوْ قَطَعْتُمْ ظَهْرَ الرَّجُلِ یَعْنِی الْمُطْرِیَ فِی الْمِدْحَةِ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ تمنے تو
ہلاک کرڈالا یا یون فرمایا کہ تمنے تو اوس مرد کی پیٹھ کاٹ ڈالی یہ اوس شخص سے فرمایا جسنے دوسرے شخص کی بیحد تعریف کی ف حضرت نے ایک
شخص کو سنا کہ دوسرے شخص کی تعریف اور توصیف بڑھا بڑھا کے کرتا ہی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی بمبالغہ روبرو تعریف کرنا نہایت
بد بات ہی کہ آدمی اپنی تعریف سنکر گھمنڈ مین آتا ہی اور آپ کو بہتر سمجھ کے تحصیل کمالات سے محروم رہتا ہی م عِمْرَانُ بْنُ حُصَیْنٍ لَقَدْ

تَابَتْ تَوْبَةً لَوْ قُسِمَتْ بَيْنَ سَبْعِيْنَ مِنْ أَهْلِ الْمَدِيْنَةِ لَوَسِعَتْهُمْ وَهَلْ وَجَدْتَ أَفْضَلَ مِنْ أَنْ جَادَتْ بِنَفْسِهَا لِلّٰهِ قَالَهُ لِلْجُهَنِيَّةِ الَّتِي أَقَرَّتْ بِالْحَبَلِ مِنَ الزِّنٰى مسلم مین عمران بن حصین رضی سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ اوس عورت نے توایسی توبہ کی ہو کہ اگر اوسکی توبہ مدینے والے ستر گنہگارون مین بانٹی جاوے تو مقرر اونکو بھی کفایت کرے اور بھلا او سنے زیادہ بھی خدا اپنی جان نثاری سے بھی کسیکو افضل پایا یہ حضرت نے اوس عورت کے حق مین فرمایا جو جہنیہ کی قوم سے تھی جسنے حرام کاری کے حمل کا اقرار کیا تھا **ف** حضرت کے روبرو ایک حاملہ عورت آئی اوسنے کہا یا حضرت مینے حرام کاری کا گناہ کیا مجکو سزا دیجیے اور حد ماریے حضرت نے اوسکے والی سے فرمایا کہ اسکو اچھی طرح رکھہ جب کہ یہ جنے تو میرے پاس اسکو لانا پھر جب اوسکے لڑکا پیدا ہوا تو وہ حضرت کے پاس اوسکو لایا حضرت نے اوسکے کپڑے اوسکے بدن پر مضبوط بندھائے تاکہ بدن نکھل جاوے پھر وہ پتھرون سے ماری گئی حضرت نے اوسکے جنازے کی نماز پڑھی تو عمر فاروق رض عنہ نے کہا کہ یا رسول اللہ آپنے اوسپر نماز پڑھی حالانکہ اوسنے حرام کاری کی تھی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اوسکی حرام کاری کسیکو معلوم نتھی اوسنے خود خوف خدا سے اقرار کیا اور خدا کے واسطے اپنی جان دی اوسکی توبہ ایسی خالص ہو کہ ستر گناہگارون کی مغفرت کے واسطے کفایت کرتی ہو اس حدیث سے معلوم ہوا اگر حرام سے حمل ہو تو بعد بچہ پیدا ہونے اوسپر حد نہ مارنا چاہیے کہ معصوم بچہ ضائع نہو سبحان اللہ حضرت کے وقت کی کیا برکت تھی کہ اگر کسی سے گناہ بھی ہو جاتا تھا تو عذاب آخرت کا اتنا اوسکو ڈر ہوتا تھا کہ اپنی جان دنیا اوسکو آسان معلوم ہوتا تھا ایمان اسکا نام ہو

۱۲۳۷ خ أَبُو هُرَيْرَةَ لَقَدْ تَحَجَّرْتَ وَاسِعًا قَالَهُ لِأَعْرَابِيٍّ قَالَ اللّٰهُمَّ ارْحَمْنِي وَمُحَمَّدًا وَلَا تَرْحَمْ مَعَنَا أَحَدًا بخاری مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ تونے تو تنگ پکڑا کشادہ رحمت والے کو یہ حضرت نے اوس جنگلی آدمی سے فرمایا جسنے یون دعا مانگی کہ الٰہی مجھپر رحم کر اور محمد پر اور ہمارے ساتھ کسی اور پر رحم نکر **ف** یعنی رحمت الٰہی مین بڑی وسعت ہو سارے جہان کے گنہگارونکو کفایت کرتی ہو تو کیون تنگ حوصلہ ہوتا ہو

۱۲۳۸ م أَنَسٌ لَقَدْ رَأَيْتُ اثْنَيْ عَشَرَ مَلَكًا يَبْتَدِرُوْنَهَا أَيُّهُمْ يَرْفَعُهَا قَالَهُ لِرَجُلٍ جَاءَ وَقَدْ حَفَزَهُ النَّفَسُ فَقَالَ اللّٰهُ أَكْبَرُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيْهِ وَقِيْلَ الرَّجُلُ هُوَ رِفَاعَةُ بْنُ رَافِعٍ الْأَنْصَارِيُّ مسلم مین انس رض سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مینے دیکھا بارہ فرشتون کو کہ اوسکی طرف جھپٹتے تھے کہ انمین کون سا فرشتہ اسکو اوٹھا لیجاوے حضرت نے اوس مرد کو فرمایا جو ہانپتا آیا پھر اوسنے کہا اللہ اکبر الحمد للہ کثیرا طیبا مبارکا فیہ بعضون نے کہا کہ وہ مرد رفاعہ بن رافع الانصاری ہو **ف** حضرت نماز مین تھے کہ رفاعہ انصاری جماعت کے واسطے دوڑتے ہوئے آئے اور نماز مین یہ کلمات پڑھے حضرت نے بعد نماز کے پوچھا کہ یہ کلام کسنے پڑھا اصحاب نے رفاعہ کی طرف اشارہ کیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ ذکر الٰہی کے واسطے فرشتے مقرر ہین کہ آسمان پر اوسکو اوٹھا لیجاتے ہین

۱۲۳۹ مر ابو هريرة لقد رأيت رجلا يتقلب في الجنة في شجرة قطعها من ظهر الطريق كانت تؤذي الناس سلم مین ابو ہریرہ
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مینے تو دیکھا ایک مرد کو کہ بہشت مین چلتا پھرتا تھا بسبب ثواب اوس درخت کے جسکو اوسنے راہ سے کاٹ
ڈالا تھا اوس درخت سے لوگون کو تکلیف تھی ف معلوم ہوا کہ خلق کی راحت رسانی بہشت مین پونہچاتی ہی ۱۲۴۰ مر ابو هريرة لقد رأيتني
في الحجر وقريش تسئلني عن مسراي فسالتني عن اشياء من بيت المقدس لم اثبتها فكربت كربة ما كربت مثلها قط فرفعه الله
لي انظر اليه ما يسئلوني عن شيء الا انبأتهم به وقد رأيتني في جماعة من الانبياء فاذا موسى قائم يصلي فاذا رجل
جعد ضرب كانه من رجال شنوءة واذا عيسى بن مريم قائم يصلي اقرب الناس به شبها عروة بن مسعود الثقفي
واذا ابراهيم قائم يصلي اشبه الناس به صاحبكم يعني نفسه فحانت الصلوة فاممتهم فلما فرغت من الصلوة قال قائل
يا محمد هذا مالك صاحب النار فسلم عليه فالتفت اليه فبدأني بالسلام سلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ البتہ مین تو حطیم مین تھا اور قریش مجسے شب معراج کا حال پوچھتے تھے سو قریش نے بیت المقدس کی وے چیزین اور نشانیان پوچھین جو مجکو خوب یاد
نتھین اور مجکو رنج ہوا کہ ویسا رنج کبھی نہوا تھا سو خدا نے اوس مکان کی صورت اوٹھا کر میرے سامنے کر دی کہ مین اوسکو دیکھتا جاتا تھا جو نشانی مجسے
وے پوچھتے تھے مین اونکو بتلاتا تھا اوسی کو دیکھکر اور شب معراج مین مینے اپنے تئین پیغمبرون کے گروہ مین دیکھا سو موسی تو کھڑا نماز پڑھتا تھا
سو وہ تو ایک مرد تھا گھنگر والے بال والا دبلا وہ ایسا تھا جیسے قوم شنوءہ کے لوگ اور ناگاہ عیسی ابن مریم کو دیکھا کہ کھڑا نماز پڑھتا ہی اوس سے زیادہ
تر مشابہت مین قریب تر عروہ بن مسعود ثقفی ہی اور ناگاہ ابراہیم کو دیکھا کہ کھڑا نماز پڑھتا ہی سب لوگون مین سے زیادہ تر اوسکے ساتھ مشابہ تمہارا
صاحب ہی صاحب سے اپنی ذات مراد رکھی پھر نماز کا وقت آیا تو مینے اون پیغمبرون کی امامت کی پھر مین جب نماز سے فارغ ہوا کسی کہنے والے
نے کہا ای محمد یہ مالک ہی دوزخ کا داروغہ سو تو اوسکو سلام کر تو مین اوسکی طرف متوجہ ہوا سو اوسی نے مجکو پہلے سلام کیا ف جس رات حضرت کو
معراج ہوئی اوسکی صبح کو حضرت نے اسکا حال کعبے مین حطیم کے اندر لوگون سے بیان کیا کفار قریش کو نہایت تعجب ہوا اکثر قریش بیت المقدس کو
دیکھ آئے تھے اون لوگون نے وہان کی نشانیان حضرت سے پوچھین حضرت کو یاد نتھین خدا نے اوسکی صورت سامنے کر دی سو حضرت نے
ٹھیک ٹھیک وہان کے پتے بتلائے کافر شرمندہ ہو کر رہگئے معراج کے قصے مین روایت ہی کہ حضرت نے جبرئیل سے کہا کہ اگر مین معراج کا قصہ کسی سے
کہون تو کون مجکو سچا جانیگا جبرئیل نے کہا ابی بکر صدیق تیری تصدیق کریگا جب کافرون نے حضرت سے معراج کا حال سنا تو جرأت کی
واسطے ابی بکر صدیق کے پاس گئے ابی بکر صدیق نے کہا کہ کچھ تعجب نہین کیونکہ جو خدا کہ ایک دم مین جبرئیل کو عرش سے زمین پر بھیجتا ہی وہ قادر ہی کہ اسی طرح حضرت کو بھی زمین سے

آسمان پر لیجاوے اوسی دن سے ابی بکر کا صدیق لقب ہو گیا شنواۃ مین مین ایک قوم کا نام ہے اوسکے لوگ گھنگرالے بال والے اور دو بہت ہوتے ہین ۱

۱۴۴۱ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عالم ارواح مین پیغمبر لوگ نماز پڑھتے ہین ہر چند اوس عالم مین عبادت فرض نہین **ق** المسوّرُ بن مخرمۃ

وَمَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ لَقَدْ رَاٰی هٰذَا ذُعْرًا یَعْنِیْ اَحَدَ الرَّجُلَیْنِ اللَّذَیْنِ رَجَعَا بِاَبِیْ بَصِیْرٍ مِنَ الْمَدِیْنَۃِ بخاری اور مسلم مین

مسورہ بن مخرمہ اور مروان بن حکم سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر اس شخص نے خوف دیکھا اون دو مردون مین سے ایک مرد مراد ہے جو ابی بصیر کو

مدینے سے پلٹا لیگئے تھے **ف** حدیبیہ کے سال حضرت سے اور کفار قریش سے چند شرطون پر عہد ہوا تھا اونمین سے ایک یہ بھی شرط

تھی کہ اگر قریش سے کوئی مسلمان ہو کر حضرت پاس آوے تو حضرت اوسکو پکڑ دین اور اگر حضرت کا کوئی مسلمان قریش پاس بھاگ جاوے تو قریش

اوسکو نہ دیوین حضرت نے اس شرط کو مانا تھا عمر فاروق کو اسکا نہایت رنج تھا حضرت نے فرمایا کہ جو اونمین سے مسلمان ہو کر آویگا خدا اوسکے

بچاؤ کی کوئی راہ نکالیگا اور جو کوئی ہمارے پاس سے کافرون مین ملیگا خوب ہوا کہ خدا نے اوس ناپاک کو دفع کیا جب حضرت حدیبیہ مین تشریف

لائے تو قوم قریش سے ابی بصیر مسلمان ہو کر حضرت کے پاس مدینے مین آئے قریش نے دو آدمی حضرت پاس بھیجے حضرت نے بموجب عہد ابی بصیر کو

اونکے ساتھ کر دیا جب مدینے سے چھہ کوس پر پہونچے تو ناشتے کا ارادہ کیا ابی بصیر نے ایک آدمی سے کہا کہ تیری تلوار نہایت عمدہ معلوم

ہوتی ہے اوسنے کہا ہان بہت عمدہ ہے ابی بصیر نے دیکھنے کے بہانے سے تلوار مانگ کر اوسکو مار ڈالا دوسرا آدمی بھاگ کر کانپتا ہوا حضرت

پاس آیا تب حضرت نے اوسکو دیکھکر یہ حدیث فرمائی پھر حضرت نے اوس سے حال پوچھا اوسنے بیان کیا بعد اوسکے ابی بصیر آئے حضرت نے

فرمایا کہ ابی بصیر لڑائی کی آگ بھڑکانے والا ہے ابی بصیر نے جانا کہ حضرت مجھکو پھر حوالہ کر دینگے تو مدینے سے نکل کر سمندر کے کنارے پر جا ٹھہرے

پھر جو شخص کہ کفار قریش سے مسلمان ہو کر آتا تھا وہ ابی بصیر کے پاس رہتا تھا جب مسلمانون کی بہت بھیڑ ہو گئی تو کفار قریش کے قافلے

جو ملک شام سے آتے جاتے تھے اونھون نے مارنا شروع کیے قریش نہایت عاجز ہوئے پھر حضرت کو پیغام دیا کہ اوس شرط سے ہم باز آئے

مسلمانون کو اپنے پاس بلا لیجیے اور راہ زنی سے منع کیجیے سو جیسا کہ حضرت نے فرمایا تھا ویسا ہی خدا نے مسلمانون کو سلامت بچایا **ھ**

۱۴۴۲ ثَوْبَانُ لَقَدْ سَاَلَنِیْ هٰذَا عَنِ الَّذِیْ سَاَلَنِیْ عَنْهُ وَمَا لِیْ عِلْمٌ بِشَیْءٍ مِنْهُ حَتّٰی اَتَانِیَ اللّٰهُ بِهٖ **قَالَهٗ** حِیْنَ سَاَلَهٗ

حَبْرٌ مِنْ اَحْبَارِ الْیَهُوْدِ عَنْ اَوَّلِ طَعَامِ اَهْلِ الْجَنَّۃِ وَعَنِ الشَّبَهِ مسلم مین ثوبان سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مجھسے اسنے پوچھا

جو کچھ پوچھا اور حال یہ کہ مجھکو اوسکا کچھ بھی علم نتھا یہانتک کہ خدا نے مجھکو اوسکا علم دیا یہ حضرت نے اوس وقت فرمایا جبکہ علماء یہود سے ایک

عالم حضرت سے پوچھا کہ پہلا کھانا بہشتیون کا کون ہوگا اور کیا سبب ہے کہ لڑکا کبھی باپ سے مشابہ ہوتا ہے اور کبھی ماں سے **ف** مصابیح مین یہ حدیث وا

ن امتحان یہودن علماء یہود صدق یہودن

کہ جب حضرت مدینے مین آئے تو عبداللہ بن سلام نے کہ یہودیون کے بڑے عالم تھے حضرت سے کہا کہ مین تین باتین پوچھتا ہون کہ اونکو سوا پیغمبر کوئی نہین جانتا بتلایئے تو کہ قیامت کی نشانیون سے پہلی نشانی کون ہی اور بہشتیون کو پہلا کھانا کون ملیگا اور کیا سبب ہی کہ لڑکا کبھی باپ کی صورت پر ہوتا ہی اور کبھی ماں کی صورت پر تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی پھر جواب دیا کہ قیامت کی اول نشانی آگ ہی جو لوگون کو پورب سے پچھم کی طرف ہانک لیجاویگی اور بہشتی لوگ اول کھانا مچھلی کی کلیجی کا نکلا ہوا گوشت کھاوینگے اور اگر مرد کی منی نے سبقت کی تو لڑکا باپ کی صورت پر ہوتا ہی اور اگر عورت کی منی نے سبقت کی تو ماں کی صورت پر ہوتا ہی پھر عبداللہ بن سلامؓ نے کہا کہ مین گواہی دیتا ہون کہ سوائے خدا کے کوئی معبود برحق نہین اور آپ خدا کے سچے رسول ہین

١٢٤٣ خ اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَقَدْ ظَنَنْتُ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ اَنْ لَا يَسْئَلَنِيْ عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ اَحَدٌ اَوَّلَ مِنْكَ لِمَا رَاَيْتُ مِنْ حِرْصِكَ عَلَى الْحَدِيْثِ اَسْعَدُ النَّاسِ بِشَفَاعَتِيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ خَالِصًا مِنْ قِبَلِ نَفْسِهٖ بخاری مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ البتہ مین جان چکا تھا اے ابوہریرہ کہ مجھسے اس بات کو تجھسے پہلے کوئی نہ پوچھیگا اس واسطے کہ مین دیکھ چکا تیری حرص کو بات کے دریافت کرنے پر بڑا سعادتمند لوگون مین میری شفاعت کے واسطے قیامت کے دن وہ شخص ہوگا جسنے لا الہ الا اللہ کو اپنے دل سے خالص ہو کر کہا ف ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ مینے حضرت سے پوچھا کہ یا حضرت بڑا سعادتمند آپ کی شفاعت کا قیامت کے دن کون ہی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ابوہریرہ حضرت کی حدیث کے بڑے شوقین اور نہایت کھوجی تھے اسی سبب سے ہزارون حدیث کی اونسے روایت ہی سب احادیث شفاعت کی اگر غور کیجیے تو معلوم ہوتا ہی کہ حضرت کی سفارش چھ طرح ہوگی اول شفاعت تو حشر کے وقت ہوگی یعنی جب کہ لوگ قبرون سے اوٹھینگے حساب کے پہلے میدان مین کھڑے کھڑے گرمی کی شدت سے گھبرائین گے اور سب پیغمبر جواب دینگے تو اوس وقت حضرت بخشاوینگے اور حساب کتاب کرواکے اوس مصیبت سے نجات دلائینگے اسکا نام شفاعت کبری ہی یہ شفاعت حضرت کو مخصوص ہی دوسرے کا اسمین دخل نہین دوسری شفاعت اوس وقت ہوگی کہ کچھ لوگ جہنم کی طرف روانہ کیے جاوینگے اور حضرت اونکی شفاعت کرکے راہ سے پھروا دینگے اور تیسری شفاعت سے لوگ جہنم کے کنارے تک پہونچ کر نجات پاوینگے اور چوتھی شفاعت سے جو لوگ کہ دوزخ مین پڑ چکے ہین نکالے جاوینگے جنکے بدن سوا سجدہ گاہ کے جل بھن گئے اور پانچوین شفاعت سے بہشتی لوگون کے اور زیادہ درجے بلند ہونگے اور چھٹی شفاعت سے اون کافرون کو جنھون نے حضرت سے احسان کیا تھا کچھ عذاب مین تخفیف ہوگی واللہ اعلم

١٢٤٤ خ عَائِشَةُ لَقَدْ عُذْتِ بِعَظِيْمٍ اِلْحَقِيْ بِاَهْلِكِ قَالَهٗ لِابْنَةِ الْجَوْنِ وَاسْمُهَا اَسْمَاءُ بِنْتُ النُّعْمَانِ بْنِ اَبِي الْجَوْنِ بْنِ الْحَارِثِ بخاری مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا البتہ تو نے تو بڑے کی

کی پناہ مانگی جا اپنے لوگون مین مل یہ حضرت نے جون کی بیٹی سے کہا اور اوسکا نام اسما تھا نعمان بن ابی الجون بن حارث کی بیٹی **ف** حضرت نے جب اسما بنت نعمان سے نکاح کیا حضرت کی بعضی بیبیون کو رشک ہوا اوس سے یون کہا کہ تجکو غیرت اور شرم نہین آتی کہ تونے ایسے شخص سے نکاح کیا جسنے تیرے باپ اور بھائی کو مارا اور بعضی روایت مین یون ہے کہ کسی بی بی نے اوسکو یون سکھلایا کہ جب حضرت تیرے پاس آوین تو یون کہنا کہ مین خدا کی پناہ چاہتی ہون تمسے تو حضرت تجکو بہت پیار کرینگے پھر جب حضرت اوسکے پاس تشریف لائے اوسنے اسی طرح خدا کی پناہ مانگی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور فرمایا کہ تو اپنے گھر جا یہ اشارہ کیا طلاق کا

۱۲۴۵ **م** جُوَيْرِيَةُ بِنْتُ الْحَارِثِ لَقَدْ قُلْتُ بَعْدَكِ أَرْبَعَ كَلِمَاتٍ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ لَوْ وُزِنَتْ بِمَا قُلْتِ مُنْذُ الْيَوْمِ لَوَزَنَتْهُنَّ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ عَدَدَ خَلْقِهٖ وَرِضٰى نَفْسِهٖ وَزِنَةَ عَرْشِهٖ وَمِدَادَ كَلِمَاتِهٖ مسلم مین جویریہ بنت الحارث سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر مینے تیرے بعد چار بول تین بار کہے اگر اونکو تولے تیرے کہے کے ساتھ تو وہی اونسے بھاری پڑین وے چار بول یے ہین سبحان اللہ وبحمدہ عدد خلقہ ورضی نفسہ وزنۃ عرشہ ومداد کلماتہ یعنی مین خدا کی پاکی بولتا ہون خوبیون کے ساتھ اوسکی مخلوقات کے شمار کے برابر اور بقدر اوسکی رضامندی اور خوشی کے اور اوسکے عرش کی تول کے برابر اور اوسکے کلمات کی سیاہی کے برابر **ف** حضرت جویریہ کے پاس سے حضرت صبح کے وقت تشریف لیگئے اور وے بیٹھی ہوئی اپنی جانماز پر ذکر الٰہی کرتی تھین پھر حضرت گھر مین دن چڑھے تشریف لائے اونکو جانماز پر بیٹھا ذکر مین مشغول پایا پوچھا کہ کیا اب تک اوسی طرح ذکر کررہی ہو اونھونے کہا کہ ہان تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی **ف** یعنی مینے تیرے پاس سے جانے کے بعد چار لفظین تین بار کہین جنکا ثواب اس تمام تیرے وظیفے سے زیادہ ہو اس حدیث مین اس ذکر کی فضیلت فرمائی کہ پڑھنے مین ہلکی اور ثواب مین بھاری

۱۲۴۶ **خ** خَبَّابُ بْنُ الْأَرَتِّ لَقَدْ كَانَ مَنْ قَبْلَكُمْ لَيُمْشَطُ بِمِشَاطِ الْحَدِيْدِ مَا دُوْنَ عِظَامِهٖ مِنْ لَحْمٍ أَوْ عَصَبٍ مَا يَصْرِفُهُ ذٰلِكَ عَنْ دِيْنِهٖ وَيُوْضَعُ الْمِنْشَارُ عَلٰى مَفْرِقِ رَأْسِهٖ فَيُشَقُّ بِاثْنَتَيْنِ مَا يَصْرِفُهُ ذٰلِكَ عَنْ دِيْنِهٖ وَلَيُتِمَّنَّ اللّٰهُ هٰذَا الْأَمْرَ حَتّٰى يَسِيْرَ الرَّاكِبُ مِنْ صَنْعَاءَ إِلٰى حَضْرَمَوْتَ مَا يَخَافُ إِلَّا اللّٰهَ وَالذِّئْبَ عَلٰى غَنَمِهٖ وَلٰكِنَّكُمْ تَسْتَعْجِلُوْنَ بخاری مین خباب بن ارت سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ تمسے آگے وے لوگ تھے کہ اونکے گوشت ہڈی یا پٹھے تک لوہے کی کنگھی سے نوچے جاتے تھے تبھی بھی اونکو اونکے دین سے نہ پھیرتی تھی اور اونکے سر پر آرہ رکھا جاتا تھا سو اونکا بدن چیرکے دو ٹکڑے کردیا جاتا تھا ایسی مصیبت بھی اونکو اپنے دین سے نہ پھیرتی تھی اور مقرر خدا اس دین کو پورا اور کامل کریگا یہان تک سوار چلیگا شہر صنعا سے شہر حضر موت تک سوائے خدا کے کسی سے نہ ڈریگا اور نہ خوف کریگا اپنی بکری پر مگر بھیڑیے سے لیکن تم تو جلدی کرتے ہو **ف** خباب سے روایت ہے کہ ہمنے مکے مین مشرکین سے بہت تکلیف پائی حضرت سے ہمنے حال بیان کیا اور حضرت کعبے کے سایے مین چادر کو تکیہ دیے بیٹھے تھے ہمنے کہا کہ آپ ہمارے

واسطے دعا نہیں کرتے کہ خدا اس کفار کے غلبے سے نجات دے حضرت اوٹھ بیٹھے اور چہرہ مبارک سرخ ہو گیا یعنی ہماری بے صبری سے غصہ آیا
پھر یہ حدیث فرمائی یعنی کیوں بے صبری اور جلدی کرتے ہو تم سے اگلے دینداروں پر تو ایسی ایسی سختیاں گذری ہیں کہ اونکے گوشت نوچے گئے اور چیر
ڈالے گئے تم پر تو ایسی سختی کبھی نہیں ہوئی باقی دین کا غلبہ سو خدا اپنے موافق وعدے کے کریگا ملک میں ایسا امن ہوگا دور تک اکیلا سوار بے خوف
چلا جاویگا یا خدا کا خوف ہوگا یا بکری پر بھیڑیے کا چنانچہ یہ وعدہ فاروق اعظم کی خلافت میں پورا ہوا اس حدیث میں ارشاد ہے
دیندار کو لازم ہے کہ تکلیف اور مشقت سے نہ گھبراوے صبر کرے دین پر مضبوط بنا رہے آخر اوسکو خلاصی ہوگی

۱۴۴۷ ح عَائِشَةَ لَقَدْ
لَقِيتُ مِنْ قَوْمِكَ وَكَانَ أَشَدَّ مَا لَقِيتُ مِنْهُمْ يَوْمَ الْعَقَبَةِ إِذْ عَرَضْتُ نَفْسِي عَلَى ابْنِ عَبْدِ يَالِيلَ بْنِ عَبْدِ كُلَالٍ
فَلَمْ يُجِبْنِي إِلَى مَا أَرَدْتُ فَانْطَلَقْتُ وَأَنَا مَهْمُومٌ عَلَى وَجْهِي فَلَمْ أَسْتَفِقْ إِلَّا وَأَنَا بِقَرْنِ الثَّعَالِبِ فَرَفَعْتُ رَأْسِي فَإِذَا
أَنَا بِسَحَابَةٍ قَدْ أَظَلَّتْنِي فَنَظَرْتُ فَإِذَا فِيهَا جِبْرِيلُ فَنَادَانِي فَقَالَ إِنَّ اللّٰهَ قَدْ سَمِعَ قَوْلَ قَوْمِكَ لَكَ وَمَا رَدُّوا عَلَيْكَ
وَقَدْ بَعَثَ إِلَيْكَ مَلَكَ الْجِبَالِ لِتَأْمُرَهُ بِمَا شِئْتَ فِيهِمْ فَنَادَانِي مَلَكُ الْجِبَالِ فَسَلَّمَ عَلَيَّ ثُمَّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّ اللّٰهَ قَدْ سَمِعَ
قَوْلَ قَوْمِكَ وَأَنَا مَلَكُ الْجِبَالِ وَقَدْ بَعَثَنِي رَبُّكَ إِلَيْكَ لِتَأْمُرَنِي بِأَمْرِكَ فَمَا شِئْتَ إِنْ شِئْتَ أَنْ أُطْبِقَ عَلَيْهِمُ الْأَخْشَبَيْنِ
فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلْ أَرْجُو أَنْ يُخْرِجَ اللّٰهُ مِنْ أَصْلَابِهِمْ مَنْ يَعْبُدُ اللّٰهَ وَحْدَهُ لَا يُشْرِكُ
بِهِ شَيْئًا قَالَ لَهَا حِينَ قَالَتْ هَلْ أَتَى عَلَيْكَ يَوْمٌ كَانَ أَشَدَّ مِنْ يَوْمِ أُحُدٍ بخاری میں حضرت عائشہ رض سے روایت ہے

کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر میں نے تیری قوم سے یعنی قریش سے تکلیف پائی اور نہایت سخت تکلیف میں نے اونسے اوس دن پائی جب پہاڑ کی گھاٹی
میں انصار نے مجھ سے بیعت کی جس وقت کہ میں نے آپ کو ابن عبد یالیل بن عبد کلال کے سامنے کیا سو میں نے جو چاہا اوسنے میرا کہنا نمانا یعنی
اسلام قبول نکیا سو میں نے رنجیدہ ہوکر اپنی راہ لی اور میں ہوش میں نہ آیا مگر اوس مکان میں میرے حواس درست ہوئے جسکا نام قرن الثعالب ہے
میں نے اپنا سر اوٹھایا ناگہانی دیکھا بدلی تھی کہ اوسنے مجھ پر سایہ کر لیا سو میں نے دیکھا تو اوس میں جبرئیل ہے سو اوسنے مجھکو پکارا اور کہا کہ البتہ خدا نے سنا
تیری قوم کا قول جو تیرے حق میں کہا اور جو تیری بات کو رد کیا اور البتہ خدا نے تیرے پاس پہاڑوں کا داروغہ فرشتہ بھیجا تاکہ تو اوس فرشتے
سے حکم کرے جو تیرا اون کافروں کے حق میں جی چاہے پھر مجھکو پہاڑوں کے داروغہ فرشتے نے پکارا سو مجھکو سلام کیا پھر کہا اے محمد مقرر خدا نے سنا جو
تیری قوم نے تیرے حق میں کہا اور میں فرشتہ ہوں پہاڑوں کا داروغہ اور مجھکو خدا نے تیرے پاس بھیجا ہے تاکہ تو مجھے حکم کرے جو تیرا جی چاہے
اگر تو چاہے تو کافروں پر دبا دوں ان دونوں پہاڑوں کو جنکے درمیان مکہ ہے تو حضرت نے فرمایا کہ نہیں بلکہ میں امیدوار ہوں کہ خدا

کافرون کی پیٹھہ سے وہ اولاد نکالے جو صرف خدا کی عبادت کرین اور اوسکے ساتھہ کسی چیز کا ساجھا نہ لگاوین یہ حضرت نے حضرت
عایشہ رضی سے کہا جب کہ حضرت عایشہ رضی نے پوچھا کہ یا حضرت بھلا آپ پر جنگ اُحد کے دن سے بھی کوئی دن سخت تر گذرا ف جب کہ ابو طالب
اور حضرت خدیجہ رضی کا انتقال ہوا تو ظاہر مین حضرت کا کوئی غمخوار اور حمایتی نرہا کفار قریش نے حضرت کی تکلیف رسانی پر زیادہ تر کمر
باندھی تو حضرت طائف مین تشریف لیگئے جو مکے سے دو منزل ہو وہان کے رئیسون سے یعنی ابن عبد یالیل اور مسعود اور حبیب سے مدد
چاہی اور انکو اسلام کی دعوت کی اون کمبختون نے کچھہ حضرت کی بات نہ سُنی بلکہ لڑکون اور شہدون کو ہشکار دیا اونھون نے بہت بے
ادبی حضرت سے کی گالیان دین اور پتھرون سے حضرت کی ایڑیان زخمی کر ڈالین پھر حضرت غمگین وہان سے پھرے جب قرن الثعالب
مین پہونچے وہان ٹھہرے اور یون دعا کی کہ الٰہی مین اپنی ضعیفی اور عاجزی اور اپنی لاچاری اور لوگون کے نزدیک اپنی بے قدری کا
تیرے آگے گلہ کرتا ہون تب جبرئیل اور پہاڑون کا داروغہ فرشتہ حاضر ہوا لیکن حضرت نے اون کافرون کی ہلاکی نچاہی سبحان اللہ
کیا بیقیاس حضرت مین صبر تھا کہ باوجود ایسی ایسی تکلیفات کے اپنا کرم نچھوڑا الرسول خیر خواہ دشمنان کا عقدہ حضرت سے حل ہوا
جو حضرت کا ایسا صبر اور کرم دریافت کرے سو مَا اَرْسَلْنَاكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَ کا مطلب بخوبی بوجھے اللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الصَّابِرِيْنَ وَاِمَامِ الْكَاظِمِيْنَ

۱۲۴۸ م ابن مسعود لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اٰمُرَ رَجُلًا يُصَلِّيْ بِالنَّاسِ ثُمَّ
اُحَرِّقَ عَلٰى رِجَالٍ يَّتَخَلَّفُوْنَ عَنِ الْجُمُعَةِ بُيُوْتَهُمْ مسلم مین عبد اللہ بن مسعود رضی سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا البتہ مینے ارادہ کیا کہ
حکم کرون کسی مرد کو کہ لوگون کو جماعت کی نماز پڑھاوے پھر مین اون مردون کے گھر جلا دون جو جمعے کی نماز مین نہین آتے ف اس حدیث سے
بکمال تاکید نماز جمعے کا فرض ہونا ثابت ہوا اسی واسطے فقہ مین لکھا ہو کہ جو تین بار جمعے کی نماز ترک کرے اوسکی عدالت ساقط ہو گواہی کے لائق
نہین اور معلوم ہوا کہ امام کو جائز ہو کہ اپنا کسیکو خلیفہ کرے نماز کی امامت مین اور خود کسی اور ضروری کام مین مشغول ہو اور معلوم ہوا کہ جمعہ فرض
عین ہو کہ ہر شخص پر فرض ہو فرض بالکفایہ نہین کہ بعضون کے پڑھنے سے نہ پڑھنے والون کا گناہ دور ہو اور معلوم ہوا کہ تعزیر مین مال کا تلف کرنا
بھی درست ہو

۱۲۴۹ خ عَائِشَةَ لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اُرْسِلَ اِلٰى اَبِيْ بَكْرٍ وَّابْنِهٖ وَاَعْهَدَ اَنْ يَّقُوْلَ الْقَائِلُوْنَ اَوْ يَتَمَنَّى الْمُتَمَنُّوْنَ
ثُمَّ قُلْتُ يَاْبَى اللّٰهُ وَيَدْفَعُ الْمُؤْمِنُوْنَ اَوْ يَدْفَعُ اللّٰهُ وَيَاْبَى الْمُؤْمِنُوْنَ بخاری مین حضرت عایشہ رضی سے روایت ہو کہ حضرت
نے فرمایا کہ البتہ مینے ارادہ کیا کہ مین کسیکو ابی بکر اور اوسکے بیٹے عبد الرحمن پاس بھیجون اور اوسکو اپنا خلیفہ اور ولی عہد کرون مبادا کہ کہنے والے
کوئی اور بات کہین یا آرزو کرنے والے خلافت کی آرزو کرین پھر مینے کہا کہ ابی بکر کے سوا خدا کسیکی خلافت نمانیگا اور مومنین بھی دفع کرینگے

یا کہ یون فرمایا کہ دفع کریگا خدا اور نمانینگے مومنین **ف** اور مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے مرض الموت مین مجھے فرمایا کہ بلا لا میرے پاس اپنے باپ اور بھائی کو تا کہ مین اوسکو اپنی خلافت لکھہ دون مین ڈرتا ہون کہ کوئی آرزو کرنے والا آرزو کرے اور کہنے والا کہے کہ مین لائق تر ہون خلافت کا مگر خدا اور مومنین نمانینگے سوا ابی بکر کے دوسرے کی خلافت کو ان دونون حدیثون سے صاف معلوم ہوا کہ حضرت کو صدیق اکبر کی خلافت بدل منظور تھی اور چاہا کہ اپنے روبرو اونکو خلیفہ کر جاوین اور خلافت نامہ اونکو لکھہ دیوین لیکن تقدیر اور اجماع پر کفایت کی یعنی حضرت کو معلوم تہا کہ سوا ابی بکر کے کسیکی خلافت خدا کو منظور نہین اور اجماع بھی سوا صدیق کے کسی پر نہ واقع ہوگا تو اس سبب سے اونکو اپنا ولیعہد کرنا حضرت نے ضرور نجانا اس حدیث سے نہایت بڑی فضیلت صدیق اکبر کی اور خلافت کی حقیت ثابت ہوئی اور یہ حدیث معجزہ ہی کہ آیندہ کی خبر جیسی دی تھی ویسی ہوئی

۱۲۵۰ **م** ابو الدرداء لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اَلْعَنَهُ لَعْنًا یَدْخُلُ مَعَهُ قَبْرَهُ کَیْفَ یُوَرِّثُهُ وَهُوَ لَا یَحِلُّ لَهُ کَیْفَ یَسْتَخْدِمُهُ وَهُوَ لَا یَحِلُّ لَهُ مسلم مین ابو درداؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مینے ارادہ کیا کہ پیٹ پہولی لونڈی کے صحبت کرنے والے پر ایسی لعنت کرون کہ اوسکے ساتھہ اوسکی قبر مین گھس جاوے کیونکر اوس لڑکے کو اپنا وارث کریگا اور حال آنکہ وہ اوسکو حلال نہین کیونکر اوس لڑکے کو اپنا خدمتگار بناویگا حال آنکہ وہ اوسکو حلال نہین **ف** اس حدیث کا سبب یہ ہی کہ لوٹ مین ایک لونڈی آئی تھی اوسکا پیٹ پھولا تہا حضرت نے پوچھا کہ یہ کسکی لونڈی ہی لوگون نے کہا کہ فلانے شخص کی ہی حضرت نے پوچھا کہ اسکا مالک اس سے صحبت بھی کرتا ہی لوگون نے کہا کہ ہان تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اسکا تو پیٹ پھولا ہی اور لڑکا پیدا ہوا سو اگر مالک نے اوسکو اپنا بیٹا بنایا اور شاید اوسکو اول خاوند کا حمل ہو تو اوسنے کافر کے بیٹے کو اپنا وارث ٹھہرایا اور حال آنکہ کافر اور مسلمان مین وراثت نہین اور اگر مالک نے اوسکو اپنا بیٹا نکہا اور شاید یہ نطفہ مالک ہی کا ہو تو اوسکو غلام بنانا اور اوس سے غلام کی طرح خدمت لینا کیونکر درست ہوگا خلاصہ یہ ہی کہ نسب کا خلط کرنا درست نہین اسی واسطے اجنبی عورت سے خواہ لونڈی ہو خواہ طلاقی بدون حیض ہوئے یا بے لڑکا پیدا ہوئے صحبت کرنا نہین درست تا کہ نطفے مین شبہہ نہ پڑے

۱۲۵۱ **م** جدامہ بنت وہب لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اَنْهٰی عَنِ الْغِیْلَةِ حَتّٰی ذَکَرْتُ اَنَّ الرُّوْمَ وَفَارِسَ یَصْنَعُوْنَ ذٰلِکَ فَلَا یَضُرُّ اَوْلَادَهُمْ مسلم مین جدامہ بنت وہبؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مینے ارادہ کیا کہ دودھہ پلانے والی عورت کی صحبت سے منع کرون یہان تک کہ مجھکو یاد آیا کہ روم اور ایران کے لوگ ایسا کرتے ہین سو اونکی اولاد کو کچھہ ضرر نہین کرتا ہی **ف** عرب لوگ دودھہ پلانے والی عورت سے صحبت کرنا بد جانتے تھے اور اطبا بھی بخیال ضرر لڑکے کے منع کرتے ہین اسیواسطے حضرت نے بھی منع کرنے کا ارادہ کیا تہا پھر جب دیکھا کہ ایران اور روم مین یہ معمول ہی اور اولاد کو

کچھ ضرر نہیں ہوتا تو تجربے سے معلوم ہوا کہ یہ بات واجب الاتباع نہیں صرف ایک ضعیف احتمال کیونکہ جوان بے تکلیف اوٹھا ہو ساکر حرام کر ری کہ کونبن قدم ہوا نہیں

الباب السابع

۱۲۵۲ ساتوین باب مین چند فصلین ہین اور کئی طرح کی حدیثین ہین اول قسم مین وہ حدیثین ہین جنکے سرے پر الف لام ہو خ سلیمان بن صرد الآن نغزوهم ولا يغزوننا نحن نسير إليهم قاله حين اجلى الاحزاب عنه بخاری مین سلیمان بن صرد سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا اب توہمین اونسے لڑینگے اور وے ہمسے نہ لڑینگے ہمین اونپر چڑھ جاوینگے یہ حضرت نے اوس وقت فرمایا جب کفار کے گروہونکو ہٹایا ف جنگ خندق اور جنگ احزاب کا قصہ تیسرے باب مین گذرا چنانچہ اسی طرح ہوا کہ پھر کفار کو بعد جنگ خندق کے حضرت سے حوصلہ لڑائی کا نرہا پھر حضرت ہی آٹھوین سال مکے پر چڑھ گئے اور اوسکو فتح کیا

۱۲۵۳ ق عائشة الارواح جنود مجندة فما تعارف منها ائتلف وما تناكر منها اختلف بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ روحون کے لشکر ہین جھنڈ کے جھنڈ سو جو اون مین ازل مین آشنا اور واقف تھا وہ اس عالم مین ملاپی اور الفت والا ہوا اور جو اونمین سے وہان نا آشنا اور بے پہچان تھا وہ یہان بھی جدا اور بھڑکا رہا ف یعنی روز ازل مین خدا نے روحون کو قسم قسم کا پیدا کیا اور طرح طرح کی اونمین استعدادین رکھین سو جن روحون مین اوس عالم مین مناسبت تھی وے اس عالم مین باہم شیر و شکر ہوگئے اور جو وہان بے میل تھے وے یہان بھی پھوٹے پھٹکے رہتے ہین کبوتر با کبوتر زاغ با زاغ ؛ اور یہی سبب ہے کہ ولی سے شیطان اور شیطان سے ولی پیدا ہوتا ہو شعر حسن ز بصرہ بلال از حبش صہیب از روم ؛ ز خاک مکہ ابوجہل این چہ بوالعجبی ست

۱۲۵۴ م ابو موسی وابی بن کعب الاستيذان ثلث فان اذن لك والا فارجع مسلم مین ابو موسی اور ابی بن کعب سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ گھر والے سے اجازت مانگنا تین بار چاہیے سو اگر تجکو اجازت ملے تو گھر مین جا اور نہین تو پلٹ جا ف جب کسیکے مکان مین جانیکا ارادہ کرے تو السلام علیکم کرکے تین بار اجازت مانگے اگر اجازت ہو تو اوس مکان مین جاوے اور نہین تو پلٹ آوے اجازت مانگنے کا فائدہ یہ ہے کہ آدمی اپنے گھر مین ننگا کھلا بے تکلف ہوتا ہو تو بے اطلاع گھس جانے سے شرماویگا

۱۲۵۵ م جابر الاستجمار تو والجمار تو والسعي بين الصفا والمروة تو والطواف تو واذا استجمر احدكم فليستجمر بتو مسلم مین جابر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ڈھیلے لینا استنجے کے واسطے طاق چاہیے یعنی تین سے زیادہ اور کنکریان مارنا طاق ہو یعنی حج مین اور دوڑنا صفا اور مروہ کے درمیان طاق ہے اور طواف یعنی کعبے کے گرد گھومنا طاق ہو یعنی سات بار اور جب کوئی تم مین سے استنجے کے واسطے ڈھیلے لیوے تو طاق ڈھیلے لیوے یعنی تین یا پانچ یا سات ف ڈھیلے لینے کو دو بار فرمایا کمال تاکید کے واسطے کہ بدون طہارت کے کوئی عبادت درست نہین صفا اور مروہ مکے مین دو پہاڑ ہین

طاق
رستنجی

١٢٥٦ ق عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَلْاِسْلَامُ اَنْ تَشْهَدَ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَتُقِيْمَ الصَّلٰوةَ وَتُؤْتِيَ الزَّكٰوةَ
وَتَصُوْمَ رَمَضَانَ وَتَحُجَّ الْبَيْتَ اِنِ اسْتَطَعْتَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا قَالَهٗ لِجِبْرِيْلَ حِيْنَ جَاءَهٗ عَلٰى صُوْرَةِ رَجُلٍ فَقَالَ صَدَقْتَ
قَالَ فَاَخْبِرْنِيْ عَنِ الْاِيْمَانِ قَالَ اَنْ تُؤْمِنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَتُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ خَيْرِهٖ
وَشَرِّهٖ قَالَ صَدَقْتَ قَالَ فَاَخْبِرْنِيْ عَنِ الْاِحْسَانِ قَالَ اَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ كَاَنَّكَ تَرَاهُ فَاِنْ لَّمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَاِنَّهٗ يَرَاكَ قَالَ فَاَخْبِرْنِيْ
عَنِ السَّاعَةِ قَالَ مَا الْمَسْئُوْلُ عَنْهَا بِاَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ قَالَ فَاَخْبِرْنِيْ عَنْ اَمَارَاتِهَا قَالَ اَنْ تَلِدَ الْاَمَةُ رَبَّتَهَا وَاَنْ تَرَى
الْحُفَاةَ الْعُرَاةَ الْعَالَةَ رِعَاءَ الشَّاءِ يَتَطَاوَلُوْنَ فِي الْبُنْيَانِ بخاری اور مسلم مین عمر فاروق رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اسلام یہ
کہ تو اسکی گواہی دے کہ سوائے خدا کے کوئی بندگی کے لائق نہین اور محمد خدا کا رسول ہی اور یہ کہ نماز کو ٹھیک پڑھا اور زکوٰۃ دیا اور رمضان کا روزہ
رکھے اور خانہ خدا کا حج کرے اگر تجکو اوسکی راہ کی طاقت ہو یعنی بشرط خرچ اور سواری کے یہ حضرت نے جبرئیل سے کہا جب کہ جبرئیل حضرت
کے پاس کسی کی صورت پر آئے تھے سو اونھون نے کہا کہ تمنے سچ کہا جبرئیل نے کہا تو مجکو ایمان کی حقیقت بتلائیے حضرت نے فرمایا ایمان یہ ہی کہ تو دل سے
مانے اللہ کو اور اوسکے فرشتون کو اور اوسکی کتابون کو اور اوسکے پیغمبرونکو اور پچھلے دن کو یعنی قیامت کو اور تقدیر کو کہ بھلی ہو یا بری جبرئیل نے
کہا تمنے سچ کہا جبرئیل نے کہا تو احسان اور اخلاص کی حقیقت فرمائیے حضرت نے فرمایا کہ احسان یہ ہی کہ تو اوسکی ایسی طرح عبادت
کرے جیسے کہ اوسکو دیکھ رہا ہو سو اگر اس طرح کا دیکھنا تجھسے نہو سکے تو یون جان کہ وہی تجکو دیکھتا ہی جبرئیل نے کہا تو اب قیامت کا حال
فرمائیے کہ کب ہوگی حضرت نے فرمایا کہ جواب دینے والا پوچھنے والے سے اسکو کچھ زیادہ تر نہین جانتا یعنی قیامت کی ناواقفی مین تم اور
مین دونون برابر ہون جبرئیل نے کہا تو اوسکے پتے ہی بتلائیے حضرت نے کہا کہ قیامت کی نشانی یہ ہی کہ لونڈی اپنے مالک اور مربی کو
جنے یعنی مالکون کے نطفے سے لونڈیان جنین تو اونکی اولاد بھی اپنے باپ کی طرح لونڈیون کی مربی ٹھہری خلاصہ مطلب یہ کہ قیامت کے قریب کنیز
زادون کی کثرت ہوگی اور دوسری نشانی قیامت کی یہ ہی کہ تو دیکھے ننگے پاؤن ننگے بدن محتاج بکریان چرانے والون کو کہ بڑا ایان مارینگے
عمارتون مین یعنی کمینے اور بے حقیقت لوگ دولتمند ہونگے بڑی بڑی عمارتین بناکر فخر کرینگے **ف** پوری روایت اس حدیث کی یون ہی کہ
عمر فاروق رضی نے کہا کہ ہم حضرت پاس بیٹھے تھے کہ ایک مرد نمود ہوا نہایت سفید کپڑے اور کمال سیاہ بال والا کہ اوسپر کچھ سفر کا اثر معلوم
ہوتا تھا اور ہم مین سے کوئی اوسکو نہ پہچانتا تھا سو چلا آیا یہان تک کہ حضرت کے پاس بیٹھا زانو کو حضرت کے زانو سے ملا کر اور اپنی دونون
ہتھیلیان حضرت کے زانو پر رکھین اور کہا کہ ای محمد مجکو اسلام کی حقیقت بتلائیے حضرت نے یہ حدیث فرمائی عمر فاروق رضی نے کہا کہ پھر وہ مرد

چلا گیا اور مین دیر تک حیرت مین چپکا رہا پھر حضرت نے فرمایا کہ ای عمرؓ تو جانتا ہی کہ یہ پوچھنے والا کون تھا مینے کہا کہ خدا اور اوسکا رسول ہی
زیادہ تر دانا ہی حضرت نے فرمایا کہ یہ جبرئیل تھا تمہارے پاس آیا تھا تمکو دین سکھلانے کو ف اس حدیث کو حدیث جبرئیل کہتے ہین اسواسطے
کہ سائل جبرئیل تھے اور ام الاحادیث اور ام الجوامع بھی اسکا نام ہی یعنی سب حدیثون کی یہ حدیث جڑ ہی اسواسطے کہ جو مطالب اور احادیث مین
ہین وے سب اس حدیث مین مجمل موجود ہین جیسے سورۂ فاتحہ کو ام الکتاب کہتے ہین کہ سب قرآن کے مطالب پر شامل ہی حضرت جبرئیل نے
چار چیزین حضرت سے پوچھین اول اسلام کی حقیقت دوسرے ایمان تیسرے احسان چوتھے قیامت سو فرمایا کہ اسلام کی حقیقت پانچ رکن
ہین توحید اور رسالت کی گواہی اور نماز اور زکوۃ اور رمضان کے روزے اور حج معلوم ہوا کہ اسلام ظاہری اعمال کا نام ہی اور ایمان تصدیق قلبی اور
اعتقاد دلی کو فرمایا یعنی خدا کا یون اعتقاد کرے کہ وہ سب عیب اور نقصان سے پاک ہی اور سب خوبیون سے موصوف ہی اور فرشتون کا یون
اعتقاد کرے کہ وے نوری خدا کے بندے ہین رنگ برنگ صورت بدلنے پر قادر ہین بموجب حکم کے سارے عالم کا انتظام کرتے ہین گناہون سے
پاک ہین نہ مرد ہین نہ عورت اور کتابون کا یون اعتقاد کرے کہ خدا کا قدیمی کلام ہی جو اونمین ہی سو سچ ہی کہتے ہین کہ خدا کی ایک سو چار
کتابین ہین دس حضرت آدمؑ پر اوتری اور پچاس حضرت شیثؑ پر اور تیس حضرت ادریسؑ پر اور دس حضرت ابراہیمؑ پر باقی چار کتابین تو تمام
عالم مین مشہور ہین توریت انجیل اور زبور اور قرآن لیکن قرآن سب سے افضل ہی قرآن کے سوا اب کسی کتاب پر عمل کرنا درست نہین اسواسطے
کہ اونپر اول تو اعتماد نہین اور دوسرے یہ کہ وے منسوخ ہین اور تیسرے یہ کہ جو اگلی کتابون مین مطلب تھے سو سب قرآن مین موجود ہین تو ہوتے قرآن
کے دوسری آسمانی کتاب کی کچھہ حاجت نہین اور پیغمبرونکا یون اعتقاد کرے کہ وے سب افضل اور پاک لوگ ہین خدا نے اونکو اپنی کمال رحمت سے
آدمیونکی طرف بھیجا تاکہ اونکو نیک راہ بتلاوین اور اونکا دین اور دنیا سنوارین اور اونکو قسم قسم کے معجزات دیے کہ اونکی راستی مین کوئی عاقل آدمی شک نلاوے
وے سب گناہون سے پاک ہین صغیرہ ہون یا کبیرہ نبوت سے پہلے بھی اور بعد بھی اور یہی مذہب ٹھیک ہی اور حضرت آدم کا گیہون کھانا قصد نتھا بھول چوک تھی اسی
طرح اور پیغمبرون کو بھی قیاس کیا چاہیے اور سب پیغمبرون سے ہمارے حضرت افضل ہین جو کمالات ظاہری اور باطنی کہ انسان مین ممکن تھے وے تمام ہمارے حضرت
پر ختم ہوگئی اسواسطے ہماری حضرت کے بعد کسی پیغمبر کے آنے کی حاجت نرہی خلافت اور امامت کا اعتقاد نبوت کے اعتقاد مین داخل ہی ایمان کا یہ جدا رکن نہین جیسا کہ شیعہ
کہتے ہین اور پچھلے دن کا یون اعتقاد کرے کہ بعد موت کے قیامت تک دوزخ اور بہشت کے داخل ہونے تک جو حضرت نے فرمایا ہی سو درست ہی یعنی
عذاب قبر اور قیامت کی نشانیان اور صور کا پھکنا اور مُردونکا جینا اور حساب کتاب اور عمل کا بدلا اور ترازو عمل تولنے کی اور پل صراط اور حوض کوثر اور
دوزخ اور بہشت یہ سب چیزین حق ہین انمین کچھہ شک نہین اور تقدیر کا یون اعتقاد کرے کہ جو عالم مین ہوا اور ہوتا ہی اور ہوگا بھلا یا برا سو سب تقدیر سے ہی

بدون اوسکی خواہش نہیں چلے نہ کوئی بوند ٹپکے لیکن باوجود اسکے آدمی کو کچھہ اتنا اختیار دیا ہی کہ اوسکے سبب سے انسان تعریف یا مذمت ثواب یا عذاب
کے لائق ہوتا ہی تقدیر کا اعتقاد اسی طرح مجمل چاہیے زیادہ اسمین غور اور گفتگو کرنا بدعت اور گمراہی ہی اسواسطے کہ عقل ہماری اتنی کہان قدرت رکھے
کہ کارخانے خدائی کے بہید سمجھے اسی واسطے حضرت نے تقدیر کی بحث اور تکرار سے منع فرمایا یہ ایمان مفصل کی حضرت نے حقیقت بیان کی اور
ایمان مجمل کی یہ حقیقت ہی کہ یون اعتقاد کرے کہ جو حضرت نے فرمایا اور بتلایا سو ٹھیک اور درست ہی نجات کے واسطے اتنا ہی کفایت ہی پھر
حضرت نے احسان یعنی اخلاص کے دو درجے فرمائے اعلی درجہ تو یہ ہی کہ عبادت مین ایسا حضور ہو کہ گویا خدا کو دیکھتا ہی اسکو مشاہدہ کہتے ہین
اور ادنی درجہ یہ ہی کہ یہ تصور کرے کہ خدا مجھکو دیکھتا ہی اسکو مراقبہ کہتے ہین اس تصور مین بہی کمال تعظیم اور نہایت ادب اور حیا اور شوق اور
حضوری حاصل ہوگی ممکن نہین کہ اس تصور مین آدمی ادب چھوڑ سکے یا ادہر اودہر التفات کرے جیسے بادشاہ اگر کسیکو دیکھتا ہو تو کیا ممکن ہی کہ وہ
ہاتھہ پانون ہلاوے یا نظر کو اوٹھاوے معلوم ہوا کہ تصوف اور درویشی احسان کا نام ہی ظاہری اعمال کو اسلام کہتے ہین اور باطنی اعتقاد
کو ایمان کہتے ہین اور حضوری اور اخلاص کو احسان کہتے ہین اور دین اور شریعت اسلام اور ایمان اور احسان کے مجموعے کا نام ہی اور گاہے
اسلام اور ایمان کو ایک کہتے ہین اسواسطے کہ اسلام بدون ایمان کے درست نہین اور ایمان بدون اسلام کے کامل نہین اور بعضے لوگ احکام
ظاہری کو شریعت اور تصفیہ باطن کو طریقت اور مشاہدے اور مراقبے کو حقیقت کہتے ہین معلوم کیا چاہیے کہ دین کی بنیاد فقہ اور کلام
اور تصوف پر ہی سو اس حدیث مین حضرت نے تینون مقام کو بیان فرمادیا اسلام اشارہ ہی فقہ کا جسمین اعتقاد کا بیان ہی اور احسان اشارہ
ہی تصوف کا جسمین حق الیقین اور مشاہدہ اور مراقبہ مذکور ہی معلوم ہوا کہ دین مین کامل وہی ہی جو فقہ اور کلام اور تصوف کا جامع ہو اور جسمین
ان تینون مین سے بعض ہو اور بعض نہو وہ ناقص اور کچا ہی اسواسطے کہ درویش بے فقہ کے شیطان ہی کہ احکام الٰہی سے غافل رہا حرام اور
حلال کو نہ سمجھا اور فقیہ بے درویشی کے زاہد خشک اور قالب بے روح ہی اسواسطے کہ عمل بدون نیت خالص اور شوق اور حضور دل کے نکما
ہی یہی راہ مستقیم ہی اور باقی گمراہی ق عمر الاعمالُ بالنِّیَّاتِ وَلِکُلِّ امْرِئٍ مَا نَوٰی فَمَنْ کَانَتْ ہِجْرَتُہٗ اِلَی اللّٰہِ وَ
رَسُوْلِہٖ فَہِجْرَتُہٗ اِلَی اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ وَمَنْ کَانَتْ ہِجْرَتُہٗ اِلٰی دُنْیَا یُصِیْبُہَا اَوِ امْرَاَۃٍ یَتَزَوَّجُہَا فَہِجْرَتُہٗ اِلٰی مَا ہَاجَرَ
اِلَیْہِ بخاری اور مسلم مین عمر فاروق رضسے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ عملون کا اعتبار نیتون سے ہی اور ہر ایک مرد کے واسطے وہی
جو اوسنے نیت کی یعنی کوئی عمل بدون نیت کے ٹھیک اور ثواب کے لائق نہین سو جسکی ہجرت اللہ اور رسول کے واسطے ہوئی
تو اوسکی ہجرت خدا اور رسول کے واسطے ہو چکی یعنی اسکا ثواب پاویگا اور جسکی ہجرت دنیا کے واسطے ہوئی کہ اوسکو پاوے یا کسی عورت کے واسطے کہ

مراقبہ
درویشی
۱۲۵۷

اوس سے نکاح کرے تو اوسکی ہجرت اوسکی طرف ہوئی جسکے واسطے اوسنے ہجرت کی یعنی دنیا اور عورت **ف** بعضی روایت مین یون آیا
کہ ایک شخص نے ایک عورت کے واسطے جسکا ام قیس نام تھا مدینے کی طرف ہجرت کی لوگون نے یہ حال حضرت سے کہا تب حضرت نے یہ
حدیث فرمائی یعنی ایسی ہجرت کا کچھہ ثواب نہین کہ نیت خالص نہین نیت ارادہ اور قصد دل کا نام ہے زبان سے کہنے کی کچھہ حاجت نہین
اگر مثلا نماز کی نیت دل مین کی زبان سے نہ نکلے یا زبان سے خلاف اوسکے نکلے تو کچھہ مضایقہ نہین پکارکے زبان سے نماز مین نیت کرنا تو
ہرگز درست نہین لیکن اسمین اختلاف ہے کہ زبان سے بھی کہنا درست ہے یا نہین اہل فقہ اسکو مستحب کہتے ہین تاکہ دل اور زبان موافق ہوجاوے
اور اہل حدیث کے نزدیک زبان سے نہ کہے اسواسطے کہ حضرت سے ثابت نہین ہرچند ہجرت دین مین نہایت عمدہ عبادت ہے لیکن
بدون خالص نیت کے اوسکی بھی کچھہ حقیقت نہین اسی طرح علم اور درویشی اور ہر قسم کی عبادت کو قیاس کیا چاہیے کہ اگر محض خدا کے واسطے ہے
تو سبحان اللہ ورنہ نہین تو اوسکو قالب بے روح سمجھا چاہیے اور جب نیت پر مدار ٹھہرا تو خوش نیتی سے مباحات مین بھی ثواب ہوتا ہے جیسے کھانا
اس نیت سے کہ عبادت کی قوت حاصل ہو اور کپڑا پہننا تاکہ نماز درست ہو اپنی جورو سے صحبت کرنا تاکہ نیک اولاد ہو اور حرام کاری سے
بچے بلکہ اگر ایک عمل مین کئی طرح نیت کرے تو ہر ایک نیت کا علحدہ ثواب پاوے مثلا مسجد مین بیٹھنا ایک عمل ہے لیکن اسمین کئی طرح کی
نیت ہوسکتی ہے ایک تو یہ کہ دوسری نماز کی انتظار کرنا دوسرے آنکھہ اور کان کو گناہون سے روکنا تیسرے اعتکاف کرنا چوتھے حضرت پر درود اور
سلام کرنا پانچوین علم سیکھنا یا غیر کو سکھلانا نیک بات بتلانا برے کام سے روکنا غرض کہ یہ حدیث اخلاص عمل اور درستی نیت مین اصل ہے اور
بدنیتی اور ریاکاری کی بیخ کن ہے اسی واسطے محدثین کا معمول ہے کہ حدیث کی کتابون مین اول اسی حدیث کو لکھتے ہین تاکہ حدیث پڑھنے
والون کی سرے سے نیت درست ہوجاوے خداہی کے واسطے علم حدیث پڑھین دنیا کا کسی طرح لگاؤ نرکھین امام شافعی سے روایت ہے کہ
اس حدیث کو دین مین ستر جگہہ دخل ہے مراد کثرت ہے یعنی ہر جگہہ اسکا دخل ہے عبادات مین اور معاملات دین اور عادات مین سب علما حدیث اس
حدیث کی صحت پر متفق ہین اور بعضے اسکو متواتر کہتے ہین واللہ اعلم **م** اَبُو اَیُّوبَ اَلْاَنْصَارُ وَمُزَیْنَۃُ وَجُھَیْنَۃُ وَغِفَارٌ وَاَشْجَعُ

۱۲۵۸

وَمَنْ کَانَ مِنْ بَنِیْ عَبْدِ اللّٰہِ مَوَالِیَّ دُوْنَ النَّاسِ وَاللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ مَوْلَاھُمْ مسلم مین ابو ایوب سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا قوم انصار اور قوم مزنیہ اور قوم جہینیہ اور قوم غفار اور قوم اشجع اور جو عبد اللہ کی اولاد میں میرے دوستدار ہین نہ اور لوگ اور خدا اور خدا
کا رسول اونکے دوست اور حمایتی ہین **ف** حدیث مین ان چھہ قومون کی فضیلت کا بیان ہے کہ ایمان کی سچائی مین اور محبت کی پوری

۱۲۵۹

ق اَبُو ھُرَیْرَۃَ اَلْاِیْمَانُ بِضْعٌ وَسَبْعُوْنَ شُعْبَۃً وَالْحَیَاءُ شُعْبَۃٌ مِّنَ الْاِیْمَانِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِّلْبُخَارِیِّ وَسَبْعُوْنَ وَرَوَاہُ

مُسْلِ بِضْعٌ وَسَبْعُوْنَ اَوْ بِضْعٌ وَّ سِتُّوْنَ عَلَى الشَّكِّ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ ایمان کی ستر اور کئی شاخین ہین
اور حیا ایک شاخ ہو ایمان کی بخاری کی روایت مین ستر ہین اور مسلم کی روایت مین شک ہو راوی کو کہ حضرت نے ستر شاخین فرمائین یا ساٹھ تو
یعنی ایمان ایک سبز درخت کے ہو اور جتنی نیکیان اور خوبیان ہین جیسے علم اور صبر اور شجاعت اور سخاوت اور زہد اور قناعت اور شوق اور عبادت سو یے
اوسکی شاخین ہین اور حیا اونمین بڑی عمدہ شاخ ہو اسواسطے کہ شرع مین حیا اوس حالت کو کہتے ہین جو گناہ سے روکے اور اگر تقصیر ہو جاوے تو بیقرار
کر دیوے یہ جو فرمایا کہ ایمان کی ستر شاخین ہین یا ساٹھ سو کثرت مراد ہو اسواسطے کہ نیکیون کی کچھ حد نہین سواے خدا اور رسول کے اوسکو کوئی نہین
گھیر سکتا جیسے ایمان تمام نیکیون اور خوبیون کی جڑ ہو ویسے ہی کفر سب گناہون اور برائیون کی جڑ ہو سو اگر کافر مین کوئی نیک بات ہو تو
آخرت مین اوسے کچھہ کام نہ آویگی اسواسطے کہ شاخ بدون جڑ کے سرسبز نہین رہتی آخر کو خشک ہو جاتی ہو **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَلْاِيْمَانُ يَمَانٍ
وَّالْحِكْمَةُ يَمَانِيَةٌ مسلم مین ابو ہریرہ رضؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ عمدہ ایمان یمن کا ہو اور حکمت بھی یمنی ہو **ف** جب یمن کے لوگ حضرت
پاس آئے اور ایمان لائے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور فرمایا کہ یمن کے لوگ نہایت نرم دل ہوتے ہین حکمت اوس علم کو کہتے ہین جس سے
دین اور دنیا آراستہ ہو جاوے اس حدیث مین بڑی فضیلت ہو اہل یمن کی سچ فرمایا حضرت نے یمن مین ہمیشہ بڑے بڑے عالم اور درویش ہوتے
رہے اور اب بھی موجود ہین **ق** اِبْنُ عَبَّاسٍ اَلْاَيِّمُ اَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَّلِيِّهَا وَالْبِكْرُ تُسْتَاْذَنُ فِيْ نَفْسِهَا وَاِذْنُهَا صُمَاتُهَا بخاری
اور مسلم مین عبد اللہ بن عباس رضؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ بیوہ عورت تو اپنی جان کی خود مختار ہو بسبب اپنے والی کے یعنی والی کا اوسپر جبر
نہین پہونچتا نکاح مین اور کنواری عورت سے نکاح کی اجازت مانگنا چاہیے اور اوسکا چپ رہنا ہی اوسکی اجازت ہو **ق** اَنَسٌ اَلْاَيْمَنُوْنَ
اَلْاَيْمَنُوْنَ اَلْاَيْمَنُوْنَ بخاری اور مسلم مین انس رضؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ داہنی طرف کے لوگ مقدم ہین داہنی طرف کے لوگ مقدم ہین
داہنی طرف کے لوگ مقدم ہین **ف** مصابیح مین انس رضؓ سے روایت ہو کہ مین بکری کے دودھ کی لسی بنالایا حضرت نے اوسکو پیا اور آپکے بائین
طرف صدیق اکبر تھے اور داہنی طرف ایک جنگلی گنوار بیٹھا تھا عمر فاروق رضؓ نے کہا یا رسول اللہ اپنا جھوٹھا تبرک صدیق اکبر کو دیجیے حضرت نے اوس گنوار
کو دیا پھر یہ حدیث فرمائی یعنی داہنی طرف والا بائین طرف والے پر مقدم ہو کہ اول اوسکو دیجیے اگرچہ بائین طرف کا داہنی طرف والے سے افضل ہو
ق اَلنَّوَّاسُ بْنُ سِمْعَانَ اَلْبِرُّ حُسْنُ الْخُلُقِ بخاری اور مسلم مین نواس بن سمعان رضؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ خوے نیک عمدہ خوبی ہو
ق اَنَسٌ اَلْبَرَكَةُ فِيْ نَوَاصِي الْخَيْلِ بخاری اور مسلم مین انس رضؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ برکت گھوڑون کی چوٹیون مین ہو **ف**
اسواسطے کہ گھوڑے جہاد مین عمدہ سبب ہین قوت اسلام کے اور غنیمت حاصل ہونے کے **ق** اَنَسٌ اَلْبُزَاقُ فِي الْمَسْجِدِ خَطِيْئَةٌ وَّكَفَّارَتُهَا

١٢٦٠
١٢٦١
بعض نسخون مین تشدید سے بھی لکھا ہو ۱۲ نووی
١٢٦٢
١٢٦٣
١٢٦٤
١٢٦٥

دفنہا بخاری اور مسلم مین انس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مسجد مین تھوکنا گناہ ہی اور اوسکو مٹی سے دبا دینا اوس گناہ کا اوتار ہی
اور اگر مسجد سنگین ہو یا اوس مین گچ لگی ہو تھوک کو پونچھ ڈالنا چاہیے **ق حکیم بن حزام البیعان بالخیار ما لم یتفرقا او قال حتی یتفرقا فان صدقا وبینا بورک لھما فی بیعھما وان کتما وکذبا محقت برکۃ بیعھما** بخاری اور مسلم مین حکیم بن
حزام رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بیچنے والا اور مول لینے والا مختار ہین جب تک کہ دونون جدا نہین ہوے یا یون فرمایا کہ اونکو اختیار ہی یہان
تک کہ جدا ہوئے پھر اگر دے سچ بولے اور دونون نے عیب ظاہر کر دیا یعنی بائع نے عیب اپنی چیز کا اور مشتری نے عیب قیمت کا بتلا دیا تو
اونکو اوس خرید فروخت مین برکت ہو گی اور اگر وے جھوٹھ بولے اور عیب چھپایا تو اونکی خرید فروخت کی برکت مٹائی **ف** یعنی جب تک
کہ بائع اور مشتری اوسی جگہہ بیٹھے رہے جہان چیز بکے تو دونون کو اختیار ہی چاہے بائع اپنی چیز کو نہ بیچے اور مشتری نہ مول لیوے اور جب کہ کوئی
دونون مین سے اوٹھا اور مجلس بدلی تو اب کسیکو اختیار نہ رہا بیع تمام ہو گئی اور یہی مذہب ہی امام شافعی کا اور امام محمد کا اور امام اعظم کے
نزدیک جب کہ ایجاب اور قبول دونون طرف سے ہوا تو بیع تمام ہو گئی کسی کا اختیار باقی نہ رہا تو اس حدیث مین امام شافعی کے نزدیک
مجلس کے جدائی مراد ہی اور امام اعظم کے نزدیک قول کی جدائی مراد ہی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خرید فروخت کی برکت سچ بولنے اور اپنی چیز کے
نقصان ظاہر کر دینے پر موقوف ہی یہی سبب ہو کہ اب سوداگرون اور دکانداروں کے مال مین برکت نہین ہی کہ جھوٹھ اور دغابازی بہت
رائج ہو گئی **خ ابن عباس البینۃ او حد فی ظھرک قالہ لھلال بن امیۃ لما قذف امراتہ بشریک بن سحماء** بخاری مین عبداللہ بن عباس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ گواہ لانا چاہیے یا کہ حد ماری جاویگی تیری پیٹھہ مین یہ حضرت نے ہلال بن امیہ
سے کہا جب کہ اونے عورت کو شریک بن سحما سے عیب لگایا **ف** مشکوۃ مین عبداللہ بن عباس رضی سے روایت ہی کہ ہلال بن امیہ نے حضرت کے روبرو اپنی جورو کو
حرامکاری کا شریک بن سحما سے عیب لگایا حضرت نے فرمایا کہ یا گواہون سے اس بات کو ثابت کر یا تیری پیٹھہ پر مار پڑیگی ہلال نے کہا یا رسول اللہ جب کوئی اپنی
عورت سے حرام کرتے دیکھے تو بھلا اوس وقت گواہ ڈھونڈھتا پھرے حضرت نے پھر وہی فرمایا یعنی حکم شرع یون ہی حجت بیفائدہ ہی تو ہلال
نے کہا مین قسم کھاتا ہون اوسکی جسنے تجکو سچا پیغمبر کیا ہی کہ مین اپنے دعوے مین سچا ہون سو البتہ خدا وے آیتین اوتاریگا جس سے میری پیٹھہ مار
بچیگی سو جبرئیل اوترے اور اس مضمون کی آیتین سورہ نور مین اوترین کہ جو لوگ عیب لگاوین اپنی جورو کو اور شاہد نہون اونکے پاس سوا اپنی جان
کے تو ایسون کی گواہی یہ کہ چار گواہی دیوین اللہ کے نام کی کہ بیشک مین سچا ہون اور پانچوین بار یون کہے کہ خدا کی لعنت اوس شخص پر اگر وہ جھوٹھا ہو اور عورت
سے ٹلتی ہی مار یون کہ گواہی دے چار گواہی اللہ کے نام کی کہ مقرر وہ مرد جھوٹھا اور پانچوین بار یون کہے کہ اللہ کا غضب ہی اوس عورت پر اگر مرد سچا ہو پھر

ہلال آیا اور اوسنے بموجب حکم کے گواہی دی اور حضرت فرماتے جاتے تھے کہ بلاشک خدا کو معلوم ہو کہ تم دو سے ایک شخص جھوٹھا ہے تم دونون
مین کوئی تو بہ بھی کرنے والا ہے پھر ہلال کی عورت کھڑی ہوئی اوسنے اوسی طرح چار بار گواہی دی جب پانچوین بار کی نوبت ہوئی تو لوگون نے اوسکو
روکا اور کہا کہ خدا کی مار لگ جاوے گی یعنی اگر تو جھوٹھی ہو تو مت کہہ سو وہ عورت تھم گئی اور ہٹی یہان تک کہ ہم سمجھے کہ شاید یہ
پلٹ جاوے گی یعنی اپنے عیب کا اقرار کریگی پھر اوسنے کہا کہ مین اپنی قوم کو ہمیشہ کو فضیحت نکرونگی سو اوسنے پانچوین گواہی بھی دی حضرت نے فرمایا
کہ دیکھتے رہو اس عورت کو اگر اسکا لڑکا سیاہ آنکھہ والا اور موٹے سرین والا اور پتلی پنڈلیون کا پیدا ہو تو وہ حقیقت مین شریک بن سحما کا نطفہ ہے
سو اوسکا لڑکا اسی طرح کا پیدا ہوا تو حضرت نے فرمایا کہ اگر قرآن کا حکم پیشتر نازل نہ ہو چکا ہوتا تو مین اوس عورت کو حد مارتا اس حدیث سے معلوم ہوا

١٢٦٨ کہ قاضی کو چاہیے کہ ظاہر پر حکم کرے اگرچہ وہان برخلاف اوسکے قرینہ موجود ہو **ق** اَبُوْهُرَيْرَةَ اَلتَّثَاؤُبُ مِنَ الشَّيْطَانِ فَاِذَا تَثَاءَبَ
اَحَدُكُمْ فَلْيَكْظِمْ مَا اسْتَطَاعَ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جمھائی شیطان کے اثر سے ہے سو جو کوئی تم
١٢٦٩ مین سے جمھائی لیوے تو چاہیے کہ اوسکو دبا ڈالے جتنا کہ اوس سے ہوسکے **ق** اَبُوْهُرَيْرَةَ اَلتَّصْفِيْحُ لِلنِّسَاءِ وَالتَّسْبِيْحُ لِلرِّجَالِ بخاری
اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ دستک عورتون کو چاہیے اور سبحان اللہ کہنا مردون کو چاہیے **ف** یعنی اگر امام نماز مین
١٢٧٠ چوکے تو عورت دستک دیکر اوسکو خبردار کردے اور مرد سبحان اللہ کہہ کے **ق** سَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ اَلثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَثِيْرٌ
اَوْكَبِيْرٌ **قَالَهُ** لَهٗ حِيْنَ قَالَ فِيْ مَرَضِهٖ اَفَاَتَصَدَّقُ بِثُلُثَيْ مَالِيْ قَالَ لَا قَالَ فَالشَّطْرُ قَالَ لَا قَالَ فَالثُّلُثُ
قَالَ الْحَدِيْثَ بخاری اور مسلم مین سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تہائی مال مین وصیت کر اور تہائی تو بہت ہے یا فرمایا
فرمایا کہ بڑی ہے حضرت نے سعدؓ کو فرمایا جب کہ اوسنے کہا اپنی بیماری مین کہ مین اپنے مال کی دو تہائی خیرات کرون حضرت نے فرمایا کہ نہین سعد نے
کہا تو آدھا مال خیرات کرون حضرت نے فرمایا کہ نہین سعد نے کہا تو تہائی مال خیرات کرون تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی **ف**
حجۃ الوداع مین سعد بیمار ہوگئے تھے صرف اونکی وارث ایک لڑکی تھی تب اونھون نے اپنے مال کو خیرات کرنا چاہا باقی قصہ آگے مفصل ہو چکا ہے
١٢٧١ معلوم ہوا کہ تہائی سے زیادہ وصیت نہین درست ہے **ح** اَبُوْرَافِعٍ مَوْلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ
اَلْجَارُ اَحَقُّ بِصَقَبِهٖ بخاری مین ابو رافعؓ سے جو آزاد غلام حضرت کے تھے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمسایہ زیادہ تر حقدار ہے
اپنے لگے ہوئے مکان کا **ف** یعنی جب جگہہ بکے تو ہمسایہ کی ہوتے اجنبی آدمی اوسکو نہین مول لے سکتا اسکو حق شفعہ کہتے ہین
١٢٧٢ **م** اَبُوْهُرَيْرَةَ اَلْجَرَسُ مَزَامِيْرُ الشَّيْطَانِ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ گھنٹا اور گھونگھرو شیطان کا باجا ہے **ف**

گھنٹا اونٹ وغیرہ کی گردن مین اسواسطے منع ہوا کہ دشمن آواز سے خبردار ہوجاتا ہی اور عورت کے گھونگھرو اور پازیب اور چھڑے بھی اسی سبب
۱۲۷۳ داخل ہین کہ اوسکی آواز سے مردون کی نظر عورت پر پڑتی ہی خ ابن مسعود الْجَنَّةُ أَقْرَبُ إِلَى أَحَدِكُمْ مِنْ شِرَاكِ نَعْلِهِ وَالنَّارُ
مِثْلُ ذَلِكَ بخاری مین عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم لوگون مین سے ہرایک کے ساتھ بہشت قریب ہی اوسکی جوتی کے تسمے سے بھی زیادہ
اور دوزخ بھی اسی طرح ف یعنی بہشت اور دوزخ آدمی سے نہایت متصل ہی دور نسمجھو اگر ایمان ہی اور نیک عمل ہین تو بہشت متصل ہی اور اگر کفر اور
۱۲۷۴ گناہ ہین تو دوزخ قریب ہی ق جابر الْحَرْبُ خُدْعَةٌ بخاری ومسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ لڑائی دغا و گھات کا نام ہی ف
یعنی لڑائی صرف شمشیرزنی پر موقوف نہین فریب اور تدبیر بھی ضرور چاہیے شعر کار ہا راست کند عاقل کامل بسخن + کہ بصد لشکر جرار میسر نشود لیکن عہد
۱۲۷۵ و پیمان کی فریب درست نہین خ أَبُو سَعِيدِ بْنُ الْمُعَلَّى الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ هِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِي وَالْقُرْآنُ الْعَظِيمُ الَّذِي
أُوتِيتُهُ بخاری مین ابوسعید بن معلیؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الحمد للہ رب العالمین کا نام سبع المثانی اور قرآن عظیم ہی جو مجکو
ملا ف قرآن مین خدا نے حضرت کو اپنا احسان جتایا کہ ہمنے تجکو سبع المثانی اور قرآن عظیم دیا سو حضرت نے فرمایا کہ سبع المثانی اور قرآن
عظیم سے مراد سورہ فاتحہ ہی اوسکو سبع المثانی اسواسطے کہا کہ اوسمین سات آیتین ہین اور کسی نماز مین سورہ فاتحہ دو بار سے کم نہین پڑھی
جاتی اور اوسکا نزول بھی دو بار ہوا مکے مین بھی اور مدینے مین اور قرآن عظیم فاتحہ کو اسواسطے فرمایا کہ جو مطلب قرآن مین مفصل ہین وے تمام
۱۲۷۶ اس سورت مین مجمل موجود ہین ق عائشة الْحُمَّى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ تپ دوزخ کی سخت گرمی سے ہی ف پوری روایت یون ہی کہ اوسکو پانی سے سرد کرو یعنی تپ کی علاج غسل ہی سرد پانی سے لیکن
یہ علاج اوس تپ کو خاص ہی جو دھوپ سے یا گرم غذا اور دوا سے پیدا ہوئی ہو اور یہ نہین کہ ہر ایک تپ کا یہی علاج ہی اسواسطے کہ عرب کا
۱۲۷۷ ملک گرم ہی اکثر اسی قسم کی وہان تپ ہوتی ہی طب مین اسکو حمی یومی کہتے ہین ق أَنَس وعِمْرَان بْن حُصَيْن الْحَيَاءُ
۱۲۷۸ خَيْرٌ كُلُّهُ بخاری اور مسلم مین انس اور عمران بن حصینؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ حیا سب کی سب بہتر ہی خ عِمْرَانُ بْنُ
حُصَيْن الْحَيَاءُ لَا يَأْتِي إِلَّا بِخَيْرٍ بخاری اور مسلم مین عمران بن حصینؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ حیا سوا خوبی کے کچھ
۱۲۷۹ نہین لاتی ف یعنی حیا شرعی کا ہر حال مین نیک ہی ثمرہ ہوتا ہی ق ابْنُ عُمَر الْحَيَاءُ مِنَ الْإِيمَانِ بخاری اور مسلم مین
عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ حیا ایمان سے ہی ف یعنی شرم ایمان کی عمدہ شاخ ہی کہ اوسکے سبب سے آدمی برے کامون سے
۱۲۸۰ بچتا ہی جتنی شرم زیادہ اوتنا ایمان زیادہ اور جتنی شرم کم اوتنا ایمان کم م أَبُو مُوسَى الْخَازِنُ الْأَمِينُ الَّذِي يُعْطِي مَا أُمِرَ بِهِ

طَيِّبَةً بِهِ نَفْسُهُ اَحَدُ الْمُتَصَدِّقِيْنَ مسلم مین ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ امانت دار خزانچی اور داروغہ جو دیوے مالک کے حکم کے موافق اپنا دل کھولکر خیرات کرنے والوں سے ایک وہ بھی ہے ف یعنی جو دینے کا ثواب ہے اوسمین داروغہ اور خان سامان بھی شریک ہے بشرطیکہ خوشی سے دیوے اور جو داروغہ دیتے ہوئے کُڑھتا ہے وہ ثواب سے بے نصیب ہے اسواسطے کہ مالک تو دلاتا ہے اور اوس ناپاک کا ناحق پیٹ پھولتا ہے اوسکے برابر دو منہ بخیل نہین

۲۸۰ م ابو هريرة الْخَمْرُ مِنْ هَاتَيْنِ الشَّجَرَتَيْنِ النَّخْلَةِ وَالْعِنَبَةِ وَيُرْوٰى الْكَرْمَةِ وَالنَّخْلَةِ وَيُرْوٰى الْكَرْم مسلم مین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ شراب ان دو درختون سے ہے کھجور سے اور انگور سے اور دوسری روایت مین بجای نخلہ اور عنبہ کے کرمہ اور نخلہ آیا ہے اور ایک روایت کرم کی لفظ ہے مطلب سب لفظون کا ایک ہی ہے ف یعنی عرب کی شراب اکثر کھجور اور انگور ہی سے ہوتی تھی اور یہ مطلب نہین کہ شراب انہین دو درختون سے ہوتی ہے سوا انکے اور کسیکی شراب حرام نہین

۲۸۱ ق ابن عمر الْخَيْرُ مَعْقُودٌ فِيْ نَوَاصِي الْخَيْلِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خیر گھوڑون کی چوٹیون مین وابستہ ہے قیامت کے دن تک ف یعنی ثواب عظیم اور ملک کی فتح جہاد پر موقوف ہے اور گھوڑے جہاد کا عمدہ سبب ہین تو حقیقت مین خیر اور کشایش کے گھوڑے ہی سبب ٹھہرے اس حدیث مین اشارہ ہے کہ ایمان دار جہاد کی نیت پر گھوڑون کی پرورش سے غافل نہون

۲۸۲ ق ابو هريرة الْخَيْلُ لِثَلٰثَةٍ لِرَجُلٍ اَجْرٌ وَلِرَجُلٍ سِتْرٌ وَعَلٰى رَجُلٍ وِزْرٌ فَاَمَّا الَّذِيْ لَهُ اَجْرٌ فَرَجُلٌ رَبَطَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَاَطَالَ لَهَا فِيْ مَرْجٍ اَوْ رَوْضَةٍ فَمَا اَصَابَتْ فِيْ طِيَلِهَا ذٰلِكَ مِنَ الْمَرْجِ اَوِ الرَّوْضَةِ كَانَتْ لَهُ حَسَنَاتٍ وَلَوْ اَنَّهُ انْقَطَعَ طِيَلُهَا فَاسْتَنَّتْ شَرَفًا اَوْ شَرَفَيْنِ كَانَتْ لَهُ اٰثَارُهَا وَاَرْوَاثُهَا حَسَنَاتٍ وَلَوْ اَنَّهَا مَرَّتْ بِنَهَرٍ فَشَرِبَتْ مِنْهُ وَلَمْ يُرِدْ اَنْ يَسْقِيَهَا كَانَ ذٰلِكَ حَسَنَاتٍ لَهُ فَهِيَ لِذٰلِكَ الرَّجُلِ اَجْرٌ وَرَجُلٌ رَبَطَهَا تَغَنِّيًا وَتَعَفُّفًا ثُمَّ لَمْ يَنْسَ حَقَّ اللّٰهِ فِيْ رِقَابِهَا وَلَا ظُهُوْرِهَا فَهِيَ لِذٰلِكَ سِتْرٌ وَرَجُلٌ رَبَطَهَا فَخْرًا وَرِيَاءً وَنِوَاءً لِاَهْلِ الْاِسْلَامِ فَهِيَ عَلٰى ذٰلِكَ وِزْرٌ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ گھوڑے رکھنا تین آدمیون کے واسطے ہین ایک مرد کے واسطے تو ثواب ہین اور دوسرے مرد کے واسطے پردہ ہین اور تیسرے مرد پر وبال ہین تو جسکو ثواب ہے سو وہ مرد ہے جسنے گھوڑون کو خدا کی راہ مین یعنی جہاد کے واسطے باندہ رکھا پھر اونکو لنبی رسی مین باندھا کسی چراگاہ یا باغ کے چمن مین سو وے اپنی اس رسی کے اندر چراگاہ یا چمن مین جہان تک کہ پہنچے اور جتنی گھاس کہ چری تو اوس مرد کے واسطے اتنے حسنات ہونگے اور اگر گھوڑون کی رسی ٹوٹ گئی پھر وے ایکبار یا دو بار زقند مار گئے تو اوس مرد کے واسطے اونکے پانون کی مٹی اور اونکی لید حسنات ہونگی اور اگر وے کسی دریا پر

گذرے سو اوسمین سے پانی پیا اگرچہ مالک نے اونکے پلانے کا قصد کیا ہو تو بھی اوسکے واسطے حسنات ہونگے تو ایسے گھوڑے اس مرد کے واسطے ثواب
کا سبب ہین اور جس مرد نے کہ گھوڑون کو باندھا اس نیت سے کہ اونکی سوداگری سے فائدہ اوٹھاوے اور بیگانی سواری کے مانگنے سے بچے پھر وہ خدا کا
حق جو گھوڑون کی گردنون اور پیٹھون مین ہے نہ بھولا یعنی اونکی زکوۃ ادا کی اور ضعیفونکو اونکی سواری سے نہ روکا تو ایسے گھوڑے اس مرد کے واسطے
پردہ ہین یعنی باعزت ہا ذلت سے بچا اور جس مرد نے کہ گھوڑون کو باندھا اترانے اور نمود کے لیے اور اہل اسلام کی بدخواہی اور عداوت کے واسطے
یعنی کفر کی کمک کو تو ایسے گھوڑے اس مرد پر وبال ہین ف یعنی گھوڑے پالنا تین طرح ہے عمدہ قسم تو یہ کہ جہاد کے واسطے پالے کہ اوسکا ثواب
بیشمار ہے دوسری قسم یہ کہ اپنی سواری اور سوداگری کے واسطے پالے تو اوسمین دنیا کا فائدہ ہے اور دین کا کچھہ نقصان نہین تیسری قسم یہ کہ کافرون کی
مدد کے واسطے پالے اور نمود کرے اور بڑائیان مارے تو یہ سراسر وبال اور عذاب ہے م حُذَیْفَةُ بْنُ الْیَمَانِ الدَّجَّالُ اَعْوَرُ الْعَیْنِ الْیُسْرٰی ۱۲۸۴
جُفَالُ الشَّعَرِ مَعَهٗ جَنَّةٌ وَّنَارٌ فَنَارُهٗ جَنَّةٌ وَّجَنَّتُهٗ نَارٌ مسلم مین حذیفہ بن یمان سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ دجال
بائین آنکھہ کا کانا ہے گھنے بالون والا اوسکے ساتھہ باغ اور آگ ہے سو حقیقت مین اوسکی آگ تو باغ ہے اور اوسکا باغ آگ ہے یعنی اوسکا نظربندی کا کام
ہے م ابْنُ عُمَرَ اَلدُّنْیَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّةُ الْکَافِرِ مسلم مین عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ دنیا ایماندار کا قیدخانہ ہے اور ۱۲۸۵
کافر کی بہشت ہے ف دنیا ایماندار کا قیدخانہ ہے کئی طرح سے اول تو یہ کہ اگرچہ مومن بادشاہ ہو لیکن دنیا فنا اور تشویش سے خالی نہین
دوسرے یہ کہ گناہ مین گرفتار ہوجانیکا ڈر اور خاتمے کا کھٹکا اور عذاب قبر اور قیامت کے حساب کتاب کا خوف ایماندار کو ہردم ساتھہ جو دیے
تو اوسکو زندگی کا لطف کہان تیسرے یہ کہ ادنی ایماندار کا مکان بہشت مین تمام دنیا کا دہ چند ہوگا تو اوسکے بہ نسبت دنیا قیدخانہ ہوا اور
کافر کے حق مین دنیا اسواسطے بہشت ٹھہری کہ اوسکو آخرت کا ایمان نہین وہ جانور کی طرح بے قید رہتا ہے بلاخوف عیش کرتا ہے جس طرح دنیا کو
پاتا ہے جمع کرتا ہے علاوہ اسکے اصلی مکان کافر کا دوزخ ہے تو اوسکی مصیبت اور عذاب کے روبرو دنیا کی زندگی اگرچہ کمال تکلیف سے
گذرتی ہو پر بہشت کے برابر ہے م عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو اَلدُّنْیَا مَتَاعٌ وَّخَیْرُ مَتَاعِ الدُّنْیَا الْمَرْاَةُ الصَّالِحَةُ وَفِیْ رِوَایَةِ الْقُضَاعِیِّ ۱۲۸۶
وَخَیْرُ مَتَاعِهَا مسلم مین عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ دنیا برخورداری اور برتنے کی چیز ہے اور بہتر دنیا کی پونجی
نیکبخت عورت ہے اور قضاعی کی روایت مین بجای خیر متاع الدنیا کے خیر متاعها ہے مطلب دونون عبارت کا ایک ہے ف نیکبخت
عورت اسواسطے بہتر ٹھہری کہ خدا رسول کا حکم مانتی ہے کہ اپنے خاوند کی تابعدار رہتی ہے اوسکے خلاف مرضی نہین کرتی گھر کو سنبھالتی ہے اپنے
آرام پر خاوند کے آرام کو مقدم رکھتی ہے تو مرد کی زندگانی خوبی سے بسر ہوتی ہے شعر زن خوب خوش سیرت و پارسا کند مرد درویش را پادشا اور اگر

دجال کے
مسلم
کی فرکو

باب ۱۱ل

خدا نخواستہ عورت نیکبخت نہوئی تو مرد کی زندگی تلخ ہوگئی **شعر** زن بد در سرای مرد نکو + ہم درین عالم ست دوزخ او

۱۲۸۷ **م** تَمِيمٍ الدَّارِيِّ الدِّينُ النَّصِيحَةُ الدِّينُ النَّصِيحَةُ الدِّينُ النَّصِيحَةُ قَالُوا لِمَنْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ لِلّٰهِ وَلِرَسُولِهِ وَلِكِتَابِهِ وَلِأَئِمَّةِ الْمُسْلِمِينَ وَعَامَّتِهِمْ مسلم مین تمیم داری سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ دین خلوص اور خیرخواہی کا نام ہی دین خیرخواہی کا نام ہی دین خیرخواہی کا نام ہی اصحاب نے کہا یا رسول اللہ کسکی خیرخواہی کا نام دین ہی حضرت نے فرمایا کہ اللہ کی خیرخواہی اور اوسکے رسول کی اور اوسکی کتاب کی اور مسلمین کے حاکمون کی اور تمام مسلمانون کی **ف** اللہ کی خیرخواہی یہ کہ اوسکا ایمان لاوے اور اوسکے دین مین کجروی نکرے عمل کو ریا سے خالص کرے اور اوسکے حکمون کو بجا لاوے اور اوسکی نافرمانی سے بچے اور رسول کی خیرخواہی یہ کہ اوسکی تصدیق کرے اور اوسکی سنت ہی پر چلے اور بدعت سے بچے اور قرآن کی خیرخواہی یہ کہ اوسکے حروف کو حتی الامکان بخوبی ادا کرے کمال تعظیم سے پڑھے اوسکے مطالب کو غور کرے محکم پر عمل کرے متشابہ کا ایمان لاوے اسپر اعتراض کرنے والون کے اعتراض کو دفع کرے اور مسلمین کے حاکمون کی یعنی اماموں کی خیرخواہی یہ کہ شرع کے موافق اونکی اطاعت کرے اونکی مخالفت سے بچے اور مسلمانون کی خیرخواہی یہ کہ مقدور بھر اونکو فائدہ پہونچاوے اونکو رنج نہ دے نیک کام سکھلاوے بد کامون سے روکے اور اونکے واسطے چاہے جو اوپنے واسطے چاہتا ہی

۱۲۸۸ **م** أَبُو هُرَيْرَةَ الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ وَزْنًا بِوَزْنٍ مِثْلًا بِمِثْلٍ وَالْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ وَزْنًا بِوَزْنٍ مِثْلًا بِمِثْلٍ فَمَنْ زَادَ وَاسْتَزَادَ فَهُوَ رِبًا مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا سونا بکے سونے سے وزن مین برابر برابر جتنا ایک اوتنا دوسرا اور چاندی بکے چاندی سے تول مین برابر برابر جتنی ایک اوتنی دوسری سو جسنے زیادہ دیا یا کہ زیادہ مانگا تو وہی بیاج ہی

۱۲۸۹ **ق** عُمَرُ الذَّهَبُ بِالْوَرِقِ رِبًا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ رِبًا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالشَّعِيرُ بِالشَّعِيرِ رِبًا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ رِبًا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَيُرْوَى الْوَرِقُ بِالْوَرِقِ رِبًا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالذَّهَبُ بِالذَّهَبِ رِبًا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ بخاری اور مسلم مین عمر فاروق سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا سونا بدلنا چاندی سے بیاج ہی مگر دست بدست اور گیہون بدلنا گیہون سے بیاج ہی مگر دست بدست اور جو بدلنا جو سے بیاج ہی مگر دست بدست بیاج نہین اور کھجور بدلنا کھجور سے بیاج ہی مگر دست بدست نہین اور ایک روایت یون ہی کہ چاندی بدلنا چاندی سے بیاج ہی مگر دست بدست اور سونا بدلنا سونے سے بیاج ہی مگر دست بدست نہین **ف** یعنی چاندی اور سونے مین اور تلنے والی چیزون کے بدلنے اور بیچنے مین دو صورتین ہین ایک صورت تو یہ کہ ایک ہی جنس کا بدلنا جیسے چاندی کو چاندی سے یا جو کو جو سے تو اوسمین شرط یہ ہی کہ اوسی وقت دست بدست بدلے وعدہ نہو اور تول مین دونون برابر ہون اگر تول مین کمی بیشی ہوئی یا ایک چیز موجود ہوئی اور دوسری غائب تو بھی بیاج ہی اور دوسری صورت یہ کہ دو جنس کا بدلنا جیسے چاندی کا بدلنا

بیان جنس ... یعنی سود

سونے سے یا گیہون کا بدلنا جو سے تو اسمین شرط یہ ہو کہ دست بدست ہو آپس کی بیشی بیاج نہین مثلاً ایک سیر گیہون کا دو سیر جو سے بدلنا درست
اور اگر دست بدست نہو گیہون تو آج دیوے اور جو کل لیوے تو یہ بیاج ہو ہرگز درست نہین

1290 خ اَنَسٌ اَلرُّؤْيَا الْحَسَنَةُ مِنَ الرَّجُلِ الصَّالِحِ جُزْءٌ مِّنْ سِتَّةٍ وَّاَرْبَعِيْنَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّةِ بخاری مین انس رض سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ ٹھیک اور درست خواب نیک مرد کی ایک حصہ نبوت کے چھیالیس حصون سے ف یعنی جیسے پیغمبر کے علم مین قیاس اور سوچ کو دخل نہین ویسی ہی ٹھیک خواب مین غور اور فکر کا دخل نہین صرف خدا ہی کی طرف سے ہوتی ہو تو نیک مرد کی خواب درست از قسم علم نبوت ہوئی اور چھیالیسوین حصے ہونے کی وجہ سابق مین گذری

1291 خ اَبُوْ سَعِيْدٍ اَلرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ جُزْءٌ مِّنْ سِتَّةٍ وَّاَرْبَعِيْنَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّةِ بخاری مین ابو سعید رض سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ ٹھیک اور درست خواب ایک حصہ ہو پیغمبری کا چھیالیس حصون سے

1292 ق اَبُوْ قَتَادَةَ الْحَارِثُ بْنُ رِبْعِيٍّ اَلرُّؤْيَا مِنَ اللّٰهِ وَالْحُلْمُ مِنَ الشَّيْطَانِ بخاری اور مسلم مین ابو قتادہ رض سے جنکا حارث نام ہو روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ ٹھیک اور اچھی خواب خدا کی طرف سی ہو اور پریشان خواب شیطان کی طرف سے ف خواب تین قسم ہو ایک تو خواب نیک جس سے دین کی قوت ہو خدا پر اعتقاد بڑھے گناہون سے بچے اور دوسری قسم خواب پریشان ہو جس سے وہم اور رنج بڑھے یا خدا سے بدگمانی ہو تیسری قسم یہ کہ آدمی کو اپنے خیالات نظر پڑین یا غذا کے بخارات سے کوئی شکل کی صورت بندھے تو اول قسم یعنی نیک خواب کو خدا کی طرف سے فرمایا اور دوسری قسم کی خواب کو شیطان کی طرف سے فرمایا اور تیسری قسم کو بیان نفرمایا کہ خود ظاہر تھی کچھ اوسکے بیان کی حاجت نہین

1293 ق عَائِشَةُ اَلرَّحِمُ مُعَلَّقَةٌ بِالْعَرْشِ تَقُوْلُ مَنْ وَّصَلَنِيْ وَصَلَهُ اللّٰهُ وَمَنْ قَطَعَنِيْ قَطَعَهُ اللّٰهُ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رض سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ ناتا رشتہ عرش مین لٹکا ہو کہتا ہو کہ جسنے مجکو جوڑا خدا اوسے جوڑے اور جسنے مجکو کاٹا خدا نے اوسکو کاٹا ف یعنی برادری کا حق نہایت مقدم ہو جسنے اوسکو ادا کیا تو اوس پر خدا کا رحم ہو اور جسنے اوسکو نہ مانا وہ خدا کی رحمت سے دور پڑا

1294 خ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَلرَّهْنُ يُرْكَبُ بِنَفَقَتِهٖ وَيُشْرَبُ لَبَنُ الدَّرِّ اِذَا كَانَ مَرْهُوْنًا وَّعَلَى الَّذِيْ يَرْكَبُ وَيَشْرَبُ النَّفَقَةُ بخاری مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ گروی جانور کی سواری کیجیے اوسکے دانے گھاس کے بدلے اور دودھار جانور کا دودھ پیجیے جب کہ گروی ہو اور جو سواری کرے اور دودھ پیوے اوسپر خرچ ہو ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ گروی جانور کی سواری کرنا اور اسکا دودھ پینا دانے گھاس کے بدلے مرتہن کو درست ہو اور یہی مذہب ہے امام احمد کا لیکن اونکے نزدیک رہن کا نفع لینا بقدر خرچ کے چاہیے خرچ سے زیادہ نہین درست اور امام شافعی کے نزدیک منافع کا حق مالک کو ہو اور اوسی پر خرچ لازم ہو اور امام اعظم کے نزدیک جیسے وہ چیز گروی ہو ویسے ہی اوسکا نفع بھی یعنی مرتہن اگر منافع کو لیوے تو اپنے اصل قرض مین وضع کرتا جاوے اور خرچ اوسکا مالک پر لازم ہو

1295 ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ السَّاعِيْ

عَلَى الْأَرْمَلَةِ وَالْمِسْكِيْنِ كَالْمُجَاهِدِ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ قَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ وَأَحْسِبُهُ قَالَ كَالْقَائِمِ لَا يَفْتُرُ وَكَالصَّائِمِ لَا يُفْطِرُ

بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو بیوہ عورت اور محتاج آدمی کی حاجت روائی مین کوشش کرتا ہی وہ ثواب مین اوسکے برابر ہی جو خدا کی راہ مین جہاد کرتا ہو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا مجھکو گمان پڑتا ہی کہ حضرت نے یہ بھی فرمایا وہ کوشش کرنے والا ثواب مین ایسا ہی جیسے تہجد کی نماز پڑھنے والا جسکی کبھی نماز نہ چھوٹے اور جیسے روزہ رکھنے والا جسکا کبھی روزہ نہ ٹوٹے ف یعنی جو زکوۃ کا مال بیوہ عورت اور محتاج کے واسطے جمع کر رکھے یا خود اپنی کمائی سے اونکی خبرگیری کرے اور اونکا کام کاج کر دے اوسکو غازی اور ہمیشہ تہجد پڑھنے والے اور مدامی روزہ دار کے برابر ثواب ہی اس حدیث سے محتاجون کی حاجت روائی کی عمدہ فضیلت ثابت ہوئی

۱۲۹۶ ق أَبُوْ هُرَيْرَةَ اَلسَّفَرُ قِطْعَةٌ مِنَ الْعَذَابِ يَمْنَعُ أَحَدَكُمْ نَوْمَهُ وَطَعَامَهُ وَشَرَابَهُ فَإِذَا قَضَى أَحَدُكُمْ نَهْمَتَهُ مِنْ وَجْهِهِ فَلْيُعَجِّلْ إِلَى أَهْلِهِ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سفر عذاب کا ٹکڑا ہی کہ باز رکھتا ہی تمکو نیند سے اور کھانے پینے سے پھر جب کوئی اوس طرف کہ جدھر گیا ہی اپنے کام سے فراغت پاوے تو چاہیے کہ شتابی سے اپنے گھر والون پاس آوے ف معلوم ہوا کہ بے ضرورت سفر کرنا مکروہ ہی کہ اسمین سراسر تکلیف ہی اور جب کسی ضرورت کو آدمی سفر کرے تو بعد فراغت کے وہان نہ ٹھہرے کہ اسمین گھر کی بے بندوبستی ہی اس حدیث مین وطن مین رہنے کی ترغیب ہی تاکہ جمعہ اور جماعت نہ فوت ہو اور جورو لڑکون کے حق نہ تلف ہون

۱۲۹۷ ق ابْنُ عُمَرَ اَلشُّؤْمُ فِي الْمَرْأَةِ وَالْفَرَسِ وَالدَّارِ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نحوست اور نامبارکی عورت مین ہی اور گھوڑے اور گھر مین ف اس حدیث سے ویسی نحوست نہین جیسا جاہلون کا اعتقاد ہی بلکہ یہ حدیث بطریق فرض کے ہی یعنی اگر نحوست کسی چیز مین ممکن ہوتی تو ان چیزون مین ہوتی چنانچہ یہی مطلب دوسری حدیث مین موجود ہی جسکی سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہی عورت مین نامبارکی یہ کہ بد مزاج ہو اور گھوڑے کی نامبارکی یہ کہ شریر اور بد ذات ہو اور گھر کی نامبارکی یہ کہ تنگ ہو اور اوسکا ہمسایہ بد ہو

۱۲۹۸ م أَنَسٌ اَلشُّرْبُ فِيْ ثَلَاثَةِ أَنْفَاسٍ أَمْرَأُ وَأَشْفَى وَأَشْهَى وَ أَبْرَأُ مسلم مین انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تین دم مین پانی پینا پیٹ سے خوب جلد اوترتا ہی یعنی گرانی نہین کرتا اور پیاس کی بیماری کو خوب شفا دیتا ہی ف اس حدیث مین پانی پینے کا ادب فرمایا اور تین دم مین پینے کی حکمت بتلائی کہ اس طور سے پانی خوب ہضم ہوتا ہی اور تھوڑے پانی سے پیاس بجھتی ہی

۱۲۹۹ خ ابْنُ عَبَّاسٍ اَلشِّفَاءُ فِيْ ثَلَاثَةٍ فِيْ شَرْطَةِ مِحْجَمٍ أَوْ شَرْبَةِ عَسَلٍ أَوْ كَيَّةٍ بِنَارٍ وَأَنَا أَنْهَى أُمَّتِيْ عَنِ الْكَيِّ بخاری مین عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ شفا بیماری سے تین چیزین ہی سینگی کے کھینچنے مین اور شہد کے پینے مین اور آگ کے داغنے مین اور مین منع کرتا ہون اپنی امت کو داغنے سے ف اس حدیث کی شرح پچھلے باب مین ہو چکی ہر چند اس حدیث مین داغنے

١٣٠٠ منع فرمایا لیکن داغنا بھی حضرت سے ثابت ہوا ہو تو مطلب یہ کہ اگر اور دوا سے صحت ہو گی تو داغنے سے دور رہے اور نہین تو درست ہے ح جابرؓ
الشُّفْعَةُ فِيْمَا لَمْ يُقْسَمْ فَإِذَا وَقَعَتِ الْحُدُوْدُ وَصُرِفَتِ الطُّرُقُ فَلَا شُفْعَةَ بخاری مین جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ
حق شفعہ اوسمین ہے جسمین تقسیم نہین ہوئی اور جب بانٹ ہو کر حدین پڑ گئین اور راہین جدا ہو گئین تو شفعہ نرہا ف شفعہ دو قسم ہے شفعہ
شرکت کا جیسے ایک گھر کے دو شریک ہون اور اونمین سے ایک شریک اپنا حصہ بیچے سو اوسکو سوائے دوسرے شریک کے اور شخص نہین
لے سکتا اور دوسرے شفعہ ہمسائگی کا یعنی اگر کوئی گھر بیچے تو اوسکے لینے مین اوسکے ہمسائے مقدم ہین امام شافعی کے نزدیک شرکت مین تو شفعہ
ہے اور ہمسائگی مین شفعہ نہین اور یہی حدیث انکی دلیل ہے کہ جب تقسیم ہوئی اور دروازہ گھر کا علیحدہ ہوا اور راہ اوسکی جدا ٹھہری تو شفعہ نرہا
اور امام اعظم کے نزدیک شفعہ دونون صورت مین ہے شرکت مین بھی اور ہمسائگی مین بھی تو اس حدیث کا یہ مطلب کہ تقسیم ہونے سے
١٣٠١ شفعہ شرکت کا جاتا رہا اور یہ مطلب نہین کہ ہمسائگی کا بھی شفعہ باقی نرہا ح ابو ہریرۃ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ مُكَوَّرَانِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
بخاری مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ سورج اور چاند کی روشنی لپیٹ ڈالی جاوے گی قیامت کے دن یعنی بے رونق اور بے
نور ہو جاوینگے ف جب قیامت ہوئی تو یہ عالم فنا ہوا روشنی کی کچھ حاجت نرہی اور دوسری وجہ یہ ہے کہ تا اونکے پوجنے والے شرمندہ
١٣٠٢ ہون انکا زوال اور نقصان دیکھکر ق ابو ہریرۃ الشُّوْنِيْزُ فِيْهِ دَوَاءٌ مِنْ كُلِّ دَاءٍ إِلَّا السَّامَ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ سوا موت کے کلونجی مین ہر بیماری کی دوا ہے ف طب کا قاعدہ یہ ہے کہ دوا بالضد چاہیے یعنی گرم بیماری کی سرد
دوا اور سرد کی گرم تو حدیث کا مطلب یہ کہ ہر ایک سرد بیماری کی کلونجی دوا ہے اسواسطے کہ گرم خشک ہے یا یہ کہ بالخاصیہ گرم اور سرد دونون قسم کی بیماریون
کو فائدہ کرتی ہے اسواسطے کہ علم طب مین ثابت ہے کہ بہت گرم چیزین گرم بیماریون کو فائدہ کرتی ہین اور سرد چیزین سردی کو دور کرتی ہین
چنانچہ کاسنی جگر کی بیماری کو گرم ہو یا سرد مفید ہے حالانکہ کاسنی سرد ہے اور اسی طرح خوب کلان تپ کو مفید ہے گرمی سے ہو یا سردی سے
حالانکہ اوسکا مزاج گرم ہے جالینوس نے اپنی کتاب مین اور بو علی سینا نے قانون مین لکھا ہے کہ شونیز یعنی کلونجی گرم خشک ہے بلغم کو کاٹتی ہے اور
ریح اور نفخ کو دور کرتی ہے اور مسون اور چنبیون اور سفید داغ کو فائدہ کرتی ہے اور سرکے کے ساتھ پھنسیون کو مفید ہے اور بلغمی ورم اور سخت ورم
کو پکاتی ہے اور سرکے کے ساتھ بلغمی زخم اور خارش کو نفع کرتی ہے اور اگر اوسکو بھونکے پوٹلی باندھکر سونگھے تو زکام کو فائدہ کرے اور اگر ماتھے
پر لگاوے تو سر دکھنے کے درد کو دور کرے اور اگر سرکے کے ساتھ اوٹاکر کلی کرے تو دانت کا درد دور ہو اور اگر بیخ سوسن کے تیل کے ساتھ گھس کے اوسکو
ناک مین ڈالے تو نزول یعنی موتیا بند کو دور کرے اور پیٹ کے کیڑے اس سے مرجاتے ہین اور اگر چند روز اسکو استعمال کرے تو حیض بہہ جاوے

ہو جاوے اور شہد ور گرم پانی کے ساتھہ مثانے اور گردے کی پتھری کو گرا دے اور بلغمی اور سوداوی تپ کو دور کرے اور اوسکے دھوئین کی بو سے کیڑے مکوڑے بھاگ جاتے ہین معلوم ہوا کہ شونیز مین بڑے بڑے فائدے ہین یہان تک تو طبیبون کی عقل پونہچی باقی اسکے فائدے خدا ہی کو خوب معلوم ہین اسواسطے حضرت نے اسکی تعریف فرمائی

۱۳۰۳ ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَلشُّهَدَاءُ خَمْسَةٌ اَلْمَطْعُوْنُ وَالْمَبْطُوْنُ وَالْغَرِقُ وَصَاحِبُ الْهَدْمِ وَالشَّهِيْدُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ شہید پانچ قسم ہین ایک تو وہ جو وبا مین مر جاوے اور دوسرا وہ جو پیٹ کی بیماری سے مرے یعنی دست آوین اور تیسرا جو ڈوب جاوے اور چوتھا جسپر دیوار گر پڑے اور پانچوین راہ خدا کا شہید یعنی جو جہاد مین شہید ہو ف یعنی اونکو بھی کچھہ شہادت کا مرتبہ نصیب ہوگا اگرچہ اعلی قسم کا وہی شہید ہو جو جہاد مین مارا جاے

۱۳۰۴ م سَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ اَلشَّهْرُ هٰكَذَا وَهٰكَذَا ثُمَّ نَقَصَ فِي الثَّالِثَةِ اِصْبَعًا مسلم مین سعد بن ابی وقاص رضی سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ مہینا ایسا اور ایسا پھر حضرت نے تیسری بار ایک انگلی کم کر دی ف صحیح بخاری مین عبداللہ بن عمر رضی سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ ہم ان پڑھی امت ہین نہ لکھہ جانین نہ حساب جانین مہینا ایسا اور ایسا اور ایسا اور تیسری بار حضرت نے انگوٹھا بند کر لیا پھر فرمایا کہ مہینا ایسا اور ایسا اور ایسا یعنی پورے تیس یعنی کبھی مہینا اونتیس دن کا ہوتا ہی اور کبھی تیس دن کا ہوتا ہی ف حضرت نے دونون ہاتھہ کی دس انگلیان اوٹھا کر تین بار اشارہ کرکے فرمایا کہ مہینا کبھی اونتیس دن کا ہوتا ہی اور کبھی تیس دن کا مسلم کی روایت مین اونتیس ہین اور بخاری کی روایت مین اونتیس بھی ہین اور تیس بھی ہین شاید بعضے لوگون نے کہا کہ رمضان کے مہینے کا روزہ ہمپر فرض ہوا اور کبھی رمضان کا مہینا اونتیس دن کا ہوتا ہی تو چاہیے کہ پورے مہینے کا تمام ثواب نہ ہو تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور کمال تصریح سے اشارہ کرکے فرمایا کہ دونون صورت مین ثواب برابر ہی خواہ تیس دن کا مہینا ہو اور خواہ اونتیس دن کا ہو

۱۳۰۵ م اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَلشَّيْخُ شَابٌّ فِيْ حُبِّ اثْنَيْنِ فِيْ حُبِّ طُوْلِ الْحَيٰوةِ وَكَثْرَةِ الْمَالِ مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ بڈھا جوان ہو دو چیز کی محبت مین بڑی عمر ہونے کی محبت مین اور مال زیادہ ہونے کی محبت مین ف یعنی پیری مین عمر درازی کی محبت اور کثرت مال کی محبت نہایت بڑھ جاتی ہو مصرع ع مرد چون پیر شود حرص جوان میگردد ؛ عمر درازی کی محبت اسواسطے زیادہ ہوتی ہو کہ دنیا چھوڑنے کو جی نہین چاہتا اور نیک عمل نہونے سے موت اور قبر اور قیامت سے جی گھبراتا ہو اور کثرت مال کی محبت اسواسطے ہوتی ہو کہ میری اولاد کے کام آوے اور مجکو خود پیری مین محتاجی نہو اس حدیث مین مذمت ہو طول عمر اور کثرت مال کے حرص کی

۱۳۰۶ ق اَنَسٌ اَلصَّبْرُ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْاُوْلٰى بخاری اور مسلم مین انس رضی سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ صبر کا ثواب اول صدمے کے نزدیک ہو ف ایک

عورت قبر پر روتی تھی حضرت ادھر سے نکلے اوس عورت سے فرمایا کہ خدا سے ڈر اور صبر کر اوسنے کہا میرے پاس سے ٹل جائیے تمپر وہ مصیبت نہین پڑی جو مجھپر پڑی لیکن وہ عورت حضرت کو نہین پہچانتی تھی کسینے اوس سے کہا یہ تو حضرت تھے تب تو وہ گھبرائی اور پچتائی پھر حضرت پاس آئی اور کہنے لگی کہ یا حضرت مینے آپ کو نہین پہچانا تھا یعنی اب مین آپ کا حکم مانتی ہون اور صبر کرتی ہون تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی ابتدائے مصیبت صبر کا وقت ہے اور اوسی صبر کا شرع مین ثواب اور اعتبار ہے اسواسطے کہ جب مصیبت کو بہت مدت گذرے تو آدمی کو خود بخود صبر آجاتا ہے ایماندار ہو یا کافر تو اوس صبر کا کچھ اعتبار نہین

۱۳۰۷ م اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَلصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ وَالْجُمُعَةُ اِلَى الْجُمُعَةِ وَرَمَضَانُ اِلَى رَمَضَانَ مُكَفِّرَاتٌ مَا بَيْنَهُنَّ اِذَا اجْتُنِبَ الْكَبَائِرُ مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ پانچون نمازین اور ایک جمعہ دوسرے جمعے تک اور ایک رمضان دوسرے رمضان تک درمیان کے گناہون کا اوتار ہین جب کہ کبیرہ گناہون سے بچے ف معلوم ہوا کہ نیکیان صغیرہ گناہون کو دور کرتی ہین اور کبیرہ گناہ توبہ سے معاف ہوتے ہین اور جس گناہ مین حق العبد ہو یعنی آدمی کی تقصیر کی ہو تو اوسکے معاف کرنے پر اوسکی بخشش موقوف ہے

۱۳۰۸ ق اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ اَلصَّلٰوةُ اَمَامَكَ بخاری اور مسلم مین اسامہ بن زید رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نماز تیرے آگے ہے ف پوری روایت اسامہ سے یون ہے کہ حضرت حج مین عرفات سے چلے راہ مین حضرت نے پیشاب کیا پھر وضو کیا مینے کہا کہ مغرب کا وقت آگیا نماز پڑھ لیجیے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی یہان نہین آگے چل کے نماز پڑھینگے پھر جب وہان پہنچے جسکا مزدلفہ نام ہے تو اترے پھر وضو کیا اور مغرب کی نماز پڑھی پھر اوسکے ساتھ عشا کی نماز پڑھی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ باوضو رہنا مستحب ہے اگرچہ اوس وضو سے نماز نہ پڑھے اور معلوم ہوا کہ مزدلفہ مین مغرب اور عشا کو ملا کر پڑھے اور یہی مذہب ہے سب اماموں کا

۱۳۰۹ ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَلصِّيَامُ جُنَّةٌ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ روزہ ڈھال ہے یعنی گناہون سے پناہ ہے ف روزہ دار کا جب پیٹ خالی رہا تو اکثر گناہون سے بچتا ہے اور جب گناہون سے بچا تو دوزخ سے بچا

۱۳۱۰ ق اَبُوْ شُرَيْحٍ الْعَدَوِيُّ اَلضِّيَافَةُ ثَلٰثَةُ اَيَّامٍ وَجَائِزَتُهُ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ وَلَا يَحِلُّ لِرَجُلٍ مُسْلِمٍ اَنْ يُقِيْمَ عِنْدَ اَخِيْهِ حَتّٰى يُؤْثِمَهُ زَادَ مُسْلِمٌ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ يُؤْثِمُهُ قَالَ يُقِيْمُ عِنْدَهُ وَلَا شَيْءَ لَهُ يَقْرِيْهِ بِهٖ بخاری اور مسلم مین ابوشریح رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ضیافت کی حد تین دن ہین اور اوسکا تکلف ایک رات اور ایک دن ہے اور مسلمان مرد کو حلال نہین کہ ٹھہرا رہے اپنے بھائی پاس یہان تک کہ اوسکو گناہ مین ڈالے مسلم مین اتنی روایت اور زیادہ ہے کہ لوگون نے کہا کہ یا رسول اللہ وہ کیونکر اوسکو گناہ مین ڈالیگا حضرت نے فرمایا کہ مہمان تو اوسکے پاس ٹھہر رہا اور اوسکے کچھ نہو جس سے وہ اوسکی ضیافت کرے ف یعنی جب صاحب خانہ

محتاج اور مہمان تین دن سے زیادہ رہا تو اوسکو گویا گنہگار کیا اسواسطے کہ صاحب خانہ تنگ ہوکر مہمان کی غیبت کریگا کہ عجب بیحیا آدمی ہے کہ ٹلتا
نہین ہین کہان سے اسکو کھلاؤن یا کہین سے حرام مال لیکر اوسکی ضیافت کریگا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ضیافت کا حق تین دن
تک ہے سو ایک دن تو مقدور بھر عمدہ کھانا تکلف سے کرے اور دو دن جو موجود ہو اوسکو حاضر کرے اور مہمان کو درست نہین کہ
تین دن سے زیادہ رہے ہان اگر صاحب خانہ خوشی سے رکھے تو مضایقہ نہین

١٣١١ ح اُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ اَلطَّاعُوْنُ رِجْزٌ اُرْسِلَ عَلٰی طَائِفَةٍ مِّنْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ بخاری مین اسامہ بن زید رضسے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ وبا عذاب تھا کہ بنی اسرائیل کے ایک گروہ
بھیجا گیا

١٣١٢ ق اَنَسٌ اَلطَّاعُوْنُ شَهَادَةٌ لِّكُلِّ مُسْلِمٍ بخاری و مسلم مین انس رضسے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ وبا شہادت ہے مسلمان
کی ف یعنی جس شہر مین وبا پڑے اور وہان کے لوگ وہین ٹھہرے رہین اور مرجاوین تو وے شہید ہین اسواسطے کہ وے لوگ مثل غازیون
کے موت سے نہ ڈرے اور ثابت رہے اور ہر چند وبا بنی اسرائیل کی قوم پر عذاب تھی لیکن امت محمدی مین شہادت کا سبب ہے

١٣١٣ م مَعْمَرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اَلطَّعَامُ بِالطَّعَامِ مِثْلًا بِمِثْلٍ مسلم مین معمر بن عبد اللہ رضسے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ گیہون کا بدلنا گیہون سے برابر چاہیے
یعنی اگر وزن مین کم یا زیادہ ہوگے تو بیاج ہے

١٣١٤ م اَبُوْ مَالِكٍ الْاَشْعَرِيُّ اَلطُّهُوْرُ شَطْرُ الْاِيْمَانِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ تَمْلَاُ الْمِيْزَانَ وَ
سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ تَمْلَاٰنِ اَوْ تَمْلَاُ مَا بَيْنَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ وَالصَّلٰوةُ نُوْرٌ وَّالصَّدَقَةُ بُرْهَانٌ وَّالصَّبْرُ ضِيَاءٌ
وَالْقُرْاٰنُ حُجَّةٌ لَّكَ اَوْ عَلَيْكَ كُلُّ النَّاسِ يَغْدُوْ فَبَائِعٌ نَفْسَهٗ فَمُعْتِقُهَا اَوْ مُوْبِقُهَا مسلم مین ابو مالک اشعری رضسے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ طہارت آدھا ایمان ہے اور الحمد للہ کہنے کا ثواب اعمال کی ترازو کو بھر دیتا ہے اور سبحان اللہ اور الحمد للہ دونون کا ثواب
یا ہر ایک کا ثواب آسمان اور زمین کے درمیان کو بھر دیتا ہے اور نماز نور ہے اور صدقہ یعنی خیرات کرنا ایمان کی دلیل ہے اور صبر کرنا یعنی
مصیبت اور تکلیف مین دین پر ثابت رہنا روشنی ہے اور قرآن تیرے فائدے کی دلیل ہے اگر اوسپر عمل کیا یا تجھپر الزام کی حجت ہے اگر اوسپر
عمل نکیا ہر ایک آدمی صبح کرتا ہے سو اپنی جان کو بیچتا ہے یعنی صبح ہوتے ہی ہر شخص کام مین مشغول ہوتا ہے سو یا اپنی جان کو دوزخ سے آزاد کرتا ہے
اگر نیک عمل کیا یا اوسکو ہلاک کرتا ہے اگر بد عمل کیا ف طہارت کو آدھا ایمان اسواسطے فرمایا کہ ظاہر باطن کی صفائی کا نام ایمان ہے سو
ظاہر بدن کی طہارت یعنی غسل اور وضو نصف ایمان ہوئی اور باطن دل کی صفائی یعنی صحیح عقیدے اور نیک اخلاق نصف باقی ٹھہرے اور
نماز کو اسواسطے نور فرمایا کہ نماز اکثر بیحیائی اور برے کام سے جو دل کی سیاہی کا سبب ہین روکتی ہے یا نماز کے سبب سے قبر مین نور ہوگا اور قیامت کی
ظلمت مین نماز کی روشنی سے نمازی بہشت تک پہونچیگا اور خیرات کو ایمان کی دلیل اسواسطے فرمایا کہ جب آدمی نے اپنا مال خدا کی راہ مین دیا تو معلوم

فضائل طہارت و الحمد و تسبیح و نماز و زکوٰۃ و صدقہ و صبر و قرآن

جسکو خدا کا اور آخرت کا ایمان ہے اور نہین تو اپنی محبوب چیز کو کیون خرچ کرتا اور صبر کو روشنی اسواسطے فرمایا کہ جب آدمی نے مصیبت مین
١٣١٥ جزع فزع نہ کی اور تکلیف سے نہ گھبرایا تو شیطان اور نفس کی ظلمت دور ہوئی اور جب ظلمت گئی تو روشنی ہوئی **ق** اِبْنِ عُمَرَ اَلظُّلْمُ ظُلُمَاتٌ یَوْمَ
اَلْقِیٰمَۃِ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر رضسے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ظلم اور ستم سیاہیان ہونگی قیامت کے دن **ف** یعنی قیامت مین
١٣١٦ ظلم کے سبب ظالم کے آگے اندھیرے پر اندھیرا ہوگا **ق** اِبْنِ عَبَّاسٍ اَلْعَائِدُ فِیْ ھِبَتِہٖ کَالْکَلْبِ یَعُوْدُ فِیْ قَیْئِہٖ بخاری اور
مسلم مین عبد اللہ بن عباس رضسے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا اپنی دی چیز کا پھیر لینے والا کتے کے مثل ہے جو اپنی قے کو پھر نگل جاتا ہے **ف** امام
١٣١٧ شافعی کے نزدیک دی چیز کو پھیر لینا بموجب اس حدیث کے درست نہین اور امام اعظم کے نزدیک مکروہ ہے **م** مَعْقِلِ بْنِ یَسَارٍ اَلْعِبَادَۃُ فِی الْھَرْجِ
کَھِجْرَۃٍ اِلَیَّ مسلم مین معقل بن یسار رضسے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بندگی کرنا کشت و خون کے زمانے مین ایسا ہے جیسے میری طرف ہجرت کرنا
ف یعنی جب کشت و خون عالم مین رائج ہوا اور زمانے مین فساد پھیلا تو اوس وقت کی عبادت کا ثواب حضرت کی طرف ہجرت کے ثواب کے برابر ہے اسواسطے
١٣١٨ کہ ایسے سخت وقت مین دین پر ثابت رہنا نہایت مشکل کام ہے **ق** اَبُوْھُرَیْرَۃَ اَلْعَجْمَاءُ جُبَارٌ وَّالْبِئْرُ جُبَارٌ وَّالْمَعْدِنُ جُبَارٌ وَّفِی الرِّکَازِ
الْخُمُسُ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضسے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جانور کے مارنے کا بدلا نہین اور کنوان کھودنے مین اگر مزدور مر جاوے تو
بدلا نہین اور اگر کھان کھودنے مین مزدور مرے تو بدلا نہین اور کافرون کے گڑے خزانے مین پانچوان حصہ ہے بیت المال کا **ف** یعنی اگر کسی کا جانور بلا
تعدی مالک کے کسیکو مار ڈالے یا زخمی کرے تو اوسکے مالک پر ڈانڈ نہین اور اگر مزدور کنوان کھودتے یا کھان کھودتے مین اگر کنوان یا کھان پھٹ پڑے
١٣١٩ اور مزدور دب کے مر جاوے تو کھدانے والے پر کچھ عوض اور ڈانڈ نچاہیے **ق** اَبُوْھُرَیْرَۃَ اَلْعُمْرَۃُ اِلَی الْعُمْرَۃِ کَفَّارَۃٌ لِّمَا بَیْنَھُمَا وَالْحَجُّ الْمَبْرُوْرُ
لَیْسَ لَہٗ جَزَاءٌ اِلَّا الْجَنَّۃُ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضسے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا ایک عمرہ دوسرے عمرے تک اوتارا ہے درمیان کے گناہون کا
اور پاک حج کا تو سوا بہشت کے کوئی بدلا نہین **ف** پاک حج وہ ہے جسمین گناہ اور رفیقون سے لڑائی جھگڑا نہو یعنی مقبول حج گناہون کو اس طرح کھو دیتا ہے
١٣٢٠ کہ آدمی بہشتی ہو جاتا ہے **ق** اَبُوْھُرَیْرَۃَ اَلْعُمْرٰی جَائِزَۃٌ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضسے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ عمر بھر کو چیز دینا درست ہے
ف یعنی اگر کوئی اپنا گھر یا باغ کسی کو دیوے اس طرح سے کہ یہ مینے تجھکو تیری عمر تک دیا تو درست ہے اگر اوسکا قبضہ ہوا تو وہ مالک ہو گیا اور
١٣٢١ بعد اوسکے مر جانے کے اوسکے وارث مالک ہونگے جیسے ہبہ مین اور یہی مذہب ہے امام اعظم کا **ق** جَابِرٌ اَلْعُمْرٰی لِمَنْ وُّھِبَتْ لَہٗ بخاری اور مسلم مین
١٣٢٢ جابر رضسے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ عمر بھر کی چیز دی ہوئی کا وہی مالک ہے جسکو چیز دی **ف** یعنی عمری مثل ہبہ کے سبب ملک کا **ق** اَبُوْ سَعِیْدٍ اَلْغُسْلُ
یَوْمَ الْجُمُعَۃِ وَاجِبٌ عَلٰی کُلِّ مُحْتَلِمٍ وَّاَنْ یَّسْتَنَّ وَاَنْ یَّمَسَّ طِیْبًا اِنْ وَّجَدَ بخاری اور مسلم مین ابو سعید رضسے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ

جمعے کے دن غسل کرنا ہر ایک بالغ جوان پر واجب ہے اور مسواک کرنا اور خوشبو لگانا اگر میسر ہو ف بعضے بموجب اس حدیث کے کہتے ہیں کہ جمعے کا غسل واجب ہے لیکن اکثر علماء کے نزدیک غسل واجب نہیں سنت اور مستحب ہے اگر بموجب ظاہر اس حدیث کے غسل کو واجب کہیے تو مسواک اور خوشبو لگانے کو بھی واجب کہیے حالانکہ مسواک اور خوشبو کسی کے نزدیک واجب نہیں تو مطلب حدیث کا یہ کہ غسل واجب ہے یعنی ثابت ہے اور نہایت بہتر ہے

۳۲۳ ق ابو هريرة الفخر والخيلاء في الفدادين من اهل الوبر والسكينة في اهل الغنم بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بڑائی مارنا اور غرور کرنا اونٹ والوں میں جو آواز والے ہیں اور نرمی بھیڑ بکری والوں میں ف عرب میں حضرت کے وقت میں دو گروہ تھے ان کی عادت بتلائی کہ اونٹ والے مزاج میں اور بکریاں چرانے میں صحبت کا اثر ہو کہ اونٹ اکثر شریر ہوتا ہے اور بکری غریب اسی واسطے ابتدا میں ہر ایک پیغمبر نے بکریاں چرانے کی عادت کی

۳۲۴ ق ابو هريرة الفطرة خمس الختان والاستحداد وقص الشارب وتقليم الاظفار ونتف الآباط بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ آدمی کی پیدائشی چیزیں پانچ ہیں اول ختنہ کرنا دوسرے ناف کے نیچے مونڈنا تیسرے مونچھیں کترنا چوتھے ناخن کاٹنا پانچویں بغلوں کے بال اکھاڑنا ف یعنی ہر ایک انسان جس کی آدمیت ہو وہ ان پانچ چیزوں کو ایسا پسند کرتا ہے گویا کہ یہ پیدائشی ہیں تعلیم کی اس میں کچھ حاجت نہیں اس واسطے کہ اول تو اس میں پاکی و ستھرائی ہے اور دوسرے فائدہ بھی ہے ختنے میں یہ فائدہ ہے کہ میل نہیں جمتا پیشاب کا قطرہ نہیں رہتا جماع میں زیادہ لذت ہوتی ہے اور ناف کے نیچے کے بال مونڈنے میں یہ فائدہ کہ میل دور ہوتا ہے اور شہوت کی قوت زیادہ ہوتی ہے اور مونچھوں کے کتروانے میں فائدہ کہ مجوسی اور ہندو کی مشابہت نہ ہو اور کھانے پینے میں کچھ نہ اٹکے اور ناخن کاٹنے میں یہ فائدہ کہ میل اور نجاست نہ جم رہے اور بغل کے بال دور کرنے میں فائدہ کہ میل بیٹھ کر اور وہاں کی گندگی دور ہوتی رہے ہرچند سنت یہی ہے کہ ناف کے نیچے کے بال استرے سے مونڈے لیکن نورہ لگانا بھی درست ہے اور جس کو بال اکھیڑنے کی عادت ہو تو بھی درست ہے اور بغل کے بال مونڈنا بھی درست ہے اور دوسری حدیث میں پیدائشی چیزیں دس فرمائیں پانچ تو یہی جو اس حدیث میں ہیں اور باقی پانچ یہ اول سر پر مانگ نکالنا جس کے سر پر بال ہوں دوسری کلی کرنا تیسرے ناک صاف کرنا چوتھی مسواک کرنا پانچویں پانی سے استنجا کرنا کبھی حضرت نے پانچ کو ذکر کیا اور کبھی دس کو جیسی ضرورت دیکھی ویسا ہی فرمایا

۳۲۵ خ عبد الله بن عمرو الكبائر الاشراك بالله وعقوق الوالدين وقتل النفس واليمين الغموس بخاری میں عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کبیرہ گناہ یہ ہیں خدا کے ساتھ شرک کرنا ماں باپ کو رنج دینا نافرمانی کرنا اور ناحق خون کرنا اور جھوٹی قسم کھانا ف یعنی نہایت کبیرہ گناہ یہ ہیں اور دوسری حدیث میں بعض بات فرمائیں مناسب وقت کے جیسا بہتر جانا ویسا فرمایا کبیرہ گناہ وہ ہے جس کے کرنے والے پر قرآن یا حدیث میں وعید شدید ہو اور سخت سزا کا وعدہ ہو قوت القلوب میں ابو طالب مکی نے کبیرہ گناہ سترہ لکھے ہیں سو چار گناہ تو دل سے متعلق ہیں اول شرک دوسرے معصیت پر اصرار تیسرے ناامید ہونا خدا کی رحمت سے چوتھے نڈر ہونا خدا کے غضب سے اور چار گناہ زبان سے متعلق ہیں اول جھوٹی گواہی دینا دوسرے کسی آدمی کو حرام کاری کی تہمت لگانا تیسرے جھوٹی قسم کھانا چوتھے جادو کرنا اور تین گناہ پیٹ سے متعلق ہیں اول شراب پینا دوسرے یتیم کا مال کھانا

مال کھانا تیسرے سود اور بیاج کھانا اور دو گناہ شرمگاہ سے متعلق ہیں اول زناکاری دوسرے اغلام کرنا یعنی بچہ بازی اور دو گناہ ہاتھ سے متعلق ہیں
اول ناحق خون دوسرے چوری اور ایک گناہ تمام بدن سے یعنی ماں باپ کو رنج دینا مسلمان کو لازم ہے کہ ان گناہوں سے نہایت ڈرتا رہے جیسے کہ زہر سے ڈرتا ہو
اسواسطے کہ زہر سے دنیا کی زندگی میں خلل ہے جسکا انجام فنا ہی اور کبیرہ گناہ سے آخرت بگڑتی ہے جسکو کبھی فنا نہیں اور صغیرہ گناہ پر اصرار کرے اسواسطے کہ جب صغیرہ گناہ پر
اصرار کیا تو وہ کبیرہ گناہ ہو جاتا ہی ١٣٢٦ م اَبُوْ ذَرٍّ اَلْكَلْبُ الْاَسْوَدُ شَيْطَانٌ مسلم میں ابوذرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کالا کتا شیطان ہی یعنی
موذی ہی ف کالے کتے کو اسواسطے شیطان فرمایا کہ نہایت بدذات ہوتا ہی اور شکاری نہیں ہوتا تعلیم نہیں قبول کرتا اور اکثر سویا کرتا ہی اسی واسطے اسکا قتل کرنا درست ہی
١٣٢٧ ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَلْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ صَدَقَةٌ بخاری ومسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اچھی بات بھی صدقہ ہی یعنی خیرات میں داخل ہی ف یعنی اگر
کوئی سوال کرے اور کچھ موجود نہو تو اسکو دعا دیوے کہ خدا تمکو اور کہیں سے دلا دے یہ بھی خیرات میں داخل ہی یا اچھی بات سے مراد یہ کہ مسلمان کے دل کو کسی بات سے خوش کرے
بشرطیکہ خلاف شرع نہو ١٣٢٨ ق سَعِيْدُ بْنُ زَيْدٍ اَلْكَمْاَةُ مِنَ الْمَنِّ وَمَاؤُهَا شِفَاءٌ لِّلْعَيْنِ بخاری اور مسلم میں سعید بن زیدؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ
کھنبی اقسم من ہی اور اوسکا پانی آنکھ کی شفا ہی ف یعنی جس طرح حضرت موسیٰ کے وقت میں من اور سلوی بنی اسرائیل کو بے رنج اور تلاش ملتا تھا ویسی کھنبی بھی بدون
جوتے بوئے زمین سے جمتی ہی پھر اوسکا فائدہ فرمایا کہ اوسکا پانی آنکھ کو ٹھنڈا کرتا ہی چنانچہ یہی فائدہ بوعلی سینا نے قانون میں لکھا ہی ١٣٢٩ خ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَلَّذِيْ
يَخْنُقُ نَفْسَهٗ يَخْنُقُهَا فِي النَّارِ وَالَّذِيْ يَطْعَنُهَا يَطْعَنُهَا فِي النَّارِ بخاری میں ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو شخص اپنی جان کو گلا
گھونٹ کے مارے وہ آپ کو دوزخ میں گھونٹا کریگا اور جو آپ کو تلوار یا چھری بھونک کے مارے وہ دوزخ میں آپ کو بھونکا کریگا ف یعنی جس طرح آپ کو حرام
موت ماریگا وہ ویسی طرح کی دوزخ میں سزا پایا کریگا جیسے غیر کو ناحق مارنا حرام ہی ویسے ہی اپنی جان بھی مارنا حرام ہی ١٣٣٠ م اَنَسٌ اَلْمُؤَذِّنُوْنَ اَطْوَلُ النَّاسِ اَعْنَاقًا يَوْمَ
الْقِيٰمَةِ مسلم میں انسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اذان دینے والے قیامت کے دن سب لوگوں سے گردن بلند ہونگے ف بلند گردن ہونیکے یعنی رحمت الٰہی کے زیادہ
امیدوار ہونگے اسواسطے کہ منتظر اور امیدوار اپنی مراد کے واسطے گردن اٹھائے تاکا کرتا ہی یا یہ مطلب کہ قیامت میں پسینا لوگوں کے لبوں تک پہنچیگا لیکن اذان
دینے والوں کو بسبب گردن بلندی کے کچھ رنج نہوگا یا یہ مطلب کہ گردن بلند ہونگے یعنی سب لوگوں میں باعزت اور نمودار ہونگے ١٣٣١ م اَبُوْ هُرَيْرَةَ
اَلْمُؤْمِنُ اَخُو الْمُؤْمِنِ مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ایماندار بھائی ہی ایماندار کا ف یعنی جب مسلمان دوسرے مسلمان کا دینی بھائی
ٹھہرا تو اوسکی محبت اور خیرخواہی واجب ہوئی جیسے بھائی کو بھائی سے ہوتی ہی ١٣٣٢ م اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَلْمُؤْمِنُ الْقَوِيُّ خَيْرٌ وَّاَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ مِنَ الْمُؤْمِنِ
الضَّعِيْفِ وَفِيْ كُلٍّ خَيْرٌ اِحْرِصْ عَلٰى مَا يَنْفَعُكَ وَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ وَلَا تَعْجِزْ وَاِنْ اَصَابَكَ شَيْءٌ فَلَا تَقُلْ لَوْ اَنِّيْ فَعَلْتُ كَانَ كَذَا
وَكَذَا وَلٰكِنْ قُلْ قَدَّرَ اللّٰهُ وَمَا شَاءَ فَعَلَ فَاِنَّ لَوْ تَفْتَحُ عَمَلَ الشَّيْطَانِ مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ زورآور ایماندار بہتر اور پیارا ہی بہت خدا کے

نزدیک بہ نسبت سست ایماندار کے اور ہر ایک ایماندار مین خواہ مضبوط ہو خواہ سست بہتری ہی حرص کرتا رہ اوسپر جو تیرے کام آوے اور خدا سے مدد مانگ اور نہ تھک اور اگر تجکو کوئی رنج اور مصیبت پہونچے تو یون مت کہہ کہ اگر مین فلانا کام کرتا تو ایسا ایسا ہوتا ولیکن یون کہہ کہ یہ خدا نے ٹھہرا رکھا تھا اور جو اوسنے چاہا کیا اسواسطے کہ اگر کہنا شیطانی کام کا دروازہ کھولتا ہی ف مضبوط ایماندار خدا کو اسواسطے زیادہ پیارا ہوا کہ وہ اپنے کامل الیقین کے سبب سے دین کے کام پر نہایت مستعد رہتا ہی جہاد کرتا ہی نیک کام بتلانے اور برے کام کے روکنے مین کسی سے نہین ڈرتا اور عبادت پر مستعد رہتا ہی کسی رنج اور تکلیف سے دین کے کام مین سست نہین ہوتا بخلاف سست ایمان دار کے کہ اوس سے دین کا کام بخوبی نہین ہو سکتا پھر فرمایا کہ ہرچند مضبوط مسلمان سست سے بہتر ہی لیکن خیریت دونون مین ہی اسواسطے کہ ایمان دونون مین موجود ہی گو اوسکا ایمان قوی ہی اور اسکا ضعیف پھر حضرت نے عالی ہمتی پر چونپ دلائی اور سستی دور ہونے کی علاج فرمائی یعنی ایمان دار کو مناسب ہی کہ اپنے فائدے کے کامون پر سرگرم ہو جاوے اور اوسکے سرانجام کی خدا سے مدد چاہے دینی کام مین سست ہو کر نہ تھک بیٹھے کہ خالی ہاتھہ رہجاویگا اسواسطے کہ دنیا اور دین کی محرومی کا اصل سبب سستی اور کاہلی ہی اور چونکہ آدمی رنج اور مصیبت سے خالی نہین رہ سکتا سو اوسکی بھی علاج فرمائی یعنی تکلیف مین یون نکہے کہ اگر مین فلانا کام کرتا تو ایسا ہوتا یعنی رنج نہوتا یا اگر فلانا شخص جہاد مین نہ جاتا تو زندہ رہتا بلکہ اسکو تقدیر پر حوالہ کر تاکہ حسرت سے بچے اسواسطے کہ تقدیر کے مقابلے مین اگر بولنا شیطانی کام ہی کہ آدمی تقدیر کو بھول کر اسباب ظاہری پر بھروسا کرتا ہی اور ناحق بیچارا کرغم پر غم اوٹھاتا ہی

۳۳۳ ق ابوہریرۃ المؤمن للمؤمن کالبنیان یشد بعضہ بعضا بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ایک ایمان دار دوسرے ایمان دار کے حق مین ایسا ہی جیسے عمارت کی بنیاد کہ اوسکا ایک دوسرے کو مضبوط کیے رہتا ہی ف یعنی جیسے عمارت مین مضبوطی ایک اینٹ کی دوسری اینٹ سے ہوتی ہی اسی طرح ایک ایمان دار کو لازم ہی کہ دوسرے ایمان دار کا مددگار رہے خلاصہ مطلب یہ کہ ایمان کی ترقی اور خوبی اتفاق پر موقوف ہی

۳۳۴ ق جابر و ابن عمر المؤمن یاکل فی معی واحد والکافر یاکل فی سبعۃ امعاء بخاری اور مسلم مین جابر اور عبداللہ بن عمر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ایمان دار ایک انتڑی مین کھاتا ہی اور کافر سات انتڑیون مین کھاتا ہی ف ایک کافر کی ضیافت ہوئی جب اوسنے سات بکریون کا دودھ پیا تب اوسکا پیٹ بھرا دوسرے دن وہ مسلمان ہوا تو ایک بکری کے دودھ سے آسودہ ہو گیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی کم خوری اور قناعت ایمان کا مقتضا ہی تاکہ عبادت مین سستی نہ آوے اور زیادہ خوری اور حرص کافر کی شان ہی کہ جانور کی طرح اوسکی کبھی حرص نہین کم ہوتی

۳۳۵ ہ ابوہریرۃ المؤمن یغار واللہ اشد غیرا مسلم مین ابوہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ایمان دار غیرت دار ہوتا ہی اور خدا زیادہ تر غیرت دار ہی ف باقی روایت یون ہی کہ اسی واسطے خدا نے ظاہر باطن کی بے حیائیون سے منع کیا یعنی بے کامون پر طیش آنا ایمان کا مقتضا ہی بے غیرتی ایمان کی شان نہین

۳۳۶ ق عائشۃ الماہر بالقرآن مع السفرۃ الکرام البررۃ والذی یقرأ القرآن ویتتعتع فیہ وھو علیہ شاق لہ اجران بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قرآن

خوب واقف پاک لکھنے والے فرشتون کے ساتھ ہی اور جو کہ قرآن پڑھتا ہی اور اوسکی زبان اوسمین اٹکتی ہی اور قرآن پڑھنا نہایت مشکل ہی اوسکو دو ثواب مین یعنی ایک
ثواب پڑھنے کا اور دوسرا ثواب رنج کشی کا **ف** یعنی جو قرآن کے معانی سے خوب واقف ہی اور اوسکو بے تکلف پڑھتا ہی اوسکا مرتبہ نہایت عمدہ ہی کہ وہ ثواب مین اون
فرشتون کے ساتھ ہی جو قرآن کو لوح محفوظ سے نقل کرتے ہین اور جسکی زبان نہین پلٹتی باوجود محنت کے اوس سے حروف نہین ادا ہوتے تو کیا رحمت ہی خدا کی کہ
اوسکے واسطے دو ثواب مقرر کیے مطلب یہ کہ قرآن سے کسی طرح غفلت نچاہیے اگر خوب واقف ہی تو سبحان اللہ فرشتون مین شمار ہوا اور اگر خوب زبان مین چلتی تو بھی
دوہرا ثواب موجود ہی **ق** اَسْمَاءُ بِنْتُ اَبِيْ بَكْرٍ اَلْمُتَشَبِّعُ بِمَا لَمْ يُعْطَ كَلَابِسِ ثَوْبَيْ زُوْرٍ بخاری اور مسلم مین اسما بنت ابی بکر صدیق رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ نملی چیز سے آپ کو آسودہ دکھلانے والا جیسے مکر کا جوڑا پہننے والا **ف** ایک عورت نے کہا کہ یا حضرت میری ایک سوت ہی تو مجھپر اس بات مین کچھ گناہ تو نہین
کہ مین اپنے خاوند کی طرف سے اوس چیز کا دینا ظاہر کرون جو حقیقت مین نہین دی تاکہ سوت جلے اور سمجھا کرے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی صاف مکاری اور جھوٹ
نمائی ہی ہرگز درست نہین کہ ظاہر مین کچھ اور باطن مین کچھ **ق** عَلِيٌّ اَلْمَدِيْنَةُ حَرَمٌ مَا بَيْنَ عَيْرٍ اِلٰى ثَوْرٍ فَمَنْ اَحْدَثَ فِيْهَا حَدَثًا اَوْ اٰوٰى مُحْدِثًا فَعَلَيْهِ
لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ صَرْفًا وَّلَا عَدْلًا ذِمَّةُ الْمُسْلِمِيْنَ وَاحِدَةٌ يَسْعٰى بِهَا اَدْنَاهُمْ فَمَنْ
اَخْفَرَ مُسْلِمًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ صَرْفًا وَّلَا عَدْلًا وَمَنْ وَالٰى قَوْمًا بِغَيْرِ اِذْنِ
مَوَالِيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ وَمَنِ ادَّعٰى اِلٰى غَيْرِ اَبِيْهِ اَوِ انْتَمٰى اِلٰى غَيْرِ مَوَالِيْهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ
مِنْهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ صَرْفًا وَّلَا عَدْلًا بخاری اور مسلم مین علی مرتضی رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مدینہ حرم ہی ان دو پہاڑون کے درمیان مین کہ ایک پہاڑ کو عیر کہتے
ہین اور دوسرے کو ثور سو جو اوسمین کوئی بدعت نکالے یا بدعت نکالنے والے کو جگہہ دیوے تو اوسپر خدا کی اور فرشتون کی اور سب آدمیون کی لعنت ہی خدا نہ قبول کریگا
اوس سے قیامت کے دن نہ نفل عبادت اوسکی نہ فرض کو امان مسلمانون کی ایک سی ہی ادنی مسلمان بھی امان مین کوشش کرے سو جو شخص کہ مسلمان کی امان کو توڑے سو اوسپر
خدا کی اور فرشتون کی اور سب آدمیون کی لعنت ہی نہ قبول کریگا خدا اوس سے قیامت کے دن نہ نفل نہ فرض اور جو کسی قوم سے دوستی کرے بے اجازت اپنے لگے مددگارون اور سردارون کے
اور دوسری روایت مین یہی ہی اور جو نسبت لگاوے اپنے باپ کے سوا غیر سے یا اپنے مالکون کو چھوڑ کے غیرون سے نسبت کرے تو اوسپر خدا کی اور فرشتون کی اور سب آدمیون کی
لعنت ہی قبول کریگا خدا اوس سے قیامت کے دن نہ نفل اور نہ فرض **ف** یعنی جیسے مکے کی حرم مین بیادتی اور بے ادبی درست نہین ویسے ہی مدینے کی حرم مین بھی اور اگر لشکر اسلام
سے ادنی مسلمان کسی کافر کو پناہ دیوے تو سب مسلمانون پر اوسکی رعایت واجب ہو گئی جو اوسکی امان کو توڑے اوسپر لعنت ہی اور جب ایک قوم سے دوستی کی اور آپسمین ایک دوسرے کی
مددگاری کا عہد کیا تو اونکی بدون اجازت کے اور قوم سے راہ و رسم کرنا اور مددگاری کا قول قرار کرنا درست نہین کہ شاید ونکو رنج ہو اور عداوت پیدا ہو **ق** سَعْدُ بْنُ
اَبِيْ وَقَّاصٍ اَلْمَدِيْنَةُ خَيْرٌ لَّهُمْ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ لَا يَدَعُهَا اَحَدٌ رَغْبَةً عَنْهَا اِلَّا اَبْدَلَ اللّٰهُ فِيْهَا مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِّنْهُ وَلَا يَثْبُتُ اَحَدٌ

۱۳۳۸ ۱۳۳۹ مدینہ

علی لأوائها وجهدها الا کنت له شفیعًا او شهیدًا یوم القیٰمة مسلم مین سعد بن ابی وقاص رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مدینہ اونکے واسطے
بہتر ہے اگر اونکو بوجھہ ہو نہ چھوڑ جاویگا کوئی مدینے کو برا جان کر مگر کہ خدا اوسکے عوض اوس سے بہتر کو اوسمین لاویگا اور نہ ثابت رہیگا کوئی مدینے کی کڑی بھوک پر اور
اوسکی تکلیف پر مگر کہ مین اوسکا شفیع یا اوسکے ایمان کا گواہ ہونگا قیامت کے دن ف پوری حدیث یون ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ یمن کا ملک فتح ہوگا بعضے
لوگ مدینے سے نکل کر وہان جا رہینگے پھر یہ حدیث فرمائی اور اشارہ کیا کہ مدینے والونکو مدینہ چھوڑنا بہتر نہین اور اگر کوئی وہان سے نکل جاویگا تو مدینے کا کچھہ نقصان
نہین اوس سے افضل لوگون کو خدا وہان لاویگا پھر فرمایا کہ جو مدینے مین تکلیف اور رنج سہیگا اوسکا شفیع اور گواہ مین ہونگا اس حدیث سے مدینے کی بڑی فضیلت
ثابت ہوئی اور وہان کے رہنے والون کو عمدہ بشارت ہے

۳۴۰ خ انس المدینة یأتیها الدجال فیجد الملائکة یحرسونها فلا یقربها الدجال ولا الطاعون ان شاء الله بخاری مین انس رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مدینے مین دجال آویگا تو فرشتون کو پاویگا کہ اوسکی چوکیداری
کرتے ہین سو اوسکے نزدیک نہ آویگا اور انشاء اللہ وہان وبا بھی نہ آویگی

۳۴۱ ق ابن مسعود المرء مع من احب بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن مسعود رضی سے روایت ہے کہ
حضرت نے فرمایا کہ مرد اوسی کے ساتھہ ہے جس سے کہ محبت رکھتا ہے ف ایک شخص نے پوچھا کہ یا حضرت قیامت کب ہوگی حضرت نے فرمایا کہ قیامت کے
واسطے تو نے کیا سامان کیا ہے اوسنے کہا یا رسول اللہ قیامت کے واسطے نماز اور روزے کی زیادتی کا سامان تو میرے پاس نہین لیکن مین اللہ اور اوسکے رسول
کی محبت رکھتا ہون تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اللہ و رسول کی محبت عمدہ سامان ہے یہ حدیث بشارت ہے اہل محبت کو

۳۴۲ م انس و ابو هریرة المستبان ما قالا فعلى البادی حتی یعتدی المظلوم مسلم مین انس اور ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ دونون گالی دینے والون نے جو
کہا سو اونکا گناہ اوسی پر ہے جسنے پہلے گالی دی جب تک کہ مظلوم زیادتی نہ کرے ف یعنی اگر دو شخص آپسمین ایک دوسرے کو گالی دیوین تو دونون طرف کی
گالیون کا گناہ اوسی پر ہے جسنے اول گالی دینا شروع کیا اسواسطے کہ اوسی نے اول راہ نکالی اور اگر مظلوم نے جواب مین زیادتی کی ایک گالی کے بدلے دو گالیان
دین تو دونون گناہ مین شریک ہوئے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ گالی کا جواب دینا درست ہے بشرطیکہ حد سے نہ بڑھے لیکن غم خوری جواب دینے سے نہایت
افضل ہے

۳۴۳ ق ابن عمر المسلم اخو المسلم لا یظلمه ولا یسلمه بخاری و مسلم مین عبد اللہ بن عمر رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مسلمان بھائی ہے مسلمان کا
نہ اوسپر ظلم کرتا ہے نہ اوسکو ہلاکی مین ڈالتا ہے ف یعنی جب ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ٹھہرا تو اوسپر ظلم کرنا اور اوسکو بلا مین پڑا رہنے دینا اوسکی حمایت اور مدد
نکرنا کسی طرح مناسب نہین

۳۴۴ ق البراء بن عازب المسلم اذا سئل فی القبر یشهد ان لا اله الا الله وان محمدا رسول الله فذلك قوله یثبت الله الذین آمنوا بالقول الثابت بخاری و مسلم مین براء بن عازب رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا مسلمان سے جب کہ قبر مین سوال ہوتا ہے تو وہ یہ گواہی دیتا ہے
کہ سوائے خدا کے کوئی پوجنے کے لائق نہین اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم ۱۲ خدا کا رسول ہے سو یہی مطلب ہے خدا کے قول کا جو قرآن مین ہے کہ ایمان والون کو خدا ثابت بات پر ثابت رکھتا ہے ف یعنی جو

مین فرمایا ہی کہ ایمان دار ونکو ثابت بات پر خدا ثابت رکھتا ہی تو مراد ثابت بات سے توحید اور رسالت کی گواہی ہی معلوم ہوا کہ قبر کا سوال جواب قرآن اور حدیث دونو سے
ثابت ہی **ق** عَبْدُاللّٰہِ بْنُ عَمْرٍو اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِسَانِہٖ وَیَدِہٖ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمرو رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کامل مسلمان وہ ہی ١٣٤٥
کہ جسکی زبان اور ہاتھہ سے مسلمان بچے رہین **ف** یعنی زبان سے نہ غیبت کرے نہ گالی دے اور نہ ہاتھہ سے کسیکو ناحق مارے نہ چرا وے **ق** عَبْدُاللّٰہِ بْنُ عَمْرٍو اَلْمُھَاجِرُ ١٣٤٦
مَنْ ھَجَرَ مَا نَھَی اللّٰہُ عَنْہُ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمرو رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ افضل ہجرت کرنے والا وہ ہی جو اوسکو چھوڑ دے جس سے خدا نے
منع کیا **ف** ہجرت اسکو کہتے ہین کہ مسلمان کفر کا ملک چھوڑ کر اسلام کے ملک مین جا رہے سو فرمایا کہ عمدہ ہجرت وہ ہی جو گناہ سے ہجرت کرے وطن چھوڑنا
ظاہری ہجرت ہی اور گناہ چھوڑنا باطنی ہجرت ہی **ق** عُمَرُ اَلْمَیِّتُ یُعَذَّبُ فِیْ قَبْرِہٖ بِمَا نِیْحَ عَلَیْہِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ مَا نِیْحَ عَلَیْہِ بخاری اور مسلم مین عمر ١٣٤٧
فاروق رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مردے پر عذاب ہوتا ہی قبر مین نوحہ کرنے سے **ف** تو جسے میت پر عذاب اوس صورت مین ہی کہ وہ اپنے اوپر نوحہ کرنے کی
وصیت کر جاوے یا کہ اوسکے خاندان مین نوحہ کرنیکی رسم ہو اور وہ باوجود قدرت کے منع نکرے **م** جَابِرٌ اَلنَّاسُ تَبَعٌ لِقُرَیْشٍ فِی الْخَیْرِ وَالشَّرِّ مسلم مین جابر رضی سے ١٣٤٨
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ عرب کے لوگ نیکی اور بدی مین قریش کے تابع ہین **ف** یعنی قریش کی قوم عرب مین سردار ہی اگر قریش نیک ہوے تو اور لوگ نیک بھی
ہونگے اور اگر قریش بگڑے تو سب بگڑے اسواسطے کہ معمول ہی کہ عمدہ خاندان کے طریق کو لوگ سند پکڑتے ہین **ق** اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ اَلنَّاسُ تَبَعٌ لِقُرَیْشٍ فِیْ ھٰذَا الشَّاْنِ ١٣٤٩
مُسْلِمُھُمْ تَبَعٌ لِمُسْلِمِھِمْ وَکَافِرُھُمْ تَبَعٌ لِکَافِرِھِمْ اَلنَّاسُ مَعَادِنُ خِیَارُھُمْ فِی الْجَاھِلِیَّۃِ خِیَارُھُمْ فِی الْاِسْلَامِ اِذَا فَقِھُوْا تَجِدُوْنَ
مِنْ خَیْرِ النَّاسِ اَشَدَّ النَّاسِ کَرَاھِیَۃً لِھٰذَا الشَّاْنِ حَتّٰی یَقَعَ فِیْہِ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا عرب کے لوگ اس سرداری
مین قریش کے تابعدار مین مسلمان انکا قریش کے مسلمان کا تابع ہی اور کافر انکا قریش کے کافر کا تابع ہی آدمیون کا حال کھانون کا سا حال ہی جو ان لوگون مین کفر کی
حالت مین افضل تھے وہی لوگ اسلام مین بھی افضل ہین جس وقت کہ دین مین ہوشیار ہو جاوین اور احکام شرعی کو خوب سمجھین آدمیون مین بہتر اوسکو پاؤگے جو بہت نفرت
رکھتا ہوگا اس اسلام سے یا اس خلافت سے جبتک کہ اوسین نہ آجاوے **ف** یعنی قریش مین ہمیشہ سرداری قائم رہی کفر مین بھی اور اسلام مین بھی پھر قریش کے افضل
ہونیکا قاعدہ کلیہ فرمایا مثال دیکر کہ جیسی کہ کہانین مختلف ہوتی ہین کہ بعضی کہان سونیکی اور بعضی لوہے کی ویسے ہی آدمی بھی مختلف ہین کہ بعضے خاندان عمدہ ہین
شجاعت سخاوت ریاست غیرت ہمت انمین پیدایشی ہوتی ہی جیسے کہ قریش کا خاندان اور بعضے خاندان ایسے نہین ہوتے جیسے اور عرب پھر فرمایا کہ جو کفر مین
بہتر خاندان تہا وہی اسلام مین بھی بہتر ہی بشرطیکہ علم اور عمل کو حاصل کیا ہو اسواسطے کہ شرافت ذاتی اور دینداری مل کر نور علی نور ہوگئی معلوم ہوا کہ شرافت ذاتی بدون
دینداری کے خدا کے نزدیک کچھہ حقیقت نہین اور یہ جو فرمایا کہ بہتر وہی جو نہایت نفرت رکھتا ہو اسکے دو مطلب ایک یہ جو حالت کفر مین اسلام سے بہت نفرت رکھتا ہو اسلام کے بعد بھی فضل ہی
جیسے عمر فاروق رضی اور خالد اور عکرمہ رضی اسواسطے کہ جو کفر مین بہت مضبوط ہوتا ہی وہ اسلام مین بھی خوب مضبوط ہوتا ہی مضبوط لوگ جدہر آتے ہین خوب ہی آتے ہین اور دوسرا مطلب یہ کہ جو لوگ

۳۵۰ اور امامت سے قبل سردار ہونے کے نفرت رکھتا ہو وہی افضل ہے اسواسطے کہ اوسکو سرداری کی طمع نہیں اور جب کہ اوسکو سردار بنایا تو خوب جان فشانی کرتا ہے ق ابن عمرؓ
اَلنَّاسُ كَإِبِلٍ مِائَةٍ لَا تَجِدُ فِيهَا رَاحِلَةً وَاحِدَةً بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ آدمیوں کی مثال جیسے سو اونٹ کہ
ان میں نہ پاوے تو ایک بھی چالاک سواری کے لائق ف یعنی جیسے سو اونٹ میں بھی ایک عمدہ تیز رفتار نہیں نکلتا ویسے ہی سو آدمیوں میں ایک بھی کامل آدمی صحبت کے
۳۵۱ لائق نہیں مطلب یہ کہ ناقص لوگ کثرت سے ہیں اور کامل کمیاب م ابو موسےٰ اَلنُّجُومُ أَمَنَةٌ لِلسَّمَاءِ فَإِذَا ذَهَبَتِ النُّجُومُ أَتَى السَّمَاءَ مَا تُوعَدُ
وَأَنَا أَمَنَةٌ لِأَصْحَابِي فَإِذَا ذَهَبْتُ أَتَى أَصْحَابِي مَا يُوعَدُونَ وَأَصْحَابِي أَمَنَةٌ لِأُمَّتِي فَإِذَا ذَهَبَ أَصْحَابِي أَتَى أُمَّتِي مَا يُوعَدُونَ
مسلم میں ابو موسیٰؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تارے پناہ ہیں آسمان کے پھر جب جاتے رہینگے تارے تو آجاویگا آسمان پر جسکا وعدہ ہے یعنی ٹوٹ پھوٹ جاویگا اور میں پناہ ہوں اپنے
اصحاب کی پھر جب میں جاتا رہونگا تو آویگا میرے اصحاب پر جسکا اونکو وعدہ ہے یعنی اختلاف پڑیگا اور میرے اصحاب پناہ ہیں میری امت کے پھر جب میرے اصحاب جاتے
رہینگے تو آویگا میری امت پر جسکا اونکو وعدہ ہے یعنی فساد اور بدعت عالم میں ظاہر ہوگی ف حضرتؐ کی زندگی میں اختلاف کا نام نتھا جو شبہہ ہوتا حضرتؐ سے
حل ہو جاتا حضرتؐ کے بعد اصحاب میں اختلاف ہوا اول خلافت میں اور اسکے بعض مسائل میں اور جب تک اصحاب کا زمانہ رہا تو اونکی برکت سے فساد یعنی
اور بدعت کا رواج ممکن نتھا بعد اصحاب کے فساد شروع ہوا اور چند مدت کے بعد عالمگیر ہو گیا یہ حدیث معجزہ ہے کہ جیسے آیندہ بات کی خبر دی ویسا ہی ہوا
۳۵۲ ق ابن عمرؓ اَلْوِتْرُ رَكْعَةٌ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ وتر کی نماز ایک رکعت ہے پچھلی رات سے ف
امام شافعی کے نزدیک وتر کی ایک رکعت ہے اور یہی حدیث انکی دلیل ہے اور امام اعظمؒ کے نزدیک وتر کی تین رکعتیں ہیں چنانچہ ترمذی میں حدیث ہے علی مرتضیٰؓ سے کہ حضرتؐ وتر کی
تین رکعتیں پڑھتے تھے ترمذی نے کہا کہ اسی طرح کی روایت ہے عمران بن حصینؓ اور عائشہؓ اور عبد اللہ بن عباسؓ اور ابو ایوبؓ سے اور جامع الاصول میں بخاری اور مسلم کی حضرت
عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ بعد تہجد کے تین رکعت وتر کی پڑھتے تھے اور عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ وتر کی تین رکعتیں ہیں جیسے مغرب کی تین رکعتیں ہیں
۳۵۳ وہ رات کی وتر ہے اور مغرب دن کی وتر مستحب وقت وتر کا آخر شب ہے جسکو اپنے جاگنے پر اعتماد ہو ق عائشہؓ اَلْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہؓ سے
روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ آزادی کرنیکا حق اوسی کا ہے جسنے آزاد کیا ف یعنی جسنے لونڈی یا غلام کو آزاد کیا اگر غلام کچھ چھوڑ کر مر جاوے تو اوسکا وارث آزاد کرنے
۳۵۴ والا ہے ق ابو ہریرہؓ اَلْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ لڑکا فرش والے کا ہے اور زنا کرنے والے کو پتھر ف
یعنی لڑکے کا مالک وہی ہے جسکے نیچے اوس لڑکے کی ماں ہو خواہ نکاح سے خواہ ملکیت سے اور اگر حرام کار دعوی کرے کہ لڑکا میرے نطفے سے ہے تو اوسکی قسمت میں پتھر
۳۵۵ یعنی وہ مالک نہیں اور اگر حرام کار بیاہا ہو تو اوسکو سنگسار کرنا چاہیے ق ابو ہریرہؓ اَلْيَمِينُ الْكَاذِبَةُ مَنْفَقَةٌ لِلسِّلْعَةِ مَمْحَقَةٌ لِلْكَسْبِ بخاری اور
مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جھوٹی قسم کالا اور جنس کے رواج کا سبب ہے اور کسب کے نقصان کا سبب ہے ف یعنی تجارت میں جھوٹی قسم

کھانے سے سوداگر کو یہ احتمال ہوتا ہی کہ میری بکری خوب ہو گی حالانکہ جھوٹھی قسم سے اوسکی سوداگری مین ٹوٹا پڑتا ہی کہ خدا اوسکی برکت کو دور کرتا اور لوگ

بھی اوسکو جھوٹھا جان کر اوس سے خرید فروخت کم کرتے ہین معلوم ہوا کہ سوداگری و بیوپار کی برکت راستی مین ہی خ ابْنُ عَبَّاسٍ اَلْيَمِيْنُ عَلَى الْمُدَّعٰى

۱۳۵۶ قسم مدعٰی

عَلَيْهِ بخاری مین عبد اللہ بن عباس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قسم مدعا علیہ پر چاہیے ف مدعا علیہ پر قسم اوس صورت مین ہی جب کہ مدعی گواہ

نہ لاوین م اَبُوْهُرَيْرَةَ اَلْيَمِيْنُ عَلٰى نِيَّةِ الْمُسْتَحْلِفِ مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قسم کا اعتبار قسم لینے والے کی نیت پر ہی ف

۱۳۵۷ قسم

یعنی قاضی نے جس مطلب کی قسم لی ہی معتبر ہی پھر اگر قسم کھانے والا کہے کہ مینے قاضی کی نیت پر قسم نہین کھائی مینے دلمین کچھہ اور ارادہ کر لیا تھا تو

اوسکے اس قول کا کچھہ اعتبار نہین لیکن اگر قسم لینے والا ظالم ہو تو اوس وقت قسم کھانے والے کی نیت کا البتہ اعتبار ہی فصل اس فصل مین وعید بیان

ہین جن کے سرے پر ایما کی لفظ ہی م اَبُوْهُرَيْرَةَ اَيُّمَا امْرَاَةٍ اَصَابَتْ بَخُوْرًا فَلَا تَشْهَدْ مَعَنَا الْعِشَاءَ الْاٰخِرَةَ مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ

۱۳۵۸

حضرت نے فرمایا کہ جو عورت خوشبو لگائے ہو وہ ہمارے ساتھہ اخیر عشا کی نماز مین نہ حاضر ہو ف حضرت نے اوسواسطے منع کیا کہ تاریکی کے وقت مین

خوشبو سونگھہ کے جوان مردون کو بدخیال نہ آوے معلوم ہوا کہ خوشبو لگا کر رات مین عورت کا نکلنا درست نہین ق اَبُوْهُرَيْرَةَ اَيُّمَا رَجُلٍ اَعْتَقَ مُسْلِمًا

۱۳۵۹

اَمْرَءً مُسْلِمًا اِسْتَنْقَذَهُ اللّٰهُ بِكُلِّ عُضْوٍ مِّنْهُ عُضْوًا مِّنْهُ مِنَ النَّارِ بخاری و مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ جو مرد مسلمان آزاد کرے مسلمان

مرد کو چھڑاویگا اللہ اوسکے ہر ایک جوڑ کے بدلے اوسکا ہر ایک جوڑ دوزخ سے م جَرِيْرٌ اَيُّمَا عَبْدٍ اَبَقَ فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ الذِّمَّةُ وَيُرْوٰى

۱۳۶۰

اَبَقَ مِنْ مَّوَالِيْهِ فَقَدْ كَفَرَ حَتّٰى يَرْجِعَ اِلَيْهِمْ مسلم مین جریر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو غلام بھاگا تو البتہ اوس سے اوتر گئی اسلام کی پناہ اور ایک

روایت مین یون ہی کہ جو غلام بھاگا اپنے مالکون سے سو البتہ کافر ہو گیا جب تک کہ اونمین نہ پلٹ آوے ف اگر غلام بھاگنے کو حلال جانکر

بھاگا تو سچ مچ کافر ہو گیا اور اگر حلال نہین جانا تو کافر نہین ہوا اوسنے کفران نعمت کیا م اَبُوْهُرَيْرَةَ اَيُّمَا قَرْيَةٍ اَتَيْتُمُوْهَا وَاَقَمْتُمْ فِيْهَا

۱۳۶۱

فَسَهْمُكُمْ فِيْهَا وَاَيُّمَا قَرْيَةٍ عَصَتِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاِنَّ خُمُسَهَا لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهٖ ثُمَّ هِيَ لَكُمْ مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ

جس بستی مین تم آئے اور وہان ٹھہرے تو تمہارا حصہ اوسی مین ہی اور جس بستی والون نے خدا اور اوسکے رسول کی نافرمانی کی یعنی لڑائی کی تو البتہ اوسکا پانچوان حصہ اللہ اور

رسول کا ہی پھر اوس بستی کے باقی چار حصے تمہارے لئے ہین ف اس حدیث مین بیان ہی فی اور غنیمت کا یعنی جو ملک بدون جنگ کافرون نے خالی کر دیا یا صلح سے

قابو مین آیا وہ سب کا سب مال ہی بیت المال کا اوسکو فی کہتے ہین اسمین غازیون کا حصہ مقرر نہین لیکن اگر غازی وہان جاکر ٹھہرین تو بطور عطا کے حصہ پاوینگے

اسواسطے کہ مصارف بیت المال مین غازی بھی داخل ہین اور جو ملک جنگ سے فتح ہوا اوسمین پانچوان حصہ بیت المال کا اور باقی چار حصے غازیون کے اسکو

غنیمت کہتے ہین خ عُمَرُ اَيُّمَا مُسْلِمٍ شَهِدَ لَهٗ اَرْبَعَةٌ بِخَيْرٍ اَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ قَالَ فَقُلْنَا وَاَثْنَانِ قَالَ وَاثْنَانِ قَالَ ثُمَّ لَمْ نَسْئَلْهُ

۱۳۶۲

عن الواحد بخاری مین عمر فاروق رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جس مسلمان کی چار مسلمان نیکی کی گواہی دین خدا اوسکو بہشت مین داخل کریگا عمر فاروق رضی نے
کہا پھر ہمنے کہا اور دو آدمی کی گواہی بھی بہشت مین لیجاتی ہے حضرت نے فرمایا اور دو کی گواہی بھی بہشت مین لیجاتی ہے عمر فاروق رضی نے کہا پھر ہمنے ایک شخص کی گواہی کا حال نہ
پوچھا ف معلوم ہوا کہ خالص مسلمانون کی گواہی نجات کا سبب ہے **فصل** اس فصل مین وے حدیثین ہین جنکے سرے پر ایکم ہے ٣٦٣ خ ابنُ مسعودٍ اَیُّکُمْ
مَالُ وَارِثِهٖ اَحَبُّ اِلَیْهِ مِنْ مَالِهٖ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا مِنَّا اَحَدٌ اِلَّا مَالُهٗ اَحَبُّ اِلَیْهِ مِنْ مَالِ وَارِثِهٖ قَالَ فَاِنَّ مَالَهٗ مَا قَدَّمَ
وَمَالُ وَارِثِهٖ مَا اَخَّرَ بخاری مین عبد اللہ بن مسعود رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کون تم مین ایسا ہے جسکے نزدیک اپنے وارث کا مال اپنے مال سے زیادہ تر
پیارا ہو اصحاب نے کہا یا رسول اللہ کوئی ہم مین ایسا نہین اوسکے نزدیک اپنے مال سے وارث کا مال زیادہ پیارا ہو حضرت نے فرمایا سو البتہ اوسکا مال تو وہی ہے جو
اوسنے آگے بھیجا یعنی خدا کی راہ مین خرچ کیا اور اوسکے وارث کا مال وہ ہے جسکو چھوڑ گیا ف اپنا مال وہی ہے جو اپنے کام آوے اور کام وہی مال آویگا جو خدا کی
٣٦٤ راہ مین خرچ ہوا اور جو کہ خرچ نہین کرتے اور اپنا مال اجان کے بند کر رکھتے ہین وے نادان ہین کہ اوسکو اوسکے وارث اوڑا وینگے اسکے کچھ کام نہ آویگا م
عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ اَیُّکُمْ یُحِبُّ اَنْ یَّغْدُوَ کُلَّ یَوْمٍ اِلٰی بُطْحَانَ اَوْ اِلَی الْعَقِیْقِ فَیَأْتِیَ مِنْهُ بِنَاقَتَیْنِ کَوْمَاوَیْنِ فِیْ غَیْرِ اِثْمٍ وَّلَا قَطِیْعَةِ رَحِمٍ فَقُلْنَا
کُلُّنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ یُحِبُّ ذٰلِکَ قَالَ اَفَلَا یَغْدُوْ اَحَدُکُمْ اِلَی الْمَسْجِدِ فَیَعْلَمُ اَوْ یَقْرَأُ اٰیَتَیْنِ مِنْ کِتَابِ اللّٰهِ خَیْرٌ لَّهٗ مِنْ نَاقَتَیْنِ وَثَلٰثٌ
خَیْرٌ مِّنْ ثَلٰثٍ وَّاَرْبَعٌ خَیْرٌ مِّنْ اَرْبَعٍ وَّمِنْ اَعْدَادِهِنَّ مِنَ الْاِبِلِ مسلم مین عقبہ بن عامر رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کون تم مین ایسا ہے
کہ یہ چاہے کہ ہر ایک دن صبح کو بطحان یا عقیق کی طرف جاوے پھر وہان سے دو اونٹنیان بڑے کوہان والیان لاوے بغیر گناہ اور بے قطع برادری کے یعنی چوری یا غصب کیا ہو نہ
کسی برادر کا حق کاٹا ہو تو ہمنے کہا کہ ہم سب لوگ یا رسول اللہ اس بات کو چاہتے ہین حضرت نے فرمایا تو پھر کیون نہین تم مین سے ہر ایک مسجد کو جاتا ہے کہ غیر کو سکھلاوے یا خود دو آیتین قرآن کی
پڑھے یہ اوسکے حق مین بہتر ہے دو اونٹنیون سے اور تین آیتین بہتر ہین تین اونٹنیون سے اور چار آیتین بہتر ہین چار اونٹنیون سے اور اسی طرح آیتون کا شمار اونٹنیون کے شمار سے بہتر ہے یعنی پانچ آیتیں
ہین پانچ سے اور چھ اسی طرح ف بطحان اور عقیق مدینے سے دو کوس پر دو مکان ہین وہان بازار لگتے تھے عمدہ مال عرب کے نزدیک اونٹ ہین اسواسطے اوسکو خاص کر ذکر کیا خلاصہ
٣٦٥ مطلب یہ کہ قرآن کے پڑھنے اور پڑھانے کا ثواب دنیا کے تمام نفیس مال سے بہتر ہے اسواسطے کہ آخرت کا ثواب باقی ہے اور دنیا کا فانی م جابر اَیُّکُمْ
یُحِبُّ اَنَّ هٰذَا لَهٗ بِدِرْهَمٍ یعنی جدیا اَسَکَّ مَیِّتًا فَتَنَاوَلَهٗ فَاَخَذَ بِاُذُنِهٖ فَقَالُوْا مَا نُحِبُّ اَنَّهٗ لَنَا بِشَیْءٍ وَّمَا نَصْنَعُ بِهٖ قَالَ
تُحِبُّوْنَ اَنَّهٗ لَکُمْ قَالُوْا وَاللّٰهِ لَوْ کَانَ حَیًّا کَانَ عَیْبًا فِیْهِ اَنَّهٗ اَسَکُّ فَکَیْفَ وَهُوَ مَیِّتٌ فَقَالَ وَاللّٰهِ الدُّنْیَا اَهْوَنُ
عَلَی اللّٰهِ مِنْ هٰذَا عَلَیْکُمْ مسلم مین جابر رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا تم مین سے کون چاہتا ہے کہ یہ بھیڑ کا بچہ مردہ چھوٹے کان والا اوسکو ایک درم کے
بدلے ملے پھر اوسکا حضرت نے کان پکڑا تو ہمنے کہا کہ ہم نہین چاہتے کہ یہ ہمکو کوئی چیز دیکر ملے اور ہم کیا کرینگے اسکو حضرت نے فرمایا کیا چاہتے ہو کہ یہ تمکو

لے اصحاب نے کہا خدا کی قسم اگر زندہ ہوتا تو اسمین عیب تھا کہ اسکے کان نہایت چھوٹے ہین سو اتو بھلا کیونکر ناچیز ہوکہ اوسمین جان نہین پھر حضرت نے فرمایا
خدا کی قسم کہ مقرر دنیا خدا کے نزدیک اس سے زیادہ تر ذلیل اور خوار ہی ف یعنی اگر تم مردار سے پرہیز کرتے ہو تو دنیا سے زیادہ تر کنارہ کرو اوسواسطے کہ
١٣٦٦ دنیا خدا کے نزدیک مردار سے بھی زیادہ تر ذلیل ور ناپاک ہی م اَبُوْهُرَيْرَةَ اَيُّكُمْ يَذْكُرُ حِيْنَ طَلَعَ الْقَمَرُ وَهُوَ مِثْلُ شِقِّ جَفْنَةٍ فَالَهُ لَمَّا
تَذَاكَرُوا لَيْلَةَ الْقَدْرِ عِنْدَهُ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم مین سے کسکو یاد ہی وہ وقت جب کہ چاند نکلا تھا جیسے ٹھیکرے کا کنارہ
حضرت نے اوسوقت فرمایا جب کہ اصحاب آپس مین حضرت کے پاس شب قدر کا ذکر کرتے تھے کہ کب ہولی ف یعنی شب قدر آخر مہینے مین تھی جب کہ چاند باریک ہو گیا تھا
١٣٦٧ غالب کہ ستائیسوین رات ہی اور تحقیق اور حدیثون مین صاف مذکور ہی فصل اس فصل مین وہ حدیثین ہین جنکے سر پر ہی خ اَنَّ رَجُلًا عَبْدَ اللّٰهِ فَيْكُمْ يَعْنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ
قَالَهُ لِلْيَهُوْدِ بَعْدَ اِسْلَامِهِ فَقَالُوْا خَيْرُنَا وَابْنُ خَيْرِنَا وَسَيِّدُنَا وَابْنُ سَيِّدِنَا قَالَ اَرَاَيْتُمْ اِنْ اَسْلَمَ عَبْدُ اللّٰهِ قَالُوْا اَعَاذَهُ اللّٰهُ مِنْ ذٰلِكَ فَخَرَجَ عَبْدُ اللّٰهِ فَقَالَ
اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ فَقَالُوْا شَرُّنَا وَابْنُ شَرِّنَا وَانْتَقَصُوْهُ فَقَالَ هٰذَا الَّذِيْ كُنْتُ اَخَافُ
يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بخاری مین انسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کیسا شخص ہی تم مین عبد اللہ بن سلام حضرت نے مدینے کے یہودیون سے کہا عبد اللہ بن سلام کے
مسلمان ہونے کے بعد تو یہود نے کہا وہ ہمارا افضل ہی اور افضل کا بیٹا اور ہمارا سردار ہی اور ہمارے سردار کا بیٹا حضرت نے فرمایا کہ بھلا بتلاؤ تو کہ اگر عبد اللہ
مسلمان ہو جاوے یہود نے کہا کہ خدا اوسکو اسلام سے پناہ مین رکھے پھر تو عبد اللہ بن سلام اندر سے نکل آئے اور کہا کہ اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا رسول اللہ
تو یہود نے کہا کہ یہ شخص ہم مین نہایت برا ہی اور برے کا بیٹا اور اونکو نہایت گھٹایا تو عبد اللہ بن سلام نے کہا اسی بات سے مین ڈرتا تھا یا رسول اللہ ف عبد اللہ بن
سلام مدینے کے یہودیون کے بڑے عالم تھے جب وے مسلمان ہوئے تو حضرت سے کہا کہ یا رسول اللہ قوم یہود بڑے مفتری ہین میرے اسلام کے ظاہر ہونے کے قبل میرا
حال اونسے دریافت کیجیے تو سچ بتلا دینگے اور اگر وے جانینگے کہ مین مسلمان ہوا ہون تو مجھپر بہتان باندھینگے بعد اسکے عبد اللہ مکان مین پوشیدہ ہوکر بیٹھ رہے
اور حضرت نے یہود کو بلا کر عبد اللہ کا حال پوچھا اول اونھون نے اونکی تعریف کی جب معلوم ہوا کہ وے مسلمان ہوئے تو اوسی وقت بدل گئے یہی معمول ہی اہل باطل کا
١٣٦٨ کہ اپنے موافق کی تعریف کرتے ہین اور جب کہ اوسنے راہ حق اختیار کی تو فورا اوسپر طعن اور تشنیع کرنے لگتے ہین م اِبْنُ عَبَّاسٍ اَتَيْنَا وَادِيَ هٰذَا قَالَ اَيُّ
وَادٍ الْاَزْرَقُ قَالَ كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى مُوْسٰى هَابِطًا مِّنَ الثَّنِيَّةِ وَلَهٗ جُؤَارٌ اِلَى اللّٰهِ بِالتَّلْبِيَةِ ثُمَّ اَتٰى عَلٰى ثَنِيَّةِ هَرْشٰى فَقَالَ
اَيُّ ثَنِيَّةٍ هٰذِهٖ قَالُوْا ثَنِيَّةُ هَرْشٰى قَالَ كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى يُوْنُسَ بْنِ مَتّٰى عَلٰى نَاقَةٍ حَمْرَاءَ جَعْدَةٍ عَلَيْهِ جُبَّةٌ مِّنْ صُوْفٍ خِطَامُ
نَاقَتِهٖ خُلْبَةٌ وَّهُوَ يُلَبِّيْ مسلم مین عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ یہ کونسا نالا ہی اصحاب نے کہا یہ ازرق نالا ہی حضرت نے فرمایا گویا
کہ مین دیکھتا ہون موسی کو کہ اوترتا ہی ٹیلے سے اور اوسکی بلند آواز ہی خدا کی طرف اس طرح سے کہ اللہم لبیک یعنی ای میرے رب مین تیرے حضور مین حاضر ہون

پھر حضرت آئے ہرشی ٹیلے پر سو فرمایا کہ یہ کون ٹیلا ہے اصحاب نے کہا کہ یہ ہرشی ٹیلا ہے حضرت نے فرمایا گویا میں دیکھتا ہوں یونس بن متّی کو سرخ اونٹنی گٹھان
روئیں والی پر یونس پشمینے کا جبہ ہے اوسکی اونٹنی کی نکیل کھجور کی چھال کی ہے اور وہ بھی اللہم لبیک کہہ رہا ہے **ف** یہ حضرت نے حجۃ الوداع کے سال مکے
اور مدینے کی راہ میں فرمایا حضرت نے یہ حال خواب میں دیکھا یا اونکی روحوں کو وہ قتی دیکھا **فصل** اس فصل میں دو حدیثیں ہیں جنکے سرے پر استفہام کا

۱۳۶۹ ہمزہ ہے **ق** مالک بن بحینہ اَلصُّبْحَ اَرْبَعًا اَلصُّبْحَ اَرْبَعًا بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن مالک سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کیا صبح کی تو چار رکعتیں پڑھتا ہے کیا صبح کی تو چار
رکعتیں پڑھتا ہے **ف** صحیح مسلم میں عبداللہ بن مالک سے روایت ہے کہ نماز فجر کی اقامت ہوئی تو حضرت نے ایک مرد کو دیکھا کہ نماز پڑھتا ہے اور موذن اقامت کہتا ہے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی
جب فجر کی جماعت ہوتی ہو تو سنت صف میں پڑھنا نہ چاہیے اس حدیث کا راوی عبداللہ بن مالک ہے اور مالک کی طرف نسبت اس حدیث کی غلطی ہے **م** ابوہریرہؓ اَتَدْرُوْنَ مَا الْغِيْبَةُ

۱۳۷۰ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ ذِكْرُكَ اَخَاكَ بِمَا يَكْرَهُ قِيْلَ اَفَرَأَيْتَ اِنْ كَانَ فِيْ اَخِيْ مَا اَقُوْلُ قَالَ اِنْ كَانَ فِيْهِ مَا تَقُوْلُ
فَقَدِ اغْتَبْتَهٗ وَاِنْ لَّمْ يَكُنْ فِيْهِ مَا تَقُوْلُ فَقَدْ بَهَتَّهٗ مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تمکو کیا معلوم ہے کہ غیبت کیا
چیز ہے اصحاب نے کہا خدا اور اوسکا رسول زیادہ تر دانا ہے حضرت نے فرمایا کہ تو اپنے بھائی مسلمان کا وہ ذکر کرے جو اوسکو برا لگے اسیکا نام غیبت ہے
لوگوں نے کہا بھلا فرمائیے تو کہ اگر میرے بھائی میں سچ مچ وہی بات ہو جو میں نے کہی حضرت نے فرمایا کہ اگر تیرے بھائی میں فی الحقیقت وہی ہے جو تو نے کہا
تبھی تو تو نے اوسکی غیبت کی اور اگر اوس میں وہ بات نہیں جو تو نے کہی پھر تو تو نے اوس پر بہتان باندھا **ف** یعنی سچی بات کا نام تو غیبت ہے اور
اگر جھوٹھی بات ہے تو اوسکا نام بہتان ہے خلاصہ مطلب یہ کہ جس چیز کو آدمی سنکر برا مانے وہی غیبت ہے خواہ اوسکے نسب کا نقصان ہو خواہ بدن
کا خواہ اوسکے قول اور فعل کا خواہ اوسکے دین کا خواہ اوسکی غیبت زبان سے کرے خواہ اشارے سے کہ یہ سب حرام ہے لیکن ظالم کی غیبت حاکم کے
روبرو اور فاسق کی جو بے پردہ گناہ کرتا ہے اور ناقص لقب جو مشہور ہو جیسا اندھا بہرا چپڑا تو درست ہے **م** ابوہریرہؓ اَتَدْرُوْنَ

۱۳۷۱ مَا هٰذَا قُلْنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ هٰذَا حَجَرٌ رُمِيَ بِهٖ فِي النَّارِ مُنْذُ سَبْعِيْنَ خَرِيْفًا فَهُوَ يَهْوِيْ فِي النَّارِ الْاٰنَ
حِيْنَ انْتَهٰى اِلٰى قَعْرِهَا **ق** لہ لَمَّا سَمِعَ وَجْبَةً مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بھلا تم جانتے ہو کہ یہ کیا تھا
ہمنے کہا اللہ اور اوسکا رسول زیادہ تر دانا ہے حضرت نے فرمایا کہ یہ پتھر تھا کہ دوزخ میں ستر برس سے پھینکا گیا تھا سو دوزخ میں اب تک اترتا جاتا تھا
یہانتک کہ اوسکی تہ میں پہونچ گیا یہ حضرت نے اوس وقت فرمایا جب ایک دھماکا سنا **ف** ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ ہم اصحاب حضرت کی
خدمت میں حاضر تھے کہ ہمنے ایک ایسی آواز سنی جیسے کوئی چیز اوپر سے نیچے کو گرتی ہے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ دوزخ

۱۳۷۲ کی چوٹی سے تہ تک ستر برس کی راہ ہے **م** ابوہریرہؓ اَتَدْرُوْنَ مَنِ الْمُفْلِسُ قَالُوا الْمُفْلِسُ فِيْنَا مَنْ لَّا دِرْهَمَ لَهٗ وَلَا مَتَاعَ قَالَ اِنَّ

الْمُفْلِسَ مِنْ اُمَّتِیْ مَنْ یَّاْتِیْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ بِصَلٰوةٍ وَّصِیَامٍ وَّزَكٰوةٍ وَّیَاْتِیْ قَدْ شَتَمَ هٰذَا وَقَذَفَ هٰذَا وَاَكَلَ مَالَ هٰذَا وَسَفَكَ دَمَ هٰذَا وَضَرَبَ هٰذَا فَیُعْطٰی هٰذَا مِنْ حَسَنَاتِهٖ وَهٰذَا مِنْ حَسَنَاتِهٖ فَاِنْ فَنِیَتْ حَسَنَاتُهٗ قَبْلَ اَنْ یُّقْضٰی مَا عَلَیْهِ اُخِذَ مِنْ خَطَایَاهُمْ فَطُرِحَتْ عَلَیْهِ ثُمَّ یُطْرَحُ فِی النَّارِ مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تم جانتے ہو کہ مفلس کون ہے اصحاب نے کہا کہ ہم مین مفلس وہ ہے کہ جسکے پاس نہ درم ہو نہ اسباب حضرت نے فرمایا کہ البتہ میری امت سے حقیقت مین مفلس وہ ہے جو قیامت کے دن آوے نماز اور روزہ اور زکوۃ لیکر اور حال انکا اوسکو گالی دی اور اوسکو حرام کاری کا عیب لگایا اور اسکا مال کہا گیا اور اسکی خونریزی کی اور اوسکو مارا سو اوسکی نیکیون سے اس مظلوم کو دلایا جاویگا اور اوس دوسرے مظلوم کو دلایا جاویگا سو اگر قصور ادا ہونیسے قبل اوسکی نیکیان ہوچکینگی تو اون مظلومون کے گناہ لیے جاوینگے سو اوس ظالم پر ڈالے جاوینگے پھر وہ دوزخ مین ڈالا جاویگا **ف** معلوم ہوا کہ مسلمان کی عبادت اور نیکیان حق العباد کے بدلے جاوینگی اور اگر نیکیان کم ہوئین اور لوگون کے حق زیادہ تو اونکے گناہ ظالم کی گردن پر ڈالے جاوینگے تو جب نیکیان چھن گئین اور لوگون کے گناہ گردن پر پڑے تو حقیقت مین یہی شخص آخرت کا مفلس ٹھہرا اگرچہ دنیا مین نہایت مالدار ہو اس حدیث مین یہ اشارہ ہے کہ مسلمان حق العباد اور مظالم سے ڈرتا رہے اپنے حسنات اور کثرت عبادت پر نہ بھولے

۱۳۷۳ عُمَرُ اَتَدْرِیْ مَنِ السَّائِلُ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ فَاِنَّهٗ جِبْرَئِیْلُ اَتَاكُمْ لِیُسَائِلَكُمْ دِیْنَكُمْ بخاری مین عمر فاروق رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے عمر تو کیا جانتا ہے کہ یہ پوچھنے والا کون ہے مینے کہا اللہ اور اوسکا رسول زیادہ تر دانا ہے حضرت نے فرمایا کہ یہ جبرئیل تہا تمہارے پاس آیا کہ تمکو تمہارا دین سکھلاوے **ف** اس حدیث کا پورا قصہ اسی باب کے اور حدیث جبرئیل مین مفصل ہوچکا

۱۳۷۴ **ق** ابْنُ مَسْعُوْدٍ اَتَرْضَوْنَ اَنْ تَكُوْنُوْا رُبُعَ اَهْلِ الْجَنَّةِ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ اَتَرْضَوْنَ اَنْ تَكُوْنُوْا ثُلُثَ اَهْلِ الْجَنَّةِ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِهٖ اِنِّیْ لَاَرْجُوْا اَنْ تَكُوْنُوْا نِصْفَ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَذٰلِكَ اَنَّ الْجَنَّةَ لَا یَدْخُلُهَا اِلَّا نَفْسٌ مُّسْلِمَةٌ وَمَا اَنْتُمْ فِیْ اَهْلِ الشِّرْكِ اِلَّا كَالشَّعْرَةِ الْبَیْضَاءِ فِیْ جِلْدِ الثَّوْرِ الْاَسْوَدِ اَوْ كَالشَّعْرَةِ السَّوْدَاءِ فِیْ جِلْدِ الثَّوْرِ الْاَحْمَرِ بخاری و مسلم مین عبد اللہ بن مسعود رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بھلا تم اس بات سے راضی ہو کہ تم بہشت کے لوگون مین چوتھائی ہو ہمنے کہا ہان حضرت نے فرمایا کہ بھلا تم اس بات سے راضی ہو کہ تم بہشتیون کی تہائی ہو ہمنے کہا ہان حضرت نے فرمایا کہ قسم ہے اوس ذات پاک کی جسکے قابو مین محمد کی جان ہے کہ مقرر مین امید رکھتا ہون کہ تم بہشتیون مین آدھے ہوگے اور اوسکا سبب یہی ہے کہ بہشت مین سوا مسلمان جان کے کوئی نہ داخل ہوگا اور نہین ہو تم اہل شرک مین مگر جیسے ایک سفید بال کالے بیل کی کھال مین یا جیسے ایک سیاہ بال لال بیل کی کھال مین **ف** یعنی آدھی بہشت مین امت محمدی ہوگی اور نصف باقی مین اور پیغمبرون کی امتین ہونگی اول حضرت نے چوتھائی فرمایا پھر تہائی پھر آدھا اسواسطے کہ لوگ شکر الٰہی کرین اور دمبدم خوشی مین ترقی ہو

۱۳۷۵ **ق** عُمَرُ اَتَرَوْنَ هٰذِهِ الْمَرْاَةَ طَارِحَةً وَلَدَهَا

فِي النَّارِ قُلْنَا لَا وَاللّٰهِ فَقَالَ لَلّٰهُ أَرْحَمُ بِعِبَادِهِ مِنْ هٰذِهِ بِوَلَدِهَا **قَالَہٗ** حِيْنَ رَاٰى امْرَأَةً مِنَ السَّبْيِ تَبْتَغِي إِذَا

وَجَدَتْ صَبِيًّا فِي السَّبْيِ أَخَذَتْهُ فَأَلْزَقَتْهُ بِبَطْنِهَا فَأَرْضَعَتْهُ بخاری اور مسلم مین عمر فاروق رضی سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تم

جانتے ہو کہ یہ عورت پھینکنے والی ہو اپنے لڑکے کو آگ مین ہمنے کہا قسم ہو خدا کی کہ ہرگز نہ پھینکے گی تو حضرت نے فرمایا کہ البتہ خدا کا رحم اپنے بندون پر بہت زیادہ

ہو اس عورت کے رحم سے اپنے بیٹے پر یہ حضرت نے اوس وقت فرمایا جب ایک قیدی عورت کو دیکھا کہ دوڑی جاتی ہو جب اوسنے قیدیون مین اپنے

بچے کو پایا پھر اوسکو اپنے پیٹ سے چمٹا لیا پھر اوسکو دودھ پلانے لگی **ف** اس حدیث مین بیان ہو وسعت رحمت الٰہی کا اس حدیث سے ارحم الراحمین کا

۱۳۷۶ مطلب حل ہوتا ہو **م** ابو ہریرۃ أَتُرِيْدُوْنَ أَنْ تَقُوْلُوْا كَمَا قَالَ أَهْلُ الْكِتَابِ مِنْ قَبْلِكُمْ سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا بَلْ قُوْلُوْا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا

غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيْرُ **قَالَہٗ** لَمَّا نَزَلَتْ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ وَإِنْ تُبْدُوْا مَا فِي أَنْفُسِكُمْ أَوْ تُخْفُوْهُ

يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ فَقَالُوْا كُلِّفْنَا مِنَ الْأَعْمَالِ مَا نُطِيْقُ الصَّلٰوةَ وَالصِّيَامَ وَالْجِهَادَ وَالصَّدَقَةَ وَقَدْ أُنْزِلَتْ عَلَيْكَ هٰذِهِ

الْآيَةُ وَلَا نُطِيْقُهَا مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کیا تم وہ کہا چاہتے ہو جیسا تم سے پہلے کتاب والون نے کہا کہ ہمنے حکم خدا کا سنا

نمانا بلکہ تم یون کہو کہ الٰہی ہمنے تیرا حکم سنا اور مان لیا اے رب ہمارے تیری بخشش کو ہم چاہتے ہین اور تیری ہی طرف ہمارا ٹھکانا ہو یہ حضرت نے اوسوقت فرمایا جب

کہ سورہ بقرہ کے اخیر مین یہ آیت اوتری کہ خدا ہی کا ہو جو کہ آسمانون اور زمین مین ہو اور اگر ظاہر کرو جو تمھارے دلون مین ہو یا اوسکو چھپاؤ اوسکا حساب

خدا تمسے کریگا تو اصحاب نے کہا کہ ہمکو اول اون کامون کا حکم ہوا جنکو ہم کرسکتے ہین مثل نماز اور روزے اور جہاد اور خیرات کے اور البتہ ہمپر یہ آیت

اوتری اور یہ ہمارے قابو مین نہین **ف** یعنی خیالات اور وسوسون سے دل کو روکنا ہمارے اختیار مین نہین اگر اسکا بھی حساب ہو تو ہمارا

کہین ٹھکانا نہین حضرت نے فرمایا کہ تم اہل کتاب کی طرح حکم عدولی نکرو بندے کو لائق نہین کہ اپنے مالک کے حکم مین تکرار کرے بلکہ تم یہ حکم بھی

مان لو لیکن خدا سے مغفرت مانگو کہ تمپر آسانی کرے پھر اصحاب نے حضرت کے بموجب ارشاد کے عمل کیا اور حکم مانا تو یہ آیت اوتری کہ حق تعالیٰ کسی جان کو

تکلیف نہین دیتا مگر اوسی قدر جتنا اوسکو اختیار ہو یعنی ایسے خیالات اور خطرات پر پکڑ نہین تفسیر مدارک مین لکھا ہو کہ سب علما کا یہی مذہب ہو کہ خطرات پر

۱۳۷۷ مواخذہ نہین لیکن عزم پر مواخذہ ہو عزم اوس ارادے کو کہتے مین جو دل مین جم گیا ہو اور ٹھن چکا ہو **خ** أُمَّ سَلَمَةَ أَتُرِيْدِيْنَ أَنْ تُدْخِلِي الشَّيْطَانَ

بَيْتًا أَخْرَجَهُ اللّٰهُ مِنْهُ **قَالَہٗ** لِامْرَأَةٍ جَاءَتْ تُسْعِدُ أُمَّ سَلَمَةَ عَلَى الْبُكَاءِ عَلٰى أَبِي سَلَمَةَ بخاری مین حضرت ام سلمہ رضی سے

روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تو چاہتی ہو کہ شیطان کو اوس گھر مین داخل کرے جس سے خدا نے اوسکو نکالا ہو یہ حضرت نے اوس عورت سے

فرمایا جو ابی سلمہ کی موت پر ام سلمہ کو رولانے آئی **ف** حضرت ام سلمہ کے اول خاوند کا نام ابی سلمہ تھا جب وے مر گئے تب کوئی عورت اونکو رلانے

دلیل الخ ... تحقیق ... بخاری ۱۲

آئی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی ایمان کی برکت سے شیطان اس گہر سے دور ہوا ہے اب رونے اور پیٹنے سے شیطان کو پھر اس گہر مین دخل کر
اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ رونے پیٹنے کے واسطے محفل کرنا شیطانی کام ہے مصیبت مین صبر چاہئے کہ ہاے ہا مچاوے ق عَائِشَةُ اَتُرِيدِيْنَ اَنْ ۳۷۸
تَرْجِعِيْ اِلٰى رِفَاعَةَ لَا حَتّٰى تَذُوْقِيْ عُسَيْلَتَهٗ وَيَذُوْقَ عُسَيْلَتَكِ قَالَہٗ لِامْرَاَةِ رِفَاعَةَ الْقُرَظِيِّ وَقَدْ طَلَّقَهَا ثَلٰثًا
بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رضؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تو چاہتی ہے کہ رفاعہ کے نکاح مین پھر پلٹ جاوے یہ نہین درست ہے جب
تک کہ تو اوس دوسرے خاوند کا شہد نہ چکھ لے اور وہ تیرا شہد نہ چکھ لے یعنی بدون صحبت کے اول خاوند سے نکاح نہین درست ہے یہ حضرت نے
رفاعہ کی عورت سے فرمایا اور رفاعہ نے اوسکو تین بار طلاق دی تہی ف رفاعہ کی عورت حضرت پاس آئی اور کہنے لگی کہ یا حضرت
میرے خاوند نے مجکو تین طلاق دیدے سو مینے عبد الرحمن بن زبیر سے نکاح کیا تو مینے اوسکو ایسا پایا جیسے کپڑے کا کھونٹ یعنی نامرد ہے تو حضرت
مسکرائے اور یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ تین طلاق کے بعد اول خاوند سے نکاح نہین درست جب تک کہ دوسرا خاوند اوس عورت سے
صحبت کر چکے اور یہی مذہب ہے سب اماموں کا ق اَلْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ اَتَعْجَبُوْنَ مِنْ لِيْنِ هٰذِهٖ لَمَنَادِيْلُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فِي الْجَنَّةِ ۳۷۹
خَيْرٌ مِنْهَا وَاَلْيَنُ بخاری اور مسلم مین براء بن عازب رضؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تم تعجب کرتے ہو اس ریشمی قبا کی نرمی سے البتہ بہشت
مین سعد بن معاذ کے رومال اس سے عمدہ اور نرم تر ہین ف ایک نصرانی بادشاہ نے حضرت کو ریشمی قبا تحفہ بھیجی اصحاب نے اوسکی عمدگی اور
نرمی دیکھکر تعجب کیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی دنیا کا نفیس اسباب اس لائق نہین کہ اوسکی خواہش کیجیے آخرت کی عمدگی طلب کرو اسواسطے کہ
جب بہشت کا رومال دنیا کی قبا سے عمدہ ٹھہرا تو وہان کی قبا کو خدا ہی جانے کہ کیسی عمدہ ہوگی ق اَبُوْبَكْرَةَ اَرَاَيْتَ اِنْ كَانَ اَسْلَمُ وَغِفَارُ ۳۸۰
وَمُزَيْنَةُ وَجُهَيْنَةُ خَيْرًا مِنْ بَنِيْ تَمِيْمٍ وَبَنِيْ عَامِرٍ وَاَسَدٍ وَغَطَفَانَ اَخَابُوْا وَخَسِرُوْا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَوَالَّذِيْ نَفْسِيْ
بِيَدِهٖ اِنَّهُمْ لَاَخْيَرُ مِنْهُمْ قَالَہٗ لِلْاَقْرَعِ بْنِ حَابِسٍ حِيْنَ قَالَ اِنَّمَا بَايَعَكَ سُرَّاقُ الْحَجِيْجِ مِنْ اَسْلَمَ وَغِفَارَ وَمُزَيْنَةَ
وَجُهَيْنَةَ بخاری اور مسلم مین ابو بکرہ رضؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بھلا تبلا تو اگر قوم اسلم اور قوم غفار اور قوم مزینہ اور قوم جہینہ
بہتر ہون بنی تمیم کی قوم سے اور بنی عامر اور اسد اور غطفان کی قوم سے تو کیا اونکو نقصان اور ٹوٹا پڑے اقرع نے کہا کہ ہان حضرت نے فرمایا
تو قسم ہے اوس ذات پاک کی جسکے قابو مین میری جان ہے کہ وے قوم یعنی اسلم وغیرہ بہتر ہین ان قوموں سے یعنی بنی تمیم وغیرہ سے یہ حضرت نے اقرع بن حابس سے فرمایا جب
کہ اوسنے حضرت سے یون کہا تہا کہ تجسے تو حاجیون کے چوٹون نے بیعت کی ہے یعنی اسلم وغفار اور مزینہ اور جہینہ نے ف اسلم اور غفار اور مزینہ اور جہینہ کی
قوم مکے کی راہ مین بستی تہی عرب مین کم ذات تہی اور کفر کی حالت مین حاجیون کو لوٹ لیتی تھی اور بنی تمیم اور بنی عامر اور اسد وغطفان کی قوم عمدہ لوگ سمجھے جاتے تھے سو

اول اسلم و غیرہ مسلمان ہوئے تو اقرع بن حابس کہ بنی تمیم کا سردار تھا مسلمان ہونے کے وقت حضرت پر اپنے مسلمان ہونے کا احسان جتانے لگا اور قوم اسلم کی حقارت شروع کی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی خدا کے نزدیک وہی بہتر ہے جو دین پر چلے اگرچہ ذات کا کمینہ ہو سو ذاتی اور شرافت ذاتی بدون دینداری کے کچھ حقیقت نہیں شعر بندہ عشق شدی ترک نسب کن جامیؔ ٭ کہ درین راہ فلان ابن فلان چیزی نیست

۱۳۸۱ ق اَنَسٌ اَرَاَيْتَ اِنْ مَنَعَ اللّٰهُ الثَّمَرَةَ بِمَ يَسْتَحِلُّ مَالَ اَخِيْهِ بخاری اور مسلم میں انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا بھلا بتلا تو کہ اگر خدا روک لے پھل کو تو کس طرح اپنے بھائی مسلمان کے مال کو حلال کریگا ف اس حدیث کا قصہ چھٹے باب میں ہو چکا کہ حضرت نے کچے پھل کے بیچنے سے منع کیا یعنی قبل پختگی کے اگر جھڑ جاوے تو مشتری سے قیمت لینا کیونکر حلال ہوگا

۱۳۸۲ خ اَبُوْ اُمَامَةَ اَرَاَيْتَ حِيْنَ خَرَجْتَ مِنْ بَيْتِكَ اَلَيْسَ قَدْ تَوَضَّاْتَ فَاَحْسَنْتَ الْوُضُوْءَ قَالَ بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ ثُمَّ شَهِدْتَ الصَّلٰوةَ مَعَنَا قَالَ نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَاِنَّ اللّٰهَ قَدْ غَفَرَ لَكَ حَدَّكَ اَوْ ذَنْبَكَ بخاری میں ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بھلا بتلا تو جب کہ تو اپنے گھر سے نکلا تھا کیا تو نے اچھی طرح وضو نہیں کیا تھا اوسنے کہا درست ہے یا رسول اللہ حضرت نے فرمایا پھر تو ہمارے ساتھ نماز میں حاضر ہوا اوسنے کہا ہاں ہوا حضرت نے فرمایا سو مقرر خدا نے تیری حد بخشی یا یوں فرمایا کہ تیرا گناہ بخشا ف ایک شخص نے کہا کہ یا رسول اللہ مینے گناہ حد مارنے کے لائق کیا مجھپر حد ماریے حضرت نے نہ پوچھا کہ کون گناہ ہے پھر حضرت نماز میں مشغول ہوئے وہ شخص بھی نماز میں شریک ہوا بعد فراغت کے پھر اوس شخص نے کہا کہ مجھپر حد ماریے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی شاید کہ اوسکا گناہ صغیرہ تھا جیسے بوسہ یا مساس چنانچہ بعضی روایت میں صاف آیا ہوا واسطے حضرت نے اوسکی مغفرت جماعت پڑھنے سے فرمائی اسواسطے کہ صغیرہ گناہ عبادات سے معاف ہو جاتے ہیں اور حضرت نے اسواسطے اوس سے نہ پوچھا کہ بدکام کا تفحص بہتر نہیں اور اگر وہ اپنے گناہ کو کھول کر بتلاتا اور وہ لائق حد کے ہوتا تو حضرت ضرور اوسپر حد مارتے

۱۳۸۳ ق اِبْنُ عُمَرَ اَرَاَيْتَكُمْ لَيْلَتَكُمْ هٰذِهٖ فَاِنَّ رَاْسَ مِائَةِ سَنَةٍ مِّنْهَا لَا يَبْقٰى مِمَّنْ هُوَ عَلٰى ظَهْرِ الْاَرْضِ اَحَدٌ بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بھلا تم بتلاؤ تو اپنی اس رات کے حال کو سو البتہ حال تو یوں ہے کہ اس رات سے سو برس کے سرے تک جو آدمی زمین پر ہے کوئی باقی رہیگا ف عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے آخر عمر میں ہمکو عشا کی نماز پڑھائی پھر یہ حدیث فرمائی یعنی سو برس سے زیادہ اس وقت میں کسی کی عمر نہوگی مطلب حدیث کا یہ ہے کہ جب عمر ایسی کم ٹھہری تو دنیا کا لالچ کرنا بیفائدہ ہے اور دوسرا فائدہ اس بیان کا یہ ہے کہ حضرت نے جانا تھا کہ میرے بعد بعضے جھوٹے لوگ میری صحبت کا دعوی کرینگے جیسے کہ ہندوستان میں کئی سو برس کے بعد بابا رتن حضرت کی صحبت کا دعوی کرتا تھا سو اس حدیث سے اوسکا دعوی غلط ہو گیا اسواسطے کہ حضرت کے قرن کے لوگ سو برس کے اندر ہو چکے

۱۳۸۴ ق اِبْنُ عَبَّاسٍ اَرَاَيْتَ لَوْ كَانَ عَلٰى اُمِّكَ دَيْنٌ فَقَضَيْتِهِ

أَكَانَ يُؤَدِّي ذٰلِكَ عَنْهَا قَالَتْ نَعَمْ قَالَ فَصُومِي عَنْ أُمِّكِ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بھلا بتلا تو اگر تیری ماں پر
قرض ہوتا اوسکو تو ادا کرتی بھلا اوسکے اوپر سے ادا ہوتا اوس عورت نے کہا کہ ہان ادا ہوتا حضرت نے فرمایا تو روزہ بھی رکھ اپنی ماں کی طرف سے ف ایک
عورت نے حضرت سے کہا کہ یا رسول اللہ میری ماں مر گئی اور اوسپر فرض روزے تھے اگر مین وے روزے رکھون تو اوسکی طرف سے ادا ہون گے تب حضرت نے یہ حدیث
فرمائی اور سمجھا دیا کہ جس طرح بندے کا قرض ادا ہو جاتا ہی وارث کے ادا کرنے سے ویسے ہی خدا کا بھی قرض ادا ہوتا ہی اور یہی مذہب ہی اسحٰق کا اور باقی امام
کہتے ہین کہ روزہ رکھنے سے مراد یہ کہ ہر روزے کے بدلے ایک مسکین کو کھانا کھلاوے چنانچہ دوسری حدیث مین صاف آیا ہی کہ جو مر جاوے اور اوسپر روزے
ہون تو اوسکا وارث اوسکی طرف سے مسکین کو کھلاوے اور دوسری وجہ یہ ہی کہ زندگی مین کسیکی بدلے روزہ رکھنا تو درست نہین اسی طرح بعد موت کے
بھی ق أَبُو هُرَيْرَةَ أَرَأَيْتُمْ لَوْ أَنَّ نَهَرًا بِبَابِ أَحَدِكُمْ يَغْتَسِلُ مِنْهُ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسَ مَرَّاتٍ هَلْ يَبْقَى مِنْ دَرَنِهِ شَيْءٌ قَالُوا لَا يَبْقَى مِنْ
دَرَنِهِ شَيْءٌ قَالَ فَذٰلِكَ مَثَلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ يَمْحُو اللّٰهُ بِهِنَّ الْخَطَايَا بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بتاؤ تو
کہ اگر تم مین سے کسیکے دروازے پر ندی ہو کہ وہ اوسمین سے ہر روز پانچ بار نہاوے کیا اوسکا کچھہ میل باقی رہیگا اصحاب نے کہا کہ کچھہ اوسکے میل سے
نہ باقی رہیگا حضرت نے فرمایا کہ یہی حال ہی پانچ نمازون کا کہ اونکے سبب سے حق تعالیٰ گناہون کو مٹا دیتا ہی ف یعنی جیسے ہر روز پانچ وقت
نہانے سے بدن پر میل نہین رہتا اوسی طرح پنجگانہ نماز سے گناہ نہین رہتے لیکن صرف پانی ڈالنے سے میل نہین چھوٹتا بدن کا ملنا اور مانجنا بھی شرط ہی
اسی طرح نماز مین بھی حضوری دل اور اپنے رب کے روبرو گڑگڑانا ضرور چاہیے تاکہ گناہون کا میل دل سے چھوٹے ق جَابِرٌ أَرَكَعْتَ رَكْعَتَيْنِ قَالَ لَا
قَالَ ثُمَّ فَارْكَعْهُمَا وَيُرْوٰى قُمْ فَارْكَعْ رَكْعَتَيْنِ وَتَجَوَّزْ فِيهِمَا قَالَهُ لِسُلَيْكٍ الْغَطَفَانِيِّ حِينَ جَاءَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَهُوَ
قَاعِدٌ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَعَدَ سُلَيْكٌ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ بخاری اور مسلم مین جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تو دو رکعتین پڑھ چکا ہی یعنی تحیۃ المسجد کی
اوسنے کہا کہ نہین حضرت نے فرمایا کہ اوٹھہ اور اونکو پڑھ لے اور دوسری روایت مین ہی کہ اوٹھہ اور دو رکعتین پڑھ اور اونمین اختصار کر یعنی ہلکی پڑھ یہ حضرت نے سلیک
غطفانی سے فرمایا جب کہ وہ جمعے کے دن آیا اور حضرت منبر پر بیٹھے تھے تو سلیک بیٹھہ گیا بدون تحیۃ المسجد پڑھے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خطبے کے وقت بھی
تحیۃ المسجد پڑھنا درست ہی اور یہی مذہب ہی امام شافعی کا اور امام اعظم کے نزدیک خطبے کے وقت تحیۃ المسجد نہین درست ہوتی اسواسطے کہ دوسری حدیث مین آیا ہی کہ جب امام
خطبہ پڑھنے کو نکلا تو نماز اور کلام نہین چاہیے ق أَبُو هُرَيْرَةَ أَصَدَقَ ذُو الْيَدَيْنِ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کیا ذو الیدین
سچ کہتا ہی ف مصابیح مین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے عصر کی نماز پڑھائی اور دو ہی رکعت کے بعد سلام پھیر کے اوٹھہ کھڑے ہوئے جماعت مین صدیق اور فاروق
بھی تھے مگر عیب سے کلام نہ کرسکے جماعت مین ایک شخص تھا خرباق نام اوسکا لقب ذو الیدین تھا اسواسطے کہ اوسکے ہاتھہ لمبے تھے اوسنے کہا یا رسول اللہ کیا نماز کم ہو گئی یا آپ

۱۳۸۵ فضیلت پنجگانہ نماز

۱۳۸۶ تحیۃ المسجد

۱۳۸۷ نماز مین بھول جانا

بھول گئے حضرت نے فرمایا کچھ بھی نہیں یعنی نماز کم ہوئی نہ میں بھولا ہوں اونے کہا کچھ تو ضرور ہوا ہی یا نماز کم ہوئی یا آپ بھولے ہیں تب حضرت نے اصحاب کی
طرف متوجہ ہو کر یہ حدیث فرمائی یعنی ذو الیدین کیا سچ کہتا ہی اصحاب نے کہا کہ ہاں پھر حضرت نے آگے بڑھ کے اور دو رکعت نماز پڑھی اور سجدہ سہو کا کیا
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بھول چوک پیغمبرون کو بھی ہوتی ہی اور اگر امام کو شک پڑے تو مقتدیون کے قول پر عمل کرے اور کلام قلیل نماز کو نہیں باطل کرتا لیکن امام اعظم کے
نزدیک ہر طرح کا کلام نماز کو باطل کرتا ہی امام طحاوی نے کہا ہی کہ اوس وقت تک نماز میں کلام کرنا حرام نہیں تھا پھر کلام کرنا نماز میں منسوخ ہو گیا عینی نے
شرح ہدایہ میں لکھا ہی کہ اول اسلام میں کلام کرنا نماز میں درست تھا چنانچہ زید بن ارقم کی حدیث سے ثابت ہی پھر جب کلام کرنا منع ہوا تو حضرت نے فرمایا
کہ جب امام چوکے تو مقتدی سبحان اللہ کہکر امام کو آگاہ کرے سو اگر یہ حدیث نسخ کلام کے بعد کی ہوتی تو ذوالیدین تسبیح سے حضرت کو آگاہ کرتے کلام نکرتے

١٣٨٨ اور جب کہ کلام کیا تو صاف معلوم ہوا کہ یہ قصہ اوس وقت کا ہی جب کہ کلام کرنا درست تھا تو ثابت ہوا کہ یہ حدیث منسوخ ہی واللہ اعلم **ق** كَعْبُ بْنُ
عُجْرَةَ أَيُؤْذِيكَ هَوَامُّ رَأْسِكَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَاحْلِقْ وَصُمْ ثَلٰثَةَ أَيَّامٍ أَوْ أَطْعِمْ سِتَّةَ مَسَاكِينَ أَوِ انْسُكْ نَسِيكَةً لَا أَدْرِي
بِأَيِّ ذٰلِكَ بَدَأَ قَالَهُ لَهُ زَمَنَ الْحُدَيْبِيَةِ بخاری اور مسلم میں کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تجکو تکلیف دیتے ہیں تیرے
سر کے کیڑے میں نے کہا ہاں حضرت نے فرمایا تو بالون کو منڈا ڈال اور تین روزے رکھ یا چھ محتاجون کو کھانا کھلا یا ایک قربانی ذبح کر راوی کہتا ہی کہ میں
نہیں جانتا کہ ان تین چیزون سے کون چیز اول حضرت نے فرمائی یہ حضرت نے کعب بن عجرہ سے فرمایا جنگ حدیبیہ کے زمانہ میں **ف** معلوم ہوا کہ جب

١٣٨٩ محرم کو سر کی جون تکلیف دیوین تو بالون کو منڈا وے اور یہ کفارہ دیوے باقی قصہ حدیث کا ہو چکا ہی **م** أَبُو هُرَيْرَةَ أَيُحِبُّ أَحَدُكُمْ إِذَا رَجَعَ
إِلَى أَهْلِهِ أَنْ يَجِدَ فِيهِ ثَلٰثَ خَلِفَاتٍ عِظَامٍ سِمَانٍ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ فَثَلٰثُ آيَاتٍ يَقْرَأُ بِهِنَّ أَحَدُكُمْ فِي صَلٰوتِهِ خَيْرٌ لَهُ مِنْ ثَلٰثِ
خَلِفَاتٍ عِظَامٍ سِمَانٍ مسلم میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی چاہتا ہی کہ جب اپنے گھر پلٹ جاوے تو تین گابھن اونٹنیاں موٹی قد والی اپنے

١٣٩٠ گھر میں پاوے ہم نے کہا ہاں حضرت نے فرمایا تو جو کوئی تین آیتیں اپنی نماز میں پڑھے اوسکے حق میں بہتر ہو تین گابھن اونٹنیوں موٹی قد والی موٹیوں سے **خ** أَبُو سَعِيدٍ أَيَعْجِزُ أَحَدُكُمْ
أَنْ يَقْرَأَ ثُلُثَ الْقُرْآنِ فِي لَيْلَةٍ بخاری میں ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا ہر ایک تم سے عاجز ہی اس سے کہ تہائی قرآن ہر ایک رات پڑھے **ف**

١٣٩١ صحابہ نے کہا یا رسول اللہ تہائی قرآن ہر رات کو پڑھنا کس سے ہو سکے حضرت نے فرمایا کہ قل ہو اللہ قرآن کی تہائی ہی یعنی اسکا ثواب تہائی قرآن کے برابر ہی **م** سَعْدُ بْنُ
أَبِي وَقَّاصٍ أَيَعْجِزُ أَحَدُكُمْ أَنْ يَكْسِبَ فِي كُلِّ يَوْمٍ أَلْفَ حَسَنَةٍ فَسَأَلَهُ سَائِلٌ مِنْ جُلَسَائِهِ كَيْفَ يَكْسِبُ أَحَدُنَا أَلْفَ حَسَنَةٍ قَالَ يُسَبِّحُ مِائَةَ
تَسْبِيحَةٍ فَيُكْتَبُ لَهُ أَلْفُ حَسَنَةٍ أَوْ يُحَطُّ عَنْهُ أَلْفُ خَطِيئَةٍ وَيَرْحَمُهُ وَيُحَطُّ مسلم میں سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کیا ہر ایک تم میں سے عاجز ہی
اس سے کہ ہر روز ہزار نیکیاں حاصل کرے پھر حضرت کے پاس بیٹھنے والون میں سے ایک شخص نے پوچھا کیونکر ہو سکے کہ کوئی ہم میں سے ہزار نیکیاں حاصل کرے حضرت نے فرمایا کہ سو بار سبحان اللہ پڑھے تو

اوسکے واسطے ہزار نیکیاں لکھی جاوین یعنی اگر وہ نیک ہی یا ہزار گناہ اوس سے گرائے جاوین یعنی اگر وہ گنہگار ہی ف سو بار سبحان اللہ پڑھنے سے ہزار نیکیاں لکھی جاتی ہین اسواسطے کہ خدا نے ایک نیکی کا دس گنا ثواب مقرر کیا ہی تو سو کا دہ چند ہزار ہوا **فصل** اس فصل مین وہ حدیثین ہین جنکے سرے پر الا ہی

١٣٩٢ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَلَا اُحَدِّثُكُمْ حَدِيْثًا عَنِ الدَّجَّالِ مَا حَدَّثَ بِهٖ نَبِيٌّ قَوْمَهٗ اِنَّهٗ اَعْوَرُ وَاِنَّهٗ يَجِيْءُ بِمِثَالِ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ فَالَّتِيْ يَقُوْلُ اِنَّهَا الْجَنَّةُ هِيَ النَّارُ وَاِنِّيْ اُنْذِرُكُمْ كَمَا اَنْذَرَ بِهٖ نُوْحٌ قَوْمَهٗ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہان مین تمکو دجال کی وہ بات بتلاتا ہون جو کسی پیغمبر نے اپنی قوم سے نہین بتلائی وہ بات یہ ہی کہ دجال کانا ہی اور وہ باغ اور آگ کی صورت اپنے ساتھ لاویگا تو جسکو وہ باغ کہیگا وہ حقیقت مین آگ ہی اور مین تمکو ڈراتا ہون جیسا نوح نے اپنی قوم کو ڈرایا

١٣٩٣ م اَبُوْ ذَرٍّ اَلَا اُخْبِرُكَ بِاَحَبِّ الْكَلَامِ اِلَى اللّٰهِ اِنَّ اَحَبَّ الْكَلَامِ اِلَى اللّٰهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ **قَالَهٗ لَهٗ** مسلم مین ابو ذر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہان مین تجکو بتلاتا ہون خدا کے بہت پیارے کلام کو بہت پیارا کلام خدا کے نزدیک سبحان اللہ وبحمدہ ہی یہ حضرت نے ابو ذر سے فرمایا

١٣٩٤ ق عَلِيٌّ اَلَا اُخْبِرُكِ مَا هُوَ خَيْرٌ لَّكِ مِنْهُ تُسَبِّحِيْنَ اللّٰهَ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ وَتَحْمَدِيْنَ اللّٰهَ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ وَتُكَبِّرِيْنَ اللّٰهَ اَرْبَعًا وَّثَلٰثِيْنَ قَالَهٗ لِفَاطِمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا حِيْنَ سَاَلَتْهُ خَادِمًا بخاری اور مسلم مین علی مرتضی رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہان مین تجکو بتلاؤن جو تیرے لیے خدمتگار سے بہتر ہی سبحان اللہ پڑھ تینتیس بار اور الحمد للہ پڑھ تینتیس بار اور اللہ اکبر پڑھ چونتیس بار یہ حضرت نے حضرت فاطمہ رضی سے فرمایا جب کہ اونھون نے لونڈی خدمتگار مانگی تھی ف پوری روایت یون ہی کہ حضرت فاطمہ رضی حضرت کے پاس گئین چکی پیسنے کی تکلیف بیان کرنے کو اور لونڈی مانگنے کو اونکو خبر معلوم ہوئی تھی کہ حضرت پاس لونڈی غلام آئے ہین اوس وقت حضرت سے ملاقات نہوئی حضرت عائشہ رضی سے پیغام کہہ آئین جب حضرت تشریف لائے تب حضرت عائشہ رضی نے پیغام پونہچایا اوسی وقت حضرت اونکے گھر تشریف لیگئے تو علی مرتضی اور حضرت فاطمہ رضی بستر پر لیٹے تھے حضرت کو دیکھکر اوٹھنے کا ارادہ کیا حضرت نے فرمایا کہ تم دونون لیٹے رہو پھر حضرت سرھانے کی طرف دونون کے درمیان بیٹھے تو یہ حدیث فرمائی کہ سوتے وقت پڑھا کرین باوجود مقدور کے حضرت نے حضرت فاطمہ کو لونڈی نہ دی اور یہ ذکر الٰہی سکھلایا اسواسطے کہ فقر اور ترک دنیا کی تعلیم منظور تھی اس ذکر کی تاثیر ہی کہ جو شخص کسی کام مین تھک جاتا ہو اور سوتے وقت اس تسبیح کو پڑھے تو اوسکی ماندگی دور ہے

١٣٩٥ م سَلَمَةُ بْنُ الْاَكْوَعِ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِاَشَدَّ حَرًّا مِّنْهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ هٰذَيْنِكَ الرَّجُلَيْنِ الرَّاكِبَيْنِ الْمُقَفِّيَيْنِ مسلم مین سلمہ بن اکوع رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہان مین تمکو بتلاؤن جنمین قیامت کے دن اس تپ والے سے زیادہ تر گرمی اور سوزش ہو یہ دونون سوار مرد ہین جو پیٹھ پھیر کے چلے حضرت نے اشارہ دو منافقون کی طرف کیا ف مسلم مین سلمہ رضی سے روایت ہی کہ ہم حضرت کے ساتھ ایک بیمار کو پوچھنے گئے اوسکو تپ تھی مینے اوسکے بدن پر ہاتھ رکھا اور کہا کہ واللہ مینے آج تک ایسی تپ جلتی کبھی نہین دیکھی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی آخرت کی سختی کے روبرو دنیا کی سختی کچھ حقیقت نہین

١٣٩٦ ق حارثة بن وهب الخزاعي الا اخبركم باهل الجنة كل ضعيف متضعف لو اقسم على الله لابره الا اخبركم باهل النار كل
عتل جواظ مستكبر بخاری اور مسلم مین حارثہ بن وہب سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہان مین تمکو بہشتی لوگ بتلاؤن جو بیچارہ غریب ہو لوگون کی نظرون مین
اگر وہ خدا کے بھروسے پر قسم کھا بیٹھے تو خدا اوسکی قسم کو سچا کر دے اور ہان مین تمکو بتلاؤن دوزخی لوگ جو اجڈ موٹا حرام خور گھمنڈ والا ہی ف یعنی بہشت غریب
زور مسلمانون کا مقام ہے اور دوزخ بدخلق شکم پرور مغرور والون کا مکان ہے جو بہشت کا طالب اور دوزخ سے ڈرتا ہو وہ غریبی اختیار کرے ظالم نہ
اور جو بہشت کی پرواہ نہ رکھے اور دوزخ سے نہ ڈرے وہ جو چاہے سو کرے

١٣٩٧ م زيد بن خالد الجهني الا اخبركم بخير الشهداء الذي ياتي بشهادته
قبل ان يسألها مسلم مین زید بن خالد سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہان مین بتلاؤن بہتر گواہ کو بہتر گواہ وہ ہے جو گواہی پوچھنے سے پہلے گواہی دے ف
بے گواہی مانگے گواہی دینا اوس صورت مین افضل ہے جب اوسکو سوا اور کوئی گواہ نہو اور بدون اسکی گواہی کے کسیکا حق تلف ہوتا ہو سو واسطے کے سبب ضرورت معاملہ مین
قبل طلب کے گواہی دینا دینداری کی بات نہین چنانچہ اونکی مذمت مین اور حدیث مین آیا ہے کہ میرے بعد وے لوگ پیدا ہونگے جو بے مانگے گواہی دینے کو تیار ہونگے

١٣٩٨ ق ابو واقد الليثي الا اخبركم عن النفر الثلثة اما احدهم فاوى الى الله فآواه الله واما الآخر فاستحيا فاستحيا الله منه
واما الآخر فاعرض فاعرض الله عنه بخاری اور مسلم مین ابو واقد سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہان مین خبر دیتا ہون تینون شخص کی سو اونمین ایک نے تو
خدا کی طرف رجوع کی تو خدا نے اوسکو جگہہ دی اور دوسرا تو شرمایا تو خدا بھی اوس سے شرمایا یعنی اوسکو اپنے غضب سے بچایا اور تیسرے نے تو مونہہ موڑا تو خدا نے بھی اوس سے
اعراض کیا ف بخاری مین ابو واقد سے پوری روایت یون ہے کہ حضرت مسجد مین بیٹھے تھے اور حضرت کے پاس لوگ تھے کہ تین آدمی سامنے سے آئے سو اون مین سے ایک تو
پلٹ گیا اور دو آگے آئے سو اون دو مین سے ایک نے حلقے مین مکان خالی پایا سو وہان بیٹھ گیا اور دوسرا سب کے پیچھے بیٹھا جب حضرت نے کلام سے فراغت پائی تب یہ
حدیث فرمائی یعنی جو اندر مجلس مین آ بیٹھا حکم خدا دریافت کرنے کو سو خدا نے اوسکی کوشش قبول کی اور دوسرا اندر آنے سے شرمایا تو خدا نے اوسکو عذاب سے بچایا اسواسطے
کہ وہ ہرچند حضرت سے دور پڑا لیکن مجلس مین شریک رہا اور تیسرے نے جب بیٹھنے لائق جگہہ نپائی تو غرور کے سبب سے چلا گیا اسواسطے غضب الہی مین گرفتار ہوا معلوم ہوا
کہ علم اور وعظ کی مجلس مین قریب ہونا نہایت فضل ہے اور دور بیٹھنا ہرچند جائز ہے لیکن ثواب مین کمتر ہے اور وہان سے جا کر چلے آنا گناہ ہے

١٣٩٩ م ابو هريرة الا ادلكم على ما يمحو الله به الخطايا ويرفع به الدرجات قالوا بلى يا رسول الله قال اسباغ الوضوء في المكاره وكثرة
الخطى الى المساجد وانتظار الصلوة بعد الصلوة فذلكم الرباط مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا ہان مین بتلاتا ہون تمکو وہ
چیز جسکے سبب سے خدا گناہون کو مٹا دے اور درجے بلند کرے صحابہ نے کہا ہان یا رسول اللہ تو ضرور بتلائیے حضرت نے فرمایا کہ پورا وضو کرنا سخت تکلیف کے وقتون مین اور کثرت آمد و رفت
مسجدون کی اور انتظار کرنا دوسرے وقت کی نماز کا ایک وقت کی نماز کے بعد سو حقیقت مین یہی عمدہ رباط ہے ف رباط اوسکو کہتے ہین کہ دار الاسلام کی حد پر جہاد کی

اور گھوڑے باندھے جاوین تاکہ کافرون کا لشکر نہ آنے پاوے سو فرمایا کہ یہ تین عمل باطن کی چھاونی ہین کہ شیطان کے لشکر کو روکتے ہین سخت وقتون مین پورا وضو کرنا یعنی نہایت سردی مین یا بیماری مین اچھی طرح تین بار اعضا کو دھونا یا گرانقیمت پانی مول لیکر وضو کرنا کثرت آمد و رفت مسجد مین یعنی پنجگانہ نماز کے واسطے آنا جانا اور نماز کا انتظار کرنا یعنی مسجد مین مثلاً عصر پڑھکے مغرب کے واسطے بیٹھنا

۱۴۰۰ حضرت عثمان شرم

ق عَائِشَةُ اَلَا اَسْتَحْيِيْ مِمَّنْ تَسْتَحْيِيْ مِنْهُ الْمَلٰۗئِكَةُ يَعْنِيْ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہان مین نہ شرماتا جس سے فرشتے شرماتے ہین یعنی عثمان بن عفان سے **ف** دوسرے باب مین اسکا قصہ ہوچکا کہ حضرت پنڈلی کھولے صدیقؓ اور فاروقؓ کے روبرو بیٹھے تھے اور جب حضرت عثمانؓ آئے تو حضرت نے پنڈلی پر کپڑا ڈال لیا حضرت سے اسکا سبب پوچھا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے حضرت عثمان کی بڑی فضیلت ایمانی ثابت ہوئی اسواسطے کہ جتنی شرم زیادہ اتنا ایمان زیادہ

۱۴۰۱ گناہ کبیرہ شرک ایذائے والدین جھوٹ

خ اَبُوْ بَكْرَةَ اَلَا اُنَبِّئُكُمْ بِاَكْبَرِ الْكَبَائِرِ قُلْنَا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اَلْاِشْرَاكُ بِاللّٰهِ وَعُقُوْقُ الْوَالِدَيْنِ وَكَانَ مُتَّكِئًا فَجَلَسَ فَقَالَ اَلَا وَقَوْلُ الزُّوْرِ وَشَهَادَةُ الزُّوْرِ اَلَا وَقَوْلُ الزُّوْرِ وَشَهَادَةُ الزُّوْرِ اَلَا وَقَوْلُ الزُّوْرِ وَشَهَادَةُ الزُّوْرِ فَمَا زَالَ يَقُوْلُهَا حَتّٰى قُلْتُ لَا يَسْكُتُ بخاری مین ابوبکرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہان مین تمکو بتلاتا ہون کبیرہ گناہون مین جو بہت بڑے ہین ہمنے کہا ہان یا رسول اللہ بتلائیے حضرت نے فرمایا کہ خدا کا شریک مقرر کرنا اور ماباپ کی نافرمانی و ایذا رسانی اور حضرت تکیہ دیے بیٹھے تھے سو اوٹھ بیٹھے پھر فرمایا خبردار ہو اور جھوٹی بات اور جھوٹی گواہی خبردار ہو اور جھوٹی بات اور جھوٹی گواہی خبردار ہو اور جھوٹی بات اور جھوٹی گواہی پھر حضرت ہمیشہ اسکو کہتے رہے یہان تک کہ مینے کہا کہ حضرت نہین چپ ہونگے

۱۴۰۲ بہتان کرنا

م اِبْنُ مَسْعُوْدٍ اَلَا اُنَبِّئُكُمْ مَا الْعَضَهُ هِيَ النَّمِيْمَةُ الْقَالَةُ بَيْنَ النَّاسِ مسلم مین عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا ہان مین بتلاتا ہون تمکو کہ بہتان کیا چیز ہے وہ چغلی ہے جو کثرت گفتگو سے لوگون مین فساد ڈالے

۱۴۰۳ نہیں مسلمان بار

ق عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ اَلَا اِنَّ اٰلَ اَبِيْ فُلَانٍ لَيْسُوْا لِيْ بِاَوْلِيَاءَ اِنَّمَا وَلِيِّيَ اللّٰهُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَزَادَ الْبُخَارِيُّ وَلٰكِنْ لَهُمْ رَحِمٌ اَبُلُّهَا بِبَلَالِهَا بخاری اور مسلم مین عمرو بن عاصؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خبردار ہو کہ ابی فلان کی اولاد میری دوست اور مددگار نہین میرا تو مددگار خدا ہے اور مسلمانون مین جو نیک ہین اور بخاری مین اتنی روایت زیادہ کی ہے مگر انکو میرے ساتھ قرابت ہے مین اسکو تر و تازہ کرتا رہونگا یعنی برادری کا حق ادا کرونگا **ف** حضرت نے کسی شخص کو مجمل ذکر کیا کہ فلانے کی اولاد ہماری دوست نہین واللہ اعلم وہ کون شخص تھا اسکو معین کرنا کہ اسکا فلانا نام ہے بہت کچھ ضرور نہین ہرچند بعضے کہتے ہین کہ حکم بن العاص مراد ہے اسکو خدا ہی پر حوالہ کرنا بہتر ہے اور صالح المومنین سے بعضے کہتے ہین کہ صدیقؓ اور فاروقؓ یا علی مرتضیؓ مراد ہین واللہ اعلم

۱۴۰۴ تعریف ملک مذمت ملک سنگدلی

ق اَبُوْ مَسْعُوْدٍ عُقْبَةُ بْنُ عَمْرٍو الْاَنْصَارِيُّ اَلَا اِنَّ الْاِيْمَانَ هٰهُنَا وَاِنَّ الْقَسْوَةَ وَغِلَظَ الْقُلُوْبِ فِي الْفَدَّادِيْنَ عِنْدَ اُصُوْلِ اَذْنَابِ الْاِبِلِ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنَا الشَّيْطَانِ فِيْ رَبِيْعَةَ وَمُضَرَ بخاری اور مسلم مین ابو مسعودؓ سے جنکا نام عقبہ بن عمرو ہے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خبردار ہو کہ البتہ ایمان تو ادھر ہے اور مقرر کڑا پن اور دلون کی سختی ان لوگون مین ہے جو چلایا کرتے ہین اونٹون کی پوچھون کے

جڑ یا جدھر سے شیطان کے دو سینگ نکلتے ہین یعنی قوم ربیعہ اور مضر مین ف اول حضرت نے یمن کی طرف اشارہ کر کے اونکی تعریف کی اسواسطے کہ
وہان کے لوگ بہت جلد ایمان لائے اور پورب کی طرف اشارہ کیا اور اونکی مذمت کی یعنی قوم ربیعہ اور مضر جنکے پاس اونٹ بہت تھے اسواسطے کہ وے
اسلام کے بہت مخالف ہے شیطان کے دو سینگ سے مراد سورج ہی اسواسطے کہ جب آفتاب نکلتا ہی تو شیطان اپنے دونون سینگ اوسمین لگا دیتا ہی کہ کافرون کا سجدہ
اوسی کی طرف واقع ہو

۴۰۵ م عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ اَلَا اِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْيُ اَلَا اِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْيُ اَلَا اِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْيُ قَالَهُ عَلَى الْمِنْبَرِ لَمَّا
قَرَأَ وَاَعِدُّوْا لَهُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ مِنْ قُوَّةٍ مسلم مین عقبہ بن عامر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خبردار ہو کہ البتہ قوت سے مراد تیر اندازی ہی یہ
حضرت نے تین بار منبر پر فرمایا جب کہ آیت پڑھی کہ کافرون کے لیے قوت طیار کرو جتنا تمسے ہو سکے ف قرآن مین قوت کی لفظ مجمل تھی حضرت نے
اوسکی تفسیر کی یعنی قوت سے مراد جسکا خدا انکو حکم کرتا ہی تیر اندازی ہی تیر اندازی کا اسواسطے حکم ہوا کہ دور کا ہتھیار یہی تہا اب بندوق اور توپ بھی تیر اندازی
مین داخل ہی اسواسطے کہ تیر کی طرح اونکی بھی مار رہی دور کی

۴۰۶ ق الْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ اَلَا اِنَّ بَنِيْ هِشَامِ بْنِ الْمُغِيْرَةِ اسْتَاْذَنُوْنِيْ اَنْ يُنْكِحُوْا ابْنَتَهُمْ
عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ فَلَا آذَنُ لَهُمْ ثُمَّ لَا آذَنُ لَهُمْ ثُمَّ لَا آذَنُ لَهُمْ اِلَّا اَنْ يُحِبَّ ابْنُ اَبِيْ طَالِبٍ اَنْ يُطَلِّقَ ابْنَتِيْ وَيَنْكِحَ ابْنَتَهُمْ
فَاِنَّمَا ابْنَتِيْ بَضْعَةٌ مِنِّيْ يُرِيْبُنِيْ مَا رَابَهَا وَيُؤْذِيْنِيْ مَا آذَاهَا بخاری اور مسلم مین مسور بن مخرمہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خبردار ہو کہ
بنی ہشام بن مغیرہ کی اولاد مجھسے اسکی اجازت مانگتے ہین کہ اپنی بیٹی کو علی بن ابی طالب سے نکاح کر دیوین سو مین اونکو اجازت نہین دیتا پھر بھی مین اونکو اجازت نہین
دیتا پھر بھی مین انکو اجازت نہین دیتا مگر یہ کہ ابیطالب کا بیٹا یہ چاہے کہ میری بیٹی کو طلاق دیوے اور اونکی بیٹی سے نکاح کر لیوے سو میری بیٹی تو میرے بدن کا ایک ٹکڑا ہی
مجکو بھی چیز رنج دیتی ہی جو اوسکو رنج دیتی ہی اور مجکو تکلیف دیتی ہی جو اوسکو تکلیف دیتی ہی ف علی مرتضی نے ابو جہل بن ہشام کی بیٹی سے نکاح کا ارادہ کیا
فاطمہ زہرا نے حضرت سے شکایت کی کہ یا رسول اللہ لوگون کو یہ گمان ہی کہ حضرت اپنی بیٹیون کے واسطے غصہ نہین کرتے اور علی مرتضی ابو جہل کی بیٹی سے نکاح
کرتے ہین تب حضرت اوٹھے اور خطبہ پڑھا اور یہ حدیث فرمائی پھر علی مرتضی نے اوسکا نکاح موقوف کر دیا اگر کوئی کہے کہ شرع مین تو چار نکاح مرد کو درست
ہین پھر حضرت نے کیون منع کیا اوسکا جواب یہ ہی کہ حضرت صاحب شریعت تھے حضرت کو اختیار تہا کہ اسکو منع کرین اسواسطے کہ حضرت کے خلاف
مرضی کرنا شرع مین درست نہین اور دوسری وجہ یہ ہی کہ جیسے بی بی کے ہوتے لونڈی سے نکاح نہین اوسی طرح حبیب اللہ کی بیٹی کے ہوتے عدو اللہ
کی بیٹی سے نکاح جائز نہوا

۴۰۷ ق فَاطِمَةُ اَلَا تَرْضَيْنَ اَنْ تَكُوْنِيْ سَيِّدَةَ نِسَاءِ الْعَالَمِيْنَ اَوْ سَيِّدَةَ نِسَاءِ هٰذِهِ الْاُمَّةِ قَالَهُ لَهَا
بخاری اور مسلم مین فاطمہ زہرا سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کیا تو راضی اس سے نہین ہوتی کہ تو مسلمانون کی عورتون کی سردار بنے یا یون فرمایا اس امت کی
عورتون کی سردار ہو کہ حضرت نے فاطمہ زہرا سے فرمایا ف مصابیح مین حضرت عائشہ سے روایت ہی کہ ہم حضرت کی بیبیان حضرت کے پاس بیٹھی تھیں کہ فاطمہ زہرا

بیان سبب

فضیلت حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام ۱۲

آئین حضرت نے فرمایا ای میری بیٹی مرحبا پھر حضرت نے اونکو بٹھلایا اور اون سے سرگوشی یعنی کان مین بات کی تو فاطمہ نہایت رونے لگین جب حضرت نے اونکو
غمگین دیکھا تو دوسری بار سرگوشی کی پھر تو وے ہنسنے لگین مینے پوچھا کہ حضرت نے تمسے کیا سرگوشی کی فاطمہ زہرا نے کہا کہ حضرت کا بھید تو مین نہین ظاہر کر سکتی
پھر جب حضرت کا انتقال ہوا تو مینے فاطمہ زہرا سے کہا کہ میرا حق جو تمپر ہے اوسکی مین تمکو قسم دیتی ہون کہ اوس سرگوشی کا حال مجھسے بتلاؤ فاطمہ زہرا نے
کہا ہان اب تو کچھہ مضائقہ نہین اول بار جو حضرت نے مجھسے سرگوشی کی تھی تو یہ فرمایا تھا کہ ہر سال مجھسے جبرئیل ایکبار قرآن کا دور کرتے تھے اور اس سال
دو بار دور کیا سو مجکو معلوم ہوتا ہے کہ میری موت قریب ہے اسواسطے مین رونے لگی تھی پھر دوسری بار حضرت نے میرے کان مین کہا کہ میرے بعد میرے
اہل بیت سے تو ہی پہلے مریگی خدا سے ڈرتی رہیو اور صبر کیجیو مین تیرا بہتر پیشوا ہون اور کہا تو اس سے راضی نہین ہوتی کہ بہشتی عورتون کی سردار ہووے
یا یون فرمایا کہ مسلمانون کی عورتون کی سردار ہو اس حدیث سے بڑی عمدہ فضیلت فاطمہ زہرا رض کی ثابت ہوئی **ق** ابْنُ عُمَرَ اَلَا تَسْمَعُوْنَ اِنَّ اللّٰهَ لَا
يُعَذِّبُ بِدَمْعِ الْعَيْنِ وَلَا بِحُزْنِ الْقَلْبِ وَلٰكِنْ يُعَذِّبُ بِهٰذَا اَوْ يَرْحَمُ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
کہ کیا تم نہین سنتے ہو کہ البتہ خدا آنکھہ کے آنسو سے اور دل کے غم سے عذاب نہین کرتا ولیکن عذاب تو اسکے سبب سے یعنی زبان سے کرتا ہے یا رحم کرتا ہے
ف مصابیح مین عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہے کہ سعد بن عبادہ بیمار تھے حضرت اونکی عیادت کو گئے اور حضرت کے ساتھ عبد الرحمن بن عوف اور سعد بن
ابی وقاص اور عبد اللہ بن مسعود تھے حضرت جب وہان پہنچے تو دیکھا کہ سعد بن عبادہ غش مین بیہوش پڑے ہین پوچھا کہ کیا یہ مرگیا لوگون نے
کہا کہ غش مین ہے تو حضرت روئے اور لوگ بھی حضرت کا رونا دیکھکر روئے پھر حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی دل مین غم کرنا اور صرف آنسو سے رونا
درست ہے اور زبان سے نوحہ کرنا اور واویلا کہنا غضب الٰہی کا سبب ہے اور اگر زبان سے انا للہ وانا الیہ راجعون کہے تو رحمت الٰہی کا سبب ہے **خ**
اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَلَا تَعْجَبُوْنَ كَيْفَ يَصْرِفُ اللّٰهُ عَنِّيْ شَتْمَ قُرَيْشٍ وَلَعْنَهُمْ يَشْتِمُوْنَ مُذَمَّمًا وَيَلْعَنُوْنَ مُذَمَّمًا وَاَنَا مُحَمَّدٌ بخاری مین
ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کیا تمکو تعجب نہین آتا کہ کیونکر حق تعالیٰ میری طرف سے قریش کی گالی اور لعنت کو پھیرتا ہے وے گالی دیتے ہین مذمم کو
اور لعنت کرتے ہین مذمم کو اور مین تو محمد ہون **ف** محمد کے معنی ہین بہت نہایت تعریف والا اور مذمم کے معنی آنا برائی والا سو قریش عداوت کے سبب سے
حضرت کو محمد نکہتے تھے مذمم کہتے تھے اور بدگوئی کرتے تھے سو حضرت نے اصحاب کو یہ احسان الٰہی جتایا کہ دیکھو کس تدبیر سے خدا نے مجکو اونکی
بدگوئی سے بچایا کہ وے تو مذمم کو بد کہتے ہین تو مجکو کیا میرا نام تو حقیقت مین محمد ہے **م** حُذَيْفَةُ بْنُ الْيَمَانِ اَلَا رَجُلٌ يَأْتِيْنَا بِخَبَرِ الْقَوْمِ
جَعَلَهُ اللّٰهُ مَعِيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ **قَالَهَا** ثَلٰثًا لَيْلَةَ الْاَحْزَابِ مسلم مین حذیفہ بن یمان رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کیا ایسا کوئی
نہین جو ہمکو قوم کفار کی خبر لادے تو خدا اوسکو قیامت مین میرے ساتھ کرے یہ حضرت نے تین بار جنگ احزاب کی رات مین فرمایا **ف** جنگ احزاب یعنی

۱۴۰۸

۹

جنگ خندق مین قریش وغیرہ کفار نے ہجوم کرکے مدینہ گھیر رکہا تہا سو ایک رات نہایت سرد ہوا چلی شدت سردی سے کسیکو ہلنے کی طاقت نہ تہی اوس وقت حضرت نے یہ حدیث فرمائی کہ کوئی کافرون کی خبر لاوے تو یہ عالی درجہ پاوے حذیفہ سے روایت ہی کہ حضرت نے تین بار یہ فرمایا لیکن کسیکو جرات نہوئی پہر حضرت نے مجہسے فرمایا کہ اے حذیفہ تو اوٹھ اور اونکی خبر لا تو مجکو اب کچہہ عذر نہ رہا اسواسطے کہ میرا نام لیا خواہ مخواہ مجکو جانا پڑا اور حضرت نے فرمایا کہ چپکے خبر لا وہان کسیکو چہیڑیو مت جب حضرت کے پاس سے چلا تو مجکو ایسا معلوم ہوتا تہا جیسے کہ مین حمام مین ہون جب مین وہان پہونچا تو مینے ابو سفیان کو دیکہا کہ آگ سے اپنی پیٹہہ سینکتا ہی مینے چاہا کہ ایک تیر اوسکو مارون لیکن حضرت کی بات یاد کرکے مین رک رہا پہر مین پلٹ آیا اور حضرت کو اونکی خبر پہونچائی تو حضرت نے اپنا کملی جسپر نماز پڑہتے تہے مجکو اوڑہایا مین گرمی پاکر صبح تک سو گیا جب صبح ہوئی تو حضرت نے فرمایا کہ اوٹھ اے بڑے سونے والے اس حدیث سے حذیفہ کی عمدہ فضیلت ثابت ہوئی

۱۱ ۴۱ م جابر الا لا یبیتن رجل عند امراۃ ثیب الا ان تکون ناکحا او ذا محرم مسلم مین جابر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خبردار ہو کہ مرد رات کو اوس عورت پاس رہے جو کواری نہین مگر یہ کہ اوسکا خاوند ہو یا رشتہ دار محرم ہو ف بیگانی عورت پاس مرد کو رہنا اور خلوت کرنا حرام ہی خواہ رات ہو خواہ دن کواری عورت ہو یا بیاہی یا بیوہ لیکن اس حدیث مین کواری عورت پاس رہنے سے صاف منع نہین فرمایا اسواسطے کہ اکثر عادت یون ہی کہ کواری پاس اجنبی مرد نہین رہتا

۱۲ ۴۱ م ابن عمر الا من کان حالفا فلا یحلف الا باللہ بخاری مین عبداللہ بن عمر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خبردار ہو کہ جو قسم کہایا چاہے تو سوا خدا کے کسیکی قسم نکہاوے ف جاہلیت کفر مین عادت تہی کہ بتون کی اور اپنے باپ دادون کی قسم کہاتے تہے سو اونکو منع فرمایا اسواسطے کہ قسم اوسیکے نام کی چاہیے جو سبکا مالک ہو مخلوق کی قسم کہانا درست نہین

۱۳ ۴۱ م جندب بن عبداللہ الا وان من کان قبلکم کانوا یتخذون قبور انبیاءھم وصالحیھم مساجد الا فلا تتخذوا القبور مساجد انی انھاکم عن ذلک مسلم جندب بن عبداللہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خبردار ہو کہ جو لوگ تم سے پہلے تہے وے اپنے پیغمبرون اور اولیا کی قبرون کو مسجدین بنا لیتے تہے خبردار ہو جاو سو تم قبرون کو مسجدین نہ بنائیو مین تمکو اس سے منع کرتا ہون ف قبرستان مین نماز پڑہنا اسواسطے منع ہی کہ اسمین شبہہ پڑتا ہی کہ غیر خدا کی عبادت ہوتی ہی بلکہ اول شرک عالم مین اسی طرح سے رائج ہوا اسواسطے حضرت نے تاکید تمام اسکو منع کیا معلوم ہوا کہ قبر کو سجدہ کرنا حرام ہی اور اگر عبادت کی نیت ہی تو صاف کفر ہی فصل اس فصل مین وے حدیثین ہین جنکے سر الم ہو

۱۴ ۴۱ ق عبداللہ بن عمرو الم اخبر انک تصوم ولا تفطر وتصلی اللیل فلا تفعل فان لعینک حظا ولنفسک حظا ولاھلک حظا فصم وافطر وصل ونم وصم من کل عشرۃ ایام یوما ولک اجر تسعۃ قال انی اقوی لذلک قال فصم صیام داود علیہ السلام وقال فانک اذا فعلت ذلک ھجمت عینک ونفھت نفسک بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمرو سے روایت ہی کہ حضرت نے مجہسے فرمایا کیا مجکو خبر نہین پہونچی کہ تو روزہ رکہا کرتا ہی اور افطار نہین کرتا اور رات بہر نماز پڑہا کرتا ہی سو ایسا نکیا کر اسواسطے کہ تیری دونون آنکہون کا حصہ ہی یعنی

اور تیری جان کا حصہ ہی اور تیری جورو کا حصہ ہی سو روزہ رکھہ اور کبھی کھا اور رات کو نماز پڑھ اور سو یا بھی کر اور روزہ رکھا کر ہر ایک دس روز مین ایک دن کا اور تجکو یکی
اوس دن کے سوا نو دن کا ثواب ملیگا اور دوسری روایت یون ہی کہ اللہ جو تو یون ہی کریگا تو دونون تیری آنکھین ناتوانی سے اندر گہس جاوینگی اور ضعیف ہو جاویگی
تیری جان **ف** عبد اللہ بن عمرو اس حدیث کے راوی نہایت عابد مرد تھے اونھون نے نکاح کیا تھا شب و روز عبادت مین مشغول رہتے جورو سے خبر نہوتے
ایک روز عمرو بن عاص عبد اللہ کے باپ گھر مین آئے تو بہو کو دیکھا کہ پرانے میلے کپڑے پہنے ہی اسکا سبب پوچھا اوس عورت نے کہا کہ میرا خاوند مجھے خبر
نہین ہوتا شب و روز عبادت مین مشغول رہتا ہی تو اونکے باپ نے عبد اللہ کی شکایت حضرت سے کی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی تو ایسی عبادت
کرتا ہی کہ اپنی جان اور اپنی جورو کا حق ضائع کرتا ہی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عبادت مین اعتدال اور توسط خدا کو پسند ہی نہ اتنی افراط جس کر کے حقوق ضائع ہون
نہ اتنی تفریط اچھی کہ جانور کی طرح جماع اور خواب و خور مین مشغول ہو کر عبادت سے غافل رہے **م** عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ اَلَمْ تَرَ اٰيَاتٍ اُنْزِلَتْ هٰذِهِ اللَّيْلَةَ لَمْ
يُرَ مِثْلُهُنَّ قَطُّ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ مسلم مین عقبہ بن عامر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تو نے نہین دیکھا ان
آیتون کو جو اس رات کو اوتری ہین انکے برابر کسینے کبھی نہین دیکھین یعنی قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس **ف** لبید بن عاصم یہودی نے حضرت پر جادو
کیا تہا بال مین گیارہ گرہین دی تہین جب قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس کی گیارہ آیتین اوتری تو گیارہ گرہین کہل گئین حضرت کو صحت حاصل
ہوئی یہ جو فرمایا کہ انکے برابر کوئی آیت نہین یعنی دفع سحر اور حفظ بلیات کے واسطے یہ دونون سورتین بے نظیر ہین **م** اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَلَمْ تَرَوْا الْاِنْسَانَ
اِذَا مَاتَ شَخَصَ بَصَرُهٗ قَالُوْا بَلٰى قَالَ فَذٰلِكَ حِيْنَ يَتْبَعُ بَصَرُهٗ نَفْسَهٗ مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا تم کیا نہین دیکھتے ہو
آدمی کو جب مر جاتا ہی تو اوسکی آنکھہ اوپر کی طرف کھلی رہجاتی ہی لوگون نے کہا کیون نہین حضرت نے فرمایا سو وہ اوس وقت ہوتا ہی جب کہ اوسکی بینائی جان کی
پیروی کرتی ہی **ف** یعنی جان کے ساتھہ بینائی بھی نکل جاتی ہی یہ سبب ہو آنکھہ کے کھلے رہنے کا **ق** عَائِشَةُ اَلَمْ تَرَيْ اَنَّ قَوْمَكِ حِيْنَ بَنَوُا الْكَعْبَةَ
اقْتَصَرُوْا عَنْ قَوَاعِدِ اِبْرَاهِيْمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَا تَرُدُّهَا عَلٰى قَوَاعِدِ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ لَوْلَا حِدْثَانُ قَوْمِكِ بِالْكُفْرِ لَفَعَلْتُ بخاری اور
مسلم مین حضرت عائشہ سے روایت ہی کہ حضرت نے مجھسے فرمایا کہ تو نے نہین دیکھا کہ تیری قوم یعنی قریش نے جب کعبہ بنایا تو اونھون نے ابراہیم کی بنیادون سے کم کر دیا تو مینے
کہا یا رسول اللہ آپ اوسکو پھر کے بنائے ابراہیم کی بنیاد پر حضرت نے فرمایا کہ اگر تیری قوم کے کفر کا زمانہ قریب نہوتا تو مین یون ہی کرتا **ف** کفر کے زمانہ مین کفار قریش نے کعبہ بنایا
تو خرچ کی کمی سے حضرت ابراہیم کی قدیم بنیاد سے شمال کی طرف جدھر حطیم ہی سات ہاتھہ کم کر دیا حضرت نے اوسکو دوبارہ اسواسطے نہ بنایا کہ قریش نو مسلم تھے اونکو رنج ہوتا
کہ پیغمبر نے ہماری بنائی عمارت کو مٹایا شاید اسلام سے پھر جاتے **ق** اَبُوْ بَكْرٍ اَلْمْ يَأْنِ لِلرَّحِيْلِ **قَالَهٗ** لَهٗ بَعْدَ خُرُوْجِهٖ اِلَى الْمَدِيْنَةِ بخاری اور مسلم مین ابو بکر صدیق
سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا ابھی کوچ کا وقت نہین آیا یہ حضرت نے صدیق اکبر سے کہا اپنے نکلنے کے بعد مدینے کی طرف **ف** حضرت نے جب مکے سے ہجرت کا ارادہ کیا تو تین دن

۱۴۱۵

۱۴۱۶

۱۴۱۷

۱۴۱۸

غار میں پوشیدہ رہے چوتھی شب مدینہ کی طرف روانہ ہوئے تمام رات چلے جب دن چڑھا اور گرمی ہوئی تو حضرت کو صدیق نے ایک پتھر کے سایہ تلے سلایا جب حضرت جاگے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ سفر میں رفیق سے صلاح مشورہ ضرور چاہیے

فصل اس فصل میں وہ حدیثیں ہیں جنکے سرے پر أفلا ہے

۴۱۹ **ق** أبو هريرة أفلا أعلمكم شيئا تدركون به من سبقكم وتسبقون به من بعدكم ولا يكون أحد أفضل منكم إلا من صنع مثل ما صنعتم قالوا بلى يا رسول الله قال تسبحون وتكبرون وتحمدون دبر كل صلاة ثلاثا وثلاثين مرة بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کیا میں تمکو وہ چیز بتلاؤں جس سے تم اپنی اگلی امتوں کے رتبے پا جاؤ اور اپنے پچھلے لوگوں سے بڑھ جاؤ اور نہو کوئی تم سے بہتر مگر وہی شخص جو کرے جیسا تم نے کیا اصحاب نے کہا ہاں یا رسول اللہ ایسی چیز ضرور بتلائیے حضرت نے فرمایا کہ سبحان اللہ کہو اور الحمد للہ کہو اور اللہ اکبر کہو ہر ایک نماز کے پیچھے تینتیس تینتیس بار **ف** محتاج اصحاب نے حضرت سے کہا کہ یا حضرت جو ہم عبادت کرتے ہیں مالدار لوگ بھی وہی کرتے ہیں لیکن وے ہم سے بڑھ گئے زکوۃ اور خیرات دیتے ہیں اور یہ ہم سے نہیں ہو سکتا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی

۴۲۰ **ق** عائشة أفلا أكون عبدا شكورا **قاله** حين قيل له أتتكلف هذا وقد غفر لك ما تقدم من ذنبك وما تأخر بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کیا میں شکرگزار بندہ نہوں یہ حضرت نے فرمایا جب کہ حضرت سے لوگوں نے کہا آپ کیوں اتنی تکلیف اٹھاتے ہیں اور حال تو یہ ہے کہ البتہ آپ کی تو اگلی پچھلی بھول چوک سب معاف ہو گئی ہے **ف** حضرت شب خیزی اور تہجد کی نماز اتنی کثرت سے کرتے تھے کہ آپکے قدم ورم کر گئے تب اصحاب نے عرض کی کہ آپ کس واسطے اتنی مشقت اور تکلیف اٹھاتے ہیں آپ کی بھول چوک کی مغفرت کا خدا نے قرآن میں وعدہ کیا ہے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی یہ میری عبادت گناہ ہی بخشانے کے واسطے نہیں ہے اپنے رب کے احسان کا شکر ادا کرتا ہوں کہ میری مغفرت کا وعدہ کیا مجکو افضل الانبیا کیا بندگی کی مجکو توفیق دی معلوم ہوا کہ بندہ کسی طرح خدا کی بندگی سے بے حاجت نہیں ہو سکتا اگر مغفرت ہوئی تو اوسکی شکرگزاری واجب ہے اور یہ جو بعضے جاہل فقیر کہتے ہیں کہ جب آدمی کامل ہو گیا اور خدا رسیدہ ہوا تو اوسکو عبادت کی کچھ حاجت نہیں اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ یہ نہایت غلط بات ہے اسواسطے کہ حضرت سے زیادہ خدا رسیدہ کون ہے جسکو عبادت کی حاجت نہو

۴۲۱ **م** عبد الله بن جعفر بن أبي طالب أفلا تتقي الله في هذه البهيمة التي ملكك الله إياها فإنه يشكو إلي أنك تجيعه وتدئبه **قاله** لرجل من الأنصار حين دخل حائطه فإذا فيه جمل فلما رآه حن وذرفت عيناه مسلم میں عبداللہ بن جعفر بن ابی طالبؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا تو کیا خدا سے نہیں ڈرتا اس جانور یعنی اونٹ کے مقدمے میں جسکو خدا نے تیری ملکیت میں دیا ہے سو البتہ وہ اونٹ تو مجھ سے گلہ کرتا ہے کہ تو اوسکو بھوکھا رکھتا ہے اور ہمیشہ اوس سے محنت لیتا ہے حضرت نے ایک انصاری مرد کے باغ میں جب حضرت اوسکے احاطے والے باغ میں گئے تو وہاں ایک اونٹ تھا جب اوس اونٹ نے حضرت کو دیکھا تو اوسنے آواز کی اور اوسکی دونوں آنکھوں سے آنسو بہے **ف** جب اونٹ رویا تو حضرت نے اوسکے سر پر ہاتھ پھیرا اور پوچھا کہ یہ کسکا اونٹ ہے تب انصاری نے کہا کہ میرا ہے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یہ حدیث معجزہ ہے کہ

۱۴۲۱ جانور بھی حضرت کو پہچانتے تھے معلوم ہوا کہ بے زبان جانوروں پر بھی شفقت اور رحم کرنا واجب ہے جو رحم نکرے وہ گنہگار ہے عذاب کے لائق ق انس اَلَا تَخْرُجُوْنَ
مَعَ رَاعِيْنَا فِيْ اِبِلِهٖ فَتُصِيْبُوْنَ مِنْ اَبْوَالِهَا وَاَلْبَانِهَا قَالَهٗ لِنَفَرٍ مِّنْ عُكْلٍ اَوْ عُرَيْنَةَ بخاری اور مسلم میں انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تم
باہر نہیں نکلتے ہمارے چرانے والے کے ساتھ اپنے اونٹوں میں تو پاؤ اونکے پیشاب اور دودھ کو یہ حضرت نے قوم عکل یا قوم عرینہ کے چند لوگوں سے فرمایا ف
کچھ آدمی اوس قوم کے مدینے میں بیمار ہوئے اونکو جلندر تھا حضرت کے اونٹ چرائی پر مدینے سے باہر تھے اونکو وہاں چرانے والے کے ساتھ بھیجا جب وہاں اونٹوں کا
پیشاب اور دودھ پیکر چنگے ہوئے تو چرانے والے کو مار کے اونٹوں کو لیچلے پھر حضرت پاس پکڑے آئے حضرت نے اونکے ہاتھ پاؤں کٹوا ڈالے اور انکھوں میں
سلائیاں پھروائیں اور اونکو میدان میں ڈالدیا کہ پیاس کے مارے مر گئے

فصل اس فصل میں وہ حدیثیں ہیں جنکے سرے پر ہمزہ اور واو ہے

۱۴۲۳ ق انس اَلَّذِيْ اَمْشَاهُ عَلٰى رِجْلَيْهِ فِي الدُّنْيَا قَادِرٌ عَلٰى اَنْ يُّمْشِيَهٗ عَلٰى وَجْهِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بخاری اور مسلم میں انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
جسنے اوسکو دنیا میں اوسکے دونوں پاؤں پر چلایا کیا وہ قادر نہیں اسپر کہ قیامت کے دن اوسکو اوسکے مونہہ کے بل چلاوے ف ایک شخص نے حضرت سے پوچھا
کہ قرآن میں خدا فرماتا ہے کہ قیامت میں کافر مونہہ کے بل چلینگے کس طرح سے ہوسکیگا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی جسنے پاؤں میں چلنے کی طاقت دی وہ مونہہ
میں بھی دے سکتا ہے یعنی خدا کے آگے سب مشکل چیزیں آسان ہیں

۱۴۲۴ ق انس اَلَيْسَ يَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ يَعْنِيْ مَالِكَ بْنَ الدُّخْشُمِ
قَالُوْا اِنَّهٗ يَقُوْلُ ذٰلِكَ وَمَا هُوَ فِيْ قَلْبِهٖ قَالَ لَا يَشْهَدُ اَحَدٌ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَيَدْخُلَ النَّارَ اَوْ تَطْعَمَهٗ بخاری مسلم
میں انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا وہ اسکی گواہی نہیں دیتا کہ سوائے خدا کے کوئی معبود برحق نہیں اور اسکی کہ میں خدا کا رسول ہوں مراد اس سے مالک بن
دخشم ہے اصحاب نے کہا وہ تو یہ کہتا ہے لیکن اوسکے دل میں اسکا اعتقاد نہیں یعنی وہ منافق ہے حضرت نے فرمایا کہ کوئی ایسا نہیں جو لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی گواہی
دیوے پھر دوزخ میں پیٹھے یا یوں فرمایا کہ اوسکو دوزخ کھاوے ف حضرت کے اصحاب منافقوں کا ذکر کرتے تھے مگر زیادہ تر نفاق کی نسبت مالک بن دخشم کی
طرف کی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی جسنے توحید اور رسالت کی گواہی دی وہ بہشتی مسلمان ہے اور اگر اوسکے دل میں اسکا اعتقاد نہوگا تو خدا اوسکو سمجھ لیگا ہمکو
اوسکی تفتیش کچھ ضرور نہیں ہمکو ظاہر کا حکم ہے

۱۴۲۵ م ابوذر اَوَلَيْسَ قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لَكُمْ مَا تَصَدَّقُوْنَ اِنَّ بِكُلِّ تَسْبِيْحَةٍ صَدَقَةً وَّكُلِّ تَكْبِيْرَةٍ صَدَقَةً
وَكُلِّ تَحْمِيْدَةٍ صَدَقَةً وَكُلِّ تَهْلِيْلَةٍ صَدَقَةً وَاَمْرٌ بِالْمَعْرُوْفِ صَدَقَةٌ وَنَهْيٌ عَنْ مُّنْكَرٍ صَدَقَةٌ وَفِيْ بُضْعِ اَحَدِكُمْ صَدَقَةٌ قَالُوْا يَا
رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيَاْتِيْ اَحَدُنَا شَهْوَتَهٗ وَيَكُوْنُ لَهٗ فِيْهَا اَجْرٌ قَالَ اَرَاَيْتُمْ لَوْ وَضَعَهَا فِيْ حَرَامٍ اَكَانَ عَلَيْهِ فِيْهَا وِزْرٌ فَكَذٰلِكَ اِذَا وَضَعَهَا
فِي الْحَلَالِ كَانَ لَهٗ اَجْرٌ قَالَهٗ لِنَاسٍ مِّنْ اَصْحَابِهٖ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ذَهَبَ اَهْلُ الدُّثُوْرِ بِالْاُجُوْرِ يُصَلُّوْنَ كَمَا نُصَلِّيْ وَيَصُوْمُوْنَ
كَمَا نَصُوْمُ وَيَتَصَدَّقُوْنَ بِفُضُوْلِ اَمْوَالِهِمْ مسلم میں ابوذر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کیا خدا نے تمکو وہ نہیں دیا جسکا تم صدقہ دو البتہ ہر ایک بار سبحان اللہ کہنا

ونٹ بازو نکو

خدا قادر ہے
کافروں کو سر
روز محشر کا

اسلام ظاہر
بو سید ساری

نور بہ

صدقہ ہی اور ایکبار اللہ اکبر کہنا صدقہ ہی اور ایکبار الحمد للہ کہنا صدقہ ہی اور ایکبار لا الہ الا اللہ کہنا صدقہ ہی اور نیک بات بتلانا صدقہ ہی اور بری کام سے روکنا صدقہ ہی
اور تمہارے جماع کرنے مین صدقہ ہی اصحاب نے کہا یا رسول اللہ کیا ہم مین سے کوئی تو اپنی شہوت کا کام کرے اور اوسمین بہی اوسکو ثواب ہوگا یعنی اپنی لذت مین
ثواب ہونے کی کیا وجہ ثواب تو عبادت مین ہوتا ہی حضرت نے فرمایا بہلا بتلاؤ تو کہ اگر اپنی شہوت کو حرام مین رکہے یعنی زنا کرے تو البتہ اوسپر عذاب ہوگا
تو اسی طرح جب اوس شہوت کو حلال مین رکہا تو اوسکو ثواب ہوگا یعنی ثواب شہوت پر نہین بلکہ خدا کی طاعت پر ہی کہ اوسنے اپنی شہوت کو حرام سے روکا
حلال مین صرف کیا یہ حضرت نے اپنے چند اصحاب سے کہا جنہون نے کہا تہا کہ یا رسول اللہ مالدار لوگ تو ثواب لیگئے وے نماز پڑہتے ہین جیسے ہم پڑہتے ہین اور روزہ
رکہتے ہین جیسے ہم رکہتے ہین اور اپنی حاجت سے زیادہ مالون کو صدقہ دیتے خدا کی راہ مین خرچ کرتے ہین **ف** یعنی صدقے اور خیرات کا ثواب صرف مال ہی
پر موقوف نہین کہ تمکو افسوس آوے بلکہ ہر ایک نیک عمل مین خیرات کا ثواب حاصل ہی یہان تک کہ جماع مین بہی ثواب ہی جماع مین ثواب وسی وقت ہی جب نیت

١٤٣٦ بخیر کرے یعنی حکم خدا جانکے کرے نیک اولاد کی اوس سے امید رکہے **م** اَبُو سَعِيدٍ اَوَكُلَّمَا انْطَلَقْنَا غُزَاةً فِي سَبِيلِ اللهِ تَخَلَّفَ رَجُلٌ فِي عِيَالِنَا
لَهُ نَبِيبٌ كَنَبِيبِ التَّيْسِ عَلَيَّ اَنْ لَا اُوتٰى بِرَجُلٍ فَعَلَ ذٰلِكَ اِلَّا نَكَّلْتُ بِهٖ مسلم مین ابو سعید سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا ہم جب جاوین جہاد
کی راہ مین غازی ہوکر تو رہ جایا کریگا کوئی مرد ہم مسلمانون کے جورو لڑکون مین اوسکی آواز ہی جیسے بکرے کی آواز جماع کے وقت مجہپر یہ بات لازم ہوئی کہ جو مرد ایسا
میرے پاس لایا جاویگا جسنے یہ کیا تو مین اوسکے سبب سے ضرور اوسپر عذاب کرونگا اور ایسی سزا دونگا کہ لوگون مین عبرت ہو جاوے **ف** بعضے لوگ جماع کے شوق
جورو کی محبت سے حضرت کے ساتہہ جہاد مین شریک ہوئے تہے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور بعضی روایت مین یون آیا ہی کہ جب ماعز نے زنا کا اقرار کیا حضرت نے
اوسکی سنگساری کا حکم کیا پہر خطبے مین یہ حدیث فرمائی یعنی جہاد مین نہ جانا اور گہر رہنے کا یہی انجام ہی کہ لوگ زنا مین گرفتار ہوتے ہین اور یہ جو فرمایا کہ اوسکی آواز جیسے

١٤٣ بکرے کی تو حقارت کے واسطے اور اسواسطے کہ بکرا اکثر جماع مین مشغول رہتا ہی **ق** اَبُو هُرَيْرَةَ اَوَلِكُلِّكُمْ ثَوْبَانِ **قَالَهُ** لِسَائِلٍ سَالَ عَنِ الصَّلٰوةِ
فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تم لوگون مین ہر ایک کے پاس دو دو کپڑے ہین یہ حضرت نے اوس شخص سے کہا جسنے
ایک کپڑے مین نماز پڑہنے کو پوچہا **ف** یعنی اگر ایک کپڑے مین نماز درست نہو تو عرب مین اکثر لوگون کی نماز نہو کس واسطے کہ تم عرب لوگون مین ہر ایک کے

١٤٢ پاس تو دو دو کپڑے نہین ہوتے **م** عَائِشَةُ اَوَمَا شَعَرْتَ اَنِّي اَمَرْتُ النَّاسَ بِاَمْرٍ فَاِذَا هُمْ يَتَرَدَّدُوْنَ **ق** وَلَوْ اَنِّي اسْتَقْبَلْتُ مِنْ اَمْرِي
مَا اسْتَدْبَرْتُ مَا سُقْتُ الْهَدْيَ مَعِي حَتّٰى اَشْتَرِيَهُ ثُمَّ اَحِلُّ كَمَا حَلُّوْا مسلم مین حضرت عائشہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تو نے نجانا کہ
مینے لوگون کو ایک کام کا حکم کیا سو وے تو تردد کرتے ہین یعنی اوسپر عمل نہین کرتے یہان تک تو صرف مسلم کی روایت ہی اگلی روایت بخاری اور مسلم دونون کی ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ اگر مین اپنا حال آگے سے جانتا جو پیچہے جانا تو قربانی کو اپنے ساتہہ نہانک لاتا یہان تک کہ مکے مین مول لیتا تو مین بہی احرام اوتار دیتا جیسا لوگون نے اوتارا **ف**

حضرت نے حجۃ الوداع میں حج کی نیت سے احرام باندھا اور قربانی ساتھ لی جب مکے میں پہنچے تو حکم کیا کہ جسکے ساتھ قربانی نہو وہ اپنا احرام اوتار کر حج سے عمرہ کرے
میں پھر احرام باندھے تو اصحاب کو احرام اوتارنے میں تردد تھا اسواسطے کہ حضرت نے احرام نہ اوتارا تھا سو فرمایا کہ میں قربانی ساتھ لانے سے ناچار ہوگیا اگر میں پہلے
جانتا تو مکے میں قربانی خرید کرتا جیسے لوگوں نے احرام اوتارا میں بھی اوتارتا **فصل** اس فصل میں وے حدیثیں ہیں جنکے سرے پر اما ہی **ق** جابرؓ اَمَا اِنَّكَ ۱۴۲۹
قَادِمٌ فَاِذَا اَقْدِمْتَ فَالْكَيْسَ الْكَيْسَ **قَالَہٗ** لہ بخاری اور مسلم میں جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا خبردار ہو جا کہ البتہ تو اپنے گھر میں آنے
والا ہے تو جب تو اپنے گھر میں آئیو تو ہوشیاری کیجیو ہوشیاری کیجیو یہ حضرت نے جابرؓ سے فرمایا **ف** جابرؓ سے روایت ہی کہ میں تازہ نکاح کر کے جہاد میں حضرت کے
ساتھ گیا تھا جب ہم وہاں سے پھرے اور مدینے کے قریب پہنچے تو حضرت نے پوچھا کہ کیا تو نے نکاح کیا ہی میں نے کہا ہاں تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی کہ ہوشیاری
کیجیو یعنی جماع کرنا لڑکے حاصل کرنے کے واسطے ہی فقط آب ہی منظور نہ رکھنا اور تو سفر سے آتا ہی کثرت سے جماع نہ کرنا کہ ناتوانی ہوگی اور اگر عورت کو
حیض کے دن ہوں تو صبر کرنا کہ وہ پاک ہو جاوے تو شتابی نہ کیجیو **ق** مَيْمُوْنَةُ بِنْتُ الْحَارِثِ اَمَا اِنَّكِ لَوْ اَعْطَيْتِهَا اَخْوَالَكِ كَانَ اَعْظَمَ لِاَجْرِكِ ۱۴۳۰
قَالَہٗ لَهَا لَمَّا اَعْتَقَتْ وَلِيْدَةً بخاری اور مسلم میں حضرت میمونہ بنت حارثؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خبردار ہو تو اگر اوس لونڈی کو اپنے ماموں کو
دیتی تو تیرا ثواب اسمیں بہت بڑا ہوتا یہ حضرت نے حضرت میمونہؓ سے فرمایا جب کہ انہوں نے ایک لونڈی آزاد کی **ف** حضرت میمونہ حضرت کی بی بی تہیں
انہوں نے ایک لونڈی تہی وہ حضرت کے پوچھے آزاد کی رات کو یہ حال حضرت سے کہا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ صلہ رحم کا ثواب یعنی برادر
پروری کا آزاد کرنے سے زیادہ تر ہی **م** اَبُوْ قَتَادَةَ اَمَا اِنَّهٗ لَيْسَ فِي النَّوْمِ تَفْرِيْطٌ اِنَّمَا التَّفْرِيْطُ عَلٰى مَنْ لَّمْ يُصَلِّ الصَّلٰوةَ حَتّٰى يَجِيْءَ وَقْتُ ۱۴۳۱
الصَّلٰوةِ الْاُخْرٰى فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ فَلْيُصَلِّهَا حِيْنَ يَنْتَبِهُ لَهَا فَاِذَا كَانَ الْغَدُ فَلْيُصَلِّهَا عِنْدَ وَقْتِهَا **قَالَہٗ** غَدَاةَ لَيْلَةِ
التَّعْرِيْسِ بَعْدَ مَا صَلَّى الْفَجْرَ مسلم میں ابو قتادہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خبردار ہو کہ ماجرا یوں ہی کہ نیند میں کچھ تقصیر نہیں تقصیر تو اوس شخص پر ہی
جو نماز نہ پڑھے یہاں تک کہ دوسری نماز کا وقت آجاوے سو جو شخص کہ ایسا کرے یعنی سونے سے اوسکی نماز قضا ہو جاوے تو قضا کی نماز پڑھے جس وقت کہ
اوس سے آگاہ ہو پھر جب کل ہو تو کل کی نماز وقت پر پڑھے یعنی یوں نہ کرے کہ جس وقت آج کی قضا پڑھے کل کی بھی نماز بھی اوسی وقت پر پڑھے اس خیال سے کہ
آج سے شاید وقت بدل گیا یہ حضرت نے لیلۃ التعریس کی صبح کو کہا نماز فجر کی قضا کرنے کے بعد **ف** حضرت جہاد سے پھرے اور رات بھر چلے تھوڑی رات
رہے سوئے اور چند اصحاب کو چوکی پر مقرر کیا کہ نماز کے وقت جگا دیویں ایسا اتفاق ہوا کہ سب سو گئے نماز فجر کی قضا ہوگئی ان سبھوں نے اول حضرت جاگے وہاں سے
بڑھ کے قضا کی نماز پڑھی اصحاب نے کہا کہ اس ہماری تقصیر کا کیا کفارہ ہی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی **ق** ابْنُ عَبَّاسٍ اَمَا اِنَّهُمَا يُعَذَّبَانِ وَمَا يُعَذَّبَانِ فِيْ ۱۴۳۲
كَبِيْرٍ اَمَّا اَحَدُهُمَا فَكَانَ يَمْشِيْ بِالنَّمِيْمَةِ وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَكَانَ لَا يَسْتَتِرُ مِنْ بَوْلِهٖ وَيُرْوٰى لَا يَسْتَنْزِهُ بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہی کہ

حضرت نے فرمایا کہ خبردار ہو کہ مقبرون دونون پر عذاب ہوتا ہے اور ان پر کسی مشکل کام مین عذاب نہین ہوتا اون دو کو ایک تو چغلی کے واسطے آمدرفت کیا کرتا تھا اور دوسرا پیشاب سے کنارہ نکرتا تھا اور دوسری روایت یون ہے کہ پیشاب سے طہارت نکرتا تھا **ف** حضرت دو قبرون پر گذرے اور ایک ٹہنی کھجور کی چیر کے دونون قبرون گاڑدی اور فرمایا کہ جب تک یہ تر رہین گی تو خدا کی تسبیح کرین گی اوسکی برکت سے انکے عذاب مین تخفیف ہوگی پہر یہ حدیث فرمائی یعنی چغلخوری سے بچنا اور پیشاب آرین کرنا طہارت کرنا ایسے کام نہین جو آدمی پر مشکل ہون دوسری حدیث مین آیا ہے کہ اکثر قبر کا عذاب پیشاب کی نجاست سے ہوتا ہے

۴۳۳ — **ابو سعید** اَمَا اِنِّي لَمْ اَسْتَحْلِفْكُمْ تُهْمَةً لَكُمْ وَلٰكِنَّهُ اَتَانِي جِبْرَئِيلُ فَاَخْبَرَنِي اَنَّ اللّٰهَ يُبَاهِي بِكُمُ الْمَلَائِكَةَ **قَالَهُ** حِيْنَ خَرَجَ عَلٰى حَلْقَةٍ مِنْ اَصْحَابِهٖ فَقَالَ مَا اَجْلَسَكُمْ قَالُوْا اَجْلَسَنَا نَذْكُرُ اللّٰهَ وَنَحْمَدُهٗ عَلٰى مَا هَدَانَا لِلْاِسْلَامِ وَمَنَّ بِهٖ عَلَيْنَا قَالَ اٰللّٰهِ مَا اَجْلَسَكُمْ اِلَّا ذَاكَ قَالُوْا اٰللّٰهِ مَا اَجْلَسَنَا اِلَّا ذَاكَ مسلم مین ابو سعید سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا خبردار ہو کہ مینے تمسے بدگمان ہو کر تمکو قسم نہین دلائی لیکن میرے پاس جبرئیل آیا اوسنے مجھکو خبر دی کہ البتہ خدا تمہارے سبب سے فرشتون سے فخر کرتا ہے یہ حضرت نے اوسوقت فرمایا جب کہ حضرت اپنے اصحاب کی محفل پر گذرے تو فرمایا کہ کس چیز نے تمکو بٹھلایا اصحاب نے کہا ہم بیٹھے خدا کی یاد کرتے ہین اور اوسکی تعریف کرتے ہین کہ اوسنے ہمکو اسلام کی راہ بتلائی اور اوسکے سبب سے ہمپر احسان کیا حضرت نے فرمایا تمکو خدا کی قسم ہے کہ تمکو اسکے سوا اور کسی کام نے تو نہین بٹھلایا اصحاب نے کہا خدا کی قسم ہمکو سوا یاد الٰہی کے اور کسی کام نے نہین بٹھلایا **ف** معمول ہے کہ کمال خوشی مین کبھی اپنے دوست سے یقینی بات کو قسم دلا کر پوچھتے ہین تاکہ دوبارہ تازہ خوشی حاصل ہو اسی قسم کی حضرت نے اصحاب کو قسم دلائی پہر کمال شفقت سے فرما بھی دیا کہ میرا قسم دلانا بدگمانی کے سبب سے نہین کہ اصحاب کو رنج نہو اور یہ جو فرمایا کہ ذاکرون کے سبب سے فرشتون مین خدا فخر کرتا ہے یعنی اونکی خوبی اور کثرت ثواب بیان کرتا ہے کہ باوجودیکہ بنی آدم شہوت اور غضب کے جال مین گرفتار ہین پہر بھی میری یاد سے غافل نہین ہوتے اس حدیث سے ذکر کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی

۴۳۴ — **سعد بن ابی وقاص** اَمَا تَرْضٰى اَنْ تَكُوْنَ مِنِّيْ بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسٰى غَيْرَ اَنَّهٗ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ **قَالَهُ** لِعَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عِنْدَ خُرُوْجِهٖ اِلٰى غَزْوَةِ تَبُوْكَ بخاری اور مسلم مین سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تو اس سے راضی نہین کہ تو میرے نزدیک بمنزلہ ہارون کے موسیٰ کے نزدیک مگر فرق اتنا ہے کہ میرے بعد کوئی پیغمبر نہین یہ حضرت نے علی مرتضیٰ سے فرمایا جنگ تبوک کے چلتے وقت **ف** منافقون نے طعنہ دیا تھا کہ علی کو حضرت اپنے ساتھہ نہین لیے جا ذلیل جان کے اونکو گھر مین چھوڑے جاتے ہین تب حضرت نے علی مرتضیٰ کے دلاسے کے واسطے یہ حدیث فرمائی باقی بیان اس حدیث کا پانچوین باب مین مفصل ہو چکا ہے

۴۳۵ — **عمرو بن العاص** اَمَا عَلِمْتَ اَنَّ الْاِسْلَامَ يَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهٗ وَاَنَّ الْهِجْرَةَ تَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهَا وَاَنَّ الْحَجَّ يَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهٗ **قَالَهُ** لَهٗ حِيْنَ قَبَضَ يَدَهٗ عَنِ الْبَيْعَةِ فَقَالَ مَا لَكَ يَا عَمْرُو قَالَ اَرَدْتُّ اَنْ اَشْتَرِطَ قَالَ تَشْتَرِطُ مَاذَا قَالَ اَنْ يُغْفَرَ لِيْ مسلم مین عمرو بن عاص سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کیا تو نہین جانتا کہ بیشک اسلام اگلے گناہون کو ڈھا دیتا ہے اور ہجرت اگلے گناہون کو ڈھا دیتی ہے اور حج اگلے گناہون کو

ڈھالتا ہی حضرت سے عمرو بن عاصؓ سے کہا جب کہ اونسے بیعت کرنے سے اپنا ہاتہہ کھینچ لیا تو حضرت نے فرمایا کہ ای عمرو تجکو کیا ہوا جو تو نے بیعت نہ کی عمرو نے کہا کہ مین چاہتا ہون کہ شرط کرون حضرت نے فرمایا کون سی شرط کریگا اونسے کہا اپنی مغفرت کی شرط **ف** جب کافر مسلمان ہوا تو اوسکے گناہ خواہ ظلم خواہ کبیرہ خواہ صغیرہ معاف ہو جاتے ہین اسلام کی برکت سے کسی چیز کا مواخذہ باقی نہین لیکن ہجرت اور حج سے صغیرہ گناہ معاف ہوتے ہین کبیرہ گناہ نہین معاف ہوتے مگر بطریق خرق عادت ہرچند اس حدیث مین کچہہ کبیرہ اور صغیرہ کی قید نہین لیکن شریعت کا قاعدہ یہی ہی کہ سوائے اسلام کے اور عبادات سے صرف صغیرہ معاف ہوتے ہین لیکن جلال الدین سیوطی نے بخاری کی شرح مین لکہا ہی کہ بعضی روایت مین آیا ہی کہ حج سے صغیرہ کبیرہ سب معاف ہو جاتے ہین واللہ اعلم

١٤٣٦ **م** اَبُوْهُرَيْرَةَ اَمَا لَوْ قُلْتَ حِيْنَ اَمْسَيْتَ اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ لَمْ تَضُرَّكَ **قَالَہٗ** لِرَجُلٍ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا لَقِيْتُ مِنْ عَقْرَبٍ لَدَغَتْنِي الْبَارِحَةَ مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا خبردار ہو کہ اگر تو شام کے وقت یون کہتا کہ اعوذ بکلمات اللہ التامات من شر ما خلق یعنی مین پناہ مانگتا ہون خدا کی پورے تاثیر والے کلامون کے سبب تمام مخلوقات کے شر سے تو تجکو ضرر کرتے یہ حضرت نے اوس مرد سے کہا جسنے کہا تہا یا رسول اللہ کیا ہی تکلیف مجکو بچہو سے ہوئی کہ اوسنے مجکو رات کو کاٹا **ف** معلوم ہوا کہ اس دعا مین دفع موذیات کی تاثیر ہی

١٤٣٧ **ق** اَبُوْهُرَيْرَةَ اَمَا وَاَبِيْكَ لَتُنَبَّأَنَّهٗ اَنْ تَصَدَّقَ وَاَنْتَ صَحِيْحٌ شَحِيْحٌ تَخْشَى الْفَقْرَ وَتَأْمُلُ الْغِنٰى زَادَ مُسْلِمٌ وَتَأْمُلُ الْبَقَاءَ ثُمَّ اتَّفَقَا وَلَا تُمْهِلْ حَتّٰى اِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُوْمَ قُلْتَ لِفُلَانٍ كَذَا وَلِفُلَانٍ كَذَا وَقَدْ كَانَ لِفُلَانٍ تَفَرَّدَ مُسْلِمٌ بِقَوْلِهٖ اَمَا وَاَبِيْكَ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خبردار ہو تیرے باپ کی قسم ہی کہ البتہ تجکو اپنے سوال کی خبر معلوم ہو جاویگی بہتر صدقہ یہ ہی کہ تو خیرات کرے جس حالت مین کہ تو تندرست اور بخیل ہو محتاجی سے ڈرتا ہو اور مالداری کی امید رکہتا ہو مسلم مین اتنی روایت زیادہ کی کہ تجکو زندگی کی امید ہو پہر بخاری اور مسلم دونون نے اس روایت مین اتفاق کیا اور خیرات کرنے مین دیر مت کر یہان تک کہ مرنے لگے اور روح حلق مین پہونچے اوس وقت تو یون کہے کہ فلانے کو اتنا اور فلانے کو اتنا اور وہ تو فلانے وارث کا ہو چکا صرف مسلم مین اما وابیک کی روایت ہی **ف** ایک مرد نے حضرت سے پوچہا کہ مین اپنے مال کو کیونکر صدقہ کرون اور کون سی خیرات افضل ہی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی خیرات کرنا صحت کی حالت مین افضل ہی کہ مال دینے کو جی نچاہے زندگی کی امید ہو ورنہ نہین کہ جب جان نکلنے لگے تو وصیت شروع کی کہ فلانے کو اتنا مال دینا اور فلانے کو اتنا اسواسطے کہ اگر اوس وقت نہ کسیکو دیگا تو بہی مال اسکے ہاتہہ سے گیا اور غیرون کا یعنی وارثون کو

١٤٣٨ **ق** الْمُسَيَّبُ بْنُ حَزْنٍ اَمَا وَاللّٰهِ لَاَسْتَغْفِرَنَّ لَكَ مَا لَمْ اُنْهَ عَنْكَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اِلٰى قَوْلِهٖ اَصْحَابُ الْجَحِيْمِ **قَالَہٗ** لِاَبِيْ طَالِبٍ عِنْدَ وَفَاتِهٖ بخاری اور مسلم مین مسیب بن حزنؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا خبردار ہو خدا کی قسم مین تیرے واسطے مانگے جاؤنگا جب تک مجکو تیری بخشش مانگنے سے روک نہوگی پہر خدا نے یہ آیت اوتاری کہ پیغمبر اور ایماندارونکو لائق نہین کہ مشرکون کے واسطے دعا

دعا کرین مغفرت کی اگرچہ اونکے قرابتی ہون حال آنکہ اونپر ظاہر ہو چکا ہو کہ مشرک دوزخی لوگ ہین یہ حضرت نے ابی طالب کے مرتے وقت فرمایا **ف**
ابو طالب کے مرتے وقت حضرت نے کہا کہ ای چچا لا الہ الا اللہ کہہ لے تو مین خدا سے تیری مغفرت کے واسطے حجت کرونگا ابو جہل نے کہا کہ ای ابو طالب اپنے باپ
دادے کا دین مت چھوڑنا دیر تک حضرت کلمہ کہنے کو فرماتے رہے اور ابو جہل وغیرہ ورغلاتے رہے آخر کو ابو طالب نے کہا کہ مین عبد المطلب کے دین پر مرتا ہون تب
حضرت نے یہ حدیث فرمائی پھر حضرت کو طلب مغفرت بھی منع ہوئی ابو طالب حضرت کے چچا حضرت پر نہایت مدد کرتے تھے اسواسطے حضرت کو انکی مغفرت

۴۳۹ کی بہت آرزو تھی **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَمَا يَخْشٰى اَحَدُكُمْ اِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ قَبْلَ الْاِمَامِ اَنْ يُّحَوِّلَ اللّٰهُ رَاْسَهٗ رَاْسَ حِمَارٍ اَوْ يَجْعَلَ اللّٰهُ صُوْرَتَهٗ صُوْرَةَ
حِمَارٍ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تم مین کوئی ڈرتا نہین جب کہ امام سے پہلے اپنا سر اوٹھاتا ہو کہ خدا اوسکے سر کو گدھے کے سر سے
بدل ڈالے یا خدا اوسکی صورت کو گدھے کی صورت کر ڈالے **ف** یعنی جو سجدے سے اپنے امام کے قبل سر اوٹھاوے وہ نادان ہو حقیقت مین گدھا ہو اور ظالم
آدمی کہ اپنے امام کی اطاعت نہین کرتا یا یہ مطلب کہ ایسے مرد کی سزا آخرت مین ایسی ہوگی خلاصہ مطلب یہ کہ مقتدی جلدی نکرے اوسپر امام کی اطاعت

۴۴۰ واجب ہو **فصل** اس فصل مین وہ حدیثین ہین جنکے سرے پر مثل ہو **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ مَثَلُ الْبَخِيْلِ وَالْمُتَصَدِّقِ مَثَلُ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا
جُبَّتَانِ اَوْ جُنَّتَانِ مِنْ حَدِيْدٍ اِذَا هَمَّ الْمُتَصَدِّقُ بِصَدَقَةٍ اِتَّسَعَتْ عَلَيْهِ حَتّٰى تُعَفِّيَ اَثَرَهٗ وَاِذَا هَمَّ الْبَخِيْلُ بِصَدَقَةٍ
تَقَلَّصَتْ عَنْهُ وَانْضَمَّتْ يَدَاهُ اِلٰى تَرَاقِيْهِ وَانْقَبَضَتْ كُلُّ حَلْقَةٍ اِلٰى صَاحِبَتِهَا فَيَجْتَهِدُ اَنْ يُّوَسِّعَهَا فَلَا يَسْتَطِيْعُ
وَيُرْوٰى فَلَا تَتَّسِعُ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ بخیل اور خیرات کرنے والے کی کہاوت جیسے دو مردون کی کہاوت جن
پر دو کرتے یا دو زرہین ہون لوہے کی جب کہ ارادہ کرتا ہی خیرات کرنے والا خیرات کا تو اوسپر زرہ کشادہ ہو کر لمبی چوڑی ہو جاتی ہو یہان تک کہ اوسکے نقش
قدم پر گھسٹتی جاتی ہو اور جب بخیل خیرات کا ارادہ کرتا ہو تو اوسکی زرہ سمٹ جاتی ہو اور اوسکے دونون ہاتھ گردن تک کھچ جاتے ہین اور ہر ایک حلقہ زرہ کا دوسرے
حلقے سے بھڑ جاتا ہو تو وہ کوشش کرتا ہو کہ زرہ کشادہ ہو سو نہین کر سکتا اور دوسری روایت یون ہو کہ زرہ نہین کشادہ ہوتی **ف** یعنی سخی جب خیرات
کا ارادہ کرتا ہو تو اوسکا سینہ کشادہ ہو جاتا ہو ہاتھ دل کی اطاعت کرتے ہین دینے کے وقت خوب پھیلتے ہین بخلاف بخیل کے کہ خیرات کرتے اوسکا دل تنگی
کرتا ہو تو دینے کو ہاتھ نہین پھیلتے گویا کہ سینے اوسکے ہاتھ پکڑ لیتے خلاصہ مطلب یہ کہ سخی کمال خوشی سے خیرات کرتا ہو اور بخیل کی خیرات کرتے جان نکلتی ہو

۴۴۱ اور روح قبض ہوتی ہو **م** اَبُوْ مُوْسٰى مَثَلُ الْبَيْتِ الَّذِيْ يُذْكَرُ اللّٰهُ فِيْهِ وَالْبَيْتِ الَّذِيْ لَا يُذْكَرُ اللّٰهُ فِيْهِ مَثَلُ الْحَيِّ وَالْمَيِّتِ
مسلم مین ابو موسی سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ اوس گھر کی مثل جسمین خدا کا ذکر ہوتا ہو اور اوس گھر کی جسمین خدا کی یاد نہین ہوتی جیسے زندہ اور مردے

۴۴۲ کی مثل یعنی جس گھر مین خدا کی یاد ہوتی ہو وہ بابرکت اور بارونق ہو اور جسمین خدا کی یاد نہین وہ بے برکت ہو **م** جابر مَثَلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ كَمَثَلِ نَهْرٍ جَارٍ

نزول الکتب سید سہ باب

غَمْرٍ عَلٰى بَابِ اَحَدِكُمْ يَغْتَسِلُ مِنْهُ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسَ مَرَّاتٍ مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ پانچون نمازون کی مثل جیسے جاری دریا
گہرے کی مثل کہ کسیکے دروازے پر ہووے اور پانچ بار ہر روز اوسمین نہاوے یعنی ایسا شخص گناہون سے پاک رہیگا جیسے پانچ وقت کا نہانے والا میل سے صاف رہتا ہی
النُّعْمَانُ بْنُ بَشِيْرٍ مَثَلُ الْقَائِمِ فِيْ حُدُوْدِ اللّٰهِ وَالْوَاقِعِ فِيْهَا كَمَثَلِ قَوْمٍ اِسْتَهَمُوْا عَلٰى سَفِيْنَةٍ فَاَصَابَ بَعْضُهُمْ اَعْلَاهَا وَبَعْضُهُمْ
اَسْفَلَهَا فَكَانَ الَّذِيْنَ فِيْ اَسْفَلِهَا اِذَا اسْتَقَوْا مِنَ الْمَاءِ مَرُّوْا عَلٰى مَنْ فَوْقَهُمْ فَقَالُوْا لَوْ اَنَّا خَرَقْنَا فِيْ نَصِيْبِنَا خَرْقًا وَلَمْ نُؤْذِ مَنْ فَوْقَنَا
فَاِنْ تَرَكُوْهُمْ وَمَا اَرَادُوْا هَلَكُوْا جَمِيْعًا وَاِنْ اَخَذُوْا عَلٰى اَيْدِيْهِمْ نَجَوْا وَنَجَوْا جَمِيْعًا بخاری مین نعمان بن بشیرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ اوسکی مثل جو خدا کی حدون پر کھڑا ہی یعنی گناہ نہین کرتا اور جو اون حدون مین گر پڑا یعنی گناہون مین ڈوبا اوس قوم کی مثل ہی جنھون نے قرعہ ڈالکے جہاز مین
اپنا اپنا مکان ٹھہرایا سو بعضون نے اوسکا اوپر کا مکان پایا اور بعضون نے تلے کا مکان پایا سو جو لوگ تلے رہے جب اونھون نے پانی چاہا تو اپنے اوپر والون پر گذرے تو تلے
والون نے کہا کہ اگر ہم اپنے حصے کے مکان کو پانی کے واسطے توڑ پھاڑ لیوین اور اپنے اوپر والون کو آمد و رفت کی تکلیف سے بچاوین تو اچھی بات ہی سو اگر اوپر
والون نے تلے والون کو اونکی خواہش پر چھوڑا یعنی توڑنے سے منع نکیا تو اوپر اور تلے کے سب ہلاک ہوئے یعنی ڈوبینگے اور اگر اونکے ہاتھ پکڑ لیے تو اوپر والے
خود بھی بچے اور تلے والے بھی سب بچے ف یعنی جو لوگ کہ ایک شہر یا ایک گھر مین رہتے ہون بعضے اونمین سے گناہون سے اور خلاف شرع کامون سے بچتے ہون اور
بعضے بدکامون مین مشغول ہون اور متقی لوگ باوجود قدرت کے گنہگارون کو بدکامون سے نہ روکین تو آخرت کے عذاب مین دونون شریک ہین اور اگر دنیا مین عذاب آویگا تو
سب برباد ہونگے خواہ متقی لوگ بدکامون سے راضی ہون یا ناراض جیسے کہ کشتی اگرچہ اکثر مضبوط ہو لیکن ایک سوراخ سے ڈوبتی ہی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نہی عن المنکر
یعنی خلاف شرع کام سے لوگون کو روکنا واجب ہی اسواسطے کہ برے کام جب کثرت سے ہوتے ہین تو اوسمین سبکی بربادی ہی ق ابن عمر مَثَلُ الْقُرْاٰنِ مَثَلُ
الْاِبِلِ الْمُعَقَّلَةِ اِنْ عَقَلَهَا صَاحِبُهَا اَمْسَكَهَا وَاِنْ تَرَكَهَا ذَهَبَتْ بخاری و مسلم مین عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قرآن کی مثل بندھے
اونٹ کی سی مثل ہی کہ اگر اوسکے مالک نے باندھے رکھا تو اوسکو اپنے قابو مین بند رکھا اور اگر اوسکو رسی سے چھوڑ دیا تو جاتا رہا ف یعنی حافظ قرآن کو لازم ہی کہ ہمیشہ دور
کرتا رہے نہین تو بھول جاویگا ق ابو موسی مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِيْ يَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ مَثَلُ الْاُتْرُجَّةِ رِيْحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا طَيِّبٌ وَمَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِيْ
لَا يَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ مَثَلُ التَّمْرَةِ لَا رِيْحَ لَهَا وَطَعْمُهَا حُلْوٌ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِيْ يَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ مَثَلُ الرَّيْحَانَةِ رِيْحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا مُرٌّ
وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِيْ لَا يَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ كَمَثَلِ الْحَنْظَلَةِ لَيْسَ لَهَا رِيْحٌ وَطَعْمُهَا مُرٌّ بخاری و مسلم مین ابو موسیؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اوس ایماندار
کی مثل جو قرآن پڑھا کرتا ہی ترنج یعنی میٹھے نیبو کی مثل ہی کہ اوسکی بو بھی اچھی اور اوسکا مزہ بھی اچھا اور اوس ایمان دار کی
مثل جو قرآن نہین پڑھا کرتا چھوہارے کی سی مثل ہے کہ اوسمین بو نہین اور اوسکا مزہ میٹھا ہی اور اوس منافق

کی مثل جو قرآن پڑھا کرتا ہی دونا مروے کی سی مثل ہی کہ اوسکی بو اچھی اور اوسکا مزہ کڑوا اور اوس منافق کی مثل جو قرآن نہین پڑھا کرتا اندراین کے پھل کی سی
مثل ہی کہ اوسمین بو نہین اور مزہ اوسکا کڑوا ف یعنی مومن قرآن خوان مین دو صفتین ہین ایک باطنی یعنی اعتقاد دلی اوسکو میٹھا مزہ فرمایا اور دوسری
ظاہری جسکا اثر لوگون کو پہونچتا ہی اوسکو خوشبو کے ساتھہ مثال دی یعنی مومن قرآن خوان کا ظاہر اور باطن دونون بہتر ہی اور جو مومن کہ قرآن خوان
نہین اوسکا باطن ایمان کے سبب سے اچھا مگر ایمان کا ظاہری اثر نہین اور منافق قرآن خوان مین ظاہری اثر ہی مگر باطنی نہین کہ اوسکا اعتقاد درست نہین
اور جو منافق کہ قرآن خوان نہین نہ ظاہر اوسکا اچھا نہ باطن

۴۴۶ ق جابر مَثَلُ الْمُؤْمِنِ مَثَلُ السُّنْبُلَةِ تُحَرِّكُهَا الرِّيحُ فَتَقُومُ مَرَّةً وَتَقَعُ أُخْرَى وَمَثَلُ الْكَافِرِ مَثَلُ الْأَرْزَةِ لَا تَزَالُ قَائِمَةً حَتَّى تَنْقَعِرَ بخاری اور مسلم مین جابر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مومن کی مثل بالی کی سی مثل ہی کہ اوسکو ہوا
ہلاتی ہی تو کبھی اوٹھتی ہی اور کبھی گرتی اور کافر کی مثل صنوبر کی مثل ہی کہ ہمیشہ کھڑا رہتا ہی یہان تک کہ جڑ سے اوکھڑ جاوے ف صنوبر کا درخت سخت ہوتا ہی ہوا کم جھکتا ہی
اور اگر سخت ہوا چلے تو جڑ سے اوکھڑ جاتا ہی جیسے تاڑ اور کھجور کا درخت خلاصہ مطلب یہ کہ مومن ہمیشہ بلا اور مصیبت مین گرفتار رہتا ہی تو اوسکے گناہون مین تخفیف
ہو جاتی ہی اور کافر کو مصیبت کم ہوتی ہی اور اگر ہوئی تو ثواب سے محروم ہی یعنی مومن کو لازم ہی کہ رنج اور مصیبت سے نہ گھبراوے اوسکو خدا کا احسان سمجھے اور اپنے گناہون کا
کفارہ بوجھے

۴۴۷ م النُّعْمَانُ بْنُ بَشِيرٍ مَثَلُ الْمُؤْمِنِينَ فِي تَوَادِّهِمْ وَتَرَاحُمِهِمْ كَمَثَلِ الْجَسَدِ إِذَا اشْتَكَى بَعْضُهُ تَدَاعَى سَائِرُهُ بِالسَّهَرِ وَالْحُمَّى مسلم مین نعمان بن بشیر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ایماندارون کی مثل آپس کی محبت اور ترحم مین بدن کی سی مثل ہی جب کہ بعض بدن بیمار اور
بیکل ہوا تو باقی عضو بدن کے بیخوابی اور تپ مین شریک ہو جاتے ہین ف یعنی اگر آنکھہ مین درد ہو تو تمام بدن کو بیکلی ہوتی ہی اسی طرح ایماندارون کی آپس کی محبت
کا حال ہی کہ اگر کسی ایماندار کو رنج اور تکلیف ہو تو سب اوسمین شریک ہین یعنی مقتضا کمال ایمان کا یہ ہی کہ ایسی محبت آپس مین حاصل کرین اور جسکو غیر کا رنج دیکھکر
رنج نہو اور باوجود قدرت کے اوسکو بلا نہ چھوڑاوے اوسکے ایمان مین نقصان ہی

۴۴۸ م ابْنُ عُمَرَ مَثَلُ الْمُنَافِقِ كَمَثَلِ الشَّاةِ الْعَائِرَةِ بَيْنَ الْغَنَمَيْنِ تَعِيرُ إِلَى هَذِهِ مَرَّةً وَإِلَى هَذِهِ مَرَّةً مسلم مین عبداللہ بن عمر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ منافق کی مثل اوس بکری کی سی مثل ہی جو ماری ماری پھرتی ہو دو
گلون کے درمیان یعنی دو ریوڑ کے درمیان مین کبھی اس ریوڑ مین جھک پڑتی ہو اور کبھی اوسمین ف یعنی منافق شک اور شبہے مین گرفتار ہی کبھی ایمان کی بات سنکر
ایمان کی طرف جھکتا ہی اور کبھی کفر کی بات سنکر کفر کی طرف جھکتا ہی وہ کمبخت نہ ادھر کا نہ ادھر کا

۴۴۹ م جابر مَثَلِي وَمَثَلُكُمْ كَمَثَلِ رَجُلٍ أَوْقَدَ نَارًا فَجَعَلَ الْجَنَادِبُ وَالْفَرَاشُ يَقَعْنَ فِيهِ وَهُوَ يَذُبُّهُنَّ عَنْهَا وَأَنَا آخِذٌ بِحُجَزِكُمْ عَنِ النَّارِ وَأَنْتُمْ تَفَلَّتُونَ مِنْ يَدَيَّ مسلم مین جابر رض سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ میری مثل اور تمہاری مثل اوس مرد کی سی مثل ہی جسنے آگ جلائی تو اوسمین ٹڈے اور پتنگے گرنے لگے اور وہ آگ سے ہانکتا جاتا ہی اور مین
پکڑنے والا ہون تمہاری کمرگاہ کو دوزخ سے اور تم چھڑا لے بھاگے جاتے ہو میرے ہاتھہ سے ف یعنی تم شہوات اور گناہون مین ایسے گرتے ہو جیسے کیڑے آگ مین گرتے ہین

اور مین ہزار ہزار حکمت سے منع کرتا ہون سو روکتا ہون جیسے کوئی کسیکا پٹکا پکڑ کے روکتا ہو لیکن تم نہین رکتے اس حدیث سے حضرت کی کمال شفقت اپنی امت گنہگار پر ثابت ہوتی ہے

۴۵۰ ق جابر مثلي ومثل الانبياء كرجل بنى دارا فاكملها واحسنها الا موضع لبنة فجعل الناس يدخلونها ويتعجبون ويقولون لولا موضع اللبنة زاد مسلم فانا موضع اللبنة جئت فختمت الانبياء بخاری اور مسلم مین جابر رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میری مثل اور پیغمبرون کی مثل اوس مرد کی سی مثل ہے جسنے ایک گھر بنایا تو اوسکو پورا بنایا اور ستھرا تیار کیا مگر ایک انیٹ کا مکان رہنے دیا اور لوگ اوس گھر مین جانے لگے اور تعجب کرنے لگے اور کہنے لگے اس انیٹ کا مکان کیون نہ تیار ہوا مسلم نے اتنی روایت اور زیادہ کی ہے سو مین اوس انیٹ کا مکان ہون مین اس طرح آیا کہ مینے پیغمبرون کو ختم کیا

ف یعنی نبوت کا محل بدون خاتم النبیین کے ناتمام تہا جب حضرت تشریف لائے تو محل پورا ہوگیا جتنے عمدہ کمالات بشر مین ممکن تھے وہ حضرت پر ختم ہوگئے اسی واسطے آپکا نام حضرت خاتم النبیین ہوا سوا کوئی کمال باقی نہین رہا جو کوئی پیغمبر حضرت کے بعد آکر اوسکا جلوہ گر ہوتا

فصل اس فصل مین وے حدیثین ہین جنکے سرے پر ایاکم اور ایاک ہے

۴۵۱ ق ابو سعيد اياكم والجلوس في الطرقات فقالوا يا رسول الله ما لنا من مجالسنا بد نتحدث فيها فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم فاذا ابيتم الا المجلس فاعطوا الطريق حقه قالوا وما حق الطريق يا رسول الله قال غض البصر وكف الاذى ورد السلام والامر بالمعروف والنهي عن المنكر بخاری اور مسلم مین ابو سعید رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بچو راہون کی بیٹھنے سے تو صحابہ نے کہا یا رسول اللہ ہمکو تو راہون مین بیٹھنے سے کوئی چارہ نہین کہ ہم وہان آپسمین بات چیت کرتے ہین سو حضرت نے فرمایا تو اگر تم وہان کی نشست کے بغیر نہین رہتے تو راہ کا حق ادا کرو صحابہ نے کہا راہ کا کیا حق ہے یا رسول اللہ حضرت نے فرمایا کہ اجنبی عورت اور لوگون کے عیبون سے آنکھ کو نیچے جھکانا اور لوگون کی تکلیف دینے والی چیز کو دور کرنا یعنی انیٹ پتھر اور کانٹا ہٹانا اور سلام کا جواب دینا اور نیک بات سکھلانا اور بد کام سے روکنا ف یعنی اول تو راہ مین بیٹھنا بہتر نہین اور اگر کچھ ضرورت ہو تو راہ کا حق ادا کرے

۴۵۲ ق عقبة بن عامر اياكم والدخول على النساء فقال رجل من الانصار يا رسول الله افرايت الحمو فقال الحمو الموت بخاری اور مسلم مین عقبہ بن عامر رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بچو عورتون پاس جانے سے تو ایک انصاری مرد نے پوچھا یا رسول اللہ بھلا خاوند کے رشتے دارون کا حال تو بتلائیے کہ یہ لوگ بھی عورت پاس جاوین یا نہ جاوین حضرت نے فرمایا کہ خاوند کے رشتے دارون کا عورت پاس جانا موت ہے یعنی ہلاکی اور فساد کا سبب ہے

ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خاوند کے رشتے دارون کو جیسے دیور جیٹھ کو خلوت مین عورت پاس جانا یا بدون شرعی پردے کے عورت کا سامنے آنا درست نہین

۴۵۳ خ ابو هريرة اياكم والظن فان الظن اكذب الحديث بخاری مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بچو بدگمانی سے اسواسطے کہ بدگمانی بڑی جھوٹی بات ہے ف یعنی بے تحقیق صرف اپنے گمان پر کسی مسلمان سے بدظن ہونا نہایت بے اصل بات ہے

۴۵۴ ق انس اياكم ودعوة المظلوم وان كان كافرا بخاری اور مسلم مین انس رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بچو مظلوم کی بد دعا سے اگرچہ مظلوم کافر ہو ف یعنی کسی مسلمان اور کافر کا حق

۱۴۵۵ نہ ستاؤ کہ مظلوم کی دعا تیر بہدف ہے ھ ابو قتادة اياكم وكثرة الحلف في البيع فانه ينفق ثم يمحق مسلم مین ابو قتادہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
کہ بچو زیادہ قسم کھانے سے بیچنے مین اسواسطے کہ قسم بکری کو رواج دیتی ہے پھر برکت کو گھٹاتی ہے ف یعنی بیچنے والا بار بار جھوٹھی قسم اس طرح کھاوے کہ واسطہ یہ چیز اتنے کی ہے
۱۴۵۶ اور فلانا شخص اتنی قیمت مجکو دیتا تھا مینے نہ بانا سو فرمایا کہ اسمین ہر چند آدمی دھوکھا کھاتا ہے اور چیز بک جاتی ہے لیکن اوس مال مین برکت نہین رہتی ق ابو هريرة اياكم
والوصال خ اياكم والوصال بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بچو پے درپے طی کے روزون سے صرف بخاری کی روایت مین لفظ مکرر ہے یعنی
دوبار حضرت نے فرمایا کہ بچو طی کے روزون سے بچو طی کے روزون سے ف وصال اور طی کا روزہ اوسکو کہتے ہین کہ دو روز یا زیادہ برابر روزہ رکھے اور بیچ مین کچھ نہ کھاۓ
۱۴۵۷ معلوم ہوا کہ طی کا روزہ مکروہ ہے اور اگر طاقت نہو تو حرام ہے ھ ابو هريرة اياك والحلوب قاله لابي الهيثم بن التيهان مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ بچ دودھ والے جانور کے ذبح کرنے سے یہ حضرت نے ابو الہیثم بن تیہان سے فرمایا ف ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت ایک روز گھر سے نکلے
تو صدیق اکبر اور فاروق اعظم کو دیکھا فرمایا کہ تم کسواسطے گھر سے نکلے ہو اونھون نے کہا کہ بھوکھ کے سبب سے حضرت نے فرمایا کہ قسم خدا کی مین بھی اسی واسطے نکلا
ہون پھر حضرت اور اصحاب ابو الہیثم انصاری کے گھر گئے وے گھر مین نتھے اونکی جورو نے حضرت کو کمال خوشی اور نہایت تعظیم سے لیا پھر ابو الہیثم آئے تو حضرت اور
اصحاب کو دیکھکر کہا کہ الحمد للہ کہ آج کے دن تو میرے برابر کسی کے گھر ایسے بزرگ مہمان نہین پھر وے ایک ٹوکری مین تر اور خشک اور گدر کھجور لائے حضرت نے
فرمایا کہ کھاؤ پھر ابو الہیثم نے چاہا کہ دودھار بکری کو ذبح کرین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی جب حضرت اور اصحاب آسودہ ہوۓ تو صدیق رض اور فاروق رض
سے کہا کہ خدا کی قسم کہ تمسے اس نعمت کا سوال ہوگا کہ تم گھر سے بھوکے نکلے تھے سو خدا نے اکو ایسی نعمت کھلائی معلوم ہوا کہ گرسنگی کی حالت مین بے تکلف دوست کے
گھر جانا اور وہان کھانا درست ہے یہ سوال مین داخل نہین حضرت نے جو دودھار جانور کے ذبح سے منع کیا تو دنیاوی مصلحت سے فرمایا کہ جسکا فائدہ سردست
موجود ہو اوسکا ذبح کرنا مناسب نہین اور یہ مطلب نہین کہ اوسکا ذبح کرنا شرع مین حرام ہے فصل اس فصل مین وے حدیثین ہین جنکے سرے پر انا ہے
۱۴۵۸ ق البراء بن عازب انا النبي لا كذب انا ابن عبد المطلب اللهم نزل نصرك قاله يوم حنين بخاری اور مسلم مین
براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مین پیغمبر ہون اسمین کچھ جھوٹھ نہین مین عبد المطلب کا بیٹا ہون الہی اپنی
مدد اوتار یہ حضرت نے جنگ حنین کے دن فرمایا ف کسی شخص نے براء بن عازب اس حدیث کے راوی سے پوچھا کہ تم اصحاب لوگ جنگ
حنین مین کیا بھاگ گئے تھے تب اونھون نے کہا کہ واللہ حضرت نے تو ہرگز پیٹھ نہین پھیری البتہ لشکر کے اگلے لوگون کے
قدم اوٹھ گئے تھے اور حضرت سفید خچر پر سوار تھے پھر جب کافرون نے حضرت کو نرغہ کرلیا تب حضرت سواری سے نیچے اوترے اور کافرون پر حملہ
کرکے یہ حدیث فرمائی حضرت نے اس کلام مین باپ دادا کے نام سے فخر نہین کیا بلکہ اپنی نبوت کی حقیقت ثابت کی اسواسطے کہ کافرون نے اہل کتاب سے سنا تھا کہ عبد المطلب کی

۱۴۵۹ اولاد میں ایک پیغمبر پیدا ہوگا جو ملک گیری کریگا م انس انا اول شفیع فی الجنۃ لم یصدق نبی من الانبیاء ما صدقت وان من الانبیاء نبیا ما یصدقہ من امتہ الا رجل واحد مسلم میں انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بہشت میں اول سفارش کرنے والا میں ہوں پیغمبروں میں کسی پیغمبر کی تصدیق نہیں ہوئی جتنی میری تصدیق ہوئی اور البتہ پیغمبروں میں بعضا ایسا بھی پیغمبر ہے جسکی ایک مرد کے سوا اوسکی امت میں کوئی تصدیق کریگا ف یعنی جتنی کثرت سے میری امت مسلمان ہوتی کسی پیغمبر کی نہیں اسواسطے اول میں ہی سفارش کرونگا بہشت میں سفارش ترقی درجات کی ہوگی

۱۴۶۰ ق ابو ھریرۃ انا اولی الناس بابن مریم الانبیاء اولاد علات ولیس بینی وبینہ نبی بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میں اور لوگوں کی نسبت قریب تر ہوں عیسی بن مریم سے پیغمبر سوتیلے بھائی ہیں اور میرے اور اوسکے درمیان کوئی نبی نہیں ف سب پیغمبروں کا دین ایک ہی ہے یعنی توحید اور عبادت شریعتیں مختلف ہیں تو گویا پیغمبر سوتیلے بھائی ٹھہرے باپ تو سبکا ایک اور مائیں کئی خلاصہ مطلب حدیث کا یہ کہ جب سب پیغمبر نبوت میں برابر ٹھہرے تو عیسی کو خاص کر کے خدا کا بیٹا کہنا محض بیجا بات ہے اور یہ جو فرمایا کہ میں عیسی سے قریب تر ہوں میرے اور اوسکے درمیان کوئی پیغمبر نہیں یعنی یہود عیسی کی پیغمبری کے منکر تھے حضرت اونکی حقیت کے گواہ ہوئے چنانچہ عیسی نے یوحنا کی انجیل میں ہمارے حضرت کی بشارت میں کہا ہے کہ میرے بعد فارقلیط آویگا میری حقیت کا گواہ ہوگا

۱۴۶۱ ق ابو ھریرۃ انا اولی بالمؤمنین من انفسھم فمن توفی من المؤمنین فترک دینا فعلی قضاؤہ ومن ترک مالا فلورثتہ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میں قریب تر مسلمانوں سے ہوں اونکی جانوں سے زیادہ سو جو کوئی مسلمانوں میں سے مرے اور اپنے اوپر قرض چھوڑ جاوے تو اوسکا ادا کرنا مجھپر لازم ہے اور جو مال چھوڑے تو اوسکے وارثوں کا حق ہے ف ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت کا ابتدائے اسلام میں معمول تھا کہ جب کوئی جنازہ آتا تو حضرت پوچھتے کہ اسنے اپنے قرض ادا ہونے کا کچھ مال چھوڑا ہے سو اگر معلوم ہوتا کہ قرض ادا ہونے کا ٹھکانا ہے تو حضرت اوسکے جنازے کی نماز پڑھتے ورنہ اگر قرض ادا ہونے کی کوئی صورت نہوتی تو خود نماز نہ پڑھتے اور مسلمانوں سے نماز پڑھنے کو فرماتے پھر جب اسلام کی فتح ہوئی اور بیت المال میں مال جمع ہوا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی قرضدار پر حضرت شاید اسواسطے نماز نہ پڑھتے تھے کہ لوگ قرض سے ڈریں اور جو کہ قرضدار ہوں وے قرض ادا کرنے میں غفلت نکریں

۱۴۶۲ م ابو ھریرۃ انا سید ولد آدم یوم القیمۃ واول من ینشق عنہ القبر واول شافع واول مشفع مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میں آدم کی اولاد کا سردار ہوں قیامت کے دن اور قبر پھٹنے والوں میں پہلا میں ہوں اور مقبول الشفاعۃ پہلا میں ہوں ف یعنی حشر میں قبریں پھٹ کر مردے زندے ہوکے نکلینگے سو اول میری قبر پھٹے گی اور اول میری شفاعت قبول ہوگی بعد اوسکے اور پیغمبروں کی یوحنا کی انجیل میں عیسی علیہ السلام نے ہمارے حضرت کی سرداری کی یوں گواہی دی ہے کہ اب میں زیادہ گفتگو تمسے نہیں کرتا اسواسطے کہ اس جہان کا سردار آتا ہے یعنی میرے بعد خاتم الانبیا صلی اللہ علیہ وسلم آتا ہے وہ تمکو سب کچھ

تعلیم کریگا میری تعلیم کی اب حاجت نہین اور یہ جو فرمایا کہ مین قیامت مین بنی آدم کا سردار ہون سو ہر چند حضرت دنیا اور آخرت دونون عالم مین بنی آدم کے سردار اور فضل البشر ہین
لیکن دنیا مین کافرون کو اوسکا یقین نہین اور قیامت مین جب کہ تمام خلق مصیبت مین گرفتار ہوگی اور پیغمبر بھی خوف الٰہی سے شفاعت نکر سکینگے اوس وقت ہمارے

۴۶۳ حضرت کی شفاعت مقبول ہوگی تو ہر ایک مسلم اور کافر پر حضرت کی سرداری اور افضلیت صاف ظاہر ہوجاوے گی م جابرؓ اَنَا شَهِيدٌ عَلَى هٰؤُلَاءِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ
يَعْنِي قَتْلَى اُحُدٍ مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین ان پر گواہ ہونگا قیامت کے دن یعنی جنگ احد کے شہیدون پر ف جنگ احد مین ستر اصحاب شہید ہوئے
حضرت دو دو لاشون کو ایک ایک قبر مین دفن کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ جو زیادہ قرآن خوان ہو اوسکو قبلے کی طرف مقدم کرو پھر یہ حدیث فرمائی یعنی مین انکی حالص

۴۶۴ شہادت کا گواہ ہون ق جریرؓ اَنَا فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ بخاری اور مسلم مین جریرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین تمہارا پیشوا اور پیشرو ہون حوض کوثر پر م ابو موسیٰؓ سے

۴۶۵ اَنَا مُحَمَّدٌ وَاَحْمَدُ وَالْمُقَفِّي وَالْحَاشِرُ وَنَبِيُّ التَّوْبَةِ وَنَبِيُّ الرَّحْمَةِ وَفِي اَطْرَافِ اَبِي مَسْعُوْدٍ وَنَبِيُّ الرَّحْمَةِ وَنَبِيُّ الْمَلْحَمَةِ وَلَمْ يَذْكُرْ وَنَبِيُّ التَّوْبَةِ
مسلم مین ابو موسیٰؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین محمد ہون اور احمد ہون اور مقفی ہون اور حاشر ہون اور نبی التوبہ ہون اور نبی الرحمہ ہون اور اطراف ابی مسعود مین یون
روایت ہی کہ نبی الرحمہ اور نبی الملحمہ ہون اور اوسمین نبی التوبہ کی ذکر نہین ف حضرت نے اس حدیث مین اپنے نام اور اپنے صفات ذکر کیے محمد کے معنی بہت سراہا اور احمد کے
معنی سب مخلوقات سے زیادہ تر تعریف کے لائق اور مقفی کے معنی سب پیغمبرون کے بعد آنے والا اور حاشر یعنی سبکا حشر آپ کے قدم پر ہوگا اور نبی التوبہ یعنی ایسا پیغمبر کہ
اوسکے ہاتھ پر بیشمار لوگون نے توبہ کی اور اوسکی امت کی توبہ مقبول ہی اور نبی الرحمہ یعنی ایسا پیغمبر جسکی شرع کے احکام مین کچھ سختی اور تنگی نہین سراسر رحمت ہی اور نبی
الملحمہ یعنی جنگ کا پیغمبر کہ تلوار سے دین کو عالم مین پھیلایا اطراف ابو مسعود ایک کتاب کا نام ہی جسکو ابراہیم بن محمد دمشقی نے کہ حدیث کے بڑے حافظ تھے تصنیف
کیا نصاری ہند مین مسلمانون پر اعتراض کرتے ہین کہ تمہارے پیغمبر نے تلوار کے زور سے اسلام کو پھیلایا اور آدمیون کو قتل کیا حالانکہ خونریزی درست نہین کسی پیغمبر نے
خونریزی نہین کی اوسکا جواب یہ ہی کہ باتفاق عقلا ظلم اور کفر نہایت بری چیز ہی اور عدل اور ایمان عمدہ چیز ہی پس جب ظالم اور کافر اپنے ظلم اور کفر کو نچھوڑے اور حق بات کو
کسی طرح نسمجھے تو اوسکا قتل کرنا عقل کے نزدیک معیوب نہین تاکہ اور لوگ اوسکی صحبت سے خراب ہون چنانچہ اگر آدمی کا ہاتھ سڑ جاوے تو اوسکا کاٹ ڈالنا بہتر ہی
تاکہ باقی اعضا سڑنے سے بچین علاوہ اسکے توریت اور زبور کو نصاری حق جانتے ہین حالانکہ توریت مین جہاد کا صاف حکم موجود ہی حضرت موسیٰ اور حضرت یوشع اور حضرت
داؤد کا جہاد عالم مین مشہور ہی جسکو شک ہو توریت مین دیکھ لے بلکہ زبور کی ۴۵ فصل مین ہمارے حضرت کی بشارت مین داؤد نے یون فرمایا کہ اے پہلوان تو جاہ و جلال سے
اپنی تلوار حمائل کرکے ان پر چڑھ کا عدالت پر سوار ہو تیرا دست راست تجھے ہیبت ناک کام دکھلاویگا اور زبور کی ۷۲ فصل مین حضرت کے حق مین خدا یون فرماتا ہی کہ وہ تیرے
بندون مین صداقت سے حکم کریگا محتاجون کو بچاویگا ظالمون کو ٹکڑے ٹکڑے کریگا جب تک آفتاب باقی رہیگا اوسکا دین اور بیادر کی اور اوسکا نام باقی رہیگا فقط
ان دونون دلیلون سے صاف معلوم ہوا کہ جہاد کرنا عمدہ کام ہی خدا کو پسند ہی اگرچہ نصاری کو ناپسند ہو اور یہ جو نصاری کہتے ہین کسی نے دونون بشارتین عیسیٰ کے حق مین ہین

سو نہا ف علماء ہو سوائے کہ تیسی نے کتب تواریخ اور کسی کا ذکر کیا او نپہلوان اور مجاہد صادق نہ ہو ن آیا بلکہ یہ دونون اشارتین ہمارے حضرت کی نبوت پر صاف
دلیل ہین ۴۶۶ م سہل بن سعد انا وکافل الیتیم کھاتین فی الجنۃ واشار بالسبابۃ والوسطی مسلم مین سہل بن سعدؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ مین
اور یتیم کا عہدہ کار اور پرورش کرنے والا بہشت مین یا اُن جیسے دونون انگلیان اور حضرت نے اشارہ کیا کلمے کی انگلی اور بیچ کی انگلی کی طرف ف یعنی یتیم کے پرورش
کرنے والے اور اوسکے مال کی حفاظت کرنے والے کا بہشت مین اتنا درجہ بلند ہو کہ میرے درجے سے ایسا اتصال ہو جیسے آپس مین دو انگلیون کو فصل اس فصل مین وہ
حدیثین ہین جنکے سر پر اسم فعل ہے ۱۴۶۷ ق عایشۃ دونکم یا بنی ارفدۃ قالہ یوم عید للسودان وکانوا یلعبون بالدرق والحراب بخاری اور
مسلم مین حضرت عایشہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا لو اپنی ڈھال اور برچھیون کو ای ارفدہ کی اولاد یہ حضرت نے عید کے دن حبشیون سے کہا اور وے کھیل رہے تھے ڈھال اور
برچھیون سے ف ارفدہ حبش کے جد کا نام ہے جسکی وے سب اولاد ہین روایت ہے کہ عید کے دن حضرت عایشہؓ کے گھر مین حضرت تھے اور حبشی مسجد کے صحن مین ڈھال اور برچھیون
سے کثرت کرتے تھے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی حضرت نے اس کھیل کو اسواسطے دیکھا کہ یہ جہاد کا وسیلہ ہے جیسے پھری گدکے کی کثرت خصوصا ایسے مباحات کا
عید کے دن کچھہ مضایقہ نہین کہ مزید سرور کا سبب ہے ۴۶۸ ق عایشۃ علی رسلک فانی ارجو ان یؤذن لی قالہ لابی بکر قبل الھجرۃ بخاری اور مسلم مین
حضرت عایشہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جلدی نکر ٹھہر جا اسواسطے کہ مین امید رکھتا ہون کہ مجکو بھی ہجرت کی اجازت ہوا چاہتی ہے یہ حضرت نے ابی بکر صدیقؓ سے کہا ہجرت
سے پہلے ف حضرت سے پہلے سب اصحاب مدینے کی طرف ہجرت کر گئے صدیق اکبر نے بھی حضرت سے ہجرت کی اجازت مانگی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی
صدیق اکبر حضرت کے ساتھہ کے لیئے منتظر رہے جب حضرت کو ہجرت کی اجازت ہوئی تو حضرت کے ہمراہ مدینے مین آئے اس حدیث سے نہایت فضیلت صدیق اکبر کی ثابت ہوئی
کہ حضرت نے اپنی رفاقت کے واسطے سواے صدیق کے کسیکو نہ ٹھہرایا ۴۶۹ ق صفیۃ بنت حیی علی رسلکما انہا صفیۃ بنت حیی بخاری اور مسلم مین حضرت صفیہ
بنت حیی سے روایت ہے کہ حضرت نے دو انصاری مردون سے کہا کہ جلدی نکرو ٹھہر جاؤ البتہ یہ عورت تو صفیہ بنت حیی ہے ف صحیح بخاری مین پوری روایت یون ہے کہ حضرت صفیہ
حضرت کی بی بی مسجد مین حضرت کی ملاقات کو آئین اور حضرت رمضان مین اعتکاف بیٹھے تھے حضرت سے بات چیت کرتی رہین رات زیادہ گئی حضرت انکو پہونچانے
چلے راہ مین دو انصاری مرد ملے تب حضرت نے اون سے یہ حدیث فرمائی یعنی یہ میری بی بی ہے اور کوئی اجنبی عورت نہین بدگمان مت ہو انصاریون نے کہا کہ سبحان اللہ
یا رسول اللہ آپ کی ذات مین بدگمانی کا کیا دخل ہے حضرت نے فرمایا کہ انسان کے بدن مین شیطان اسطرح پھرتا ہے جیسے خون مین ڈرا کہ تمہارے دل مین کچھہ بدگمانی ڈالے
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آدمی تہمت کے مکانون سے بچے اور اگر ایسے مقام مین مبتلا ہو تو اپنی صفائی لوگون مین ظاہر کر دیوے تا کہ لوگ بدگمانی مین گرفتار نہون
۴۷۰ ق ابو موسی علی رسلکم اعلمکم وابشروا ان من نعمۃ اللہ علیکم انہ لیس احد من الناس یصلی ہذہ الساعۃ غیرکم او قال ما صلی
ہذہ الساعۃ احد غیرکم قالہ حین اعتم بالصلوۃ بخاری اور مسلم مین ابو موسیؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جلدی نکرو ٹھہرو مین تمکو سکھلاتا ہون اور

خوشخبری سناتا ہون کہ اللہ خدا کا تم پر احسان ہی کہ تمہارے سوا کوئی ایسا آدمی نہین جسنے اس گھڑی نماز پڑھی ہو یا یون حضرت نے فرمایا کہ تمہارے سوا اس گھڑی مین کسی نے نماز

نہین پڑھی یہ حضرت نے اوسوقت فرمایا جب زیادہ رات گئے عشا کی نماز پڑھی **ف** ایکبار حضرت نے آدھی رات گئے نماز پڑھی اور یہ حدیث فرمائی یعنی خدا کا تم پر احسان ہی

کہ اس وقت کی عبادت تمہارے ہی واسطے خاص کی اور آدمی عبادت مین اوسوقت تمہارے شریک نہین **ھ** ۴۷۱ **ابوھریرۃ علیک السمع والطاعۃ فی عسرک و**

یسرک ومنشطک ومکرھک واثرۃ علیک مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ لیسپے اوپر لازم جان امام کی بات سننا اور اطاعت کرنا اپنی تنگی اور

آسانی مین اور اپنی خوشی اور ناخوشی مین اور اپنے اوپر غیر کی تقدیم مین **ف** یعنی حاکم جو حکم کرے اوسکی اطاعت واجب ہے خواہ وہ کام تجھپر سخت ہو یا آسان تو خوش ہو

یا ناخوش اور اوس حال مین بھی کہ حاکم تیرے اوپر غیر کو بدون اوسکی حقیت کے مقدم کرے غیر کو دیوے تجکو نہ دیوے لیکن گناہ مین اطاعت حاکم کی نہین **ھ** ۴۷۲ **ثوبان علیک**

بکثرۃ السجود فانک لن تسجد للہ سجدۃ الا رفعک اللہ بھا درجۃ وحط عنک بھا خطیئۃ قالہ لہ مسلم مین ثوبان سے روایت ہی کہ

حضرت نے فرمایا اپنے اوپر لازم جان سجدون کی کثرت اس واسطے کہ کبھی تو ایسا سجدہ نہ کریگا کہ خدا اوسکے سبب سے تیرا درجہ نہ بلند کرے اور اوسکے سبب سے تیرا گناہ نہ گھٹاوے

یہ حضرت نے ثوبان سے فرمایا **ف** ثوبان حضرت کے چیلے تھے اونھون نے حضرت سے پوچھا کہ یا حضرت مجکو وہ کام بتلائیے جو مجکو بہشت مین لیجاوے تب حضرت نے یہ حدیث

فرمائی **ھ** ۴۷۳ **جابر علیکم بالاسود البھیم ذی الطفیتین فانہ شیطان یعنی الکلب** مسلم مین جابر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اپنے اوپر لازم جانو کالے

بھجنگ کتے کا قتل کرنا جسکی آنکھون پر دو سفید داغ ہون کہ وہ شیطان ہی یعنی موذی ہی **ف** مصابیح مین جابر سے روایت ہی کہ اول حضرت نے کتون کے قتل کا حکم کیا

یہان تک کہ ایک عورت جنگل سے آئی تھی اوسکے ساتھ ایک کتا تھا وہ بھی قتل ہوا پھر حضرت نے کتون کا مارنا منع کیا اور یہ حدیث فرمائی **ق** ۴۷۴ **جابر علیکم بالاسود**

منہ فانہ اطیب قال جابر فقلت اکنت ترعی الغنم قال نعم وھل من نبی الا رعاھا بخاری اور مسلم مین جابر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اپنے

اوپر لازم جانو کالا پھل پیلو کا کہ وہ بہتر اور خوشبودار ہی جابر نے کہا پھر مینے حضرت سے کہا کہ کیا آپ بھی بکریان چراتے تھے حضرت نے فرمایا کہ ہان اور کوئی بھی ایسا پیغمبر ہی

جسنے بکریان نہین چرائین **ف** جابر سے روایت ہی کہ ہم حضرت کے ساتھ ایک منزل مین اوترے اور ہم وہان پیلو کے پھل چن چن کر کھاتے تھے تب حضرت نے یہ حدیث

فرمائی یعنی کالے پھل کھاؤ اور پیغمبرون نے بکریان اول اسواسطے چرائیان تو امت کا انتظام کرسکین **ھ** ۴۷۵ **ابوھریرۃ علیکم من الاعمال بما تطیقون فان اللہ**

لا یمل حتی تملوا مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا اپنے اوپر وہ عمل لازم پکڑو جو تم کرسکو اسواسطے کہ خدا کو ملال اور ماندگی نہین ہوتی یہان تک کہ تم تھک

جاؤ **ف** حضرت عایشہ سے بخاری مین روایت ہی کہ ہمارے یہان ایک عورت آئی اوسنے ایک رسی لٹکائی تھی رات بھر نہ سوتی تھی جب نیند کا غلبہ ہوتا تو اوسکو پکڑ لیتی

حضرت گھر مین آئے تو رسی کا حال پوچھا تو مینے اوس عورت کا حال بتلایا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی نفل عبادت جبھی تک بہتر ہی کہ خوشی سے ادا ہو اور اوس مین

جی لگے کہ خدا ثواب اور رحمت کو نہین گھٹاتا جب تک تمکو ملال اور ماندگی عبادت مین نہو **خ** ۴۷۶ **عایشۃ مھلا یا عایشۃ علیک بالرفق وایاک والعنف**

وَالْفُحْشَ بخاری مین حضرت عایشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا ای عایشہ اور نرمی اختیار کر اور بچ سختی اور بدگوئی سے ف اس حدیث کا قصہ دوسرے باب مین گذرا کہ یہودیون نے حضرت کو کوسا تھا حضرت عایشہؓ نے بھی عوض مین سخت کہا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی

فصل اس فصل مین وے حدیثین مین جن کے سرے پر لام ہی

۱۴۷۷ ق جابرٌ لَكَ الثَّمَنُ وَلَكَ الْجَمَلُ لَكَ الثَّمَنُ وَلَكَ الْجَمَلُ قَالَهُ لَهٗ بخاری اور مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تیری ہی قیمت ہی اور تیرا ہی اونٹ ہی تیری ہی قیمت ہی اور تیرا ہی اونٹ ہی یہ حضرت نے جابر سے کہا ف حضرت نے جابرؓ سے اونٹ مول لیا تھا پھر اوسکو قیمت اور اونٹ دونون بخشے پھر یہ حدیث فرمائی

۱۴۷۸ م ابو مسعودٍ عُقْبَةُ بْنُ عَمْرٍو لَكَ بِهَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ سَبْعُ مِائَةِ نَاقَةٍ كُلُّهَا مَخْطُوْمَةٌ قَالَهُ لِرَجُلٍ جَاءَ بِنَاقَةٍ مَخْطُوْمَةٍ فَقَالَ هٰذِهٖ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ مسلم مین ابو مسعودؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تجکو اس اونٹنی کے عوض سات سو اونٹنی نکیل والیان قیامت مین ملینگی یہ حضرت نے اوس مرد سے کہا جو ایک نکیل والی اونٹنی لایا پھر اوسنے کہا کہ یہ راہ خدا مین نذر ہی

۱۴۷۹ م جابرٌ لِكُلِّ دَاءٍ دَوَاءٌ فَاِذَا اُصِيْبَ دَوَاءُ الدَّاءِ بَرَأَ بِاِذْنِ اللهِ مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہر بیماری کی ایک دوا ہی پھر جب وہ دوا بیماری کو پہونچے تو خدا کے حکم سے صحت حاصل ہوتی ہی ف یعنی حقیقت مین ہر ایک بیماری کی دوا علم الٰہی مین ٹھہر چکی ہی گو اطبا کو نہ معلوم ہو پھر فرمایا کہ باوجودیکہ ہر بیماری کی دوا ہی لیکن وہ دوا اپنی تاثیر مین مستقل نہین حکیم مطلق کے حکم کی محتاج ہی یہی سبب ہی کہ سو بار آزمائی دوا بعضی جگہ مطلق نہین اثر کرتی

۱۴۸۰ ق ابن مسعودٍ وَاَنَسٍ لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بِقَدْرِ غَدْرَتِهٖ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن مسعود اور انسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا ہر ایک عہد شکن قول اور قرار توڑنے والیکا ایک جھنڈا ہوگا قیامت کے دن بقدر اوسکی عہد شکنی کے ف جھنڈے سے مطلب یہ کہ فضیحت ہو قیامت مین

۱۴۸۱ ق ابو ہریرۃ لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ يَدْعُوْ بِهَا فَاُرِيْدُ اِنْ شَاءَ اللهُ اَنْ اَخْتَبِئَ دَعْوَتِيْ شَفَاعَةً لِاُمَّتِيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہر ایک پیغمبر کی ایک مقبول دعا ہوتی ہی کہ اوسکو وہ مانگتا ہی اور مین چاہتا ہون انشاء اللہ کہ ذخیرہ کر رکھون اپنی قبول دعا کو اپنی امت کی شفاعت کے لیے قیامت کے دن ف ہر چند پیغمبرون کی بہت دعائین مقبول ہوتی ہین لیکن اونکے نزدیک یقینی مقبول دعا ایک ہی ہوتی ہی اور باقی مین امید ہوتی ہی یقین نہین سو حضرت نے فرمایا کہ مینے اپنی یقینی مقبول دعا کو اپنی امت کے واسطے رکھ چھوڑا کہ قیامت کے کٹھن دن مین اونکے کام آوے اس حدیث سے حضرت کی بیحد شفقت اپنی امت پر ظاہر ہوئی

شعر ای مسلمانون کرو شکر خدا ۞ تمنے پایا مصطفیٰ سا پیشوا ۞ دیکھو کیا امت پر تھا رحم مصطفیٰ ۞ حال محشر کا بھی ساماں کر گیا ۞ تمکو اب لازم ہی اوسکی پیروی ۞ دور کرو بدعتون کی گمرہی ۞

۱۴۸۲ خ معن بن یزید لَكَ مَا نَوَيْتَ يَا يَزِيْدُ وَلَكَ مَا اَخَذْتَ يَا مَعْنُ بخاری مین معن بن یزیدؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا تجکو ہو چکا جو تونے نیت کی ای یزید اور تیرا ہو چکا جو تونے پایا ای معن ف یزید نے زکوۃ کا مال اپنے وکیل کو دیا کہ کسی محتاج کو دیوے وکیل نے نادانستہ یزید کے بیٹے معن کو تنہائی مین دیا جب یزید کو یہ حال معلوم ہوا تب اپنے بیٹے کو حضرت پاس لیگیا اور یہ حال کہا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی تیرے اوپر سے زکوۃ ادا ہوگئی اور

اوسکو لینا درست ہوا ناداستگی کے سبب سے اور یہی مذہب ہے امام اعظم اور امام محمد کا اگر تاریکی مین باپ یا بیٹے کو زکوٰۃ دیوے نادانستگی سے تو زکوٰۃ ادا ہوجاتی ہے دوبارہ زکوٰۃ دینا ضرور نہین

۱۴۸۳ خ عَائِشَةَ لٰكِنَّ اَفْضَلَ الْجِهَادِ حَجٌّ مَبْرُوْرٌ بخاری مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تمکو افضل جہاد مقبول حج ہو ف بخاری مین روایت ہے کہ حضرت عائشہؓ نے حضرت سے کہا کہ یا رسول اللہ ہم جہاد کو افضل عبادت دیکھتے ہین اگر فرمائیے تو ہم بہی جہاد کرین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی عورتون پر جہاد فرض نہین اونکے حق مین مقبول حج جہاد کے برابر ہے مقبول حج وہ ہے جسمین گناہ نہین ق

۱۴۸۴ اَبُوْهُرَيْرَةَ لِلْعَبْدِ الْمَمْلُوْكِ الْمُصْلِحِ اَجْرَانِ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ غلام نیکوکار کو دو ثواب مین ف یعنی ایک ثواب خدا کی عبادت کا اور دوسرا ثواب مالک کی طاعت کا

۱۴۸۵ م اَبُوْهُرَيْرَةَ لِلْمَمْلُوْكِ طَعَامُهُ وَكِسْوَتُهُ وَلَا يُكَلَّفُ مِنَ الْعَمَلِ اِلَّا مَا يُطِيْقُ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا غلام کا کہانا اور کپڑا میان پر واجب ہے اور اوس سے کام نکروائے مگر جتنی اوسکو طاقت ہو

۱۴۸۶ ق جُبَيْرُ بْنُ مُطْعِمٍ لِيْ خَمْسَةُ اَسْمَاءٍ اَنَا مُحَمَّدٌ وَاَنَا اَحْمَدُ وَاَنَا الْمَاحِي الَّذِيْ يَمْحُو اللّٰهُ بِيَ الْكُفْرَ وَاَنَا الْحَاشِرُ الَّذِيْ يُحْشَرُ النَّاسُ عَلٰى قَدَمِيْ وَاَنَا الْعَاقِبُ بخاری اور مسلم مین جبیر بن مطعمؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میرے پانچ نام ہین مین محمد ہون اور احمد ہون اور مین ماحی ہون کہ خدا میرے سبب سے کفر کو مٹاتا ہے اور مین حاشر ہون کہ میرے قدم پر لوگونکا حشر ہوگا اور مین عاقب ہون یعنی پچہلا پیغمبر ہون

فصل اس فصل مین وہ حدیثین ہین جنکے مسئلے پر علم الیٰ ہین

۱۴۸۷ خ اَبُوْهُرَيْرَةَ لَمْ يَبْقَ مِنَ النُّبُوَّةِ اِلَّا الْمُبَشِّرَاتُ قَالُوْا وَمَا الْمُبَشِّرَاتُ قَالَ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ بخاری مین ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ باقی رہی پیغمبری سے مگر بشارت دینے والی چیزین کہ اصحاب نے کہا کہ بشارت دینے والی چیزین کون ہین حضرت نے فرمایا کہ ٹہیک خواب ف نبوت کا علم غیب سے آتا ہے سو فرمایا کہ غیب سے علم آنیکا سوا سچے خوابکے اب کوئی طریقہ نرہا اسواسطے کہ نبوت ختم ہوگئی

۱۴۸۸ ق اَبُوْهُرَيْرَةَ لَمْ يَتَكَلَّمْ فِي الْمَهْدِ اِلَّا ثَلٰثَةٌ عِيْسَى بْنُ مَرْيَمَ وَصَاحِبُ جُرَيْجٍ وَنَبِيٌّ صَبِيٌّ صحیح بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ لڑکا جہولے اور گود مین بولا سوا تین لڑکون کے ایک عیسیٰ بن مریم دوسرے جریج والا لڑکا اور تیسرے لڑکا اوس حالت مین کہ دودہ پیا جاتا تہا ف یعنی شیرخوارگی کی حالت مین ان تین کے سوا کوئی بچہ نہین بولا حضرت عیسیٰ کا بولنا تو قرآن مین مذکور ہے کہ حضرت مریم کی پاکدامنی اونکے کلام سے ثابت ہوئی اور جریج والے لڑکے کا قصہ یہ ہے کہ بنی اسرائیل مین جریج ایک عابد مرد تہا عبادت خانے مین نماز پڑھتا تہا کہ اوسکی ماں وہان آئی اوسنے جریج کو پکارا جریج نماز کے سبب سے نہ بولا نماز مین مشغول رہا اوسکی ماں پلٹ گئی دوسرے دن پہر اوسکی ماں اوسکے پاس آئی تو بہی وہ نماز مین تہا اوسکے پکارنے سے نہ بولا تو اوسکی ماں نے یون بددعا دی کہ الٰہی یہ نمرے جب تک حرام کار کسبیون کا موہنہ نہ دیکہ لیوے بنی اسرائیل مین جریج کی عبادت کا بہت چرچا ہوا ایک حرام کار رنڈی تہی جسکا حسن مشہور تہا اوسنے کہا کہ دیکہو مین جریج کو ڈگاتی ہون اور اوسکا تقوی طہارت کہوتی ہون سو وہ عورت بدکار اوسکے روبرو گئی اوسنے اوسکی طرف کچہ دہیان ہی نکیا تو وہ ایک چرانے والے پاس گئی جو جریج کے عبادتخانے پاس چرایا کرتا تہا

سو اوسنے اوس سے بدکاری کی جب لڑکا پیدا ہوا تو اوس بدکار عورت نے کہا کہ یہ جریج کا لڑکا ہے پھر تو سب بنی اسرائیل جریج سے بداعتقاد ہو گئے اوسکو عبادتخانے سے نکال لائے اور عبادتخانہ گرا دیا اور اوسے مارنے پیٹنے لگے جریج نے کہا تمکو کیا ہوا جو مجھکو مارتے ہو لوگون نے کہا تو نے اس کسبی سے بدکاری کی ہے تیرا لڑکا جنی ہے جریج نے کہا وہ لڑکا کہان ہے تو لوگ اوسکو سامنے لائے جریج نے کہا اب مجھکو چھوڑو نماز پڑھنے دو پھر وہ نماز پڑھ کے لڑکے کے پاس آیا اور اوسکے پیٹ مین اونگلی گڑا کر کہا کہ اے لڑکے بول کہ تیرا باپ کون ہے لڑکا بولا کہ میرا باپ فلانا چرانے والا ہے پھر تو سب لوگ جریج کو چومنے چاٹنے لگے اور کہا کہ ہم تیرا عبادتخانہ سونے کا بنا دین جریج نے کہا کہ کچھ اسکی حاجت نہین جیسا مٹی کا تہا ویسا ہی بنا دو سو ویسی طرح بنا دیا اور شیرخوار لڑکے کا قصہ مجمل یہ ہو کہ اوسکی مانے گھوڑے پر سوار ایک مرد کو دیکھا تو کہا کہ الٰہی میرے لڑکے کو ایسا کرنا اوس لڑکے نے دودھ پینا چھوڑ دیا اور کہا الٰہی مجھکو ایسا مت کرنا پھر اوسکی مانے ایک عورت کو دیکھا کہ اوسکو چوری اور حرام کاری کی علت مین مارتے تھے اوسنے کہا کہ الٰہی میرے لڑکے کو ایسا مت کرنا لڑکے نے دودھ پینا چھوڑ کے کہا کہ الٰہی مجھکو ایسا ہی کرنا پھر لڑکے نے کہا کہ وہ سوار ظالم تہا اور یہ عورت محض بے قصور ہے اسواسطے مینے تیرے خلاف دعا کی

۱۴۸۹ ق ابو ہریرۃ لم یکذب ابراھیم النبی قط الا ثلث کذبات ثنتین فی ذات اللہ قولہ انی سقیم وقولہ بل فعلہ کبیرھم ھذا وواحدۃ فی شان سارۃ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ابراہیم پیغمبر نے کبھی ایسی بات نہین کہی جو حقیقت مین سچی ہو اور ظاہر مین جھوٹھی ہو سوائے تین بار کے دو باتین خدا کے مقدمہ مین ایک اونکا یہ قول کہ مین بیمار ہون اور دوسرا یہ قول بلکہ انکے اس بڑے نے کیا اور ایک بات سارہ کے حق مین ف حضرت ابراہیم کی قوم ستارہ پرست اور بت پرست تہی سو اونکی عید کا جب دن آیا تو اونہون نے چاہا کہ حضرت ابراہیم کو لیجاوین حضرت ابراہیم نے بموجب اونکے اعتقاد کے اپنے نجانے کا حیلہ اوٹھایا ستارون کو دیکھکر فرمایا کہ مین بیمار ہون یعنی بموجب تمہارے اعتقادوں کے گردش آسمانی اسکو چاہتی ہے کہ مین بیمار ہونگا یا دلی رنج کو بیماری کہا اور جب وہ اونکی قوم عید مین شہر کے باہر گیا تو بتخانے مین جا کر سب بتونکو توڑا اور بتوڑا بڑے بت کے کندھے پر رکھدیا جب قوم نے پوچھا کہ بتون کو کسنے توڑا تو حضرت ابراہیم نے کہا اس بڑے بت نے توڑا جو کندھے پر بتوڑا رکھے ہے تو وہ شرمندہ ہوئے اپنی بت پرستی کی حماقت پر وہ لوگ بڑے بت کی نہایت تعظیم اور عبادت کرتے تھے اسی سبب سے حضرت ابراہیم نے بت شکنی کی تو گویا وہی بت توڑنے کا سبب ہوا اسواسطے حضرت ابراہیم نے اوسکی طرف توڑنے کی نسبت کی اور جب حضرت ابراہیم ملک عراق سے ہجرت کرکے شام کے ملک مین گئے تو وہان کے بادشاہ کا معمول تہا کہ خوبصورت عورت کو چھین لیتا اور اوسکے خاوند کو مار ڈالتا اور اگر بہائی ہوتا تو اوسکو نمارتا تو حضرت ابراہیم نے اپنی بی بی سارہ کو جو نہایت خوبصورت تہین فرمایا کہ اگر بادشاہ تجکو بلاوے اور تجھکو پوچھے تو یون کہیو کہ یہ شخص میرا بہائی ہے یعنی دینی بہائی ہے تو تینون باتین حقیقت مین سچ تہین اور ظاہر مین جھوٹھ ہر ابن عباس لم یکن لھم یومئذ حجۃ ولو کان لھم لدعا الصنم فیہ یعنی لاھل مکۃ حین دعا لھم ابراھیم علیہ السلام مسلم مین ابن عباس سے روایت ہے کہ حضرت

تہا اون پاس اون دنون مین اناج اور اگر ہوتا اونکے پاس تو دعا کرتے اونکے لیے اوسمین یعنی مکے کے لوگون کے لیے جس وقت دعا کی اونکے لیے حضرت ابراہیم ؑ نے **ف** تیسیر الوصول مین لکھا ہی کہ حضرت ابراہیم ؑ نے حضرت اسمعیل ؑ کی بی بی سے اونکی گذران کا حال پوچھا اونھون نے کہا اچھی طرح ہم فراغت سے رہتے ہین اور اسد کا شکر کیا پھر فرمایا تمہارا کھانا کیا ہی کہا گوشت فرمایا تمہارا پینا کیا ہی کہا پانی آپنے یہ سکے دعا کی الٰہی اسد برکت دے اونکے لیے گوشت اور پانی مین حضرت ؐ نے فرمایا کہ اون دنون مین اون پاس اناج نہ تہا اگر ہوتا تو اوسمین بھی دعا کرتے

۴۹۰ **وَ** **اَبُوْ هُرَیْرَۃَ** لَنْ يُدْخِلَ اَحَدًا مِنْكُمْ عَمَلُهُ الْجَنَّةَ قَالُوْا وَلَا اَنْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَلَا اَنَا اِلَّا اَنْ يَّتَغَمَّدَنِيَ اللّٰهُ مِنْهُ بِفَضْلٍ وَّرَحْمَةٍ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ ؓ سے روایت ہی کہ حضرت ؐ نے فرمایا کسیکو بہشت مین اوسکا عمل نہین داخل کریگا اصحاب نے کہا اور نہ آپ کو بھی یا رسول اسد حضرت نے فرمایا اور مجکو بھی بہشت مین میرا عمل نہ لیجاویگا مگر یہ کہ خدا مجکو اپنے فضل اور رحمت مین ڈھانک لیوے **ف** یعنی بدون رحمت اور فضل الٰہی کے صرف نیک عمل ہی نجات کے واسطے کافی نہین حقیقت مین نجات کا سبب خدا کا فضل ہی اور عمل اوسکا اثر اور نتیجہ ہی

۴۹۱ **فصل** اس فصل مین وہ حدیثین ہین جنکے سرے پر لَمَّا ہی **اَنَسٌ** لَمَّا صَوَّرَ اللّٰهُ اٰدَمَ فِي الْجَنَّةِ تَرَكَهٗ مَا شَاءَ اَنْ يَّتْرُكَهٗ فَجَعَلَ اِبْلِيْسُ يُطِيْفُ بِهٖ وَيَنْظُرُ اِلَيْهِ فَلَمَّا رَاٰهُ اَجْوَفَ عَرَفَ اَنَّهٗ خُلِقَ لَا يَتَمَالَكُ مسلم مین انس ؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب پتلا بنایا خدا نے آدم کا بہشت مین تو اوسکو پڑا رہنے دیا جتنی مدت اوسکا پڑا رکھنا چاہا تو شیطان نے اوسکے گرد گھومنا اور اوسکی طرف دیکھنا شروع کیا پھر جب اوسکو خالی پیٹ دیکھا تو پہچان گیا کہ یہ ایسا مخلوق ہی کہ تھم نہ سکیگا یعنی بھوک مین بیقرار ہو جایا کریگا اپنے اختیار مین نہ رہیگا **ف** بعضی روایت مین آیا ہی کہ آدم کا پتلا دنیا مین بنا اور اوس حدیث سے معلوم ہوتا ہی کہ بہشت مین بنا تو مطلب یہ کہ خمیرہ آدم کا دنیا مین تیار ہوا اور پتلا بہشت مین اور بعضے کہتے ہین کہ روح بہشت مین داخل ہوئی اور پتلا دنیا مین بنا مکے اور طائف کے درمیان ایک باغ مین چالیس برس پڑا رہا اس حدیث مین جنت سے مراد وہی باغ ہی فرشتون کو معلوم نہ تہا کہ اسکا نام کیا ہی اور اسکے پیدا کرنے سے کیا غرض ہی سکو ایک حیرت تہی جب شیطان نے پتلے کو خوب سا دیکھا بہالا تو خالی پیٹ ہونے سے دریافت کیا کہ بھوک مین اسکو اپنی جان پر قابو نہ رہیگا اور یون بولا کہ اگر خدا نے اسکو مجپر تفضیل دی تو مین اسکی تابعداری نکرونگا اور اگر مجکو اس پر اختیار دیا تو اسکو ہلاک ہی کر ڈالونگا

۴۹۲ **وَ** **جَابِرٌ** لَمَّا كَذَّبَنِيْ قُرَيْشٌ قُمْتُ فِي الْحِجْرِ فَجَلَّى اللّٰهُ لِيْ بَيْتَ الْمَقْدِسِ فَطَفِقْتُ اُخْبِرُهُمْ عَنْ اٰيَاتِهٖ وَاَنَا اَنْظُرُ اِلَيْهِ بخاری اور مسلم مین جابر ؓ سے روایت ہی کہ حضرت ؐ نے فرمایا کہ جب مجکو معراج کے مقدمے مین قریش نے جھٹلایا تو مین حطیم مین کھڑا ہوا سو خدا نے بیت المقدس کو میرے لیے ظاہر کیا تو مین نے اونکو اوسکے پتے اور نشانیون کی خبر دینا شروع کیا اور مین اوسکی طرف نظر کرتا جاتا تہا

۴۹۳ **فصل** اس فصل مین وہ حدیثین ہین جنکے سرے پر اَمَّا ہی **وَ** **فَاطِمَةُ بِنْتُ قَيْسٍ** اَمَّا اَبُوْ جَهْمٍ فَلَا يَضَعُ عَصَاهُ عَنْ عَاتِقِهٖ وَاَمَّا مُعَاوِيَةُ فَصُعْلُوْكٌ لَا مَالَ لَهٗ اِنْكِحِيْ اُسَامَةَ قَالَتْهُ لَمَّا طَلَّقَهَا زَوْجُهَا اَبُوْ عَمْرِو بْنُ حَفْصٍ اَلْبَتَّةَ فَخَطَبَهَا اَبُوْ جَهْمٍ وَمُعَاوِيَةُ بْنُ اَبِيْ سُفْيَانَ بخاری اور مسلم مین فاطمہ بنت قیس ؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ابو جہم تو اپنی لاٹھی

فضل

شیطان کا

بیت المقدس

لاٹھی کندھے سے نہین اوتارتا یعنی بہت مارا کرتا ہی اور معاویہ تو مفلس قلاش ہی کہ اوسکے پاس کچھ مال نہین تو اسامہ سے نکاح کر یہ حضرت نے فاطمہ بنت
قیس سے کہا جب کہ اوسکے خاوند ابو عمرو بن حفص نے اوسکو تین بار طلاق دی تو ابو جہم اور معاویہ بن سفیان نے اوسکو نکاح کا پیغام دیا ف فاطمہ
بنت قیس نے حضرت سے صلاح پوچھی کہ مین ابو جہم سے نکاح کرون یا معاویہ سے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ صلاح دینے مین کسیکا عیب
بیان کرنا درست ہی کہ صلاح پوچھنے والا دہوکہا نکہاوے یہ غیبت مین داخل نہین ق المسور بن مخرمة و مروان بن الحکم اما الاسلام ۱۴۹۴
فاقبل واما المال فلست منه فی شیء قاله للمغیرة بن شعبة حین اسلم بخاری اور مسلم مین مسور بن مخرمہ اور مروان بن حکم
سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اسلام تو مین قبول کرتا ہون اور مال کا حال تو یہ ہی کہ مجکو اوس سے کچھ مطلب نہین یہ حضرت نے مغیرہ بن شعبہ سے کہا جب کہ
وے مسلمان ہوئے ف کفر کی حالت مین مغیرہ کافرون کے قافلے کے رفیق ہوئے پھر اونکو دہوکہا دیکر مار ڈالا اور اونکا مال لیکر حضرت پاس مسلمان ہو کے آئے تب
حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ کافر سے بھی دغا کرنا درست نہین ہرچند کہ کافرون کا مال مباح ہی مگر دو شرط سے کہ غلبہ ہو اور عہد شکنی نہو اور جب
کافر کی رفاقت اور نوکری اختیار کی یا اوسکی امان مین رہے تو اوسکا مال چورانا اور دغا دینا ہرگز درست نہین ق عبد الله بن سلام اما الطرق التی ۱۴۹۵
رایت عن یسارک فهی طرق اصحاب الشمال واما الطرق التی رایت عن یمینک فهی طرق اصحاب الیمین واما الجبل فهو منزل
الشهداء ولن تناله واما العمود فهو عمود الاسلام واما العروة فهی عروة الاسلام ولن تزال مستمسکا بها حتی تموت
بخاری و مسلم مین عبد الله بن سلام سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ وے راہین جو تونے اپنے بائین دیکھین سو وے کافرون کی راہین تھین جنکے نامہ اعمال بائین ہاتھ مین دئے جائینگے
اور وہ راہین جو تونے اپنے داہنے دیکھین سو وے نیکون کی راہین تھین جنکے داہنے ہاتھ مین نامہ اعمال ہونگے اور پہاڑ کا تو یہ حال ہی کہ وہ شہیدونکا مقام ہی اور
تجکو نہین ملنے کا یعنی تیری قسمت مین شہادت نہین اور ستون تو وہ اسلام کا ستون ہی اور وہ رسی تو اسلام کی رسی ہی تو اوسکو ہمیشہ پکڑے رہیگا مرتے دم
تک ف عبد الله بن سلام رض سے روایت ہی کہ مینے خواب مین دیکھا کہ ایک مرد نے مجھسے کہا اوٹھ سو اوسنے میرا ہاتھ پکڑ لیا مین اوسکے ساتھ چلا تو مینے اپنے بائین طرف کئی
راہین دیکھین مینے اون مین چلنے کا ارادہ کیا اوسنے کہا انمین مت چل کہ یے کافرونکی راہین مین پھر مینے داہنی طرف راہین دیکھین تو اوس مرد نے کہا کہ ادہر چل
مین ادھر چلا تو ایک پہاڑ مینے دیکھا اوسنے کہا اسپر چڑھ سو مینے کئی بار اوسپر چڑھنے کا ارادہ کیا ہر بار مین کھسک پڑتا تہا پہر مین اوسکے ساتھ گیا اچانک مینے
ایک ستون دیکھا جسکا سر آسمان سے لگا تہا اور اوسکے سرے پر ایک رسی تہی بطور دستگی کے اوس مرد نے کہا اس ستون پر چڑھ مینے کہا کیونکر مین اسپر چڑھ سکونگا
اسکا سر تو آسمان سے لگا ہی تو اوسنے مجکو چڑھا دیا مینے سرے کی رسی پکڑ لی صبح تک وہ رسی میرے ہاتھ مین رہی پہر مینے یہ خواب حضرت سے کہا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی
ق یعلی بن امیة اما الطیب الذی بک فاغسله ثلث مرات واما الجبة فانزعها ثم اصنع فی عمرتک ما تصنع فی حجتک قاله لرجل جاء ۱۴۹۶

بِالْجِعْرَانَةِ قَدْ اَهَلَّ بِالْعُمْرَةِ وَهُوَ مُصْفَرٌ لِحْيَتُهُ وَرَاْسُهُ وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ فَقَالَ اِنِّيْ اَحْرَمْتُ بِعُمْرَةٍ وَاَنَا كَمَا تَرٰى بخاری اور
مسلم میں یعلی بن امیہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو خوشبو تیرے لگی ہے اوسکو تو دھو ڈال تین بار اور جبے کو تو نکال ڈال پھر کر اپنے عمرے میں جو تو اپنے حج میں
کرتا ہے یہ حضرت نے اوس مرد کو فرمایا جو حضرت پاس جعرانہ کے مقام میں آیا اور اوسنے عمرہ کرنے کی نیت کی تھی اور اوسکی ڈاڑھی اور سر کے بال خوشبو سے زرد تھے
اور اوسپر جبہ تھا سو اوسنے کہا کہ مینے عمرے کا احرام باندھا ہے تو ایسا ہوں جیسا آپ دیکھتے ہیں یعنی اس حالت سے عمرہ کرنا درست ہے یا نہیں **ف** راوی سے
روایت ہے کہ مینے عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے کہا کہ مجکو کمال آرزو ہے کہ میں حضرت کی صورت وحی اوترنے کے وقت دیکھوں جب حضرت جعرانہ کی منزل میں جو
مکے کے پاس ہے اوترے تو ایک شخص خوشبو لگائے جبہ پہنے حضرت پاس آیا اوسنے پوچھا کہ یا حضرت اوس شخص کے حق میں آپ کیا فرماتے ہیں جسنے عمرے
کی نیت کی ہو اور خوشبو لگائے جبہ پہنے ہو تو حضرت نے ایک ساعت اوسکو دیکھا پھر حضرت پر وحی اوترنا شروع ہوا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے میری طرف
اشارہ کیا یعنی اب دیکھ حضرت کی صورت کو سو مینے حضرت کو دیکھا تو وحی کی شدت سے حضرت کا چہرہ نہایت سرخ ہو گیا تھا جب وحی اوتر چکی تب
حضرت نے فرمایا کہ وہ شخص کہاں ہے جسنے مجھسے عمرے کا حال پوچھا تھا تو لوگ اوسکو بلا لائے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ جب عمرے اور حج کی
نیت کرے تو خوشبو لگانا اور سیا کپڑا پہننا درست نہیں

۴۹۷ **وَجُبَيْرُ بْنُ مُطْعِمٍ** اَمَّا اَنَا فَاُفِيْضُ عَلٰى رَاْسِيْ ثَلٰثَ اَكُفٍّ وَقَالَ الْبُخَارِيُّ ثَلٰثًا وَاَشَارَ بِيَدَيْهِ كِلْتَيْهِمَا **قَالَهُ** حِيْنَ تَمَارَوْا فِي الْغُسْلِ عِنْدَهُ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ اَمَّا اَنَا فَاِنِّيْ اَغْسِلُ رَاْسِيْ بِكَذَا وَكَذَا بخاری اور مسلم میں
جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میں تو پانی ڈالتا ہوں اپنے سر پر تین انجل اور بخاری نے کہا تین بار اور حضرت نے اپنے دونوں ہاتھوں سے اشارہ کیا
یعنی سر پر پانی ڈالنے کا یہ حضرت نے اوس وقت فرمایا جب کہ اصحاب نے حضرت کے پاس غسل میں شک اور تردد کیا سو بعض قوم نے کہا میں تو اپنے سر کو
فلانی فلانی چیز سے دھوتا ہوں. **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ غسل میں تین بار پانی ڈالنا سنت ہے عرب میں اکثر تغار سے غسل کرتے تھے سو سطے حضرت نے
انجل کو ذکر کیا

۴۹۸ **وَعَائِشَةُ** اَمَّا اَنَا فَقَدْ عَافَانِيَ اللّٰهُ وَكَرِهْتُ اَنْ اُثِيْرَ عَلَى النَّاسِ شَرًّا بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ مجکو تو خدا نے چنگا کر دیا اور مجکو برا لگا کہ لوگوں پر فساد اوٹھاؤں **ف** لبید بن اعصم یہودی نے حضرت پر جادو کیا تھا چنانچہ اوسکا قصہ پانچویں باب میں مفصل
ہو چکا جب اوسکا جادو کرنا ثابت ہوا تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حضرت سے کہا کہ یا رسول اللہ آپ اوس جادوگر کو سزا دیجیے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی ہر چند جادو
گر کی سزا قتل ہے لیکن حضرت خود صاحب حق تھے کہ حضرت کا قصور اوسنے کیا تھا سو حضرت نے دفع شر کی مصلحت سے اور اپنے مزید کرم سے بدلا نلیا

۴۹۹ **وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ** اَمَّا اَوَّلُ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ فَنَارٌ تَحْشُرُ النَّاسَ مِنَ الْمَشْرِقِ اِلَى الْمَغْرِبِ وَاَمَّا اَوَّلُ طَعَامٍ يَاْكُلُهُ اَهْلُ
الْجَنَّةِ فَزِيَادَةُ كَبِدِ حُوْتٍ وَاِذَا سَبَقَ مَاءُ الرَّجُلِ مَاءَ الْمَرْاَةِ نَزَعَ الْوَلَدَ وَاِذَا سَبَقَ مَاءُ الْمَرْاَةِ نَزَعَتْ لَجَابَهُ بِهِمَا حِيْنَ سَاَلَهُ

عَنْهَا قَبْلَ اِسْلَامِہٖ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن سلام سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت کی نشانیون سے پہلی نشانی تو یہ ہوگی آگ لوگون کو پورب سے
پچھم کی طرف ہانک لیجاویگی اور پہلا کھانا تو جسکو بہشتی کھاوینگے سو مچھلی کی کلیجی کی بڑھی نوک ہوگی اور جب کہ مرد کی منی نے عورت کی منی پر سبقت اور غلبہ
کیا تو مرد نے لڑکے کو اپنی صورت پر کھینچا اور جب عورت کی منی نے مرد کی منی پر سبقت اور غلبہ کیا تو عورت نے لڑکے کو اپنی صورت پر کھینچا ان باتون کا حضرت نے
عبداللہ بن سلام کو اوسوقت جواب دیا جب اونھون نے مسلمان ہونے سے پہلے ان تینون باتون کو پوچھا ف عبداللہ بن سلام مدینے مین یہودیون کے بڑے عالم
تھے جب حضرت مدینے مین تشریف لائے تو عبداللہ بن سلام نے کہا کہ مین حضرت سے وے سوال کرتا ہون جنکا جواب سوا پیغمبر کے اور کوئی نہین دے سکتا آپ
فرمایئے تو کہ قیامت کی پہلی نشانی کون ہے اور بہشتی لوگ پہلا کھانا کیا کھاوینگے اور لڑکا جو ماں باپ سے مشابہ ہوتا ہے اسکا کیا سبب ہے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی سنکر

1500

پھر عبداللہ بن سلام مسلمان ہوے م ابو سعید أَمَّا أَهْلُ النَّارِ الَّذِيْنَ هُمْ أَهْلُهَا فَإِنَّهُمْ لَا يَمُوْتُوْنَ فِيْهَا وَلَا يَحْيَوْنَ وَلٰكِنْ نَاسٌ أَصَابَتْهُمُ
النَّارُ بِذُنُوْبِهِمْ أَوْ قَالَ بِخَطَايَاهُمْ فَأَمَاتَهُمْ إِمَاتَةً حَتّٰى إِذَا كَانُوْا فَحْمًا أُذِنَ بِالشَّفَاعَةِ فَجِيْءَ بِهِمْ ضَبَائِرَ ضَبَائِرَ فَبُثُّوْا
عَلٰى أَنْهَارِ الْجَنَّةِ ثُمَّ قِيْلَ يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ أَفِيْضُوْا عَلَيْهِمْ فَيَنْبُتُوْنَ نَبَاتَ الْحِبَّةِ تَكُوْنُ فِيْ حَمِيْلِ السَّيْلِ مسلم مین ابو سعید سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ دوزخی لوگ جو حقیقت مین دوزخ کے لائق ہین سو وے تو اوسمین نہ مرینگے نہ جینگے لیکن کچھ لوگ ہونگے کہ اونکو دوزخ کی آگ
لگےگی اونکے گناہون کے سبب سے یا یون فرمایا کہ اونکی خطاؤن کے سبب سے سو آگ نے اونکو بے دم کر دیا یہان تک کہ جب وے جل کے کوئلا ہو جاوینگے تو شفاعت کا
حکم ہوگا سو وے لائے جاوینگے جھنڈ کے جھنڈ تو بہشت کی نہرون پر بکھیرے جاوینگے پھر حکم ہوگا اے بہشتیو انپر پانی ڈالو تو وے سے جم کر اوٹھینگے جیسے جنگلی خود
رو دانہ جمتا ہے بہاؤ کے کوڑے کرکٹ مین ف یعنی کافر جو دوزخ کے لیے بنے ہین نہ اونکو موت ہوگی کہ عذاب سے خلاصی پاوین نہ زندگی ایسی ہے جسمین چین ہو

1501

مگر گنہگار مسلمان دوزخ مین پڑکے چند مدت مردہ ہو جاوینگے یعنی شدت عذاب سے بیہوش ہو جاوینگے گویا مر گئے پھر سزا کے بعد بہشت مین داخل ہونگے زندہ ہوکر
أَرْقَمَ أَمَّا بَعْدُ أَلَا أَيُّهَا النَّاسُ فَإِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ يُوْشِكُ أَنْ يَأْتِيَنِيْ رَسُوْلُ رَبِّيْ فَأُجِيْبَ وَأَنَا تَارِكٌ فِيْكُمُ الثَّقَلَيْنِ أَوَّلُهُمَا كِتَابُ اللّٰهِ
فِيْهِ الْهُدٰى وَالنُّوْرُ فَخُذُوْا بِكِتَابِ اللّٰهِ وَاسْتَمْسِكُوْا بِهٖ وَأَهْلُ بَيْتِيْ أُذَكِّرُكُمُ اللّٰهَ فِيْ أَهْلِ بَيْتِيْ أُذَكِّرُكُمُ اللّٰهَ فِيْ أَهْلِ بَيْتِيْ وَفِيْ رِوَايَةٍ
كِتَابُ اللّٰهِ فِيْهِ الْهُدٰى وَالنُّوْرُ مَنِ اسْتَمْسَكَ بِهٖ وَأَخَذَ بِهٖ كَانَ عَلَى الْهُدٰى وَمَنْ أَخْطَأَهُ ضَلَّ وَفِيْ رِوَايَةٍ هُوَ حَبْلُ اللّٰهِ مَنِ اتَّبَعَهُ كَانَ عَلَى
الْهُدٰى وَمَنْ تَرَكَهُ كَانَ عَلٰى ضَلَالَةٍ مسلم مین زید بن ارقم سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ حمد و صلوٰۃ کے بعد اس بات کا دریافت کرنا ضرور ہے کہ خبردار ہو جاؤ اے
لوگو کہ مین آدمی ہون عنقریب ہے کہ میرے پاس میرے رب کا پیغام لانے والا آوے تو مین اوسکا کہنا مانون یعنی ملک الموت آوے اور میرا انتقال ہو اور مین تم مین دو بڑی بھاری عمدہ
چیزین چھوڑے جاتا ہون اون دو مین اول تو خدا کی کتاب ہے جسمین نور اور ہدایت ہے سو خدا کی کتاب کو لو اور خوب اوسکو تھامے رہو یعنی اسپر عمل کرو اور دوسری چیز میرے اہل بیت

یعنی اسکو گمراہ ہوئے ہین تمکو خدا یاد دلاتا ہون اپنے اہل بیت کے مقدمے مین تمکو خدا یاد دلاتا ہون اپنے اہل بیت کے مقدمے مین تمکو خدا یاد دلاتا ہون اپنے اہل بیت کے
مقدمے مین اور ایک روایت مین یون ہی کہ خدا کی کتاب مین ہدایت اور نور ہی جو اوسکو چمٹ گیا اور جسنے اوسکو لیا وہ ہدایت پر ہوا اور جسنے اوسکو چھوڑا وہ گمراہ ہوا اور
دوسری روایت مین یون ہی کہ قرآن خدا کی رسی ہی یعنی اوسکے ملنے کا وسیلہ ہی جسنے اوسکی پیروی کی وہ راہ پر ہوا اور جسنے اوسکو چھوڑا وہ راہ کو بھولا **ف**
روایت ہی کہ ہجری نوین سال جب حضرت حجۃ الوداع کرکے پھرے اور مکے مدینے کے درمیان اوس مقام پر پہنچے جسکا غدیر خم نام ہی تو حضرت نے خطبہ پڑہا
خدا کا حمد کیا اور نصیحت کی اور یہ حدیث فرمائی تمام عرب کے گروہ حجۃ الوداع مین حضرت کے ساتھ تھے اور غدیر خم تک حضرت کے ساتھ آئے یہان سے اپنے اپنے گھر
کی راہ مین پھیلنے تھے وہان حضرت نے سب عرب کو قرآن اور اہل بیت کی تعظیم جتادی اسواسطے کہ حضرت کو معلوم تہا کہ امت مین اختلاف پڑیگا قرآن
کے مضمون سے لوگ غفلت کرینگے اور اہل بیت کی تعظیم و محبت مین بعضے لوگ قصور کرینگے بلکہ محبت کہان عداوت پر کمر باندھینگے جیسے خارجی اور ناصبی
سو فرمایا کہ میری موت قریب ہی مین ہمیشہ زندہ نہین رہ سکتا کہ مجھسے ہر چیز دریافت کرتے رہو میرے بعد ہدایت کی صورت یہی ہی کہ قرآن پر عمل کیجیو کہ اوسمین سراسر نور
اور ہدایت ہی ہر ایک چیز مجمل اور مفصل اوسمین موجود ہی اور اہل بیت کی تعظیم و محبت کرنا کہ قرآن کی تفسیر ہین اہل بیت کہتے ہین گھر والون کو سو حضرت کی
بیبیان اور حضرت کی اولاد سب اہل بیت مین داخل ہین ہندوستان مین بھی بی بی کو گھر کے لوگ بولتے ہین بی بی کو اہل بیت مین نہ داخل کرنا تو جاہلیت ہی
یا تعصب بارے الحمد للہ کہ اس حدیث پر پورا عمل اہل سنت کو نصیب ہوا اسواسطے کہ انکا عقیدہ اور عمل قرآن کے موافق ہی قرآن کے ہوتے کسی چیز پر عمل نہین کرتے اور تمام
اہل بیت کی محبت اور تعظیم واجب جانتے ہین بخلاف خارجیون اور ناصبیون کے اکثر اہل بیت سے عداوت رکھتے ہین اور شیعہ کا تو عجب حال ہی کہ ہر چند آپکو اہل
بیت کا دوست کہتے ہین لیکن حضرت کی بیبیون کو اہل بیت مین نہین داخل کرتے صرف حضرت فاطمہ کی اولاد کو اہل بیت مین گنتے ہین اور اونمین بھی بہت اماموں
زادون کو بد کہتے ہین تو حقیقت مین وے سب اہل بیت کے دوست نہ ٹھہرے ایسی ہی محبت کا دین مین کچھ اعتبار نہین جیسے قرآن کی بعضی سورت کو ماننا اور بعضی سورت کا
انکار کرنا درست نہین اور قرآن کو تو شیعہ نے صاف جواب دیا ہی کہتے ہین کہ سوا اماموں کے قرآن کا مطلب کوئی نہین بوجہتا تو گویا اونکے نزدیک قرآن مجید
توریت اور انجیل کی طرح منسوخ العمل ہی تو صاف ظاہر ہوا کہ اہل سنت کے سوا اس حدیث پر عمل کسیکو نصیب نہین **قَالَ الْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ وَمَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ**
أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ إِخْوَانَكُمْ قَدْ جَاءُونَا تَائِبِينَ وَإِنِّي قَدْ رَأَيْتُ أَنْ أَرُدَّ إِلَيْهِمْ سَبْيَهُمْ فَمَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يُطَيِّبَ ذٰلِكَ فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ
أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يَكُونَ عَلٰى حَظِّهِ حَتّٰى نُعْطِيَهُ إِيَّاهُ مِنْ أَوَّلِ مَا يُفِيءُ اللّٰهُ عَلَيْنَا فَلْيَفْعَلْ یعنی **فَقَدْ هُوَ ازِن** بخاری اور مسلم مین
مسور بن مخرمہؓ اور مروان بن حکمؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بعد حمد اور صلوٰۃ کے بات تو یہ ہی کہ تمہارے بہائی آئے توبہ کرکے یعنی مسلمان ہوکے ہین اور الّبتہ مینے یہ ٹھہرایا ہے
کہ انکے جو لڑکے جو قیدی ہین انکو پھیر دون سو جس شخص کو تم مین یہ بات اچھی لگے تو چاہیے کہ اوسپر عمل کرے یعنی اپنے حصے کے قیدی خوشی سے پھیر دیوے اور جو شخص تم مین

۵۰۳

اور جو شخص تم مین سے چاہی کہ اپنی حصی پر بنا رہی تو اوسکو ہم بدلا دیوین وس مال سی جو ہمکو اول خدا عنایت کری تو چاہیے کہ اسپر عمل کری یعنی بطور قرض دیوی
حضرتؐ کی مراد ہوازن کا گروہ ہے **ف** جنگ حنین مین ہوازن کی قوم حضرتؐ سے لڑی اونکی شکست ہوئی اونکی جورو لڑکی اور مال اصحاب مین تقسیم ہوگیا
جب وے لوگ مسلمان ہوے اور اپنی جورو لڑکی حضرتؐ سے مانگنی لگے تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی جو اپنا حصہ خوشی سی دیو تو بہتر ہی اور اگر کسیکو دینا منظور ہو تو ہمکو بطور
قرض دیوے ہم اوسکو جلد بدلا دیوینگے آخر سب اصحاب نے اپنی حصی خوشی سی بلا عوض دی معلوم ہوا کہ امام کو غنیمت کے مال سے قرض لینا درست ہے **ه** جریرؓ

١٥٠٣

خیرات

فَاِنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ فِیْ كِتَابِهٖ یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا
كَثِیْرًا وَّنِسَآءً وَّاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِیْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَیْكُمْ رَقِیْبًا ۝ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ
وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ خَبِیْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝ تَصَدَّقَ رَجُلٌ مِّنْ دِیْنَارِهٖ مِنْ دِرْهَمِهٖ مِنْ ثَوْبِهٖ
مِنْ صَاعِ بُرِّهٖ مِنْ صَاعِ تَمْرِهٖ حَتّٰی قَالَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ ۔ مسلم مین جریرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ بعد حمد و صلوۃ کے بات تو یہ ہی کہ مقرر خدا نے
اپنی کتاب مین یہ آیتین اوتاری ہین کہ ای لوگو ڈرو اپنی رب سے جسنی تمکو ایک ذات سی بنایا اور اوسی سے اوسکی جورو پیدا کی یعنی آدم کی پسلی سی حوا بنائی اور
اون دونون سے بہت مرد اور عورتین بکھیرین اور ڈرو خدا سے جسکے نام کر وسیلے آپسمین سوال کرتی ہو اور ڈرو قرابت کی بدسلوکی سی البتہ خدا تمپر نگہبان
ہی یعنی تمہارا حال جانتا ہی ای ایماندارو ڈرو خدا سی اور چاہیے کہ ہر ایک جان غور کری کہ اوسنی اپنی واسطے کل کا یعنی قیامت کا کیا سامان کیا اور ڈرو
خدا سی مقرر البتہ خدا خبردار ہی جو تم کرتے ہو حضرتؐ نے فرمایا چاہیے کہ خیرات کری ہر ایک مرد اپنے دینار سی اور اپنے درم اور اپنے کپڑے سی گیہون کے
صاع سے چھوہارے کے صاع سی یہانتک کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ آدہی کھجور ہی سہی **ف** جریرؓ سے روایت ہے کہ ہم حضرتؐ پاس بیٹھی تھے کہ مضر کا قوم ننگا نہایت
محتاج آیا حضرتؐ کو اونکا حال دیکھکر نہایت درد آیا بلالؓ سے فرمایا کہ اذان دے جب لوگ جمع ہوئے تب حضرتؐ نے خطبہ پڑھ کی یہ حدیث فرمائی یعنی
تم سب آدم کی اولاد ہو تو یے لوگ بھی تمہارے بھائی ٹھہری تو انپر احسان کرنا واجب ہوا کہ قیامت مین یہ خیرات تمہاری نجات کا سامان
ہوگی ہر شخص اپنے مقدور کے موافق خیرات کری اول ایک انصاری مرد اشرفیونکا ایک توڑا لایا اور دوسری روایت یون ہی کہ عمر فاروقؓ
مٹھی بھر اول درمین لائی پھر تو تار لگا سب لوگ ہر ایک چیز لائے حضرتؐ نہایت خوش ہوئے اور فرمایا کہ جو شخص نیک راہ نکالیگا تو اوس راہ پر چلنی والو

١٥٠٤

سبکا ثواب وسکو ملیگا اور جو بد راہ نکالیگا تو سبکا عذاب اوسپر پڑیگا **ه** جابرؓ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ خَیْرَ الْحَدِیْثِ كِتَابُ اللّٰهِ وَخَیْرَ الْهَدْیِ
هَدْیُ مُحَمَّدٍ وَشَرَّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا وَكُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ ۔ مسلم مین جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ حمد اور صلوۃ کی بعد
بات تو یہ ہی کہ بہتر کلام خدا کی کتاب ہے اور بہتر طریقہ محمدؐ کا طریقہ ہے اور نہایت برے کام جو دین مین نئے نکالی گئی اور ہر بدعت گمراہی ہے

ق یعنے میرے بعد قرآن اور میری سنت پہ چلیو سواسطے کہ قرآن سے بہتر کوئی کلام نہین اور میرے طریق سے بہتر کسیکا طریق نہین تم میری راہ چھوڑ کے اور کوئی راہ اختیار کرو پھر دین مین نئے کام سے رو کا اور ہر ایک بدعت کی گمراہی بیان کی بدعت اوسکا نام ہے جسکی شرع مین اصل نہو

۵۰۵ خ ابن عباس اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ هٰذَا الْحَيَّ مِنَ الْاَنْصَارِ يَقِلُّوْنَ وَيَكْثُرُ النَّاسُ فَمَنْ وَلِيَ شَيْئًا مِنْ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ فَاسْتَطَاعَ اَنْ يَضُرَّ فِيْهِ اَحَدًا اَوْ يَنْفَعَ فِيْهِ اَحَدًا فَلْيَقْبَلْ مِنْ مُحْسِنِهِمْ وَيَتَجَاوَزْ عَنْ مُسِيْئِهِمْ

بخاری مین عبد اللہ ابن عباس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا بعد حمد اور صلوۃ کے بات تو یہ ہے کہ البتہ یہ انصار کا قبیلہ روز بروز گھٹتا جاویگا انصار کے سوا اور لوگ بڑھتے جاوینگے سو جو شخص حاکم ہوے محمد کی امت سے کسی چیز کا پھر اوسکو اپنی حکومت مین اتنی طاقت ہو کہ کسیکا ضرر کرسکے یا کسیکو فائدہ پہونچا سکے تو چاہیے کہ انصار کے نیکونکی نیکی قبول کرے اور انکے بدکارون سے درگذرے ف حضرت کو معلوم ہوا تھا کہ بنی امیہ کی سلطنت مین انصاریون پر زیادتی ہوگی اسواسطے یہ حدیث انصار کی سفارش مین فرمائی یعنے امت محمدی کے حاکم کو لازم ہے کہ انکے نیکونکی تعظیم اور توقیر کرے اور انکے بدکارونسے چشم پوشی کرے یعنے اگر کوئی حرکت تعزیر کے لائق کرین تو حاکم اوسکو ٹال جاوے اور مطلب نہین کہ اگرچہ انصار حد مارنیکا گناہ کرین تو اونپر حد نہ مارے اسواسطے کہ حدود مین سفارش نہین اور اوسمین حاکم کو کچہ اختیار نہین حضرت نے خود فرمایا ہے کہ اگر فاطمہ بنت محمد چرا وے تو اوسکا ہاتھ کاٹون

۵۰۶ خ عمرو بن تغلب اَمَّا بَعْدُ فَوَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاُعْطِي الرَّجُلَ وَاَدَعُ الرَّجُلَ وَالَّذِيْ اَدَعُ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنَ الَّذِيْ اُعْطِيْ وَلٰكِنِّيْ اُعْطِيْ اَقْوَامًا لِمَا اَرٰى فِيْ قُلُوْبِهِمْ مِنَ الْجَزَعِ وَالْهَلَعِ وَاَكِلُ اَقْوَامًا اِلٰى مَا جَعَلَ اللّٰهُ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مِنَ الْغِنٰى وَالْخَيْرِ فِيْهِمْ عَمْرُو بْنُ تَغْلِبَ بخاری مین عمرو بن تغلب سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ حمد اور صلوۃ کے بعد بات تو یہ ہے کہ خدا کی قسم کہ مین دیتا ہون ایک مرد کو اور چھوڑتا ہون دوسرے مرد کو سو جسکو مین چھوڑتا ہون وہ میرے نزدیک زیادہ پیارا ہے اوس سے جسکو مین دیتا ہون لیکن مین تو چند قومونکو دیتا ہون اسواسطے کہ مین اونکے دلونمین بے صبری اور حرص دیکھتا ہون اور بعضی قومونکو اوسپر چھوڑتا ہون کہ خدا نے اونکے دلونمین بے پروائی اور خیر ڈالی ہے اونھین مین عمرو بن تغلب بھی ہے ف حضرت کے پاس کچھ مال آیا تھا حضرت نے بعضونکو دیا اور بعضونکو نہ دیا پھر حضرت کو معلوم ہوا کہ جنکو مال نہین دیا وے رنجیدہ ہین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی میرے دینے کو محبت اور نہ دینے کو رنج کا سبب سمجھو بلکہ بالعکس معاملہ ہے کہ بے صبر لالچی لوگونکو دیتا ہون اور قناعت والونکو قناعت پر چھوڑتا ہون

۵۰۷ ق عائشة اَمَّا بَعْدُ يَا عَائِشَةُ فَاِنَّهُ بَلَغَنِيْ عَنْكِ كَذَا وَكَذَا فَاِنْ كُنْتِ بَرِيْئَةً فَسَيُبَرِّئُكِ اللّٰهُ وَاِنْ كُنْتِ اَلْمَمْتِ بِذَنْبٍ فَاسْتَغْفِرِي اللّٰهَ وَتُوْبِيْ اِلَيْهِ فَاِنَّ الْعَبْدَ اِذَا اعْتَرَفَ بِذَنْبِهِ ثُمَّ تَابَ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے

فرمایا کہ حمد و صلوٰۃ کے بعد بات تو یہ ہے کہ اے عائشہ مجکو تیری ایسی ایسی بات پہونچی ہے سو اگر تو گناہ سے پاک ہوگی تو خدا تیری پاکی بیان کریگا اور اگر تو گناہ سے آلودہ ہو لی ہے
تو مغفرت مانگ خدا سے اور اوسکی طرف توبہ کر اسواسطے کہ بندے نے جب اپنے گناہ کا اقرار کیا پھر توبہ کی تو خدا اوسکی توبہ قبول کرتا ہے اور سیر رحمت متوجہ ہوتا ہے
ف جب حضرت عایشہ پر تہمت ہوئی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی باقی اسکا پورا قصہ پانچویں باب میں ہو چکا ۱۵۰۸ حم اَبُو الدَّرْدَاءِ اَمَّا
صَاحِبُكُمْ فَقَدْ غَامَرَ يَعْنِي اَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بخاری میں ابو درداء رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تمہارے صاحب نے تو
مقرر اپنی جان کو شدت میں ڈالا ہے صاحب سے مراد صدیق اکبر ہیں ف اسکا پورا قصہ ہو چکا کہ صدیق اور فاروق سے کسی بات میں تکرار
ہو گیا تھا صدیق دامن اوٹھائے بیچ میں حضرت پاس آئے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی پھر فاروق بھی آئے اور صفائی ہو گئی ۱۵۰۹ ق کعب بن
مالك اَمَّا هٰذَا فَقَدْ صَدَقَ فَقُمْ حَتّٰى يَقْضِيَ اللّٰهُ فِيكَ قَالَهُ لَهُ بخاری اور مسلم میں کعب بن مالک رضہ سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ اسنے تو البتہ سچ کہا سو تو اوٹھ یہانتک کہ خدا تیرے حق میں کچھ حکم کرے یہ حضرت نے کعب بن مالک سے فرمایا ف
روایت ہے کہ کعب جنگ تبوک میں حضرت کے ساتھ نہ گئے تھے جب حضرت وہانسے پلٹ آئے تو نجانے والوں سے سبب پوچھا منافقوں نے جھوٹی
قسمیں کھا کر حضرت کو راضی کر لیا جب کعب سے پوچھا تو وے سچے مسلمان تھے انہوں نے کہا کہ یا حضرت میں نے سواری خرید کی تھی اور سامان سفر کا
درست کیا تھا آج چلتا ہوں کل چلتا ہوں یہی کہتے کہتے میں رہ گیا مجکو حقیقت میں کوئی مانع نہ تھا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور
کعب کے مقدمہ کو خدا پر سپرد کیا اور فرمایا کہ کوئی کعب سے بات چیت نکرے حق تعالیٰ نے اونکی راستی کی برکت سے پچاس دن کے بعد اونکی توبہ قبول کی
اور آیت اوتاری اور جھوٹے منافقوں کی فضیحتی میں اور آیتیں اوتریں معلوم ہوا کہ راستی کا انجام نیک ہے اگرچہ اول بظاہر سختی میں خلل پڑے

اَلْبَابُ الثَّامِنُ

آٹھویں باب میں کئی فصلیں ہیں فصل اس فصل میں وے حدیثیں ہیں جنکے سرے پر عدد ہے یعنی شمار کی لفظیں ہیں ۱۵۱۰ م اَلْمِقْدَادُ اِحْدٰى سَوْاٰتِكَ يَا مِقْدَادُ
قَالَهُ لَمَّا ضَحِكَ الْمِقْدَادُ اِلٰى اَنْ وَقَعَ اِلَى الْاَرْضِ بِشُرْبِهِ حِصَّةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّبَنِ وَحَلْبِهِ
الْاَعْنُزَ الثَّلٰثَ مَرَّةً ثَانِيَةً مسلم میں مقداد رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے مقداد تیری بدخوئیوں میں سے ایک یہ خو بھی ہے یہ حضرت نے اوسوقت فرمایا کہ
مقداد یہانتک ہنسے کہ زمین پر گر پڑے حضرت کے دودھ کا حصہ پی جانیکے سبب اور دوسری بار تینوں بکریوں کو دوہنے کی جہت سے ف اسحدیث کا قصہ پانچویں باب
میں مفصل گذرا ۱۵۱۱ مَا هٰذِهِ الرَّحْمَةُ کے بیان میں ۵ اَبُو هُرَيْرَةَ اِثْنَتَانِ فِي النَّاسِ هُمَا بِهِمْ كُفْرٌ اَلطَّعْنُ فِي النَّسَبِ وَالنِّيَاحَةُ عَلَى الْمَيِّتِ
مسلم میں ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ دو خوئیں لوگوں میں ایسی ہیں جو اونکے حق میں کفر ہیں ایک تو نسب میں عیب لگانا دوسرے مردے پر نوحہ کرنا

ابو بکر رضہ
تحریف
منافقوں کی
آیات کے
زیادہ
نسب میں

۱۵۱۲ ف یعنی یہ کفر کی زمین ہیں اگر انکو حلال جانکر کریں تو صاف کفر ہے ق ابوموسیٰ جَنَّتَانِ مِنْ فِضَّةٍ اٰنِيَتُهُمَا وَمَا فِيْهِمَا وَ
جَنَّتَانِ مِنْ ذَهَبٍ اٰنِيَتُهُمَا وَمَا فِيْهِمَا وَمَا بَيْنَ الْقَوْمِ وَبَيْنَ اَنْ يَّنْظُرُوْا اِلٰى رَبِّهِمْ اِلَّا رِدَاءُ الْكِبْرِيَاءِ عَلٰى وَجْهِهٖ فِيْ جَنَّةِ عَدْنٍ
بخاری و مسلم میں ابوموسیٰ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ چاندی کی دو بہشتیں ہیں اونکی برتن اور جو چیز اونمیں ہے سب چاندی کی ہے اور سونے کی دو بہشتیں
ہیں اونکی برتن اور جو چیز اونمیں ہے سب سونے کی ہے اور اوس قوم کے درمیان اور اپنے رب کے دیکھنے کے درمیان کوئی چیز حائل نہیں سوا ایک جلال کی چادر
کے کہ اوسکی ذات پاک پر ہے عدن کی بہشت میں ف اسی حدیث میں وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتَانِ وَمِنْ دُوْنِهِمَا جَنَّتَانِ کا بیان ہے ھ ۱۵۱۳
اَبُوْهُرَيْرَةَ صِنْفَانِ مِنْ اَهْلِ النَّارِ لَمْ اَرَهُمَا قَوْمٌ مَعَهُمْ سِيَاطٌ كَاَذْنَابِ الْبَقَرِ يَضْرِبُوْنَ بِهَا النَّاسَ وَنِسَاءٌ كَاسِيَاتٌ عَارِيَاتٌ
مُمِيْلَاتٌ مَائِلَاتٌ رُءُوْسُهُنَّ كَاَسْنِمَةِ الْبُخْتِ الْمَائِلَةِ لَا يَدْخُلْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يَجِدْنَ رِيْحَهَا وَاِنَّ رِيْحَهَا لَتُوْجَدُ مِنْ مَسِيْرَةِ
كَذَا وَكَذَا مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ دو قسم کے دوزخی لوگ ہیں کہ اونکو میں نہیں دیکھا ایک قوم تو وہ ہیں کہ اونکے ساتھ کوڑے ہونگے بیل کی
جیسی دمیں کہ اونسے لوگونکو مارینگے اور دوسری قسم وہ عورتیں ہیں جو کپڑے پہنی ہیں اور ننگی ہیں مردونکو اپنی طرف جھکاتی ہیں آپ دوسرون
کیطرف جھکتی ہیں سر اونکے جیسے اونٹونکی جھکے کوہان وہ عورتیں بہشت میں نجاوینگی اور اوسکی خوشبو نپاوینگی اور البتہ اوسکی خوشبو ملتی ہے اتنی اور
اتنی دور یعنی بہت دور سے ف یعنی حضرت کے وقت میں ایسے لوگ نتھے اول قسم سے چوبدار اور کوڑے والے مراد ہیں جو مظلوم کو بادشاہ اور حاکم پاس
نہیں جانے دیتے بلکہ مارتے ہیں اور دوسری قسم سے مراد بدکار عورتیں ہیں اور یہ جو فرمایا کہ کپڑے پہنے ہیں اور ننگی ہیں یعنی اونکا ایسا لباس ہے جس سے بدن
نظر آتا ہے جیسے مہین دوپٹے اور جالی کی کرتیاں اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ ایسا لباس حرام ہے اسواسطے کہ لباس سے غرض یہ ہے کہ بدن چھپے پھر جب
۱۵۱۴ بدن ہی کھلا رہا تو لباس سے کیا فائدہ ہوا ق اَبُوْهُرَيْرَةَ كَلِمَتَانِ خَفِيْفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ ثَقِيْلَتَانِ فِي الْمِيْزَانِ حَبِيْبَتَانِ اِلَى الرَّحْمٰنِ
سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ بخاری و مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ دو بول ہیں زبان پر ہلکے تول میں
۱۵۱۵ بھاری خدا کی نزدیک پیارے ایک تو سبحان اللہ وبحمدہ دوسرے سبحان اللہ العظیم خ اِبْنُ عَبَّاسٍ نِعْمَتَانِ مَغْبُوْنٌ فِيْهِمَا كَثِيْرٌ مِّنَ النَّاسِ
اَلصِّحَّةُ وَالْفَرَاغُ بخاری میں عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ دو نعمتیں ہیں جنمیں اکثر لوگونکو زیان و نقصان ہوتا ہے ایک تو
تندرستی دوسرے روزی سے خاطر جمعی ف یعنی صحت اور فراغت ایسی عمدہ نعمت ہے کہ آدمی جو عبادت اور دینی کام کرے سو کر سکتا ہے لیکن اکثر
۱۵۱۶ لوگ اس نعمت کی قدر نہیں جانتے دنیاوی نکمے کاموں میں غفلت اور واہیات میں اس نعمت کو برباد کر دیتے ہیں سے مفلس ہوجاتے ہیں ھ اَبُوْهُرَيْرَةَ
ثَلٰثٌ اِذَا خَرَجْنَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا اِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ اَوْ كَسَبَتْ فِيْ اِيْمَانِهَا خَيْرًا طُلُوْعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَالدَّجَّالُ

وَدَابَّةُ الْاَرْضِ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تین نشانیان ہین کہ جب وے نکلین تو اوس جان کو ایمان لانا نہ فائدہ کریگا جو
اون نشانیون سے پہلے نہ ایمان لایا ہو یا اپنے ایمان مین کچھ بہتری کی ہو یعنی ایمان کو نفاق سے خالص کیا ہو ایک نشانی تو سورج کا پچھم سے نکلنا
دوسری نشانی دجال تیسری نشانی زمین کا جانور ف یعنی جب یے نشانیان ظاہر ہووینگی تو قیامت نمود ہوگی ایمان بالغیب باقی نہ رہا اسواسطے اوسوقت کا
ایمان لانا کچھ فائدہ نکریگا ق اَبُوْهُرَيْرَةَ ثَلٰثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ رَجُلٌ
عَلٰى فَضْلِ مَاءٍ بِالْفَلَاةِ يَمْنَعُهُ مِنِ ابْنِ السَّبِيْلِ وَرَجُلٌ بَايَعَ رَجُلًا بِسِلْعَةٍ بَعْدَ الْعَصْرِ فَحَلَفَ لَهُ بِاللّٰهِ لَاَخَذَهَا بِكَذَا
وَكَذَا فَصَدَّقَهُ وَهُوَ عَلٰى غَيْرِ ذٰلِكَ وَرَجُلٌ بَايَعَ اِمَامًا لَا يُبَايِعُهُ اِلَّا لِدُنْيَا فَاِنْ اَعْطَاهُ مِنْهَا وَفٰى وَاِنْ لَمْ يُعْطِهِ مِنْهَا لَمْ يَفِ

۱۵۱۷

بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تین شخص ہین جنسے خدا قیامت مین نہ بولیگا اور اونکو نہ دیکھیگا اور نہ اونکو گناہ سے پاک کریگا
اور اونکو لیے عذاب دردناک ہے ایک تو وہ مرد جو بیابان مین حاجت سے زیادہ پانی پر ہو اور مسافر کو اوس پانی سے روکے اور دوسرا مرد وہ ہے جسنے کسی مرد سے
ایک جنس کو بیچا عصر کے بعد پھر اوس سے خدا کی قسم کھائی کہ مینے اوس جنس کو اتنی اور اتنی قیمت کو مول لیا سو اوسنے اوسکو سچا جانا اور حال آنکہ اوسنے اتنی
قیمت کو نلیا تہا یعنی اوسنے جہوٹی قسم کھائی اور تیسرا مرد وہ ہے جسنے ایک امام سے بیعت کی اور اوسنے بیعت نہین کی مگر دنیا ہی کیواسطے سو اگر امام دنیا سے
اوسکو کچھ دیا تو اوسنے عہد پورا کیا اور اگر اوسنے دنیا کچھ ندیا تو اوسنے عہد نہ پورا کیا ف بایع کو جہوٹی قسم کہانا ہر وقت گناہ ہے لیکن عصر کے بعد
زیادہ تر گناہ ہے کہ اوسوقت مین فرشتے حاضر ہوتے ہین ق اَبُوْهُرَيْرَةَ ثَلٰثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ وَلَا يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ وَ

۱۵۱۸

لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ شَيْخٌ زَانٍ وَمَلِكٌ كَذَّابٌ وَعَائِلٌ مُسْتَكْبِرٌ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تین شخص ہین جنسے خدا کلام
نکریگا قیامت کے دن اور نہ اونکو گناہون سے پاک کریگا اور نہ اونکی طرف رحمت کی نظر سے دیکھیگا اور اونکو سخت مار ہوگی ایک بڈہا حرامکار دوسرا
جہوٹا بادشاہ تیسرا مغرور محتاج جو بڑو لڑکی والا یعنی غرور سے نہ بیت المال سے اپنا حق لیوے نہ نوکری اور کسب سے اپنے لوگون کی خبرگیری کرے
ف ہر چند حرامکاری اور جہوٹ اور غرور سب کے حق مین برا ہے لیکن ان تین شخص کے حق مین نہایت ہی قبیح ہے کہ باوجود پیری کے حرامکاری سراسر
شقاوت ہے اور باوجود بادشاہی اور سرداری کے جہوٹ بولنا بیفائدہ ہے اور باوجود محتاجی کے گھمنڈ کرنا نہایت نامناسب ہے ق اَبُوْذَرٍّ ثَلٰثَةٌ

۱۵۱۹

لَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ قَالَ فَقَرَأَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
ثَلٰثَ مَرَّاتٍ قَالَ اَبُوْذَرٍّ خَابُوْا وَخَسِرُوْا مَنْ هُمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الْمُسْبِلُ وَالْمَنَّانُ وَالْمُنَفِّقُ سِلْعَتَهُ بِالْحَلِفِ الْكَاذِبِ
مسلم مین ابوذرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تین شخص ہین جنسے خدا کلام نکریگا قیامت کے دن اور اونکی طرف بنظر رحمت ندیکھیگا اور اونکو

ایسا ہوئی پاک نکریگا اور اونکو عذاب دردناک ہی ابوذر نے کہا پہر حضرت نے اسکو تین بار پڑہا ابوذر نے کہا کہ برباد ہوگئے وے لوگ اور اونکو ٹوٹا پڑا کون ہیں وے لوگ یا رسول اللہ حضرت نے فرمایا ایک ازار کا لٹکانیوالا یعنی جسکا پاجامہ یا ازار ٹخنے سے نیچے رہی دوسرا خیرات کرنیوالا جو احسان جتاتے

١٥٢٠ تیسرا بیچنے والا اپنی چیز کی گرم بازاری کرے جہوٹی قسم کہا کر ق اَبُو مُوسیٰ ثَلٰثَةٌ لَهُمْ اَجْرَانِ رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ اٰمَنَ بِنَبِيِّهٖ وَاٰمَنَ بِمُحَمَّدٍ وَالْعَبْدُ الْمَمْلُوْكُ اِذَا اَدّٰى حَقَّ اللّٰهِ وَحَقَّ مَوَالِيْهِ وَرَجُلٌ كَانَتْ عِنْدَهٗ اَمَةٌ يَطَؤُهَا فَاَدَّبَهَا فَاَحْسَنَ تَأْدِيْبَهَا وَعَلَّمَهَا فَاَحْسَنَ تَعْلِيْمَهَا ثُمَّ اَعْتَقَهَا فَتَزَوَّجَهَا فَلَهٗ اَجْرَانِ بخاری و مسلم میں ابو موسیٰ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تین شخص ہیں جنکو دوہرا ثواب ہے ایک مرد تو اہل کتاب یعنی یہودی و نصرانی جو ایمان لایا اپنے پیغمبر کا اور ایمان لایا محمدؐ کا دوسرا وہ مملوک جسنے خدا کا حق اور اپنے مالکونکا حق ادا کیا تیسرا وہ مرد جسکے پاس ایک لونڈی تہی جس سے صحبت کرتا تہا پہر اوسنے اوسکو ادب سکہلایا سو بہت اچہی طرح اوسکو ادب سکہلایا اور اوسکو شرع کی حکم بتلائے سو اوسکی اچہی طرح تعلیم کی پہر اوسکو آزاد کیا بعد اوس کے اوس سے نکاح کر لیا تو اوسکے واسطے دو ثواب ہیں یعنی ایک ثواب تعلیم اور آزادیکا دوسرا ثواب نکاح کرلینیکا

حاشیہ: ہر ثواب

١٥٢١ ھ اَبُو قَتَادَةَ ثَلٰثَةٌ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ وَرَمَضَانُ اِلٰى رَمَضَانَ فَهٰذَا صِيَامُ الدَّهْرِ كُلِّهٖ صِيَامُ يَوْمِ عَرَفَةَ اَحْتَسِبُ عَلَى اللّٰهِ اَنْ يُّكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِيْ قَبْلَهٗ وَالسَّنَةَ الَّتِيْ بَعْدَهٗ وَصِيَامُ يَوْمِ عَاشُوْرَاءَ اَحْتَسِبُ عَلَى اللّٰهِ اَنْ يُّكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِيْ قَبْلَهٗ مسلم میں ابو قتادہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تین روزے ہر ایک مہینے سے اور رمضان کا روزہ دوسرے رمضان تک یہ تمام سال کا روزہ ہے عرفہ کے دن کا روزہ میں امید رکہتا ہوں خدا سے یہ کہ گناہ مٹا دیگا ایک برس پہلے کا اور ایک برس پیچہلے کا اور محرم کی دسوین تاریخ کا روزہ مین خدا سے امید رکہتا ہون کہ پہلے برس کا گناہ مٹا دیگا ف مصابیح میں ابو قتادہؓ سے روایت ہے کہ عمر فاروقؓ نے کہا یا رسول اللہ سال بہر کا روزہ رکہنا کیسا ہے حضرت نے فرمایا کہ سال بہر کا روزہ رکہنے والا نہ روزہ دار ہے نہ بے روزہ یعنی درست نہیں پہر یہ حدیث فرمائی یعنی جسکو سال بہر روزہ رکہنے کا شوق ہو سو رمضان کا اور ہر مہینے میں تین دن روزہ رکہے اوسکو سال بہر روزے کا ثواب ملیگا

١٥٢٢ ھ اُمُّ سَلَمَةَ ثَلٰثٌ لِلثَّيِّبِ وَسَبْعٌ لِلْبِكْرِ مسلم میں حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تین راتیں بیوہ عورت کو اور سات راتیں کواری عورت کو ف یعنی اگر بیوہ عورت سے نکاح کرے تو تین راتیں برابر اوسکے پاس رہے اور کواری پاس سات راتیں رہے اور یہی مذہب ہے امام شافعی کا

١٥٢٣ ق اَنَسٌ ثَلٰثٌ مَنْ كُنَّ فِيْهِ وَجَدَ حَلَاوَةَ الْاِيْمَانِ مَنْ كَانَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا وَاَنْ يُّحِبَّ الْمَرْءَ لَا يُحِبُّهٗ اِلَّا لِلّٰهِ وَاَنْ يَّكْرَهَ اَنْ يَّعُوْدَ فِي الْكُفْرِ بَعْدَ اَنْ اَنْقَذَهُ اللّٰهُ مِنْهُ كَمَا يَكْرَهُ اَنْ يُّقْذَفَ فِي النَّارِ بخاری و مسلم میں انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تین خصلتیں

حاشیہ: حلاوت ایمان — [illegible]

ہین کہ جسمین وے ہونگی وہ ایمان کی شیرینی کا مزہ پاویگا ایک وہ شخص کہ جسکے نزدیک اللہ اور اوسکا رسول تمام عالم سے زیادہ تر محبوب ہو دوسرے یہ کہ محبت کرے کسی مرد سے اسطرح کہ نچاہتا ہو اوسکو مگر خدا ہی کی واسطے یعنے محبت مین دنیا کا کچہ لگاو نہین تیسرے یہ کہ برا جانے کفر مین پھر پلٹ جانیکو بعد اوسکے کہ خدا اوسکو کفر سے نکالا جیسے اوسکو برا لگتا ہے آگ مین ڈالا جانا یعنی کفر سے ایسا ڈرے جیسے آگ سے ڈرتا ہے **ف** تمام عالم سے خدا اور رسول کو زیادہ چاہنے کا یہ بیان ہے کہ خدا اور رسول کی رضامندی کو سبکی رضامندی پر مقدم رکہے خلاف شرع کام مین کسیکی رعایت نکرے خواہ پیر ہو خواہ آقا ہو

١٥٢٤ اَبُوْ مَالِكٍ اِنَّ الْاَشْعَرِيَّ اَرْبَعٌ فِيْ اُمَّتِيْ مِنْ اَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ لَا يَتْرُكُوْهُنَّ اَلْفَخْرُ بِالْاَحْسَابِ وَالطَّعْنُ بِالْاَنْسَابِ وَالْاِسْتِسْقَاءُ بِالنُّجُوْمِ وَالنِّيَاحَةُ مسلم مین ابو مالک سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ چار خصلتین میری امت مین زمانہ کفر کی رسمین ہین جنکو نچہوڑینگی ایک تو برائی مارنا اپنی خاندانون پر دوسرے عیب لگانا لوگونکی نسب مین تیسرے مینہ کو چاہنا ستارونسے یعنی نکہت کی تاثیر سے مینہ کو سمجہنا چوتہی نوحہ کرنا **ف** فی الحقیقہ یہ کفر کی رسمین اس امت مین جاری ہین تمام عوام اعتقاد نجوم اور نوحہ گری مین گرفتار ہین اور خاندان پر فخر کرنا اور غیرونکی نسب مین طعنہ کرنا اکثر خواص مین بہی موجود ہے اللہ بچاوے

١٥٢٥ **ق** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو اَرْبَعٌ مَنْ كُنَّ فِيْهِ كَانَ مُنَافِقًا خَالِصًا وَمَنْ كَانَتْ فِيْهِ خَصْلَةٌ مِنْهُنَّ كَانَتْ فِيْهِ خَصْلَةٌ مِنَ النِّفَاقِ حَتّٰى يَدَعَهَا اِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ وَاِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَاِذَا عَاهَدَ غَدَرَ وَاِذَا خَاصَمَ فَجَرَ بخاری ومسلم مین عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا چار چیزین ہین کہ جسمین وے چارون ہونگی وہ نرا منافق ہے اور جسمین ایک خصلت ہوگی اون چارونسے تو اوسمین ایک ہی نفاق کی خو ہے یہان تک کہ اوسکو چہوڑ دیوے اول تو یہ کہ جب اوسکے پاس امانت رکہے تو اوسمین خیانت کرے دوسرے یہ کہ جب بات کہے تو جہوٹہہ بولے تیسرے یہ کہ جب قول اور قرار کرے تو اوسکے خلاف کرے چوتہی یہ کہ جب گفتگو اور جہگڑا کرے تو ناحق پر چلے اور بہتان باندہے **ف** منافق دو قسم ہین ایک یہ کہ دلمین کفر ہو صرف زبان سے اسلام کا اقرار کرے حضرت کے وقت مین جو منافق تہے ایسے ہی تہے دوسرے یہ کہ دلمین کفر نہین بلکہ اسلام ہے لیکن سست اعتقاد اور فسق و فجور کا گرفتار سو حدیث مین دوسری قسم کا نفاق مراد ہے یعنی ایمان کے لائق تو یہ تہا کہ آدمی ان بدکامون سے بچتا پہر جب ان کامون مین گرفتار رہا تو اسلام لطف سمین کچہ ظاہر نہوا اسواسطے اوسکو منافق فرمایا

١٥٢٦ **ق** طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ خَمْسُ صَلَوٰتٍ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ قَالَهُ لِرَجُلٍ سَاَلَهُ عَنِ الْاِسْلَامِ فَقَالَ هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهُنَّ فَقَالَ لَا اِلَّا اَنْ تَطَوَّعَ قَالَ وَصِيَامُ شَهْرِ رَمَضَانَ فَقَالَ هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهُ فَقَالَ لَا اِلَّا اَنْ تَطَوَّعَ وَذَكَرَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الزَّكٰوةَ فَقَالَ هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهَا فَقَالَ لَا اِلَّا اَنْ تَطَوَّعَ فَاَدْبَرَ الرَّجُلُ وَهُوَ يَقُوْلُ وَاللّٰهِ لَا اَزِيْدُ عَلٰى هٰذَا وَلَا اَنْقُصُ مِنْهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْلَحَ اِنْ صَدَقَ وَيُرْوٰى اَفْلَحَ وَاَبِيْهِ اِنْ صَدَقَ اَوْ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَاَبِيْهِ اِنْ صَدَقَ بخاری ومسلم مین طلحہ بن عبید اللہ سے

روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ پانچ نمازین ہین ایک رات اور دن مین یہ حضرت نے اوس مرد سے کہا جسنے حضرت سے اسلام کے ارکان پوچھے پہر
اوس مرد نے کہا کیا میرے اوپر ان پانچ کے سوا اور بہی نماز ہے تو حضرت نے فرمایا کہ نہین مگر اسطرح کہ تو نفل نماز پڑہے تو درست ہے
حضرت نے فرمایا اور رمضان کے مہینے کے روزے پہر اوسنے کہا کیا میرے اوپر اسکے سوا بہی روزہ ہے تو حضرت نے فرمایا کہ نہین مگر
یہ کہ تو نفل روزہ رکہے اور حضرت نے اوس سے زکوٰۃ کا ذکر کیا تو اوسنے کہا کیا مجہپر زکوٰۃ کے سوا بہی دینا فرض ہے حضرت نے فرمایا کہ
نہین مگر یون کہ تو بطور نفل دیوے پہر پلٹ چلا وہ مرد اور وہ کہتا جاتا تہا کہ قسم خدا کی کہ اسپر نہ بڑہاؤنگا اور نہ اسمین سے کچہ گہٹاؤنگا
تو حضرت نے فرمایا کہ مراد کو پہونچا اگر یہ سچا ہے اور دوسری روایت یون ہے کہ مراد کو پہونچا اوسکے باپ کی قسم اگر وہ سچا ہے
یا یون فرمایا کہ بہشت مین داخل ہوا اوسکے باپ کی قسم اگر وہ سچا ہے **ف** حضرت نے حج کا ذکر نہین کیا اسواسطے کہ اوسکا سوال
سب اسلام کے ارکان سے نہ تہا اور یہ جو اوسنے کہا کہ مین نہ بڑہاؤنگا نہ گہٹاؤنگا یعنے ان فرض چیزونمین اپنی طرف سے زیادتی کمی نکرونگا
اور یہ مطلب نہین کہ فرض کے سوا سنت نفل نہ ادا کرونگا اور حضرت نے جو اوسکے باپ کی قسم کہائی تو عرب کی عادت کے موافق حضرت کی
زبان سے نکل گئی تعظیم منظور نتہی یا غیر خدا کے قسم اسکے بعد منع ہوئی **ق** عَائِشَةُ خَمْسٌ مِنَ الدَّوَابِّ كُلُّهُنَّ فَاسِقٌ يُقْتَلْنَ فِي

1527

الْحَرَمِ الْغُرَابُ وَالْحِدَأَةُ وَالْعَقْرَبُ وَالْفَارَةُ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
کہ پانچ جانور ہین وے سب موذی اور بدذات ہین مار ڈالے جاوین حرم مین ایک کوا دوسرے چیل تیسرے بچہو چوتہے چوہا پانچوین کتا کاٹنے والا
ف جب حرم مین انکا مار ڈالنا درست ہوا تو اور جگہہ بطریق اولی انکو قتل کرنا درست ہے **ق** اَبُوْهُرَيْرَةَ سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللّٰهُ

1528

فِي ظِلِّهِ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ إِمَامٌ عَادِلٌ وَشَابٌّ نَشَأَ فِي عِبَادَةِ اللّٰهِ وَرَجُلٌ قَلْبُهُ مُعَلَّقٌ فِي الْمَسَاجِدِ وَرَجُلَانِ
تَحَابَّا فِي اللّٰهِ اجْتَمَعَا عَلَيْهِ وَتَفَرَّقَا عَلَيْهِ وَرَجُلٌ دَعَتْهُ امْرَأَةٌ ذَاتُ مَنْصِبٍ وَجَمَالٍ فَقَالَ إِنِّي أَخَافُ اللّٰهَ وَرَجُلٌ
تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَأَخْفَاهَا حَتّٰى لَا تَعْلَمَ شِمَالُهُ مَا تُنْفِقُ يَمِينُهُ وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللّٰهَ خَالِيًا فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ
بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ سات شخص ہین جنکو خدا اپنے سایے مین رکہیگا جسدن اوسکے سایے کے سوا کہین سایہ
نہوگا یعنے قیامت مین ایک تو منصف سردار دوسرا وہ جوان جو اٹہتی جوانی سے خدا کی بندگی مین مشغول ہوا تیسرا وہ مرد جسکا
دل مسجدون مین لگا رہتا ہے یعنے بار بار جماعت کے واسطے مسجد مین جاتا ہے اور مسجد کے بناؤ چناؤ مین لگا رہتا ہے چوتہے وے
دو مرد جو خدا ہی کیواسطے آپسمین محبت رکہتے ہین ملتے ہین تو اسی پر اور جدا ہوتے ہین تو اسی پر پانچوان وہ مرد جسکو مالدار باعزت خوبصورت

عورت نے بلایا یعنے بدکاری کے واسطے سو اوسنے کہا کہ مین خدا سے ڈرتا ہون چھٹا وہ مرد کہ جسنے خیرات کی تو اوسکو چھپایا یہانتک کہ نہین جانتا اوسکا بایان ہاتھہ کہ کیا خرچ کیا اوسکے داہنے ہاتھہ نے ساتوان وہ مرد جسنے خدا کو یاد کیا خالی مکان مین سو جاری ہوگئین اوسکی دونون آنکھین یعنے خوف الہی سے رو یا

۱۵۲۹ وسر چیزین

عَنْ عَائِشَةَ عَشْرٌ مِنَ الْفِطْرَةِ قَصُّ الشَّارِبِ وَإِعْفَاءُ اللِّحْيَةِ وَالسِّوَاكُ وَاسْتِنْشَاقُ الْمَاءِ وَقَصُّ الْأَظْفَارِ وَغَسْلُ الْبَرَاجِمِ وَنَتْفُ الْإِبِطِ وَحَلْقُ الْعَانَةِ وَانْتِقَاصُ الْمَاءِ قَالَ الرَّاوِي وَنَسِيتُ الْعَاشِرَةَ إِلَّا أَنْ تَكُونَ الْمَضْمَضَةَ مسلم مین حضرت عایشہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ دس چیزین پیدایشی سنت ہین ایک تو خوب موچہ کترانا دوسرے ڈاڑہی چھوڑنا بقدر قبضہ تیسرے مسواک کرنا چوتھے پانی سے ناک صاف کرنا پانچوین ناخن کاٹنا چھٹے اونگلیون کے جوڑونکو دہونا تاکہ میل نہ جم رہے ساتوین بغل کے بال اوکہاڑنا آٹھوین زیر ناف کے بال مونڈنا نوین پیشاب کے بعد پانی سے استنجا کرنا راوی نے کہا کہ مین دسوین چیز بھول گیا مگر یہ کہ کلی ہو یعنے خوب یاد نہین لیکن قرینے سے معلوم ہوتا ہے کہ دسوین چیز شاید کلی کرنا مراد ہو

۱۵۳۰ بکری عاریۃ

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَمْرٍو أَرْبَعُونَ خَصْلَةً أَعْلَاهَا مَنِيحَةُ الْعَنْزِ مَا مِنْ عَامِلٍ يَعْمَلُ بِخَصْلَةٍ مِنْهَا رَجَاءَ ثَوَابِهَا وَتَصْدِيقَ مَوْعُودِهَا إِلَّا أَدْخَلَهُ اللّٰهُ بِهَا الْجَنَّةَ بخاری مین عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ چالیس خصلتین ہین اون سب سے اعلی اور عمدہ خیر کو بکری عاریۃ دینا ہے کہ اوسکا دودہ پیوے نہین کوئی ایسا عامل جو عمل کرے ایک خصلت پر اون چالیس خصلتون سے ثواب کی امید پر اور اوسکے وعدے کو سچا جان کر مگر کہ خدا اوسکو بہشت مین داخل کریگا **ف** اس حدیث مین اون چالیس خصلتونکو مفصل نہین ذکر فرمایا شاید کہ احسان کے اقسام مراد ہین یعنی خلق کو طرح طرح کی فائدہ رسانی **فصل** اس فصل مین وے حدیثین ہین جنکے سرے پر قسم ہے بلفظ وَالَّذِي

۱۵۳۱ حشر ارسلام

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَا يَسْمَعُ بِي أَحَدٌ مِنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ يَهُودِيٌّ وَلَا نَصْرَانِيٌّ وَلَا يُؤْمِنُ بِالَّذِي أُرْسِلْتُ بِهِ إِلَّا كَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّارِ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا قسم ہے اوسکی جسکے قابو مین محمد کی جان ہے کہ نہ سنیگا مجکو کوئی اس امت سے یہودی ہو خواہ نصرانی اور ایمان نہ لاوے اوسکا جسکے واسطے مین بھیجا گیا یعنے شریعت کا مگر کہ وہ ایمان نہ لانیوالا دوزخیون سے ہوگا **ف** امت دو قسم ہے ایک امت دعوت یعنے جنکو اسلام کیطرف بلایا اسمین کافر اور مسلمان سب داخل ہین دوسری امت اجابت یعنے جو لوگ ایمان لائے اسمین صرف مسلمان داخل ہین امت سے مراد اس حدیث مین امت دعوت ہے **ف** یہودی اور نصرانی کو اسواسطے خاص کرکے ذکر کیا کہ باوجود اہل کتاب ہونے کے جب انپر بھی حضرت کا

ایمان لانا فرض ہوتو غیر اہل کتاب کو بطریق اولی ایمان لانا فرض ہوگا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جہان حضرت کی اور اسلام اور دین کی خبر نہ پہونچی ہو تو وے لوگ معذور ہین اونسے صرف خدا کی توحید کا سوال ہوگا رسالت کا سوال نہوگا

۱۵۳۲ ھ اَبُوْهُرَيْرَةَ وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَيَاْتِيَنَّ عَلٰى اَحَدِكُمْ يَوْمٌ وَلَا يَرَانِيْ ثُمَّ لَاَنْ يَرَانِيْ اَحَبُّ اِلَيْهِ مِنْ اَهْلِهٖ وَمَالِهٖ مَعَهُمْ مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قسم ہے اوسکی جسکے قابو مین محمدؐ کی جان ہے کہ تم مین سے کسی پر البتہ ایک دن آویگا اور مجکو نہ دیکھیگا پھر تو مقرر میرا دیکھنا اوسکے نزدیک دوست تر ہوگا اوسکے گھر والون اور مال سے باوجود مال اور گھر والون کے ف اس حدیث مین حضرت نے اپنی موت کا اشارہ فرمایا کہ اصحاب حضرت کی صحبت کو غنیمت جانین حضرت کے صرف دیدار کی یہ تاثیر تھی کہ دمبدم یقین کامل ہوتا تھا آداب اور نیک اخلاق حاصل ہوتے تھے اسواسطے اصحاب کو اپنے اہل و عیال اور مال سے حضرت کی صحبت زیادہ تر محبوب تھی بلکہ اب بھی عشاق محمدیون کا یہ حال ہے کہ خواب مین حضرت کے دیدار میسر آنے پر تمام عالم کو قربان کرتے ہین

۱۵۳۳ ھ حَنْظَلَةُ الْاُسَيْدِيُّ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ اِنْ لَوْ تَدُوْمُوْنَ عَلٰى مَا تَكُوْنُوْنَ عِنْدِيْ وَفِي الذِّكْرِ لَصَافَحَتْكُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ عَلٰى فُرُشِكُمْ وَفِيْ طُرُقِكُمْ وَلٰكِنْ يَا حَنْظَلَةُ سَاعَةً وَّسَاعَةً ثَلٰثَ مَرَّاتٍ مسلم مین حنظلہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ قسم ہی اوسکی جسکے قابو مین میری جان ہے کہ اگر تم سدا نہی رہو اوسی حال پر جسطرح میرے پاس رہتے ہو اور یاد الہی مین رہو تو البتہ تمسے فرشتے مصافحہ کرین تمھارے فرشون پر اور تمھاری راہون مین ولیکن ای حنظلہ ایک ساعت دنیا کا کاروبار اور دوسری ساعت یاد پروردگار ف مصابیح مین حنظلہؓ سے روایت ہے کہ مین اور صدیق اکبرؓ حضرتؐ کے پاس گئے مینے کہا یا رسول اللہ حنظلہ تو منافق ہوگیا ہے حضرتؐ نے فرمایا کیونکر ہے مینے کہا کہ ہم لوگ حضرتؐ کی خدمت مین رہتے ہین آپ ہمکو دوزخ اور بہشت کو یاد دلاتے ہین گویا ہم آنکھ سے دیکھتے ہین پھر جب ہم حضرتؐ کے پاس سے جاتے ہین اور جورو لڑکون اور کسب کار مین مشغول ہوتے ہین تو اکثر باتین بھول جاتے ہین تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنے اگر حضور ہر دم بنا رہے تو آدمی سے بالکل اس عالم کا کاروبار معطل ہوجاوے فرشتون کا عالم نظر پڑے اسواسطے وہ حال ہر دم نہین رہتا اسکو نفاق نجاننا چاہیے کہ غفلت کا آنا حکمت سے خالی نہین شعر غفلت بجہان اگر نبودے از عمر دمی بسر نبودی

۱۵۳۴ ق اَنَسٌ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ اِنَّكُمْ لَاَحَبُّ النَّاسِ اِلَيَّ مَرَّتَيْنِ يَعْنِي الْاَنْصَارَ بخاری

اور مسلم میں انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قسم ہے اوسکی جسکے قابو میں میری جان ہے کہ البتہ تم لوگ یعنی انصار میرے نزدیک سب لوگون سے زیادہ پیارے ہو حضرت نے دوبار اسکو فرمایا خ ابوسعید و قتادۃ بن النعمان والذی نفسی بیدہ انھا لتعدل ثلث القرآن یعنی سورۃ الاخلاص بخاری مین ابو سعید اور قتادہ بن نعمان سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قسم ہے اوسکی جسکے قابو مین میری جان ہے کہ البتہ قل ہو اللہ احد برابر ہے قرآن کی تہائی کے م ابوذر والذی نفسی بیدہ لآنیتہ اکثر من عدد نجوم السماء وکواکبھا الا فی اللیلۃ المظلمۃ المصحیۃ آنیۃ الجنۃ من شرب منھا لم یظمأ آخر ما علیہ یشخب فیہ میزابان من الجنۃ من شرب منہ لم یظمأ عرضہ مثل طولہ ما بین عمان الی ایلۃ ماءہ اشد بیاضا من اللبن واحلی من العسل **قالہ** لہ حین قال یا رسول اللہ ما آنیۃ الحوض مسلم مین ابوذر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اوسکی قسم جسکے قابو مین میری جان ہے البتہ حوض کوثر کے برتن زیادہ تر ہین آسمان کے چھوٹے بڑے ستارون کی گنتی سے برتنون کی کثرت جان رکھہ جیسے ستارونکی کثرت ہوتی ہے اندھیری بے بدلی والی رات مین بہشت کے برتن جو کوئی پیے پیاسا نرہے آخر زمانے تک یعنے ہمیشہ چھکا رہے اوس حوض مین بہشت کے دو پرنالے بہتے ہین جو اوس سے پیے پیاسا نرہے اوسکا چوڑاؤ لنباؤ کے برابر ہے جتنا فرق ہے عمان سے ایلہ تک پانی اوسکا زیادہ تر سفید دودہ سے اور شیرین تر شہد سے یہ حضرت نے ابوذر سے فرمایا جب کہ ابوذر نے کہا یا رسول اللہ حوض کوثر کے برتن کتنے ہین ف عمان اور ایلہ شہر ہین شام مین ق ابوھریرۃ والذی نفسی بیدہ لاذودن رجالا عن حوضی کما تذاد الغریبۃ من الابل عن الحوض بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا اوسکی قسم جسکے قابو مین میری جان ہے کہ البتہ مین ہانکونگا کچھہ مردونکو اپنے حوض کوثر سے جیسے حوض پر سے غیر کے اونٹ ہانکی جاتی ہین ف یعنی کفار اور منافقین اور مرتد حوض کوثر سے ہٹائی جاوینگے م ابوھریرۃ والذی نفسی بیدہ لا تدخلون الجنۃ حتی تؤمنوا ولا تؤمنون حتی تحابوا اولا ادلکم علی شیء اذا فعلتموہ تحاببتم افشوا السلام بینکم مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا اوسکی قسم جسکے قابو مین میری جان ہے کہ بہشت مین نجاؤ گے جب تک ایمان نلاؤگے اور پورے ایماندار نہوگے جب تک آپسمین محبت پیدا کروگے کیا مین تمکو نہ بتلادون وہ چیز کہ جب اوسکو کرو تو آپسمین دوستدار ہو جاؤ سلام علیک کو رائج کرو اپنے مسلمان لوگون مین ف یعنے بہشت کا ملنا ایمان پر موقوف ہے اور ایمان محبت پر موقوف تو معلوم ہوا کہ بہشت محبت پر موقوف ہے پھر حضرت نے محبت حاصل کرنیکا آسان طریقہ بتلایا یعنی السلام علیک کرنا سلام ہی سے سواسطے محبت حاصل

۱۵۳۵ سورۃ اخلاص
۱۵۳۶ حوض کوثر
۱۵۳۷ حوض کوثر
۱۵۳۸

ہوتی ہے کہ دعا خیر ہے یعنی خدا تجکو ہر بلا سے سلامت رکھے اور معمول ہے کہ آدمی اپنے خیرخواہ دعا مانگنے والے کو یا دوست جانتا ہے
تو آپ بھی اوس سے محبت کرتا ہے ہرچند سخاوت اور احسان بھی محبت کا سبب ہے لیکن احسان اور سخاوت تمام عالم کے سلمانون سے
نہین ہوسکتی اور سلام آسان بات ہے کہ ہر ایک کو ہوسکتا ہے سواسطے حضرت نے اسکو خاص کرکے بتلایا لیکن افسوس عجب اوس زمانہ ہو گیا
ہے کہ جہالت اور غرور کے سبب سے اب بعضے لوگ سلام علیک کرنے سے ناخوش ہوتے ہین اور عداوت پر کمر باندھتی ہین محبت و خیرخواہی
کی چیز اون لوگون کے نزدیک عداوت کا سبب ہوگئی ہے

۱۵۳۹ ابو ھریرۃ وَالَّذِی نَفْسِی بِیَدِہٖ لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنْ وَّلَدِہٖ وَوَالِدِہٖ بخاری مین ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا اوسکی قسم جسکے قابو مین میری جان ہے کہ تم مین کوئی پورا ایماندار نہین ہویگا جبتک کہ مین اوسکے نزدیک اوسکے بیٹے اور اوسکے باپ سے زیادہ تر پیارا نہو جاؤن ف یعنے جب میری رضامندی باپ اور بیٹے کی رضامندی پر مقدم رکھے تب پورا ایماندار ہے

۱۵۴۰ انس وَالَّذِی نَفْسِی بِیَدِہٖ لَا یُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتّٰی یُحِبَّ لِجَارِہٖ اَوْ لِاَخِیْہِ مَا یُحِبُّ لِنَفْسِہٖ مسلم مین انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا اوسکی قسم جسکے قابو مین میری جان ہے کہ پورا ایماندار بندہ نہوگا یہانتک کہ محبت کرے اپنے ہمسایہ سے یا یون فرمایا کہ اپنے بھائی مسلمان سے دوستی رکھے جیسے اپنی جان سے دوستی رکھتا ہے

۱۵۴۱ ابو ھریرۃ وَالَّذِی نَفْسِی بِیَدِہٖ لَتُسْئَلُنَّ عَنْ ھٰذَا النَّعِیْمِ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ اَخْرَجَکُمْ مِنْ بُیُوْتِکُمُ الْجُوْعُ ثُمَّ لَمْ تَرْجِعُوْا حَتّٰی اَصَابَکُمْ ھٰذَا النَّعِیْمُ قَالَہٗ لِاَبِیْ بَکْرٍ وَّعُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا مسلم مین ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اوسکی قسم جسکے قابو مین میری جان ہے کہ مقرر تم پوچھے جاؤ گے اس نعمت سے قیامت کے دن نکالا تھا تمکو تمھارے گھرونسے بھوک نے پھر تم نہ پھرے یہانتک کہ تمکو یہ نعمت ملی یہ حضرت نے ابی بکر صدیق اور عمر فاروق سے فرمایا ف اسکا پورا قصہ ساتوین باب مین گذرا کہ حضرت اور صدیق اور فاروق بھوک کے سبب سے ایک انصاری کے گھر گئے دعوت کے کھانے سے جب آسودہ ہوئے تب یہ حدیث فرمائی یعنے یون سوال ہوگا کہ نعمت کو طاعت الہی مین صرف کیا یا معصیت مین

۱۵۴۲ انس رض وَالَّذِی نَفْسِی بِیَدِہٖ لَتَضْرِبُوْنَہٗ اِذَا صَدَقَکُمْ وَلَتَتْرُکُوْنَہٗ اِذَا کَذَبَکُمْ یَعْنِیْ غُلَامًا اَسْوَدَ لِبَنِی الْحَجَّاجِ کَانَ عَلٰی رَوَایَا قُرَیْشٍ یَوْمَ بَدْرٍ مسلم مین انس رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا قسم اوسکی جسکے قابو مین میری جان ہے کہ تم اوسکو مارتے ہو جب وہ تمسے سچ کہتا ہے اور اوسکو چھوڑتے ہو جب تمسے جھوٹھ بولتا ہے مراد بنی حجاج کا وہ سیاہ لڑکا ہے جو جنگ بدر کے دن قریش کے آبکش اونٹون پر تھا ف جنگ بدر مین جب حضرت کا لشکر اوترا تو حضرت کے صحاب ایک سیاہ رنگ لڑکے کو جو قریش کے آبکش

اونکو نہین پکڑ لائے اور پوچھا کہ ابوسفیان اور اوسکے لوگ کہان ہین اونہون نے کہا کہ مین اونکو نہین جانتا لیکن ابوجہل وغیرہ تو فلانی مقام پر ہین تو اصحاب اوسکو مارنے لگے اوسنے مار کے ڈر سے کہا کہ ابوسفیان وغیرہ بھی ہین تب اصحاب نے اوسکا مارنا چھوڑا پھر دوسری بار اونہون نے پوچھا اوسنے کہا کہ مجکو ابوسفیان کی خبر نہین لیکن ابوجہل وغیرہ تو موجود ہین اصحاب نے اوسکو پھر مارا اور حضرتؐ نماز پڑھتے تھے جب حضرتؐ نے یہ حال دیکھا تب یہ حدیث فرمائی **ق** اَبُوهُرَيْرَةَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهٖ لَيُوشِكَنَّ اَنْ يَّنْزِلَ فِيكُمُ ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا عَادِلًا فَيَكْسِرُ الصَّلِيبَ وَيَقْتُلُ الْخِنْزِيرَ وَيَضَعُ الْجِزْيَةَ وَيَفِيضُ الْمَالُ حَتّٰى لَا يَقْبَلَهٗ اَحَدٌ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا قسم اوسکی جسکے قابو مین میری جان ہے کہ البتہ عنقریب ہے کہ اوتریگا تم مین یعنی مسلمانو عیسیٰ مریم کا بیٹا حاکم عادل ہوکر سو توڑیگا چلیپا کو اور قتل کریگا خوک کو اور گرا دیگا جزیہ کو اور کثرت سے پھیل پڑیگا مال یہانتک کہ کوئی اوسکو قبول نکریگا **ف** قیامت کے قریب امام مہدی کے وقت مین حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے نزول کرینگے اور نصرانی دین کو مٹاوینگے محمدی دین پہ عمل کرینگے چلیپا سولی کی صورت کو کہتے جیسے یہ شکل ہے + نصاریٰ اس شکل کی بڑی تعظیم کرتے ہین اسواسطے کہ اونکے گمان مین حضرت عیسیٰ سولی پر مارے گئے اور ہرچند ابھی نصاریٰ سے جزیہ لینا درست ہے لیکن حضرت عیسیٰؑ اپنے وقت مین نصاریٰ سے جزیہ نہ قبول کرینگے اگر وے ایمان لاوینگے تو اونکو قتل کرینگے **ق** سَعْدُ بْنُ اَبِي وَقَّاصٍ وَاَبُوهُرَيْرَةَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهٖ مَا لَقِيَكَ الشَّيْطَانُ سَالِكًا فَجًّا قَطُّ اِلَّا سَلَكَ فَجًّا غَيْرَ فَجِّكَ هٰذِهٖ رِوَايَةُ سَعْدٍ وَفِي رِوَايَةِ اَبِي هُرَيْرَةَ قَطُّ سَالِكًا فَجًّا قَالَهٗ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بخاری اور مسلم مین سعد بن ابی وقاص اور ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا قسم ہے اوسکی جسکے قابو مین میری جان ہے کہ نہین ملتا تجھے شیطان کسی راہ مین چلتا ہوا ہرگز مگر چل کھڑا ہوتا ہے اوس راہ مین جو تیری راہ کے سوا ہے یہ روایت سعدؓ کی ہے اور ابوہریرہؓ کی روایت مین قطّ کی لفظ سالکاً فجاً کی لفظ پر مقدم ہے لیکن مطلب مین کچھ فرق نہین یہ حدیث حضرتؐ نے عمر فاروقؓ کی حق مین فرمائی **ف** مسلم مین روایت ہے کہ عمر فاروقؓ نے حضرتؐ کی خدمت مین حاضر ہونیکی اجازت مانگی اور حضرتؐ کے پاس قریش کی عورتین چلا چلا کر باتین کر رہین تھین جب عمر فاروقؓ کے آنے کی خبر ہوئی تو سب پردے مین ہوگئین جب عمر فاروقؓ اندر آئے تو حضرتؐ کو ہنستا پایا سو کہا کہ خدا آپکو خوش رکھے یارسول اللہ کیا سبب ہے آپکی ہنسی کا حضرتؐ نے فرمایا کہ مجکو عورتونسے تعجب آیا کہ میرے پاس باتین کرتی تھین جب تمھاری آواز سنی تو سب پردے مین ہوگئین عمر فاروقؓ نے عورتونسے کہا اے دشمن اپنی جانون کی تم مجھسے ڈرتی ہو اور رسول اللہ سے نہین ڈرتی تو عورتین بولین کہا کہ ہان ہم تمسے ڈرتے ہین کہ تم کڑی مزاج کے ہو تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی تیرے کڑاپن اور مضبوطی سے شیطانی کام تیرے

اگرچہ بیشک نہین سکتے حرام کا مونڈنا کیا ذکر ہے کہ تیری روبرو مباح کام کرنے سے بہی لوگ ڈرتے ہین عمر فاروقؓ کی حضرت کیوقت مین محتسبی کی
خدمت تہی سوا اسکے اونسے لوگ ڈرتے تہے دستور ہے کہ چور جیسے کوتوال سے ڈرتے ہین ویسے بادشاہ سے نہین ڈرتی اتنی بات کوئی شخص کوتوال کو
بادشاہ سے افضل نہین جانتا اسیطرح اس حدیث سے عمر فاروقؓ کی فضیلت حضرت پر ثابت نہین ہوسکتی ق أَبُو هُرَيْرَةَ وَالَّذِي نَفْسِي

۱۵۴۵ بِيَدِهِ مَا مِنْ رَجُلٍ يَدْعُو امْرَأَتَهُ إِلَى فِرَاشِهِ فَتَأْبَى عَلَيْهِ إِلَّا كَانَ الَّذِي فِي السَّمَاءِ سَاخِطًا عَلَيْهَا حَتَّى يَرْضَى عَنْهَا
بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا قسم اوسکی جسکے قابو مین میری جان ہے کہ کوئی مرد ایسا نہین جو بلاوے اپنی جورو کو بچہونے کے
واسطے پہر وہ انکار کرے مگر کہ اوسپر غصے رہیگا آسمان والا یہانتک کہ وہ مرد اوس سے راضی ہووے ف یعنے عورتکو خاوند سے اس کام مین انکار کرنا

۱۵۴۶ درست نہین کہ اس سے خدا ناخوش ہوتا ہے فصل اس فصل مین وے حدیثین ہین جنکے سر پر قسم ہے بلفظ واللہ ق أَبُو هُرَيْرَةَ وَاللّٰهِ
إِنِّي لَأَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ فِي الْيَوْمِ أَكْثَرَ مِنْ سَبْعِينَ مَرَّةً بخاری مین ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قسم خدا
کی کہ مین مقرر استغفار کیا کرتا ہون خدا سے اور توبہ کرتا ہون دن بہر مین ستر بار سے زیادہ ف دوسری روایت مین استغفار کو سو بار فرمایا ہے
اس حدیث مین استغفار اور توبہ کرنے کی ترغیب فرمائی یعنے جب پیغمبر معصوم ستر بار بازیادہ استغفار کرے تو اور گنہگار لوگونکو بطریق اولی

۱۵۴۷ استغفار اور توبہ کرنا لازم ہے ق الْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ وَمَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ وَاللّٰهِ إِنِّي لَرَسُولُ اللّٰهِ وَإِنْ كَذَّبْتُمُونِي اكْتُبْ مُحَمَّدَ بْنَ
عَبْدِ اللّٰهِ قَالَهُ زَمَنَ الْحُدَيْبِيَةِ بخاری اور مسلم مین مسور بن مخرمہ اور مروان بن حکم سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قسم خدا کی
مین مقرر خدا کا رسول ہون اگرچہ تم مجھکو جہٹلاتے ہو لکہو محمد بن عبداللہ یہ حضرت نے صلح حدیبیہ کے وقت فرمایا ف چھٹے سال ہجری حضرت
عمرہ کرنے کو چلے جب کہ قریب حدیبیہ کی منزل پر پہونچے تو کفار قریش نے حضرت کو روکا اور اس بات پر صلح ہوئی کہ اگلی سال بے عمرہ کیے حضرت
پلٹ جاوین اگلے برس عمرہ کرنے کو تشریف لاوین حضرت نے صلح نامہ لکھوایا کہ یہ صلح نامہ ہے جسپر محمد رسول اللہ نے صلح کی کافرون نے کہا کہ ہم
محمد رسول اللہ نہ لکھنے دینگے بلکہ محمد بن عبداللہ لکھو اگر ہم تمکو رسول اللہ جانتے تو تمسے کیون لڑتے اور مکے جانے سے تمکو کیون روکتے تب حضرت نے یہ حدیث

۱۵۴۸ فرمائی اور محمد رسول اللہ کی لفظ کو کاٹکر محمد بن عبداللہ لکھا ق أَبُو هُرَيْرَةَ وَاللّٰهِ لَأَنْ يَلَجَّ أَحَدُكُمْ بِيَمِينِهِ فِي أَهْلِهِ آثَمُ لَهُ
عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ أَنْ يُعْطِيَ كَفَّارَتَهُ الَّتِي فَرَضَ اللّٰهُ عَلَيْهِ بخاری و مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قسم خدا کی تم
مین سے کسیکا ثابت رہنا اپنی قسم پر جو اپنے گہر والون کے حق مین کہائی ہو زیادہ تر گناہ ہے اوسکے لیے خدا کے نزدیک قسم کے کفارہ
دینے سے جو خدا نے اوسپر فرض کیا ہے ف یعنے ہر چند قسم کا نباہ کرنا بہتر ہے لیکن جسمین اپنے گہر والونکو ضرر پہونچے تو قسم کا

توڑنا اور کفارہ دینا نفل ہے کہ آزردن دل دوستان جہل است وکفارت یمین سہل **ق** اَبُوْهُرَيْرَةَ وَاَبُوْشُرَيْحٍ الْخُزَاعِيُّ ۱۵۴۹
وَاللّٰهِ لَا يُؤْمِنُ وَاللّٰهِ لَا يُؤْمِنُ وَاللّٰهِ لَا يُؤْمِنُ قِيْلَ مَنْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الَّذِيْ لَا يَأْمَنُ جَارُهُ بَوَائِقَهُ بخاری اور
مسلم میں ابوہریرہؓ اور ابوشریحؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا قسم خدا کی وہ ایمان نہیں رکھتا قسم خدا کی وہ ایمان نہیں رکھتا قسم خدا کی وہ ایمان
نہیں رکھتا لوگوں نے کہا کون شخص ہے یا رسول اللہ جو ایمان نہیں رکھتا حضرتؐ نے فرمایا وہ شخص ہے کہ جسکے ہمسایے لوگ رنج رسانی اور تکلیفات سے
نڈر نہیں **ف** معلوم ہوا کہ سلوک کرنا ہمسایہ سے فرض ہے اور اونکو رنج دینا حرام ہے **ق** اَلْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ وَاللّٰهِ لَوْلَا اللّٰهُ مَا ۱۵۵۰
اهْتَدَيْنَا وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّيْنَا فَاَنْزِلَنْ سَكِيْنَةً عَلَيْنَا وَثَبِّتِ الْاَقْدَامَ اِنْ لَاقَيْنَا وَالْمُشْرِكُوْنَ قَدْ بَغَوْا
عَلَيْنَا اِذَا اَرَادُوْا فِتْنَةً اَبَيْنَا بخاری اور مسلم میں براء بن عازبؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا قسم خدا کی اگر نہوتی خدا کی رحمت تو ہم دین
کی راہ نپاتے اور نہ صدقہ دیتے نہ نماز پڑھتے سو اوتارے تسکین کو ہمپر اور قدموں کو جماوے اگر کفار سے ہم ملیں یعنے لڑائی کے وقت قدم نہ ہٹے
اور مشرکوں نے البتہ ہمپر زیادتی کی ہے جب وے فتنے فساد کا ارادہ کرتے ہیں ہم اونکی بات کو نہیں مانتے **ف** سال چہارم میں کافروں نے
حضرتؐ پر ہجوم کیا حضرتؐ نے پناہ کیواسطے مدینہ کے گرد خندق کھدائی حضرتؐ خندق سے مٹی نکالتے جاتے تھے اور یہ حدیث فرماتے تھے **فصل** اس
فصل میں وے حدیثیں ہیں جنکے سر پر سین ہے **ه** عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ سَتُفْتَحُ عَلَيْكُمْ اَرْضُوْنَ وَيَكْفِيْكُمُ اللّٰهُ فَلَا يَعْجِزُ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّلْهُوَ ۱۵۵۱
بِاَسْهُمِهِ مسلم میں عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ عنقریب تمپر فتح ہونگے ملک اور خدا تمہاری کفایت کریگا سو نہ تھکا دے تمکو مال
کی حصوں کی غفلت **ف** یعنے روم اور ایران اور توران فتح ہوگا اور مجاہدوں کے حصے میں بہت مال آویگا سو فرمایا کہ کہیں ایسا نہو کہ تم مال کی
کثرت میں جہاد کرنے سے غافل ہو جاؤ اس حدیث میں خبر ہے اون فتحوں کی جو حضرتؐ کے بعد ہوئیں اور اشارہ ہے جہاد کی ترغیب کا **ق** اَبُوْهُرَيْرَةَ ۱۵۵۲
سَتَكُوْنُ فِتْنَةٌ اَلْقَاعِدُ فِيْهَا خَيْرٌ مِنَ الْقَائِمِ وَالْقَائِمُ فِيْهَا خَيْرٌ مِنَ الْمَاشِيْ وَالْمَاشِيْ خَيْرٌ مِنَ السَّاعِيْ مَنْ تَشَرَّفَ
لَهَا تَسْتَشْرِفْهُ وَمَنْ وَجَدَ مَلْجَاً اَوْ مَعَاذًا فَلْيَعُذْ بِهٖ بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ عنقریب فساد
ہوگا جسمیں بیٹھا شخص بہتر ہوگا کھڑے سے اور اوسمیں کھڑا بہتر ہے چلنے والے سے اور چلنے والا بہتر دوڑنے والے سے
جو اوسکو جھانکے گا تو اوسکو وہ کھینچ لیگا اور جو کوئی پناہ کا مقام یا بچاؤ کی جگہہ پاوے تو چاہیے کہ اوس پناہ میں آ جاوے
ف اس حدیث میں اشارہ ہے اون فسادوں کا جو حضرتؐ کے بعد ظاہر ہوئے جیسے حضرت عثمانؓ کی شہادت یعنی اوس فساد
عالمگیر کی اصلاح مقدور نہیں تو کم کوشش کرنیوالا اوسمیں بہتر ہوگا زیادہ کوشش کرنیوالے سے اسیواسطے اکثر اصحاب نے فتنے اور

ہمسایہ

رحمت الٰہی

خندق

غنیمت

فساد

غار مین گوشہ گیری اختیار کی تھی ق ابو حمید الساعدی ستھب اللیلۃ ریح شدید فلا یقم فیھا احد فمن کان لہ
۱۵۵۳ فلیشد عقالہ قالہ بتبوک بخاری اور مسلم مین ابو حمید ساعدی رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ آج کی رات عنقریب ہے کہ ایک سخت آندہی آئیگی
چلے گی تو اوسمین کوئی کھڑا رہے سو جسکے پاس اونٹ ہو تو چاہیے کہ اوسکا زانو بند مضبوط باندہے یہ حضرت نے تبوک مین فرمایا ف نوین سال ہجری ملک
شام مین حضرت جنگ تبوک مین گئے سو وہان ایک رات یہ حدیث فرمائی چنانچہ نہایت سخت آندہی اوسی رات چلی ایک شخص کھڑا تھا اوسکو آندہی نے
اوڑا کر طی کے پہاڑ پر ڈالا ملک طے اور تبوک سے کئی دنونکی راہ ہے ق علی سیخرج قوم فی اخر الزمان حدثاء الاسنان سفھاء الاحلام یقولون
۱۵۵۴ من خیر قول البریۃ یقرءون القران لا یجاوز ایمانھم حناجرھم یمرقون من الدین کما یمرق السھم من الرمیۃ فاینما
لقیتموھم فاقتلوھم فان فی قتلھم اجرا لمن قتلھم عند اللہ یوم القیمۃ بخاری اور مسلم مین علی مرتضی رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
عنقریب ایک قوم پیدا ہوگی آخر زمانے مین کم عمر ناقص عقل کلام کرینگے بہتر لوگونکا سا کلام پڑھینگے قرآن کو ایمان نہ اوتریگا اونکی نرخرونکے نیچے یعنی
ایمان کا کچھ اثر نہوگا نکل جاوینگے دین سے جیسے تیر نکل جاتا ہے شکاری جانور سے سو جہان کہین تم اونسے ملو تو اونکو قتل کرو سو البتہ اونکے قتل کرنے مین قتل
۱۵۵۵ کرنیوالونکو ثواب ہے قیامت مین خدا کے نزدیک ف اس قوم سے خارجی لوگ مراد ہین جنکو علی مرتضی نے قتل کیا ھر ابو ھریرۃ سیکون فی
اخر امتی اناس یحدثونکم بما لم تسمعوا انتم ولا اباءکم فایاکم وایاھم مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا عنقریب میری
پچھلی امت مین کچھ لوگ ہونگے جو حدیثین ظاہر کرینگے اور وہ باتین تمسے کہینگے جو تمنے اور تمہارے باپ دادونے نہین سنین سو دور بھاگو تم اونسے ف
اسحدیث مین اہل بدعت کا ذکر ہے جو اسلام مخالف نبی کا مونکو رائج کرتے ہین برخلاف اجماع مسلمین کے خواہ جھوٹی حدیث بنا کر خواہ اولیاء اللہ کیطرف
نسبت کرکے خواہ اماموں کی طرف اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ بے تحقیق کسی بات کو نماننا چاہیے کہ اسمین دین بگڑتا ہے اور اسی سبب سے ہزارون بدعتین
۱۵۵۶ عالمگیر ہوگئین

فصل فی المضارع

اس فصل مین وے حدیثین ہین جنکے سر پر مضارع کا صیغہ ہے م انس اٰتی باب الجنۃ
یوم القیمۃ فاستفتح فیقول الخازن من انت فاقول محمد فیقول بک امرت لا افتح لاحد قبلک مسلم مین انس رض سے
مروی ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مین آونگا بہشت کے دروازے پر قیامت کے دن سو مین دروازہ کھلواونگا تو کہیگا چوکیدار تو کون ہے سو مین کہونگا کہ مین محمد
۱۵۵۷ ہون تو چوکیدار کہیگا تجھی کا مجکو حکم ہے کہ نہ کھولون کسیکے واسطے تجسے پہلے ق ابن عباس امرکم باربع وانھاکم عن اربع الایمان
باللہ شھادۃ ان لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ واقام الصلوۃ وایتاء الزکوۃ وان تؤدوا خمس
ما غنمتم وانھاکم عن الدباء والحنتم والنقیر والمقیر قالہ لوفد عبد القیس بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عباس رض

سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مین تمکو حکم کرتا ہون چار چیز کا اور منع کرتا ہون چار چیز سے پہلا حکم اللہ کا ایمان لانا یعنے اسطرح گواہی دینا کہ کوئی لائق
بندگی کے نہین خدا کے سوا اور محمد رسول ہین اللہ کا اور دوسرا حکم نماز کا قائم کرنا اور تیسرا حکم زکوۃ کا دینا اور چوتھا حکم یہ کہ جو غنیمت کا مال پاؤ پانچوان حصہ
اوسکا ادا کرو اور منع کرتا ہون تمکو کدو سے اور سبز گھڑے سے اور نقیر اور مقیر سے یہ حضرت نے عبد القیس کے گروہ سے فرمایا ف اوسوقت مین شراب کے چار طرح کے
برتن رائج تھے ایک تو کدو اور تونبا اور دوسرے سبز گھڑا جیسے سبز مرتبان تیسرے نقیر یعنے کھجور کی لکڑی کا کریدا برتن چوتھے مقیر یعنے روغنی برتن
جسمین روغن قیر ملا ہو جب شراب حرام ہوئی تو حضرت نے اوسکے برتنونکا بھی استعمال کرنا منع کیا تاکہ شراب نوشی نہ یاد پڑے جب شراب کی عادت چھوٹ گئی
تو آخر کو ان برتنونکے استعمال کی اجازت دی چنانچہ اور حدیث مین آیا ہے ھ اِبْنُ عَبَّاسٍ اَبْكِيْ لِلَّذِيْ عَرَضَ عَلَيَّ اَصْحَابُكَ مِنْ اَخْذِهِمُ الْفِدَاءَ

۱۵۵۸

لَقَدْ عُرِضَ عَلَيَّ عَذَابُهُمْ اَدْنٰى مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ قَالَهُ لِعُمَرَ بَعْدَ يَوْمِ بَدْرٍ مسلم مین عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مین روتا
ہون وس سبب سے جو میرے آگے لائے تیرے ساتھی اپنے فدیہ لینے سے میرے سامنے ہوا تھا اونکا عذاب اس درخت سے قریب یہ حضرت نے عمر فاروق سے جنگ بدر کے
بعد فرمایا ف جنگ بدر مین ستر کافر قریش کے گرفتار ہوئے حضرت نے اصحاب سے اونکے مقدمہ مین صلاح پوچھی صدیق اکبر نے کہا یا رسول اللہ یہ لوگ تیری
قوم ہین انکو چھوڑ دیجیے شاید کہ مسلمان ہون یا انسے مسلمان اولاد پیدا ہو اور انسے فدیہ لیجیے چھوڑنے کی عوض یہ لوگ دیوین تاکہ حضرت کے اصحاب سامان کی قوت پاوین
اور فاروق اعظم نے کہا کہ یا حضرت ان لوگون نے آپکو جھٹلایا اور آپکو وطن سے نکالا آپ انسبکی گردن ماریے جب اکثر اصحاب کی صلاح حضرت نے فدیہ لینے پر دیکھی تو
حضرت نے فدیہ لیکر اونکو چھوڑ دیا پھر اس مضمون کی آیت اوتری کہ پیغمبر کو فدیہ لینا لائق نتھا تو حضرت اور ابی بکر صدیق ایک درخت کے قریب رونے لگے فاروق اعظم
نے کہا کہ یا حضرت آپ کیون روتے ہین مجکو بھی بتلائیے تاکہ مین بھی روؤن تب حضرت نے یہ حدیث سنائی اور ایک روایت مین یون آیا ہے کہ اگر عذاب آتا تو سوا عمر کے کوئی سلامت نرہتا
اسواسطے کہ مال لینے کی اونکی مرضی نتھی اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ جس مقدمہ مین وحی نہوتی تھی حضرت اسمین اجتہاد کرتے تھے اگر اوسمین کچھ چوک ہو جاتی
تھی تو حق تعالی جلد خبردار کر دیتا تھا ق اِبْنُ عُمَرَ اَرٰى رُؤْيَاكُمْ قَدْ تَوَاطَأَتْ فِي السَّبْعِ الْاَوَاخِرِ فَمَنْ كَانَ مُتَحَرِّيْهَا فَلْيَتَحَرَّهَا فِي السَّبْعِ الْاَوَاخِرِ

۱۵۵۹

بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مین دیکھتا ہون تمہارے خوابونکو کہ موافق پڑگئے پچھلی سات راتون مین سو جو
شب قدر کا تلاش کرنیوالا ہو سو پچھلی سات راتون مین تلاش کرے ف شب قدر کو حضرت کے اصحاب نے خواب مین دیکھا کسی نے تیئسوین ۲۳
کسی نے چوبیسوین کسی نے پچیسوین ۲۵ تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی رمضان کی پچھلی طاق راتون مین شب قدر ضرور ہے جسکو شوق ہو تلاش کرے
یعنے سب طاق راتون مین بیدار رہے اور عبادت کرے امید ہے آخر کوئی تو ہوگی ھ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَرَاكُمْ يَا بَنِيْ حَارِثَةَ قَدْ خَرَجْتُمْ مِنَ الْحَرَمِ

۱۵۶۰

ثُمَّ الْتَفَتَ فَقَالَ بَلْ اَنْتُمْ فِيْهِ وخرمہ مسلم عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ اثْنَا عَشَرَ

مِيلًا حَوْلَ الْمَدِيْنَةِ حِمًى بخاری مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ دیکھتا ہون تمکو اے حارثہ کی ولاد کہ تم نکل گئے حرم سے یعنی مدینہ کے حرم سے
پھر حضرتؐ نے اونکی طرف التفات کیا اور فرمایا بلکہ تم اوسی حرم مین ہو اور مسلم نے ابی ہریرہؓ سے روایت کی کہ البتہ حضرتؐ نے ٹھہرایا بارہ کوس کا رمنہ مدینہ کے گرد

۱۵۶۱ م اَبُوْهُرَيْرَةَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ لَا يَلْقَى اللّٰهَ بِهِمَا عَبْدٌ غَيْرُ شَاكٍّ فِيْهِمَا اِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ مسلم مین
ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ گواہی دیتا ہون کہ سوا خدا کے کوئی بندگی کے لائق نہین اور تحقیق مین خدا کا رسول ہون نہ ملیگا خدا کو کوئی بندہ اس کلمے
کے ساتھ شک لانیوالا ان دونون مین مگر کہ داخل ہوگا بہشت مین ف یعنی جو کلمہ شہادت پڑھے اور توحید و رسالت مین اوسکو کچھ شک نہو سو وہ بہشت مین
۱۵۶۲ داخل ہوگا اگرچہ بقدر گناہ کے سزا پاوے خ اَنَسٌ اُوْصِيْكُمْ بِالْاَنْصَارِ فَاِنَّهُمْ كَرِشِيْ وَعَيْبَتِيْ وَقَدْ قَضَوُا الَّذِيْ عَلَيْهِمْ وَبَقِيَ الَّذِيْ
لَهُمْ فَاقْبَلُوْا مِنْ مُّحْسِنِهِمْ وَتَجَاوَزُوْا عَنْ مُّسِيْئِهِمْ بخاری مین انسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مین تمکو وصیت کرتا ہون انصار کے
مقدمہ مین اسواسطے کہ وے میرے خاص لوگ اور میرے رازدار ہین اور البتہ وے ادا کر چکے جو اونپر فرض تھا یعنی دین کی مدد اور باقی رہا ہے اونکا حق یعنی ثواب اور
۱۵۶۳ احسان قبول کرو اونکے نیکوکار سے اور ٹال جاؤ اونکے بدکار سے ف یعنی سوا حدود کے اونکی خطاؤنکو نہ پکڑو م عَائِشَةُ تَاْخُذُ اِحْدٰىكُنَّ
مَاءَهَا وَسِدْرَتَهَا فَتَطَهَّرُ فَتُحْسِنُ الطُّهُوْرَ ثُمَّ تَصُبُّ عَلٰى رَاْسِهَا فَتَدْلُكُهُ دَلْكًا شَدِيْدًا حَتّٰى تَبْلُغَ شُؤُوْنَ رَاْسِهَا
ثُمَّ تَصُبُّ عَلَيْهَا الْمَاءَ ثُمَّ تَاْخُذُ فِرْصَةً مُّمَسَّكَةً فَتَطَهَّرُ بِهَا قَالَهُ لِاَسْمَاءَ بِنْتِ شَكَلٍ حِيْنَ سَاَلَتْهُ عَنْ غُسْلِ الْمَحِيْضِ
مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ لیوے تم مین سے کوئی عورت اپنے پانی اور بیری کی پتی کو یعنی بیری کی پتی پانی مین جوش کر کے طہارت کرے سو
اچھی طرح سے طہارت کرے پھر پانی ڈالے اپنے سر پر پھر خوب ملے یہانتک کہ اپنے سر کی چوٹی پر پہونچے یعنی سر کو نیچے سے اوپر تک خوب ملے پھر اپنے بدن پر پانی ڈالے پھر
ایک چیتھڑا مشک آلودہ لیوے سو اوس سے پاکی حاصل کرے یعنی اندر رکھے تاکہ بدبو دفع ہو اور رحم نطفہ قبول کرے یہ حضرتؐ نے اسما بنت شکل سے فرمایا جب
۱۵۶۴ اوسنے حیض کے غسل کی کیفیت پوچھی ف بیری کی پتی کو پانی مین جوش کرنے سے یہ فائدہ کہ میل خوب چھوٹ جاوے ق جَابِرٌ تَبْكِيْهِ اَوْ لَا تَبْكِيْهِ
مَا زَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ تُظِلُّهُ بِاَجْنِحَتِهَا حَتّٰى رَفَعْتُمُوْهُ يَعْنِيْ عَبْدَ اللّٰهِ اَبَا جَابِرٍ بخاری اور مسلم مین جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا تو
اوسکو روئے یا نہ روئے ہمیشہ اوسپر فرشتے اپنے پرونکا سایہ کیے رہے یہانتک کہ تمنے اوسکی لاش کو اوٹھایا مراد عبد اللہ بن جابر کے باپ ف جابر کے باپ عبد اللہ
جنگ احد مین شہید ہوئے کافرون نے اونکی ناک اور کان اور ہاتھ کاٹ ڈالے تھے اونکی لاش حضرتؐ کے سامنے کپڑے سے چھپی رکھی تھی جابر نے کپڑا اوٹھاکر دیکھنے کا
ارادہ کیا اونکو لوگون نے منع کیا اتنے مین عبد اللہ کی بہن روتی چلاتی آئی تب حضرتؐ نے اوس عورت سے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ شہید پر جتنی مصیبت اور ظاہر کی ذلت
۱۵۶۵ اوتنی ہی اوسکی خدا کے نزدیک عزت بڑھتی ہے م اَبُوْهُرَيْرَةَ تَبْلُغُ الْحِلْيَةُ مِنَ الْمُؤْمِنِ حَيْثُ يَبْلُغُ الْوَضُوْءُ مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا پہونچے گا

صفت غسل حیض

١٥٦٦ مومن کا زیور جہانتک پہونچتا ہے وضو کا پانی ف یعنی جہانتک وضو کا پانی لگتا ہے وہانتک قیامت مین آفتاب کی سی روشنی ہوگی ھ اَبُوْ هُرَيْرَةَ تَبْلُغُ

الْمَسَاكِنُ اِهَابَ اَوْ يِهَابَ مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ پہونچ جاوینگے گھر اہاب تک یا یون فرمایا کہ یہاب تک ف اہاب ایک مقام کا نام ہے

١٥٦٧ مدینے کے پاس یعنی مدینے کی آبادی وہانتک ہو جاویگی ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ تَجِدُوْنَ مِنْ شَرِّ النَّاسِ ذَا الْوَجْهَيْنِ الَّذِيْ يَأْتِيْ هٰؤُلَاءِ بِوَجْهٍ وَهٰؤُلَاءِ بِوَجْهٍ بخاری و

مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تم پاؤ گے بدترین آدم دو رخی آدمی کو جو آوے ان لوگون پاس ایک منہ لیکر اور جاوے اور لوگون پاس دوسرا منہ لیکر ف

مراد منافق ہے جو مسلمانون مین مسلمان بنے اور کافرون مین کافر اسیطرح وہ شخص بھی جو شیعون مین شیعہ بنے اور سنیون مین تقیہ کرکے سنی بنے اور اسیطرح وہ شخص بھی جو دو دشمنون سے ملے اسکی

١٥٦٨ آگے اسکی سی کہے اور اُسکے آگے اوسکی سی ق فَاطِمَةُ بِنْتُ قَيْسٍ تَدْرُوْنَ لِمَ جَمَعْتُكُمْ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ اِنِّيْ وَاللّٰهِ مَا جَمَعْتُكُمْ

لِرَغْبَةٍ وَلَا لِرَهْبَةٍ وَلٰكِنْ جَمَعْتُكُمْ لِاَنَّ تَمِيْمًا الدَّارِيَّ كَانَ رَجُلًا نَصْرَانِيًّا فَجَاءَ فَبَايَعَ وَاَسْلَمَ وَحَدَّثَنِيْ حَدِيْثًا وَافَقَ

الَّذِيْ كُنْتُ اُحَدِّثُكُمْ عَنِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ حَدَّثَنِيْ اَنَّهٗ رَكِبَ فِيْ سَفِيْنَةٍ بَحْرِيَّةٍ مَعَ ثَلٰثِيْنَ رَجُلًا مِنْ لَخْمٍ وَجُذَامٍ

فَلَعِبَ بِهِمُ الْمَوْجُ شَهْرًا فِي الْبَحْرِ ثُمَّ اَرْفَؤُا اِلٰى جَزِيْرَةٍ فِي الْبَحْرِ حَتّٰى مَغْرِبِ الشَّمْسِ فَجَلَسُوْا فِيْ اَقْرُبِ السَّفِيْنَةِ فَدَخَلُوا

الْجَزِيْرَةَ فَلَقِيَتْهُمْ دَابَّةٌ اَهْلَبُ كَثِيْرُ الشَّعْرِ لَا يَدْرُوْنَ مَا قُبُلُهٗ مِنْ دُبُرِهٖ مِنْ كَثْرَةِ الشَّعْرِ فَقَالُوْا وَيْلَكِ مَا اَنْتِ فَقَالَتْ

اَنَا الْجَسَّاسَةُ قَالُوْا وَمَا الْجَسَّاسَةُ قَالَتْ اَيُّهَا الْقَوْمُ انْطَلِقُوْا اِلٰى هٰذَا الرَّجُلِ فِي الدَّيْرِ فَاِنَّهٗ اِلٰى خَبَرِكُمْ بِالْاَشْوَاقِ

قَالُوْا لَمَّا سَمَّتْ لَنَا رَجُلًا فَرِقْنَا مِنْهَا اَنْ تَكُوْنَ شَيْطَانَةً قَالَ فَانْطَلَقْنَا سِرَاعًا حَتّٰى دَخَلْنَا الدَّيْرَ فَاِذَا فِيْهِ اَعْظَمُ

اِنْسَانٍ رَاَيْنَاهُ قَطُّ خَلْقًا وَاَشَدُّهٗ وَثَاقًا مَجْمُوْعَةٌ يَدَاهُ اِلٰى عُنُقِهٖ مَا بَيْنَ رُكْبَتَيْهِ اِلٰى كَعْبَيْهِ بِالْحَدِيْدِ قُلْنَا وَيْلَكَ

مَا اَنْتَ قَالَ قَدْ قَدَرْتُمْ عَلٰى خَبَرِيْ فَاَخْبِرُوْنِيْ مَا اَنْتُمْ قَالُوْا نَحْنُ اُنَاسٌ مِّنَ الْعَرَبِ رَكِبْنَا فِيْ سَفِيْنَةٍ بَحْرِيَّةٍ فَصَادَفْنَا

الْبَحْرَ حِيْنَ اغْتَلَمَ فَلَعِبَ بِنَا الْمَوْجُ شَهْرًا ثُمَّ اَرْفَأْنَا اِلٰى جَزِيْرَتِكَ هٰذِهٖ فَجَلَسْنَا فِيْ اَقْرُبِهَا فَدَخَلْنَا الْجَزِيْرَةَ فَلَقِيَتْنَا

دَابَّةٌ اَهْلَبُ كَثِيْرُ الشَّعْرِ لَا نَدْرِيْ مَا قُبُلُهٗ مِنْ دُبُرِهٖ مِنْ كَثْرَةِ الشَّعْرِ فَقُلْنَا وَيْلَكِ مَا اَنْتِ فَقَالَتْ اَنَا

الْجَسَّاسَةُ قُلْنَا وَمَا الْجَسَّاسَةُ قَالَتِ اعْمِدُوْا اِلٰى هٰذَا الرَّجُلِ فِي الدَّيْرِ فَاِنَّهٗ اِلٰى خَبَرِكُمْ بِالْاَشْوَاقِ

فَاَقْبَلْنَا اِلَيْكَ سِرَاعًا وَفَزِعْنَا مِنْهَا وَلَمْ نَاْمَنْ اَنْ تَكُوْنَ شَيْطَانَةً فَقَالَ اَخْبِرُوْنِيْ عَنْ نَخْلِ بَيْسَانَ قُلْنَا

عَنْ اَيِّ شَاْنِهَا تَسْتَخْبِرُ قَالَ اَسْاَلُكُمْ عَنْ نَخْلِهَا هَلْ تُثْمِرُ قُلْنَا لَهٗ نَعَمْ قَالَ اَمَا اِنَّهَا تُوْشِكُ اَنْ لَا تُثْمِرَ قَالَ اَخْبِرُوْنِيْ عَنْ

بُحَيْرَةِ الطَّبَرِيَّةِ قُلْنَا عَنْ اَيِّ شَاْنِهَا تَسْتَخْبِرُ قَالَ هَلْ فِيْهَا مَاءٌ قَالُوْا هِيَ كَثِيْرَةُ الْمَاءِ قَالَ اِنَّ مَاءَهَا يُوْشِكُ اَنْ يَذْهَبَ

قَالَ أَخْبِرُونِي عَنْ عَيْنِ زُغَرَ قَالُوا عَنْ أَيِّ شَأْنِهَا تَسْتَخْبِرُ قَالَ هَلْ فِي الْعَيْنِ مَاءٌ وَهَلْ يَزْرَعُ أَهْلُهَا بِمَاءِ الْعَيْنِ قُلْنَا لَهُ
نَعَمْ هِيَ كَثِيرَةُ الْمَاءِ وَأَهْلُهَا يَزْرَعُونَ مِنْ مَائِهَا قَالَ أَخْبِرُونِي عَنْ نَبِيِّ الْأُمِّيِّينَ مَا فَعَلَ قَالُوا قَدْ خَرَجَ مِنْ مَكَّةَ
وَنَزَلَ يَثْرِبَ قَالَ أَقَاتَلَهُ الْعَرَبُ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ كَيْفَ صَنَعَ بِهِمْ فَأَخْبَرْنَاهُ أَنَّهُ قَدْ ظَهَرَ عَلَى مَنْ يَلِيهِ مِنَ الْعَرَبِ
فَأَطَاعُوهُ قَالَ لَهُمْ قَدْ كَانَ ذَلِكَ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ أَمَا إِنَّ ذَاكَ خَيْرٌ لَهُمْ أَنْ يُطِيعُوهُ وَإِنِّي مُخْبِرُكُمْ عَنِّي إِنِّي أَنَا الْمَسِيحُ
وَإِنِّي أُوشِكُ أَنْ يُؤْذَنَ لِي فِي الْخُرُوجِ فَأَخْرُجَ فَأَسِيرَ فِي الْأَرْضِ فَلَا أَدَعَ قَرْيَةً إِلَّا هَبَطْتُهَا فِي أَرْبَعِينَ لَيْلَةً
غَيْرَ مَكَّةَ وَطَيْبَةَ هُمَا مُحَرَّمَتَانِ عَلَيَّ كِلْتَاهُمَا كُلَّمَا أَرَدْتُ أَنْ أَدْخُلَ وَاحِدَةً مِنْهُمَا اسْتَقْبَلَنِي مَلَكٌ بِيَدِهِ السَّيْفُ
صَلْتًا يَصُدُّنِي عَنْهَا وَإِنَّ عَلَى كُلِّ نَقْبٍ مِنْهَا مَلَائِكَةً يَحْرُسُونَهَا فَطَعَنَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِخْصَرَتِهِ
فِي الْمِنْبَرِ هٰذِهِ طَيْبَةُ هٰذِهِ طَيْبَةُ أَلَا هَلْ كُنْتُ حَدَّثْتُكُمْ ذَلِكَ فَقَالَ النَّاسُ نَعَمْ فَإِنَّهُ أَعْجَبَنِي حَدِيثُ تَمِيمٍ أَنَّهُ
وَافَقَ الَّذِي كُنْتُ أُحَدِّثُكُمْ عَنْهُ وَعَنِ الْمَدِينَةِ وَمَكَّةَ أَلَا إِنَّهُ فِي بَحْرِ الشَّامِ أَوْ بَحْرِ الْيَمَنِ لَا بَلْ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ مَا
هُوَ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ مَا هُوَ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ مَا هُوَ وَأَوْمَأَ بِيَدِهِ إِلَى الْمَشْرِقِ بخاری اور مسلم مین فاطمہ بنت قیس سے روایت ہے کہ
حضرتؐ نے فرمایا کہ جانتے ہو کہ مینے تمکو کس واسطے جمع کیا ہے اصحاب نے کہا اللہ اور اوسکا رسول زیادہ تر دانا ہے حضرتؐ نے فرمایا البتہ قسم خدا کی مہین مینے جمع کیا
خوشی سنانے کو نہ ڈر سنانے کو ولیکن مینے جمع کیا تمکو اسواسطے کہ تمیم داری ایک نصرانی مرد تھا سو آیا پھر اوسنے بیعت کی اور مسلمان ہوا اور مجھسے ایسی بات کہی جو موافق
پڑی اوس بات کے جو مین تمسے کہا کرتا تھا مسیح دجال کی خبر سے اوسنے مجھسے یون بات کہی کہ وہ شخص یعنے تمیم سوار ہوا سمندر کے جہاز مین تین آدمیون کے ساتھ جو
لخم اور جذام کی قوم سے تھے سو اونسے ایک مہینا بہر لہر کھیلا کی سمندر مین یعنے شدت موج سے جہاز تباہ رہا پھر وے لوگ جا لگے سمندر مین ایک ٹاپو کی طرف سورج
ڈوبنے پھر وے جہاز کے بلور یعنے چھوٹی کشتی مین بیٹھے سو ٹاپو مین داخل ہوئے تو ملا اونکو ایک جانور بھاری دم بہت بالون والا کہ اوسکا آگا پیچھا دریافت نہوتا تھا
بالونکے ہجوم سے تو لوگون نے کہا اے کمبخت تو کیا چیز ہے اوسنے کہا مین جاسوس ہون لوگون نے کہا جاسوس کیا اوسنے کہا اے لوگو اس مرد پاس چلو جو دیر مین ہے اسواسطے
کہ وہ تمھاری خبر کا بہت مشتاق ہے تمیم نے کہا جب اوسنے مرد کا نام لیا تو ہم اوس جانور سے ڈرے کہ کہین شیطان نہو تمیم نے کہا پھر ہم چلے دوڑتے یہانتک کہ دیر مین
داخل ہوئے تو دیکھا ایک وہین بڑا قد آور آدمی نمودار ہوا کہ ہمنے ویسا مخلوق اور ویسا سخت جکڑا ہوا کبھی نہین دیکھا جکڑے ہوئے ہین اوسکے دونون ہاتھ گردن
کے ساتھ درمیان دونون زانونکے دونون ٹخنون تک لوہے سے ہمنے کہا اے کمبخت تو کیا چیز ہے اوسنے کہا تم قابو پاگئے میری خبر پر یعنے میرا حال معلوم ہو جاویگا اب تم مجکو
بتلاؤ کہ تم کون ہو لوگون نے کہا کہ ہم لوگ عرب ہین سوار ہوئے تھے سمندر کے جہاز مین تو پہنچے یا سمندر کو جب کہ وہ جوش مین تھا سو کھیلا کی لہر ہمسے ایک مہینہ

پھر ہم آ لگے تیسرے ٹاپو سے پھر ہم بیٹھے چھوٹی کشتی مین پھر داخل ہوئے ٹاپو مین ملا ہمکو ایک بھاری دم کا جانور بہت بالون والا ہم نہ جانتے تھے اوسکا آگا پیچھا
بالونکی کثرت سے ہمنے اوس سے کہا اے کمبخت تو کیا چیز ہے سو اوسنے کہا مین جاسوس ہون ہمنے کہا جاسوس کیا اوسنے کہا چلو اس دیر مین جو دیر مین ہے کہ البتہ وہ تمہاری خبر کا
مشتاق ہے سو ہم تیری طرف دوڑتے آئے اور ہم اوس سے ڈرے کہ کہین بھوت پریت نہو پھر اوس مرد نے کہا کہ مجکو خبر دو بیسان کے نخلستان سے ہمنے کہا کہ کونسا اوسکا
حال تو پوچھتا ہے اوسنے کہا مین اوسکی نخلستان سے پوچھتا ہون کہ پھلتا ہے ہمنے اوس سے کہا کہ ہان پھلتا ہے اوسنے کہا خبردار ہو کہ مقرر عنقریب ہے کہ وہ نہ پھلیگا
اوسنے کہا کہ بتلاؤ مجکو طبرستان کے دریا سے ہمنے کہا کونسا حال اوس دریا کا تو پوچھتا ہے اوسنے کہا کہ کیا اوسمین پانی ہے لوگون نے کہا اوسمین بہت پانی ہے اوسنے
کہا البتہ اوسکا پانی عنقریب جاتا رہیگا اوسنے کہا خبر دو مجکو زغر کے چشمے سے لوگون نے کہا کونسا حال اوس چشمے کا پوچھتا ہے اوسنے کہا اوس چشمے
مین کیا پانی ہے اور وہان کے لوگ اوس چشمے کے پانی سے کیا کھیتی کرتے ہین ہمنے اوس سے کہا ہان اوسمین بہت پانی ہے اور وہانکے لوگ کھیتی کرتے ہین اوسکے پانی سے
اوسنے کہا مجکو خبر دو عرب کے پیغمبر سے کہ اوسنے کیا کیا لوگون نے کہا وہ مقرر نکلا مکے سے اور اوترا مدینے مین اوسنے کہا کیا اوس سے عرب لڑے ہمنے کہا کہ ہان اوسنے کہا کیونکر
اوسنے اونکے ساتھ کیا ہمنے اوسکو خبر دی کہ وہ غالب ہو گیا اپنے گردپیش کے عرب پر سو وے ہوئے اوسکی اطاعت مین اوسنے اونسے کہا کہ مقرر یہ بات کیا ہو چکی ہمنے کہا ہان اوسنے کہا خبردار ہو کہ
البتہ یہ بات اونکے حق مین بہتر ہے کہ اوسکی تابعدار ہون اور البتہ مین تمکو اپنی خبر بتلاتا ہون کہ مین مسیح ہون یعنے دجال تمام زمین کا پھرنیوالا اور البتہ عنقریب ہے کہ مجکو اجازت ہو نکلنے
کی سو مین نکلونگا تو سیر کرونگا سو نچھوڑونگا کسی گانون کو مگر کہ اوسمین اوترونگا چالیس رات کے اندر سوا مکے اور مدینے کے کہ اونکا جانا مجپر حرام ہے یعنے منع ہے جب مین چاہونگا کہ اون دو بستیون مین کسی
داخل ہون تو میرے آگے بڑہ آویگا ایک فرشتہ اور اوسکی ہاتھ مین ننگی تلوار ہوگی کہ مجکو اوس سے روکیگا اور البتہ اوسکی ہر ایک راہ پر فرشتے ہونگے کہ اوسکی چوکیداری کرینگے پھر حضرت
نے اپنے پشت خار سے منبر پر ٹھوکا دیا اور فرمایا کہ یہی طیبہ ہے یہی طیبہ ہے خبردار ہو بھلا مین تمکو اس حال کی خبر دے چکا ہون تو اصحاب نے کہا کہ ہان حضرت نے فرمایا کہ
مجکو اچھی لگی تمیم کی بات کہ موافق پڑی اوس چیز کے جو مین تمکو دجال اور مدینے اور مکے کے حال خبر دیا کرتا تھا خبردار ہو کہ البتہ دجال دریا شام یا دریا یمن مین ہے
نہین بلکہ وہ پورب کیطرف ہے وہ پورب کیطرف ہے وہ پورب کیطرف ہے اور حضرت نے اشارہ کیا پورب کیطرف ف اول حضرت نے دجال کا مقام دریا شام
یا دریا یمن مین فرمایا پھر شاید اوسیوقت وحی سے معلوم ہوا کہ مشرق کیطرف ہے سو آپ نے تین بار اس مضمون کو تاکید سے فرمایا چنانچہ اسکے آگے گیارہوین حدیث مین صاف حضرت نے فرمایا ہے کہ
دجال مشرق سے آویگا بیسان اور زغر دو شہر ہین شام کے ملک مین اور طبرستان شام کی پاس ہے معلوم ہوا کہ دجال موجود ہے بالفعل اور قید ہے قیامت کے قریب اذن خدا سے نکلیگا
اور عیسی مسیح کے ہاتھ سے مارا جاویگا ۵ انس تَدْمَعُ الْعَيْنُ وَيَحْزَنُ الْقَلْبُ وَلَا نَقُولُ إِلَّا مَا يَرْضَى رَبُّنَا وَاللهِ يَا إِبْرَاهِيمُ إِنَّا بِكَ لَمَحْزُونُونَ مسلم ۱۵۶۹
مین انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا آنسو بہاتی ہے آنکھ اور غم کرتا ہے دل اور نہین کہتے ہم مگر وہی جو ہمارے رب کو پسند آوے یعنے انا للہ وانا الیہ راجعون کہتے ہین قسم خدا
کی اے ابراہیم ہم تیری جدائی سے غمناک ہین ف مشکوۃ مین انس سے روایت ہے کہ حضرت ابراہیم یعنے حضرت کے فرزند کا جب دم نکلنے لگا تو حضرت

کی دونوں آنکھوں سے آنسو نکلے تو عبدالرحمن بن عوف نے حضرت سے عرض کی کہ یا حضرت آپ ورتے ہیں حضرت نے فرمایا کہ ای عبدالرحمن یہ رونا رحمت کی نشانی ہے پھر حضرت
دوسری بار آنسو بھر لائے پھر یہ حدیث فرمائی یعنے آنکھ سے آنسو نکلنا اور دل کا غم کرنا صبر کے مخالف نہیں بلکہ یہ رحمت اور نرم دلی کی نشانی ہے نوحہ گری اور شکوہ کرنا

۱۵۷۰ البتہ صبر کے مخالف ہے اور حرام ہے ق ابن عمرو تُطْعِمُ الطَّعَامَ وَتَقْرَأُ السَّلَامَ عَلَى مَنْ عَرَفْتَ وَمَنْ لَمْ تَعْرِفْ قَالَهٗ لِرَجُلٍ قَالَ اَيُّ الْاِسْلَامِ
خَیْرٌ بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تو کھانا کھلاوے اور سلام کرے اوسکو جسکو تو پہچانے اور جسکو نہ پہچانے یہ حضرت نے
اوس مرد سے کہا جسنے حضرت سے کہا کہ یا حضرت اسلام کی کون عمدہ خصلت ہے ف معلوم ہوا کہ احسان کرنا خواہ مال سے خواہ زبان سے خلاصہ اسلام اور معلوم ہوا

۱۵۷۱ کہ مسلمانوں سے سلام کرنے میں آشنائی ضرور نہیں مسلمان سے خواہ آشنا ہو خواہ اجنبی سلام کرنا افضل ہے کہ حق ہے اسلام کا اور محبت کا سبب ہے ھ نافع بن عتبة تَغْزُوْنَ
جَزِيْرَةَ الْعَرَبِ فَيَفْتَحُهَا اللّٰهُ ثُمَّ تَغْزُوْنَ فَارِسَ فَيَفْتَحُهَا اللّٰهُ ثُمَّ تَغْزُوْنَ الرُّوْمَ فَيَفْتَحُهَا اللّٰهُ ثُمَّ تَغْزُوْنَ الدَّجَّالَ فَيَفْتَحُهُ اللّٰهُ
مسلم میں نافع بن عتبہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تم لڑوگے عرب کے ساتھ سو خدا اوسکو فتح کریگا پھر تم لڑوگے ایران والوں سے سو خدا اوسکو فتح کریگا پھر تم لڑوگے
روم سے سو خدا اوسکو فتح کریگا پھر تم لڑوگے دجال سے سو خدا اوسپر فتح دیگا ف جیسی حضرت نے خبر دی ویسا ہی ہوا اول عرب فتح ہوا اوسکے بعد ایران اوسکے

۱۵۷۲ بعد روم اور دجال پر فتح امام مہدی کے وقت میں ہوگی یہ عمدہ معجزہ ہے کہ آیندہ خبر مطابق پڑی خم امّ سلمة تَقْتُلُ عَمَّارًا الْفِئَةُ الْبَاغِيَةُ بخاری میں
حضرت امّ سلمہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ عمار کو باغی گروہ قتل کریگا ف جنگ خندق میں حضرت نے عمار بن یاسر کا سر سہلاکر یہ حدیث فرمائی جب کہ
علی مرتضی اور معاویہ بن ابی سفیان میں جنگ صفین ہوئی تب عمار شہید ہوئے عمار علی مرتضی کے لشکر میں تھے اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ معاویہ کا لشکر باغی تھا اور

۱۵۷۳ اوسوقت میں امامت کا حق علی مرتضی کی ذات پاک پر منحصر تھا ھ ابو ھریرة تَقُوْمُ السَّاعَةُ وَالرَّجُلُ يَحْلُبُ اللِّقْحَةَ فَمَا يَصِلُ الْاِنَاءُ اِلٰى فِيْهِ
حَتّٰى تَقُوْمَ وَالرَّجُلَانِ يَتَبَايَعَانِ الثَّوْبَ فَمَا يَتَبَايَعَانِهٖ حَتّٰى تَقُوْمَ وَالرَّجُلُ يَلُوْطُ حَوْضَهٗ فَمَا يَصْدُرُ حَتّٰى تَقُوْمَ مسلم میں
ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت قائم ہو جاویگی اور حال آنکہ مرد دودھ دوہتا ہوگا سو نہ پہونچا ہوگا برتن اوسکے منہ تک کہ قیامت آجاویگی
اور دو مرد خرید فروخت کرتے ہونگے کپڑے کی سو وے خرید فروخت نکر چکے ہونگے کہ قیامت آجاویگی اور کوئی مرد اپنا حوض درست کر رہا ہوگا سو وہ اوسکو
درست کرنے نہ پایا ہوگا کہ قیامت آجاویگی ف اس حدیث میں امت کو قیامت سے آگاہ کر دیا کہ اوس سے غافل نرہیں اسواسطے کہ قیامت آنیکی کوئی تاریخ
مقرر نہیں لوگ اپنی دنیا کی کاموں میں مشغول ہونگے کہ اچانک قیامت آجاویگی انجیل میں عیسی علیہ السلام نے بھی اسی حدیث کے مطابق فرمایا کہ قیامت ناگہان

۱۵۷۴ آجاویگی جب لوگ اپنے کاروبار میں مشغول ہونگے ھ المستورد تَقُوْمُ السَّاعَةُ وَالرُّوْمُ اَكْثَرُ النَّاسِ مسلم میں مستورد سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت
قائم ہوگی اوس حال میں کہ رومی لوگ یعنی نصاری سب لوگوں سے بہت ہونگے ف اس حدیث میں اشارہ ہے کہ قیامت کے قریب نصاری اکثر زمین کے

ما لم ہوجاوینگے ھر ابوھریرۃ تقیئ الارض افلاذ کبدھا امثال الاسطوان من الذھب والفضۃ فیجیئ القاتل فیقول فی ۱۵۷۵
ھذا قتلت ویجیئ القاطع فیقول فی ھذا قطعت رحمی ویجیئ السارق فیقول فی ھذا قطعت یدی ثم یدعونہ فلا
یاخذون منہ شیئا مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا اگل دیویگی زمین جگر کے ٹکڑے ستونوں کے برابر سونا اور چاندی یعنے زمین کے
اندر کے خزانے اور چاندی سونے کی کھانین قیامت مین زمین مین ظاہر ہوجاوینگی تو آویگا قاتل سو کہیگا کہ اسی کی محبت مین مینے فلانے کو قتل کیا اور آویگا ناتا توڑ
حق کاٹنے والا سو کہیگا کہ اسی کی محبت مین مینے برادری کا حق کاٹا اور آویگا چورانیوالا سو کہیگا کہ اسی کی محبت مین میرا ہاتھ کاٹا گیا پھر اوس مال کو چھوڑ دینگے
سو نہ لیوینگے اوس مین سے کچھ بھی ف یہ قیامت کے قریب ہوگا خوف قیامت سے فرصت کہان جو آدمی مال کو لیوے ق ابوسعید تکون الارض یوم ۱۵۷۶
القیمۃ خبزۃ واحدۃ یتکفؤھا الجبار بیدہ کما یکفأ احدکم خبزتہ فی السفر نزلا لاھل الجنۃ بخاری و مسلم مین ابوسعید
سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہوجاویگی زمین قیامت کے دن ایک روٹی اوسکو اولٹیگا پلٹیگا خدا اپنے دست قدرت سے بہشتیونکی مہمانی کیواسطے جیسے ہر ایک
آدمی ولٹتا پلٹتا ہے اپنی روٹی کو سفر کی حالت مین ف یعنے زمین کی صورت ارضی منقلب ہوکر غذائی صورت ہوجاویگی بہشتیونکے واسطے اور
یہ امر خدا کی قدرت سے کچھ بعید نہین سواسطے کہ اب بھی زمین سے عجیب و غریب مزیدار میوے نکلتے ہین اگر تمام زمین کو شیرین میدہ کر ڈالے تو کون تعجب ہے ق
ابوھریرۃ ننزل غدا ان شاء اللہ بخیف بنی کنانۃ حیث تقاسموا علی الکفر یعنی المحصب بخاری و مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ۱۵۷۷
کہ حضرت نے فرمایا کہ اوترینگے کل انشاء اللہ بنی کنانہ کے ٹیلے پر جہان کفار قریش وغیرہ آپس مین متقسم ہوئے تھے کفر پر یعنے اوس مکان مین جسکا محصب نام ہے ف قبل ہجرت کے جب
حضرت مکے مین تھے تو قریش اور بنی کنانہ نے محصب مین آپس مین باہم قسم کی تھی کہ بنی ہاشم اور بنی مطلب سے شادی بیاہ نکرین اور اونسے کسی چیز کی خرید فروخت
نکرین یہانتک کہ وے تنگ ہوکر حضرت کو اونکے حوالے کردیوین چنانچہ تین برس حضرت اور حضرت کی برادری کے لوگ خواہ مسلمان خواہ کافر ایک مکان مین گھرے رہے
آگ اور پانی تک وے لوگ نہ دیتے تھے کھانیکا تو کیا ذکر ہے آخر کو خدا نے اونمین پھوٹ ڈالی اور کفار اپنے عہد و پیمان سے باز آئے بعد اوسکے حضرت نے ہجرت کی
مدینے کیطرف آٹھوین سال مکہ فتح ہوا نوین سال حضرت حجۃ الوداع کے واسطے تشریف لائے جب مکے کے قریب پہنچے تو اسامہ نے پوچھا کہ یا حضرت کل کہان مین اوتریگا
تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اوس مکان مین اوترنیکا یہ فائدہ کہ تا خدا کا احسان یاد پڑے کہ جہان کفر پر کافرون نے کمر باندھی تھی وہین مسلمانونکو خدا نے غالب کیا
اور تاکہ کافر شرمندہ ہون ق ابوھریرۃ یاتی الشیطان احدکم فیقول من خلق کذا من خلق کذا حتی یقول من خلق ربک ۱۵۷۸
فاذا بلغہ فلیستعذ باللہ ولینتہ بخاری و مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ آتا ہے شیطان تم مین سے کسی پاس تو کہتا ہے کسنے ایسا پیدا کیا
ویسا بنایا یہانتک کہتا ہے کہ کسنے پیدا کیا تیرے رب کو پھر جب شیطان یہانتک اوسکو پہونچاوے تو اوسکو چاہیے کہ خدا سے پناہ مانگے اور رکی رہے ف یعنے

جب وسا وس ایسا خیال فاسد آوے تو خدا کی طرف رجوع کرے اور اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑھے اور اس خیال سے دل کو ہٹا دے اس واسطے کہ ذکر خدا شیطان کے وسواس کو دفع کر ڈالتا ہے جیسے آفتاب کی روشنی سے ظلمت و تاریکی دور ہو جاتی ہے

۵۷۹ ھ ابو ھریرۃ یَاْتِی الْمَسِیْحُ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ وَھِمَّتُہُ الْمَدِیْنَۃُ حَتّٰی یَنْزِلَ دُبُرَ اُحُدٍ ثُمَّ تَصْرِفُ الْمَلٰئِکَۃُ وَجْھَہُ قِبَلَ الشَّامِ وَھُنَالِکَ یَھْلِکُ مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ آویگا دجال پورب کیطرف سے اور قصد اوسکا ہوگا مدینہ کا یہانتک کہ کوہ احد کے پیچھے اوتریگا پھر فرشتے اوسکا منہ پھیر دینگے شام کیطرف اور وہیں جا کر ہلاک ہو جاویگا

۵۸۰ ھ ابو ھریرۃ یَاْتِی عَلَی النَّاسِ زَمَانٌ یَدْعُو الرَّجُلُ ابْنَ عَمِّہٖ وَقَرِیْبَہٗ ھَلُمَّ اِلَی الرَّخَاءِ ھَلُمَّ اِلَی الرَّخَاءِ وَالْمَدِیْنَۃُ خَیْرٌ لَّھُمْ لَوْ کَانُوْا یَعْلَمُوْنَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَا یَخْرُجُ مِنْھُمْ اَحَدٌ رَغْبَۃً عَنْھَا اِلَّا اَخْلَفَ اللّٰہُ فِیْھَا خَیْرًا مِّنْہُ اَلَا اِنَّ الْمَدِیْنَۃَ کَالْکِیْرِ تُخْرِجُ الْخَبِیْثَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَۃُ حَتّٰی تَنْفِیَ الْمَدِیْنَۃُ شِرَارَھَا کَمَا یَنْفِی الْکِیْرُ خَبَثَ الْحَدِیْدِ مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ آویگا لوگوں پر ایسا وقت کہ بلاویگا مرد اپنے چچا کے بیٹے کو اور اپنے رشتہ دار کو کہ آؤ عیش و آرام کیطرف آؤ کشائش و فراخی کیطرف اور حالانکہ مدینے کا رہنا بہتر ہے اونکے واسطے اگر وے ہوں سمجھ والے اوسکی قسم جسکے قابو میں میری جان ہے کہ نہ نکلے گا مدینے والا کوئی مدینے سے بیزار ہو کر مگر کہ خدا اوسکے عوض اوس سے بہتر کو مدینے میں بدل لاویگا خبردار ہو کہ مقرر مدینہ لوہار کی بھٹی کیطرح ہے کہ نکال ڈالتا ہے پلید کو نہ قائم ہوگی قیامت یہانتک کہ دور کر ڈالیگا مدینہ اپنے بد لوگوں کو جیسے دور کر ڈالتی ہے بھٹی لوہے کی میل کو ف یعنی شام اور عراق کے ملک میں کشائش رزق کے واسطے مدینے کے بعضے لوگ اپنے گھر بار کو لیجاوینگے حالانکہ اونکے حق میں یہ بہتر نہیں کہ حضرت کی ہمسایگی چھوڑیں دنیا کے واسطے

۵۸۱ ق ابو سعید یَاْتِیْ عَلَی النَّاسِ زَمَانٌ یَغْزُوْ فِئَامٌ مِّنَ النَّاسِ فَیُقَالُ لَھُمْ ھَلْ فِیْکُمْ مَّنْ رَّاٰی رَسُوْلَ اللّٰہِ فَیَقُوْلُوْنَ نَعَمْ فَیُفْتَحُ لَھُمْ ثُمَّ یَغْزُوْ فِئَامٌ مِّنَ النَّاسِ فَیُقَالُ لَھُمْ ھَلْ فِیْکُمْ مَّنْ رَّاٰی مَنْ صَحِبَ رَسُوْلَ اللّٰہِ فَیَقُوْلُوْنَ نَعَمْ فَیُفْتَحُ لَھُمْ ثُمَّ یَغْزُوْ فِئَامٌ مِّنَ النَّاسِ فَیُقَالُ ھَلْ فِیْکُمْ مَّنْ رَّاٰی مَنْ صَحِبَ مَنْ صَحِبَ رَسُوْلَ اللّٰہِ فَیَقُوْلُوْنَ نَعَمْ فَیُفْتَحُ لَھُمْ بخاری و مسلم میں ابو سعید سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ آویگا لوگوں پر ایسا وقت کہ جہاد کرینگے آدمیوں کے جھنڈ تو اونسے پوچھینگے کہ کوئی تم میں وہ شخص ہے جسنے رسول اللہ کو دیکھا ہو تو لوگ کہیں گے کہ ہاں تو فتح ہو جاویگی اونکی پھر جہاد کرینگے لوگوں کے گروہ تو اونسے پوچھینگے کہ کوئی ہے تم میں جسنے دیکھا ہو رسول اللہ کے صحبت والے کو یعنے تابعین تو لوگ کہینگے کہ ہاں تو اونکی فتح ہو جاویگی پھر جہاد کرینگے آدمیوں کے لشکر تو اونسے پوچھا جاویگا کہ ہے کوئی تم میں وہ شخص جسنے اصحاب کے اصحاب کی صحبت کی ہو یعنے تبع تابعین تو لوگ کہینگے کہ ہاں تو اونکی فتح ہو جاویگی ف اس حدیث سے بڑی فضیلت اصحاب و تابعین اور تبع تابعین کی ثابت ہوئی کہ اونکی برکت سے فتح نصیب ہوگی

۵۸۲ ھ عمر یَاْتِیْ عَلَیْکُمْ اُوَیْسُ بْنُ عَامِرٍ مَّعَ اَمْدَادِ اَھْلِ الْیَمَنِ مِنْ مُّرَادٍ ثُمَّ مِنْ قَرَنٍ کَانَ بِہٖ بَرَصٌ فَبَرَاَ مِنْہُ اِلَّا مَوْضِعَ دِرْھَمٍ لَہٗ وَالِدَۃٌ ھُوَ بِھَا بَرٌّ لَّوْ اَقْسَمَ عَلَی اللّٰہِ لَاَبَرَّہٗ فَاِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ

لیستغفر لک فافعل مسلم میں عمر فاروقؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ آویگا تمہارے پاس اویس بن عامر یمن والی مددگارونکے ساتھ مراد کی قوم سے اور
منجملہ مراد قرن کے گروہ سے اوسکو سفید داغ کی بیماری تھی سو وہ اوس بیماری سے چنگا ہو گیا مگر درم برابر ایک داغ باقی ہے اوسکی ایک ماں ہے کہ اوسکا وہ بڑا خدمتگذار اور نیکوکار ہے
اگر وہ کسی چیز کی خدا کے بھروسے پر قسم کھاوے تو خدا اوسکو سچا کر دیوے سو اے عمر اگر تجھ سے ہو سکے کہ وہ تیرے واسطے مغفرت مانگے تو کیجیو ف اسحدیث میں اویس قرنی کی بڑی
فضیلت ثابت ہوئی اویس قرنی تابعین میں ہیں صحابی نہیں ہر چند حضرت کے وقت میں موجود تھے لیکن ماں کی خدمت سے فرصت پائی کہ حضرت کے حضور میں جاتے حضرت کی
وفات میں عمر فاروقؓ حج کو گئے وہاں یمن کے لوگوں سے پوچھا کہ اویس قرنی بھی تمہارے ساتھ ہیں ایک پیرمرد نے کہا کہ اویس قرنی تو کوئی نامی با عزت آدمی ہم لوگوں
میں نہیں ہے لیکن میرا ایک بھائی ہے اوسکا نام بھی اویس ہے مگر وہ شخص تو نہایت ذلیل و خستہ خراب ہے ہمارے اونٹ چرایا کرتا ہے عمر فاروقؓ نے کہا کہ تو ہمکو اوس سے ملا دیگا اوسنے
کہا ہاں چلو کہ عرفات کے پاس کے جنگل میں اونٹ چراتا ہو گا چنانچہ عمر فاروقؓ اور علی مرتضیٰؓ اوسکے ساتھ روانہ ہوئے دیکھا کہ اویس قرنی جنگل میں نماز میں مشغول ہیں اور گرد اونٹ چرتے
ہیں عمر فاروقؓ نے اونکو سلام کیا اونھوں نے جواب دیا عمر فاروقؓ نے نام پوچھا اویس قرنی نے کہا کہ میرا نام عبداللہ ہے عمر فاروقؓ نے کہا کہ جو لوگ آسمان و زمین میں ہیں
سب تو عبداللہ ہیں پر وہ نام بتلاؤ جو تمہاری ماں نے رکھا ہے اویس قرنی نے کہا کہ نام پوچھنے سے تمکو کیا غرض ہے عمر فاروقؓ نے کہا کہ حضرت نے ہمکو تمہارا پتا بتلایا
ہے سو ہمنے تمکو پہچانا ہے کہا کہ ہاں اویس قرنی میرا نام ہے پھر عمر فاروقؓ نے اپنی مغفرت کی دعا کیواسطے کہا اویس قرنی نے جواب دیا کہ کبھی میں نے اپنی جان کے یا خاص کر کسی اور
شخص کے واسطے دعا نہیں کی لیکن علی العموم تمام مومنین اور مومنات کے واسطے دعا کیا کرتا ہوں ابتک خدا نے تمہارے روبرو مجھکو مشہور کر دیا اور پہنچوا دیا بھلا اب تم بتاؤ
کہ تم دونوں آدمی کون ہو کیا نام ہے علی مرتضیٰ نے کہا کہ یہ امیر المومنین عمرؓ ہیں اور میں علیؓ ابن ابیطالب ہوں تب اویس قرنی تعظیم کے واسطے سنبھل بیٹھے پھر یوں کہا کہ اے امیر المومنین
اے علی بن ابیطالب السلام علیکم و رحمۃ اللہ خدا اس امت کیطرف سے تمکو نیک بدلا دیوے پھر عمر فاروقؓ نے کچھ لباس اور خوراک دینے کا ارادہ کیا اویس قرنی
نے نہ قبول کیا اور کہا میں نے سنا ہے کہ دوزخ میں بڑے بڑے غار ہیں اونکو سوائے دبلے اور بھوکے لوگوں کے نہ کوئی پھاند سکیگا سو میں نہیں چاہتا کہ میرا پیٹ آسودہ ہو،
بعد اوسکے عمر فاروقؓ اور علی مرتضیٰؓ اونسے رخصت ہوئے ف اسحدیث سے اویس قرنی کی عمر فاروقؓ اور علی مرتضیٰؓ پر فضیلت نہیں ثابت ہو سکتی اسواسطے
کہ تابعی صحابی سے افضل نہیں ہو سکتا اور دعا کروانے سے فضیلت ثابت نہیں ہوتی اسواسطے کہ خود حضرت نے اپنے واسطے بعضے لوگوں سے دعا کروائی ہے بلکہ پانچوں

۱۵۸۴ وقت کی اذان میں تمام امت سے اپنے مقام محمود کی حاصل ہونیکے واسطے دعا کرنے کو فرمایا ہے جابرؓ یاکل اہل الجنۃ فیہا ویشربون ولا یتغوطون
ولا یمتخطون ولا یبولون ولکن طعامہم ذالک جشاء و رشح کرشح المسک یلہمون التسبیح والحمد کما یلہمون النفس
مسلم میں جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کھایا کرینگے بہشتی لوگ بہشت میں اور پیا کرینگے نہ جاضرور جاوینگے نہ ناک
چھنکینگے اور نہ پیشاب کرینگے لیکن اونکا یہ کھانا ڈکار ہو جاویگا جیسے مشک کی تراوت و نکو الہام ہو گی تسبیح اور خدا کی ستائش جیسا اونکو سانس کا

الہام ہوتا ہے **ف** یعنے بہشت عالم پاک ہے وہانکی کہانیکا فضلہ اس عالم کی طرح نہین بلکہ وہانکا فضلہ ڈکار اور خوشبودار پسینا ہوکر نکل جایا کریگا اور جیسے
اس عالم کی زندگی ہوا کہینچنے اور سانس لینے پر موقوف ہے اسیطرح اوس عالم پاک مین سبحان اللہ اور الحمد للہ کہنا دم لینے کے قائم مقام ہوکر روح کا راحت افزا

۱۵۸۴ ہوگا **ھ** ابو مَسْعُودٍ عُقْبَةُ بْنُ عَمْرٍو الْاَنْصَارِيُّ يَؤُمُّ الْقَوْمَ اَقْرَؤُهُمْ لِكِتَابِ اللّٰهِ فَاِنْ كَانُوْا فِي الْقِرَاءَةِ سَوَاءً فَاَعْلَمُهُمْ بِالسُّنَّةِ فَاِنْ
كَانُوْا فِي السُّنَّةِ سَوَاءً فَاَقْدَمُهُمْ هِجْرَةً فَاِنْ كَانُوْا فِي الْهِجْرَةِ سَوَاءً فَاَقْدَمُهُمْ سِنًّا وَلَا يَؤُمَّنَّ الرَّجُلُ الرَّجُلَ فِي سُلْطَانِهِ وَلَا يَقْعُدُ
فِي بَيْتِهِ عَلٰى تَكْرِمَتِهِ اِلَّا بِاِذْنِهِ مسلم مین ابو مسعود انصاری سے جنکا عقبہ بن عمرو نام ہے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ امامت کرے قوم کی جو اونمین
قرآن کا بڑا قاری ہو سو اگر سب لوگ قرات مین برابر ہون تو جو بڑا عالم حدیث اور فقہ کا ہو سو امامت کرے اور اگر حدیث اور فقہ مین بھی سب برابر ہون تو
امامت کرے جسنے اونمین سے اول ہجرت کی ہو اگر ہجرت مین سب برابر ہون تو اونمین کی عمر والا امامت کرے اور نہ امامت کرے ایک مرد دوسرے مرد کی حکومت
کے مقام مین اور نہ بیٹھے اوسکی گھر مین اوسکی مسند پر بدون اوسکی اجازت کے **ف** فقہ مین لکھا ہے امامت مین افضل عالم ہے اوسکے بعد قاری اوسکے بعد متقی اوسکے بعد بڑی عمر والا
اور اس حدیث مین قاری کو عالم پر افضل فرمایا اسواسطے کہ حضرتؐ کے وقت مین جو قاری ہوتا تھا سو عالم بھی ہوتا تھا اور پچھلے زمانے مین اکثر لوگ قاری ہوتے ہین اور عالم
نہین ہوتے اسواسطے فقہ مین عالم کو قاری پر مقدم رکھا اور ہجرت کا ثواب اصحاب پر ختم ہوا اسواسطے فقہ مین پرہیزگاری ہجرت کے قائم مقام کیا

۱۵۸۵ **ھ** اَنَسٌ يَبْقٰى مِنَ
الْجَنَّةِ مَا شَآءَ اللّٰهُ اَنْ يَبْقٰى ثُمَّ يُنْشِئُ اللّٰهُ لَهَا خَلْقًا مِمَّا يَشَآءُ مسلم مین انس سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ باقی رہیگا بعضا مکان بہشت کا
جس مدت تک خدا اوسکو باقی رہنے کو چاہیگا پھر خدا اوسکے واسطے ایک خلق کو پیدا کریگا جس قسم سے کہ چاہیگا **ف** یعنے بہشت ایسا وسیع مقام ہے
کہ باوجود بہشتیون کے داخل ہونے کے کچھہ مکان خالی رہجاویگا پھر چند مدت کے بعد خدا اوسکو بھی کسی مخلوق سے آباد کریگا

۱۵۸۶ **ھ** اَنَسٌ يَتْبَعُ الدَّجَّالَ مِنْ
يَهُوْدِ اَصْبَهَانَ سَبْعُوْنَ اَلْفًا عَلَيْهِمُ الطَّيَالِسَةُ مسلم مین انس سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ دجال کی تابع ہونگے اصفہان کے ستر ہزار یہودی
اونپر سیاہ چادرین ہونگی

۱۵۸۷ **ق** اَنَسٌ يَتْبَعُ الْمَيِّتَ ثَلٰثَةٌ اَهْلُهٗ وَمَالُهٗ وَعَمَلُهٗ فَيَرْجِعُ اثْنَانِ وَيَبْقٰى وَاحِدٌ يَرْجِعُ اَهْلُهٗ وَمَالُهٗ وَيَبْقٰى عَمَلُهٗ
بخاری اور مسلم مین انس سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ پیچھے لگی جاتی ہین مردے کی تین چیزین اوسکے قرابتی لوگ اور مال اور عمل سو دو تو پلٹ آتی ہین اور ایک
رہجاتی ہے قرابتی لوگ اور مال تو پلٹ آتے ہین اور اوسکا عمل اوسکے ساتھہ رہجاتا ہے **ف** اس حدیث کا مطلب اس مثال سے خوب واضح ہوتا ہے
کہ مثلاً ایک شخص کے تین دوست ہین اونمین سے ایک تو سب سے زیادہ پیارا معتمد دوست جسکے واسطے یہ شخص شب و روز جان نثار رہا کرتا تھا اور دوسرا
دوست اوس سے کم مگر تیسرے سے زیادہ تر محبوب اور تیسرا دوست دونو سے کمتر سو جب اس شخص کو حاکم نے بنظر قہر طلبی کی تو یہ اول اپنے بڑے معتمد دوست
پاس گیا کہ میری اس مصیبت مین ساتھہ دیوے سو وہ اپنے گھر سے بھی باہر نہ نکلا اور اوسنے صاف جواب دیا تب لاچار ہوکر دوسرے متوسط دوست پاس گیا اوسنے کہا کہ چل مین

تیرے ساتھ چلا گھر کے دروازہ تک چلتا ہوں مگر اندر نہ جاؤنگا پھر تیسرے دوست پاس گیا جس سے گاہ گاہ ملاقات ہوتی تھی اوس سے کہا خاطر جمع رکھ میں تیرے ساتھ چلونگا اور تجکو آفت سے بچاؤنگا سو آدمی کا سب سے بڑا محبوب مال ہے کہ مرنے کے بعد گھر میں رہجاتا ہے اور منسوط دوست قرابتی لوگ ہیں جو قبر تک ساتھ دیکر پہونچا دیتے ہیں اور تیسرا دوست اعمال ہیں جو میت کے ساتھ قبر میں جاتے ہیں اور اوسکو عذاب الٰہی سے بچاتے ہیں سبحان اللہ عجب حیرت کا مقام ہے کہ جانی دوست تو وقت پڑے پر آنکھ پھیر لیتے ہیں اور صورت آشنا مصیبت میں کام آویں آدمی کیسا نادان ہے کہ دوست اور دشمن کو نہیں پہچانتا اور انجام کار سے غافل ہوکر بیوفا اور بیمروتوں کیطرح اپنی عمر عزیز کو تباہ کرتا ہے شعر مال و اولاد تیری قبر میں جانے کی نہیں ؛ تجکو دوزخ کی مصیبت سے چھڑانے کی نہیں ؛ جز عمل کوئی رفیق بھی ترا یار نہیں ؛ کیا قیامت ہے کہ تو اوس سے خبردار نہیں ؛ ق اَبُوْهُرَيْرَةَ يَتْرُكُوْنَ الْمَدِيْنَةَ عَلٰى خَيْرِ مَا كَانَتْ لَا يَغْشَاهَا اِلَّا الْعَوَافِيْ وَاٰخِرُ مَنْ يُحْشَرُ رَاعِيَانِ مِنْ مُزَيْنَةَ يُرِيْدَانِ الْمَدِيْنَةَ يَنْعِقَانِ بِغَنَمِهِمَا فَيَجِدَانِهَا وُحُوْشًا حَتّٰى اِذَا بَلَغَا ثَنِيَّةَ الْوَدَاعِ خَرَّا عَلٰى وُجُوْهِهِمَا. بخاری و مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ چھوڑ جاوینگے مدینے کو اچھی حالت پر رہینگے وہاں مگر وحشی جانور اور چڑیاں اور پچھلے مجتمع ہونیوالے زمین دو بکریاں چرانیوالے ہونگے مزینہ کی قوم سے جو ارادہ کرینگے مدینہ کا آواز دیکر ہانکی بکریاں اپنی لیجاوینگے وہ مدینے میں وحشی جانوروں کو پاوینگے یہانتک کہ جب ثنیۃ الوداع پاس پہنچینگے تو وے دونوں منہ کے بھل گر پڑینگے یعنی مرجاوینگے ف اس حدیث میں خبر ہے کہ قیامت کے قریب مدینہ اوجاڑ ہوجاویگا ثنیۃ الوداع ایک ٹیلے کا نام ہے مدینے کے پاس ق

[margin: ۱۵۸۸ — قرب قیامت]

اَبُوْهُرَيْرَةَ يَتَعَاقَبُوْنَ فِيْكُمْ مَلَآئِكَةٌ بِاللَّيْلِ وَمَلَآئِكَةٌ بِالنَّهَارِ وَيَجْتَمِعُوْنَ فِيْ صَلٰوةِ الْعَصْرِ وَصَلٰوةِ الْفَجْرِ ثُمَّ يَعْرُجُ الَّذِيْنَ بَاتُوْا فِيْكُمْ فَيَسْئَلُهُمْ وَهُوَ اَعْلَمُ بِهِمْ كَيْفَ تَرَكْتُمْ عِبَادِيْ فَيَقُوْلُوْنَ تَرَكْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّوْنَ وَاَتَيْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّوْنَ. بخاری و مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تم میں آگے پیچھے آیا جایا کرتے ہیں فرشتے رات اور دن میں اور مجتمع ہوتے ہیں عصر کی نماز اور فجر کی نماز میں پھر آسمان پر چڑہ جاتے ہیں وے فرشتے رات کو جو تمھارے درمیان رہے ہیں تو خدا اونسے پوچھتا ہے حال اونکا وہ تمھارا حال اونسے زیادہ جانتا ہے کہ کس حال میں تمنے میرے بندونکو چھوڑا تو فرشتے کہتے ہیں ہم اونکو چھوڑ آئے نماز پڑھتے اور جاتے وقت پایا ہمنے اونکو نماز پڑھتے ف معلوم ہوا کہ ہر شب و روز اخبار نویس فرشتوں کی دربار الٰہی ہوتی ہے اور بندوں کا حال دو وقت دربار الٰہی میں عرض ہوتا ہے سبحان اللہ اگر حاکم کا ہرکارہ کسی شخص پر متعین ہے تو اوسکے خوف سے کوئی کام خلاف مرضی حاکم کی نہیں کرسکتا اور یہاں احکم الحاکمین کے ہرکارہ لگا ہے آدمی کو کچھ خیال نہیں آتا ضعف ایمان کا سبب ہے جو غفلت و حسین میں عمر گذرتی ہے شعر گرو زیر از خدا ترسیدے ؛ ہمچنان کز ملک ملک بُدے ؛ ق اَبُوْهُرَيْرَةَ يَتَقَارَبُ الزَّمَانُ وَيَنْقُصُ الْعِلْمُ وَيُلْقَى الشُّحُّ وَتَظْهَرُ الْفِتَنُ وَيَكْثُرُ الْهَرْجُ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُّمَا هُوَ قَالَ الْقَتْلُ الْقَتْلُ. بخاری و مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قریب ہو جاویگا زمانہ اور کم ہو جاویگا علم اور لوگوں میں بخیلی ڈالی جاویگی یعنی زکوۃ اور خیرات کی رسم جاتی رہیگی اور عالم میں فساد ظاہر ہوگا اور کثرت سے ہرج ہوگا اصحاب نے کہا کہ یا رسول اللہ ہرج کیا چیز ہے حضرت نے فرمایا کہ قتل قتل یعنے خونریزی کثرت سے ہوگی ف قیامت کی نشانیاں اس حدیث میں ارشاد

[margin: ۱۵۸۹ — فرشتے]

[margin: ۱۵۹۰ — آثار قیامت]

فرمایا مین وہ یہ جو فرمایا کہ زمانہ قریب ہو جاویگا یعنی قیامت کا زمانہ متصل ہو جاویگا یا یہ مطلب کہ رات اور دن جلد جلد معلوم ہونگے

۵۹۱ عَن اَنَسٍ عَن رَّسُولِ اللّٰهِ قَالَ يَجمَعُ اللّٰهُ النَّاسَ يَومَ القِيٰمَةِ فَيَهتَمُّونَ بِذٰلِكَ فَيَقُولُونَ لَوِ استَشفَعنَا عَلٰى رَبِّنَا حَتّٰى يُرِيحَنَا مِن مَّكَانِنَا هٰذَا فَيَأتُونَ اٰدَمَ فَيَقُولُونَ اَنتَ اٰدَمُ اَبُو الخَلقِ خَلَقَكَ اللّٰهُ بِيَدِهٖ وَنَفَخَ فِيكَ مِن رُّوحِهٖ وَاَمَرَ المَلٰٓئِكَةَ فَسَجَدُوا لَكَ اِشفَع لَنَا عِندَ رَبِّكَ حَتّٰى يُرِيحَنَا مِن مَّكَانِنَا فَيَقُولُ لَستُ هُنَاكُم وَيَذكُرُ خَطِيئَتَهُ الَّتِي اَصَابَ فَيَستَحيِي رَبَّهُ مِنهَا وَلٰكِنِ ائتُوا نُوحًا اَوَّلَ رَسُولٍ بَعَثَهُ اللّٰهُ فَيَأتُونَ نُوحًا فَيَقُولُ لَستُ هُنَاكُم وَيَذكُرُ خَطِيئَتَهُ الَّتِي اَصَابَ فَيَستَحيِي رَبَّهُ مِنهَا وَلٰكِنِ ائتُوا اِبرٰهِيمَ الَّذِي اتَّخَذَهُ اللّٰهُ خَلِيلًا فَيَأتُونَ اِبرٰهِيمَ فَيَقُولُ لَستُ هُنَاكُم وَيَذكُرُ خَطِيئَتَهُ الَّتِي اَصَابَ فَيَستَحيِي رَبَّهُ مِنهَا وَلٰكِنِ ائتُوا مُوسَى الَّذِي كَلَّمَهُ اللّٰهُ وَاَعطَاهُ التَّورٰىةَ فَيَأتُونَ مُوسٰى فَيَقُولُ لَستُ هُنَاكُم وَيَذكُرُ خَطِيئَتَهُ الَّتِي اَصَابَ فَيَستَحيِي رَبَّهُ مِنهَا وَلٰكِنِ ائتُوا عِيسٰى رُوحَ اللّٰهِ وَكَلِمَتَهُ فَيَأتُونَ عِيسٰى رُوحَ اللّٰهِ وَكَلِمَتَهُ فَيَقُولُ لَستُ هُنَاكُم وَلٰكِنِ ائتُوا مُحَمَّدًا عَبدًا قَد غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِن ذَنبِهٖ وَمَا تَأَخَّرَ فَيَأتُونِي فَاَستَأذِنُ عَلٰى رَبِّي فَيُؤذَنُ لِي فَاِذَا اَنَا رَاَيتُهُ وَقَعتُ سَاجِدًا فَيَدَعُنِي مَا شَآءَ اللّٰهُ اَن يَّدَعَنِي فَيُقَالُ يَا مُحَمَّدُ اِرفَع رَاسَكَ قُل يُسمَع سَل تُعطَ اِشفَع تُشَفَّع فَاَرفَعُ رَاسِي فَاَحمَدُ رَبِّي بِتَحمِيدٍ يُعَلِّمُنِيهِ رَبِّي ثُمَّ اَشفَعُ فَيَحُدُّ لِي حَدًّا فَاُخرِجُهُم مِّنَ النَّارِ وَاُدخِلُهُمُ الجَنَّةَ ثُمَّ اَعُودُ فَاَقَعُ سَاجِدًا فَيَدَعُنِي مَا شَآءَ اللّٰهُ اَن يَّدَعَنِي ثُمَّ يُقَالُ لِي اِرفَع رَاسَكَ يَا مُحَمَّدُ وَقُل يُسمَع وَسَل تُعطَ وَاشفَع تُشَفَّع فَاَرفَعُ رَاسِي فَاَحمَدُ رَبِّي بِتَحمِيدٍ يُعَلِّمُنِيهِ رَبِّي ثُمَّ اَشفَعُ فَيَحُدُّ لِي حَدًّا فَاُخرِجُهُم مِّنَ النَّارِ وَاُدخِلُهُمُ الجَنَّةَ قَالَ فَلَا اَدرِي فِي الثَّالِثَةِ اَو فِي الرَّابِعَةِ قَالَ فَاَقُولُ يَا رَبِّ مَا بَقِيَ فِي النَّارِ اِلَّا مَن حَبَسَهُ القُراٰنُ وَفِي رِوَايَةٍ ثُمَّ اٰتِيهِ الرَّابِعَةَ اَو اَعُودُ الرَّابِعَةَ وَذِكرُ مُوسَى الَّذِي تَقَدَّمَ هُوَ فِي بَعضِ رِوَايَاتِ البُخَارِيِّ

بخاری اور مسلم مین انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا جمع کریگا لوگونکو قیامت کے دن تو غمناک ہونگے اس حشر کی مصیبت سے تو کہینگے کہ اگر ہم سفارش کرواوین اپنے رب کے پاس تا کہ ہم اس مکان سے راحت پاوین تو خوب بات ہے سو آدم کے پاس آوینگے تو یون کہینگے کہ تم آدم ہو سب آدمیونکے باپ تجکو بنایا خدا نے اپنے دست قدرت سے اور تجھمین اپنی روح پھونکی اور حکم کیا فرشتونکو سو اونھون نے تجکو سجدہ کیا ہماری سفارش کیجیے اپنے رب کے پاس تا کہ ہمکو راحت دیوے اس مکان کی تکلیف سے تو آدم کہیگا کہ مین اس مقام کے لائق نہین یاد کریگا اپنی اوس خطا کو جو اوس سے ہوئی سو شرماویگا اپنے رب سے اوس خطا کے سبب سے ولیکن تم جاؤ نوح کے پاس کہ وہ پہلا رسول ہی کہ خدا نے اوسکو بھیجا سو وے لوگ نوح علیہ السلام پاس آوینگے تو وہ کہیگا کہ مین اس مقام کے لائق نہین یاد کریگا اپنی خطا کو جو اوس سے ہوئی تو شرماویگا اپنے رب سے اوسکے سبب ولیکن تم جاؤ ابراہیم پاس جسکو خدا نے اپنا دوست بنایا سو وے لوگ ابراہیم پاس آوینگے تو ابراہیم کہینگے کہ مین اس مقام کے لائق نہین یاد کرینگے اپنی خطا کو جو اونسے ہوئی تو شرماوینگے اپنے رب سے اوسکے سبب سے ولیکن تم جاؤ موسی پاس جس سے خدا نے بلا واسطہ کلام کیا اور اوسکو توریت دی وے لوگ موسی پاس آوینگے تو موسی کہیگا

مین اِسمقام کے لائق نہین ہون یاد کریگا اپنی خطا کو جو اوس سے ہوئی سو شرماویگا اپنے رب سے اوسکے سبب سے ولیکن تم جاؤ عیسیٰ روح اللہ پاس جو خدا کی کلام سے پیدا ہوئے
یعنے صرف بلفظ کن موجود ہوا کوئی اوسکا باپ نتھا سو وے لوگ عیسیٰ روح اللہ پاس آوینگے تو عیسیٰ کہیگا کہ مین اِسمقام کی لائق نہین ولیکن تم جاؤ محمد کے پاس جو خدا کا
خاص چیلا ہی مقرر اوسکی اگلی پچھلی بھول چوک سب معاف ہوگئی سو وے سب لوگ میری پاس آوینگے سو مین اپنے رب سے اجازت مانگونگا تو مجکو اجازت ملیگی سو مین جب کہ
اوسکو دیکھونگا تو سجدہ مین گر پڑونگا سو مجکو خدا سجدہ مین رہنے دیگا جتنا کہ وہ چاہیگا پھر حکم ہوگا ای محمد اپنا سر اوٹھا اور کہہ سُنا جاویگا مانگ تجکو دیا جاویگا سفارش کر
تیری سفارش قبول ہوگی تو مین اپنا سر اوٹھاؤنگا تو تعریف کرونگا اپنے رب کی ویسی تعریف کہ میرا رب مجکو سکھلا دیگا پھر مین سفارش کرونگا سو کیجاوے واسطے
ایک اندازہ اور مقدار ٹھہرائی جاویگی یعنے اتنے لوگونکی مغفرت ہوئی تو مین اوتنے لوگونکو دوزخ سے نکالونگا اور بہشت مین داخل کرونگا پھر مین پلٹ آؤنگا
اور سجدہ مین گر پڑونگا سو مجکو خدا سجدے مین رہنے دیگا جتنا کہ چاہیگا پھر حکم ہوگا مجکو کہ اپنا سر اوٹھا ای محمد اور بول تیرا کہا سنا جاویگا اور مانگ تجکو دیا جاویگا
اور سفارش کر تیری سفارش مقبول ہوگی تو مین اپنا سر اوٹھاونگا سو تعریف شروع کرونگا جیسی تعریف کہ مجکو میرا رب سکھلاویگا پھر مین سفارش کرونگا سو کیے واسطے ایک مقرر کیجاویگی
تو مین اوتنے لوگونکو دوزخ سی نکالونگا اور بہشت مین داخل کرونگا آدمی کہتا ہے کہ مین نہین جانتا کہ تیسری بار یا چوتھی بار مین حضرت نے فرمایا کہ پھر مین کہونگا ای میرے رب اب تو دوزخ مین
کوئی باقی نہین رہا مگر وہی شخص جسکو قرآن نے بند کیا یعنے جسکی مغفرت کا قرآن مین حکم نہین یعنے مشرکین اور کافرین اور ایک روایت مین یہ ہے کہ حضرت نے فرمایا پھر
مین چوتھی بار اپنے رب پاس آؤنگا یا یون فرمایا کہ چوتھی بار پھرونگا اور موسیٰ کا ذکر جو آگے ہوچکا سو بخاری کی بعضی روایات مین ہے ف معلوم ہوا کہ حشر مین پیغمبر
جواب دینگے اور اپنی بھول چوک یاد کرکے شرماوینگے آخر کو ہمارے حضرت دستگیر خلائق ہونگے اور ہم گنہگارونکو اوس قہر کے مقام سے بچاوینگے اوسوقت شوکت محمدی تمام
عالم پر ظاہر ہوگی اسی مقام کو مقام محمود اور شفاعت کبریٰ کہتے ہین یہ ہمارے حضرت کو خاص ہے دوسرے پیغمبر کو یہان کچھ دخل نہین پہلے حضرت سے اسواسطے شفاعت نہ شروع ہوئی
تاکہ تمام خلق کو پیغمبرونکی زبان سے ثابت ہوجاوے کہ سوا حضرت کے کسیکو ایسا رتبہ نہین ہرچند انبیا اور اولیا اور علما کی بھی شفاعت ثابت ہے لیکن وہ شفاعت جزئی ہے شفاعت
کلی نہین اول اِس میدان مین سوا ہمارے حضرت کے کوئی قدم نہ رکھہ سکیگا پھر جب شفاعت کا دروازہ کھلا اور قہر ایزدی بسبب ملاحظہ محمدی کے فرو ہوا تو اور پیغمبر اور امام بھی
قدر اپنے مراتب کے شفاعت پر مستعد ہونگے شعر اوس ماہرو کا سب سے نرالا ہی طور ہے + دلبر بھی ہین پر میرا دلبر کچھ اور ہے + اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى عَبْدِكَ
۱۵۹۴ سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ وَشَفِيْعِ الْمُذْنِبِيْنَ ٭ ابو موسیٰ يَجِيْءُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ نَاسٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ بِذُنُوْبٍ مِثَالِ الْجِبَالِ
اللّٰهُ لَهُمْ وَيَضَعُهَا عَلَى الْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰى فِيْمَا اَحْسِبُ قَالَ اَبُوْ رَوْحٍ لَا اَدْرِيْ مِمَّنِ الشَّكُّ مسلم مین ابو موسیٰ سے روایت ہے
جند مسلم یا کہ لاوینگے کچھہ مسلمان لوگ اپنی گناہ پہاڑونکے برابر خدا اون گناہونکو اونسے معاف کردیگا اور اون گناہونکو یہود اور نصاریٰ پر رکھہ دیگا راوی
میری دانست مین کہ وہ ہے ابو روح نے کہا کہ مین نہین جانتا کہ یہ شک کسکی طرف سے ہے یعنی ابو موسیٰ کو شک ہے یا حدیث کی راویون یا کسی اور کو

ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مسلمان اُن دنون جنکو یہود اور نصاریٰ سے سخت تکلیفات پہونچے اور اونہون نے صبر کیا واللہ اعلم ق ابْنُ عَبَّاسٍ يَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعِ

۱۵۹۳ مَا يَحْرُمُ مِنَ النَّسَبِ بخاری و مسلم مین عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نکاح حرام ہو جاتا دودھ پینے سے جو نکاح کہ حرام ہے رشتہ داری سے

ف یعنے جیسے سگی ماں اور بہن خالہ اور عمہ سے نکاح نہین درست ایسے ہی دودھ کے رشتے سے نکاح نہین درست باقی تفصیل فقہ مین دیکھنا چاہئے ق اَبُو هُرَيْرَةَ

۱۵۹۴ يُخَرِّبُ الْكَعْبَةَ ذُو السُّوَيْقَتَيْنِ مِنَ الْحَبَشَةِ بخاری و مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ڈھاویگا کعبہ کو ایک حبشی چھوٹی پتلی پنڈلیون

والا ف قیامت کے قریب جب لوگ عبادت بند کر دینگے تو ایسے ناپاک ضعیف الخلقت کے ہاتھ سے کعبہ شریف خراب ہوگا اسکی حکمت خدا ہی جانتا ہے کہ کیا ہے

۱۵۹۵ خ جَابِرٌ يَخْرُجُ قَوْمٌ مِنَ النَّارِ بِالشَّفَاعَةِ بخاری مین جابر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نکلے گی ایک قوم دوزخ سے شفاعت کے سبب سے ف

مراد اس قوم سے گنہگار مسلمان ہین جو گناہون کے سبب دوزخ مین پڑینگے پھر ایمان کے سبب بواسطے انبیا اور شہدا اور علما کی شفاعت کے آخر کو بہشت مین داخل

۱۵۹۶ ہونگے ق اَنَسٌ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَكَانَ فِي قَلْبِهِ مِنَ الْخَيْرِ مَا يَزِنُ شَعِيرَةً ثُمَّ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ

مَنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَكَانَ فِي قَلْبِهِ مِنَ الْخَيْرِ مَا يَزِنُ بُرَّةً ثُمَّ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَكَانَ فِي

قَلْبِهِ مِنَ الْخَيْرِ مَا يَزِنُ ذَرَّةً زَادَ الْبُخَارِيُّ فِي رِوَايَةِ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ مِنْ اِيْمَانٍ مَكَانَ خَيْرٍ بخاری و مسلم مین انس سے روایت ہے

کہ حضرت نے فرمایا کہ نکلیگا دوزخ سے جسنے لا الہ الا اللہ کہا اور ہوگی اوسکے دلمین ایک جو کی برابر نیکی پھر نکلیگا دوزخ سے جسنے لا الہ الا اللہ کہا اور ہوگی اوسکے

دلمین ایک گیہون کے برابر نیکی پھر نکلیگا دوزخ سے جسنے لا الہ الا اللہ کہا اور ہوگی اوسکے دلمین ایک ذرہ برابر نیکی بخاری نے قتادہ کی روایت مین انس سے

بجاے نیکی کے ایمان کی لفظ روایت کی ہے یعنی جسنے لا الہ الا اللہ کہا اور اوسکے دلمین ایک جو کی برابر یا گیہون کے برابر یا ذرہ بھی ایمان ہوگا وہ دوزخ سے آخر کو بچایا جاویگا ف

نیکی سے مراد صفات حمیدہ ہین جیسے اللہ کی محبت اور رسول اللہ کی محبت اور ذکر الٰہی کی محبت اور علم کی محبت اور شہید ہونے کی اور برادر پروری اور ترک حسد اور ترک غرور وغیرہ

۱۵۹۷ خ اَبُو سَعِيدٍ يَخْلُصُ الْمُؤْمِنُونَ مِنَ النَّارِ فَيُحْبَسُونَ عَلَى قَنْطَرَةٍ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ فَيُقْتَصُّ لِبَعْضِهِمْ مِنْ بَعْضٍ مَظَالِمُ كَانَتْ بَيْنَهُمْ فِي الدُّنْيَا

حَتّٰى إِذَا هُذِّبُوا وَنُقُّوا أُذِنَ لَهُمْ فِي دُخُولِ الْجَنَّةِ فَوَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَأَحَدُهُمْ أَهْدَى بِمَنْزِلِهِ فِي الْجَنَّةِ مِنْهُ بِمَنْزِلِهِ كَانَ

فِي الدُّنْيَا بخاری مین ابو سعید سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خلاصی پاوینگے ایماندار دوزخ سے تو پھر روکے جاوینگے اوس پل پر جو دوزخ اور بہشت کے درمیان ہے

تو وہان بدلا لیا جاویگا بعضون کا بعض سے اون حق تلفی اور ظلمون کا جو اونکے درمیان دنیا مین ہوئی تھی یہانتک کہ جب وے پاک صاف ہو جاوینگے تو اونکو

حکم ہوگا بہشت مین داخل ہونیکا سو اوسکی قسم جسکے قابو مین محمد کی جان ہے کہ اونمین سے ہر ایک شخص اپنے بہشت کے مکان کو اپنے دنیا کے مقام سے زیادہ تر واقف اور

شناسا ہوگا ف اس حدیث مین ایماندار سے مراد وہ ہین جو دوزخ پر ہو کر نکلے مگر دوزخ مین نہین پڑے اور حق العباد کے سبب سے درمیان مین روکے گئے پھر حسب اعمال عذاب یا عتاب سے

۱۵۹۸ حق تلفی اور ظلم کا بدلا پاوینگے اور حقدار راضی ہونگے تب تو بہشت مین داخل ہونگے ھ ابوھریرۃ یدخل الجنۃ اقوام افئدتھم مثل افئدۃ الطیر
مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ داخل ہونگے بہشت مین بہت لوگ جنکے دل چڑیون کے سے دل ہین ف مراد خوفناک نرم دل لوگ ہین جو خدا سے
ڈرتے ہین جیسے چڑیان آدمیونسے ڈرتی رہتی ہین کہ صرف آواز اور ہاتھ کے اشارے سے بھاگ جاتی ہین

۱۵۹۹ ق ابوھریرۃ یدخل الجنۃ من امتی زمرۃ
ھم سبعون الفا تضیئ وجوھھم اضاءۃ القمر لیلۃ البدر بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ داخل ہوگا بہشت
مین میری امت سے ایک وہ گروہ کہ ستر ہزار ہونگے روشن ہونگے اونکے منہ جیسے چاند روشن ہوتا ہے چودہوین رات کو

۱۶۰۰ ھ ابوھریرۃ یدخل الجنۃ من امتی
سبعون الفا زمرۃ واحدۃ منھم علی صورۃ القمر مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ داخل ہونگے بہشت مین میری امت سے
ستر ہزار کے ایک ہی گروہ ہین میری امت سے چاند کی صورت پر ف متقی اور متوکل لوگ مراد ہین جو ہر حال مین خدا پر نظر رکھتے ہین اسباب ظاہری
گرفتار نہین چنانچہ اور حدیث مین صاف آیا ہے

۱۶۰۱ ق ابن عمر یدخل اللہ اھل الجنۃ الجنۃ واھل النار النار ثم یقوم مؤذن بینھم
یقول یا اھل الجنۃ لا موت و یا اھل النار لا موت کل خالد فیما ھو فیہ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ داخل کریگا خدا بہشتیونکو بہشت مین اور دوزخیونکو دوزخ مین پھر اوٹھیگا ایک پکارنیوالا اونکے درمیان مین پھر پکاریگا اے بہشتیو اب تمکو موت نہین اور اے دوزخیو
تمکو موت نہین ہر ایک شخص ہمیشہ رہنے والا ہے جس مکان مین کہ ہے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بہشتیون اور دوزخیونکو کبھی فنا نہین جیسا کہ سمجھا ہو لیکن یہ امر بعد مسلمان
گنہگارونکو دوزخ سے نکلنے کے ہوگی تا کہ بہشتی بدلکے چین مین ہین اور دوزخی آپس مین الہی کے غضب سے پناہ

۱۶۰۲ ھ ابوھریرۃ یدخل من امتی الجنۃ سبعون الفا بغیر حساب
مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ داخل ہونگے بہشت مین میری امت سے ستر ہزار بدون حساب کے ف یعنے اونکے نامہ اعمال صرف اونکو دکھلا دیے
جاوینگے زیادہ گفت و شنید نہوگی

۱۶۰۳ خ ابن عباس یرحم اللہ ام اسمعیل لو ترکت زمزم او قال لو لم تغرف من زمزم لکانت زمزم عینا
معینا بخاری مین عبد اللہ ابن عباس رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا رحم کرے اسمعیل کی ماں پر یعنے ہاجرہ پر اگر چھوڑ دیتی زمزم کو یا یون فرمایا کہ اگر نہ چلو
بھرتی زمزم سے تو زمزم ایک جاری چشمہ ہوجاتا ف حضرت ابراہیم علیہ السلام حضرت ہاجرہ اور حضرت اسمعیل کو خدا کی مرضی سے کعبہ پاس چھوڑ گئے
وہان نہ کچھ آبادی تھی نہ دانہ پانی حضرت جبرئیل نے وہان مین اپنا پیر مارا زمزم کا پانی زمین سے پھوٹ نکلا حضرت ہاجرہ نے اوس پانی کے گرد پتھرونکی مینڈ
بنائی تا کہ پانی نہ بہجاوے اور چلو بھر بھر لینا شروع کیا سو حضرت نے فرمایا کہ اگر اسمعیل کی ماں اوسکو نہ روکتین تو زمزم ایک دریا ہوجاتا اسواسطے کہ خزانہ غیبی سے
جاری ہوا تھا

۱۶۰۴ ق ابن مسعود یرحم اللہ موسی لقد اوذی باکثر من ھذا فصبر قالہ حین سمع رجلا قال یوم حنین واللہ
ان ھذہ لقسمۃ ما عدل فیھا وما ارید بھا وجہ اللہ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن مسعود رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا رحمت کرے

سوسی پر البتہ وہ تو اس سے بھی زیادہ ترانداز دیا گیا تھا پر اونسے صبر کیا یہ حضرت نے اوسوقت فرمایا جب ایک مرد کو سنا کہ جنگ حنین کے دن کہتا تھا کہ قسم خدا کی اس تقسیم مین کچھ
انصاف نہوا اور نہ اس سے کچھ خدا کی رضامندی مقصود ہوئی **ف** جنگ حنین مین بہت مال غنیمت مین آیا تھا حضرت محمد نے مکے کے نو مسلمونکو بہت سا مال دیا تاکہ دنیا
لیکر ایمان کی قدر سمجھین تو ایمان مین مضبوط ہو جاوین اور ایک شخص جسکا ذی الخویصرہ لقب تھا حضرت پر طعن کی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی حضرت موسیٰ پر تہمت ہوئی تھی کہ اونھون نے اپنے بھائی
ہارون کو مار ڈالا اخیر کو سوقت اللہ نے فرشتونکو حکم کیا کہ ہارون کی لاش کو اونکو دکھلا دیوین اخیر کو بنی اسرائیل لاش دیکھکر وے ناپاک شرمندہ ہوے خدا لعنت کرے بدگمانون پر پیغمبرونکو
تہمت سے جھوٹی ہین اونکی آل اور اصحاب کو **ق** عَائِشَةَ يَرْحَمُهُ اللهُ لَقَدْ اَذْكَرَنِي كَذَا وَكَذَا اٰيَةً كُنْتُ اُنْسِيْتُهَا وَيُرْوٰى اَسْقَطْتُهَا مِنْ سُوْرَةِ كَذَا وَ
كَذَا قَالَهٗ حِيْنَ سَمِعَ عَبْدَ اللهِ بْنَ يَزِيْدَ الْخَطْمِيَّ الْاَنْصَارِيَّ يَقْرَأُ مِنَ اللَّيْلِ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
کہ خدا اوسپر رحمت کرے البتہ اوسنے تو مجھکو فلانی اور فلانی آیت یاد دلادی جو مجھسے بھلائی گئی تھی اور دوسری روایت یون ہے کہ جس آیت کو مین نے فلانی اور فلانی سورت سے
نسیان کے سبب ساقط کر ڈالا تھا یہ حضرت نے اوسوقت فرمایا جب عبد اللہ بن یزید انصاری کو سنا کہ وہ رات کو قرآن پڑھتا تھا **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ يُسَلِّمُ الرَّاكِبُ
عَلَى الْمَاشِيْ وَالْمَاشِيْ عَلَى الْقَاعِدِ وَالْقَلِيْلُ عَلَى الْكَثِيْرِ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ سلام کرے سوار پیادے کو اور چلنے والا
بیٹھے شخص کو اور تھوڑی جماعت بڑی جماعت کو **ح** اَبُوْ ذَرٍّ يُصْبِحُ عَلٰى كُلِّ سُلَامٰى مِنْ اَحَدِكُمْ صَدَقَةٌ فَكُلُّ تَسْبِيْحَةٍ صَدَقَةٌ وَكُلُّ تَحْمِيْدَةٍ صَدَقَةٌ
وَكُلُّ تَهْلِيْلَةٍ صَدَقَةٌ وَكُلُّ تَكْبِيْرَةٍ صَدَقَةٌ وَاَمْرٌ بِالْمَعْرُوْفِ صَدَقَةٌ وَنَهْيٌ عَنِ الْمُنْكَرِ صَدَقَةٌ وَيُجْزِئُ مِنْ ذٰلِكَ رَكْعَتَانِ
يَرْكَعُهُمَا مِنَ الضُّحٰى مسلم مین ابو ذرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تم مین سے ہر ایک آدمی کی ہڈی ہڈی پر ہر صبح کو صدقہ اور خیرات واجب ہے سو ہر بار
سبحان اللہ کہنا صدقہ ہے اور ہر بار الحمد للہ کہنا صدقہ ہے اور ہر بار لا الہ الا اللہ کہنا صدقہ ہے اور لوگونکو نیک بات بتلانا صدقہ ہے اور خلاف شرع کام روکنا صدقہ ہے
اور ان سب کے عوض دو رکعتین پہر دن چڑھے کی کفایت کرتی ہین **ف** یعنے صحیح سالم رکھنا ہر روز خدا کی تازہ نعمت ہے تو آدمی پر اوسکی شکر گزاری
بھی ضرور ہے پھر فرمایا کہ خیرات کرنا صرف مال ہی خرچ کرنے مین منحصر نہین بلکہ ذکر الٰہی کا بھی ثواب خیرات کے برابر ہے اور چاشت کی دو رکعتین تو اس شکر گزاری
مین کفایت کرتی ہین **خم** اَبُوْ هُرَيْرَةَ يُصَلُّوْنَ لَكُمْ فَاِنْ اَصَابُوْا فَلَكُمْ وَاِنْ اَخْطَأُوْا فَلَكُمْ وَعَلَيْهِمْ بخاری مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ تمھارے امام تمھارے واسطے نماز پڑھتے ہین پس اگر اونھون نے ٹھیک نماز پڑھی تو تمکو نماز کا پورا ثواب ملا اور اگر اونھون نے کچھ خطا کی تو تمکو اقتدا کا ثواب ہے
اور اونپر اوسکا عذاب ہے **ف** یعنے جماعت کا ترک کرنا کسیطرح نہین ہے اسواسطے کہ اگر امام نے نماز کے سب شرائط اور ارکان ادا کیے تو تمھاری
نماز پوری ہوگئی اور اگر اونھون نے نماز کی کسی شرط اور رکن کو ترک کیا تو تمکو ثواب ہے اسواسطے کہ تمکو اوسکی خبر نہین مگر اونپر عذاب ہے اس حدیث سے معلوم ہوا
کہ اگر امام نے بے وضو نماز پڑھا دی اور مقتدیونکو اوسکی خبر نہو تو اونکی نماز ہوگئی لیکن امام پر اوسکا وبال پڑیگا **ق** اِبْنُ عُمَرَ يَطْوِي اللهُ السَّمٰوٰتِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ

١٦٠٥ ١٦٠٦ ١٦٠٧ ١٦٠٨ ١٦٠٩

ثُمَّ يَأْخُذُهُنَّ بِيَدِهِ الْيُمْنٰى ثُمَّ يَقُوْلُ اَنَا الْمَلِكُ اَيْنَ الْجَبَّارُوْنَ اَيْنَ الْمُتَكَبِّرُوْنَ ثُمَّ يَطْوِي الْاَرَضِيْنَ بِشِمَالِهٖ ثُمَّ يَقُوْلُ
اَنَا الْمَلِكُ اَيْنَ الْجَبَّارُوْنَ اَيْنَ الْمُتَكَبِّرُوْنَ بخاری ومسلم مین عبد اللہ بن عمر رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا لپیٹ ڈالیگا آسمانونکو قیامت کے
دن پھر انکو دہنے ہاتھ مین لیگا پھر فرماویگا مین ہون بادشاہ حقیقی کدہر گئے بادشاہان دنیا کہان ہین گھمنڈ کرنیوالے پھر زمینونکو لپیٹ کر اپنے بائین ہاتھ مین لیویگا
پھر فرماویگا کہ مین ہون بادشاہ کدہر گئے بادشاہان دنیا کہان ہین گھمنڈ کرنیوالے ف حقیقتاً داہنے اور بائین ہاتھ سے پاک ہے یہ اوسکی قدرت کی تمثیل ہے اس حدیث مین اشارہ ہے
کہ سردار اور بادشاہونکو غرور کرنا لازم نہین کیا گھمنڈ کرے وہ بیچارہ جسکو اپنے مرنے جینے مین اختیار نہین تکبر اور گھمنڈ خدا ہی کی شان ہے ق اَبُوْهُرَيْرَةَ ١٦١٠
يَعْرَقُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ حَتّٰى يَذْهَبَ عَرَقُهُمْ فِي الْاَرْضِ سَبْعِيْنَ ذِرَاعًا وَيُلْجِمُهُمْ حَتّٰى يَبْلُغَ اٰذَانَهُمْ بخاری ومسلم مین
ابوہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ پسینا نکلیگا لوگونکی قیامت کے دن یہانتک کہ اونکا پسینا زمین مین ستر گز گھس جاویگا اور لوگونکی منہ مین داخل ہو رہیگا
کہ اونکے کانون تک پہونچیگا ف آفتاب قیامت مین بہت پاس آجاویگا سو بھر اوسکی گرمی کی شدت سے بقدر اعمال کے بعضونکی ٹخنون تک اور بعضونکے گھٹنون تک
اور بعضونکے منہ تک پسینا ہوجاویگا ق عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ يَعَضُّ اَحَدُكُمْ يَدَ اَخِيْهِ كَمَا يَعَضُّ الْفَحْلُ لَا دِيَةَ لَكَ بخاری ومسلم مین عمران ١٦١١
بن حصین رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تم مین سے کوئی چبا لیتا ہے اپنے بھائی کا ہاتھ جیسے اونٹ چبا لیتا ہے تجکو خونبہا نہ ملیگا ف ایک شخص نے دوسرے شخص کا ہاتھ کاٹ
کھایا اوسنے اپنا ہاتھ اوسکے منہ سے کھینچ لیا تو کاٹنے والیکا دانت گر پڑا اوسنے اپنے دانت گرنے کی حضرت سے فریاد کی اور خونبہا چاہا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی حضرت نے
اوسکو الزام دیا کہ آپ ہی تو اوسکا ہاتھ چباڈالا اونٹ کیطرح پھر اوس سے خونبہا چاہتا ہے اوسنے اپنی بچاؤ کیواسطے اپنا ہاتھ کھینچا اگر تیرا دانت گر پڑا تو وہ کیا کرے اور یہی مذہب ہے
سب اماموںکا کہ ایسی صورت مین بدلا نہین ق اَبُوْهُرَيْرَةَ يَعْمِدُ اَحَدُكُمْ اِلٰى جَمْرَةٍ مِّنْ نَّارٍ فَيَجْعَلُهَا فِيْ يَدِهٖ قَالَهٗ حِيْنَ رَاٰى خَاتَمًا مِّنْ ذَهَبٍ ١٦١٢
فِيْ يَدِ رَجُلٍ فَنَزَعَهٗ فَطَرَحَهٗ فَقِيْلَ لِلرَّجُلِ بَعْدَ مَا ذَهَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذْ خَاتَمَكَ انْتَفِعْ بِهٖ فَقَالَ لَا
وَاللّٰهِ لَا اٰخُذُهٗ اَبَدًا وَقَدْ طَرَحَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بخاری ومسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تم سے کوئی
ارادہ کرتا ہے آگ کی چنگاری کا پھر اوسکو اپنی ہاتھ مین رکھتا ہے یہ حضرت نے اوسوقت فرمایا جب سونے کی انگوٹھی ایک مرد کے ہاتھ مین دیکھی پھر حضرت نے اوسکو اوتار لیا اور اوسکو
پھینکدیا جب حضرت تشریف لیگئے تو لوگون نے کہا کہ اپنی انگوٹھی لے اور اوسکو بیچ اپنا کام چلا تو اوسنے کہا خدا کی قسم مین اوسکو کبھی نہ لونگا اور حالانکہ حضرت نے اوسکو
پھینکدیا ف معلوم ہوا کہ سونا پہننا مرد کو حرام ہے اور ثابت ہوا کہ حاکم اور جسکو قدرت ہو وہ خلاف شرع کام کو اپنے ہاتھ سے مٹا ڈالے ق عَائِشَةُ ١٦١٣
يَغْزُوْ جَيْشٌ الْكَعْبَةَ فَاِذَا كَانُوْا بِبَيْدَاءَ مِنَ الْاَرْضِ يُخْسَفُ بِاَوَّلِهِمْ وَاٰخِرِهِمْ وَيُبْعَثُوْنَ عَلٰى نِيَّاتِهِمْ بخاری ومسلم مین
حضرت عائشہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ لڑنے آویگا ایک لشکر کعبہ سے سو جب زمین کے میدان مین ہونگے تو دہنسا دیئے جاوینگے اگلے پچھلون کو

حسن
بدلہ نہ ہونا
مرد کو زیور پہننا
حاکم کو بدی مٹانا
بدون ارادے

زمین مین فساد ہوویگا اور قیامت مین اٹھینگے اپنی اپنی نیت پر ف حضرت نے خبر دی کہ آخر زمانے مین ایک لشکر کا یہ حال ہوگا حضرت عائشہ رضی نے
پوچھا کہ یا حضرت لشکر مین تو بازاری لوگ بھی ہونگے اونکا کیا قصور جو وے بھی عذاب مین شریک ہونگے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ بد کے ساتھ ہو کے

١٦١٤ نیکون پر بھی دنیاوی عذاب آتا ہے لیکن آخرت مین جیسی نیت ہوگی ویسا عوض ملیگا ختم ابوہریرۃ یقبض اللہ الارض یوم القیمۃ ویطوی السماء
بیمینہ ثم یقول انا الملک این ملوک الارض بخاری مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قبضے مین لیگا خدا زمین کو قیامت کے دن اور

١٦١٥ لپیٹ لیگا آسمان کو اپنے داہنے ہاتھ مین پھر کہیگا مین بادشاہ ہون کہان ہین زمین کے بادشاہ ھ ابوہریرۃ یقطع الصلوۃ الکلب والمرأۃ والحمار ویقی من
ذلک مثل مؤخرۃ الرحل مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قطع کرتے ہین نماز کو کتا اور عورت اور گدہا اور بچاتی ہے اس سے کجاوے کی پچھلی
لکڑی کے برابر ف یعنے اگر نماز کے سامنے کتا اور عورت اور گدہا آجاوے تو نماز جاتی رہتی ہے اور اگر ہاتھ بھر لکڑی آگے کھڑی ہے تو اونکے آگے آنے سے نماز مین
خلل نہین ہوتا علما کہتے ہین کہ یہ حدیث منسوخ ہے اس واسطے کہ اور حدیث مین حضرت عائشہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نماز پڑہتے تھے اور مین حضرت کے آگے چارپائی پر لیٹی رہتی تھی

١٦١٦ معلوم ہوا کہ عورت کے آگے ہونے سے نماز نہین جاتی ھ عبد اللہ بن الشخیر یقول ابن آدم مالی مالی وھل لک من مالک الا ما اکلت
فافنیت او لبست فابلیت او تصدقت فامضیت مسلم مین عبد اللہ بن شخیر رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ آدمی کہتا ہے میرا مال ہے میرا مال،
اور تجکو اپنے مال سے کیا فائدہ مگر جتنا کہ تو نے کھایا سو مٹایا یا کہ تو نے پہنا سو گلایا یا کہ تو نے راہ خدا مین خیرات کیا سو بچایا یعنے آخرت کا ذخیرہ کیا وہی کام آویگا ف یعنے تیرا
مال حقیقت مین وہی ہے جو تیرے کام آوے خواہ دنیا مین خواہ آخرت مین مگر جو مال دنیا کے کہانے پہننے مین خرچ ہوا وہ تو فنا ہوا صرف خیرات کو بقا ہے جو آخرت مین کام آویگا تو عاقل کو

١٦١٧ لازم ہے کہ خیرات کو مقدم جانے دنیا مین مال جمع کرنے کی نیت نہ رکھے کہ اوسکو غیر لوگ اوڑاتے ہین ھ ابوھریرۃ یقول العبد مالی مالی وانما لہ من
مالہ ثلث ما اکل فافنی او لبس فابلی او اعطی فاقتنی وما سوی ذلک فھو ذاھب وتارکہ للناس مسلم مین ابوہریرہ رضی سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بندہ کہتا ہے کہ میرا مال ہے میرا مال ہے اور اوسکو تو اپنے مال مین تین ہی فائدے ہین جو کہایا سو مٹایا یا کہ پہنا سو گلایا یا کہ
راہ خدا مین دیا سو آخرت کا ذخیرہ کیا اور اوسکے سوا تو وہ جانیوالا ہے اور لوگونکے واسطے چھوڑنیوالا ہے یعنے باقی رہے مال اوسکو کچھ فائدہ نہین ھ

١٦١٨ ابوذر یقول اللہ عز وجل من جاء بالحسنۃ فلہ عشر امثالھا او ازید ومن جاء بالسیئۃ فجزاء سیئۃ
سیئۃ مثلھا او اغفر ومن تقرب منی شبرا تقربت منہ ذراعا ومن تقرب منی ذراعا تقربت منہ باعا
ومن اتانی یمشی اتیتہ ھرولۃ ومن لقینی بقراب الارض خطیئۃ لا یشرک بی شیئا لقیتہ بمثلھا
مغفرۃ مسلم مین ابوذر رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اللہ عز وجل فرماتا ہے کہ جو ایک نیکی لاویگا تو اوسکو اوسکا دس گنا

ثواب ہے یا چاہوں تو اس سے بھی بڑھاؤں اور جو ایک بدی لاویگا تو بدی کا بدلا ایک ہی بدی ہے اوسکی برابر یا چاہوں تو بے بدلا لیے بخش دوں اور جو مجھسے نزدیکی
چاہیگا ایک بالشت برابر تو میں اوسکا قرب ہاتھ بھر چاہونگا اور جو میرا قرب ہاتھ برابر چاہیگا تو میں اوس سے دو ہاتھ کی لنبائو برابر قریب جاؤنگا اور جو
میرے پاس قدم قدم چلتا آویگا تو اوسکی طرف میں جھپٹتا آونگا اور جو مجھسے ملیگا تمام زمین کے برابر گناہ لیکر بشرطیکہ اوسنے میرے ساتھ کسی چیز کا شریک نہ
لگایا ہو تو میں اوس سے ملونگا اوسکے گناہ کے برابر مغفرت اور بخشش لیکر ف اس حدیث میں کمال رحمت کا بیان ہے جسکا کچھ بیان نہیں ہو سکتا ق اَبُوْ سَعِیْدٍ
يَقُوْلُ اللّٰهُ يَا اٰدَمُ فَيَقُوْلُ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ فِيْ يَدَيْكَ فَيَقُوْلُ اَخْرِجْ بَعْثَ النَّارِ قَالَ وَمَا بَعْثُ النَّارِ قَالَ مِنْ كُلِّ
اَلْفٍ تِسْعَ مِائَةٍ وَّتِسْعَةً وَّتِسْعِيْنَ قَالَ فَذٰلِكَ حِيْنَ يَشِيْبُ الصَّغِيْرُ وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا وَتَرَى النَّاسَ سُكٰرٰى
وَمَا هُمْ بِسُكٰرٰى وَلٰكِنَّ عَذَابَ اللّٰهِ شَدِيْدٌ قَالَ فَاشْتَدَّ ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُّنَا ذٰلِكَ الرَّجُلُ فَقَالَ
اَبْشِرُوْا فَاِنَّ مِنْ يَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ اَلْفًا وَّمِنْكُمْ رَجُلٌ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ اِنِّيْ لَاَرْجُوْ اَنْ تَكُوْنُوْا رُبُعَ اَهْلِ الْجَنَّةِ
قَالَ فَحَمِدْنَا اللّٰهَ وَكَبَّرْنَا ثُمَّ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ اِنِّيْ لَاَرْجُوْ اَنْ تَكُوْنُوْا ثُلُثَ اَهْلِ الْجَنَّةِ قَالَ فَحَمِدْنَا اللّٰهَ وَكَبَّرْنَا
ثُمَّ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ اِنِّيْ لَاَرْجُوْ اَنْ تَكُوْنُوْا شَطْرَ اَهْلِ الْجَنَّةِ اِنَّ مَثَلَكُمْ فِي الْاُمَمِ كَمَثَلِ الشَّعْرَةِ الْبَيْضَاءِ فِيْ جِلْدِ
الثَّوْرِ الْاَسْوَدِ اَوْ كَالرَّقْمَةِ فِيْ ذِرَاعِ الْحِمَارِ بخاری ومسلم میں ابو سعیدؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خدا فرماویگا ای آدم تو وہ کہیگا
کہ حاضر ہوں تیری خدمت اور اطاعت میں ای رب بہتری تیری ہی ہاتھ میں ہے سو خدا فرماویگا کہ نکال دوزخ کا حصہ یعنی جو دوزخ میں ڈالی جاوینگے اونکو جدا
کر آدم کہینگے الٰہی کسقدر ہے دوزخ کا حصہ خدا فرماویگا کہ ہر ایک ہزار سے نو سو اور ننانوے ۹۹۹ یعنے ہزار آدمی میں ایک بہشتی اور باقی دوزخی حضرتؐ نے فرمایا
سو یہ وہ وقت ہوگا جب کہ بڈھا ہو جاویگا لڑکا اور ہر ایک پیٹ والی اپنے پیٹ کا بچہ گرا دیویگی اور تو دیکھیگا لوگونکو بیہوش اور دیوانے اور حال انکا
وہ دیوانے نہیں ولیکن خدا کا عذاب سخت ہوگا راوی نے کہا سو یہ بات اصحاب پر نہایت سخت گذری تو اصحاب نے کہا یا رسول اللہ ہم میں سے ایسا بہشتی مرد کون ہوگا
یعنے جب ہزار میں ایک ہی شخص بہشتی ٹھہرا تو ہمکو نجات پانے کی کیا امید باقی رہی حضرتؐ نے فرمایا کہ تم خاطر جمع رکھو خوش ہو اسواسطے کہ یاجوج اور ماجوج ہزار
دوزخی ہونگے اور تم میں سے ایک مرد بہشتی ہوگا یعنے دوزخ کی بہیڑ یاجوج ماجوج کیواسطے ہے کیا کم ہیں جو تم گبھراتے ہو پھر حضرتؐ نے فرمایا کہ اوسکی قسم جسکے قابو میں میری جان ہے کہ البتہ میں اسکی
امید رکھتا ہوں کہ تم لوگ بہشتیونکے چوتھائی ہوگے راوی نے کہا تو ہم اصحاب نے الحمد للہ اور اللہ اکبر کہا پھر حضرتؐ نے فرمایا اوسکی قسم جسکے قابو میں میری جان ہے کہ البتہ میں اسکی
امید رکھتا ہوں کہ تم بہشتیوں کے تہائی ہوگے راوی نے کہا تو ہمنے الحمد للہ اور اللہ اکبر کہا پھر حضرتؐ نے فرمایا کہ اوسکی قسم جسکے قابو میں میری جان ہے کہ تم آدھے ہوگے
تمام اہل بہشت کے البتہ تمہاری مثل اور امتوں میں جیسے سفید بال کی مثل سیاہ بیل کی کہال میں یا کہ جیسے داغ کی مثل گدہے کے ہاتھ میں ف یعنی امت محمدی

۱۶۱۹
بہشت

بہ نسبت اگلی امتوں کے نہایت کم ہے دوزخ کے واسطے یاجوج ماجوج اور اگلی امتوں کے کافر ہیں کم نہیں معلوم ہوا کہ آدھی بہشت میں یہ امت ہوگی اور آدھی میں اور
پیغمبروں کی امتیں ہونگی اتنا کرم اس امت پر محض اس نبی کریم کی بدولت ہے اللّٰھم صل وسلم علیہ اس حدیث کا اول مضمون جگر ٹکڑے کرتا ہے اور پچھلا مضمون
بغلیں بجواتا ہے ایمان دو پر ہیں خوف اور رجا نرا خوف ہی بہتر کہ رحمت سے ناامید کر ڈالے نہ بے دغدغہ امید ہی رکھنا چاہیے کہ خلاف شرع اور بے قید بنا ڈالے

١٦٢٠ ق ابن عمر یقوم الناس لرب العالمین حتی یغیب احدھم فی رشحہ الی انصاف اذنیہ بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن عمر رض سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کھڑے ہونگے لوگ رب العالمین کے واسطے یہاں تک کہ ڈوب جاویگا بعضا آدمی اپنے پسینے میں آدھے کانوں تک

١٦٢١ ق جابر بن سمرۃ یکون بعدی اثنا عشر امیرا قال جابر فقال کلمۃ لم اسمعھا فقال ابی انہ قال کلھم من قریش بخاری اور مسلم میں جابر بن سمرہ سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہونگے میرے بعد بارہ سردار پھر حضرت نے کوئی لفظ کہی کہ میں نے نہ سنی تو میرے باپ یعنے سمرہ نے کہا کہ حضرت نے یہ لفظ فرمائی کہ وے سب قریش
کی قوم سے ہونگے ف ہر چند حضرت کے بعد بہت سردار ہوئے لیکن مراد یہ ہے کہ بارہ سردار نہایت دیندار ہونگے سنت محمدی پر چلیں گے چنانچہ حضرت کے چاروں خلیفے اور
امام حسن اور عمر ابن عبد العزیز اور امام مہدی باقی تفصیل خدا ہی کو خوب معلوم ہے اور یہ جو شیعہ کہتے ہیں کہ بارہ امام مراد ہیں بے دلیل بات ہے اس واسطے کہ امیر
سردار حاکم کو کہتے ہیں سوا علی مرتضیٰ اور امام حسن کے کسی امام کو ملک کی حکومت حاصل نہیں ہوئی کمال و بزرگی اور چیز ہے لیکن یہاں حکومت کا بیان ہے

١٦٢٢ ھ ابن عمر یکون کنز احدکم یوم القیمۃ شجاعا اقرع مسلم میں عبد اللہ ابن عمر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تم میں سے ہر ایک شخص کا مال اور خزانہ
قیامت کے دن گنجا اژدہا ہو جاویگا ف وہ مال مراد ہے جسکی زکوٰۃ نہیں دی ہوگی

١٦٢٣ م جابر یکون فی امتی خلیفۃ یحثی المال حثیا لا یعدہ عدا
مسلم میں جابر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہوگا میری امت میں ایک خلیفہ جو مال کو لپ لپ بھر کر دیویگا اور اسکو نہ گنے گا شمار کر کے ف اس حدیث میں
فتح اسلام اور کثرت مال کی خبر ہے یا کہ عمر فاروق رض مراد ہیں کہ جب ایران کا خزانہ آیا تو انہوں نے ہاتھوں سے لپ بھر بھر بیشمار بانٹا یا کہ امام مہدی رض مراد ہوں
واللہ اعلم

١٦٢٤ ق عبد اللہ بن سلام یموت عبد اللہ بن سلام وھو آخذ بالعروۃ الوثقی بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن سلام سے
کہ حضرت نے فرمایا کہ مریگا عبد اللہ بن سلام اس حالت میں کہ اسلام کی مضبوط رسی پکڑے ہوگا ف یعنے مسلمان مریگا یہ حضرت نے عبد اللہ بن سلام کے خواب کی تعبیر کہی باقی خواب کا قصہ آگے ہو چکا

١٦٢٥ م ابو ھریرۃ ینادی مناد ان لکم ان تصحوا فلا تسقموا ابدا وان لکم ان تحیوا فلا تموتوا ابدا وان لکم ان تشبوا فلا
تھرموا ابدا وان لکم ان تنعموا فلا تبأسوا ابدا فذلک قولہ ونودوا ان تلکم الجنۃ اورثتموھا بما کنتم تعملون ۝
مسلم میں ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ پکاریگا پکارنیوالا کہ مقرر تمہارے واسطے یہ ٹھہر چکا کہ تم چنگے رہو سو کبھی بیمار نہ پڑو گے اور مقرر تم زندہ ہو گے
سو کبھی نہ مرو گے اور مقرر تم جوان رہو گے سو کبھی بڈھے نہ ہو گے اور مقرر تم عیش اور چین میں رہو گے سو کبھی تمکو غم اور محتاجی نہ ہوگی سو یہی مطلب ہے اللہ کے قول کا کہ اہل

بہشت پکار جاوینگے کہ یہ تمہاری بہشت ہے جسکے تم وارث ہوئے اس سبب سے کہ تم نیک کام کیا کیے ف فرشتہ بہشت مین یہ پکار کے بہشتیونکو سنا دینگے کہ سب
ہوجاوین ق ۱۶۲۶ حذیفۃ یَنَامُ الرَّجُلُ النَّوْمَۃَ فَتُقْبَضُ الْاَمَانَۃُ مِنْ قَلْبِہٖ فَیَظَلُّ اَثَرُھَا مِثْلَ الْوَکْتِ ثُمَّ یَنَامُ النَّوْمَۃَ فَتُقْبَضُ
الْاَمَانَۃُ مِنْ قَلْبِہٖ فَیَظَلُّ اَثَرُھَا مِثْلَ الْمَجْلِ کَجَمْرٍ دَحْرَجْتَہٗ عَلٰی رِجْلِکَ فَنَفِطَ فَتَرَاہُ مُنْتَبِرًا لَیْسَ فِیْہِ شَیْءٌ فَیُصْبِحُ النَّاسُ
یَتَبَایَعُوْنَ لَا یَکَادُ اَحَدٌ یُؤَدِّی الْاَمَانَۃَ حَتّٰی یُقَالَ اِنَّ فِیْ بَنِیْ فُلَانٍ رَجُلًا اَمِیْنًا حَتّٰی یُقَالَ لِلرَّجُلِ مَا اَجْلَدَہٗ مَا
اَظْرَفَہٗ مَا اَعْقَلَہٗ وَمَا فِیْ قَلْبِہٖ مِثْقَالُ حَبَّۃٍ مِّنْ خَرْدَلٍ مِّنْ اِیْمَانٍ بخاری اور مسلم مین حذیفہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ سوئیگا مرد
ایک نیند سو اوٹھا لیجاویگی امانت اور دیانت اوسکے دل سے تو ہوجاویگا اوسکا نشان جیسے آلکھ کا آبلہ یعنے مدھم داغ پھر سوویگا ایک نیند تو اوٹھا لیجاویگی امانت اور
دیانت اوسکے دل سے تو ہوجاویگا اوسکا نشان آبلے کیطرح جیسے چنگاری کو اپنے پیر پر ڈھلکاوے سو وہ سوج کر آبلہ پڑ جاوے سو وہ تجکو پھولا دیکھ پڑیگا حال آنکہ اوسمین کچھ
نہین پھر لوگ خرید فروخت کرینگے یہ نہین لگتا کہ کوئی بھی امانت کو ادا کرے یہانتک کہا جاویگا کہ فلانے کی اولاد مین ایک امانتدار ہے یہانتک تو بہت
ہو نہیگی کہ کہا جاویگا آدمی کے حق مین کیسا فلانا شخص کیا خوب دلاور ہے کیا لطیف ظریف ہے کیا خوب عقلمند ہے اور حال آنکہ اوسکے دلمین رائی کے دانے کے برابر
بھی ایمان نہین یعنے امانتداری نہین ف خلاصہ مطلب حدیث کا یہ ہے کہ امانتداری بدم بدم کم ہوتی جاویگی آخر کو یہ حال ہوجاویگا کہ نامی اور مشہور لوگ جنکی لوگ تعریف
کرینگے اونکی بھی نیت بدل جاویگی کچھ امانتداری اونکے دلمین باقی نہ رہیگی حذیفہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے دو باتین سنائین ایک تو مین دیکھ چکا اور دوسری کا منتظر ہون پہلی بات تو یہ ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ امانتداری آدمیونکے دلونکے اندر اوتری پھر اونھونے قرآن و حدیث سے علم سیکھا یعنے ظاہر اور باطن سے امانتدار اور دیندار ہوگئے اور دوسری بات
حضرت نے ہمسے امانت کے جاتے رہنے کی کہی پھر یہ حدیث فرمائی ق ۱۶۲۷ ابوھریرۃ یَنْزِلُ رَبُّنَا کُلَّ لَیْلَۃٍ اِلَی السَّمَاءِ الدُّنْیَا حِیْنَ یَبْقٰی ثُلُثُ اللَّیْلِ
الْاٰخِرُ یَقُوْلُ مَنْ یَّدْعُوْنِیْ فَاَسْتَجِیْبَ لَہٗ مَنْ یَّسْئَلُنِیْ فَاُعْطِیَہٗ مَنْ یَّسْتَغْفِرُنِیْ فَاَغْفِرَ لَہٗ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رض سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اوترتا ہے ہمارا رب ہر رات کو پہلے آسمان تک جب پچھلی تہائی رات باقی رہتی ہے تو فرماتا ہے کہ کون مجھسے دعا مانگتا ہے
تاکہ مین اوسکی دعا قبول کرون کون مجھسے سوال کرتا ہے تاکہ مین اوسکو دون کون مجھسے گناہ بخشواتا ہے کہ مین اوسکے گناہ بخشون ف خدا کے اوترنے سے
مراد اوسکی رحمت کا نزول ہے اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ یہ وقت نہایت مقبول ہے اور اوسوقت کی دعا مستجاب ہے پر افسوس کہ ایسا عمدہ وقت خواب غفلت مین کٹتا ہے
شعر شبہا بتوان ربیع الفضول * میکنند ازاوج جبار نزول * تو زجا خود جو مرد ادب * بر نگیری گام نہ روز نہ شب * ق ۱۶۲۸ ابوھریرۃ یُوْشِکُ الْفُرَاتُ
اَنْ یَّحْسِرَ عَنْ کَنْزٍ مِّنْ ذَھَبٍ فَمَنْ حَضَرَہٗ فَلَا یَاْخُذْ مِنْہُ شَیْئًا بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ عنقریب
دریائے فرات سونے کے گنج سے کھل جاویگا سو جو کوئی وہان حاضر ہو اوسمین سے کچھ نہ لیوے ف یعنے قیامت کے قریب سونے کا خزانہ دریائے فرات سے ظاہر ہوگا

۱۶۲۹ اور کے لینے سے واسطے منع فرمایا کہ وہ قیامت کی نشانی ہے دسوقت مسلمان کو اپنی عاقبت کی فکر لازم ہے دنیا لیکر کیا کریگا ھ ابو ھریرۃ یوشک ان
طالت بک مدۃ ان تری قوما فی ایدیھم مثل اذناب البقر یغدون فی غضب اللہ ویروحون فی سخط اللہ مسلم مین ابو ہریرہ سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ عنقریب ہے کہ اگر تیری عمر کی مدت طول کی تو دیکھیگا ایک قوم کو اونکے ہاتھون مین ہونگے جیسے بیلونکی دم صبح کرینگے خدا کے
۱۶۳۰ غضب مین اور شام کرینگے خدا کے قہر مین ف مراد کوڑے والے اور چوبدار ہین جو حاکم پاس مظلوم کو نہین جانے دیتے اور مارتے ہین خ ابو سعید یوشک
ان یکون خیر مال المسلم غنم یتبع بھا شعف الجبال ومواقع القطر یفر بدینہ من الفتن بخاری مین ابو سعید سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ عنقریب ہے کہ مسلمان کا بہتر مال بکریان ہونگی جنکے پیچھے پھریگا چرانے کو پہاڑونکی چوٹیون پر اور پانی برسنے کے مقامون پر اپنا دین لیکر
بھاگیگا فسادونکے سبب سے ف یعنے فساد کے وقت مین گوشہ گیری بہتر ہے کہ لوگونکے ملنے سے ایسے وقت مین ایمان سلامت نہین رہتا تو بکریان چرا کھانا
۱۶۳۱ بہتر ہے ق انس یھرم ابن آدم وتشب منہ اثنتان الحرص علی المال والحرص علی العمر بخاری ومسلم مین انس سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ بڈھا ہوتا ہے آدمی اور جوان رہتے ہین اوسمین دو خصلتین ایک تو مال پر حرص دوسرے عمر پر حرص ف یعنے پیری کی حالت مین
۱۶۳۲ مال اور زندگی کی نہایت حرص بڑھ جاتی ہے ق ابو ھریرۃ یھلک الناس ھذا الحی من قریش قالوا فما تامرنا قال لو ان
الناس اعتزلوھم قال ابو ھریرۃ لو شئت ان اسمیھم بنی فلان و بنی فلان بخاری ومسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ
ہلاک کریگا لوگونکو یہ قریش کا قوم اصحاب نے کہا پھر ہمکو کیا ارشاد ہوتا ہے حضرت نے فرمایا کہ اگر لوگ اونسے گوشہ گیری کرین تو بہتر ہے ابو ہریرہ نے کہا کہ اگر مین چاہون تو اونکے نام
لے دون کہ وہ لوگ فلانے کی اولاد اور فلانے کی اولاد ہین ف اس حدیث مین حکومت بنی امیہ کے فسادونکی خبر ہے چنانچہ امام حسین کی شہادت کے بعد سیکڑون اصحاب
۱۶۳۳ مدینے مین یزید کے لشکر نے شہید کیے ق ابن عمر یھل اھل المدینۃ من ذی الحلیفۃ ویھل اھل الشام من الجحفۃ ویھل اھل نجد من قرن
بخاری ومسلم مین عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ احرام باندھین مدینے والے ذی الحلیفہ سے اور شام والے جحفہ سے اور نجد والے قرن سے ف یعنے حج اور عمرے کی
۱۶۳۴ نیت سے ان تینون مقام پر پہنچیں تو وہان سے احرام باندھے

فصل فیما لم یسم فاعلہ

اس فصل مین وے حدیثین ہین جنکے سر پر مضارع مجہول ہے ق ابن عمر
ارانی فی المنام اتسوک بسواک فجاءنی رجلان احدھما اکبر من الآخر فناولت السواک الاصغر منھما فقیل لی کبر فدفعتہ
الی الاکبر منھما بخاری ومسلم مین عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا مجھکو خواب مین معلوم ہوا کہ مین ایک سواک کرتا ہون پھر دو شخص آئے
ایک تو مین سے دوسرے سے بڑے تھے سو مینے وہ سواک چھوٹے کو دی تو مجھ سے کہا گیا کہ بڑے کو دے تو مینے وہ سواک بڑے کو دی ف اس حدیث سے بڑی عمر والے کی تعظیم اور تقدیم ثابت ہوئی
۱۶۳۵ ق ابن عمر ارانی لیلۃ عند الکعبۃ فرأیت رجلا آدم کاحسن ما انت راء من ادم الرجال لہ لمۃ

كَأَحْسَنِ مَا أَنْتَ رَاءٍ مِنَ اللِّمَمِ قَدْ رَجَّلَهَا فَهِيَ تَقْطُرُ مَاءً مُتَّكِئًا عَلٰى رَجُلَيْنِ أَوْ عَلٰى عَوَاتِقِ رَجُلَيْنِ يَطُوْفُ بِالْبَيْتِ فَسَأَلْتُ
مَنْ هٰذَا فَقِيْلَ هٰذَا الْمَسِيْحُ بْنُ مَرْيَمَ ثُمَّ إِذَا أَنَا بِرَجُلٍ جَعْدٍ قَطَطٍ أَعْوَرِ الْعَيْنِ الْيُمْنٰى كَأَنَّهَا عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ فَسَأَلْتُ مَنْ هٰذَا
فَقِيْلَ هٰذَا الْمَسِيْحُ الدَّجَّالُ بخاری ومسلم مین عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مجکو خواب مین ایک رات معلوم ہوا کہ کعبے پاس ہون
تو مینے ایک مرد دیکھا گیہوان رنگ جیسے کہ تونے بہت اچھے گیہوان رنگ مرد دیکھے ہون ویسے کندہون تک بال ہین جیسے تونے بہت اچھے کندہون تک
بال دیکھے ہون اوس مرد نے اون بالونمین کنگھی کی ہے تو اونسے پانی ٹپکتا ہے دو مردون پر تکیہ دیے یا یون فرمایا کہ دو مردونکے کندہون پر تکیہ دیے
وہی شخص بیت اللہ کا طواف کرتا ہے سو مینے پوچھا کہ یہ کون شخص ہے سو کسینے کہا کہ یہ مسیح مریم کا بیٹا ہے پھر مینے یکایک ایک اور مرد دیکھا نہایت گھنگرالے بال والا داہنی
آنکھ کا کانا اوسکی کانی آنکھ جیسے پھولا انگور سو مینے پوچھا کہ یہ کون شخص ہے کسینے کہا یہ مسیح دجال ہے **ف** حضرت عیسیٰ کا لقب اسواسطے مسیح ہوا کہ اونہونے گھر نہین بنایا اکثر
جنگل مین پھرا کرتے تھے اور اونکے ہاتھ لگانے سے بیمار چنگے ہوتے تھے اور دجال کا لقب اسواسطے مسیح ہوا کہ وہ چالیس دن مین تمام عالم کو پھر ڈالیگا عیسیٰ علیہ السلام
١٦٣٦　اور دجال قیامت کے قریب آوینگے حضرتؐ نے اون دونون مسیحونکی نشانیان بتلا دین کہ مسلمان پہچان لیوین دھوکا نہ کھاوین ھ الْمِقْدَادُ تُدْنَى الشَّمْسُ
قیامت　يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مِنَ الْخَلْقِ حَتّٰى تَكُوْنَ مِنْهُمْ كَمِقْدَارِ مِيْلٍ فَيَكُوْنُ النَّاسُ عَلٰى قَدْرِ أَعْمَالِهِمْ فِي الْعَرَقِ فَمِنْهُمْ مَنْ يَكُوْنُ إِلٰى كَعْبَيْهِ
وَمِنْهُمْ مَنْ يَكُوْنُ إِلٰى رُكْبَتَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَكُوْنُ إِلٰى حَقْوَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يُلْجِمُهُ الْعَرَقُ إِلْجَامًا مسلم مین مقدادؓ سے روایت ہے کہ
حضرتؐ نے فرمایا کہ متصل کیا جاویگا آفتاب قیامت کے دن خلق سے یہانتک کہ اونسے میل برابر ہو جاویگا تو لوگ بقدر اپنے اعمال کے پسینے مین ہونگے سو اونمین
بعضا شخص ایسا ہوگا کہ اوسکے دونون ٹخنون تک پسینا ہوگا اور اونمین سے بعضے کے دونون گھٹنون تک ہوگا اور اونمین سے بعضے کی کمر تک ہوگا اور اونمین سے
١٦٣٧　بعضے لوگونکو پسینا لگام دیویگا یعنے منہ مین گھس جاویگا **ف** میل سے مراد یا کوس ہے یا سرمہ لگانے کی سلائی ھ حُذَيْفَةُ تُعْرَضُ الْفِتَنُ عَلَى
فتنہ　الْقُلُوْبِ كَالْحَصِيْرِ عُوْدًا عُوْدًا فَأَيُّ قَلْبٍ أُشْرِبَهَا نُكِتَ فِيْهِ نُكْتَةٌ سَوْدَاءُ وَأَيُّ قَلْبٍ أَنْكَرَهَا نُكِتَ فِيْهِ نُكْتَةٌ بَيْضَاءُ
حَتّٰى يَصِيْرَ عَلٰى قَلْبَيْنِ أَبْيَضَ مِثْلَ الصَّفَا فَلَا تَضُرُّهُ فِتْنَةٌ مَا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْأَرْضُ وَالْآخَرُ أَسْوَدُ مُرْبَادًّا
كَالْكُوْزِ مُجَخِّيًا لَا يَعْرِفُ مَعْرُوْفًا وَلَا يُنْكِرُ مُنْكَرًا إِلَّا مَا أُشْرِبَ مِنْ هَوَاهُ الْحَدِيْثُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَالسِّيَاقُ لِمُسْلِمٍ
مسلم مین حذیفہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ سامنے آتے ہین فتنے دلون پر جیسے چٹائی بنانے کے وقت ایک ایک لکڑی پے درپے سامنے آتی ہے
سو جو دل کہ اون فتنونکو پلایا گیا تو اوسمین ایک سیاہ نکتہ ڈالا گیا اور جس دلنے اون فتنونکی انکار کی تو اوسمین ایک سفید نکتہ ڈالا جاتا ہے تو دو قسم کے
دل ہوگئے ایک دل سفید ہوگیا جیسے سنگ مرمر سو اوسکو کسیطرح کا فتنہ ضرر نہین کرتا جبتک آسمان اور زمین کو قیام ہے اور دوسرا دل کالا خاکستری رنگ ہے جیسے

اونہ انکو نیکی کو پہچانتا نہ بدی سے انکار کرے سوا اپنی خواہش نفسانی کے وہ کچھ نہیں جانتا یہ حدیث متفق علیہ ہے یعنے بخاری و مسلم دونوں میں ہے تو دیکھ لیکن یہ خاص
روایت مسلم کی ہے ف یعنے فاسد اعتقاد اور باطل خطرات کا دلوں پر ہجوم رہتا ہے سو جس دل میں واہیات جم گیا سو سیاہ ہو گیا اوسکو نیک و بد کی تمیز نہیں رہتی
جیسے اوندھے برتن میں پانی نہیں ٹھہرتا اور جس دل نے اونکا کچھ دھیان نہ کیا اور برے خطرات واہیہ سے بچایا وہ دل روشن ہو جاتا ہے اوسکو نیک و بد کی تمیز ہوتی ہے وہ گویا
۱۶۳۸ بجا رہتا ہے م ابوهريرة تُفتَحُ أبوابُ الجنةِ يومَ الاثنينِ ويومَ الخميسِ فيُغفَرُ لكلِّ عبدٍ لا يُشرِكُ باللهِ شيئًا إلا رجلٌ كانت بينه
وبينَ أخيه شحناءُ فيُقالُ أنظِروا هذينِ حتى يصطلحا مسلم میں ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کھولے جاتے ہیں بہشت کے دروازے
بغض دوشنبہ اور پنجشنبہ کے دن تو گناہ معاف ہوتے ہیں ہر ایک بندے کے جو خدا کے ساتھ شرک نہیں کرتا مگر اوسکے گناہ نہیں معاف ہوتے جسکے درمیان اور اوسکے بھائی
بھائی کے درمیان عداوت اور کینہ ہوتا ہے سو حکم ہوتا ہے کہ مہلت دو ان دونوں کو یہانتک کہ آپسمیں صلح کر لیویں ف معلوم ہوا کہ بغض اور کینہ مسلمان
۱۶۳۹ سے رکھنا ایسا سخت گناہ ہے کہ مغفرت کو روکتا ہے تین دن سے زیادہ مسلمان سے رنج رکھنا ہرگز درست نہیں ق سُفيانُ بنُ أبي زُهيرٍ الأزدي
تُفتَحُ اليمنُ فيأتي قومٌ يَبُسّونَ فيتحمّلونَ بأهليهم ومن أطاعهم والمدينةُ خيرٌ لهم لو كانوا يعلمونَ وتُفتَحُ الشامُ
فيأتي قومٌ يبسّون فيتحمّلون بأهليهم ومن أطاعهم والمدينةُ خيرٌ لهم لو كانوا يعلمون وتُفتَحُ العراقُ فيأتي قومٌ
يبسّون فيتحمّلون بأهليهم ومن أطاعهم والمدينةُ خيرٌ لهم لو كانوا يعلمون بخاری و مسلم میں سفیان بن ابی زہیر سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ فتح ہوگا یمن کا ملک تو آوینگے ایک قوم جلدی کرتے سو اوٹھا لیجاوینگے اپنے گھر والونکو اور جو لوگ کہ اطاعت کریگا اور حال آنکہ مدینے کا
رہنا اونکے حق میں بہتر ہے اگر اونکو کچھ دانست ہوتی اور فتح ہوگا شام کا ملک تو آوینگے قوم جلدی کرتے سو اوٹھا لیجاوینگے اپنے گھر والونکو اور جو اونکی اطاعت
کریگا اور حال آنکہ مدینے کا رہنا اونکے حق میں بہتر ہے اگر اونکو کچھ دانست ہوتی اور فتح ہوگا عراق کا ملک تو آوینگے لوگ جلدی کرتے سو اوٹھا لیجاوینگے
اپنے گھر والونکو اور جو اونکی اطاعت کریگا اور حال آنکہ مدینے کا رہنا اونکے حق میں بہتر ہے اگر اونکو کچھ دانست ہوتی ف یعنے بعد فتح اسلام کے لوگ
مدینے کا رہنا چھوڑ کے یمن اور شام و عراق میں مع اپنے گھر بار کے جا بسینگے حال آنکہ حضرت کا جوار چھوڑنا اور مدینے کے برکات سے محروم رہنا اونکے
۱۶۴۰ حق میں بہتر نہیں ق ابوهريرة تُنكَحُ المرأةُ لأربعٍ لمالِها ولحسَبِها ولجمالِها ولدينِها فاظفَرْ بذاتِ الدينِ تربت يداك
بخاری و مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نکاح کیا جاتا ہے عورت کا چار سبب سے اوسکے مال کے سبب سے اور اوسکے حسب نسب کے
سبب سے اور اوسکی خوبصورتی کے سبب سے اور اوسکی دینداری کے سبب سے سو دیندار عورت کو طلب کر تیرے ہاتھ خاک آلود ہوں اگر تو نے دیندار کو چھوڑا ف
یعنے دستور ہے کہ عورت کے نکاح کی رغبت انہیں چار چیزوں کے سبب سے ہوتی ہے سو فرمایا کہ تو دیندار نیک بخت عورت کو سب سے مقدم

رکھ کر زندگی آرام سے بسر ہوگی اور مال اور نسب اور خوبصورتی پر نظر نکر کہ اکثر دہوکھا ہوتا ہے اور اوسکی بدخوئی کے سبب زندگی تلخ ہو جاتی ہے اور اگر دینداری
کے ساتھ مال اور نسب اور جمال بھی ہو تو سبحان اللہ نور علی نور ۱۶۴۱ ق اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ يُؤْتٰى بِالرَّجُلِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيُلْقٰى فِي النَّارِ فَتَنْدَلِقُ
اَقْتَابُ بَطْنِهٖ فَيَدُوْرُ بِهَا كَمَا يَدُوْرُ الْحِمَارُ بِالرَّحٰى فَيَجْتَمِعُ اِلَيْهِ اَهْلُ النَّارِ فَيَقُوْلُوْنَ يَا فُلَانُ مَا لَكَ اَلَمْ تَكُنْ تَاْمُرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَ
تَنْهٰى عَنِ الْمُنْكَرِ فَيَقُوْلُ بَلٰى كُنْتُ اٰمُرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَلَا اٰتِيْهِ وَاَنْهٰى عَنِ الْمُنْكَرِ وَاٰتِيْهِ بخاری اور مسلم میں اسامہ بن زید سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ لایا جاویگا مرد قیامت کے دن پس ڈالا جاویگا دوزخ میں پس اوسکے پیٹ سے انتریاں نکل پڑینگی سو اونکو لیے گھومتا پھریگا جیسے گدھا پن چکی کے
گرد گھومتا ہو پس جمع ہونگے اوسکی طرف دوزخی لوگ سو کہینگے اے فلانے تجھکو کیا ہوا کیا تو نیک باتیں نہ بتلاتا تھا اور بد کاموں سے منع کرتا تھا تو وہ کہیگا کہ ہان
میں نیک کام لوگونکو بتلاتا تھا اور خود اوسکو نکرتا تھا اور بد کام سے منع کرتا تھا لیکن خود کرتا تھا ف اس حدیث میں واعظ بے عمل کی سزا مذکور ہے
۱۶۴۲ م اَنَسٌ يُؤْتٰى بِاَنْعَمِ اَهْلِ الدُّنْيَا مِنْ اَهْلِ النَّارِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيُصْبَغُ فِي النَّارِ صَبْغَةً ثُمَّ يُقَالُ يَا ابْنَ اٰدَمَ هَلْ رَاَيْتَ خَيْرًا قَطُّ هَلْ
مَرَّ بِكَ نَعِيْمٌ قَطُّ فَيَقُوْلُ لَا وَاللّٰهِ يَا رَبِّ وَيُؤْتٰى بِاَشَدِّ النَّاسِ بُؤْسًا فِي الدُّنْيَا مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَيُقَالُ لَهٗ يَا ابْنَ اٰدَمَ هَلْ
رَاَيْتَ بُؤْسًا قَطُّ هَلْ مَرَّ بِكَ شِدَّةٌ قَطُّ فَيَقُوْلُ لَا وَاللّٰهِ مَا مَرَّ بِيْ بُؤْسٌ قَطُّ وَلَا رَاَيْتُ شِدَّةً قَطُّ مسلم میں انس سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ لایا جاویگا قیامت کے دن اہل دوزخ سے جو دنیا دارونمیں آسودہ تر اور خوش عیش تر تھا سو دوزخ میں ایکبار غوطہ دیا جاویگا پھر
اوس سے پوچھا جاویگا کہ اے آدم کے بیٹے کیا تو نے کبھی آرام دنیا میں دیکھا تھا کیا تجھپر کبھی چین بھی گذرا تھا تو وہ کہیگا قسم خدا کی کبھی نہیں اے میرے رب اور
اہل جنت سے لایا جاویگا جو دنیا میں لوگون سے سخت تر تکلیف میں رہا ہو تو اوس سے پوچھا جاویگا اے آدم کے بیٹے تو نے کبھی تکلیف بھی دیکھی ہے کیا تجھپر کبھی شدت
اور رنج بھی گذرا تھا تو وہ کہیگا خدا کی قسم مجھپر تو کبھی تکلیف نہیں گذری اور نہ تو کبھی شدت اور سختی نہیں دیکھی ف یعنے دوزخ کی شدت کو دیکھکر
دنیا کی آرام بالکل بھول جاویگی اگرچہ دنیا میں اونسے سلطنت کی ہو اور بہشت کے چین آرام کے روبرو دنیا کی تکلیف ہرگز نہ یاد پڑیگی اگرچہ تمام عمر بیماری
اور فاقہ کشی میں گذری ہو ۱۶۴۳ م اِبْنُ مَسْعُوْدٍ يُؤْتٰى بِجَهَنَّمَ يَوْمَئِذٍ لَهَا سَبْعُوْنَ اَلْفَ زِمَامٍ مَعَ كُلِّ زِمَامٍ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَكٍ
يَجُرُّوْنَهَا مسلم میں عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ لائی جاویگی دوزخ اوس دن یعنے قیامت کے اوسکی ستر ہزار باگیں ہونگی ہر ایک باگ کے ساتھ ستر ہزار
فرشتے اوسکو کھینچینگے ف اس حساب سے سب فرشتے دوزخ کے کھینچنے والے نوے کرور اور چار ارب ہوئے باقی کارخانجات کے فرشتونکا شمار بشر کے شمار سے باہر ہے
وَمَا يَعْلَمُ جُنُوْدَ رَبِّكَ اِلَّا هُوَ ۱۶۴۴ م جَابِرٌ يُبْعَثُ كُلُّ عَبْدٍ عَلٰى مَا مَاتَ عَلَيْهِ مسلم میں جابر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا حشر میں اوٹھایا
جاویگا ہر ایک بندہ جس حالت پر کہ مر گیا ف یعنے کفر یا ایمان یا اخلاص یا نفاق پر ۱۶۴۵ ق اَنَسٌ يُجَاءُ بِالْكَافِرِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيُقَالُ لَهٗ

رَأَیْتَ لَوْ کَانَ لَکَ مِلْءُ الْاَرْضِ ذَھَبًا اَکُنْتَ تَفْتَدِیْ بِہٖ فَیَقُوْلُ نَعَمْ فَیُقَالُ لَہٗ اِنَّکَ کُنْتَ سُئِلْتَ مَا ھُوَ اَیْسَرُ مِنْ ذٰلِکَ بخاری
اور مسلم میں انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ لایا جاویگا کافر قیامت کے دن تو اوس سے کہا جاویگا بھلا بتلا تو کہ اگر تیری ملکیت میں زمین کے برابر سونا ہوتا
کیا تو عذاب کے عوض دیتا تو وہ کہیگا کہ ہاں تو اوس سے کہا جاویگا تجھسے تو اس سے بھی آسان مانگا گیا تھا **ف** یعنے دنیا میں تجھسے تو صرف ایمان کی خواہش
۱۲۴۶ اور شرک نکرنے کی فرمائش تھی تجھسے اتنا بھی نہو سکا آج دنیا بھر سونا دینے کو طیار ہے **ق** اَبُوْھُرَیْرَۃَ یُحْشَرُ النَّاسُ عَلٰی ثَلٰثِ طَرَائِقَ رَاغِبِیْنَ
وَرَاھِبِیْنَ وَاثْنَانِ عَلٰی بَعِیْرٍ وَثَلٰثَۃٌ عَلٰی بَعِیْرٍ وَاَرْبَعَۃٌ عَلٰی بَعِیْرٍ وَعَشَرَۃٌ عَلٰی بَعِیْرٍ وَتَحْشُرُ بَقِیَّتَھُمُ النَّارُ تَقِیْلُ مَعَھُمْ حَیْثُ قَالُوْا
وَتَبِیْتُ مَعَھُمْ حَیْثُ بَاتُوْا وَتُصْبِحُ مَعَھُمْ حَیْثُ اَصْبَحُوْا وَتُمْسِیْ مَعَھُمْ حَیْثُ اَمْسَوْا بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
کہ حشر ہوگا لوگونکا تین طریق پر ایک قسم امیدوار لوگ ہونگے یعنے حساب اور ثواب کے امیدوار اپنے نیک اعمال کے سبب سے دوسری قسم خوفناک لوگ یعنے مسلمان
تقصیروار دو شخص ایک اونٹ پر اور تین اور چار ایک اونٹ پر اور دس ایک اونٹ پر اور باقی ماندونکو آگ ہانک لیچلیگی یعنے یہ تیسری قسم کے لوگ ہیں یعنے کافر اور
ساتھ ٹھہر جاویگی جہاں وہ ٹھہرینگے اور رات بسر کریگی اونکے ساتھ جہاں وے رات بسر کرینگے اور صبح کریگی اونکے ساتھ جہاں وے صبح کرینگے اور شام کریگی اونکے
ساتھ جہاں وے شام کرینگے **ف** یہ حشر قیامت سے پہلے ہوگا کہ تمام ملکوں کے زندے لوگونکو شام کے ملک میں آگ ہانک لاویگی لیکن مسلمان سوار ہونگے اور کافر پیادہ
۱۲۴۷ اور قیامت کا حشر دوسرا ہوگا **ق** سَھْلُ بْنُ سَعْدٍ یُحْشَرُ النَّاسُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ عَلٰی اَرْضٍ بَیْضَاءَ عَفْرَاءَ کَقُرْصَۃِ النَّقِیِّ لَیْسَ فِیْھَا عَلَمٌ
لِاَحَدٍ وَقِیْلَ لَیْسَ فِیْھَا عَلَمٌ مِنْ حَدِیْثِ سَھْلٍ اَوْ غَیْرِہٖ بخاری اور مسلم میں سہل بن سعدؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ حشر ہوگا لوگونکا قیامت کے
دن سفید زمین پر جو سرخی مارتی ہوگی جیسے میدے کی روٹی اوس زمین میں کسیکا نشان نہ باقی رہیگا یعنے کوئی مکان اور مینار نرہیگا چٹیل میدان ہو جاویگا اور بعضون نے
۱۲۴۸ کہا ہے کہ نشان نرہنے کا مضمون حضرت کی حدیث میں نہیں بلکہ سہل بن سعد کا یہ قول ہے اونکے سوا یا کسی اور شخص کا **ھ** اَنَسٌ یَخْرُجُ مِنَ النَّارِ اَرْبَعَۃٌ
فَیُعْرَضُوْنَ عَلَی اللّٰہِ فَیَلْتَفِتُ اَحَدُھُمْ فَیَقُوْلُ اَیْ رَبِّ اِذْ اَخْرَجْتَنِیْ مِنْھَا فَلَا تُعِدْنِیْ فِیْھَا فَیُنْجِیْہِ اللّٰہُ مِنْھَا مسلم میں انسؓ سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ نکالے جاوینگے دوزخ سے چار شخص تو سامنے لائے جاوینگے خدا کے سو ونمیں سے ایک شخص منہ پھیر کے کہیگا اے میرے رب جبکہ تو نے مجھکو دوزخ سے نکالا تو اب مجھکو ومین
۱۲۴۹ پھر نہ ڈال تو خدا اوسکو نجات دیگا **خ** اَبُوْسَعِیْدٍ یُدْعٰی نُوْحٌ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ فَیَقُوْلُ لَبَّیْکَ وَسَعْدَیْکَ یَا رَبِّ فَیَقُوْلُ ھَلْ بَلَّغْتَ
فَیَقُوْلُ نَعَمْ فَیُقَالُ لِاُمَّتِہٖ ھَلْ بَلَّغَکُمْ فَیَقُوْلُوْنَ مَا اَتَانَا مِنْ نَذِیْرٍ فَیَقُوْلُ مَنْ یَّشْھَدُ لَکَ فَیَقُوْلُ مُحَمَّدٌ وَاُمَّتُہٗ فَتَشْھَدُوْنَ
اَنَّہٗ قَدْ بَلَّغَ فَذٰلِکَ قَوْلُہٗ وَکَذٰلِکَ جَعَلْنٰکُمْ اُمَّۃً وَّسَطًا لِّتَکُوْنُوْا شُھَدَآءَ عَلَی النَّاسِ وَیَکُوْنَ
الرَّسُوْلُ عَلَیْکُمْ شَھِیْدًا بخاری میں ابو سعیدؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بلایا جاویگا نوحؑ قیامت کے دن تو کہیگا

تو کہینگے ہاں پیغام پہونچایا تھا پھر انکی امت سے پوچھا جاویگا کیا تمکو پیغام پہونچایا تھا تو وہ کہینگے نہیں آیا ہمارے پاس کوئی ڈرانیوالا تب نوح سے کہا جاویگا کہ تیرے
پیغام سنادینے کا گواہ کون ہے تو وہ کہینگے محمد صاحب اور انکی امت پھر تم لوگ لائے جاؤگے اور تم گواہی دوگے کہ بیشک نوح نے انکو پیغام پہونچایا تھا
یہی ہے معنی کلام اللہ کا اور اسیطرح بنایا ہم نے تمکو امت معتدل تا کہ تم گواہ ہو لوگوں پر اور رسول ہو تم پر گواہ ف اس حدیث و اس آیت سے امت محمدی کی
فضیلت سب امتوں پر خوب ثابت ہوئی اسواسطے کہ گواہی کی لیاقت ہر ایک شخص کو نہیں ہوتی گواہی کیواسطے عدالت اور صداقت شرط ہے بعضی روایت
میں آیا ہے کہ نوح کی امت کہیگی امت محمدی ہمارے وقت میں کہاں تھی جو انہوں نے دیکھا انکی گواہی کیونکر سند ہوگی تو امت محمدی جواب دیگی کہ ہم نے تمہارا وقت نہیں
پایا لیکن ہمکو یہ حال قرآن شریف سے معلوم ہوا ہے اور خدا کا کلام زیادہ تر سب کلام کی سند ہے ق ابوھریرة یستجاب لاحدکم ما لم یعجل　۱۶۵۰
یقول قد دعوت ربی فلم یستجب لی بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تم میں ہر ایک آدمی کی دعا اسوقت تک
مقبول ہوتی ہے جب تک کہ وہ جلدی نہ کرے جیسے کہ کہے اپنے رب سے دعا کی تھی سو اس نے میری دعا قبول نہ کی ف دعا میں اسطرح شتابی کرنا ایسی ادبی ہے
اور اسکا ثمرہ محرومی ہے آدمی کو خدا کی کارخانہ کا بھید کیا معلوم ہے جو جلدی کرتا ہے خدا ہی جانتا ہے کہ جلد دعا قبول نہونے میں کیا حکمت ہے اور حدیث میں آیا ہے
کہ مسلمان کی دعا نامقبول نہیں ہوتی خواہ دنیا میں اسکا اثر ظاہر ہوتا ہے خواہ آخرت میں بہت چیزوں کی تمنا آدمی دنیا میں کرتا ہے وہ مل جاتی اگر تو اسکے حق میں
بہتر نہیں اسلئے حق تعالی اسکے عوض آخرت میں ثواب دیگا اسواسطے کہ اپنے دروازے سے کریم کسیکو محروم نہیں پھیرتا ہے م عبد اللہ بن عمرو یغفر للشهيد كل ذنب　۱۶۵۱
الا الدين مسلم میں عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ شہید کے گناہ سب معاف ہوجاتے ہیں سوائے قرض کے ف یعنے قرض کا مواخذہ ہوتا ہے
اس حدیث میں اشارہ ہے کہ قرض ادا کرنے میں سستی نہ کرے علما نے کہا ہے کہ قرض سے مراد جمیع حقوق العباد ہیں یعنے شہید کے خدا کے گناہ معاف ہوجاتے ہیں بندوں کے گناہ کا مواخذہ ہوتا ہے
خ ابوھریرة یقال لاہل الجنة خلود ولا موت ولاهل النار یا اهل النار خلود ولا موت بخاری میں ابوہریرہ سے روایت ہے　۱۶۵۲
کہ حضرت نے فرمایا کہ بہشت والوں سے کہا جاویگا تمکو ہمیشگی ہے اور کبھی موت نہیں اور دوزخ والوں سے کہا جاویگا اے دوزخیو تمکو ہمیشگی ہے اور کبھی تمکو موت نہیں ف معلوم ہوا کہ بہشت و دوزخ کو فنا نہیں

الباب التاسع

نویں باب میں پانچ فصلیں ہیں پہلی فصل میں حدیثیں ہیں حج کے سفر کی فضیلت میں خ عمر اتانی اللیلة آت من ربی فقال صل فی هذا الوادی المبارك　۱۶۵۳
وقل عمرة فی حجة بخاری میں عمر فاروق سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ آیا میرے پاس ایک آنیوالا میرے رب کی طرف سے سو اس نے کہا کہ نماز پڑھ اس مبارک نالے میں اور کہہ
داخل ہوا عمرہ حج میں ف اور یہ نالہ حضرت کو حج کو جاتے ہوئے جب ذوالحلیفہ میں ملا جسکا عقیق نام ہے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی حج اور عمرہ ساتھ ہی ایک احرام سے ادا کر

اسکو قران کہتے ہیں یہ حدیث امام اعظم کی دلیل ہے کہ قران افضل ہے سب حج اور تمتع سو تمتع یہ ہے کہ عمرہ کر کر احرام اوتارے پھر حج کے موسم میں دوسرا احرام باندھ کے
حج ادا کرے

۱۶۵۴ ق ابوذر اَتَانِي جِبْرِيلُ فَبَشَّرَنِي أَنَّهُ مَنْ مَاتَ مِنْ أُمَّتِكَ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ قُلْتُ وَإِنْ زَنٰى وَإِنْ سَرَقَ قَالَ وَإِنْ زَنٰى وَإِنْ سَرَقَ بخاری اور مسلم میں ابوذر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میرے پاس جبرئیل آیا سو اوسنے مجکو بشارت دی کہ جو مریگا تیری امت سے
اس حالت میں کہ شرک نکرتا ہو اللہ کیساتھ کسی چیز کا تو وہ بہشت میں داخل ہوگا ابوذر کہتے ہیں میں نے کہا اگرچہ وہ زنا کرے اور چوری کرے تو بھی بہشت میں داخل ہوگا حضرت نے فرمایا
ہاں اگرچہ وہ زنا اور چوری کرے ف یعنے ایمان بہشت میں انجام کو لیجاویگا اگرچہ گناہوں کے سبب سے سزا پاوے یا بدون سزا مغفرت ہو جاوے

۱۶۵۵ ق ابوہریرہ اِحْتَجَّ آدَمُ وَمُوسٰى فَقَالَ مُوسٰى يَا آدَمُ أَنْتَ أَبُونَا خَيَّبْتَنَا وَأَخْرَجْتَنَا مِنَ الْجَنَّةِ فَقَالَ لَهُ آدَمُ أَنْتَ مُوسٰى اصْطَفَاكَ اللّٰهُ بِكَلَامِهِ وَخَطَّ لَكَ التَّوْرَاةَ بِيَدِهِ أَتَلُومُنِي عَلٰى أَمْرٍ قَدَّرَهُ اللّٰهُ عَلَيَّ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَنِي بِأَرْبَعِينَ سَنَةً فَحَجَّ آدَمُ مُوسٰى بخاری اور مسلم میں
ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بحث کی آدم اور موسیٰ نے سو کہا موسیٰ نے اے آدم تو ہمارا باپ ہے تو نے ہمکو بے نصیب کیا اور ہمکو تو نے بہشت سے نکالا یعنے اگر گیہوں
نکھاتے تو بہشت سے تم اور تمہارے فرزند نہ نکالے جاتے تو آدم نے موسیٰ سے کہا کہ تو موسیٰ ہے کہ تجکو خدا نے اپنے کلام سے برگزیدہ کیا اور تجکو توریت اپنے دست قدرت سے لکھ دی کیا مجکو ملامت کرتا ہے
اور الزام دیتا ہے اوس کام پر جو خدا نے میری تقدیر میں لکھا تھا چالیس برس میرے پیدا کرنے سے پہلے تو جیتے آدم موسیٰ سے ف پوری روایت مصابیح میں یون ہے
کہ گفتگو کی آدم اور موسیٰ نے اپنے رب کے پاس تو غالب ہوئے آدم موسیٰ پر کہا موسیٰ نے تو ہی آدم ہے کہ تجکو خدا نے اپنے دست قدرت سے بنایا اور اپنی روح تجھمین پھونکی اور
فرشتوں سے تجکو سجدہ کرایا اور تجکو اپنے بہشت میں رکھا پھر تو نے اپنے گناہ سے لوگوں کو زمین پر گرایا تو آدم نے کہا تو ہی موسیٰ ہے کہ تجکو خدا نے اپنی پیغمبری اور اپنے کلام سے برگزیدہ کیا اور
تجکو توریت دی جسمین ہر چیز کا مفصل بیان ہے اور تجکو مناجات کے واسطے اپنے نزدیک کر لیا سو بتلا تو کہ خدا نے توریت کو میرے پیدا کرنے سے پہلے کے برس آگے لکھا تھا موسیٰ نے
کہا چالیس برس آدم نے کہا کیا تو نے یہ مطلب بھی دیکھا کہ آدم نے نافرمانی کی موسیٰ نے کہا کہ ہاں آدم نے کہا پھر کیوں مجکو تو ملامت کرتا ہے اوس کام کے کرنے پر جو میری
تقدیر میں چالیس برس میری پیدائش سے آگے ٹھہر چکا تھا حضرت نے فرمایا سو جیت گیا آدم موسیٰ سے ف یہ گفتگو حضرت موسیٰ کے انتقال کے بعد عالم ارواح میں
ہوئی اور تب حضرت آدم اس عالم میں بندہ ہیں قصور کو اپنی طرف نسبت کرتے رہے اسحدیث سے یہ نہیں ثابت ہوتا کہ آدمی اپنے گناہوں کو تقدیر کیطرف حوالہ کرکے
آپکو بے قصور سمجھے اسواسطے کہ عالم اجسام کا قیاس عالم ارواح پر صحیح نہیں شیطان نے اپنا گناہ اس عالم میں تقدیر کیطرف نسبت کیا اور آپکو بے قصور جانا اسی
سبب سے ملعون اور مردود ہوا اور حضرت آدم نے قصور کو اپنی طرف نسبت کیا اسی سبب سے مقبول اور محبوب ہوئے آدمیت اور بندگی ادب کا نام ہے اور بے ادبی
شیطانی کا نام شعر بندگی بود بجز عجز و ادب ٭ بے ادب محروم شد از فضل رب ٭

۱۶۵۶ ابن عباس أَحْسَنْتُمْ وَأَجْمَلْتُمْ كَذَا فَاصْنَعُوا قَالَهُ لِبَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ حِينَ سَقَوْهُ النَّبِيذَ عَلٰى زَمْزَمَ مسلم میں عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تمنے یہ بہت اچھا

آیا اونہایت خوب کیا سو کیا کرو حضرت نے عبد المطلب کی اولاد یہ فرمایا جب اونھوں نے حضرت کو زمزم پر کھجور کو پانی مین گھولکے پلایا **ف** روایت ہے عبد اللہ بن عباس سے کہ حضرت حجۃ الوداع مین زمزم پاس اونٹ پر سوار آئے اور حضرت کے پیچھے اسامہ بن زید سوار تھے ہمسے حضرت نے پانی مانگا ہمنے حضرت کو کھجور کا بھیگا ہوا پانی پلایا حضرت نے خود پیا اور باقی اسامہ کو دیا پھر حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ نیک کام کی تعریف کرنا اور اوسپر ترغیب دلانا مستحب ہے **ق** ۱۶۵۷ اَبُوْهُرَيْرَةَ

اِخْتَتَنَ اِبْرَاهِيْمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْقَدُوْمِ بخاری و مسلم مین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اپنا ختنہ کیا ابراہیم صلی اللہ علیہ وسلم نے قدوم مین **ف** قدوم ایک مکان کا نام ہے شام کے ملک مین اور یہ جو مشہور ہے کہ حضرت ابراہیم نے اپنا ختنہ بسولے سے کیا سو غلط ہے قدوم سے مراد بسولا نہین بلکہ مکان مراد ہے روایت ہے کہ حضرت ابراہیم نے ننانوے برس کی عمر مین اپنا ختنہ کیا تھا اور یہ سنت اول اونھین سے جاری ہے توریت کی کتاب التکوین کے ۱۷ فصل کے اندر مرقوم ہے کہ خدا نے ابراہیم علیہ السلام سے فرمایا کہ میرے عہد کو تو یاد رکھ اور تیری نسل یاد رکھے ہمیشہ قیامت تک یعنے ہر مرد کا ختنہ ہوا کرے یہی نشان ہے میرے عہد کا تمہارے بدن مین عہد دائمی ابدی جو ختنہ نکریگا وہ قوم ابراہیم سے جدا ہوگیا اوسنے خدا کا عہد توڑا فقط بارک الحمد للہ کہ اہل اسلام اس عہد پر قائم ہین اور نصاریٰ نے ختنہ کرنا بالکل موقوف کر دیا حالانکہ توریت کو حق جانتے ہین اور منسوخ ہونے کے قائل نہین چنانچہ متی کی انجیل مین عیسیٰ علیہ السلام نے صاف فرمایا ہے کہ مین توریت کے احکام منسوخ کرنے نہین آیا بلکہ خود عیسیٰ علیہ السلام کا بھی ختنہ ہوا تھا تو بموجب حکم توریت کے صاف ثابت ہوا کہ نصاریٰ قوم ابراہیمی سے بالکل جدا ہوگئے اونھوں نے دائمی عہد خدا کا توڑ ڈالا ۱۶۵۸ اَنَسٌ اَخَذَ الرَّايَةَ زَيْدٌ فَاُصِيْبَ ثُمَّ اَخَذَهَا جَعْفَرٌ فَاُصِيْبَ ثُمَّ اَخَذَهَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَوَاحَةَ فَاُصِيْبَ ثُمَّ اَخَذَهَا خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ مِنْ غَيْرِ اِمْرَةٍ فَفُتِحَ لَهٗ بخاری مین انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ لیا علم کو زید نے سو وہ شہید ہوگیا پھر علم لیا جعفر نے سو وہ بھی شہید ہوا پھر علم لیا عبد اللہ بن رواحہ نے سو وہ بھی شہید ہوا پھر علم لیا خالد بن ولید نے بدون سرداری کے سو خدا نے اوسکو فتح نصیب کی **ف** حضرت نے جنگ موتہ مین لشکر بھیجا اور اوسکے تین سردار مقرر کیے اور فرمایا کہ اگر زید شہید ہو تو جعفر طیار سردار ہے اور اگر جعفر بھی شہید ہو تو عبد اللہ بن رواحہ سردار ہے چنانچہ جب جنگ ہوئی تو یہ تینون سردار شہید ہوگئے پھر اصحاب نے صلاح مشورہ کرکے خالد بن ولید کو اپنا سردار بنایا تو فتح ہوئی حضرت کو وہانکی خبر اوسیدن بطریق وحی کے معلوم ہوئی مدینے مین لوگون سے فرمائی پھر اوسکے موافق خبر بھی آئی اور یہ فرمایا کہ خالد نے بے سرداری فتح کی یعنے حضرت نے اونکو سردار نہین بنایا تھا بلکہ اصحاب نے اونکو بنایا تھا معلوم ہوا کہ اجماع اصحاب حجت ہے صدیق اکبر کی بھی خلافت اصحاب کے اجماع سے ہوئی تو مثل نص کے ثابت ہوئی

ق ۱۶۵۹ اَبُوْهُرَيْرَةَ اَذْنَبَ عَبْدٌ ذَنْبًا فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ ذَنْبِيْ فَقَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اَذْنَبَ عَبْدِيْ ذَنْبًا عَلِمَ اَنَّ لَهٗ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَاْخُذُ بِالذَّنْبِ ثُمَّ عَادَ فَاَذْنَبَ فَقَالَ اَيْ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ ذَنْبِيْ فَقَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى عَبْدِيْ اَذْنَبَ ذَنْبًا فَعَلِمَ اَنَّ لَهٗ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَاْخُذُ بِالذَّنْبِ ثُمَّ عَادَ فَاَذْنَبَ فَقَالَ اَيْ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ ذَنْبِيْ فَقَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اَذْنَبَ عَبْدِيْ ذَنْبًا فَعَلِمَ اَنَّ لَهٗ رَبًّا يَغْفِرُ

ختنہ سنہ
عمل بر
بیان اس بات کا کہ نصاریٰ قوم ابراہیم سے خارج ہین بسبب ختنہ نکرنے کے
سیرت انبیاء صحیفہ ... اجماع اصحاب کا حجت ہے اور خلافت صدیق اکبر کی اجماع سے ثابت ہے
توبہ

الذَّنبَ ويَأخُذُ بِالذَّنبِ اِعمَلْ مَا شِئتَ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكَ قَالَ عَبْدُ الأَعْلَى أَحَدُ رُوَاةِ هٰذَا الحَدِيثِ لَا أَدْرِي قَالَ فِي الثَّالِثَةِ أَوِ الرَّابِعَةِ اِعمَلْ مَا شِئتَ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا اگر گناہ کیا کسی بندے نے کوئی گناہ کیوں نہ پھر اوسنے کہا کہ الٰہی میرے گناہ کو معاف کر دے تو حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے بندے نے گناہ کیا اور اوسنے جانا کہ اوسکا ایسا رب ہے کہ گناہ کو معاف کرتا ہے اور گناہ کو پکڑتا ہے پھر اوسنے توبہ توڑی گناہ کیا تو اوسنے کہا اے میرے رب میرا گناہ معاف کر تو حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے بندے نے گناہ کیا سو اوسنے جانا کہ اوسکا رب ہے کہ گناہ کو معاف کرتا ہے اور گناہ کو پکڑتا ہے پھر اوسنے توبہ توڑی اوسنے گناہ کیا تو اوسنے کہا اے میرے رب میرا گناہ بخشدے سو حق تعالیٰ فرماتا ہے گناہ کیا میرے بندے نے تو اوسنے جانا کہ اوسکا ایک رب ہے کہ گناہ بخشتا ہے اور گناہ کو پکڑتا ہے کر جو تیرا جی چاہے سو مقرر میں نے تجھکو بخشا عبد الاعلیٰ اس حدیث کے ایک راوی نے کہا کہ میں نہیں جانتا کہ حضرتؐ نے تیسری بار یا چوتھی بار فرمایا کہ کر جو تیرا جی چاہے ف یعنے جب بار گناہ کرکے آدمی توبہ کریگا اوسکی توبہ مقبول ہوگی آدمی کا قصور اگر کیجیے تو دو تین بار میں تنگ ہو جاتا ہے یہاں کریم کی شان تنگی کا کیا امکان ہے نظم

باز آ باز آ ہر آنچہ ہستی باز آ ❊ گر کافر و گبر و بت پرستی باز آ ❊ این درگہ ما درگہ نومیدی نیست ❊ صد بار اگر توبہ شکستی باز آ ❊

لیکن شرط یہ ہے کہ توبہ کے وقت ندامت ہو اور اوس گناہ کے کرنیکا قصد نہو اور اگر اوس گناہ کے کرنیکا قصد دل میں جو ہو تو صرف زبان سے توبہ کرنا گویا مسخراپن کرنا ہے اور جو فرمایا کہ تو کر جو تیرا جی چاہے یعنے جس گناہ کے بعد توبہ بھی ہو تو ایسا گناہ مغفرت کو نہیں روکتا اور یہ مطلب نہیں کہ توبہ کے بعد آدمی بیقید ہو جاوے جو جی چاہے سو کرے

۱۶۶۰ ھ عَمْرُو بْنُ عَبَسَةَ أَرْسَلَنِي بِصِلَةِ الأَرْحَامِ وَكَسْرِ الأَوْثَانِ وَأَنْ تُوَحِّدَ اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكَ بِهِ شَيْئًا قَالَهُ لَهُ حِينَ سَأَلَهُ بِأَيِّ شَيْءٍ أَرْسَلَكَ يَعْنِي اللّٰهُ مسلم میں عمرو بن عبسہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خدا نے مجھکو بھیجا ہے برادر پروری بتلانے کو اور بتوں توڑنے کو اور اسواسطے کہ ہم لوگ خدا اکیلا مالک جانیں اور اوسکے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ سمجھیں حضرتؐ نے عمرو بن عبسہؓ سے فرمایا جبکہ اوسنے پوچھا حضرتؐ سے کہ خدا نے تمکو کس کام کے واسطے بھیجا ف ابتدا اسلام میں جبکہ اسلام بہت ضعیف تھا یہ شخص یعنے عمرو بن عبسہ مکے میں آیا حضرتؐ سے اوسنے پوچھا کہ تم کون ہو حضرتؐ نے فرمایا میں پیغمبر ہوں اوسنے کہا پیغمبر کیا حضرتؐ نے فرمایا خدا نے مجھکو بھیجا اوسنے کہا کسواسطے بھیجا ہے تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی پھر اوسنے کہا کسنے کسنے تمہارا ساتھ دیا ہے حضرتؐ نے فرمایا ایک آزاد اور ایک غلام نے یعنے ابو بکر صدیقؓ اور بلالؓ نے پھر اوسنے کہا میں بھی تمہارا ساتھ دیتا ہوں حضرتؐ نے فرمایا ابھی تو میرا ساتھ نہ دے سکیگا تو نہیں دیکھتا میری ناتوانی اور کافروں کا غلبہ اب تو اپنے گھر چلا جا جب ہماری فتح سنیو تو آئیو

۱۶۶۱ ق حَكِيمُ بْنُ حِزَامٍ أَسْلَمْتَ عَلَى مَا سَلَفَ لَكَ مِنْ خَيْرٍ قَالَهُ لَهُ بخاری اور مسلم میں حکیم بن حزامؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تو مسلمان ہوا اوس نیکی پر کہ جو تجھسے آگے ہوئی ف حکیم بن حزام سے روایت ہے کہ میں نے مسلمان ہونے کے وقت عرض کی کہ یا رسول اللہ حالت کفر میں جو میں نے نیکیاں کی ہیں جیسے برادر پروری اور گردن آزاد کرنا لونڈی کا بھی تو انکا مجھکو ملیگا ثواب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی اسلام کی برکت سے اگلی نیکی کا ثواب ضائع نہوگا

۱۶۶۲ ق اَلْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ أَشْبَهْتَ خَلْقِي وَخُلُقِي قَالَهُ لِجَعْفَرِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ بخاری و مسلم

مین برا ابن عازبؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تو میری صورت و سیرت مین مشابہ ہے یہ حضرتؐ نے جعفر بن ابی طالب سے فرمایا **ف** اس حدیث سے بڑی فضیلت جعفر طیار رضؓ کی ثابت ہوئی حضرتؐ کے ظاہر اور باطن کے ساتھ مشابہت ہونا نہایت عمدہ کمال ہے

۱۶۶۳ **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِشْتَدَّ غَضَبُ اللّٰهِ عَلٰى قَوْمٍ فَعَلُوْا بِنَبِيِّهٖ يُشِيْرُ اِلٰى رَبَاعِيَتِهٖ اِشْتَدَّ غَضَبُ اللّٰهِ عَلٰى رَجُلٍ يَقْتُلُهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ سخت غضب ہوا خدا کا اوس قوم پر جنھون نے خدا کے پیغمبر سے ایسا کیا حضرتؐ اشارہ کرتے تھے اپنے دندان مبارک کو شہید ہونے پر نہایت غضب ہے خدا کا اوس مرد پر جسکو رسول اللہ قتل کرے راہ خدا مین **ف** جنگ احد مین کافرون نے پتھر مارا کہ حضرتؐ کا دانت شہید ہوا اور چہرہ شریف کے کھر و نچا لگا اور اوٹھے پر زخم آیا علی مرتضیؓ پانی سے حضرتؐ کا خون دہوتے تھے تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی اوسی لڑائی مین حضرتؐ نے ابی بن خلف کو برچھی سے زخمی کیا چنانچہ وہ ملعون مکے مین جا کر اوسی زخم کے صدمے سے مرگیا

۱۶۶۴ **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِشْتَرٰى رَجُلٌ مِنْ رَجُلٍ عَقَارًا لَهٗ فَوَجَدَ الرَّجُلُ الَّذِي اشْتَرَى الْعَقَارَ فِيْ عَقَارِهٖ جَرَّةً فِيْهَا ذَهَبٌ فَقَالَ لَهُ الَّذِي اشْتَرَى الْعَقَارَ خُذْ ذَهَبَكَ مِنِّيْ اِنَّمَا اشْتَرَيْتُ مِنْكَ الْاَرْضَ وَلَمْ اَبْتَعْ مِنْكَ الذَّهَبَ فَقَالَ الَّذِيْ اشْتَرَى الْاَرْضَ اِنَّمَا بِعْتُكَ الْاَرْضَ وَمَا فِيْهَا فَتَحَاكَمَا اِلٰى رَجُلٍ فَقَالَ الَّذِيْ تَحَاكَمَا اِلَيْهِ اَلَكُمَا وَلَدٌ فَقَالَ اَحَدُهُمَا لِيْ غُلَامٌ وَقَالَ الْاٰخَرُ لِيْ جَارِيَةٌ فَقَالَ اَنْكِحَا الْغُلَامَ الْجَارِيَةَ وَاَنْفِقَا عَلٰى اَنْفُسِكُمَا مِنْهُ وَتَصَدَّقَا بخاری و مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مول لی ایک مرد نے دوسرے مرد کی زمین زمین کے مول لینے والے نے اوسکی زمین مین ایک گھڑا پایا جسمین سونا تھا تو بیچنے والے زمین کے مول لینے والے نے کہا کہ اپنا سونا مجھسے لے لے تو مینے تجھسے زمین مول لی تھی اور تجھسے سونا نہین مول لیا تو بیچنے والے نے زمین کے مول لینے والے سے کہا کہ مینے تو تجھسے زمین اور جو اوسکے اندر تھا سب بیچ ڈالا یعنے وہ تیرا حق ہے میرا حق نہین ہے دونون اپنا جھگڑا فیصل کروانے گئے ایک اور مرد کے پاس تو جسکے پاس فیصلہ کروانے کو گئے اوسنے کہا کہ تم دونون کے اولاد بھی ہے تو ایک نے کہا کہ میرا ایک لڑکا ہی دوسرے نے کہا کہ میرا ایک لڑکی ہے تو اوسنے کہا کہ تم دونون اوس لڑکے کا لڑکی کے ساتھ نکاح کردو اور اوس مال کو اون دونون پر خرچ کرو اور اوسمین سے خیرات کرو **ف** اس حدیث مین خوش نیتی اور دیانت داری کا بیان ہے اور حاکم نے جب اونکی خوش نیتی دیکھا تو اونمین رشتہ داری سا جاتی اور اوس مال کو خرچ کرنیکا کیا خوب طریقہ نکالا

۱۶۶۵ **ق** اِبْنُ عَبَّاسٍ اَصَبْتَ بَعْضًا وَاَخْطَأْتَ بَعْضًا قَالَهٗ لِاَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بخاری و مسلم مین عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تو نے بعضی جگہہ ٹھیک تعبیر کہی اور بعضی مقام پر چوک گیا یہ حضرتؐ نے ابی بکرؓ سے فرمایا **ف** ایک شخص حضرتؐ کے پاس آیا اوسنے کہا یا رسول اللہ مینے خواب مین دیکھا کہ بدلی سے گھی اور شہد ٹپکتا ہے تو لوگ اوسکو اپنے ہاتھون مین بعضا زیادہ لیتا اور بعضا کم اور مینے آسمان سے ایک رسی لٹکی دیکھی سو حضرتؐ اوسکو پکڑ کر چڑھ گئے پھر حضرتؐ کے بعد ایک اور مرد اوسکو پکڑ کر چڑھ گیا پھر ایک اور مرد چڑھ گیا پھر ایک اور مرد نے اوسکو پکڑا سو رسی ٹوٹ گئی پھر جوڑی گئی سو وہ بھی چڑھ گیا تو صدیق اکبرؓ نے کہا کہ میرا ماں باپ حضرتؐ پر قربان اگر اجازت ہو تو

خنگ ...
دندان ...
خوش نیتی
رکھنے ور
مکان فیرا
تعبیر ...
دران
دبینم

تین ستون اب کی تعبیر کہوں حضرت نے فرمایا تو ہی اسکی تعبیر کہہ صدیق اکبر نے کہا وہ بدلی تو اسلام کی بدلی ہے اور گھی اور شہد جو ٹپکتا ہے سو قرآن ہے اور اوسکی شیرینی
اور جو لوگ اونکو لیتے ہیں قرآن خوان ہیں کسیکو بہت قرآن یاد ہے کسیکو کم اور وہ رسی جو آسمان سے لٹکتی ہے سو وہ دین حق ہے جسپر تو قائم ہے سو خدا تجکو اوسی کے
سبب اپنی طرف چڑھا لیگا پھر آپکے بعد آپکا خلیفہ اوسیطرح چڑھ جاویگا پھر دوسرا خلیفہ چڑھ جاویگا پھر تیسرا خلیفہ چڑھنے کا ارادہ کریگا تو کچھ خلل پڑ جاویگا
آخر کو وہ خلل مٹ جاویگا سو وہ بھی چڑھ جاویگا حضرت اب فرمائیے کہ میں نے ٹھیک تعبیر کہی یا نہیں میں چوک گیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی **ف** بعضے علما نے کہا
کہ ہر چند تعبیر سب ٹھیک تھی لیکن خطا یہ ہوئی کہ حضرت سے تعبیر کی اجازت مانگی اگر صدیق اکبر صبر کرتے اور حضرت خود تعبیر کہتے تو خوب تھا اور بعضے عالم یوں کہتے ہیں کہ بعضی عبارت کی
تعبیر میں خطا ہوئی شہد کی تعبیر تو قرآن کی خوب لی لیکن گھی کی تعبیر حدیث کو کہنا تھا واللہ اعلم

۱۶۶۶ **م** اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَضَلَّ اللّٰهُ عَنِ الْجُمُعَةِ مَنْ كَانَ قَبْلَنَا فَكَانَ لِلْيَهُوْدِ يَوْمُ السَّبْتِ وَكَانَ لِلنَّصَارٰى يَوْمُ الْاَحَدِ فَجَاءَ اللّٰهُ بِنَا فَهَدَانَا اللّٰهُ لِيَوْمِ الْجُمُعَةِ فَجَعَلَ الْجُمُعَةَ وَالسَّبْتَ
وَالْاَحَدَ وَكَذٰلِكَ هُمْ تَبَعٌ لَنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ نَحْنُ الْاٰخِرُوْنَ مِنْ اَهْلِ الدُّنْيَا وَالْاَوَّلُوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ الْمَقْضِيُّ لَهُمْ وَيُرْوٰى بَيْنَهُمْ
قَبْلَ الْخَلَائِقِ م مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بھلا دیا خدا نے جمعے اونکو جو ہم سے پہلے تھے تو یہودیوں کے واسطے ہفتے کا دن ہے اور نصاریٰ کے واسطے
یکشنبے کا دن ہوا پھر خدا ہمکو لایا سو خدا نے ہمارے واسطے جمعے کا دن بتلایا سو خدا نے جمعہ اور ہفتہ اور یکشنبہ بنایا یعنے جمعے کو مقدم کیا ہفتے اور یکشنبے پر اور اسیطرح وے لوگ
ہمارے پس رو ہونگے قیامت کے دن ہم دنیا میں تو پچھلے ہیں اور قیامت میں پہلے ہیں جنکا اول فیصلہ ہوگا سب خلق سے پہلے اور ایک روایت یوں ہے کہ ہم اونکو نمیں مقدم ہیں جنکا
فیصلہ سب خلق سے اول ہوگا **ف** انسان کے واسطے خدا کے نزدیک جمعے کا دن تعظیم اور عبادت کے لائق نہایت مناسب تھا اسواسطے کہ حضرت آدم اسی دن پیدا ہوئے اور قیامت بھی
اسی دن ہوگی تو انسان سے اسی دن کو خوب مناسبت ٹھہری لیکن یہود اور نصاریٰ کی فہم میں یہ بات نہ آئی یہود نے ہفتے کی تعظیم کی اس خیال سے کہ خدا اسی دن پیدائش سے
فراغت کی اور نصاریٰ نے یکشنبے کی تعظیم کی اس تصور سے کہ عیسیٰ علیہ السلام انکے گمان میں سولی پانے کے بعد قبر سے اسی دن نکلے اور آسمان پر گئے حضرت نے فرمایا کہ جیسے ہمارا
دن انکے دن پر دنیا میں مقدم ہے اسیطرح قیامت میں امت محمدی ویسی مقدم ہوگی کہ اول یہی امت حساب کتاب سے فراغت پاویگی چنانچہ اسکے مطابق
متی کی انجیل باب [illegible] میں امت محمدی کی صفت موجود ہے کہ پچھلی امت اگلی ہو جاویگی اور اگلی امتیں پچھلی ہو جاوینگی

۱۶۶۷ **ق** جَابِرٌ **م** اَنَسٌ اِهْتَزَّ عَرْشُ الرَّحْمٰنِ لِمَوْتِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ بخاری و مسلم میں جابر سے اور مسلم میں انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جنبش کی خدا کے عرش نے سعد بن معاذ کی موت سے
ف سعد بن معاذ مدینے کے سردار تھے جنگ احد میں شہید ہوئے اونکی فضیلت میں حضرت نے یہ حدیث فرمائی عرش کو جنبش سعد کی روح کے سبب سے ہوئی
اسواسطے کہ کاملین کی روحیں موت کے بعد عرش کے نیچے جاکر ٹھہرتی ہیں

۱۶۶۸ **ق** اَنَسٌ بَارَكَ اللّٰهُ فِيْ لَيْلَتِكُمَا دَعَا بِهٖ لِاَبِيْ طَلْحَةَ وَاُمِّ سُلَيْمٍ بخاری و مسلم میں
انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا برکت دے تم دونوں کی رات میں یہ حضرت نے ابو طلحہ اور ام سلیم کے حق میں کہی **ف** ام سلیم ابو طلحہ کی بی بی کا نام تھا سو ابو طلحہ کا

لڑکا مرگیا تھا ابوطلحہ گھر میں نہ تھے جب ابوطلحہ گھر میں آئے تو ام سلیم نے لڑکے کے مرنے کی خبر نہ کی ابوطلحہ کے آگے کھانا رکھا اونہوں نے بخوبی کھانا کھایا اور پانی پیا پھر صحبت کی فجر کے قریب ام سلیم نے کہا اے ابوطلحہ اگر ایک قوم دوسری قوم سے کوئی چیز عاریت مانگیں پھر وے لوگ اپنی چیز طلب کریں تو دیویں یا نہ دیویں ابوطلحہ نے کہا کہ مانگی چیز دینے میں کچھ عذر نچاہیے تب ام سلیم نے کہا تمہارا بیٹا مرگیا صبر کرو تاکہ ثواب پاؤ ابوطلحہ نے یہ قصہ حضرت سے کہا تب حضرت نے اونکے حق میں دعا کی یعنے خدا تمکو اولاد دیوے بعضی روایت میں آیا ہے کہ اوسی رات ام سلیم کو حمل رہا پھر لڑکا پیدا ہوا حضرت نے اوسکا عبداللہ نام رکھا حضرت کو ام سلیم کی مضبوطی دل ایسے غم میں خاوند کی آرام رسانی پسند آئی

١٦٦٩ (بہشت و دوزخ) ق ابوهُرَيْرَة تَحَاجَّتْ وَيُرْوٰى اِحْتَجَّتِ النَّارُ وَالْجَنَّةُ فَقَالَتْ هٰذِهٖ يَدْخُلُنِي الْجَبَّارُوْنَ وَالْمُتَكَبِّرُوْنَ وَقَالَتْ هٰذِهٖ يَدْخُلُنِي الضُّعَفَاءُ وَالْمَسَاكِيْنُ فَقَالَ اللّٰهُ لِهٰذِهٖ اَنْتِ عَذَابِيْ اُعَذِّبُ بِكِ مَنْ اَشَاءُ وَقَالَ لِهٰذِهٖ اَنْتِ رَحْمَتِيْ اَرْحَمُ بِكِ مَنْ اَشَاءُ وَلِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْكُمَا مِلْؤُهَا بخاری و مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا آپسمیں حجت کی دوزخ اور بہشت نے تو دوزخ نے کہا کہ مجھ میں گردنکش اور مغرور لوگ داخل ہونگے اور بہشت نے کہا کہ مجھ میں غریب اور مسکین لوگ داخل ہونگے تو حق تعالیٰ نے دوزخ سے فرمایا تو میرا عذاب ہے تیرے سبب عذاب دونگا جسکو چاہونگا اور بہشت سے فرمایا تو میری رحمت ہے رحم کرونگا تیرے سبب جسپر کہ چاہونگا اور تم دونوں میں ہر ایک کے واسطے بھرتی ہے ف دوزخ اور بہشت میں افضلیت کی بحث ہوئی دوزخ نے اپنکو بہشت سے افضل جانا اس دلیل سے کہ خدا کے نافرمانوں کو وہی سزا دیگا اور بہشت نے اپنکو افضل سمجھا اس دلیل سے کہ خدا کے مطیع اور تابعداروں کو وہی ثواب و جزا دیگا حق تعالیٰ نے فیصلہ کر دیا کہ تم دونوں برابر ہو دوزخ مظہر قہر الٰہی ہے اور بہشت مظہر رحمت الٰہی ہے

١٦٧٠ (ابن صیاد) م ابنِ مسعود تَرِبَتْ يَدَاكَ اَتَشْهَدُ اَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ قَالَهُ لِابْنِ صَيَّادٍ مسلم میں عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تیرے ہاتھ خاک میں ملیں کیا تو اسکی گواہی دیتا ہے کہ میں خدا کا رسول ہوں حضرت نے ابن صیاد کو فرمایا ف اسکا قصہ ہو چکا ابن صیاد مدینے میں یہودی کا لڑکا تھا جنون سے اوسکو کچھ حال معلوم ہو جاتا تھا جب حضرت نے اوس سے یہ حدیث فرمائی اوسنے کہا کہ ہاں میں جانتا ہوں کہ تم عرب کے رسول ہو

١٦٧١ خ ابوهُرَيْرَة تَعِسَ عَبْدُ الدِّيْنَارِ وَعَبْدُ الدِّرْهَمِ وَعَبْدُ الْخَمِيْصَةِ اِنْ اُعْطِيَ رَضِيَ وَاِنْ لَمْ يُعْطَ سَخِطَ تَعِسَ وَانْتَكَسَ وَاِذَا شِيْكَ فَلَا انْتَقَشَ طُوْبٰى لِعَبْدٍ اٰخِذٍ بِعِنَانِ فَرَسِهٖ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَشْعَثَ رَأْسُهٗ مُغْبَرَّةٍ قَدَمَاهُ اِنْ كَانَ فِي الْحِرَاسَةِ كَانَ فِي الْحِرَاسَةِ وَاِنْ كَانَ فِي السَّاقَةِ كَانَ فِي السَّاقَةِ اِنِ اسْتَأْذَنَ لَمْ يُؤْذَنْ لَهٗ وَاِنْ شَفَعَ لَمْ يُشَفَّعْ بخاری میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ منہ کے بھل گر پڑا اشرفی کا بندہ اور روپے کا بندہ اور سیاہ کملی دھاری دار کا بندہ اگر اوسکو دیجیے تو راضی ہے اور اگر نہ دیجیے تو ناخوش ہو اوندھا گرا اور اولٹا ہو گیا اور اگر اوسکو کانٹا چبھے تو نہ نکالے خوشی ہو جیو اوس بندے کو جو اپنے گھوڑے کی باگ راہ خدا میں تھامے ہو اوسکے سر کے بال بکھرے ہوں اور اوسکے دونوں قدم گرد میں بھرے اگر اوسکو چوکیداری میں رکھیے تو چوکیداری میں ہے اور اگر اوسکو لشکر کے پیچھے حفاظت کے واسطے مقرر کیجیے تو وہیں رہے اگر وہ سردار پاس آنے کی اجازت مانگے تو اوسکو اجازت نہ ملے اور اگر کسیکی سفارش کرے تو نہ قبول ہو

ف اس حدیث میں لالچی کی نہایت مذمت اور گمنام غازی کی کمال فضیلت کا بیان ہے لالچی کو بندۂ دینار اور بندۂ درہم اور بندۂ پوشاک اسواسطے فرمایا کہ لالچ کے
سبب سے اوسسے دینداری اور خدا کی بندگی نہیں ہو سکتی شب و روز اوسکی عمر دنیا حاصل کرنے میں بسر ہوتی ہے تو حقیقت میں وہ خدا کا بندہ نہ رہا دنیا کا بندہ ہو گیا
عرب لوگ سیاہ کمل دھاری دار کو بہت پسند کرتے تھے اسواسطے حضرت نے اوسکو ذکر کیا لیکن مراد ہر قسم کا عمدہ لباس ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ دیندار کے ساتھ
گمنامی اور لوگوں میں بیقدری خدا کو نہایت پسند ہے ۱۶۷۳ ابو ہریرۃ تَکَفَّلَ اللّٰہُ لِمَنْ جَاھَدَ فِیْ سَبِیْلِہٖ لَا یُخْرِجُہٗ مِنْ بَیْتِہٖ اِلَّا
الْجِھَادُ فِیْ سَبِیْلِہٖ وَتَصْدِیْقُ کَلِمَاتِہٖ اَنْ یُّدْخِلَہُ الْجَنَّۃَ اَوْ یَرُدَّہٗ اِلٰی مَسْکَنِہٖ بِمَا نَالَ مِنْ اَجْرٍ اَوْ غَنِیْمَۃٍ بخاری نے ابو ہریرہ سے روایت
کی حضرت نے فرمایا کہ ضامن ہو گیا ہے خدا اوسکا جسنے اوسکی راہ میں جہاد کیا نہ نکالا ہو اوسکو اپنے گھر سے مگر ارادہ نے جہاد کی نیت نے اور آیات و احادیث کی
تصدیق نے خدا اس بات کا ضامن ہوا ہے کہ یا اوسکو بہشت میں داخل کریگا یا اوسکو اوسکے وطن میں ثواب یا مال غنیمت کے ساتھ پھر لاویگا ف یعنی خدا الغرض اوسے
غازی کا ضامن ہے کہ اگر وہ شہید ہوا تو بہشت میں گیا اور اگر زندہ رہا تو ثواب یا غنیمت کا مال لیکر اپنے گھر میں آیا دونو صورتوں میں اوسکا بھلا ہے ق ۱۶۷۴ ابو ہریرۃ جَاءَ مَلَکُ
الْمَوْتِ اِلٰی مُوْسٰی فَقَالَ لَہٗ اَجِبْ رَبَّکَ فَلَطَمَ مُوْسٰی عَیْنَ مَلَکِ الْمَوْتِ فَفَقَاَھَا فَرَجَعَ الْمَلَکُ اِلَی اللّٰہِ فَقَالَ اِنَّکَ اَرْسَلْتَنِیْ
اِلٰی عَبْدٍ لَکَ لَا یُرِیْدُ الْمَوْتَ وَقَدْ فَقَاَ عَیْنِیْ فَرَدَّ اللّٰہُ اِلَیْہِ عَیْنَہٗ وَقَالَ ارْجِعْ اِلٰی عَبْدِیْ فَقُلِ الْحَیٰوۃَ تُرِیْدُ فَاِنْ کُنْتَ
تُرِیْدُ الْحَیٰوۃَ فَضَعْ یَدَکَ عَلٰی مَتْنِ ثَوْرٍ فَمَا وَارَتْ یَدُکَ مِنْ شَعْرَۃٍ فَاِنَّکَ تَعِیْشُ بِھَا سَنَۃً قَالَ ثُمَّ مَہْ قَالَ ثُمَّ الْمَوْتُ
قَالَ فَالْاٰنَ مِنْ قَرِیْبٍ رَبِّ اَدْنِنِیْ مِنَ الْاَرْضِ الْمُقَدَّسَۃِ رَمْیَۃً بِحَجَرٍ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاللّٰہِ لَوْ اَنِّیْ عِنْدَہٗ
لَاَرَیْتُکُمْ قَبْرَہٗ اِلٰی جَنْبِ الطَّرِیْقِ عِنْدَ الْکَثِیْبِ الْاَحْمَرِ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ملک الموت موسیٰ پاس آئے اور اوسنے کہا
اپنے رب کا حکم مان یعنی موت قبول کر تو موسیٰ نے ملک الموت کی آنکھ پر طمانچہ مارا اور اوس آنکھ کو پھوڑ ڈالا تو فرشتہ خدا کیطرف پلٹ گیا اور اوسنے کہا الٰہی تو نے مجھکو اپنے ایسے بندے پاس بھیجا
جو موت نہیں چاہتا اور اوسنے تو میری آنکھ پھوڑ ڈالی سو خدا نے اوسکی آنکھ بنادی اور فرمایا کہ پلٹ جا میرے بندے کے پاس اور یہ کہہ کہ تو زندگی چاہتا ہے سو اگر تو زندگی چاہتا ہے
تو اپنا ہاتھ بیل کی پیٹھ پر رکھ سو جسقدر تیرا ہاتھ بالونکو ڈھک لیگا تو ہر بال کے عوض ہر برس تو زندہ رہیگا موسیٰ نے کہا پھر کیا ہوگا فرشتہ نے کہا پھر آخر کو موت ہے
موسیٰ نے کہا اگر یہی حال ہے تو ابھی سہی اے میرے رب مجھکو قریب کر دے پاک زمین سے یعنے بیت المقدس سے پتھر پھینک مارنے کی مسافت کے برابر پیغمبر خدا نے فرمایا خدا کی
قسم اگر میں اوس مکان میں ہوتا تو تمکو دکھلا دیتا موسیٰ کی قبر جو راہ کے کنارے کیطرف ہے سرخ ٹیلے کے پاس ف اس حدیث سے بے دین لوگ طعنہ کرتے ہیں کہ
فرشتے کی آنکھ پھوڑنا آدمی سے نہیں ہو سکتا اور ملک الموت تو بموجب حکم الٰہی کے آیا تھا موسیٰ نے کیوں مارا اطاعت کیوں نہ کی تو معلوم ہوا کہ موسیٰ کو دنیا کی بہت محبت پیاری تھی
اوسکا جواب یہ ہے کہ فرشتہ آدمی کی صورت آیا تھا تو آدمی کے خواص اوسپر ظاہر ہوا چاہیں تو اس صورت سے آنکھ کا صدمہ سے پھوٹنا کچھ تعجب نہیں اور حضرت موسیٰ نے

ملک الموت کو نہ پہچانا تھا بلکہ جانا تھا کہ یہ کوئی آدمی ہے روح نکالنے کا جھوٹا دعوی کرتا ہے کیونکہ روح نکالنا سوائے فرشتے کے آدمی کا کام نہیں اسواسطے اسکو اپنی باتھ سے
ڈھکیلا اتفاقاً انکے ہاتھ پڑ گیا آنکھہ پھوٹ گئی اور یہ گمان غلط ہے کہ حضرت موسیٰ کو زندگی بہت پیاری تھی اسواسطے کہ دوسری بار زیادتی عمر کا خدا نے
۱۶۷۴ پیغام دیا اور حضرت موسیٰ نے نہ قبول کیا ق اَبُوْهُرَيْرَةَ جَعَلَ اللّٰهُ الرَّحْمَةَ مِائَةَ جُزْءٍ فَاَمْسَكَ عِنْدَهٗ تِسْعَةً وَّتِسْعِيْنَ وَاَنْزَلَ فِي الْاَرْضِ
جُزْءًا وَّاحِدًا فَمِنْ ذٰلِكَ الْجُزْءِ يَتَرَاحَمُ الْخَلَائِقُ حَتّٰى تَرْفَعَ الدَّابَّةُ حَافِرَهَا عَنْ وَلَدِهَا خَشْيَةَ اَنْ تُصِيْبَهٗ بخاری و مسلم میں
ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا نے رحمت کے سو حصے کیے سو اپنے پاس ننانوے حصے رکھے اور ایک حصہ زمین میں اتارا اسی ایک حصے کے سبب مخلوقات
آپسمیں رحمت کرتے ہیں اور ایک دوسرے پر ترس کھاتے ہیں یہانتک کہ جانور اپنا کھر اوٹھا لیتا ہے اپنے بچے پر اس خوف سے کہ کہیں اوسکے نہ لگجاوے ف اس حدیث سے
معلوم ہوا کہ رحمت الہی بندوں پر بیحساب ہے اسی سبب سے کافروں کو جلد نہیں پکڑتا اور آخرت میں ہمارے حضرت کی شفاعت سے ہم گنہگاروں کی مغفرت ہوگی
۱۶۷۵ بلکہ حضرت جو آپ ہی بیحد رحمت ہیں سو بھی حقیقت میں ارحم الراحمین کی رحمت کا اثر ہے خ اَبُوْهُرَيْرَةَ جَفَّ الْقَلَمُ بِمَا اَنْتَ لَاقٍ وَتَمَامُهٗ فَاخْتَصِ
عَلٰى ذٰلِكَ اَوْذَرْ بخاری میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خشک ہو چکا قلم اوسپر جسکا تو ملنے والا اور اس حدیث کی تمامی یہ ہے سو خصی بن
اس بات پر یا چھوڑدے خصی ہونیکو ف ابو ہریرہ نے کہا یا حضرت میں جوان ہوں اور مجرد اگر اجازت ہو تو فوطے کاٹکر خصی ہو جاؤں تاکہ زنا اور حرام سے
بچوں تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنے جو تیری قسمت میں تھا ہو چکا سو قلم تقدیر اوسکو لکھ چکا یہ تیرا خیال بیفائدہ ہے تقدیر کے آگے کچھہ تدبیر نہیں چلتی ہر اَبُوْقَتَادَةَ
۱۶۷۶ حَفِظَكَ اللّٰهُ بِمَا حَفِظْتَ بِهٖ نَبِيَّهٗ قَالَهٗ لَهٗ مَعَ لَيْلَةِ التَّعْرِيْسِ حِيْنَ دَعَمَهٗ ثَالِثَةً مسلم میں ابو قتادہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
کہ خدا تیری محافظت کرے اوسکے بدلے کہ تو نے خدا کے پیغمبر کی محافظت کی یہ حضرت نے ابو قتادہ سے فرمایا لیلۃ التعریس کی صبح کو جب ابو قتادہ نے تیسری بار حضرت کو
ٹیک لگا کر سنبھالا ف حضرت نے خیبر کو فتح کرکے رات کو کوچ کیا صبح کے قریب حضرت پر نیند کا غلبہ ہوا حضرت سوار تھے نیند کے سبب سے جھک جھک جاتے
اور ابو قتادہ انصاری حضرت کو تھام لیتے تھے تیسری بار حضرت کو معلوم ہوا کہ ابو قتادہ تھامتے آتے ہیں تب حضرت نے اونکے حق میں دعا کی ق اَبُوْهُرَيْرَةَ
۱۶۷۷ خَلَقَ اللّٰهُ اٰدَمَ وَطُوْلُهٗ سِتُّوْنَ ذِرَاعًا ثُمَّ قَالَ اذْهَبْ فَسَلِّمْ عَلٰٓى اُولٰٓئِكَ مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ فَاسْتَمِعْ مَا يُحَيُّوْنَكَ فَاِنَّهَا
وَتَحِيَّةُ ذُرِّيَّتِكَ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَقَالُوا السَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ فَزَادُوْهُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ فَكُلُّ مَنْ يَّدْخُلُ الْجَنَّةَ عَلٰى
صُوْرَةِ اٰدَمَ قَالَ فَلَمْ يَزَلِ الْخَلْقُ يَنْقُصُ حَتَّى الْاٰنَ بخاری و مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ پیدا کیا خدا نے آدم کو اور اوسکا قد
ساٹھہ ہاتھہ کا تھا پھر خدا نے کہا آدم سے کہ جا اون فرشتوں کو سلام کر پھر سن کہ تجکو سلام کا کیا جواب دیتے ہیں وہی سلام اور جواب تیرا اور تیری اولاد کا ہوگا تو آدم نے فرشتوں سے کہا کہ السلام
علیکم سو فرشتوں نے کہا السلام علیک و رحمۃ اللہ اور فرشتوں نے آدم کے سلام کے جواب میں رحمۃ اللہ کی لفظ زیادہ کی سو جو بہشت میں داخل ہوگا آدم کی صورت پر ہوگا

یعنی ساٹھ ہاتھ کا قد ہوگا حضرتؐ نے فرمایا سو ہمیشہ لوگونکے قد گھٹتے گئے اب تک ف حضرت آدمؑ سے جتنا زمانہ بعید ہوتا گیا آدمیونکے قد بھی گھٹتے گئے بہشت میں سب
برابر ہو جاوینگے ہر چند ساٹھ ہاتھ کا قد اس وقت میں خوشنما نہیں معلوم ہوتا اسواسطے کہ ہمارے قد چھوٹے چھوٹے ہیں لیکن بہشت میں خوشنما معلوم ہوگا اسواسطے کہ سب برابر ہو جاوینگے اس حدیث سے
معلوم ہوا کہ السلام علیکم کہنا اور جواب میں وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ کہنا حضرت آدم کی سنت ہے جو سلام علیکم چھوڑ کر بندگی یا مجرا یا آداب یا کورنش
کرے وہ حقیقت میں ناخلف ہے کہ اوسنے اپنے قدیمی خاندان کی راہ چھوڑی بلکہ جسنے آدم کا طریقہ چھوڑا سو آدمی نہیں

۱۶۷۸ ع ابو ہریرۃ خلق اللہ التربۃ یوم السبت وخلق فیہا الجبال یوم الاحد وخلق الشجر یوم الاثنین وخلق المکروہ یوم الثلثاء وخلق النور یوم الاربعاء وبث فیہا الدواب یوم الخمیس وخلق آدم بعد العصر من یوم الجمعۃ فی آخر الخلق فی آخر ساعۃ من النہار فیما بین العصر الی اللیل مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خدا نے پیدا کیا زمین کو ہفتے کے دن اور پیدا کیا اوس میں پہاڑونکو یکشنبے کے دن اور پیدا کیا درختونکو
دوشنبے کے دن اور پیدا کیا رنج اور مصیبت کو سہ شنبے کے دن اور پیدا کیا روشنی کو چہار شنبے کے دن اور زمین میں جانور پھیلائے پنجشنبے کے دن اور آدم کو پیدا کیا عصر کے
بعد جمعے کے دن پچھلی پیدائش میں دن کی پچھلی ساعت میں مابین عصر رات تک ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ انسان اشرف المخلوقات ہے اسواسطے کہ سب مخلوقات کے
بعد پیدا ہوا دستور ہے کہ اول خیمہ اور فرش اور نوکر جا کر حاضر ہو لیتے ہیں پیچھے بادشاہ کی سواری آتی ہے اور جمعے کی پچھلی ساعت جس میں آدم پیدا ہوئے
خدا کو ایسی محبوب ہے کہ اوس وقت جو دعا کرے سو مقبول ہوتی ہے چنانچہ یہ مضمون اور احادیث میں ثابت ہے

۱۶۷۹ ع العباس بن عبد المطلب ذاق طعم الایمان من رضی باللہ ربا وبالاسلام دینا وبمحمد رسولا مسلم میں عباس بن عبد المطلبؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اوسنے ایمان کا
مزہ چکھا جو راضی ہو گیا خدا کی خدائی پر اور اسلام کے دین پر اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی پیغمبری پر ف خدا کی خدائی پر راضی ہونیکی نشانی یہ ہے کہ اوسکی
قضا اور تقدیر پر راضی رہے رنج اور تکلیف اور مصیبت میں اوسکا گلہ شکوہ نہ کرے اور دین اسلام پر راضی ہونیکی یہ علامت ہے کہ اسلام کے احکام پر مضبوط ہو جاوے کفر کی
رسومات کے گرد نہ پھٹکے اور حضرت کی پیغمبری پر راضی ہونیکی یہ پہچان ہے کہ حضرت کی سنت پر چلے اور بدعت سے عداوت رکھے اور جسکو یہ بات حاصل نہیں اوسکو ایمان کے
مزے کی خبر نہیں

۱۶۸۰ ع ذہب المفطرون الیوم بالاجر بخاری میں انسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ آج روزہ کھولنے والے ثواب کو لے گئے ف مصابیح میں انسؓ سے روایت ہے کہ ہم حضرت کے ساتھ
سفر میں تھے سو بعضے اصحاب روزہ دار تھے اور بعضے بے روزہ تھے موسم تھا گرمی کا جب منزل پر پہنچے تو روزہ دار لوگ گر پڑے اور بے روزہ لوگوں نے خیمے قائم
کیے اور اونٹونکو پانی پلایا تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی خدمت کا ثواب آج صرف بے روزہ دارونکو نصیب ہوا

۱۶۸۱ ق ابو ہریرۃ رای عیسی بن مریم رجلا یسرق فقال لہ اسرقت فقال کلا والذی لا الہ الا ہو فقال عیسی آمنت باللہ وکذبت عینی بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ دیکھا
عیسی بن مریم نے ایک مرد کو چوری کرتے تو اوس سے کہا کیا تو نے چوری کی سو اوسنے کہا نہیں حاشا میں قسم کھاتا ہوں اوسکی جسکے سوا کوئی معبود نہیں تو عیسی نے کہا کہ میں

اللہ کا ایمان لایا اور اپنی آنکھ میں جھوٹھا جانا ف یعنی واقعی ایماندار چوری نہیں کرتا میری آنکھ نے خطا کی سبحان اللہ حسن ظن کے یہ معنی ہین ایک وہ لوگ ہین جو
بدوں دیکھے تہمت لگاتے ہین اور غل مچاتے ہین اور ایک پاک لوگ ہین کہ آنکھ سے دیکھکر بھی بدگمان نہین ہوتے جب مسیح نے خدا کی قسم کھا کر چوری کی انکار کی تو حضرت عیسی
علیہ السلام یہ سمجھے ہونگے کہ شاید اس مال مین اسکا کچھ حق ہوگا یا کہ بطور خوش طبعی کے اسنے لیا ہے آخر کو یہ مال مالک کو دیویگا یا بہ نیت قرض لیا ہوگا قرض کو ادا کریگا
غرض کہ حسن ظن کے واسطے بہت احتمالات ممکن ہین اور اسی طرح بدگمانی کے واسطے بھی مسلمان کو یہی مناسب ہے کہ حسن ظن کیا کرے اور بدگمانی سے بچے ۱۶۸۲ ه أَبُو هُرَيْرَةَ رَغِمَ
أَنْفُ ثُمَّ رَغِمَ أَنْفُ ثُمَّ رَغِمَ أَنْفُ مَنْ أَدْرَكَ أَبَوَيْهِ عِنْدَ الْكِبَرِ أَحَدَهُمَا أَوْ كِلَيْهِمَا فَلَمْ يَدْخُلِ الْجَنَّةَ مسلم مین ابوہریرہ رض سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خاک مین ملا پھر خاک مین ملا پھر خاک مین ملا جسنے اپنے ماباپ کو ضعیفی اور بڑھاپے مین پایا ایک کو یا دونون کو سو بہشت مین نہ داخل ہوا
ف یعنی وہ شخص بڑا بدنصیب ہے جو ضعیف ماباپ کی خدمت کرکے بہشت نہ حاصل کرے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ماباپ کی خدمت بہشت کا عمدہ وسیلہ ہے اور انکو
تکلیف دینا اور بے خدمتی دوزخ کا سبب ہے ۱۶۸۳ ه أَبُو بَكْرَةَ زَادَكَ اللّٰهُ حِرْصًا وَلَا تَعُدْ قَالَہٗ لَہٗ بخاری مین ابوبکرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا
تیری حرص کو زیادہ کرے اور یہ کام پھر نہ کرنا یہ حضرت نے ابوبکرہ سے فرمایا ف حضرت رکوع مین تھے ابوبکرہ اس خیال سے کہ رکوع کا ثواب جاتا رہے جلدی ہی صف کے پیچھے نیت کرکے
رکوع مین شریک ہو گئے جب حضرت کو یہ حال معلوم ہوا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی عبادت کی حرص عمدہ بات ہے خدا زیادہ کرے لیکن پھر ایسی جلدی نہ کرنا
کہ صف مین ملنا افضل ہے اور صف کے پیچھے کھڑے ہونا مکروہ ہے اور یہی مذہب ہے امام اعظم اور امام شافعی اور امام مالک کا کہ صف کے پیچھے نماز پڑھنا مکروہ ہے لیکن
نماز نہین باطل ہوتی اور اگر نماز باطل ہوتی تو حضرت پھر پڑھنے کو فرماتے ۱۶۸۴ ه أَبُو هُرَيْرَةَ سَمِعْتُمْ بِمَدِينَةٍ جَانِبٌ مِنْهَا فِي الْبَرِّ وَجَانِبٌ مِنْهَا فِي
الْبَحْرِ قَالُوا نَعَمْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَغْزُوَهَا سَبْعُونَ أَلْفًا مِنْ بَنِي إِسْحٰقَ فَإِذَا جَاؤُهَا نَزَلُوا فَلَمْ يُقَاتِلُوا
بِسِلَاحٍ وَلَمْ يَرْمُوا بِسَهْمٍ قَالُوا لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ فَيَسْقُطُ أَحَدُ جَانِبَيْهَا الَّذِي فِي الْبَحْرِ ثُمَّ يَقُولُونَ الثَّانِيَةَ لَا إِلٰهَ
إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ فَيَسْقُطُ جَانِبُهَا الْآخَرُ ثُمَّ يَقُولُونَ الثَّالِثَةَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ فَيُفَرَّجُ لَهُمْ فَيَدْخُلُونَهَا فَيَغْنَمُونَ
فَبَيْنَمَا هُمْ يَقْتَسِمُونَ الْمَغَانِمَ إِذْ جَاءَهُمُ الصَّرِيخُ فَقَالَ إِنَّ الدَّجَّالَ قَدْ خَرَجَ فَيَتْرُكُونَ كُلَّ شَيْءٍ وَيَرْجِعُونَ مسلم مین ابوہریرہ رض سے روایت ہے
کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ تمنے سنا ہے ایسا شہر جسکے ایک جانب خشکی ہے اور ایک جانب سمندر ہے اصحاب نے کہا ہان یا رسول اللہ ہمنے سنا ہے یعنی قسطنطنیہ ہے حضرت نے فرمایا کہ قیامت قائم ہوگی
یہانتک کہ لڑینگے اوس شہر سے ستر ہزار حضرت اسحق کی اولاد سو جب اوس شہر کے باہر آوینگے تو اوتر پڑینگے سو ہتھیار سے نہ لڑینگے اور نہ تیر مارینگے لا الہ الا اللہ واللہ اکبر کہینگے
تو اوسکی ایک طرف جو دریا مین ہے گر پڑیگی پھر دوسری بار لا الہ الا اللہ واللہ اکبر کہینگے تو اوسکی دوسری طرف گر پڑیگی پھر تیسری بار لا الہ الا اللہ واللہ اکبر کہینگے تو ہر طرف سے کھل جاویگا
اور شہر مین گھس جاوینگے تو لوٹینگے سو جب لوٹ کے مالون کو بانٹ رہے ہونگے کہ اچانک ایک چیخنے والا آویگا سو کہیگا کہ البتہ دجال تو نکلا سو وے لوگ ہر چیز کو چھوڑ دینگے

اور دجال کی طرف پلٹ کھڑے ہونگے ف اس حدیث میں قسطنطنیہ کے فتح کی خبر ہے کہ قیامت کے قریب امام مہدی ع کے وقت میں ہوگی اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ بدون ہتھیار چلے صرف کلمے کی برکت سے فتح ہوگی اور تیسرے باب میں حدیث گذری کہ ہتھیار بھی وہاں چلیگا تو مطلب یہ کہ اول کچھ ہتھیار چلیگا لیکن آخر کو فتح کلمے کی برکت سے ہوگی

۱۶۸۵ ق عَلِیٌّ شَغَلُوْنَا عَنِ الصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى صَلٰوةِ الْعَصْرِ مَلَأَ اللّٰهُ قُبُوْرَهُمْ وَبُيُوْتَهُمْ نَارًا قَالَهٗ يَوْمَ الْخَنْدَقِ بخاری اور مسلم میں علی مرتضیٰ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمکو باز رکھا بیچ والی نماز یعنی عصر کی نماز سے خدا اونکی قبروں اور گھروں کو آگ سے بھرے یہ حضرت نے جنگ خندق کے دن فرمایا ف جنگ خندق میں کافروں نے نہایت ہجوم کیا بڑی دھوم کی لڑائی ہوئی حضرت نے فرصت نہ پائی عصر کی نماز قضا ہوگئی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صلوٰۃ وسطے جسکی محافظت کی قرآن شریف میں بڑی تاکید ہے عصر کی نماز ہے اسواسطے کہ وہ فجر اور ظہر اور مغرب اور عشا کے بیچ میں پڑی ہے

۱۶۸۶ خ اَبُوْ سَعِيْدٍ صَدَقَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ زَوْجُكِ وَوَلَدُكِ أَحَقُّ مَنْ تَصَدَّقْتِ بِهٖ عَلَيْهِمْ بخاری میں ابو سعید سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ سچا ہے عبداللہ بن مسعود تیرا خاوند اور تیرا بیٹا زیادہ تر حقدار ہے اور محتاجوں سے جن پر تو خیرات کرے ف زینب عبداللہ بن مسعود کی بی بی نے حضرت سے کہا کہ یا حضرت آج آپ نے خیرات کرنے کو فرمایا سو میں نے چاہا کہ اپنا زیور محتاجوں کو خیرات کروں سو عبداللہ بن مسعود یوں کہتا ہے کہ میں اور میرا بیٹا اور محتاجوں سے زیادہ حقدار ہیں تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر جورو مالدار ہو اور خاوند محتاج ہو تو خاوند ہی کو خیرات دینا افضل ہے

۱۶۸۷ ق اَبُوْ سَعِيْدٍ صَدَقَ اللّٰهُ وَكَذَبَ بَطْنُ أَخِيْكَ بخاری اور مسلم میں ابو سعید رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا نے سچ فرمایا ہے تیرے بھائی کا پیٹ جھوٹھا ہے ف ایک شخص حضرت کے پاس آیا اوسنے کہا کہ میرے بھائی کا پیٹ چلتا ہے حضرت نے فرمایا اوسکو شہد پلاو اوسنے شہد پلایا پیٹ نہ بند ہوا پھر اوسنے اسہال کا شکوہ کیا حضرت نے پھر شہد پلانے کو فرمایا اسی طرح تین بار فرمایا چوتھی بار اوسنے کہا کہ یا حضرت شہد سے تو اور زیادہ دست آتے ہیں تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور چوتھی بار بھی شہد پلانے کو فرمایا چنانچہ چوتھی بار پیٹ بند ہوگیا یہ جو فرمایا کہ خدا سچا ہے یعنی خدا نے جو قرآن میں خبر دی ہے کہ شہد میں صحت اور شفا ہے سو سچ ہے اور اس شخص کی شفا شہد سے حضرت کو وحی سے معلوم ہوئی ہوگی اس شخص کا اسہال مواد کی کثرت سے ہوگا اسواسطے حضرت نے شہد تجویز کیا تاکہ مواد کو نکال دیوے جب مواد نکل گیا تو پیٹ بند ہوگیا اس حکمت کو اوسکا بھائی نہ جانتا تھا اسلئے گھبرا گیا تھا

۱۶۸۸ ق عَائِشَةُ صَدَقَتَا إِنَّهُمْ يُعَذَّبُوْنَ عَذَابًا تَسْمَعُهُ الْبَهَائِمُ كُلُّهَا يَعْنِيْ عَجُوْزَيْنِ مِنْ عُجُزِ يَهُوْدِ الْمَدِيْنَةِ دَخَلَتَا عَلٰى عَائِشَةَ فَقَالَتَا إِنَّ أَهْلَ الْقُبُوْرِ يُعَذَّبُوْنَ فِيْ قُبُوْرِهِمْ بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ دونوں عورتوں نے سچ کہا کہ مقرر مردوں کو ایسی مار پڑتی ہے کہ اوسکو سب جانور سنتے ہیں یہود مدینے والونکی دو بڈھیاں تھیں جو حضرت عائشہ کے پاس آئیں سو انھوں نے کہا کہ قبر والونکو اونکی قبروں میں عذاب ہوتا ہے ف حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہے کہ میرے پاس یہود کی دو بڈھیاں آئیں اونھوں نے مجھکو عذاب قبر کی خبر دی میں نے اونکی بات نہ مانی جب وے چلی گئیں تب میں نے یہ حال حضرت سے کہا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور حضرت ایسی کوئی نماز نہ پڑھتے تھے کہ جسمیں عذاب قبر سے پناہ نہ مانگتے ہوں

۱۶۸۹ خم اَبُوْ هُرَيْرَةَ عَجِبَ اللّٰهُ مِنْ قَوْمٍ

يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ فِي السَّلَاسِلِ بخاری مین ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ عجب معاملہ کیا خدا نے اون لوگونسے جو بہشت کو جاوینگے زنجیرون مین
ف یعنی اکثر کافر بندی مین گرفتار ہوتے ہین پھر اسلام کی ہدایت پاکر بہشت مین داخل ہونگے اور بعضے کہتے ہین کشش الٰہی کی زنجیر مراد ہے یعنی جسکو خدا نے اپنی طرف
کھینچ لیا بہشت مین داخل ہوا ق الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ عَمِلَ هٰذَا يَسِيرًا وَأُجِرَ كَثِيرًا قَالَهُ فِي رَجُلٍ مِنْ بَنِي النَّبِيتِ قَالَ ۱۶۹۰
أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّكَ عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ ثُمَّ تَقَدَّمَ فَقَاتَلَ حَتّٰى قُتِلَ بخاری اور مسلم مین براء ابن عازبؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ
اسنے آسان عمل کیا اور دوسری روایت یون ہے کہ اسنے تھوڑا عمل کیا اور بہت ثواب پایا یہ حضرت نے اوس مرد کے حق مین فرمایا جو بنی نبیت کی قوم سے تھا اوسنے
کہا کہ مین گواہی دیتا ہون کہ سواے خدا کے کوئی لائق عبادت نہین پھر آگے بڑھ گیا اور لڑنے لگا یہان تک کہ مارا گیا ف بنی نبیت نصاری کی ایک قوم ہے اوس قوم
کا ایک آدمی حضرت پاس آیا اوسنے کہا کہ مین اول کافرون سے لڑون پھر مسلمان ہون یا جو حکم ہو حضرت نے فرمایا بلکہ اول مسلمان ہو پھر قتال کر سو وہ شخص مسلمان ہوکر
لڑنے لگا آخر کو شہید ہوا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی بعد اسلام کے نماز روزہ حج زکوٰۃ کچھ نہین کیا صرف گھڑی بھر کے جہاد سے بہشت مین داخل ہوا اس حدیث سے
معلوم ہوا کہ اسلام سب عبادتون پر مقدم ہے بدون اسلام کے کوئی عبادت اور نیکی قبول نہین خ أَنَسٌ غَارَتْ أُمُّكُمْ بخاری مین انسؓ سے روایت ہے ۱۶۹۱
کہ حضرت نے فرمایا کہ رشک کیا یعنی جلن کی تمہاری ماں نے ف حضرت اپنی کسی بی بی کے گھر مین تھے دوسری بی بی نے ایک پیالے مین کھانا بھیجا گھر والی بی بی نے
اپنا ہاتھ مارا پیالہ گر پڑا اور ٹوٹ گیا حضرت اوس کھانے کو پیالے مین سمیٹ کر کہتے جاتے تھے اور یہ حدیث فرماتے تھے پھر حضرت نے اوسکے عوض مین دوسرا ثابت
پیالہ دیا بعضی روایت مین آیا ہے کہ حضرت عائشہؓ کے گھر مین حضرت تھے اور حضرت زینبؓ نے حضرت کو کھانا بھیجا رشک کرنا عورتون مین پیدایشی چیز ہے خصوصاً سوکنون مین
شرع مین اسپر پکڑ نہین اسی واسطے حضرت نے بھی اونپر کچھ غصہ نہ کیا ق أَبُو هُرَيْرَةَ غَزَا نَبِيٌّ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ فَقَالَ لِقَوْمِهِ لَا يَتْبَعْنِي رَجُلٌ قَدْ مَلَكَ ۱۶۹۲
بُضْعَ امْرَأَةٍ وَهُوَ يُرِيدُ أَنْ يَبْنِيَ بِهَا وَلَمَّا يَبْنِ بِهَا وَلَا آخَرُ قَدْ بَنٰى بُنْيَانًا وَلَمَّا يَرْفَعْ سُقُفَهَا وَلَا آخَرُ قَدِ اشْتَرٰى غَنَمًا أَوْ خَلِفَاتٍ وَ
يَنْتَظِرُ وِلَادَهَا فَغَزَا فَدَنَا مِنَ الْقَرْيَةِ حِينَ صَلٰوةِ الْعَصْرِ أَوْ قَرِيبًا مِنْ ذٰلِكَ فَقَالَ لِلشَّمْسِ أَنْتِ مَأْمُورَةٌ وَأَنَا مَأْمُورٌ اَللّٰهُمَّ
احْبِسْهَا عَلَيَّ شَيْئًا فَحُبِسَتْ عَلَيْهِ حَتّٰى فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ قَالَ فَجَمَعُوا مَا غَنِمُوا فَأَقْبَلَتِ النَّارُ لِتَأْكُلَهُ فَأَبَتْ أَنْ تَطْعَمَهُ فَقَالَ فِيكُمْ
غُلُولٌ فَلْيُبَايِعْنِي مِنْ كُلِّ قَبِيلَةٍ رَجُلٌ فَبَايَعُوهُ فَلَصِقَتْ يَدُ رَجُلٍ بِيَدِهِ فَقَالَ فِيكُمُ الْغُلُولُ فَلْتُبَايِعْنِي قَبِيلَتُكَ فَبَايَعَتْهُ فَلَصِقَتْ
يَدُ رَجُلَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةٍ بِيَدِهِ فَقَالَ فِيكُمُ الْغُلُولُ أَنْتُمْ غَلَلْتُمْ فَأَخْرَجُوا لَهُ مِثْلَ رَأْسِ بَقَرَةٍ مِنْ ذَهَبٍ فَوَضَعُوهُ فِي الْمَالِ وَهُوَ بِالصَّعِيدِ
فَأَقْبَلَتِ النَّارُ فَأَكَلَتْهُ فَلَمْ تَحِلَّ الْغَنَائِمُ لِأَحَدٍ مِنْ قَبْلِنَا ذٰلِكَ بِأَنَّ اللّٰهَ رَأٰى ضَعْفَنَا وَعَجْزَنَا فَطَيَّبَهَا لَنَا۔ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ
سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جہاد کیا پیغمبرون مین سے ایک پیغمبر نے تو اپنے لوگون سے کہا کہ میرے ساتھ وہ مرد نہ چلے جسنے نکاح کیا اور وہ چاہتا ہو کہ اپنی عورت سے

صحبت کری اور ہنوز اوسنے صحبت نہین کی اور نہ وہ شخص میرے ساتھ چلے جسنے مکان بنایا ہو اور ہنوز اوسکی چھت نہ بلند کی ہو اور نہ وہ شخص میرے ساتھ چلے
جسنے بکریان اور گابھن اونٹنیان مول لین ہون اور وہ اونکے جننے کا امیدوار ہو پھر وہ پیغمبر جہاد کو چلا تو عصر کے وقت یا قریب عصر کے اوس گانون مین
پونہچا تو پیغمبر نے سورج سے کہا تو بھی حکم بردار ہے اور مین بھی حکم بردار ہون الٰہی سورج کو میرے اوپر تھوڑا سا روک رکھہ تو سورج ڈوبنے سے رک گیا یہانتک
کہ لڑائی فتح ہو گئی حضرت نے فرمایا تو لوگون نے جمع کی جو غنیمت پائی تھی پھر آگ متوجہ ہوئی کہ غنیمت کے مال کو جلاوے تو اوسنے نہ جلایا تو پیغمبر نے کہا کہ تم لوگون
مین چوری ہے تو چاہیے کہ مجھسے بیعت کرے ہر گروہ کا ایک ایک آدمی سو اون لوگون نے بیعت کی تو چمٹ گیا ایک مرد کا ہاتھ پیغمبر کے ہاتھہ سے پیغمبر نے کہا کہ تمہارے گروہ
مین چوری ہے تو چاہیے کہ تیرا تمام گروہ مجھسے بیعت کرے سو اوس گروہ نے بیعت کی تو پیغمبر کا ہاتھہ دو مرد یا تین مردون کے ہاتھہ سے چمٹ گیا سو پیغمبر نے کہا تم لوگون مین
چوری ہے تمنے چرایا ہے سو اونھون نے بیل کے سر کے برابر سونا نکالا تو اوسکو غنیمت کے مال مین رکھا اور وہ مال زمین پر رکھا تھا تو آگ متوجہ ہوئی اور اوسکو جلا گئی سو
غنیمت کسیکو ہمسے پہلے حلال نہ تھی اور ہمکو اسواسطے حلال ہوئی کہ خدا نے ہماری ضعیفی اور عاجزی دیکھی تو غنیمت کو ہمارے واسطے پاک اور حلال کر دیا **ف**
یہ پیغمبر حضرت یوشع بن نون ع تھے حضرت موسی کے خلیفہ شام کے ملک مین اریحا شہر مین لڑائی ہوئی تھی جمعے کے دن خدا نے اونکی دعا سے آفتاب کو لڑائی کے فتح ہونے تک
روک رکھا تھا حضرت یوشع نے نئی شادی والے کو اور تازہ مکان بنانے والے کو اور بیانے والے جانورون کے مالکون کو اسواسطے ساتھ نہ لیا کہ انکا دل لگا ہوگا تو
انسے جہاد بخوبی نہو سکیگا معلوم ہوا کہ جہاد کرنا فارغ البال بے تعلق لوگون سے خوب ہو سکتا ہے اگلی امتون مین معمول تھا کہ قربانی اور غنیمت کے مال کو آسمانی آگ جلا دیتی

١٦٩٣ تھی اور یہی نشانی تھی قبول ہونے کی غنیمت کا مال لینا اونکو حلال نہ تھا امت محمدی کو حلال ہو گیا ۵ جابر قَاتَلَ اللّٰہُ الْیَھُوْدَ اتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِیَائِھِمْ

١٦٩٤ مَسَاجِدَ مسلم مین جابر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا لعنت کرے یہود کو اونھون نے پیغمبرون کی قبرون کو سجدہ گاہ بنایا خ ابن عباس قَاتَلَھُمُ
اللّٰہُ اَمَا وَاللّٰہِ قَدْ عَلِمُوْا اَنَّھُمَا لَمْ یَسْتَقْسِمَا بِھَا قَطُّ بخاری مین عبداللہ بن عباس رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا لعنت کرے مشرکین مکہ پر خبردار
خدا کی قسم البتہ اونکو معلوم تھا کہ مقرر ابراہیم اور اسمعیل نے کبھی تیرون سے فال نہین لی **ف** مشرکین مکہ پاس تین تیر تھے ایک پر لکھا تھا کہ خدا نے اجازت دی
دوسرے پر لکھا تھا کہ خدا نے منع کیا تیسرا تیر خالی تھا سو جب اونکو کوئی کام پیش ہوتا جیسے سفر یا نکاح تو اون تیرون سے فال لیتے اگر اجازت کا تیر اول ہاتھ مین آتا
تو وہ کام کرتے اور اگر منع کا تیر نکلتا تو اوس کام کو باز رہتے اور اگر خالی تیر نکلتا تو چند روز ٹھہر جاتے پھر اسی طرح فال دیکھتے جب مکہ فتح ہوا تو حضرت نے دیکھا کہ
حضرت ابراہیم ع اور حضرت اسمعیل ع کی دو تصویرین ہین اور اونکے ہاتھہ مین بھی فال کے تیر ہین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی باوجودیکہ مشرکین کو خوب معلوم ہے
کہ دونون بزرگ یہ کام ہرگز نکرتے تھے لیکن پھر بھی یہ لوگ اپنے کفر اور افترا سے نہ باز آئے اسی طرح اس امت کے جاہل لوگ علی مرتضی رض کی تصویر یا دون ڈاڑھی کی بناتے ہین اور امام قاسم

١٦٩٥ کی یا حق اور غوث الاعظم رض کی مہندی نکالتے ہین حالانکہ انکو خوب معلوم ہے کہ صریح افترا ہے وہی بزرگ ان خرافات سے پاک تھے **ف** اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ رَجُلٌ لَاَتَصَدَّقَنَّ اللَّیْلَۃَ

بِصَدَقَةٍ فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهِ فَوَضَعَهَا فِي يَدِ زَانِيَةٍ فَأَصْبَحُوا يَتَحَدَّثُونَ تُصُدِّقَ اللَّيْلَةَ عَلَى زَانِيَةٍ فَقَالَ اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلَى زَانِيَةٍ لَأَتَصَدَّقَنَّ
بِصَدَقَةٍ فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهِ فَوَضَعَهَا فِي يَدِ غَنِيٍّ فَأَصْبَحُوا يَتَحَدَّثُونَ تُصُدِّقَ عَلَى غَنِيٍّ فَقَالَ اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلَى غَنِيٍّ لَأَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ
فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهِ فَوَضَعَهَا فِي يَدِ سَارِقٍ فَأَصْبَحُوا يَتَحَدَّثُونَ تُصُدِّقَ عَلَى سَارِقٍ فَقَالَ اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلَى زَانِيَةٍ وَعَلَى غَنِيٍّ وَعَلَى
سَارِقٍ فَأُتِيَ فَقِيلَ لَهُ أَمَّا صَدَقَتُكَ فَقَدْ قُبِلَتْ أَمَّا الزَّانِيَةُ فَلَعَلَّهَا تَسْتَعِفُّ بِهَا عَنْ زِنَاهَا وَلَعَلَّ الْغَنِيَّ يَعْتَبِرُ فَيُنْفِقُ مِمَّا أَعْطَاهُ
اللَّهُ وَلَعَلَّ السَّارِقَ يَسْتَعِفُّ بِهَا عَنْ سَرِقَتِهِ بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ایک مرد نے کہا کہ میں مقرر آج کی رات خیرات دونگا
سو اپنی خیرات لیکر نکلا تو اوسکو حرام کار عورت کے ہاتھہ میں رکھہ آیا تو فجر کو لوگ گفتگو کرنے لگے کہ رات کو حرام کار عورت کو خیرات ملی سو اوس مرد نے کہا الٰہی تیرا شکر ہے حرامکار
کی خیرات پر مقرر اب ور خیرات کرونگا سو وہ اپنی خیرات لیکر نکلا سو اوسکو مالدار کے ہاتھہ میں رکھہ آیا تو فجر کو لوگ باتیں کرنے لگے کہ مالدار کو صدقہ ملا سو اوس
مرد نے کہا الٰہی تیرا شکر ہے مالدار کی خیرات پر مقرر اب ور صدقہ دونگا سو اپنا صدقہ لیکر نکلا تو اوسکو چوٹے کے ہاتھہ میں رکھہ آیا تو فجر کو لوگ ذکر کرنے لگے کہ چوٹے کو صدقہ
ملا تو اوس مرد نے کہا کہ الٰہی تیرا شکر ہی حرام کار اور مالدار اور چوٹے کی خیرات پر تو اوسنے خواب میں دیکھا کہ تیری خیرات تو قبول ہو گئی حرام کار کی خیرات تو اس واسطے قبول ہوئی کہ شاید وہ
خیرات کا مال پاکر حرام کاری سے باز رہے اور شاید کہ مالدار سوچے اور عبرت پاوے سو وہ بھی خیرات کرے اوس مال سے جو خدا نے دیا ہے اور شاید کہ چوٹا اوسکے سبب سے چوری سے باز رہے ف معلوم ہوا
کہ خیرات اور صدقے کا ثواب کسی طرح ضائع نہیں ہوتا اگرچہ نا واقفی سے بے موقع خرچ ہو نیت خالص چاہیے ق ١٦٩٦ أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ رَجُلٌ لَمْ يَعْمَلْ حَسَنَةً قَطُّ
لِأَهْلِهِ إِذَا مَاتَ فَحَرِّقُوهُ ثُمَّ اذْرُوا نِصْفَهُ فِي الْبَرِّ وَنِصْفَهُ فِي الْبَحْرِ فَوَاللَّهِ لَئِنْ قَدَرَ اللَّهُ عَلَيْهِ لَيُعَذِّبَنَّهُ عَذَابًا لَا يُعَذِّبُهُ أَحَدًا
مِنَ الْعَالَمِينَ فَلَمَّا مَاتَ الرَّجُلُ فَعَلُوا مَا أَمَرَهُمْ فَأَمَرَ اللَّهُ الْبَرَّ فَجَمَعَ مَا فِيهِ وَأَمَرَ الْبَحْرَ فَجَمَعَ مَا فِيهِ ثُمَّ قَالَ لِمَ فَعَلْتَ هَذَا
قَالَ مِنْ خَشْيَتِكَ يَا رَبِّ وَأَنْتَ أَعْلَمُ فَغَفَرَ اللَّهُ لَهُ بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ایک مرد نے کبھی کوئی نیک کام نکیا تھا اپنے
لوگوں سے کہا کہ جب یہ شخص مر جاوے تو اوسکو جلا ڈالیو پھر اوسکی آدہی راکھہ خشکی میں بکھیریو اور آدھی دریا میں سو قسم خدا کی اگر خدا نے اوسکو تنگ کیا اور عذاب مقدر رکھا تو
اوسپر ایسی مار ماریگا کہ تمام عالم میں کسی پر نہ ایسا عذاب نہ کیا ہو گا پھر جب وہ مرد مر گیا تو اوسکے لوگوں نے وہی کیا جو اوسنے اونسے کہا تھا سو خدا نے خشکی جنگل سے حکم کیا تو جتنی اوسمیں
خاک تھی اوسنے جمع کردی اور دریا سے حکم کیا اوسنے بھی جمع کر دی پھر خدا نے اوس شخص سے فرمایا کہ تو نے یہ کام کیوں کیا تھا اوسنے کہا اے رب تیرے خوف سے اور تو زیادہ
دانا ہے سو خدا نے اوسکو بخش دیا ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خوف الٰہی اور اپنے قصور کا اقرار مغفرت کا سبب ہے ق ١٦٩٧ أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ لَأَطُوفَنَّ
اللَّيْلَةَ بِمِائَةِ امْرَأَةٍ تَلِدُ كُلُّ امْرَأَةٍ مِنْهُنَّ غُلَامًا يُقَاتِلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَقَالَ لَهُ الْمَلَكُ قُلْ إِنْ شَاءَ اللَّهُ فَلَمْ يَقُلْ وَنَسِيَ
فَأَطَافَ بِهِنَّ وَلَمْ تَلِدْ مِنْهُنَّ إِلَّا امْرَأَةٌ نِصْفَ إِنْسَانٍ لَوْ قَالَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ لَمْ يَحْنَثْ وَكَانَ أَرْجَى لِحَاجَتِهِ وَيُرْوَى تِسْعِينَ

وَمِائَةٍ وَتِسْعِينَ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ سلیمان بن داود نے کہا کہ آج کی رات سو عورتون پر گھومونگا یعنی اون سے صحبت کرونگا کہ اون مین سے ہر ایک عورت لڑکا جنے گی جو راہ خدا مین جہاد کریگا تو فرشتے نے اوس سے کہا کہ کہہ کہ اگر اللہ چاہیگا سو انشاء اللہ کہا اور کہنا بھول گیا پھر اون سو عورتون پر گھوما سو اون مین سے کوئی نہ جنی مگر ایک عورت آدھا آدمی جنی اگر سلیمان انشاء اللہ کہتا تو اوسکی بات پوری ہوتی اور اپنے مطلب کا امیدوار تر ہوتا اور ایک روایت مین سو عورت کے بدلے نوے عورت کا ذکر ہے اور دوسری روایت مین ننانوے ف جب لوگون نے جہاد مین سستی کی تب حضرت سلیمان نے کثرت اولاد کی آرزو کی کہ جہاد مین غیرون کی حاجت نرہے مگر انشاء اللہ کہنا بھول گئے مراد نہ پوری ہوئی معلوم ہوا کہ جب کسی کام کا ارادہ کرے تو انشاء اللہ ضرور کہہ لیوے اسواسطے کہ بدون خدا کی مدد کے آدمی سے کوئی کام نہین ہو سکتا پیغمبر ہو یا ولی حکیم ہو یا بادشاہ

۱۶۹۸ ق أَبُو بَرْزَةَ قَتَلَ سَبْعَةً ثُمَّ قَتَلُوهُ هٰذَا مِنِّي وَأَنَا مِنْهُ هٰذَا مِنِّي وَأَنَا مِنْهُ يَعْنِي جُلَيْبِيبًا بخاری اور مسلم مین ابو برزہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جلیبیب نے قتل کیا سات کافرونکو پھر کافرون نے اوسکو قتل کیا یہ میرا ہے مین اسکا یہ میرا ہے مین اسکا ف جلیبیب ایک صحابی کا نام تھا حضرت نے کسی لڑائی مین دیکھا کہ کافرونکی سات لاشونکے پاس اونکی لاش پڑی ہے تب حضرت نے اونکی فضیلت مین یہ حدیث فرمائی پھر حضرت نے کمال مہربانی سے اونکے سر کو اپنی گود مین رکھا بعد اوسکے قبر مین دفن کیا

۱۶۹۹ ق أَبُو هُرَيْرَةَ قَرَصَتْ نَمْلَةٌ نَبِيًّا مِنَ الْأَنْبِيَاءِ فَأَمَرَ بِقَرْيَةِ النَّمْلِ فَأُحْرِقَتْ فَأَوْحَى اللّٰهُ إِلَيْهِ أَنْ قَرَصَتْكَ نَمْلَةٌ أَحْرَقْتَ أُمَّةً مِنَ الْأُمَمِ تُسَبِّحُ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ایک چیونٹی نے کسی پیغمبر کو کاٹا تو اونہون نے حکم کیا سو چیونٹیونکا مکان جلا دیا گیا تو خدا نے اوس پیغمبر سے فرمایا کہ تجھکو ایک چیونٹی نے کاٹا تو تو نے مخلوقات کی ایک گروہ کو جلا دیا جو تسبیح کرتا تھا ف حضرت موسی نے جناب الٰہی مین عرض کی کہ الٰہی تو گنہگارونکی بستیونکو ہلاک کرتا ہے حالانکہ اونمین نیک لوگ بھی ہوتے ہین خدا نے حضرت موسی کی تفہیم چاہی تو حضرت موسی کو گرمی بہت معلوم ہوئی ایک درخت کے سایے مین جا کر لیٹے وہان ایک چیونٹی نے اونکو کاٹا حضرت موسی نے چیونٹیونکا مکان جلوا دیا تب خدا نے فرمایا کہ تو نے ایک چیونٹی کے قصور مین سب چیونٹیونکو جو یاد خدا کرتی تھین یون جلوا دیا

۱۷۰۰ خ عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ كَانَ اللّٰهُ وَلَمْ يَكُنْ شَيْءٌ غَيْرُهُ وَكَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ وَكَتَبَ فِي الذِّكْرِ كُلَّ شَيْءٍ ثُمَّ خَلَقَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضَ بخاری مین عمران بن حصین رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا ہی تھا اور اوسکی سوا کوئی چیز نتھی اور اوسکا عرش پانی پر تھا اور خدا نے لکھا لوح محفوظ مین ہر چیز کو بعد اوسکے آسمانون اور زمین کو پیدا کیا ف عمران بن حصین رضہ سے روایت ہے کہ مین حضرت کے پاس تھا اتنے مین یمن کے لوگ آئے اونہون نے کہا کہ یا حضرت ہم دین کو پوچھنے آئے ہین اور ہم یہ بات پوچھتے ہین کہ اس عالم سے پہلے کیا تھا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اتنے مین کسی نے مجھسے کہا کہ تیرا اونٹ چھوٹ گیا مین اونٹ کے پیچھے گیا وہ مجلس ہو گئی اگر مین وہین رہتا تو اس سے زیادہ تر حال معلوم ہوتا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ایک وقت ایسا تھا کہ سوا ذات پاک کی کوئی چیز نتھی نہ عرش نہ پانی نہ لوح محفوظ نہ آسمان نہ زمین بعد اوسکے خدا نے عرش کو پانی پر رکھا اور لوح محفوظ مین جو کچھ اس عالم مین کرنا منظور تھا سو لکھا اوسکے بعد آسمان اور زمین کو بنایا اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ یہ جو یونانی حکیم کہتے ہین کہ آسمان اور زمین قدیم ہین سو غلط بات ہے آدمی کی عقل ناقص اسکو نہین سمجھ سکتی

۱۷۰۱ نبی معصوم کے فرمانے پر اعتقاد کرنا چاہیے **ق** ابو ھریرۃ کَانَتِ امْرَأَتَانِ مَعَهُمَا ابْنَاهُمَا جَاءَ الذِّئْبُ فَذَهَبَ بِابْنِ إِحْدَاهُمَا فَقَالَتْ لِصَاحِبَتِهَا

إِنَّمَا ذَهَبَ بِابْنِكِ وَقَالَتِ الْأُخْرَى إِنَّمَا ذَهَبَ بِابْنِكِ فَتَحَاكَمَتَا إِلَى دَاوُدَ فَقَضَى بِهِ لِلْكُبْرَى فَخَرَجَتَا عَلَى سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ فَأَخْبَرَتَاهُ

فَقَالَ ائْتُونِي بِالسِّكِّينِ أَشُقُّهُ بَيْنَهُمَا فَقَالَتِ الصُّغْرَى لَا تَفْعَلْ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ هُوَ ابْنُهَا فَقَضَى بِهِ لِلصُّغْرَى بخاری اور مسلم مین

ابوہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ دو عورتین تھین اونکے ساتھ اونکے دو بیٹے تھے بھیڑیا آیا سو ایک عورت کے بیٹے کو لیگیا تو وہ عورت اپنی ساتھی عورت سے کہنے لگی

کہ تیرے ہی بیٹے کو بھیڑیا لیگیا اور دوسری عورت نے کہا کہ تیرے ہی بیٹے کو بھیڑیا لیگیا ہے سو وے دونون داود عم کے پاس قصہ فیصل کروانے کو آئین سو اونھون نے وہ لڑکا بڑی

عورت کو دلوایا سو وے دونون نکلین سلیمان بن داود کے پاس آئین اور اونسے حال کہا تو سلیمان نے کہا کہ چھری مجکو دو تاکہ مین اس لڑکے کو آدھا آدھا کاٹ کر ان

دونون عورتونکو دون تو چھوٹی عورت نے کہا خدا تجھپر رحم کرے یہ کرو وہ لڑکا اوس بڑی عورت کا ہے یعنی اب مین دعوی نہین کرتی دوسری کو دیجیے تو سلیمان نے

وہ لڑکا چھوٹی عورت کو دلایا **ف** حضرت سلیمان نے چھوٹی عورت کو اسواسطے دلایا کہ اوسکو درد آیا اور اوسنے لڑکے کا کاٹنا گوارا نکیا تو معلوم ہوا کہ وہ لڑکا

اوسی کا تھا اور اگر بڑی عورت کا لڑکا ہوتا تو وہ اوسکے کاٹنے پر راضی نہوتی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب گواہ نہون تو حاکم کو لازم ہے کہ قرائن اور قیاس پر

۱۷۰۲ پر عمل کرے **ق** ابو سعید كَانَتِ امْرَأَةٌ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ قَصِيرَةٌ تَمْشِي مَعَ امْرَأَتَيْنِ طَوِيلَتَيْنِ فَاتَّخَذَتْ رِجْلَيْنِ مِنْ خَشَبٍ وَخَاتَمًا

مِنْ ذَهَبٍ مُطْبَقًا ثُمَّ حَشَتْهُ مِسْكًا وَهُوَ أَطْيَبُ الطِّيبِ فَمَرَّتْ بَيْنَ الْمَرْأَتَيْنِ فَلَمْ يَعْرِفُوهَا فَقَالَتْ بِيَدِهَا هٰكَذَا

وَنَفَضَ شُعْبَةُ يَدَهُ مسلم مین ابو سعید رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بنی اسرائیل کی قوم مین ایک ٹھگنی عورت تھی چلا کرتی تھی وہ لمبی عورتون کے

ساتھ سو اوسنے لکڑی کی دو کھڑاون بنا کر پہنی اور سونے کی خول دار انگوٹھی بنائی پھر اوسکو مشک سے بھرا اور وہ تو بڑی عمدہ خوشبو ہے سو چلی دو عورتون کے

درمیان تو لوگون نے اوسکو نہ پہچانا سو اوسنے اپنے ہاتھ سے یون اشارہ کیا اس حدیث کے ایک راوی نے جسکا شعبہ نام ہے اوسنے اپنا ہاتھ جھاڑا یعنی اوس عورت کے اشارہ

کرنیکی مثال دی **ف** عورت نے کھڑاون اسواسطے پہنی تاکہ لمبی معلوم ہو اور مشک کو اسواسطے لوگون کی طرف جھاڑا تاکہ خوشبو سے لوگ اوسکی طرف متوجہ ہون اس

۱۷۰۳ حدیث مین اشارہ ہے کہ جب باطن خراب ہو تو ظاہر کی بناوٹ کچھ حقیقت نہین **خ م** ابو ھریرۃ كَانَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ تَسُوسُهُمُ الْأَنْبِيَاءُ كُلَّمَا هَلَكَ نَبِيٌّ

خَلَفَهُ نَبِيٌّ وَإِنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي وَسَيَكُونُ خُلَفَاءُ فَيَكْثُرُونَ قَالُوا فَمَا تَأْمُرُنَا قَالَ فُوا بِبَيْعَةِ الْأَوَّلِ فَالْأَوَّلِ أَعْطُوهُمْ حَقَّهُمْ

فَإِنَّ اللّٰهَ سَائِلُهُمْ عَمَّا اسْتَرْعَاهُمْ بخاری مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تھے بنی اسرائیل کہ اون مین حکومت اور ریاست کرتے تھے پیغمبر جب

ایک پیغمبر وفات پاتا تھا تو دوسرا پیغمبر اوسکے مقام پر قائم ہوتا تھا اور میرے بعد تو کوئی پیغمبر نہین اور عنقریب خلیفے اور بادشاہ ہونگے تو بہت ہونگے اصحاب نے کہا سو ہمکو آپ کیا

حکم کرتے ہین حضرت نے فرمایا کہ قول پورا کرو اول حاکم سے پھر دوسرے سے اونکا حق ادا کرو سو مقرر خدا اونسے پوچھنے والا ہے اونکی رعیت کے حال سے **ف** یعنی انتظام اور صلاح عالم مین

حاکم کر نہیں ہو سکتو اگلی امتوں میں تو پیغمبروں سے انتظام ہوتا تھا اس امت میں خلیفوں سے ہوگا اسواسطے انکی اطاعت مسلمانوں پر واجب ہے اگر حاکم کچھ رعیت کے حق میں قصور کریگا تو اوس سے خدا سمجھ لیگا

۱۴۰۴ ق ابو ہریرۃ كَانَتْ بَنُوْ إِسْرَائِيْلَ يَغْتَسِلُوْنَ عُرَاةً يَنْظُرُ بَعْضُهُمْ إِلٰى سَوْأَةِ بَعْضٍ وَكَانَ مُوْسٰى يَغْتَسِلُ وَحْدَهٗ فَقَالُوْا وَاللّٰهِ مَا يَمْنَعُ مُوْسٰى أَنْ يَغْتَسِلَ مَعَنَا إِلَّا أَنَّهٗ آدَرُ قَالَ فَذَهَبَ مَرَّةً يَغْتَسِلُ فَوَضَعَ ثَوْبَهٗ عَلَى الْحَجَرِ فَفَرَّ الْحَجَرُ بِثَوْبِهٖ قَالَ فَجَمَحَ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ بِإِثْرِهٖ يَقُوْلُ ثَوْبِيْ حَجَرُ ثَوْبِيْ حَجَرُ حَتّٰى نَظَرَتْ بَنُوْ إِسْرَائِيْلَ إِلٰى سَوْأَةِ مُوْسٰى فَقَالُوْا وَاللّٰهِ مَا بِمُوْسٰى مِنْ بَأْسٍ فَقَامَ الْحَجَرُ حَتّٰى نُظِرَ إِلَيْهِ قَالَ فَأَخَذَ ثَوْبَهٗ فَطَفِقَ بِالْحَجَرِ ضَرْبًا بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تھے بنی اسرائیل ننگے نہاتے تھے ایک دوسرے کی شرمگاہ کو دیکھتا تھا اور موسیٰ تنہا نہاتے تھے تو بنی اسرائیل نے کہا کہ موسیٰ ہمارے ساتھ اسواسطے نہیں نہاتا ہے کہ اوسکو فوطے کی بیماری ہے حضرتؐ نے فرمایا تو موسیٰ ایکبار نہانے کو گئے تو اپنے کپڑے پتھر پر رکھے تو لیکر بھاگا پتھر انکے کپڑے کو تو موسیٰ علیہ السلام اوسکے پیچھے دوڑے کہتے ہوئے میرے کپڑے چھوڑ اے پتھر میرے کپڑے چھوڑ اے پتھر یہاں تک کہ بنی اسرائیل نے موسیٰ کی شرمگاہ کو دیکھ لیا تو کہنے لگے کہ موسیٰ کو تو کوئی عیب یا بیماری نہیں ہے تب پتھر ٹھیرا ہو گیا یہاں تک کہ موسیٰ کی طرف خوب نظر کر چکے حضرتؐ نے فرمایا پھر موسیٰ نے اپنا کپڑا لیا پھر پتھر کو مارنے لگے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو اہل حق پر تہمت باندھتا ہے خدا اوسکو شرمندہ کرتا ہے اور معلوم ہوا کہ ننگے نہانا علیحدہ درست ہے

۱۴۰۵ ق ابو ہریرۃ كَانَ جُرَيْجٌ رَجُلًا عَابِدًا فَاتَّخَذَ صَوْمَعَةً وَكَانَ فِيْهَا فَأَتَتْهُ أُمُّهٗ وَهُوَ يُصَلِّيْ فَقَالَتْ يَا جُرَيْجُ فَقَالَ يَا رَبِّ أُمِّيْ وَصَلَاتِيْ فَأَقْبَلَ عَلٰى صَلَاتِهٖ فَانْصَرَفَتْ فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ أَتَتْهُ وَهُوَ يُصَلِّيْ فَقَالَتْ يَا جُرَيْجُ فَقَالَ يَا رَبِّ أُمِّيْ وَصَلَاتِيْ فَأَقْبَلَ عَلٰى صَلَاتِهٖ فَانْصَرَفَتْ فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ أَتَتْهُ فَقَالَتْ يَا جُرَيْجُ فَقَالَ يَا رَبِّ أُمِّيْ وَصَلَاتِيْ فَأَقْبَلَ عَلٰى صَلَاتِهٖ فَقَالَتِ اللّٰهُمَّ لَا تُمِتْهُ حَتّٰى يَنْظُرَ إِلٰى وُجُوْهِ الْمُوْمِسَاتِ فَتَذَاكَرَ بَنُوْ إِسْرَائِيْلَ جُرَيْجًا وَعِبَادَتَهٗ وَكَانَتِ امْرَأَةٌ بَغِيٌّ يُتَمَثَّلُ بِحُسْنِهَا فَقَالَتْ إِنْ شِئْتُمْ لَأَفْتِنَنَّهٗ لَكُمْ قَالَ فَتَعَرَّضَتْ لَهٗ فَلَمْ يَلْتَفِتْ إِلَيْهَا فَأَتَتْ رَاعِيًا كَانَ يَأْوِيْ إِلٰى صَوْمَعَتِهٖ فَأَمْكَنَتْهُ مِنْ نَفْسِهَا فَوَقَعَ عَلَيْهَا فَحَمَلَتْ فَلَمَّا وَلَدَتْ قَالَتْ هُوَ مِنْ جُرَيْجٍ فَأَتَوْهُ فَاسْتَنْزَلُوْهُ وَهَدَمُوْا صَوْمَعَتَهٗ وَجَعَلُوْا يَضْرِبُوْنَهٗ فَقَالَ مَا شَأْنُكُمْ فَقَالُوْا زَنَيْتَ بِهٰذِهِ الْبَغِيِّ فَوَلَدَتْ مِنْكَ فَقَالَ أَيْنَ الصَّبِيُّ فَجَاءُوْا بِهٖ فَقَالَ دَعُوْنِيْ حَتّٰى أُصَلِّيَ فَصَلّٰى فَلَمَّا انْصَرَفَ أَتَى الصَّبِيَّ فَطَعَنَ فِيْ بَطْنِهٖ وَقَالَ يَا غُلَامُ مَنْ أَبُوْكَ قَالَ فُلَانٌ الرَّاعِيْ قَالَ فَأَقْبَلُوْا عَلٰى جُرَيْجٍ فَجَعَلُوْا يُقَبِّلُوْنَهٗ وَيَتَمَسَّحُوْنَ بِهٖ وَقَالُوْا نَبْنِيْ لَكَ صَوْمَعَتَكَ مِنْ ذَهَبٍ قَالَ لَا أَعِيْدُوْهَا مِنْ طِيْنٍ كَمَا كَانَتْ فَفَعَلُوْا وَبَيْنَا صَبِيٌّ يَرْضَعُ مِنْ أُمِّهٖ فَمَرَّ رَجُلٌ رَاكِبٌ عَلٰى دَابَّةٍ فَارِهَةٍ وَشَارَةٍ حَسَنَةٍ فَقَالَتْ أُمُّهُ اللّٰهُمَّ اجْعَلِ ابْنِيْ مِثْلَ هٰذَا فَتَرَكَ الثَّدْيَ وَأَقْبَلَ إِلَيْهِ فَنَظَرَ إِلَيْهِ فَقَالَ اللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْنِيْ مِثْلَهٗ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلٰى ثَدْيِهٖ فَجَعَلَ يَرْتَضِعُ قَالَ فَكَأَنِّيْ أَنْظُرُ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَحْكِيْ ارْتِضَاعَهٗ بِإِصْبَعِهِ السَّبَّابَةِ فِيْ فَمِهٖ فَجَعَلَ يَمُصُّهَا قَالَ وَمَرُّوْا بِجَارِيَةٍ وَهُمْ يَضْرِبُوْنَهَا وَيَقُوْلُوْنَ زَنَيْتِ سَرَقْتِ وَهِيَ تَقُوْلُ حَسْبِيَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ فَقَالَتْ أُمُّهُ اللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلِ ابْنِيْ مِثْلَهَا فَتَرَكَ الرَّضَاعَ وَنَظَرَ إِلَيْهَا فَقَالَ اللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ

مِثْلَهَا فَهُنَاكَ تَرَاجَعَا الْحَدِيثَ فَقَالَتْ أُمُّهُ حَلْقَى مَرَّ رَجُلٌ حَسَنُ الْهَيْئَةِ فَقُلْتُ اللّٰهُمَّ اجْعَلِ ابْنِي مِثْلَهُ فَقُلْتَ اللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْنِي مِثْلَهُ وَمَرُّوا بِهٰذِهِ الْأَمَةِ وَهُمْ يَضْرِبُونَهَا وَيَقُولُونَ زَنَيْتِ سَرَقْتِ فَقُلْتُ اللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلِ ابْنِي مِثْلَهَا فَقُلْتَ اللّٰهُمَّ اجْعَلْنِي مِثْلَهَا قَالَ إِنَّ ذَاكَ الرَّجُلَ كَانَ جَبَّارًا فَقُلْتُ اللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْنِي مِثْلَهُ وَإِنَّ هٰذِهِ يَقُولُونَ لَهَا زَنَيْتِ وَلَمْ تَزْنِ وَسَرَقْتِ وَلَمْ تَسْرِقْ فَقُلْتُ اللّٰهُمَّ اجْعَلْنِي مِثْلَهَا بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جریج ایک عابد مرد تھا سو اوسنے ایک عبادت خانہ بنایا اور اوسی مین رہتا تھا سو اوسکے پاس اوسکی ما آئی اور وہ نماز پڑھ رہا تھا سو اوسکی ما نے پکارا کہ ای جریج تو اوسنے کہا کہ ای رب میری ما پکارتی ہے اور مین نماز مین ہون سو وہ اپنی نماز ہی مین متوجہ رہا تو اوسکی ما پھر گئی جب دوسرا دن ہوا تو اوسکی ما پاس اوسکے آئی اور وہ نماز مین تھا سو اوسنے پکارا کہ اے جریج تو اوسنے کہا ای رب میری ما پکارتی ہے اور مین نماز مین ہون سو وہ نماز ہی مین متوجہ رہا تو اوسکی ما پلٹ آئی جب تیسرا دن ہوا تو اوسکے پاس پھر آئی سو اوسنے پکارا کہ اے جریج تو اوسنے کہا کہ اے رب میری ما پکارتی ہے اور مین نماز مین ہون سو وہ اپنی نماز ہی مین متوجہ رہا تو اوسکی ما نے یون کہا کہ الٰہی اوسکو مت ماریو جبتک کہ یہ بدکار عورتون کا مونہہ نہ دیکھ لیوے سو بنی اسرائیل جریج کے اور اوسکی عبادت کے آپس مین ذکر کرنے لگے اور ایک بدکار عورت تھی جسکی خوبصورتی ضرب المثل تھی سو اوسنے بنی اسرائیل سے کہا کہ اگر تم چاہو تو مین جریج کو بلا مین تمھاری خاطر سے گرفتار کر دون سو وہ عورت اوسکے سامنے آئی تو جریج نے اوسکی طرف کچھ التفات نکیا تو وہ چرانے والے پاس آئی اور وہ اوسکی عبادت خانے پاس ٹھہرتا تھا سو اوس عورت نے اوسکو اپنی ذات پر قادر کیا سو اوسنے اوس سے صحبت کی تو اوسکے پیٹ رہ گیا سو وہ جب جنی تو اوس عورت نے کہا کہ یہ لڑکا جریج کا ہے تو لوگ اوسکے پاس آئے اور اوسکو اوسکے عبادت خانے سے اوتارا اور اوسکا عبادتخانہ ڈھا دیا اور اوسکو مارنے لگے سو جریج نے کہا کہ کیا حال ہے تمھارا یعنی کیون مجھے مارتے ہو سو اونھون نے کہا کہ تونے اس بدکار سے زنا کیا سو وہ تیرے نطفے سے لڑکا جنی ہے تو اوسنے کہا وہ لڑکا کہان ہے سو اوسکو لے آئے تو جریج نے کہا مجھے چھوڑو تا کہ مین نماز پڑھ لون پھر جب وہ نماز پڑھ چکا وہی لڑکا سامنے لایا گیا سو جریج نے اوسکے پیٹ مین ٹھوکا دیا اور کہا اے لڑکے تیرا کون باپ ہے لڑکے نے کہا کہ فلانا چرانیوالا میرا باپ ہے حضرت نے فرمایا پھر تو لوگ جریج پر جھکے تو اوسکو چومنے چاٹنے لگے اور کہا کہ ہم تیرے واسطے تیرا عبادت خانہ سونے سے بنا دینگے جریج نے کہا کہ نہین اوسی طرح کا مٹی سے بنا دو جیسے آگے تھا سو اونھون نے بنا دیا اور کسی زمانے مین ایک لڑکا اپنی ما کا دودھ پیتا تھا تو ایک مرد نکلا عمدہ سواری پر ستھری پوشاک والا سو اوسکی ما نے کہا کہ الٰہی میرے بیٹے کو اس مرد کے برابر کر دیجیو تو لڑکے نے چھاتی چھوڑ دی اور اوس مرد کی طرف متوجہ ہوا سو اوسکو دیکھا تو یون کہا کہ الٰہی مجھکو ایسا نہ کیجیو پھر اپنی ما کی چھاتی پر جھکا سو دودھ پینے لگا ابو ہریرہ نے کہا کہ گویا مین حضرت کو دیکھ رہا ہون اور حضرت اوس لڑکے کے دودھ پینے کی نقل کرتے تھے اس طرح پر کہ کلمے کی اونگلی اپنے مونہہ مین ڈال کے چوستے تھے حضرت نے فرمایا اور لوگ ایک لونڈی کو لیکے نکلے اور اوسکو مارتے تھے اور کہتے تھے تونے حرام کیا تونے چوری کی اور وہ کہتی تھی کہ مجکو اللہ کفایت کرتا ہے اور وہی اچھا وکیل ہے تو اوس لڑکے کی ما نے کہا الٰہی میرے بیٹے کو اس لونڈی کے برابر کیجیو سو اوس لڑکے نے

دودھ پینا چھوڑا اور اوس لونڈی کی طرف دیکھا تو کہا الٰہی مجھکو ایسا ہی کیجیو تو اوسی جگہ اوسے بیچ مین گفتگو ہوئی تو اوسکی سر مونڈی ماں نے کہا کہ ابھی صورت کا ایک مرد گذرا میں نے کہا کہ الٰہی میرے بیٹے کو ایسا کرے سو تو نے کہا کہ الٰہی مجھکو ایسا نکرنا اور لوگ ایک لونڈی کو لیکر نکلے اور مارے اوسکو مارتے تھے اور کہتے تھے تو نے حرام کیا چوری کی تو میں نے کہا کہ الٰہی مت میرے بیٹے کو ایسا کیجیو سو تو نے کہا کہ الٰہی مجھکو ایسا ہی کیجیو لڑکے نے کہا کہ مقرر وہ مرد ظالم تھا سو میں نے کہا کہ الٰہی مجھکو ویسا نکرنا اور البتہ اس لونڈی کو کہتے ہیں کہ تو نے حرام کیا اور حال آنکہ اوسنے حرام نہیں کیا اور کہتے ہیں کہ تو نے چوری کی اور حال آنکہ اوسنے چوری نہیں کی تو میں نے کہا کہ الٰہی مجھکو ویسا ہی کرنا **ف** ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ سوا تین لڑکون کے کوئی لڑکا گود میں نہیں بولا ایک عیسیٰ بن مریم پھر حدیث فرمائی

۵۰۶ | **قالہ** سلمۃ بن الاکوع کان خیر فرساننا الیوم ابو قتادۃ وخیر رجالتنا سلمۃ **ق** سلمۃ بن الاکوع اور دو لڑکون کا ذکر فرمایا تو تینون لڑکون کا بولنا ثابت ہوا منصرفہ من ذی قرد بخاری اور مسلم مین سلمہ بن اکوع رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمارے سوارون مین بہتر سوار آج ابو قتادہ ہے اور ہمارے پیادون مین بہتر پیادہ سلمہ ہے یہ حضرت نے ذی قرد سے پلٹتے ہوئے فرمایا **ف** ذی قرد ایک چشمہ ہے یا کانون کا نام ہے ابو قتادہ اور سلمہ انصاری صحابی ہیں حضرت نے اونکی بہادری اور اوستادی کی تعریف فرمائی

۵۰۷ | **ق** ابو ہریرۃ کان رجل یداین الناس فکان یقول لفتاہ اذا اتیت معسرا فتجاوز عنہ لعل اللہ یتجاوز عنا قال فلقی اللہ فتجاوز عنہ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ایک مرد تھا کہ لوگون کو قرض دیا کرتا تھا تو اپنے غلام کو یون کہا کرتا تھا کہ جب تو محتاج پاس جاتا تو اوس سے درگذر کرنا یعنی سختی سے تقاضا نکرنا شاید کہ خدا ہم سے بھی درگذر کرے حضرت نے فرمایا پھر وہ مرگیا خدا سے ملا تو خدا نے اوس سے درگذر کی **ف** یعنی عذاب کیا اوسپر عذاب نکیا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو خلقت کو تنگ نہیں کرتا خدا اوسکو بھی نہیں تنگ کرتا

۵۰۸ | **ھ** ابو ہریرۃ کان زکریا نجارا مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ زکریا بڑھئی کا کام کرتے تھے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کسب اور پیشہ کرنا کچھ عیب کی بات نہیں بلکہ پیشہ وری اور حق مین بہتر ہے تا کہ اپنے اہل و عیال کی خبر گیری کرے اور سوال کی ذلت سے بچے

۵۰۹ | **ق** عائشۃ کان عذابا یبعثہ اللہ علی من یشاء من عبادہ فجعلہ اللہ رحمۃ للمؤمنین ما من عبد یکون فی بلدۃ یکون فیہ ویمکث فیہ لا یخرج من البلدۃ صابرا محتسبا یعلم انہ لا یصیبہ الا ما کتب اللہ لہ الا کان لہ مثل اجر شہید **قالہ** لعائشۃ حین سالتہ عن الطاعون بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ وبا عذاب تھا کہ خدا اوسکو بھیجتا تھا جسپر کہ چاہتا تھا اپنے بندون سے سو خدا نے اوس وبا کو ایمانداروں کے واسطے رحمت کر ڈالا جو بندہ کہ کسی شہر میں ہو اور اوسمین وبا پڑی ہو اور وہ وہین ٹھہرا ہے نہ نکلے شہر سے مضبوط ہے ثواب کی امید رکھے جانتا ہو کہ وبا کا صدمہ بدون تقدیر الٰہی کے اوسکو نہ پہنچیگا تو اوسکو شہید کے برابر ثواب ملیگا حضرت نے یہ حدیث حضرت عائشہ رض سے فرمائی جب اونھون نے حضرت سے وبا کا حال پوچھا **ف** یعنی اگلی امت پر وبا عذاب تھی اور امت محمدی پر رحمت ہے جو کوئی وبا مین صبر کرے شہر سے نہ نکلے تقدیر کا اعتقاد رکھے اور وبا کے صدمے سے وہ مر جاوے

تو وہ شخص شہیدوں مین لکھا جاویگا جس شہر مین وبا پڑے وہان سے لوگونکو وہان سے نکلنا درست نہین اور غیر شہر والون کو اوس شہر مین آنا نچاہیے ق

جُنْدُبُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ کَانَ فِیْمَنْ کَانَ قَبْلَکُمْ رَجُلٌ بِہٖ جُرْحٌ فَجَزِعَ فَاَخَذَ سِکِّیْنًا فَحَزَّ بِہَا یَدَہٗ فَمَا رَقَأَ الدَّمُ حَتّٰی مَاتَ قَالَ اللّٰہُ

تَعَالٰی بَادَرَنِیْ عَبْدِیْ بِنَفْسِہٖ فَحَرَّمْتُ عَلَیْہِ الْجَنَّۃَ بخاری اور مسلم مین جندب بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تم سے اگلی امت مین ایک مرد تھا

اوسکے ایک زخم تھا سو وہ سہ نسکا تو اونے چھری کو لیا اور اوس سے اپنا ہاتھ کاٹ ڈالا تو خون نہ بند ہوا یہان تک کہ مرگیا حق تعالی نے فرمایا کہ میرے بندہ نے اپنی

جان دینے مین مجھپر جلدی کی سو اوسپر بہشت حرام کی ق اَبُوْ سَعِیْدٍ کَانَ فِیْمَنْ کَانَ قَبْلَکُمْ رَجُلٌ قَتَلَ تِسْعَۃً وَّتِسْعِیْنَ نَفْسًا فَسَأَلَ

عَنْ اَعْلَمِ اَھْلِ الْاَرْضِ فَدُلَّ عَلٰی رَاھِبٍ فَاَتَاہُ فَقَالَ اِنَّہٗ قَتَلَ تِسْعَۃً وَّتِسْعِیْنَ نَفْسًا فَھَلْ لَہٗ مِنْ تَوْبَۃٍ فَقَالَ لَا فَقَتَلَہٗ فَکَمَّلَ

بِہٖ مِائَۃً ثُمَّ سَأَلَ عَنْ اَعْلَمِ اَھْلِ الْاَرْضِ فَدُلَّ عَلٰی رَجُلٍ عَالِمٍ فَقَالَ اِنَّہٗ قَتَلَ مِائَۃَ نَفْسٍ فَھَلْ لَہٗ مِنْ تَوْبَۃٍ فَقَالَ نَعَمْ وَمَنْ یَّحُوْلُ

بَیْنَہٗ وَبَیْنَ التَّوْبَۃِ اِنْطَلِقْ اِلٰی اَرْضِ کَذَا وَکَذَا فَاِنَّ بِھَا اُنَاسًا یَّعْبُدُوْنَ اللّٰہَ فَاعْبُدِ اللّٰہَ مَعَھُمْ وَلَا تَرْجِعْ اِلٰی اَرْضِکَ فَاِنَّھَا

اَرْضُ سَوْءٍ فَانْطَلَقَ حَتّٰی اِذَا نَصَفَ الطَّرِیْقَ اَتَاہُ الْمَوْتُ فَاخْتَصَمَتْ فِیْہِ مَلٰٓئِکَۃُ الرَّحْمَۃِ وَمَلٰٓئِکَۃُ الْعَذَابِ فَقَالَتْ مَلٰٓئِکَۃُ الرَّحْمَۃِ

جَآءَ تَائِبًا مُّقْبِلًا بِقَلْبِہٖ اِلَی اللّٰہِ وَقَالَتْ مَلٰٓئِکَۃُ الْعَذَابِ اِنَّہٗ لَمْ یَعْمَلْ خَیْرًا قَطُّ فَاَتَاھُمْ مَلَکٌ فِیْ صُوْرَۃِ اٰدَمِیٍّ فَجَعَلُوْہُ بَیْنَھُمْ فَقَالَ قِیْسُوْا

مَا بَیْنَ الْاَرْضَیْنِ فَاِلٰی اَیَّتِھِمَا کَانَ اَدْنٰی فَھُوَ لَہٗ فَقَاسُوْا فَوَجَدُوْہُ اَدْنٰی اِلَی الْاَرْضِ الَّتِیْ اَرَادَ فَقَبَضَتْہُ مَلٰٓئِکَۃُ الرَّحْمَۃِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ فَاَوْحَی

اللّٰہُ اِلٰی ھٰذِہٖ اَنْ تَبَاعَدِیْ وَاِلٰی ھٰذِہٖ اَنْ تَقَرَّبِیْ وَقَالَ الْبُخَارِیُّ فَنَاءَ بِصَدْرِہٖ نَحْوَھَا بخاری اور مسلم مین ابو سعید رضی اللہ تعالی

عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تم سے اگلی امت مین ایک مرد تھا کہ اوس نے ننانوے جان کو قتل کیا تھا تو اوس نے لوگون سے پوچھا کہ روی زمین پر بہت

بڑا عالم کون ہے سو اوسکو درویش بتلایا گیا یعنی لوگون نے کہا کہ فلانا درویش بڑا عالم ہے تو اوسکے پاس گیا سو اوس نے کہا کہ اوس شخص نے ننانوے

جان کو قتل کیا ہے اوسکی توبہ قبول ہوگی تو اوس درویش نے کہا کہ تیری توبہ مقبول نہین تو اوس نے اوس درویش کو قتل کیا سو اوس نے اوسکو قتل کر

کے سو کو پورا کیا پھر اوس شخص نے لوگون سے پوچھا کہ جہان مین بڑا عالم کون ہے تو اوسکو ایک عالم مرد بتایا گیا یعنی لوگون نے کہا کہ فلانا مرد بڑا عالم

ہے سو اوس نے کہا کہ اوس شخص نے سو جان کو مارا ہے سو کیا اوسکی توبہ مقبول ہو سکتی ہے تو اوس عالم نے کہا کہ ہان اور کون شخص گنہگار اور توبہ کے

درمیان حائل ہو سکتا ہے یعنی توبہ کا کوئی مانع نہین تو فلانی فلانی زمین کی طرف جا کیونکہ وہان چند لوگ ہین کہ خدا کی عبادت کرتے ہین سو تو بھی

خدا کی عبادت کر اونکے ساتھ اور نہ پلٹیو اپنی زمین کی طرف اسواسطے کہ وہ بری زمین ہے سو وہ شخص اوسطرف کو چلا یہان تک کہ جب آدھی راہ

چل گیا تو اوسکو موت نے لیا تو جھگڑنے لگے اوسمین رحمت کے فرشتے اور عذاب کے فرشتے سو رحمت کے فرشتے کہنے لگے کہ یہ شخص توبہ کرکے آیا ہے اپنے دل سے

۱۵۱ آپ کشی
۱۵۲ توبہ
ملائکہ

خدا کی طرف متوجہ ہوکر اور عذاب کے فرشتون نے کہا کہ اسنے کبھی ایک نیک کام بھی نہین کیا تو اونکے پاس ایک فرشتہ آدمی کی صورت پر آیا تو فرشتون نے
اوسکو اپنے درمیان پنچ مقرر کیا تو اوسنے کہا کہ دونون زمینونکی مسافت کو ناپو سو یہ شخص جس زمین کی طرف زیادہ تر نزدیک ہو سو اوسی کے لائق ہی تو فرشتون نے ناپا تو
اوسکو اوسی زمین کیطرف نزدیک تر پایا جدہر کا اوسنے ارادہ کیا تھا تو اوسکو رحمت کے فرشتون نے لیا اور دوسری روایت یون ہے کہ خدا نے گناہ کی زمین کیطرف حکم
بھیجا کہ تو دور ہوجا اور عبادت کی زمین کو حکم ہوا کہ تو قریب ہوجا اور بخاری نے روایت کی ہی کہ وہ شخص اپنی چھاتی کے بھل توبہ کی زمین کی طرف سرکا
یعنی مرنے کے وقت دونون زمین کے بیچ مین برابر تھا چھاتی سے سرک کر اودہر قریب ہوگیا **ف** اس حدیث سے کئی عمدہ فائدے ثابت ہوے ایک یہ کہ گناہ کبیرہ سے
توبہ کرنا مقبول ہے دوسرے یہ کہ جہان گناہ کیا ہو اوس سے ہجرت کرنا مستحب ہے تاکہ بد یارون کی صحبت چھٹ اوسکو بلا مین نہ ڈالے تیسرے یہ کہ فرشتونکو علم غیب نہین اگر
اونکو علم غیب ہوتا تو عذاب کے فرشتے نہ بحث کرتے چوتھے یہ کہ مدعی اور مدعا علیہ کو پنچایت کرنا درست ہے پانچوین یہ کہ رحمت الٰہی کی کچھ حد نہین اور ہر عہد کے خالص
والے توبہ کی اور مہر دریا رحمت اور مغفرت جوش مین آیا ۱۲

ھ صُہیب کَانَ مَلِکٌ فِیمَنْ کَانَ قَبْلَکُمْ وَکَانَ لَهٗ سَاحِرٌ فَلَمَّا کَبِرَ قَالَ لِلْمَلِکِ اِنِّی قَدْ
کَبِرْتُ فَابْعَثْ اِلَیَّ غُلَامًا اُعَلِّمْهُ السِّحْرَ فَبَعَثَ اِلَیْهِ غُلَامًا یُعَلِّمُهٗ فَکَانَ فِی طَرِیْقِهٖ اِذَا سَلَکَ رَاهِبٌ فَقَعَدَ اِلَیْهِ وَسَمِعَ کَلَامَهٗ
فَاَعْجَبَهٗ فَکَانَ اِذَا اَتَی السَّاحِرَ مَرَّ بِالرَّاهِبِ وَقَعَدَ اِلَیْهِ فَاِذَا اَتَی السَّاحِرَ ضَرَبَهٗ فَشَکٰی ذٰلِکَ اِلَی الرَّاهِبِ فَقَالَ اِذَا خَشِیْتَ السَّاحِرَ
فَقُلْ حَبَسَنِیْ اَهْلِیْ وَاِذَا خَشِیْتَ اَهْلَکَ فَقُلْ حَبَسَنِی السَّاحِرُ فَبَیْنَمَا هُوَ کَذٰلِکَ اِذْ اَتٰی عَلٰی دَابَّةٍ عَظِیْمَةٍ قَدْ حَبَسَتِ النَّاسَ
فَقَالَ الْیَوْمَ اَعْلَمُ السَّاحِرُ اَفْضَلُ اَمِ الرَّاهِبُ اَفْضَلُ فَاَخَذَ حَجَرًا فَقَالَ اللّٰهُمَّ اِنْ کَانَ اَمْرُ الرَّاهِبِ اَحَبَّ اِلَیْکَ مِنْ اَمْرِ السَّاحِرِ فَاقْتُلْ
هٰذِهِ الدَّابَّةَ حَتّٰی یَمْضِیَ النَّاسُ فَرَمَاهَا فَقَتَلَهَا وَمَضَی النَّاسُ فَاَتَی الرَّاهِبَ فَاَخْبَرَهٗ فَقَالَ لَهُ الرَّاهِبُ اَیْ بُنَیَّ اَنْتَ الْیَوْمَ
اَفْضَلُ مِنِّیْ قَدْ بَلَغَ مِنْ اَمْرِکَ مَا اَرٰی وَاِنَّکَ سَتُبْتَلٰی فَاِنِ ابْتُلِیْتَ فَلَا تَدُلَّ عَلَیَّ وَکَانَ الْغُلَامُ یُبْرِئُ الْاَکْمَهَ وَالْاَبْرَصَ وَیُدَاوِی
النَّاسَ سَائِرَ الْاَدْوَاءِ فَسَمِعَ جَلِیْسٌ لِلْمَلِکِ کَانَ قَدْ عَمِیَ فَاَتَاهُ بِهَدَایَا کَثِیْرَةٍ فَقَالَ مَا هٰهُنَا لَکَ اَجْمَعُ اِنْ اَنْتَ شَفَیْتَنِیْ قَالَ اِنِّیْ لَا اَشْفِیْ اَحَدًا
اِنَّمَا یَشْفِی اللّٰهُ فَاِنْ اٰمَنْتَ بِاللّٰهِ دَعَوْتُ اللّٰهَ فَشَفَاکَ فَاٰمَنَ بِاللّٰهِ فَشَفَاهُ اللّٰهُ فَاَتَی الْمَلِکَ فَجَلَسَ اِلَیْهِ کَمَا کَانَ یَجْلِسُ فَقَالَ لَهُ الْمَلِکُ
مَنْ رَدَّ عَلَیْکَ بَصَرَکَ قَالَ رَبِّیْ قَالَ وَلَکَ رَبٌّ غَیْرِیْ قَالَ رَبِّیْ وَرَبُّکَ اللّٰهُ فَاَخَذَهٗ فَلَمْ یَزَلْ یُعَذِّبُهٗ حَتّٰی دَلَّ عَلَی الْغُلَامِ فَجِیْءَ
بِالْغُلَامِ فَقَالَ لَهُ الْمَلِکُ اَیْ بُنَیَّ قَدْ بَلَغَ مِنْ سِحْرِکَ مَا تُبْرِئُ الْاَکْمَهَ وَالْاَبْرَصَ وَتَفْعَلُ وَتَفْعَلُ قَالَ فَقَالَ اِنِّیْ لَا اَشْفِیْ اَحَدًا
اِنَّمَا یَشْفِی اللّٰهُ فَاَخَذَهٗ فَلَمْ یَزَلْ یُعَذِّبُهٗ حَتّٰی دَلَّ عَلَی الرَّاهِبِ فَجِیْءَ بِالرَّاهِبِ فَقِیْلَ لَهُ ارْجِعْ عَنْ دِیْنِکَ فَاَبٰی فَدَعَا بِالْمِنْشَارِ فَوُضِعَ
الْمِنْشَارُ فِیْ مَفْرِقِ رَاْسِهٖ فَشَقَّهٗ بِهٖ حَتّٰی وَقَعَ شِقَّاهُ ثُمَّ جِیْءَ بِالْغُلَامِ فَقِیْلَ ارْجِعْ عَنْ دِیْنِکَ فَاَبٰی فَدَفَعَهٗ اِلٰی نَفَرٍ مِّنْ اَصْحَابِهٖ فَقَالَ

اذْهَبُوا بِهِ إِلَى جَبَلِ كَذَا وَكَذَا فَاصْعَدُوا بِهِ الْجَبَلَ فَإِذَا بَلَغْتُمْ ذُرْوَتَهُ فَإِنْ رَجَعَ عَنْ دِينِهِ وَإِلَّا فَاطْرَحُوهُ فَذَهَبُوا بِهِ فَصَعِدُوا
بِهِ الْجَبَلَ فَقَالَ اللَّهُمَّ اكْفِنِيهِمْ بِمَا شِئْتَ فَرَجَفَ بِهِمُ الْجَبَلُ فَسَقَطُوا وَجَاءَ يَمْشِي إِلَى الْمَلِكِ فَقَالَ لَهُ الْمَلِكُ مَا فَعَلَ أَصْحَابُكَ
قَالَ كَفَانِيهِمُ اللَّهُ فَدَفَعَهُ إِلَى نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِهِ فَقَالَ اذْهَبُوا بِهِ فَاحْمِلُوهُ فِي قُرْقُورٍ فَتَوَسَّطُوا بِهِ الْبَحْرَ فَإِنْ رَجَعَ عَنْ دِينِهِ وَإِلَّا فَاقْذِفُوهُ
فَذَهَبُوا بِهِ فَقَالَ اللَّهُمَّ اكْفِنِيهِمْ بِمَا شِئْتَ فَانْكَفَأَتْ بِهِمُ السَّفِينَةُ فَغَرِقُوا وَجَاءَ يَمْشِي إِلَى الْمَلِكِ فَقَالَ لَهُ الْمَلِكُ مَا فَعَلَ
أَصْحَابُكَ قَالَ كَفَانِيهِمُ اللَّهُ فَقَالَ لِلْمَلِكِ إِنَّكَ لَسْتَ بِقَاتِلِي حَتَّى تَفْعَلَ مَا آمُرُكَ بِهِ قَالَ وَمَا هُوَ قَالَ تَجْمَعُ النَّاسَ فِي صَعِيدٍ
وَاحِدٍ وَتَصْلُبُنِي عَلَى جِذْعٍ ثُمَّ خُذْ سَهْمًا مِنْ كِنَانَتِي ثُمَّ ضَعِ السَّهْمَ فِي كَبِدِ الْقَوْسِ ثُمَّ قُلْ بِسْمِ اللَّهِ رَبِّ الْغُلَامِ ثُمَّ
ارْمِنِي فَإِنَّكَ إِنْ فَعَلْتَ ذَلِكَ قَتَلْتَنِي فَجَمَعَ النَّاسَ فِي صَعِيدٍ وَاحِدٍ وَصَلَبَهُ عَلَى جِذْعٍ ثُمَّ أَخَذَ سَهْمًا مِنْ كِنَانَتِهِ
ثُمَّ وَضَعَ السَّهْمَ فِي كَبِدِ الْقَوْسِ ثُمَّ قَالَ بِسْمِ اللَّهِ رَبِّ الْغُلَامِ ثُمَّ رَمَاهُ فَوَقَعَ السَّهْمُ فِي صُدْغِهِ فَوَضَعَ يَدَهُ فِي صُدْغِهِ
فِي مَوْضِعِ السَّهْمِ فَمَاتَ فَقَالَ النَّاسُ آمَنَّا بِرَبِّ الْغُلَامِ آمَنَّا بِرَبِّ الْغُلَامِ آمَنَّا بِرَبِّ الْغُلَامِ فَأُتِيَ الْمَلِكُ فَقِيلَ لَهُ أَرَأَيْتَ مَا
كُنْتَ تَحْذَرُ قَدْ وَاللَّهِ نَزَلَ بِكَ حَذَرُكَ قَدْ آمَنَ النَّاسُ فَأَمَرَ بِالْأُخْدُودِ بِأَفْوَاهِ السِّكَكِ فَخُدَّتْ وَأَضْرَمَ النِّيرَانَ وَقَالَ مَنْ لَمْ
يَرْجِعْ عَنْ دِينِهِ فَأَقْحِمُوهُ فِيهَا أَوْ قِيلَ لَهُ اقْتَحِمْ فَفَعَلُوا حَتَّى جَاءَتِ امْرَأَةٌ وَمَعَهَا صَبِيٌّ لَهَا فَتَقَاعَسَتْ أَنْ تَقَعَ فِيهَا
فَقَالَ لَهَا الْغُلَامُ يَا أُمَّهْ اصْبِرِي فَإِنَّكِ عَلَى الْحَقِّ مسلم میں صہیب سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ تم سے آگے ایک بادشاہ تھا اور اوسکا ایک
جادوگر تھا سو جب وہ بڈھا ہو گیا اوس نے بادشاہ سے کہا کہ میں بڈھا ہو گیا ہوں سو میرے پاس ایک لڑکا بھیج کہ اوسکو میں جادو سکھلاؤں تو بادشاہ نے اوسکے
پاس ایک لڑکا بھیجا کہ اوسکو وہ جادو سکھاتا تھا تو اوس لڑکے کی آمد و رفت کی راہ میں حضرت عیسیٰ کے دین کا ایک درویش تھا تو وہ لڑکا اوسکے
پاس بیٹھتا اور اوسکا کلام سنتا سو اوسکو بھلا معلوم ہوتا سو جب جادوگر پاس جاتا تو درویش کی طرف ہو کر نکلتا اور اوسکی پاس بیٹھتا پھر جب جادوگر کے
پاس جاتا تو جادوگر اوسکو مارتا سو لڑکے نے جادوگر کی مار کا درویش سے گلہ کیا تو درویش نے کہا کہ جب تو جادوگر سے خوف کھاوے تو کہا کر کہ میرے گھر والوں نے مجھے روکا تھا اور جب اپنے گھر والوں سے
ڈرے تو کہا کر کہ جادوگر نے مجھے روکا سو اسی حال میں وہ رہا کرتا تھا کہ ناگاہ وہ ایک بڑے قد والے جانور پر گذرا کہ اوس نے لوگوں کو آمد و رفت سے روکا تھا سو لڑکے نے کہا کہ آج میں دریافت
کرتا ہوں کہ جادوگر افضل ہے یا درویش افضل ہے سو اوس نے ایک پتھر لیا اور کہا الٰہی اگر درویش کا طریقہ تیرے نزدیک پسندیدہ ہو جادوگر کے طریقے سے تو اس جانور کو قتل کر تاکہ
لوگ چلیں پھریں پھر اوسکو مارا اوسکو قتل کیا اور لوگ چلنے پھرنے لگے پھر وہ لڑکا درویش پاس آیا اور اوسکو یہ حال بتلایا تو درویش نے اوس سے کہا اے بیٹا تو
مجھ سے افضل ہے مقرر تیرا مرتبہ یہاں تک پہنچا کہ مجھکو نظر پڑا اور مقرر عنقریب تو آزمایا جاویگا سو اگر تو آزمایا جاوے تو مجھکو نہ بتلائیو اور اوس لڑکے کا یہ حال تھا کہ

کہ اندھے اور کوڑھی کو چنگا کرتا تھا اور لوگون کی علاج کرتا تھا ہر قسم کی بیماری سے تو یہ حال بادشاہ کے ایک مصاحب نے سنا اور وہ اندھا ہوگیا تھا تو اوسکے پاس بہت سے
تحفے لایا اور کہا کہ جو مال کہ یہان ہے وہ تیرے واسطے ہے اگر تو مجھکو چنگا کردیوے لڑکے نے کہا کہ مین کسیکو چنگا نہین کرتا چنگا کرنا تو خدا ہی کا کام ہے سو اگر تو خدا کا ایمان
لاوے تو مین خدا سے دعا کرون تو وہ تجھکو چنگا کردیویگا سو وہ مصاحب خدا کا ایمان لایا تو خدا نے اوسکو چنگا کردیا پھر وہ مصاحب بادشاہ پاس گیا اور اوسکے پاس بیٹھا
جیسا کہ بیٹھا کرتا تھا تو اوس سے بادشاہ نے کہا کہ کسنے تیری آنکھ روشن کردی مصاحب نے کہا کہ میرے مالک نے بادشاہ نے کہا میرے سوا بھی کوئی تیرا مالک ہے مصاحب نے کہا
میرا مالک اور تیرا مالک خدا ہے سو بادشاہ نے اوسکو پکڑا سو ہمیشہ اوسکو مارا کرتا تھا یہان تک کہ اوسنے لڑکے کو بتلا دیا سو وہ لڑکا بلایا گیا تو بادشاہ نے اوس سے کہا ای بیٹا
تیرے جادو کا یہ مرتبہ پہونچا کہ تو اندھے اور کوڑھی کو چنگا کرنے لگا اور تو ایسا کرتا ہے اور ویسا کرتا ہے حضرت نے فرمایا سو اوس لڑکے نے کہا کہ مین کسیکو چنگا نہین کرتا چنگا
تو خدا ہی کرتا ہے سو بادشاہ نے اوس لڑکے کو پکڑا اور ہمیشہ اوسکو مارا کرتا تھا یہان تک کہ اوسنے درویش کو بتلا دیا سو وہ درویش پکڑا آیا اور اوس سے کہا گیا کہ تو پلٹ جا
اپنے دین سے سو اوسنے انکار کی سو بادشاہ نے ایک آرہ منگوایا اور درویش کی چاند پر رکھا اور اوسکو چیر ڈالا یہان تک کہ دو ٹکڑے ہو کر گر پڑا پھر بادشاہ کا مصاحب
بلایا گیا اور اوس سے کہا کہ اپنے دین سے پھر جا سو اوسنے نمانا سو اوسکی چاند پر آرہ رکھا اور اوسکو چیر ڈالا یہانتک کہ دو ٹکڑے ہو کر گر پڑا پھر وہ لڑکا بلایا گیا تو اوس سے کہا
اپنے دین سے پلٹ جا سو اوسنے نمانا سو بادشاہ نے اوسکو اپنے چند مصاحبونکو دیا اور کہا کہ اسکو فلانے پہاڑ کی طرف لیجاؤ اور اوسکو پہاڑ پر چڑھاؤ پھر جب تم
پہاڑ کی چوٹی پر پہونچو سو اگر یہ لڑکا اپنے دین سے پھر جاوے تو بہتر ہے اور نہین تو اوسکو ڈھکیل دو سو وے اوسکو لیگئے اور پہاڑ پر اوسکو چڑھایا تو لڑکے نے کہا کہ
الٰہی مجھکو ان کے شر سے بچا جس طرح سے کہ تو چاہے سو پہاڑ نے اونکو خوب ہلایا اور وے لوگ گر پڑے اور وہ لڑکا بادشاہ پاس چلا آیا سو بادشاہ نے اوس سے کہا
کیا حال ہوا تیرے ساتھیونکا اوسنے کہا خدا نے مجھکو اونکے شر سے بچایا سو بادشاہ نے اوسکو اپنے اور چند مصاحبون کے حوالے کیا اور کہا اسکو لیجاؤ اور اسکو ناؤ پر چڑھاؤ
اور اوسکو دریا کی اندر لیجاؤ سو اگر یہ اپنے دین سے پھر جاوے تو خوب ہے اور نہین تو اسکو دریا مین ڈال دو سو وے لوگ اوسکو لیگئے سو لڑکے نے کہا کہ الٰہی مجھکو انکے شر سے بچا جس طرح
سے کہ تو چاہے سو اونکو لیکر ناؤ اوندھی ہوگئی تو وے لوگ ڈوب گئے اور وہ لڑکا بادشاہ پاس چلا آیا تو بادشاہ نے اوس سے کہا کہ تیرے ساتھیونکا کیا حال ہوا اوسنے
کہا خدا نے مجھکو اونکے شر سے بچایا پھر لڑکے نے بادشاہ سے کہا کہ تو مجھکو نہ مار سکیگا یہان تک کہ تو وہ کام کرے جو مین تجھکو بتلاؤن بادشاہ نے کہا وہ کیا چیز ہے اوسنے
کہا کہ تو سب لوگونکو ایک میدان مین جمع کر اور ایک کھنبے پر مجھکو سولی دے پھر میرے ترکش سے ایک تیر لے پھر تیر کو کمان کے اندر رکھ پھر کہہ کہ خدا کے نام سے جو اس لڑکے کا مالک ہے مارتا ہون پھر
مجھکو تیر مار سو اگر تو یہ کام کریگا تو مجھکو قتل کر سکیگا سو بادشاہ نے سب لوگونکو ایک میدان مین جمع کیا اور اوس لڑکے کو ایک کھنبے پر سولی دیا پھر اوسکے ترکش سے تیر لیا پھر تیر کو کمان کے اندر رکھا پھر کہا خدا کے نام
سے جو اس لڑکے کا مالک ہے مین مارتا ہون پھر اوسکو تیر مارا سو اوسکی کنپٹی پر تیر لگا سو لڑکے نے اپنا ہاتھ اپنی کنپٹی پر تیر کے مقام پر رکھا سو مر گیا تو لوگون نے کہا کہ ہم اس لڑکے کے مالک کا ایمان لائے ہم
اس لڑکے کے رب کا ایمان لائے ہم اس لڑکے کے مالک کا ایمان لائے پھر خواب مین بادشاہ سے کسی نے کہا کہ تو نے دیکھا جسکا تجھکو ڈر تھا خدا کی قسم مقرر تجھپر تیرا ڈر آ پڑا وہ تیرا ڈر آ پڑا البتہ لوگ تو ایمان لاچکے

سو بادشاہ نے خندق کھودنے کا راہون کے ناکون پر حکم دیا سو خندق کھودی گئی اور اوسنے اونکے اندر خوب آگ بھڑکائی اور کہا کہ جو شخص اپنے دین سے نہ پھرے اوسکو خندق مین ڈالدو یا کہ یون کہا جاوے کہ اوسمین گر پڑ سو لوگون نے ویسا ہی کیا یہان تک کہ ایک عورت آئی اور اوسکے ساتھ اوسی کا ایک لڑکا تھا سو وہ عورت پیچھے ہٹی تا کہ خندق مین نگرے تو لڑکے نے اوس سے کہا اے ماں تو صبر کر اسواسطے کہ تو حق دین پر ہے **ف** اس حدیث مین اہل حق اور اہل باطل اور صبر کی فضیلت اور ہدایت الہی کا بیان ہے چنانچہ اس قصے کو حق تعالے نے سورہ وَالسَّمَاءِ ذَاتِ الْبُرُوجِ مین مجمل بیان فرمایا ہے حضرت نے اوسکو مفصل بیان کیا **ه** مُعَاوِيَةُ بْنُ الْحَكَمِ السُّلَمِيُّ كَانَ نَبِيٌّ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ يَخُطُّ فَمَنْ وَافَقَ خَطَّهُ فَذَاكَ مسلم مین معاویہ بن حکم رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ پیغمبرون مین ایک پیغمبر تھے کہ لکیرین بناتے تھے سو جسکے لکیر اونکی لکیر سے موافق پڑی ہو وہی ٹھیک ہے **ف** معاویہ بن حکم نے روایت ہے کہ مینے حضرت سے پوچھا کہ ہم کفر کی حالت مین علم غیب بتانے والون پاس جاتے تھے حضرت نے فرمایا کہ اب اونکے پاس مت جایا کرو پھر مینے کہا کہ بعضے لوگ لکیرین کھینچ کے کچھ حال بتلاتے ہین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی عبد اللہ بن عباس رض سے روایت ہے کہ کفار عرب کا دستور تھا کہ جب کچھ کام کرنا منظور ہوتا تو جلد بہت لکیرین بیشمار کھینچتے پھر دو دو لکیرین ملا کر کاٹتے جاتے آخر کو اگر دو لکیرین رہ جاتین تو اوس کام کو بنا جانتے اور اگر ایک لکیر رہتی تو اوسکو بد جانتے علمائے حدیث نے کہا ہے کہ اس حدیث سے ثابت ہوا کہ خط کشی درست نہین اسواسطے کہ خط کشی اوس پیغمبر کا معجزہ تھا تو اوسکی موافق اور لوگون سے ہونا محال ہے بعضے نادان اس حدیث کو علم رمل کی دلیل جانتے ہین سو غلط بات ہے اسواسطے کہ اوس پیغمبر کی خط کشی بالیقین معلوم نہین ہو سکتی تا کہ اس خط اور اوس خط کی موافقت اور عدم موافقت معلوم ہو اور بہت آیات اور احادیث سے ثابت ہے کہ آیندہ کی بات بالیقین کوئی نہین جان سکتا اور اوسکے دریافت کا کوئی قاعدہ مقرر نہین فرمایا تو صاف معلوم ہوا کہ علم رمل اور جفر اور نجوم شرع مین ہرگز درست نہین **ه** عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو كَتَبَ اللهُ مَقَادِيرَ الْخَلَائِقِ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضَ بِخَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ قَالَ وَعَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ مسلم مین عبد اللہ بن عمرو رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ حق تعالی نے مخلوقات کی تقدیرین اور اندازے لکھے آسمانون اور زمین کی پیدا کرنے سے پچاس ہزار برس آگے فرمایا کہ عرش خدا کا پانی پر تھا **ف** جو کچھ خدا کو کرنا منظور تھا اوسکو اول لوح محفوظ مین لکھا پھر اوسکے موافق عالم کو بنایا اور معلوم ہوا کہ پانی کا وجود آسمان زمین سے مقدم ہے **ه** جَابِرٌ كَذَبْتَ لَا يَدْخُلُهَا فَإِنَّهُ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا وَالْحُدَيْبِيَةَ **قَالَهُ** لِعَبْدِ حَاطِبِ بْنِ أَبِي بَلْتَعَةَ جَاءَهُ يَشْكُو حَاطِبًا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ لَيَدْخُلَنَّ حَاطِبٌ النَّارَ مسلم مین جابر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تو جھوٹھا ہے حاطب دوزخ مین نجاویگا اسواسطے کہ وہ جنگ بدر اور حدیبیہ مین حاضر تھا یہ حضرت نے حاطب بن ابی بلتعہ کے غلام سے فرمایا وہ غلام حضرت کے پاس حاطب کا شکوہ کرتا آیا سو اوسنے کہا کہ یا رسول اللہ مقرر حاطب تو دوزخ مین جاویگا **ف** اس حدیث سے صاف ثابت ہوا کہ جو حضرت کے اصحاب جنگ بدر اور جنگ حدیبیہ مین موجود تھے اونپر دوزخ حرام ہے وہی مقرر بہشتی ہین جنگ بدر مین تین سو تیرہ ۳۱۳ اصحاب تھے اور جنگ حدیبیہ مین پندرہ سو تھے **ه** عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ كَذَبَ سَعْدٌ وَلٰكِنْ هٰذَا يَوْمٌ يُعَظِّمُ اللهُ فِيهِ الْكَعْبَةَ وَيَوْمٌ تُكْسٰى فِيهِ الْكَعْبَةُ يَعْنِي سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ لَمَّا قَالَ لِأَبِي سُفْيَانَ الْيَوْمَ يَوْمُ الْمَلْحَمَةِ الْيَوْمَ تُسْتَحَلُّ الْكَعْبَةُ

۱۷۱۳ ۱۷۱۴ ۱۷۱۵ ۱۷۱۶

فَاَخْبَرَ اَبُوْ سُفْيَانَ بِذٰلِكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذَا اَوْقَعَهُ مُرْسَلًا وَّهُوَ مِنْ حَدِيْثِ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بخاری مین عروہ بن زبیر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ غلط کہا سعد نے لیکن یہ دن تو وہ ہے جسمین خدا کعبے کی تعظیم کرواویگا اور اس دن مین کعبے پر غلاف ترجمہ
جاویگا یعنی سعد بن عبادہ نے ابو سفیان سے کہا کہ آج قتل کا دن ہے آج کعبے مین لڑنا حلال ہوگا سو ابو سفیان نے یہ خبر حضرت سے کی یہ حدیث مرسل ہے یعنی تابعی نے صحابی کا نام روایت مین ذکر نہین کیا
اور اس حدیث کی سند حضرت عایشہ رض سے ہے وہ حضرت سے روایت کرتی ہین ف بخاری مین پورا قصہ یون ہے کہ جب حضرت نے فتح مکے کے واسطے مدینے سے کوچ کیا تو
یہ خبر قریش کو پہونچی تو ابو سفیان اور حکیم اور بدیل حضرت کی خبر دریافت کرنے کو نکلے حضرت کے جاسوس انکو پکڑ لے گئے ابو سفیان مسلمان ہوا جب حضرت نے کوچ کیا تو عباس سے فرمایا
کہ تم ابو سفیان کو ایک جگہہ لیکر کھڑے ہو تا کہ وہ مسلمانو نکی فوج کو دیکھے تو عباس اوسکو لیکر کھڑے ہوئے اور حضرت کا لشکر نکلنے لگا ابو سفیان ہر ایک گروہ کا نام پوچھتا
جاتا تھا عباس نام بتلاتے جاتے تھے ابو سفیان کہتا تھا مجکو ان لوگون سے کیا کام جب ایک بڑا جھنڈا آیا ابو سفیان نے پوچھا یہ کون لوگ ہین عباس نے کہا انصاری
لوگ ہین اونکے سردار اور علمدار سعد بن عبادہ تھے سعد نے ابو سفیان سے کہا کہ آج خوب خونریزی کا دن ہے آج کعبے مین لڑنا حلال ہوگا پھر حضرت کا جھنڈا آیا اور حضرت کا
علم زبیر کے پاس تھا ابو سفیان نے حضرت سے کہا کہ آپ نے سعد کا قول نہین سنا حضرت نے فرمایا کیا اونے کہا ابو سفیان نے وہ قول بیان کیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور

١٧١٧ | ق سَلَمَةُ بْنُ الْاَكْوَعِ كَذَبَ مَنْ قَالَهٗ اِنَّ لَهٗ لَاَجْرَيْنِ وَجَمَعَ بَيْنَ اِصْبَعَيْهِ اِنَّهٗ لَجَاهِدٌ مُجَاهِدٌ قَلَّ عَرَبِيٌّ مَشٰى
بِهَا مِثْلَهٗ يَعْنِيْ عَامِرَ بْنَ الْاَكْوَعِ اَخَا سَلَمَةَ وَقَدْ اَصَابَ رُكْبَتَهٗ ذُبَابُ سَيْفِهٖ فَمَاتَ مِنْهُ بخاری اور مسلم مین سلمہ بن اکوع رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
غلط کہا جسنے وہ قول کہا مقرر اوسکے واسطے تو دو ثواب ہین اور حضرت نے اپنی دو انگلیونکو ملایا مقرر وہ غازی تھا اور محنت کش عرب کا آدمی کمتر اوسکے برابر لڑائی مین چلا پھر حضرت نے
یہ حدیث عامر بن اکوع سلمہ کے بھائی کے حق مین فرمائی اور اونکی تلوار کا پھل اونکے زانو پر لگ گیا تھا سو وہ اوسی صدمے سے مر گئے ف جنگ خیبر مین عامر نے کسی کافر پر تلوار ماری
سو اوس تلوار کا پھل اونھین کے زانو پر پڑا اوسی صدمے سے وہ مر گئے بعضے لوگون نے کہا کہ عامر حرام موت مرا اپنا ہاتھ سے مرا اونکو جہاد کا ثواب نہ ملیگا جب حضرت نے یہ کلام سنا تب یہ حدیث
فرمائی عامر کو دو ثواب ملینگے یعنی ایک جہاد کا ثواب دوسرے زخم کی تکلیف کا ثواب اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر بے قصد اپنے ہاتھ سے اپنے بدن پر زخم لگجاوے اور اوس سے آدمی
مرجاوے تو اوسکی موت حرام نہین

١٧١٨ | ع اَبُوْ هُرَيْرَةَ كَفٰى بِالْمَرْءِ كَذِبًا اَنْ يُّحَدِّثَ بِكُلِّ مَا سَمِعَ وَرِوَايَةُ الْقُضَاعِيِّ اِثْمًا مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مرد کو اتنا جھوٹ کفایت کرتا ہے کہ جو سنے اوسکو ذکر کرے
اور قضاعی کی روایت مین یون ہے کہ آدمی کو اتنا گناہ کفایت کرتا ہے کہ جسنے اوسکو بیان کرے ف یعنی اکثر اخبار اور حکایات جھوٹ سے خالی نہین ہوتی تو اگر ہر بات کو بیان کریگا تو یہ شخص بھی مقرر

١٧١٩ | دروغگو ٹھہر یعنی دروغ کا مددگار ہوا اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ جبتک بات کو خوب تحقیق نہ کرلیوے ہرگز زبان پر نہ لاوے ق اَبُوْ مُوْسٰى كَمُلَ مِنَ الرِّجَالِ كَثِيْرٌ وَّلَمْ يَكْمُلْ مِنَ النِّسَاءِ
اِلَّا مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ وَاٰسِيَةُ امْرَاَةُ فِرْعَوْنَ بخاری اور مسلم مین ابو موسی رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مردون مین بہت لوگ کمال کو پہونچے اور عورتون مین سے مریم عمران کی بیٹی اور آسیہ فرعون کی جورو کے سوا کوئی عورت باکمال

١٧٢٠ | نہین ہوئی ف یعنی اگلی امتون مین یہی دو عورتین باکمال ہوئین اسواسطے کہ امت محمدی مین حضرت خدیجہ رض اور حضرت فاطمہ رض اور حضرت عایشہ رض کا کمال بہت حدیثون سے ثابت ہے ہ اَبُوْ هُرَيْرَةَ

وَدَمَهُ مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ عراق کا ملک اپنے درہم اور قفیز کو روک لیگا اور شام کا ملک اپنے مدی اور دینار کو روک لیگا اور مصر کا ملک اپنے اردب اور دینار کو روک لیگا اور
ہوجاؤ گے تم جیسے آگے تھے اور ہوجاؤ گے تم جیسے آگے تھے اور ہوجاؤ گے تم جیسے آگے تھے پھر ابو ہریرہ نے کہا کہ اس حدیث کا گواہی دیتا ہے ابو ہریرہ کا گوشت اور خون یعنی اسمیں کچھ شک نہیں ف
قفیز اور مدی پیمانہ کا نام ہے جسمین اناج کو ناپتے ہیں اور اردب جو تھا حصہ سیر کا ہوتا ہے اس حدیث میں آخر زمانے کے فتنے اور فساد کی خبر ہے کہ ان ملکوں کا محصول امام کو نہ ملیگا رعیت
سردار کی اطاعت نہ کریگی جیسے اسلام سے پہلے بے سردار ملک تھا ویساہی ہوجاویگا ھ

۱۷۲۱ (حوض کوثر) اَنَسٌ نَزَلَتْ عَلَيَّ اٰنِفًا سُوْرَةٌ فَقَرَأَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ اِنَّآ اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ ۝ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ۝ اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ ۝ ثُمَّ قَالَ تَدْرُوْنَ مَا الْكَوْثَرُ فَقُلْنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ فَاِنَّهٗ نَهْرٌ وَعَدَنِيْهِ رَبِّيْ عَلَيْهِ خَيْرٌ كَثِيْرٌ هُوَ حَوْضٌ يَرِدُ عَلَيْهِ اُمَّتِيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اٰنِيَتُهٗ عَدَدُ النُّجُوْمِ فَيُخْتَلَجُ الْعَبْدُ مِنْهُمْ فَاَقُوْلُ رَبِّ اِنَّهٗ مِنْ اُمَّتِيْ فَيَقُوْلُ مَا تَدْرِيْ مَا اَحْدَثَ بَعْدَكَ (مرتد)
مسلم میں انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا ابھی مجھپر ایک سورت اتری پھر حضرت نے انا اعطینا کی سورت پڑھی یعنی اے محمد ہمنے تجکو کوثر دیا تو نماز پڑھ اپنے رب کی اور
قربانی کر مقرر تیرا دشمن بے نام ونشان ہے پھر حضرت نے فرمایا کہ تم جانتے ہو کہ کوثر کیا چیز ہے ہمنے کہا کہ خدا اور اوسکا رسول خوب جانتا ہے حضرت نے فرمایا کہ کوثر نہر ہے کہ میرے
رب نے اوسکا مجھسے وعدہ کیا ہے اوسپر بہت خیر ہے کوثر حوض ہے جسپر میری امت گذریگی اوسکے برتن جتنے آسمان کے تارے تو ایک بندہ میری امت کا حوض سے روکا جاویگا
تو میں کہونگا اے میرے رب تو میری امت سے ہے تو حکم ہوگا کہ تو نہیں جانتا کہ تیرے بعد اسنے کیا نئی راہ نکالی یعنی مرتد ہوگیا ف عرب کے چند گروہ حضرت کے بعد مرتد
ہوگئے صدیق اکبر نے اونکو مارا وہی لوگ حوض کے ثمرے بے نصیب ہیں ق

۱۷۲۲ (نماز پنجگانہ) اَبُوْ مَسْعُوْدٍ عُقْبَةُ بْنُ عَمْرٍو الْاَنْصَارِيُّ نَزَلَ جِبْرِيْلُ فَاَمَّنِيْ فَصَلَّيْتُ مَعَهٗ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهٗ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهٗ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهٗ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهٗ بخاری اور مسلم میں ابو مسعود سے جنکا عقبہ بن عمرو انصاری
نام ہے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جبرئیل اوترا اور اوسنے میری امامت کی تو مینے اوسکے ساتھ نماز پڑھی پھر مینے اوسکے ساتھ نماز پڑھی پھر مینے اوسکے ساتھ نماز پڑھی پھر
اوسکے ساتھ نماز پڑھی پھر مینے اوسکے ساتھ نماز پڑھی ف یعنی پانچ وقت کی فرض نماز تعلیم کے واسطے جبرئیل نے حضرت کو پڑھائی تا کہ امت کو اسیطرح تعلیم کریں ھ

۱۷۲۳ (وراثت) بُرَيْدَةُ بْنُ الْحُصَيْبِ وَجَبَ اَجْرُكِ وَرَدَّهَا عَلَيْكِ الْمِيْرَاثُ قَالَهُ لِامْرَاَةٍ قَالَتْ اِنِّيْ تَصَدَّقْتُ عَلٰى اُمِّيْ بِجَارِيَةٍ وَاِنَّهَا مَاتَتْ
مسلم میں بریدہ بن حصیب سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تیرا ثواب ثابت ہوگیا اور وراثت سے وہ لونڈی تجکو پھر ملی یہ حضرت نے اوس عورت سے فرمایا جسنے کہا تھا
کہ مینے اپنی ماں کو لونڈی اللہ دی تھی اور میری ماں مرگئی ف یعنی تجکو دو فایدے ہوئے ایک تو دینے کا ثواب دوسرے لونڈی کی ملکیت وراثت کے سبب سے ق

۱۷۲۴ (سانپ) اِبْنُ مَسْعُوْدٍ وَقَاهَا اللّٰهُ شَرَّكُمْ كَمَا وَقَاكُمْ شَرَّهَا يَعْنِيْ حَيَّةً خَرَجَتْ عَلَيْهِمْ بِمِنًى بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا نے اوسکو تمہارے
شر سے بچایا جیسا کہ تمکو اوسکے شر سے بچایا یعنی وہ سانپ جو صحابہ پر منا مقام میں نکلا تھا ف عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ ہم منا کے غار میں حضرت کیساتھ تھے اور وہاں سورہ مرسلات اوتری
ہم اوسکو یاد کرتے تھے اتنے میں وہاں ایک سانپ نکلا حضرت نے فرمایا کہ اسکو مار ڈالو ہم اوسکے مارنے کو دوڑے سانپ اپنے بل میں گھس گیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سانپ کا

۱۷۲۵ مارنا درست ہے **فَصْلٌ فِيْمَا لَمْ يُسَمَّ فَاعِلُهٗ** اس فصل میں وے حدیثیں ہیں جنکے سر پر فعل ماضی مجہول ہے ق عَائِشَةَ اُرِيْتُكِ فِي الْمَنَامِ
ثَلٰثَ لَيَالٍ جَاءَنِيْ بِكِ الْمَلَكُ فِيْ سَرَقَةٍ مِنْ حَرِيْرٍ فَيَقُوْلُ هٰذِهٖ امْرَأَتُكَ فَاَكْشِفُ عَنْ وَجْهِكِ فَاِذَا اَنْتِ هِيَ فَاَقُوْلُ اِنْ يَكُ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ
يُمْضِهٖ بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے مجھسے فرمایا کہ مجکو تو خواب میں دکھلائی گئی تین رات تجکو میرے پاس فرشتہ لاتا تھا ریشمی ٹکڑے میں یوں کہتا تھا کہ
یہ تیری عورت ہے پھر تیرا چہرہ کھولا تو کیا دیکھتا ہوں کہ وہ صورت تیری ہی ہے تو میں کہتا تھا کہ اگر یہ خواب خدا کیطرف سے ہے تو خدا یوں ہی کریگا یعنی تو میرے نکاح میں آویگی
ف یہ جو حضرتؐ نے فرمایا کہ اگر یہ خواب خدا کی طرف سے ہے یعنی اس خواب کی اگر کوئی اور تعبیر نہو تو مقرر نکاح ہوگا اسواسطے کہ پیغمبروں کے خواب میں کچھ شک اور تردد نہیں ہوتا

۱۷۲۶ ھ ابو ہریرۃ اُرِيْتُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ ثُمَّ اَيْقَظَنِيْ بَعْضُ اَهْلِيْ فَنُسِّيْتُهَا وَيُرْوٰى فَنَسِيْتُهَا فَالْتَمِسُوْهَا فِي الْعَشْرِ الْغَوَابِرِ مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے
کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ شب قدر مجکو خواب میں معلوم ہوئی پھر میرے بعضے اہلبیت نے مجکو جگا دیا تو میں اسکو بھلایا گیا اور دوسری روایت یوں ہے کہ میں شب قدر کو بھول گیا تو
اوسکو رمضان کی اخیر دس راتوں میں تلاش کرو ف یعنی طاق راتوں میں

۱۷۲۷ ق جابر اُعْطِيْتُ خَمْسًا لَمْ يُعْطَهُنَّ اَحَدٌ مِنَ الْاَنْبِيَاءِ قَبْلِيْ نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ
مَسِيْرَةَ شَهْرٍ وَجُعِلَتْ لِيَ الْاَرْضُ مَسْجِدًا وَطَهُوْرًا فَاَيُّمَا رَجُلٍ مِنْ اُمَّتِيْ اَدْرَكَتْهُ الصَّلٰوةُ فَلْيُصَلِّ وَاُحِلَّتْ لِيَ الْغَنَائِمُ وَلَمْ تَحِلَّ لِاَحَدٍ
قَبْلِيْ وَاُعْطِيْتُ الشَّفَاعَةَ وَكَانَ النَّبِيُّ يُبْعَثُ اِلٰى قَوْمِهٖ خَاصَّةً وَبُعِثْتُ اِلَى النَّاسِ عَامَّةً بخاری اور مسلم میں جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مجکو پانچ
نعمتیں ملیں کہ مجھسے پہلے کسی پیغمبر کو نہیں ملیں مجکو فتح نصیب ہوئی دھاک سے مہینہ بھر کی راہ تک اور ساری زمین میرے واسطے سجدہ گاہ اور پاک کرنیوالی مقرر ہوئی
یعنے ہر جگہ نماز اور تیمم درست ہے سو جس مرد کو میری امت سے جہاں نماز کا وقت ملے وہاں نماز پڑھ لیوے اور حلال ہوئے میرے واسطے غنیمت کے مال اور مجھسے پہلے کسیکو حلال نتھے اور مجکو شفاعت کا مرتبہ
عنایت ہوا اور پیغمبر فقط اپنی قوم پر بھیجا جاتا تھا اور میں تمام عالم کے لوگوں پر بھیجا گیا ف یعنے ان پانچ چیزوں سے حضرتؐ سب پیغمبروں سے افضل ہوئے حضرتؐ کا رعب تھا کہ بادشاہ روم
خوف کھاتا تھا یہود و نصاری کو سوا عبادتخانے اور جگہہ نماز پڑھنا درست نتھا اور تیمم کا حکم نتھا امت محمدیؐ کو تمام زمین پر نماز اور تیمم کا حکم ہوا اور غنیمت کا مال بھی
اسی امت کو درست ہوا اور قیامت میں اول حضرتؐ کے سوا کوئی پیغمبر شفاعت نکر سکیگا اور ہفت اقلیم کی نبوت کا رتبہ کسیکو حاصل نہیں ہوا بجز حضرتؐ کے

۱۷۲۸ ق ابن عباس اُمِرْتُ اَنْ اَسْجُدَ عَلٰى سَبْعَةِ اَعْظُمٍ عَلَى الْجَبْهَةِ وَالْيَدَيْنِ وَالرُّكْبَتَيْنِ وَاَطْرَافِ الْقَدَمَيْنِ وَلَا نَكْفِتَ الثِّيَابَ وَلَا الشَّعْرَ بخاری اور مسلم میں
عبداللہ ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مجکو حکم ہوا ہے سجدہ کرنیکا سات ہڈیوں سے پیشانی پر اور دونوں ہاتھوں اور دونوں گھٹنوں اور دونوں قدموں کے سروں پر اور یہ
حکم ہوا ہے کہ نماز میں کپڑوں اور بالوں کو نہ سمیٹوں ف نماز میں بالوں کا جوڑا باندھنا اور کپڑوں کو خاک سے بچانا مکروہ ہے

۱۷۲۹ ق ابوبکرؓ و عمرؓ و جابرؓ اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ
حَتّٰى يَقُوْلُوْا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَمَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ عَصَمَ مِنِّيْ مَالَهٗ وَنَفْسَهٗ اِلَّا بِحَقِّهٖ وَحِسَابُهٗ عَلَى اللّٰهِ بخاری اور مسلم میں ابوبکر صدیقؓ اور عمر
فاروقؓ اور جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مجکو لوگوں سے لڑنیکا حکم ہوا ہے یہانتک کہ وے لا الہ الا اللہ کہیں پس جسنے کہ لا الہ الا اللہ کہا اوسنے اپنا مال اور جان بچایا مگر دین کی حق تلفی کا

بدلا ہی ورد اوسکا حساب خدا کی ذمہ ہے ف یعنی جب آدمی مسلمان ہوا اور کلمہ پڑھا تو اوسکا جان و مال لینا حرام ہے لیکن اگر ناحق خون کیگا تو مارا جاویگا یا مال ضائع ہوگا تو اوس سے مال دلایا جاویگا اور اگر
وہ خوف سے ظاہر میں مسلمان ہوا اور دلمیں کفر کا رہا تو اوس سے خدا حساب کریگا دلونکی حال دریافت کرنیکا حاکم اور قاضی کو حکم نہیں ق ابوھریرۃ اُمِرتُ بقریۃٍ تاکل القریٰ یقولون یثرب وھی ۱۷۳۰
المدینۃ تنفی الناس کما ینفی الکیر خبث الحدید بخاری و مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا مجکو اوس بستی میں ہجرت کا حکم ہوا جو سب بستیونکو کہا ویگی یعنی فتح اسلام ہوگی
سب شہر مدینے کی تابع ہونگے لوگ اوسکو یثرب کہتے ہیں اور اوسکا عمدہ نام تو مدینہ ہی ہے بُرے لوگونکو مدینہ نکال دیتا ہے جیسے بھٹھی لوہی کا میل نکال ڈالتی ہے ف مدینہ کا نام اول یثرب تھا
حضرت نے نام بدل ڈالا ق انس و سہل بن سعد ان الساعدی بعثت انا والساعۃ کھاتین یعنی اصبعیہ السبابۃ والوسطی بخاری اور ۱۷۳۱
مسلم میں انس اور سہل بن سعد رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میں اور قیامت متصل ہوا جیسے یہ دونوں حضرت نے اپنی دونوں انگلیوں کیطرف اشارہ کیا یعنی کلمے کی انگلی اور بیچ
کی انگلی ف حضرت خاتم النبیین ہیں حضرت کے بعد کوئی پیغمبر نہیں قیامت تک حضرت کا دین قائم رہیگا تو حضرت میں اور قیامت میں کوئی حائل نہیں ق ابوھریرۃ ۱۷۳۲
بعثت من خیر قرون بنی آدم قرنا فقرنا حتی کنت من القرن الذی کنت منہ بخاری و مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میں پیدا ہوا بنی آدم کے
عمدہ زمانے والوں سے ایک زمانے والونکے بعد دوسرے زمانے والونسے یہانتک کہ میں اون زمانے والوں سے ہوا جیسے ہوا ف یعنی حضرت آدم کے زمانے سے حضرت کے زمانے تک حضرت کے باپ دادا شریف
اور عمدہ خاندان تھے اور یہ مطلب نہیں کہ مسلمان تھے ق جابر بعثت ھذہ الریح لموت منافق مسلم میں جابر رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ آندھی چلائی گئی منافق کے مرنے ۱۷۳۳
ف مصابیح میں جابر رضی سے روایت ہے کہ حضرت سفر کو گئے تھے جب مدینے کے قریب پہونچے تو آندھی چلی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی جب مدینے میں آئے تو معلوم ہوا کہ ایک بڑا منافق مرگیا یہ حدیث
معجزہ ہوا کہ آیندہ کی خبر دی ق ابن عمر بنی الاسلام علی خمس علی ان یوحد اللہ واقام الصلوۃ وایتاء الزکوۃ وصیام رمضان والحج ۱۷۳۴
فقال رجل لابن عمر الحج وصیام رمضان قال لا صیام رمضان والحج ھکذا سمعت من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
ویروی شھادۃ ان لا الہ الا اللہ وان محمدا عبدہ ورسولہ واقام الصلوۃ وایتاء الزکوۃ وحج البیت وصوم رمضان
بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اسلام کی بنیاد پانچ چیزیں ہیں خدا کو ایک جاننے پر اور نماز قائم کرنے پر اور زکوۃ دینے پر اور رمضان کے
روزے پر اور حج پر سو ایک شخص نے عبد اللہ بن عمر سے کہا حج اور رمضان کے روزے پر عبد اللہ نے کہا نہیں رمضان کے روزے اور حج پر یوں ہی میں نے حضرت سے سنا ہے یعنی اول روزہ
بعد اوسکے حج اور دوسری روایت یوں ہے کہ اسلام کی بنیاد پانچ چیز پر ہے اسکی گواہی کہ سوا خدا کے کوئی معبود برحق نہیں اور محمد اوسکا بندہ اور اوسکا رسول ہے اور نماز کا
قائم کرنا اور زکوۃ دینا اور بیت اللہ کا حج کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا ق ابوھریرۃ حجبت الجنۃ بالمکارہ وحجبت النار بالشھوات وفی روایۃ القضاعی حفت بخاری ۱۷۳۵
اور مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ روکی گئی اور چہپائی گئی بہشت مشقت اور تکلیفات سے اور دوزخ خواہش نفسانی اور لذات سے ف یعنی بہشت بدون عبادت اور پرہیز
کے میسر نہیں اور عبادت اور تقوی مشقت اور تکلیف سے خالی نہیں اور معصیت اور دنیا چین کے دوزخ کا انجام ہے ق عایشۃ حرمت التجارۃ فی الخمر ۱۷۳۶

بخاری اور مسلم میں حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ شراب کا بیوپار حرام ہوا ف شراب کی خرید فروخت مسلمان کو ہرگز درست نہین

۱۷۳۷ خ ابو ھریرۃ حرم ما بین لابتی المدینۃ علی لسانی بخاری میں ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ حرام ہو گیا میری زبان پر

۱۷۳۸ مدینے کے دو سنگستان کا اندر ف بعض علما کے نزدیک جیسے مکہ حرم ہے ویسے ہی مدینہ یہ حدیث انکی دلیل ہے م ابو مسعود عقبۃ بن عمرو الانصاری

حوسب رجل ممن کان قبلکم فلم یوجد لہ من الخیر شیء الا انہ کان یخالط الناس وکان موسرا وکان یامر غلمانہ ان یتجاوزوا عن المعسر قال اللہ نحن احق بذلک منہ فتجاوزوا عنہ

مسلم مین ابو مسعود رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تم سے اگلی امت مین سے ایک مرد کا حساب ہوا تو اوسکی نیکی کچھ بھی نہ پائی مگر وہ لوگون

سے ملا جلا کرتا تھا اور مالدار تھا اور اپنے غلامون سے حکم کرتا تھا کہ محتاج سے قرض مانگنے مین سختی نکرین خدا نے فرمایا کہ ہم اوسکی نسبت زیادہ تر کرم

۱۷۳۹ اور احسان کی سزاوار ہین سو فرشتو اوس سے درگذر کرو خ ابو ھریرۃ خفف علی داود القران فکان یامر بدوابہ فتسرج فیقرا القران

قبل ان تسرج دوابہ ولا یاکل الا من عمل یدہ بخاری مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہلکا اور سہج ہو گیا

تھا داود پر قرآن سو وے اپنی سواریون کے کسنے کا حکم کرتے تھے تو قرآن کو زین کسنے سے پہلے پڑھ چکتے تھے اور نہ کھاتے تھے مگر اپنے ہاتھ کے

کسب سے ف قرآن سے مراد زبور ہے ایسی جلدی زبور کا تمام کرنا حضرت داود کا معجزہ تھا اور باوجود کہ بادشاہ تھے لیکن اپنے کسب اور محنت سے

۱۷۴۰ کھاتے تھے م عایشۃ خلقت الملئکۃ من نور وخلق الجان من مارج من نار وخلق ادم مما وصف لکم مسلم مین حضرت

عایشہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ پیدا کیے گئے فرشتے نور سے اور جن آگ کی لو سے اور آدم پیدا ہوے اوس سے جسکا تم سے قرآن مین بیان

۱۷۴۱ ہوا یعنی مٹی سے خ انس رفعت الی السدرۃ فاذا اربعۃ انھار نھران ظاھران ونھران باطنان

فاما الظاھران فالنیل والفرات واما الباطنان فنھران فی الجنۃ واتیت بثلثۃ اقداح قدح فیہ لبن وقدح

فیہ عسل وقدح فیہ خمر فاخذت الذی فیہ اللبن فقیل لی اصبت الفطرۃ بخاری مین انس رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے

فرمایا کہ مین سدرۃ المنتہی کے طرف گیا تو وہان چار نہرین ہین دو نہرین ظاہر اور دو باطن جو ظاہر نہرین تو نیل اور فرات اور باطن نہرین بہشت مین جاری

ہین اور میرے سامنے تین پیالے آئے ایک پیالے مین دودھ اور ایک پیالے مین شہد اور ایک پیالے مین شراب تو مین نے دودھ کا پیالہ لیا تو مجکو حکم ہوا کہ تو نے

۱۷۴۲ پیدایشی دین پایا ف معراج کی حدیث مین اسکا مفصل بیان ہو چکا م ابو ھریرۃ عذبت امراۃ فی ھرۃ ربطتھا لم تطعمھا ولم

تسقھا ولم تترکھا تاکل من خشاش الارض مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ عذاب ہوا ایک عورت پر بلی کے مقدمے مین

۱۷۴۳ اوسنے بلی کو باندہ رکھا تھا نہ اوسکو کھلایا نہ پلایا اور نہ اوسکو چھوڑا کہ زمین کے جانور کھاتی م ابو ذر عرضت علی اعمال امتی

حَسَنُهَا وَسَيِّئُهَا فَوَجَدْتُ فِي مَحَاسِنِ أَعْمَالِهَا الْأَذَى يُمَاطُ عَنِ الطَّرِيقِ وَوَجَدْتُ فِي مَسَاوِي أَعْمَالِهَا النُّخَاعَةَ تَكُونُ فِي الْمَسْجِدِ لَا تُدْفَنُ مسلم مین ابو ذر رض
سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میری امت کے اعمال میرے سامنے لائے گئے نیک بھی اور بد بھی تو مین نے امت کے نیک اعمال مین پایا تکلیف کی چیز کو جو راہ سے علیحدہ
ڈالی جاوے اور امت کے بد اعمال مین مین نے پایا کھنکھار کو جو مسجد مین ہو اور زمین مین نہ ڈالی جاوے **ف** راہ مین تکلیف کی چیز جیسے کانٹا اور پتھر **ق** ابن عباس رض

١٧٤٤ عُرِضَتْ عَلَيَّ الْأُمَمُ فَأَخَذَ النَّبِيُّ يَمُرُّ مَعَهُ الْأُمَّةُ وَالنَّبِيُّ يَمُرُّ مَعَهُ النَّفَرُ وَالنَّبِيُّ يَمُرُّ مَعَهُ الْعَشَرَةُ وَالنَّبِيُّ يَمُرُّ مَعَهُ الْخَمْسَةُ وَ
النَّبِيُّ يَمُرُّ وَحْدَهُ فَنَظَرْتُ فَإِذَا سَوَادٌ كَبِيرٌ فَقُلْتُ يَا جِبْرِيلُ هٰؤُلَاءِ أُمَّتِي قَالَ لَا وَلٰكِنِ انْظُرْ إِلَى الْأُفُقِ فَنَظَرْتُ فَإِذَا
سَوَادٌ كَبِيرٌ قَالَ هٰؤُلَاءِ أُمَّتُكَ وَهٰؤُلَاءِ سَبْعُونَ أَلْفًا قُدَّامَهُمْ لَا حِسَابَ عَلَيْهِمْ وَلَا عَذَابَ قُلْتُ وَلِمَ قَالَ كَانُوا
لَا يَكْتَوُونَ وَلَا يَسْتَرْقُونَ وَلَا يَتَطَيَّرُونَ وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ الْحَدِيثُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَالسِّيَاقُ لِلْبُخَارِيِّ
بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عباس رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میرے سامنے کی گئین اگلی امتین تو ایک پیغمبر چلا اور اوسکے ساتھ ایک گروہ تھا
اور بعضا پیغمبر چلا اور اوسکے ساتھ بارہ تیرہ لوگ تھے اور بعضا پیغمبر چلا اور اوسکے ساتھ دس آدمی تھے اور بعضا پیغمبر چلا اور اوسکے ساتھ پانچ آدمی تھے اور بعضا
پیغمبر اکیلا ہی چلا پھر مین نے دیکھا تو ایک بڑی جماعت ہے سو مین نے کہا اے جبرئیل یہ لوگ میری امت ہین جبرئیل نے کہا نہین ولیکن تو آسمان کے کنارے
کیطرف دیکھ سو مین نے دیکھا تو بڑا جھنڈ ہے جبرئیل نے کہا کہ یہ لوگ تیری امت ہین اور یہ ستر ہزار جو آگے ہین نہ اون پر حساب ہے اور نہ عذاب مین نے کہا اسکا کیا
سبب ہے جبرئیل نے کہا نہ بیماری مین بدن داغتے تھے نہ جھاڑ پھونک کرتے تھے اور نہ شگون لیتے تھے اور اپنے رب پر توکل اور بھروسا کرتے تھے یہ حدیث بخاری اور
مسلم دونون مین ہے لیکن یہ خاص روایت بخاری کی ہے **ف** یعنی لوگ جس پیغمبر کا ایمان لائے ہونگے وہی قیامت مین اوسکے ساتھ ہونگے اور بعضے پیغمبر کا کوئی
ایمان نہ لایا ہوگا اوسکے ساتھ کوئی نہوگا معلوم ہوا کہ ہمارے حضرت کی امت سب سے زیادہ ہوگی ترک دوا توکل نہین اسواسطے کہ حضرت نے اکثر دوا کی ہے بلکہ داغ اور
جھاڑ پھونک اور شگون لینا توکل کے مخالف ہے لیکن جب کوئی علاج داغنے کے سوا باقی نرہے تو اوسوقت مین داغنا بھی درست ہے **٥** جَابِرٌ عُرِضَ عَلَيَّ

١٧٤٥ الْأَنْبِيَاءُ فَإِذَا مُوسٰى ضَرْبٌ مِنَ الرِّجَالِ كَأَنَّهُ مِنْ رِجَالِ شَنُوءَةَ وَرَأَيْتُ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَإِذَا أَقْرَبُ مَنْ رَأَيْتُ بِهِ شَبَهًا عُرْوَةُ بْنُ مَسْعُودٍ وَرَأَيْتُ
إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَإِذَا أَقْرَبُ مَنْ رَأَيْتُ بِهِ شَبَهًا صَاحِبُكُمْ يَعْنِي نَفْسَهُ وَرَأَيْتُ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَإِذَا أَقْرَبُ مَنْ رَأَيْتُ بِهِ شَبَهًا دِحْيَةُ
ابْنُ خَلِيفَةَ مسلم مین جابر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میرے سامنے کیے گئے پیغمبر سو موسیٰ تو دبلا پتلا مرد جیسے قوم شنوءہ کے مرد اور دیکھا مین نے
عیسے بن مریم علیہ السلام کو تو میرے دیکھے لوگون مین عیسے سے زیادہ تر مشابہ عروہ بن مسعود ہے اور مین نے ابراہیم علیہ السلام کو دیکھا تو میرے دیکھے لوگون مین
ابراہیم سے زیادہ تر مشابہ تمہارا صاحب ہے یعنی خود حضرت اور مین نے جبرئیل علیہ السلام کو دیکھا تو میرے دیکھے لوگون مین جبرئیل سے زیادہ تر مشابہ

بیان انبیا
حال رست
حال رست
بیان انبیا

١٧٤٦ دحیہ بن خلیفہ ہے ھ ابوہریرۃ فُضِّلْتُ عَلَی الْاَنْبِیَاءِ بِسِتٍّ اُعْطِیْتُ جَوَامِعَ الْکَلِمِ وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ وَاُحِلَّتْ لِیَ الْغَنَائِمُ وَجُعِلَتْ لِیَ الْاَرْضُ طَهُوْرًا وَّمَسْجِدًا وَّاُرْسِلْتُ اِلَی الْخَلْقِ کَافَّةً وَّخُتِمَ بِیَ النَّبِیُّوْنَ مسلم مین ابوہریرہ رض روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مجکو فضیلت حاصل ہوئی اور پیغمبرون پر چھہ چیزون کے سبب سے مجکو جوامع الکلم عطا ہوئی اور مجکو رعب سے فتح ملی اور میری واسطے غنیمت کے مال حلال ہوئے اور میری واسطے تمام زمین پاک کر دی گئی اور سجدہ گاہ مقرر ہوئی اور مین تمام عالم کا پیغمبر ہوا اور مین خاتم النبیین ہوا ف جوامع الکلم اوسکو کہتے ہین جسمین تھوڑے لفظ اور مطلب بہت ہون جوامع الکلم سے قرآن اور احادیث مین جنکے معانی اور مطالب کی کچھ حد نہین جتنا غور کیجیے اوتنے مطالب نکلتے ہین باقی مفصل مضمون اس حدیث کا بارہوین حدیث مین گذرا لیکن اسمین چھہ چیز کو فرمایا اور اسمین پانچ چیز سو اسکا سبب یہ ہے کہ اول حضرت کو پانچ چیز کا حال معلوم ہوا پھر چھٹی چیز بھی عنایت ہوئی

١٧٤٧ ق ابوہریرۃ فُقِدَتْ اُمَّةٌ مِّنْ بَنِیْ اِسْرَآئِیْلَ لَا یُدْرٰی مَا فَعَلَتْ وَاِنِّیْ لَا اُرَاهَا اِلَّا الْفَارَ اِذَا وُضِعَ لَهَا اَلْبَانُ الْاِبِلِ لَمْ تَشْرَبْ وَاِذَا وُضِعَ لَهَا اَلْبَانُ الشَّاءِ شَرِبَتْ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بنی اسرائیل کا ایک گروہ مسخ ہو گیا نہین معلوم کون صورت ہو گئی اور مقرر سوا چوہون کے کوئی میری خیال مین نہین آتا جب چوہون کے آگے اونٹ کا دودھ رکھیے تو نہ پیا اور جب اونکے آگے بکریون کا دودھ رکھیے تو پی جاوے ف یعنی بنی اسرائیل اونٹ کا دودھ نہ پیتے تھے تو اوس قصے سے فرمایا کہ وہی لوگ چوہون کی صورت مسخ ہو گئے اسواسطے کہ چوہا بھی اونٹ کا دودھ نہین پیتا

١٧٤٨ ق ابوہریرۃ قِیْلَ لِبَنِیْ اِسْرَآئِیْلَ اُدْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَّقُوْلُوْا حِطَّةٌ نَّغْفِرْ لَکُمْ فَبَدَّلُوْا فَدَخَلُوا الْبَابَ یَزْحَفُوْنَ عَلٰی اَسْتَاهِهِمْ وَقَالُوْا حَبَّةٌ فِیْ شَعْرَةٍ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بنی اسرائیل کو حکم ہوا کہ بیت المقدس کے دروازے مین سجدہ کرتے ہوئے اور کہو مغفرت ہم چاہتے ہین تاکہ ہم تمکو بخشین سو اونھون نے حکم بدل ڈالا او دروازے مین داخل ہوئے چوتڑون کو گھسیٹے اور کہا دانہ بال مین ف بیت المقدس یا اریحا دروازے مین داخل ہونیکا حکم ہوا تھا سو وہ لوگ ایسے بے ادب تھے کہ مسخرا پن کرنے لگے سجدے کی بدلے چوتڑ کے گھسیٹے اور مغفرت کے بدلے اناج مانگنے لگے اسواسطے غضب الٰہی مین گرفتار ہوے

١٧٤٩ ق ابن عباس نُصِرْتُ بِالصَّبَا وَاُهْلِکَتْ عَادٌ بِالدَّبُوْرِ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عباس رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مجکو فتح نصیب ہوئی پورب کی ہوا سے اور ہلاک ہوئی عاد کی قوم پچھم کی ہوا سے

١٧٥٠ ھ انس وُلِدَ لِیَ اللَّیْلَةَ غُلَامٌ فَسَمَّیْتُهٗ بِاسْمِ اَبِیْ اِبْرَاهِیْمَ مسلم مین انس رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ رات کو میرا لڑکا پیدا ہوا تو مین نے اوسکا نام اپنے باپ ابراہیم کے نام پر رکھا ف ہجری آٹھوین سال ماریہ قبطیہ سے صاحبزادہ پیدا ہوا حضرت نے اونکا نام ابراہیم رکھا ستر مہینے کے بعد اونکا انتقال ہوا

فصل فی الحکایۃ عن نفس المتکلم اس فصل مین وہ حدیثین ہین جنکے سر پر صیغہ متکلم کی لفظ ہے

١٧٥١ ق انس اَتَیْتُ عَلٰی نَهْرٍ حَافَتَاهُ قِبَابُ اللُّؤْلُؤِ الْمُجَوَّفِ فَقُلْتُ مَا هٰذَا یَا جِبْرِئِیْلُ قَالَ الْکَوْثَرُ بخاری اور مسلم مین انس رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مین ایک نہر پر گیا اوسکے دونون کنارون پر کھو کھلے موتیون کے خیمے ہین تو مین نے جبرئیل سے کہا کہ یہ کیا ہے جبرئیل نے کہا کہ یہ حوض کوثر ہے

١٧٥٢ ھ ابوہریرۃ اِسْتَاْذَنْتُ رَبِّیْ اَنْ اَسْتَغْفِرَ لِاُمِّیْ فَلَمْ یَاْذَنْ لِیْ وَاسْتَاْذَنْتُهٗ اَنْ اَزُوْرَ قَبْرَهَا فَاَذِنَ لِیْ مسلم مین ابوہریرہ رض سے

روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین نے اپنے رب سے اجازت مانگی کہ اپنی ماں کی مغفرت مانگون سو مجکو اجازت ندی اور مین نے اجازت مانگی کہ اوسکی قبر کی زیارت کرون سو مجکو زیارت کی اجازت ملی ف حضرت نے جب اپنی ماں کی قبر کی زیارت کی تو حضرت روئے اور ساتھ والے روئے اور فرمایا کہ زیارت کیا کرو قبرونکی کہ اس سے موت یاد پڑتی ہی اگر کوئی کہے کہ قرآن مین مشرکونکے واسطی مغفرت مانگنا منع ہے پھر حضرت نے اپنی ماں کی مغفرت مانگنی کا کیون ارادہ کیا اوسکا جواب یہ ہے کہ حضرت کو آپ خصائص کی امید ہوگی یعنی ہر چند اور ونکو مشرکونکے واسطی مغفرت مانگنا درست نہین مگر شاید مجکو درست ہو علی الخصوص کہ حضرت کے سبب سے ابوطالب کے عذاب مین تخفیف ہوئی تھی یا یہ کہ اجازت مانگنا منع ہونے سے قبل ہوا ہو ق ابن عباس اطلعت فی الجنۃ فرایت اکثر اھلھا الفقراء واطلعت فی النار فرایت اکثر اھلھا النساء بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عباس رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مین بہشت مین جھانکا تو مین نے اوسکے اکثر لوگ محتاج دیکھے اور مین دوزخ مین جھانکا تو اوسکے اکثر لوگ عورتین دیکھین ف محتاج ایماندار اکثر تکلیفات مین رہتے ہین تو صبر کرتے ہین اس سبب سے بہشت پاتے ہین اور عورتین اکثر بدخو اور بد اعتقاد ہوتی ہین اس جہت سے دوزخی ہوتی ہین خ انس اکثرت علیکم فی السواک بخاری مین انس رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مین نے تم سے مسواک کرنیکی خوبی بارہا کہی ف غرض یہ کہ مسواک مین غفلت اور سستی نکرو مسواک کی عادت ڈالو ع جابر جاورت بحراء شھرا فلما قضیت جواری فاستبطنت بطن الوادی فنودیت فنظرت امامی وخلفی وعن یمینی وعن شمالی فلم ار احدا ثم نودیت فنظرت فلم ار احدا ثم نودیت فرفعت راسی فاذا ھو علی العرش فی الھواء یعنی جبریل فاخذتنی رجفۃ شدیدۃ فاتیت خدیجۃ فقلت دثرونی فدثرونی فصبوا علی ماء فانزل اللہ یا ایھا المدثر قم فانذر بخاری اور مسلم مین جابر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ حرا پہاڑ مین مین نے ایک مہینا اعتکاف کیا جب مین نے اعتکاف پورا کر چکا تو مین نالے کے اندر اترا تو مجکو کسی نے پکارا تو مین نے آگے اور پیچھے اور داہنے بائین دیکھا تو مین نے کسیکو نہ پایا پھر مجکو کسی نے پکارا تو مین نے دیکھنے لگا سو مین نے کسیکو نہ دیکھا پھر مجکو کسی نے پکارا تو مین نے اپنا سر اوٹھایا تو مجھی سے یعنی جبرئیل ہوا مین تخت پر بیٹھا ہے سو مجکو سخت کپکپی لی تو مین خدیجہ پاس آیا سو مین نے کہا مجکو اوڑھا دو تو اونہون نے مجکو اوڑھایا اور مجھپر پانی ڈالا پھر خدا نے سورہ مدثر اتارا یعنی حضرت مدثر اوٹھو اور لوگونکو عذاب الہی سے خوف دلاؤ ف حضرت پر اول اقرا کی سورت اتری پھر کتنی مدت تک کچھ نہ اتری بعد اوسکے سورہ مدثر اتری ق المسور بن مخرمۃ خبات ھذا لک خبات ھذا لک قالہ لابیہ مخرمۃ یعنی قباء من دیباج مزررا بالذھب بخاری اور مسلم مین مسور بن مخرمہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ یہ قبا تیرے واسطے چھپا رکھی تھی قبا مین نے تیرے واسطے چھپا رکھی تھی یہ حضرت نے مسور کے باپ مخرمہ سے فرمایا مراد ریشمی قبا ہے جس مین سونے کا تکمہ لگا تھا ف جب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اوس وقت تک ریشمی کپڑا حرام نہوا تھا یا اوسکے واسطے دیا ہو کہ اسکو بیچ لیوین م انس دخلت الجنۃ فسمعت خشفۃ قلت من ھذا قالوا ھذہ الغمیصاء بنت ملحان ام انس بن مالک مسلم مین انس رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مین بہشت مین داخل ہوا تو مین نے جوتی کی جاپ سنی مین نے پوچھا یہ کون ہے فرشتون نے کہا کہ یہ غمیصاء ملحان کی بیٹی انس بن مالک کی ماں ہے خ سمرۃ رایت اللیلۃ رجلین اتیانی فصعدا بی الشجرۃ فادخلانی دارا ھی احسن وافضل لم ار قط احسن

١٦٥٣ بہشت مین دوزخ مین
١٦٥٤ مسواک
١٦٥٥ ابتدائے نبوت سورۂ اقرا سورۂ مدثر
١٦٥٦ قبا عطا
١٦٥٧
١٦٥٨ بہشت

منہا فلا ادخلاہا داراً ہی احسن وافضل منہا قالا اما ہذہ الدار فدار الشہداء بخاری مین سمرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین نے آجکی رات دو مردونکو دیکھا سو وے مجکو ایک درخت پر چڑہا لیگئے پھر مجکو اوسپر چڑہا کر ایک گہر مین داخل کیا کہ بہت اچھا اور بہتر تہا مین نے اوس سے بہتر کبھی نہین دیکھا اون دونون مردون نے کہا کہ یہ گہر تو شہیدونکا گہر ہے

۱۷۵۹ ف حضرت نے خواب مین دیکھا خ ابن عمر رایت امرأۃ سوداء ثائرۃ الرأس خرجت من المدینۃ حتی نزلت مہیعۃ فتأولتہا ان وباء المدینۃ نقل الی مہیعۃ بخاری مین عبداللہ بن عمر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین نے خواب مین دیکھا کہ ایک سیاہ عورت جسکے سر کے بال پریشان ہین مدینہ سے نکلی یہان تک کہ مہیعہ مین جا کر اوتری سو مین نے اوسکی یہ تعبیر کہی کہ مدینہ کی وبا مہیعہ مین ڈالی گئی ف مہیعہ جحفہ کا نام ہی جو مدینہ سے چہ کوس ہی وہان یہود رہتے تہے مدینہ مین اکثر وبا رہتی تہی جب سے کہ حضرت نے دعا کی اور یہ خواب دیکھا تو وہان سے وبا جاتی رہی اور جحفہ مین جا پڑی

۱۷۶۰ خ عائشۃ رایت جہنم یحطم بعضہا بعضاً ورایت عمراً یجر قصبہ وہو اول من سیب السوائب بخاری مین حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین نے دوزخ کو دیکھا کہ اوسکا بعضا بعضے ٹکڑے کو کچلے ڈالتا تہا اور مین نے عمرو کو دیکھا کہ اپنی انتڑیان گھسیٹے پہرتا تہا اور وہی اول سانڈ چھوڑنیکی رسم نکالی ف عمرو بن عامر حضرت سے تین سو برس آگے تہا جو کہ نام پر سانڈ چھوڑنیکی رسم اوسی نے نکالی تہی اسواسطے ایسے سخت عذاب مین گرفتار ہوا

۱۷۶۱ م انس رایت ذات لیلۃ فیما یری النائم کانا فی دار عقبۃ بن رافع فاتینا برطب من رطب ابن طاب فاولت الرفعۃ لنا فی الدنیا والعاقبۃ فی الآخرۃ وان دیننا قد طاب مسلم مین انس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین نے ایک رات کو دیکھا جس حالت مین کہ سوتا آدمی دیکھتا ہی جیسے کہ ہم عقبہ بن رافع کے گہر مین ہین ہمارے آگے تر چہوہارے لائی گئی اوس قسم کے جس قسم کا ابن طاب نام ہی تو مین نے اوسکی تعبیر کی کہ رفعت یعنی ہمکو بلندی ہی دنیا مین اور نیک انجام ہی آخرت مین اور البتہ ہمارا دین تحقیق اور عمدہ ہی ف حضرت نے یہ تعبیر لفظون سے نکالی رفعت رافع سے اور عاقبت عقبہ سے اور بہتری طاب سے معلوم ہوا کہ تعبیر کا یہ بہی ایک طریقہ ہی کہ صرف لفظون سے بطور فال کے مطلب سمجہی

۱۷۶۲ ق ابوہریرۃ رایت عمرو بن عامر الخزاعی یجر قصبہ فی النار کان اول من سیب السوائب بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین نے عمرو بن عامر خزاعی کو دیکھا کہ اپنی انتڑیان گھسیٹتا پہرتا ہی دوزخ مین اوسی نے سانڈونکا چہوڑنا اول نکالا تہا

۱۷۶۳ ق ابوموسی رایت فی المنام انی اہاجر من مکۃ الی ارض بہا نخل فذہب وہلی الی انہا الیمامۃ او ہجر فاذا ہی المدینۃ یثرب ورایت فی رؤیای ہذہ انی ہززت سیفاً فانقطع صدرہ فاذا ہو ما اصیب من المؤمنین یوم احد ثم ہززتہ اخری فعاد احسن ما کان فاذا ہو ما جاء اللہ بہ من الفتح واجتماع المؤمنین اسندہ مسلم وعلقہ البخاری بخاری اور مسلم مین ابوموسی رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین نے خواب مین دیکھا کہ مین ہجرت کرتا ہون مکے سے اوس زمین کیطرف جہان کھجور کے درخت ہین تو میرا گمان یمامہ اور ہجر کیطرف گیا سو حقیقت مین ہجرت کا مقام تو مدینہ نکلا جسکا یثرب بہی نام ہی اور مین نے اپنے اسی خواب مین دیکھا کہ مین نے تلوار کو ہلایا تو وہ درمیان سے ٹوٹ گئی تو اوسکا انجام مسلمانونکی شہادت

ہوئی جنگ اُحد مین پھر مین نے تلوار کو دوسری بار ہلایا تو ویسی ہی ثابت ہو گئی آگو سے اچھی تو اوسکا انجام تہا کہ خدا نے فتح نصیب کی اور مسلمانونکی جماعت قائم ہو گئی یعنی جنگ اُحد کے بعد خیبر اور مکہ فتح ہوا اور اسلام کے لشکر نے زور پکڑا اس حدیث کی مسلم نے پوری سند بیان کی اور بخاری نے سند حذف کی ف یمامہ اور ہجر عرب مین وہ ملک ہین جہان کھجور کے درخت بہت ہین اس حدیث سے معلوم ہوا کہ پیغمبرونکی خواب سچ ہوتی ہین لیکن تعبیر مین کبھی چوک پڑ جاتی ہی ہجرت کا مقام تو حقیقت مین مدینہ تہا لیکن حضرت کا خیال اور طرف گیا اسیطرح اولیا کی خواب بکثرت اکثر حق ہوتا ہی لیکن تعبیر مین بھول چوک ہو جاتی ہی

١٧٦٤ ابْنِ عُمَرَ رَأَيْتُ عِيْسٰى وَمُوْسٰى وَاِبْرَاهِيْمَ فَاَمَّا عِيْسٰى فَاَحْمَرُ جَعْدٌ عَرِيْضُ الصَّدْرِ وَاَمَّا مُوْسٰى فَاٰدَمُ جَسِيْمٌ سَبْطٌ كَاَنَّهٗ مِنْ رِجَالِ الزُّطِّ بخاری مین عبد اللہ بن عمر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین نے عیسیٰ اور موسیٰ اور ابراہیم کو دیکھا سو عیسیٰ تو سرخ رنگ گھنگر والے بال والے سینہ کشادہ ہین اور موسیٰ تو گندم گون ہین جسیم سیدھے بال والے جیسے زط کی قوم کے مرد ف حضرت نے ان بزرگون کو معراج مین دیکھا یا خواب مین

١٧٦٥ جَابِرٌ رَاَيْتُنِيْ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَاِذَا اَنَا بِالرُّمَيْصَاءِ امْرَاَةِ اَبِيْ طَلْحَةَ وَسَمِعْتُ خَشَفَةً فَقُلْتُ مَنْ هٰذَا فَقَالَ هٰذَا بِلَالٌ وَرَاَيْتُ قَصْرًا بِفِنَائِهٖ جَارِيَةٌ فَقُلْتُ لِمَنْ هٰذَا قَالُوْا لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَاَرَدْتُّ اَنْ اَدْخُلَهٗ فَاَنْظُرَ اِلَيْهِ فَذَكَرْتُ غَيْرَتَكَ فَوَلَّيْتُ مُدْبِرًا فَبَكٰى عُمَرُ وَقَالَ اَعَلَيْكَ اَغَارُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بخاری اور مسلم مین جابر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین نے اپنے تئین دیکھا کہ مین بہشت مین داخل ہوا تو ناگاہ وہان میرا ابو طلحہ کی جورو نظر پڑی اور مین نے جوتی کی چاپ سنی تو مین نے کہا یہ کون ہی تو فرشتون نے کہا کہ یہ بلال ہے اور ایک مین نے محل دیکھا کہ اوسکے صحن مین ایک عورت ہی تو مین نے کہا کہ یہ کسکا محل ہی فرشتون نے کہا یہ محل عمر بن خطاب کا ہی سو مین نے چاہا کہ اوسکے اندر جاؤن تو اوسکو دیکھون پھر مجکو تیرا رشک یاد پڑا ای عمر سو مین پھر آیا اتنی بات پر تو عمر فاروق رضہ نے رو دیے اور عرض کی کہ یا رسول اللہ مین کیا آپ پر رشک کرتا ف اس حدیث مین ام سلیم جنکا رمیصا اور غمیصا لقب ہی اور بلال اور عمر فاروق رضہ کو بہشت کی بشارت ہی م

١٧٦٦ سَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ سَاَلْتُ رَبِّيْ ثَلٰثًا فَاَعْطَانِي اثْنَتَيْنِ وَمَنَعَنِيْ وَاحِدَةً سَاَلْتُ رَبِّيْ اَنْ لَّا يُهْلِكَ اُمَّتِيْ بِالسَّنَةِ فَاَعْطَانِيْهَا وَسَاَلْتُهٗ اَنْ لَّا يُهْلِكَ اُمَّتِيْ بِالْغَرَقِ فَاَعْطَانِيْهَا وَسَاَلْتُهٗ اَنْ لَّا يَجْعَلَ بَاْسَهُمْ بَيْنَهُمْ فَمَنَعَنِيْهَا مسلم مین سعد بن ابی وقاص رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین نے اپنے رب سے تین چیزکا سوال کیا سو دو سوال تو میرے قبول ہوے اور ایک سے مجکو منع کیا ایک سوال تو مین نے اپنے رب سے یہ کیا کہ میری امت کو قحط سے نہ ہلاک کرے ہو اوسکو قبول کیا اور دوسرا سوال مین نے یہ کیا کہ میری امت کو نہ ڈبا دیوے سو اوسکو بھی قبول کیا اور تیسرا سوال مین نے یہ کیا کہ اونکے آپس مین لڑائی اور خونریزی نہ ڈالے سو اوس سوال سے مجکو منع کیا ف قحط اور غرق امت محمدی مین ایسا نہوا ہی اور نہوگا کہ تمام امت یکبارگی ہلاک ہو جاوے جیسے اگلی امتین ہلاک ہو گئین لیکن جنگ اور قتال مقدر مین ہمیشہ رہا ہی اور رہیگا م

١٧٦٧ ابْنُ عُمَرَ عَجِبْتُ لَهَا فُتِحَتْ لَهَا اَبْوَابُ السَّمَاءِ يَعْنِيْ قَوْلَ رَجُلٍ دَخَلَ مَعَهُمْ فِي الصَّلٰوةِ فَقَالَ اللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا وَّالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا وَّسُبْحَانَ اللّٰهِ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَمَا تَرَكْتُهُنَّ مُنْذُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ ذٰلِكَ

رنسیکو رسول اللہ

ان رستے ہین

رشک عمر

تحط سے غرق

جدال وقتال

اللہ اکبر

مسلم میں عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مجکو اس سے تعجب آیا کہ اوسکے واسطے آسمان کے دروازے کہول گئے اوس مرد کا قول مراد ہے جو صحابہ کے ساتھ نماز میں
داخل ہوا تھا اور یہ کہا تھا اللہ اکبر کبیرا والحمد للہ کثیرا وسبحان اللہ بکرۃ واصیلا کہا ابن عمر نے کہ میں نے ان کلمات کو کبھی نہیں چھوڑا جب سے کہ میں نے حضرت کو کہتے سنا ف
یعنی یہ کلام خدا کو ایسا پسند آیا جسکے واسطے آسمان کے دروازے کہول گئے

۱۷۶۸ ق سعد بن ابی وقاص عَجِبْتُ مِنْ هٰؤُلَاءِ اللَّاتِي كُنَّ عِنْدِي فَلَمَّا سَمِعْنَ صَوْتَكَ ابْتَدَرْنَ الْحِجَابَ قَالَهُ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بخاری اور مسلم میں سعد بن ابی وقاص رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مجکو
تعجب آیا ان عورتوں سے جو میری پاس تھیں سو انہوں نے جب تیری آواز سنی تو پردے میں ہو گئیں یہ حضرت نے عمر فاروق رض سے فرمایا ف اسکا مفصل قصہ آٹھویں
باب میں گذرا کہ چند عورتیں حضرت کے پاس باتیں کر رہی تھیں جب عمر فاروق رض آئے تو انکو خوف سے جب گئیں تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی

۱۷۶۹ ق اسامۃ بن زید قُمْتُ عَلَى بَابِ الْجَنَّةِ فَكَانَ عَامَّةُ مَنْ دَخَلَهَا الْمَسَاكِينَ وَأَصْحَابُ الْجَدِّ مَحْبُوسُونَ غَيْرَ أَنَّ أَصْحَابَ النَّارِ قَدْ أُمِرَ بِهِمْ إِلَى النَّارِ وَقُمْتُ
عَلَى بَابِ النَّارِ فَإِذَا عَامَّةُ مَنْ دَخَلَهَا النِّسَاءُ بخاری اور مسلم میں اسامہ بن زید رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میں کھڑا ہوا بہشت کے دروازے پر سو اوسکے اکثر داخل ہونیوالے
محتاج لوگ تھے اور دولتمند عیش والے بہشت کے داخل ہونیسے روکے گئے ہیں مگر دوزخ کے لوگونکو دوزخ کیطرف جانیکا حکم ہوا اور میں دوزخ کے دروازے پر کھڑا ہوا تو اکثر اوسکے
داخل ہونیوالی عورتیں تھیں ف دولتمند اگرچہ ایماندار ہوں لیکن محتاجوں کے بعد بہشت میں داخل ہونگے حساب کے واسطے بہشت کے دروازے پر روکے جاوینگے

۱۷۷۰ ق عائشۃ كُنْتُ لَكِ كَأَبِي زَرْعٍ لِأُمِّ زَرْعٍ قَالَهُ لَهَا وَخَبَرُ أَبِي زَرْعٍ مَا حَكَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ جَلَسَ إِحْدَى عَشْرَةَ
امْرَأَةً فَتَعَاهَدْنَ وَتَعَاقَدْنَ أَنْ لَا يَكْتُمْنَ مِنْ أَخْبَارِ أَزْوَاجِهِنَّ شَيْئًا قَالَتِ الْأُولَى زَوْجِي لَحْمُ جَمَلٍ غَثٍّ عَلَى رَأْسِ جَبَلٍ
لَا سَهْلٍ فَيُرْتَقَى وَلَا سَمِينٍ فَيُنْتَقَلُ قَالَتِ الثَّانِيَةُ زَوْجِي لَا أَبُثُّ خَبَرَهُ إِنِّي أَخَافُ أَنْ لَا أَذَرَهُ إِنْ أَذْكُرْهُ أَذْكُرْ عُجَرَهُ وَ
بُجَرَهُ قَالَتِ الثَّالِثَةُ زَوْجِي الْعَشَنَّقُ إِنْ أَنْطِقْ أُطَلَّقْ وَإِنْ أَسْكُتْ أُعَلَّقْ قَالَتِ الرَّابِعَةُ زَوْجِي كَلَيْلِ تِهَامَةَ لَا حَرٌّ وَلَا قُرٌّ وَ
لَا مَخَافَةَ وَلَا سَآمَةَ قَالَتِ الْخَامِسَةُ زَوْجِي إِنْ دَخَلَ فَهِدَ وَإِنْ خَرَجَ أَسِدَ وَلَا يَسْأَلُ عَمَّا عَهِدَ قَالَتِ السَّادِسَةُ زَوْجِي إِنْ
أَكَلَ لَفَّ وَإِنْ شَرِبَ اشْتَفَّ وَإِنِ اضْطَجَعَ الْتَفَّ وَلَا يُولِجُ الْكَفَّ لِيَعْلَمَ الْبَثَّ قَالَتِ السَّابِعَةُ زَوْجِي عَيَايَاءُ أَوْ غَيَايَاءُ طَبَاقَاءُ
كُلُّ دَاءٍ لَهُ دَاءٌ شَجَّكِ أَوْ فَلَّكِ أَوْ جَمَعَ كُلًّا لَكِ قَالَتِ الثَّامِنَةُ زَوْجِي الْمَسُّ مَسُّ أَرْنَبٍ وَالرِّيحُ رِيحُ زَرْنَبٍ قَالَتِ التَّاسِعَةُ
زَوْجِي رَفِيعُ الْعِمَادِ طَوِيلُ النِّجَادِ عَظِيمُ الرَّمَادِ قَرِيبُ الْبَيْتِ مِنَ النَّادِ قَالَتِ الْعَاشِرَةُ زَوْجِي مَالِكٌ وَمَا مَالِكٌ مَالِكٌ خَيْرٌ مِنْ
ذَلِكَ لَهُ إِبِلٌ كَثِيرَاتُ الْمَبَارِكِ قَلِيلَاتُ الْمَسَارِحِ إِذَا سَمِعْنَ صَوْتَ الْمِزْهَرِ أَيْقَنَّ أَنَّهُنَّ هَوَالِكُ قَالَتِ الْحَادِيَةَ عَشْرَةَ زَوْجِي أَبُو زَرْعٍ فَمَا أَبُو زَرْعٍ
أَنَاسَ مِنْ حُلِيٍّ أُذُنَيَّ وَمَلَأَ مِنْ شَحْمٍ عَضُدَيَّ وَبَجَّحَنِي فَبَجِحَتْ إِلَيَّ نَفْسِي وَجَدَنِي فِي أَهْلِ غُنَيْمَةٍ بِشِقٍّ فَجَعَلَنِي فِي أَهْلِ صَهِيلٍ وَأَطِيطٍ وَدَائِسٍ وَمُنَقٍّ

فعنده اقول فلا اقبح وارقد فاتصبح واشرب فاتقنح ويروى فاتقمح ام ابي زرع فما ام ابي زرع عكومها رداح وبيتها فساح ابن ابي زرع فما
ابن ابي زرع مضجعه كمسل شطبة وتشبعه ذراع الجفرة بنت ابي زرع فما بنت ابي زرع طوع ابيها وطوع امها وملء
كسائها وغيظ جارتها جارية ابي زرع فما جارية ابي زرع لا تبث حديثنا تبثيثا ولا تنقث ميرتنا
تنقيثا ولا تملا بيتنا تعشيشا خرج ابو زرع والاوطاب تمخض فلقي امراة معها ولدان لها كالفهدين يلعبان
من تحت خصرها برمانتين فطلقني ونكحها فنكحت بعده رجلا سريا ركب شريا واخذ خطيا واراح علي نعما ثريا واعطاني
من كل رائحة زوجا وقال كلي ام زرع وميري اهلك قالت فلو جمعت كل شيء اعطانيه ما بلغ اصغر انية ابي زرع

بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مین تیرے حق مین ایسا ہون جیسے ابوزرع تھا ام زرع کے حق مین یہ حضرت نے حضرت عایشہ رض
سے فرمایا اور حکایت ابوزرع کی حضرت عایشہ کی روایت سے یون ہے کہ گیارہ عورتین بیٹھین اونھون نے آپس مین ایک قول قرار کیا اپنے خاوندون کی خبرین کچھ بھی
نہ چھپاوین پہلی عورت نے کہا کہ میرا خاوند جیسے دبلا گوشت اونٹ کا پہاڑ پر نہ زمین برابر ہے کہ چڑھ جاوے نہ موٹا گوشت ہے کہ اوسکو لاوے یعنی نالائق اور بے حقیقت
ہے دوسری عورت نے کہا کہ مین اپنے خاوند کی خبر نہ ظاہر کرونگی مین ڈرتی ہون خبر کے چھوڑنے سے یعنی برا قصہ ہے مجھ سے بیان نہو سکیگا اگر بیان کرون تو اوسکے ظاہر باطن کے
عیب بیان کرون تیسری عورت نے کہا کہ میرا خاوند لنبا دبلا ہے اگر بولون تو طلاق پاؤن اور اگر چپ رہون تو ادھر ڈالی جاؤن نہ روٹی دیوے نہ کپڑا چوتھی عورت نے
کہا کہ میرا خاوند جیسے تہامہ ملک کی رات گرمی نہ سردی نہ خوف اوداسی تہامہ عرب مین اوس زمین کا نام ہے جس مین مکہ ہے وہانکی رات مشہور ہے پانچوین عورت نے کہا
کہ میرا خاوند اگر گھر مین آوے تو چیتے کی طرح سو رہے اور اگر باہر نکلے تو شیر بنجاوے اور نہ پوچھے عہد شکنی سے یعنی حلیم اور کریم ہے عہد شکنی کا مواخذہ نہین کرتا چھٹی عورت نے کہا کہ
میرا خاوند اگر کھاوے تو سب سمیٹ جاوے اور اگر پیوے تو بالکل پی جاوے اور اگر لیٹے تو اپنا بدن لپیٹ لیوے اور نہ میرے غلاف کے اندر ہاتھ ڈالے کہ میرے دکھ درد کو جانے
یعنی بیل کی طرح سوائے کھانے اور پینے اور سونے کی کچھ خبر نہین ہوتا عورت کی بات نہین پوچھتا ساتوین عورت نے کہا کہ میرا خاوند نامرد ہے یا شریر نہایت احمق ہے کہ کلام نہین
کرجانتا سب جہان بھر کے عیب اوسمین موجود ہین ایسا ظالم ہے کہ تیرا سر پھوڑے یا ہاتھ توڑے یا سر اور ہاتھ دونون توڑے آٹھوین عورت نے کہا کہ میرا خاوند چھونے مین جیسے خرگوش
اور اوسکی خوشبو جیسے زرنب کی خوشبو زرنب ایک خوشبودار گھاس کا نام ہے یعنی میرا خاوند ظاہر کا بھی اچھا باطن کا بھی اچھا نوین عورت نے کہا کہ میرا خاوند اونچے محل والا لنبے تلوار والا یعنی
قد اور بڑی راکھ والا یعنی سخی ہے اوسکا باورچیخانہ ہمیشہ گرم رہتا ہے تو راکھ بہت نکلتی ہے اوسکا گھر نزدیک ہے مجلس اور مسافرخانے سے یعنی سردار اور سخی ہے اوسکا لنگر جاری
ہے دسوین عورت نے کہا کہ میرے خاوند کا نام مالک ہے اور کیا خوب مالک ہے مالک افضل ہے میری اس تعریف سے اوسکے اونٹون کے بہت تھان خالی ہین اور کمتر چراگاہین ہین یعنی
ضیافت مین اوسکے یہان اونٹ بہت ذبح ہوا کرتے ہین اس سبب سے تھان خالی ہین کم جنگل مین چرنے جاتے ہین جب اونٹ باجے کی آواز سنتے ہین اپنے ذبح ہونے کا یقین

کر لیتی ہیں ضیافت میں آگ اور باجہ کا معمول تھا اس سبب سے باجی کی آواز سنکے اونٹوں کو اپنی ذبح ہونیکا یقین ہوجاتا تھا گیارہویں عورت نی کہا کہ میری خاوند کا نام ابوزرع ہی سو واہ کیا خوب ابوزرع ہی اوسنے زیور سے میرے دونوں کان جھلائے اور چربی سے میرے دونوں بازو بھر دیے یعنی مجکو موٹا کیا اور مجکو بہت خوش کیا سو میری جان بہت چین میں ہی مجکو اوسنے بھیڑ بکری والونمین پایا جو پہاڑ کی کناری رہتی تھی سو اوسنے مجکو گھوڑے اور اونٹ اور کھیت اور خرمن کا مالک کر دیا یعنی میں نہایت ذلیل اور محتاج تھی اوسنے مجکو باعزت اور مالدار کر دیا سو اوسکے پاس میں بات کرتی ہوں تو مجکو برا نہیں کہتا اور سوتی ہوں تو فجر کر دیتی ہوں یعنی کچھ کام نہیں کرنی دیتا اور پیتی ہوں تو سیراب ہو جاتی ہوں ماں ابوزرع کی سو کیا خوب ہے ماں ابوزرع کی اوسکی بڑی بڑی گٹھریاں اور کشادہ گھر بیٹا ابوزرع کا سو کیا خوب ہے بیٹا ابوزرع کا اوسکی خوابگاہ جیسی تلوار کا میان یعنی نازنین بدن ہے اوسکو آسودہ کر دیتا ہی حلوان کا ہاتہ یعنی کم خور ہی بیٹی ابوزرع کی سو کیا خوب ہی بیٹی ابوزرع کی اپنی ماں باپ کی تابعدار اپنی لباس کی بھرنے والی یعنی جسیم ہی اور اپنی سوت کی رشک یعنی اپنی خاوند کی پیاری ہے اسواسطے اوسکی سوت اوس سے جلتی ہے لونڈی ابوزرع کی کیا خوب ہے لونڈی ابوزرع کی ہماری بات مشہور نہیں کرتی ظاہر کر کر اور ہمارا کھانا نہیں لیجاتی اوٹھا کر اور ہمارا گھر آلودہ نہیں کرتی کوڑے سی ابوزرع باہر نکلا جب کہ مشکونمیں دودھ متھا جاتا تھا گھی نکالنی کیواسطے سو وہ ملا ایک عورت سے جسکے ساتھ اوسکے دو لڑکے تھے جیسے دو چیتے اوسکی گود میں دو انار دونسے کھیلتے تھے سو ابوزرع نی مجکو طلاق دیا اور اوس عورت سے نکاح کیا پھر مینے اوسکے بعد ایک سردار مرد سے نکاح کیا عمدہ گھوڑے کا سوار اور نیزہ باز اوسنے مجکو چرپائے جانور بہت دیے اور اوسنے مجکو ہر ایک میں سے اتنی سے جوڑا جوڑا دیا اور اوسنے مجسے کہا کہ کھا ای ام زرع اور کھلا اپنی لوگونکو ام زرع نی کہا سو اگر میں جمع کروں جو دوسرے خاوند نے دیا تو ابوزرع کے چہوٹے برتن کے برابر بھی نہ پہونچے یعنی دوسرے خاوند کا احسان پہلے خاوند کے احسان سے نہایت کمتر ہے **ف** جب حضرت عایشہ رضی اللہ عنہا گیارہ عورتوں کا یہ قصہ حضرت کے روبرو کہا تب حضرت نے فرمایا کہ ای عایشہ میں بھی تیرا ایسا محسن ہوں جیسے ابوزرع ام زرع کا محسن تھا

۱۷۷۱ **ق** اَبُو مُوسَى مَا أَنَا حَمَلْتُكُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ حَمَلَكُمْ **قَالَهُ لِنَفَرٍ مِنَ الْأَشْعَرِيِّينَ** بخاری اور مسلم میں ابوموسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مینے تمکو سواری نہیں دی لیکن تمکو خدا نے سواری دی یہ حضرت نے قوم اشعریوں کے چند لوگوں سے فرمایا **ف** ابوموسی اشعری سی روایت ہے کہ ہم لوگوں نے جہاد کیواسطے سواری مانگی حضرت نے فرمایا کہ واللہ میں تمکو سواری نہ دونگا اور میرے پاس سواری بھی نہیں بعد چند روز کے حضرت کے پاس اونٹ غنیمت میں آئے حضرت نے پانچ اونٹ ہمکو بلا کر دیے ہماری قوم بعضے لوگوں نے عرض کی کہ یا حضرت آپنے ہماری سواری نہ دینے کی قسم کھائی تھی کیا آپ بھول گئے جو ہمکو سواری عنایت ہوئی حضرت نے فرمایا کہ اگر میں کسی چیز پر قسم کھاتا ہوں پھر اوسکے خلاف کو بہتر جانتا ہوں تو کفارہ دیکر قسم توڑ ڈالتا ہوں جو بہتر ہے تو میں نے تمکو سواری نہیں دی خدا نے تمکو سواری دی

۱۷۷۲ **ق** ابْنُ عُمَرَ لَسْتُ بِآكِلِهِ وَلَا مُحَرِّمِهِ يَعْنِي الضَّبَّ بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن عمر رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میں سوسمار کا کھانے والا نہیں اور نہ اوسکا حرام کرنیوالا **ف** یعنی سوسمار یعنی گوہ حضرت کے سامنے آئی حضرت نے اوسکو نہ کھایا لوگوں نے پوچھا کہ کیا یہ حرام ہے جو حضرت نہیں کھاتے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی

یعنی ہر شئی حرام نہیں لیکن ہماری طبیعت کو پسند نہیں امام اعظم کے نزدیک گوہ حلال نہیں مکروہ ہے امام شافعی کے نزدیک حلال ہے

١٧٧٣ ۵ اَنَسٌ مَرَرْتُ عَلٰى مُوسٰى لَيْلَةَ اُسْرِيَ بِيْ عِنْدَ الْكَثِيْبِ الْاَحْمَرِ وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّيْ فِيْ قَبْرِهٖ مسلم میں انس رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میں موسیٰ کے پاس سرخ ٹیلے کے نزدیک ہو کر نکلا جس رات کہ مجکو معراج ہوئی اور موسیٰ اپنی قبر میں نماز پڑھ رہے تھے ف سرخ ٹیلا بیت المقدس سے ایک منزل ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ پیغمبر اپنی قبر میں زندہ ہیں جیسے شہید

١٧٧٤ ۵ بُرَيْدَةُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوْهَا وَنَهَيْتُكُمْ عَنْ لُحُوْمِ الْاَضَاحِيْ فَوْقَ ثَلٰثٍ فَاَمْسِكُوْا مَا بَدَا لَكُمْ وَنَهَيْتُكُمْ عَنِ النَّبِيْذِ اِلَّا فِيْ سِقَاءٍ فَاشْرَبُوْا فِي الْاَسْقِيَةِ كُلِّهَا وَلَا تَشْرَبُوْا مُسْكِرًا مسلم میں بریدہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میں نے تمکو منع کیا تھا قبروں کی زیارت سے سو اب زیارت کیا کرو اور منع کیا تھا میں نے تمکو تین روز سے زیادہ قربانی کے گوشت رکھنے کو سو اب رکھو جبتک تمہارا جی چاہے اور منع کیا تھا میں نے تمکو چھوہاروں کے شیرہ پینے سے مگر چمڑے کے برتن میں سو اب سب برتنوں میں پیو اور مت پیو نشہ والی چیز کو ف ابتدائے اسلام میں لوگ بت پرستی چھوڑ کر مسلمان ہوئے تھے اسواسطے حضرت نے زیارت قبور سے منع کیا کہ مبادا شرک میں پھر گرفتار ہو جاویں جب لوگوں کے دلوں میں اسلام اور توحید کا عقیدہ مضبوط ہو گیا تو اجازت دی اور بعضی حدیث میں زیارت قبور کا فائدہ بتلایا کہ اوس سے دنیا سے نفرت ہوتی ہے اور آخرت یاد پڑتی ہے حضرت نے فائدہ سلبی بتلا دیا کہ تا لوگ اہل قبور سے اپنی حاجت روائی نہ چاہیں اور شرک میں گرفتار ہوں اور جب شراب حرام ہوئی تو شراب کے برتنوں کا استعمال کرنا بھی منع ہوا تاکہ شراب یاد نہ پڑے جب اوسکی برائی دلوں میں بیٹھ گئی اور عادت بالکل چھوٹ گئی تو اون برتنوں کے استعمال کی اجازت دی

١٧٧٥ ۵ اَبُوْ هُرَيْرَةَ وَدِدْتُ اَنَّا قَدْ رَاَيْنَا اِخْوَانَنَا قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللهِ اَلَسْنَا اِخْوَانَكَ قَالَ اَنْتُمْ اَصْحَابِيْ وَاِخْوَانُنَا الَّذِيْنَ لَمْ يَاْتُوْا بَعْدُ فَقَالُوْا كَيْفَ تَعْرِفُ مَنْ لَمْ يَاْتِ بَعْدُ مِنْ اُمَّتِكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ فَقَالَ اَرَاَيْتَ لَوْ اَنَّ رَجُلًا لَهٗ خَيْلٌ غُرٌّ مُحَجَّلَةٌ بَيْنَ ظَهْرَيْ خَيْلٍ دُهْمٍ بُهْمٍ اَلَا يَعْرِفُ خَيْلَهٗ قَالُوْا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللهِ قَالَ فَاِنَّهُمْ يَاْتُوْنَ غُرًّا مُحَجَّلِيْنَ مِنَ الْوُضُوْءِ وَاَنَا فَرَطُهُمْ عَلَى الْحَوْضِ مسلم میں ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مجکو تمنا ہے کہ ہم اپنے بھائیوں کو دیکھیں صحابہ نے کہا یا رسول اللہ کیا ہم آپکے بھائی نہیں حضرت نے فرمایا کہ تم تو میرے صحابی ہو یعنی ہم صحبت اور رفیق ہو تمہارے برابر کوئی نہیں ہو سکتا ہے اور ہمارے بھائی وہ لوگ ہیں جو ابھی نہیں آئے یعنی اس زمانے میں موجود نہیں تو اون صحابہ نے کہا کہ آپ یا رسول اللہ قیامت میں شفاعت کیواسطے کیونکر پہچانینگے اون لوگوں کو جو ہنوز موجود نہیں ہیں حضرت نے فرمایا کہ بھلا بتلاؤ تو کہ اگر ایک مرد کے پچکلیان گھوڑے ہوں یکرنگ مشکی گھوڑوں کے اندر کیا وہ اپنے گھوڑوں کو نہ پہچان لیوے گا صحابہ نے کہا یا رسول اللہ کیوں نہ پہچانیگا حضرت نے فرمایا تو وہ لوگ بھی قیامت میں آوینگے منہ اور ہاتھ پاؤں روشن کئے وضو کے اثر سے اور میں حوض کوثر پر اونکا پیشوا ہوں سامان تیار کرنے والا ف اس حدیث میں حضرت نے اپنی محرومی دیدار کو اپنا اشتیاق اظہار کرکے دلاسا دیا اور حوض کوثر کا وعدہ کیا مسلمانوں کو اس سے زیادہ تر کون فخر ہوگا کہ حضرت نے اونکو اپنا بھائی فرمایا مصرع معشوق کہ عشاق نواز است ہمین است

فصل ھل اس فصل میں دو حدیثیں ہیں جنکے سرے پر ہل ہے

١٧٧٦ ف جَرِيْرٌ هَلْ اَنْتَ مُرِيْحِيْ مِنْ ذِي الْخَلَصَةِ الْكَعْبَةِ الْيَمَانِيَةِ الشَّامِيَّةِ بخاری اور مسلم میں جریر رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بھلا تو مجکو

راحت دی والا ہے ذی الخلصہ کے ڈھانے سے یعنی یمن کے کعبے سے ف جریر سے روایت ہے کہ یمن میں ایک بتخانہ تھا ذی الخلصہ اسکو کہتے تھے حضرت نے مجکو اوسکے ڈھانے کا حکم دیا اور یہ حدیث

۷۷۷ فرمائی میں ڈیڑھ سو سوار سے وہاں گیا اور اوسکو ڈھایا اور اوسکے پاس جن کو پایا مار ڈالا پھر آکر اسکی حضرت سے خبر کی حضرت نے ہمارے واسطے دعائے خیر کی ھ انس قال کنا عند رسول اللہ فضحک فقال ہل تدرون مما

اضحک قلنا اللہ و رسولہ اعلم قال من مخاطبۃ العبد ربہ قال یقول یا رب الم تجرنی من الظلم قال یقول بلی قال فیقول فانی لا اجیز علی نفسی الا شاہدا

منی فیقول کفی بنفسک الیوم علیک شہیدا و بالکرام الکاتبین علیک شہودا قال فیختم علی فیہ فیقال لارکانہ انطقی قال فتنطق

باعمالہ ثم یخلی بینہ و بین الکلام فیقول بعدا لکن و سحقا فعنکن کنت اناضل مسلم میں انس رض سے روایت ہے کہ حضرت نے

فرمایا کہ تم جانتے ہو کہ میں کس واسطے ہنستا ہوں ہم نے کہا کہ اللہ اور اوسکا رسول خوب جانتا ہے حضرت نے فرمایا کہ بندے کی گفتگو سے جو اپنے رب سے کریگا مجکو ہنسی آتی ہے بندہ کہیگا کہ اے

میرے رب کیا تو مجکو پناہ نہیں دے چکا ہے ظلم سے یعنی تونے وعدہ کیا ہے کہ ظلم نکرونگا حضرت نے فرمایا خدا جواب دیگا کہ ہاں ہم ظلم نہیں کرینگے تو حضرت نے فرمایا پھر بندہ کہیگا کہ میں جائز

نہیں دیتا اپنی جان پر مگر اپنی ذات کے گواہ سے یعنی مجھپر اوس وقت الزام ثابت ہوگا کہ جب میری ذات میں کچھ قصور کی دلیل ظاہر ہو اور گواہی دے غیر کی گواہی کا مجکو اعتماد

نہیں حق تعالیٰ فرمادیگا کہ تیری ذات ہی تجھپر گواہ ہونے میں کفایت کرتی ہے اور تجھپر کراماً کاتبین کا گواہ ہونا کافی ہے حضرت نے فرمایا پھر مہر ہوگی اوسکے منہ پر پھر حکم ہوگا

اوسکے ہاتھ پاؤں کو کہ بولو حضرت نے فرمایا تو اوسکے بد عملونکو ظاہر کرینگے پھر بندے کو کلام کی اجازت ہوگی تو بندہ اپنے ہاتھ پاؤں سے کہیگا کہ تمپر خدا کی مار پڑے میں تو تمہارے ہی

۷۷۸ طرف سے جھگڑا کرتا تھا یعنی تمہارا ہی بچانا دوزخ سے مجکو منظور تھا سو تم آپ ہی گناہ کا اقرار کر کے دوزخ میں ہو گئے ق اسامۃ بن زید قال ہل ترک لنا عقیل من منزل

بخاری اور مسلم میں اسامہ بن زید رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا ہمارے واسطے عقیل نے گھر چھوڑا ہے ف اسامہ بن زید سے روایت ہے کہ جب حضرت حجۃ الوداع

میں مکے کے قریب پہنچے تو میں نے عرض کی کہ اپنے مکانات سے کس مکان میں حضرت اوترینگے اپنے مکان میں یا علی رض کی یا جعفر طیار رض کے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی

ابو طالب کے چار بیٹے تھے عقیل اور طالب اور جعفر طیار اور علی مرتضیٰ رض جب حضرت نے مکے سے مدینے میں ہجرت کی تو علی مرتضیٰ اور جعفر طیار نے حضرت کا ساتھ دیا اسواسطے کہ

مسلمان ہو چکے تھے اور عقیل اوس وقت تک ایمان نہ لائے تھے اس سبب سے مکے میں ٹھہرا اور اپنے باپ کے وارث ہوا اور مکانات بیچ ڈالے امام اعظم کے نزدیک مکے کے مکانات

۷۷۹ کا بیچنا درست ہے اور یہ حدیث اونکی دلیل ہے ھ ابو ہریرۃ ہل ترون قبلتی ہہنا واللہ ما یخفی علی رکوعکم و لا خشوعکم و انی لاراکم من وراء ظہری

مسلم میں ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تم دیکھتے ہو کہ میرا سامنا ادہر ہی ہے خدا کی قسم مجھپر تمہارا رکوع اور خشوع چھپا نہیں رہتا اور تمکو میں

دیکھتا ہوں اپنے پس پشت سے ف جماعت میں بعضے نو مسلم ادب نماز نہ برتتے تھے رکوع اور سجود اور صف میں برابر کھڑے ہونے سے غفلت کرتے تب حضرت نے یہ حدیث

۷۸۰ فرمائی تا کہ اس حرکت سے باز رہیں اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت جیسے سامنے سے دیکھتے تھے ویسے ہی پس پشت سے یہ معجزہ تھا حضرت کا ق اسامۃ بن زید قال ہل ترون

ما اری قالوا لا قال فانی لاری مواقع الفتن خلال بیوتکم کمواقع القطر قالہ لما اشرف علی اطم من آطام المدینۃ بخاری اور مسلم میں اسامہ

بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ کیا تم دیکھتے ہو جو میں دیکھتا ہوں لوگوں نے کہا نہیں
حضرت صلعم نے فرمایا کہ میں دیکھتا ہوں تمہارے گھروں کے اندر آتے فتنے در مقامات بوچھی مینہ کے گرنے
کے مقامات معلوم ہوتے ہیں یہ حضرت صلعم نے اس وقت فرمایا جب کہ مدینہ کے کوٹھوں میں سے ایک کوٹھے پر چڑھ کر کہا تھا ف
اس حدیث میں آئے فتنے دو ان کی خبر ہے جو مدینہ میں حضرت کے بعد ہوئے جب حضرت عثمان رضی کی شہادت
اور یزید کے فتنے ہے قتال ب ابو ہریرہ ہل تستطیع اذا خرج المجاہد ان تدخل مسجدک
فتقوم ولا تفتر وتصوم ولا تفطر قالہ لرجل قال لہ دلنی علی عمل یعدل الجہاد بخاری ابو ہریرہ
رض سے روایت ہے کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ کیا تجھ سے ہو سکتا ہے جب غازی جہاد کو نکلے تو اپنی مسجد میں
داخل ہو کے نماز میں کھڑا رہے اور سستی دم نماز نہ چھوڑے اور روزہ رکھے اور سستی نہ توڑے یہ حضرت صلعم نے اس مرد سے
فرمایا جس نے حضرت سے کہا کہ مجھکو وہ عمل بتلائیے جو جہاد کے برابر ہو یعنی اگر تو ہر وقت تب
در نماز پڑھا کرے اور ہمیشہ بلا ناغہ روزہ رکھا کرے تو البتہ جہاد کے برابر ثواب پاوے لیکن آدمی سے
یہ نہیں ہو سکتا تو جہاد کے برابر کوئی عبادت نہیں ہے م ابو ہریرہ ہل تسمع النداء بالصلوۃ
قال نعم قال فاجب قالہ لرجل اعمی جاء قال یا رسول اللہ لیس لی قائد یقودنی الی المسجد وسألہ ان
یرخص لہ فیصلی فی بیتہ فرخص لہ فلما ولی دعاہ فقال یعنی مسلم ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت
صلعم نے فرمایا کہ کیا تو نماز کی اذان سنتا ہے اس نے کہا کہ ہاں حضرت صلعم نے فرمایا کہ تو مسجد میں حاضر ہوا کر
یہ حضرت صلعم نے اندھے مرد سے کہا جب کہ اس نے کہا یا رسول اللہ صلعم میرے پاس کوئی لانے والا نہیں جو مجھکو مسجد میں
لے آوے اور اس نے چاہا کہ حضرت اسکو اجازت دیں تو اپنے گھر میں نماز پڑھ لیا کرے تو حضرت صلعم نے اسکو
اجازت دی جب وہ پھر چلا تو حضرت صلعم نے اسکو بلایا پھر یہ حدیث فرمائی ف اس حدیث سے
معلوم ہوتا ہے کہ جماعت واجب ہے جب اندھے کو باوجود عذر کے ترک جماعت کی اجازت نہ ہوئی تو
صحیح سالم کو کیونکر ہوگی امام اعظم کے نزدیک جماعت سنت مؤکدہ ہے یعنی واجب کے قریب ہے اور
امام شافعی رحمۃ اللہ کے نزدیک فرض کفایہ ہے م ابو ہریرہ و ابو سعید ہل تضارون فی القمر لیلۃ

البدر قالوا لا يا رسول الله قال فهل تضارون في الشمس ليس دونها سحاب قالوا لا
قال فإنكم ترونه كذلك يحشر الله الناس يوم القيامة فيقول من كان يعبد شيئا فليتبعه
فيتبع من كان يعبد الشمس الشمس ويتبع من كان يعبد القمر القمر
ويتبع من كان يعبد الطواغيت الطواغيت وتبقى هذه الأمة
فيها منافقوها فيأتيهم الله في صورة غير صورته التي يعرفون فيقول أنا
ربكم فيقولون نعوذ بالله منك هذا مكاننا حتى يأتينا ربنا فإذا جاء
ربنا عرفناه فيأتيهم الله في صورته التي يعرفون فيقول أنا ربكم فيقولون
أنت ربنا فيتبعونه ويضرب الصراط بين ظهري جهنم فأكون أنا وأمتي
أول من يجيز ولا يتكلم يومئذ إلا الرسل ودعوى الرسل يومئذ اللهم سلم
سلم وفي جهنم كلاليب مثل شوك السعدان هل رأيتم شوك
السعدان قالوا نعم يا رسول الله قال فإنها مثل شوك السعدان غير أنه
لا يعلم ما قدر عظمها إلا الله تخطف الناس بأعمالهم فمنهم الموبق
بعمله ومنهم المخردل ثم ينجى حتى إذا فرغ الله من القضاء بين العبا
د وأراد أن يخرج برحمته من أراد من أهل النار أمر الملائكة أن يخرجوا
من النار من كان لا يشرك بالله شيئا ممن أراد الله أن يرحمه ممن يقو
ل لا إله إلا الله فيعرفونهم في النار يعرفونهم بأثر السجود تأكل النار
من ابن آدم إلا أثر السجود حرم الله على النار أن تأكل أثر السجود
فيخرجون من النار قد امتحشوا فيصب عليهم ماء الحياة فينبتون منه

كما تنبت الحبة في حميل السيل ثم يفرغ الله من القضاء بين العباد
ويبقى رجل مقبل بوجهه على النار وهو آخر أهل الجنة دخولا الجنة
فيقول أي رب اصرف وجهي عن النار فإنه قد قشبني ريحها وأحر
قني ذكاؤها فيدعو الله ما شاء الله أن يدعو ثم يقول الله هل عسيت
إن فعلت ذلك بك أن تسأل غيره فيقول لا أسألك غيره فيعطي ربه
من عهود ومواثيق ما شاء الله فيصرف الله وجهه عن النار فإذا
أقبل على الجنة ورآها سكت ما شاء الله أن يسكت ثم يقول يا رب
قدمني إلى باب الجنة فيقول الله له أليس قد أعطيت عهودك
ومواثيقك لا تسألني غير الذي أعطيتك ويلك يا ابن آدم ما
أغدرك فيقول أي رب يدعو الله حتى يقول له فهل عسيت إن
أعطيتك ذلك أن تسأل غيره فيقول لا وعزتك فيعطي ربه
ما شاء الله من عهود ومواثيق فيقدمه إلى باب الجنة فإذا قام
على باب الجنة انفهقت له الجنة فرأى ما فيها من الحبرة
والسرور فيسكت ما شاء الله أن يسكت ثم يقول أي رب
أدخلني الجنة فيقول الله له أليس قد أعطيت عهودك
ومواثيقك أن لا تسأل غير ما أعطيت ويلك يا ابن آدم

مَا أَغْدَرَكَ فَيَقُولُ أَيْ رَبِّ لَا أَكُونَنَّ أَشْقَى خَلْقِكَ فَلَا يَزَالُ يَدْعُو اللهَ حَتَّى يَضْحَكَ اللهُ مِنْهُ فَإِذَا ضَحِكَ اللهُ مِنْهُ قَالَ ادْخُلِ الْجَنَّةَ فَإِذَا دَخَلَهَا قَالَ اللهُ تَمَنَّهْ فَيَسْأَلُ رَبَّهُ وَيَتَمَنَّى حَتَّى أَنَّ اللهَ لَيُذَكِّرُهُ فَيَقُولُ مِنْ كَذَا وَكَذَا حَتَّى إِذَا انْقَطَعَتْ بِهِ الْأَمَانِيُّ قَالَ اللهُ لَكَ ذَلِكَ وَمِثْلُهُ مَعَهُ یعنے بخاری و مسلم ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تمکو شک ہے بیچ دیکھنے چودھویں رات کے چاند دیکھنے
میں اصحاب نے عرض کیا کہ نہیں یا رسول اللہ فرمایا پس البتہ تمکو کچھ تردد اور اختلاف اور ازدحام ہوتا ہے سورج کے
دیکھنے میں جس وقت کہ آسمان صاف ہو اور بدلی نہو اصحاب نے عرض کیا کہ نہیں فرمایا سو تم اسیطرح خدا کو بھی
اسی طرح دیکھو گے حقتعالے لوگوں کو قیامت کے دن جمع کریگا تو فرمادیگا کہ جو شخص جس چیز کی بندگی کرتا ہو
تو دکھاتے تھے دیوی لوگ اپنی معبود کرتے تھے دوزخ میں جا دیوے سو جو شخص کہ آفتاب کو پوجتا ہوگا تو اسکا
رستہ بتا دیگا اور جو چاند کو پوجتا ہوگا سو چاند کا ساتھ دیویگا اور جو بتوں اور دیو بہوت کو پوجتا
ہوگا وہ انکے ساتھ جا دیگا اور یہ امت محمدی باقی رہجا دیگی اور اسمیں منافق لوگ بہی ہونگے سو حقتعالی
مسلمانوں پر ظاہر ہوگا اوس صفت میں جو انکے اعتقاد کے مخالف ہے تو فرمادیگا کہ میں تمہارا رب ہوں
تو مسلمان کہینگے کہ نعوذ باللہ خدا تمکو تجہسے پناہ میں رکھے ہم اس مکان میں منتظر ہیں یہانتک کہ ہمارا
رب ہمپر ظاہر ہو سو جبکہ ظاہر ہوگا ہم اپنے رب کو پہچان جاوینگے پہر حقتعالی اوس صفت میں ظاہر ہوگا جو انکے اعتقاد
کے موافق ہو سو فرمادیگا کہ میں تمہارا رب ہوں تو مسلمان کہینگے ہاں تو

ہمارا رب ہے سو اوسکا اتباع کرینگے اور دوزخ کی پشت پر پل صراط رکھا جاویگا تو مین اور میری امت سب سے پہلے عبور کرینگے اور سوائے پیغمبرون کے اوسدن کوئی نہ بول سکیگا
اور پیغمبرونکا قول اوسدن یہ ہوگا کہ الہی بچا بچا اور دوزخ مین آنکڑے ہین جیسے سعدان کے کانٹے سعدان ایک جھاڑ کا نام ہے اوسکے کانٹے سرکج ہوتے ہین حضرت نے فرمایا
کیا تمنے سعدان کے کانٹے دیکھے ہین اصحاب نے کہا ہان یا رسول اللہ حضرت نے فرمایا تو وے دوزخ کے آنکڑے بھی سعدان کے کانٹون کی مثل ہین مگر یہ کہ سوائے خدا کے کوئی
نہین جانتا کہ کتنے کتنے بڑے ہین فرشتے ان آنکڑون سے لوگون کو دوزخ کے اندر پل صراط پر سے کھینچ لینگے اونکے بد اعمال کے سبب سے سو بعضا آدمی تو اپنے عمل سے ہلاک ہو جاویگا
اور بعضا اوسمین سے نجات پاویگا یہان تک کہ جب حق تعالے بندونکے فیصلے سے فراغت کریگا اور چاہیگا کہ نکالے دوزخ والونمین سے اپنی رحمت سے جسکو کہ چاہے تو
فرشتونکو حکم کریگا کہ دوزخ سے اوسکو نکالین جسنے خدا کے ساتھ کچھ شرک نکیا ہو جسپر خدانے رحمت کا ارادہ کیا ہو جو کہ لا الہ الا اللہ کہتا ہو تو فرشتے اونکو دوزخ مین پہچان
لینگے اونکو سجدے کے نشان سے پہچانینگے آگ آدمی کو جلا ڈالیگی مگر سجدے کے نشان کو خدانے دوزخ پر سجدے کا مکان جلانا حرام کیا ہے تو دوزخ سے نکالے جاوینگے جلے بھنے پھر اونپر
آب حیات چھڑکا جاویگا تو اوس سے وے جسم اوٹھینگے جیسے پانی کے بہاؤ کے کوڑے مین تخم دانہ جم اوٹھتا ہے پھر حق تعالے بندونکا فیصلہ کر چکیگا اور ایک مرد باقی
رہجاویگا دوزخ کا سامنا کیے ہوا اور وہ اہل بہشت مین سب سے پیچھے بہشت مین داخل ہوگا تو وہ کہیگا اے میرے رب میرا منہ دوزخ کیطرفسے پھیر دے کہ اوسکی بدبو نے مجھکو
تنگ کر دیا اور اوسکی لپٹ نے مجھکو جلا ڈالا سو خدا سے دعا کیا کریگا جہانتک کہ خدا اوسکا دعا کرنا چاہیگا پھر حق تعالے فرماویگا کہ اگر مین یہ تیرا سوال پورا کرون تو
اسکے سوا تو کچھ اور بھی سوال کریگا سو وہ شخص کہیگا نہین اسکے سوا کچھ نہ مانگونگا سو اپنے رب سے نہ مانگنے کا قول قرار کریگا جسطرح کہ خدا چاہیگا تو خدا اوسکے منہ کو
دوزخ کیطرفسے پھیر دیگا سو جبکہ بہشت کا سامنا کریگا اور اوسکو دیکھیگا جتنا کہ خدا چاہیگا پھر کہیگا اے میرے رب مجھکو آگے بڑھا دے بہشت کے دروازے تک تو
حق تعالے اوس سے فرماویگا کہ کیا تو قول قرار نہین کر چکا ہے پہلے سوال کے سوا مجھسے اور سوال نکریگا تیرا برا ہووے آدمی تو کیا ہی دغاباز ہے تو وہ مرد کہیگا اے میرے رب
اور خدا سے دعا مانگیگا یہانتک کہ حق تعالے اوس سے فرماویگا اگر مین تیرا یہ مطلب پورا کر دون تو اوسکے سوا تو اور کچھ بھی مانگیگا تو وہ کہیگا تیری عزت کی قسم ہے
کہ نہ مانگونگا سو اپنے رب سے نہ مانگنے کا قول قرار کریگا تو خدا اوسکو بہشت کے دروازے پر کر دیگا سو جب بہشت کے دروازے پر کھڑا ہوگا تو تمام بہشت اوسپر موجود ہو جاویگی
سو اسکو نظر آویگا جو کچھ اوسمین نعمت اور فرحت ہے تو چپ رہیگا جتنا کہ خدا چاہیگا پھر کہیگا اے میرے رب مجھکو بہشت مین داخل کر تو حق تعالے اوس سے فرماویگا
کہ کیا تو قول قرار نہین کر چکا ہے کہ اب مین نہ مانگونگا تیرا برا ہووے آدمی کیا ہی دغاباز ہے تو وہ کہیگا اے میرے رب مین تیری خلق مین بدبخت و بے نصیب نہین ہونیکا سو ہمیشہ
دعا کیا کریگا یہانتک کہ خدا اوس سے راضی ہو جاویگا سو جب خدا راضی ہوگا تو فرماویگا کہ جا بہشت مین جب وہ بہشت مین جاویگا تو حق تعالے اوس سے
فرماویگا کہ کسی چیز کی آرزو کر تو وہ مانگیگا اپنے رب سے اور تمنا ظاہر کریگا یہانتک کہ اوسپر کرم ہوگا کہ حق تعالے اوسکو یاد دلاویگا تو کہیگا کہ فلانی چیز اور فلانی چیز
مانگ یہانتک کہ جب اوسکی سب امیدین اور خواہشین ختم ہوچکین گی حق تعالے فرماویگا تیرے لیے سب سوال پورے ہوے اور اوسکے ساتھ اوتنا اور بھی ف اس حدیث سے تفصیل تمام

روئیت الٰہی قیامت میں ثابت ہوئی اور یہی مذہب ہے اہل سنت جماعت کا جن لوگوں کی قسمت میں نعمت دیدار نہیں ہے وہ اسکی انکار کرتے ہیں لیکن اعتقاد ضرور کرنا چاہیے
کہ حق تعالےٰ شکل اور جسم سے پاک ہے اور اسکے دیدار کی کیفیت ہمکو نہیں معلوم جس طرح کہ حق سبحانہ ہمکو دیکھتا ہے اور جہت کا مقید نہیں ویسیطرح اپنی جہت دکھلانے پر بھی قادر
ہے ہر چند آدمی کی عقل یہاں حیران ہے لیکن اوسکی قدرت سے آسان ہے عن ابی ہریرۃ ہل تضارون فی رؤیۃ الشمس فی الظہیرۃ لیست فی سحابۃ قالوا لا قال ۱۷۸۴
فہل تضارون فی رؤیۃ القمر لیلۃ البدر لیس فی سحابۃ قالوا لا قال فوالذی نفسی بیدہ لا تضارون فی رؤیۃ ربکم الا کما تضارون
فی رؤیۃ احدہما قال فیلقی العبد فیقول ای فل الم اکرمک واسودک وازوجک واسخر لک الخیل والابل واذرک ترأس وتربع
فیقول بلی قال فیقول افظننت انک ملاقی فیقول لا فیقول فانی قد انساک کما نسیتنی ثم یلقی الثانی فیقول ای فل الم اکرمک
واسودک وازوجک واسخر لک الخیل والابل واذرک ترأس وتربع فیقول بلی ای رب فیقول افظننت انک ملاقی فیقول لا فیقول فانی انساک کما نسیتنی
ثم یلقی الثالث فیقول لہ مثل ذلک فیقول یا رب اٰمنت بک وبکتابک وبرسلک وصلیت وصمت وتصدقت ویثنی بخیر ما استطاع فیقو
ل ہہنا اذن قال ثم یقال الان نبعث شاہدنا علیک ویتفکر فی نفسہ من ذا الذی یشہد علی فیختم علی فیہ ویقال لفخذہ انطقی فتنطق
فخذہ ولحمہ وعظامہ بعملہ وذلک لیعذر من نفسہ وذلک المنافق وذلک الذی یسخط اللہ علیہ
مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تمکو شک پڑتا ہے آفتاب کے دیکھنے میں ٹھیک دوپہر کو جبکہ بدلی نہو صحابہ نے کہا کہ نہیں حضرت نے فرمایا اور
کیا تمکو تردد ہے چاند کے دیکھنے میں چودھویں رات کو جبکہ بدلی نہو صحابہ نے کہا کہ نہیں فرمایا حضرت نے سو قسم ہے اوسکی جسکے قبضے میں میری جان ہے کہ تمکو اپنے رب کے
دیدار میں شبہہ اور اختلاف نہوگا مگر جیسے سورج یا چاند کے دیکھنے میں یعنی جیسے چاند سورج کی روئیت میں اشتباہ نہیں ویسے ہی خدا کی روئیت میں
اشتباہ نہوگا پھر حق تعالےٰ حساب کرنے لگا بندے سے سو کہیگا کہ اے فلانے بندے بھلا میں نے تجھکو کیا افضل المخلوقات میں نہیں کیا اور تجھکو سردار نہیں بنایا اور تجھکو تیرا جوڑا نہیں دیا
اور گھوڑوں اور اونٹوں کو تیرا تابع نہیں کیا اور تجھکو چھوڑا کہ تو اپنی قوم کی ریاست کرتا تھا اور چوتھا لیتا تھا تو بندہ کہیگا کہ سچ ہے حضرت نے فرمایا تو حق تعالےٰ فرماویگا
بھلا تجھکو معلوم تھا کہ تو مجھسے ملیگا سو بندہ کہیگا کہ نہیں تو حق تعالےٰ فرماویگا کہ اب ہم بھی تجھکو بھولتے ہیں جیسے تو ہمکو بھولا پھر خدا دوسرے بندے سے حساب کریگا تو کہیگا کہ اے فلانے
بھلا میں نے تجھکو کیا افضل المخلوقات نہیں کیا اور تجھکو سردار نہیں بنایا اور تجھکو تیرا جوڑا نہیں دیا اور گھوڑوں اور اونٹوں کو تیرا تابع نہیں کیا اور تجھکو چھوڑا کہ تو اپنی قوم کی ریاست
کرتا تھا اور چوتھا لیتا تھا تو بندہ کہیگا کہ سچ ہے اے میرے رب پھر خدا فرمایگا بھلا تجھکو معلوم تھا کہ تو مجھسے ملیگا تو بندہ کہیگا کہ نہیں پھر خدا فرمایگا سو مقرر میں تجھکو اب
بھلاتا ہوں جیسے تو مجھکو بھولا پھر تیسرے بندے سے حساب کریگا تو اوس سے بھی اسیطرح کہیگا سو بندہ کہیگا اے رب میں تیرا ایمان لایا اور تیری کتاب اور تیرے پیغمبر پر اور میں نے نماز پڑھی اور روزہ
رکھا اور زکوۃ اور صدقہ دیا اسیطرح اور نیک اعمال کو اپنی طرف نسبت کریگا جتنا کہ اوس سے ہوسکیگا تو حق تعالےٰ فرماویگا دیکھ یہیں تیرا جھوٹ ظاہر ہوا جاتا ہے حضرت نے فرمایا

پھر حکم ہوگا کہ اب ہم تیرے اوپر گواہ کھڑا کرینگے اور جی مین سوچیگا کہ کون مجھپر گواہی دیگا پھر اوسکے منہ پر مہر ہوگی اور حکم ہوگا اوسکی ران کو کہ بول تو اوسکی ران اور اوسکا
گوشت اور اوسکی ہڈیان اوسکے عمل پر بولینگی اور یہ گواہی اسواسطے ہوگی تاکہ اوسکا عذر باقی نرہے اور اوسی کی ذات کی گواہی ہے اور یہ شخص منافق یعنی جھوٹا مسلمان ہوگا اور
اسی پر خدا زیادہ تر غضب کریگا ف اس حدیث مین اول دیدار خدا کا ذکر کیا پھر کافرونکا جو قیامت کے حساب کتاب کے منکر ہین پھر منافقونکا جو زبانی اسلام کا
اقرار کرتے اور دل سے انکار یا شک رکھتے ہین ق ابو برزۃ هل تفقدون من احد قالوا نعم فلانا و فلانا و فلانا ثم قال هل تفقدون من احد قالوا نعم فلانا و

۱۶۸۵

فلانا و فلانا ثم قال هل تفقدون من احد قالوا لا قال لكني افقد جليبيبا فاطلبوه بخاری اور مسلم مین ابو برزہ رضہ سے روایت ہے کہ

نصیحت

حضرت نے فرمایا کہ کیا تم کسیکو تلاش کرتے ہو صحابہ نے کہا کہ ہان ہم فلانے اور فلانے اور فلانے چار شخصونکو تلاش کرتے ہین پھر حضرت نے فرمایا کہ کیا تم کسیکو تلاش کرتے
ہو صحابہ نے کہا کہ ہان ہم فلانے اور فلانے اور فلانے کو تلاش کرتے ہین پھر حضرت نے فرمایا کہ کیا تم کسی اور کو بھی تلاش کرتے ہو صحابہ نے کہا کہ اونکے سوا ہم کسیکو تلاش
نہین کرتے حضرت نے فرمایا لیکن مین تو جلیبیب کو تلاش کرتا ہون تم بھی اسکو تلاش کرو ف کسی جنگ مین لڑائی کے بعد صحابہ اپنے عزیزوں اور دوستونکی لاشین تلاش
کرتے تھے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی پھر جب جلیبیب کی لاش ملی تو حضرت نے اونکا سر اپنے زانو پر رکھا اور فرمایا کہ یہ میرا ہے مین اسکا ہون ق سعد بن ابي وقاص هل تنصرون و

۱۶۸۶

ترزقون الا بضعفائكم بخاری مین سعد بن ابی وقاص رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تمکو فتح اور روزی نہین ملتی مگر اپنے ناچار اور غریبونکے سبب سے ف

قوت ز...

یعنی اپنی قوت اور تدبیر پر گھمنڈ کرو تمکو فتح اور روزی غریبون ہی کی برکت سے ملتی ہے تو اونکی خدمت اور خاطر داری اپنے حق مین غنیمت سمجھو اونکو ناچیز اور
ذلیل مت جانو ق سمرۃ بن جندب هل رای منکم احد رؤیا قلنا لا قال لکنی رایت اللیلة رجلین اتیانی فاخذا بیدی فاخرجانی الی ارض مقدسة

۱۶۸۷

فاذا رجل جالس ورجل قائم بیده کلوب من حدید یدخله فی شدقه حتی یبلغ قفاه ثم یفعل بشدقه الاخر مثل ذلك ویلتئم شدقه هذا فیعود
فیصنع مثله فقلت ما هذا قالا انطلق فانطلقنا حتی اتینا علی رجل مضطجع علی قفاه ورجل قائم علی راسه بفهر او صخرة فیشدخ به راسه فاذا
ضربه تدهده الحجر فانطلق الیه لیاخذه فلا یرجع الی هذا حتی یلتئم راسه وعاد راسه كما هو فعاد الیه فضربه فقلت ما هذا قالا انطلق فانطلقنا
الی نقب مثل التنور اعلاه ضیق واسفله واسع یتوقد تحته نارا فاذا اوقدت ارتفعوا حتی كادوا یخرجون فاذا اخمدت رجعوا فیها وفیها
رجال ونساء عراة فقلت ما هذا قالا انطلق فانطلقنا حتی اتینا علی نهر من دم فیه رجل قائم وعلی شط النهر رجل بین یدیه حجارة فاقبل
الرجل الذی فی النهر فاذا اراد ان یخرج رمی الرجل بحجر فی فیه فرده حیث كان فجعل كلما جاء لیخرج رمی فی فیه بحجر فیرجع
كما كان فقلت ما هذا قالا انطلق فانطلقنا حتی انتهینا الی روضة خضراء فیها شجرة عظیمة وفی اصلها شیخ وصبیان واذا
رجل قریب من الشجرة بین یدیه نار یوقدها فصعدا بی الشجرة فادخلانی دارا لم ار قط احسن وافضل منها فیها رجال شیوخ وشباب

ونساء وصبیان ثم اخرجانی منها فصعدا بی الشجرة فادخلانی دارا هی احسن وافضل لم ار قط احسن وافضل
منها فیها شیوخ وشباب فقلت لهما انکما قد طوفتمانی اللیلة فاخبرانی عما رایت قالا نعم
اما الرجل الذی رایته یشق شدقه فکذاب یحدث بالکذبة فتحمل عنه حتی تبلغ الآفاق
فیصنع به الی یوم القیمة والذی رایته یشدخ راسه فرجل علمه الله القرآن فنام عنه باللیل
ولم یعمل فیه بالنهار یفعل به الی یوم القیمة والذی رایته فی النقب فهم الزناة والذی رایته فی النهر
آکل الربوا والشیخ الذی رایت فی اصل الشجرة ابراهیم والصبیان حوله فاولاد الناس والذی یوقد النار مالک
خازن النار والدار الاولی التی دخلت دار عامة المؤمنین واما هذه الدار فدار الشهداء وانا جبریل وهذا میکائیل
فارفع راسک فرفعت راسی فاذا فوقی مثل السحاب وبروایة مثل الربابة البیضاء قالا ذاک منزلک فقلت
دعانی ادخل منزلی قالا انه بقی لک عمر لم تستکمله فلو استکملته اتیت منزلک

بخاری اور مسلم مین سمرہ بن جندب سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کیا تم مین سے کسی نے خواب دیکھا ہے ہمنے کہا کہ نہین حضرت نے فرمایا مگر مین نے تو آج کی رات خواب
مین دیکھا دو مردونکو کہ میرے پاس آئے سو دونون نے میرے دونون ہاتھ پکڑے سو مجھکو پاک زمین کیطرف لے گئے تو وہان ایک مرد تو بیٹھا ہے اور ایک مرد کھڑا ہے اوسکے ہاتھ مین لوہے کا
آنکڑا ہے اوسکو بیٹھے مرد کے گال چیرنے مین ڈالتا ہے کہ اوسکی گدی تک پہنچ جاتا ہے پھر اوسکے دوسرے گال بھی اسیطرح کرتا ہے یعنی جبتک دوسرے گال کو چیرتا ہے پہلا چیرا
جڑ جاتا ہے پھر دوبارہ اسیطرح کرتا ہے تو مین نے کہا کہ یہ کیا ہے اون دونون مردون نے کہا آگے چل سو ہم آگے چلے یہان تک کہ چت لیٹے مرد پاس آئے اور ایک مرد اوسکے سر پر پتھر لیے کھڑا ہے
سو اوس سے اوسکے سر کو کچلتا ہے تو اوسکو جب مارتا ہے پتھر ڈھلک جاتا ہے تو اوسکی طرف چلا جاتا ہے کہ لیآوے سو یہان تک پلٹکر نہین پہنچتا ہے کہ اوسکا سر جڑ جاتا ہے اور درست
ہوجاتا ہے جیسا کہ تھا سو وہ مرد اوسکی طرف پلٹ آتا ہے اور مارتا ہے سو مین نے کہا کہ یہ کیا ہے اونھون نے کہا کہ آگے چل سو ہم چلے تو ایک گڑھے پر جو مثل تنور تھا پہنچے اوسکا
منہ تنگ اور اندر کشادہ ہے اوسکے نیچے آگ جل رہی ہے سو جب کہ آگ بھڑکتی تھی اوسکے اندر کے لوگ اونچے ہوآتے تھے یہانتک کہ قریب تھا کہ نکل پڑین پھر جب بجھتی تھی تو
اوسکے اندر رہ جاتے تھے اور اوسمین ننگے مرد اور عورتین تھین سو مین نے کہا کہ یہ کیا ہے اونھون نے کہا کہ آگے چل تو ہم چلے یہانتک کہ خون کی نہر پر پہونچے اوسمین ایک مرد کھڑا ہے اور بیچ
کے کنارے پر ایک مرد ہے اوسکے دونون ہاتھون مین پتھر ہین وہ مرد سامنے چلا جو نہر مین تھا سو جبکہ اوسنے چاہا کہ نکلے کنارے والے مرد نے اوسکے منہ مین پتھر مارا سو اوسکو ہٹایا جہان کہ
وہ تھا سو جب وہ نکلنے لگتا تھا اوسکے منہ مین پتھر مارتا تھا سو وہ پلٹ جاتا تھا اپنے مقام پر سو مین نے کہا کہ یہ کیا ہے اونھون نے کہا آگے چل تو ہم چلے یہانتک کہ ایک
سبز باغ تک پہونچے اوسمین ایک بڑا درخت تھا اور اوسکی جڑ مین ایک پیر مرد اور لڑکے ہین اور درخت کے قریب ایک مرد ہے اوسکے آگے آگ ہے وہ اوسکو بھڑکا

رہا ہو سو میرے ساتھی دونوں مرد مجھکو اوس درخت پر چڑھا لیگئے سو ایک گھر میں مجھکو داخل کیا کہ میں نے کبھی اوس سے بہتر اور افضل گھر نہیں دیکھا اوسمیں مرد ہیں بڈھے
اور جوان اور عورتیں اور لڑکے پھر مجھکو اونھوں نے اوس سے نکالا تو درخت پر مجھکو چڑھا لیگئے سو ایک گھر میں مجھکو داخل کیا کہ نہایت بہتر اور افضل تھا میں نے کبھی اوس سے
بہتر اور افضل نہیں دیکھا اوسمیں بڈھے ہیں اور جوان ہیں سو میں نے اون سے کہا کہ تم دونوں نے مجھکو رات بھر گھمایا تو اب بتلاؤ مجھکو جو کہ میں نے دیکھا ہے اونھوں نے کہا کہ
ہاں ہم بتلاتے ہیں اوس مرد کو جو تو نے دیکھا تھا جسکے گل پھیرے چیرے جاتے تھے سو جھوٹا آدمی تھا کہ جھوٹی باتیں بناکر لوگوں سے کہتا تھا لوگ اوس سے سیکھ کر
اوروں سے نقل کرتے تھے یہاں تک کہ سارے جہان میں جھوٹ مشہور ہو جاتا تھا تو اوسپر یہ عذاب ہوا کریگا روز قیامت تک اور جسکو تو نے دیکھا تھا کہ اوسکا سر
کچلا جاتا تھا سو وہ مرد ہے جسکو خدا نے قرآن سکھلایا سو قرآن سے غافل ہو کر رات کو سو رہا یعنی تہجد میں قرآن نہ پڑہا اور دنکو اوسپر عمل نہ کیا یہی عذاب اوسپر
ہوا کریگا روز قیامت تک اور جنکو تو نے گڑھے میں دیکھا سو حرامکار لوگ ہیں اور جسکو تو نے نہر میں دیکھا وہ سود خور ہے اور جس پیر مرد کو کہ تو نے درخت کی جڑ پاس
دیکھا سو ابراہیم علیہ السلام ہیں اور یہ جو لڑکے کہ اونکے گرد ہیں سو لوگونکی اولاد ہیں اور جو کہ آگ بھڑکاتا ہے سو مالک ہے دوزخ کا داروغہ اور پہلا گھر جسمیں تو داخل ہوا تھا
وہ عوام ایماندارونکا مقام ہے اور یہ گھر تو شہیدونکا گھر ہے اور میں جبرئیل ہوں اور یہ میکائیل ہے اب اپنے سر کو تو اوٹھا سو میں نے اپنے سر کو اوٹھایا تو کیا دیکھتا ہوں کہ
میرے اوپر بدلی سی ہے اور دوسری روایت یوں ہے کہ میرے اوپر تہ بتہ سفید بدلی کیطرح کوئی چیز ہے اونھوں نے کہا کہ یہ تیرا مقام ہے تو میں نے کہا مجھے چھوڑ دو کہ میں اپنے مکان میں
جاؤں اونھوں نے کہا کہ ابھی تیری عمر باقی ہے کہ تو نے ابھی اوسکو پورا نہیں کیا سو جب تو عمر کو پورا کر چلیگا تو اپنے مکان میں آویگا **ف** اس حدیث میں جھوٹھ اور قرآن کی
غافلی اور سود خوری کی سزا کا بیان ہے حفظ قرآن کا یہ حق ہے کہ اوسکو ادب سے تلاوت کیا کرے خصوصًا رات کو تہجد میں اور اوسکے احکام پر عمل کرے اور معلوم ہوا کہ
مسلمانوں کے لڑکے بعد مرنے کے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو سپرد ہوتے ہیں اور ثابت ہوا کہ حضرت کے سوائے شہیدوں کا رتبہ اور مسلمانوں سے نہایت افضل ہے **خ** انسؓ هَلْ ۱۶۸۸
فِيكُمْ مِنْ أَحَدٍ لَمْ يُقَارِفِ اللَّيْلَةَ يعني الذنب فقال أبو طلحة أنا قال انزل فنزل في قبرها يعني قبر بنت النبي صلى الله عليه وآله وسلم بخاری میں انسؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
کوئی تم میں ایسا شخص ہے جسنے آج رات کو صحبت داری کی ہو سو ابو طلحہ نے کہا کہ میں ہوں حضرت نے فرمایا تو اسکی قبر میں اوتر یعنی حضرت کی بیٹی کی قبر میں **ف**
انس سے روایت ہے کہ ہم حضرت کی بیٹی کے جنازہ پر حاضر ہوئے اور حضرت قبر پر بیٹھے تھے اور آنسو جاری تھے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یہ جو حضرت نے فرمایا کہ جسنے رات
کو حرکت نکی ہو یعنی عورت سے صحبت نکی ہو معلوم ہوا کہ قبر میں داخل ہونا اوسکا افضل ہے جسنے اوس رات کو صحبت نکی ہو **ق** سہل بن سعدؓ هَلْ مَعَكَ مِنَ ۱۶۸۹
الْقُرْآنِ **قاله** لرجل أراد أن يتزوج المرأة التي عرضت نفسها على النبي صلى الله عليه وآله وسلم بخاری اور مسلم میں سہل بن سعدؓ سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تجکو کچھ قرآن یاد ہے یہ حضرت نے اوس مرد سے فرمایا جسنے اوس عورت کے نکاح کا ارادہ کیا تھا جسنے چاہا تھا کہ حضرت کے پاس رہے **ف** اسکا قصہ
مفصل ہو چکا کہ حضرت نے اوس عورت کو نہ قبول کیا پھر اوسکا نکاح دوسرے شخص سے کر دیا اور مہر یہ مقرر کیا کہ مرد عورت کو قرآن سکھلا دیوے **م** الشرید بن سوید الثقفیؓ ۱۶۹۰

هَلْ مَعَكَ مِنْ شِعْرِ اُمَيَّةَ بْنِ اَبِي الصَّلْتِ قَالَہٗ لَہٗ مسلم میں شرید بن سوید رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کیا تجکو کچہ امیہ بن صلت کی شعر یاد ہے حضرت نے شرید بن سوید سے
فرمایا اف مصابیح میں شرید سے روایت ہے کہ میں ایک روز حضرت کے پیچھے سوار تھا حضرت نے فرمایا کہ تجکو امیہ کا شعر یاد ہے میں نے کہا کہ ہاں یاد ہے میں نے ایک شعر پڑہا حضرت نے فرمایا
اور پڑہ میں نے دوسری شعر پڑہی فرمایا اور پڑہ میں نے تیسری پڑہی اسی طرح سو شعر میں نے پڑہے معلوم کیا چاہیے کہ امیہ زمانہ کفر میں ایک شاعر تھا اوسکی شعر میں حمد الٰہی اور ذمت دنیا
کا مضمون تھا اسواسطے حضرت نے اونکو سنا پھر فرمایا کہ اوسکی زبان ایمان لائی اور دل کافر رہا یعنی زبان سے مضمون اچھے نکلے لیکن دل سے کفر اور حب دنیا نہ گئی اور یہی حال ہے اکثر
۱۷۹۱ شاعروں کا کہ اشعار میں بعضے مضمون نہایت خوب اور درست زبان سے نکلتے ہیں لیکن دل سیاہ شعر گو زبان تیری دُرفشان ہوئی ٭ ہای پر دلکی سیاہی گئی ہر ابو ہریرۃ
هَلْ نَظَرْتَ اِلَيْهَا فَاِنَّ فِي عُيُوْنِ الْاَنْصَارِ شَيْئًا قَالَہٗ لِرَجُلٍ اَخْبَرَہٗ اَنَّہٗ تَزَوَّجَ امْرَاَةً مِّنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ قَدْ نَظَرْتُ اِلَيْهَا
قَالَ عَلٰى كَمْ تَزَوَّجْتَهَا قَالَ عَلٰى اَرْبَعِ اَوَاقٍ فَقَالَ لَہٗ عَلٰى اَرْبَعِ اَوَاقٍ كَاَنَّمَا تَنْحِتُوْنَ الْفِضَّةَ مِنْ عُرْضِ هٰذَا الْجَبَلِ مَا عِنْدَنَا
مَا نُعْطِيْكَ وَلٰكِنْ عَسٰى اَنْ نَّبْعَثَكَ فِيْ بَعْثٍ تُصِيْبُ مِنْهُ قَالَ فَبَعَثَ بَعْثًا اِلٰى بَنِيْ عَبْسٍ وَّبَعَثَ ذٰلِكَ الرَّجُلَ فِيْهِمْ مسلم میں ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ
کیا تو نے اوسکو دیکھہ لیا ہے اسواسطے کہ انصار کی آنکھوں میں کچہ ہے یعنی چھوٹی اور کرنجی آنکھہ ہوتی ہے یہ حضرت نے اوس مرد سے کہا جسنے حضرت کو خبر دی کہ میں نے ایک انصاری عورت سے
نکاح کیا تو اوسنے کہا میں اوس عورت کو دیکھہ چکا ہوں حضرت نے فرمایا کہ کتنی مہر پر تو نے اوس سے نکاح کیا اوسنے کہا ایک سو ساٹہ درم پر تو حضرت نے فرمایا کہ ایک سو ساٹہ درم پر
مہر باندہا گویا کہ تم لوگ اس پہاڑ کی طرف سے چاندی کھود لیتے ہو ہمارے پاس تو نہیں جو ہم تجکو دیویں لیکن عنقریب ہے کہ تجکو ہم کسی لشکر میں بھیجینگے وہان تجکو فائدہ ہوگا راوی نے
کہا پھر حضرت نے بنی عبس کی قوم پر دو لشکر بھیجی اور اوس مرد کو اوسمیں بھیجا اف معلوم ہوا کہ جس عورت سے نکاح کا ارادہ کرے اوسکو دیکھہ لیوے تا کہ آخر کو افسوس نکرنی پڑے اور
طلاق کی نوبت نہ پہونچے اور اسی سبب سے نقصان بیان کر دینا بھی درست ہے اور معلوم ہوا کہ آدمی اپنے مقدور سے زیادہ مہر نہ باندہے اسواسطے حضرت نے اوسپر عتاب کیا لیکن از راہ
۱۷۹۲ کرم پھر اوسکا نباہ کر دیا قَالَہٗ لَمَّا وَقَفَ عَلٰى قَلِيْبِ بَدْرٍ هَلْ وَجَدْتُّمْ مَّا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا ثُمَّ قَالَ اِنَّهُمُ الْاٰنَ يَسْمَعُوْنَ مَا اَقُوْلُ
بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن عمر رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بھلا تمنے سچ پایا جو تمسے تمہارے رب نے وعدہ کیا پھر حضرت نے فرمایا کہ وے لوگ ابھی سنتے ہیں جو میں کہتا ہوں
یہ حضرت نے اوسوقت فرمایا جب بدر کے کوئیں پر کھڑے ہوے اف جب جنگ بدر میں اسلام کی فتح ہوئی تو ستر کافر گرفتار ہوے اور ستر مارے گئے حضرت نے اونکی لاشونکو
۱۷۹۳ کوئیں میں ڈلوا دیا پھر یہ حدیث فرمائی

فصل فی فعل الامر

اس فصل میں وے حدیثیں ہیں جنکی سر پر فعل امر کا ہے تَقَدَّمُوْا فَاْتَمُّوْا بِيْ وَلْيَاْتَمَّ بِكُمْ مَنْ بَعْدَكُمْ بخاری میں ابو سعید رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تم میری اقتدا کرو اور چاہیے کہ تمہاری اقتدا کریں جو تمہارے بعد ہیں اف بعضے اصحاب
صف سے پیچھے کھڑے تھے حضرت نے فرمایا کہ آگے بڑہو پھر یہ حدیث فرمائی یعنی اول صف کے لوگ نماز میں میری پیروی کریں اور دوسری صف والے
پہلی صف والونکی اقتدا کریں اسیطرح سے آخر تک حضرت کا معمول تھا کہ ہوشیار اور دانا اصحاب کو صف اول میں کھڑا کرتے تھے تا کہ حضرت سے ادب

۱۷۹۴ سمانے کو سکھیں اور غیرونکو سکھلاوین **ق** عَلَی الشَّوَاد وضَة خَاخٍ فَاِنَّ بِهَا ظَعِينَةً مَعَهَا كِتَابٌ فَخُذُوهُ مِنْهَا **قَالَ** لِعَلِيٍّ وَالزُّبَيْرِ وَالْمِقْدَادِ بْنِ
اِنْطَلِقُوا حَتّٰى تَاْتُوا رَوْضَةَ خَاخٍ **قَالَهٗ** لِعَلِيٍّ وَاَبِي مَرْثَدٍ الْغَنَوِيِّ وَالزُّبَيْرِ بخاری اور مسلم مین علی مرتضی رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جاؤ شفتالو کے
باغمین جاؤ البتہ وہان ایک عورت شتر سوار ہے اوسکے پاس خط ہے سو اوس سے اوس خط کو لیلو یہ حضرت نے علی مرتضی اور زبیر اور مقداد رضی سے فرمایا اور دوسری روایت
یون ہے کہ حضرت نے علی مرتضی اور ابو مرثد اور زبیر رضی سے فرمایا چلو یہان تک کہ شفتالو کے باغمین جاؤ **ف** یہ عورت جاسوسی کی خط مشرکون کے لیے جاتی تھی حضرت کو وحی
۱۷۹۵ سے معلوم ہوا اسواسطے اصحاب کو بھیجکر خط چھینوالیا باقی قصہ مفصل ہو چکا **ق** اِیْتُوْنِیْ بِکِتَابٍ اَکْتُبْ لَکُمْ کِتَابًا لَا تَضِلُّوْا بَعْدَهٗ اَبَدًا **قَالَهٗ** فِیْ مَرَضِهٖ
بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عباس رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میرے پاس کاغذ لاؤ کہ مین تمھارے واسطے نوشتہ لکھدون تا کہ اوس تحریر کے بعد تم کبھی نہ بھٹکو
یہ حضرت نے اپنی مرض الموت مین فرمایا **ف** بخاری مین عبد اللہ بن عباس رضی سے روایت ہے کہ پنجشنبہ کے دن حضرت کی بیماری سخت ہوئی اور درد غالب ہوا تو حضرت نے
فرمایا لاؤ مین تمکو کاغذ لکھدون کہ اوسکے بعد تم ہرگز مختلف اور حیران نہو تو اصحاب نے کاغذ لانے مین گفتگو کی پھر اصحاب نے کہا کہ حضرت کا کیا حال ہے درد سے
زبان کیا بیقابو ہو گئی ہے اسکو حضرت سے تحقیق کرو پھر حضرت سے اس بات کو تحقیق کرنے لگے تو حضرت نے فرمایا اب مجھکو نہ چھیڑو جسمین اب مین مشغول ہون وہ اس سے بہتر ہے جسکو
تم چاہتے ہو اور حضرت نے اونکو تین چیز کی وصیت کی ایک تو یہ کہ مشرکون کو عرب کے ٹاپو سے نکال دیجیو اور دوسری یہ کہ ایلچیون سے سلوک کرنا جیسے مین کرتا تھا اور ہی
کہا تیسری چیز مجکو یاد نہین رہی بعضے علما نے کہا ہے کہ تیسری بات یہ تھی کہ اسامہ کا لشکر تیار کر کر شام مین بھیجو اور بخاری مین ابن عباس رضی سے دوسری روایت
یون ہے کہ جب حضرت نے کاغذ مانگا تو بعض اصحاب نے کہا کہ حضرت پر درد کی شدت ہے اور تمھارے پاس قرآن موجود ہے ہمکو خدا کی کتاب کفایت کرتی ہے یعنی لکھنا
چندان ضرور نہین اور بعضون نے کہا کہ کاغذ لاؤ **ف** شیعہ اس مقام مین عمر فاروق رضی پر طعنہ کرتے ہین کہ اونھون نے کاغذ حضرت کو نہ لکھنے دیا نافرمانی کی
اور کہا کہ ہمکو قرآن کفایت کرتا ہے اوسکا یہ جواب ہے کہ تمھارے فہم کا قصور ہے عمر فاروق رضی پر کوئی طعن کا مقام نہین اسواسطے کہ اوس وقت حضرت کی کوٹھری مین اکثر صحابہ
موجود تھے علی مرتضی رضی بھی اونمین شامل تھے اور حضرت نے سب حاضرین سے کاغذ مانگا تھا اگر عمر رضی کاغذ نہ لائے تھے تو علی رضی کا کسنے ہاتھ پکڑا تھا حضرت کے یہان سوائے
قرآن کے اور کسی چیز کے لکھنے کا دستور نہ تھا اور قرآن سب پورا ہو چکا تھا اسواسطے اصحاب کو تامل ہوا تھا اور بعد گفتگو کے حضرت سے پوچھا تھا لیکن حضرت نے فرمایا آپ
سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ کوئی امر واجب نہ تھا اگر واجب ہوتا تو حضرت سکوت نکرتے اسواسطے کہ تبلیغ احکام کی حضرت پر جب واجب تھی علاوہ اسکے حضرت بعد اس گفتگو
کے پانچ دن زندہ رہے اگر لکھنا واجب ہوتا تو دوسرے وقت اسکو ضرور لکھوا دیتے بلکہ یہ صاف معلوم ہوتا ہے کہ جن تین چیزونکی حضرت نے وصیت کی اونھین کو لکھواتے
اور یہ جو عمر فاروق رضی نے کہا کہ ہمکو قرآن کفایت کرتا ہے اوسکا یہ مطلب نہین کہ سوائے قرآن کے حدیث کی بھی حاجت نہین بلکہ اوسکا یہ مطلب ہے کہ سب کے بعد قرآن
مین اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ کی آیت اوتری یعنی تمھارا دین کو پورا کر چکا یعنی اب کوئی تازہ حکم دین کا باقی نہین ہے قرآن اور حدیث مین دین کی تفصیل ہو چکی اسواسطے

عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت کو عین شدت بیماری میں اکھڑ آواز سے تکلیف دینا مناسب نہ دیکھا اسکو نافرمانی نہیں کہتے بلکہ یہ عین محبت اور خیر خواہی ہے اسواسطے کہ دستور ہے کہ بیماری میں
اپنے بزرگ اور عزیز کو مشقت سے بچاتے ہیں چنانچہ اگر استاد بیمار ہو اور شاگرد کو سبق پڑھانے کیواسطے بلاوے تو شاگرد بخیال اوسکی تکلیف کے سبق سے انکار کرتا ہے یہ نافرمانی نہیں
یہ سراسر محبت اور دلسوزی ہے شعر چشم بد اندیش کہ برکندہ باد * عیب نماید ہنرش در نظر * ١٧٩٦ ق عائشة ائذنوا له فلبئس ابن العشيرة او بئس رجل العشيرة
ويروى بئس اخو القوم وابن العشيرة يعني رجلا استاذن عليه بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ رض سے روایت ہے کہ ایک مرد نے حضرت پاس آنیکی اجازت مانگی حضرت نے فرمایا
اوسکو آنے دو سو برا بیٹا ہے اپنی قوم کا یعنی اپنی قوم میں برا آدمی ہے یا یوں فرمایا کہ اپنی قوم میں برا مرد ہے اور دوسری روایت یوں ہے کہ اپنی قوم کا برا بھائی
اور برا بیٹا ہے ف حضرت عائشہ رض سے پوری روایت یوں ہے کہ ایک شخص نے خدمت میں حاضر ہونیکی اجازت مانگی حضرت نے اوسکو اجازت دی اور فرمایا کہ برا آدمی
ہے جب وہ حضرت پاس آ بیٹھا تو حضرت نے اوس سے خوش خلقی کی اور کشادہ پیشانی سے کلام کیا میں نے کہا کہ حضرت آپ نے تو اوسکو برا کہا تھا پھر جب وہ آیا تو حضرت
نے اوس سے اخلاق کیے تو حضرت نے فرمایا کہ اے عائشہ مجکو تو نے بدخلق اور فحش گو کب پایا تھا بدترین خلق سے خدا کے نزدیک وہ شخص ہے قیامت کے دن جسکی لوگ تعظیم
تواضع کریں اوسکی بدی اور فحش گوئی کے ڈر سے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بدذات آدمی کی عزت اور توقیر کرنا اپنی حفظ آبرو کے واسطے درست ہے اور فاسق کی جو
بے پردہ فسق کرتا ہو غیبت کرنا درست ہے تاکہ اور لوگ اوسکا حال سنکر عبرت پکڑیں ١٧٩٧ ق عائشة ائذني له فانه عمك تربت يمينك يعني افلح اخا ابي القعيس بخاری اور
مسلم میں حضرت عائشہ رض سے روایت ہے کہ افلح ابو قعیس کے بھائی کے حق میں حضرت نے مجسے فرمایا کہ اوسکو آنے دے اسواسطے کہ وہ تیرا شیر نوشی کے رشتہ سے چچا ہے تیرا داہنا ہاتھ
خاک آلودہ ہو اگر تو حکم نمانے ف حضرت عائشہ رض سے روایت ہے کہ میں نے ابو قعیس کی جورو کا دودھ پیا تھا جب عورتوں کو پردے کا حکم ہوا تو افلح ابو قعیس کا بھائی
میرے دروازے پر آیا اور اپنے گھر میں آنیکی اجازت مانگی میں نے کہا واللہ میں اوسکو اجازت نہ دونگی جبتک حضرت اجازت نہ دینگے اسواسطے کہ مجکو ابو قعیس نے دودھ نہیں پلایا
بلکہ اوسکی جورو نے پلایا جب حضرت گھر میں تشریف لائے میں نے یہ حال حضرت سے عرض کیا اوسوقت حضرت نے یہ حدیث فرمائی اسیواسطے حضرت عائشہ رض فرماتی تھیں کہ جو نسب سے
حرام ہے وہ شیر خوارگی سے بھی حرام ہے معلوم ہوا کہ دایہ کے خاوند اور اوسکے بھائی اور دایہ کی اولاد سے عورت کو پردہ کرنا ضرور نہیں کیونکہ وے محرم ہو گئے ١٧٩٨ ق ابو هريرة ابدأ بمن تعول
بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اول اپنے اہل و عیال سے دینا شروع کر ف یعنی اہل و عیال کو دینا فرض ہے اور غیر کا دینا نفل اور فرض نفل سے مقدم ہے
چنانچہ اگلی حدیث میں اسکی تفصیل موجود ہے ١٧٩٩ ق جابر ابدأ بنفسك فتصدق عليها فان فضل شيء فلاهلك فان فضل عن اهلك شيء فلذي قرابتك فان فضل عن
ذي قرابتك شيء فهكذا وهكذا ق الله لابي مذكور الانصاري حين اعتق غلاما له عن دبر يقال له يعقوب
مسلم میں جابر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اول اپنی ذات سے شروع کر سو اوسپر خرچ کر پھر اگر کچھ بچے تو اپنے اہل و عیال کو دے پھر اگر تیرے اہل و عیال سے بچے تو اپنے
رشتہ داروں کو دے سو اگر تیرے رشتہ داروں سے بھی بچے تو اسطرح اور اسطرح یعنی داہنے اور بائیں ہر ایک محتاج کو دے یہ حضرت نے ابو مذکور انصاری سے فرمایا جبکہ اوس نے یعقوب

غلام کو آزاد کیا اپنے مرنے کے بعد یعنی آزاد ہے یون کہا تہا کہ جب مین مرجاؤن تو میرا غلام آزاد ہے ایسے غلام کو مدبر کہتے ہین ف مصابیح مین جابر رضہ سے روایت ہے کہ
ایک انصاری نے اپنے غلام کو مدبر کیا اور اسکے اوپر پاس سوا اس غلام کے کچہ مال نہ تہا جب حضرت کو یہ خبر پہنچی تو حضرت نے اوسکا آزاد کرنا درست رکہا اور فرمایا کہ اسکو
کون مول لیتا ہے ایک شخص نے آٹہ سو درم کو مول لیا پہر حضرت نے وے درم اوس انصاری کو دئے اور یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ محتاج کی خیرات کرنے سے اپنے اہل و
عیال کا دینا مقدم ہے اول خویش بعدہ درویش ق ام عطیۃ ابدأن بمیامنہا و مواضع الوضوء منہا قالہ للنساء اللاتی غسلن ابنتہ وھی زینب زوجۃ ابی

۱۸۰۰ غسل میت

العاص بن الربیع و کانت اکبر بناتہ بخاری اور مسلم مین ام عطیہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اوسکی داہنی طرفون سے اور وضو کے مقامون سے غسل دینا شروع
کرو یہ حضرت نے اون عورتون سے فرمایا جو حضرت کی بیٹی کو غسل میت دیتی تہین اونکا نام زینب تہا ابو العاص بن ربیع کی بی بی حضرت کی بیٹیون مین سب سے
بڑی تہین ف معلوم ہوا کہ میت کا داہنی طرف سے غسل شروع کرنا سنت ہے اور داہنی طرف مین وضو کے مقامون کو یعنی منہ اور ہاتہ کو مقدم کرے
ق ابردابردا و قال انتظر انتظر قالہ لابی ذر بالظہر بخاری اور مسلم مین ابو ذر رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ٹہنڈا ہونے دے ٹہنڈا ہونے دے یا کہ

۱۸۰۱ موسم گرما میں

یون فرمایا کہ انتظار کر انتظار کر یہ حضرت نے ظہر کی اذان دینے والے سے فرمایا ف یعنی گرمی کے موسم مین ٹہنڈے وقت اذان دینا اور نماز پڑہنا مستحب ہے
خ ابو ھریرۃ ابردوا بالصلوۃ فان شدۃ الحر من فیح جہنم بخاری مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ٹہنڈے وقت نماز پڑہا کرو اسواسطے کہ

۱۸۰۲

گرمی کی شدت دوزخ کے جوش سے ہے ف یعنی گرمی کے موسم مین ظہر کی نماز مین تاخیر مستحب ہے تاکہ جماعت زیادہ ہو اور یہ دلیل ہے امام اعظم کی مذہب کی
کامل دلیلون مین ق کعب بن مالک ابشر بخیر یوم مر علیک منذ ولدتک امک قالہ لہ بخاری اور مسلم مین کعب بن مالک رضہ سے روایت ہے کہ

۱۸۰۳

حضرت نے فرمایا کہ خوش ہو افضل دن سے جو تجہپر گذرا جب سے کہ تجکو تیری ماں نے جنا یہ حضرت نے کعب سے فرمایا ف کعب جنگ تبوک مین حضرت کے ساتہ نہ گئے تہے خدا اور

توبہ ...

رسول کا اونپر پچاس دن عتاب تہا جب اونکی توبہ قبول ہوئی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ مسلمان کے حق مین بہتر دن وہی ہے جس دن اوس سے خدا
راضی ہو ق عمرو بن عوف ابشروا و املوا ما یسرکم فواللہ ما الفقر اخشی علیکم و لکنی اخشی علیکم ان تبسط الدنیا علیکم کما بسطت علی من کان قبلکم فتنافسوا

۱۸۰۴

کما تنافسوھا و تہلککم کما اھلکتہم و یروی و تلہیکم کما الہتہم بخاری اور مسلم مین عمرو بن عوف رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ
خوش ہو اور امید رکہو اوسکی جو تمکو خوش کرے یعنی فتح اسلام کی سو قسم خدا کی مجکو محتاجی کا تمپر ڈر نہین لیکن مین تمپر خوف کہاتا ہون دنیا کی کشایش
اور بہتات سے جیسے اگلی امتون پر کشایش ہوئی سو تم دنیا مین حرص اور حسد کرو جیسے وے کرتے تہے اور تمکو دنیا ہلاک کرے جیسے اونکو ہلاک کیا
اور دوسری روایت یہ ہے کہ دنیا تمکو غفلت مین ڈالے جیسا اونکو غفلت مین ڈالا ف بحرین ملک سے حضرت کے پاس مال آیا اوسکو سنکے انصار لوگ صبح
کی نماز پڑہکر حضرت کے سامنے ہوے حضرت مسکرائے اور فرمایا شاید کہ تم مال کی خبر سنکر آئے ہو انصار نے کہا ہان تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی ف فتح

۱۸۰۵ اسلام اور کثرت مال کی بشارت دی پھر کثرت مال کا انسداد ارشاد فرمایا ق عَائِشَةُ اَبْشِرِي يَا عَائِشَةُ اَمَّا اللّٰهُ فَقَدْ بَرَّاكِ بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ
رضہ سی روایت ہی کہ حضرت نی فرمایا کہ خوش ہو ای عایشہ خدا نی تو تیری پاکدامنی بیان کردی ف جب حضرت عایشہ پر تہمت ہوی اور اونکی پاکدامنی
۱۸۰۶ مین قرآن کی آیات اترین حضرت نی یہ حدیث فرمائی خ اَبُوْهُرَيْرَةَ اِبْغِنِي اَحْجَارًا اَسْتَنْفِضْ بِهَا وَلَا تَاْتِنِي بِعَظْمٍ وَّلَا رَوْثٍ بخاری مین ابوہریرہ رضہ سی روایت ہی
کہ حضرت نی فرمایا کہ تلاش کر لا میرے واسطے پتھر کہ مین اوس سی استنجا کرون اور نہ لانا میرے پاس ہڈی اور گوبر کو ف معلوم ہوا کہ ڈھیلی سی پاک کرنا
۱۸۰۷ پاخانے کی بعد سنت ہی اور ہڈی اور گوبر سی استنجا کرنا درست نہین اور اسیطرح کوئلہ سی م اَنَسٌ اَبْصِرُوْهَا فَاِنْ جَاءَتْ بِهٖ اَبْيَضَ سَبِطًا قَضِيْءَ الْعَيْنَيْنِ فَهُوَ لِهِلَالِ
بْنِ اُمَيَّةَ وَاِنْ جَاءَتْ بِهٖ اَكْحَلَ جَعْدًا اَحْمَشَ السَّاقَيْنِ فَهُوَ لِشَرِيْكِ بْنِ السَّحْمَاءِ مسلم مین انس رضہ سی روایت ہی کہ حضرت نی فرمایا کہ دیکھتی رہو اوس عورت کو
کہ اگر وہ جنی سفید رنگ لڑکا سیدھے بال معیوب آنکھون والا تو وہ ہلال بن امیہ کا لڑکا ہی اور اگر وہ عورت جنی سیاہ چشم لڑکا گھنگرالی بال پتلی پنڈلیون والا
تو وہ لڑکا شریک بن سحما کا ہی ف ہلال بن امیہ نی اپنی جورو کو شریک بن سحما سی عیب لگایا چنانچہ حضرت نی اون دونون مین جدائی کروا دی اوسکی جورو
حاملہ تھی اسواسطے حضرت نی اصحاب سی یہ حدیث فرمائی جب اوسکی لڑکا پیدا ہوا تو حضرت کو خبر ہوئی کہ شریک بن سحما سی مشابہ ہی حضرت نی فرمایا کہ اگر قرآن کا
حکم اوسپر جاری نہو گیا ہوتا تو مین اوس عورت پر کچھ حکم کرتا یعنی سزا دیتا اس حدیث سی معلوم ہوتا ہی کہ مشابہت بھی حجت ہی اور یہی مذہب ہی
۱۸۰۸ امام شافعی کا لیکن امام اعظم رح کے نزدیک قیافہ اور مشابہت حجت نہین اور حضرت کو یہ حال وحی سی معلوم ہوا ہوگا خ اُمُّ خَالِدٍ بِنْتُ سَعِيْدِ بْنِ الْعَاصِ
وَقِيْلَ بِنْتُ خَالِدِ بْنِ سَعِيْدٍ اَبْلِي وَاَخْلِقِي ثُمَّ اَبْلِي وَاَخْلِقِي ثُمَّ اَبْلِي وَاَخْلِقِي بخاری مین ام خالد سعید بن عاص یا خالد بن سعید کی بیٹی رضہ سی روایت ہی کہ حضرت نی
فرمایا کہ خدا کری تو پہن پھاڑے پھر خدا کری تو پہن پھاڑے پھر خدا کری تو پہن پھاڑے ف ام خالد روایت ہی کہ حضرت کے پاس بہت کپڑے آئی اونمین ایک چھوٹی
۱۸۰۹ سیاہ لوئی تھی حضرت نی فرمایا تم جانتے ہو کہ یہ مین کسکو پہناؤنگا اصحاب چپ رہی پھر حضرت نی مجکو بلا کر اپنے ہاتھ سی پہنائی پھر یہ دعا دی م عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو
اِتَّقُوا الشُّحَّ فَاِنَّ الشُّحَّ اَهْلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ مسلم مین عبد اللہ بن عمرو رضہ سی روایت ہی کہ حضرت نی فرمایا کہ بچو بخیلی سی اسواسطے کہ بخیلی نے تمسے اگلے لوگون کو ہلاک کیا ف
۱۸۱۰ جب آدمی پر بخل غالب ہوا تو زکوۃ بھی نہ دے سکیگا تو فرض کو ترک کیا اسواسطے لائق عذاب کے ہوا ق عَائِشَةُ اِتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ بخاری اور مسلم مین
۱۸۱۱ حضرت عایشہ رضہ سی روایت ہی کہ حضرت نی فرمایا کہ بچو دوزخ سی کھجور کی پھانک ہی دیکر سہی ف یعنی کمتر خیرات بھی دوزخ سی بچاتی ہی م اَبُوْهُرَيْرَةَ اِتَّقُوا
اللَّعَّانَيْنِ قَالُوْا وَمَا اللَّعَّانَانِ قَالَ الَّذِيْ يَتَخَلّٰى فِيْ طَرِيْقِ النَّاسِ اَوْ فِيْ ظِلِّهِمْ مسلم مین ابوہریرہ رضہ سی روایت ہی کہ حضرت نی فرمایا کہ بچو دو لعنت
کروانیوالی کامون سی اصحاب نی کہا کہ وہ کام لعنت کروانیوالی کون ہین حضرت نی فرمایا جو آدمی کہ لوگون کی راہ مین جا ضرور پھرے یا اونکی سایہ کی مقام مین ف راہ اور
۱۸۱۲ سایہ دار درخت کی نیچی جا ضرور پھرنا ضرر رسانی کا سبب ہی اسواسطے لوگ اوسپر لعنت کرتی ہین اور بد کہتی ہین خ اَنَسٌ اَتِمُّوا الرُّكُوْعَ وَالسُّجُوْدَ فَوَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ

دیکھتے ہیں

إِنِّي لَأَرَاكُمْ مِنْ بَعْدِ ظَهْرِي إِذَا مَا رَكَعْتُمْ وَإِذَا مَا سَجَدْتُمْ بخاری مین انس رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ پورا رکوع اور سجدہ کیا کرو سو قسم ہے اوس ذات پاک کی جسکے قابو مین میری جان ہے کہ البتہ مین اپنی پس پشت سے دیکھتا ہون تمکو جب رکوع کرتے ہو اور سجدہ کرتے ہو ف بعضے دیہات کے لوگ نو مسلم رکوع اور سجدے مین جلدی کرتے تھے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی

۱۸۱۳ خ أَنَسٌ اُثْبُتْ أُحُدُ فَإِنَّمَا عَلَيْكَ نَبِيٌّ وَصِدِّيقٌ وَشَهِيدَانِ وَيُرْوَى فَمَا عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ أَوْ صِدِّيقٌ أَوْ شَهِيدٌ وَكَانَ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ بخاری مین انس رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تھم جا اے احد تجھپر تو پیغمبر ہے اور صدیق اور دو شہید اور دوسری روایت مین یون ہے تجھپر تو سوا پیغمبر یا صدیق یا شہید کے کوئی نہین اور احد کے پہاڑ پر حضرت تھے اور ابو بکر صدیق رضہ اور عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم ف حضرت ان اصحاب کے ساتھ احد کے پہاڑ پر تھے سو اوسکو جنبش ہوئی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی چنانچہ پہاڑ تھم گیا یہ معجزہ ہے کہ جیسا حضرت نے فرمایا ویسا ہی ہوا کہ حضرت عمر رضہ اور حضرت عثمان رضہ شہید ہوے چنانچہ مشہور ہے جنبش پہاڑ کی از راہ افتخار تھی کہ ایسی بزرگوارون نے اوسکو مشرف کیا

۱۸۱۴ ق أَبُو هُرَيْرَةَ أَجِبْ عَنِّي اللّٰهُمَّ أَيِّدْهُ بِرُوحِ الْقُدُسِ قَالَهُ لِحَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جواب دے میری طرف سے الٰہی اوسکی جبرئیل سے مدد کر یہ حضرت نے حسان بن ثابت سے فرمایا ف کفار قریش نے حضرت کی ہجو کی تھی تب حضرت نے اونکا جواب حسان سے دلوایا

۱۸۱۵ ق أَبُو هُرَيْرَةَ اجْتَنِبُوا السَّبْعَ الْمُوبِقَاتِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَمَا هُنَّ قَالَ الشِّرْكُ بِاللّٰهِ وَالسِّحْرُ وَقَتْلُ النَّفْسِ الَّتِي حَرَّمَ اللّٰهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَأَكْلُ الرِّبَا وَأَكْلُ مَالِ الْيَتِيمِ وَالتَّوَلِّي يَوْمَ الزَّحْفِ وَقَذْفُ الْمُحْصَنَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ الْغَافِلَاتِ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بچو سات کبیرہ گناہون سے جو ایمان کو ہلاک کر ڈالتے ہین اصحاب نے کہا کہ یا رسول اللہ وے کون گناہ ہین فرمایا کہ خدا کے ساتھ شرک کرنا اور جادو اور اوس جان کو مارنا جسکا مارنا خدا نے حرام کیا ہے لیکن حق پر مارنا درست ہے اور بیاج کھانا اور یتیم کا یعنے بے باپ کے لڑکے کا مال کھانا اور لڑائی کے دن کافرونکے سامنے سے بھاگنا اور خاوند والی پارسا نیک عورتونکو جو بدکاری سے واقف نہین اونکو عیب لگانا ف ہر چند اس حدیث مین گناہ کبیرہ سات ہی فرمائے لیکن اور حدیثون مین زیادہ بھی ثابت ہین اوسوقت اتنے ہی گناہونکا ذکر کرنا مصلحت ہوگا

۱۸۱۶ ق ابْنُ عُمَرَ اجْعَلُوا آخِرَ صَلَاتِكُمْ بِاللَّيْلِ وِتْرًا بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اپنی رات کی نماز مین پچھلی نماز وتر کو کرو ف یعنی تہجد کے بعد وتر چاہیے اور جو شخص کہ کبھی رات کو اوٹھتا ہو اور کبھی جاتا ہو اوسکو لازم ہے کہ وتر کو عشا کے وقت پڑھ لیا کرے لیکن حضرت کے فعل سے ثابت ہے کہ وتر بعد دو رکعت بیٹھکر پڑھتے تھے

۱۸۱۷ ق ابْنُ عُمَرَ أَجِيبُوا هٰذِهِ الدَّعْوَةَ إِذَا دُعِيتُمْ لَهَا بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اس دعوت کو قبول کیا کرو جب تم اوسکے واسطے بلائے جاو ف یعنی شادی کا کھانا قبول کرنا ضرور ہے

۱۸۱۸ خ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ احْبِسُوا أَبَا سُفْيَانَ عِنْدَ حَطْمِ الْجَبَلِ حَتّٰى يَنْظُرَ إِلَى الْمُسْلِمِينَ قَالَهُ لِلْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ يَوْمَ الْفَتْحِ لِكَذَا وَقَعَ مُرْسَلًا وَهُوَ مِنْ سَلْسَلَةِ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بخاری مین عروہ بن زبیر رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ روک رکھو ابو سفیان کو پہاڑ کی تنگ

پاس یا گھوڑوں کے اژدحام یاس تاکہ مسلمانوں کے لشکر کو دیکھے یہ حضرت عباس بن عبد المطلب سے فرمایا فتح مکہ کے دن یہ روایت تو اسطرح مرسل ہے یعنی عروہ تابعی نے بدون صحابی کے نام سے حدیث روایت کی لیکن حقیقت میں یہ روایت حضرت عائشہ رضہ سے ہے ف باقی تفصیل اس حدیث کا اسی باب میں ہو چکا

۱۸۱۹ م اَلْمِقْدَادُ اُحْثُوْا فِیْ وُجُوْہِ الْمَدَّاحِیْنَ التُّرَابَ مسلم میں مقداد رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تعریف کرنیوالونکے مونہوں میں خاک جھونکو یعنی کچھ نہ دو ف یعنی مدح اور تعریف اکثر مبالغہ اور جھوٹھ سے خالی نہیں ہوتی تو اونکو کچھ مت دو تاکہ دوبارہ جھوٹھ بولنے کا قصد نکریں اور تاکہ تم اپنی مدح سنکر مغرور نہو اگر کوئی کہے کہ حضرت نے اپنی مداحونکو انعام دیا ہے اوسکا جواب یہ ہے کہ حضرت کی مدح تھی سو سب سچ تھی اور اوسمیں ثواب تھا بخلاف اوروں کی مدح کے کہ ہرگز مبالغے سے خالی نہیں اس حدیث میں اون مداح کی مذمت ہے جسنے مداحی کو اپنی روزی کا پیشہ مقرر کیا اور اگر کوئی شخص کسی دیندار شخص کی سچی مدح بغیر طمع دنیا کے کرے تو درست ہے تاکہ اور لوگ ممدوح کے نیک عمل میں اقتدا کریں غرض کہ وہی مدح درست نہیں جسمیں طمع دنیا ہو یا جھوٹھ

۱۸۲۰ م اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ اِحْشِدُوْا فَاِنِّیْ سَاَقْرَاُ عَلَیْکُمْ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ فَحَشَدَ مَنْ حَشَدَ ثُمَّ خَرَجَ فَقَرَاَ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ مسلم میں ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تم لوگ یکجا ہو کہ میں اب قرآن کی تہائی پڑھونگا سو جمع ہوے جسکو جمع ہونا تھا پھر حضرت گھر سے نکلے پھر قل ہو اللہ احد پڑھا

۱۸۲۱ م اَبُوْ قَتَادَۃَ اِحْفَظْ عَلَیْکَ مِیْضَاتَکَ فَسَیَکُوْنُ لَھَا نَبَاٌ قَالَہٗ سَحَرَ لَیْلَۃَ التَّعْرِیْسِ مسلم میں ابو قتادہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے مجھسے فرمایا کہ تھامبے رہو اپنے وضو کے برتن کو اسکا کچھ حال ظاہر ہونا ہے یہ حضرت نے اوس رات کی صبح کیوقت فرمایا جس رات کے پچھلے وقت مقام ہوا تھا ف صبح کو حضرت نے یہ فرمایا اور لوگو پیاس غالب ہوئی اور پانی نتھا اوسی برتن سے پانی اوبلنے لگا اور ابو قتادہ پلانے لگے یہانتک کہ تمام لشکر آسودہ ہوگیا اس حدیث سے دو معجزے ثابت ہوے ایک تو پانی کا جوش کرنا دوسرے آیندہ کی خبر دینا

۱۸۲۲ خ جَابِرٌ اَخْبِرْ ذٰلِکَ ابْنَ الْخَطَّابِ قَالَہٗ لِجَابِرٍ لَمَّا اَخْبَرَہٗ بِقَضَاءِ دَیْنِہٖ بخاری میں جابر رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اسکی خبر دے خطاب کے بیٹے یعنی عمر فاروق رضہ کو یہ حضرت نے جابر سے فرمایا جبکہ جابر نے اپنے قرض ادا ہوجانے کی حضرت کو خبر دی ف جابر کے باپ جنگ احد میں شہید ہوے اونپر بہت قرض تھا جتنا خرما انکے باغ میں ہوا اونھیں چاہا کہ قرض خواہونکو دیں قرض بہت تھا اور خرما کم اونھوں نے نہ قبول کیا جابر نے حضرت سے سفارش کروائی قرض خواہ یہودی تھے اونھوں نے نمانا حضرت نے جابر سے فرمایا کہ تو ہر قسم کے خرموں کے علیحدہ علیحدہ ڈھیر کر جب جابر نے ڈھیر لگائے تو حضرت ایک بڑے ڈھیر کے گرد گھومے اور اوسکے اوپر جاکر بیٹھے پھر جابر سے فرمایا کہ قرض خواہونکو تول کے دینا شروع کر جابر نے دینا شروع کیا یہانتک کہ سب قرض ادا ہوگیا جابر رضہ سے روایت ہے کہ باوجود یکہ سب قرض ادا ہوا لیکن وہ ڈھیر سب اسیطرح پر تھا کچھ کمی اوسمیں نہوئی جابر نے کہا یا حضرت سب قرض ادا ہو چکا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی عمر فاروق کو اس حال کی خبر دی اسواسطے کہ عمر فاروق رضہ کو جابر کے قرض ادا ہونے کی بڑی فکر تھی جب جابر نے عمر فاروق رضہ کو خبر دی اونھوں نے کہا کہ جب حضرت تشریف لیگئے تھے اوسیوقت میں جان گیا تھا کہ اب ضرور برکت ہوگی

۱۸۲۳ ق عَائِشَۃُ اُدْعِیْ لِیْ اَبَا بَکْرٍ اَبَاکِ وَاَخَاکِ حَتّٰی اَکْتُبَ کِتَابًا فَاِنِّیْ اَخَافُ اَنْ یَّتَمَنّٰی مُتَمَنٍّ وَیَقُوْلَ قَائِلٌ اَنَا اَوْلٰی وَیَاْبَی اللّٰہُ وَالْمُؤْمِنُوْنَ اِلَّا اَبَا بَکْرٍ بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بلالا میرے پاس اپنے باپ ابو بکر اور اپنے بھائی کو تاکہ میں اونکو نوشتہ لکھدوں یعنی خلافت نامہ اسواسطے کہ میں خوف

کرتا ہون کہ آرزو کرے کوئی آرزو کرنیوالا یا کہے کوئی کہنیوالا کہ مین لائق تر ہون خلافت کا اور نہ مانیگا خدا اور مسلمان لوگ مگر ابوبکر کو **ف** اول حضرت نے چاہا تھا
کہ صدیق اکبر رض کو خلافت نامہ لکھدین تاکہ دوسرے کو دعویٰ نہو پھر تقدیر اور اجماع مومنین پر چھوڑا یعنی تقدیر مین لکھا یہی ہے کہ صدیق اکبر رض خلیفہ ہونگے اور اجماع
مومنین بھی او نہین کی خلافت پر ہوگا مہر لکہنا کیا ضرور اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ سوا صدیق اکبر کے کسیکی خلافت حضرت کو منظور نہتی **ق** عَائِشَةُ اُذْكُرُوا اَنْتُمُ اسْمَ اللّٰهِ وَكُلُوا ۱۸۲۴
بخاری اور مسلم مین حضرت عائیشہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تم ذکر کرلیا کرو خدا کا نام اور کہایا کرو **ف** حضرت عائیشہ رض نے کہا کہ یا رسول اللہ چند قوم ہمکو تازہ ایمان لائے ہین ہمارے پاس
گوشت لاتے ہین ہم نہین جانتے کہ ذبح کیوقت خدا کا نام لیتے ہین یا نہین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اہل اسلام پر خبر گمان کیا چاہیے وے لوگ خدا کے نام کو ذبح کیوقت ترک کیے ہونگے تم انپر رفع
شبہہ کیواسطے خدا کا نام لیلیا کرو اور یہ مطلب نہین کہ اگرچہ اونہون نے ذبح کیوقت خدا کا نام نہ لیا ہو تو بھی تمہاری بسم اللہ کہنے سے پاک ہوجاویگا اسواسطے کہ بسم اللہ کہنا ذبح کیوقت شرط ہے
ق اَنَسٌ اُذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ وَلْيَاْكُلْ كُلُّ رَجُلٍ مِّمَّا يَلِيْهِ بخاری اور مسلم مین انس رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کہانیکے وقت بسم اللہ کہا کرو اور چاہیے کہ ہر شخص اپنی طرف سے ۱۸۲۵
کہایا کرو **ف** یعنی کابی بیچ نہ کہاوے اور دوسرے طرف سے اپنی طرف **ق** عَائِشَةُ اِذْهَبْ فَاحْثُ فِي اَفْوَاهِهِنَّ مِنَ التُّرَابِ يَعْنِي النِّسَاءَ جَعْفَرِ بْنِ اَبِي طَالِبٍ حِيْنَ اَكْثَرْنَ الْبُكَاءَ عَلَيْهِ **قَالَهٗ** ۱۸۲۶
قَالَ لِقَدْ غَلَبْنَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بخاری اور مسلم مین حضرت عائیشہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جا اور اونکے منہ مین خاک جہونکدے یعنی جعفر ابن ابیطالب کی عورتونکی جبکہ اونہون نے بکثرت زور زور
سے جعفر پر رونا شروع کیا یہ حضرت نے اوس مرد سے فرمایا جسنے کہا تہا یا رسول اللہ عورتین ہم پر غالب ہوگئین یعنی کہنا نہین مانتین اور رونے سے باز نہین رہتی ہین **ف** جعفر طیار کو حضرت نے لڑائی پر
بہیجا تہا جب اونکی شہادت کی خبر آئی تو حضرت کو بہت غم ہوا اور جعفر کے گھر کی عورتین بصبر ہوکر بہت رونے لگین ایک شخص نے حضرت کو اس حال کی خبر دی حضرت نے فرمایا کہ اونکو جاکر باز رکھ
اوسنے جاکر منع کیا عورتون نے نمانا اوسنے پھر حضرت سے عرض کی کہ نہین مانتی ہین حضرت نے فرمایا پھر جا اور منع کر اسیطرح تین بار حضرت نے اوسکو بھیجا اوسنے آکے کہا کہ
یا حضرت عورتین نہین مانتی ہین اور ہمپر غلبہ کرتی ہین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور عورتون پر غصہ کیا اس حدیث سے نوحہ گری اور چلاکر رونیکی حرمت بتاکید
تمام ثابت ہوئی **ف** اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِذْهَبْ فَاَطْعِمْهُ اَهْلَكَ يَعْنِيْ عَرَقًا فِيْهِ تَمْرٌ **قَالَهٗ** لِلَّذِيْ اَصَابَ اَهْلَهٗ فِيْ رَمَضَانَ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ ۱۸۲۷
حضرت نے فرمایا کہ جا اور اپنے گھر والونکو کہلا یعنی اون کہجورونکو جو ٹوکرے مین تہین یہ حضرت نے اوس مرد سے فرمایا جسنے اپنی جورو سے رمضان مین صحبت کی تہی **ف** ایک مرد
آیا اوسنے کہا کہ یا حضرت مین ہلاک ہوا حضرت نے فرمایا کیا ہوا اوسنے کہا کہ مینے رمضان مین اپنی عورت سے صحبت کی اور مین روزہ دار تہا حضرت نے فرمایا غلام
آزاد کر اوسنے کہا مجکو مقدور نہین حضرت نے فرمایا تو دو مہینے برابر روزے رکہہ اوسنے کہا مجکو طاقت نہین حضرت نے فرمایا تو ساٹھ محتاجونکو کہانا دے اوسنے کہا کہ مجکو
مقدور نہین حضرت نے فرمایا تو بیٹھ جا پھر تہوڑی دیر بعد حضرت کے پاس ٹوکرا بھر کے کہجورین آئین حضرت نے اوس سے فرمایا کہ اسکو لیجا اور محتاجونکو دیدے اوسنے
کہا کہ یا حضرت مدینے مین مجسے زیادہ تر کوئی محتاج نہین حضرت نے تبسم کیا پھر یہ حدیث فرمائی کفارہ غیر کو دینا چاہیے خود کہانا درست نہین
اسواسطے بعضے علما نے کہا ہے کہ یہ حدیث منسوخ ہے اور بعضون نے کہا کہ اوسی شخص کو یہ حکم خاص ہے اور بعضون نے کہا کہ حضرت نے اوسکی محتاجی دیکھکر

۱۸۲۸ اوسکو بطور قرض دیا تھا یعنی جب کہ مقدور ہو تو کفارہ ادا کرنا چاہیے **ق** سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ اِذْهَبْ فَقَدْ مَلَّكْتُكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ بخاری اور مسلم
مین سہل بن سعد رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جا مین نے تجکو اوس عورت کا مالک کر دیا قرآن یاد کر وانیکے بدلے **ف** یعنی عورت کو قرآن یاد
کروا دینا یہی اوسکا مہر ہے باقی قصہ مفصل ہو چکا

۱۸۲۹ **ق** عَائِشَةَ اِذْهَبُوا بِخَمِيصَتِي هٰذِهِ اِلٰى اَبِي جَهْمٍ وَاْتُونِي بِاَنْبِجَانِيَّةِ اَبِي جَهْمٍ فَاِنَّهَا اَلْهَتْنِي اٰنِفًا عَنْ صَلٰوتِي
بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میری اس سیاہ لوئی دہاری دار کو ابو جہم پاس لیجاؤ اور میرے پاس ابو جہم کی موٹی
کملی لاؤ اوسواسطے کہ اوسنے مجکو ابھی نماز مین غافل کر دیا **ف** ابو جہم نے باریک سیاہ کملی جو کھنٹی جسکے دونون کنارون پر دہاریان تھین حضرت کو
تحفہ بھیجی حضرت نے اوسکو اوڑہکے نماز پڑھی پھر نماز کے بعد یہ حدیث فرمائی یعنی اسکی عمدگی اور نقش کاری نے خشوع اور خضوع مین خلل ڈالا اسواسطے حضرت نے
اوسکو پھیر دیا اور اوسکے عوض موٹی کملی منگوائی تا کہ اونکی خاطر شکنی نہو معلوم ہوا کہ جو لباس کہ نماز مین خلل ڈالے اور دہیان بٹاوے اوسکا پہننا مکروہ ہے اور
اسیطرح مسجد اور جانماز کی نقش کاری مکروہ ہے کہ مقرر دہیان بٹاتا ہے

۱۸۳۰ **ق** عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اِذْهَبِي فَاَطْعِمِي هٰذَا عِيَالَكِ وَاعْلَمِي اَنَّا لَمْ نَرْزَاْ مِنْ مَائِكِ شَيْئًا وَلٰكِنَّ اللّٰهَ اَسْقَانَا **قَالَهُ** لِصَاحِبَةِ الْمَزَادَتَيْنِ بخاری اور مسلم مین عمران بن حصین رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جا اور اس طعام کو اپنے گھر والون کو
کھلا اور دریافت کرلے کہ ہمنے تیرا پانی کچہ بھی نہین کم کیا و لیکن خدا نے ہمکو پانی پلایا یہ حضرت نے لیلۃ التعریس کے پہر دن چڑہے دو پکھال والی عورت سے فرمایا
ف حضرت کسی سفر مین تھے گرمی کی شدت ہوئی اور پیاس لوگون پر غالب ہوئی پانی کہین نہ تھا صحابہ نے یہ حال حضرت سے کہا حضرت نے دو شخص کو پانی تلاش
کرنیکے واسطے بھیجا اونھون نے دیکھا کہ ایک عورت شتر سوار پانی کی دو پکھالین لادے چلی جاتی ہے اوسکو حضرت پاس لائے حضرت نے پکھال سے پانی لیکر لوگونکو
پلانا شروع کیا یہانتک کہ لوگ آسودہ ہوگئے اور پکھالین اوسیطرح پانی سے لبریز تھین پھر حضرت نے فرمایا کہ اس عورت کو کچہ دو کسینے کہجور کسینے آٹا کسینے ستو اوسکو دیے
تب حضرت نے اوس عورت سے یہ حدیث فرمائی

۱۸۳۱ **م** اَلْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ اِرْجِعْ اِلٰى ثَوْبِكَ فَخُذْهُ وَلَا تَمْشُوا عُرَاةً **قَالَهُ** لَهُ مسلم مین مسور بن مخرمہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا پلٹ جا اپنے کپڑے کیطرف سو اوسکو لے اور ننگے چلا کرو یہ حضرت نے مسور سے فرمایا **ف** مسور سے روایت ہے کہ مین بہاری پتھر اوٹھائے لیے جاتا تھا میرا تہمد کھل گیا
مین اوسکو نہ باندہ سکا اور برہنہ اوسکو لیے گیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے ثابت ہوا کہ ستر عورت فرض ہے

۱۸۳۲ **م** عُمَرَ اِرْجِعْ فَاَحْسِنْ وُضُوْءَكَ **قَالَهُ**
لِرَجُلٍ تَوَضَّاَ فَتَرَكَ مَوْضِعَ ظُفْرٍ عَلٰى قَدَمِهِ فَرَجَعَ فَتَوَضَّاَ ثُمَّ صَلّٰى مسلم مین عمر فاروق رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ پلٹ جا سو اچھی طرح سے اپنا وضو کر یہ
حضرت نے اوس مرد سے کہا جسنے وضو کیا اور ایک ناخن برابر اپنے قدم کو خشک چھوڑا پھر وہ شخص پلٹا سو اوسنے وضو کیا پھر نماز پڑہی **ف** معلوم ہوا کہ اعضاء وضو کی اندک
خشکی بھی وضو کو باطل کرتی ہے

۱۸۳۳ **ق** اِبْنِ عَبَّاسٍ اِرْجِعْ فَحُجَّ مَعَ امْرَاَتِكَ **قَالَهُ** لِرَجُلٍ قَالَ اِنِّي كُتِبْتُ فِي غَزْوَةِ كَذَا وَكَذَا وَامْرَاَتِي حَاجَّةٌ
بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عباس رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ پلٹ جا اور اپنی جورو کے ساتھ حج کر یہ حضرت نے اوس مرد سے کہا جسنے کہا تھا کہ یا حضرت

میرا نام فلانی اور فلانی لڑائی مین لکھا گیا اور میری جورو حج کو جاتی ہے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عورت کو بدون اپنی خاوند یا محرم کے حج کرنا درست نہین

ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِرْجِعْ فَصَلِّ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ پلٹ جا پھر نماز پڑھ اسواسطے کہ تیری نماز نہین ہوئی قصہ اسکا یہ ہے کہ حضرت مسجد مین تھے ایک شخص نماز پڑہکر چلا حضرت کو سلام کیا حضرت نے سلام کا جواب دیا اور فرمایا کہ تو اپنی نماز پھر پڑہ تیری نماز نہین ہوئی اوس شخص نے پھر جلدی جلدی نماز پڑہی اور سلام کرکے چلا حضرت نے فرمایا پھر نماز پڑہ تیری نماز نہین ہوئی اسیطرح تین بار اوسنے نماز پڑہی پھر اوسنے کہا خدا کی قسم مجکو اس سے زیادہ بہتر نہین پڑہ آتی تب حضرت نے فرمایا کہ جب نماز کو اوٹھے کھڑا ہوا کر تو اللہ اکبر کہا کر پھر پڑہا کر جو کچھ کہ تجکو قرآن سے یاد ہو پھر رکوع کیا کر آرام اور تسکین سے پھر اوٹھایا کر یہان تک کہ خوب سیدھا کھڑا ہوجاوے پھر سجدہ کیا کر اطمینان سے پھر سر اوٹھا کر اطمینان سے پھر بیٹھا کر پھر اسی طرح ہر رکعت مین کیا کر اس حدیث سے معلوم ہوا کہ تعدیل ارکان نماز مین واجب ہے نہایت جلدی کرنے سے یا نماز باطل ہوتی ہے یا مکروہ

ق عَائِشَةَ اَرْضِعِيْهِ تَحْرُمِيْ عَلَيْهِ وَيَذْهَبُ الَّذِيْ فِيْ نَفْسِ اَبِيْ حُذَيْفَةَ قَالَهُ لِسَهْلَةَ بِنْتِ سُهَيْلِ بْنِ عَمْرٍو حِيْنَ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اَرٰى فِيْ وَجْهِ اَبِيْ حُذَيْفَةَ مِنْ دُخُوْلِ سَالِمٍ فَقَالَ اَرْضِعِيْهِ قَالَتْ وَكَيْفَ اُرْضِعُهُ وَهُوَ رَجُلٌ كَبِيْرٌ فَتَبَسَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَقَالَ قَدْ عَلِمْتُ اَنَّهُ رَجُلٌ كَبِيْرٌ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تو اپنا دودہ پلادے سالم کو تاکہ تو اوسپر حرام ہوجاوے اور ناجائز ہوجاوے اور وہ کھٹکا بھی جاتا رہیگا جو ابو حذیفہ کے جی مین آتا ہے یہ حضرت نے سہلہ بنت سہیل بن عمرو کی بیٹی سے فرمایا جبکہ اوسنے کہا کہ یا رسول اللہ مین ابو حذیفہ کے منہ پر کچھ کراہت دیکھتی ہون سالم کے اندر آنے سے تب حضرت نے فرمایا تو اوسکو اپنا دودہ پلادے اوسنے کہا اور کیونکر اوسکو پلاؤن اور حال آنکہ وہ بڑا مرد ہے یعنی اپنی چھاتی سے جوان مرد کو کیونکر پلاؤن تو حضرت نے تبسم کیا اور فرمایا البتہ مین جانتا ہون کہ وہ جوان مرد ہے یعنی چھاتی سے پلانا ضرور نہین جو تجکو حیرانی ہے کسی برتن مین کرکے پلادے **ف** ابو حذیفہ کا سالم آزاد غلام تھا اونکو اوسکے اندر جانے سے گمان برا آتا تھا اور خود حضرت نے یہ تدبیر بتلائی شیر خوارگی سے حرمت طفلی مین ثابت ہوتی ہے جوانی مین نہین چنانچہ اور احادیث مین ظاہر ہے تو اس حدیث کا حکم سالم کو خاص ہے یا کہ یہ حکم منسوخ ہے

ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِرْكَبْهَا اَيُّهَا الشَّيْخُ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنْكَ وَعَنْ نَذْرِكَ مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ سوار ہولے اے بڈہے اسواسطے کہ خدا بے پروا ہے تیری نذر سے اور تیری نذر سے قصہ حضرت نے ایک بڈہے کو دیکھا کہ پیدل جاتا ہے اور دونون طرف سے اوسکے دو دونون بیٹے اوسکو تھامے جاتے ہین حضرت نے پوچھا اسکا کیا سبب ہے لوگون نے کہا اسنے پیادہ چلنے کی بیت اللہ تک نذر کی ہے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی کیون اپنے تئین مصیبت مین ڈالتا ہے خدا کو اسکی کچھ پروا نہین **ف** معلوم ہوا کہ جسبات سے تکلیف ہو تو نذر کا ادا کرنا واجب نہین

ق جَابِرٌ اِرْكَبْهَا بِالْمَعْرُوْفِ اِذَا اُلْجِئْتَ اِلَيْهَا حَتّٰى تَجِدَ ظَهْرًا يَعْنِي الْبَدَنَةَ قَالَهُ حِيْنَ سُئِلَ عَنْ رُكُوْبِ الْهَدْيِ مسلم مین جابر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ سوار ہولے قربانی کے اونٹ پر دستور سے یعنی حاجت سے زیادہ اوسکو تکلیف مت دے سوار ہونا اوسوقت درست ہے جبکہ تو مضطر ہو اوسکی طرف یہان تک کہ تجکو دوسری سواری ملے یہ حضرت نے اوسوقت فرمایا جبکہ کسی نے بیت اللہ جانے والی قربانی کا مسئلہ پوچھا

ق اُمُّ سَلَمَةَ اِسْتَرْقُوْا لَهَا فَاِنَّ بِهَا النَّظْرَةَ

ق الم رأى جارية في بيت ام سلمة في وجهها سفعة — بخاری اور مسلم میں حضرت ام سلمہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اسکو جھاڑ پھونک کرواؤ کہ اسکو نظر لگی ہے یہ حضرت نے اوسوقت فرمایا جبکہ حضرت ام سلمہ کے گھر میں ایک لڑکی کی منہ پر زردی دیکھی **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نظر کی تاثیر درست ہے اور قرآن اور اسمائے الٰہی سے جھاڑ پھونک کرنا جائز ہے لیکن جسمیں شرک کا مضمون ہو یا اوسکے معنی غیر معلوم ہوں ہرگز درست نہیں

۱۸۳۹ **ج** جابر رض استکثروا من النعال فان الرجل لا يزال راكبا ما انتعل — مسلم میں جابر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جوتیاں پہننی کی زیادہ عادت کرو اسواسطے کہ آدمی جب تک جوتا پہنے رہتا ہے سوار بنا رہتا ہے **ف** عرب میں بہت سے لوگونکو جوتا پہننے کی کم عادت تھی اسواسطے حضرت نے اونکو یہ تعلیم کی خصوصاً اونکو جہاد و سفر اکثر رہتا تھا تو اس سبب سے زیادہ تر حاجت تھی کہ جوتا پہنے کے آدمی سوار کیطرح چلنے پھرنے میں مضبوط ہوجاتا ہے

۱۸۴۰ **ق** ابوهريرة استوصوا بالنساء فان المرأة خلقت من ضلع وان اعوج ما في الضلع اعلاه فان ذهبت تقيمه كسرته وان تركته لم يزل اعوج فاستوصوا بالنساء — بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میری وصیت قبول کرو عورتونکے مقدمے میں اسواسطے کہ عورت پیدا ہوئی ہے پسلی سے اور مقرر پسلی میں زیادہ ترکجی اوپر کیطرف میں ہے سو اگر تو اوسکا سیدھا کرنا چاہیگا توڑ دیگا اور اگر اوسکو چھوڑ دیگا تو ہمیشہ کج ہی رہیگی سو میری نصیحت مانو عورتونکے مقدمے میں **ف** حضرت حوا حضرت آدم کی پسلی سے پیدا ہوئیں تو عورت کی اصل پسلی ٹھہری اور پسلی کا بالکل سیدھا ہونا ممکن نہیں تو عورت کا بھی بالکل آراستہ ہونا اور اوسکی سب عادتیں بدلنا محال ہے اسواسطے حضرت نے اونکے حق میں اپنی امت کو وصیت کی کہ مرد عاقل کو لازم ہے کہ عورت سے اپنا مطلب نکالے اور اوسکی بدمزاجی پر صبر کرے اور ٹال جایا کرے حکمت کی چال چلے نہ اوس سے بالکل غافل ہوجاے کہ نا ہموار ہی ہے نہ ہر بات میں مواخذہ کرے کہ زندگی تلخ ہو اور آخر کو طلاق کی نوبت پہنچے خلاصہ یہ کہ مقدمات خانہ داری میں عورت کی رعایت رکھے لیکن شرک اور کفر اور ترک فرائض میں اور کبیرہ گناہوں میں اوسکی رعایت ہرگز بیجا ہے

۱۸۴۱ **ق** ابوهريرة اسرعوا بالجنازة فان كانت صالحة قربتموها الى الخير وان كانت غير ذلك كان شرا تضعونه عن رقابكم — بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جلد لیجایا کرو جنازے کو سو اسواسطے کہ اگر مردہ نیک ہے تو اوسکو تمنے بہتری سے نزدیک کردیا یعنی قبر میں جاکر ثواب پاویگا اور اگر نیک نہیں تو تمنے اپنی گردنسے شر کو اوتارا **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کفن و دفن میں جلدی کرنا مستحب ہے

۱۸۴۲ **ق** الزبير اسق يا زبير ثم ارسل الماء الى جارك — بخاری اور مسلم میں زبیر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے زبیر تو اپنے کھیت کو سینچ لے پھر چھوڑ دے پانی کو اپنے ہمسایے کیطرف **ف** خلاصہ یہ کہ جسکا کھیت پانی کے قریب ہو وہ پہلے اپنا کھیت سینچے اوسکے بعد جو اوسکے پاس ہو وہ سینچے

۱۸۴۳ **م** ابوهريرة اسكن حراء فما عليك الا نبي او صديق او شهيد وعليه النبي صلى الله عليه وآله وسلم وابو بكر وعمر وعثمان وطلحة والزبير وسعد بن ابي وقاص ويروى اهدأ وعليه ابو بكر وعمر وعثمان وعلي وطلحة والزبير — مسلم میں ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ٹھہر جا اے حرا اسواسطے کہ تجھپر تو سوائے نبی اور صدیق اور شہید کے کوئی نہیں اور وہ پہاڑ یعنی حرا پر حضرت تھے اور ابوبکر اور عمر اور عثمان اور

طلحہ اور زبیر اور سعد بن ابی وقاص رض تھے اور دوسری روایت یون ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تھم جا اور اوپر ابوبکر اور عمر اور عثمان اور علی اور طلحہ
اور زبیر رض تھے ف ابوبکر کا صدیق ہونا عالم پر ظاہر ہے باقی بزرگوار شہید ہین سوا سعد بن ابی وقاص کے کہ وہ اسہال کی بیماری سے مر گئے وہ بھی
شہید مین داخل ہوئے چنانچہ اور حدیث مین آیا ہے کہ جو اسہال سے مرے وہ بھی شہید ہے ۱۵۴۴ اِسْمَعُوْا اِلٰی مَا یَقُوْلُ سَیِّدُکُمْ اِنَّهٗ لَغَیُوْرٌ وَاَنَا اَغْیَرُ مِنْهُ
وَاللّٰهُ اَغْیَرُ مِنِّیْ یعنی سعد بن عبادہ مسلم مین ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ سنو اپنے سردار کے قول کو مقرر وہ غیرت دار ہے اور مین اوس
سے زیادہ تر غیرت دار ہون اور خدا مجھسے بھی زیادہ تر غیرت دار ہے سردار سے مراد سعد بن عبادہ ہے ف سعد بن عبادہ انصاریون کے سردار تھے اونھون نے
حضرت سے کہا یا رسول اللہ اگر مین اپنی جورو کے پاس اجنبی مرد کو پاؤن تو اوسکو چھوڑ رکھون جبتک چار گواہ تلاش کر لاؤن حضرت نے فرمایا کہ ہان یعنی زنا کا دعوی اوسی
وقت ثابت ہوگا جب چار گواہ ہون تب سعد نے کہا یہ کیونکر ہو قسم کھاتا ہون اوس ذات پاک کی جسنے تجکو دین حق پر بھیجا کہ اگر اوس حالت مین مین ہون تو
تلوار ہی مارون تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی یہ قول غیرت کے سبب سے ہے اور غیرت خدا اور رسول کو پسند ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بدکاری کے وقت
قتل کرنے سے عند اللہ گناہ نہین لیکن اگر گواہ نہونگے تو حاکم قصاص لیگا ۱۵۴۵ وَائِلُ بْنُ حُجْرٍ اِسْمَعُوْا وَاَطِیْعُوْا فَاِنَّمَا عَلَیْهِمْ مَا حُمِّلُوْا وَعَلَیْکُمْ مَا حُمِّلْتُمْ قَالَهٗ لِسَلَمَةَ بْنِ
یَزِیْدَ الْجُعْفِیِّ مسلم مین وائل بن حجر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کہنا سنو اور اطاعت کرو اپنے بادشاہون کی اسواسطے کہ اونپر فرض ہے جسکا بوجھ اونپر ہے اور تمپر فرض
ہے جسکا تمپر بوجھ ہے یہ حضرت نے سلمہ بن یزید سے فرمایا ف سلمہ نے کہا کہ یا حضرت اگر ہمارے ایسے سردار ہون کہ ہمسے اپنی اطاعت لیوین اور ہمارا حق ندیوین تو اوس وقت ہم کیا کرین تب
حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اگرچہ وے ظلم کرین تو بھی تمپر اطاعت واجب ہے اگر وے عدالت نہ کرینگے تو خدا اونسے سمجھ لیگا ۱۵۴۶ اُمُّ الْحُصَیْنِ اِسْمَعُوْا وَاَطِیْعُوْا وَاِنِ اسْتُعْمِلَ
عَلَیْکُمْ عَبْدٌ حَبَشِیٌّ کَاَنَّ رَاْسَهٗ زَبِیْبَةٌ بخاری اور مسلم مین ام الحصین رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کہنا مانو اور اطاعت کرو اگرچہ حبشی غلام تمپر سردار ہوئے
گویا کہ اوسکا سر سیاہ منقی ہے ف غلام حبشی کا خلیفہ اور بادشاہ ہونا درست نہین تو اس حدیث مین ریاست جزئی مراد ہے یعنی اگر حبشی تمہارا جمعدار یا صوبہ دار ہو
تو اوسکی بھی اطاعت ضرور ہے اگرچہ بظاہر اوسکو کم لیاقت ہو اسواسطے کہ اوسکی اطاعت درحقیقت خلیفہ کی اطاعت ہے جسنے اوسکو سردار بنایا ۱۵۴۷ عَائِشَةُ اِشْتَرِیْهَا
فَاَعْتِقِیْهَا فَاِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ اَعْتَقَ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تو اوس لونڈی کو مول لیکر اوسکو آزاد کر دے اسواسطے کہ آزاد
لونڈی غلام کے مال کا وہی وارث ہوتا ہے جو آزاد کرے ف ایک لونڈی کو حضرت عائشہ رض نے چاہا کہ مول لیوین اور آزاد کرین اوسکے مالکون نے کہا کہ ہم اس شرط پر
بیچتے ہین کہ اسکی وراثت کا حق ہمکو ملے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی وراثت کا حق آزاد کرنیوالے کو چاہیے اوسکے مالک ناحق شرط کرتے ہین ۱۵۴۸ اَبُوْ مُوْسٰی اِشْرَبَا مِنْهُ
وَاَفْرِغَا عَلٰی وُجُوْهِکُمَا وَنُحُوْرِکُمَا وَاَبْشِرَا یَعْنِیْ مَا اَتَیْتُمْ بِهٖ مِنْ وُضُوْئِهٖ بَعْدَ مَا مَجَّ فِیْهِ قَالَهٗ لِاَبِیْ مُوْسٰی وَبِلَالٍ بخاری اور مسلم مین ابوموسی رض سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ تم دونون اس پانی کو پیو اور اپنے منہ اور سینون پر ڈالو اور خوش ہو یعنی اوس پیالے کا پانی جسمین حضرت نے ہاتھ دہوا اور کلی ڈالی تھی یہ حضرت نے ابوموسی اور

بلال رض سے فرمایا ف حضرت کے لعاب سے پانی متبرک ہو گیا اور بڑی قسمت ابو موسیٰ اور بلال کی جنکے پیٹ مین گیا ح ۱۸۴۹ اِشْفَعُوْا تُؤْجَرُوْا بخاری مین
ابو موسیٰ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ سفارش کیا کرو لوگون کی ثواب پاؤ گے ف یعنی سعی سفارش سے اہل حاجت کا کام نکالنا ثواب کا موجب ہے ف
۱۸۵۰ اِبْنُ عُمَرَ وَابْنُ مَسْعُوْدٍ اِشْهَدُوْا اِشْهَدُوْا وَيُرْوٰى اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ قَالَهٗ عِنْدَ انْشِقَاقِ الْقَمَرِ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر اور عبد اللہ بن مسعود رض سے روایت
ہے کہ حضرت نے فرمایا لوگون سے کہ گواہ رہنا گواہ رہنا اور دوسری روایت یون ہے کہ الٰہی تو گواہ رہیو یہ حضرت نے چاند کے پھٹنے کے وقت فرمایا ف عبد اللہ بن مسعود
رض سے روایت ہے کہ ہم منا مین تھے جبکہ چاند دو ٹکڑے ہو گیا ایک ٹکڑا پہاڑ پر تھا اور دوسرا پہاڑ کے نیچے تب حضرت نے ہمسے فرمایا کہ دیکھو اور شاہد رہو اور بخاری مین
انس رض سے روایت ہے کہ کفار مکہ نے حضرت سے معجزہ مانگا تو حضرت نے اونکو شق قمر دکھلایا قاضی عیاض کی شفا مین ابن مسعود رض سے روایت ہے کہ کفار قریش نے کہا کہ ہمپر محمد نے
جادو کیا جو ہمکو چاند دو ٹکڑے دکھلائی دیتا ہے ایک شخص نے کہا کہ اگر تمکو سحر کیا ہے تو سارے جہان کو تو نہین سحر کیا ہوگا پھر ہر طرف کے مسافرون سے دریافت کیا سب نے گواہی دی
اور ابو جہل نے ہر طرف آدمی تحقیق کیواسطے بھیجے سو ہر طرف سے یہی ثابت ہوا تو قریش نے کہا یہ سحر مستمر ہے شق قمر کی حدیث نہایت مشہور ہے بہت صحابہ سے اسکی روایت
ثابت ہے چنانچہ عبد اللہ بن مسعود سے اور عبد اللہ بن عمر اور علی رض اور حذیفہ اور عبد اللہ بن عباس اور انس اور جبیر بن مطعم وغیرہ سے حدیث کی کتابون مین بکثرت روایت
ہے اور قرآن مین بھی اسکی خبر ہے چنانچہ سورہ قمر مین حق تعالیٰ نے فرمایا اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ وَاِنْ يَّرَوْا اٰيَةً يُّعْرِضُوْا وَيَقُوْلُوْا سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ یعنی پاس آلگی قیامت
اور دو ٹکڑے ہو گیا چاند اور اگر دیکھین کفار مکہ معجزہ تو ٹال جاوین اور کہین یہ مضبوط دائمی جادو ہے حق تعالیٰ نے شق القمر کی خبر بلفظ ماضی دی یعنی یہ امر ہو چکا اگر آیندہ
حال کی خبر ہوتی تو کفار اسکو جادو کہتے چنانچہ جمہور مفسرین کا اسپر اتفاق ہے بعضے جاہل ہنود اور نصاری اعتراض کرتے ہین کہ اگر شق القمر ہوا ہوتا تو اکثر اہل زمین
پر مخفی نرہتا اسواسطے کہ آسمانی حال سبکی پیش نظر ہو جاتا ہے اور نقل عجائبات انسان کی جبلی چیز ہے اوسکا جواب یہ ہے کہ اہل ہند سے یہ بھی منقول نہین کہ اوس رات
کو سب لوگ تامل کرتے رہے اور کسی نے نہ دیکھا اور اگر یہ امر منقول بھی ہوتا تو بھی معتبر نہوتا اسواسطے کہ تمام زمین پر قمر کا حال یکسان نہین بعضے ملک مین قبل طلوع
ہوتا ہے اور بعضے ملک مین گھڑی کی بعد اسواسطے کہ سطح زمین برابر نہین بلکہ کرہ کی شکل ہے یعنی گول ہے اسواسطے سب روے زمین پر ایک وقت مین طلوع غروب کیونکر ہو سکے
اور یہ بھی ہوتا ہے کہ بعضے وقت بعضے ملک مین ابر اور پہاڑ حائل ہو جاتا ہے انھین وجہون سے کسوف اور خسوف مختلف محسوس ہوتے ہین کبھی ایک ملک مین کسوف
جزئی معلوم ہوتا ہے کسی ملک مین کلی اور کہین مطلق نہین پھر جب قمر اور اہل زمین کا یہ حال ہوا تو اگر اونپر شق القمر مخفی رہا ہو تو کچھ تعجب نہین حالانکہ کسوف اور خسوف
مقرری چیزین ہین اور اہل ہیئت اور اہل نجوم کے نزدیک اونکے وقت ٹھہرے ہوے ہین بخلاف شق القمر کے کہ اوسکا وقت کوئی قاعدہ سے معین نتھا جسکے لوگ منتظر
رہتے اور دیکھا کرتے اور چونکہ شق القمر خارق عادات اور نرالا امر تھا کہ کبھی کسی نے دیکھا نہ سنا اگر اوس رات کو کسی ملک مین کسی شخص نے اتفاقاً دیکھا بھی
ہوگا تو اپنی غلط الحس اور خطاے بصری سے سمجھکر اوسکی کہنے اور لکھنے کو نامناسب سمجھا ہوگا علاوہ اسکے شق القمر رات کو واقع ہوا تھا اور تھوڑی دیر رہا تھا اور

رات سونے اور آرام کا وقت ہی اکثر لوگ مکانونکے اندر رہتے ہین ایسے وقت مین آسمانی حال قابل التفات سے غافل رہنا کچھ بعید نہین اور اکثر یہ ہوتا ہی کہ معتمد لوگ ہمارے آسمانی
امور بعض وقت دیکھتے ہین جیسے ظہور انوار اور شہاب ثاقب وغیرہ کائنات الجو اور حال آنکہ اکثر عالم اوس سے غافل رہتے ہین غرض کہ شق القمر ہمارے حضرت کا معجزہ عظیم الشان ہے قرآن
اور حدیث اور اون لوگونکی روایت سے جو اوس وقت سو مین حاضر تھے اور بچشم خود دیکھ چکے تھے بتواتر ثابت ہے عاقل کو ہرگز محل شک اور تردد نہین بعضے خام حکیم کہتے ہین کہ چاند کا
دو ٹکڑے ہونا ہماری عقل مین نہین آتا اوسکا جواب یہ ہے کہ تم کیا اور تمھاری عقل کیا مصرع آیا تو جہ مرغی کہ ہست پر و بال ☆ تمام انبیا معجزات کا یہی حال ہی کہ عقل ناقص سے
باہر ہین عصا کا اژدہا ہو جانا مردے کا زندہ ہونا پہاڑ سے اونٹنی کا نکلنا کب تمہاری عقل خام مین آتا ہے جو شق القمر مین متردد ہو بلکہ حقیقت مین معجزہ اوسیکا نام ہے جہان عقل
حیران ہے مولانا رفیع الدین دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے شق القمر اور دفع شبہات منکرین مین عجب رسالہ لکھا ہے جسکو اس سے زیادہ تحقیق کا شوق ہو وہ اوسکو تلاش کرکے دیکھے ☆ 1851 عن المسور بن مخرمۃ

ومروان بن الحکم اشیروا ایہا الناس علی اترون ان امیل الی عیالہم وذراری ہؤلاء الذین یریدون ان یصدونا عن البیت فان یاتونا کان اللہ قد قطع عنقا من المشرکین والا ترکناہم
بخاری مین مسور بن مخرمہ رضہ سے اور مروان بن حکم رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مجکو صلاح دو اے لوگو بھلا تم یہ بتلاؤ کہ مین اونکے اہل و عیال کی طرف جھک پڑون اور ان لوگون
کے لڑکے بالونکو گرفتار کرون جو کہ ہمکو خانہ خدا سے روکتے ہین پھر اگر وہ ہم سے لڑنے آوینگے تو حق تعالی نے مشرکین کی جماعت کو توڑ دیا اور نہین تو ہم اونکو مفلس کرکے
چھوڑ دینگے یعنی دونون صورت مین اونکا نقصان ہے ف حضرت جنگ حدیبیہ مین بنیت سو دہی احرام باندھ کے عمرہ کرنے چلے اور جاسوس خبر کو پہلے بھیجے جاسوسون
نے حضرت کو خبر دی کہ کفار قریش نے بڑا جماو کیا ہے حضرت سے لڑینگے اور حضرت کو خانہ خدا مین عمرہ کرنے نہ جانے دینگے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور اصحاب سے
مشورہ پوچھا ابوبکر صدیق رضہ نے کہا کہ یا رسول اللہ آپ تو بیت اللہ کا قصد کرکے نکلے ہین لڑنیکا حضرت کو قصد نہ تھا سو آپ بیت اللہ کیطرف چلو اگر کفار
ہمکو روکینگے تو ہم اونکو مارینگے حضرت نے فرمایا تو بسم اللہ چلو چنانچہ کافرون نے حضرت کو روکا حضرت اون سے صلح کرکے پلٹ آئے دوسرے سال عمرہ قضا کیا

1852 ع انس اصنعوا کل شیء الا النکاح یعنی بالحائض مسلم مین انس رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے حیض والی عورت کے حق مین فرمایا کہ صحبت کے سوا سب کچھ کرو یعنی
حیض کی حالت مین صحبت حرام ہے بوسہ اور مساس درست ہے ☆ 1853 وعن انس قال اعتدلوا فی السجود ولا یبسط احدکم ذراعیہ انبساط الکلب بخاری اور مسلم مین انس رضہ
سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ درست اور ٹھیک ہو جایا کرو اپنے سجدہ مین اور تم مین سے کوئی اپنے دونون ہاتھونکو نہ بچھایا کرے کتے کیطرح ف سجدہ مین کہنیون
کو زمین سے اور پیٹ کو رانون سے ملانا مکروہ ہے حالت رکوع ☆ 1854 وعن ابی ہریرۃ اعتقیہا فانہا من ولد اسمعیل قالہ لعائشۃ فی سبیۃ من بنی تمیم
بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے عائشہ اوس لونڈی کو آزاد کر دے اسواسطے کہ وہ حضرت اسمعیل کی اولاد سے ہے یہ حضرت نے قوم
بنی تمیم کی قیدی عورت کے حق مین فرمایا تھا ☆ 1855 عن عوف بن مالک الاشجعی اعدد ستا بین یدی الساعۃ موتی ثم فتح بیت المقدس ثم موتان یاخذ فیکم کقعاص
الغنم ثم استفاضۃ المال حتی یعطی الرجل مائۃ دینار فیظل ساخطا ثم فتنۃ لا یبقی بیت من العرب الا دخلتہ ثم ہدنۃ تکون بینکم وبین بنی الاصفر

حج عمرہ

حیض

نماز

لونڈی

فَیَغْدِرُوْنَ فَیَاْتُوْنَکُمْ تَحْتَ ثَمَانِیْنَ غَایَۃً تَحْتَ کُلِّ غَایَۃٍ اِثْنَا عَشَرَ اَلْفًا بخاری مین عوف بن مالک رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا

گن رکھہ چھہ چیزونکو قیامت سے پہلے اول تو میری موت پھر بیت المقدس کا فتح ہونا پھر تم مین مری کا پڑنا جیسے بھیڑ بکری مین مری پڑتی ہے پھر مال کی زیادتی

ہونی یہان تک کہ ایک مرد کو سو اشرفیان دیجاوینگی پھر بھی وہ ناخوش رہیگا یعنی کم سمجھیگا پھر فساد ہوگا کہ عرب کا کوئی گھر نرہیگا جس مین وہ داخل نہوگا

پھر تمہارا اور روم والونکے درمیان صلح کا ہونا سو وے دغا کرینگے تو وے تمسے لڑنے آوینگے اسی علم کے نیچے ہر علم کے نیچے بارہ ہزار آدمی ہونگے یعنی نو لاکھہ ساٹھہ ہزار کا لشکر ہوگا

ف عمر فاروق رض کی خلافت مین بیت المقدس فتح ہوا اور وبا شام مین پڑی کہ ستر ہزار آدمی تین دن مین مر گئے اور مال کی کثرت حضرت عثمان رض کی خلافت مین

ہوئی اور زیادہ تر امام مہدی کے وقت مین ہوگی اور عرب مین فساد حضرت عثمان کی شہادت سے شروع ہوا اور رومیون یعنی نصاریٰ سے صلح اور جنگ قیامت کے

قریب ہوگی یہ حدیث معجزہ ہے کہ جیسا حضرت نے فرمایا تھا ویسا ہی ہوا ق النُّعْمَانِ بْنِ بَشِیْرٍ اِعْدِلُوْا فِیْ اَوْلَادِکُمْ وَفِیْ رِوَایَۃٍ اَلِکُلِّہِمْ بَنِیْ اَبْنَائِکُمْ بخاری اور مسلم مین | ۱۸۵۶

نعمان بن بشیر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ برابری کیا کرو اپنی اولاد مین اور ایک شخص کی روایت آئی ہے کہ برابری کرو اپنے لڑکون مین ف یعنی برابر سب کو

دیا کرو بعضونکو زیادہ اور بعضونکو کم دینا شفقت پدری کے مناسب نہین ہے عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ كُنَّا نَرْقِیْ فِی الْجَاهِلِیَّةِ اَعْرِضُوْا عَلَیَّ رُقَاكُمْ لَا بَاْسَ بِالرُّقٰی مَا لَمْ یَكُنْ فِیْهِ شِرْكٌ | ۱۸۵۷

مسلم مین عوف بن مالک رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تم اپنے منتر میرے آگے ظاہر کرو کچھ مضائقہ نہین منتر مین جبتک کہ اوسمین شرک کا مضمون نہو ف

مالک نے کہا ہمنے حضرت سے عرض کی کہ ہم زمانہ کفر مین جھاڑ پھونک کیا کرتے تھے اسکا کیا حکم ہے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ ہندی منتر اکثر حرام

ہین بلکہ صاف کفر ہین کیونکہ ان مین شرک کا مضمون ہوتا ہے جیسے کلوا بیر اور لونا چاری اور بابا سکھہ لیوا ور نہو مان کی تعریف ہوتی ہے اور اسیطرح کے منتر بھی حرام

ہین جنکے معانی نہ معلوم ہون کیونکہ شاید اونمین بھی شرک ہو ق زَیْدِ بْنِ خَالِدٍ اِعْرِفْ عِفَاصَهَا وَوِكَاءَهَا ثُمَّ عَرِّفْهَا سَنَةً فَاِنْ لَمْ تُعْرَفْ فَاسْتَنْفِقْهَا وَلْتَكُنْ | ۱۸۵۸

وَدِیْعَةً عِنْدَكَ فَاِنْ جَاءَ طَالِبُهَا یَوْمًا مِنَ الدَّهْرِ فَاَدِّهَا اِلَیْهِ یعنی لُقَطَةَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ بخاری اور مسلم مین زید بن خالد رض سے روایت ہے کہ حضرت نے اٹھائے

سونے اور چاندی کے مقدمے مین فرمایا کہ اوسکی تھیلی اور باندھنے کی تاگے کو مشہور کر پھر اوسکو ایک برس تک شہرت دے سو اگر کوئی اوسکو نہ پہچانے تو اپنے خرچ مین لا اور چاہیے کہ

وہ مال تیرے پاس امانت کی طور پر رہے سو اگر عمر بھر مین کبھی کسیدن اوسکا مالک طلب کرنے آوے تو اوسکو دے ف یعنی جو شخص روپیہ یا اشرفی پاوے تو اوسکی

تھیلی اور تاگے کو مشہور کیا کرے اگر مالک ملے تو اوسکو حوالے کرے اور نہین تو ایک سال بھر بعد اپنے خرچ مین لاوے لیکن اوسکو قرض جانے جب مالک مانگے تو دیوے ق اَبِیْ بَرْزَةَ اِعْزِلِ | ۱۸۵۹

الْاَذٰی عَنْ طَرِیْقِ الْمُسْلِمِیْنَ فائدہ حین قال یا نبی اللّٰہ علمنی شیئا انتفع بہ مسلم مین ابو برزہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تکلیف

دینیوالی چیز کو مسلمانونکی راہ سے ہٹا دیا کر یہ حضرت نے ابو برزہ سے فرمایا جبکہ اونہوں نے کہا کہ یا حضرت مجھکو کچھ ایسا بتلائیے جس سے مجھکو فائدہ ہو ف یعنی کانٹا اور پتھر اور

نجاست راہ سے دور کر دیا کر تا کہ مسلمانونکو آرام ہو تجکو ثواب ہوگا معلوم ہوا کہ نفع رسانی مسلمین نجات کا عمدہ وسیلہ ہے ق جَابِرٍ اِعْزِلْ عَنْهَا اِنْ شِئْتَ فَاِنَّهُ | ۱۸۶۰

سَيَأْتِيهَا مَا قُدِّرَ لَهَا مسلم میں جابر رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تیرا جی چاہے تو انزال کے وقت اپنی لونڈی سے علیحدہ ہو جایا کر سو بات تو یہ ہے کہ جو اوسکے مقدر میں ہے سو ہوتا ہے
یعنی اگر اوس سے اولاد ہونی ہے تو ضرور ہو گی یہ تدبیر کچھ کام نہ آویگی ف ایک شخص نے عرض کی کہ میرے پاس ایک لونڈی ہے میں نہیں چاہتا کہ اوس سے اولاد ہو اگر اجازت ہو
تو انزال کے وقت اوس سے علیحدہ ہو جایا کروں تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی بعد اوسکے وہ شخص پھر آیا اور اوسنے کہا کہ یا حضرت اوسکو تو حمل رہ گیا حضرت نے فرمایا میں نے
تو پہلے ہی کہدیا تھا

١٨٦١ خ جُبَيْرُ بْنُ مُطْعِمٍ أَعْطُونِي رِدَائِي فَلَوْ كَانَ لِي عَدَدُ هَذِهِ الْعِضَاهِ نَعَمًا لَقَسَمْتُهُ بَيْنَكُمْ ثُمَّ لَا تَجِدُونِي بَخِيلًا وَلَا كَذُوبًا وَلَا جَبَانًا قَالَهُ مَقْفَلَهُ مِنْ حُنَيْنٍ
بخاری میں جبیر بن مطعم رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا مجکو میری چادر دو اگر میرے پاس اس جنگل کے درختوں کے شمار برابر اونٹ ہوتے تو سب میں تمکو بانٹ دیتا پھر تم مجکو
بخیل اور جھوٹھا اور نامرد نہ پاتے یہ حضرت نے حنین سے پلٹتے فرمایا ف حنین کی لڑائی میں ہزاروں اونٹ اور گھوڑے اور بھیڑ بکریاں حضرت کو ملیں حضرت نے سب تقسیم کر دیں
جب حضرت وہاں سے پلٹے تو راہ میں گنوار لوگ حضرت کو لپٹے اور مانگنے لگے یہاں تک کہ حضرت کی چادر اوتار لی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے کمال سخاوت اور
نہایت حلم حضرت کا ثابت ہوا کہ سوائے نبی کے بشر سے ممکن نہیں

١٨٦٢ هر عُقْبَةُ بْنُ عَمْرٍو الْأَنْصَارِيُّ اعْلَمْ أَبَا مَسْعُودٍ اعْلَمْ أَبَا مَسْعُودٍ اعْلَمْ أَبَا مَسْعُودٍ إِنَّ اللّٰهَ أَقْدَرُ عَلَيْكَ مِنْكَ عَلَى هَذَا الْغُلَامِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هُوَ حُرٌّ لِوَجْهِ اللّٰهِ فَقَالَ لَوْ لَمْ تَفْعَلْ لَلَفَحَتْكَ النَّارُ أَوْ لَمَسَّتْكَ النَّارُ مسلم میں عقبہ بن عمرو رضہ سے
روایت ہے کہ حضرت نے مجھسے فرمایا کہ اے ابو مسعود دریافت کر اے ابو مسعود دریافت کر اے ابو مسعود دریافت کر کہ جتنا تو اپنے اس غلام پر قادر ہے اوس سے زیادہ تیرا خدا تجھپر
قادر ہے تو میں نے کہا یا رسول اللہ یہ غلام آزاد ہے رضائے الہی کیواسطے تو حضرت نے فرمایا کہ اگر تو آزاد نکرتا تو مقرر تجکو دوزخ کی آگ جلاتی ف ابو مسعود رضہ سے روایت ہے کہ میں
اپنے غلام کو کوڑے مارتا تھا میں نے اپنے پیچھے سے آواز سنی کہ کوئی کہتا ہے اے ابو مسعود دریافت کر میں نے غصے کے سبب سے خیال نہ کیا پھر حضرت نے قریب آکے فرمایا کہ اے ابو مسعود
دریافت کر تو کیا دیکھتا ہوں کہ حضرت ہیں میں نے اپنے ہاتھ سے کوڑا ڈالدیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی تو بھی خدا کا گنہگار غلام ہے اور خدا کو خدا کے غلام پر تجھسے زیادہ قدرت ہے
اس حدیث میں ارشاد ہے کہ لونڈی غلام کو حد سے زیادہ مارے گا اوسکا انجام دوزخ ہے

١٨٦٣ ق أَبُو هُرَيْرَةَ اعْلَمُوا أَنَّ الْأَرْضَ لِلّٰهِ وَرَسُولِهِ وَإِنِّي أُرِيدُ أَنْ أُجْلِيَكُمْ فَمَنْ وَجَدَ مِنْكُمْ بِمَالِهِ شَيْئًا فَلْيَبِعْهُ وَإِلَّا فَاعْلَمُوا أَنَّمَا الْأَرْضُ لِلّٰهِ وَرَسُولِهِ قَالَهُ لِلْيَهُودِ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے یہود سے
فرمایا کہ جان لو کہ تمہاری زمین اللہ اور اوسکے رسول کی ہے اور میں چاہتا ہوں کہ تمکو وطن سے نکالوں سو جو شخص کہ تم لوگوں میں سے اپنا مال پاوے سو چاہیے کہ بیچ ڈالے اور نہیں تو
جان رکھو کہ زمین تو خدا اور اوسکے رسول کی ہے ف یہود بنی نضیر مدینہ کے قریب رہتے تھے اونھوں نے حضرت سے دغا کا ارادہ کیا حضرت نے اونکو چھ روز تک گھیرا پھر یہ حدیث
فرمائی یعنی اوٹھانے کا اسباب اوٹھا لیجاؤ زمین اور باغات کے تم مالک نہیں ہو چنانچہ وے لوگ شام کے ملک میں نکل گئے اور اونکے مکانات اور باغات حضرت کے تصرف
میں آئے

١٨٦٤ خ ابْنُ عَبَّاسٍ اعْمَلُوا فَإِنَّكُمْ عَلَى عَمَلٍ صَالِحٍ لَوْلَا أَنْ تُغْلَبُوا لَنَزَلْتُ حَتَّى أَضَعَ الْحَبْلَ عَلَى هَذِهِ يَعْنِي عَاتِقَهُ بخاری میں عبد اللہ بن عباس رضہ سے روایت
ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کھینچو پانی واسطے کہ تم نیک عمل پر ہو اگر تمھارے مغلوب ہونیکا ڈر نہوتا تو میں بھی اوترتا یہانتک کہ رسی کو اپنے کندھے پر رکھتا ف حضرت عباس

زمزم کی سبیل پر جا جہانکو پانی پلاتے تھے حضرت نے اسکی تعریف کی اور فرمایا کہ پانی نکالنے مین مین بھی تمہارا شریک ہوتا لیکن مجکو یہ ڈر ہے کہ اگر مین کام کرونگا تو مجکو دیکھکر سب لوگ اسپر ہجوم کرینگے پھر تمکو پانی پلانا مشکل پڑیگا ۵ سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ اعملوا فکل میسر لما خلق لہ

۱۸۶۵ مسلم مین سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا عمل کیے جاؤ کہ ہر ایک شخص پر وہی آسان معلوم ہوگا جسکے واسطے وہ پیدا ہوا ف اصحاب نے کہا کہ یا حضرت جب ہر خیر مقدر ٹھہری تو عمل اور عبادت کیا ضرور تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی عمل کو تقدیر کی مخالف مت سمجھو بلکہ تمہارا یہ نیک عمل بھی اثر ہے تقدیر کا خ

۱۸۶۶ اَعِیْدُوْا سَمْنَکُمْ فِیْ سِقَائِہٖ وَتَمْرَکُمْ فِیْ وِعَائِہٖ فَاِنِّیْ صَائِمٌ قالہ حِیْنَ دَخَلَ عَلٰی اُمِّ سُلَیْمٍ فَاَتَتْہُ بِسَمْنٍ وَّتَمْرٍ بخاری مین انس رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ پھر ڈال دو انکے گھی کو اوسکے برتن مین اور خرما کو اوسکے برتن مین اسواسطے کہ مین روزہ دار ہون یہ حضرت نے فرمایا اوسوقت جب ام سلیم کے گھر مین گئے تو وے حضرت کے آگے خرما اور گھی لائین ف معلوم ہوا کہ نفل روزہ دار کو دعوت مین روزہ افطار کرنا ضرور نہین لیکن اگر افطار کرے تو درست ہے پر اوسکی قضا لازم ہے ق

۱۸۶۷ (بعرفہ) اِغْتَسِلِیْ وَاسْتَثْفِرِیْ بِثَوْبٍ وَّاَحْرِمِیْ قالہ لِاَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَیْسٍ حِیْنَ وَلَدَتْ مُحَمَّدَ بْنَ اَبِیْ بَکْرٍ فِیْ حَجَّۃِ الْوَدَاعِ بِذِی الْحُلَیْفَۃِ بخاری اور مسلم مین جابر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ غسل کر اور کپڑے کا لنگوٹ باندھ اور احرام کر یہ حضرت نے اسماء بنت عمیس سے فرمایا جبکہ وے محمد بن ابی بکر کو جنی حجۃ الوداع مین ذوالحلیفہ کی منزل پر ف معلوم ہوا کہ نفاس اور حیض مین احرام باندھنا درست ہے اور وقوف عرفہ بھی جائز ہے لیکن بیت اللہ کا طواف بدون پاک ہوے جائز نہین ھ

۱۸۶۸ بُرَیْدَۃُ بْنُ الْحُصَیْبِ اُغْزُوْا بِاسْمِ اللہِ فِیْ سَبِیْلِ اللہِ قَاتِلُوْا مَنْ کَفَرَ بِاللہِ اُغْزُوْا فَلَا تَغُلُّوْا وَلَا تَغْدِرُوْا وَلَا تُمَثِّلُوْا وَلَا تَقْتُلُوْا وَلِیْدًا وَاِذَا لَقِیْتَ عَدُوَّکَ مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ فَادْعُہُمْ اِلٰی ثَلٰثِ خِصَالٍ اَوْ خِلَالٍ فَاَیَّتُہُنَّ مَا اَجَابُوْکَ فَاقْبَلْ مِنْہُمْ وَکُفَّ عَنْہُمْ ثُمَّ ادْعُہُمْ اِلَی الْاِسْلَامِ فَاِنْ اَجَابُوْکَ فَاقْبَلْ مِنْہُمْ وَکُفَّ عَنْہُمْ ثُمَّ ادْعُہُمْ اِلَی التَّحَوُّلِ مِنْ دَارِہِمْ اِلٰی دَارِ الْمُہَاجِرِیْنَ وَاَخْبِرْہُمْ اَنَّہُمْ اِنْ فَعَلُوْا ذٰلِکَ فَلَہُمْ مَا لِلْمُہَاجِرِیْنَ وَعَلَیْہِمْ مَا عَلَی الْمُہَاجِرِیْنَ فَاِنْ اَبَوْا اَنْ یَّتَحَوَّلُوْا مِنْہَا فَاَخْبِرْہُمْ اَنَّہُمْ یَکُوْنُوْا کَاَعْرَابِ الْمُسْلِمِیْنَ یَجْرِیْ عَلَیْہِمْ حُکْمُ اللہِ الَّذِیْ یَجْرِیْ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ وَلَا یَکُوْنُ لَہُمْ فِی الْغَنِیْمَۃِ وَالْفَیْءِ شَیْءٌ اِلَّا اَنْ یُّجَاہِدُوْا مَعَ الْمُسْلِمِیْنَ فَاِنْ ہُمْ اَبَوْا فَسَلْہُمُ الْجِزْیَۃَ فَاِنْ ہُمْ اَجَابُوْکَ فَاقْبَلْ مِنْہُمْ وَکُفَّ عَنْہُمْ فَاِنْ ہُمْ اَبَوْا فَاسْتَعِنْ بِاللہِ وَقَاتِلْہُمْ وَاِذَا حَاصَرْتَ اَہْلَ حِصْنٍ فَاَرَادُوْکَ اَنْ تَجْعَلَ لَہُمْ ذِمَّۃَ اللہِ وَذِمَّۃَ نَبِیِّہٖ فَلَا تَجْعَلْ لَہُمْ ذِمَّۃَ اللہِ وَذِمَّۃَ نَبِیِّہٖ وَلٰکِنِ اجْعَلْ لَہُمْ ذِمَّتَکَ وَذِمَّۃَ اَصْحَابِکَ فَاِنَّکُمْ اَنْ تُخْفِرُوْا ذِمَمَکُمْ وَذِمَّۃَ اَصْحَابِکُمْ اَہْوَنُ مِنْ اَنْ تُخْفِرُوْا ذِمَّۃَ اللہِ وَذِمَّۃَ رَسُوْلِہٖ وَاِذَا حَاصَرْتَ اَہْلَ حِصْنٍ فَاَرَادُوْکَ اَنْ تُنْزِلَہُمْ عَلٰی حُکْمِ اللہِ فَلَا تُنْزِلْہُمْ عَلٰی حُکْمِ اللہِ وَلٰکِنْ اَنْزِلْہُمْ عَلٰی حُکْمِکَ فَاِنَّکَ لَا تَدْرِیْ اَتُصِیْبُ حُکْمَ اللہِ فِیْہِمْ اَمْ لَا

مسلم مین بریدہ بن حصیب سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بسم اللہ لڑو خدا کی راہ مین اور مارو جو خدا کو نہ مانے لڑو تو غنیمت مین چوری نہ کیجیو اور قول نہ توڑیو
اور ناک کان کاٹیو اور لڑکو کو نہ ماریو اور جبکہ تو اپنی مشرک دشمن سے ملے تو اون سے تین چیز کی درخواست کر سو اونمین سے جس بات کو مانین تو اون سے قبول کر اور
اونکی قتال سے باز رہ ایک تو یہ کہ اون سے اسلام کی درخواست کر اگر وی مانین تو اون سے قبول کر اور اونکی قتال سے باز رہ پھر اون سے درخواست کر کہ اپنی وطن کو
چھوڑ کر مہاجرین کے مقام مین یعنی مدینے مین آ رہین اور اونسے خبر کر دی کہ اگر وی یہ کام کرینگی تو اونکو ملیگا جو مہاجرین کو ملتا ہی یعنی ثواب اور غنیمت اور اونپر وہ واجب
ہوگا جو مہاجرین پر واجب ہے یعنی جہاد سو اگر وی لوگ ایمان لا کر وطن چھوڑنا قبول نہ کرین تو اون سے خبر کر دی کہ وی جنگلی مسلمانونکی طرح ہونگے اونپر حکم خدا
جاری ہوگا جیسے مومنین پر جاری ہوتا ہی اور اونکو غنیمت اور صلح کی مال سے کچھ حصہ نہ ملیگا مگر اوسی صورت مین کہ مسلمانونکی ساتھ ہو کر جہاد کرین سو
اگر وی لوگ مسلمان ہونے سے بھی انکار کرین تو اونسے جزیہ مانگ سو اگر وی مانین تو اونسے قبول کر اور اونکی قتال سے باز رہ اور اگر وی جزیہ دینا بھی نہ قبول کرین تو خدا سے مدد
مانگ اور اونکو قتل کر اور جبکہ تو قلعہ والونکو گھیرے اور وے تجھسے چاہین کہ تو اونسے خدا کا اور اوسکی رسول کا عہد کری تو اونسے خدا اور خدا کی رسول کا عہد نکر ولیکن اونسے
اپنا قول اور اپنی ساتھی لشکر والونکا قول قرار کر اسواسطے کہ اگر تمسے اپنی اور اپنی ساتھیونکی عہد شکنی ہوجاوے تو خدا اور خدا کے رسول کی عہد شکنی سے گناہ مین کمتر
اور آسان تر ہی اور جبکہ تو کسی قلعے والونکو گھیرے سو وے تجھسے چاہین کہ تو اونکو خدا کے حکم پر اوتار لی تو اونکو خدا کے حکم پر اوتارو ولیکن تو اپنی حکم پر اوتار اسواسطے
کہ تو نہین جانتا کہ اونکی مقدمے مین تو خدا کی مرضی جان سکیگا یا نہین ف حضرت کا دستور تھا کہ جب لشکر کو کہین روانہ کرتی تو اونکی سردار سے یہ حدیث فرماتے اور جہاد
کی احکام تعلیم کرتے ہر چند یہ عہد شکنی ہر صورت سے درست نہین لیکن اپنی عہد شکنی کا گناہ خدا کی عہد شکنی سے کمتر ہی اسواسطے حضرت نے خدا کی طرف سے عہد کرنا منع کیا
اور صلح کرنا بھی اپنی مرضی پر رکھا اسواسطے کہ خدا کی مرضی نہین معلوم ہو سکتی ق اُمّ عَطِيَّةَ وَاسْمُهَا نُسَيْبَةُ بِنْتُ كَعْبٍ اِغْسِلْنَهَا ثَلٰثًا اَوْ خَمْسًا اَوْ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ 1869
اِنْ رَاَيْتُنَّ ذٰلِكَ وَاجْعَلْنَ فِي الْاٰخِرَةِ كَافُوْرًا اَوْ شَيْئًا مِنْ كَافُوْرٍ فَاِذَا فَرَغْتُنَّ فَاٰذِنَّنِيْ بخاری اور مسلم مین ام عطیہ رض سے جنکا نسیبہ بنت کعب نام ہے　غسل میت
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اسکو غسل دو تین بار یا پانچ بار یا اس سے بھی زیادہ اگر تم اسکو بہتر دیکھو اور اخیر غسل مین کافور ڈالو یا حضرت نے یون فرمایا کہ تھوڑا سا
کافور ڈالو پھر جب تم غسل دینی سے فراغت پاؤ تو مجکو خبر دو ف حضرت کی بیٹی کا انتقال ہوا تھا عورتین اونکو غسل دیتی تھین تب حضرت نے یہ حدیث
فرمائی معلوم ہوا کہ غسل تین بار پر موقوف نہین جہان تک کہ طہارت اور صفائی حاصل ہو غسل دینا درست ہے اور اخیر غسل مین کافور ڈالنا سنت ہے
ق ابن عباس اِغْسِلُوْهُ بِمَاءٍ وَّسِدْرٍ وَّكَفِّنُوْهُ فِيْ ثَوْبَيْنِ وَلَا تُحَنِّطُوْهُ وَلَا تُخَمِّرُوْا رَاْسَهٗ فَاِنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مُلَبِّيًا بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عباس 1870
رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ غسل دو اوسکو پانی اور بیری کی پتیون سے اور اوسکو دو کپڑون مین کفن دو اور اوسکی خوشبو نہ لگاؤ اور اوسکی سر کو نہ ڈھنکو
اسواسطے کہ خدا اوسکو قیامت مین اوٹھاویگا لبیک لبیک پکارتے ہوئی ف ایک مرد حضرت کے ساتھ حج مین تھا احرام باندھے مر گیا تب حضرت نے یہ حدیث　کفن محرم

فرمائی امام شافعی کے نزدیک محرم اگر مرجاوے تو اوسکی خوشبو لگانا اور اوسکا سر چھپانا درست نہیں اور یہی حدیث انکی دلیل ہے لیکن امام اعظم اور امام مالک کے نزدیک محرم اور غیر محرم سب برابر ہیں

۱۸۷۱ خ ابن عباس قال لثابت بن قيس بن شماس اقبل الحديقة وطلقها تطليقة بخاری میں ابن عباس رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قبول کر لے باغ کو اور اوسکو چھوڑ دے طلاق دیکر یہ حضرت نے ثابت بن قیس بن شماس سے فرمایا ف ثابت ابن قیس کی جورو نے کہا کہ یا حضرت میں ثابت کی بداخلاقی اور خوش خلقی کی بدگوئی نہیں کرتی لیکن میں اسلام میں خاوند کو تکلیف دینا برا جانتی ہوں یعنی میرا اور اوسکے موافقت نہیں ہو سکتی حضرت نے فرمایا کہ جو باغ اوسنے تیرے مہر میں دیا ہے اوسکو پھیر دیگی اوسنے کہا ہاں تب حضرت نے ثابت بن قیس سے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خلع درست ہے یعنی عورت سے طلاق دینے کو عوض میں مال لینا

۱۸۷۲ ص ابن عمر اقتلوا الحيات واقتلوا ذا الطفيتين والابتر فانهما يلتمسان البصر ويستسقطان الحبالى مسلم میں عبد اللہ بن عمر رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مار ڈالو سانپوں کو اور کتوں کو اور مار ڈالو دو لکیر والے سانپ کو اور دم بریدہ سانپ کو کہ یہ دونوں آنکھ پھوڑ ڈالتے ہیں اور حاملہ عورتوں کے پیٹ گرا دیتے ہیں ف یعنی ان دونوں سانپوں میں خاصیت ہے کہ جب انکی آنکھ آدمی کی آنکھ پر پڑے اور مقابل ہو تو آنکھ کی روشنی جاتی رہے اور حمل ساقط ہو جاوے تو ایسے موذی کو مارنا چاہیے

۱۸۷۳ ق ابن مسعود اقرأ علي القرآن قال قلت يا رسول الله اقرأ عليك وعليك انزل قال اني احب ان اسمعه من غيري فقرأت النساء حتى اذا بلغت فكيف اذا جئنا من كل امة بشهيد وجئنا بك على هؤلاء شهيدا رفعت رأسي او غمزني رجل الى جنبي فرفعت رأسي فرأيت دموعه تسيل بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن مسعود رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے مجھسے فرمایا کہ میرے آگے قرآن پڑھ میں نے کہا کہ یا رسول اللہ میں آپکے آگے قرآن پڑھوں اور حال آنکہ قرآن آپ پر اوترا ہے حضرت نے فرمایا کہ مجکو یہ بھلا معلوم ہوتا ہے کہ قرآن کو غیر آدمی سے سنوں تو میں نے سورہ نسا پڑھا یہاں تک کہ میں جب اس آیت پر پہنچا کہ کیا حال ہوگا اوس وقت جبکہ ہم ہر امت کے گواہ یعنی پیغمبر کو لاوینگے اور تجکو اس امت پر گواہ لاوینگے تو میں نے اپنا سر اوٹھایا یا یوں کہا کہ ایک مرد نے میرے پہلو میں ہاتھ لگایا تو میں نے سر اوٹھایا سو میں نے دیکھا کہ حضرت کے آنسو جاری ہیں ف حضرت اس آیت سے قیامت کی شدت یاد کرکے روئے اور فرط شفقت سے اپنی امت پر روئے کہ اونکے افعال کا میں کیا بیان کرونگا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ غیر سے قرآن سننا اور مطلب کو غور کرکے رونا مستحب ہے اور ثابت ہوا کہ اپنے پڑھنے سے غیر کے سننے میں تاثیر زیادہ ہوتی ہے

۱۸۷۴ م ابو امامة اقرؤا القرآن فانه يأتي يوم القيمة شفيعا لاصحابه اقرؤا الزهراوين البقرة وسورة آل عمران فانهما يأتيان يوم القيمة كانهما غمامتان او غيايتان او كانهما فرقان من طير صواف تحاجان عن اصحابهما اقرؤا سورة البقرة فان اخذها بركة وتركها حسرة ولا يستطيعها البطلة مسلم میں ابو امامہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ پڑھو قرآن کہ بخشواویگا اپنے پڑھنے والوں کو قیامت کے دن پڑھو نورانی دو سورتوں کو یعنی سورہ بقرہ اور سورہ آل عمران کو کہ دونوں سورتیں قیامت میں آوینگی جیسے دو ابر یا جیسے دو سائبان یا جیسے دو قطاریں صف بستہ چڑیوں کی عذاب کو ہٹاوینگی اپنے پڑھنے والوں سے پڑھا کرو سورہ بقرہ کو ہمیشہ کہ اوسکا لینا برکت ہے اور اوسکا چھوڑنا پچھتانا ہے

۱۸۷۵ اور اوسپر قائم نہین چلتا جادوگرونکا یعنی اسکی برکت سے جادو نہین اثر کرتا ق جُندُبُ بنُ عبدِاللّٰه اِقرَءُوا القُرآنَ مَا ائتَلَفَت قُلُوبُكُم فَاِذَا اختَلَفتُم فَقُومُوا عَنهُ
بخاری اور مسلم مین جندب بن عبداللہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ پڑہو قرآن کو جب تک تمہارے دل زبان سے موافقت کرین اور جب تمہارے دل اور زبان
مین اختلاف پڑے تو اوس سے اوٹھ کھڑے ہو ف یعنی قرارت قرآن حضور دل سے چاہیے اور جب دل پریشان ہوا تو صرف زبان سے پڑہنا بے لطف ہے بلکہ
۱۸۷۶ عجب نہین کہ کثرت خیالات سے کچھ کا کچھ پڑہ جاوے م اَبُوهُرَيرَةَ اَقِيمُوا الصَّفَّ فِي الصَّلٰوةِ فَاِنَّ اِقَامَةَ الصَّفِّ مِن حُسنِ الصَّلٰوةِ مسلم مین ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ
صف — حضرت نے فرمایا کہ سیدہا کرو صف کو نماز مین اسواسطے کہ سیدہا کرنا صف کا نماز کی خوبصورتی ہے ف راستی صف کی یہ کہ برابر لوگ کھڑے ہون اور درمیان
۱۸۷۷ مین فرق نہو خ حُذَيفَةُ اُكتُبُوا لِي مَن يَّلفِظُ بِالاِسلَامِ وَيُروٰى اَحصُوا لِي كَم يَلفِظُ الاِسلَامَ فَكَانُوا خَمسَ مِائَةٍ وَيُروٰى مَا بَينَ سِتِّ مِائَةٍ اِلَى السَّبعِ مِائَةٍ وَيُروٰى اَلفًا وَخَمسَ مِائَةٍ
شمار — بخاری مین حذیفہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ لکھ لاؤ میرے واسطے اونکو جو اسلام کا کلمہ پڑہتے ہون اور دوسری روایت یون ہے کہ شمار کرو کتنے لوگ اسلام کا
۱۸۷۸ کلمہ کہتے ہین تو پانچ سو تھے اور ایک روایت یون ہے کہ چھ سو اور سات سو کے اندر تھے اور ایک روایت یون ہے کہ ڈیڑہ ہزار تھے ق اَنَسٌ اِلتَمِس لَنَا غُلَامًا مِن غِلمَانِكُم
لڑکا — يَخدُمُنِي قَالَهُ لِاَبِي طَلحَةَ بخاری اور مسلم مین انس رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا تلاش کر لا ایک لڑکے کو اپنے لڑکون مین سے تا کہ میری خدمت کیا کرے
۱۸۷۹ یہ حضرت نے ابوطلحہ سے فرمایا ف مکہ سے مدینے مین آکر یا خیبر کے جانے کے وقت یہ حدیث فرمائی ق ابنُ عَبَّاسٍ اَلحِقُوا الفَرَائِضَ بِاَهلِهَا فَمَا بَقِيَ فَهُوَ لِاَولٰى
علم — رَجُلٍ ذَكَرٍ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عباس رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ملاؤ فرائض کو فرائض والون سے پھر جو مال باقی رہے سو
قریب تر رشتہ دار مرد کا ہے ف فرائض مقرری حصے اونکو کہتے ہین جو قرآن مین مفصل مذکور ہین جیسے آدہا حصہ لڑکی کا اور چھٹا حصہ ماں کا اور آٹھوان حصہ
جورو کا سو فرمایا کہ میت کے مال سے اول فرائض والون کو دیجے اور اونکو دیکر اگر کچھ مال باقی رہے اوسکو عصبہ پاویگا چنانچہ اسکی تفصیل علم فرائض مین
۱۸۸۰ موجود ہے خ مَيمُونَةُ اَلقُوهَا وَمَا حَولَهَا وَكُلُوا سَمنَكُم بخاری مین حضرت میمونہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ڈالکے پھینک دو چوہے کو
اور اوسکے پاس کے گھی کو اور اپنی باقی گھی کو کھاؤ ف چوہا گھی مین گر پڑا اور مر گیا حضرت سے مسئلہ پوچھا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یا اوس صورت مین ہے
۱۸۸۱ کہ گھی جما ہوا اور اگر گھی پتلا اور پگھلا ہو تو تمام گھی ناپاک ہو گیا ق كَعبُ بنُ مَالِكٍ اَمسِك عَلَيكَ بَعضَ مَالِكَ فَهُوَ خَيرٌ لَّكَ قَالَهُ لَهُ بخاری اور مسلم
مین کعب بن مالک رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ رکھ لے اپنے تھوڑے مال کو یہ تیرے حق مین بہتر ہے یہ حضرت نے کعب سے فرمایا ف کعب رض تبوک مین جنگ
حضرت کے ساتھ نگئے تھے خدا اور رسول کا اونپر بچاس روز نہایت عتاب رہا جب اونکی توبہ قبول ہوئی تو خوشی کے مارے اونھون نے چاہا کہ اپنا تمام مال
۱۸۸۲ خیرات کرین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی خ اَنَسٌ اَمِيطِي عَنَّا قِرَامَكِ فَاِنَّهُ لَا تَزَالُ تَصَاوِيرُهُ تَعرِضُ فِي صَلٰوتِي بخاری مین انس رض سے روایت ہے کہ حضرت نے
نقش — فرمایا کہ دور کر اپنے نقش دار پردے کو ہمارے آگے سے اسواسطے کہ اوسکی تصویرین ہمیشہ میرے سامنے آیا کرتی ہین نماز مین ف حضرت عایشہ رض نے رنگین پردہ

۱۸۸۳ جسمین تصویرین تھین گھر مین لٹکایا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی ع ابن عباس انحرھا ثم اصبغ نعلیھا فی دمھا ثم اجعلہ علی صفحتھا ولا تاکل منہا
انت ولا احد من اھل رفقتک یعنی ما ابدع من البدن مسلم مین عبد اللہ بن عباس رض سے روایت ہے کہ جو قربانی کا اونٹ راہ مین
تھک جاوے اور بیت اللہ تک نہ جاسکے اوسکے حق مین حضرت نے فرمایا کہ اوسکو ذبح کر پھر اوسکے خون مین جوتیون کو رنگ پھر اوسکو اوسکے کوہان پر
رکھدے اور تو اوسکا گوشت مت کھا اور نہ کوئی تیرے ساتھیون سے کھاوے ف حضرت جب حج کو چلے سولہ اونٹ قربانی کے ایک شخص کو حوالے کیکر
ہانکے چلا اوسنے کہا کہ یا حضرت اگر کوئی اونٹ راہ مین ماندہ ہوجاوے اور نچل سکے تو مین کیا کرون تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یہ تدبیر حضرت نے اسواسطے
۱۸۸۴ بتلائی کہ مالدار لوگ اوسکو قربانی جانکے نکھاوین اور محتاج لوگ کھاوین ع جابر انزعوا بنی عبد المطلب فلولا ان یغلبکم الناس علی سقایتکم لنزعت
معکم مسلم مین جابر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ پانی کھینچو اے عبد المطلب کی اولاد سو اگر مجکو یہ خوف نہوتا کہ لوگ تمھاری آبکشی پر غلبہ اور ہجوم
۱۸۸۵ کرینگے تو مین بھی تمھارے ساتھ پانی نکالتا ف یہ حضرت نے زمزم کی سبیل پر حضرت عباس رض سے فرمایا خ انس انصر اخاک ظالما او مظلوما فقال
رجل یا رسول اللہ انصرہ اذا کان مظلوما افرأیت ان کان ظالما کیف انصرہ قال تحجزہ او تمنعہ من الظلم فان ذلک نصرہ بخاری مین انس رض سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مدد کر اپنے بھائی مسلمان کی ظالم ہو یا مظلوم تو ایک مرد نے کہا یا رسول اللہ اوسکی مدد کرونگا جبکہ وہ مظلوم ہوگا بھلا یہ تو بتلایے
۱۸۸۶ کہ اگر وہ ظالم ہو تو کیونکر اوسکی مدد کرون حضرت نے فرمایا کہ اوسکو ظلم سے روک یہی اوسکی مددگاری ہے ع حذیفۃ انصرفا نفی لھم بعھدھم
ونستعین اللہ علیھم قالہ لہ ولابیہ مسلم مین حذیفہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تم دونون پلٹ جاو ہم اون کافرون سے قول کو پورا
کرینگے اور اونپر فتح پانیکی خدا سے مدد مانگینگے یہ حضرت نے حذیفہ اور اونکے باپ سے فرمایا ف حذیفہ رض سے روایت ہے کہ کفار قریش اور حضرت سے دس
برس کی صلح ہوئی تھی اوسی مدت مین مین اور میرا باپ مکے سے مدینے کو چلا کافرون نے ہمکو پکڑا اور پوچھا کہ تم کہان جاتے ہو ہمنے کہا کہ ہم مدینے جاتے ہین
کافرون نے کہا کہ تم ہماری صلح کو توڑا چاہتے ہو تم ہمسے خدا کا قول کرو کہ ہم مدینے جا کر پلٹ آوینگے اور پیغمبر کے ساتھ ہو کر نہ لڑینگے ہمنے اون سے اسی طرح
۱۸۸۷ عہد کیا اور حضرت سے اسکی خبر کی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ قول پورا کرنا ضرور ہے اگرچہ کافرون سے کیا ہو ق ابوھریرۃ انظروا
الی من ھو اسفل منکم ولا تنظروا الی من ھو فوقکم فانہ اجدر ان لا تزدروا نعمۃ اللہ علیکم بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نظر کیا کرو
اونکو جو تمسے کمتر ہین اور نہ دیکھا کرو اونکو جو تم سے اونچے ہین اسواسطے کہ یہ تمھارے حق مین بہتر ہے کہ نہ حقیر جانوگے خدا کی نعمت کو جو
تمپر ہے ف یعنی جو لوگ تمسے مال اور صورت اور تندرستی اور ریاست مین کمتر ہون اونکو خیال کیا کرو تاکہ خدا کا شکر تمھارے دل سے
۱۸۸۸ نکلے اور جو لوگ دنیا مین تمسے افضل ہون اونکو نہ دیکھا کرو تو تمھین ناشکری زبان سے نکلیگی اور ناحق رنج ہوگا ق سھل بن سعد انفذ علی رسلک

حتی تنزل بساحتہم ثم ادعہم الی الاسلام واخبرہم بما یجب علیہم من حق اللہ فیہ ﴿خ م﴾ بخاری اور مسلم مین سہل بن سعد رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ چلا جا نرمی
طور پر یہان تک کہ جب اونکے ڈانڈے پر پہونچے پھر اونسے اسلام درخواست کر اور بتلا اونکو جو اونپر خدا کا حق واجب ہے دین اسلام مین یعنی کلمہ اور شریعت

۱۸۸۹ کو احکام ف جب حضرت نے علی مرتضی کو فتح خیبر کے واسطے بھیجا تب حدیث فرمائی ق عمر اوف بنذرک قالہ لہ حین قال یا رسول اللہ انی کنت
نذرت فی الجاہلیۃ ان اعتکف لیلۃ وفی روایۃ فی المسجد الحرام بخاری اور مسلم مین عمر فاروق رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اپنی نذر کو پورا کر یہ حضرت نے عمر فاروق
رضہ سے فرمایا جبکہ اونھون نے کہا کہ یا رسول اللہ مین نے کفر مین نذر مانی تھی کہ مین ایک رات اعتکاف کرونگا اور دوسری روایت یون ہے کہ مسجد الحرام یعنی
بیت اللہ مین اعتکاف کرونگا ف معلوم ہوا کہ حالت کفر کی نذر کو ادا کرنا واجب ہے بشرطیکہ خلاف شرع نہو

۱۸۹۰ ق انس اولم ولو بشاۃ بخاری اور
مسلم مین انس رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ شادی کا کھانا کر اگرچہ ایک ہی بکری کا سہی ف عبد الرحمن بن عوف رضہ کے زردی لگی تھی حضرت نے پوچھا کہ یہ کیا ہے
اونھون نے کہا کہ مین نے نکاح کیا ہے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اگر میسر نہو تو ایک ہی بکری مین ولیمہ ہو سکتا ہے

۱۸۹۱ م عائشۃ اہجوا قریشا فانہ اشد
علیہا من رشق النبل مسلم مین حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کفار قریش کی ہجو کرو اسواسطے کہ قریش پر ہجو تیر مارنے سے بھی سخت تر ہے ف یہ حضرت نے
شاعر اصحاب سے فرمایا جیسے حسان اور عبد اللہ بن رواحہ

۱۸۹۲ ق البراء بن عازب اہجہم او ہاجہم وجبریل معک قالہ لحسان بن ثابت بخاری اور مسلم
مین براء بن عازب رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہجو کر کفار قریش کی اور جبریل تیرے ساتھ ہے یعنی اونکی طرف سے مضمون کا فیضان ہوگا یہ حضرت نے حسان بن
ثابت سے فرمایا

۱۸۹۳ م ابن عمر بادروا الصبح بالوتر مسلم مین عبد اللہ بن عمر رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ صبح سے آگے وتر پڑھ لیا کرو ف یعنی صبح صادق
سے پہلے اور جب صبح نمود ہولی تو وتر کا وقت نرہا لیکن قضا پڑھنا درست ہے

۱۸۹۴ م ابو ہریرۃ بادروا بالاعمال فتنا کقطع اللیل المظلم یصبح الرجل مؤمنا و
یمسی کافرا ویمسی مؤمنا ویصبح کافرا یبیع دینہ بعرض من الدنیا مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نیک اعمال کو
شتابی کرو فسادون سے پہلے ایسے فساد ہونگے جیسے اندھیری رات کی اخیر تاریکی یعنی اوسوقت زمانہ ہوجاویگا حق باطل کی تمیز نرہیگی صبح کیوقت
مرد مسلمان ہوگا اور شام کو کافر ہوجاویگا اور شام کو مومن رہیگا اور صبح کیوقت کافر ہوجاویگا اپنے دین کو بیچیگا دنیا کے مال سے ف اس حدیث
مین اون فسادونکی خبر ہے جو یزید اور سلطنت مروانیہ مین واقع ہوے اس حدیث مین ارشاد ہے کہ فرصت کو آدمی غنیمت جانے اور پریشانی سے پہلے
نیک عمل ہوسکین سو کر لیوے

۱۸۹۵ ہ ابو ہریرۃ بادروا بالاعمال ستا الدجال والدخان ودابۃ الارض وطلوع الشمس من مغربہا وامر العامۃ وخویصۃ احدکم
مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جلدی کرو نیک عمل کو چھ چیزون سے پہلے ایک دجال کے دوسرے دھوان کے تیسرے زمین کا جانور جو نکلیگا چوتھے
آفتاب کا پچھم سے نکلنا پانچوین قیامت جو سارے عالم کو گھیر لیگی چھٹے اپنی موت جو اپنی ذات کو خاص ہے ف یعنی آثار قیامت اور اپنی موت سے

۱۸۹۶	پہلے جو کرتا ہو سو کرلو قیامت سے پہلے سارے عالم میں ہر ان ظاہر ہوگا اور زمین سے ایک عجیب شکل کا جانور نکلیگا م ابوذرؓ بشر الکانزین بکی فی ظہورہم یخرج من جنوبہم وبکی من قبل اقفائہم یخرج من جباہہم ق ویروی بشر الکانزین برضف یحمی علیہ فی نار جہنم فیوضع علی حلمۃ ثدی احدہم حتی یخرج من نغض کتفیہ ویوضع علی نغض کتفیہ حتی یخرج من حلمۃ ثدییہ یتزلزل مسلم میں ابوذرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بشارت دے مال جمع کر رکھنے والوں کو داغنے کی انکی پیٹھوں میں داغا جاویگا پسلیوں سے نکلیگا اور انکی گدیوں کی طرف سے داغا جاویگا منہ کے سامنے سے نکلیگا بخاری اور مسلم میں دوسری روایت یوں ہے کہ بشارت دے مال جمع کر رکھنے والوں کو گرم پتھر کی جو دوزخ کی آگ میں خوب گرم کیا جاویگا پھر مالدار کی چھاتی کی نوک پر رکھا جاویگا یہاں تک کہ مونڈھے کی اوپر والی ہڈی سے نکل جاویگا اور مالدار کے مونڈھے کی اوپر والی ہڈی پر رکھا جاویگا یہاں تک کہ اسکی دونوں چھاتیوں کی نوک سے نکل جاویگا اور پتھر تھرتھراویگا ف یہ عذاب الدار بخیل کو ہے
۱۸۹۷	جنہوں نے وارث ہوگا خ عبداللہ بن عمروؓ بلغوا عنی ولو آیۃ وحدثوا عن بنی اسرائیل ولا حرج بخاری میں عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ پہنچاؤ لوگوں کو میری طرف سے اگرچہ ایک ہی آیت ہو اور بنی اسرائیل سے باتیں سنکر نقل کرو اس میں کچھ مضائقہ نہیں ف یعنی لوگوں کو شریعت محمدی سکھلانا واجب ہے اگر کچھ نہ یاد ہو تو ایک قرآن کی آیت ہی تعلیم کرے ابتدا اسلام میں بنی اسرائیل کی کتابوں کے دیکھنے سے حضرت نے منع کیا تھا اسواسطے کہ انکی روایات پر اعتماد نہیں مبادا نو مسلموں کے اعتقاد بگڑ جاویں پھر جب لوگوں میں اسلام کا عقیدہ مضبوط ہو گیا اور دین حق پر یقین کامل حاصل ہو چکا تو بنی اسرائیل کی روایات نقل کرنیکی اجازت دی گویا حق بات کی اور تائید ہوئی لیکن یہ بات ضرور ہے کہ جو روایات بنی اسرائیل کے عقائد اسلام کے مخالف ہوں انکو خرافات جاننا چاہیے
۱۸۹۸	م ابن عمرؓ تحروا لیلۃ القدر فی السبع الاواخر مسلم میں عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا تلاش کرو شب قدر کو پچھلی سات راتوں میں ف یعنی رمضان عشرہ اخیر میں
۱۸۹۹	م عائشۃؓ تحروا لیلۃ القدر فی العشر الاواخر من رمضان مسلم میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تلاش کرو شب قدر کو رمضان کی پچھلی دس راتوں میں ف یعنی طاق راتوں میں
۱۹۰۰	م ابن عمرؓ تحینوا لیلۃ القدر فی العشر الاواخر او قال فی السبع الاواخر مسلم میں عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ طلب کرو شب قدر کو پچھلی دس راتوں میں یا یوں فرمایا کہ پچھلی سات راتوں میں
۱۹۰۱	ق ابن مسعودؓ تسحروا فان فی السحور برکۃ بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ سحری کھایا کرو اسواسطے کہ سحر کھانے میں برکت ہے یعنی ثواب اور قوت صوم
۱۹۰۲	ق حارثۃ بن وہب الخزاعی تصدقوا فیوشک الرجل یمشی بصدقتہ فیقول الذی اعطیہا لو جئتنا بہا بالامس قبلتہا فاما الآن فلا حاجۃ لی بہا فلا یجد من یقبلہا بخاری اور مسلم میں حارثہ بن وہبؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ صدقہ دو اور خیرات کرو قریب ہے

کہ مرد اپنا صدقہ لیجاویگا تو فقیر کہیگا کہ اگر تو اوسکو کل لاتا تو مین اسکو قبول کرتا اور اب تو مجکو اوسکی حاجت نہین تو نہ دیگا کسیکو جو صدقہ قبول کرے **ف**
امام مہدی کیوقت مین مال کی کثرت ہوگی سب لوگ مالدار ہوجاوینگے کوئی محتاج نہ ملیگا جو صدقہ لیوے سو فرمایا کہ اسوقت کو غنیمت جانو جو دینا ہو سو محتاجونکو دو

١٩٠٣ **ق** ابو موسیٰ تعاھدوا ھذا القرآن فوالذی نفس محمد بیدہ لھو اشد تفلتا من الابل فی عقلھا بخاری اور مسلم مین ابو موسیٰ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمیشہ پڑہا کرو اس قرآن کو سو قسم ہے اوسکی جسکے قابو مین محمد کی جان ہے کہ البتہ قرآن زیادہ چھوٹ بھاگنے والا ہے اون اونٹون سے جو اپنی رسیون مین بندھے نہین **ف** اونٹ جہان اپنی رسی سے چھوٹا بھاگا اسی طرح جب حافظ قرآن نے دور چھوڑا بھولا اسواسطے حضرت نے تاکید فرمائی کہ ہمیشہ دور چلا جاوے تاکہ قابو مین نبا رہے

١٩٠٤ **ق** ابو ھریرۃ تعوذوا باللہ من جھد البلاء ودرک الشقاء وسوء القضاء وشماتۃ الاعداء بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا کی پناہ مانگو بلا کی مشقت سے اور بدبختی کی ملنی سے اور تقدیر کی برائی سے اور دشمنون کی خوشنودی سے **ف** بلا کی مشقت یہ کہ مال تھوڑا ہو اور اولاد بہت ہو

١٩٠٥ **ق** ابو موسیٰ توبوا الی اللہ فانی اتوب الی اللہ فی الیوم مائۃ مرۃ مسلم مین ابو موسیٰ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ توبہ کیا کرو خدا کی جناب مین اسواسطے کہ مین خدا کی جناب مین توبہ کرتا ہون ہر روز سو بار **ف** یعنی جب پیغمبر معصوم ہر روز سو بار توبہ کرین تو اورونکو زیادہ تر توبہ کرنا لازم ہے

١٩٠٦ **ق** ابن عمر توضا واغسل ذکرک ثم نم بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ وضو کر اور اپنی آلت کو دہو ڈال پھر سو رہا کر **ف** عمر فاروق رض نے کہا کہ رات کو غسل کی حاجت ہو تو کیا کرے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اگر اوسوقت غسل نہو سکے تو نجاست کو دہو کر وضو کر کے سو رہے تاکہ روح کو صفائی حاصل ہوجاوے

١٩٠٧ **ھ** ابو ھریرۃ وعائشۃ توضؤا مما مست النار مسلم مین ابو ہریرہ اور حضرت عائشہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ وضو کرو آگ کی پکی چیز سے **ف** یہ حدیث منسوخ ہے اول یہی حکم تھا اب اسپر حکم نہین اسواسطے کہ عبد اللہ بن عباس رض سے روایت ہے کہ حضرت نے بکری کا پختہ گوشت کھایا اور پہلے وضو سے نماز پڑہی بعد کھانے کے وضو نہ کیا

١٩٠٨ **م** ابو ھریرۃ جزوا الشوارب واعفوا اللحی مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خوب کترا دو مونچھونکو اور رکھو داڑھیونکو **ف** مونچھ کترانا اور داڑہی رکھنا واجب ہے اور مونچھ نہ کترانا اور داڑہی مونڈانا یا نہایت کترانا کبیرہ گناہ ہے مسلمانونکو خدا توفیق اور غیرت دے

١٩٠٩ **خ** ابن عباس حجی عنھا ارایت لو کان علی امک دین اکنت قاضیۃ قالت نعم قال اقضوا اللہ فاللہ احق بالقضاء بخاری مین عبد اللہ بن عباس رض سے روایت ہے کہ حضرت نے ایک عورت سے فرمایا کہ حج کر اپنی ماں کی طرف سے بھلا بتلا تو کہ اگر تیری ماں پر قرض ہوتا تو تو ادا کرتی اوسنے کہا ہان حضرت نے فرمایا کہ خدا کا قرض ادا کرو اسواسطے کہ خدا کا قرض زیادہ تر ادا کرنیکے لائق ہے **ف** ایک عورت نے کہا کہ یا حضرت میری ماں نے حج کی نذر مانی تھی سو وہ بدون حج کیے مرگئی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی **ف** امام اعظم رح کے نزدیک اگر میت کا مال ہو اور اوسنے حج کی وصیت کی ہو تو وارث پر حج کرانا اوسکی طرف سے واجب ہے اور اگر مال نہو یا میت نے

۱۹۱۰ وصیت نکی ہو تو مستحب ہے ق عائشۃ حجی واشترطی وقولی اللھم محلی حیث حبستنی قال لضباعۃ بنت الزبیر لما ارادت
ان الحج وکانت وجعۃ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ حج کر اور شرط کر لے اور یون کہہ کہ الٰہی جہان تو مجھکو روک دیویگا یعنی جہان بیماری
غالب ہو جاویگی وہین مین احرام اوتار دونگی یہ حضرت نے ضباعہ زبیر کی بیٹی سے فرمایا جب کہ اونہون حج کرنیکا ارادہ کیا اور وہ بیمار تھی ف جب احرام
۱۹۱۱ باندھ کر حج کو جاوے اور راہ مین بیمار ہو جاوے یا دشمن کے خوف سے نجا سکے تو احرام اوتارے اور دوسرے سال حج کو قضا کرے ق عائشۃ حولی ھذا فانی کلما دخلت
فرأیتہ ذکرت الدنیا یعنی سترا کان فیہ تمثال طائر قالہ لہا مسلم مین حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ یہ پردہ اوتار
ڈال اسواسطے کہ جب مین اندر آتا ہون اور اوسکو دیکھتا ہون تو دنیا یاد پڑتی ہے مراد وہ پردہ ہے جس مین چڑیون کی تصویرین تھین یہ حضرت نے حضرت
۱۹۱۲ عائشہ رضہ سے فرمایا ف یہ پردہ اوس وقت مین تھا جب تصویر رکھنا حرام نتھا ق عبد اللہ بن عمرو خذوا القرآن من اربعۃ من عبد اللہ وسالم ومعاذ وابی
بن کعب سالم ھو مولی ابی حذیفۃ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمرو رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تو قرآن کو یعنی چار شخصون سے سیکھو عبد اللہ
بن مسعود رضہ سے اور سالم رضہ اور معاذ رضہ اور ابی بن کعب رضہ سے سالم وے ہے جو ابو حذیفہ کے آزاد غلام اور متبنی تھے ف حضرت کے وقت مین یہ چارون صحابی
۱۹۱۳ قرآن کے بڑے واقف تھے اسواسطے حضرت نے اونکی اوستادی سند کر دی تاکہ لوگ اون سے سیکھین ق عبادۃ بن الصامت خذوا عنی خذوا عنی
فقد جعل اللہ لھن سبیلا البکر بالبکر جلد مائۃ ونفی سنۃ والثیب بالثیب جلد مائۃ والرجم مسلم مین عبادہ بن صامت رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ سیکھو مجھسے
سیکھو مجھسے مقرر خدا نے اون عورتونکی راہ کر دی کواری کو کوارے کے ساتھ سو کوڑے اور برس بھر شہر بدر کرنا اور نکاح والی کو نکاح والے کے ساتھ
سو کوڑے اور سنگساری ف قرآن مین اول یہ حکم تھا کہ بدکار عورتون کو قید کر رکھیں تاکہ مر جاوین یا اونکے مقدمے مین خدا کچھ راہ نکالے پھر خدا نے
یہ راہ نکالی جو حضرت نے فرمائی امام شافعی رح کا اور امام احمد رح کے مذہب مین یہی ہے کہ اگر کوارا مرد یا کواری عورت حرام کاری کرے تو اوسکی حد یہ ہے کہ
کوڑے بھی مارے اور شہر بدر بھی کیجیے اور امام اعظم رح کے نزدیک کواری کی حد صرف سو کوڑے اور نکاح والی کی حد صرف سنگساری ہے کوڑون کے ساتھ
شہر بدر کرنا اور سنگساری کے ساتھ کوڑے مارنا درست نہین جمع کرنا دو سزاون کا اونکے نزدیک حدیث منسوخ ہے اسواسطے کہ حضرت نے کئی شخصون کو
۱۹۱۴ سنگسار کیا اور حال آنکہ اونکو کوڑے نہین مارے ق عمران بن حصین خذوا ما علیہا ودعوھا فانھا ملعونۃ مسلم مین عمران بن حصین رضہ سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ اوتار لو جو کہ اوس اونٹنی پر ہو اور اوسکو چھوڑ دو اسواسطے کہ وہ لعنتی ہے ف حضرت سفر مین تھے لعنت کی لفظ سنی پوچھا
کہ یہ کیا ہے لوگون نے کہا کہ فلانی عورت نے اپنی اونٹنی کو لعنتی کہا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی جب وہ لعنتی ٹھہری تو اوسپر چڑھنا کیا
ضرور اوس پر سے اوسکا اسباب اوتار لو اور اوسکو چھوڑ دو اس کلام سے حضرت نے اوس عورت کو جھڑکی دی تاکہ دوسری بار پھر ایسی حرکت نکرے معلوم ہوا کہ جانور پر

رضی
سزا
زبر

لعنت کرنا درست نہین ۱۹۱۵ عن ابی سعیدٍ خُذُوا مَا وَجَدْتُم وَلَیْسَ لَکُمْ اِلَّا ذَالِکَ یعنی مَا تَصَدَّقَ بِہٖ علی صَاحِبِ ثِمَارٍ اِبْتَاعَھَا فَلَمْ یَبْلُغْ ذَالِکَ وَفَاءَ دَیْنِہٖ قَالَہٗ لِغُرَمَائِہٖ
مسلم مین ابو سعید رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ لیلو جو پایا اور سوائے اسکے تمکو نہ ملیگا ف ایک شخص نے اپنے باغ کے پھل لوگونکے ہاتھ بیچے اور قیمت لی پھر
پھلون پر کوئی آفت پڑی کہ نکمے ہو گئے مول لینے والون نے اپنے مال کا دعوی کیا حضرت نے اصحاب سے کہا کہ اسکو خیرات دو کہ اپنا قرض ادا کرے پھر اصحاب نے خیرات
دی لیکن اتنی خیرات نتھی جس سے تمام قرض ادا ہوتا تب حضرت نے قرض خواہون سے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حاکم کو درست ہے کہ محتاج قرضدار کی
طرف سے کچھ قرض دلوا کے باقی قرض کو معاف کرادیوے ۱۹۱۶ عن عائشۃ خُذُوا مِنَ الْاَعْمَالِ مَا تُطِیْقُوْنَ فَاِنَّ اللّٰہَ لَا یَمَلُّ حَتّٰی تَمَلُّوْا بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رضی سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نیک عمل اوتنے کرو جتنے تم سے ہوسکین اسواسطے کہ خدا ثواب دینے سے نہین اوداس ہوتا جبتک تم عمل کرنے سے نہ اوداس ہو ف یعنی عبادت
وہی بہتر جو ہمیشہ ہوسکے جس سے دل نہ اوداس ہو ۱۹۱۷ عن زید بن خالد خُذْھَا فَاِنَّمَا ھِیَ لَکَ اَوْ لِاَخِیْکَ اَوْ لِلذِّئْبِ یعنی ضَالَّۃَ الْغَنَمِ بخاری اور مسلم مین زید بن
خالد رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے بھولی بھٹکی بکری کے حق مین فرمایا کہ لے اسکو سو وہ تیرے واسطے ہے یا کسی اور تیرے بھائی کیواسطے ہے یا بھیڑئے کیواسطے ہے ف
یعنی اگر تو اوسکو نہ پکڑ لیگا تو اور کوئی آدمی لیویگا اور اگر کوئی نہ لیویگا تو بھیڑیا کھا جاویگا ۱۹۱۸ عن جابرٍ خُذْ یَا جَابِرُ فَصُبَّ عَلَیَّ وَقُلْ بِسْمِ اللّٰہِ یعنی مَاءً کَانَ
فِی الْاِنَاءِ لِلْاَنْصَارِیِّ بخاری اور مسلم مین جابر رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ لے اے جابر اور پانی ڈال مجھپر اور بسم اللہ کہہ مراد وہ پانی ہے جو انصاری
کی چھوٹی مشک مین تھا ۱۹۱۹ عن عائشۃ خُذِیْ فِرْصَۃً مِّنْ مِّسْکٍ اَوْ مُمَسَّکَۃً فَتَطَہَّرِیْ بِھَا بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رضی سے روایت ہے کہ
حضرت نے فرمایا کہ لے ٹکڑا کپڑے کا مشک سے آلودہ پھر اوس سے پاکی حاصل کر ف ایک عورت نے پوچھا کہ یا حضرت مین حیض کے بعد کس طرح طہارت کیا کرون
حضرت نے فرمایا کہ غسل کے بعد لتے مین مشک لگا کر رکھ لیا کر یعنی تاکہ خون کی بدبو دفع ہو ۱۹۲۰ عن عائشۃ خُذِیْ مِنْ مَّالِہٖ بِالْمَعْرُوْفِ مَا یَکْفِیْکِ وَیَکْفِیْ وُلْدَکِ
وَیُرْوٰی خُذِیْ مَا یَکْفِیْکِ وَوَلَدَکِ بِالْمَعْرُوْفِ قَالَہٗ لِھِنْدٍ بِنْتِ عُتْبَۃَ امْرَاَۃِ اَبِیْ سُفْیَانَ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رضی سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا لیلیا کر خاوند کے مال سے دستور کے موافق جتنا تجکو اور تیری اولاد کو کفایت کرے یہ حضرت نے ہندہ عتبہ کی بیٹی سفیان کی
جورو سے کہا ف ہندہ نے کہا کہ یا حضرت سفیان مرد بخیل ہے اتنا خرچ نہین دیتا جو مجکو اور میری اولاد کو کفایت کرے مگر یہ ہوسکتا ہے کہ اوسکی
نادانستگی مین بقدر حاجت لیلیون یعنی اسطرح لینا درست ہے یا نہین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ عورت خاوند کے مال سے اگر بقدر حاجت ضروری کے
بدون اوسکی اجازت لیوے تو درست ہے اسواسطے کہ اوسکا حق خاوند پر فرض ہے ۱۹۲۱ عن ابن عباسٍ دَعُوْنِیْ فَالَّذِیْ اَنَا فِیْہِ خَیْرٌ وَاُوْصِیْکُمْ بِثَلَاثٍ اَخْرِجُوا الْمُشْرِکِیْنَ مِنْ جَزِیْرَۃِ
الْعَرَبِ وَاَجِیْزُوا الْوَفْدَ بِنَحْوِ مَا کُنْتُ اُجِیْزُھُمْ قَالَ وَسَکَتَ عَنِ الثَّالِثَۃِ اَوْ قَالَھَا فَاُنْسِیْتُھَا ھٰذَا مِنْ قَوْلِ سُلَیْمَانَ بْنِ اَبِیْ مُسْلِمٍ
بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عباس رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ چھوڑو مجکو جسمین کہ مین ہون بہتر ہے اور مین تمکو تین چیز کی وصیت کرتا ہون کہ

نکال دیجیو مشرکین کو عرب کے ٹاپو سے اور انعام دیا کرنا ایلچیونکو جسطرح مین انکو انعام دیتا تھا راوی نے کہا کہ تیسری چیز سے حضرت نے سکوت کیا یا کہ اوسکو

١٩٢٢ فرمایا مگر مین بھول گیا یہ قول ہے سلیمان بن ابی مسلم کا جو اس حدیث کا راوی ہے ف اسکا پورا قصہ حدیث قرطاس مین اسی باب مین ہوچکا خ اَبُو هُرَيْرَةَ

دَعُوْنِيْ مَا تَرَكْتُكُمْ اِنَّمَا اَهْلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ سُؤَالُهُمْ وَاخْتِلَافُهُمْ عَلٰى اَنْبِيَائِهِمْ فَاِذَا نَهَيْتُكُمْ عَنْ شَيْءٍ فَاجْتَنِبُوْهُ وَاِذَا اَمَرْتُكُمْ بِاَمْرٍ فَاْتُوْا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ

بخاری مین ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مجھسے سوال کرنا چھوڑو جب تک تمکو چھوڑدون اور نہ بتلاؤن مینے اگلی امتون کو تو اونکے سوال اور

اختلاف ہی نے غارت کیا کہ اپنے پیغمبرون پر اختلاف کرتے تھے سو جبکہ مین تمکو کسی چیز سے منع کرون تم اوس سے بچا کرو اور جبکہ مین کسی چیز کرنیکا حکم کرون

تو اوسکو کیا کرو جتنا کہ تمسے ہوسکے ف حضرت نے خطبہ پڑھا اور فرمایا کہ اے لوگو تمپر حج فرض ہوا سو تم حج کو ادا کرو تو ایک شخص نے کہا کہ یا حضرت کیا

ہر سال حج فرض ہے حضرت چپ رہے یہانتک کہ اوسنے تین بار پوچھا پھر حضرت نے فرمایا کہ اگر مین ہان کہتا تو تمپر ہر سال حج کرنا فرض ہو جاتا اور تمسے

کبھی نہو سکتا پھر یہ حدیث فرمائی یعنی بیہودہ سوال نکیا کرو جو تمہارے حق مین بہتر ہے اوسکو مین خود بیان کر دیتا ہون تمکو اتنی کاوش کرنا

١٩٢٣ کیا ضرور ہے ق جابر دَعُوْهَا فَاِنَّهَا مُنْتِنَةٌ یعنی دَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ اَيْ قَوْلَ الْاَنْصَارِيِّ حِيْنَ كَسَعَهُ الْمُهَاجِرِيُّ يَا لَلْاَنْصَارِ بخاری اور مسلم مین جابر رض سے

روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ چھوڑ دو اوس بات کو کہ وہ بات گندی ہے ف حضرت سفر مین تھے ایک انصاری اور مہاجر مین کچھ گفتگو ہوگئی مہاجر نے انصاری

کو چوتڑ پر لات ماری انصاری نے چیخ ماری کہ اے انصاریو دوڑو اور مہاجر نے اسیطرح مہاجرین کو بلایا دونون طرف کے لوگ جمع ہوگئے حضرت نے یہ شور سنکر فرمایا

١٩٢٤ کہ کفر کا قول یعنی گنوار پنا کس واسطے ہوا اصحاب نے اون دونون شخصون کا حال عرض کیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی خ اَبُو هُرَيْرَةَ دَعُوْهُ وَاَرِيْقُوْا عَلٰى

بَوْلِهٖ سَجْلًا مِنْ مَاءٍ اَوْ ذَنُوْبًا مِنْ مَاءٍ فَاِنَّمَا بُعِثْتُمْ مُيَسِّرِيْنَ وَلَمْ تُبْعَثُوْا مُعَسِّرِيْنَ بخاری مین ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ چھوڑ دو اوسکو اور اوسکے پیشاب پر چھوٹا

ڈول پانی کا یا بڑا ڈول پانی کا بہا دو اسواسطے کہ تم تو بھیجے گئے ہو آسانی کرنیوالے اور نہین بھیجے گئے سختی کرنیوالے ف ایک گنوار نے حضرت کی مسجد مین پیشاب کر دیا

اصحاب نے اوسکو للکارا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی پھر حضرت نے اوسکو بلا کر کہا کہ مسجد عبادت کا مقام ہے یہان پیشاب کرنا مناسب نہین معلوم ہو کہ نادان کے

١٩٢٥ قصور پر سختی کرنا نہ چاہیے اور ثابت ہوا کہ زمین کی نجاست پانی ڈالنے اور خشک ہونے سے دور ہو جاتی ہے ق ابن عمر دَعْهُ فَاِنَّ الْحَيَاءَ مِنَ الْاِيْمَانِ قَالَهُ لِمَا

لِرَجُلٍ كَانَ يَعِظُ اَخَاهُ فِي الْحَيَاءِ بخاری و مسلم مین عبداللہ بن عمر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا اوسکو نہ چھیڑ اسواسطے کہ شرم تو ایمان کی نشانی ہے

یہ حضرت نے اوس مرد سے فرمایا جو اپنے بھائی کو نصیحت کرتا تھا کہ زیادہ شرم نکیا کر ف یعنی حیا صفت ایمانی ہے ہر حالت مین بہتر ہے اور بیحیائی ہر طرح معیوب ہے

١٩٢٦ ق اَبُو سَعِيْدٍ دَعْهُ فَاِنَّ لَهُ اَصْحَابًا يَحْقِرُ اَحَدُكُمْ صَلَاتَهُ مَعَ صَلَاتِهِمْ وَصِيَامَهُ مَعَ صِيَامِهِمْ يَقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الْاِسْلَامِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ

مِنَ الرَّمِيَّةِ يُنْظَرُ اِلٰى نَصْلِهٖ فَلَا يُوْجَدُ فِيْهِ شَيْءٌ ثُمَّ يُنْظَرُ اِلٰى رِصَافِهٖ فَلَا يُوْجَدُ فِيْهِ شَيْءٌ ثُمَّ يُنْظَرُ اِلٰى نَضِيِّهٖ فَلَا يُوْجَدُ فِيْهِ شَيْءٌ ثُمَّ يُنْظَرُ اِلٰى قُذَذِهٖ فَلَا يُوْجَدُ فِيْهِ شَيْءٌ

سَبَقَ الْفَرْثَ وَالدَّمَ اٰيَتُهُمْ رَجُلٌ اَسْوَدُ اِحْدٰى عَضُدَيْهِ مِثْلُ ثَدْيِ الْمَرْاَةِ اَوْ مِثْلُ الْبَضْعَةِ تَدَرْدَرُ يَخْرُجُوْنَ عَلٰى خَيْرِ
فِرْقَةٍ مِّنَ النَّاسِ وَفِيْ رِوَايَةٍ عَلٰى حِيْنِ فُرْقَةٍ بخاری اور مسلم مین ابو سعید رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اوسکو چھوڑ اور دور کر سو مقرر اوسکے چند ساتھی ہونگے
کہ تم مین سے ہر ایک آدمی اپنی نماز کو اونکی نماز کے ساتھ حقیر جانیگا اور اپنی روزے کو اونکے روزے کے ساتھ ناچیز سمجھیگا وے لوگ قرآن پڑھینگے اونکی گلے کی ہنسلیون سے
نیچے نہ اوتریگا یعنی دلمین قرآن کا کچھ اثر نہوگا وے لوگ اسلام سے نکلجاوینگے جیسے جانور کی تیر پار ہو جاتا ہے اوسکی گانسی کو دیکھی تو کچھ خونکا اثر نہیا وے پھر اوسکی باڑہ کو دیکھی تو
کچھ اثر نپاوے پھر اوس تیر کی لکڑی کو دیکھے تو کچھ اثر نپاوے پھر تیر کے پر کو دیکھی تو کچھ اثر نپاوے تیر پار نکل گیا پیٹ کے گوبر اور خون سے یعنی جیسے پار ہوتے تیر مین جانور
کا کچھ اثر نہین لگا رہتا اسیطرح اوس قوم مین اسلام کا کچھ اثر باقی رہیگا اوس قوم کی پہچان یہ ہے کہ اونمین ایک سیاہ مرد ہوگا جسکی ایک بازو جیسے عورت کی چھاتی یا جیسے گوشت
کا لوتھڑا کہ جنبش کیا کریگا آدمیونکے تفرقہ کے وقت خروج کرینگے یعنی علی مرتضی رضی سے باغی ہونگے اور دوسری روایت اونکی ہے کہ وے لوگ اختلاف اور پھوٹ کے زمانے
مین ظاہر ہونگے **ف** حضرت نے کچھ مال تقسیم کیا ایک شخص جسکا ذوالخویصرہ نام تھا اوسنے حضرت سے کہا کہ انصاف سے تقسیم کرو عمر فاروق رضی نے کہا کہ یا حضرت اگر حکم ہوتو مین
اس کافر کو مار ڈالون تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور خارجی قوم کی خبر دی علی مرتضی نے اوس قوم کو قتل کیا اس حدیث مین جس نشانی کا مرد حضرت نے فرمایا تھا
اوسی نشان کا آدمی اوس قوم مین موجود تھا باقی قصہ اس حدیث کا دوسرے باب مین ہو چکا **ق** جَابِرٌ دَعْهُ لَا يَتَحَدَّثُ النَّاسُ اَنَّ مُحَمَّدًا يَقْتُلُ اَصْحَابَهٗ **قَالَهٗ**
لِعُمَرَ حِيْنَ قَالَ دَعْنِيْ اَضْرِبْ عُنُقَ هٰذَا الْمُنَافِقِ يَعْنِيْ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اُبَيٍّ بخاری اور مسلم مین جابر رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اوسکو چھوڑ اور مت مار کہ لوگ یہ گفتگو نکرین کہ محمد اپنی یارونکو
قتل کرتا ہے حضرت نے یہ فرمایا جبکہ عمر رضی نے حضرت سے کہا کہ مجکو حکم ہو تو مین منافق کی گردن مارون یعنی عبد اللہ بن ابی کی **ف** مدینہ مین عبد اللہ بن ابی بڑا منافق تھا اوسنے
حضرت کی خدمت مین بے ادبی کی عمر فاروق رضی نے اوسکی قتل کی اجازت مانگی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی لوگ حقیقت حال نسمجھینگے مجکو سفاک اور خونریز جانکے
مسلمان ہونے سے وحشت کرینگے سبحان اللہ حضرت مین کیا حکمت اور حلم تھا **ق** الْمُغِيْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ دَعْهُمَا فَاِنِّيْ اَدْخَلْتُهُمَا طَاهِرَتَيْنِ يَعْنِي الْخُفَّيْنِ **قَالَهٗ لَهٗ**
بخاری اور مسلم مین مغیرہ بن شعبہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اونکو رہنے دو اور مت اوتار اسواسطے کہ مین نے پاک پہنے ہین یعنی دونون موزے کو یہ حضرت نے مغیرہ سے
فرمایا **ف** مغیرہ رضی سے روایت ہے کہ مین سفر مین حضرت کے ساتھ تھا حضرت نے فرمایا کہ تیرے پاس پانی ہے مین نے کہا کہ ہان پھر حضرت سواری سے اوترے مین نے پانی ڈالا
حضرت نے وضو کیا منہ اور ہاتھ دہوئے اور سر پر مسح کیا حضرت موزے پہنے تھے مین جھکا کہ موزے اوتارون تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اوتارنے کی کچھ حاجت
نہین ہے مین نے وضو کر کے اونکو پہنا تھا **ھ** عَائِشَةُ دَعِيْهَا وَهَلْ يَكُوْنُ الشَّبَهُ اِلَّا مِنْ قِبَلِ ذٰلِكَ اِذَا عَلَا مَاؤُهَا مَاءَ الرَّجُلِ اَشْبَهَ الرَّجُلَ اَخْوَالَهٗ وَاِذَا عَلَا مَاءُ
الرَّجُلِ مَاءَهَا اَشْبَهَ اَعْمَامَهٗ مسلم مین حضرت عائشہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اوس سے تکرار مت کر اور مشابہت نہین ہوتی ہے مگر اسی کے سبب سے
اور جب غالب ہوتی عورت کی منی مرد کی منی پر تو لڑکا اپنی ماموون سے مشابہ ہوتا ہے اور اگر مرد کی منی غالب آئی عورت کی منی پر تو لڑکا مشابہ ہوتا ہے اپنی چچاون کے

١٩٢٧

١٩٢٨

١٩٢٩

ف حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہے کہ ایک عورت نے پوچھا کہ اگر عورت کو احتلام ہو اور منی کا پانی دیکھے تو غسل کرے حضرت نے فرمایا کہ ہاں غسل کرے حضرت عائشہ
نے اوس عورت سے کہا تیرا برا ہو کیا عورت کو بھی احتلام ہوتا ہے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اگر عورت کے منی نہوتی تو لڑکا ماں کی صورت سے کس طرح مشابہ ہوتا

١٩٣٠ خ سَلَمَۃ بْنِ الْاَکْوَعِ اِرْمُوْا بَنِیْ اِسْمٰعِیْلَ فَاِنَّ اَبَاکُمْ کَانَ رَامِیًا بخاری میں سلمہ بن اکوع رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تیر اندازی سیکھو اے اسمعیل کی اولاد
اسواسطے کہ تمھارا باپ تیر انداز تھا ف چند انصار تیر اندازی کرتے تھے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور فرمایا کہ ہم فلانی قوم کے ساتھ ہیں تو دوسری قوم نے
تیر اندازی موقوف کی حضرت نے فرمایا کہ تم کیوں نہیں تیر اندازی کرتی اونھوں نے کہا کہ یا رسول اللہ ہم کیونکر تیر لگاویں جو آپ اوس قوم کے ساتھ ہیں اور ہمارے ساتھ
نہیں حضرت نے فرمایا کہ تیر لگاؤ میں تم سب کے ساتھ ہوں اس حدیث سے معلوم ہوا کہ انصار حضرت اسمعیل کی اولاد میں تیر اندازی کی اسواسطے تاکید فرمائی کہ جہاد کا

١٩٣١ وسیلہ ہے ق جَابِرٍ سَمِّ ابْنَکَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ قَالَہٗ لَہٗ بخاری اور مسلم میں جابر رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اپنے بیٹے کا عبد الرحمن نام رکھو ف جابر رضہ

١٩٣٢ روایت ہے کہ ہماری قوم میں ایک شخص کے بیٹا پیدا ہوا اوسنے قاسم نام رکھا پھر اونے حضرت کو خبر دی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی ق عُمَرَ بْنِ اَبِیْ سَلَمَۃَ سَمِّ اللّٰہَ وَکُلْ
بِیَمِیْنِکَ وَکُلْ مِمَّا یَلِیْکَ بخاری اور مسلم میں عمر بن ابی سلمہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بسم اللہ کہہ اور اپنے داہنے ہاتھ سے کھا اور اوس طرف سے کھا جو
تیری طرف ہے ف عمر بن ابی سلمہ رضہ سے روایت ہے کہ میں لڑکا تھا اور رکابی کے ہر طرف سے کھاتا تھا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ لڑکوں کو ادب

١٩٣٣ سکھلانا سنت ہے ق اَنَسٍ سَمُّوْا بِاسْمِیْ وَلَا تَکْتَنُوْا بِکُنْیَتِیْ بخاری اور مسلم میں انس رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نام رکھا کرو میرے نام پر اور نہ کنیت رکھو
میری کنیت کو ف کنیت اوسکو کہتے ہیں جسپر اب کی لفظ ہو جیسے ابو القاسم اور ابو الحسن حضرت کی کنیت ابو القاسم تھی سو فرمایا کہ اپنی اولاد کا محمد نام رکھو
ابو القاسم نہ رکھو کیونکہ مصابیح میں روایت ہے کہ حضرت بازار میں تھے ایک شخص نے پکارا یا ابا القاسم حضرت اوسکی طرف متوجہ ہوئے اوسنے کہا کہ یا حضرت میں نے آپکو نہیں پکارا
فلانے شخص کو پکارا تھا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی حضرت کے نام و کنیت رکھنے میں علما کے بہت قول ہیں لیکن صحیح قول یہی ہے کہ حضرت کا نام رکھنا تو درست ہے لیکن

١٩٣٤ کسیکو ابو القاسم کہنا بہتر نہیں چنانچہ اسکا مفصل بیان سفر السعادۃ میں موجود ہے ق اَنَسٍ سَوُّوْا صُفُوْفَکُمْ فَاِنَّ تَسْوِیَۃَ الصُّفُوْفِ مِنْ تَمَامِ الصَّلٰوۃِ

١٩٣٥ بخاری اور مسلم میں انس رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا برابر کیا کرو اپنی صفوں کو اسواسطے کہ صفوں کو برابر کرنا نماز کا کمال ہے م اَبُوْ هُرَیْرَۃَ سِیْرُوْا هٰذَا جُمْدَانُ
سَبَقَ الْمُفَرِّدُوْنَ قَالُوْا وَمَا الْمُفَرِّدُوْنَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ الذّٰکِرُوْنَ اللّٰہَ کَثِیْرًا وَالذّٰکِرَاتُ مسلم میں ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ چلو یہ جمدان پہاڑ ہے
بڑھ گئے اگلے اصحاب نے کہا یا حضرت اگلے کون ہیں حضرت نے فرمایا کہ خدا کی بہت یاد کرنیوالے مرد اور عورتیں ف حضرت مکے کی راہ میں چلے جاتے تھے وہاں ایک پہاڑ
نمود ہوا جسکا جمدان نام ہے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اوس پہاڑ کو پاس کے کی پہاڑوں میں یعنی جیسے یہ پہاڑ تنہا ہے اسی طرح خدا کی یاد کرنیوالے اچھے اوسکی
یاد میں تنہائی دوست اور گوشہ گیر رہتے ہیں ترمذی میں روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ آگے لوگ وے ہیں جو خدا کی یاد پر حریص اور فدا ہیں یاد الٰہی اونکے

اونکی گناہوں کے بوجھ کہ اوتارداتی کی سو وے لوگ قیامت مین ہلکی پھلکی آوینگی ١٩٣٦ عَنْ عَلِيٍّ شَقَّقَةً خُمُرًا بَيْنَ الْفَوَاطِمِ يَعْنِي ثَوْبَ حَرِيرٍ أَهْدَاهُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أُكَيْدِرُ دُومَةَ قَالَ لَهُ وَالْفَوَاطِمُ اِحْدٰىهُنَّ فَاطِمَةُ الزَّهْرَاءُ وَالثَّانِيَةُ فَاطِمَةُ بِنْتُ اَسَدٍ اُمُّ عَلِيٍّ وَالثَّالِثَةُ فَاطِمَةُ بِنْتُ حَمْزَةَ ۵ مسلم مین علی مرتضی رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اوس ریشمی کپڑے کو پھاڑا اور اوڑھنیاں بناکر اون عورتون مین تقسیم کر جنکے فاطمہ نام ہین حج آدوہ ریشمی کپڑا ہی جو اکیدر دومہ کے بادشاہ نے حضرت کو تحفہ بھیجا تھا یہ حضرت نے علی مرتضی سے فرمایا اور فاطمہ کے نام کی تین عورتین لیے ہین ایک تو فاطمہ زہرا اور دوسری فاطمہ بنت اسد رضہ علی مرتضی رضہ کی ما تیسری فاطمہ امیر حمزہ کی بیٹی ف ہر چند ریشمی کپڑا مردکو حرام ہے لیکن اگر کوئی تحفہ دی تو قبول کرے اور عورتون کو حوالہ کرے کہ اونکو حلال ہے ١٩٣٧ عَمْرُو بْنُ عَبَسَةَ صَلِّ صَلٰوةَ الصُّبْحِ ثُمَّ اَقْصِرْ عَنِ الصَّلٰوةِ حِيْنَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ حَتّٰى تَرْتَفِعَ فَاِنَّهَا تَطْلُعُ حِيْنَ تَطْلُعُ بَيْنَ قَرْنَيْ شَيْطَانٍ وَحِيْنَئِذٍ يَسْجُدُ لَهَا الْكُفَّارُ ثُمَّ صَلِّ فَاِنَّ الصَّلٰوةَ مَشْهُوْدَةٌ مَحْضُوْرَةٌ حَتّٰى يَسْتَقِلَّ الظِّلُّ بِالرُّمْحِ ثُمَّ اَقْصِرْ عَنِ الصَّلٰوةِ فَاِنَّهُ حِيْنَئِذٍ تُسْجَرُ جَهَنَّمُ فَاِذَا اَقْبَلَ الْفَيْءُ فَصَلِّ فَاِنَّ الصَّلٰوةَ مَشْهُوْدَةٌ مَحْضُوْرَةٌ حَتّٰى تُصَلِّيَ الْعَصْرَ ثُمَّ اَقْصِرْ عَنِ الصَّلٰوةِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَاِنَّهَا تَغْرُبُ بَيْنَ قَرْنَيِ الشَّيْطَانِ وَحِيْنَئِذٍ يَسْجُدُ لَهَا الْكُفَّارُ مسلم مین عمرو بن عبسہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ صبح کی نماز پڑہ پھر نماز کو موقوف کر جبکہ آفتاب نکلے یہان تک کہ اونچا ہو جاوے اسواسطے کہ آفتاب جبکہ نکلتا ہے تو شیطان کے دونون سینگون کے اندر نکلتا ہے اور اوس وقت کافر آفتاب کو سجدہ کرتے ہین پھر جب آفتاب بلند ہو تو نماز پڑہ اسواسطے کہ اوس وقت نماز مین عبادت والے موجود اور حاضر ہوتے ہین یہان تک کہ سایہ نیزے کے ساتھ قائم ہو جاوے یعنے دوپہر ہوا اور زمین پر سایہ نرہے پھر اوس وقت نماز موقوف کر اسواسطے کہ اوس وقت دوزخ بھڑکائی جاتی ہے پھر جب سایہ دوپہر کا ڈھلے اور پڑہ چلے تو نماز پڑہ اسواسطے کہ اوس وقت عبادت والے نماز مین موجود اور حاضر ہوتے ہین یہان تک کہ عصر کی نماز سے تو فراغت پاوے پھر نماز کو موقوف کر یہان تک کہ آفتاب ڈوب جاوے اسواسطے کہ آفتاب شیطان کے دونون سینگون کے اندر ڈوبتا ہے اور اوس وقت آفتاب کو کافر سجدہ کرتے ہین ف عمرو بن عبسہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت مدینہ مین تشریف لائے تو مین نے حضرت سے نماز کے وقت کو پوچھے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی ہر وقت نماز پڑہنا درست ہے لیکن تین وقت درست نہین طلوع غروب کے وقت تو اسواسطے منع ہے کہ اوس وقت آفتاب کو کافر سجدہ کرتے ہین تو مسلمانون کو اونکی مشابہت نچاہیے اور دوپہر کو دوزخ بھڑکائی جاتی ہے جلال کا وقت ہے ١٩٣٨ عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ صَلِّ قَائِمًا فَاِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَقَاعِدًا فَاِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَعَلٰى جَنْبٍ قَالَ لَهُ بخاری مین عمران بن حصین رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نماز پڑہ کھڑے ہو کر اور اگر تجھسے نہو سکے تو بیٹھ کے پڑہ اگر بیٹھ کے بھی نہو سکے تو لیٹ کے پڑہ یہ حضرت نے عمران سے فرمایا ف عمران سے روایت ہے کہ مجکو بواسیر کی بیماری تھی مین نے حضرت سے اسکا مسئلہ پوچھا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی بیمار کو ہر طرح نماز پڑہنا درست ہے خواہ کھڑے ہو خواہ بیٹھے لیٹے ١٩٣٩ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُغَفَّلٍ صَلُّوْا قَبْلَ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ صَلُّوْا قَبْلَ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ قَالَ فِي الثَّالِثَةِ لِمَنْ شَاءَ كَرَاهِيَةَ اَنْ يَتَّخِذَهَا النَّاسُ سُنَّةً بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن مغفل رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نماز پڑہو مغرب سے پہلے نماز پڑہو مغرب سے پہلے حضرت نے

تیسری بار مین فرمایا کہ جو چاہے سو پڑہے یہ اس خوف سے فرمایا کہ لوگ اوسکو سنت سمجھ لینگے ف لوگون نے پوچھا کہ مغرب کے پہلے نماز درست ہے یا نہین تب حضرت نے

۱۹۴۰ یہ حدیث فرمائی یعنی ہر چند مغرب سے پہلے نماز درست ہے لیکن تاکید اور التزام نہین ہے کہ آدمی فرض مین تاخیر ہوگی ق خباب بن الارت ضَعُوهَا مِمَّا يَلِي رَأْسَهُ وَاجْعَلُوا عَلَى رِجْلَيْهِ مِنَ الْإِذْخِرِ یعنی مُصْعَبَ بْنَ عُمَيْرٍ حِينَ اسْتُشْهِدَ بِأُحُدٍ بخاری اور مسلم مین خباب بن ارت رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اوس کملی کو اوسکے سر کی طرف ڈالو اور اوسکے دونون پاؤن پر گھاس رکھو یعنی مصعب بن عمیر جبکہ وہ جنگ احد مین شہید ہوئے ف جب مصعب شہید ہوئے تو سوا ایک کملی کے کفن میسر آیا اور کملی بھی ایسی چھوٹی تھی کہ اگر سر پر ڈالتے تھے تو پاؤن کھلتے تھے اور اگر پاؤن پر ڈالتے تھے تو سر کھلتا تھا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ جب کچھ میسر آوے تو کفن مین ایک ہی کپڑا کفایت کرتا ہے

۱۹۴۱ م سعد بن ابی وقاص ضَعْهُ مِنْ حَيْثُ أَخَذْتَهُ قاله لہ یعنی سَيْفًا اسْتَوْهَبَهُ مِنَ الْغَنَائِمِ مسلم مین سعد بن ابی وقاص رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اوسکو رکھدو جہان سے تو نے اوسکو لیا ہے ف غنیمت کے مال سے سعد بن ابی وقاص نے ایک تلوار اوٹھائی اور حضرت سے مانگی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی غنیمت کے مال مین سب غازیون کا حق ہے بے تقسیم تجکو کیونکر دیدے

۱۹۴۲ م عثمان بن ابی العاص ضَعْ يَدَكَ عَلَى الَّذِي يَأْلَمُ مِنْ جَسَدِكَ وَقُلْ بِسْمِ اللَّهِ ثَلَاثًا وَقُلْ سَبْعَ مَرَّاتٍ أَعُوذُ بِاللَّهِ وَقُدْرَتِهِ مِنْ شَرِّ مَا أَجِدُ وَأُحَاذِرُ قاله لہ مسلم مین عثمان بن ابی العاص رض سے روایت ہے کہ حضرت نے مجھے فرمایا کہ رکھ اپنا ہاتھ رکھ جہان تیرے بدن مین درد ہوتا ہے اور بسم اللہ تین بار کہہ اور سات بار کہہ اعوذ باللہ وقدرتہ من شر ما اجد واحاذر یعنی مین پناہ مانگتا ہون خدا کی اور اوسکی قدرت کی اوس چیز کی شر سے جسکا مجکو غم اور خوف ہے ف مصابیح مین عثمان بن ابی العاص رض سے روایت ہے کہ مین نے اپنے درد اور بیماری کی حضرت سے شکایت کی تب حضرت نے یہ دعا فرمائی مین نے اوس پر عمل کیا مجکو شفا حاصل ہوئی

۱۹۴۳ ق ام سلمہ طُوفِي مِنْ وَرَاءِ النَّاسِ وَأَنْتِ رَاكِبَةٌ قاله لها لما قالت إني أشتكي بخاری اور مسلم مین حضرت ام سلمہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تو طواف کر لوگون کے پیچھے سوار ہو کر یہ حضرت نے ام سلمہ کو فرمایا جب انھون نے کہا تھا کہ مین بیمار ہون ف معلوم ہوا کہ حج مین بیمار کو سوار ہوکر طواف کرنا درست ہے

۱۹۴۴ م ابو ہریرۃ عُوذُوا بِاللَّهِ مِنْ عَذَابِ اللَّهِ عُوذُوا بِاللَّهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ عُوذُوا بِاللَّهِ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ عُوذُوا بِاللَّهِ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ پناہ مانگو خدا کی خدا کے عذاب سے پناہ مانگو خدا کی قبر کے عذاب سے پناہ مانگو خدا کی دجال کے فتنے سے پناہ مانگو خدا کی زندگی اور موت کے فتنے اور فساد سے

۱۹۴۵ م جابر غَطُّوا الْإِنَاءَ وَأَوْكُوا السِّقَاءَ فَإِنَّ فِي السَّنَةِ لَيْلَةً يَنْزِلُ فِيهَا وَبَاءٌ لَا يَمُرُّ بِإِنَاءٍ لَيْسَ عَلَيْهِ غِطَاءٌ أَوْ سِقَاءٍ لَيْسَ عَلَيْهِ وِكَاءٌ إِلَّا نَزَلَ فِيهِ مِنْ ذَلِكَ الْوَبَاءِ قَالَ اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ فَالْأَعَاجِمُ عِنْدَنَا يَتَّقُونَ ذَلِكَ فِي كَانُونَ الْأَوَّلِ مسلم مین جابر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بند کیا کرو برتن کو اور دہانہ باندھا کرو مشک کا اسواسطے کہ تمام سال مین ایک ایسی رات ہے کہ اوسمین وبا اوترتی ہے جس برتن اور مشک کو کھلا پاتی ہے اوسکے اندر وبا گھس جاتی ہے لیث بن سعد مصر کے محدث نے کہا کہ عجم لوگ ہمارے پاس ہین کانون اول مین اسکا بچاو کرتے ہین ف کانون اول رومی مہینا ہے خریف کی آخر فصل مین ہوتا ہے خلاصہ مطلب یہ کہ جاڑے مین اوس رات کو بہین

نہین فرمایا کب ہوتی ہی لیکن عجم کے لوگ کانون اول مین جانتے ہین شاید یون ہی ہو کہ اوس فصل مین ہوا کرتی ہی لیکن اسپر یقین نہین تعین ہر تینون کو ہر رات بند

رکھنا چاہیے ق جابرؓ غطوا الاناء واوکوا الاسقیة واغلقوا الباب واطفئوا السراج فان الشیطان لا یحل سقاء ولا یفتح بابا ولا یکشف اناء ۱۹۴۶

فان لم یجد احدکم الا ان یعرض علی انائه عودا ویذکر اسم الله علیه فلیفعل فان الفویسقة تضرم علی اهل البیت بیتهم

بخاری اور مسلم مین جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ بند کرو برتن کو اور منہ باندھو مشک کا اور بند کرو دروازے کو اور گل کیا کرو چراغ کو اسواسطے کہ شیطان مشک

اور دروازے اور برتن کو نہین کھولتا اور اگر کوئی برتن ڈھانکنے کو کچھ نہ پاوے تو لکڑی کو برتن پر آڑا رکھدیوے اور بسم اللہ کہے مقرر چوہا گھر والونکو جلا دیتا ہے یعنی اگر

سوتے وقت چراغ روشن ہے تو چوہا بتی لیجاتا ہی تو گھر مین اکثر آگ لگ جاتی ہی ف حضرتؐ نے اس حدیث مین آداب سکھلائے کہ بسم اللہ کہکر رات کو یہ کام کرنا چاہیے اسمین

بڑی فائدے ہین م جابرؓ غیروا هذا بشیء واجتنبوا السواد مسلم مین جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ رنگ بدل ڈالو اسکا کسی چیز سے اور بچو سیاہی سے ۱۹۴۷

ف فتح مکہ مین ابو قحافہ صدیق اکبرؓ کے باپ مسلمان ہوے اونکی داڑھی اور سر کے بال نہایت سفید تھے تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ خضاب کرنا درست ہے

لیکن سیاہ خضاب کرنا مکروہ ہے فقہا کہتے ہین کہ مہندی اور وسمہ کا خضاب درست ہے اسواسطے کہ بعضے اصحاب کرتے تھے وسمہ کی سوائے اور خضاب سیاہ رنگ درست نہین واللہ اعلم

خ ابو ہریرةؓ فر من المجذوم کما تفر من الاسد لم یتصل سنده بهذا الحدیث بخاری مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ بھاگ کوڑھی ۱۹۴۸

سے جیسے تو شیر سے بھاگتا ہی بخاری نے اس حدیث کی پوری سند نہین بیان کی ف اس بیماری سے آدمی کو نفرت آتی ہی تو بیمار کو زیادہ تر رنج آتا ہے

اسواسطے اوسکی صحبت منع فرمائی خ ابو موسیٰؓ فکوا العانی واطعموا الجائع وعودوا المریض بخاری مین ابو موسیٰؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ۱۹۴۹

چھڑاؤ قیدی کو اور کھانا کھلاؤ بھوکے کو اور خیر و عافیت پوچھو بیمار کی ف دشمن سے مظلوم کو چھڑانا قادر پر فرض ہے اور اطعام اور عیادت فرض

کفایہ ہی م ابو ہریرةؓ قاتلهم حتی یشهدوا ان لا اله الا الله وان محمدا رسول الله فاذا فعلوا ذلک فقد منعوا منک دماءهم ۱۹۵۰

واموالهم الا بحقها وحسابهم علی الله قاله لعلی یوم خیبر مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ قتل کرو اونکو یہانتک کہ دیوے

گواہی یہ کہ خدا کے سوائے کوئی معبود برحق نہین اور محمد خدا کا رسول ہے پھر جب اونھون نے یہ کیا تو بچا لینگے اپنی خون اور مال بجز حق بات پر اور حساب اونکا خدا پر ہے

یہ حضرتؐ نے علی مرتضیٰؓ سے فرمایا جنگ خیبر کے دن ف یعنی جب کافر نے کلمہ پڑھا تو اوسکی جان مارنا اور مال لوٹنا درست نہین لیکن خون کے بدلے خون کیا جاوے اور

اگر مال ہو گا زکوٰۃ لیجاویگی اور اگر وہ اپنی جان اور مال بچانے کیواسطے کلمہ پڑھ لیوینگے اور دل سے کافر رہینگے تو خدا اون سے حساب کریگا ہمکو ظاہر کا حکم ہے

م ابو ہریرةؓ قاربوا وسددوا مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ میانہ روی اختیار کرو اور راہ راست پر چلو ف یعنی عبادت بلکہ ۱۹۵۱

ہر چیز مین افراط اور تفریط سے بچو نہ عبادت مین ایسی کثرت بہتر جو افسردہ اور ملول کر ڈالے نہ ایسی قلت اچھی کہ دل پر اوسکی کچھ تاثیر نہو م جویریةؓ زوج ۱۹۵۲

النبی صلی اللہ علیہ وسلم وقربتہ فقد بلغت محلہا یعنی حفظا من شاۃ اعطیتہ مولاتہا من الصدقۃ قالہ مسلم مین حضرت جویریہ رض حضرت کی بی بی سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اوس گوشت کو میرے پاس لاؤ اسواسطے کہ زکوۃ یا خیرات اپنی مقام کو پہونچ گئی ف حضرت نے کھانا مانگا حضرت جویریہ رض نے کہا کہ حضرت
اسوقت کچھ حاضر نہین لیکن میری آزاد لونڈی کو خیرات کا گوشت ملا ہے وہ حاضر ہے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی ہر چند زکوۃ اور خیرات ہمکو درست نہتی
لیکن اول جب محتاج کو ملی اور محتاج نے دوسرے شخص کو دی تو اوسکو درست ہوگئی

۱۹۵۳ م طارق بن اشیم قل اللہم اغفر لی وارحمنی وعافنی وارزقنی فان ہؤلاء تجمع لک دنیاک وآخرتک قالہ لرجل قال یا رسول اللہ کیف اقول حین اسأل ربی مسلم مین طارق بن اشیم رض سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ یہ دعا پڑھ اللہم اغفر لی وارحمنی وعافنی وارزقنی یعنی الہی مجکو بخش اور مجھپر رحم کر اور مجکو عافیت اور چین مین رکھ اور مجکو روزی دے سو مقرر
یہ لفظین تیرے دین اور دنیا کی بہتری کی جامع ہین یہ حضرت نے اوس مرد سے فرمایا جسنے کہا کہ یا رسول اللہ مین کیونکر کہا کرون جبکہ اپنے رب سے سوال کیا کرون

۱۹۵۴ م سعد بن ابی وقاص قل لا الہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ اللہ اکبر کبیرا والحمد للہ کثیرا سبحان اللہ رب العالمین لاحول ولاقوۃ الا باللہ
العزیز الحکیم قال فہؤلاء لربی فمالی قال قل اللہم اغفر لی وارحمنی واہدنی وارزقنی وعافنی شک الراوی فی عافنی قالہ لاعرابی
جاء فقال یا نبی اللہ علمنی کلاما اقولہ مسلم مین سعد بن ابی وقاص رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ یون کہا کر سوا خدا کے کوئی پرستش کے لائق نہین وہ
اکیلا مالک ہے اوسکا کوئی شریک نہین خدا سب سے بزرگ تر بڑائی والا اور سب تعریفین بہت سی خوبیان خدا ہی کے واسطے ہین پاک ہی خدا جہان کا مالک گناہ سے بچانا
نہ بندگی کی طاقت بدون خدا کی مدد کے جو سب پر غالب حکمت والا ہے اوس جنگلی آدمی نے کہا کہ یہ تو خدا کی تعریفین ہوئین پھر مجکو کیا یعنی میرے فائدہ کی چیز کچھہ فرمایئے
حضرت نے فرمایا یون کہا کر کہ الہی مجکو بخش اور مجھپر رحم کر اور مجکو ٹھیک راہ پر چلا اور مجکو روزی دے اور مجکو عافیت مین رکھ راوی کو شک ہے کہ حضرت نے عافیت
کی لفظ فرمائی یا نہین یہ حضرت نے اوس جنگلی آدمی سے فرمایا جو حضرت پاس آیا تو اوسنے کہا کہ اے خدا کے پیغمبر مجکو کوئی ایسا کلام سکھلائیے جسکو مین کہا کرون

۱۹۵۵ م حذیفۃ قم یا حذیفۃ فأتنا بخبر القوم قالہ لیلۃ الاحزاب مسلم مین حذیفہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اوٹھ اے حذیفہ اوس قوم کی ہمارے پاس خبر لا
یہ حضرت نے جنگ خندق کی رات فرمایا

۱۹۵۶ م حذیفۃ قم یا نومان قالہ لہ صبیحۃ لیلۃ الاحزاب مسلم مین حذیفہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ
اوٹھ او سونیوالے یہ حضرت نے حذیفہ رض سے فرمایا جنگ خندق کی صبح کو ف جنگ خندق مین کفار کئی دن تک مدینہ گھیرے رہے ایک رات نہایت سرد ہوا چلی لوگ بدحواس
ہوگئی تب حضرت نے حذیفہ کو خبر کے واسطے بھیجا پھر حذیفہ کو اپنا کمل اوڑھایا اونکو خوب نیند غفلت کی آگئی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی باقی مفصل قصہ چوتھے باب مین
گذرا

۱۹۵۷ خ ابوسعید قولوا اللہم صل علی محمد عبدک ورسولک کما صلیت علی ابراہیم وبارک علی محمد وآل محمد کما بارکت علی ابراہیم وآل ابراہیم بخاری مین ابوسعید رض سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ یون درود پڑھو کہ الہی اپنی مہر کر محمد پر جو تیرا بندہ اور تیرا پیغمبر ہے جیسے تونے ابراہیم پر مہر کی اور برکت کر محمد پر اور محمد کی آل پر جیسی تونے

۱۹۵۸ برکت کی ابراہیم پر اور ابراہیم کی آل پر ق اَبُو حُمَیْدٍ السَّاعِدِیُّ قُوْلُوا اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اَزْوَاجِهٖ وَذُرِّیَّتِهٖ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ وَبَارِکْ عَلٰی

درود شریف

مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اَزْوَاجِهٖ وَذُرِّیَّتِهٖ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ بخاری اور مسلم مین ابو حمید رض

سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ درود کو یون کہا کرو کہ الٰہی اپنی مہر کر محمد پر اور اوسکی بیبیون پر اور اوسکی اولاد پر جیسے تو نے مہر کی ابراہیم پر اور برکت کر محمد

۱۹۵۹ اور اوسکی بیبیون پر اور اوسکی اولاد پر جیسے تو نے برکت کی ابراہیم پر بیشک تو سب خوبیون سرا اور بڑائی والا ہے ھ اُمُّ سَلَمَةَ قُوْلِی اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَلَهٗ

دعا

وَاَعْقِبْنِیْ مِنْهُ عُقْبٰی حَسَنَةً قَالَهٗ لَهَا حِیْنَ مَاتَ اَبُوْ سَلَمَةَ مسلم مین حضرت ام سلمہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ یون کہہ کہ الٰہی مجھکو بخش اور اوسکو

یعنی خاوند کو اور اوسکے بعد مجھکو اوسکا نیک بدلا دے یہ حضرت نے حضرت ام سلمہ رض سے فرمایا جبکہ ابو سلمہ کا انتقال ہوا ف حضرت ام سلمہ کے اول خاوند یعنی ابو سلمہ کا

۱۹۶۰ جب انتقال ہوا تب حضرت نے اونکو یہ تعلیم کی حق تعالےٰ نے دعا قبول کی حضرت سے اونکا نکاح ہوا ق اَبُوْ سَعِیْدٍ قُوْمُوْا اِلٰی سَیِّدِکُمْ اَوْ اِلٰی خَیْرِکُمْ یَعْنِیْ سَعْدَ بْنَ

تعظیم سادات

مُعَاذٍ فَقَعَدَ عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ هٰؤُلَاءِ نَزَلُوْا عَلٰی حُکْمِکَ بخاری اور مسلم مین ابو سعید رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اوٹھو اپنے سردار کی طرف

یا یون فرمایا کہ اپنے سے افضل اور بہتر کی طرف یعنی سعد بن معاذ کی طرف پھر سعد حضرت پاس بیٹھے تو حضرت نے فرمایا کہ البتہ یہ یہودی تیری تجویز پر راضی ہوکر

اوترے ہین ف بنی قریظہ ایک قوم تھی یہود کی حضرت سے اونھون نے عہد شکنی کی تھی حضرت نے اونکا قلعہ گھیر لیا تھا وہ لوگ اس بات پر راضی ہوے کہ سعد بن معاذ

جو ہمارے حق مین تجویز کرین سو ہمکو قبول ہے سعد زخمی تھے حضرت نے اونکو مدینہ سے بلایا جب آئے تب حضرت نے انصار سے یہ حدیث فرمائی سعد نے اونکے قتل کرنیکا

حکم دیا چنانچہ اوس قوم کے مرد قتل ہوے اور عورتین اور لڑکے لونڈی غلام ہوے بعضے علما نے کہا کہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سردار اور علما کی تعظیم کیواسطے

قیام کرنا درست ہے اور بعضون نے جواب دیا ہے کہ یہ قیام تعظیم کیواسطے نہتا بلکہ سعد زخمی تھے اونکے سنبھالنے کیواسطے حضرت نے قیام کا حکم کیا تھا چنانچہ دوسری حدیث

مین آیا ہے کہ ایک دوسرے کیواسطے نہ قیام کیا کرو جیسے عجم کے لوگ کرتے ہین اور بعضے علما نے فرمایا ہے کہ قیام افراط تعظیم کیواسطے مکروہ ہے اور اہل علم اور دین کی تکریم

۱۹۶۱ کیواسطے درست ہے ھ اَنَسٌ قُوْمُوْا اِلٰی جَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ قَالَهٗ حِیْنَ دَنَا الْمُشْرِکُوْنَ یَوْمَ بَدْرٍ صحیح مسلم مین انس رض سے روایت ہے کہ

حکم قتل کفار

حضرت نے فرمایا کہ اوٹھو اوس بہشت کیطرف جسکا پھیلاو آسمان اور زمین کے برابر ہے یہ حضرت نے اوسوقت فرمایا جسوقت جنگ بدر مین مشرک نزدیک

۱۹۶۲ آگئے ف یعنی اونکو قتل کرو اسواسطے کہ انکا قتل کرنا یا شہید ہونا ہر طرح بہتر ہے کہ اوسکا عوض بہشت ہے ق اِبْنُ عَبَّاسٍ قُوْمُوْا عَنِّیْ وَلَا یَنْبَغِیْ عِنْدِیْ

دنیا

التَّنَازُعُ وَفِیْ رِوَایَةٍ عِنْدَ نَبِیٍّ تَنَازُعٌ بخاری اور مسلم مین عبد اللّٰه بن عباس رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اوٹھو میرے پاس سے اور لائق نہین میرے پاس

جھگڑا کرنا اور دوسری روایت یون ہے کہ پیغمبر پاس جھگڑا مناسب نہین ع حضرت نے مرض الموت مین دوات قلم مانگا بعضون نے کہا لاؤ بعضون نے

۱۹۶۳ کہا کچھ ضرور نہین کہ حضرت کو لکھانے مین تکلیف ہوگی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی باقی اسکا قصہ اسی باب مین مفصل ہو چکا ق اَبُوْ هُرَیْرَةَ تَکْرِمَةً [illegible]

سادات کو

اَمَا عَلِمْتَ اَنَّا لَا نَاْكُلُ الصَّدَقَةَ وَيُرْوٰى لَا تَحِلُّ لَنَا الصَّدَقَةُ قَالَهٗ لِلْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا حِيْنَ اَخَذَ تَمْرَةً مِّنْ تَمْرِ الصَّدَقَةِ فَجَعَلَهَا فِيْ فِيْهِ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا چھی چھی اسکو پھینکدے کیا تو نہین جانتا کہ ہم لوگ زکوۃ نہین کھاتے اور دوسری روایت یون ہے کہ ہمکو زکوۃ حلال نہین یہ حضرت نے امام حسن علیہ سے فرمایا جبکہ اونھون نے زکوۃ کی کھجورون سے ایک کھجور اوٹھالی اور اپنے منہ مین رکھ لی ف حضرت امام حسن اوسوقت مین لڑکے تھے اس حدیث سے ثابت ہوا کہ سادات کو زکوۃ کا مال حرام ہے

1964 ق جابر رض كُلْ فَاِنِّيْ اُنَاجِيْ مَنْ لَّا تُنَاجِيْ يَعْنِي الثُّوْمَ الْمَطْبُوْخَ قَالَهٗ لِرَجُلٍ مِّنْ اَصْحَابِهٖ بخاری اور مسلم مین جابر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تو کھا اسواسطے کہ مین کانا پھوسی کرتا ہون اوس سے جس سے تو کانا پھوسی نہین کرتا ف حضرت کے روبرو ایکبار لہسن کا ساگ آیا اوسمین لہسن کی بو آئی حضرت نے اوسکو نہ کھایا کسی صحابی سے فرمایا کہ تو کھا صحابی نے دیکھا کہ حضرت نہین کھاتے ہین تو اونسے بھی ہاتھ کھینچا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی پکا لہسن کھانا ہرچند حلال ہے مگر مین اس عذر سے نہین کھاتا کہ مجھسے اور جبرئیل سے کلام ہوا کرتا ہے اور اونکو اسکی بو سے نفرت ہے

1965 ق ابن عمر رض كُلُوْا فَاِنَّهٗ حَلَالٌ وَّلٰكِنَّهٗ لَيْسَ مِنْ طَعَامِيْ يَعْنِي الضَّبَّ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کھاؤ اسواسطے کہ سوسمار یعنی گوہ حلال ہے ولیکن وہ ہماری خوراک نہین ف حضرت ایک مجلس مین تھے سوسمار کا گوشت پختہ آیا کسی نے کہا کہ یا حضرت یہ سوسمار کا گوشت ہے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی ہرچند یہ حلال ہے لیکن قریشی لوگ اسکو نہین کھاتے یعنی شرعی کراہیت نہین طبعی کراہیت ہے امام شافعی اور امام مالک کے نزدیک سوسمار حلال ہے اور یہی حدیث اونکی دلیل ہے اور امام اعظم کے نزدیک حلال نہین اونکے نزدیک یہ حکم ابتدا اسلام مین تھا

1966 ق ابن عمر رض كُلُوْا مِنَ الْاَضَاحِيْ ثَلٰثًا هٰذَا حَدِيْثٌ مَنْسُوْخٌ مَعْلُوْمٌ بِمَا ذَكَرْنَا مِنْ قَبْلُ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قربانی کا گوشت تین دن تک کھاؤ اس کتاب کے مصنف نے کہا کہ یہ حدیث منسوخ ہے چنانچہ اسکا ذکر ہم آگے کر چکے ہین

1967 ق ابن عمر رض كُنْ فِي الدُّنْيَا كَاَنَّكَ غَرِيْبٌ اَوْ كَاَنَّكَ عَابِرُ سَبِيْلٍ وَّعُدَّ نَفْسَكَ فِيْ اَصْحَابِ الْقُبُوْرِ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ دنیا مین رہ مسافر کی طرح یا کہ جیسے راہ چلتا اور اپنی جان کو قبر والے مردون مین گن رکھ ف عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے میری دونون مونڈھون کو پکڑا پھر یہ حدیث فرمائی اور عبد اللہ بن عمر رض یون کہا کرتے تھے کہ جب تو صبح کرے تو شام کا منتظر مت رہ اور جب شام ہو تو صبح کی توقع مت رکھ اور صحت کی حالت مین بیماری کے خیال سے جو عمل کرنا ہو سو کر لے یعنی صحت کو غنیمت جان بیماری مین کچھ نہین ہوسکتا اور زندگی مین موت کا سامان کر حدیث مین یہ جو فرمایا کہ مسافر اور راہ چلنے والے کیطرح گذران کر یعنی جیسے مسافر سفر مین زیادہ بکھیڑا نہین کرتا اور ہر دم اپنا وطن یاد کر کے زاد راہ کی فکر مین رہتا ہے اسیطرح مومن کو لازم ہے کہ دنیا کو سرا جانکے بیہودہ حرص کو مار کر اپنے اصلی وطن سے غافل نہو ہر دم مالک کا سامان کرتا رہے اور یہ جو فرمایا کہ آپکو قبر والون مین شمار کر یعنی پریشانی اور تشویش دنیا کا سبب موت کی غفلت ہے اور جب موت یاد رکھے تو سب مشکل آسان ہے شعر [illegible]

۱۹۶۸ چہ بر تخت مردان چہ بر روی خاک ۞ یہ حدیث زہد اور درویشی کی جڑ ہے اللہ ہماری آنکھیں کھولے اور اسپر عمل نصیب کرے آمین ۞ خ اَبُوْ اَيُّوْبَ كِيْلُوا طَعَامَكُمْ

يُبَارَكْ لَكُمْ فِيْهِ بخاری مین ابو ایوب رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تولا کرو اپنے اناج کو تمھارے لیے اوسمین برکت ہوگی ف یعنی

مول لیکر تولنا چاہیے کہ اگر کم ہو تو طلب کیجیے اور اگر زیادہ ہو تو غیر کا حق پھیر دیجیے اور ہر روز تول کر گھر مین خرچ کرنا بھی حکمت سے خالی نہین کہ

۱۹۶۹ حساب سے خرچ ہو ضرورت سے نہ زیادہ ہو نہ کم ۞ م اَبُوْ سَعِيْدٍ لَقِّنُوْا مَوْتَاكُمْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مسلم مین ابو سعید رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ سکھلاؤ اپنے مردون

کو لا الٰہ الا اللہ ف یعنی مرنے کیوقت لا الٰہ الا اللہ پکار کر کہو تاکہ مرنے والا بھی سنکے کہے اور یون نہ اوس سے کہنا چاہیے کہ لا الٰہ الا اللہ کہہ کہ شاید یہ جواب سے

۱۹۷۰ سے انکار کر بیٹھے ۞ م اَبُوْ هُرَيْرَةَ لِيَأْخُذْ كُلُّ رَجُلٍ بِرَأْسِ رَاحِلَتِهٖ فَاِنَّ هٰذَا مَنْزِلٌ حَضَرَنَا فِيْهِ الشَّيْطَانُ قَالَهٗ غَدَاةَ لَيْلَةِ التَّعْرِيْسِ مسلم مین ابو ہریرہ رض سے

روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا چاہیے کہ پکڑے رہی ہر ایک مرد اپنے اونٹ کو سر کو سو مقرر یہ منزل ہی کہ اسمین ہمارے پاس شیطان آیا یہ حضرت نے لیلۃ التعریس کی فجر کو

فرمایا ف جنگ خیبر سے پلٹتے آخر شب حضرت اور تمام لوگ سو گئے فجر کی نماز قضا ہو گئی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی یہ مکان ہے شیطان کا ایسا نہو

۱۹۷۱ کہ شیطان کسیکے اونٹ کو بھگا دیوے تو ہوشیاری کرنا چاہیے ۞ ق عَائِشَةُ لِيُصَلِّ اَحَدُكُمْ نَشَاطَهٗ فَاِذَا كَسِلَ اَوْ فَتَرَ قَعَدَ وَيُرْوٰى فَلْيَقْعُدْ

بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا چاہیے کہ نماز پڑھا کرے ہر ایک شخص جب تک خوش دل اور حسبت رہے پھر جب کاہل یا سست ہو تو

بیٹھ رہے اور دوسری روایت یون ہے کہ اوسکو بیٹھ رہنا چاہیے ف انس رض سے روایت ہے کہ حضرت نے مسجد مین رسی لٹکی دیکھی پوچھا یہ کیا ہے لوگون نے کہا

کہ حضرت زینب کا دستور ہے کہ جب تہجد کی نماز مین سست ہو جاتی ہین تو اسکو تھامہ لیتی ہین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی سستی مین نفل نماز پڑھنا

۱۹۷۲ بی لطف ہے ۞ م جَابِرٌ لِيُصَلِّ مَنْ شَاءَ مِنْكُمْ فِيْ رَحْلِهٖ قَالَهٗ فِيْ يَوْمٍ مَطِيْرٍ فِيْ سَفَرٍ مسلم مین جابر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا چاہیے کہ نماز پڑھ لیوے

۱۹۷۳ جو شخص کہ تم مین سے چاہے اپنے بستر پر یہ حضرت نے مینہہ برسنے کے دن سفر مین فرمایا ف معلوم ہوا کہ مینہہ کے عذر سے جماعت مین حاضر نہونا درست ہے ۞ م اِبْنُ مَسْعُوْدٍ لِيَلِيَنِّيْ

مِنْكُمْ اُولُوا الْاَحْلَامِ وَالنُّهٰى ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ وَاِيَّاكُمْ وَهَيْشَاتِ الْاَسْوَاقِ مسلم مین عبداللہ بن مسعود رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا چاہیے

کہ تم مین سے عقلمند اور ہوشیار لوگ میرے قریب ہوا کرین پھر اونکے بعد وہ لوگ ہوا کرین جو اونسے میل رکھتے ہون پھر وہ لوگ جو اونسے میل رکھتے ہون اور تم بچو بازارون کی

بک بک سے یعنی مسجد اور جماعت مین بازار کیطرح شور اور ہجوم نکرو ف عبداللہ بن مسعود رض سے روایت ہے کہ حضرت کا دستور تھا کہ جماعت کیوقت ہمارے مونڈھون کو

ملاتے تھے اور فرماتے تھے کہ برابر ہو جاؤ اور قیام مین مختلف نہو نہین تو تمھارے دلون مین اختلاف پڑ جاویگا پھر حضرت یہ حدیث فرماتے تھے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ امام کے

قریب اہل علم اور عقل کھڑے ہون تاکہ مسائل کو سیکھیں اور اگر امام کو سہو واقع ہو تو اوسکو خبردار کرین اور علما کے بعد درجہ بدرجہ لوگ صف مین کھڑے ہون ابوبکر صدیق رض کا

۱۹۷۴ دستور تھا کہ نماز مین حضرت کے پیچھے برابر کھڑے ہوتے تھے اوسجگہ دوسرا شخص نہین کھڑا ہوتا تھا ۞ م اَبُوْ سَعِيْدٍ لِيَنْبَعِثْ مِنْ كُلِّ رَجُلَيْنِ اَحَدُهُمَا وَالْاَجْرُ بَيْنَهُمَا يَعْنِيْ

فِي الْجِهَادِ فَاَقَامَ لِبَنِي لِحْيَانَ حِيْنَ بَعَثَ اِلَيْهِمْ بَعْثًا مسلم مین ابو سعید رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا چاہیے کہ دو آدمیون مین سے ایک آدمی جہاد کو جاوے اور ثواب دونون کا مین برابر ہے یہ حضرت نے اوس وقت فرمایا جب قوم بنی لحیان پر لشکر بھیجا ف یعنی ہر قوم سے آدھے آدمی جہاد کو جاوین اور آدھے آدمی مجاہدین کے جورو لڑکون کی خبرگیری کرینگے ثواب دونون کو برابر ملیگا

1975 ق عَائِشَةُ مُرُوْا اَبَا بَكْرٍ يُصَلِّ بِالنَّاسِ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہے کہ فرمایا حضرت نے کہ کہو ابوبکر رضہ سے کہ لوگونکو نماز پڑھاوے ف حضرت نے مرض الموت مین یہ حدیث فرمائی اور پانچ دن اونسے امامت کروائی چنانچہ اسکا مفصل قصہ دوسرے باب مین گذرا جو عہدہ حضرت کو خاص تھا یعنی امامت کا سو اپنی حیات مین ابوبکر صدیق رضہ کو دیا اسمین صاف اشارہ ہے خلافت کا گویا حضرت نے اونکو اپنا ولیعہد کیا

1976 خ ابْنُ عَبَّاسٍ مُرُوْهُ فَلْيَتَكَلَّمْ وَلْيَسْتَظِلَّ وَلْيَقْعُدْ وَلْيُتِمَّ صَوْمَهُ يعنی ابا اسرائیل بخاری مین عبداللہ بن عباس رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اوس سے کہدو کہ بولے اور اپنے اوپر سایہ کرے اور بیٹھے اور اپنا روزہ تمام کرے ف حضرت نے ایک شخص کو دیکھا کہ دھوپ مین چپکا کھڑا ہے اسکا سبب پوچھا لوگون نے کہا کہ یہ ابو اسرائیل ہے اسنے نذر مانی ہے کہ روزہ رکھے دھوپ مین کھڑا رہے اور کسی سے کلام نہ کرے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی روزہ عبادت تھا اوسکی اجازت دی اور نہ بولنا اور دھوپ مین کھڑا ہونا عبادت نہ تھا اسواسطے منع فرمایا معلوم ہوا کہ غیر مشروع نذر کا ادا کرنا نہ چاہیے

1977 ھ ابْنُ عُمَرَ مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا ثُمَّ لْيَدَعْهَا حَتّٰى تَطْهُرَ ثُمَّ تَحِيْضَ حَيْضَةً اُخْرٰى فَاِذَا طَهُرَتْ فَلْيُطَلِّقْهَا قَبْلَ اَنْ يُجَامِعَهَا اَوْ يُمْسِكْهَا فَاِنَّهَا الْعِدَّةُ الَّتِيْ اَمَرَ اللّٰهُ اَنْ تُطَلَّقَ لَهَا النِّسَاءُ مسلم مین عبداللہ بن عمر رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اوس سے کہدو کہ اپنی جورو سے رجعت کرے یعنی طلاق کو باطل کرکے پھر اوسکو اپنی جورو بناوے پھر اوسکو چھوڑ دے یہانتک کہ حیض سے پاک ہو دے پھر دوسرا حیض اوسکو آوے پھر جب دوسرے حیض سے پاک ہو تو صحبت کرنے سے پہلے چاہے اوسکو طلاق دیوے اور چاہے اوسکو اپنے گھر مین رکھے سو مقرر یہی عدت ہے جسکا خدا نے حکم کیا ہے کہ عورتون کے طلاق مین ملحوظ رکھی جاوے ف عبداللہ بن عمر رضہ سے روایت ہے کہ اونھون نے اپنی جورو کو حیض مین طلاق دی عمر فاروق رضہ نے یہ حال حضرت سے کہا حضرت خفا ہوے پھر یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حیض مین طلاق دینا بشدت مکروہ ہے اسکو فقہ مین طلاق بدعی کہتے ہین سنت یہ ہے کہ جب عورت حیض سے پاک ہو تو بدون صحبت کے اوسکو طلاق دیوے

1978 ق سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ مُرِيْ غُلَامَكِ النَّجَّارَ يَعْمَلْ لِيْ اَعْوَادًا اُكَلِّمُ النَّاسَ عَلَيْهَا بخاری اور مسلم مین سہل بن سعد رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے انصاری عورت سے فرمایا کہ اپنے بڑھئی غلام سے کہدو کہ میرے واسطے لکڑیونکا منبر بناوے کہ اوسپر مین لوگون سے کلام کیا کرون ف ایک انصاری عورت کا رومی غلام بڑھئی کا کام کرتا تھا حضرت نے اوس سے منبر کی فرمایش کی چنانچہ اونسنے بنایا تھا حضرت اوسپر خطبہ پڑھا کرتے تھے اور جب منبر نہ تھا تو زمین پر ستون کو ٹیک دیکر خطبہ پڑھتے تھے حضرت کو اوسمین تکلیف ہوتی تھی ایک صحابی جنکا نام تمیم تھا عرض کی کہ یا حضرت منبر بنوایئے جیسا شام کے ملک مین ہوتا ہے تب حضرت نے منبر بنوایا

1979 م عَائِشَةُ نَاوِلِيْنِي الْخُمْرَةَ مِنَ الْمَسْجِدِ قَالَهُ لَهَا مسلم مین حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے مجھسے فرمایا کہ چٹائی لادو مسجد سے ف گھر مین ایک مکان تھا وہان عورتین نماز پڑھتی تھین اوسکو مسجد فرمایا اس حدیث مین حضرت کی مسجد مراد نہین

اسواسطے کہ حضرت عایشہ اوسوقت حائض تھین اور حائض کو مسجد مین جانا درست نہین اور یا یہ مطلب کہ حائض عورت ہاتھ بڑھا کے مسجد سے اگر کوئی چیز اوٹھالیوے تو درست ہے حائض کو مسجد کے اندر جانا منع ہے

١٩٨٠ قَالَہٗ حِیْنَ اشْتَدَّ وَجَعُہٗ فِیْ مَرَضِہِ الَّذِیْ مَاتَ فِیْہِ اَعْھَدُ اِلَی النَّاسِ لَعَلِّیْ اَعْھَدُ اِلَیْہِمْ وَکَیْتُہُنَّ لِتَخَلُّلَ اَوْکِیَتُہُنَّ مِنْ سَبْعِ قِرَبٍ لَمْ تُحْلَلْ عَلَیَّ ہُرِیْقُوْا سَحْ عَائِشَۃ بخاری مین حضرت عایشہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اونڈیلو میرے اوپر سات مشکین جنکے دہانے نہ کھلے ہون تاکہ مین لوگونکو وصیت کرون یہ حضرت نے اوسوقت فرمایا جبکہ حضرت کو درد کی شدت ہوئی اوس بیماری مین جسمین حضرت کا انتقال ہوا ف حضرت عایشہ رضی سے روایت ہے کہ جب حضرت نے یہ حدیث فرمائی تو ہمنے حضرت کو ایک تغار مین بٹھلایا اور اون مشکون سے پانی ڈالنا شروع کیا یہان تک کہ حضرت نے اشارہ کیا کہ بس پھر حضرت باہر نکلے اور نماز پڑھائی اور خطبہ پڑہا معلوم ہوا کہ حضرت کو بیماری مین گرمی کی کمال شدت تھی یہ زہر کا اثر تھا جو خیبر مین یہودی عورت نے دیا تھا

١٩٨١ ق اَنَسٌ یَسِّرُوْا وَلَا تُعَسِّرُوْا وَسَکِّنُوْا وَلَا تُنَفِّرُوْا بخاری اور مسلم مین انس رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ لوگون سے نرمی اور آسانی کرو اور سختی نہ کرو اور تسکین اور دلاسا دو اور نہ بھڑکاؤ ف یعنی نرمی چاہیے تاکہ لوگ دین سیکھین بدخلقی اور سختی لازم نہین کہ لوگ وحشت کرین ❊

اَلْبَابُ الْعَاشِرُ

یہ دسوان باب ہے اسکے اول مین وہ حدیثین ہین جنکے سر پر لام تاکید ہو

١٩٨٢ عمر لَاُخْرِجَنَّ الْیَہُوْدَ وَالنَّصَارٰی مِنْ جَزِیْرَۃِ الْعَرَبِ حَتّٰی لَا اَدَعَ فِیْہَا اِلَّا مُسْلِمًا مسلم مین عمر فاروق رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مین مقرر نکال دونگا یہود اور انصاری کو عرب کے ٹاپو سے یہان تک کہ سوا مسلمان کے وہان اور کسیکو نہ چھوڑونگا ف عرب مبدا اسلام ہے تو حکمت یہی تھی کہ وہان سوا مسلمانون کے کوئی نرہے چنانچہ فاروق اعظم رضی نے بموجب اس حدیث کے یہود کو خیبر وغیرہ سے نکالا اور شام مین کیا

١٩٨٣ ق سَہْلُ بْنُ سَعْدٍ لَاُعْطِیَنَّ الرَّایَۃَ غَدًا رَجُلًا یَفْتَحُ اللہُ عَلٰی یَدَیْہِ یُحِبُّ اللہَ وَرَسُوْلَہٗ وَیُحِبُّہُ اللہُ وَرَسُوْلُہٗ یَعْنِیْ عَلِیَّہٗ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ قَالَہٗ یَوْمَ خَیْبَرَ بخاری اور مسلم مین سہل بن سعد رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر مین کل علم دونگا اوس مرد کو جسکے ہاتھون پر خدا فتح کریگا وہ خدا اور رسول کو چاہتا ہے اور خدا اور رسول اوسکو چاہتے ہین یعنی علی مرتضی کو یہ حضرت نے جنگ خیبر کے دن فرمایا ف جنگ خیبر مین حضرت نے جب یہ فرمایا تو رات کو اصحاب چرچا کیا کیے کہ دیکھیے یہ دولت کسکو نصیب ہو صبح کیوقت حضرت کی خدمت مین اصحاب حاضر ہوے ہر ایک شخص اسکا امیدوار تھا سو حضرت نے فرمایا کہ علی مرتضی رض کہان ہین لوگون نے کہا کہ یا حضرت اونکی آنکھیں آئی ہین حضرت نے اونکو بلایا اور لب مبارک اونکی آنکھ پر لگائی اوسی وقت صحت ہوگئی پھر حضرت نے اونکو علم دیا خدا نے اونکے ہاتھ پر فتح نصیب کی اس حدیث سے علی مرتضی رض کی بڑی عمدہ فضیلت ثابت ہوئی

١٩٨٤ خ اَبُوْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُعَلّٰی لَاُعَلِّمَنَّکَ سُوْرَۃً ہِیَ اَعْظَمُ السُّوَرِ فِی الْقُرْاٰنِ قَالَہٗ لَہٗ بخاری مین ابو سعید بن معلی رض سے روایت ہے کہ حضرت نے مجھسے فرمایا کہ البتہ مین تجھکو ایک سورت سکھلاؤنگا جو قرآن کی سب سورتون سے بزرگ اور افضل ہے ف مراد سورۂ فاتحہ ہے چنانچہ ساتوین باب مین گذر چکا

۱۹۸۵ م ابوہریرہ لَاَنْ اَقُوْلَ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَحَبُّ اِلَیَّ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَیْہِ الشَّمْسُ مسلم میں ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ سبحان اللہ اور الحمد للہ اور لا الہ الا اللہ کا کہنا میرے نزدیک ساری دنیا سے زیادہ پیارا ہے جسپر آفتاب کی چمک پڑتی ہے

۱۹۸۶ م الزبیر لَاَنْ یَّاْخُذَ اَحَدُکُمْ اَحْبُلَہٗ ثُمَّ یَاْتِیَ الْجَبَلَ فَیَاْتِیَ بِحُزْمَۃٍ مِّنْ حَطَبٍ عَلٰی ظَہْرِہٖ فَیَبِیْعَہَا فَیَکُفَّ اللّٰہُ بِہَا وَجْہَہٗ وَفِیْ رِوَایَۃٍ فَیَسْتَغْنِیَ بِثَمَنِہَا خَیْرٌ لَّہٗ مِنْ اَنْ یَّسْئَلَ النَّاسَ اَعْطَوْہُ اَوْ مَنَعُوْہُ مسلم میں زبیر رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر کوئی اپنی رسیاں لیوے پھر پہاڑ میں جاوے سو اپنی پیٹھ پر لکڑیوں کا گٹھا لاوے پھر اوسکو بیچے تا کہ خدا اوسکے سبب سے اوسکی آبرو رکھے اور دوسری روایت ہے کہ اوسکی قیمت سے اپنا کام چلاوے تو یہ اوسکے حق میں لوگوں کے سوال کرنے سے بہتر ہے اوسکو دیویں یا نہ دیویں ف یعنی لکڑیاں بیچ کھانا سوال سے بہتر ہے اسواسطے کہ سوال میں ایک تو ذلت ہے دوسرے حصول مطلب کا یقین نہیں ہے یا ملے

۱۹۸۷ م ابوہریرہ لَاَنْ یَّجْلِسَ اَحَدُکُمْ عَلٰی جَمْرَۃٍ فَتُحْرِقَ ثِیَابَہٗ فَتَخْلُصَ اِلٰی جِلْدِہٖ خَیْرٌ لَّہٗ مِنْ اَنْ یَّجْلِسَ عَلٰی قَبْرٍ مسلم میں ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ آدمی کا بیٹھنا چنگاری پر کہ اوسکا کپڑا جلا کر کھال کو لگے یہ بہتر ہے اوسکے حق میں قبر پر بیٹھنے سے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قبر پر بیٹھنا یا قبر پر چلنا پھرنا سخت گناہ ہے

۱۹۸۸ م ابوہریرہ و سعد بن ابی وقاص لَاَنْ یَّمْتَلِیَ جَوْفُ اَحَدِکُمْ قَیْحًا حَتّٰی یَرِیَہٗ خَیْرٌ لَّہٗ مِنْ اَنْ یَّمْتَلِیَ شِعْرًا مسلم میں ابوہریرہ اور سعد بن ابی وقاص رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ آدمی کا پیٹ بھرنا پیپ سے یہاں تک کہ اوسکے پھیپھڑے تک پہونچے یہ اوسکے حق میں بہتر ہے اپنے پیٹ کو شعر سے بھرنے سے ف یعنی شعر گوئی یا شعر خوانی کا شغل غالب رکھنا اور قرآن اور علوم شرعی پر کم متوجہ ہونا سخت قبیح ہے اسواسطے کہ اکثر اشعار مدح بیہودہ یا ہجو مذموم اور مبالغہ سے خالی نہیں تو شعر گوئی اور شعر خوانی گویا کذب و افترا پردازی کی ورزش ہے اور پریشان خاطری تو نقد وقت ہے کہ تلاش مضمون تازہ میں شاعروں کو کیا کیا کوئیں جھانکنے پڑتے ہیں لیکن اگر گاہ گاہ شعر سخن سے دل لگاوے مگر اکثر اوقات علوم دین میں صرف کرے تو منع نہیں کیونکہ حضرت نے بھی اشعار گاہ گاہ سنے ہیں لیکن حق مضمون کے

۱۹۸۹ ق ابن عباس لَاَنْ یَّمْنَحَ الرَّجُلُ اَخَاہُ اَرْضَہٗ خَیْرٌ لَّہٗ مِنْ اَنْ یَّاْخُذَ عَلَیْہَا خَرْجًا مَّعْلُوْمًا بخاری اور مسلم میں عبد اللہ ابن عباس رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مفت دینا مرد کا اپنی زمین اپنے بھائی مسلمان کو بہتر ہے اوسکے حق میں اوس سے معین محصول لینے سے ف باب اول میں زمین کے محصول لینے کا مسئلہ مذکور ہو چکا ہے

۱۹۹۰ خ سہل بن سعد لَاَنْ یَّہْدِیَ اللّٰہُ بِکَ رَجُلًا وَّاحِدًا خَیْرٌ لَّکَ مِنْ اَنْ تَکُوْنَ لَکَ حُمْرُ النَّعَمِ بخاری میں سہل بن سعد رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا کا ہدایت کرنا ایک مرد کو تیرے سبب سے تیرے واسطے بہتر ہے تجکو سرخ اونٹ ملنے سے ف عرب کے نزدیک سرخ اونٹ عمدہ مال ہے یعنی تیرے سبب سے اگر ایک آدمی مسلمان ہووے تو یہ دنیا کے مال سے بہتر ہے اسواسطے کہ ثواب کو بقا اور دنیا کو فنا ہے یہ حضرت نے علی مرتضی رضہ سے فرمایا جبکہ اونکو جنگ خیبر میں علمدار کیا

۱۹۹۱ م ابوہریرہ لَتُؤَدُّنَّ الْحُقُوْقُ اِلٰی اَہْلِہَا یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ حَتّٰی یُقَادَ لِلشَّاۃِ الْجَلْحَاءِ مِنَ الشَّاۃِ الْقَرْنَاءِ مسلم میں ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر حقداروں کو حق دلائے جاوینگے قیامت کے دن یہاں تک کہ بدلا لیا جاویگا منڈی بکری کا سینگدار بکری سے ف یعنی ظلم اور حق تلفی ہے

بھر کہ قیامت میں انصاف ہوگا آدمی تو ایک طرف جانوروں کی بھی زیادتی کا عوض ہوگا کہ اگر سینگ دار بکری نے منڈی بکری کو مارا ہوگا تو منڈی کو حکم ہوگا کہ سینگ دار کو مار لیوے

۱۹۹۲ ق ابو سعید لَتَتَّبِعُنَّ سُنَنَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ شِبْرًا بِشِبْرٍ وَذِرَاعًا بِذِرَاعٍ حَتّٰى لَوْ دَخَلُوْا جُحْرَ ضَبٍّ لَتَبِعْتُمُوْهُ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ الْيَهُوْدُ وَالنَّصَارٰى قَالَ فَمَنْ بخاری اور مسلم میں ابو سعید سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ تم چلو گے اگلے لوگوں کی چالوں پر بالشت بھر بالشت بھر اور ہاتھ ہاتھ بھر یہاں تک کہ اگر وے سوسمار کے سوراخ میں گھسے ہونگے تو تم بھی انکی پیروی کرو گے ہمنے کہا یا رسول اللہ کیا یہود اور نصاری کی چال پر چلیں گے حضرت نے فرمایا اگر یہی نہیں تو پھر کون یعنی یہود نصاری سے مراد ہے انہیں کی چال پر چلو گے ف فی الحقیقۃ جیسا حضرت نے فرمایا ویسا ہی ہوا کہ اس امت کی عوام خلقت میں شرک اور بدعت نہایت رائج ہو گئی قبر پرستی اور پیر پرستی اور بداعتقادی علی العموم ظاہر ہے یہود نصاری کے قدم بقدم ہو گئے بلکہ تعزیہ داروں اور پیر پرستوں نے ایسے اختراعات نکالے ہیں کہ یہود اور نصاری کو بھی ہرگز نہیں سوجھے

۱۹۹۳ ق النعمان بن بشیر لَتُسَوُّنَّ صُفُوْفَكُمْ اَوْ لَيُخَالِفَنَّ اللّٰهُ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ بخاری اور مسلم میں نعمان بن بشیر رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ برابر کرو اپنی صفوں کو نہیں تو خدا پھوٹ ڈال دیگا تمہارے دلوں میں ف یعنی جماعت کی صف برابر نہ ہونے کا یہ اثر ہے کہ آپس میں اختلاف پڑ جاویگا اور تکرار ہوگی تو رنج ہوگا

۱۹۹۴ ق ابن مسعود لَلّٰهُ اَفْرَحُ بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ الْمُؤْمِنِ مِنْ رَجُلٍ نَزَلَ فِيْ اَرْضٍ دَوِيَّةٍ مَهْلِكَةٍ مَعَهُ رَاحِلَتُهُ عَلَيْهَا طَعَامُهُ وَشَرَابُهُ فَوَضَعَ رَاْسَهُ فَنَامَ نَوْمَةً فَاسْتَيْقَظَ وَقَدْ ذَهَبَتْ رَاحِلَتُهُ فَطَلَبَهَا حَتّٰى اِذَا اشْتَدَّ عَلَيْهِ الْحَرُّ وَالْعَطَشُ اَوْ مَا شَاءَ اللّٰهُ قَالَ اَرْجِعُ اِلٰى مَكَانِي الَّذِيْ كُنْتُ فِيْهِ فَاَنَامُ حَتّٰى اَمُوْتَ فَوَضَعَ رَاْسَهُ عَلٰى سَاعِدِهِ لِيَمُوْتَ فَاسْتَيْقَظَ فَاِذَا رَاحِلَتُهُ عِنْدَهُ عَلَيْهَا زَادُهُ وَشَرَابُهُ فَاللّٰهُ اَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ الْعَبْدِ الْمُؤْمِنِ مِنْ هٰذَا بِرَاحِلَتِهِ وَزَادِهِ بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن مسعود رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ حق تعالی اپنے ایماندار بندہ کی توبہ کرنے سے اوس مرد سے بھی زیادہ تر فرحت ناک ہوتا ہے جو جنگل میدان ہلاکی کے مکان میں اوترا اور اوسکے ساتھ سواری تھی اوسپر اوسکا کھانا اور پانی تھا سو اوس مرد نے اپنا سر زمین میں رکھا پھر ایک نیند سو کر اس حال میں جاگا کہ اوسکی سواری جاچکی تھی سو اوسنے اوسکی تلاش کی یہاں تک کہ جب اوسپر گرمی اور پیاس وغیرہ کی شدت ہوئی اوسنے کہا اب میں پلٹ چل اوسی جگہ میں جہاں میں تھا سو میں سو رہونگا یہاں تک کہ مر جاؤں سو اوسنے اپنا سر اپنی کلائی پر رکھا تا کہ مر جاوے پھر جاگ پڑا تو کیا دیکھتا ہے کہ اوسکی سواری موجود ہے اوسپر اوسکا زاد راہ اور پانی ہے تو حق تعالی اپنے مومن بندہ کی توبہ کے سبب اس مرد سے بھی زیادہ تر خوش ہوتا ہے جو اپنی سواری اور زاد راہ پاکر خوش ہو گیا ف یعنی مومن کی توبہ سے کمال رضا الہی حاصل ہوتی ہے اسواسطے کہ توبہ سے گناہ مٹ جاتے ہیں بندہ عذاب سے بچ جاتا ہے

۱۹۹۵ خ ابو ہریرۃ لَيَاْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَا يُبَالِي الْمَرْءُ بِمَا اَخَذَ الْمَالَ اَمِنْ حَلَالٍ اَمْ مِنْ حَرَامٍ بخاری میں ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر لوگوں پر ایسا زمانہ آویگا کہ آدمی کچھ پرواہ نکریگا کہ اوسنے کہاں سے مال کر لیا حلال سے یا حرام سے ف یعنی بیدینی رائج ہوگی مال حاصل کرنے میں شدت حرص اور

ضعف ایمان کے سبب سے حلال و حرام کی کچھ تمیز باقی نہ رہیگی خواہ رشوت سے ملے خواہ چوری سے خواہ خرچی خواہ سود خوری خواہ ظلم خواہ دغابازی سے چنانچہ
1996 اس زمانے کا حال ہے کہ جس طرح پاتے ہیں سمیٹتے ہیں گویا موت اور قیامت سے خبر نہیں ھر ابوھریرۃ لیاتین علی الناس زمان لایدری القاتل فی ای شئ قتل
ولا المقتول علی ای شئ قتل کی روایت ہے مسلم میں ابوہریرہ رضی سے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر لوگوں پر ایک زمانہ آویگا کہ نجانیگا قاتل کہ کس بات میں اوسنے
قتل کیا اور نہ مقتول جانیگا کہ کس بات پر مارا گیا ف یعنی ایسا زمانہ بگڑیگا کہ بلا سبب اور بیجہت خونریزی ہوگی ایسا بڑا گناہ لوگونکو آسان معلوم ہوگا
چنانچہ خانہ جنگی اکثر اسی سبب ہو جاتی ہے دہلی اور لکھنؤ کی باتوں میں حسرت آنکھ سے ملاکر تلوار چلتی ہے آدمی کی جان کو چیونٹی برابر بھی نہیں جانتے گویا کہ
1997 انسان کو بنانے میں چونا حق حلال کر ڈالتے ہیں خ ابوسعید لیحجن البیت ولیعتمرن بعد خروج یاجوج وماجوج بخاری میں ابوسعید رضی سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر کعبہ کا حج اور عمرہ ہوا کریگا یاجوج ماجوج نکلنے کے بعد ف معلوم ہوا کہ یاجوج ماجوج کی ہلاکی کے بعد اسلام قائم رہیگا حج اور عمرہ
1998 ادا ہوگا بعضے علما نے کہا ہے کہ انکی ہلاک ہونے کے بعد بیس برس تک آدمیوں کا قیام رہیگا واللہ اعلم ق سھل بن سعد لیدخلن الجنۃ من امتی سبعون
الفا او سبع مائۃ الف الشک من ابی حازم متماسکون اخذ بعضھم بعضا لا یدخل اولھم حتی یدخل آخرھم وجوھھم علی صورۃ القمر لیلۃ البدر
بخاری اور مسلم میں سہل بن سعد رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر بہشت میں داخل ہونگے میری امت سے ستر ہزار یا یوں فرمایا کہ ستر لاکھ یہ شک ابوحازم تابعی کو ہے جو
اس حدیث کا ایک راوی ہے حضرت نے فرمایا وے لوگ بہشت میں جاوینگے ملے ہوے ایک دوسرے کو تھامے ہوے اگلے انکے نہ داخل ہونگے جب تک کہ اونکے پچھلے نہ داخل ہوں یعنی ایک قطار
1999 ہو کر برابر یکبارگی اندر جاوینگے اونکے چہرے چودھویں رات کے چاند کی صورت پر ہونگے ق ابن مسعود لیرفعن الی رجال منکم حتی اذا اھویت لاناولھم اختلجوا
دونی فاقول ای رب اصحابی فیقال انک لا تدری ما احدثوا بعدک بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن مسعود رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میرے سامنے
لائے جاوینگے تم میں سے چند لوگ یہاں تک کہ جب میں انکی طرف جھکونگا کہ حوض کوثر کا پانی اونکو دوں تو وے لوگ میرے پاس سے ہٹا دیے جاوینگے تو میں کہونگا کہ اے میرے رب
یہ تو میرے ساتھی ہیں تو حکم ہوگا تو نہیں جانتا کہ اونھوں نے تیرے بعد کیا بدعتیں نکالیں ف عرب کے چند گروہ مسلم حضرت کے بعد مرتد ہوگئے تھے جنکو صدیق اکبر رضی
2000 نے قتل کیا وہی لوگ اس حدیث میں مراد ہیں خ انس لیصیبن اقواما سفع من النار بذنوب اصابوھا عقوبۃ ثم یدخلھم اللہ الجنۃ بفضل رحمتہ فیقال
لھم الجھنمیون بخاری میں انس رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا چند لوگونکو سوختگی دوزخ کا اثر لگ جاویگا گناہوں کے سبب سے جو اونسے ہوگئے یہ عذاب گناہوں کا ہی کا
بدلا پھر خدا اونکو بہشت میں داخل کریگا اپنی مزید رحمت سے اونکا لقب جہنمی ہوگا ف نوادر الاصول میں روایت ہے کہ وے لوگ جناب الٰہی میں عرض کرینگے کہ
الٰہی جیسے تو نے اپنی کرم سے ہمکو دوزخ سے نکالا ویسے ہی یہ لقب بھی دور کردے تو حق تعالیٰ ایک فرشتے کو بھیجیگا وہ اونکے ماتھوں سے اس لقب کو مٹا دالیگا اس
2001 حدیث سے معلوم ہوا کہ مسلمان ہمیشہ دوزخ میں نہ رہینگے ایمان کی برکت سے آخر کو نجات پاوینگے ھر ابوھریرۃ لینتھین اقوام عن رغبتھم عن آبائھم

عِنْدَ الدُّعَاءِ فِي الصَّلٰوةِ اِلَى السَّمَاءِ اَوْ لَتُخْطَفَنَّ اَبْصَارُهُمْ مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا مقرر باز رہین لوگ اپنی آنکھ اوٹھانے سے نمازمین دعا کے وقت آسمان کی طرف نہین تو انکی نظرین چھین لیجاوینگی ف نماز مین دعا کے وقت آسمان کی طرف آنکھ اوٹھانا درست نہین اسواسطے کہ حق تعالیٰ مکان سے پاک ہے

۲۰۰۲ ق اَبُوْهُرَيْرَةَ لَيَنْتَهِيَنَّ اَقْوَامٌ عَنْ وَدْعِهِمُ الْجُمُعَاتِ اَوْ لَيَخْتِمَنَّ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ ثُمَّ لَيَكُوْنُنَّ مِنَ الْغَافِلِيْنَ مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ضرور باز رہین لوگ جمعہ چھوڑنے سے نہین تو خدا اونکے دلونپر مہر کردیگا پھر بیشک وے غافلون مین ہوجاوینگے ف یعنی جمعہ چھوڑنے کی یہ سزا ہے کہ دل پر غفلت کی مہر ہوجاتی اور جب غفلت ہوئی تو رحمت آلہی سے دور پڑا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جمعہ کی نماز فرض ہے بدون شرعی عذر کے اوسکا ترک کرنا ہرگز درست نہین

۲۰۰۳ ق اَبُوْهُرَيْرَةَ لَيُهِلَّنَّ ابْنُ مَرْيَمَ بِفَجِّ الرَّوْحَاءِ حَاجًّا اَوْ مُعْتَمِرًا اَوْ لَيَثْنِيَنَّهُمَا مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر لبیک کہیگا عیسیٰ بن مریم روحا کی راہ مین خواہ حج کرنے خواہ عمرہ کرنے یا عمرہ اور حج ساتھی کریگا ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قیامت کے قریب جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے اوترینگے تو شریعت محمدی پر عمل کرینگے اور کعبہ کا حج یا عمرہ کرینگے روحا ایک مقام کا نام ہے مدینہ اور مکے کے درمیان

فَصْلٌ فِي اَنْوَاعٍ شَتّٰى

اس فصل مین بہت قسم کی حدیثین ہین

۲۰۰۴ ق اَبُوْهُرَيْرَةَ اٰيَةُ الْمُنَافِقِ ثَلٰثٌ اِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَاِذَا وَعَدَ اَخْلَفَ وَاِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ منافق کی تین نشانیان ہین کہ جب بات کہے تو جھوٹھ بولے اور جب وعدہ کرے تو خلاف کرے اور جب اوسکے پاس امانت رکھی تو چوری کرے

۲۰۰۵ ق اَنَسٌ اِبْنُ اُخْتِ الْقَوْمِ مِنْهُمْ بخاری اور مسلم مین انس رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہر قوم کا بھانجا اوسی قوم مین داخل ہے ف یعنی جب کوئی قریب وارث نہ باقی رہے تو بھانجا اپنے ماموں کا وارث ہے اور ماموں بھانجے کا وارث ہے

۲۰۰۶ ق ابْنُ مَسْعُوْدٍ اِنِّيْ اُوْعَكُ كَمَا يُوْعَكُ رَجُلَانِ مِنْكُمْ قَالَهُ فِيْ مَرَضِهِ حِيْنَ قَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّكَ لَتُوْعَكُ وَعْكًا شَدِيْدًا بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن مسعود رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہان مجکو تپ کی شدت ہوتی ہے جیسے کہ تم مین سے دو مردون کو ہوتی ہے یہ حضرت نے اپنی بیماری مین فرمایا جبکہ عبد اللہ بن مسعود نے کہا کہ یا رسول اللہ آپ کو تپ مین نہایت تڑپ اور سخت بیتابی ہوتی ہے ف یعنی جتنی تکلیف دو مردونکو ہوتی ہے اوتنی مجھپر ہوتی ہے تو زیادہ بیقراری ہوا چاہے حضرت پر زیادہ تکلیف کا یہ سبب ہے کہ تا ثواب زیادہ ہو اسواسطے کہ جتنی تکلیف زیادہ اوتنا ثواب زیادہ

۲۰۰۷ ق اَبُوْهُرَيْرَةَ اُحُدٌ جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ احد ایسا پہاڑ ہے کہ ہمسے محبت رکھتا ہے اور ہم اوس سے محبت رکھتے ہین

۲۰۰۸ ق عَائِشَةُ اَحْيَانًا يَاْتِيْنِيْ مِثْلَ صَلْصَلَةِ الْجَرَسِ وَهُوَ اَشَدُّهُ عَلَيَّ فَيُفْصَمُ عَنِّيْ وَقَدْ وَعَيْتُ مَا قَالَ وَاَحْيَانًا يَتَمَثَّلُ لِيَ الْمَلَكُ رَجُلًا فَيُكَلِّمُنِيْ فَاَعِيْ مَا يَقُوْلُ قَالَهُ حِيْنَ سَاَلَهُ الْحَارِثُ بْنُ هِشَامٍ كَيْفَ يَاْتِيْكَ الْوَحْيُ بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کبھی مجکو وحی آتی ہے جیسے گھنٹے کی جھنکار اور وہ مجھپر نہایت سخت گذرتی ہے پھر موقوف ہوجاتی ہے جبکہ مین یاد کر چکتا ہون اور کبھی میرے پاس فرشتہ مرد کی صورت بنکے آتا ہے سو مجھسے کلام کرتا ہے تو مین یاد کرلیتا ہون جو کہ مجھسے کہتا ہے یہ حضرت نے اوسوقت فرمایا جبکہ حارث بن ہشام نے حضرت سے پوچھا کہ آپکو وحی کسطرح آتی ہے

۲۰۰۹ ف بخاری مین حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہے کہ مین نے حضرت کو دیکھا کہ کڑاکے جاڑے مین وحی آتی حضرت کی پیشانی سی پسینا چھوٹ نکلتا تھا ۵ ابن مسعود اِذْنُكَ عَلَيَّ أَنْ تُرْفَعَ الْحِجَابُ وَتَسْتَمِعَ سِوَادِي حَتّٰى أَنْهَاكَ قَالَهُ لَهُ م مسلم مین عبداللہ بن مسعود رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تجکو اجازت میرے پاس آنے کی یہی ہے کہ تو پردہ اوٹھاوے اور میرے بھید کی بات سنے جب تک کہ مین تجکو منع نہ کرون یہ حضرت نے عبداللہ بن مسعود سے فرمایا ف عبداللہ بن مسعود حضرت کے خادم تھے جب قرآن مین یہ حکم ہوا کہ حضرت کے گھر مین لوگ بلا اجازت نہ آوین تب حضرت نے عبداللہ سے یہ حدیث فرمائی یعنی تجکو بار بار اجازت مانگنے کی حاجت نہین کہ کام خدمت مین ہر بار ہوگا تیرا اندر آنا اور میرا منع نکرنا یہی دلیل ہے اجازت کی اور جبکہ مین تجکو منع کرون اوس وقت آنا درست نہین ۵

۲۰۱۰ ح ابو ایوب اَرِبٌ مَالَهُ تَعْبُدُ اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا وَتُقِيمُ الصَّلٰوةَ وَتُؤْتِي الزَّكٰوةَ وَتَصِلُ الرَّحِمَ دَعِ النَّاقَةَ قَالَهُ لِأَعْرَابِيٍّ أَخَذَ بِخِطَامِ نَاقَتِهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ دُلَّنِي عَلٰى عَمَلٍ يُدْنِينِي مِنَ الْجَنَّةِ وَيُبَاعِدُنِي مِنَ النَّارِ صرف بخاری مین ابو ایوب رضہ سے آتی روایت ہی کہ حضرت نے جنگلی آدمی کو فرمایا کہ نامراد ہو جیو کیا اسکو ہوا ہے اور بخاری اور مسلم دونون مین متفق یون روایت ہے کہ تو عبادت کرے خدا کی اور اوسکے ساتھ کسیکو شریک نکرے اور نماز کو قائم کرے اور زکوٰۃ دیوے اور برادری کا حق ادا کرے چھوڑ دے میری اونٹنی کو یہ حضرت نے اوس جنگلی آدمی سے فرمایا جسنے حضرت کی اونٹنی کی مہار پکڑ کر کہا کہ یا رسول اللہ مجکو وہ عمل تبلائیے جو بہشت سے مجکو قریب کر دیوے اور دوزخ سے مجکو دور ڈالے ف حضرت کو اوسکے سوال سے تعجب آیا کہ احکام اسلام کے ظاہر ہو چکے صریح بات کو اس قدر کیون پوچھتا ہے پھر فرمایا کہ توحید اور نماز اور زکوٰۃ اور برادری پروری سے بہشت کا قرب اور دوزخ سے دوری حاصل ہوتی ہے ۵

۲۰۱۱ ابو ہریرۃ أَسْلَمُ سَالَمَهَا اللّٰهُ وَغِفَارُ غَفَرَ اللّٰهُ لَهَا أَمَا إِنِّي لَمْ أَقُلْهَا وَلٰكِنِ اللّٰهُ قَالَهَا وَفِي رِوَايَةِ خُفَافِ بْنِ إِيمَاءٍ غِفَارُ غَفَرَ اللّٰهُ لَهَا وَأَسْلَمُ سَالَمَهَا اللّٰهُ وَعُصَيَّةُ عَصَتِ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ اللّٰهُمَّ الْعَنْ بَنِي لِحْيَانَ وَالْعَنْ رِعْلًا وَذَكْوَانَ مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اسلم سے خدا راضی ہوا اور غفار کو خدا نے بخشا خبردار ہو کہ مین نے یہ کلام نہین کہا ولیکن خدا نے یہ کہا ہے یعنی بحکم خدا مین نے یہ کہا اور خفاف بن ایما کی روایت مین یون ہے کہ غفار کو خدا نے بخشا اور اسلم سے خدا راضی ہوا اور عصیہ نے خدا اور رسول کی نافرمانی کی الٰہی لعنت کر بنی لحیان پر اور لعنت کر رعل اور ذکوان پر ف اسلم اور غفار دو قوم تھے بڑی ایمان لائے حضرت نے اونکی واسطے بشارت اور دعا کی اور عصیہ اور بنی لحیان اور رعل اور ذکوان چار قوم تھے اونھون نے حضرت کے اصحاب کو دغا سے قتل کیا اسواسطے حضرت نے اونکو بد دعا دی ۵

۲۰۱۲ ابو ہریرۃ أَكْلُ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ حَرَامٌ م مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ سب کچلی دانت والے درندے جانورون کا کھانا حرام ہے ف یعنی جس جانور کے نوکدار دانت ہون اور وہ درندہ بھی ہو یعنی دوسرے جانور کو چیر پھاڑ کے کھاتا ہو سو حرام ہے جیسے شیر اور چیتا اور بھیڑیا اور کتا اور بلی اور لومڑی اور گیدڑ وغیرہ اور یہی مذہب ہے امام اعظم اور امام شافعی اور امام احمد کا لیکن امام مالک رح کے مذہب مین دو روایتین ہین ایک حرمت کی دوسری کراہت کی اور جسکے نوکدار دانت ہون لیکن درندہ نہو جیسے اونٹ سو حلال ہے ۵

۲۰۱۳ عبد اللہ بن زمعۃ عَلَامَ يَجْلِدُ أَحَدُكُمُ امْرَأَتَهُ جَلْدَ الْعَبْدِ وَلَعَلَّهُ يُضَاجِعُهَا مِنْ آخِرِ يَوْمِهَا

مسلم میں عبد اللہ بن زمعہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی شخص اپنی جورو کو غلام کی طرح کب تلک اور کس واسطے کوڑے مارے گا اور شاید کہ وہی شخص اوسی دن کے
اخیر میں اوسکو اپنے پاس سلا ویگا ف یعنی شرعاً اور عقلاً مناسب نہیں کہ جسکو اپنے پاس لٹاوے اوسکو ایسی سخت مار مارے صبح کو مارنا اور شام کو پاس لٹانا
آدمیت سے بعید ہے ۲۰۱۴ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ زَمْعَۃَ اَلَامَ یَضْحَكُ اَحَدُكُمْ مِمَّا یَفْعَلُ مسلم میں عبد اللہ بن زمعہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اوس کام سے کب تک ہنسیگا
آدمی جس بات کو خود کرتا ہے ف ایک شخص سے گوز ہو گیا دوسرا ہنسا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی جو خود کیجیے اوس پر کیا ہنسے معلوم ہوا کہ گوز پر ہنسنا
درست نہیں کیونکہ بے ادبی ہے اور دوسرے کو شرمندگی ہے ۲۰۱۵ اَبُو حُمَیْدٍ السَّاعِدِیُّ اَلَا خَمَّرْتَہٗ وَلَوْ اَنْ تَعْرُضَ عَلَیْہِ عُوْدًا قَالَہٗ لَہٗ حِیْنَ اَتَاہُ بِقَدَحٍ مِّنْ لَّبَنٍ
مسلم میں ابو حمید رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تو نے اوسکو کیوں نہ ڈھانک دیا اگرچہ اوس پر ایک آڑی لکڑی ہی رکھ دیتا یہ حضرت نے ابو حمید سے فرمایا جبکہ وہ
حضرت پاس دودھ کا پیالا لایا ف حضرت نے یہ ادب سکھلایا کہ برتن کو ڈھانک رکھنا چاہیے تا کہ کوئی چیز اوس میں نہ گرے اگرچہ کچھ نہ ملے تو اوس پر لکڑی کو رکھ
دیوے ۲۰۱۶ ق اَبُو ھُرَیْرَۃَ اُمَّتِیْ الْغُرُّ الْمُحَجَّلُوْنَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ مِنْ اٰثَارِ الْوُضُوْءِ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میری امت کے مونہہ اور ہاتھ پاؤں
روشن ہونگے قیامت کے دن وضو کے اثر سے ف یعنی جس جس مقام پر وضو کا پانی لگتا ہے سو قیامت میں روشن ہو جاویگا ۲۰۱۷ ق اَلْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ اَنْتَ اَخُوْنَا وَ
مَوْلَانَا قَالَہٗ لِزَیْدِ بْنِ حَارِثَۃَ بخاری اور مسلم میں براء بن عازب رض سے روایت ہے کہ حضرت نے زید بن حارثہ سے فرمایا کہ تو ہمارا بھائی اور ہمارا
آزاد کردہ ہے ۲۰۱۸ ق عُرْوَۃُ بْنُ الزُّبَیْرِ اَنْتَ اَخِیْ فِیْ دِیْنِ اللّٰہِ وَکِتَابِہٖ وَھِیَ لِیْ حَلَالٌ قَالَہٗ لِاَبِیْ بَکْرٍ لَمَّا خَطَبَ عَائِشَۃَ فَقَالَ لَہٗ اَبُوْ بَکْرٍ اِنَّمَا اَنَا اَخُوْکَ
کَذَا وَقَعَ مُرْسَلًا وَھُوَ فِیْ حَدِیْثِ عَائِشَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ بخاری میں عروہ بن زبیر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تو میرا بھائی ہے خدا کے دین اور
خدا کی کتاب میں اور وہ یعنی عائشہ مجھکو حلال ہے یہ حضرت نے ابی بکر صدیق رض سے فرمایا جبکہ اپنے ساتھ حضرت عائشہ رض کے نکاح کا پیغام دیا تو ابی بکر صدیق
رض نے کہا کہ یا حضرت میں تو آپکا بھائی ہوں حدیث اسیطرح مرسل آئی ہے یعنی عروہ تابعی نے صحابی کا نام نہیں ذکر کیا اور حقیقت میں حدیث حضرت
عائشہ رض کی روایت سے ہے وہ حضرت سے نقل کرتی ہیں ف ابی بکر صدیق نے حضرت عائشہ کی منگنی کیوقت یہ عذر کیا کہ حضرت مجھکو بھائی فرمایا کرتے
ہیں سو بھائی کی بیٹی سے نکاح کیونکر درست ہوگا حضرت نے جواب دیا کہ ہمارا اور تیرا دینی برادری ہے اوس سے حرمت نہیں ثابت ہوتی حرمت کا سبب
تو نسبی برادری ہے ۲۰۱۹ ق جَابِرٌ اَنْتُمُ الْیَوْمَ خَیْرُ اَھْلِ الْاَرْضِ قَالَہٗ یَوْمَ الْحُدَیْبِیَۃِ وَکَانُوْا اَلْفًا وَاَرْبَعَ مِائَۃٍ بخاری اور مسلم میں جابر رض سے روایت ہے کہ
حضرت نے فرمایا کہ تم آج افضل ہو تمام اہل زمین سے یہ حضرت نے جنگ حدیبیہ کے دن فرمایا اور اوس دن اصحاب ایک ہزار چار سو تھے ف اون ہزار اصحاب نے موت
پر بیعت کی تھی یعنی میدان میں ٹکڑے ہو جاوینگے مگر قدم نہ ہٹاوینگے تب حضرت نے اونکو یہ بشارت دی اور بعضی روایت میں آیا ہے کہ پندرہ سو صحابی
تھے ۲۰۲۰ ق اَنَسٌ اَنْتَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ بخاری اور مسلم میں انس رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تو اونکے ساتھ ہوگا جنسے تو محبت رکھتا ہے ف انس رض سے

روایت ہے کہ ایک مرد نے پوچھا کہ یا رسول اللہ قیامت کب ہوگی حضرت نے فرمایا کہ تو نے قیامت کا کیا سامان کیا ہے جو پوچھتا ہے اس نے کہا کچھ سامان نہیں نہ زیادہ نماز ہے نہ روزہ لیکن میں خدا اور اسکے رسول سے محبت رکھتا ہوں تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی قیامت میں تو محبت کے سبب سے ہمارے ساتھ ہوگا اس حدیث کے راوی یعنی انس یوں کہا کرتے تھے کہ قیامت میں میرا وسیلہ حضرت کی محبت اور صدیق رض اور فاروق رض کی محبت ہے معلوم ہوا کہ انبیا اور اولیا کی صادق محبت نجات کا عمدہ وسیلہ ہے اور یہ بھی اس حدیث سے ثابت ہوا کہ کفار اور فجار کی محبت شقاوت کی علامت ہے اسواسطے کہ ہر شخص کا حشر اپنے دوست کے ساتھ ہوگا

۲۰۲۱ اَلْبَرَاءُ ابْنِ عَازِبٍ اَنْتَ مِنِّيْ وَاَنَا مِنْكَ قَالَهٗ لِعَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بخاری اور مسلم میں براء بن عازب رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا علی مرتضیٰ رض کو کہ تو میرا ہے میں تیرا ہوں ف یعنی کمال اتحاد ور یگانگی ہے اس حدیث سے کمال قرب رفضیات مرتضوی ثابت ہوئی

۲۰۲۲ اَنَسٌ اَنْتِ هِيَهْ لَقَدْ كَبِرْتِ لَا كَبِرَتْ سِنُّكِ قَالَهٗ لِيَتِيْمَةٍ كَانَتْ عِنْدَ اُمِّ سُلَيْمٍ اُمِّ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ مسلم میں انس رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تو وہی ہے البتہ تو بڑی ہو گئی تو عمر بڑا نہ ہو جیو یہ حضرت نے اوس یتیم لڑکی سے فرمایا جو ام سلیم انس کی ماں کے پاس رہتی تھی ف یہ حضرت نے خوش طبعی سے فرمایا بد دعا دینا منظور نہ تھا چنانچہ اسکا مفصل بیان پانچویں باب میں ہو چکا ہے

۲۰۲۳ اِبْنُ مَسْعُوْدٍ اَوَّلُ مَا يُقْضٰى بَيْنَ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِي الدِّمَاءِ مسلم میں عبد اللہ بن مسعود رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اول فیصلہ آدمیوں کے درمیان قیامت کے دن خونوں میں ہوگا ف معلوم ہوا کہ ناحق خون کرنا خدا کو نہایت ناپسند ہے اور ایسا سخت گناہ ہے کہ قیامت میں خونریزی کے مقدمات جمع ہو کر فیصلہ ہونگے عبادات میں اول نماز سے سوال ہوگا اور معاملات میں خونکا فیصلہ ہوگا

۲۰۲۴ اَبُوْ سَعِيْدٍ اَوَّهْ عَيْنُ الرِّبٰوا لَا تَفْعَلْ وَلٰكِنْ اِذَا اَرَدْتَ اَنْ تَشْتَرِيَ التَّمْرَ فَبِعْهُ بِبَيْعٍ اٰخَرَ ثُمَّ اشْتَرِ بِهٖ قَالَهٗ لِبِلَالٍ حِيْنَ جَاءَهٗ بِتَمْرٍ بَرْنِيٍّ وَقَالَ كَانَ عِنْدَنَا تَمْرٌ رَدِيٌّ فَبِعْتُ مِنْهُ صَاعَيْنِ بِصَاعٍ لِنُطْعِمَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَفِيْ رِوَايَةِ الْبُخَارِيِّ اَوَّهْ اَوَّهْ مَرَّتَيْنِ

بخاری و مسلم میں ابو سعید رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ واہ یہ عین سود ہے ایسا نکیا کرو لیکن جبکہ تو عمدہ خرما خرید کرنا چاہے تو ناکارہ خرمے کو بیع دوسری بیع سے بیچ اوسکی قیمت سے عمدہ خرما مول لے یہ حضرت نے بلال رض سے فرمایا جبکہ وہ حضرت پاس عمدہ قسم کا خرما لائے جسکو عرب برنی کہتے ہیں بلال رض نے کہا کہ ہمارے پاس ناکارہ خرمے تھے سو میں نے دو صاع ایک صاع سے بیچے حضرت کے کھانے کیواسطے اور بخاری کی روایت میں یوں ہے کہ حضرت نے دو بار واہ واہ فرمایا ف یعنی ایک جنس کو زیادہ ورکم کر کے بیچنا اور بدلنا اسکا نام سود ہے بلکہ ناکاری چیز کو عمدہ چیز سے بدلا چاہے تو اوسکی تدبیر یہ ہے کہ ناکاری کو بیچ ڈالے اوسکی قیمت سے عمدہ چیز کو مول لیو کہ یہ علاج نہیں ہے اسواسطے کہ جنس بدل گئی اس صورت میں زیادتی کمی کا کچھ مضائقہ نہیں

۲۰۲۵ نُبَيْشَةُ الْهُذَلِيُّ اَيَّامُ التَّشْرِيْقِ اَيَّامُ اَكْلٍ وَشُرْبٍ وَذِكْرِ اللّٰهِ مسلم میں نبیشہ رض سے روایت ہے کہ ایام تشریق کھانے پینے اور یاد الٰہی کے دن ہیں ف عید قربانی کے بعد تین دن یعنی گیارھویں بارھویں تیرھویں کو ایام تشریق کہتے ہیں یعنی کھانے پینے کے دن ہیں ان تینوں روزہ رکھنا درست نہیں سال میں پانچ دن روزہ رکھنا حرام ہے عید الفطر اور عید اضحی اور ایام تشریق تین

٢٠٢٦ ق عائشۃ این انا غدًا این انا غدًا قالہ فی مرضہ الذی توفی فیہ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مین کل کہان ہونگا مین کل کہان ہونگا یہ حضرت نے اوس بیماری مین فرمایا جس مین انتقال ہوا ف حضرت کا دستور تہا کہ ایک ایک دن سب بیبیون کے گہر رہتے تہے لیکن حضرت عائشہ کو سب سے زیادہ چاہتے تہے جب مرض الموت مین بیمار ہوے تب بے چینیت فرمائی یعنی کل کس بی بی کی باری ہوگی اس کلام سے بیبیان سمجہین کہ حضرت کا دل یہی چاہتا ہے کہ حضرت عائشہ کے گہر مین رہین سب نے خوشی سے اجازت دی کہ آپ عائشہ کے گہر مین رہین اپنی باری معاف کی حضرت نہایت خوش ہو گئے پہر وہین رہے اور وہین انتقال کیا اور وہین دفن ہوے اس حدیث سے بڑی فضیلت حضرت عائشہ کی ثابت ہوئی

٢٠٢٧ ھ ابو قتادۃ بؤس ابن سمیۃ تقتلک فئۃ باغیۃ مسلم مین ابو قتادہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ای سمیہ کے بیٹے (بحذف حرف ندا ۱۲) تجکو بڑی سختی ہو یعنی تجکو باغی گروہ قتل کریگا ف عمار کی ماکا نام سمیہ تہا عمار علی مرتضی رض کے رفیق تہے جب معاویہ اور علی مرتضی رض سے لڑائی ہوئی تب عمار شہید ہوے اس حدیث سے ثابت ہوا کہ امام حق علی مرتضی رض تہے اور معاویہ کا لشکر باغی تہا

٢٠٢٨ ھ ابن مسعود بحسب المؤمن من الكذب ان يحدث بكل ما سمع مسلم مین عبد اللہ بن مسعود رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ایماندار کو اتنا جہوٹ کفایت کرتا ہے کہ جو بات سنے اوسکو کہنے لگے ف یعنی جہوٹہ صرف اسی چیز کا نام نہین کہ اپنی طرف سے بات بناوے اور جہوٹہ باندہے بلکہ یہ بہی جہوٹہ مین داخل ہے کہ جو خبر سنے بدون تحقیق کیے اوسکو کہنے لگے اسواسطے کہ اکثر اخبار جہوٹہ مشہور ہو جاتے ہین تو مومن عاقل کو اوسکی تحقیق لازم ہے بے تحقیق کسی بات کو زبان سے نہ نکالے اسیواسطے علماء اہل حدیث نے حدیث کی تحقیق مین بڑی محنت کی ہے اور خوب چہانٹ چہانٹ کر صحیح حدیث کو ضعیف اور موضوع سے جدا کر دیا حق تعالی اونکے درجے بلند کرے تو عاقل مسلمان کو لازم ہے کہ جو کسی سے حدیث سنے یا کسی کتاب مین دیکہے تو اوسکو نہ بیان کرے جب تک کہ علم حدیث کی معتبر کتابون مین اوسکی سند نہ پاوے

٢٠٢٩ ق انس بخ ذلك مال رابح ذلك مال رابح وقد سمعت ما قلت وانی اری ان تجعلها فی الاقربین قالہ لابی طلحۃ بخاری اور مسلم مین انس رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ شاباش یہ مال تو فائدہ دینے والا ہے شاباش یہ مال تو فائدہ دینے والا اور مین نے سنا جو تو نے کہا اور مجکو یہ بہتر معلوم ہوتا ہے کہ تو اوسکو اپنے قرابت والون مین تقسیم کر دے یہ حضرت نے ابو طلحہ سے فرمایا ف قرآن مین جب اس مضمون کی آیت اوتری کہ نیکوکاری نہ حاصل کر سکوگے جبتک اپنی پسندیدہ اور محبوب مال کو راہ خدا مین نہ خرچ کروگے تو ابو طلحہ انصاری نے کہا کہ خدا یون فرماتا ہے اور میرے سب قسم کے مال سے مجکو وہ باغ بہت پیارا ہے جسکا بیرحاء نام ہے اوسکو مین نے خدا کی راہ مین دیا سو حضرت اوسکو جہان جی چاہے خرچ کیجیے اور جسکو مناسب دیکہیے اوسکو دیجیے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی حضرت نہایت خوش ہوے اونکی تعریف کی اور اوس باغ کو ابو طلحہ کے رشتہ دارونکو دلایا معلوم ہوا کہ خیرات دینے مین غیرونکی نسبت برادری کے لوگ مقدم ہین یہ باغ مدینے مین بہت عمدہ تہا حضرت کی مسجد کے سامنے تہا اوسکا پانی نہایت شیرین تہا حضرت اکثر اوسمین تشریف لیجاتے تہے اور اوسکا پانی پیتے تہے ایمان کامل کی یہی علامت ہے کہ اپنی نہایت پیاری چیز کو راہ خدا مین نثار کرے

٢٠٣٠ ھ جابر بلی فجدی نخلك فانك عسی ان تصدقی او تفعلی معروفا قالہ لخالۃ جابر وقد طلقت وارادت ان تجد نخلها فزجرها رجل ان تخرج مسلم مین جابر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کیون نہین تو توڑ لے اپنی کہجورونکو شاید کہ تو خیرات کرے یا اور کوئی نیک بات کرے یہ حضرت نے

جابر کی خالہ سے فرمایا اور اوسکو طلاق ملا تھا اسواسطے چاہا کہ اپنی کھجوروں کو توڑے حضرت سے تو فرمایا تو ایک ضرورت سے باہر نکلی ہو ف اور اتفاق امام شافعی کا یہی مذہب ہے کہ عورت کو بضرورت

۲۰۳۱ عدت میں گھر سے باہر نکلنا درست ہے م عَائِشَةُ بَيْتٌ لَا تَمْرَ فِيهِ جِيَاعٌ اَهْلُهُ مسلم میں حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جس گھر میں خرما نہیں اوسکے

۲۰۳۲ لوگ بھوکھے ہیں اونکو آسودگی نہیں ف اسواسطے یہ حضرت نے اہل مدینہ کے حق میں فرمایا کہ اونکی غذا اکثر خرما تھا م جَابِرٌ بَيْنَ الْعَبْدِ وَبَيْنَ الْكُفْرِ تَرْكُ الصَّلٰوةِ

مسلم میں جابر رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بندے اور کفر کے درمیان نماز ترک کرنے سے کچھ فرق باقی نہیں ہے ف یعنی ایمان کی علامت نماز ہے جب آدمی نے عمداً

نماز چھوڑی تو کفر میں اوس میں کچھ فاصلہ نرہا کافر ہوگیا اور یہی مذہب ہے امام احمد اور اسحق اور عبداللہ بن مبارک کا اور امام مالک اور شافعی کے مذہب میں کافر

نہیں ہے لیکن واجب القتل ہوگیا اور زہری اور امام اعظم کے مذہب میں عمداً ترک نماز سے نہ کافر ہے نہ واجب القتل ہاں جبتک کہ نماز نہ پڑہے اوسکو مارنا اور قید کرنا

چاہیے تو امام اعظم کے نزدیک اس حدیث کا یہ مطلب ہے کہ اگر انکار سے نماز ترک کرے تو کافر ہے ہر صورت ترک نماز کفر ہے یا مشابہ کفر کے ہے مسلمان کو لازم ہے کہ اسکو آسان

۲۰۳۳ نہ سمجھے فرصت کو غنیمت جانکے جلد توبہ کرے اور نماز پر مستعد ہو جاوے م عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُغَفَّلٍ بَيْنَ كُلِّ اَذَانَيْنِ صَلٰوةٌ بَيْنَ كُلِّ اَذَانَيْنِ صَلٰوةٌ قَالَ فِي الثَّالِثَةِ لِمَنْ شَاءَ

مسلم میں عبداللہ بن مغفل رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا ہر اذان اور اقامت کے درمیان نماز ہے ہر اذان اور اقامت کے درمیان نماز ہے پھر حضرت نے تیسری بار فرمایا کہ

۲۰۳۴ جو چاہے سو پڑہے یعنی واجب نہیں ق عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ تِلْكَ الرَّوْضَةُ رَوْضَةُ الْاِسْلَامِ وَذٰلِكَ الْعَمُوْدُ عَمُوْدُ الْاِسْلَامِ وَتِلْكَ الْعُرْوَةُ الْعُرْوَةُ الْوُثْقٰى وَاَنْتَ عَلَى الْاِسْلَامِ

حَتّٰى تَمُوْتَ قَالَهُ لَهُ حِيْنَ قَصَّ رُؤْيَاهُ عَلَيْهِ بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن سلام رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا وہ باغ تو اسلام کا

باغ ہے اور وہ ستون اسلام کا ستون ہے اور وہ حلقہ مضبوط حلقہ دین کا ہے اور تو اسلام پر قائم رہیگا مرتے دم تک حضرت نے عبداللہ بن سلام سے فرمایا جبکہ اونھوں نے

اپنا خواب حضرت سے بیان کیا ف خواب میں باغ اور ستون اور حلقہ دیکھا تھا حضرت نے اوسکی تعبیر کہی چنانچہ اسکا مفصل بیان حرف تا میں باب میں ہو چکا

۲۰۳۵ ق اَلْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ تِلْكَ الْمَلٰئِكَةُ كَانَتْ تَسْتَمِعُ لَكَ وَلَوْ قَرَأْتَ لَاَصْبَحَتْ يَرَاهَا النَّاسُ مَا تَسْتَتِرُ مِنْهُمْ قَالَهُ لِاُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ حِيْنَ قَرَأَ سُوْرَةَ

الْكَهْفِ بِاللَّيْلِ وَعِنْدَهُ فَرَسٌ مَرْبُوْطٌ بِشَطَنَيْنِ فَتَغَشَّتْهُ سَحَابَةٌ فَجَعَلَتْ تَدْنُوْ وَتَدْنُوْ وَجَعَلَ فَرَسُهُ يَنْفِرُ مِنْهَا بخاری اور مسلم میں براء بن عازب رضہ

سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ وہ فرشتے تھے تیرا قرآن پڑہنا سنتے تھے اور اگر تو پڑھے جاتا تو فجر کو لوگ فرشتوں کو دیکھتے فرشتے اونسے نہ چھپتے یہ حضرت نے اسید بن حضیر

سے فرمایا جبکہ وہ سورہ کہف پڑہتے تھے اور اونکے پاس گھوڑا دو رسیوں میں بندھا تھا تو ایک بدلی نے آکر چھپا لیا اور اوس میں چراغ روشن تھے تو میدہ بدلی

قریب ہوتی جاتی تھی اور اونکا گھوڑا اوس سے بھڑکتا تھا ف بخاری میں پورا قصہ یوں ہے کہ اسید بن حضیر کا لڑکا اونکے پاس سوتا تھا گھوڑے کی بھڑک سے ڈرے

کہ کہیں لڑکا نہ کچل جاوے قرآن پڑہنا موقوف کیا بدلی بھی غائب ہوگئی صبح کو یہ حال حضرت سے عرض کیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ قرآن کے سننے کو

۲۰۳۶ فرشتے حاضر ہوتے ہیں ہر کسیکو نظر نہیں آتے م عَائِشَةُ تِلْكَ الْكَلِمَةُ الْحَقُّ يَخْطَفُهَا الْجِنِّيُّ فَيَقْذِفُهَا فِيْ اُذُنِ وَلِيِّهِ فَيَزِيْدُ فِيْهَا مِائَةَ كِذْبَةٍ قَالَهُ لَهَا حِيْنَ قَالَتْ

اِنَّ الْكُهَّانَ كَانُوْا يُحَدِّثُوْنَنَا بِالشَّيْءِ فَنَجِدُهٗ حَقًّا مسلم مین حضرت عایشہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اس سچ بات کو فرشتون سے جن لیجاتا ہی سو اوسکو
اپنے دوست کے کان مین ڈال دیتا ہی تو وہ اوسمین او سو جھوٹ زیادہ کرتا ہی یہ حضرت نے حضرت عایشہ رضی سے کہا جبکہ اونھون نے کہا کہ کاہن لوگ ہمکو کسی چیز کی خبر دیتے تھے
تو اوسکو ہم سچ پاتے تھے ف عرب مین چند لوگ تھے جنون سے راہ کھلی تھے اونسے دریافت کر کے آیندہ خبرین لوگونکو بتلاتے تھے دین اسلام مین حکم ہوا کہ سوا خدا کے غیب
کوئی نہین جانتا کاہن جھوٹے اور بے حقیقت ہین اونکے حال دریافت کرنا درست نہین حضرت عایشہ نے پوچھا کہ حضرت اگر کاہن جھوٹے ہین تو اسکا کیا سبب ہے کہ اونکی
بات سچ بھی ہوتی تھی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی جو اس عالم مین ہوتا ہے اوسکا حکم فرشتونکو ہوتا ہی فرشتے اول آسمان پر آپسمین اوسکی گفتگو کرتے ہین شیطان اور
جن یہان چلکر سن آتے ہین اور اپنے لوگونکو یعنی دوستونکو بتلاتے ہین وے لوگ ایک سچ کے ساتھ سو جھوٹ ملاکر لوگون سے کہتے ہین یہی ایک بات تو سچ ہوتی ہی اور باقی سب باتین
نادان لوگ اوسی ایک سچ بات کو دلیل پکڑکے معتقد ہوتے ہین اور اونکی اکثر جھوٹھی باتونکو اپنی نادانی اور حماقت سے یاد نہین رکھتے هـ ابن مسعود ذٰلِكَ مَحْضُ الْاِيْمَانِ
یعنی الوسوسة قَالَهٗ حِيْنَ سُئِلَ عَنْهَا وَهِيَ مَا يَجِدُ الْاِنْسَانُ فِيْ نَفْسِهٖ مَا يَتَعَاظَمُ اَنْ يَّتَكَلَّمَ وَيُرْوٰى ذٰلِكَ صَرِيْحُ الْاِيْمَانِ رَوَاهُ
اَبُوْهُرَيْرَةَ تفرد به مسلم اَيْضًا مسلم مین عبد الله بن مسعود رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اس وسوسہ کو بد جاننا تو محض ایمان ہے یہ حضرت نے اوسوقت فرمایا
جبکہ وسوسے کا حضرت سے سوال ہوا وسوسہ اوسکو کہتے ہین جسکا خیال آدمی اپنے دلمین پاتا اور اوسکے کہنے کو برا جانتا ہو اور دوسری روایت ابو ہریرہ رضی یون ہے
کہ تو صریح ایمان ہے اس حدیث کو بھی صرف مسلم نے روایت کیا ف مشکوٰۃ مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ چند اصحاب نے حضرت پاس آکر پوچھا کہ یا حضرت ہمارے
دلونمین نہایت برے برے خیال آتے ہین کہ ہم اونکو زبان پر لانا برا گناہ جانتے ہین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی برے خیال کو برا جاننا اور زبان پر نہ لانا ایمانکی
نشانی ہی اگر دل مین ایمان نہوتا تو کون روکتا اور مطلب نہین کہ بری خیالات آنا صریح ایمان ہے چنانچہ ابو داؤد مین عبد الله بن عباس رضی سے روایت ہے کہ
ایک مرد نے حضرت سے کہا کہ میرے دلمین بعضا ایسا برا خیال آتا ہی کہ اگر مین جلکے کوئلا ہو جاؤن تو بھی زبان پر نہ نکالون حضرت نے فرمایا شکر خدا کو جسنے شیطان کا کام
وسوسے ہی پر رکھا یعنی شیطان کا قدرت ہے تو شرک اور بت پرستی کروا تا ہی لیکن مومن پر سوا بری خیال کے اوسکا کچھ زور نہین چلتا وسوسے کا علاج یہ ہے کہ اوسکی طرف
دھیان نکرے اور التجا کرے پناہ مانگے لاحول پڑھے اور لا اله الا الله کی کثرت کرے کہ اکسیر ہے هـ رافع بن خدیج ثَمَنُ الْكَلْبِ خَبِيْثٌ وَمَهْرُ الْبَغِيِّ
خَبِيْثٌ وَكَسْبُ الْحَجَّامِ خَبِيْثٌ مسلم مین رافع بن خدیج رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قیمت کتے کی حرام ہے اور خرچی حرام ہے یعنی جو رنڈی کی حرام ہے اور پچھنے لگانے والے کا
کسب پلید ہے ف امام شافعی کے نزدیک بموجب اس حدیث کے کتے کی قیمت حلال نہین اور امام اعظم کے نزدیک حلال ہے تو اونکے نزدیک حدیث کا یہ مطلب ہے کہ اگر کتا
شکاری اور حفاظت کے واسطے نہو تو اوسکی قیمت حرام ہے اور خرچی بالاتفاق حرام ہے اور پچھنے لگانے کا کسب بموجب اس حدیث کے امام احمد کے نزدیک حرام ہے اور
اماموں کے نزدیک حرام نہین مکروہ ہے کہ نجاست سے خالی نہین هـ انس مَنْ وَلَدَ لَهٗ ثَلَاثَةٌ ... اَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ یعنی سورۃ الاخلاص بخاری مین انس سے

۲۰۳۷
وسوسہ خصلت ایمان
وسوسہ کو برا جاننا ایمان کی نشانی ہے
۲۰۳۸
قیمت کتے
۲۰۳۹
فضیلت

روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ سورۂ اخلاص کی محبت تجکو بہشت میں داخل کریگی ف ایک شخص نے حضرت سے کہا کہ یا حضرت میں سورۂ اخلاص یعنی قل ہو اللہ سے
بہت محبت کرتا ہوں تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی

۲۰۴۰ ھ بُرَيْدَةُ بْنُ الْحُصَيْبِ حُرْمَةُ نِسَاءِ الْمُجَاهِدِينَ عَلَى الْقَاعِدِينَ كَحُرْمَةِ أُمَّهَاتِهِمْ وَمَا مِنْ رَجُلٍ مِنَ الْقَاعِدِينَ يَخْلُفُ رَجُلًا مِنَ الْمُجَاهِدِينَ فِي أَهْلِهِ فَيَخُونُهُ فِيهِمْ إِلَّا وُقِفَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَأْخُذُ مِنْ عَمَلِهِ مَا شَاءَ ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ فَمَا ظَنُّكُمْ مسلم میں بریدہ بن حصیب رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مجاہدوں کی بیبیوں کی حرمت خانہ نشین لوگوں پر ایسی ہے جیسے انکی ماؤں کی حرمت ہے اور جو خانہ نشین مرد مجاہدین مرد کے گھر بار کے کام خدمت میں ہو پھر انمیں خیانت کرے تو قیامت کے دن کھڑا کیا جاویگا پھر مجاہد اسکے نیک عمل سے جو چاہیگا سو لیگا پھر حضرت ہم صحابہ کیطرف متوجہ ہوا اور فرمایا کہ تمہارا کیا گمان ہے ف یعنی اسکو جو چاہیگا لیگا کچھ تردد

۲۰۴۱ ق ابن عمر حِسَابُكُمَا عَلَى اللَّهِ أَحَدُكُمَا كَاذِبٌ لَا سَبِيلَ لَكَ عَلَيْهَا قَالَهُ لِلْمُتَلَاعِنَيْنِ بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عمر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تم دونوں کا حساب خدا پر ہے تم دونوں میں ایک تو جھوٹھا ہے تجکو اس عورت پر کچھ قابو نہیں ف ایک شخص نے اپنی جورو کو بدکاری کا عیب لگایا اسنے انکار کی دونوں آپس میں قسم کھا جھوٹے کو بد دعا کر کے جدا ہوئے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی دو میں ایک مقرر جھوٹھا ہے اگرچہ شرع میں کسی پر جھوٹھ ثابت نہو لیکن قیامت میں خدا حساب کریگا پھر مرد نے اپنا مال مانگا جو جورو کو دیا تھا حضرت نے فرمایا کہ تجکو اب اوسکے مال پر قابو اور اختیار نہیں اگر تو سچا ہے تو مال صحبت کے بدلے گیا اور اگر عورت سچی ہے تو مال کا لینا اور بعید ہے

۲۰۴۲ ق ابو هريرة حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ خَمْسٌ رَدُّ السَّلَامِ وَعِيَادَةُ الْمَرِيضِ وَاتِّبَاعُ الْجَنَائِزِ وَإِجَابَةُ الدَّعْوَةِ وَتَشْمِيتُ الْعَاطِسِ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا مسلمان کے حق دوسرے مسلمان پر پانچ ہیں سلام کا جواب دینا اور بیمار کو پوچھنا اور جنازوں کے پیچھے چلنا اور دعوت کو قبول کرنا اور چھینکنے والے کو دعا دینا یعنی یرحمک اللہ کہنا

۲۰۴۳ ھ ابو هريرة حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ سِتٌّ قِيلَ وَمَا هُنَّ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِذَا لَقِيتَهُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ وَإِذَا دَعَاكَ فَأَجِبْهُ وَإِذَا اسْتَنْصَحَكَ فَانْصَحْ لَهُ وَإِذَا عَطَسَ فَحَمِدَ اللَّهَ فَشَمِّتْهُ وَإِذَا مَرِضَ فَعُدْهُ وَإِذَا مَاتَ فَاتَّبِعْهُ مسلم میں ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ حق مسلمان کے مسلمان پر چھ ہیں لوگوں نے پوچھا کہ وے حق کون ہیں یا رسول اللہ حضرت نے فرمایا کہ جب تو اوس سے ملے تو اوسکو سلام کر اور جب تجکو وہ بلاوے اور دعوت کرے تو قبول کر اور جب تجسے کسی کام میں نصیحت چاہے تو اوسکو نیک نصیحت دے اور جبکہ وہ چھینکے اور الحمد للہ کہے تو اوسکا جواب دے یعنی یرحمک اللہ کہہ اور جبکہ وہ بیمار ہو تو اوسکو جا کر پوچھ اور جبکہ مر جاوے تو اوسکے جنازے کے ساتھ چل ف پہلی حدیث میں پانچ حق فرمائے اور اس حدیث میں چھ تو مطلب یہ ہے کہ پانچ یا چھ ہی میں منحصر نہیں بلکہ اسلام کے حق بہت ہیں مگر جسکی زیادہ ضرورت تھی اوسکو فرمادیا کبھی پانچ کبھی چھ کبھی کم زیادہ

۲۰۴۴ خ ابو هريرة حَقٌّ لِلَّهِ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ أَنْ يَغْتَسِلَ فِي كُلِّ سَبْعَةِ أَيَّامٍ يَغْسِلُ رَأْسَهُ وَجَسَدَهُ وَزِيدَ فِي رِوَايَةٍ حَقٌّ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ أَنْ يَغْتَسِلَ فِي كُلِّ سَبْعَةِ أَيَّامٍ يَوْمًا بخاری میں ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا کا حق ہر مسلمان پر یہ ہے کہ ہر ہفتے میں غسل کرے اپنے سر اور بدن کو دھووے اور دوسری روایت میں ہے

کہ ہر مسلمان پر جمعہ کا حق ہے کہ ہر ہفتہ میں غسل کرے ایک دن یعنی جمعہ کے دن غسل کرنا مستحب ہے ❊ م جَابِرٍ حَلَبُهَا عَلَى الْمَاءِ وَإِعَارَةُ دَلْوِهَا وَإِعَارَةُ فَحْلِهَا وَمَنِيحَتُهَا

۲۰۴۵ وَحَمْلٌ عَلَيْهَا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ قَالَهُ لِرَجُلٍ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا حَقُّ الْإِبِلِ مسلم میں جابر رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اونٹوں کا دودھ دوہنا پانی پر اور انکے ڈول کا مانگے دینا اور نر اونٹ کا عاریت دینا یعنی اونٹنی کا جفتی کرنیکے واسطے اور محتاج کو اونٹ کا دودھ پینے کو دینا اور اونٹوں پر جہاد کرنا یعنی غازی کو سوار کرنا یا اسباب لادنا یہ حضرت نے اوس مرد کو فرمایا جسنے کہا یا رسول اللہ اونٹ کا حق کیا ہے اور کون کون چیز مالک کو مناسب ہے ف عرب کا دستور تھا کہ جب لاتے یا کنوئیں پر اونٹوں کو پانی پلاتے تو دودھ دوہتے اور محتاجونکو دیتے ❊ ق

۲۰۴۶ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو حَوْضِي مَسِيرَةُ شَهْرٍ مَاؤُهُ أَبْيَضُ مِنَ اللَّبَنِ وَرِيحُهُ أَطْيَبُ مِنَ الْمِسْكِ وَكِيزَانُهُ كَنُجُومِ السَّمَاءِ مَنْ يَشْرَبُ مِنْهَا فَلَا يَظْمَأُ أَبَدًا بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن عمرو رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میرا حوض کوثر مہینے بھر کی راہ ہے پانی اوسکا زیادہ تر سفید دودھ سے اور اوسکی بو مشک سے زیادہ تر خوشبودار ہے اور اوسکے کوزے اور آبخورے جیسے آسمان کے تارے یعنی بیشمار جو اوس حوض سے پانی پئیگا کبھی اوسکو پیاس نہ لگے ف ہر چند پیاس نعیم ایکبارگی پینے میں جاتی رہیگی لیکن اہل جنت لذت کے واسطے اوسکو پیا کرینگے ❊ م

۲۰۴۷ أُمِّ الدَّرْدَاءِ دَعْوَةُ الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ لِأَخِيهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ مُسْتَجَابَةٌ عِنْدَ رَأْسِهِ مَلَكٌ مُوَكَّلٌ كُلَّمَا دَعَا لِأَخِيهِ بِخَيْرٍ قَالَ الْمَلَكُ الْمُوَكَّلُ بِهِ آمِينَ وَلَكَ بِمِثْلٍ مسلم میں ام الدرداء رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مسلمان مرد کی دعا اپنے بھائی مسلمان کیواسطے پس پشت مقبول ہے اوسکے سر کے پاس ایک فرشتہ مقرر رہتا ہے کہ جب اپنے بھائی مسلمان کیواسطے نیک دعا کرے تو فرشتہ کہتا ہے کہ آمین اور تجھکو بھی اوس کے برابر ملے یعنی جو کوئی نیک چیز اوسکے واسطے مانگی اوسکو بھی ملیگی اور تجھکو بھی ملیگی ❊ م

۲۰۴۸ أَبُو هُرَيْرَةَ دِينَارٌ أَنْفَقْتَهُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ تَعَالَى وَدِينَارٌ أَنْفَقْتَهُ فِي رَقَبَةٍ وَدِينَارٌ تَصَدَّقْتَ بِهِ عَلَى مِسْكِينٍ وَدِينَارٌ أَنْفَقْتَهُ عَلَى أَهْلِكَ أَعْظَمُهَا أَجْرًا الَّذِي أَنْفَقْتَهُ عَلَى أَهْلِكَ مسلم میں ابوہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ایک دینار تو نے جہاد میں خرچ کی اور ایک دینار تو نے گردن چھڑانے میں یعنی بردہ آزاد کرنے میں خرچ کیا اور ایک دینار تو نے محتاج کو خیرات دی اور ایک دینار تو نے اپنے گھر والوں پر خرچ کی ان سب میں بڑا ثواب اوسمیں ہے جو تو نے اپنے گھر والوں پر خرچ کی ف جہاد اور آزادی اور خیرات سے اہل و عیال کا خرچ اسواسطے افضل ہوا کہ یہ فرض عین ہے فرض کا ثواب نفل وغیرہ سے زیادہ ہوا چاہیے اپنے اہل و عیال پر ہر شخص خرچ کرتا ہے لیکن اگر اوسکو خدا کا حکم جانکر خرچ کرے تو نیت کے سبب سے زیادہ ثواب پاوے ❊ م

۲۰۴۹ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ الثَّقَفِيِّ ذَاكَ شَيْطَانٌ يُقَالُ لَهُ خِنْزِبٌ فَإِذَا أَحْسَسْتَهُ فَتَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنْهُ وَاتْفُلْ عَلَى يَسَارِكَ ثَلَاثًا قَالَهُ لَهُ حِينَ قَالَ إِنَّ الشَّيْطَانَ قَدْ حَالَ بَيْنِي وَبَيْنَ صَلَاتِي وَقِرَاءَتِي يَلْبِسُهَا عَلَيَّ مسلم میں عثمان بن ابی العاص رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ وہ شیطان ہے اوسکو خنزب کہتے ہیں سو جب تو اوسکا کھٹکا پاوے تو خدا کی پناہ مانگ اوسکی شر سے اور اپنی بائیں طرف تین بار تھوک دے حضرت نے عثمان بن ابی العاص رضی سے فرمایا جبکہ اونہوں نے کہا کہ شیطان حائل ہوتا ہے میرے اور میری نماز اور قراءت کے اندر مجھکو قرآن کے پڑھنے میں شبہہ ڈالتا ہے ف یعنی جو شیطان کہ نماز میں شبہہ ڈالتا ہے اوسکا خنزب لقب ہے پھر اوسکی علاج بتلائی اور حدیث میں آیا ہے کہ جو شیطان وضو میں شبہہ ڈالتا ہے اوسکا ولہان لقب ہے ❊ خ

۲۰۵۰ عَائِشَةَ [illegible]

فَاسْتَغْفِرْ لَكَ وَاَدْعُو لَكَ بخاری میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ یوں ہی ہے اگر تیرا انتقال ہوا اور میں زندہ رہا تو تیرے واسطے مغفرت مانگونگا

۲۰۵۱ اور تیرے حق میں دعا کرونگا ف حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی کہ یا حضرت میرے انتقال کے بعد میرے واسطے دعا کیجیو کا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی فِی الْفِتَنِ رَأْسُ

الْكُفْرِ نَحْوَ الْمَشْرِقِ وَالْفَخْرُ وَالْخُيَلَاءُ فِي أَهْلِ الْخَيْلِ وَالْإِبِلِ الْفَدَّادِينَ أَهْلِ الْوَبَرِ وَالسَّكِينَةُ فِي أَهْلِ الْغَنَمِ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے

فرمایا کہ جڑ کفر کی مشرق کی طرف ہے اور بڑائی مارنا اور گھمنڈ کرنا گھوڑے والے اور اونٹ والوں میں ہے اور شور کرنیوالوں میں جو اونٹ والے ہیں اور غریبی اور

نہوری بکری والوں میں ہے ف اکثر فساد مشرق کی طرف سے ہوئے اور دجال بھی اوسی طرف سے نکلیگا پھر فرمایا کہ جانوروں کی صحبت کی بھی تاثیر ہوتی ہے

۲۰۵۲ جاہل اور شتربان اکثر بدخلق ہوتے ہیں اور بکری چرانیوالے بیشتر مسکین ہوتے ہیں اسیواسطے پیغمبروں نے بکریوں کو چرایا ہے رُبَّ أَشْعَثَ مَدْفُوعٍ بِالْأَبْوَابِ

لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللهِ لَأَبَرَّهُ مسلم میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بہت لوگ پریشان موے غبار آلودہ دروازوں پر سے دھکیلے ہوئے اگر خدا کے اعتماد پر کسی بات کی

قسم کھا بیٹھیں تو خدا اونکی قسم کو سچا کردیوے ف یعنی بعضے بندگان خدا ظاہر تو ایسے ہیں کہ کوئی دروازے پر نہ ٹھہرا دیوے اور باطن کے ایسے صاف کہ خدا کو

اونکی خاطرداری منظور رہتی ہے اس حدیث سے دو فائدے معلوم ہوئے اول یہ کہ کسی مسلمان کو ظاہر حقیر نہ سمجھے شعر خاکساران جہان را بحقارت منگر تو چہ دانی کہ

درین گرد سوارے باشد مگر یہ بھی سمجھ کہ خلاف شرع فقیروں کو ولی اور قطب عوام کیطرح اعتقاد کرے اسواسطے کہ حضرت نے اس حدیث میں بعضے پریشان خاکساروں

کو مقبول فرمایا اور یہ نہیں فرمایا کہ شرابی جواری داڑھی منڈے بھی ایسے ہوتے ہیں دوسرا فائدہ یہ کہ ایمان کے ساتھ خاکساری اور گمنامی حق تعالی کو پسند ہے

۲۰۵۳ خ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رِبَاطُ يَوْمٍ فِي سَبِيلِ اللهِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا وَمَوْضِعُ سَوْطِ أَحَدِكُمْ مِنَ الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا وَالرَّوْحَةُ يَرُوحُهَا الْعَبْدُ فِي

سَبِيلِ اللهِ وَالْغَدْوَةُ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا بخاری میں سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ راہ خدا میں دار الاسلام کی سرحد پر چوکیداری کرنا بہتر ہے تمام دنیا اور دنیا کی آرایش

اور بہشت میں تمہارے کوڑے رکھنے کی مکان بہتر ہے تمام دنیا اور دنیا کی آرایش اور جہاد میں اول دن یا آخر دن بندگا کوشش کرنا بہتر ہے تمام دنیا اور دنیا کی آرایش سے ف آخرت

۲۰۵۴ کا ثواب اور آخرت کا کمتر مکان تمام دنیا سے اسواسطے بہتر ہوا کہ دنیا فانی ہے اور آخرت عمدہ و باقی م سلمان رِبَاطُ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ خَيْرٌ مِنْ صِيَامِ شَهْرٍ وَقِيَامِهِ

وَإِنْ مَاتَ جَرَى عَلَيْهِ عَمَلُهُ الَّذِي كَانَ يَعْمَلُهُ وَأُجْرِيَ عَلَيْهِ رِزْقُهُ وَأَمِنَ الْفَتَّانَ مسلم میں سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا سرحد اسلام پر ایک رات اور دن چوکی دینا بہتر ہے

ایک مہینے کے روزے اور شب بیداری سے اور اگر مر گیا تو جو نیک عمل کہ کیا کرتا تھا اوسکا ثواب ہمیشہ جاری رہیگا اور اوسکی روزی اوسپر جاری رہیگی اور منکر نکیر

۲۰۵۵ کی خطرے سے نڈر ہو جاویگا ف موت سے شہید کا رزق اور عمل کا ثواب موقوف نہیں ہوتا اور قبر کے سوال جواب کا کچھ کھٹکا نہیں م عائشہ

رَكْعَتَا الْفَجْرِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا مسلم میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ دو رکعتیں فجر کی بہتر ہیں تمام دنیا سے اور جو چیز کہ دنیا میں ہے

نماز فجر سے کتنی ہو ف یہ سنت فجر کی فضیلت ہے حضرت کا دستور تھا کہ تمام سنت اور نفل سے فجر کی سنت کو نہایت مقدم جانتے تھے اور کمال رعایت رکھتے تھے

۲۰۵۶ م المغیرۃ بن شعبۃ ساقی القوم آخرھم شربا مسلم میں مغیرہ بن شعبہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قوم کا پانی پلانے والا اونکا پچھلا پانی پینے میں ف یعنی ساقی کو لازم ہے کہ اول اور پیا مسلمانونکو پلاوے پھر سب کے بعد آپ پیوے اسیطرح ہر حاکم اور رئیس اور داروغہ کو لازم ہے کہ جس میں اختیار رکھتا ہو وہ اول اور مسلمانونکو مقدم رکھے سرداری اسیکا نام ہے

۲۰۵۷ ق ابن مسعود سباب المسلم فسوق وقتالہ کفر بخاری اور مسلم میں حضرت عبد اللہ بن مسعود رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مسلمان کو گالی دینا گناہ ہے اور اوسکو ناحق قتل کرنا نا انصافی اور ناشکری ہے ف اگر قتل حلال جانکر مسلمان کو قتل کرے تو صریحا کفر ہے اور نہیں کبیرہ گناہ ہے

قتل

۲۰۵۸ ھ انس سبحان اللہ لا تطیقہ او لا تستطیعہ وبروایۃ لا طاقۃ لک بعذاب اللہ افلا قلت اللہم آتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الآخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار قالہ لرجل عادہ فدعا اللہ بہ فشفاہ مسلم میں انس رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ سبحان اللہ تو عذاب الٰہی کو نہ اوٹھا سکیگا اور دوسری روایت یون ہے کہ تجھکو عذاب خدا کی طاقت نہیں تینے یون کیون نہ کہا کہ الٰہی ہمکو دنیا میں بھلائی دے اور آخرت میں بھی بھلائی اور ہمکو بچا دوزخ کی عذاب سے یہ حضرت نے اوس مرد کو فرمایا جسکی بیمار پرسی کو تشریف لیگئے تھے پھر اوسنے یہی دعا مانگی سو خدا نے اوسکو شفا بخشی ف حضرت ایک مسلمان کی بیمار پرسی کو تشریف لیگئے وہ نہایت ناتوان ہوگیا تھا جیسے مرغی کا چوزہ سو حضرت نے اوس سے فرمایا کہ تو کچھ دعا تو نہیں کی ہے اوسنے کہا ہان میں صحت میں یہ دعا کیا کرتا تھا کہ الٰہی جو تجھکو آخرت میں میرا اوپر عذاب کرنا ہو سو دنیا میں جلد مجھپر کر لے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی آدمی کو عذاب الٰہی کی طاقت نہیں نہ دنیا میں طاقت ہے نہ آخرت میں دنیا کی تکلیف تو اپنے منہ سے کیون مانگی پھر اوسکو دین و دنیا کی خیریت کی دعا تعلیم کی چنانچہ اوسکو اسی دعا سے صحت ہوگئی

۲۰۵۹ خ ام سلمۃ سبحان اللہ ماذا انزل اللیلۃ من الخزائن ماذا انزل اللیلۃ من الفتن من یوقظ صواحب الحجر رب کاسیۃ فی الدنیا عاریۃ فی الآخرۃ بخاری میں حضرت ام سلمہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ سبحان اللہ آجکی رات کیا ہی رحمت کے گنج کے گنج اوترے ہیں اور آجکی رات کیا ہی فتنے اور فساد نازل ہے ہیں کوئی ہے کہ جو کوٹھریون والی عورتونکو جگا دیوے تا کہ تہجد پڑھیں بہت عورتیں دنیا میں پوشاک دار ہیں اور آخرت میں برہنہ ہیں یعنی دنیا میں باعزت اور آخرت میں گناہ سے فضیحت ف حضرت ام سلمہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت ایک رات سوکر جاگے پھر یہ حدیث فرمائی فتوح اسلام اور اس امت کے فساد ہونے حضرت کو خواب میں دکھائے گئے

۲۰۶۰ ق ابو ہریرۃ سیحان وجیحان والفرات والنیل کل من انہار الجنۃ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ سیحون اور جیحون اور فرات اور نیل ہر ایک بہشت کی نہرین ہیں ف سیحون اور جیحون ترکستان میں ہیں اور فرات عراق میں اور نیل مصر میں یعنی ان نہرونکا پانی بہشت کے پانی سے مشابہ ہے یا کہ ان نہرونکی امداد وہان سے ہوتی ہے

۲۰۶۱ خ شداد بن اوس سید الاستغفار ان یقول العبد اللہم انت ربی لا الہ الا انت خلقتنی وانا عبدک وانا علی عہدک ووعدک ما استطعت اعوذ بک من شر ما صنعت ابوء لک بنعمتک علی وابوء لک بذنبی فاغفر لی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت من قالہا من النہار موقنا بہا فمات من یومہ قبل ان یمسی فہو من اہل الجنۃ ومن قالہا من اللیل وہو موقن بہا فمات قبل ان یصبح

فَهُوَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ بخاری مین شداد بن اوس رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ عمدہ استغفار یہ ہے کہ بندہ یون کہے کہ الٰہی تو میرا مالک ہے کوئی لائق بندگی کے

نہین سوا تیرے تو نے مجکو پیدا کیا اور مین تیرا بندہ ہون اور مین تیرے قول اور تیرے وعدے پر ہون اپنی مقدور کے موافق مین تیری پناہ مانگتا ہون اپنے کرتب کی برائی سے

مین تجھسے اقرار کرتا ہون تیرے احسان کا جو مجھپر ہے اور اپنے گناہ کا تجھسے اقرار کرتا ہون سو مجکو بخش دے مقرر یہی ہے کہ کوئی گناہ کو نہین بخش سکتا سوا تیرے جو یقین سے

اسکو دن مین کہے پھر وہ اسدن شام سے پہلے مر جاوے تو وہ شخص بہشتی ہے اور جو اسکو رات مین کہے یقین کر کے پھر مر جاوے فجر سے پہلے تو وہ شخص بہشتی ہے ف اللّٰہم سے الا انت

٢٠٦٢ تک صبح شام پڑھا کرے رات اور دن دونون آگئے رات یا دن مین جب پڑھیگا اس عمدہ بشارت مین داخل ہے اس دعا کو سید الاستغفار کہتے ہین ق شَهْرَا عِيْدٍ

لَا يَنْقُصَانِ رَمَضَانُ وَ ذُو الْحِجَّةِ بخاری اور مسلم مین ابو بکرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ دو مہینے عید کے کم نہین ہوتے رمضان اور ذی الحج ف امام احمد نے اس

حدیث کا مطلب یون کہا کہ ایک سال مین یے دونون مہینے ساتھی کم نہین ہوتے اگر ایک انتیس دن کا ہوگا تو دوسرا تیس دن کا ہوگا اور اسحق نے کہا کہ ان دونون مہینونکا ثواب

٢٠٦٣ کم نہین ہوتا پورا ملتا ہے اگرچہ دونون شمار مین کم ہون اور یہی قول ٹھیک ہے واللہ اعلم ع عُمَرُ صَدَقَةٌ تَصَدَّقَ اللّٰهُ بِهَا عَلَيْكُمْ فَاقْبَلُوْا صَدَقَتَهٗ يَعْنِيْ

الْقَصْرَ فِي السَّفَرِ مَعَ الْاَمْنِ عمر فاروق رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا نماز کا قصر صدقہ ہے کہ خدا نے تمپر تصدق کیا ہے سو اوسکے صدقے کو قبول کرو یعنی امن کی حالت

مین بھی نماز کا قصر سفر مین چاہیے ف سفر مین چار رکعت نماز کو دو رکعت پڑھنی کا حکم ہے یہ خدا کی طرف سے تخفیف اور رخصت ہے تو مناسب نہین کہ

٢٠٦٤ خدا کی رخصت کو نہ مانے اور پوری پڑھے اور یہی مذہب ہے امام اعظم کا کہ سفر مین پوری نماز پڑھنا درست نہین ہ زید بن ارقم صَلٰوةُ الْاَوَّابِيْنَ اِذَا

رَمِضَتِ الْفِصَالُ مسلم مین زید بن ارقم رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ صلوۃ الاوابین اوس وقت ہے جبکہ اونٹ کے بچون کے تلوے جلنے لگین ف یعنی چاشت

کے وقت ریتل گرم ہوتی ہے بچون کے تلوے جلنے لگتے ہین وے ہر طرف بھاگتے اور دھوپ کے گرد ہو جاتے ہین مشائخ لوگ مغرب کے بعد چھ رکعت نماز کو صلوۃ

٢٠٦٥ الاوابین کہتے ہین اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صلوۃ الضحی اور نماز چاشت کا نام صلوۃ الاوابین ہے اوابین ان بندونکو کہتے ہین جنکا دل عبادت الٰہی کیطرف جھکا رہتا ہے ہ ابو ہریرہ

صَلٰوةُ الْجَمَاعَةِ اَفْضَلُ مِنْ صَلٰوةِ اَحَدِكُمْ وَحْدَهٗ بِخَمْسَةٍ وَّ عِشْرِيْنَ جُزْءًا مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا جماعت کی نماز تنہا کی نماز سے پچیس حصے

٢٠٦٦ افضل ہے خ ابن عمر و ابو سعید صَلٰوةُ الْجَمَاعَةِ تَفْضُلُ صَلٰوةَ الْفَذِّ بِخَمْسَةٍ وَّ عِشْرِيْنَ دَرَجَةً هٰذِهٖ رِوَايَةُ اَبِيْ سَعِيْدٍ وَ فِيْ رِوَايَةِ ابْنِ عُمَرَ بِسَبْعٍ وَّ عِشْرِيْنَ بخاری مین عبد اللہ بن عمر

اور ابو سعید رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جماعت کی نماز تنہا آدمی کی نماز سے پچیس حصے افضل ہے یہ ابو سعید کی روایت ہے اور عبد اللہ بن عمر کی روایت مین ستائیس درجے

٢٠٦٧ کا ذکر ہے ق ابو ہریرہ صَلٰوةُ الرَّجُلِ فِيْ جَمَاعَةٍ تَزِيْدُ عَلٰى صَلٰوتِهٖ فِيْ بَيْتِهٖ وَ صَلٰوتِهٖ فِيْ سُوْقِهٖ بِضْعًا وَّ عِشْرِيْنَ دَرَجَةً وَّ ذٰلِكَ اَنَّ اَحَدَهُمْ اِذَا تَوَضَّاَ فَاَحْسَنَ

الْوُضُوْءَ ثُمَّ اَتَى الْمَسْجِدَ لَا يَنْهَزُهٗ اِلَّا الصَّلٰوةُ لَمْ يَخْطُ خُطْوَةً اِلَّا رُفِعَ لَهٗ بِهَا دَرَجَةٌ وَّ حُطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيْئَةٌ حَتّٰى يَدْخُلَ الْمَسْجِدَ فَاِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ كَانَ فِي الصَّلٰوةِ

مَا كَانَتِ الصَّلٰوةُ تَحْبِسُهٗ وَ الْمَلٰٓئِكَةُ يُصَلُّوْنَ عَلٰى اَحَدِكُمْ مَا دَامَ فِيْ مَجْلِسِهِ الَّذِيْ يُصَلِّيْ فِيْهِ يَقُوْلُوْنَ اللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهٗ اللّٰهُمَّ تُبْ عَلَيْهِ مَا لَمْ يُؤْذِ فِيْهِ مَا لَمْ يُحْدِثْ فِيْهِ

ف مالم یحدث در بعض روایات

بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مرد کی نماز جماعت مین اوسکے گھر او بازار کی نماز سے بیس اور چند درجے زیادہ ہے یعنی پچیس ستائیس اور اسکا سبب
یہ ہے کہ جب آدمی نے وضو کیا بخوبی پھر مسجد مین آیا اس حالت سے کہ سوا نماز کی اوسکی جنبش کا کوئی سبب نہو تو ایسا شخص کوئی ڈگ نہ چلیگا مگر کہ خدا اوس ڈگ کے سبب سے اوسکا
ایک درجہ بلند کریگا اور اوسکی جہت سے اوسکا گناہ دور کریگا یہان تک کہ مسجد مین آوے پھر جب مسجد مین آیا تو نماز مین داخل ہوا جبتک کہ اوسکو نماز روکے رہی یعنی جو مدت
نماز کی انتظار مین گذریگی وہ نماز مین شمار ہوگی نماز پڑھنے کے برابر انتظار کا ثواب ملیگا اور فرشتے اوسکو دعا کرتے ہین جبتک کہ اوس مکان مین بیٹھا رہیگا جس مین
نماز پڑھ چکا فرشتے کہتے ہین الہی اوسپر رحم کر الہی اوسکی مغفرت کر الہی اوسکی توبہ قبول کر اوسپر رحمت متوجہ ہو یہ عدہ اوس شرط پر ہے جبتک کہ مسجد مین
کسیکو تکلیف نہ دیوے جبتک مسجد مین دنیا کی بات نہ کہے یا وضو نہ ٹوٹے ف ان تینون حدیثون سے معلوم ہوا کہ جماعت کی نماز تنہا کی نماز سے پچیس درجے افضل اور
ثواب مین زیادہ ہے اور اگر نیت زیادہ خالص ہوئی تو ستائیس درجے تک بھی نوبت پہونچتی ہے پھر حضرت نے اسکا سبب ارشاد کیا کہ کامل وضو کرنا اور مسجد مین صرف نماز ہی کے
واسطے جانا مسجد تک ہر قدم پر ثواب پانا اور مسجد کا توقف اور انتظار نماز مین داخل ہونا اور فرشتون کا دعا دینا اور مسجد مین طاہر اور با ادب رہنا فضول کلام اور تکلیف
انام سے بچنا اس فضیلت اور ترقی کا سبب ہے تنہا نماز پڑھنے مین یہ امور حاصل نہین ق ابن عمر صَلٰوةُ اللَّيْلِ مَثْنٰى مَثْنٰى فَاِذَا خِفْتَ الصُّبْحَ فَاَوْتِرْ بِوَاحِدَةٍ ٢٠٦٨
بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ رات کی نماز دو دو رکعتین ہین پھر جب تو فجر ہونے سے ڈرے تو ایک رکعت کی وتر کر ف امام
شافعی رح اور ابو یوسف رح اور محمد رح کے نزدیک تہجد کی نماز دو دو رکعت افضل ہے اور یہی حدیث انکی دلیل ہے ھ ابو ہریرة صِيَاحُ الْمَوْلُوْدِ حِيْنَ يَقَعُ نَزْغَةٌ مِنَ ٢٠٦٩
الشَّيْطَانِ مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ چیخنا لڑکے کا جبکہ پیدا ہوتا ہے اور زمین پر گرتا ہے شیطان کے ٹھوکے کے سبب سے ہے ھ ابو ہریرة ٢٠٧٠
ضِرْسُ الْكَافِرِ مِثْلُ اُحُدٍ وَغِلَظُ جِلْدِهٖ مَسِيْرَةُ ثَلٰثٍ مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کافر کا دانت احد پہاڑ کے برابر ہوگا اور اوسکی کھال کی دبازت
اور گندگی تین دن کی راہ برابر ہوگی ف یعنی دوزخ مین کافر کا قد نہایت لمبا چوڑا ہوگا تا کہ عذاب زیادہ ہو اور آگ بدن پر بہت سی لگے ھ جابر طَعَامُ الْوَاحِدِ ٢٠٧١
يَكْفِى الْاِثْنَيْنِ وَطَعَامُ الْاِثْنَيْنِ يَكْفِى الْاَرْبَعَةَ وَطَعَامُ الْاَرْبَعَةِ يَكْفِى الثَّمَانِيَةَ مسلم مین جابر رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ایک شخص کا کھانا دو کو کفایت کرتا ہے
اور دو کا کھانا چار کو کفایت کرتا ہے اور چار کا کھانا آٹھ کو کفایت کرتا ہے ف یعنی مومن کو حرص نچاہیے اپنے کھانے مین دوسرے بھوکے بھائی مسلمان کو شریک کرلے
ایک روز آسودگی نسہی بقدر ضرورت پر کفایت کرے اور اصحاب سے بعید ہے کہ اپنا تو پیٹ بھر لیوے اور دوسرا مسلمان بھوکا رہے اور دیکھا کرے ھ صُهَيْبُ بْنُ سِنَانٍ عَجَبًا لِاَمْرِ ٢٠٧٢
الْمُؤْمِنِ اِنَّ اَمْرَهٗ كُلَّهٗ لَهٗ خَيْرٌ وَلَيْسَ ذٰلِكَ لِاَحَدٍ اِلَّا لِلْمُؤْمِنِ اِنْ اَصَابَتْهُ سَرَّاءُ شَكَرَ فَكَانَ خَيْرًا لَّهٗ وَاِنْ اَصَابَتْهُ ضَرَّاءُ صَبَرَ فَكَانَ خَيْرًا لَّهٗ مسلم مین صہیب بن
سنان رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ طرفہ ماجرا مومن کا ہے تمام اوسکا حال اوسکے واسطے بہتر ہے اور یہ بات کسیکو حاصل نہین سواے مومن کے اگر اوسکو خوشی ہو شکر کرے تو
شکر گزاری اوسکے حق مین بہتر ہو اور اگر اوسکو رنج اور تکلیف ہو صبر کرے تو بھی اوسکے حق مین بہتر ہو ف یعنی مومن کا کسیطرح نقصان نہین خوشی مین شکر گزاری سے نعمت زیادہ

اور ثواب پایا اور نعم میں کچھ عیب جب کا مقبول ہوا اور بچھیاتے تو اب بطے اور کافر کو یہ حاصل نہیں خوشی اون سکی خدا کی طرف نظر ہوتی ہی نعم میں ق جابر بن سمرۃ ۲۰۷۳

علامَ تومئون بایدیکم کانها اذناب خیل شمس وانما یکفی احدکم ان یضع یده علی فخذه ثم یسلم علی اخیه من علی یمینه وشماله مسلم میں جابر بن

سمرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کس پر اشارہ کرتے ہو اپنی ہاتھوں سے گویا کہ تمھارے ہاتھ چنچل گھوڑوں کی دمین ہین یعنی جیسے شریر گھوڑا ادھر دم اپنی دم ادھر ادھر ہلاتا ہے

ویسے تم ہلاتے ہو اور آدمی کو تو اتنا کفایت کرتا ہے کہ اپنے ہاتھ کو ران پر رکھے پھر اپنے بھائی کو سلام کرے دہنے اور دائنے اور بائیں پر ہو ف نماز اخیر میں یعنے لوگ

ہاتھ اوٹھا کر دائے بائیں کے لوگوں کو سلام کرتے تھے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور نماز میں سلام کے وقت ہاتھ اوٹھانا منع کیا ق ام قیس بنت محصن لا تدغرن ۲۰۷۴

اولادکن بهذا العلاق علیکن بهذا العود الهندی فان فیه سبعة اشفیة منها ذات الجنب یسعط من العذرة ویلد من ذات الجنب

بخاری اور مسلم میں ام قیس بنت محصن رض سے روایت ہے کہ حضرت نے عورتوں کو فرمایا کہ کیوں تالو اور حلق ملتی ہو اپنی اولاد کا اس گھانٹی سے تم لازم پکڑو اس عود ہندی کو کہ اسمین

اسمین سات بیماری کی شفا ہے اونمین ایک ذات الجنب ہے یعنی پانجر کا درد اور حلق کے ورم میں ناک میں ڈالے اور ذات الجنب میں حلق اندر ڈالی ف عرب کی عورتین

ورم حلق میں اپنی لڑکون کی گھانٹی دبتی تھیں حضرت نے اس سے منع کیا اور فرمایا کہ یہ نقصان دیتا ہے اور پھر فرمایا کہ کوٹ میں سات بیماریون کی شفا دو کو بیان کیا

یعنی ورم حلق اور ذات الجنب کو پانچ بیماریون کو نہین ذکر کیا ہے لیکن معلوم کیا گیا کہ کوٹ گرم خشک ہے حیض و پیشاب کو جاری کرتا اور زہر کو دفع کرتا اور جماع

کی قوت زیادہ کرتا ہے اور پیٹ کے کیڑون کو قتل کرتا ہے جبکہ شہد کے ساتھ پیئے اور بہق کو دفع کرتا ہے اور تجابه نجار کو شفا دیتا اور کرن

کو اکثر مرض کا خلل ہوتا ہے اسواسطے حضرت نے یہ دوا تجویز کی اہل حدیث عود ہندی کو قسط یعنی کوٹ کہتے ہین لیکن اطبا عود ہندی کو اگر کہتے ہین اگر گرم خشک ہے

دماغ اور دل اور معدہ اور جگر کو قوت دیتا ہے اور ریح کو تحلیل کرتا ہے اور دستون اور غشی اور خفقان اور اسہال کو دور کرتا ہے

ق ابن عمر علی المرء المسلم السمع والطاعة فیما احب وکره الا ان یومر بمعصیة فاذا امر بمعصیة فلا سمع ولا طاعة بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن ۲۰۷۵

عمر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مرد مسلمان پر امام کی اطاعت اور فرمانبرداری واجب ہے خواہ وسکو اچھا لگے یا برا مگر اوس صورت میں کہ جب گناہ کا امر ہو جب

گناہ اور خلاف شرع کا اوسکو حکم ہو تو اسوقت میں اطاعت و فرمانبرداری نہ چاہیے ف خوشی اور ناخوشی میں حاکم کی اطاعت واجب ہے لیکن جہاں شرع کا حکم

میں اطاعت نہیں ق ابو ہریرۃ علی انقاب المدینة ملائکة لا یدخلها الطاعون ولا الدجال بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ ۲۰۷۶

حضرت نے فرمایا کہ مدینے کی راہوں پر فرشتے مقرر ہین اوسمین نہ وبا اور دجال نہ داخل ہوگا خ ابو ہریرۃ عمرو بن لحی بن قمعة بن خندف ابو خزاعة ۲۰۷۷

بخاری میں ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ عمرو لحی کا بیٹا قمعہ کا پوتا خندف کا پر پوتا خزاعہ کا باپ ہے ف یعنی خزاعہ کی قوم عمرو بن لحی کی اولاد ہین

یہ لوگ نہیں مضر کی گروہ میں داخل ہین خزاعہ کی قوم میں کچھ اختلاف تھا حضرت نے اوسکو بیان کر دیا عرب میں بت پرستی اور سانڈھ چھوڑنا عمرو بن لحی سے

شروع ہوا ھ لَغَدْوَةٌ فِي سَبِيلِ اللهِ أَوْ رَوْحَةٌ خَيْرٌ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ وَغَرَبَتْ مسلم مین ابو ایوب سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ راہ خدا یعنی ۲۰۷۸

جہاد مین صبح یا شام کو کوشش کرنا بہتر ہے اوس سے جسپر آفتاب نے طلوع اور غروب کیا یعنی تمام دنیا سے افضل ہے کہ اوسکو ثواب باقی ہے اور دنیا فانی ھ ۲۰۷۹

جابر غِلَظُ الْقُلُوبِ فِي أَهْلِ الْمَشْرِقِ وَالْإِيمَانُ فِي أَهْلِ الْحِجَازِ مسلم مین جابر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ دلونکی سختی مشرقی لوگون مین ہے اور ایمان حجاز کے

لوگون مین ہے ف مدینہ کی جانب مشرق مضر کی قوم رہتی تھی نہایت سخت لوگ تھے عرب مین حجاز اوس ملک کا نام ہے جسمین مکہ اور مدینہ ہے ھ النَّوَّاسُ بْنُ ۲۰۸۰

سَمْعَانَ غَيْرُ الدَّجَّالِ أَخْوَفُنِي عَلَيْكُمْ إِنْ يَخْرُجْ وَأَنَا فِيكُمْ فَأَنَا حَجِيجُهُ دُونَكُمْ وَإِنْ يَخْرُجْ وَلَسْتُ فِيكُمْ فَامْرُؤٌ حَجِيجُ نَفْسِهِ وَاللهُ خَلِيفَتِي عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ

إِنَّهُ شَابٌّ قَطَطٌ عَيْنُهُ طَافِيَةٌ كَأَنِّي أُشَبِّهُهُ بِعَبْدِ الْعُزَّى ابْنِ قَطَنٍ فَمَنْ أَدْرَكَهُ مِنْكُمْ فَلْيَقْرَأْ عَلَيْهِ فَوَاتِحَ سُورَةِ الْكَهْفِ إِنَّهُ خَارِجٌ خَلَّةً بَيْنَ

الشَّامِ وَالْعِرَاقِ فَعَاثَ يَمِينًا وَعَاثَ شِمَالًا يَا عِبَادَ اللهِ فَاثْبُتُوا قُلْنَا يَا رَسُولَ اللهِ وَمَا لَبْثُهُ فِي الْأَرْضِ قَالَ أَرْبَعُونَ يَوْمًا يَوْمٌ كَسَنَةٍ وَيَوْمٌ

كَشَهْرٍ وَيَوْمٌ كَجُمُعَةٍ وَسَائِرُ أَيَّامِهِ كَأَيَّامِكُمْ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللهِ فَذَلِكَ الْيَوْمُ الَّذِي كَسَنَةٍ أَتَكْفِينَا فِيهِ صَلَاةُ يَوْمٍ قَالَ لَا اقْدُرُوا لَهُ

قَدْرَهُ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللهِ وَمَا إِسْرَاعُهُ فِي الْأَرْضِ قَالَ كَالْغَيْثِ اسْتَدْبَرَتْهُ الرِّيحُ فَيَأْتِي عَلَى الْقَوْمِ فَيَدْعُوهُمْ فَيُؤْمِنُونَ بِهِ وَيَسْتَجِيبُونَ لَهُ

فَيَأْمُرُ السَّمَاءَ فَتُمْطِرُ وَالْأَرْضَ فَتُنْبِتُ فَتَرُوحُ عَلَيْهِمْ سَارِحَتُهُمْ أَطْوَلَ مَا كَانَتْ ذُرًى وَأَسْبَغَهُ ضُرُوعًا وَأَمَدَّهُ خَوَاصِرَ ثُمَّ

يَأْتِي الْقَوْمَ فَيَدْعُوهُمْ فَيَرُدُّونَ عَلَيْهِ قَوْلَهُ فَيَنْصَرِفُ عَنْهُمْ فَيُصْبِحُونَ مُمْحِلِينَ لَيْسَ بِأَيْدِيهِمْ شَيْءٌ مِنْ أَمْوَالِهِمْ وَيَمُرُّ بِالْخَرِبَةِ فَيَقُولُ لَهَا

أَخْرِجِي كُنُوزَكِ فَتَتْبَعُهُ كُنُوزُهَا كَيَعَاسِيبِ النَّحْلِ ثُمَّ يَدْعُو رَجُلًا مُمْتَلِئًا شَبَابًا فَيَضْرِبُهُ بِالسَّيْفِ فَيَقْطَعُهُ جَزْلَتَيْنِ رَمْيَةَ الْغَرَضِ ثُمَّ يَدْعُوهُ فَيُقْبِلُ

وَيَتَهَلَّلُ وَجْهُهُ وَيَضْحَكُ فَبَيْنَمَا هُوَ كَذَلِكَ إِذْ بَعَثَ اللهُ الْمَسِيحَ ابْنَ مَرْيَمَ فَيَنْزِلُ عِنْدَ الْمَنَارَةِ الْبَيْضَاءِ شَرْقِيَّ دِمَشْقَ بَيْنَ مَهْرُودَتَيْنِ

وَاضِعًا كَفَّيْهِ عَلَى أَجْنِحَةِ مَلَكَيْنِ إِذَا طَأْطَأَ رَأْسَهُ قَطَرَ وَإِذَا رَفَعَهُ تَحَدَّرَ مِنْهُ جُمَانٌ كَاللُّؤْلُؤِ فَلَا يَحِلُّ لِكَافِرٍ يَجِدُ رِيحَ نَفَسِهِ إِلَّا مَاتَ

وَنَفَسُهُ يَنْتَهِي حَيْثُ يَنْتَهِي طَرْفُهُ فَيَطْلُبُهُ حَتَّى يُدْرِكَهُ بِبَابِ لُدٍّ فَيَقْتُلُهُ ثُمَّ يَأْتِي عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ قَوْمٌ قَدْ عَصَمَهُمُ اللهُ مِنْهُ فَيَمْسَحُ

عَنْ وُجُوهِهِمْ وَيُحَدِّثُهُمْ بِدَرَجَاتِهِمْ فِي الْجَنَّةِ فَبَيْنَمَا هُوَ كَذَلِكَ إِذْ أَوْحَى اللهُ إِلَى عِيسَى إِنِّي قَدْ أَخْرَجْتُ عِبَادًا لِي لَا يَدَانِ

لِأَحَدٍ بِقِتَالِهِمْ فَحَرِّزْ عِبَادِي إِلَى الطُّورِ وَيَبْعَثُ اللهُ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ وَهُمْ مِنْ كُلِّ حَدَبٍ يَنْسِلُونَ فَيَمُرُّ أَوَائِلُهُمْ عَلَى بُحَيْرَةِ

طَبَرِيَّةَ فَيَشْرَبُونَ مَا فِيهَا وَيَمُرُّ آخِرُهُمْ فَيَقُولُونَ لَقَدْ كَانَ بِهَذِهِ مَرَّةً مَاءٌ ثُمَّ يَسِيرُونَ حَتَّى يَنْتَهُوا إِلَى جَبَلِ الْخَمَرِ وَهُوَ جَبَلُ

بَيْتِ الْمَقْدِسِ فَيَقُولُونَ لَقَدْ قَتَلْنَا مَنْ فِي الْأَرْضِ هَلُمَّ فَلْنَقْتُلْ مَنْ فِي السَّمَاءِ فَيَرْمُونَ بِنُشَّابِهِمْ إِلَى السَّمَاءِ فَيَرُدُّ اللهُ عَلَيْهِمْ نُشَّابَهُمْ

مَخْضُوبَةً دَمًا وَيُحْصَرُ نَبِيُّ اللهِ عِيسَى وَأَصْحَابُهُ حَتَّى يَكُونَ رَأْسُ الثَّوْرِ لِأَحَدِهِمْ خَيْرًا مِنْ مِائَةِ دِينَارٍ لِأَحَدِكُمُ الْيَوْمَ فَيَرْغَبُ

كموت نفس

نبي الله عيسى وأصحابه فيرسل الله عليهم النغف في رقابهم فيصبحون فرسى
واحدة ثم يهبط نبي الله عيسى وأصحابه إلى الأرض فلا يجدون في الأرض موضع شبر إلا ملأه زهمهم ونتنهم فيرغب
نبي الله عيسى وأصحابه إلى الله فيرسل الله عليهم طيرا كأعناق البخت فتحملهم فتطرحهم حيث شاء الله ثم يرسل
الله مطرا لا يكن منه بيت مدر ولا وبر فيغسل الأرض حتى يتركها كالزلفة ثم يقال للأرض أنبتي ثمرتك وردي
بركتك فيومئذ تأكل العصابة من الرمانة ويستظلون بقحفها ويبارك في الرسل حتى أن اللقحة من
الإبل لتكفي الفئام من الناس واللقحة من البقر لتكفي القبيلة من الناس واللقحة من الغنم لتكفي
الفخذ من الناس فبينما هم كذلك إذ بعث الله ريحا طيبة فتأخذهم تحت آباطهم فتقبض روح كل مؤمن
وكل مسلم ويبقى شرار الناس يتهارجون فيها تهارج الحمر فعليهم تقوم الساعة

مسلم میں نواس بن سمعان رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تمھارے اوپر دجال کے سوا کا خوف مجکو زیادہ ہے یعنی دجال کے سوا مجکو تمھارے حق میں اور فسادون کا
زیادہ خوف ہے اگر دجال نکلا اور میں تم لوگون میں موجود ہوا تو تمسے پہلے میں اوسکو الزام دونگا اور تمکو اوسکے شر سے بچاؤنگا اور اگر وہ نکلا اور میں تم لوگون
میں موجود نہوا تو ہر مرد مسلمان اپنی طرف سے اوسکو الزام دیگا اور حق تعالے میرا خلیفہ ونگہبان ہے ہر مسلمان پر البتہ دجال تو جوان گھنگرالے بالون والا ہے اوسکی آنکھ میں
ٹینٹ ہے گویا کہ میں اوسکی مشابہت دیتا ہون عبد العزی بن قطن کے ساتھ عبد العزی ایک کافر تھا سو جو شخص کہ تم میں سے اوسکو پاوے تو چاہیے سورہ کہف کے سر کی آیتین
اوسپر پڑھے مقرر وہ نکلیگا شام اور عراق کے درمیان کی راہ سے تو خرابی ڈالیگا داہنے اور فساد اوٹھائیگا بائین اے خدا کے بندو ایمان پر ثابت رہیو صحابہ بولے یا رسول اللہ
اور کس قدر اوسکو زمین پر درنگی اور اقامت ہوگی حضرت نے فرمایا چالیس دن اونمین سے ایک دن تو سال کے برابر اور دوسرا دن جیسے مہینا اور تیسرا دن جیسے ہفتہ اور
باقی دن جیسے کہ یہ تمھارے دن ہین اصحاب بولے یا رسول اللہ سو وہ دن جو سال کے برابر ہوگا کیا ہمکو ایک ہی دن کی نماز کفایت کریگی حضرت نے فرمایا کہ نہین تم اندازہ کر لینا
اوس دن میں بقدر اوسکے جتنی دیر کے بعد ان دنون میں نماز پڑھتے ہو اسیطرح اوس دن بھی اٹکل کر کے پڑھیو صحابہ بولے یا رسول اللہ اور اوسکی شتابی زمین میں
کیونکر ہوگی حضرت نے فرمایا جیسے وہ بدلی جسکو ہوا پیچھے سے اوڑاتی ہے سو وہ ایک قوم پاس آویگا تو اونکو کفر کی طرف بلاویگا سو وے اوسپر ایمان لاوینگے اور اوسکی بات
مانینگے تو آسمان کو حکم کریگا سو وہ پانی برساویگا اور زمین کو حکم کریگا سو وہ گھاس اور اناج جماویگی تو شام کو اونکے مواشی آوینگے بہ نسبت سابق کے دراز کوہان ہوکر
اور کشادہ تھن ہوکر اور کوکھین بھری ہوئی یعنی موٹی تازی ہو جاوینگے پھر دجال دوسری قوم پاس آویگا تو اونکو کفر کی طرف بلاویگا تو وے اوسکی قول کو اوسپر رد کرینگے یعنی
اوسکی بات نمانینگے تو اونکی طرف سے پھر جاویگا تو اوپر قحط اور خشکی پڑیگی اونکے ہاتھون میں اونکے مالون میں سے کچھہ باقی نرہیگا اور دجال ویرانے میں نکلیگا تو اوس

کہیگا کہ اے زمین اپنے خزانے نکال تو وہان کے مال اور خزانے ظاہر ہوکر اوسکے پاس جمع ہوجاوینگے جیسے شہد کی مکھیان بڑی مکھی کے گرد ہجوم کرتی ہین پھر دجال ایک جوان
مرد کو بلاویگا تو اوسکو تلوار سے ماریگا سو اوسکو قتل کرکے دو ٹکڑے کر ڈالیگا جیسا نشانہ دو ٹوک ہوجاتا ہے پھر اوسکو زندہ کرکے بلاویگا سو وہ جوان سامنے آویگا چہرہ
چمکتا ہوا اور ہنستا سو دجال اسی حال مین ہوگا کہ ناگاہ حق تعالے عیسی بن مریم کو بھیجیگا تو عیسیؑ اوترینگے سفید مینار پاس شہر دمشق کی مشرق کیطرف زرد رنگین
جوڑے پہنے اپنے دونون ہاتھ دو فرشتون کے پرون پر رکھے ہوے تو جب عیسیؑ اپنا سر جھکاوینگے تو پسینا ٹپکیگا اور جبکہ اپنا سر اوٹھاوینگے تو موتی سے بوند بہینگے سو جس
کافر پاس عیسیؑ اوترینگے اور اوسکو اونکے دم کی بھاپ لگیگی سو وہ مرجاویگا اور اونکا دم پہونچیگا جہانتک اونکی نظر پہونچیگی پھر عیسیؑ دجال کو تلاش کرینگے
یہانتک کہ اوسکو باب لد پاس پاوینگے لد شام مین ایک پہاڑ کا نام ہے سو اوسکو قتل کرینگے پھر عیسیؑ بن مریم پاس وہ لوگ آوینگے جنکو خدا نے دجال سے بچایا
شفقت سے اونکے چہرونکو سہلاوینگے اور اونکو اونکے بہشت کے درجات کی خبر دینگے سو اسی حال مین ہونگے کہ ناگاہ حق تعالے عیسیؑ کو حکم کریگا کہ مین نے اپنے ایسے بندے نکالے ہین
کہ کسیکو اونسے لڑنے کی طاقت نہین سو پناہ مین لیجا میرے مسلمان بندونکو طور کیطرف اور خدا بھیجیگا یاجوج اور ماجوج کو اور وہ ہر ایک بلندی سے نکل پڑینگے تو اون کے
پہلے لوگ طبرستان دریا پر گذرینگے تو پی جاوینگے جتنا پانی کہ اوسمین ہوگا اور اونکے پچھلے لوگ جب وہان آوینگے تو کہینگے کبھی اس دریا مین بھی پانی تھا پھر چلینگے
یہانتک کہ اوس پہاڑ تک پہونچینگے جہان درخت خمر کی کثرت ہے یعنی بیت المقدس کا پہاڑ تو وے کہینگے البتہ ہم زمین والونکو تو قتل کرچکے آؤ آسمان والونکو قتل
کرین تو اپنے تیر اونکو آسمان پر مارینگے سو خدا اونکے تیرونکو خون آلودہ کرکر ڈالیگا اور خدا کا پیغمبر عیسیؑ اور اونکے اصحاب گھر رہینگے یہانتک کہ اونکے نزدیک بیل کا
سر افضل ہوگا سو اشرفی سے آج تمھارے نزدیک یعنی کھانے کی نہایت تنگی ہوگی پھر خدا کا رسول عیسیؑ اور اوسکے اصحاب دعا کرینگے سو خدا اون یاجوج ماجوج پر
غدے بھیجیگا اونکی گردنون مین کیڑا پیدا ہوگا تو صبح تک سب مرجاوینگے ایک جان کا سا مرنا پھر خدا کا رسول عیسیؑ اور اوسکے اصحاب زمین پر اوترینگے تو زمین مین ایک
بالشت برابر جگہ اونکی سڑاہند اور گندگی سے خالی نپاوینگے یعنی تمام زمین پر اونکی سڑی لاشین پڑی ہونگی پھر خدا کا رسول عیسیؑ اور اوسکے اصحاب خدا سے دعا
کرینگے تو حق تعالے یاجوج ماجوج پر چڑیان بھیجیگا جیسے بڑے اونٹ کی گردنین سو وے اونکو اوٹھا لیجاوینگی اور اونکو پھینک دیوینگی جہان خدا کو منظور ہوگا پھر خدا ایسا
پانی برساویگا کہ کوئی گھر مٹی کا اور اونکا اوس پانی سے باقی نرہیگا سو خدا زمین کو دھو ڈالیگا یہانتک کہ زمین مثل حوض یا باغ یا صاف مورت کی طرح کر دیگا
پھر زمین کو حکم ہوگا کہ اپنے پھل جما اور اپنی برکت کو پھیر دے تو اوسدن ایک انار کو ایک گروہ کھاویگا اور اوسکے چھلکے کو بنگلہ سا بناکر اوسکے سایے مین بیٹھینگے اور دودھ مین
برکت ہوگی یہانتک کہ دودھار اونٹنی آدمیونکے بڑے گروہ کو کفایت کریگی اور دودھار گاے ایک برادری کے لوگون کو کفایت کریگی اور دودھار بکری ایک
جدی لوگونکو کفایت کریگی لوگ ایسی حالت مین ہونگے کہ یکایک حق تعالے ایک پاک ہوا کو بھیجیگا کہ اونکی بغلون کے نیچے لگیگی اور اثر کرجاویگی تو ہر مومن اور ہر مسلم کی روح کو
قبض کریگی اور برے بدذات لوگ باقی رہجاوینگے آپس مین بھڑینگے گدہونکی طرح سو اونپر قیامت قائم ہوگی ف ایک روز حضرت نے دجال کا بہت ذکر کیا اصحاب

اوسکا بہت خوف غالب ہوا حضرت کو دجال معلوم ہوا تب یہ حدیث فرمائی اصحاب کو تسکین دیکہ اگر میری زندگی مین دجال آیا تو مین کفایت کرتا ہون اور نہین تو
خدا میرا خلیفہ ہے اہل ایمان کو بچا دیگا پھر اوسکی نشانیان بتلائین اور سورہ کہف کا پڑھنا ارشاد کیا سورہ کہف کے سر کی دس آیتون مین دفع شر دجال کی تاثیر ہے
پھر دجال کا تمام قصہ اور حضرت عیسی کا نزول اور اوسکا حضرت عیسی کے ہاتھ سے قتل ہونا اوسکے بعد یاجوج ماجوج کا نکلنا اور اونکی کثرت اور شوکت پھر اونکا مرجانا
اور بعد چند کفار بدذات کیوقت مین قیامت کا قائم ہونا ارشاد کیا دجال اور یاجوج ماجوج کو خدا اتنی طاقت دیگا اہل ایمان کی امتحان کیواسطے کہ کون اوسکے
داؤ مین آتا ہے اور کون ایمان پر ثابت رہتا ہے اہل ایمان کو لازم ہے کہ جب کسی کافر یا خلاف شرع فقیر سے خرق عادات دیکھے تو اوسکا ہرگز اعتقاد نکرے اوسکو دجال
کا نائب جانے ایمان اور تقوے پر نظر رکھے شعبدہ بازی پر خیال نکرے کرامات اوسکا نام ہے جو ولی یعنی متقی مومن سے ہو اور جو کافر اور بیدین فاسق سے ہو اوسکو استدراج
کہتے ہین

۲۰۸۱ ق حُذَيْفَةُ فِتْنَةُ الرَّجُلِ فِي أَهْلِهِ وَمَالِهِ وَنَفْسِهِ وَوَلَدِهِ وَجَارِهِ يُكَفِّرُهَا الصِّيَامُ وَالصَّلوٰةُ وَالصَّدَقَةُ وَالأَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ بخاری اور مسلم مین حذیفہ رض سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قصور مرد کا اوسکے گھر والون کے حق مین اور اوسکے مال اور جان اور لڑکی اور ہمسایہ مین اوسکو روزہ اور نماز اور صدقہ اور نیک بات بتلانا
اور بری کام سے روکنا دور کردیتا ہے ف یعنی اگر آدمی سے جان مال جورو لڑکی ہمسایہ کی حقین کچھہ تصور یا نا انصافی ہوجاویگی تو ان عبادتون سے معاف ہوجاویگی

۲۰۸۲ ع عَبْدُاللهِ بْنُ عُمَرَ فِرَاشٌ لِلرَّجُلِ وَفِرَاشٌ لِامْرَأَتِهِ وَالثَّالِثُ لِلضَّيْفِ وَالرَّابِعُ لِلشَّيْطَانِ مسلم مین عبداللہ بن عمرو رض روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ
ایک بچھونا مرد کا اور دوسرا بچھونا اوسکی جورو کا اور تیسرا بچھونا مہمان کا اور چوتھا بچھونا شیطان کا ف یعنی حاجت سے زیادہ فرش کہنا نام اور فخر کو شیطانی کام
ہے اور اگر مہمانون کے واسطے جا بجا زیادہ فرش کہے تو درست ہے منع وہی ہے جو بے حاجت ہے

۲۰۸۳ م ق ابُوْمُوْسٰی وَاَنَسٌ فَضْلُ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيْدِ
عَلٰى سَائِرِ الطَّعَامِ مسلم مین ابوموسی اور انس رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ عائشہ کی فضیلت عورتون پر جیسے ثرید کی فضیلت باقی کھانون پر ف ثرید
اوس کھانے کو کہتے ہین کہ روٹی کو شوربے مین بھگویا ہو عرب یہ کھانا نہایت پسند تہا سب کھانون سے زیادہ حضرت عائشہ رض نے علم اور آداب حضرت سے اور
عورتون کے زیادہ سیکھے تھے اسواسطے اونکی فضیلت حضرت نے بیان فرمائی

۲۰۸۴ م جَابِرٌ يُغْفَرُ لَهُ إِلَّا صَاحِبَ الْجَمَلِ الْأَحْمَرِ قَالَهُ عَلَى الثَّنِيَّةِ الْمُرَارِ
مسلم مین جابر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا سو تم مین سے ہر ایک شخص بخشا گیا مگر سرخ اونٹ والا یہ حضرت نے ثنیۃ المرار پر فرمایا ف ثنیۃ المرار ایک ٹیلا تہا حضرت نے
فرمایا جو اوس پر چڑھ جاوے اوسکا گناہ بخشا جاوے سب اصحاب اوسپر چڑھ گئے ایک گنوار نہ چڑھا اپنا سرخ اونٹ تلاش کیا کیا اور اوسنے کہا کہ اونٹ کا ملنا میرے
نزدیک بخشش سے زیادہ پیارا ہے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ دنیا کی محبت آخرت کو بگاڑتی ہے

۲۰۸۵ ق ابُوْهُرَيْرَةَ فِي الْحَبَّةِ السَّوْدَاءِ شِفَاءٌ
مِّنْ كُلِّ دَاءٍ إِلَّا السَّامَ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کلونجی مین ہر بیماری کی دوا ہے سوا موت کے ف یعنی سب سرد بیماریونکی
کلونجی دوا ہے باقی اسکی تفصیل ساتوین باب مین گذری

۲۰۸۶ ق ابُوْهُرَيْرَةَ فِي كُلِّ كَبِدٍ حَرَّی اَجْرٌ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا

کہ ہر تشنہ جگر کو پانی پلانے میں ثواب ہے ف سراقہ بن مالک نے پوچھا کہ یا حضرت اگر کسیکا بھولا جانور میرے حوض پر آوے اور میں اوسکو پانی پلاؤں مجھکو اسمیں کچھ
ثواب ہوگا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ ہر جاندار کے احسان میں ثواب ہے آدمی ہو یا جانور مسلمان ہو یا کافر ۲۰۸۷ جابر فیما سقت الانہار والغیم
العشور وفیما سقی بالسانیۃ نصف العشر مسلم میں جابر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کس کھیت کو دریا اور بدلی سینچے اوسمیں دسواں حصہ
زکوٰۃ ہے اور جو کھیت اونٹوں پر پانی لاد کر سینچا جاوے اوسمیں بیسواں حصہ زکوٰۃ ہے ف جسمیں کم محنت تھی اوسکی زکوٰۃ زیادہ مقرر ہوئی اور جسمیں
محنت زیادہ تھی اوسکی کم زکوٰۃ مقرر ہوئی حکمت اسکا نام ہے ۲۰۸۸ جابر قاتل اللہ الیہود اتخذوا قبور انبیائہم مساجد مسلم میں جابر رض سے روایت ہے کہ
حضرت نے فرمایا کہ خدا لعنت کرے یہودیوں پر اونھوں نے اپنے پیغمبروں کی قبروں کو مسجد ٹھہرایا ف اسمیں اشارہ ہے کہ امت محمدی ایسا نکرے ۲۰۸۹ انس قدر حوضی کما بین
ایلۃ وصنعاء من الیمن وان فیہ من الاباریق کعدد نجوم السماء بخاری اور مسلم میں انس رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میرے حوض کوثر کا اندازہ اتنا ہے
جتنا فرق ہے ایلہ اور یمن کی صنعا میں اور البتہ اوسمیں آبخورے ہیں آسمان کے تاروں کے شمار برابر ف ایلہ شام میں ایک بستی کا نام ہے اور صنعا یمن کا بڑا مشہور شہر ہے
۲۰۹۰ ابو ہریرۃ قریش والانصار وجہینۃ ومزینۃ واسلم واشجع وغفار موالی لیس لہم مولی دون اللہ ورسولہ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ
حضرت نے فرمایا کہ قریش اور انصار اور جہینہ اور مزینہ اور اسلم اور اشجع اور غفار میرے دوست مددگار ہیں اونکا کوئی مددگار نہیں سوا خدا اور رسول کے ف یہ قوم
حضرت کا ایمان لائے اور حضرت پر جان نثار رہے اسواسطے حضرت نے اونکی فضیلت بیان کی ۲۰۹۱ ابن عباس کانی بہ اسود افحج یقلعہا حجرا حجرا بخاری میں عبداللہ
بن عباس رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا گویا کہ میں اوس کعبہ ڈھانے والے سیاہ ٹیڑھے کو دیکھتا ہوں کہ اوسکے پتھر پتھر کو اوکھاڑتا ہے ف قیامت کے قریب ایک حبشی
کے ہاتھ سے کعبہ منہدم ہوگا ۲۰۹۲ عقبۃ بن عامر کفارۃ النذر کفارۃ الیمین مسلم میں عقبہ بن عامر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نذر کا کفارہ وہی ہے جو قسم کا کفارہ ہے ف یعنی اگر
نذر ادا کی نہو تو قسم کا کفارہ دے اور قسم کا کفارہ یہ ہے کہ دس محتاجوں کو دونوں وقت کھانا کھلاوے یا کپڑا پہناوے یا ایک غلام آزاد کرے اور اگر مقدور نہو تو تین روزے رکھے ۲۰۹۳ عبد الرحمن ابن عوف کلاکما
قتلہ یعنی اباجہل فالہ لمعاذ بن عمرو بن الجموح ومعاذ بن عفراء بخاری اور مسلم میں عبد الرحمن بن عوف رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تم دونوں
نے اوسکو قتل کیا یعنی ابوجہل کو پھر حضرت نے معاذ بن عمرو بن جموح اور معاذ بن عفرا سے فرمایا ف ان دونوں نے حضرت کو خبر کردی تھی کہ ہمنے ابوجہل کو مارا حضرت نے
دونوں کی تلوار دیکھی خون آلودہ دیکھکر یہ حدیث فرمائی ۲۰۹۴ ابو ہریرۃ کلا والذی نفس محمد بیدہ ان الشملۃ لتلتہب علیہ نارا اخذہا من الغنائم یوم خیبر لم تصبہا
المقاسم فالہ لعبد لہ واسمہ رفاعۃ ویقال لہ مدعم فقتل بوادی القری مقفلہ من خیبر بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
کہ یوں نہیں اوسکی قسم جسکے قابو میں محمد کی جان ہے کہ مقرر کملی تو اوسکے بدن پر بھڑک رہی ہے آگ سے اور کملی کو جنگ خیبر میں تقسیم سے پہلے لیلیا تھا یہ
حضرت نے اپنے غلام کے حق میں فرمایا جسکا رفاعہ نام تھا اور لقب اوسکا مدعم تھا وہ قتل ہوا تھا وادی القری میں خیبر سے پلٹتے ف وادی القری مدینے کی ایک بستی کا نام

جب خیبر فتح کر کے حضرت کا لشکر وہاں پونہچا تو حضرت کے غلام یعنی مدعم کو تیر لگا وہ مر گیا اصحاب نے اوسکی تعریف کی کہ اوسکو شہادت نصیب ہوئی تب حضرت نے

یہ حدیث فرمائی یعنی شہادت کہان وہ غنیمت کی چوری سے دوزخ مین جل رہا ہے جب لوگون نے یہ سنا تو بہت گھبرائے ایک مرد نے چمڑے کا تسمہ لیا تھا وہ حضرت کے پاس

۲۰۹۵ لایا حضرت نے فرمایا آگ کا تسمہ ہے یعنی اگر تو نہ دیتا تو آگ ہو کر یہ تسمہ تجھکو جلاتا۔ م جابر بن سمرۃ کم من عذق معلق او مدلی ویروی مذلل فی الجنۃ لابی

الدحداح مسلم مین جابر رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا بہتیری کھجور کے گچھے لٹک رہے ہین یا جھک رہے ہین ابو دحداح کیواسطے اور دوسری روایت یون ہے کہ بہشت مین گچھے

ایسے جھک رہے ہین کہ اونکا توڑنا نہایت آسان ہے ف ایک یتیم اور ابو لبابہ سے ایک کھجور کے درخت مین جھگڑا اٹھا یتیم رونے لگا حضرت نے ابو لبابہ سے فرمایا کہ اگر تو اوسکو درخت

دیدے تو بہشت مین اوسکے عوض کھجور کے گچھے پاوے ابو لبابہ نے درخت نہ دیا ابو دحداح نے وہ درخت ابو لبابہ سے مول لیکر اوس یتیم کو دیا جب ابو دحداح مر گئے حضرت نے اونکی جنازے کی

۲۰۹۶ نماز پڑھکے یہ حدیث فرمائی اس حدیث مین اشارہ ہے کہ یتیم سے سلوک اور احسان کرنا خدا کو نہایت پسند ہے خ ابوذر کیف انت اذا کانت علیک امراء یمیتون

الصلوٰۃ او قال یؤخرون الصلوٰۃ عن وقتہا قلت فما تامرنی قال صل الصلوٰۃ لوقتہا فان ادرکتہا معہم فصل فانہا لک نافلۃ قالہ لہ بخاری مین ابوذر رضی سے

روایت ہے کہ حضرت نے مجھسے فرمایا کہ تو کیا کریگا اوسوقت جبکہ تجھپر ایسے حاکم ہونگے جو نماز کو مار ڈالینگے یا یون فرمایا کہ نماز کو مستحب وقت سے تاخیر کرینگے یعنی مکروہ وقت مین

پڑھینگے مین نے کہا اوسوقت مین مجھکو آپ کیا حکم کرتے ہین حضرت نے فرمایا تو نماز کو مستحب وقت مین پڑھ لیا کیجیو پھر اگر تو جماعت کی نماز اونکی ساتھ پاوے تو اونکے ساتھ

۲۰۹۷ بھی پڑھ لیجیو کہ یہ دوسری نماز تیری تجھمین نفل ہوجاویگی یہ حضرت نے ابوذر سے فرمایا ف اسلام مین نماز کی سستی اول سلطنت مروانیہ سے شروع ہوگئے خ ابن عمرو او

عبد اللہ بن عمرو کیف انت یا عبد اللہ بن عمرو اذا بقیت فی حثالۃ من الناس قد مرجت عہودہم وامانا تہم واختلفوا فصاروا ہکذا وشبک اصابعہ قال فکیف

اصنع یا رسول اللہ قال تاخذ ما تعرف وتدع ما تنکر وتقبل علی خاصتک وتدعہم وعوامہم بخاری مین عبد اللہ بن عمر یا عبد اللہ

بن عمرو رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ای عبد اللہ بن عمرو تو کیا کریگا جبکہ تو باقی رہجاویگا کوڑ ناقص لوگون مین جنکی عہد وپیمان اور امانت داریان

بگڑ جاوینگی اور اونمین پھوٹ پڑجاویگی تو وے لوگ اسطرح ہوجاوینگے اور حضرت نے اونکی اختلاف کی مثال دی اپنے دونون ہاتھونکی انگلیان قینچی کر کے

عبد اللہ بن عمرو نے کہا سو اوسوقت مین یا رسول اللہ مین کیا کرون حضرت نے فرمایا جو تیری دانست مین اچھی بات ہو اوسکو لیجیو اور بری کو چھوڑ دیو اور

خاص اپنے حال پر متوجہ ہونا اور اونکو اونکے حالات پر چھوڑنا ف یعنی جب زمانہ بگڑ جاوے اور بد دیانتی کے سبب سے لوگون مین اختلاف پڑے اور ہر شخص اپنی

۲۰۹۸ عقل پر مغرور ہو تو ایسے وقت مین ہشیار کو لازم ہے کہ اپنی اصلاح اور درستی پر کمر باندھے اور عوام سے خبر نہو م عمر کیف بک اذا اخرجت من خیبر تعدو بک

قلوصک لیلۃ بعد لیلۃ قالہ لابن ابی الحقیق من یہود خیبر فاجلاہم عمر الی تیماء واریحاء مسلم مین عمر فاروق رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کیسا

تیرا حال ہوگا جسوقت تو خیبر سے نکالا جاویگا تجھکو لے دوڑیگی تیری اونٹنی رات کو یعنی سوار ہو کر سفر کریگا یہ حضرت نے ابن ابی الحقیق یہودی کو کہ کسی سبب سے فرمایا تھا پھر

عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اونکو تیما اور اریحا کی طرف نکال دیا ف خیبر مین یہودی رہتے تھے جب خیبر فتح ہوا تو حضرت نے وہان کے یہودیونکو بطریق محنت مزدوری کے رہنے دیا عمر فاروق
نے اپنی خلافت مین چاہا کہ اونکو خیبر سے بدر کرین یہودیون نے کہا تم ہمکو کیونکر نکالوگے حال آنکہ تمہارے پیغمبر نے ہمکو یہان قائم رکھا تب عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے یہ حدیث پڑھی
یعنی حضرت نے اس حدیث مین تمہارے نکالنے کا اشارہ کیا ہے یہودی نے کہا کہ ابو القاسم نے یہ کلام ٹھٹھے کی راہ سے کہا فاروق نے کہا اے دشمن خدا کے تو جھوٹھا ہے یعنی ٹھٹھا
کرنا پیغمبرونکی شان نہین پھر اونکو شام کیطرف نکال دیا اون بستیون مین جاکر بسے جنکا تیما اور اریحا نام ہے ھ عُقْبَةُ بْنُ الْحَارِثِ كَيْفَ وَقَدْ زَعَمَتْ ۲۰۹۹
أَنْ قَدْ أَرْضَعَتْكُمَا وَيُرْوَى كَيْفَ وَقَدْ قِيلَ دَعْهَا عَنْكَ قَالَهُ لَهُ حِينَ تَزَوَّجَ أُمَّ يَحْيَى بِنْتَ أَبِي إِهَابِ بْنِ عَزِيزٍ فَجَاءَتِ امْرَأَةٌ سَوْدَاءُ فَقَالَتْ
قَدْ أَرْضَعْتُكُمَا مسلم مین عقبہ بن حارث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ یہ کیونکر ہوگا اور حال آنکہ وہ کہتی ہے کہ مین نے تم دونون کو دودھ پلایا
اور دوسری روایت یون ہے کہ یہ کیونکر ہوگا اور حال آنکہ شیرخوارگی کی گفتگو ہوئی اوس عورت کو اپنے نکاح سے چھوڑ دے یہ حضرت نے عقبہ سے فرمایا جبکہ اونے ام یحیی
ابی اہاب بن عزیز کی بیٹی سے نکاح کیا پھر ایک سیاہ عورت آئی اوسنے کہا کہ مین نے تم دونون جورو خاوند کو دودھ پلایا تھا ف جب اوس عورت نے یہ کہا تو عقبہ
نے کہا کہ مجکو معلوم نہین کہ مین نے تیرا دودھ پیا ہے پھر اپنی جورو کے لوگون سے پوچھا اونھون نے بھی انکار کی پھر عقبہ نے حضرت سے کہا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی امام مالک کا
یہی مذہب ہے کہ فقط ایک عورت کے قول سے رضاعت یعنی شیرخوارگی ثابت ہوجاتی ہے لیکن اور اماموں کے مذہب مین ایک عورت کے قول کا کچھ اعتبار نہین یا
دو مرد کہین یا ایک مرد اور دو عورتین تو اونکے نزدیک اس حدیث کا یہ مطلب ہے کہ حضرت نے یہ حکم از راہ احتیاط اور تقوی فرمایا نہ از راہ فتوی ق أَنَسٌ ۲۱۰۰
كَيْفَ يُفْلِحُ قَوْمٌ شَجُّوا نَبِيَّهُمْ وَكَسَرُوا رَبَاعِيَتَهُ وَهُوَ يَدْعُوهُمْ قَالَهُ يَوْمَ أُحُدٍ عَلَّقَهُ الْبُخَارِيُّ وَأَسْنَدَهُ مُسْلِمٌ بخاری اور مسلم مین انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
حضرت نے فرمایا کیونکر بھلا ہوگا اوس قوم کا جنھون نے اپنے پیغمبر کا سر زخمی کیا اور دانت توڑا اور حال آنکہ وہ اونکو ٹھیک راہ پر بلاتا ہے یہ حضرت نے جنگ احد مین
فرمایا بخاری نے اس حدیث کی سند نہین مذکور کی اور مسلم نے پوری سند بیان کی ق ابْنُ مَسْعُودٍ لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِقَدْرِ غَدْرَتِهِ ۲۱۰۱
بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا قیامت کے دن ہر عہد شکن دغاباز کا ایک جھنڈا ہوگا بقدر اوسکی دغابازی کے ف یہ اسواسطے
ہوگا تاکہ وہ فضیحت ہو ه ابْنُ عَبَّاسٍ إِلَى الصَّلَاةِ وَيُرْوَى لِمَ أُصَلِّي فَأَتَوَضَّأَ وَيُرْوَى أُرِيدُ أَنْ أُصَلِّيَ فَأَتَوَضَّأَ قَالَهُ حِينَ خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ فَأُتِيَ ۲۱۰۲
بِطَعَامٍ فَقِيلَ أَلَا تَتَوَضَّأُ مسلم مین عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کیون وضو کرون کیا نماز کیواسطے اور ایک روایت یون ہے
کس واسطے کیا مجکو نماز پڑھنا ہے جو وضو کرون اور دوسری روایت یون ہے کہ کیا مین نماز کا ارادہ کرتا ہون جو وضو کرون یہ حضرت نے اوسوقت فرمایا جب
آپ پاخانے سے نکلے تو آپ کے آگے کھانا رکھا گیا سو لوگون نے کہا کہ آپ وضو نہین کرتے ف پورا قصہ یون ہے کہ پھر حضرت نے کھایا اور ہاتھ مین پانی نہ لگایا اس
حدیث سے معلوم ہوا کہ وضو کرنا نماز کے واسطے واجب ہے کھانے کیواسطے واجب نہین ہر چند کھانے سے پہلے ہاتھ دھونا مستحب ہے لیکن حضرت نے اسواسطے ہاتھ نہ دھوئے تاکہ لوگونکو

۲۱۰۳ معلوم ہو جاوے کہ اگر بیت اللہ پاک ہوں تو ڈھا دوں اور بناؤں ق ابن عباس کہ تو ان کنت تو لا یحب و کونوا لہم علکم فیہ یعنی لاہل مکہ حین دعا لہم ابراہیم علیہ السلام بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مکہ والوں پاس اوس زمانہ میں اناج نہ تھا اور اگر اناج ہوتا تو ابراہیم علیہ السلام اونکے واسطے اناج میں بھی دعا مانگتے ف حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مکہ والوں کے واسطے کثرت میوجات کی دعا کی اوسوقت وہاں زراعت نہ تھی اگر ہوتی تو اسکی بھی دعا کرتے

۲۱۰۴ ق عائشۃ لیت رجلا صالحا من اصحابی یحرسنی اللیلۃ بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کاش کوئی نیک مرد میرے اصحاب سے آجکی رات میری نگہبانی کرے ف یہ حضرت نے لیلۃ التعریس میں فرمایا پھر سعد بن ابی وقاص ہتھیار باندھے آئے حضرت نے پوچھا تو کیوں آیا ہے سعد نے کہا کہ یا حضرت میں آپکی محافظت کے واسطے آیا ہوں پھر حضرت نے اونکے حق میں دعاے خیر کی معلوم ہوا کہ محافظت اور نگہبانی کرنا توکل کے مخالف نہیں

۲۱۰۵ م ابو قتادۃ متی کان ہذا مسیرک منی قالہ لابی قتادۃ سحر لیلۃ التعریس حین دعمۃ ثالثۃ مسلم میں ابو قتادہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کب سے یہ تیری چال میرے ساتھ تھی یہ حضرت نے ابو قتادہ سے لیلۃ التعریس کی فجر کو فرمایا جبکہ اونے تیسری بار حضرت کو تھام لیا ف حضرت رات بھر منزل کی نیند کے غلبے سے جھکنے لگے ابو قتادہ نے تین بار حضرت کو تھام لیا تیسری بار حضرت جاگ پڑے تب یہ حدیث فرمائی جبکہ ابو قتادہ کی چال معلوم ہوا تو حضرت نے ابو قتادہ کے حق میں یوں دعا کی کہ خدا تیری محافظت کرے جیسے تو نے اپنے پیغمبر کی محافظت کی

۲۱۰۶ ق ابن عباس مرحبا بالقوم او بالوفد غیر خزایا ولا ندامی قالہ لوفد عبد القیس حین قالہم من القوم او من الوفد فقالوا ربیعۃ بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن عباس رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خوشحال قوم یا یوں فرمایا کہ خوشحال ایلچیان نہ ذلیل ہو وین نہ شرمندہ یہ حضرت نے عبد القیس کے ایلچیوں سے فرمایا جبکہ اونسے پوچھا کہ تم کون قوم یا کون ایلچی ہو تو اونھوں نے جواب دیا کہ ہم ربیعہ کی قوم سے ہیں ف عبد القیس ربیعہ کی قوم سے گروہ کا نام ہے جب وے حضرت کیخدمت میں مسلمان ہونے کو آئے تب حضرت نے یہ حدیث سنا کر اونکی توقیر کی

۲۱۰۷ ق ابو قتادۃ الحارث بن ربعی مستریح و مستراح منہ قالوا یا رسول اللہ ما المستریح والمستراح منہ فقال العبد المؤمن یستریح من نصب الدنیا والعبد الفاجر یستریح منہ العباد والبلاد والشجر والدواب بخاری اور مسلم میں ابو قتادہ رضی جنکا حارث بن ربعی نام ہے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ یہ مردہ آرام پانے والا ہے یا آرام دینے والا اصحاب نے کہا یا رسول اللہ آرام پانے والا اور آرام دینے والا کیسا تو حضرت نے فرمایا کہ ایماندار بندہ دنیا کے رنج اور مصیبت سے آرام پاتا ہے اور ظالم فاسق بندے سے آدمی اور بستیاں اور درخت اور جانور آرام پاتے ہیں ف حضرت کے سامنے ایک جنازہ نکلا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی مومن متقی کے حق میں دنیا قید خانہ ہے جہاں وہ مرگیا عذاب سے چھوٹا ایمان اور عبادت کی برکت سے قبر میں بہشت کی لذت کا مزہ پاویگا اور ظالم فاسق کے قید ہوتا ہے ہر ایک مخلوق کو ناحق تکلیف دیتا ہے تو اوسکی موت سے عالم کو آرام ہے

۲۱۰۸ ق ابو ہریرۃ مطل الغنی ظلم واذا اتبع احدکم علی ملی فلیتبع بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مالدار کا ٹالنا ستم ہے اور جب قرض دار تمھارا قرض کو کسی مالدار پر اوتار دے تو مان لینا چاہیے ف یعنی مالدار ہو کر قرض ادا کرے اور ٹالے تو

٢١٠٩ براتم ہے اور اگر محتاج قرضدار کسی مالدار سے قرض لاوے تو لازم ہے کہ مانگنے میں زیادہ تنگ نہ کرے ج مَعَاذَ اللهِ أَنْ يَتَحَدَّثَ النَّاسُ أَنِّي أَقْتُلُ أَصْحَابِي إِنَّ هٰذَا وَأَصْحَابَهُ

يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ مسلم میں جابر رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میں خدا کی پناہ مانگتا ہوں اس سے کہ لوگ چرچا کریں

کہ میں اپنے ساتھیوں کو قتل کرتا ہوں البتہ یہ شخص اور اوسکے ساتھی قرآن پڑھتے ہیں اور اونکے نرخروں سے نیچے نہیں اترتا یعنی قرآن کی تمیز نہیں تی یہ لوگ دین سے نکلے جیسے

تیر جانور سے پار ہو جاتا ہے ف ذی الخویصرہ ایک منافق تھا اوسنے حضرت سے کہا کہ آپ انصاف سے نہیں تقسیم کرتے حضرت نے فرمایا کہ اگر میں انصاف نہ کرونگا تو کون کریگا عمر فاروق

رضہ نے کہا یا حضرت اگر حکم ہو تو میں اس منافق کو مار ڈالوں تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی ہر چند یہ بد دین لائق قتل کے ہے لیکن اسمیں بدنامی ہوگی کہ پیغمبر اپنے ساتھیوں کو

٢١١٠ قتل کرتا ہے تو لوگ ملاقات سے وحشت کرینگے اسلام سے محروم رہینگے معلوم ہوا کہ حاکم کو مصلحت کا لحاظ بھی ضرور ہے بعضی جگہ ج ۲ م سلمان بن عامر الضبی مَعَ الْغُلَامِ

عَقِيقَةٌ فَأَهْرِيقُوا عَنْهُ دَمًا وَأَمِيطُوا عَنْهُ الْأَذَى مسلم میں سلمان بن عامر رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ لڑکا پیدا ہو اوسکے ساتھ اوسکا عقیقہ سنت ہے تو اوسکی طرف سے

خون جاری کرو اور دور کرو اوس سے تکلیف اور نجاست کو یعنی سر کے بال مونڈو اور غسل دو ف جب لڑکا پیدا ہو تو ساتویں دن عقیقہ کرے لڑکا ہو تو دو بکریاں اور لڑکی ہو تو

٢١١١ ایک بکری ذبح کرے ج م کعب بن عجرہ مُعَقِّبَاتٌ لَا يَخِيبُ قَائِلُهُنَّ أَوْ فَاعِلُهُنَّ دُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثٌ وَثَلَاثُونَ تَسْبِيحَةً وَثَلَاثٌ وَثَلَاثُونَ تَحْمِيدَةً وَأَرْبَعٌ وَثَلَاثُونَ تَكْبِيرَةً

مسلم میں کعب بن عجرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ذکر کے چند الفاظ ہیں کہ ہر نماز کے بعد آتے ہیں اونکا کہنے والا یا کرنے والا نقصان نہیں پاتا وے الفاظ یہ ہیں

٢١١٢ تینتیس ۳۳ بار سبحان اللہ اور تینتیس ۳۳ بار الحمد للہ اور چونتیس ۳۴ بار اللہ اکبر ج خ لِلْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ مَعِي مَنْ تَرَوْنَ وَأَحَبُّ الْحَدِيثِ إِلَيَّ أَصْدَقُهُ فَاخْتَارُوا إِحْدَى

الطَّائِفَتَيْنِ إِمَّا الْمَالَ وَإِمَّا السَّبْيَ وَقَدْ كُنْتُ اسْتَأْنَيْتُ بِكُمْ قَالَهُ لِوَفْدِ هَوَازِنَ حِينَ جَاءُوهُ مُسْلِمِينَ فَسَأَلُوهُ أَنْ يَرُدَّ إِلَيْهِمْ أَمْوَالَهُمْ

وَسَبْيَهُمْ بخاری میں مسور بن مخرمہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا میرے ساتھ کے لشکر کو تم دیکھتے ہو اور میرے نزدیک بات پسند سچی ہے سو تم دو باتوں

سے ایک بات اختیار کرو یا مال لو یا جورو لڑکے اور میں نے تمھاری انتظاری کی تھی یہ حضرت نے ہوازن کے ایلچیوں سے فرمایا جبکہ وے حضرت پاس مسلمان ہو کر آئے

پھر اونھوں نے یہ سوال کیا کہ حضرت ہمارے مال اور جورو لڑکے پھیر دیں ف جنگ حنین میں ہوازن کی قوم پر فتح ہوئی اونکے جورو لڑکے گرفتار ہوئے اول حضرت نے اونکی

انتظاری کی کہ اگر مسلمان ہو ویں تو اونکے مال اور آدمیونکو پھیر دویں جب اونکے آنے میں دیر ہوئی تب حضرت نے اونکے مال اور آدمی لشکر کو تقسیم کر دیے بعد اوسکے وے لوگ مسلمان

٢١١٣ ہو کر آئے اور اپنے مال اور آدمی مانگنے لگے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی پھر اونھوں نے مال چھوڑا اپنے آدمی لینا اختیار کیا حضرت نے لشکر کو راضی کر کے اونکے جورو لڑکے پھیر دیے خ

ابن عمر مَفَاتِيحُ الْغَيْبِ خَمْسٌ لَا يَعْلَمُهَا إِلَّا اللهُ لَا يَعْلَمُ أَحَدٌ مَا يَكُونُ فِي غَدٍ إِلَّا اللهُ وَلَا يَعْلَمُ أَحَدٌ مَا يَكُونُ فِي الْأَرْحَامِ وَمَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَاذَا تَكْسِبُ

غَدًا وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ بِأَيِّ أَرْضٍ تَمُوتُ وَمَا يَدْرِي أَحَدٌ مَتَى يَجِيءُ الْمَطَرُ بخاری میں عبد اللہ بن عمر رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کنجیاں غیب کی پانچ ہیں اونکو

کوئی نہیں جانتا سوا خدا کے کوئی نہیں جانتا کہ کل کیا ہوگا سوا خدا کے اور کوئی نہیں جانتا کہ عورت کے پیٹ میں کیا ہے لڑکی یا لڑکا اور کوئی جی نہیں جانتا کہ کل کیا کریگا اور

حدیث در لغو خوارج

عقیقہ

تسبیح

نوٹ

غیب پانچ ہیں

کوئی جی نہیں جانتا کہ کس زمین پر مریگا اور کوئی نہیں جانتا کہ مینہ کب آویگا ف یعنی غیب کی بات بالیقین سوا خدا کے کوئی نہیں جانتا غیب کا دروازہ سارے عالم پر بند ہے
اسکی کنجی کسیکے پاس نہیں کیونکہ جو کچھ جب چاہے بے تردد دریافت کرلے پیغمبروں کو وحی سے اور اولیا کو الہام سے علم حاصل ہوتا ہے لیکن یہ غیب دانی نہیں جب تک خدا کے بتلانے سے معلوم ہوتا ہے علاوہ اسکے
وحی اور الہام ہر وقت قابو میں نہیں کہ جب چاہیں دریافت کریں نجوم اور رمل اور جفر میں یقین نہیں حاصل ہوتا صرف حساب اور اٹکل ہے ہزار بار مخالف ہوتا ہے
کبھی موافق بھی پڑجاتا ہے اور ہر چند علم طب میں حاملہ عورت کی علامات لکھی ہیں کہ پیٹ میں لڑکی ہے یا لڑکا پھر جب علامات اور قرائن پر مدار ٹھہرا تو غیب دانی
نہوئی علاوہ اسکے اکثر خطا بھی ہوتی ہے اور یہ تو کبھی نہیں معلوم ہوتا کہ لڑکا گورا ہے یا کالا اوسکے اعضا درست ہیں یا ناقص خلاصہ یہ کہ علم غیب خدا کو مخصوص ہے

۲۱۱۴ بالیقین بے تردد کسیکو نہیں معلوم ہوسکتا اور یہی عقیدہ ہے اہل اسلام کا جسکے اس اعتقاد میں خلل ہے بالیقین اوسکے ایمان میں خلل ہے ق ابو ھریرۃ من اشد امتی لی حبا ناس
یکونون بعدی یود احدھم لو رانی باھلہ ومالہ مسلم میں ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا میری امت سے زیادہ تر میری محبت میں وہ لوگ ہیں
جو میرے بعد ہونگے کوئی اونمیں سے چاہیگا کاش مجکو دیکھتا اپنے اہل و عیال اور مال کے بدلے یعنی حضرت کی تمنا دیدار میں اپنے اہل و عیال اور مال فدا کرنیکا آرزومند ہوگا

۲۱۱۵ شعر حب احمد سراپا ایمان * جان و مال اوسکی جھلک پر قربان * ق عبد اللہ بن عمرو من الکبائر شتم الرجل والدیہ قالوا یا رسول اللہ وھل یشتم الرجل
والدیہ قال نعم یسب ابا الرجل فیسب اباہ ویسب امہ فیسب امہ بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عمرو رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا ماں باپ کو گالی دینا
بڑے گناہوں سے ہے یہ گناہ ہے صحابہ نے کہا یا رسول اللہ کوئی مرد اپنے ماں باپ کو بھی گالی دیتا ہے حضرت نے فرمایا ہاں یہ گالی دیتا ہے کسی اور مرد کے باپ کو تو وہ اسکے باپ کو گالی دیتا ہے
اور یہ اور کسی کی ماں کو گالی دیتا ہے تو وہ اسکی ماں کو گالی دیتا ہے ف یعنی جب کسی کے ماں باپ کو گالی دی تو وہ بھی اوسکے ماں باپ کو گالی دیگا تو حقیقت میں اپنے ماں باپ کو گالی دلانے کا

۲۱۱۶ یہی باعث ہوا ق ابو ھریرۃ من خیر معاش الناس لھم رجل ممسک عنان فرسہ فی سبیل اللہ یطیر علی متنہ کلما سمع ھیعۃ او فزعۃ طار علیہ یبتغی
القتل والموت مظانہ او رجل فی غنیمۃ فی راس شعفۃ من ھذہ الشعف او بطن واد من ھذہ الاودیۃ یقیم الصلوۃ ویؤتی الزکوۃ
ویعبد ربہ حتی یاتیہ الیقین لیس من الناس الا فی خیر مسلم میں ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ سب لوگونکی زندگانی سے اوس مرد کی زندگانی بہتر
ہے جو جہاد میں اپنے گھوڑے کی باگ تھامے ہوئے دوڑتا پھرتا ہے اوسکی پیٹھ پر جبکہ شور یا گھبراہٹ سنتا ہے دوڑ پڑتا ہے اپنے قتل ہونے اور موت کو موت کے مقاموں میں تلاش
کرتا پھرتا ہے یا اوس مرد کی زندگانی بہتر ہے جو بکریاں لیکر کسی پہاڑ کی چوٹی پر انھیں پہاڑوں کی چوٹیوں سے یا پہاڑ کی کسی نالے میں انھیں نالوں میں سے رہتا ہے نماز کو قائم رکھتا ہے
اور زکوۃ دیتا ہے اور اپنے رب کی عبادت کرتا ہے مرتے دم تک آدمیوں سے کوئی شخص خیر میں نہیں سوا اسکے ف حضرت نے اس حدیث میں دو شخصوں کو سب سے افضل فرمایا ایک
مجاہد جان نثار کو دوسرے گوشہ گیر عابد کو گوشہ گیری میں ہزاروں فائدے ہیں غیبت اور حسد اور حق تلفی اور شر و فساد سے پناہ ہے فراغت سے عبادت ہوسکتی ہے لیکن
گوشہ گیری اوس وقت میں بہتر ہے کہ اسلام ضعیف ہو جاوے عالم میں شر و فساد پھیلے درستی کی توقع باقی نہ ہے اور اگر ایسا نہو تو لوگوں کے اندر رہنا افضل ہے

چنانچہ اور حدیث میں آیا ہے کہ لوگون مین سنا اور اونکی زبان و تیان سہنا گوشہ گیری سے افضل ہے ف ابن عباسؓ من محمد رسول اللہ الی ہرقل عظیم الروم سلام علی من
اتبع الہدی اما بعد فانی ادعوک بدعایۃ الاسلام ویروی بداعیۃ الاسلام اسلم تسلم واسلم یؤتک اللہ اجرک مرتین وان تولیت فان علیک اثم
الاریسیین ویا اہل الکتاب تعالوا الی کلمۃ سواء بیننا وبینکم الا نعبد الا اللہ ولا نشرک بہ شیئا الی قولہ فقولوا اشہدوا بانا مسلمون
کتبہ الی قیصر بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے روم کے بادشاہ کو مضمون کا خط لکھا کہ یہ خط ہے محمد خدا کے رسول کا ہرقل کی طرف
جو روم کا سردار ہے اور سلام ہو جو راہ راست پر چلا بعد اسکے مین تجکو بلاتا ہون اسلام کی دعوت سے اسلام قبول کر تاکہ تو دنیا مین سلامت رہے اور تو مسلمان ہوجا خدا
تجکو دوہرا ثواب دیگا یعنی ایک ثواب عیسیٰ ؑ کی دین قبول کرنیکا اور دوسرا ثواب محمدی ہونے کا اور اگر تو نے اسلام قبول کیا تو تیرے اوپر رعیت اور تابعداروں کا
گناہ پڑیگا یعنی جب تو مسلمان نہوا تو رعیت بھی مسلمان ہوگی تو اونکی گمراہی کا عذاب تجہپر ہوگا اور اے کتاب والو آجاؤ اس بات پر جو ہمارا اور تمہارا درمیان
برابر ہے وہ بات یہ ہے کہ ہم اور تم خدا کے سوا کسیکی عبادت اور پرستش نکرین اور کسی چیز کو اوسکے ساتھ شریک نٹھہراوین اور ہم مین سے بعضے آدمی بعضونکو خدا کے
سوا انبار رب اور مالک نبناوین سو اگر اہل کتاب توحید سے مونہہ موڑین تو اونسے کہدو کہ تم گواہ ہو کہ ہم تو مسلمان ہین حکم الٰہی کے مطیع ہین ف صحیح بخاری مین
عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ ابو سفیان نے مجھسے قصہ نقل کیا کہ جب ہمسے اور حضرت سے حدیبیہ مین صلح ہوئی تو مین شام کی ملک مین تھا اوسی زمانہ مین حضرت نے
دحیہ کلبی کے ہاتہ روم کے بادشاہ کو خط بھیجا سو دحیہ کلبی نے روم کے سردار کو خط دیا اور روم کے بادشاہ کو حوالے کیا ہرقل یعنی روم کا بادشاہ اوس وقت مین کہتا تھا
ہرقل نے کہا کہ اگر اس شخص کا جو آپکو پیغمبر جانتا ہے کوئی اہل قوم ہو تو بلاؤ سو میری طلبی ہوئی مع چند قریش کے ہرقل نے پوچھا کہ تم لوگون مین سے اس پیغمبر کا
رشتے مین کون شخص زیادہ تر قریب ہے مین نے کہا کہ مین تو مجکو لوگون نے بادشاہ کے سامنے بٹھلایا اور میرے ساتھی میرے پیچھے بیٹھے پھر مترجم یعنی دوبھاشیا
طلب ہوا بادشاہ نے کہا میرے ساتھیون سے کہ مین اس شخص سے کچھ پوچھتا ہون اگر یہ جھوٹ بولے تو تم اسکو جھٹلانا سو ابو سفیان نے کہا کہ قسم خدا کی اگر دروغ گوئی
مشہور ہونیکا ڈر نہوتا تو مین حضرت کے حال مین کچھ جھوٹھ بولتا بادشاہ نے پوچھا کہ اس پیغمبر کا حسب اور نسب کیسا ہے مین نے کہا ہم لوگون مین وہ نہایت شریف
اور عمدہ خاندان کے ہے بادشاہ نے پوچھا کہ اسکی باپ دادے مین کوئی بادشاہ بھی تھا مین نے کہا کہ نہین بادشاہ نے پوچھا کہ نبوت کے دعوی سے پہلے کبھی جھوٹھ کہنے کی
تہمت بھی اسکو لگی ہے مین نے کہا کہ نہین بادشاہ نے کہا کہ سردار لوگ اوسکے تابع ہوئے ہین یا غریب لوگ مین نے کہا غریب لوگ اوسکے تابع ہوے ہین بادشاہ نے کہا اوسکے ساتھی
بڑھتے جاتے ہین یا گھٹتے ہین مین نے کہا نہین بلکہ بڑھتے جاتے ہین بادشاہ نے کہا کہ کوئی اونمین سے اوسکے دین سے پھر بھی جاتا ہے ناخوش ہوکر مین نے کہا کہ نہین بادشاہ نے
کہا کہ تمسے اور اوس سے لڑائی بھی ہوتی ہے مین نے کہا ہان بادشاہ نے لڑائی کا حال پوچھا کیا ہے مین نے کہا کبھی وہ ہمپر غالب آتا ہے کبھی ہم اوسپر غالب ہوتے ہین
بادشاہ نے کہا کبھی قول کرکے دغا بھی کرتا ہے مین نے کہا کہ نہین لیکن اب ہمسے اور اوس سے صلح ہوئی ہے ہمکو نہین معلوم کہ اب کیا کرتا ہے الا ابو سفیان نے کہا واللہ اتنی

بات کے سوائے کوئی اور بات کہ مین ملا سکا پادشاہ نے کہا کہ تم لوگون مین اسطرح نبوت کا دعوی کسی نے آگے بھی کیا ہے یا نہین مین نے کہا کہ نہین پھر پادشاہ وہان سے کہا کہ بعد
کہ مین نے اوسکا حسب پوچھا تو تو نے کہا کہ شریف اور عالی خاندان ہے سو پیغمبر لوگ اسیطرح اپنی قوم مین شریف اور نجیب عمدہ خاندان ہوتے ہین اور مین نے پوچھا کہ
اوسکے باپ دادے مین کوئی پادشاہ تھا تو تو نے بتایا کہ نہین سو اگر کوئی پادشاہ ہوا ہوتا تو مین کہتا کہ یہ شخص بدلے کے پردے مین اپنے باپ دادے کی سلطنت چاہتا ہے اور مین نے اوسکے
تابعدارونکا حال پوچھا کہ سردار ہین یا غریب تو تو نے کہا غریب ہین سو یہی حال ہے پیغمبرونکا کہ اونکی اول غریب لوگ اطاعت کرتے ہین یعنی بڑے آدمی غرور سے بےنصیب رہتے ہین اور
مین نے پوچھا کہ نبوت سے قبل کبھی اوسکی دروغگوئی بھی ثابت ہوئی ہے تو تو نے کہا کہ نہین تو مین نے جانا کہ جو کبھی آدمیون پر جھوٹ نہ باندھیگا بھلا وہ خدا پر کیونکر جھوٹ
باندھیگا اور مین نے تجھسے پوچھا کہ اوسکے لوگ دین سے ناخوش ہوکر پھر بھی جاتے ہین تو تو نے کہا کہ نہین سو یہی حال ہے ایمان کے نور کا جب دل مین رچ گیا یعنی ایمانکی خاصیت ہے
کہ اوسکو تغیر نہین ہوتا اور مین نے تجھسے پوچھا کہ اوسکے لوگ زیادہ ہوجاتے ہین یا کم تو تو نے کہا زیادہ ہوتے ہین سو یہی حال ایمان کا ہے کہ اوسکو ترقی ہوتی ہے یہانتک کہ کمال کو
پہونچتا ہے اور مین نے کہا کہ اوسکی لڑائی کا کیا حال ہے تو تو نے کہا کہ کبھی وہ غالب ہوتا ہے اور کبھی ہم سو یہی سنت ہے پیغمبرونکی کہ اول ایمان والونکی آزمائش ہوتی ہے پھر انجام کو
فتح نصیب ہوتی ہے اور مین نے پوچھا کہ وہ دغا بھی کرتا ہے تو تو نے کہا کہ نہین سو یہی عادت ہوتی ہے پیغمبرونکی کہ ہرگز دغا نہین کرتے اور مین نے پوچھا کہ ایسا دعوی اوسکی
قوم مین کسی اور شخص نے بھی کیا تھا تو تو نے کہا کہ نہین سو اگر ایسا کسی نے دعوی کیا ہوتا تو مین یون جانتا کہ یہ شخص بھی اپنی قوم کی راہ پر چلا اگلونکی طرح اسکو بھی
ہوس ہے لیا پھر پادشاہ نے کہا کہ کیا چیز تمکو بتلاتا ہے مین نے کہا کہ ہمکو نماز اور زکوۃ اور صلہ رحم اور پرہیزگاری سکھلاتا ہے پادشاہ نے کہا کہ اگر یہ سب باتین
سچی ہین تو بیشک وہ شخص پیغمبر ہے اور مین آگے سے جانتا تھا کہ اسوقت مین پیغمبر ظاہر ہوا چاہتا ہے لیکن میرا یہ گمان نہ تھا کہ تم عرب لوگون مین ہوگا اور اگر مین یہ جانتا
کہ مین اوس تک پہونچ سکونگا تو مین اوسکے دیدار کا عاشق ہوتا اور اگر مین اوسکے پاس ہوتا تو مین اوسکے قدم دھوتا اور البتہ اوسکی سلطنت اور حکومت میرے
قدم کے نیچے تک پہونچیگی پھر پادشاہ نے حضرت کا یہ خط مانگا اور پڑھا جب وہ خط پڑھچکا تو اہل دربار مین بہت گفتگو اور نہایت غل اور شور ہوا پھر ہم بموجب حکم کے
دربار سے نکالے گئے ابو سفیان نے کہا کہ جب ہمارا اخراج ہوا تو مین نے اپنے ساتھیون سے کہا کہ محمد کا یہ رتبہ پہونچا کہ پادشاہ روم اوس سے ڈرتا ہے سو جبسے مجکو یقین ہوگیا تھا
حضرت سب پر غالب ہونگے یہانتک کہ خدا نے مجکو اسلام مین داخل کیا راوی نے کہا کہ پھر ہرقل نے روم کے سردار اپنے ایک مکان مین جمع کیے اور دروازون مین قفل دیے
پھر اون سے کہا کہ اے روم کے لوگو اگر قیامت تک اپنی ہدایت اور بہتری چاہتے ہو اور اپنی سلطنت کا قیام چاہتے ہو تو اس پیغمبر کا ایمان لاؤ سو روم کے سردار سب یہ سنکر اور
گورخرون کی طرح بدکے اور بھاگے لیکن دروازے بند پائے پھر پادشاہ نے اونکو بلایا اور کہا کہ مین نے تمہارے دین کی مضبوطی آزمائی تھی شاباش جو بات مجکو پسند تھی سو تمنے
کی پھر تو اون لوگون نے پادشاہ کو سجدہ کیا اور خوش ہوگئے ف ہرقل روم کا پادشاہ نصرانی تھا اپنے دین کا بڑا عالم تھا اوسپر حضرت کی نبوت کی حقیقت
ثابت ہوگئی تھی لیکن اپنی قوم کے خوف سے مسلمان نہ ہوسکا ہجری چھٹے سال حضرت نے پادشاہونکو خط لکھے اسلام کی دعوت کی سب پادشاہون مین سے تین پادشاہ

بدون لڑائی کے اسلام کو حق جانکر مسلمان ہوا ایک حبش کا بادشاہ نصرانی دوسرا یمن کا بادشاہ تیسرا عمان کا بادشاہ اور مقوقس اسکندریہ اور مصر کے بادشاہ جسکا دین عیسوی تھا حضرت کے خط کا یون جواب لکھا کہ تمہارا کیا خوب دین ہے تم توحید الٰہی کی دعوت کرتے ہو اور بت پرستی چھڑاتے ہو بلا شک ایک پیغمبر عیسیٰ کے بعد ہونے والا ہے میرا گمان یہ تھا کہ شاید یمن اور شام میں ہوگا اور آپ سے کچھ ہوا اور ایک خچر جسکا دلدل نام تھا اور دو عورتین یعنی ماریہ قبطیہ اور شیرین حضرت کو تحفہ بھیجا لیکن مسلمان نہیں ہوا اور ایران کے بادشاہ نے غرور سے حضرت کا نامہ پھاڑ ڈالا حضرت کی بد دعا سے اسکے بیٹے نے اوسکا پیٹ پھاڑا عمر فاروق رض اور حضرت عثمان کی خلافت میں ملک اسکا فتح ہو کسی بادشاہ کا زور نہ رہا اسلام ہو گیا ہندوستان کے نصاریٰ جو کہتے ہین کہ عیسیٰ کے بعد کسی پیغمبر کے ہونیکی خبر نہیں غلط کہتے ہیں اسلئے کہ خود انجیل میں خبر موجود ہے کہ عیسیٰ کے بعد فارقلیط یعنی ہمارے حضرت آوینگے وہ سچی دلیل ہے کہ حضرت کے وقت کے نصرانی بادشاہون نے عیسیٰ کے بعد نبی کے ہونیکا اقرار کیا چنانچہ ہرقل اور مقوقس کے کلام سے صاف ثابت ہوا اور حبش کا بادشاہ تو کھلا مسلمان ہوا اور کسی بادشاہ نے حضرت سے یہ نہیں کہا کہ عیسیٰ کے بعد کسی پیغمبر کا وجود نہیں تم کیون پیغمبری کا دعویٰ کرتے ہو تو صاف ثابت ہوا کہ عیسیٰ کے بعد پیغمبر کی انکار کرنا اور سچا حق پوشیدہ کرنا نصاریٰ کی ہے

۲۱۱۸ ● حذیفہ منہن ثلاث لا یکدن یذرن شیئا ومنہن فتن کریاح الصیف منہا صغار ومنہا کبار یعنی الفتن مسلم میں حذیفہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فساد اور فتنون کے ذکر میں فرمایا کہ اونمین تین فتنے ایسے ہین کہ نہیں لگتا کہ کچھ بھی چھوڑین اور اونمین سے ایسے فتنے ہین جیسے گرمی کی آندھیان کہ بعضی اونمین سے چھوٹی ہین اور بعضی بڑی ف یعنی تین فساد تو عالمگیر ہونگے اور باقی مختلف کمی کم کوئی زیادہ معلوم نہین کہ تین فساد کون سے ہین اور بعضے کہتے ہین کہ ایک فساد تو قوم ترک کی خونریزی یعنی چنگیز خان اور ہلاکو کی فساد دوسرا خروج دجال کا تیسرا یاجوج ماجوج کا ظاہر ہونا واللہ اعلم

۲۱۱۹ ق ابو ہریرۃ نارکم جزء من سبعین جزء من نار جہنم قالوا واللہ یا رسول اللہ ان کانت لکافیۃ قال فانہا فضلت علیہن بتسعۃ وستین جزء کلہا مثل حرہا زاد البخاری نارکم ہذہ التی یوقد ابن آدم بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تمہاری آگ ایک حصہ ہے دوزخ کی آگ کے ستر حصے سے صحابہ نے کہا قسم خدا کی یا رسول اللہ جلانے کو تو یہی آگ کفایت کرتی تھی حضرت نے فرمایا کہ البتہ دوزخ کی آگ دنیا کی آگون سے انہتر حصے زیادہ رکھتی ہے ہر ایک حصے کی گرمی اس آگ کی گرمی کے برابر ہے بخاری نے اتنی روایت زیادہ کی کہ یہی تمہاری آگ جسکو آدمی جلاتا ہے ایک حصہ ہے دوزخ کی آگ کے ستر حصے سے ف یعنی دوزخ کی آگ کو دنیا کی آگ کی گرمی نہایت کمتر ہے پھر جب اس آگ کی گرمی کی آدمی کو تاب نہیں تو دوزخ کا کیا حال ہوگا خدا کی پناہ

۲۱۲۰ ق ام حرام بنت ملحان ناس من امتی عرضوا علی غزاۃ فی سبیل اللہ یرکبون ثبج ہذا البحر ملوکا علی الاسرۃ او مثل الملوک علی الاسرۃ بخاری اور مسلم میں ام حرام بنت ملحان رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ چند لوگ میری امت کے میرے سامنے گئے کہ لڑتے خدا کی راہ میں اس سمندر پر سوار بادشاہ تختون پر یا بادشاہ جیسے تختون پر ف ام حرام سے روایت ہے کہ حضرت اسکے گھر میں سوگئے پھر ہنستے جاگے انہون نے کہا یا رسول اللہ آپ کیون ہنستے ہین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی خدا نے خواب میں دکھلا دیا کہ تیری امت کی ایسی ترقی ہوگی کہ جہازون پر سوار ہوکر جہاد کرینگے بادشاہونکی طرح ام حرام نے کہا کہ حضرت میرے واسطے دعا کیجیے کہ خدا مجھکو بھی اون غازیون میں شریک کرے حضرت نے دعا کی چنانچہ معاویہ کے زمانے میں جہاز پر سوار ہوکر جہاد ہوا ام حرام بھی غازیون میں داخل تھیں پھر جہاز اوتر کے سواری سے گر پڑین اور مر گئین

۲۱۲۱ ق ابو ہریرۃ نحن الآخرون

کشت بالشک من ابراھیم اذ قال رب ارنی کیف تحیی الموتی قال اولم تؤمن قال بلی ولکن لیطمئن قلبی ویرحم اللہ لوطا لقد کان یاوی الی رکن شدید ولو

فی السجن طول لبث یوسف لاجبت الداعی بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ابراہیم سے زیادہ ہم شک کرنے کے لائق ہین جبکہ

ابراہیم نے کہا کہ ای رب مجکو دکھلا دے کہ تو مردونکو کیونکر زندہ کرتا ہے خدا نے فرمایا کیا تجکو اسکا یقین نہین ابراہیم نے کہا یقین کیون نہین لیکن تمنا اسواسطے ہے کہ میرے دلکو

اطمینان ہو جاوے اور خدا رحم کرے لوط پر انہون نے آرزو کی تھی کہ مضبوط مکان مین پناہ پکڑ یے اور اگر مجکو قید خانے مین دیر لگتی بقدر درازی رہنے یوسف کے تو مین بلانے والے

کی بات مان لیتا یعنی تکرار نکرتا آنے والے کے ساتھ چلا جاتا ف حضرت نے حضرت ابراہیم کا ذکر کرکے ایک شبہہ دفع کیا یعنی اگر کوئی کہے کہ حضرت ابراہیم کو مردہ جلانے

مین شک تھی اسیواسطے دیکھنے کی درخواست کی اور ہمارے نبی نے کبھی ایسی درخواست نہین کی سو حضرت نے یہ شبہہ اسطرح دفع کیا کہ مجکو تو مردہ زندہ ہونے مین کچھہ تردد اور

شک نہین تو ابراہیم کو بطریق اولے نتھی اور اگر انکو شک ہوتی تو ہمکو بھی البتہ ہوتی اور حضرت لوط کا قصہ یہ ہے کہ جب کافرون نے حضرت لوط کے مہمانونکی بیعزتی چاہی تو

حضرت لوط نہایت غمگین ہوے اور گھبرائے اور یہ تمنا اوسوقت کی کہ کاش مجکو دفع کفار کا زور ہوتا یا پناہ لیتا کوئی محفوظ مکان سو حضرت نے اس قصے کی طرف اشارہ کیا کہ

کہ خدا لوط پر رحم کرے کہ غیر خدا پر اعتماد کرنا یعنی محفوظ مکان کی تمنا کرنا شان نبوت کے مناسب نتھا اور حضرت یوسف کا قصہ یہ ہے کہ جب زلیخا کی مطلب براری حضرت

یوسف سے نہوئی تو اوسنے انکو قید کروایا تہمت لگاکر چودہ برس قید رہے جب بادشاہ کے نزدیک حضرت یوسف کا کمال خواب کی تعبیر کہنے سے معلوم ہوا تو بادشاہ نے انکو

بلایا حضرت یوسف نے بلانیوالے کے ساتھ نگئے چاہا کہ اول بیقصوری ثابت ہو تب قیدخانے سے نکلین چنانچہ بعد تحقیق عصمت اور پاکدامنی کے بادشاہ پاس گئے حضرت نے

۲۱۲۲ اس حدیث مین حضرت یوسف کے تامل اور صبر کی تعریف کی کہ باوجود طول حبس بدون تحقیق قید خانے سے نکلنے مین توقف کیا نہ کہ بلانے والے کے ساتھ چلا جاتا م

ابوذر نور انی اراہ قالہ لہ حین سالہ ھل رایت ربک مسلم مین ابوذر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا خدا نور ہے مین اوسکو کیونکر دیکھتا یہ حضرت نے اوسوقت فرمایا جبکہ ابوذر

۲۱۲۳ پوچھا کہ حضرت اپنے رب کو کیا دیکھا تھا ف یعنی اوسکی ذات پاک پر نور جلال کے پردے ہین دنیا مین آنکھہ کو دیکھنے کی طاقت کہان خ ابوسعید ویح عمار تدعوھم الی

الجنۃ ویدعونہ الی النار بخاری مین ابوسعید رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ افسوس ہے عمار پر وہ تو انکو جنت کی طرف بلائیگا اور وے لوگ اوسکو دوزخ کیطرف بلاوینگے

ف صحابہ علی مرتضی رض اور معاویہ کے لڑائی ہوئی تب عمار شہید ہوے معلوم ہوا کہ امام برحق کی اطاعت دخول جنت کا سبب ہے اور بغاوت اور نافرمانی دخول دوزخ کا سبب ہے

۲۱۲۴ ق ابوسعید ویحک ان الہجرۃ شانہا شدید فہل لک من ابل قال نعم قال فتعطی صدقتہا قال نعم قال فہل تمنح منہا قال نعم قال فتحلبہا یوم وردہا

قال نعم قال فاعمل من وراء البحار فان اللہ لن یترک من عملک شیئا قالہ لاعرابی سالہ عن الہجرۃ بخاری اور مسلم مین ابوسعید رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ

وای بحال تو البتہ ہجرت کا امر تو نہایت سخت ہے سو کیا تیرے پاس اونٹ ہین اوسنے کہا ہان حضرت نے فرمایا تو انکی زکوۃ دیا کرتا ہے اوسنے کہا ہان حضرت نے فرمایا بیچ ڈالا انکو

دودھہ پینے کیواسطے عاریۃ بھی دیتا ہے اوسنے کہا ہان حضرت نے فرمایا پانی پلانے کے دن انکا دودھہ دوہتا ہے یعنی محتاجونکو دیتا ہے اوسنے کہا ہان حضرت نے فرمایا تو اسیطرح کیا کر اپنے دیہات مین

جو شخص درواقع پرو ہیں سو بیشک خدا تیرے عمل سے کچھ نہ گھٹاویگا یہ حضرت نے ایک بادیہ نشین عرب سے فرمایا جب اوسنے ہجرت کا حال پوچھا ف تو آپ حدیث میں مہاجرین کی فضیلت
بہت ذکر ہوا اوسکو بھی ہجرت کا شوق ہوا حضرت نے اوسکی استعداد دیکھی کہ وطن چھوڑکے ہجرت کی تکلیفیں اوٹھا سکے گا اسواسطے ہجرت سے منع کیا اور فرمایا کہ اپنے وطن
میں کرو اور خیرات دیا کرو حضرت نے نماز روزے کا اوس سے ذکر نہیں کیا اسواسطے کہ جو شخص کرو اور خیرات دیتا ہی نماز روزہ کہ اوسمیں کچھ مال نہیں خرچ ہوتا ہے بطریق اولے
کرتا ہوگا

۲۱۲۵ ق ابوبکرۃ ویحك قطعت عنق صاحبك یحك قطعت عنق صاحبك قالہ مرارا بخاری اور مسلم میں ابو بکرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ
ہاے تو اپنے بھائی کی گردن کاٹی ہاے تو اپنے بھائی کی گردن کاٹی یہ حضرت نے کئی بار فرمایا ف ایک شخص نے دوسرے شخص کے سامنے تعریف کی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی
یعنی تعریف آدمی کے حق میں زہر ہے کہ وہ غرور میں آجاتا ہے کہ میں ایسا ہوں اور جب غرور آیا تو کمالات حاصل کرنے سے بے نصیب رہا

۲۱۲۶ ق المسور بن مخرمۃ ومروان بن الحکم ویل امہ مسعر حرب لو کان لہ احد یعنی ابا بصیر بخاری اور مسلم میں مسور بن مخرمہ رض اور مروان بن حکم رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اوسکی ماں کی
کمبختی وہ تو لڑائی کی آگ بھڑکانے والا ہے کاش اوسکا کوئی مددگار ہوتا یعنی ابو بصیر کا ف حضرت اور قریش میں یہ صلح ہوئی تھی کہ قریش کا آدمی اگر حضرت پاس
جاوے تو حضرت اوسکو حوالے کردیں اور اگر حضرت کا آدمی قریش پاس جاوے تو وے نہ دیویں چنانچہ اس صلح کے بعد ابو بصیر قریش کی قوم سے بھاگ کے حضرت پاس مدینے
میں آئے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی یہ شخص صلح تڑایا چاہتا ہے اور جنگ کروایا چاہتا ہے باقی قصہ ابو بصیر کا چھٹے باب میں گذرا

۲۱۲۷ ق جابر ویلك من یعدل اذا لم اعدل لقد خبت وخسرت ان لم اکن اعدل مسلم میں جابر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تجھ پر خرابی ہے کون انصاف کریگا جبکہ میں نے انصاف کیا
البتہ تجھے نقصان اور ٹوٹا ہے اگر میں منصف نہوں ف ایک منافق نے بے ادبی کہا کہ یا حضرت آپ تقسیم انصاف سے نہیں کرتے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اسکا قصہ
کئی بار اس کتاب میں ہوچکا

۲۱۲۸ ق عبد اللہ بن عمرو ویل للاعقاب من النار بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عمرو رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خرابی ہے ایڑیوں کو
دوزخ سے ف حضرت نے چند لوگوں کو دیکھا کہ اونھوں نے وضو کیا اور اونکی ایڑیاں خشک رہ گئیں تھیں وہاں پانی نہ لگا تھا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور فرمایا
وضو کیا کرو کہیں خشک نہ رہنے پاوے

۲۱۲۹ ق ابوہریرۃ ویل للعقب من النار بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خرابی ہے کونچوں کو دوزخ سے یعنی اگر
وضو میں کونچیں خشک رہینگی تو دوزخ میں جلینگی ف ان دونوں حدیثوں سے صاف معلوم ہوا کہ تمام قدم کا دہونا وضو میں فرض ہے تھوڑا بھی خشک رکھنا ایسا
گناہ ہے کہ اوسکا انجام دوزخ ہے ان دونوں حدیثوں سے معلوم ہوا کہ وضو کی آیت سے شیعہ جو قدم کا مسح سمجھتے ہیں غلط ہے قرآن کا مطلب حضرت سے بہتر کون سمجھ سکتا ہے

۲۱۳۰ ق زینب بنت جحش ویل للعرب من شر قد اقترب فتح الیوم من ردم یاجوج وماجوج مثل ہذہ وحلق باصبعیہ الابہام والتی تلیہا فقالت زینب
بنت جحش قلت یا رسول اللہ انہلك وفینا الصالحون قال نعم اذا کثر الخبث بخاری اور مسلم میں حضرت زینب بنت جحش رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا خرابی ہے
عرب کو اوس بلا سے جو نزدیک آپہنچی یاجوج ماجوج کی دیوار سے آج کھل گیا اسکے برابر اور حضرت نے اپنی انگوٹھے اور اوسکے پاس کی انگلی کا حلقہ بنایا یعنی اس حلقے کے برابر اور ہم لوگ اوس میں

سوراخ ہو گیا تو حضرت زینب نے کہا کہ یا حضرت کیا ہم مٹ جاوینگے اور حال آنکہ ہم میں نیک لوگ ہونگے حضرت نے فرمایا ہاں جبکہ بدی غالب ہو جاویگی یعنی جب گناہ اور بدکاری عالم میں کثرت سے ہو گی اور نیک لوگ کم ہو گئے تو نیک اور بد سب ہلاک ہو جاتے ہیں ف حضرت زینب سے روایت ہے کہ حضرت سوتے سے جاگے تب چہرہ مبارک خوف سے سرخ تھا فرماتے تھے لا الٰہ الا اللہ پھر حدیث فرمائی حضرت کے وقت اوس دیوار میں سوراخ برابر ذرہ برذرہ اوسکی ترقی ہے یہانتک کہ قیامت کے قریب راہ ہو جاویگی یاجوج ماجوج نکلکر سارے عالم کو تباہ کرینگے ہر چند وہ بلا عالمگیر ہے لیکن حضرت نے عرب کا نام خاص اسواسطے لیا کہ عرب سے یاجوج ماجوج کو حضرت کے سبب سے زیادہ تر عداوت ہوگی

۲۱۳۱ ھ ابوسعید هٰذَا اَعْظَمُ النَّاسِ شَهَادَةً عِنْدَ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ يَعْنِي الرَّجُلَ الَّذِي يُجَادِلُ الدَّجَّالَ مسلم میں ابوسعید رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ یہ شخص سب لوگوں سے بڑا شہید ہے رب العالمین کے نزدیک یعنے وہ شخص جو دجال سے جھگڑیگا ف صحیح مسلم میں روایت ہے کہ جب دجال ظاہر ہوگا تو ایک مرد دیندار اوسکے پاس آویگا اور لوگوں سے کہیگا کہ یہی دجال ہے جسکا ذکر حضرت کر چکے ہیں سو دجال اوس مومن کو خوب زد و کوب کروا کے بلا دیگا اور کہیگا کہ اب بھی میرا ایمان لاویگا مومن کہیگا تو مسیح کذاب ہے پھر دجال اوسکے سر پر آرہ رکھوا کر چروا ڈالیگا بعد اوسکے زندہ کریگا پھر کہیگا کہ تو میرا ایمان لا مومن کہیگا اب تو مجکو زیادہ تر یقین ہو گیا تیرے کذب اور کفر کا یعنی اسکی بھی حضرت خبر دے گئے ہیں کہ دجال ایک شخص کو اوسکے مار کر زندہ کریگا سو معلوم ہوا کہ وہ شخص میں ہوں پھر مومن کہیگا کہ ای لوگو اب میرے بعد اوسکو کسی کے مارنے جلانے کی طاقت نہو گی پھر دجال اوسکو پکڑیگا کہ ذبح کرے سو نہ ذبح کر سکیگا پھر اوسکو آگ میں ڈالدیگا لوگ جانینگے کہ وہ آگ میں ہے اور حال آنکہ وہ باغ میں ہوگا پھر حضرت نے یہ بیت فرمائی یعنی خدا کے نزدیک اس مومن کی شہادت نہایت عمدہ ہے

۲۱۳۲ خ ابن مسعود هٰذَا الْاِنْسَانُ وَهٰذَا اَجَلُهُ مُحِيْطٌ بِهِ اَوْ قَدْ اَحَاطَ بِهِ وَهٰذَا الَّذِي هُوَ خَارِجٌ اَمَلُهُ وَهٰذِهِ الْخُطَطُ الصِّغَارُ الْاَعْرَاضُ فَاِنْ اَخْطَاَهُ هٰذَا نَهَشَهُ هٰذَا وَاِنْ اَخْطَاَهُ هٰذَا نَهَشَهُ هٰذَا قَالَهُ حِيْنَ خَطَّ خَطًّا مُرَبَّعًا وَخَطَّ خَطًّا فِي الْوَسَطِ خَارِجًا مِنْهُ وَخَطَّ خُطَطًا صِغَارًا اِلٰى هٰذَا الَّذِي فِي الْوَسَطِ بخاری میں عبداللہ بن مسعود رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ یہ آدمی ہے اور یہ اوسکی موت ہے جو اوسکو گھیرے ہے اور یہ خط جو باہر نکلا ہے سو آدمی کی امید اور تمنا ہے اور یہ چھوٹی چھوٹی لکیریں مصیبتیں اور آفات ہیں اگر یہ آفت چوکی تو اوس آفت نے آدمی کو کاٹا اور اگر وہ چوکی تو اسنے کاٹا یہ حضرت نے اوسوقت فرمایا جبکہ چوکھونٹی لکیر کھینچی اور ایک لکیر اوسکے اندر ایسی کھینچی کہ مربع سے باہر نکلگئی اور بیچ والی لکیر سے ملاکر چھوٹی چھوٹی لکیریں کھینچیں اسطرح سے ف اس حدیث میں حضرت نے آدمی کی حرص اور حماقت بیان کی کہ باوجودیکہ موت تو ہر طرف سے گھیرے ہے اور صدہا آفات اور مصائب درپیش ہیں اگر ایک بلا سے بچا تو دوسری سے نہیں بچ سکتا پھر بھی ترک دنیا اور قناعت نہیں کرتا حرص کا یہ عالم ہے کہ پچاس برس کی عمر نہیں لیکن صدہا برس کا سامان کرتا ہے آدمی کمال غافل اور نہایت ناعاقبت اندیش ہے

۲۱۳۳ ق عائشہ هٰذَا الْحِمَالُ لَا حِمَالَ خَيْبَرَ هٰذَا اَبَرُّ رَبَّنَا وَاَطْهَرُ كَانَ يَتَمَثَّلُ بِهِ عِنْدَ نَقْلِهِ اللَّبِنَ فِي بُنْيَانِ مَسْجِدِهِ بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ یہ بوجھ اٹھانا افضل ہے نہ کہ خیبر کا بوجھ یہ ہمارے رب کے نزدیک نیکتر اور پاکتر ہے حضرت یہ فرماتے تھے اپنی مسجد کی تعمیر میں اینٹیں لاتے وقت ف مدینہ کے لوگ خیبر سے خرمے لادلاتے تھے سو فرمایا کہ مسجد کے واسطے اینٹیں لادنا خیبر کے خرمے لادنے سے بہتر اور

۲۱۳۴ افضل ہے کہ ہمین دنیا کی فلاح ہے اور اوسمین آخرت کی خ عَائِشَةُ هٰذَا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ الْمَنْزِلُ قَالَهُ حِيْنَ بَرَكَتْ نَاقَتُهُ عِنْدَ مَوْضِعِ الْمَسْجِدِ بخاری مین حضرت عائشہ رض سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر خدا نے چاہا تو یہی رہنے کا مکان ہوگا یہ حضرت نے اوس وقت فرمایا جبکہ آپ کی اونٹنی مسجد کی جگہ پاس بیٹھ گئی ف حضرت جب مکے سے
ہجرت کی اور مدینے مین تشریف لائے تو مدینے کو ہر ایک رئیس نے درخواست کی کہ حضرت ہمارے مکان مین تشریف رکھین حضرت نے فرمایا مجکو ہمین اختیار ہمین جہان خدا کی
مرضی ہوگی وہین یہ اونٹنی بیٹھ جاویگی سو جہان حضرت کی اب مسجد ہے وہین اونٹنی بیٹھ گئی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی ابو ایوب انصاری کا گھر وہان سے قریب تھا
۲۱۳۵ حضرت وہان چند مدت رہے پھر مسجد کی تعمیر کی اور وہین گھر بنایا اور وہین قبر مبارک ہوئی خ ابن عباس هٰذَا جِبْرَئِيْلُ اٰخِذٌ بِرَأْسِ فَرَسِهٖ وَعَلَيْهِ اَدَاةُ الْحَرْبِ
بخاری مین عبد اللہ بن عباس رض سے روایت ہے کہ آنحضرت نے فرمایا کہ یہ جبرئیل ہے اپنی گھوڑی کا سر تھامے ہے اور اوسپر لڑائی کے ہتھیار ہین ف حضرت نے جنگ خندق
۲۱۳۶ کے بعد جبکہ بنی قریظہ پر چڑھائی کی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی باقی اسکا قصہ تیسرے باب مین گذرا م العباس بن عبد المطلب هٰذَا حِيْنَ حَمِيَ الْوَطِيْسُ
قَالَهُ يَوْمَ حُنَيْنٍ مسلم مین حضرت عباس بن عبد المطلب سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ یہ وقت ہے کہ تنور بھڑکا یعنی تنور جنگ خوب گرم ہوا ہے گھمسان
کی لڑائی ہوئی یہ حضرت نے جنگ حنین کے دن فرمایا ف پھر حضرت نے چند سنگریزے کفار کیطرف پھینکے اور فرمایا کہ کفار بھاگے کعبے کے رب کی قسم پھر کفار کی شکست
۲۱۳۷ ہوئی ق المسور بن مخرمة ومروان بن الحكم هٰذَا فُلَانٌ وَهُوَ مِنْ قَوْمٍ يُعَظِّمُوْنَ الْبُدْنَ فَابْعَثُوْهَا لَهُ يَعْنِي رَجُلًا مِنْ كِنَانَةَ قَالَهُ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ لِكُفَّارِ قُرَيْشٍ
دَعُوْنِيْ اٰتِيْهِ يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَلَمَّا اَشْرَفَ عَلَيْهِ قَالَ لَمَّا اَشْرَفَ مِكْرَزُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ هٰذَا مِكْرَزُ بْنُ حَفْصٍ فَهُوَ رَجُلٌ فَاجِرٌ وَكَانَ قَالَ اَيْضًا لَهُمْ دَعُوْنِيْ اٰتِيْهِ
بخاری اور مسلم مین مسور بن مخرمہ رض اور مروان بن حکم سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ یہ فلانا شخص ہے اور یہ اوس قوم سے ہے جو قربانی کے جانوروں کی تعظیم اور عزت
کرتے ہین قربانی کے اونٹونکو اوسکے سامنے کرو یعنی قوم کنانہ کا وہ مرد جسنے حدیبیہ کے دن کفار قریش سے کہا کہ مجکو جانے دو تو مین اوسکے پاس جاون یعنی حضرت کے پاس پھر جب
کہ وہ شخص نمود ہوا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی پھر جب دوسری بار مکرز بن حفص نمود ہوا حضرت نے فرمایا یہ مکرز بن حفص ہے اور یہ شریر بدذات مرد ہے اور مکرز نے بھی کفار
قریش سے کہا تھا کہ مجکو جانے دو تو مین اوسکے پاس جاون یعنی حضرت کے پاس ف ہجری چھٹے سال حضرت عمرہ کرنیکو مدینے سے چلے کفار قریش سے لڑنیکا ارادہ نتھا قربانی کے اونٹ
حضرت کے ساتھ تھے اصحاب احرام باندھے تھے جب مکے کے قریب حدیبیہ کے مقام مین پہنچے تو کفار قریش نے حضرت کو مکے مین داخل ہونے سے روکا کفار ڈرے کہ شاید حضرت عمرے کے بہانے سے ہمکو
مارنے آئے ہون تب کنانہ کی قوم کے ایک شخص نے کفار سے کہا کہ مین حضرت پاس خبر لینے کو جاتا ہون جب وہ سامنے آیا تب حضرت نے قربانی کے اونٹ اوسکے روبرو کروائے تاکہ اوسکو یقین ہو کہ سوائے
عمرے کے اور کچھ ارادہ نہین پھر جب یہ شخص پلٹ گیا تو اوسنے کفار قریش سے کہا کہ یہ لوگ تو زیارت ہی کرنیکو آئے ہین قربانیان اونکے ساتھ ہین پھر کفار قریش نے مکرز بن حفص کو خبر
۲۱۳۸ تحقیق کرنیکے واسطے بھیجا باقی اسکا قصہ کئی بار مذکور ہو چکا ق مُعَاوِيَةُ بْنُ اَبِيْ سُفْيَانَ هٰذَا يَوْمُ عَاشُوْرَاءَ وَلَمْ يَكْتُبِ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ صِيَامَهُ وَاَنَا صَائِمٌ فَمَنْ اَحَبَّ مِنْكُمْ
اَنْ يَصُوْمَ فَلْيَصُمْ وَمَنْ اَحَبَّ مِنْكُمْ اَنْ يُفْطِرَ فَلْيُفْطِرْ ۔ بخاری اور مسلم مین معاویہ بن ابی سفیان رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا یہ عاشورے کا دن ہے اور خدا نے اسکا روزہ

تمپر فرض نہین کیا اور مین روزہ دار ہون سو جو شخص کہ تم مین سے روزہ رکھنا چاہے سو رکھے اور جو شخص کہ تم مین سے نہ رکھنا چاہے نہ رکھے ف عاشورا محرم کی دسوین تاریخ کا نام ہو اور روزہ

۲۱۳۹ فرض نہین سنت ہے حضرت نے اسکے روزہ رکھنے نہ رکھنے کا اختیار دیا تاکہ معلوم ہو کہ سنت مؤکدہ نہین ق ابو هريرة هذه صدقات قومي يعني بني تميم بخاری اور
مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ یہ صدقے میری قوم کے ہین یعنی بنی تمیم کے ف جب قوم بنی تمیم کی زکوۃ کی مال آئے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی بنی تمیم کو حضرت نے

۲۱۴۰ اپنی قوم اسواسطے فرمایا کہ وہ مضر کی اولاد ہین اور مضر حضرت کے اجداد مین سے ہین الیاس کہتے ہین کہ حضرت کے ننھیال بنی تمیم کو ہے خ ابن عباس هذه وهذه سواء يعني الخنصر والابهام
بخاری مین عبداللہ بن عباس رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ یہ اور یہ برابر ہے یعنی چھنگلی اور انگوٹھا خون مین برابر ف آدمی کا پورا خون بہا ہزار دینار یا دس ہزار درم یا سو اونٹ اور

۲۱۴۱ اونگلی کا خون بہا بیسوان حصہ ہے پوری دیت کا یعنی سو دینار یا ہزار درم یا دس اونٹ خلاصہ یہ کہ دیت سب انگلیونکی برابر ہے چھوٹی ہو یا بڑی ق ابن عباس هلا اخذتم اهابها
فدبغتموه فانتفعتم به يعني شاة لميمونة ميتة بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عباس رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تم نے اوسکی کھال کیون نہ لی سو اوسکو تم پاک صاف
کرتے پھر اوسکو اپنے کام مین لاتے یعنی حضرت میمونہ رض کی مردہ بکری ف حضرت میمونہ کی بکری مر گئی اوسکو گھر کے باہر ڈالدیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی ہر جانور کی کھال

۲۱۴۲ صاف کرنیکے بعد کام مین لانیکی لائق ہے موت سے کھال حرام نہین ہوتی خ ابو هريرة هلاك امتي على يدي غلمة من قريش بخاری مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ میری امت کی ہلاکی قریش کے لونڈونکے ہاتھ سے ہوگی ف صحیح بخاری مین روایت ہے کہ مدینے مین حضرت کی مسجد کے اندر مروان کے روبرو ابو ہریرہ رض نے یہ حدیث بیان کی
مروان نے کہا خدا اونپر لعنت کرے کیا وہ لونڈے ہونگے ابو ہریرہ رض نے کہا اگر مین چاہون تو اونکے نام بھی بتلا دون کہ فلانا اور فلانا ف یعنی قریش کی قوم سے چند نوجوان نادان کم عقل حاکم
ہونگے مسلمانونکی بے غرتی اور خونریزی ناحق کرینگے جیسے یزید پلید وغیرہ اکثر مروانکی اولاد اور بعضے عباسی بادشاہ یہ حدیث معجزہ ہے کہ جیسا حضرت نے فرمایا ویسا ہی ہوا چنانچہ

۲۱۴۳ اسکا مفصل حال تاریخ مین مذکور ہے ق ابو هريرة هم اشد امتي على الدجال يعني بني تميم بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میری امت مین

۲۱۴۴ نہایت سخت ہین دجال پر یعنی بنی تمیم یعنی جبکہ دجال نکلیگا تو بنی تمیم کی قوم پر اوسکا قابو نہ چلیگا ق ابو ذر هم الاخسرون ورب الكعبة فقلت يا رسول الله
فداك ابي وامي من هم قال هم الاكثرون اموالا الا من قال هكذا وهكذا وهكذا من بين يديه ومن خلفه وعن يمينه وعن شماله وقليل ما هم ما من صاحب ابل
ولا بقر ولا غنم لا يؤدي زكوتها الا جاءت يوم القيمة اعظم ما كانت واسمنه تنطحه بقرونها وتطؤه باظلافها كلما نفدت اخراها عادت عليه
اولاها حتى يقضى بين الناس بخاری اور مسلم مین ابوذر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ وے نہایت زیان کار اور ٹوٹے والے ہین قسم ہے رب کعبہ کی تو مین نے کہا یا رسول اللہ
آپ پر میرے ماباپ قربان زیان کار کون ہین حضرت نے فرمایا وے بڑے مالدار مگر وہ کہ نہین دیوے اسطرح اور اسطرح اور اسطرح آگے سے اور پیچھے سے اور داہنے سے اور بائین سے اور ایسے
لوگ کم ہین جس اونٹ والے اور گائے والے اور بکری والے کا مالک اونکی زکوۃ نہ دیگا تو قیامت کے دن وے جانور دنیا سے بہت بڑے اور نہایت موٹے ہوکر آوینگے اور اوسکو کچلینگے اپنے سینگون سے اور اوسکو روندینگے
اپنے ٹاپون اور کھرون سے جب پچھلے جانور گذر چکینگے تو پہلے جانور پھر پلٹ آوینگے اسیطرح کو پچھاڑ رہا کرینگے یہانتک کہ آدمیون مین فیصلہ ہو جاوے گا ف

ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت کعبہ کے سایہ میں بیٹھے تھے تو جب مجھکو حضرت نے دیکھا تب یہ حدیث فرمائی یعنی سخی مال دار توکم ہیں اکثر بخیل ہیں مگر جو دیوین نہ جانب کی
خبر لیوین جب قیامت کے عذاب میں گرفتار ہونگی تب اونکی زبان کاری ثابت ہوگی ۲۱۴۵ ابوهُرَيْرَةَ هُمَا مِنْ طَعَامِ الْجِنِّ وَإِنَّهُ أَتَانِي وَفْدُ جِنِّ نَصِيبِينَ وَنِعْمَ الْجِنُّ
فَسَأَلُونِي الزَّادَ فَدَعَوْتُ اللهَ لَهُمْ أَلَّا يَمُرُّوا بِعَظْمٍ وَلَا بِرَوْثَةٍ إِلَّا وَجَدُوا عَلَيْهَا طَعَامًا **قاله** له حين قال له لا تأتني بعظم ولا روثة فقال
مَا بَالُ الْعَظْمِ وَالرَّوْثَةِ بخاری میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ یہ دونوں یعنی ہڈی اور لید جن کا کھانا ہے اور اوسکا حال تو یون ہے کہ میرے پاس نصیبین کے
جنوں کے ایلچی آئے اور وے خوب جن ہیں سو وے مجھسے کھانا مانگا تو مینے اونکے واسطے خدا سے دعا مانگی کہ وے جس ہڈی اور لید پر ہو کر نکلیں اوسپر اپنی خوراک پاویں حضرت نے
ابوہریرہ سے فرمایا جب کہ حضرت نے اونسے فرمایا کہ میرے پاس ہڈی اور لید نہ لانا تو ابوہریرہ نے کہا کہ ہڈی اور لید نہ لانے کا کیا سبب ہے ف ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے مجھسے فرمایا کہ
میرے واسطے ڈھیلے لا تاکہ میں طہارت کروں اور ہڈی اور لید مت لانا تب مینے اسکا سبب پوچھا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی نصیبین ایک شہر کا نام ہے وہاں کے جن مسلمان ہو گئے تھے انہوں نے
حضرت سے اونکی تعریف کی اور دعا کی حضرت کی دعا سے ہڈی پر گوشت جم جاتا ہے اوسکو جن کھاتے ہیں اور لید گھاس ہو جاتی ہے اوسکو اونکے جانور کھاتے ہیں تو اس سبب سے ہڈی اور لید سے استنجا
منع ہوا ۲۱۴۶ **ف** أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ هُوَ رِزْقٌ أَخْرَجَهُ اللهُ لَكُمْ فَهَلْ مَعَكُمْ مِنْ لَحْمِهِ شَيْءٌ فَتُطْعِمُونَا قَالَ أَبُو عُبَيْدَةَ فَأَرْسَلْنَا إِلَى رَسُولِ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مِنْهُ فَأَكَلَ **قاله** فِي حُوتٍ مَيِّتٍ رَمَاهُ الْبَحْرُ **قال الصغاني** مؤلف هذا الكتاب حقق
اللهُ بِسُلْطَانِهِ آمَالَهُ وَصَدَّقَ بِبُرْهَانِهِ أَقْوَالَهُ أَخَذْتُ مَضْجَعِي لَيْلَةَ الْأَحَدِ الْحَادِيَةَ عَشْرَةَ مِنْ شَهْرِ رَبِيعٍ الْأَوَّلِ سَنَةَ اثْنَيْنِ
وَعِشْرِينَ وَسِتِّمِائَةٍ وَقُلْتُ اللّٰهُمَّ أَرِنِي اللَّيْلَةَ نَبِيَّكَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَنَامِ فَإِنَّكَ تَعْلَمُ اشْتِيَاقِي إِلَيْهِ
فَرَأَيْتُ بَعْدَ هَجْعَةٍ مِنَ اللَّيْلِ كَأَنِّي وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِي مَشْرُبَةٍ وَنَفَرٌ مِنْ أَصْحَابِي أَسْفَلَ مِنَّا عِنْدَ دَرَجِ الْمَشْرُبَةِ
فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ مَا تَقُولُ فِي حُوتٍ مَيِّتٍ رَمَاهُ الْبَحْرُ أَحَلَالٌ هُوَ فَقَالَ وَهُوَ يَتَبَسَّمُ إِلَيَّ نَعَمْ فَقُلْتُ وَأَنَا أُشِيرُ إِلَى مَنْ بِأَسْفَلِ
الدَّرَجِ فَقُلْ لِأَصْحَابِي فَإِنَّهُمْ لَا يُصَدِّقُونَنِي فَقَالَ لَقَدْ شَتَمْتَنِي وَعَابُوا لِي فَقُلْتُ كَيْفَ يَا رَسُولَ اللهِ فَقَالَ كَلَامًا لَيْسَ
يَحْضُرُنِي لَفْظُهُ وَإِنَّمَا مَعْنَاهُ عَرَضْتَ قَوْلِي عَلَى مَنْ لَا يَقْبَلُهُ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْهِمْ يَلُومُهُمْ وَيَعِظُهُمْ فَقُلْتُ صَبِيحَةَ تِلْكَ اللَّيْلَةِ
وَأَنَا أَعُوذُ بِاللهِ مِنْ أَنْ أَعْرِضَ حَدِيثَهُ بَعْدَ لَيْلَتِي هٰذِهِ إِلَّا عَلَى الَّذِينَ يُحَكِّمُونَهُ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُونَ فِي أَنْفُسِهِمْ
حَرَجًا مِمَّا قَضَى وَيُسَلِّمُونَ تَسْلِيمًا مسلم میں ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ وہ مردہ مچھلی رزق ہے کہ خدا نے تمہارے واسطے نکالی سو کیا تمہارے
ساتھ اوسکے گوشت سے کچھ باقی ہے تو ہمکو کھلاؤ ابو عبیدہ نے کہا تو ہمنے حضرت کے پاس کچھ اوسکا گوشت بھیجا سو حضرت نے کھایا یہ حضرت نے اوس مردہ مچھلی کے حق میں فرمایا جسکو
سمندر نے باہر خشکی میں ڈال دیا تھا **ف** جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے ہمکو لڑائی پر بھیجا اور ابو عبیدہ کو ہم پر حاکم کیا ہمارے ساتھ کا کھانا ہو چکا اور ہم پر بھوک غالب ہوئی

تو سمندر نے ایک مردہ مچھلی باہر ڈال دی ویسی بڑی مچھلی ہمنے کبھی نہ دیکھی تھی اوسکی پسلی کے تلے سے گھوڑیکا سوار گذر جاتا تھا اول ہمکو حلال ہونے مین تردد ہوا لیکن اضطرار کے سبب سے اوسکو کھانا شروع کیا ہم تین سو آدمی تھے مہینا بھر وہان رہے اور کھایا پھر جب ہم مدینے مین آئے تو حضرت سے یہ قصہ نقل کیا اب حضرت نے یہ حدیث فرمائی امام اعظم کے مذہب مین اگر مچھلی بے سبب بحر و ہوا و پانی پر اوتراوے تو حلال نہین اور اگر کسی صدمے اور سبب سے مرجاوے تو حلال ہے **ف** حسن حقانی اس کتاب کے مصنف نے کہا کہ خدا اوسکے امیدون کو اپنی قدرت سے برلاوے اور اپنی حجت اور دلیل سے اوسکے قولون کو سچا کرے کہ مین بچھونے پر لیٹا اتوار کی رات شہر ربیع الاول کی گیارھوین تاریخ چھ سو تئیس ہجری مین اور مینے کہا کہ الہی مجکو آج کی رات اپنے پیغمبر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دکھلاوے کہ اوسکے دیدار کو میرا اشتیاق تو جانتا ہے تورات کو ایک نیند کے بعد مینے دیکھا کہ گویا مین اور حضرت ایک بالاخانے پر ہین اور چند لوگ میرے ساتھ کے مجھ سے نیچے بالاخانے کی سیڑھی پاس موجود ہین تو مینے کہا یا رسول اللہ آپ کیا فرماتے ہین مردہ مچھلی کے مقدمے مین جسکو سمندر نے باہر ڈالا کیا وہ حلال ہے تو حضرت نے مسکرا کے فرمایا کہ ہان حلال ہے تو مینے عرض کی اور جو لوگ کہ سیڑھی کے نیچے ہین اونکی طرف اشارہ کیا کہ میرے ان ساتھیون سے فرما دیجیے کہ یہ لوگ مجکو سچا نہین جانتے تو حضرت نے فرمایا کہ تونے مجکو گالی دی اور اون لوگون نے مجکو عیب لگایا تو مینے عرض کی کہ یا رسول اللہ یہ کیونکر ہے تو حضرت نے کچھ کلام کیا کہ اوسکی لفظین مجکو یاد نہین رہین لیکن اوسکا مطلب تو یہی تھا کہ تونے میری حدیث اون لوگون سے بیان کی جو اوسکو نہین قبول کرتے یعنی نا اہلونکے روبرو حضرت کی حدیث نقل کرنا کمال بے ادبی ہے گالی دینیکے برابر پھر حضرت اون لوگونکی طرف متوجہ ہوئے اونکو ملامت اور نصیحت کرنے لگے پھر مینے اس بات کی فجر کو کہا کہ مین خدا کی پناہ مانگتا ہون اس سے کہ اس بات کے بعد مین حضرت کی حدیث کو کسی سے بیان کرون مگر اونھین لوگون سے کرونگا کہ جو اپنے اختلافات مین حضرت ہی کو حکم اور فیصلہ کرنیوالا جانتے ہین اپنے دلون مین حضرت کے حکم اور فیصلے سے کچھ تنگی اور اوداسی نہین پاتے اور اپنا کاروبار سب حضرت ہی کو سونپتے ہین دل سے **ف** مصنف کے خواب سے بھی معلوم ہوا کہ دریا کی مچھلی حلال ہے اور ثابت ہوا کہ حضرت کی حدیث نا اہلونکے روبرو بیان کرنا بے ادبی ہے مشتاق دیندار سے کہے نا اہل کے روبرو ضایع نکرے

۱۴۷ **ق** اَلعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ المُطَّلِبِ هُوَ فِي ضَحْضَاحٍ مِنَ النَّارِ وَلَوْلَا اَنَا لَكَانَ فِي الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ یعنی اَبَا طَالِبٍ بخاری اور مسلم مین عباس بن عبد المطلب سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ وہ یعنی ابو طالب دوزخ کے پایاب یعنی چھچھلی آگ مین ہے اور اگر مین نہوتا تو دوزخ کی نیچے تہ مین ہوتا **ف** ابو طالب نے حضرت کو پرورش کیا اور ہمیشہ حضرت کی حامی اور مددگار رہے ہواسطے دوزخ مین اوپر کم درجہ کا عذاب ہوا

۱۴۸ **ق** اَنَسٌ هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ وَلَنَا هَدِيَّةٌ یعنی لَحْمًا تُصُدِّقَ بِهٖ عَلٰی بَرِيْرَةَ بخاری اور مسلم مین انس رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ وہ گوشت اوسکے حق مین صدقہ ہے اور ہمارے واسطے تحفہ ہے یعنی وہ گوشت جو بریرہ کو صدقہ ملا تھا **ف** بریرہ حضرت عائشہ رض کی خادمہ تھی اوسکو زکوۃ کا گوشت ملا تھا حضرت نے اوسکو کھایا اور فرمایا یعنی جب زکوۃ کا اول محتاج مالک ہوا پھر اوسنے غنی یا ہاشمی کو دیا تو درست ہے

۱۴۹ **ھ** حَمْزَةُ بْنُ عَمْرٍو الْاَسْلَمِيُّ هِيَ رُخْصَةٌ مِنَ اللّٰهِ فَمَنْ اَخَذَ بِهَا فَحَسَنٌ وَمَنْ اَحَبَّ اَنْ يَّصُوْمَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ **ق** قَالَهٗ حِيْنَ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَجِدُ بِيْ قُوَّةً عَلَى الصِّيَامِ فِي السَّفَرِ فَهَلْ عَلَيَّ جُنَاحٌ مسلم مین حمزہ بن عمرو اسلمی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ سفر مین افطار کرنا رخصت ہے خدا کی طرف سے جو اس رخصت کو لیوے تو اچھا ہے اور جو کہ روزہ رکھا چاہے تو اوسپر کچھ گناہ نہین یہ حضرت نے حمزہ سے کہا جب کہ اونے کہا تھا کہ یا رسول اللہ

مین [illegible] سفر مین روزہ رکھنے کی قوت پاتا ہون سو کیا مجھپر گناہ ہی روزہ رکھنے مین ف یعنی تخفیف اور آسانی کے واسطے خدا نے روزہ کھانیکی سفر مین اجازت دی ہے
یہ حکم فرض نہین سفر مین روزہ رکھنے نہ رکھنے مین آدمی کو اختیار ہے ۲۱۵۰ ہ أَبُو مُوسَى هِيَ مَا بَيْنَ أَنْ يَجْلِسَ الْإِمَامُ إِلَى أَنْ تُقْضَى الصَّلَاةُ يَعْنِي سَاعَةَ
الْجُمُعَةِ مسلم مین ابو موسیٰ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جمعہ کی مقبول ساعت امام کے بیٹھنے سے نماز کے ادا ہونے تک ہے ف بہت احادیث مین ثابت ہے کہ جمعے مین ایک
ایسی ساعت ہے کہ اوسمین مسلمان جو دعا کرے سو قبول ہوتی ہے لیکن اسمین اختلاف ہے کہ وہ ساعت کون ہے سو دو قول ہین نہایت صحیح ہین ایک تو یہ کہ وہ ساعت
اوس وقت سے ہے کہ امام منبر پر بیٹھے یہان تک کہ نماز ہو چکے اس قول کی سند یہی حدیث ہے دوسرا قول یہ کہ وہ ساعت جمعے کی اخیر ساعت ہے جب آفتاب
ڈوبنے لگے چنانچہ عبد اللہ بن سلام سے منقول ہے حدیث منقول ہے اکثر علما کے نزدیک دوسرا قول نہایت قوی ہے چنانچہ اسکی تفصیل [illegible] سفر السعادات کی شرح مین موجود ہے
جسکو تحقیق کا شوق ہو اوسکو دیکھنے خ ۲۱۵۱ أَبُو هُرَيْرَةَ يَمِينُ اللّٰهِ مَلْأَى لَا تَغِيضُهَا نَفَقَةٌ سَحَّاءُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ أَرَأَيْتُمْ مَا أَنْفَقَ مُنْذُ خَلَقَ السَّمٰوَاتِ
وَالْأَرْضَ فَإِنَّهُ لَمْ يَغِضْ مَا فِي يَمِينِهِ وَعَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ وَبِيَدِهِ الْأُخْرَى الْقَبْضُ وَالْفَيْضُ يَرْفَعُ وَيَخْفِضُ بخاری مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ
حضرت نے فرمایا کہ خدا کی قدرت کا داہنا ہاتھ بھرپور ہے خرچ کرنا اوسکو کم نہین کرتا بہت دینے والا ہے رات اور دن [illegible] والا ہے یعنی ہر دم فیض کا ریلا جاری ہے بھلا دیکھو تو کہ جتنا خرچ کیا ہے جب سے
کہ آسمانون اور زمین کو پیدا کیا کہ تو خرچ کرتا اوسکے خزانے مین [illegible] کچھ نہین کم کیا اور حال اسکا یہ ہے کہ عرش خدا کا پانی پر تھا یعنی ازل سے اور خدا کی دوسرے ہاتھ مین [illegible] ہے
یا یون فرمایا کہ فیض ہے کہ کسی کو گھٹاتا ہے اور کسی کو بڑھاتا ہے ف یعنی کشادگی اور تنگی دونون خدا کی صفتین ہین م ۲۱۵۲ أَبُو هُرَيْرَةَ يَمِينُكَ عَلَى مَا يُصَدِّقُكَ بِهِ صَاحِبُكَ
وَفِي رِوَايَةٍ يُصَدِّقُكَ عَلَيْهِ صَاحِبُكَ مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تیری قسم کا اعتبار تیرے ساتھی کی تصدیق پر ہے اور دوسری روایت مین ہے
کہ تیری قسم وہی معتبر ہے جسپر تیرا ساتھی تصدیق کرے ف یعنی مدعی کی مراد پر قسم کھاوے تب معتبر ہے چنانچہ اسکا بیان ساتوین باب مین گذرا

الباب الحادی عشر

فِي الْكَلِمَاتِ الْقُدْسِيَّةِ الَّتِي أَخْبَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَنْ رَبِّهِ جَلَّ جَلَالُهُ گیارہوین باب مین قدسی حدیثین ہین جنکو حضرت نے
اپنے رب کی طرف سے روایت کی اس باب مین مصنف نے صرف قدسی حدیثین لایا ہے قدسی حدیث اوسکو کہتے ہین کہ حضرت یون کہین کہ خدا نے یون فرمایا قرآن اور حدیث قدسی مین فرق یہ ہے
کہ قرآن کا مضمون اور لفظ دونون خدا کی طرف سے ہین اور حدیث قدسی مین مضمون خدا کا اور لفظ حضرت کے خدا نے اپنا مطلب بطور الہام کے حضرت کے دل مین ڈالا حضرت نے اوسکو
اپنی عبارت سے بیان کیا قرآن کا چھونا بے وضو درست نہین اور حدیث قدسی کا چھونا درست ہے خ ۲۱۵۳ أَنَسٌ إِذَا ابْتَلَيْتُ عَبْدِي بِحَبِيبَتَيْهِ ثُمَّ صَبَرَ عَوَّضْتُهُ
مِنْهُمَا الْجَنَّةَ بخاری مین انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا فرماتا ہے کہ جب مینے اپنے بندے کو اوسکی دو پیاری چیزون مین مبتلا کیا یعنی دونون آنکھین

اوسکی جاتی رہین پھر اوسنے صبر کیا تو اونکے عوض اوسکو مین بہشت دونگا **ف** دونون آنکھین آدمی کو بہت پیاری ہین اونکا چھوٹنا یا اونکی روشنی کا کم
ہونا اوسپر نہایت شاق ہے جب اوسنے ایسی سخت مصیبت پر صبر کیا اپنے مالک کا شکوہ نہ کیا تو اسواسطے اسکا بدلا بہشت کو مقرر کیا **خ** ۱۵۴ اَبُوْهُرَيْرَةَ
اِذَا اَحَبَّ الْعَبْدُ لِقَائِيْ اَحْبَبْتُ لِقَاءَهٗ وَاِذَا كَرِهَ لِقَائِيْ كَرِهْتُ لِقَاءَهٗ بخاری مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہے کہ جب بندے
نے میرا ملنا دوست رکھا تو مین بھی اوسکا ملنا دوست رکھتا ہون اور جب اوسکو میرا ملنا برا لگا تو مجھکو بھی اوسکا ملنا برا لگتا ہے **ف** یعنی ایماندار کو مرتے
وقت مغفرت کی بشارت ہوتی ہے تو وہ موت کا اور خدا کی حضوری کا مشتاق ہوتا ہے اور کافر کو مرتے وقت عذاب نظر آتا ہے تو وہ موت سے اور خدا کی حضوری
سے گبھراتا ہے **خ** ۱۵۵ اَبُوْهُرَيْرَةَ اِذَا تَلَقَّانِيْ عَبْدِيْ بِشِبْرٍ تَلَقَّيْتُهٗ بِذِرَاعٍ وَاِذَا تَلَقَّانِيْ بِذِرَاعٍ تَلَقَّيْتُهٗ بِبَاعٍ وَاِذَا تَلَقَّانِيْ بِبَاعٍ جِئْتُهٗ بِاَسْرَعَ
بخاری مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہے کہ جب میرا بندہ میرے آگے بالشت بھر بڑھتا ہے تو مین اوسکے آگے ہاتھ بھر بڑھتا ہون اور جب وہ
میرے آگے ہاتھ بھر بڑھتا ہے تو مین اوسکے آگے دونون ہاتھون کے پھیلاؤ برابر بڑھتا ہون اور جب وہ میرے آگے دونون ہاتھون کے پھیلاؤ برابر بڑھتا ہے
تو مین اوسکے پاس اس سے بھی زیادہ جلدی بڑھتا ہون **ف** یعنی جتنا بندہ خدا کی طرف متوجہ ہوتا ہے اوسکا دونا چوگنا خدا اوسکے اوپر متوجہ ہوتا ہے اوسکا مددگار
ہوکر دین کے مشکل کام اوسپر آسان کر دیتا ہے اس حدیث مین نیک کامونکی ترغیب ہے جن سے خدا کی نزدیکی حاصل ہوتی ہے **خ** ۱۵۶ اَبُوْهُرَيْرَةَ اِذَا هَمَّ
عَبْدِيْ بِسَيِّئَةٍ فَلَا تَكْتُبُوْهَا عَلَيْهِ فَاِنْ عَمِلَهَا فَاكْتُبُوْهَا سَيِّئَةً وَاِذَا هَمَّ بِحَسَنَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا فَاكْتُبُوْهَا حَسَنَةً
فَاِنْ عَمِلَهَا فَاكْتُبُوْهَا عَشْرًا مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا خدا فرشتون سے فرماتا ہے کہ جب میرا بندہ بدی کا قصد کرے تو اوسکو
اوسپر مت لکھو اور اگر اوسنے اوس بدکام کو کیا تو ایک بدی لکھو اور جب اوسنے نیکی کا قصد کیا اور اوسپر عمل نہ کیا تو ایک نیکی لکھو اور اگر اوسنے نیک کام کیا تو دس
نیکیان لکھو **ف** سبحان اللہ کیا اوسکی رحمت اپنے بندہ پر ہے جیسا ہے کہ بدکام کی قصد کو نہ لکھاوے اور نیک کام کی قصد کو بدون کیے لکھاوے اور بدی کو ایک ہی
لکھے اور نیکی کو دس گنا کر ڈالے لیکن اسکو دریافت کیا چاہیے کہ بدی کا قصد البتہ نہین لکھا جاتا لیکن اگر بدی کے قصد پر عزم مصمم ہو گیا یعنی اوسکا کرنا بے تردد
دل مین ٹھن گیا ہو تو اوسکی دو صورتین ہین ایک تو یہ کہ بعد عزم مصمم ہونے کے اوس کام کو خوف الٰہی سے عمل مین نہ لایا اور اوسپر شرمندہ ہوا تو ایک نیکی لکھی جاویگی
اسواسطے کہ اوسنے خدا کے واسطے اپنی خواہش نفسانی کو مارا دوسری صورت یہ کہ بدی کا عزم مصمم سواے خوف الٰہی کے کسی اور سبب سے ظاہر ہونے نہ پایا تو بیشک ایک گناہ لکھا
جاویگا جیسے کسی نے رات کو اپنے دل مین یہ عزم مصمم کیا کہ مین کل فلانے کو قتل کرونگا یا فلانی عورت سے حرام کرونگا اور اوسی رات کو وہ مر گیا یا وہ عورت مر گئی تو اوسکو
قصد قتل اور حرام کا گناہ ثابت ہوا چنانچہ یہ مطلب اور حدیثون مین صاف مذکور ہے **ق** ۱۵۷ اَبُوْهُرَيْرَةَ اَعْدَدْتُ لِعِبَادِيَ الصَّالِحِيْنَ مَا لَا عَيْنٌ
رَاَتْ وَلَا اُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلٰى قَلْبِ بَشَرٍ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہے کہ مینے تیار کر رکھا ہے اپنے نیک بندون کے لیے

جو کسی آنکھہ نے نہ دیکھا اور نہ کسی کان نے سنا اور نہ کسی آدمی کے دل مین خیال گذرا **ف** یعنی بہشت مین نیکونکے واسطے ایسی عمدہ نعمتین ہین کہ اونکے مانند دنیا مین کوئی چیز نہین جسکو مثال دیجیے مصرع چہ نسبت خاک را با عالم پاک ⁂

۲۱۵۸ ھ ابوہریرۃ انا اغنی الشرکاء عن الشرک من عمل عملا اشرک فیہ معی غیری ترکتہ وشرکہ مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہے کہ مین بہ نسبت اور شریکونکے نہایت بے پروا ہون ساجھے سے جسنے کوئی ایسا عمل کیا جسمین میرے ساتھہ میرے غیر کو ملایا اور ساجھی کیا تو مین اوسکو اور اوسکے ساجھے کے کام کو چھوڑ دیتا ہون **ف** یعنی جو عبادت اور عمل دکھانے اور شہرت کے واسطے ہو وہ خدا کے نزدیک مقبول نہین مردود ہے خدا وہی عبادت اور عمل کو مقبول کرتا ہے جو خدا ہی کے واسطے خالص ہو دوسرے کا اوسمین کچھہ بھی لگاؤ نہو

۲۱۵۹ ق ابوہریرۃ انا عند ظن عبدی بی وانا معہ اذا ذکرنی بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا فرماتا ہے کہ مین اپنے بندے کے گمان اور اٹکل کے پاس ہون جیسا گمان کہ میرے ساتھہ رکھے اور مین اپنے بندے کے ساتھہ ہوتا ہون جسوقت کہ مجھکو یاد کرتا ہے **ف** پوری روایت یون ہے کہ اگر بندہ مجھکو اپنے جی مین یاد کرتا ہے تو مین بھی اوسکو اپنے جی مین یاد کرتا ہون اور اگر مجھکو مجمع مین یاد کرتا ہے تو مین بھی اوسکو اوس مجمع مین یاد کرتا ہون جو اوسکے مجمع سے بہتر ہے یعنی اوسکا ذکر فرشتون اور ارواح انبیا مین کرتا ہون اس حدیث مین ذکر کی فضیلت ہے اور نیک عمل کی ترغیب ہے جب حسن ظن خدا سے خاص ہو اور یہ نہین کہ گناہون پر تو اڑ جاوے اور یون کہے کہ خدا مجھکو ضرور بخشیگا اسواسطے کہ اوسکا نام رجا اور حسن ظن نہین ہے بلکہ یہ باطل آرزو اور شیطانی وسواس ہے جیسے کوئی بدون بوئے خرمن کی آرزو رکھے تو سودائی اور دیوانہ گنا جاویگا

۲۱۶۰ ق ابوہریرۃ ان الصوم لی وانا اجزی بہ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہے کہ روزہ میرے ہی واسطے ہے اور مین اوسکا بدلا دونگا یعنی اوسکا فرشتون سے بدلا نہ دلاؤنگا خود دونگا **ف** روزے کو خدا نے اپنی طرف اسواسطے نسبت کیا کہ اور عبادت مین جیسے نماز کو حج مین یا اور نمود ریا کو دخل ہے لیکن روزہ مین دخل نہین کیونکہ اگر روزہ دار ظاہر نکرے تو اوسکو کوئی نہین جان سکتا اور دوسرا سبب یہ کہ ہر عبادت مین فرشتے آدمی کے شریک ہین مگر روزے مین شریک نہین اسواسطے کہ اونکو بھوک پیاس نہین جسکو روکین

۲۱۶۱ ھ انس ان امتک لا یزالون یقولون ما کذا ما کذا حتی یقولوا ہذا اللہ خلق الخلق فمن خلق اللہ مسلم مین انس رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہے کہ تیری امت کے لوگ ہمیشہ کہتے رہینگے ایسا کیا ہے ایسا کیا ہے یہان تک کہ کہینگے یہ تو خدا ہے جسنے خلق کو پیدا کیا سو خدا کو کسنے پیدا کیا **ف** یعنی اس امت کے بعضے نادان بیہودہ لا طائل سوالات کرتے کرتے یہان تک نوبت پہنچاوینگے کہ خدا مین تردد کرینگے حالانکہ اسکے برابر کوئی حماقت نہین اسواسطے کہ خالق کا وہ محتاج ہے جو اول اوسکا وجود نہو بعد عدم کے ظاہر ہوا اور جسکے وجود کی نہ ابتدا ہو نہ انتہا وہ کیونکر غیر کا محتاج ہو یہ وہی سوال ایسا ہے جیسے کوئی کہے کہ ہر چیز تو آفتاب کی روشنی سے ظاہر ہے اور آفتاب کسکی روشنی سے ظاہر ہے مصرع آفتاب آمد دلیل آفتاب ⁂ حدیث مین آیا ہے جسکو ایسا وسوسہ آوے وہ اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑھے

۲۱۶۲ م ابوہریرۃ ان للصائم فرحتین اذا افطر فرح واذا لقی اللہ فرح مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہے کہ روزہ دار کو دو خوشی ہین جب اوسنے روزہ کھولا خوش ہو گیا اور جب خدا سے ملیگا تو خوش ہوگا **ف** روزہ کھولنے کے وقت تو یہ خوشی ہے کہ روزہ پورا ہوا اور بھوک پیاس کا غلبہ گیا اور خدا سے ملکر ثواب اسکا پاویگا

تو خوش ہوگا

۲۱۶۳ خ ابوذر انی حرمت الظلم علی نفسی وعلی عبادی الا فلا تظالموا بخاری میں ابوذر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہے کہ میں نے ظلم کو اپنے اوپر اور بندوں کے اوپر حرام کیا خبردار ہو جاؤ ایک دوسرے پر ظلم نہ کیا کرو ف یعنی خدا ظلم سے پاک ہے اور اسکی صفت عادل ہے اسی واسطے بندوں میں بھی عدل کو پسند کرتا ہے

۲۱۶۴ د ابوھریرۃ این المتحابون بجلالی الیوم اظلھم فی ظلی یوم لا ظل الا ظلی مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماویگا کہاں ہیں وہ لوگ جو آپس میں محبت رکھتے تھے میری عظمت و جلال کے سبب سے آج انکو سایے میں رکھونگا اپنے سایے میں جس دن کوئی سایہ نہیں میرے سایے کے سوا ف یعنی جو آپس میں للہ محبت رکھتے ہیں اونکی محبت صرف خدا ہی کے واسطے ہو ریا اور طمع دنیا اور خواہش نفسانی سے اونکی محبت پاک ہو وے قیامت کو ایسا عمدہ درجہ پاوینگے کہ خدا کی حمایت در عرش کے سایے میں ہونگے

۲۱۶۵ ح ابوھریرۃ ثلثة انا خصمھم یوم القیمة رجل اعطی بی ثم غدر ورجل باع حرا فاکل ثمنه ورجل استاجر اجیرا فاستوفی منه ولم یعطه اجره بخاری میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہے کہ تین شخص کا میں مدعی و دشمن ہونگا قیامت کے دن ایک تو وہ مرد جسنے میرا درمیان دیا پھر دغا کی اور دوسرا وہ مرد جسنے آزاد آدمی کو بیچا اوسکی قیمت کھائی اور تیسرا وہ مرد جسنے کسی مزدور کو مزدوری لگایا پھر اوس سے پورا کام کروالیا اور اوسکی مزدوری نہ دی ف خدا کو درمیان دیا یعنی کسی سے قول و قسم کی خدا کو درمیان دیکر یا کسی سے قرض لیا خدا کو ضامن دیکر

۲۱۶۶ ہ ابوھریرۃ قسمت الصلوۃ بینی وبین عبدی نصفین ولعبدی ما سال مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہے کہ میں نے نماز کو بانٹا اپنے اور اپنے بندے کے درمیان آدھوں آدھ اور میرے بندے کے لیے ہے جو مانگے ف پوری روایت یوں ہے کہ جب بندہ الحمد للہ رب العالمین کہتا ہے خدا فرماتا ہے میرے بندے نے میری تعریف کی اور جب الرحمن الرحیم کہتا ہے خدا فرماتا ہے کہ میرے بندے نے میری ثنا اور صفت کی اور جب مالک یوم الدین کہتا ہے خدا فرماتا ہے میرے بندے نے میری بڑائی بیان کی اور جب ایاک نعبد وایاک نستعین کہتا ہے تو خدا فرماتا ہے کہ یہ آیت میرے اور میرے بندے کے درمیان ہے یعنی عبادت خدا کو اور مدد کا فائدہ بندے کو اور جب اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم غیر المغضوب علیھم ولا الضالین کہتا ہے خدا فرماتا ہے یہ میرے بندے کے واسطے ہے یعنی سورہ فاتحہ میں دو مطلب ہیں ایک حمد و ثنا دوسرے دعا تو حمد و ثنا خدا کے واسطے ہوا اور دعا بندے کے واسطے ہے سو اسی واسطے فرمایا کہ نماز یعنی سورہ فاتحہ میرے اور میرے بندے کے درمیان آدھوں آدھ ہے

۲۱۶۷ خ ابوھریرۃ کذبنی ابن آدم ولم یکن له ذلک وشتمنی ولم یکن له ذلک فاما تکذیبه ایای فقوله لن یعیدنی کما بدانی ولیس اول الخلق باھون علی من اعادته واما شتمه ایای فقوله اتخذ الله ولدا وانا الاحد الصمد الذی لم یلد ولم یولد ولم یکن له کفوا احد بخاری میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہے کہ آدم کے بیٹے نے مجھکو جھٹلایا اور اوسکو یہ لازم نہ تھا اور مجھکو گالی دی اور اوسکو یہ لائق نہ تھا سو میرا جھٹلانا تو اوسکا اس قول میں ہے کہ کہتا ہے کہ خدا مجھکو کبھی دوسری بار نہ بناویگا جیسے اوسنے اول بار مجھکو بنایا اور حال یہ کہ اول بار کا بنانا کچھ بہت آسان نہیں دوسری بار کے بنانے سے یعنی دونوں بار کا بنانا مجھکو برابر ہے اور یہ نہیں کہ اول بار کا بنانا تو آسان ہو اور دوسری بار کا مشکل اور مجھکو گالی دینا تو اس قول میں ہے کہ بندہ کہتا ہے کہ خدا نے بیٹا لیا اور حال یہ کہ میں تو ایسا اکیلا پاک ہوں جو نہ کسیکو جنا نہ کسی سے جنا اور نہ اوسکے جوڑ کا کوئی

ف ۔ قرآن مین خبر دی کہ قیامت ہوگی مرد دوسری بار پیدا ہونگے اور عرب کے کافر اسکے انکار کرتے تھے تو اسواسطے اسکو تکذیب کہا اور گالی سے مراد عیب لگانا ہے

۲۱۶۸ نصاریٰ کہتے ہین عیسیٰ خدا کا بیٹا ہے اور یہود عزیر کو بیٹا کہتے ہین اور عرب کے کافر فرشتون کو خدا کی بیٹیان کہتے تھے ﴿ عِیَاضُ بْنُ حِمَارٍ كُلُّ مَالٍ نَحَلْتُهُ عَبْدًا حَلَالٌ وَاِنِّیْ خَلَقْتُ عِبَادِیْ حُنَفَاءَ كُلَّهُمْ وَاِنَّهُمْ اَتَتْهُمُ الشَّیَاطِیْنُ فَاجْتَالَتْهُمْ عَنْ دِیْنِهِمْ وَحَرَّمَتْ عَلَیْهِمْ مَا اَحْلَلْتُ لَهُمْ وَاَمَرَتْهُمْ اَنْ یُّشْرِكُوْا بِیْ مَا لَمْ اُنْزِلْ بِهٖ سُلْطَانًا مسلم مین عیاض بن حمار سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہے کہ جو مال کہ مینے بندے کو دیا سو حلال ہے اور مینے اپنے سب بندونکو حقانی پیدا کیا جو باطل دین پر نہ جھکے اور البتہ اونکے پاس شیطان آئے سو اونکو اونکے پیدائشی دین سے پھیر ڈالا اور اوپر حرام کیا جو مینے اوپر حلال کر دیا تھا اور شیطانون نے اونکو بتلایا کہ میرے ساتھ اوس چیز کو شریک ٹھہراوین جسپر مینے کوئی دلیل نہین اوتاری ف یعنی اگر شیطان اور کفار کسیکو نہ بہکائے تو ہر آدمی اپنے پیدائشی دین پر رہتا یعنی شرک نکرتا اور حلال چیز کو بدون حکم آلہی کے حرام نہ جانتا کفار عرب کا معمول تھا کہ بتون کے نام پر سانڈ چھوڑتے اور اوسکا کھانا حرام جانتے سو فرمایا کہ یہ شیطانی بات ہے کہ حلال کو حرام کئتے ہین اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نذر نیاز کے کھانے کو جسکو عورتین اچھوتا کہتی ہین بدون فاتحہ ہونے نہ کھانا یا حضرت فاطمہ کے فاتحہ کے کھانے کو مردون کو نہ دینا ہرگز درست نہین یہ بھی شیطانی بات ہے کہ شرع مین اسکا کچھ حکم نہین

۲۱۶۹ ﴿ اَبُوْهُرَیْرَةَ لَا یَنْبَغِیْ لِعَبْدٍ لِیْ وَفِیْ رِوَایَةٍ لِعَبْدِیْ اَنْ یَّقُوْلَ اَنَا خَیْرٌ مِّنْ یُّوْنُسَ بْنِ مَتّٰی مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا فرماتا ہے کہ میرے بندے کو لائق نہین یون کہنا کہ مین یونس بن متی سے بہتر ہون ف حضرت یونس بدون حکم خدا اپنی قوم سے نکل گئے تھے سو اگر کوئی اونکو بے صبر جان کر اپنے تئین بہتر کہے تو ہرگز درست نہین اسواسطے کہ پیغمبرون سے کوئی بہتر نہین ہوسکتا

۲۱۷۰ ﴿ اَبُوْهُرَیْرَةَ مَا اَنْعَمْتُ عَلٰی عِبَادِیْ مِنْ نِّعْمَةٍ اِلَّا اَصْبَحَ فَرِیْقٌ مِّنْهُمْ بِهَا كَافِرِیْنَ یَقُوْلُوْنَ الْكَوْكَبُ وَبِالْكَوْكَبِ مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہے مین اپنے بندون پر کوئی ایسی نعمت نہین دیتا جسکے بعضے بندے منکر ہوتے ہین کہتے ہین فلانے ستارے نے پانی برسایا اور فلانے تارے کے سبب سے پانی برسا ف یعنی مینہ تو خدا برساتا ہے اور نادان لوگ اوسکو تارے اور نچھت کی تاثیر سے جانکر خدا کا شکر نہین کرتے

۲۱۷۱ ﴿ اَبُوْهُرَیْرَةَ مَا زَالَ عَبْدِیْ یَتَقَرَّبُ اِلَیَّ بِالنَّوَافِلِ حَتّٰی اَحْبَبْتُهٗ فَكُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِیْ یَسْمَعُ بِهٖ وَبَصَرَهُ الَّذِیْ یُبْصِرُ بِهٖ وَیَدَهُ الَّتِیْ یَبْطِشُ بِهَا وَرِجْلَهُ الَّتِیْ یَمْشِیْ بِهَا وَلَئِنْ سَاَلَنِیْ لَاُعْطِیَنَّهٗ وَاِنِ اسْتَعَاذَنِیْ لَاُعِیْذَنَّهٗ بخاری مین ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہے کہ میرا بندہ ہمیشہ میری نزدیکی نفل عبادتونکے واسطے سے چاہا کرتا ہے یہان تک کہ مین اوسکو پیار کرنے لگتا ہون تو مین اوسکا کان ہوجاتا ہون جس سے سنتا ہے اور اوسکی آنکھ ہوجاتا ہون جس سے دیکھتا ہے اور اوسکا ہاتھ ہوجاتا ہون جس سے پکڑتا ہے اور اوسکا پاؤن ہوجاتا ہون جس سے چلتا ہے اور اگر مجھسے وہ کچھ مانگے تو مقرر مین اوسکو دون اور اگر مجھسے پناہ مانگے تو البتہ اوسکو پناہ مین رکھون ف اس حدیث مین اوس مقام کا بیان ہے جسکو علم سلوک مین فنا فی اللہ اور بقا باللہ کہتے ہین اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب بندہ کثرت عبادت سے مقبول ہوا تو خدا اوسکے دل اور جوارح کا یعنی آنکھ کان ہاتھ پاؤن کا حافظ ہوجاتا ہے گناہ ہونے سے اونکو روکتا ہے اور بعضے کہتے ہین کہ خدا اپنے بندے مقبول کی حاجت روائی پر

اوسکی کان اور آنکھہ اور پانون سے بھی زیادہ تر متوجہ ہوتا ہی لیکن تحقیق مطلب یہ ہی کہ جب محبت الٰہی نے بندے پر سایہ ڈالا تو اوسکو خدا کے سوا کسی چیز سے تعلق اور وابستگی نہین رہتی اور بجز رضاء الٰہی کے کوئی آرزو اور تمنا اوسکے دل مین نہین دخل پاتی تو کوئی کام جسمین خدا کی رضی نہو اوس سے ممکن نہین ہو سکتا آنکھہ کان ہاتھہ پانون مرضی خدا کے تابع ہو جاتے ہین اوسکی مرضی نہ کسی چیز کو دیکھے نہ کوئی بات کو سنے سوا ایسے عمدہ درجے حاصل کرنیکا طریق اس حدیث مین اشارہ فرمایا کہ دوام نوافل سے حاصل ہوتا ہی یعنی جب بندے نے جانا کہ قرب الٰہی و رضاء الٰہی کا مدار عبادت ہے عبادت کے کوئی طریق نہین اسواسطے وہ عبادت پر کمر باندھتا ہی اور عبادت دو قسم ہی فرض اور نفل مگر فرض عبادات تو ہر وقت میسر نہین ہوتی کہ اوسکے وقت مقرر ہین تو مشتاق بندے اون وقتون مین جو فرض سے خالی ہین شغل اور خالی نہین رہا جاتا اسواسطے اون خالی وقتون کو نفل عبادت سے معمور رکھتا ہی جب ایک مدت کمال شوق اور خلوص سے اسی طرح نوافل پر مستعد رہا تو بموجب وعدے کے مقبول درگاہ صمدی اور محبوب الٰہی ہو کر اوسکا یہ حال ہو جاتا ہی شعر همه گوش شدم تا چه فرمائی + همه چشم شدم تا نظر آئی + اس حدیث سے صاف ثابت ہوا کہ ایسا عمدہ کمال بدون کثرت نوافل کے نہین میسر ہوتا ہے تو معلوم ہوا کہ یہ جو بعضے جاہل بعضے خلاف شرع بے نمازی فقیرونکو ایسا کمال ثابت کرتے ہین سو اونکا خیال گمان ہی اسواسطے کہ نفل کا کیا ذکر ہے وہ لوگ تو فرض کو بھی چھوڑ ڈالتے ہین

۱۱۶۲ خ ابوهريرة مَا لِعَبْدِي الْمُؤْمِنِ عِنْدِي جَزَاءٌ إِذَا قَبَضْتُ صَفِيَّهُ مِنْ أَهْلِ الدُّنْيَا ثُمَّ احْتَسَبَهُ إِلَّا الْجَنَّةُ بخاری مین ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہے کہ بہشت کے سوا ایماندار میرے بندے کا کوئی بدلا نہین جب کہ مین نے اوسکا اہل دنیا کا پیارا لیا پھر اوس نے ثواب کے واسطے صبر کیا

ف یعنی جب مومن کا دوست جیسے باپ یا جورو یا بیٹا یا بھائی یا اوستاد مر گیا اور اوس نے صبر کیا تو اوسکا بدلا خدا نے بہشت مقرر کیا

۱۱۶۳ خ انس و ابوهريرة مَنْ أَهَانَ لِي وَيُرْوَى مَنْ عَادَى لِي وَلِيًّا فَقَدْ بَارَزَنِي بِالْمُحَارَبَةِ وَمَا تَرَدَّدْتُ فِي شَيْءٍ أَنَا فَاعِلُهُ مَا تَرَدَّدْتُ فِي قَبْضِ نَفْسِ عَبْدِي الْمُؤْمِنِ يَكْرَهُ الْمَوْتَ وَأَكْرَهُ مَسَاءَتَهُ وَلَا بُدَّ لَهُ مِنْهُ وَمَا تَقَرَّبَ إِلَيَّ عَبْدِي الْمُؤْمِنُ بِمِثْلِ الزُّهْدِ فِي الدُّنْيَا وَلَا تَعَبَّدَ بِمِثْلِ أَدَاءِ مَا افْتَرَضْتُهُ عَلَيْهِ بخاری مین انس اور ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہی کہ جو میرے ولی کی حقارت اور ذلت کرے اور دوسری روایت یون ہے کہ جو میرے ولی سے عداوت کرے تو اوسنے البتہ میرے ساتھہ لڑائی پر کمر باندھی اور کسی چیز مین جسکا مین کرنیوالا ہون مجکو تردد نہین ہوتا جیسے اپنے بندے ایماندار کی روح قبض کرنے مین تردد ہوتا ہے وہ تو موت کو مکروہ جانتا ہے اور مین اوسکے طول ہونے کو مکروہ جانتا ہون اور حال آنکہ اوسکو موت سے کوئی چارہ نہین یعنی اوسکو مرنا ضرور ہے اور میرے بندے ایماندار نے میری نزدیکی نہین چاہی ترک دنیا کی برابر اور نہ میری بندگی کی فرض ادا کرنیکے برابر ف ولی سے مراد متقی مومن ہی چنانچہ قرآن مین خدا نے فرمایا ہی کہ اولیاء اللہ پر کچھ خوف اور غم نہین اولیاء اللہ وہ ہین جو ایمان لائے اور پرہیزگاری کرتے رہے اور یہ جو فرمایا کہ جیسا مجکو ایماندار کی موت مین تردد ہوتا ہے کسی چیز مین ویسا تردد نہین ہوتا ہر چند خدا تردد سے پاک ہی لیکن اسمین مزید رحمت کا بیان ہی یعنی ایمان کی برکت سے اور جوش رحمت سے مومن کے تردد کو خدا نے اپنی طرف نسبت کیا ہی جیسے چوتھی حدیث مین بیماری اور بھوکھ اور پیاس کو اپنی ذات پاک پر نسبت فرمایا پھر فرمایا کہ قرب الٰہی کا کوئی طریقہ ترک دنیا سے بہتر نہین اور کوئی عبادت ادائے فرض سے افضل نہین یعنی جو اولیاء اللہ کی ایسی غرض سے اونکو یہ

ہونیکا مشتاق ہوا اوسکو لازم ہے کہ اول دنیا سے بے تعلق ہوجاوے پھر عبادت پر کمر باندھے اور نفل کی نسبت فرض عبادت پر زیادہ تر کوشش کرے اور نہ یہ
کہ فرض نماز مین تو مرغی کی طرح زمین پر جلدی جلدی چونچین مارین اور پیر کے وظیفے بتلانے کو دو دو پہر پڑھین ٢١٧٤ ھ جُنْدُبُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ مَنْ ذَا الَّذِي
يَتَأَلّٰى عَلَيَّ أَنْ لَّا أَغْفِرَ لِفُلَانٍ إِنِّي قَدْ غَفَرْتُ لَهٗ وَأَحْبَطْتُ عَمَلَكَ مسلم مین جندب بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہے وہ کون ہے جو مجھ
قسم کھاتا ہے کہ مین فلانے کو نہ بخشونگا مقرر اوسکو تو مینے بخشا اور تیرا عمل اکارت گیا ف جسنے یون کہا کہ قسم خدا کی کہ فلانے شخص کو خدا ہرگز نہ بخشیگا اوسنے
گویا خدا پر حکومت کی اسواسطے اوسکے نیک عمل کو خدا برباد کر ڈالتا ہے اور جسپر اوسنے قسم کھائی اوسکو اپنی رحمت سے بخشدیتا ہے سعادت اور شقاوت اور خاتمے کے حال اوسکے
خدا کے سوا کسیکو معلوم نہین ہے کیسا ہی بخت کافر ہو اور کیسا ہی گنہگار مسلمان ہو بالیقین اوسکو دوزخی جاننا یا کہنا درست نہین اسواسطے کہ شاید اوسکا خاتمہ بخیر ہو اور
مرنیکے قریب توبہ کرے ٢١٧٥ ھ ابُوْ هُرَيْرَةَ وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ ذَهَبَ يَخْلُقُ خَلْقًا كَخَلْقِي فَلْيَخْلُقُوا ذَرَّةً أَوْ لِيَخْلُقُوا حَبَّةً أَوْ لِيَخْلُقُوا شَعِيرَةً مسلم مین
ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہے کہ اوس سے بڑا کون ظالم ہے جو گیا کہ بناوے تصویر کو میری طرح تو چاہیے کہ ایک ذرہ بناوین یا ایک دانہ پیدا کرین یا ایک
جو بناوین ف یعنی جاندار کی صورت بنانے والے پیدا کرنے مین خدا کی ساتھ مشابہت کرتے ہین حال آنکہ ایسے عاجز ہین کہ جاندار تو ایک طرف رہے ذرہ یا جو برابر بیجان حقیر
چیز کبھی نہین بنا سکتے ٢١٧٦ ھ ابُوْ هُرَيْرَةَ يَا ابْنَ آدَمَ أَنْفِقْ أُنْفِقْ عَلَيْكَ مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہے کہ اے آدم کے بیٹے مال کو خرچ
کیا کر تو مین بھی تجکو دیا کرونگا ف اس حدیث مین سخی کو خدا نے کشائش مال کا وعدہ کیا ہے یہی سبب ہے کہ سخی کو محتاج نہین دیکھا لیکن اسکو دریافت کیا چاہیے کہ
سخاوت خدا کو پسند ہے اور اسراف ناپسند سخاوت یہ ہے کہ شرع کی موافق نیک کامون مین خرچ کرنا اور اسراف یہ ہے کہ خلاف شرع بیجا کامون مین مال کو اوڑانا جیسے ناچ رنگ
مین یا لہو کے مقام مین ٢١٧٧ ھ ابُوْ هُرَيْرَةَ يَا ابْنَ آدَمَ مَرِضْتُ فَلَمْ تَعُدْنِي قَالَ يَا رَبِّ كَيْفَ أَعُوْدُكَ وَأَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِيْنَ قَالَ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ
عَبْدِي فُلَانًا مَرِضَ فَلَمْ تَعُدْهُ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّكَ لَوْ عُدْتَهٗ لَوَجَدْتَنِي عِنْدَهٗ يَا ابْنَ آدَمَ اسْتَطْعَمْتُكَ فَلَمْ تُطْعِمْنِي قَالَ يَا
رَبِّ كَيْفَ أُطْعِمُكَ وَأَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِيْنَ قَالَ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّهُ اسْتَطْعَمَكَ عَبْدِي فُلَانٌ فَلَمْ تُطْعِمْهُ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّكَ لَوْ أَطْعَمْتَهٗ
لَوَجَدْتَ ذٰلِكَ عِنْدِي يَا ابْنَ آدَمَ اسْتَسْقَيْتُكَ فَلَمْ تَسْقِنِي قَالَ يَا رَبِّ كَيْفَ أَسْقِيْكَ وَأَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِيْنَ قَالَ اسْتَسْقَاكَ عَبْدِي
فُلَانٌ فَلَمْ تَسْقِهٖ أَمَا إِنَّكَ لَوْ سَقَيْتَهٗ لَوَجَدْتَ ذٰلِكَ عِنْدِي مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماویگا قیامت مین کہ
اے آدم کے بیٹے مین بیمار ہوا تھا سو تونے مجکو نہ پوچھا بندہ کہیگا کہ اے میرے رب مین کیونکر تجکو پوچھتا اور تو تو سارے جہان کا مالک پالنے والا ہے یعنی بیمار ہونا مخلوق کی
شان ہے خالق سے اور بیماری سے کیا نسبت خدا فرماویگا کہ کیا تجکو معلوم نہین کہ میرا فلانا بندہ بیمار ہوا تھا سو تونے اوسکی بیمار پرسی نکی کیا تجکو معلوم نہین کہ اگر تو
اوسکی بیمار پرسی کرتا تو مجکو اوسکے پاس پاتا یعنی میری رحمت اور ثواب کو پاتا اے آدم کے بیٹے مینے تجسے کھانا مانگا تھا سو تونے مجکو نہ کھلایا بندہ کہیگا اے میرے

رب مین کیونکر تجکو کہانا کہلاتا اور تو تو سارے جہان کا پالنے والا مالک ہے خدا فرماویگا کہ کیا تجکو معلوم نہین کہ فلانے میرے بندے نے تجہسے کہانا مانگا تہا سو تو نے اوسکو نہ کہلایا تجکو معلوم تہا کہ اگر تو اوسکو کہانا کہلاتا تو اوسکا ثواب میرے پاس پاتا ای آدم کے بیٹے تجہسے مینے پانی مانگا تہا سو تو نے مجکو نہ پلایا بندہ کہیگا ای میرے رب مین تجکو کیونکر پانی پلاتا اور تو تو سارے جہان کا پالنے والا ہی خدا فرماویگا کہ میرے فلانے بندے نے تجہسے پانی مانگا تہا سو تو نے نہ پلایا تہا مان جان رکہ اگر تو اوسکو پانی پلاتا تو اوسکا ثواب میرے پاس پاتا ف اہل ایمان کی خدا کے نزدیک اتنی بڑی عزت ہی کہ اونکی احتیاج اور ضرورت کو اپنی ذات پاک کی طرف نسبت کیا حالانکہ وہ مقدس ذات سب احتیاجون سے پاک ہے اس حدیث مین ادائے حقوق مسلمین اور احسان کی ترغیب ہے

۱۵۱ ھ ابو ذرؓ یَا عِبَادِیْ کُلُّکُمْ ضَالٌّ اِلَّا مَنْ هَدَیْتُهٗ فَاسْتَهْدُوْنِیْ اَهْدِکُمْ یَا عِبَادِیْ کُلُّکُمْ جَائِعٌ اِلَّا مَنْ اَطْعَمْتُهٗ فَاسْتَطْعِمُوْنِیْ اُطْعِمْکُمْ یَا عِبَادِیْ کُلُّکُمْ عَارٍ اِلَّا مَنْ کَسَوْتُهٗ فَاسْتَکْسُوْنِیْ اَکْسُکُمْ یَا عِبَادِیْ اِنَّکُمْ تُخْطِئُوْنَ بِاللَّیْلِ وَالنَّهَارِ وَاَنَا اَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِیْعًا فَاسْتَغْفِرُوْنِیْ اَغْفِرْ لَکُمْ یَا عِبَادِیْ اِنَّکُمْ لَنْ تَبْلُغُوْا ضَرِّیْ فَتَضُرُّوْنِیْ وَلَنْ تَبْلُغُوْا نَفْعِیْ فَتَنْفَعُوْنِیْ یَا عِبَادِیْ لَوْ اَنَّ اَوَّلَکُمْ وَاٰخِرَکُمْ وَاِنْسَکُمْ وَجِنَّکُمْ کَانُوْا عَلٰی اَتْقٰی قَلْبِ رَجُلٍ وَّاحِدٍ مِّنْکُمْ مَا زَادَ ذٰلِکَ فِیْ مُلْکِیْ شَیْئًا یَا عِبَادِیْ لَوْ اَنَّ اَوَّلَکُمْ وَاٰخِرَکُمْ وَاِنْسَکُمْ وَجِنَّکُمْ کَانُوْا عَلٰی اَفْجَرِ قَلْبِ رَجُلٍ وَّاحِدٍ مِّنْکُمْ مَا نَقَصَ ذٰلِکَ مِنْ مُّلْکِیْ شَیْئًا یَا عِبَادِیْ لَوْ اَنَّ اَوَّلَکُمْ وَاٰخِرَکُمْ وَاِنْسَکُمْ وَجِنَّکُمْ قَامُوْا فِیْ صَعِیْدٍ وَّاحِدٍ فَسَاَلُوْنِیْ فَاَعْطَیْتُ کُلَّ اِنْسَانٍ مَّسْئَلَتَهٗ مَا نَقَصَ ذٰلِکَ مِمَّا عِنْدِیْ اِلَّا کَمَا یَنْقُصُ الْمِخْیَطُ اِذَا اُدْخِلَ الْبَحْرَ یَا عِبَادِیْ اِنَّمَا هِیَ اَعْمَالُکُمْ اُحْصِیْهَا لَکُمْ ثُمَّ اُوَفِّیْکُمْ اِیَّاهَا فَمَنْ وَّجَدَ خَیْرًا فَلْیَحْمَدِ اللّٰهَ وَمَنْ وَّجَدَ غَیْرَ ذٰلِکَ فَلَا یَلُوْمَنَّ اِلَّا نَفْسَهٗ

مسلم مین ابوذرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا خدا فرماتا ہے اے میرے بندو تم سب بے راہ ہو مگر جسکو مینے راہ بتلائی تو مجہسے ہدایت مانگو کہ تمکو نیک راہ لگاؤن اے میرے بندو تم سب بہوکے ہو مگر جسکو مینے کہلایا تو مجہسے کہانا مانگو کہ تمکو کہلاؤن اے میرے بندو تم سب ننگے ہو مگر جسکو مینے پہنایا تو مجہسے لباس مانگو کہ تمکو پہناؤن اے میرے بندو تم گناہ کیا کرتے ہو دن رات اور مین سب گناہون کے بخشنے پر قادر ہون تو مجہسے مغفرت مانگو کہ تمکو بخشون اے میرے بندو تم کبہی مجکو ضرر نہین پہونچا سکتے کہ کچہہ ضرر کرو اور کبہی مجکو فائدہ نہین پہونچا سکتے کہ مجکو کچہہ فائدہ پہونچاؤ اے میرے بندو اگر تمہارے اگلے اور پچہلے اور تمہارے آدمی اور جن تم مین سے ایک مرد کے بڑے متقی پرہیزگار دل کے برابر ہو جاوین تو یہ سبکا تقوی اور پرہیزگاری میری سلطنت مین کچہہ نہ بڑہاوے اے میرے بندو اگر تمہارے اگلے اور پچہلے اور تمہارے آدمی اور جن تم مین سے ایک مرد کے نہایت بڑے گنہگار دل کے برابر ہو جاوین تو یہ سبکا فسق اور گنہگاری میری بادشاہی سے کچہہ نہ گہٹاوے اے میرے بندو اگر تمہارے اگلے اور پچہلے اور تمہارے آدمی اور جن ایک میدان مین کہڑے ہون اور مجہسے اپنے اپنے سوال کرین اور مین ہر ایک آدمی کو اوسکی مانگی چیز کو دون تو ایسا دینا اوس سے کچہہ نہ گہٹاوے جو میرے پاس ہے مگر جیسے سوئی گہٹاتی ہے جب اوسکو سمندر مین ڈالیے یعنی ایسی عطا سے بہی میری قدرت کے خزانے مین کمی نہین آتی اے میرے

بلکہ یہ تمہارے ہی اعمال ہین جنکو تمہارے لیئے شمار کرتا رہتا ہون پہر تمکو اون اعمال کا پورا بدلا دونگا سو جو شخص بہتر بدلا پاوے تو چاہیئے کہ خدا کا شکر کرے کہ اوسکی کمائی کو ضائع نکیا اور جو اوسکے سوائے برا بدلا پاوے تو وہ اپنی جان کے سوائے کسیکو ملامت نہ دیوے کہ اوسنے جیسا کیا ویسا ہی پایا **ف** اس حدیث مین تمام بندونکی محتاجی اور عاجزی اور خدا کی شوکت اور شاہنشاہی اور بے پروائی اور کریمی اور عدالت کا بیان ہے یعنی بدون میری التجا کی تمہارا کوئی کام نہین چل سکتا نہ دنیا مین راہ یابی اور نہ طعام اور لباس تمکو مل سکتا ہے نہ آخرت مین گناہون کی مغفرت بدون میرے ہو سکتی ہے تو تمکو میرے آگے گڑگڑانا اور دعا کرنا ہر حال مین لازم ہوا اور میری بے پروائی کا تو یہ حال ہے کہ اگر تم سب کے سب پیغمبر کے برابر متقی ہو جاؤ تو اسپر میری سلطنت کی کچھ رونق موقوف نہین اور اگر تمام جہان ابو جہل اور فرعون کے برابر ہو جاوے تو میرا کچھ نقصان نہین پہر اپنی عطای بیحساب کی مثال دی کہ اگر تمام جہان کے طرح طرح کے سوال پورے کیجیے تو بھی یہان کچھ کمی کا حرج نہین پہر اپنی عدالت بیان فرمائی کہ آخرت کا ثواب اور عذاب کا سبب تمہارے اعمال ہین ہماری طرف سے کچھ ظلم نہین **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ يَا مُحَمَّدُ إِنِّي إِذَا قَضَيْتُ قَضَاءً فَإِنَّهُ لَا يُرَدُّ وَإِنِّي أَعْطَيْتُكَ لِأُمَّتِكَ أَنْ لَا أُهْلِكَهُمْ بِسَنَةٍ عَامَّةٍ وَلَا أُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِّنْ سِوَى أَنْفُسِهِمْ يَسْتَبِيحُ بَيْضَتَهُمْ وَلَوِ اجْتَمَعَ عَلَيْهِمْ مَنْ بِأَقْطَارِهَا أَوْ قَالَ مَنْ بَيْنَ أَقْطَارِهَا حَتَّى يَكُوْنَ بَعْضُهُمْ يُهْلِكُ بَعْضًا وَبَعْضُهُمْ يَسْبِيْ بَعْضًا بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہے کہ ای محمد مین جب کسی چیز کا حکم کرتا ہون تو اوسکو کوئی نہین پہیر سکتا اور البتہ مینے تجکو دیا یعنی تیری امت کے واسطے یہ تجہپر احسان کیا کہ اونکو مین عالمگیر قحط سے نہ مار ڈالونگا اور اونکے سوا اور کسی دشمن کو اونپر نہ غالب کرونگا اسطرح پر کہ اونکی جڑ پیڑ کو اوکھاڑ ڈالے اگرچہ اونپر تمام دنیا کی اطراف جوانب کے کافر جمع ہو کرین کافرونکا غلبہ اسواسطے نہوگا تاکہ اس امت کے بعضے لوگ بعضون کو ہلاک کرین اور بعضے انکے بعضون کو قید کرین **ف** یعنی قضا و قدر مین یہ ٹہر چکا ہے کہ امت محمدی قیامت تک قائم رہیگی نہ ایسا قحط پڑیگا جسمین سبکے سب مرجاوین نہ ایسے کافرون پر غالب ہونگے کہ بالکل انکو نیست اور نابود کر ڈالین ہر چند چنگیز خان اور ہلاکو کے وقت مین لاکھون بلکہ کرورون مسلمان قتل ہوئے لیکن بالکل نیست اور نابود نہین ہو گئے ہان یہ البتہ ہے کہ اس امت مین آپس کا اختلاف اور شر و فساد اور غارت گری اور قتل موقوف نہوگا چنانچہ تاریخ کی کتابون مین یہ حال ظاہر ہے

اَلْبَابُ الثَّانِيْ عَشَرَ فِيْ جَوَامِعِ الْأَدْعِيَةِ

بارہوین باب مین حضرت کی دعائین ہین جو ہر ایک مطلب کی جامع ہین افضل یہی ہے کہ حضرت کی دعائین یاد کرکے عمل مین لاوے اسواسطے کہ اول تو یہ کہ کوئی ایسا مطلب دینی یا دنیاوی نہین جسکی حضرت نے مجمل یا مفصل دعا نکی ہو دوسرے یہ کہ جو دعا حضرت کی زبان مبارک پر گذری بلاشک بابرکت اور مقبول ہے تو بہتر ہے حضرت کی دعاؤن کے کیا ضرور کہ اور دعاؤن کو سیکھے **ق** عَائِشَةُ أَذْهِبِ الْبَأْسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ أَنْتَ الشَّافِيْ لَا شِفَاءَ إِلَّا

٢١٧٩

٢١٨٠

شفاؤك شفاء لا يغادر سقما كان اذا اشتكى الانسان مسحه بيمينه ثم قال بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ رض سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کرتے
کو لیجا اے آدمیوں کے پالنے والے اور صحت دے تو ہی شافی ہے صحت نہیں بدون تیری صحت کے ایسی شفا دے جو بیماری کو نہ چھوڑے حضرت کا معمول تھا کہ جب کوئی آدمی بیمار ہوتا اوسکو اپنے داہنے

۲۱۸۱ ہاتھ سے سہلاتے پھر یہ فرماتے ح انس الحمد لله الذي انقذه من النار قاله عند اسلام غلام يهودي عند موته
وكان يخدمه بخاری میں انس رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ شکر خدا کو جسنے اوسکو دوزخ سے بچایا یعنی حضرت نے یہودی لڑکے کو وقت مرگ مسلمان ہو فرمایا اور وہ لڑکا حضرت کی
خدمت کیا کرتا تھا ف ایک یہودی لڑکا حضرت کا خادم تھا جب وہ بیمار ہوا تو حضرت اوسکے دیکھنے کو گئے اور اوسکے سرہانے بیٹھے اور فرمایا کہ مسلمان ہو جا اونے اپنے
باپ کی طرف دیکھا اوسکے باپ نے کہا کہ ابو القاسم صلعم کا کہا مان پھر وہ مسلمان ہو گیا تب حضرت نے اس طرح شکر کیا اس حدیث سے معلوم ہوا کافر سے خدمت لینا درست ہے اور کافر

۲۱۸۲ کی عیادت جائز ہے اور مرض الموت میں مسلمان ہونا مقبول ہے بشرطیکہ آخرت کا عذاب سامنے نہ آگیا ہو ح ابو امامة الحمد لله كثيرا طيبا مباركا فيه غير مكفي
ولا مودع ولا مستغنى عنه ربنا كان يقوله اذا رفع مائدته بخاری میں ابو امامہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا کو شکر ہے بہت ستھرا
بابرکت شکر نہ ایسا شکر جو ایکبار کفایت کرے اور چھوڑ دیا جاوے اور اوسکی کچھ حاجت نہ رہے اے ہمارے رب تو ہی حمد کے لائق ہے یہ حضرت کہا کرتے تھے جب اونکا دسترخوان اوٹھایا جاتا تھا

۲۱۸۳ یعنی کھانیکے بعد یہ کہا کرتے تھے ح ابن عمر الله اكبر الله اكبر الله اكبر سبحان الذي سخر لنا هذا وما كنا له مقرنين وانا الى ربنا لمنقلبون
اللهم انا نسئلك في سفرنا هذا البر والتقوى ومن العمل ما ترضى اللهم هون علينا سفرنا هذا واطو عنا بعده اللهم
انت الصاحب في السفر والخليفة في الاهل اللهم اني اعوذ بك من وعثاء السفر وكآبة المنظر وسوء المنقلب في المال
والاهل ورواه عبد الله بن سرجس ايضا وزاد والحور بعد الكور ودعوة المظلوم مسلم میں عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ
سب سے بڑا خدا ہے سب سے بڑا خدا ہے سب سے بڑا خدا ہے پاک ہے وہ جسنے ہمارے لئے اسکو تابعدار کر دیا اور ہم اوسکو قابو میں نہ کر سکتے اور ہم ہر حال میں اپنے رب ہی کی طرف رجوع لانے والے ہیں الٰہی ہم اپنے اس سفر میں
نیکوکاری اور پرہیزگاری تجھسے مانگتے ہیں اور وہ کام جس سے تو راضی ہو جاوے الٰہی ہم پر اس سفر کو آسان کر دے اور اس سفر کی دوری اور درازی کو ہمسے لپیٹ دے الٰہی
جلدی سے سفر کٹ جاوے الٰہی تو سفر میں تو ساتھی ہے اور گھر بار کا خلیفہ ہے یعنی نگہبان الٰہی میں تیری پناہ مانگتا ہوں سفر کی سختی اور بیکلی سے اور مال اور گھر بار کی بری
اولٹ پلٹ سے اور عبد اللہ بن سرجس نے بھی ایسی ہی روایت کی ہے اور اتنی زیادہ روایت کی ہے کہ الٰہی تیری پناہ ٹوٹنے سے جڑ جانے کے بعد اور مظلوم کی بد دعا سے ف یہ دعا
سفر کے وقت فرماتے ح ابن عمر واذا رجع قالهن وزاد فيهن آئبون تائبون عابدون ساجدون لربنا حامدون صدق الله وعده

۲۱۸۴ ونصر عبده وهزم الاحزاب وحده بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہے اور حضرت جب سفر سے پلٹتے تو اوس اگلی سفر کی دعا کو پڑھتے اور دعا
میں اتنا اور بڑھاتے کہ ہم سفر سے پھرنے والے توبہ کرنے والے بندگی سجدہ کرنیوالے ہیں اپنے رب کے شکر گذار ہیں خدا نے اپنا وعدہ سچا کیا اور اپنے بندے نبی کی یعنی حضرت کی مدد کی اور کفار کے گروہ کو شکست دی

یعنی بھگا دیا تھا اوسی نے **ف** اسمین اشارہ ہے جنگ خندق کے قصے کی طرف کہ عرب کے کفار نے مدینہ گھیر لیا تھا پھر سب بھاگ گئے تھے **ق** انس اَللّٰھُمَّ ۲۱۸۵
اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ کَانَ ھٰذَا اَکْثَرُ دُعَائِهٖ بخاری اور مسلم مین انس رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
کہ الٰہی ہمکو دنیا مین بہتری اور بھلائی دے اور آخرت مین بہتری اور بھلائی اور بچا ہمکو دوزخ کے عذاب سے اس دعا کو حضرت اکثر کیا کرتے تھے **ف** دنیا کی بہتری صحت
اور بقدر حاجت کے روزی اور ایمان اور نیک عمل کی توفیق اور سب مکروہات سے پناہ اور آخرت کی بہتری ثواب و ترقی درجات اور دیدار الٰہی علی مرتضیٰ رض سے
روایت ہے کہ دنیا کی بہتری نیکبخت عورت اور آخرت کی بہتری حور ہے اور دوزخ کے عذاب سے مراد کمبخت عورت ہے اس دعا مین دین و دنیا کے سب مطلب شامل ہین اسواسطے
حضرت اس دعا کو اکثر اوقات پڑہا کرتے تھے **ق** اَبُوْھُرَیْرَةَ اَللّٰھُمَّ اٰتِ نَفْسِیْ تَقْوٰھَا وَزَکِّھَا اَنْتَ خَیْرُ مَنْ زَکّٰھَا وَاَنْتَ وَلِیُّھَا وَمَوْلَاھَا ۲۱۸۶
مسلم مین ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی دے میری جان کو اوسکی پرہیزگاری اور اوسکو گناہ اور بدخو سے پاک صاف کر ڈال تو ہی اوسکا بہتر پاک کرنیوالا ہے
اور تو ہی اوسکا کارساز اور مددگار ہے **ف** جو چیز آخرت مین ضرر کرے اوس سے بچنے کا نام تقویٰ اور پرہیزگاری ہے باطن کی صفائی بے تقویٰ ممکن نہین
اسواسطے حضرت نے اول تقویٰ کی دعا کی پھر صفائی کی **خ م** زَیْدُ بْنُ اَرْقَمَ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ اَتْبَاعَھُمْ مِنْھُمْ یَعْنِیْ الْاَنْصَارَ بخاری مین زید بن ۲۱۸۷
ارقم رض سے روایت ہے کہ حضرت نے انصار کے حق مین دعا کی کہ الٰہی انکے تابعدارونکو انہین مین کر دے **ف** انصار نے کہا یا حضرت دعا کیجیے کہ ہمارے تابعدار لوگ
بھی ہمسے مسلمان ہو جاوین تب حضرت نے یہ دعا کی تابعدار سے مراد جو رو لڑکے اور لونڈی غلام یا آشنا دوست **ق** انس اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ بِالْمَدِیْنَةِ ۲۱۸۸
ضِعْفَیْ مَا جَعَلْتَ بِمَکَّةَ مِنَ الْبَرَکَةِ بخاری اور مسلم مین انس رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی مدینے مین برکت کر اوسکی دونی جتنی تو نے مکے مین برکت
کی ہے **ف** حضرت ابراہیم نے مکے کے واسطے دعا کی اور حضرت نے مدینے کے واسطے برکت سے مراد کشائش رزق یا باطنی فیض ہے **ق** اَبُوْھُرَیْرَةَ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ ۲۱۸۹
رِزْقَ اٰلِ مُحَمَّدٍ قُوْتًا بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی محمد کے اہلبیت کی روزی بقدر زیست کر **ف** یعنی اتنی روزی دے
جسمین حیات کی رمق باقی رہے مال کی بہتایت نہو اسواسطے کہ کشائش رزق مین اکثر غفلت ہوتی ہے اور صبر کا مرتبہ حاصل نہین ہوتا چنانچہ حضرت کی حیات
مین ایسا ہی حال رہا اور حضرت کے بعد حضرت کی بیبیان اور حضرت کی اولاد بھی اختیاری فقر کو لیے رہے شمائل ترمذی مین حضرت عائشہ رض سے روایت ہے کہ
حضرت کے انتقال تک حضرت کے اہلبیت کا جو کی روٹی سے دو روز برابر پیٹ نہین بھرا اور اوسی کتاب مین عبداللہ بن عباس رض سے روایت ہے کہ حضرت اور حضرت کی
بیبیان دو دو تین تین رات بھوکے رہتے تھے رات کا کھانا میسر نہوتا تھا اور اوسی کتاب مین حضرت عائشہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے زندگی بھر ایکدن مین
دونون وقت روٹی نہ کھائے اور نہ کبھی دونون وقت گوشت کھایا **خ** اِبْنُ عَبَّاسٍ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ فِیْ قَلْبِیْ نُوْرًا وَّفِیْ سَمْعِیْ نُوْرًا وَّفِیْ بَصَرِیْ نُوْرًا وَّعَنْ یَّمِیْنِیْ ۲۱۹۰
نُوْرًا وَّعَنْ شِمَالِیْ نُوْرًا وَّاَمَامِیْ نُوْرًا وَّخَلْفِیْ نُوْرًا وَّفَوْقِیْ نُوْرًا وَّتَحْتِیْ نُوْرًا وَّاجْعَلْنِیْ نُوْرًا بخاری مین عبداللہ بن عباس رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی میرے

دل میں روشنی کر اور میرے کان میں روشنی اور میری آنکھ میں روشنی اور میرے داہنے سے روشنی اور میرے بائیں سے روشنی اور میرے آگے روشنی اور میرے پیچھے روشنی اور میرے اوپر روشنی اور میرے نیچے روشنی اور کر ڈال مجھکو بہت بڑا نور **ف** روشنی سے مراد حق بات ہے جیسے تاریکی سے باطل بات مراد ہوتی ہے تو مطلب کہ میرے دل اور اعضا کو حق میں مصروف رکھ بلکہ سرتاسر حق بنا مجھکو حق گھیرے رہے اور باطل کی طرف نہ میل ہو

۲۱۹۱ **ع** عَائِشَةُ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْ عَبَّادًا يَعْنِي عَبَّادَ بْنَ بِشْرٍ **قَالَهُ** حِيْنَ تَهَجَّدَ فِيْ بَيْتِهَا فَسَمِعَ صَوْتَهُ فَصَلَّى فِي الْمَسْجِدِ بخاری میں حضرت عائشہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا الٰہی عباد پر رحم کر یعنی عباد بن بشر پر یہ حضرت نے فرمایا جب حضرت عائشہ رض کے گھر میں تہجد پڑھا تو عباد بن بشر نے اپنی آواز بلند کی اور مسجد میں نماز پڑھی **ف** اس حدیث میں ترغیب ہے تہجد کی معلوم ہوا کہ مسجد میں تہجد بلند آواز سے پڑھنا درست ہے

۲۱۹۲ **ق** اَلْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ اَللّٰهُمَّ اَسْلَمْتُ نَفْسِيْ اِلَيْكَ وَوَجَّهْتُ وَجْهِيْ اِلَيْكَ وَفَوَّضْتُ اَمْرِيْ اِلَيْكَ وَاَلْجَأْتُ ظَهْرِيْ اِلَيْكَ رَغْبَةً وَّرَهْبَةً اِلَيْكَ لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَا مِنْكَ اِلَّا اِلَيْكَ اَللّٰهُمَّ اٰمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِيْ اَنْزَلْتَ وَنَبِيِّكَ الَّذِيْ اَرْسَلْتَ بخاری اور مسلم میں براء بن عازب سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا الٰہی میں نے اپنی جان تجھکو سونپی اور مونہہ کو تیرے سامنے کیا اور اپنا سب کام تیرے حوالے کیا اور اپنی پیٹھ تیری طرف جھکائی تیرے شوق اور تیرے خوف سے تجھسے نہ کوئی بھاگنے کی جگہہ ہے نہ بچاؤ کا مکان ہے مگر تیری طرف الٰہی میں تیری کتاب کا ایمان لایا جو تو نے اتاری اور تیرے پیغمبر کا ایمان لایا جسکو تو نے بھیجا **ف** حضرت نے کسی شخص سے فرمایا کہ جب تو سویا کرے تو یہ دعا پڑھا کر اسواسطے کہ اگر تو اسی رات میں مر گیا تو ایمان پر مرا اور اگر زندہ رہا تو اچھی بات ہوئی

۲۱۹۳ **م** سَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ اَللّٰهُمَّ اشْفِ سَعْدًا اَللّٰهُمَّ اشْفِ سَعْدًا اَللّٰهُمَّ اشْفِ سَعْدًا مسلم میں سعد بن ابی وقاص رض سے روایت ہے کہ حضرت نے میرے واسطے دعا کی کہ الٰہی سعد کو شفا دے الٰہی سعد کو شفا دے الٰہی سعد کو شفا دے **ف** سعد نہایت بیمار تھے حضرت انکی عیادت کو تشریف لے گئے تب دعا کی پھر انکو صحت حاصل ہوئی

۲۱۹۴ **م** اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَللّٰهُمَّ اَصْلِحْ لِيْ دِيْنِيَ الَّذِيْ هُوَ عِصْمَةُ اَمْرِيْ وَاَصْلِحْ لِيْ دُنْيَايَ الَّتِيْ فِيْهَا مَعَاشِيْ وَاَصْلِحْ لِيْ اٰخِرَتِيَ الَّتِيْ فِيْهَا مَعَادِيْ وَاجْعَلِ الْحَيٰوةَ زِيَادَةً لِّيْ فِيْ كُلِّ خَيْرٍ وَّاجْعَلِ الْمَوْتَ رَاحَةً لِّيْ مِنْ كُلِّ شَرٍّ مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی میرے دین کو سنوار دے جو میرے آخرت کے کام کا حافظ اور نگہبان ہے اور سنوار دے میری دنیا کو جسمیں میری روزی اور زندگی ہے اور سنوار دے میری آخرت کو جسمیں میری بازگشت ہے اور کر دے زندگی کو میرے واسطے ہر بہتری میں زیادتی کا سبب اور کر دے موت کو میرے واسطے ہر ایک برائی سے راحت کا سبب **ف** یہ دعا ہر مطلب کی جامع ہے

۲۱۹۵ **م** اَلْمِقْدَادُ اَللّٰهُمَّ اَطْعِمْ مَنْ اَطْعَمَنِيْ وَاسْقِ مَنْ سَقَانِيْ مسلم میں مقداد رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی کھلا اوسکو جو مجھکو کھلاوے اور پلا اوسکو جو مجھکو پلاوے **ف** جب کسی کی دعوت کھاوے تو یہ دعا کرے

۲۱۹۶ **ق** اِبْنُ مَسْعُوْدٍ اَللّٰهُمَّ اَعِنِّيْ عَلَيْهِمْ بِسَبْعٍ كَسَبْعِ يُوْسُفَ بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن مسعود رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی میری اون پر مدد کر سات برس کا قحط ڈال کر یوسف کا قحط سات برس کا **ف** جب کفار قریش اور قوم مضر نے حضرت کی ایذا پر نہایت کمر باندھی تب حضرت نے یہ دعا کی یعنی جیسا حضرت یوسف کے وقت میں قحط پڑا تھا ویسا ان پر پڑے تاکہ اپنی شامت اور گمراہی سے خبردار ہوں اور ایمان لاویں چنانچہ ایسا

٢١٩٧ پچھاڑا کر اونہوں نے ہڈیاں اور مردار کو کھایا آخر کو حضرت سے التجا کی حضرت نے کمال رحمت سے دعا کی تو وہ بلا رفع ہو گئی ھ علیؓ و عائشۃؓ اَللّٰهُمَّ اَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ لَا اُحْصِيْ ثَنَاءً عَلَيْكَ اَنْتَ كَمَا اَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ مسلم میں علی مرتضیٰ رض اور حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا الٰہی میں پناہ مانگتا ہوں تیری رضامندی کی سبب سے تیرے غصے سے اور تیری بخشش کے سبب سے تیری عذاب سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں تجھسے یعنی تیرے قہر سے میں تیری ثنا اور تعریف کو گھیر نہیں سکتا تو ویسا ہی ہے جیسے تو نے اپنی ذات کی خود تعریف کی ف مصابیح میں حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہے کہ ایک رات میں نے حضرت کو بستر پر نپایا سو میں تلاش کرنے لگی تو میرا ہاتھ حضرت کی تلووں پر پڑا اور حضرت سجدے میں یہ دعا کر رہے تھے

٢١٩٨ ھ ابن عباسؓ اَللّٰهُمَّ اَعُوْذُ بِعِزَّتِكَ لَا اِلٰهَ اَنْتَ اَنْ تُضِلَّنِيْ اَنْتَ الْحَيُّ الَّذِيْ لَا يَمُوْتُ وَالْجِنُّ وَالْاِنْسُ يَمُوْتُوْنَ مسلم میں عبد اللہ ابن عباس رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی میں پناہ مانگتا ہوں بواسطے تیری عزت کے کوئی معبود برحق نہیں سوا تیرے اس سے پناہ مانگتا ہوں کہ تو مجکو گمراہ اور ضایع کر ڈالے تو ویسا زندہ ہے جسکو کبھی موت نہیں اور جن اور آدمی مر جاوینگے

٢١٩٩ ف انسؓ اَللّٰهُمَّ اَغِثْنَا اَللّٰهُمَّ اَغِثْنَا اَللّٰهُمَّ اَغِثْنَا قَالَهٗ فِي الْاِسْتِسْقَاءِ بخاری اور مسلم میں انس رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی ہماری فریاد سن ہمیں مینہہ برسا الٰہی ہمیں مینہہ برسا الٰہی ہمکو پانی دے حضرت نے پانی کی طلب میں دعا کی ف ایکبار حضرت کے وقت میں قحط پڑا حضرت منبر پر جمعہ کا خطبہ پڑھتے تھے کہ ایک گنوار آیا اور نے کہا یا رسول اللہ جانور مر گئے اور لڑکے بالے بھوکوں مرتے ہیں دعا کیجیے کہ خدا پانی برسائے تب حضرت نے ہاتھ اوٹھا کر یہ دعا کی ہنوز ابر اور آسمان پر کہیں بدلی کا نشان نہ تھا تو یکایک پہاڑ کے نیچے سے بادل اوٹھا اور سارے آسمان پر پھیل گیا اور سات دن لگاتار پانی برسا کہ آفتاب نظر نہ پڑا حضرت دوسرے جمعے کا خطبہ پڑھتے تھے کہ وہی گنوار پھر آیا اور نے کہا یا رسول اللہ جانور پانی کی کثرت سے ہلاک ہوئے اور راہیں بند ہو گئیں دعا کیجیے کہ خدا مینہہ کو روکے تو حضرت نے ہاتھ اوٹھائے اور یوں دعا کی کہ الٰہی ہمارے آس پاس پانی برسے ہم پر نہ برسے الٰہی ٹیلوں پر اور پہاڑیوں پر اور نالوں میں اور جنگل کے درختوں میں مینہہ برسے تو مدینے کے اوپر سے بادل کھل گیا ڈھال کی طرح مدینہ خالی ہو گیا آس پاس برسا کیا یہ معجزہ تھا حضرت کا

٢٢٠٠ ھ ام سلمۃؓ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِاَبِيْ سَلَمَةَ وَارْفَعْ دَرَجَتَهٗ فِي الْمَهْدِيِّيْنَ وَاخْلُفْهُ فِيْ عَقِبِهٖ فِي الْغَابِرِيْنَ وَاغْفِرْ لَنَا وَلَهٗ يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ وَافْسَحْ لَهٗ فِيْ قَبْرِهٖ وَنَوِّرْ لَهٗ فِيْهِ مسلم میں حضرت ام سلمہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی بخشدے ابی سلمہ کو اور اوسکا ہدایت والوں میں درجہ بلند کر اور اوسکے بعد باقی رہے لوگوں میں تو خلیفہ بن یعنی اونکا حافظ اور نگہبان ہو اور بخشدے ہمکو اور اوسکو اے رب العالمین اور اوسکی قبر کو کشادہ کر اور اوسمیں روشنی کر دے ف ابو سلمہ حضرت ام سلمہ کے پہلے خاوند تھے جب وے مر گئے تو غسل اور کفن سے پہلے حضرت نے اونکے واسطے یہ دعا کی

٢٢٠١ ھ عایشۃؓ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِاَهْلِ بَقِيْعِ الْغَرْقَدِ مسلم میں حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی بقیع الغرقد والے مردوں کو بخش ف بقیع الغرقد مدینے کے قبرستان کا نام ہے اس دعا میں بشارت ہے مغفرت کی اونکو جو مدینے میں مر اور وہاں گڑے

٢٢٠٢ ق ابو موسیٰؓ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِعُبَيْدٍ اَبِيْ عَامِرٍ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَوْقَ كَثِيْرٍ مِّنْ خَلْقِكَ اَوْ مِنَ النَّاسِ

اَبُو مُوسیٰ فَقُلْتُ وَلِی یَا رَسُولَ اللّٰہِ فَقَالَ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِعَبْدِ اللّٰہِ بْنِ قَیْسٍ ذَنْبَہٗ وَاَدْخِلْہُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ مُدْخَلًا کَرِیْمًا بخاری اور مسلم مین ابو موسیٰ
رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی بخش دے ابی عامر کو جسکا عبید نام ہے الٰہی قیامت کے دن اوسکو اپنی اکثر خلق سے بالا کر فرمایا کہ اکثر لوگون سے اوسکا درجہ بالا رکھ ابو موسیٰ نے کہا مینے
کہا اور میرے واسطے دعا کیجیے یا رسول اللہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی عبداللہ بن قیس کا گناہ بخش اور قیامت کے دن اوسکو عزت والے مقام مین داخل کر ف ابو موسیٰ رضہ سے روایت ہے
کہ حضرت نے مجکو ابو عامر کے ساتھ جنگ اوطاس مین بھیجا تو ابو عامر کے زانو مین تیر لگا اوسی زخم سے وہ مر گئے مینے یہ حال حضرت سے بیان کیا مینے کہا کہ یا حضرت
ابو عامر مجھے کہتا تھا کہ حضرت میری مغفرت کی دعا کرین حضرت نے یہ دعا کی پھر ابو موسیٰ نے اپنے واسطے دعا کروائی ابو موسیٰ کا نام عبداللہ بن قیس ہے

۲۰۳ ق زَیْدُ بْنُ اَرْقَمَ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِلْاَنْصَارِ وَلِاَبْنَاءِ الْاَنْصَارِ وَلِاَبْنَاءِ اَبْنَاءِ الْاَنْصَارِ بخاری اور مسلم مین زید بن ارقم رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
کہ الٰہی مغفرت کر انصار کی اور انصار کے بیٹون کی اور انصار کے پوتون کی

۲۰۴ ق اَبُو ھُرَیْرَۃَ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِلْمُحَلِّقِیْنَ قَالُوْا یَا رَسُولَ اللّٰہِ وَلِلْمُقَصِّرِیْنَ قَالَ
اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِلْمُحَلِّقِیْنَ قَالُوْا یَا رَسُولَ اللّٰہِ وَلِلْمُقَصِّرِیْنَ قَالَ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِلْمُحَلِّقِیْنَ قَالُوْا یَا رَسُولَ اللّٰہِ وَلِلْمُقَصِّرِیْنَ قَالَ وَلِلْمُقَصِّرِیْنَ
بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی مغفرت کر سر منڈانے والون کی اصحاب نے کہا یا رسول اللہ اور بال کترانے والون کے
واسطے بھی مغفرت مانگیے حضرت نے فرمایا الٰہی مغفرت کر سر منڈانے والون کی اصحاب نے کہا یا رسول اللہ اور کترانے والون کے لیے بھی دعا کیجیے
حضرت نے فرمایا الٰہی مغفرت کر سر منڈانے والونکی اصحاب نے کہا یا رسول اللہ کترانے والون کے بھی واسطے دعا کیجیے حضرت نے فرمایا الٰہی
کترانے والون کی بھی مغفرت کر ف حجۃ الوداع مین حضرت کے ساتھ قربانی تھی اور اکثر اصحاب کے ساتھ قربانی نتھی جب حضرت
مکے مین پہنچے تو اصحاب سے فرمایا کہ جسکے ساتھ قربانی نہو وہ اپنا احرام کھول ڈالے اور اپنا سر منڈوائے جب حج کا وقت آوے تو پھر احرام باندھکر حج کرے اور
حضرت نے خود اپنا سر بدون قربانی کیے ہوئے نہ منڈایا تو جنکے ساتھ قربانی نہ تھی اونمین سے بعضون نے تو بموجب حکم کے اپنے سر منڈوائے اور بعضون نے اپنے سر کے
تھوڑے تھوڑے بال کترائے سر نہ منڈائے وے یہ سمجھے کہ بدون حج کیے ہوئے کیا سر منڈاوین حضرت کو یہ بات پسند نہ آئی کہ انہون نے حکم بجا لانے مین کیون
تامل کیا اسواسطے تین بار منڈانے والون ہی کے واسطے دعا کی اور کترانے والون کے واسطے نکی آخرش کو تیسری بار رحمت نے جوش کیا کترانے والون کو بھی
مغفرت کی دعا مین شامل کر لیا معلوم ہوا کہ حج مین سر منڈانا بال کترانے سے افضل ہے

۲۰۵ ھ عَوْفُ بْنُ مَالِکٍ الْاَشْجَعِیُّ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَہٗ وَارْحَمْہُ
وَعَافِہٖ وَاعْفُ عَنْہُ وَاَکْرِمْ نُزُلَہٗ وَوَسِّعْ مُدْخَلَہٗ وَاغْسِلْہُ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّہٖ مِنَ الْخَطَایَا کَمَا نَقَّیْتَ الثَّوْبَ الْاَبْیَضَ
مِنَ الدَّنَسِ وَاَبْدِلْہُ دَارًا خَیْرًا مِنْ دَارِہٖ وَاَھْلًا خَیْرًا مِنْ اَھْلِہٖ وَزَوْجًا خَیْرًا مِنْ زَوْجِہٖ وَاَدْخِلْہُ الْجَنَّۃَ وَاَعِذْہُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ
اَوْ مِنْ عَذَابِ النَّارِ قَالَہٗ حِیْنَ صَلّٰی عَلٰی جَنَازَۃٍ مسلم مین عوف بن مالک رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی اوسکو بخش اور اوس پر رحم کر اور اوسکو

عافیت اور آرام دے اور اوسکا گناہ معاف کر اور اوسکے عزت سے مہمانی کر اور اوسکے بیٹھنے کے مقام کو کشادہ کر یعنی قبر کو اور اوسکو دھو پانی سے اور برف
اور اولے سے یعنی اوسکو پاک کر طرح طرح کے کرم سے اور اوسکو صاف کر ڈال گناہوں سے جیسے سفید کپڑے کو میل سے چھانٹا ہے اور بدل دے اوسکو گھر اوسکے گھر سے بہتر اور علاقہ دار
لوگ اوسکے علاقہ دار لوگوں سے بہتر اور جورو بدل دے اوسکی جورو سے بہتر اور ڈال دے اوسکو بہشت میں اور بچا دے اوسکو قبر کے عذاب سے یا یون فرمایا کہ دوزخ کے عذاب
سے یہ حضرت نے دعا کی جب جنازے کی نماز پڑھی ف اس حدیث کے راوی نے کہا کہ جب حضرت نے اوس میت کے واسطے اس تفصیل سے دعا کی تو مجکو تمنا
ہوئی کہ کاش میں بجاے اس میت کے ہوتا ق ابو موسیٰ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي خَطِيئَتِي وَجَهْلِي وَإِسْرَافِي فِي أَمْرِي وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي اَللّٰهُمَّ | ۲۲۰۶
اغْفِرْ لِي هَزْلِي وَجِدِّي وَخَطَئِي وَعَمْدِي وَكُلُّ ذٰلِكَ عِنْدِي بخاری اور مسلم میں ابو موسیٰ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا الٰہی بخش دے
میری چوک اور میری نادانی کو اور میری زیادتی کو جو مجسے اپنے حال میں ہوئی ہو اور بخش دے اوس چیز کو جسکو تو مجسے زیادہ تر واقف ہو اور بخش دے میری
بیہودگی اور میرے گناہ کی کوشش کو اور میری بھول چوک اور میرے قصد کو اور یہ سب میری طرف سے ہے ف ہرچند حضرت گناہ سے معصوم تھے
لیکن تعلیم امت کے واسطے یا زیرکی اولی کے خیال سے ایسی دعائیں کرتے تھے جتنا قرب زیادہ اوتنا خوف زیادہ مثل مشہور ہے کہ نزدیکان رابیش بود حیرانی
بندگی کے یہی معنی ہین کہ بندہ اپنے مالک کی رو برو لرزتا کانپتا رہے اور اپنے قصور کا خواہ ہوا ہو خواہ نہوا اقرار کیا کرے ق ابو ہریرۃ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي | ۲۲۰۷
ذَنْبِي كُلَّهُ دِقَّهُ وَجِلَّهُ وَأَوَّلَهُ وَآخِرَهُ وَعَلَانِيَتَهُ وَسِرَّهُ مسلم میں ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی بخش دے میرے سب گناہ کو خواہ چھوٹا ہو خواہ
بڑا خواہ پہلا خواہ پچھلا خواہ کھلا خواہ چھپا ف مصابیح میں انس رضی سے روایت ہے کہ حضرت اس دعا کو سجدے میں پڑھتے تھے ق عائشۃ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي | ۲۲۰۸
وَارْحَمْنِي وَأَلْحِقْنِي بِالرَّفِيقِ الْأَعْلَى دعاؤه عند وفاته بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا الٰہی بخش مجکو اور رحم کر مجپر اور ملا دے
مجکو بلند رتبہ رفیقوں میں یہ حضرت نے اپنی موت کے وقت دعا کی ف رفیق اعلیٰ سے مراد انبیا کی ارواح اور مقرب فرشتے ہین اور بعضے کہتے ہین کہ رفیق اعلیٰ
سے مراد خدا ہے ق ام سلیم بنت ملحان اَللّٰهُمَّ أَكْثِرْ مَالَهُ وَوَلَدَهُ وَبَارِكْ لَهُ فِيمَا أَعْطَيْتَهُ دعاؤه لانس بن مالك بخاری اور | ۲۲۰۹
مسلم میں ام سلیم بنت ملحان رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی بہتایت دے اوسکی مال میں اور اوسکی اولاد میں اور اوسکی لیے برکت کر جو تونے اوسکو دیا یہ حضرت نے
انس بن مالک رض کے واسطے دعا کی ف انس بن مالک حضرت کے خادم تھے نو برس کے تھے کہ اونکی ماں یعنی ام سلیم نے اونکو حضرت کی خدمت میں دیا مصابیح میں
روایت ہے کہ ام سلیم نے حضرت سے کہا کہ یا حضرت اپنے خادم انس کے واسطے دعا کیجیے تب حضرت نے یہ دعا کی بعضی روایت میں یون ہے کہ حضرت اپنے وضو کا برتن
بھر رکھتے تھے ایک روز حضرت بھول گئے انس نے اوسکو بھر دیا جب حضرت نے اوسکو بھرا پایا تو پوچھا کہ کسنے یہ بھرا ہے معلوم ہوا کہ انس نے تو حضرت
نے اونکی عمر درازی اور مال اور اولاد کی کثرت کی دعا کی چنانچہ انس ایک سو بیس ۱۲۰ برس تک زندہ رہے اور ایک سو بیس ۱۲۰ اونکے لڑکے پیدا ہوئے

۱۰ ۲۲ اور انمین اونکو کھجور کے باغ حاصل ہوئے اور وبار ہلتے تھے اور اونکو پھر بکری اتنی کثرت تھی جسکا شمار نہین **ق** عائشۃ اللّٰھُمَّ الرَّفِیْقَ الْاَعْلٰی بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی مین عالی رتبہ رفیقونکی صحبت مانگتا ہون **ف** حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت حالت صحت مین فرماتے تھے کہ بغیر رضامندی کسی پیغمبر کو
موت نہین آتی جب حضرت کو مرض الموت مین غش سے ہوش آیا تو حضرت نے آنکھ کھول کر یہ دعا کی اوسوقت مینے جانا کہ حضرت نے ہمکو چھوڑا اور موت کو اختیار کیا

۲۱۱ ۲ کیا یہ اخیر کلام حضرت کا تھا اسکے بعد حضرت نے کوئی کلام نکیا **ام** عائشۃ اللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْکَ السَّلَامُ تَبَارَکْتَ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ مسلم مین حضرت عائشہ سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی تجھی کو سچی سلامتی ہے تو ہر عیب اور مکروہات سے سالم ہے اور تیرے ہی طرف سے خلق کو سلامتی حاصل ہوتی ہے تو بڑی برکت والا ہے
اے جلال اور بڑائی والے **ف** صحیح روایت اتنی ہی ہے اور یہ جو مشہور ہے کہ بعد منک السلام کے والیک یرجع السلام وادخلنا دار السلام تبارکت ربنا وتعالیت

۲۱۴ ۲ یا ذا الجلال والاکرام زیادہ کرتے ہین سو اسکے حضرت سے صحیح روایت مین کہین اصل نہین پائی **ھ** علیؓ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الْمَلِکُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ اَنْتَ
رَبِّیْ وَاَنَا عَبْدُکَ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ جَمِیْعًا لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ وَاھْدِنِیْ لِاَحْسَنِ الْاَخْلَاقِ
لَا یَھْدِیْ لِاَحْسَنِھَا اِلَّا اَنْتَ وَاصْرِفْ عَنِّیْ سَیِّئَھَا لَا یَصْرِفُ عَنِّیْ سَیِّئَھَا اِلَّا اَنْتَ لَبَّیْکَ وَسَعْدَیْکَ وَالْخَیْرُ کُلُّہٗ فِیْ یَدَیْکَ وَالشَّرُّ لَیْسَ اِلَیْکَ
اَنَا بِکَ وَاِلَیْکَ تَبَارَکْتَ وَتَعَالَیْتَ اَسْتَغْفِرُکَ وَاَتُوْبُ اِلَیْکَ کَانَ یَقُوْلُہٗ بَعْدَ قَوْلِہٖ وَجَّھْتُ وَجْھِیَ وَاِذَا رَکَعَ قَالَ اَللّٰھُمَّ لَکَ رَکَعْتُ وَ
بِکَ اٰمَنْتُ وَلَکَ اَسْلَمْتُ خَشَعَ لَکَ سَمْعِیْ وَبَصَرِیْ وَمُخِّیْ وَعَظْمِیْ وَعَصَبِیْ فَاِذَا رَفَعَ رَاْسَہٗ قَالَ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمٰوٰتِ
وَمِلْءَ الْاَرْضِ وَمَا بَیْنَھُمَا وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَیْءٍ بَعْدُ فَاِذَا سَجَدَ قَالَ اَللّٰھُمَّ لَکَ سَجَدْتُّ وَبِکَ اٰمَنْتُ وَلَکَ اَسْلَمْتُ
سَجَدَ وَجْھِیَ لِلَّذِیْ خَلَقَہٗ وَصَوَّرَہٗ وَشَقَّ سَمْعَہٗ وَبَصَرَہٗ فَتَبَارَکَ اللّٰہُ اَحْسَنُ الْخَالِقِیْنَ ثُمَّ یَکُوْنُ مِنْ اٰخِرِ مَا یَقُوْلُ
بَیْنَ التَّشَھُّدِ وَالتَّسْلِیْمِ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ وَمَا اَسْرَفْتُ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِہٖ
مِنِّیْ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ مسلم مین علی مرتضیٰ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی تو بادشاہ ہے کوئی بندگی کے لائق نہین سوا
تیرے تو میرا رب ہے مین تیرا بندہ ہون مینے زیادتی کی اپنی جان پر اور اپنے گناہ کا اقرار کیا سو میرے سب گناہونکو بخش دے نہین بخشتا گناہون کو سوا تیرے اور
ہدایت کر مجکو بہتر خو مین نہین ہدایت کرتا بہتر خوون کو سوا تیرے اور ہٹادے مجسے بری خوون کو نہین ہٹاتا بری خوون کو سوا تیرے بار بار تیری خدمت
مین حاضر ہون اور نیکی بالکل تیرے ہاتھون مین ہے اور بدی تیری طرف نہین مین تجھسے قائم ہون اور تیرے ہی طرف پھر آنیوالا ہون تو بڑی برکت والا ہے
اور سب سے اونچا تجھسے مغفرت مانگتا ہون اور تیرے حضور مین توبہ کرتا ہون اس دعا کو حضرت بعد وجہت وجہی کے پڑھتے تھے یعنی اللھم سے اتوب الیک تک اور جب
حضرت رکوع کرتے تھے تو اس دعا کو پڑھتے تھے اللھم سے عصبی تک یعنی الٰہی تیرے ہی واسطے مینے رکوع کیا یعنی جھکا اور تیرا مین ایمان لایا اور تیرا ہی مین

تابعدار ہو گیا جھک پڑے تیرے لیے میرے کان اور آنکھ اور میرا گودا اور میری ہڈی اور میرا پٹھا پھر جب حضرت رکوع سے سر اوٹھاتے تھے تو اس دعا کو ربنا سے
من شئی بعد تک پڑھتے تھے یعنے ای ہمارے رب تیرے ہی واسطے حمد اور شکر ہے آسمانوں کے برابر اور زمین اور جو آسمان زمین کے اندر ہے اوسکے برابر اور اسکے بعد
جو چیز تیری خواہش مین ہو اوسکے برابر پھر جب حضرت سجدہ کرتے تھے تو اس دعا کو اللھم سے احسن الخالقین تک پڑھتے تھے یعنی الٰہی مینے تیرا سجدہ کیا اور تیرا
مین ایمان لایا اور تیرا مین تابعدار ہو گیا سجدہ کیا میرے چہرے نے اوسکو جسنے اسکو پیدا کیا اور اوسکی صورت بنائی اور اوسکے کان اور آنکھ چیری خدا با
برکت والا ہے سب بنانے والوں سے بہتر پھر نماز مین اخیر دعا یہ ہوتی تھی کہ حضرت التحیات اور سلام پھیرنے کے درمیان اَللّٰھُمَّ سے اِلَّا اَنْتَ تک
فرماتے تھے یعنی الٰہی بخشدے میرے لیے جو مینے آگے کیا اور جو پیچھے ڈالا اور جو مینے چھپایا اور جو مینے کھولا اور جو مینے زیادتی کی اور اوسکو بخش جسکو تو
مجھسے زیادہ تر دانا ہے تو آگے کرتا ہے جسکو چاہے اور پیچھے ڈالتا ہے جسکو چاہتا ہے تیرے سواے کوئی بندگی کے لائق نہین ف یہ جو فرمایا کہ
بدی تیری طرف نہین یعنی بدکام سے تیری نزدیکی حاصل نہین ہوتی یا یہ مطلب کہ ہر چند نیکی اور بدی کا خالق خدا ہی ہے لیکن بندگی کا ادب یہ ہے
کہ بدی کو اوسکی طرف نسبت نہ کیا چاہیے جیسے دعا مین یا خالق الشر یا خالق الکلب والخنزیر نہین لاتے اور حالانکہ ان سبکا خالق وہی ہے حنفی مذہب مین
یہ دعائین نفل نماز مین کرے نہ فرض مین ھ ابن عمر اَللّٰھُمَّ اَنْتَ خَلَقْتَ نَفْسِیْ وَاَنْتَ تَوَفَّاھَا لَکَ مَمَاتُھَا وَمَحْیَاھَا اِنْ اَحْیَیْتَھَا فَاحْفَظْھَا ۲۲۱۳
وَاِنْ اَمَتَّھَا فَاغْفِرْ لَھَا اَللّٰھُمَّ اَسْئَلُکَ الْعَافِیَۃَ اَمَرَ بِہٖ رَجُلًا اَنْ یَّقُوْلَہٗ اِذَا اَخَذَ مَضْجَعَہٗ مسلم مین عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی تو نے میری جان کو پیدا کیا اور تو ہی اوسکو مارینگا تیرے ہی واسطے اوسکی زندگی اور موت ہے اگر تو نے اوسکو زندہ رکھا تو اوسکو
اپنی امان مین رکھ اور اگر اوسکو مارا تو اوسکو بخش دیجیو الٰہی مین تجھسے عافیت اور صحت مانگتا ہون یہ دعا حضرت نے ایک مرد کو بتلائی کہ جب لیٹا کرے تو اسکو
پڑھا کرے ق ابوہریرۃ اَللّٰھُمَّ اَنْجِ الْوَلِیْدَ بْنَ الْوَلِیْدِ وَسَلَمَۃَ بْنَ ھِشَامٍ وَعَیَّاشَ بْنَ اَبِیْ رَبِیْعَۃَ وَالْمُسْتَضْعَفِیْنَ بِمَکَّۃَ اَللّٰھُمَّ ۲۲۱۴
اشْدُدْ وَطْاَتَکَ عَلٰی مُضَرَ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْھَا عَلَیْھِمْ سِنِیْنَ کَسِنِیْ یُوْسُفَ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا الٰہی
نجات دی ولید بن ولید کو اور سلمہ بن ہشام کو اور عیاش بن ربیعہ کو اور مکے کے دبے ہوے بے زور مسلمانونکو الٰہی اپنا سخت عذاب ڈال مضر کی قوم پر اور
اونپر سات برس کا قحط ڈال جیسے یوسف کے وقت مین قحط پڑا تھا ف مکے مین چند غریب مسلمان تھے جیسے ولید اور عیاش اور سلمہ اور عمار اور خباب
وغیرہ کفار قریش اونکو بہت ستاتے تھے سو حضرت نے اونکی مخلصی کی دعا کی آخر خدا نے اونکو نجات دی اور مضر ایک عرب مین قوم تھی وے بڑے سخت
لوگ تھے اسواسطے حضرت نے اونپر بددعا کی ھ عمر اَللّٰھُمَّ اَنْجِزْ لِیْ مَا وَعَدْتَّنِیْ اَللّٰھُمَّ اٰتِ مَا وَعَدْتَّنِیْ اَللّٰھُمَّ اِنْ تُھْلِکْ ھٰذِہِ ۲۲۱۵
الْعِصَابَۃَ مِنْ اَھْلِ الْاِسْلَامِ لَا تُعْبَدْ فِی الْاَرْضِ مسلم مین عمر فاروق رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی پورا کر جو تو نے مجھسے وعدہ کیا ہے الٰہی کہان

وہ فتح جسکا تونے مجھسے وعدہ کیا ہے الٰہی اگر تونے اس اہل اسلام کی جماعت کو مار ڈالا تو زمین میں تیری بندگی نہوگی ف جنگ بدر میں حضرت ؐ نے دیکھا کہ
با سامان ہزار آدمی کا کافروں کا لشکر ہے اور حضرت کا لشکر بے سامان تین سو تیرہ آدمی کا ہے تب اضطراب سے یہ دعا کی سو خدا نے قبول کی حضرت کی فتح ہوئی اور
یہ جو فرمایا کہ اگر یہ اہل اسلام ہلاک ہوئے تو تیری عبادت پھر نہو گی یعنی میرے بعد تو کوئی پیغمبر نہو گا جو لوگوں کو میرے بعد ہدایت کرے شرک کفر اور
سوا اگر میں اور میرے ساتھی مسلمان ہلاک ہو گئے تو پھر کون صورت ہے خالص عبادت ہونے کی حضرت کو زیادہ اضطراب یہی تھا کہ میں دین الٰہی پھیلا دوں
اگر کوئی کہے کہ جب اللہ نے اس فتح کا وعدہ کیا تھا تو اتنے اضطراب کا کیا مقام تھا اوسکا جواب یہ ہے کہ حضرت کی نیازی اور بے پروائی کی شان سے
ڈرے وہ مالک ہے جو چاہے سو کر ڈالے اوسکا کون ہاتھ پکڑنے والا ہے بندگی اسی کا نام ہے کہ بندہ ڈرتا رہے کبھی نڈر نہووے اور دوسرا سبب
۲۲۱۶ کہ تا اصحاب کو تسکین ہو اپنی بے سامانی سے نہ ڈریں اسواسطے کہ اونکو یقین تھا کہ حضرت کی دعا بیشک مقبول ہے عن ابن عباس اَللّٰھُمَّ اَنْشُدُكَ
عَھْدَكَ وَوَعْدَكَ اَللّٰھُمَّ اِنْ تَشَأْ لَا تُعْبَدْ بَعْدَ الْیَوْمِ قالہ یَوْمَ بَدْرٍ وَفِیْ رِوَایَۃِ اَنَسٍ اَللّٰھُمَّ اِنَّكَ اِنْ تَشَأْ لَا تُعْبَدْ
فِی الْاَرْضِ قالہ یَوْمَ اُحُدٍ بخاری میں عبداللہ بن عباس رض سے روایت ہے کہ حضرت ؐ نے فرمایا کہ الٰہی میں تیرا قول قرار تجھکو یاد دلاتا ہوں یعنی کمال عاجزی
سے تیرے عہد و پیمان کے وسیلے سے سوال کرتا ہوں الٰہی اگر تو چاہے تو آج کے بعد تیری بندگی نہو یہ حضرت نے جنگ بدر کے دن دعا کی اور انس
کی روایت میں یوں ہے کہ حضرت ؐ نے فرمایا کہ الٰہی اگر تو نے چاہا یعنی ہمکو ہلاک کرنا تو زمین میں پھر تیری عبادت نہو گی یہ دعا حضرت ؐ نے جنگ احد کے
دن فرمائی ف مصابیح میں عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ جنگ بدر کے دن خیمے میں یہ دعا حضرت کرتے تھے تو ابوبکر صدیق نے حضرت کا ہاتھ
پکڑا اور کہا کہ یا حضرت اتنی دعا کفایت کرتی ہے آپ نے اپنے سرے کی التجا اپنے رب کی کی تو حضرت زرہ پہنے خیمے سے نکلے اور فرماتے جاتے
۲۲۱۷ کہ اب کافروں کا لشکر بھاگا جاتا ہے اور پیٹھ پھیرتا ہے چنانچہ ویسا ہی ہوا بلا تفاوت عن عائشۃ اَللّٰھُمَّ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ فَاَیُّ الْمُسْلِمِیْنَ
لَعَنْتُہٗ اَوْ سَبَبْتُہٗ فَاجْعَلْہُ لَہٗ زَکٰوۃً وَّاَجْرًا مسلم میں حضرت عائشہ رض سے روایت ہے کہ حضرت ؐ نے فرمایا کہ الٰہی میں تو بشر ہی ہوں سو جس
مسلمان کو میں کوسوں یا لعنت کروں تو اوس بددعا کو اوسکے واسطے گناہوں سے طہارت اور ثواب کر دیجیو ف یعنی شاید اگر بشریت سے میں کسی
مسلمان کو بددعا کروں تو اوسکے حق میں اثر نکرے بلکہ بددعا میں دعا خیر ہو جاوے اس دعا سے کمال شفقت حضرت کی اپنی امت پر ثابت ہوئی
۲۲۱۸ عن انس اَللّٰھُمَّ اِنَّھُمْ مِنْ اَحَبِّ النَّاسِ اِلَیَّ اَللّٰھُمَّ اِنَّھُمْ مِنْ اَحَبِّ النَّاسِ اِلَیَّ اَللّٰھُمَّ اِنَّھُمْ مِنْ اَحَبِّ النَّاسِ اِلَیَّ یعنی
الانصار مسلم میں انس رض سے روایت ہے کہ حضرت ؐ نے فرمایا کہ الٰہی البتہ انصار میرے نزدیک اون لوگوں میں سے ہیں جو بہت پیارے ہیں الٰہی وے
میرے نزدیک اون لوگوں میں سے ہیں جو زیادہ تر محبوب ہیں الٰہی وے میرے نزدیک اون آدمیوں میں ہیں جو نہایت پیارے ہیں یہ حضرت نے انصار کے

۲۲۱۹ بن خزیمہ بخاری ع قَالَ خَالِدٌ مَرَّتَيْنِ مُنْصَرِفٌ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ مِنْ بَنِيْ جَذِيْمَةَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَبْرَءُ اِلَيْكَ مِمَّا صَنَعَ خَالِدٌ ابن عمر نے فرمایا حضرت نے دو بار فرمایا جسوقت خالد بن ولید قوم

مین عبد اللہ بن عمر رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی مین تیرے روبرو بیزاری ظاہر کیے دیتا ہون خالد کے کرتب سے یہ حضرت نے دو بار فرمایا جسوقت خالد بن ولید قوم

بن خزیمہ سے پلٹے **ف** عبد اللہ بن عمر رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے خالد کو بنی خزیمہ کی قوم پر بہیجا اونکے مسلمان کرنیکو سو خالد نے اونکو اسلام کی دعوت کی

تو وے بخوبی یہ بات نہ کہہ سکے کہ ہم اسلام لائے اونہون نے یون کہا کہ ہم بے دین ہوئے یعنی مسلمان ہوئے اسواسطے کہ کافر مسلمان کو بے دین کہتے تہے سو خالد

نے اونکا قتل کرنا اور قید کرنا شروع کیا اور ہر ایک مسلمان کو ایک قیدی دیا تا کہ قتل کرے تو مینے کہا واللہ کہ مین اپنے قیدی کو نہ قتل کرونگا اور نہ کوئی میرا

ساتھی قتل کرے پہر جب ہم پلٹے تو یہ حال حضرت سے کہا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی خالد سے قصور ہوا کہ بمطلب بوجہے اونکو مارا الٰہی مین اوس میں شریک

نہین معلوم ہوا کہ نیت کا اعتبار ہے اگر خلاف مقصود غلطی سے یا نادانی سے کوئی لفظ نکل جاوے تو اوسکا کچہ اعتبار نہین شعر مادرون را بنگریم و حال را

نی برون را بنگریم و قال را اور خالد کی طرف سے یہ عذر ممکن ہے کہ اونکو حکم تہا کہ اگر وے اسلام نہ لاوین تو قتل کرو سو اونہون نے اسلام کو صاف

نہین ظاہر کیا اور یہ جو کہا کہ ہم نے بے دین ہوئے اسمین یہ مطلب بہی ممکن ہے کہ ہمنے اپنا دین چہوڑا ہم یہودی یا نصرانی ہوئے شاید عار کے سبب سے اسلام کی لفظ

۲۲۲۰ نہ کہی ہو بلکہ یون کہا کہ ہم نے دین ہوئے واللہ اعلم **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اُحِبُّهٗ فَاَحِبَّهٗ وَاَحْبِبْ مَنْ يُّحِبُّهٗ يَعْنِي الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی مین اوسکو چاہتا ہون یعنی حسن بن علی کو سو تو بہی اوسکو چاہ اور اوسکو

۲۲۲۱ چاہ جو اوسکو چاہے **ف** حضرت نے ایکبار امام حسن کو اپنی گود مین لیکر اونکو چوما پہر یہ دعا کی **خم** اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اُحِبُّهُمَا فَاَحِبَّهُمَا

وَيُرْوٰى اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَرْحَمُهُمَا فَارْحَمْهُمَا يَعْنِي الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا بخاری مین اسامہ بن زید سے روایت ہے کہ حضرت نے

فرمایا کہ الٰہی مین حسن اور حسین کو چاہتا ہون سو تو بہی اونکو چاہ اور دوسری روایت مین ہے کہ الٰہی مین مقرر ان دونون پر رحم کرتا ہون سو تو بہی ان پر رحم کر

ف ان دونون حدیثون مین حسنین کی بڑی عمدہ فضیلت ہے کہ حضرت نے اونکی محبت اور اونکے محب کی محبت کی خدا سے دعا کی خدا کی محبت سے مراد ترحم

۲۲۲۲ اور کمال رحمت ہے **م** عَائِشَةُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ خَيْرَهَا وَخَيْرَ مَا فِيْهَا وَخَيْرَ مَا اُرْسِلَتْ بِهٖ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِيْهَا وَشَرِّ مَا اُرْسِلَتْ

بِهٖ كَانَ يَقُوْلُهٗ اِذَا عَصَفَتِ الرِّيْحُ مسلم مین حضرت عائشہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی مین تجہسے اسکی بہلائی اور اوسکی اندر کی بہلائی اور

جسواسطے یہ آندہی بہیجی گئی اوسکی بہلائی مانگتا ہون اور اوسکی برائی اور اوسکے اندر کی برائی اور جس واسطے یہ بہیجی گئی ہے اوسکی برائی سے پناہ مانگتا ہون

۲۲۲۳ یہ دعا حضرت کرتے تہے جب سخت ہوا چلتی تہی **م** ابْنُ مَسْعُوْدٍ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ الْهُدٰى وَالتُّقٰى وَالْعَفَافَ وَالْغِنٰى مسلم مین

عبد اللہ بن مسعود رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی مین تجہسے ہدایت اور پرہیزگاری اور حرام سے پاکدامنی اور دل کی سیر چشمی مانگتا ہون **ف** استغنا

اور عفت یہ کہ شہوت شرع اور عقل کے تابع ہو جاوے یعنی بے شرع کی اجازت کسی چیز کی خواہش طلب نکرے تو اس سے بہت بہتر اخلاق پیدا ہوتے

۲۲۲۴ ہین جیسے سخاوت اور حیا خ سعد بن ابی وقاص اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ اَنْ اُرَدَّ اِلٰی اَرْذَلِ الْعُمُرِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ بخاری مین سعد بن ابی وقاص رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی مین تیری پناہ مانگتا ہون بخیلی سے اور پناہ مانگتا ہون بزدلی اور نامردی سے اور پناہ مانگتا ہون بُری اور نکمی زیست سے اور پناہ مانگتا ہون دجال کے فتنے فساد سے اور پناہ مانگتا ہون قبر کے عذاب سے ف نکمی عمر یعنی پیری سے اسواسطے پناہ مانگی کہ اوسوقت آدمی کے ہاتھ پانون کہے مین ہوتے نہین عقل ٹھکانے رہتی ہے تو گویا آدمی دیوار بن جاتا ہے

۲۲۲۵ ق انس اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ كَانَ يَقُوْلُهٗ اِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ بخاری اور مسلم مین انس رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی مین تیری پناہ مانگتا ہون دیو بھوت اور بھوتنیون کے شر سے یہ دعا حضرت پاخانے مین داخل ہوتے فرماتے ف پاخانے مین خدا کا نام مذکور نہین ہوتا اسواسطے شیطان وہان رہتے ہین اس سبب سے حضرت یہ دعا کی

۲۲۲۶ ق ابو سعید و انس اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحُزْنِ وَالْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَضَلَعِ الدَّيْنِ وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ بخاری اور مسلم مین ابو سعید اور انس رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی مین تیری پناہ مانگتا ہون تشویش اور غم سے اور جان کی ماندگی اور تن کی کاہلی سے اور بخیلی اور نامردی سے اور قرض کی بوجھ اور مردون کے غلبے سے ف مردونکا غلبہ یہ کہ بادشاہ ظالم ہو یا جاہلون سے سابقہ پڑے یا کہ شہوت پرستی مردون پر غالب ہو

۲۲۲۷ م ابن عمر اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِكَ وَتَحَوُّلِ عَافِيَتِكَ وَفُجَاءَةِ نِقْمَتِكَ وَجَمِيْعِ سَخَطِكَ مسلم مین عبداللہ بن عمر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی مین تیری پناہ مانگتا ہون تیری نعمت کے زوال سے اور تیری دی عافیت اور آرام کے پلٹنے سے اور ناگہانی تیرے عذاب سے اور سب تیرے غضب والے کامون سے

۲۲۲۸ م عائشة اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْمَأْثَمِ وَالْمَغْرَمِ مسلم مین حضرت عائشہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی مین تیری پناہ مانگتا ہون قبر کے عذاب سے اور پناہ مانگتا ہون مسیح دجال کے فتنے فساد سے اور تیری پناہ مانگتا ہون زندگی اور موت کے فتنے سے الٰہی مین تیری پناہ مانگتا ہون گناہ اور تاوان سے ف زندگی کا فتنہ بیماری اور مال اور اولاد کا نقصان یا کثرت مال کی جو خدا سے غافل کرے یا کفر اور گمراہی اور موت کا فتنہ اوسوقت کی شدت اور دہشت یا معاذ اللہ خاتمہ بد ہونا م عائشة اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ اَعْمَلْ صحیح مسلم مین حضرت عائشہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا یا اللہ مین پناہ لیتا ہون تیرے ساتھ بدی سے اوسکی جو مینے کیا اور بدی سے اوسکی جو مینے نہین کیا

۲۲۲۹ م انس اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عِلْمٍ لَّا يَنْفَعُ وَقَلْبٍ لَّا يَخْشَعُ وَدُعَاءٍ لَّا يُسْمَعُ وَنَفْسٍ لَّا تَشْبَعُ

حکم ہی پھر توریت منگوائی تو یہودیون نے سنگساری کی آیت پر ہاتھہ رکھدیا عبداللہ بن سلام نے اونکا ہاتھہ اوٹھا کر اوس آیت کو پڑھدیا پھر حضرت نے اونکو سنگسار کروایا

۲۲۳۳ ص ابو ہریرۃ اللّٰہُمَّ اھدِ اُمَّ اَبِی ھُرَیرَۃَ اللّٰھُمَّ حَبِّب عُبَیدَکَ ھٰذَا وَاُمَّہٗ اِلٰی عِبَادِکَ المُؤمِنِینَ وَحَبِّب اِلَیھِمَا المُؤمِنِینَ مسلم مین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی ہدایت کر ابو ہریرہ کی ماں کو الٰہی اپنے اس بندے کو اور اوسکی ماں کو پیارا کر دے اپنے ایماندار بندون کے نزدیک اور ایماندارونکو ان دونوں کے نزدیک پیارا کر دے ف مطلع مین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میری ماں مشرک تھی مین اوس سے کہا کرتا تھا کہ تو مسلمان ہوجا سو اوسنے ایکبار حضرت کے حق مین ایسی بے ادبی کی کہ مجکو نہایت بری معلوم ہوئی سو مین حضرت کی خدمت مین روتا آیا اور مینے کہا کہ یا حضرت میری ماں کے واسطے دعا کیجیے کہ خدا اوسکو ہدایت کرے تب حضرت نے یہ دعا کی تو مین حضرت کی اس دعا کی خوشی ہوکر نکلا جب مین اپنے گھر کے دروازے پر پہنچا اور میری ماں نے میرے جوتی کی چپ چپی تو کہا اے ابو ہریرہ ٹھہرا رہ اور مینے پانی کی آواز سنی سو اوسنے غسل کر کے جلدی سے کپڑے پہن کے دروازہ کھولا اور یون کہا کہ اے ابو ہریرہ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ تو مین خوشی کے مارے روتا ہوا حضرت کی خدمت مین پلٹ گیا اور یہ حال کہا تو حضرت نے الحمد للہ کہکے فرمایا کہ بہت اچھا ہوا یہ حدیث معجزہ ہے کہ فوراً حضرت کی دعا قبول ہوگئی ف

۲۲۳۴ ابو ہریرۃ اللّٰھُمَّ اھْدِ دَوْسًا وَّاْتِ بِھِمْ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی دوس کی قوم کو ہدایت کر اور اونکو میرے پاس لا ف دوس ایک قوم تھی یمن مین ابو ہریرہ اوسی قوم سے تھے حضرت نے ابو ہریرہ کی خاطر یہ دعا کی خدا نے قبول کی چنانچہ وہ قوم مسلمان ہوکر حضرت کی خدمت مین آئی ھ

۲۲۳۵ علی اللّٰھُمَّ اھْدِنِیْ وَسَدِّدْنِیْ وَفِیْ رِوَایَۃٍ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ الْھُدٰی وَالسَّدَادَ وَاذْکُرْ بِالْھُدٰی ھِدَایَتَکَ الطَّرِیْقَ وَبِالسَّدَادِ سَدَادَ السَّھْمِ عَلَیْہِ اِیَّاہُ مسلم مین علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی مجکو ہدایت کر اور سیدھا کر دے اور ایک روایت مین یون ہے کہ الٰہی مین تجھسے ہدایت اور راستی مانگتا ہون اور اس دعا کے وقت ہدایت سے راہ کی ہدایت اور راستی سے تیر کی راستی دہیان کیا کر یعنی جیسے کہ مین جانا منظور ہوتا ہے تو سیدھے اوسی طرف چلتے ہین دہنے بائین نہین جھکتے اسی طرح خدا سے ہدایت مانگتے وقت راستے کا دہیان چاہیے کہ منزل مقصود کو پہونچاوے شرع پر چلا جاوے ضلالت اور بدعت کیطرف میل نکرے اور راستی مانگنے کے وقت تیر کی راستی کو دھیان کرے یعنی جیسے تیر سیدہا نشانے پر پہونچتا ہے دہنے بائین نہین جھکتا اسی طرح اپنے علم اور عمل مین راستی کا خیال چاہیے کہ باطل دخل نپاوے اور دوسرا فائدہ اس خیال کا یہ ہے کہ دل کی غفلت دور ہو حضور دل حاصل ہوجاوے ھ

۲۲۳۶ سعد بن ابی وقاص اللّٰھُمَّ بَارِکْ لِاَھْلِ الْمَدِیْنَۃِ فِیْ مُدِّھِمْ مَنْ اَرَادَھَا بِسُوْءٍ اَذَابَہُ اللّٰہُ کَمَا یَذُوْبُ الْمِلْحُ فِی الْمَاءِ مسلم مین سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا الٰہی برکت دے مدینے کے لوگون کو اونکے مد مین جو مدینے سے برائی کا ارادہ کرے خدا اوسکو گلا ڈالے جیسے نمک پانی مین گلتا ہے ف مد پیمانہ ہے صاع کی چوتھائی تخمیناً قدر تین پاؤ کے ھ

۲۲۳۷ ابو ہریرۃ اللّٰھُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْ ثَمَرِنَا وَبَارِکْ لَنَا فِیْ مَدِیْنَتِنَا وَبَارِکْ لَنَا فِیْ صَاعِنَا وَبَارِکْ لَنَا فِیْ مُدِّنَا اَللّٰھُمَّ اِنَّ اِبْرَاھِیْمَ عَلَیْہِ السَّلَامُ عَبْدُکَ وَخَلِیْلُکَ وَنَبِیُّکَ وَاِنِّیْ عَبْدُکَ وَنَبِیُّکَ وَاِنَّہٗ دَعَاکَ لِمَکَّۃَ وَاِنِّیْ اَدْعُوْکَ لِلْمَدِیْنَۃِ بِمِثْلِ مَا دَعَاکَ لِمَکَّۃَ وَمِثْلِہٖ مَعَہٗ کَانَ یَقُوْلُہٗ اِذَا اَخَذَ اَوَّلَ الثَّمَرِ ثُمَّ یَدْعُوْ اَصْغَرَ وَلِیْدٍ لَّہٗ فَیُعْطِیْہِ ذٰلِکَ الثَّمَرَ مسلم مین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ

الٰہی ہمکو برکت دے ہمارے پھلون مین اور برکت دے ہمکو ہمارے مدینے مین اور برکت دے ہمکو ہمارے صاع مین اور برکت دے ہمکو ہمارے مُد مین الٰہی مقرر ابراہیم علیہ السلام تیرا بندہ اور تیرا دوست اور تیرا پیغمبر ہے اور مقرر مین تیرا بندہ اور تیرا پیغمبر ہون اور البتہ اوسنے تجھسے مکے کے واسطے دعا کی تھی اور مین تجھسے مدینے کے واسطے دعا کرتا ہون مثل اوسکی جو ابراہیم نے مکے کے واسطے دعا کی اور اوسکے برابر ساتھ اوسکے اور بھی یعنی مکے کی دونی برکت مدینے مین چاہتا ہون حضرت یہ دعا کرتے تھے جب پہلا پھل پاتے تھے اور تمام اہل بیت کے چھوٹے لڑکے کو بلاتے پھر اوسکو وہ پھل دیتے **ف** صاع اور مُد کی برکت سے مراد اناج کی برکت ہے حضرت ابراہیم نے مکے کے پھلون کی برکت کی دعا کی تھی اسواسطے کہ وہان اناج نہین ہوتا اور حضرت نے مدینے کے پھل اور اناج دونون کی دعا کی اسواسطے کہ وہان دونون چیزین ہوتی ہین سنت ہے کہ نیا پھل چھوٹے لڑکے کو دیوے اسواسطے کہ نئی چیز نئے شخص کو دینا مناسب ہے

۲۲۳۸ **ح** ابن عمرؓ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي شَامِنَا اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي يَمَنِنَا بخاری مین عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی برکت دے ہمکو ہمارے شام مین اور الٰہی برکت دے ہمکو ہمارے یمن مین **ف** پوری روایت یون ہے کہ لوگون نے کہا کہ ہمارے نجد کے واسطے برکت کی دعا کیجیے حضرت نے دو بار جواب دیا تیسری بار فرمایا کہ وہان زلزلے اور فساد ہین اور وہین سے شیطان کا سینگ یعنی سورج نکلتا ہے شام کا ملک مکے اور مدینے کے اوتر کی طرف ہے اور یمن دکھن کیطرف اور نجد کا ملک پورب کی طرف ہے شام کو اپنی طرف اسواسطے نسبت کیا کہ وہ پیغمبرونکی زمین ہے اور یمن کو اپنی طرف اسواسطے نسبت کیا کہ مکہ تہامہ کی زمین ہے اور تہامہ یمن سے متعلق ہے

۲۲۳۹ **ح** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُسْرٍ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِيْمَا رَزَقْتَهُمْ وَاغْفِرْ لَهُمْ وَارْحَمْهُمْ دُعَاءٌ لِاَبِيْهِ بُسْرٍ مسلم مین عبد اللہ بن بسرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا الٰہی برکت کر اونکے واسطے اوس چیز مین جو تو نے اونکو دیا اور بخش دے اونکو اور رحم کر اونپر یہ دعا حضرت نے عبد اللہ کے باپ کے واسطے کی جسکا بسر نام ہے **ف** عبد اللہ بن بسرؓ سے روایت ہے کہ حضرت ہمارے گھر تشریف لائے اور کھانا اور کھجور کھائی اور شربت پیا باقی شربت داہنی طرف والی آدمی کو دیا پھر حضرت سوار ہوے تو میرے باپ نے باگ پکڑکے دعا طلب کی تب حضرت نے یہ دعا کی

۲۲۴۰ **ح** اَلْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ اَللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ اَحْيٰى وَبِاسْمِكَ اَمُوْتُ كَانَ يَقُوْلُهُ اِذَا اَخَذَ مَضْجَعَهُ وَاِذَا اسْتَيْقَظَ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَحْيَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَيْهِ النُّشُوْرُ بخاری مین براء بن عازبؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی تیرے نام سے جیتا ہون اور تیرے نام پر مرونگا یہ حضرت دعا کرتے تھے جب سونے کے واسطے لیٹتے تھے اور جب جاگتے تھے تو یہ فرماتے تھے کہ شکر ہے خدا کا جسنے ہمکو جلایا بعد ہماری موت کے اور اوسی کی طرف جی کر اوٹھنا ہے یعنی قیامت مین **ف** نیند کو موت اسواسطے فرمایا کہ جیسے موت سے عقل اور حواس نہین رہتے ویسے ہی نیند مین بھی نہین رہتے پھر اسکے بعد قیامت کا جی اوٹھنا اسواسطے حضرت نے ذکر کیا کہ جاگنا قیامت کی زندگی کی مثال ہے یعنی جیسے نیند کے بعد جاگتے ہین اوسی طرح موت کے بعد قیامت مین زندہ ہونگے

۲۲۴۱ **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِيْ وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اَللّٰهُمَّ نَقِّنِيْ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْاَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ اَللّٰهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی فرق ڈالدے میرے اور میرے گناہون کے درمیان جیسے تو نے فرق ڈالا ہے مشرق اور مغرب مین الٰہی چھانٹ ڈال مجھکو گناہون سے جیسے سفید کپڑا چھانٹا جاتا ہے میل سے الٰہی دھو ڈال میرے گناہونکو پانی اور برف اور اولے سے یعنی طرح طرح کی مغفرت کر

۲۲۴۲ **ق** جویریہ

اَللّٰھُمَّ ثَبِّتْہُ وَاجْعَلْہُ ھَادِیًا مَّھْدِیًّا د عَایَہ لَہٗ حِیْنَ شَکٰی اِلَیْہِ اَنَّہٗ لَا یَثْبُتُ عَلَی الْخَیْلِ بخاری اور مسلم مین جریرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے
فرمایا کہ الٰہی ٹھہرا اوسکو گھوڑے پر اور کر اوسے اوسکو ہدایت کرنیوالا اور ہدایت پایا یہ دعا حضرتؐ نے جریرؓ کے لیے کی جب کہ اونسے شکایت کی کہ مین گھوڑے پر نہین جم سکتا ف جریرؓ سے
۲۲۴۳ روایت ہے کہ حضرتؐ نے مجھکو ایک بتخانہ توڑنے کو بھیجا مینے کہا کہ مین گھوڑے پر نہین ٹھہر سکتا تب حضرتؐ نے میرے سینے پر اپنا ہاتھ مارا پھر یہ دعا کی تو شہسوار ہوگئے ق عَائِشَةُ
اَللّٰھُمَّ حَبِّبْ اِلَیْنَا الْمَدِیْنَةَ کَحُبِّنَا مَکَّةَ اَوْ اَشَدَّ اَللّٰھُمَّ صَحِّحْھَا وَبَارِکْ لَنَا فِیْ مُدِّھَا وَصَاعِھَا وَانْقُلْ حُمَّاھَا فَاجْعَلْھَا بِالْجُحْفَةِ
بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رضی سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ الٰہی ہمارے نزدیک مدینے کو پیارا کر جیسے ہمکو مکے کی محبت ہے یا اوس سے بھی زیادہ الٰہی اور چنگا کر دے مدینے کو
یعنی مدینے کی آب و ہوا کو درست کر دے اور برکت کر ہمارے لیے اوسکے مد اور اوسکے صاع مین اور لیجا اسکی تپ کو سو ڈالدے اسکو جحفہ مین ف مصابیح مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے
کہ جب حضرتؐ مکے سے ہجرت کر کے مدینے مین آئے تو ابو بکر صدیقؓ اور بلالؓ تپ کے مرض مین بیمار ہوئے اور بلال مکے کے جانے کے اشتیاق مین شعرین پڑھنے لگے تو یہ حال حضرتؐ نے
کہا تب حضرتؐ نے یہ دعا کی آب و ہوا مدینے کی بہت خراب تھی اکثر وبا اور تپ ہوا کرتی تھی حضرتؐ کی دعا سے وہ بلا دفع ہوئی جحفہ مدینے سے جہۃ کو ایک مکان ہے وہان یہود رہتے تھے
۲۲۴۴ کی بیماری حضرتؐ کی دعا سے وہان جاتی رہی ق اَنَسٌ اَللّٰھُمَّ حَوَالَیْنَا وَلَا عَلَیْنَا بخاری اور مسلم مین انس رضی سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ الٰہی ہمارے آس پاس مینہ برسے ہم
۲۲۴۵ پر نہ برسے ف اسکا قصہ اسی باب مین ہو چکا کہ اول حضرتؐ نے مینہ کی دعا کی جب سات روز کی جھڑی لگی تب یہ دعا فرمائی ھ اَبُوْھُرَیْرَةَ اَللّٰھُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰاتِ وَرَبَّ
الْاَرْضِ وَرَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ رَبَّنَا وَرَبَّ کُلِّ شَیْءٍ فَالِقَ الْحَبِّ وَالنَّوٰی وَمُنْزِلَ التَّوْرٰةِ وَالْاِنْجِیْلِ وَالْفُرْقَانِ اَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ کُلِّ شَیْءٍ
اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِیَتِہٖ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الْاَوَّلُ فَلَیْسَ قَبْلَکَ شَیْءٌ وَاَنْتَ الْاٰخِرُ فَلَیْسَ بَعْدَکَ شَیْءٌ وَاَنْتَ الظَّاھِرُ فَلَیْسَ فَوْقَکَ شَیْءٌ وَاَنْتَ
الْبَاطِنُ فَلَیْسَ دُوْنَکَ شَیْءٌ اِقْضِ عَنَّا الدَّیْنَ وَاَغْنِنَا مِنَ الْفَقْرِ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ الٰہی اے آسمانونکے رب اور اے زمین کے رب اور اے بڑے عرش کے رب
ہمارا رب اور ہر چیز کا رب اگانے والا دانے اور گٹھلی کا چیر کے اور اوتارنے والا توریت اور انجیل اور قرآن کا مین تیری پناہ مانگتا ہون ہر ایک چیز کی برائی سے ہر ایک چیز کی چوٹی کا
تو پکڑنے والا ہے یعنی ہر چیز تیرے قابو مین ہے الٰہی تو ہی پہلا ہے تو کوئی چیز تجھسے پہلے نہین اور تو ہی پچھلا ہے تو کوئی چیز تیرے بعد نہین اور تو ہی کھلا ہے تو کوئی چیز تجھسے بڑھکے
کھلی نہین اور تو ہی چھپا ہے تو کوئی چیز تجھسے ورے پوشیدہ تر نہین ادا کر ہم سے قرض کو اور بچا دے ہمکو محتاجی سے ف دانا اور گٹھلی جمنے کے وقت اوپر اور نیچے سے پھٹ جاتی ہے اور اوپر
کی طرف سے درخت بلند ہوتا ہے اور نیچے سے جڑ تلے کو گھستی ہے یہ جو فرمایا کہ اول اور آخر خدا ہے یعنی نہ اوسکی ابتدا ہے نہ انتہا اور مخلوقات کی ابتدا بھی ہے اور انتہا بھی اول عدم تھا اور
آخر فنا ہے خدا ظاہر ہے اپنی قدرت کی نشانیون سے کہ تمام عالم اوسکا قائل ہے عالم ہو یا جاہل اور باطن ہے اپنی ذات کی حقیقت سے کہ تمام جہان اوسمین پریشان ہے جیسے دانا اور حیران
۲۲۴۶ ہے اوس سے زیادہ نادان سرگردان ہے ھ عَائِشَةُ اَللّٰھُمَّ رَبَّ جِبْرَئِیْلَ وَمِیْکَائِیْلَ وَاِسْرَافِیْلَ فَاطِرَ السَّمٰوٰاتِ وَالْاَرْضِ عَالِمَ الْغَیْبِ وَالشَّھَادَةِ اَنْتَ تَحْکُمُ
بَیْنَ عِبَادِکَ فِیْمَا کَانُوْا فِیْہِ یَخْتَلِفُوْنَ اِھْدِنِیْ لِمَا اخْتُلِفَ فِیْہِ مِنَ الْحَقِّ بِاِذْنِکَ اِنَّکَ تَھْدِیْ مَنْ تَشَاءُ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ مسلم مین حضرت عائشہؓ سے

ادا رکسا

روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی اے جبرئیل اور میکائیل اور اسرافیل کے رب اے آسمانوں اور زمین کے بنانے والے اے چھپے اور کھلے کے جاننے والے تو ہی اپنے بندوں میں حکم اور فیصل کریگا جسمیں وے پھوٹ پھٹ ڈال رہے ہیں اپنے حکم سے مجکو حق دین کی ہدایت کر جسمیں اختلاف پڑا ہے مقرر تو ہی ہدایت کرتا ہے جسکو چاہتا ہے سیدھی راہ کی طرف ق

۲۲۴۷ ابن عباس اللّٰھم ربنا لک الحمد انت قیم السموات والارض ومن فیھن ولک الحمد انت نور السموات والارض ومن فیھن ولک الحمد انت ملک السموات والارض ومن فیھن ولک الحمد انت الحق ووعدک الحق ولقاؤک حق وقولک حق والجنۃ حق والنار حق والنبیون حق ومحمد حق والساعۃ حق اللّٰھم لک اسلمت وبک اٰمنت وعلیک توکلت والیک انبت وبک خاصمت والیک حاکمت فاغفرلی ما قدمت وما اخرت وما اسررت وما اعلنت ویروی بعد ذلک وما انت اعلم بہ منی انت المقدم وانت المؤخر لا الٰہ الا انت او لا الٰہ غیرک کان یقولہ اذا قام من اللیل یتھجد

بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی اے ہمارے رب تجھی کو حمد ہے تو ہی آسمانوں اور زمین کا تھامنے والا ہے اور جو اونکے درمیان ہے اور تجھی کو شکر ہے تو ہی آسمانوں اور زمین اور اونکے درمیان والونکی رونق ہے اور تیرے ہی واسطے شکر ہے تو ہی آسمانوں اور زمین اور اونکے درمیان والونکا بادشاہ ہے اور تیرے ہی واسطے شکر ہے تو سچ ہے اور تیرا وعدہ سچ ہے اور تیرا ملنا سچ ہے اور تیرا قول حق ہے اور بہشت حق ہے اور دوزخ حق ہے اور پیغمبر حق ہیں اور محمد حق ہیں اور قیامت حق ہے یعنی یہ سب چیزیں سچ ہیں انمین کچھ شک نہیں الٰہی میں تیرا تابعدار ہوا اور تیرا میں ایمان لایا اور تجھپر مینے بھروسا کیا اور تیری طرف مینے رجوع کی اور تیری مدد سے میں جھگڑتا ہوں اور تیرے ہی طرف میں جھگڑا رجوع کرتا ہوں کہ تو فیصل کرے سو بخش دے مجکو جو کہ مینے آگے کیا اور جو پیچھے ڈالا اور جسکو مینے چھپایا اور جو ظاہر کیا اور بعد اسکے روایت ہے کہ فرماتے تھے اور اوس گناہ کو بخش جسکو تو مجھسے زیادہ تر واقف ہے تو ہی آگے کرتا ہے جسکو چاہتا ہے اور تو ہی پیچھے ڈالتا ہے جسکو چاہتا ہے کوئی عبادت کے لائق نہیں سوائے تیرے راوی کو شک ہے کہ حضرت نے لا الٰہ الا انت یا لا الٰہ غیرک فرمایا لیکن مطلب دونوں کا ایک ہے یہ دعا حضرت پڑھتے تھے جب کہ رات کو اوٹھتے تھے تہجد کی نماز پڑھنے کو ھ ابو سعید

۲۲۴۸ اللّٰھم ربنا لک الحمد ملء السموات والارض وملء ما شئت من شیء بعد اھل الثناء والمجد احق ما قال العبد وکلنا لک عبد اللّٰھم لا مانع لما اعطیت ولا معطی لما منعت ولا ینفع ذا الجد منک الجد کان یقولہ اذا رفع راسہ من الرکوع مسلم میں ابو سعید سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی اے ہمارے رب تیرے ہی واسطے تعریف ہے آسمانوں اور زمین کے برابر بعد اسکے جو چیز تیری خواہش میں ہو اوسکے برابر اے بڑائی اور تعریف کے لائق جو بندے نے کہا تیری تعریف میں ہو اوسکا تو لائق تر ہے اور ہم سب تیرے بندے ہیں الٰہی کوئی روکنے والا نہیں تیری دی چیز کو اور کوئی دینے والا نہیں تیری روکی چیز کو اور تیرے رو برو نصیبے والی مالدار کو اوسکا نصیبہ اور مال کچھ فائدہ نہیں کرتا یعنی بدون عبادت اور عاجزی کے مالداری قیامت کو کچھ کام نہ آویگی یہ حضرت فرماتے تھے جب رکوع سے سر اوٹھا کر کھڑے ہوتے تھے

۲۲۴۹ ف یہ دعا حنفی مذہب میں نفل نمازمیں پڑھے فرض میں نہیں ھ ابو برزۃ الاسلمی اللّٰھم صب الخیر علیھما صبا ولا تجعل عیشھما کدا دعا

بِحَاجِبِیْبِ وَامْرَأَتِہٖ مسلم مین ابو برزہ اسلمی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا الٰہی ذال دے ابرمال کو اونذیل کر اور نکرا کی زندگی اور گذران کو تنگ اور سخت یہ دعا حضرت

۲۳۵۰ جلیبیب اور اوسکی جورو کے حق مین کی **ف** یہ جورو خاوند نہایت محتاج تھے اسواسطے حضرت نے اونکے واسطے فراغت کی دعا کی **ق** عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ اَبِیْ اَوْفٰی
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی اٰلِ اَبِیْ اَوْفٰی بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن ابی اوفیٰ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی رحم کر ابی اوفیٰ کے لوگون پر **ف** جب ایتا ادمی

۲۳۵۱ کا زکوۃ لوگون کے مالون سے زکوۃ دے اور اونکے واسطے دعا مانگے تو عبد اللہ بن ابی اوفیٰ زکوۃ لائے تو حضرت نے اونکے حق مین یہ دعا کی **ق** اَنَسٌ اَللّٰھُمَّ عَلَی الْاٰکَامِ
وَالظِّرَابِ بُطُوْنِ الْاَوْدِیَۃِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ **دعا** بِہٖ حِیْنَ اسْتَسْقٰی فَقِیْلَ لَہٗ ھَلَکَتِ الْاَمْوَالُ وَانْقَطَعَتِ السُّبُلُ فَادْعُ اللّٰہَ
یُمْسِکْھَا عَنَّا بخاری اور مسلم مین انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی پانی برسے ٹیلونپر اور پہاڑیونپر اور نالونکے اندر اور درخت جمنے کے مکانونپر یہ حضرت نے دعا کی جب
اول مینہ مانگا تھا پھر حضرت سے یون کہا گیا کہ پانی کی کثرت سے جانور مر گئے اور راہین بند ہوگئین سو خدا سے دعا کیجیے کہ ہمسے مینہ کو روکے **ف** اسکا پورا قصہ اسی باب مین

۲۳۵۲ ہو چکا **ق** اِبْنُ مَسْعُوْدٍ اَللّٰھُمَّ عَلَیْکَ بِقُرَیْشٍ **قالہ** ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَالَ اَللّٰھُمَّ عَلَیْکَ بِاَبِیْ جَھْلِ بْنِ ھِشَامٍ وَعُتْبَۃَ
بْنِ رَبِیْعَۃَ وَشَیْبَۃَ بْنِ رَبِیْعَۃَ وَالْوَلِیْدِ بْنِ عُتْبَۃَ وَاُمَیَّۃَ بْنِ خَلَفٍ وَعُقْبَۃَ بْنِ اَبِیْ مُعَیْطٍ وَذَکَرَ السَّابِعَ وَلَمْ اَحْفَظْہُ قَالَ
ابْنُ مَسْعُوْدٍ فَوَالَّذِیْ بَعَثَ مُحَمَّدًا بِالْحَقِّ لَقَدْ رَاَیْتُ الَّذِیْنَ سَمّٰی صَرْعٰی ثُمَّ سُحِبُوْا اِلَی الْقَلِیْبِ قَلِیْبِ بَدْرٍ **قال** الصغانی
مُؤَلِّفُ ھٰذَا الْکِتَابِ السَّابِعُ ھُوَ عُمَارَۃُ بْنُ الْوَلِیْدِ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن مسعود رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا الٰہی پکڑ لی قریش کو یہ حضرت نے
تین بار کہا پھر فرمایا الٰہی پکڑ لے ابی جہل بن ہشام کو اور عتبہ بن ربیعہ کو اور شیبہ بن ربیعہ کو اور ولید بن عتبہ کو اور امیہ بن خلف کو اور عقبہ بن ابی معیط کو اور کہتا ہے
کہ حضرت نے ساتوین شخص کو بھی ذکر کیا تھا پر مجھکو یاد نہین رہا عبد اللہ بن مسعود نے کہا قسم ہے اوسکی جسنے محمد کو سچا پیغمبر کیا کہ جنکا حضرت نے نام لیا تھا مقرر مینے اونکی پڑی لاشین دیکھین پھر وے
کھینچکر کوئین مین ڈالے گئے یعنی بدر کے کوئین مین صغانی اس کتاب کے جمع کرنیوالے نے کہا کہ وہ ساتوان شخص جسکو راوی بھول گیا عمارہ بن ولید ہے **ف** روایت ہے کہ حضرت
مکے مین کعبے کے سامنے نماز پڑھتے تھے ابو جہل اور کفار قریش وہان بیٹھے تھے جب حضرت سجدے مین گئے تو اون ناپاکون نے اونٹ کی اوجھڑی حضرت کی پیٹھ پر دونون
شانون کے درمیان رکھ دی اور ہنسنے لگے اور ایک دوسرے پر حوالہ کرنے لگے کہ فلانے شخص نے یہ حرکت کی دوسرا کہتا تھا کہ نہین فلانے نے کی اور حضرت اوسی طرح سجدے مین رہے
فاطمہ زہرا نے جب سنا تو گھبرائی ہوئی آکر حضرت کی پیٹھ سے اوسکو اوتارا تب حضرت نے اونکو یہ دعا دی اول مجمل قریش کو ذکر کیا پھر بڑے بڑے موذیونکا مفصل نام لیا
چنانچہ وے لوگ جنگ بدر مین مارے گئے اور کوئین مین ڈالے گئے لیکن امیہ بن خلف حضرت کے ہاتھ سے زخمی ہوکر مکے مین جاکر مر گیا اور یہ جو مصنف نے کہا کہ ساتوان شخص عمارہ بن ولید ہے

۲۳۵۳ یہ بات صحیح نہین اسواسطے کہ عمارہ کی موت حبش کے ملک مین ہوئی واللہ اعلم **ق** اِبْنُ عَبَّاسٍ اَللّٰھُمَّ فَقِّھْہُ فِی الدِّیْنِ زَادَ اَبُوْ مَسْعُوْدٍ وَعَلِّمْہُ
التَّاْوِیْلَ **دعا** بِہٖ لَہٗ لَمَّا وَضَعَ لَہٗ وَضُوْءًا بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عباس رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی اوسکو دین مین فہم اور ابو مسعود نے

محدث نے اپنی روایت اور زیادہ کیا کہ اور اوسکو قرآن اور حدیث کا ایر پھیر سکھادے یہ دعا حضرت نے عبداللہ بن عباس کے واسطے کی جب اونھون نے حضرت کے واسطے وضو
کا پانی رکھدیا ف اسی دعا کی برکت سے عبداللہ بن عباس بڑے عالم ہوے چنانچہ قرآن کی تفسیر کی اکثر اونھین سے روایت ہے ابو مسعود اوس محدث کا نام ہے جسنے مستدرک کتاب جمع

۲۲۵۴
کی ق انس اللّٰھم لا عیش الا عیش الآخرۃ فاغفر للانصار والمہاجرۃ بخاری اور مسلم مین انس رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی سچی زندگی نہین مگر آخرت
کی زندگی سو بخش دے انصار اور مہاجرین کو ف جنگ خندق مین مہاجرین اور انصار مدینے کے گرد خندق کھودتے تھے اور یہ کہتے تھے نحن الذین بایعوا محمدا علی الجہاد
ما بقینا ابدا یعنی ہمنے حضرت سے بیعت کی جہاد پر ہمیشہ جبتک ہم زندہ رہینگے تب حضرت نے اونکے جواب مین یہ دعا فرمائی یعنی دنیا کی زندگی کچھ حقیقت نہین زندگی تو آخرت

۲۲۵۵
کی ہے تو الٰہی کی مغفرت کر تو اونکی زندگی کا لطف اوٹھاوین ھ عبد اللہ بن عمرو اللّٰھم مصرف القلوب صرف قلوبنا علی طاعتک مسلم مین عبداللہ بن عمرو رضی سے

۲۲۵۶
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی اے دلونکو پھیرنے والے پھیر دے ہمارے دلونکو اپنی طاعت پر ق عبد اللہ بن ابی اوفی اللّٰھم منزل الکتاب سریع الحساب اھزم
الاحزاب اللّٰھم اھزمھم وزلزلھم دعا یہ علی الاحزاب بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن ابی اوفی رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ
الٰہی اے اوتارنے والے کتاب کے اور جلد حساب کرنیوالے بھگا دے کفار کے گروہون کو الٰہی اونکو شکست دے اور اونکو ڈگا دے یہ دعا حضرت نے کفار کی گروہون پر کی ف

۲۲۵۷
جنگ خندق اور جنگ احزاب مین کفار نے مدینہ گھیر لیا تھا حضرت کی دعا سے نہایت سرد ہوا چلی کفار گھبرا کے بھاگ گئے ھ عایشۃ اللّٰھم من ولی من امر امتی
شیئا فشق علیہم فاشقق علیہ ومن ولی من امر امتی شیئا فرفق بھم فارفق بہ مسلم مین حضرت عایشہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی جو حاکم ہو میری امت پر کسی
کام کا پھر اونپر سختی ڈالے تو اوسپر تو سختی ڈال اور جو حاکم ہو میری امت پر کسی کام سے پھر اونسے نرمی کرے تو الٰہی تو بھی اوسپر نرمی کر ف مسلمانون کے حاکم کو لازم ہے

۲۲۵۸
کہ ظالمونکے تنگ نہ پکڑے حضرت کی امت پر تو عمل سے بلکہ آسانی اور نرمی کرے تو خدا اوس سے نرمی کرے ھ جابر اللّٰھم ولیدیہ فاغفر یعنی رجلا من
دوس ھاجر مع الطفیل بن عمرو الدوسی الی المدینۃ فاجتووھا فاخذ مشاقص فقطع بھا براجمہ فمات مسلم مین جابر رضی سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی اور اوسکے دونون ہاتھونکو بھی بخش دے یعنی اوس مرد کی مغفرت ہو جو دوس کی قوم سے تھا طفیل بن عمرو الدوسی کے ساتھ مدینے مین ہجرت
کر آیا تھا سو وہان کی ہوا اوسکو ناموافق پڑی تو اوسنے چوڑی گانسیونسے اپنی اونگلیون کے درمیان کے جوڑ کاٹ ڈالے سو وہ مر گیا ف مصابیح مین جابر رضی سے روایت ہے
کہ جب حضرت نے مدینے کیطرف ہجرت کی تو طفیل کے ساتھ ایک مرد نے بھی ہجرت کی مدینے مین وہ نہایت بیمار ہو گیا اوسی اضطراب مین اپنی انگلیونکے جوڑ کاٹ ڈالے خون بند نہوا
اوسی صدمے سے وہ مر گیا تو طفیل نے اوسکو خواب مین دیکھا کہ سارا بدن اوسکا اچھا ہے مگر ہاتھونکو اپنے چھپائے ہے طفیل نے پوچھا کہ تیرے رب نے تیرے ساتھ کیا سلوک کیا
کہا کہ ہجرت کی برکت سے میری مغفرت کی طفیل نے کہا کہ اپنے ہاتھ تو کیون لپیٹے ہے اوسنے جواب دیا کہ یہ حکم ہوا کہ ہم اوسکو نہین سنوارینگے جسکو تونے خود بخود بگاڑا ہے طفیل نے یہ خواب
حضرت سے کہا تب حضرت نے اوسکے حق مین یہ دعا فرمائی یعنی الٰہی جیسے تونے اوسکے سارے بدن پر کرم کیا ہے تو اوسکے دونون ہاتھونپر بھی کرم کر اس حدیث سے بڑی فضیلت ہجرت کی

ثابت ہوئی اور اس شخص کیلئے مارنے کی نیت نہو گی کہ حرام موت ہوتی اضطراب سے یہ حرکت ہوئی ہوگی یا شاید ہلاک کی نیت ہو مگر تبرک کی برکت اور حضرت کی دعا سے اوسکی مغفرت ہو گئی ھ سعد بن ابی وقاص

۲۲۵۹ اَللّٰهُمَّ هٰؤُلَاءِ اَهْلِي يَعْنِي عَلِيًّا وَفَاطِمَةَ وَالْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ مسلم میں سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی یہ میرے اہلبیت ہیں یعنی علی مرتضی اور فاطمہ زہرا اور حسن اور حسین علیہم السلام ف جب نجران کے نصاری نے اسلام کی حقیت میں بہت گفتگو کی تب حضرت کو حکم ہوا کہ مباہلہ کرو یعنی حضرت اور نصاری بددعا کریں کہ جو باطل دین پر ہو خدا کی لعنت اوس پر پڑے اور اس مضمون کی آیت اوتری کہ اے محمد کہدے آؤ ہم تم بلاویں ہم اپنے بیٹونکو تم اپنے بیٹونکو ہم اپنی عورتونکو تم اپنی عورتونکو اور اپنے قریبونکو تم اپنے قریبونکو پھر ہم تم خوب گڑگڑا کے دعا کریں اور جھوٹھوں پر خدا کی لعنت ڈالیں جب یہ آیت اوتری تو صبح کو حضرت نکلے امام حسن کا ہاتھ پکڑے اور امام حسین کو گود میں لیے اور فاطمہ زہرا حضرت کے پیچھے اور علی مرتضی سبکے پیچھے پھر یہ حدیث فرمائی جب نصاری نے یہ مبارک نورانی شکلیں دیکھیں تو ڈرے اور مباہلے سے انکار کیا اور جزیہ دینا قبول کیا اس حدیث سے بڑا کمال پنجتن پاک کا ثابت ہوا حضرت نے اپنی بیبیوں اور اصحاب کو ساتھ نہ لیا اسواسطے کہ ایسے وقت میں اونکے لینے سے نصاری پر حضرت کا رعب نہ پڑتا اور کمال حقیت ثابت نہوتی اسواسطے کہ رفیقوں اور بیبیوں کا نقصان آدمی پر اتنا گران نہیں ہوتا جتنا اولاد کا نقصان گران ہے اور یہ جو شیعہ اس آیت اور حدیث سے علی مرتضی کی خلافت کی دلیل پکڑتے ہیں سو محض بے جوڑ بات ہے اس سے اور خلافت سے کیا مناسبت ہے قرابت اور محبت اور چیز ہے اور خلافت اور چیز اگر صرف قرابت اور حضرت کی محبت خلافت کی شرط ہوتی تو فاطمہ زہرا علی مرتضی پر خلیفہ ہونے میں مقدم ہوتیں حالانکہ کسی کا مذہب نہیں ھ عائشة

۲۲۶۰ اَللّٰهُمَّ هَالَةَ يَعْنِي هَالَةَ بِنْتَ خُوَيْلِدٍ اُخْتَ خَدِيْجَةَ قَالَتْ لَمَّا اسْتَأْذَنَتْ عَلَيْهِ فَعَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اسْتِيْذَانَ خَدِيْجَةَ بخاری میں حضرت عائشہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی یہ ہالہ ہے اسکو خوش وہ ہالہ مراد ہے جو خویلد کی بیٹی اور حضرت خدیجہ کی بہن ہے یہ حضرت نے اوسوقت فرمایا جب ہالہ نے حضرت پاس آنیکی اجازت مانگی تو حضرت نے اوسکی آواز سے حضرت خدیجہ کا اجازت مانگنا یاد کیا اور پہچانا ف حضرت خدیجہ کے انتقال کے بعد اونکی بہن ہالہ حضرت کے گھر آئیں اور دروازے پر کھڑے ہو کر حضرت سے اجازت گھر میں آنیکی مانگی حضرت کو اونکی آواز سے حضرت خدیجہ یاد پڑیں حضرت غمناک ہوئے پھر حدیث فرمائی ھ ابن مسعود

۲۲۶۱ اَمْسَيْنَا وَاَمْسَى الْمُلْكُ لِلّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ خَيْرَ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَخَيْرَ مَا بَعْدَهَا وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَشَرِّ مَا بَعْدَهَا اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَسُوْءِ الْكِبَرِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابٍ فِي النَّارِ وَعَذَابٍ فِي الْقَبْرِ كَانَ يَقُوْلُهٗ اِذَا اَمْسٰى وَاِذَا اَصْبَحَ قَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ اَيْضًا اَصْبَحْنَا وَاَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ مسلم میں عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمنے شام کی اور خدا کے ملک نے شام کی اور خدا ہی کو شکر ہے کوئی بندگی کے لائق نہیں سوا اوسکے وہ اکیلا ہے کوئی اوسکا شریک نہیں اوسی کا ملک ہے اور اوسی کو تعریف ہے اور وہ ہر چیز کر سکتا ہے الٰہی میں تجھسے اس رات کی خیر اور اوسکے بعد کی خیر مانگتا ہوں اور تیری پناہ مانگتا ہوں اس رات کی برائی اور اس رات کے بعد کی برائی سے الٰہی میں تیری پناہ مانگتا ہوں سستی اور بڑھاپے کی برائی سے الٰہی میں تیری پناہ مانگتا ہوں دوزخ کے عذاب سے اور قبر کے عذاب سے یہ حضرت

فرماتے تھے شام کو وقت اور جب صبح ہوتی تھی تو بھی اسی طرح فرماتے تھے مگر امسینا و امسی الملک للہ کے مقام پر اصبحنا و اصبح الملک للہ فرماتے تھے یعنی ہمنے صبح کی اور خدا کی ملک نے صبح کی

۲۲۶۲ ھ عائشة بسم اللہ اللّٰھم تقبل من محمد و آل محمد و من امة محمد قالہا عند الذبح مسلم میں حضرت عائشہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا کے نام سے ذبح کرتا ہوں الٰہی اسکو قبول کر محمد کی طرف سے اور محمد کے آل کی طرف سے اور محمد کی امت کی طرف سے یہ دعا حضرت قربانی ذبح کرنے کے وقت فرماتے ف حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے ایک مینڈھا سینگ والا جسکے مونھ اور ہاتھ پاؤں سیاہ تھے منگوایا پھر فرمایا کہ اے عائشہ چھری لا اور اسکو تیز کر پھر حضرت نے چھری لیکر اوسکو ذبح کیا اور یہ فرمایا

۲۲۶۳ ق عائشة بسم اللہ تربة ارضنا بریقة بعضنا تشفی سقیمنا باذن ربنا کان اذا اشتکی الانسان الشیء منه او کانت به قرحة او جرح قال باصبعه بالارض ثم رفعها بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا بسم اللہ یہ مٹی ہے ہماری زمین کی بلتی ہے ہمارے بعضے کے لعاب دہن سے چنگا کرتی ہے ہمارے بیمار کو ہمارے رب کے حکم سے حضرت کا معمول تھا کہ جب کوئی حضرت سے بیماری کی شکایت کرتا یا اوسکے ریم کا زخم ہوتا یا کہیں گھاو ہوتا تو حضرت زمین پر کلمے کی اونگلی لگاتے پھر اوٹھا لیتے اور یہ فرماتے ف لعاب دہن اور خاک سے شفا ہونا امر خاص حضرت کی دعا کی برکت سے تھا اسی واسطے مدینے کی مٹی کو خاک شفا کہتے ہیں

۲۲۶۴ ق ابن عباس لا الٰه الا اللہ العلی العظیم الحلیم لا الٰه الا اللہ رب العرش العظیم لا الٰه الا اللہ رب السموات والارض ورب العرش الکریم کان یقولها عند الکرب بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن عباس رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہیں کوئی بندگی کے لائق سوا خدا کے جو اونچا بڑائی والا صاحب حلم ہے نہیں کوئی عبادت کے لائق سوا خدا کے جو بڑے عرش کا مالک ہے نہیں کوئی پرستش کے لائق سوا خدا کے جو آسمانوں اور زمین کا رب ہے اور عزت والے عرش کا رب ہے حضرت اسکو رنج اور کمال سختی میں فرماتے تھے

۲۲۶۵ ق المغیرة بن شعبة لا الٰه الا اللہ وحده لا شریک له له الملک وله الحمد وهو علی کل شیء قدیر اللّٰھم لا مانع لما اعطیت ولا معطی لما منعت ولا ینفع ذا الجد منک الجد کان یقولها فی دبر کل صلوة بخاری اور مسلم میں مغیرہ بن شعبہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہیں کوئی معبود برحق سوا خدا کے وہ اکیلا ہے کوئی اوسکا شریک نہیں اوسی کا ملک ہے اور اوسی کو حمد ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے الٰہی کوئی روکنے والا نہیں تیری دی چیز کو اور کوئی دینے والا نہیں تیری روکی چیز کو اور تیرے دربار میں بدنصیبے والے کو اوسکا نصیبہ کچھ نفع نہیں کرتا اس ذکر کو ہر نماز کے بعد فرماتے تھے

۲۲۶۶ ق جابر لا الٰه الا اللہ وحده لا شریک له له الملک وله الحمد وهو علی کل شیء قدیر لا الٰه الا اللہ وحده انجز وعده ونصر عبده قالها علی الصفا بخاری اور مسلم میں جابر رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی بندگی کے سزاوار نہیں خدا کے سوا وہ اکیلا کوئی اوسکا شریک نہیں اوسی کا ملک ہے اور اوسی کو حمد ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے نہیں کوئی بندگی کے لائق خدا کے سوا وہ اکیلا ہے پورا کیا اوسنے اپنے وعدے کو اور مدد کی اپنے بندے کی یعنی حضرت کی اور ہرایا اوسنے احزاب کو یعنی کفار کے گروہوں کو شکست دی یہ حضرت نے صفا پر فرمایا ف جب مکہ فتح ہوا تب حضرت نے صفا پہاڑ پر اپنی فتح اور وعدے کا شکر ادا کیا

۲۲۶۷ ق عبد اللہ بن الزبیر بن العوام لا الٰه الا اللہ وحده لا شریک له له الملک وله الحمد وهو علی کل شیء قدیر لا حول ولا قوة الا باللہ لا الٰه الا اللہ ولا نعبد الا ایاه له

النِّعْمَۃُ وَلَہُ الْفَضْلُ وَلَہُ الثَّنَاءُ الْحَسَنُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُخْلِصِیْنَ لَہُ الدِّیْنَ وَلَوْ کَرِہَ الْکَافِرُوْنَ کَانَ یُہَلِّلُ بِہِنَّ فِیْ دُبُرِ کُلِّ صَلوٰۃٍ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن زبیر بن عوام سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کوئی معبود برحق نہین سواے خدا کے وہ اکیلا ہے کوئی اوسکا شریک نہین اوسی کا ملک ہے اور اوسی کو تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے کرسکتا ہے نہین جنبش گناہ سے اور نہ طاقت بندگی پر مگر خدا کی توفیق سے نہین کوئی معبود برحق سواے خدا کے اور ہم کسیکی بندگی نہین کرتے سواے اوسکے اوسکی نعمت ہے اور اوسی کا فضل اور اوسی کو عمدہ تعریف ہے سواے خدا کے کوئی بندگی کے لائق نہین ہمارا تو یہ حال ہے کہ ہم دین کو صرف اوسی کے واسطے خالص کر چکے اگرچہ کافرونکو یہ برا لگے یہ کلمہ حضرت پڑھتے تھے ہر ایک نماز کے بعد

۲۲۶۸ ق ابن عمر لَبَّیْکَ اَللّٰہُمَّ لَبَّیْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَۃَ وَالْمُلْکَ لَکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ کَانَ یُلَبِّیْ بِہٰذِہِ التَّلْبِیَۃِ فِیْ حَجَّتِہٖ وَعُمْرَتِہٖ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بار بار حاضر ہون تیری خدمت مین الٰہی حاضر ہون خدمت مین کوئی تیرا شریک نہین مین خدمت مین حاضر ہون مقرر حمد اور نعمت اور ملک تیرے ہی واسطے خاص ہے کوئی تیرا شریک نہین حضرت کا معمول تھا کہ اپنے حج اور عمرہ مین یہی تلبیہ فرماتے تھے ف تلبیہ اوس ذکر کو کہتے ہین جو احرام باندھنے کے وقت لبیک کی لفظ ملا کر کہتے ہین حضرت اس ذکر کو احرام باندھنے کے بعد ہر ایک نماز کے پیچھے اور اونچے نیچے پر چڑھتے اوترتے اور لوگونکے ملنے کے وقت فرماتے تھے روایتون مین یہ تلبیہ متفق علیہ ہے اسمین اختلاف نہین امام اعظم کے نزدیک اس سے کم کرنا درست نہین اسپر اگر کچھ زیادہ کرے تو مضایقہ نہین لبیک عربی مین پکارنے کے جواب مین کہتے ہین جیسے ہندی مین جی بولتے ہین بعد کعبہ بنانے کے حضرت ابراہیم کو حکم ہوا تھا کہ تم سب لوگون کو قیامت تک حج کے واسطے پکارو چنانچہ اونھون نے پکارا تھا تو حاجی کا یہ لبیک کہنا اوسی پکارنے کا جواب ہے

۲۲۶۹ م انس لَبَّیْکَ عُمْرَۃً وَّحَجًّا مسلم مین انس رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا حاضر ہون الٰہی تیری خدمت مین عمرے اور حج کی نیت کرتا ہون ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت نے حجۃ الوداع مین حج اور عمرے کی ساتھی نیت کی اسکو قران کہتے ہین یعنی ایک ہی احرام سے حج اور عمرہ ادا کرنا اور یہی مذہب ہے امام اعظم کا کہ قران افضل ہے تمتع اور افراد سے تمتع یہ کہ اول احرام عمرے کا کرے پھر وہ عمرہ ادا کرے احرام اوتارے پھر آٹھوین تاریخ حج کے واسطے دوسرا احرام باندھے اور افراد یہ کہ صرف حج کے واسطے احرام باندھے عمرہ نہ کرے بدون حج کیے احرام اوتارے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلَی الْاِتْمَامِ وَالصَّلوٰۃُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ وَاٰلِہٖ وَصَحْبِہِ الْکِرَامِ تمّ

مثنوی

شکر کہ انجام کو پہنچی کتاب — علم احادیث کی لب لباب
جو کہ مطالب تھے بر اوج فلک — ترجمے سے آئے اوتر ارض تک
یعنی کہ اردو کی پہن کر قبا — شاہد تازے ہوا جلوہ نما
گنج خفی دست بدست آگیا — کیا ہی ہوا راز نہان برملا
دوستو اب اسکا ادا حق کرو — خلق کو سمجھاؤ خود اسکو پڑھو
اسکو نہ جزدان مین رکھ چھوڑ لو — ہان کہین ایسا نہ ستم کیجیو
پیرو سنت ہی کا رہیو بجان — دل مین نہ بدعات کو دینا مکان
اب بھی تو بدعت مین ہاگر پھنسا — مونہہ تو محمد کو دکھا دے گا کیا

نور کو لے نار کی گرمی ہوس
خرم افسردہ کو پرورد کر

قابل و بیدار کو نکتہ ہی بس
الفت دنیا سے اوسے سرد کر
یارب اس عاجز کی دعا کر قبول

یارب ان اوراق کو مقبول کر
تیری ہی دامن سوح کو ہر دم رہے
خاتمہ بالخیر بحق رسول

ہند کو اس فیض سے کر بہرہ ور
تیر سے غم عشق مین خرم سہے

خاتمۃ الطبع

نتیجہ طبع نثار لی عدیل سخنور جبریل مولوی فدا علی متخلص بہ عیش سلمہ اللہ تعالیٰ

تحفہ حمد و ثنا اوس خلاق زمین و آسمان کی درگاہ مین پیشکش کرنا چاہیے کہ جسنے انبیاء و مرسلین کو ہماری ہدایت کیواسطے بہیجا ہے اور ہدیہ درود نامحدود اوس جناب رسالت مین گذراننا چاہیے کہ جسکی جبین مبارک مشارق انوار خدا ہے اسلام ہو ہمارا اوسکی آل اطہار اور اصحاب اخیار پر روز قیامت تک آما بعد واضح ہو کہ یہ کتاب مستطاب حاوی احادیث رسول مختار مسمی بہ تحفۃ الاخیار ترجمہ مشارق الانوار کہ جسکے اوصاف کالشمس فی رابعۃ النہار غایت اشتہار سے مستغنی عن البیان ہین جناب فضیلت مآب و کمالات انتساب فاضل اجل عالم اکمل حضرت مولانا مولوی محمد خرم علی مرحوم مبرور نے اس کتاب مخزن ثواب کو بہت سہل اور آسان زبان اردو مین ترجمہ فرمایا حسب فرمائیش لالہ جیدیال صاحب ایجنٹ کوٹھی کتب دہلی مطبع فیض منبع عالی جناب صاحب خلق موفور منشی نول کشور صاحب ذو المجد و المناقب واقع بیت العلم لکھنؤ مین بماہ ذی حجہ ۱۲۸۶ ہجری مطابق ماہ مارچ ۱۸۷۰ع مین مطبوع ہو کر مقبول طباع اہل علم و یقین ہوئی

فقط